

URDU NOVEL BANK

دھڑکنوں کے سنگ سنگ

از قلم رقصِ بسمل

مکمل ناول

www.pdfnovelbank.com
visit for more novels:

ناول بینک ویب پر شائع ہونے والے تمام ناولز کے جملہ و حقوق مصنفین کے نام محفوظ ہے خلاف ورزی کی صورت میں قانونی کارروائی کی جا سکتی ہے۔ اگر آپ ناول بینک ویب پر اپنی تحریر پبلش کروانا چاہتے ہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے ہمارے واٹس اپ یا ای میل پر سینڈ کر دیں۔

E-mail : pdfnovelbank@gmail.com

WhatsApp : [92 306 1756508](https://www.whatsapp.com/channel/002991756508)

ناول بینک انتظامیہ

Visit For More Novels: www.urduovelbank.com

URDU NOVEL BANK

ایک زبردست دھاڑ پر اس نے حیرانی سے سر اٹھا کر اپنی ماں کو دیکھا۔
 تم نے مجھے آج واقعی بھت مایوس کیا ہے آئی۔۔ تمہاری بڑی بہن عرصہ دراز سے باہر"
 پلے بڑھی ہے۔ اب کہیں جا کر واپس آئی ہے۔ اور ادھر تم ہو جو اس کی ایک چھوٹی خوشی
 بھی برداشت نہیں کر رہی ہو۔ بھت ہی کوئی چھوٹے ذہن کی لڑکی ہو۔" یہ اس کی ماں
 تھی صالحہ یزدانی۔

اپنے جلتے ہوئے گال پر ہاتھ رکھے اس نے حیرانی سے نم آنکھوں سے اپنی ماں کو دیکھ
 کر رندھی ہوئی آواز میں کپکپاتے لہجے میں کہا۔ "امی۔۔۔۔ کیسی بات کر رہی ہیں؟ سب
 ہی جانتے ہیں کہ ایزد اور میں بچپن سے انگلیج ہیں۔ آپ نا انصافی کیسے کر سکتی ہیں؟" وہ
 حیران تھی۔ کہ ان دس دنوں میں کیا زمین و آسمان بدل گئے؟ وہ دس دنوں کے بزنس
 ٹرپ سے واپس آئی تھی، جب اس نے ڈرائینگ روم کے صوفوں پر اپنی بڑی بہن آبلش
 یزدانی کو ایزد کے ساتھ بیٹھے دیکھا۔ ایزد آبلش کو انگوٹھی پہنا رہا تھا، بچ میں ٹیبل پر شکن
 کی مٹھائی پڑی ہوئی تھی ساتھ میں پھولوں کے گجرے، اور دونوں فیملیاں آپس میں
 ہنسی خوشی مگن تھیں۔۔ کسی کو بھی آفرین کا خیال نہیں آیا تھا۔

URDU NOVEL BANK

، حقیقت میں آفرین اور ایزد کی بچپن سے بات طے تھی
تو پھر ایسا کیسے ہو سکتا تھا کہ ایزد اس کو چھوڑ کر اس کی بڑی بہن سے منگنی کرے۔
آفرین ایزد کے قریب گئی۔

ایزد تم مجھے چھوڑ کر آتش سے منگنی کر رہے ہو۔۔۔ ایسا کیسے کر سکتے ہو تم؟ "وہ چلا پڑی"
تھی۔ جس پر سب حیران ہو کر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے تھے، اس کی ماں نے
آفرین کو رکھ کر تھپڑ دے مارا۔

امی، پلیز آفرین کو مارنا بند کریں۔۔۔۔۔ آتش نے پریشان ہو کر اپنی ماں کا ہاتھ روکا "یہ"
"میری غلطی ہے، مجھے واپس ہی نہیں آنا چاہئے تھا۔۔۔"

اس کے افسردہ تاثرات کو دیکھ کر ایزد اٹھ کھڑا ہوا اور اس کا ہاتھ نرمی سے تھام کر کہا۔
آتش خود کو الزام مت دو۔۔۔ یہ میری ہی غلطی ہے۔ میں نے تو ہمیشہ آفرین سے "
"ایک چھوٹی بہن کی طرح برتاو کیا ہے، اسی لئے شاید آفرین کو غلط فہمی ہوئی ہے۔"

آفرین کو ایزد کے الفاظ سن کر جھٹکا لگا۔ تکلیف کی شدت سے اسے لگا اس کی سانس تنہم
جائے گی۔

URDU NOVEL BANK

بہن؟-----"اس کے ہونٹ حیرت سے ایزد کو دیکھ کر تھرتھرائے۔"

اگر ایزد اسے بہن سمجھتا تھا تو اس نے آفرین سے ہمیشہ ساتھ رہنے کے وعدے کیوں کیئے تھے؟

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

اگر وہ اسے بہن سمجھ کر برتاؤ کرتا تھا؟ تو کیوں اسے شدت سے گلے لگاتا تھا اگر وہ اسے بہن سمجھتا تھا؟

بکواس بند کرو!" وہ اشتعال میں آگئی۔ اسے ایزد کے الفاظ ناقابل برداشت لگے اور اسے "نفرت سے بھر رہے تھے۔"

بکواس تو تمہیں بند کرنی چاہیئے، تمہیں احساس ہے کہ تمہاری بہن بیس سال کتنی "مشکل سے گزار کر آئی ہے، تمہیں اس کی چھوٹی سی خوشی برداشت نہیں ہو رہی۔ ارے ایسی ہوتی ہیں بہنیں؟"۔ یہ ایزد کی ماں تھیں، جو ناک کی پھنگ پھلا کر اسے نخوت سے کہہ رہی تھی۔

ایزد کی ماں کی بات سن کر آفرین تو حیرت سے دنگ رہ گئی۔ یہی عورت تھی جو کبھی اس کے صدقے وارے جاتی تھی۔ اسے "میرے ایزد کی دلسن" کہتے تھکتی ہی نہیں تھی۔ اور اب۔۔۔۔ اب چہرے وہی تھے۔۔۔ لیکن کردار بدل چکے تھے۔ رویوں نے پلٹا کھایا تھا۔ ویسے بھی رواداری کے کچھ اصول ہوتے ہیں، وہ اپنی بچپن کی محبت کیوں کسی کی جھولی میں ڈالتی، وہ کوئی ولیہ نہیں تھی۔ لیکن ایسا ہو چکا تھا۔ اس وقت ایزد کا باپ کھڑا ہوا۔

بس۔۔۔ تمہاری ہو گئی؟ ایزد تمہارا کبھی نہیں تھا۔۔۔ ہم نے اس کی خواہش پر ہی آبلش "سے رشتہ کیا ہے۔۔۔ اب جاؤ یہاں سے۔۔۔ ہماری نظروں سے ٹل جاؤ لڑکی۔۔۔" حقارت سے کہے گئے جملے سن کر آفرین نے کانپ کر ایزد کی طرف دیکھا۔ جو اس کی طرف سے ایسے لا تعلق تھا۔ جیسے پہچانتا ہی نہ ہو۔ اس نے پھر آبلش کی طرف دیکھا۔ جو اس کے قریب اس کے ہاتھوں میں ہاتھ دیئے کھڑی تھی۔

اچانک۔۔۔ اس نے محسوس کیا کہ وہ ان سب میں ایک مضحکہ خیز اور فالتو چیز ہو۔

URDU NOVEL BANK

یہ لوگ وہ تھے۔ جن کی وہ سب سے زیادہ پرواہ کرتی تھی، پھر بھی ان میں سے ہر ایک اس وقت آلبش کے ساتھ کھڑا تھا۔

آنسو بری طرح سے اس کے گال پر بہہ رہے تھے۔
 آخرکار اس نے بے دردی سے اپنے آنسو پونچھے، اور جن قدموں سے آئی تھی، انہیں
 قدموں سے اپنا چھوٹا سا سفری بیگ دھکیل کر باہر نکلتی چلی گئی۔ بنا کسی کو دیکھے۔ پیچھے
 سے کسی نے بھی اسے نہیں روکا۔

آفرین کا سفر پھر سے شروع تھا
 اسے پتا نہیں تھا کہ کہاں جانا ہے؟

کہانی اتنی جلدی موڑ کھائے گی۔ آفرین کو بالکل بھی امید نہیں تھی، وہ ابھی تک کانوں
 سننے پر بے یقین سی کھڑی تھی کہ شاید اسے نشہ چڑھ گیا ہوگا۔۔۔ یا وہ بہری تو نہیں
 ہو گئی؟

وہ پتا نہیں کب تک کھڑی ہی رہتی اگر رمشہ آگے بڑھ کر اس کا کندھا نہ ہلاتی۔

اس نے ہمدردی سے کہا "اتنی افسردہ مت ہو۔۔۔۔۔ یہ آسان نہیں ہے کسی، امیر
"خوبصورت اور پرکشش آدمی کے دل پر قبضہ کرنا، کیپ اٹ اپ۔۔۔۔۔"

نہیں میں اسی لئے بی یقین ہوں کہ اس نے مجھے کل صبح دس بجے رجسٹری آفیس "
"میں آنے کو بولا ہے۔

آفرین نے چکراتے حواس یکجا کیئے تھے۔

رمشہ پہلے تو ایک جگہ سن کھڑی رہ گئی پھر اس کے منہ سے ہنسی کا فوارہ سا پھوٹ نکلا
"مبارک ہو پھر تو ایزد کی مامی بننے پر۔۔۔۔۔ ہاھاھا۔۔۔۔۔"۔

URDU NOVEL BANK

آفرین نے اس کے ہنسی سے سرخ پڑتے چہرے کو حیرت سے دیکھا "تمہیں اس کی"
 "بات پر یقین آ رہا؟"

رمشہ نے ہلکے ہاتھ سے بہت پیار سے آفرین کے نرم و ملائم گال پر پیچ مارا۔
 والے ناٹ؟ تمہارے اس قدرتی حسن کو دیکھ کر تو کوئی بھی دل ہار سکتا ہے۔ اگر میں "
 مرد ہوتی تو پہلی نظر میں ہی تم پر مر مٹ جاتی۔۔۔۔۔ چلو۔۔۔۔۔ اب چل کر تمہاری کل
 "ہونے والی شادی کی خوشی کو سیلیبریٹ کریں۔"

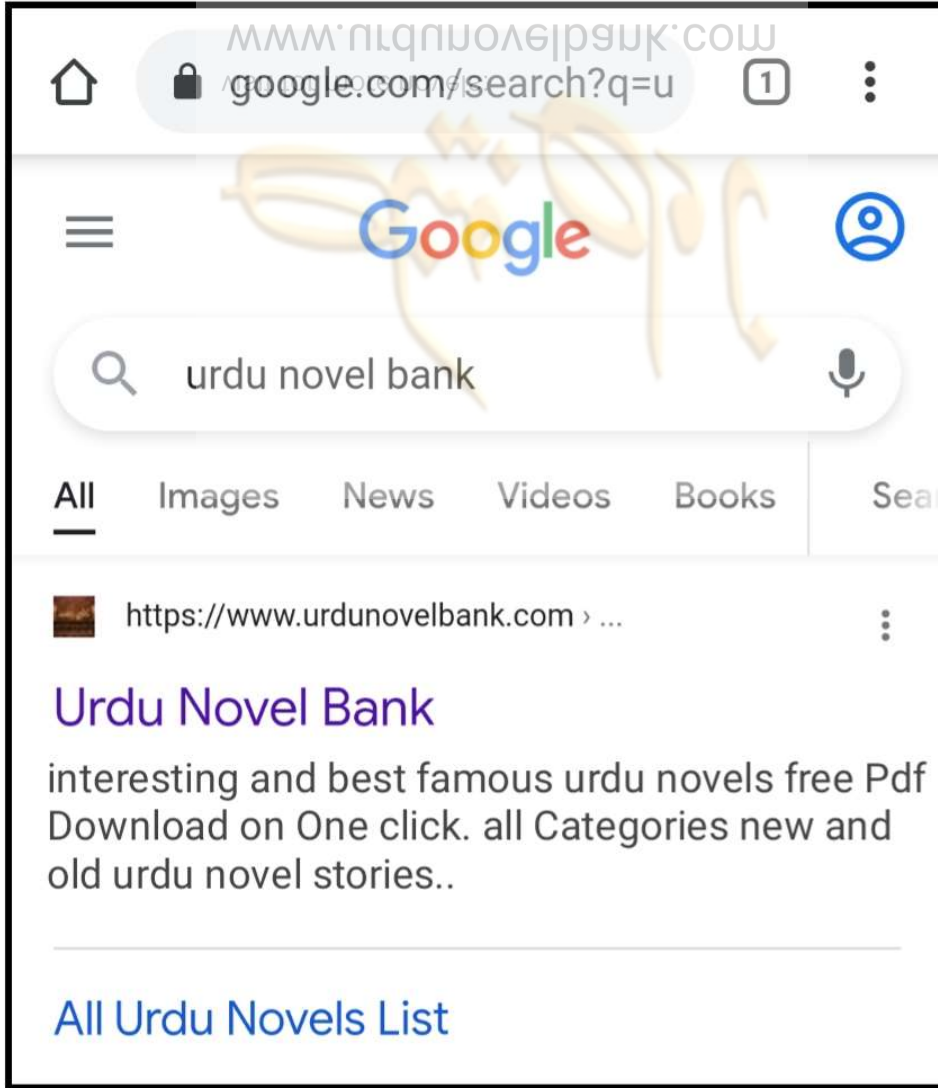
(آفرین نے اسے تعجب سے دیکھا کتنا کھاتی ہے یہ لڑکی۔۔۔۔۔ ابھی اور کھانا چاہ رہی تھی؟
 رمشہ نے آفرین کے جاتے ہی۔۔۔ اور بھی برگرز کولڈ ڈرنک منگوائی تھیں، اور حیرت
 (! ہے۔۔۔۔۔ اب بھی کھانے کے لئے تیار تھی۔۔۔۔۔ اس کا پیٹ تھا یا خندق
 تاہم آفرین نے اب بس کردی، کیونکہ اس کا سر اب مسلسل چکرا رہا تھا اور بھاری ہو رہا
 تھا۔

☆☆☆☆

URDU NOVEL BANK

اردو ناول اور سٹوریز کی سب سے بڑی ویب سائٹ

www.urduovelbank.com



Urdu Novel Bank
website

جہاں ملے آپ کو نئے
اور اچھے معیاری ناول
تمام کیٹگری میں۔۔۔

گوگل پر ٹائپ کریں

Urdu Novel Bank

اور ویب سائٹ سے
ڈاؤنلوڈ کریں ہزاروں
مکمل ناول مفت میں

Visit For More Novels: www.urduovelbank.com

ایک بینٹلی مولسن آہستہ آہستہ چلتی پب کے داخلی دروازے پر رک گئی۔ ہادی نے آگے بڑھ کر احترام سے دروازہ کھولا، شہرام جلدی سے پیچھے بیٹھ گیا۔ اس نے اپنے سامنے کے دو بٹن کھول دیئے۔۔ اور سر سیٹ کی پشت سے لگا دیا۔

"کیا میں نے تم کو ہدایت نہیں کی تھی کہ اس کے انجن کو چابی پر کم رکھا کرو"

ہادی نے شائستگی سے جواب دیا،

سر اگر میں چابی پر نہیں رکھتا تو اس کا انجن بند ہو جاتا ہے۔ حقیقت میں یہ آپ کے "خاندان کی ایک بہت ہی پرانی کار ہے۔"

"شہرام تھوڑا حیران ہوا۔ "کون کون جانتا ہے کہ میں اس وقت اسلام آباد میں ہوں؟"

"کوئی نہیں سوائے بڑی بیگم صاحبہ کے"

اس کی بات پر شہرام کی تنے ہوئے نقوش ڈھیلے ہوئے۔ وہ اطمینان سے سیدھا ہو کر بیٹھا۔

URDU NOVEL BANK

اس کا مطلب تھا ابھی جو عورت اس کے سامنے آئی تھی وہ کسی منصوبے سے نہیں آئی تھی۔

"کل صبح ہونے سے پہلے مجھے اس لڑکی کی مکمل انفارمیشن چاہئے۔"

☆☆☆☆☆☆

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

صبح کا سورج طلوع ہوا، کمرے کے پردے سے چھن چھن کر آتی روشنی، بیڈ پر لیٹی دنیا و مافیہا سے بے خبر وجود کے ملائم چہرے کو حصار میں لے کر مسکرائی۔

آفرین جو بہت گہری نیند سو رہی تھی، اچانک باہر سے آنے والے شور پر اس کی نیند میں خلل واقع ہوا۔

ابھی اس کی آنکھیں مکمل کھل بھی نہ پائی تھیں۔ کہ ایزد دھڑام سے دروازہ دھکیلتا اندر داخل ہوا اس کے پیچھے رمشہ اسے مسلسل روکنے کے چکر میں غصہ سے بولے جارہی تھی۔

"ایزد یہ میرا گھر ہے، تم اس طرح میرے گھر زبردستی داخل نہیں ہو سکتے"

Visit For More Novels: www.urdu-novel-bank.com

مجھے یقین تھا، تم یہیں ہوگی۔ "ایزد نے آفرین کو دیکھ کر کہا جو نیند سے بھری سرخ آنکھوں اور بکھرے بال لئے اسے گھور رہی تھی۔

www.urdu-novel-bank.com
Visit for more novels:

آفرین نے اسے کوئی جواب نہیں دیا بلکہ اسے غصہ اور ناگواری سے گھورا۔

میرے خیال سے تم دونوں کو مل بیٹھ کر بات کر کے اپنا مسئلہ سلجھانا چاہیئے، آخر" بچپن کا ساتھ رہا ہے۔" یہ کہتی رمشہ دروازے سے باہر نکل گئی۔

کمرے میں اس کے جاتے ہی خاموشی چھا گئی۔ ایزد بڑھ کر بیڈ کے کنارے پر بیٹھ گیا۔ اور ہاتھ بڑھا کر اس کے بکھرے بال سنوارنے کی کوشش کی، جس کو آفرین نے آدھے راستے سے ہی ہاتھ اٹھا کر سختی سے جھٹکا دے کر دور کیا۔

"کیا آبلش جانتی ہے کہ تم یہاں آئے ہو؟"

ایزد کا پرکشش چہرہ ایک لمحہ کو ساکت ہوا، تبھی اس کی مٹھی بھینچ گئی۔

URDU NOVEL BANK

آفرین تم یقینی طور پر کچھ نہیں جانتی، کہ یزدانی صاحب نے 80 پرسنٹ کمپنی کے "شیئرز آلبش کے نام کر دیئے ہیں۔"

آفرین کو یہ سن کر یقیناً جھٹکا لگا اس کے ہونٹ شاک سے لرزنے لگے۔
یہ ناممکن ہے "وہ جیسے اپنے آپ سے بولی۔"

یہی سچ ہے۔ تمہارے ڈیڈ نے خود مجھے بتایا تھا۔ "ایزد نے زور دے کر یقین دلایا۔"

آفرین کو ساری بات سمجھنے میں پل لگا تھا۔

اس نے سر اٹھا کر اپنے بچپن کے عزیز دوست کو دیکھا، جس سے وہ محبت کرتی تھی،
آنسو اس کی آنکھوں سے نکل کر ملائم سفید گال پر بہنے لگے۔
"تو یہی سبب تھا جس وجہ سے تم نے مجھے چھوڑ کر آلبش کو چنا؟"

URDU NOVEL BANK

ایزد نے نرمی سے اس کا ہاتھ تھاما "یہ سب وقتی ہے۔۔۔ میں نے آبلش سے منگنی کی ہے لیکن۔۔ اس کے ساتھ شادی کو لٹکائے رکھوں گا۔ جیسے کہ تم جانتی ہو، میرے ڈیڈ کی دوسری بیوی سے بھی ایک بیٹا ہے، اگر میں اس کی بات نہیں مانتا تو وہ اپنا سب کچھ اپنے دوسرے بیٹے کو دے دیتے۔ اور میں کچھ بھی نہ کرپاتا، آفرین۔۔۔ میں صرف تمہارے لئے ایک اچھی خوشحال زندگی چاہتا ہوں۔"

آفرین نے اپنا ہاتھ اس کی گرفت سے سختی سے کھینچا۔

تم 25 سال کے ہو ایزد، اگر تم کو اپنے خاندان کی وراثت نہیں ملتی تو بھی تم اپنی محنت سے اپنا بزنس شروع کر سکتے ہو۔۔۔ اتنے تم سیدھے تو نہیں؟"

ایزد اپنی نظروں کے تاثرات چھپاتا آہستگی سے اٹھ کھڑا ہوا، اور بے بسی سے بولا "اپنے بیک گراؤنڈ کو مد نظر رکھتے ہوئے کچھ فیصلوں کا اختیار ہم کو نہیں ہوتا۔"

URDU NOVEL BANK

آفرین بنا کوئی جواب دیئے بلکل خاموش رہی، اس نے کچھ کہنا فضول جانا۔

کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد ایزد نے گہری سانس بھر کر کہا "مجھے صرف تین سال دو
"آفرین۔ تم ابھی کم عمر ہو، تم میرا انتظار افورڈ کر سکتی ہو۔"

www.urdu-novel-bank.com
Visit for more novels:

اس کی بات سن کر وہ جیسے پاگل ہو گئی۔ اس کی ہمت بھی کیسے ہوئی ایسا کہنے کی، یہ اس
کی خود پسندی کی انتہا تھی کہ وہ خود تو انکج رہے اور آفرین کو بھی اپنے انتظار میں رکھے۔

کیا تم مجھے بیوقوف سمجھ بیٹھے ہو؟ ہے نا؟؟ تم نے صرف اپنے کریئر کے لئے مجھے چھوڑ
کر، آبلش کو چنا۔ کون جان سکتا کہ تین سال بعد تم اس سے شادی بھی کرو گے یا
"نہیں؟ مہربانی کر کے میری نظروں سے ہٹ جاؤ، میں تمہیں اور نہیں دیکھ سکتی۔"

وقت خود ہی، تم پر میری محبت ثابت کر دے گا، تم مجھ سے پریشان ہو کر خود کو تکلیف
"مت دو، یہ تمہاری صحت کے لئے مضر ہے۔"

اب جب کہ آفرین اس کی بات نہیں سمجھ رہی تھی کہ اس نے کیا کہا، اس نے اسے صرف مشورہ دے کر چلے جانا بہتر سمجھا۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

دروازہ بند ہونے کی آواز پر آفرین نے غصہ سے پاس پڑا تکیہ اٹھا کر دیوار پر مارا، اپنی سرخ ہوتی آنکھوں کے ساتھ، کچھ سیکنڈ کے بعد وہ اٹھی، اور جلدی سے اپنی قمیص بدل کر کمرے سے باہر نکل آئی۔

وہ چلا گیا، اس کے پیچھے جانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔" رمشہ نے جلدی سے اسے "تھام کر روکا۔

آفرین نے ایک گہری سانس لی اور دانت پیسے "میں اس سے شادی کے لئے، دس بجے "ملنے کو راضی ہوں۔"

URDU NOVEL BANK

رمشہ نے اس کی بات سن کر دانتوں تلے انگلی داب لی۔ "کیا تمہیں اس اجنبی کی بات پر یقین ہے؟"

کیا۔۔۔۔۔۔ مطلب؟ رات تم ہی نے تو کہا تھا۔۔۔۔۔۔ کہ تمہیں اس آدمی پر یقین ہے؟ "آفرین اس کی بات پر دنگ کھڑی رہ گئی۔

رمشہ یہ سن کر سخت شرمسار ہوئی "وہ تو میں نے ایسے ہی مذاق میں کہا تھا۔۔۔ تم بھی تو مذاق کے موڈ میں تھی۔"

کیا ہوگا اگر وہ ہی سنجیدہ ہو گیا ہو؟ "آفرین نے اسے دھکیل کر اپنے سامنے سے ہٹایا اور" بھاگتی ہوئی باہر نکل گئی۔

آفرین نے ٹیکسی کی، اور یزدانی ریزڈنسی پہنچ گئی۔

URDU NOVEL BANK

اس وقت، یزدانی صاحب اپنے کام پر جا چکے تھے۔

وہ جلدی جلدی سیڑھیاں چڑھتی، اپنے کمرے کے طرف بھاگی، اور اپنا برتھ سرٹیفکٹ لیا۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

جب وہ واپس لیونگ روم میں پہنچی تو آتش کو اسٹیڈی روم سے باہر آتے دیکھا جو کافی سارے ڈاکیومنٹس ساتھ اٹھائے باہر نکلی تھی۔

آتش نے آفرین کے نکھرے نکھرے گورے چہرے کو جلن سے دیکھا۔۔

تو تم آخر کار واپس آگئی، آئی میری بہن۔۔۔۔۔ کل جو کچھ ہوا اس پر میں ابھی تک "تمہارے لئے شرمندہ ہوں" ایک شرمساری کا تاثر آتش کے چہرے پر بکھرا، "ایزد واقعی "تمہارے ساتھ سچا نہیں ہے۔ تم کسی کو خود سے محبت کرنے پر مجبور نہیں کر سکتی۔

آفرین نے ایک سرد نگاہ اس پر ڈالی، "بس کرو۔۔۔۔۔ بھت ہو گیا۔۔۔۔۔ کیا تم اپنی اداکاری بند کر سکتی ہو؟ جب کہ اب یہاں میرے سوا کوئی تم کو دیکھنے والا نہیں، میں تمہیں اچھی

URDU NOVEL BANK

طرح سمجھ چکی ہوں۔" آفرین اس کے معصوم چہرے کے پیچھے چھپی مکاری جان گئی تھی۔

میرے ساتھ ایسا سلوک مت کرو آئی۔" آبلش نے ہونٹ کاٹے، اس کے آنسو گالوں پر "بہنے لگے۔" میں صرف تمہیں یہ ڈاکیومنٹس دینا چاہ رہی تھی، آئندہ سے میں اس معاملے "میں نہیں پڑوں گی جو کمپنی سے منسلک ہوگا۔ یہ ڈاکیومنٹس میں تم کو دینا چاہ رہی جیسے ہی وہ کہہ رہی تھی، ساتھ ہی ڈاکیومنٹس بھی آفرین کے ہاتھ میں دیئے۔

آفرین کو یہ سب بھت عجیب لگا، اس نے لاشعوری طور پر ہاتھ سے دھکیل کر ڈاکیومنٹس دور کیئے۔

جس وجہ سے سارے ڈاکیومنٹس نیچے گر کر فرش پر بکھر گئے۔

"یہ تم لوگ کیا کر رہی ہو؟"

URDU NOVEL BANK

اچانک سے ہی صالحہ یزدانی، سیڑھیاں اترتی نیچے آئی اور حیرانی سے فرش پر گرے
ڈاکیومنٹس دیکھے، ساتھ ہی آبلش کو، جو آنسوؤں سے ترچہرہ لئے نیچے جھکی کاغذ سمیٹ رہی
تھی۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

یہ کمپنی کے وہی ڈاکیومنٹس ہیں نا۔۔۔ جو تمہارے ڈیڈ نے تم کو دیئے تھے؟ "صالحہ"
حیرانی کے ساتھ غصہ ہوئی۔

اس پر غصہ مت کریں مام، یہ سب میری غلطی کی وجہ سے ہوا ہے۔۔۔"
فق چہرے کے ساتھ آبلش نے جلدی سے صفائی پیش کی۔

آفرین نے مجھ سے کہا کہ کمپنی کے معاملات سے دور رہوں، اور یہ ڈاکیومنٹس اسے"
دوں، میں واقعی میں ڈاکیومنٹس اسے دینے کا فیصلہ کرچکی تھی، لیکن یہ یقیناً ایزد والے
معاملے کی وجہ سے ناراض ہے، سو۔۔۔۔۔" آبلش رک گئی اور ماں کو معصومانہ انداز میں دیکھا

URDU NOVEL BANK

بہت خوب۔۔۔ اچھی جھوٹی کہانی گھڑ لیتی ہو۔۔۔ "آفرین نے آبلش کی اداکاری کو طنزیہ " سہراہا۔

شٹ اپ "! صالحہ نے آفرین کو گھورا۔"
www.urdu-novel-bank.com
Visit for more novels:

کس نے تمہیں یہ حق دیا کہ کمپنی کے معاملات میں ہاتھ ڈالو؟"
یہ میرے اور تمہارے ڈیڈ کا خیال تھا کہ آبلش کو یہ ڈاکیومنٹس دیں۔
آبلش آنے والے ہفتے سے آفیشلی کمپنی کی مینجر بن جائے گی۔
"اسی لئے بہتر ہوگا اپنا رویہ اس کے ساتھ درست رکھو۔

آفرین کچھ پل تو بولنے سے قاصر ہو گئی۔ پھر بولی تو لہجہ طنزیہ تھا۔

اگر بات تعلیم اور تجربے کی ہے تو میں اس سے زیادہ قابل ہوں، ایک سال سے زیادہ "
عرصہ کمپنی کے لئے دن رات کام کرنے کے باوجود بھی میں ابھی تک مینیجر کی کرسی

تک نہیں پہنچ پائی۔ تو اس کو کیا حق پہنچتا ہے جو آتے ہی بنا محنت کے مینیجر کی کرسی پر "قبضہ کر لیا۔"

مام۔۔۔ میرے لئے بہتر ہے کہ مینیجر کی پوسٹ چھوڑ دوں، میں اپنا رشتہ آفرین سے " برباد کرنا نہیں چاہتی مام۔ "آبش نے اچانک سے روتے ہوئے ماں کو کہا۔

صالحہ کو یہ سن کر سخت دلی رنج ہوا۔ "دیکھ لو۔۔۔۔۔ آبش کتنا بہنا پے کی وجہ سے تمہارا خیال کر رہی ہے۔ اور ایک تم ہو۔۔۔۔۔ تم بہت ہی چھوٹی ذہینیت کی لڑکی ہو جو بہن سے حساب کرے۔ تم بھی مینیجر کی پوسٹ کے لائق نہیں ہو، کوئی تعجب کی بات نہیں اگر ایزد نے تم پر، تھوک کر آبش کو چنا۔"

اس کی ماں کے ظالمانہ الفاظ آفرین کے دل پر کوڑے کی طرح برسے۔ دونوں ہی اس کی بیٹیاں تھیں، لیکن پھر بھی صالحہ آبش کی بات پر زیادہ یقین کر رہی تھی، اور اس کی ساری توجہ بھی آبش کے طرف تھی

آفرین بچپن سے ہی ان کے ساتھ تھی کیا وہ اس کے کردار سے ناواقف تھی؟
 کل جو کچھ بھی ہوا تھا اسے ایک عام معاملہ سمجھا گیا تھا۔ کسی نے بھی آفرین کے
 جذبات کو اہمیت نہیں دی تھی، کیا وہ انسان نہیں تھی؟

www.urdu-novel-bank.com
 Visit for more novels:

آفرین کی شریانوں میں غصہ سے خون ابلنے لگا، اسے اتنا شدید غصہ پہلے کبھی نہیں آیا
 تھا۔ وہ دو قدم پیچھے ہٹی۔ "ٹھیک ہے اگر میں ہی مسئلے کا سبب بن گئی ہوں، تو میرا
 "یہاں سے جانا ہی بہترین حل ہے۔"

بات ختم کرتے ہی وہ دائیں طرف والے اپنے کمرے میں گئی، اور اپنا سوٹ کیس
 اٹھایا۔ اور جلدی جلدی اس میں کپڑے گھسائے۔ آبلش کی آواز دروازے کے باہر سے
 سنائی دے رہی تھی۔

مام۔۔، آفرین پاگل ہو چکی ہے۔ ہمیں اس کے یوں چھوڑ جانے کے مسئلے پر بات کرنی
 "چاہیئے۔"

تم اس کے اس طرح کے برتاؤ پر پریشان مت ہو، وہ ایسی ہی ہے، امی جی کے زیادہ " لاڈپیار نے اسے بگاڑ دیا ہے، دیکھ لینا دو ہی دن میں واپس آجائی گی۔ تم چلو میرے ساتھ بازار تمہارے لئے کپڑے خریدنے ہیں، اب جب کہ شادی بھی قریب ہے " صالحہ نے سارا قصور اپنی ساس پر ڈال کر آتش کو تسلی دی۔

یہاں تک کہ آواز آنی کم ہو کر ختم ہو گئی۔

ایک بڑا سا آنسوؤں کا قطرہ آفرین کی آنکھ سے نکل کر گال بھگوتا ہوا ہاتھ میں تھامے، کپڑوں میں جذب ہو گیا۔ اس نے بے دردی سے اپنے آنسو پونچھے اور بیگ بند کر کے اسے گھسیٹتی ہوئی سیڑھیاں اتر آئی۔

کار پارکنگ میں کھڑی اپنی گاڑی میں سوٹ کیس ڈالا۔ اور وہاں سے نکل آئی۔

اس لمحے اسے لگا جیسے اس نے سب کچھ کھودیا ہو۔

کیوں اسکے ساتھ سب ایسا برتاؤ کر رہے جب اس نے کچھ بھی غلط نہیں کیا؟

اس کی گرفت اسٹرینگ وھیل پر سخت ہوئی، آنکھوں میں بے چینی کا تاثر بڑھنے لگا۔۔۔

چالیس منٹ بعد، آفرین نے اس آدمی کے وجود کی جھلک دیکھی، جو رجسٹری آفیس کے داخلی دروازے پر کھڑا تھا۔

آدمی دیکھنے میں کافی اسمارٹ، اور پرکشش تھا۔ صاف استری شدہ سفید ٹی شرٹ پر بلیک ٹرائوز پہنے تھا۔

وہ دراز قد تھا۔ اس کی آنکھوں میں خیرہ کر دینے والی چمک تھی۔

کار ایک جگہ پارک کر کے، وہ بھاگتی ہوئی اس کے پاس پہنچی۔
"تو آپ واقعی میں آگئے؟"

آفرین کی آواز خوشی اور حیرت سے بھری ہوئی تھی۔

URDU NOVEL BANK

شہرام سوری آواز سن کر مڑا اور اسے تنقیدی نظر سے دیکھا جو کل کے کپڑے ہی پہنے ہوئے تھی، جو سلوٹ زدہ ہو چکے تھے۔۔
تم نہائی نہیں ہو؟ "اس نے ناگواری سے کہا۔"

www.urdu-novel-bank.com
visit for more novels:

آفرین اس کے جملے پر سخت شرمندہ ہوئی۔
میں نا۔۔ رات کو کافی تھک چکی تھی۔۔۔۔۔"
"تو جب گھر پہنچی، غافل ہو گئی۔۔۔ اور صبح اتنی جلدی تھی کہ۔۔۔۔۔
جب اس نے آدمی کے چہرے پر ناگواریت کے تاثرات دیکھے۔
تو جلدی سے صفائی پیش کی۔ "آج کے دن صرف اتفاق ہے، ورنہ میں روز باتھ لیتی ہوں، اور خود کو صاف ستھرا رکھتی ہوں۔" وہ اس کے ناگوار تاثرات کو دیکھ کر جلدی سے بولی تھی۔

یہ بڑی بات تھی پب کی ڈم لائیٹ کے اندر ایک پرکشش اور وجیہ آدمی کو ڈھونڈنا۔

URDU NOVEL BANK

اس نے بالکل بھی اس بات پر توجہ نہیں دی تھی کہ دن کی روشنی میں وہ آدمی کیسا دکھے گا۔

اس کی امید اسے نہیں تھی کہ آدمی اس قدر پرکشش، اور دلفریب دنگ کر دینے والے، نقوش کا مالک ہوگا۔ اس کا رنگ بھت صاف تھا اور اسکن ملائم تھی

www.urdunovelbank.com
visit for more novels:

آفرین نے یہ بات نوٹ کی کہ کچھ عورتیں جو اس وقت رجسٹری آفیس کے باہر موجود تھیں ان کی توجہ کا مرکوز یہ وجہ شخص ہے۔

"کتنا ہینڈسم مرد ہے؟"

"عورت کے ساتھ کھڑے آدمی نے کہا، "لڑکی بھی تو دیکھو۔۔۔ کتنی بہت پیاری ہے۔"

جب یہ گفتگو شرام کے کانوں تک پہنچی، اس نے سیدھا کہہ دیا۔
ہمارے بچے نہیں ہونگے۔"

آفرین کے پاس کہنے کو کچھ نہیں تھا وہ دنگ کھڑی سن رہی تھی۔

شہرام نے اس کی حیرانگی کو کسی اور معنی میں لیا۔۔۔ اور کہا، ہم میں تین سال بعد طلاق ہوگی۔ میں تم کو اتنے پیسے دوں گا جو تمہاری ساری زندگی کے لئے کافی ہوں گے۔ آسو میں تمہاری فیملی سے بھی ملنا نہیں چاہوں گا۔ اس کے بارے میں ابھی سے اچھی طرح سوچ لو۔ اگر تم کو یہ ڈیل منظور نہیں تو تم جاسکتی ہو۔

آفرین کو محسوس ہوا جیسے کوئی اس کے دل پر ضربیں لگا رہا ہو۔

وہ یہ سمجھ بیٹھی تھی کہ وہ گزری شب پہلی ہی نظر میں وہ اسے متاثر کر چکی ہے۔۔۔ لیکن۔۔۔

پھر بھی بالکل بھی برا نہ منایا، کہ وہ اس سے پہلی ہی نظر میں متاثر کیوں نہ ہو سکا۔
اسے خود کی صلاحیتوں پر یقین تھا کہ ان تین سالوں کے دوران وہ اس کا دل جیت لے گی۔

اسے صرف ایزد کی مامی بننے کی جلدی تھی
"ٹھیک ہے، منظور ہے۔"

جب وہ رجسٹری آفیس میں داخل ہوئے تو پہلے دونوں کی تصاویر کھینچی گئیں۔

کیمرا مین جو کافی دیر سے دونوں کے کسی بھی قسم کے تاثرات سے خالی چہرے دیکھ کر تنگ آیا ہوا تھا، جھنجھلا کر آخر کار بول پڑا۔

"کیا آپ دونوں ایک دوسرے کے قریب کھڑے نہیں ہو سکتے اور پلیز مسکرائیں۔"

URDU NOVEL BANK

شہرام کے چہرے پر بیزاری کا تاثر تھا جیسے وہ جان جلدی چھڑانا چاہتا ہو، آفرین نے اسے دیکھا اور اس کے بازو کو اپنے حصار میں لے کر قریب ہوئی، اور مسکراتے ہوئے کیمرہ مین سے بولی۔

ان کے چہرے کے اعصاب کو نقصان پہنچا تھا، سو ان کے چہرے کے اعصاب "مفلوج ہو چکے ہیں، آپ ان کو مسکرانے پر مجبور مت کریں۔ جانے دیں۔"

اتنی گہری انسلٹ، شہرام نے اسے ایک سرد گھوری سے نوازا لڑکی کے ہونٹوں پر بہت خوبصورت مسکراہٹ تھی۔

تمہارے لئے بھتر ہے بات مت کرو، "آفرین نے اس کے کان میں کھسر پھسر کی۔" جب وہ اس کے قریب کھڑی تھی، اس کی خوشبو اس کے کانوں سے گزرتی ناک سے داخل ہوتی، پورے وجود کو جیسے گدگد کر گئی۔

جاری ہے۔۔۔ شہرام ساکت رہ گیا، لیکن کہا کچھ نہیں بلکہ خاموش رہا۔

کیمبرہ مین کو اس پر بہت ترس آیا تھا۔ اور وہ اسے ہمدردی سے دیکھنے لگا، یہ واقعی بد قسمتی کی بات تھی، اس قدر دل کش دکھائی دینے والا آدمی چہرے کے تاثرات دینے سے محروم تھا۔

www.urdu-novel-bank.com
visit for more novels:

تصاویر کھنچوانے کے بعد دونوں، فرسٹ فلور پر گئے، اور نکاح نامہ رجسٹر کروایا۔

جب شہرام نے اپنا شناختی کارڈ نکال کر خانہ پوری کروائی تب آفرین کو اس کا اصل نام پتا چلا "شہرام سُوری"۔

جب کہ ایزد کی ماں کی کاسٹ گرویزی تھی، تو اس حساب سے اس کے ماموں کی ذات بھی "گرویزی" ہونی چاہیئے تھی۔۔۔

"وہ سخت حیران ہوئی اور حیرانگی سے پوچھا۔ "آپ کی کاسٹ "سوری" کیوں ہے؟

"مطلب ہے؟"

اسی لئے سرسری سا جواب دیا

"میں نے اپنی مام کی کاسٹ اختیار کی تھی۔"

اوه۔ "آفرین بالآخر اس کی بات سمجھ گئی۔ وہ کچھ دیر کے لئے ڈر گئی تھی کہ کہیں اس" سے شناخت میں غلطی تو نہیں ہوگئی۔

وہ تو اسے ایزد کا ماموں سمجھ کر فلرٹ کر رہی تھی۔ لیکن اس کے باوجود بھی اس کے دماغ کے کسی کونے پر سرخ بتی جھلملائی کہیں نہ کہیں کچھ غلط ضرور تھا۔۔

دس منٹ بعد نکاح نامہ کی سند حاصل ہوگئی۔

URDU NOVEL BANK

آفرین کو دل میں دکھ کی شدید چھبن محسوس ہوئی، لیکن اس وقت وہ یقینی طور پر اس کو سمجھ نہیں پا رہی تھی۔

بچپن سے ہی اس نے فرض کر لیا تھا کہ وہ بڑی ہو کر ایزد سے شادی کرے گی۔ لیکن توقعات کے برخلاف اس کی شادی ایسے شخص سے ہوئی جس سے وہ صرف ایک بار ملی تھی۔

یہ میرا کنٹیکٹ نمبر ہے، مجھے کہیں ضروری کام سے جانا ہے، سو میں چلتا ہوں۔"

شہرام نے ایک سادہ کاغذ پر اپنا نمبر لکھ کر اسے جانے سے پہلے دینا ضروری سمجھا۔

ویٹ اے منٹ۔۔۔۔۔" آفرین نے اپنے حواسوں میں واپس آتے ہی جلدی سے اسے روکا۔

"اب جب کہ ہم شادی شدہ ہیں اور ہمیں ساتھ رہنا چاہیئے۔"

URDU NOVEL BANK

"اس کی بات پر اکتا دینے والے تاثرات کے ساتھ شہرام نے جواب دیا "میں کسی "ا جنبی کے ساتھ رہنا پسند نہیں کرتا۔"

میں کوئی "ا جنبی" نہیں، آپ کی قانونی بیوی ہوں۔ جب تک ہم میں تین سال بعد طلاق " ہو، تب تک تو ہم ساتھ رہ سکتے ہیں۔"

ہاتھ میں نکاح نامے کی کاپی جھولاتی ہوئی منہ بنا کر آفرین نے اس کی نرم دلی کا فائدہ اٹھانا چاہا۔

میں واقعی کافی غم زدہ ہوں، جب سے میری کھوئی ہوئی بہن میرے والدین کو واپس " ملی ہے، وہ مجھ سے برا برتاو کر رہے ہیں۔ اب جب کہ مجھے گھر سے نکال دیا گیا ہے، تو "میرے پاس رہنے کو کوئی جگہ نہیں ہے۔"

تو تم کوئی کرایے کی جگہ بھی لے سکتی ہو۔" شہرام نے لاپرواہی سے کہا اور آگے چل " دیا۔"

"!آہ۔۔۔ مجھے چھوڑ کر مت جاو، ہی"

آفرین اچانک ہی چیخ چیخ کر رونے لگی، اور آگے بڑھ کر اس کے بازو کو اپنے حصار میں

"لیا۔" میرے پاس اب تمہارے سوا کچھ نہیں بچا۔

آفرین کے اس طرح سے رونے چلانے پر رجسٹری آفیس کے باہر کئی جوڑوں کی نظریں ان دونوں پر اٹھ گئیں۔

شہرام کے چہرے کے زاویئے بگڑ گئے، شہرام کو اس سے شادی پر سخت پچھتاوا ہوا۔

"فائن۔۔۔ یہ میرے فلیٹ کی چابی ہے۔، خود سے ہی چلی جاو۔"

شہرام بے بس ہوا، اور ساتھ ہی نرمی سے اسے تنبیہ کی "تم کو گیسٹ روم میں سونا

پڑے گا۔ تم کو میرے کمرے میں آنے کی بالکل بھی اجازت نہیں ہوگی

URDU NOVEL BANK

اندر ہی اندر آفرین خوش ہو گئی۔ اسے یقین تھا مستقبل میں وہ اس کے کمرے تک بھی پہنچ جائے گی۔

ویسے، ایلی کو پریشان مت کرنا۔ "شہرام نے ہدایت کی"

www.urdu-novel-bank.com
Visit for more novels:

ایلی؟؟؟ "آفرین کی آنکھیں حیرت سے پوری کھل گئیں، "تمہاری پہلے سے ہی ایک بیٹی" "بھی ہے؟"

شہرام نے اس کی حیرت پر ابرو اٹھا کر اسے نا سمجھی سے دیکھا۔ "اس کا اچھا سا خیال" "رکھنا"

اپنا جملہ مکمل کر کے وہ لا پرواہی سے اسے دیکھے بغیر آگے بڑھ گیا۔

URDU NOVEL BANK

آفرین کو اتنا صدمہ ہوا کہ وہ شہرام کے پیچھے جانا بھول ہی گئی۔ اگرچہ اس نے اپنے آپ کو کسی ایسے شخص سے شادی کرنے کے لیے تیار کر لیا تھا جسے وہ پسند نہیں کرتی تھی لیکن وہ کسی کی سوتیلی ماں بننے کے لیے بالکل تیار نہیں تھی۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

وہ ایک گھنٹہ تک روڈ سائیڈ پر گم سم کھڑی رہ گئی۔ اپنے متضاد مستقبل کی تصویر کشی کرتی رہی۔ یعنی ایک طرف ایزد کی مامی، دوسری طرف سے ایک بچے کی سوتیلی ماں

بالآخر وہ ایزد کے مکروہ خیال کو جھٹک کر صرف بچے کی سوتیلی ماں کے خیال پر ٹھہر گئی۔ اور بھاگتی ہوئی ماں پہنچی اور بچوں کے کھلونوں کی دکان میں داخل ہو گئی۔

ایلی نام سے یقیناً لڑکی ہوگی۔

یہ یقین کر کے، اس نے کافی سارے کھلونے، چاکلیٹس سنکس لئے اور گاڑی چلا کر مطلوبہ اپارٹمنٹ پر پہنچی۔

www.nirghoelpran.com
visit for more novels:

"!میااااوںںںں"

ایک موٹی تازی بلی، جس کا جسم سرمئی اور آنکھیں ہلکی پیلی رنگت کی تھیں، نہایت سستی کے ساتھ صوفے پر نیم دراز تھی۔

آفرین نے آنکھیں حیرت سے پھیل گئی، اس نے پلکیں جھپک جھپک کر دیکھا۔ اور ہاتھ سے آنکھیں مل مل کر دیکھا۔۔ شاید اسے ابہام ہوا ہو۔

"ایلی؟؟؟"

URDU NOVEL BANK

"!میااااوں ں ں"

بلی نے اپنے جسم کو کھینچا اور جمپ لگا کر صوفے سے نیچے آئی۔
اس کے پیروں کے گرد چکرانے لگی، اور جو کھلونے آفرین تھامے ہوئے تھے اسے سونگھنے لگی۔ جب اسے یہ پسند نہیں آئے تو مایوس ہو کر واپس صوفے پر جا کر لیٹ گئی۔
"میااااوں ں ں"

آفرین حیرت سے دنگ رہ گئی۔
شہرام کو کچھ تو وضاحت دینی چاہیے تھی۔
اس نے پچھلے چند گھنٹے اس فکر میں کڑھ کڑھ کر گزارے تھے کہ وہ کسی کی سوتیلی ماں ہے!

، بے بسی کا احساس اس پر شدت سے غالب آیا تھا!
لیکن اب موٹی پیاری سی بلی کو دیکھ کر اس کی ساری پریشانی ختم ہو گئی تھی۔
، وہ چند قدم اگے بڑھی اور بلی کے گال پر ہلکے سے پیچ ماری

URDU NOVEL BANK

لیکن بلی برق رفتاری کے ساتھ بھاگتی ہوئی ماسٹر بیڈ روم میں چلی گئی۔

یہ ماسٹر روم وہی تھا جہاں ابھی وہ قدم رکھنے کے قابل نہیں تھی۔

آفرین نے اپنی اس قدر توہین پر سرد آہ کھینچی، اور نظر چاروں طرف گھما کر گھر کا جائزہ لینے

لگی۔ جہاں تین بیڈ روم اور دو لیونگ ایریا تھے۔

تین روم میں سے ایک شہرام کا بیڈ روم تھا، دوسرا گیسٹ روم تھا اور تیسرا اسٹیڈی روم تھا۔

گھر کے اندرونی حصے کو کم سے کم، جدید انداز میں سجایا گیا تھا جس میں سیاہ، سفید اور سرمئی کو اس کی مرکزی رنگ سکیم کے طور پر استعمال کیا گیا تھا۔ یہ آنکھوں کو بہت بھلا لگ رہا تھا لیکن دوسرے ہی وقت میں ایک سرد اور بے چین ماحول کا تاثر بھی دے رہا تھا۔۔۔ تزئین و آرائش میں شاید زیادہ خرچ نہیں آیا تھا۔

کیا یہ واقعی بھی ایزد کے ماموں کی رہائش تھی؟

اس شخص کو ایک کامیاب کاروباری شخص سمجھا جاتا تھا، لیکن اس کی رہائش اس کی بتائی گئی شخصیت کے بالکل الٹ تھی، رہائش کے اعتبار سے یہ ایک سادہ مزاج شخص کا گھر لگ رہا تھا۔

URDU NOVEL BANK

اسٹیڈی روم میں شیف کتابوں سے بھرے ہوئے تھے، جہاں قانون کے متعلق کتابوں کی بھرمار تھی

اسے کچھ غلط محسوس ہوا تھا، کیا یہ ممکن تھا کہ یہ آدمی ایزد کا ماموں نہیں تھا؟
 نہیں۔۔۔ نہیں، یہ نہیں ہو سکتا! رمشہ بھت سی باتوں میں لاپرواہی کر سکتی ہے لیکن اس جیسی سرلیں بات میں لاپرواہی نہیں کر سکتی کہ غلط آدمی کا پتا دے۔
 (وہ ممکنہ طور پر غلطی نہیں کر سکتی، ٹھیک ہے؟
 حد سے زیادہ سوچیں آفرین کو مار رہی تھیں۔

تنگ آکر اس نے رمشہ کا نمبر ملا لیا۔

کیا تم کو یقین ہے کہ یہ آدمی ایزد کا ماموں ہی ہے؟

بلکل۔۔۔ میں نے اپنے بھائی فارس سے سنا تھا، اس نے ان کے ساتھ ایک بار کھانا"
 "بھی کھایا ہے۔

آفرین نے یہ سن کر بے اختیار اپنے سینے پر ہاتھ رکھ دیا۔ "میں بہت پریشان ہو گئی تھی
 کہ کہیں میں نے غلط آدمی سے تو شادی نہیں کر لی؟

URDU NOVEL BANK

اوہ گاڈ۔۔۔ کیا تم نے واقعی بھی شادی کر لی ہے؟ "دوسری طرف سے رمشہ تو ایک "جگہ سن بیٹھی رہ گئی یہ وہ کیا سن رہی تھی؟
"کیا وہ واقعی آیا تھا؟"

ہمممم۔۔۔ ہاں۔ "وہ اتنا ہی کہہ سکی"

www.urdu-novel-bank.com
visit for more novels:

دوسرے طرف سے رمشہ رونے لگ گئی۔

ہم دونوں میں وعدہ ہوا تھا کہ ہم ایک دوسرے کی اینجل بنیں گیں، کیسے تم مجھے اس "طرح پلک جھپک میں چھوڑ سکتی ہو؟
الفاظ جیسے آفرین کے حلق میں پھنس گئے۔

ٹھیک ہے، تم دونوں اب مجھے ٹریٹ تو دے سکتے ہو۔"

ہمممم۔۔۔ ہم دونوں میں ابھی ٹھیک سے بات بھی نہیں ہوئی۔ "آفرین کو کچھ پتا"

نہیں تھا وہ شہرام کے متعلق کیا بولے۔

تم نے واقعی ایک خوبصورت آدمی چنا، لیکن محبت کرنا تمہارے لئے آسان نہیں ہے "آفی۔

رمشہ کو اس سے دلی ہمدردی تھی۔ اس کی فکر تھی۔

URDU NOVEL BANK

لیکن فکر کی کوئی بات نہیں، وہ تمہاری شکر کوٹڈ گولیوں کے آگے خود ہی سمرینڈر ہو جائے گا۔"

"مجھے بھی یقین ہے۔"

فون رکھنے کے بعد وہ گاڑی بھگا کر قریبی سپر مارکیٹ پہنچ گئی۔
اسے یہ نیا گھر کافی سرد اور خالی خالی سا لگا تھا، اس قابل نہیں تھا کہ اسے گھر کہا جاتا۔ اسے واقعی تبدیلی کی ضرورت تھی۔

☆☆☆☆☆

4:00 pm.

میں، شہرام اپنی آفیس میں بیٹھا دستاویزات کے پلندے کی ورق گردانی میں مشغول تھا جب شیث ابراہیم نے آفیس میں قدم رکھا۔

"شادی مبارک ہو، کیا تم اپنی وائف کے ساتھ ہمارے ساتھ ڈنر کر سکتے ہو؟"

visit for more novels:

URDU NOVEL BANK

"میں نے ان گنت خوبصورت عورتیں دیکھی ہیں۔"

سچ کہوں تو۔ اگر تم اپنے بڑوں کے طرف سے طے کی گئی شادی سے انکار نہ کرتے، تو "میلبورن کی یہ معمولی لڑکی تمہاری بیوی کبھی نہ بن سکتی، سچ میں یہ تمہارے اسٹیٹس سے میل نہیں کھاتی۔"

شیٹ نے ایک معنی خیز سانس بھری۔

تو اس کا مطلب ایک مشہور اور ناقابل شکست افسانوی کردار واپس آگیا ہے۔۔۔ ایک "چھوٹے میلبورن جیسے شہر میں تم کیسے کام کر رہے ہو؟" جو تمہاری طبیعت کے موافق "نہیں۔"

ایک غریب آدمی کی طرح رہنا میرے لئے واقعی ایک تجربہ ہے۔ "وہ سکوت سے گویا" ہوا۔

اوہ۔۔۔۔۔ شیت کے ہونٹوں سے شہرام کو چڑانے والے انداز میں "اوہ نکلا۔۔۔"

یہ دنیا کافی غیر منصفانہ ہے۔ حالانکہ ہم دونوں نے ہی ساتھ گریجویشن کیا تھا۔ لیکن تم "

"پہلے ہی سے ٹاپ چوٹی پر چڑھ گئے"

www.urdu-novel-bank.com
Visit for more novels:

یہ سب ہمارے دماغ کی صلاحیت پر انحصار کرتا ہے، "شان نے اپنی بے نیاز نگاہیں اٹھاتے ہوئے جواب دیا۔

شیت نے اتنی ادبی تذلیل پر دانت پیسے۔ مطلب وہ کند ذہن تھا شہرام کی نظر میں۔۔۔

واہ۔۔۔

اچھا بس۔۔۔ بھول جاو "شیت نے بات ٹالی۔" اب ایک احسان کرو، آج رات کی دعوت "

میں کمپنی کے سب وکیلوں کے ساتھ ڈنر کرو۔"

ہممم، "شہرام نے جواب دیا۔ تبھی اس کے فون کی بیپ ہوئی ساتھ ہی نوٹیفکشن ظاہر"
ہوا۔

www.urdu-novel-bank.com
visit for more novels:

اس نے فون اٹھا کر آنے والا ٹیکسٹ دیکھا جو 'شہرین' کے نام سے تھا۔

[ہبی دس از آفرین۔]

شہرام نہیں جانتا تھا کہ کیا جواب دینا چاہئے۔

اس نے بے اختیار اپنی بھوؤں کے درمیانی حصے کو سہلایا اور میسج ریکوئسٹ اسپیٹ کرلی۔

[ہبی، کیا تم ڈنر پر گھر آو گے؟]

آفرین نے ایک سیکنڈ کے بعد دوسرا میسج بھیجا۔

URDU NOVEL BANK

شہرام]: نہیں۔۔۔۔ اور مجھے اس طرح مت بلاؤ۔]

"شہرین]: ٹھیک ہے پھر، میں تم کو شامی بلاؤں گی۔ یہ بہت کیوٹ نام ہے۔
اسے سمجھ میں نہ آیا کہ آگے کیا کہے۔

www.urdu-novel-bank.com
visit for more novels:

رات کے وقت، کورٹ یارڈ اسٹائل کا ریسٹورانٹ جو بھت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ کافی لوگوں کا گروپ مل کر ڈنر انجوائے کر رہا تھا۔

وکلاء کا ایک گروپ آپس میں ایک نئے کیس پر تبادلہء خیال کر رہا تھا۔ جو تازہ ہی ان کی فرم نے لیا تھا۔

شہرام بالکل غائب دماغی سے ان کی باتیں سن رہا تھا۔ جب اچانک سے ہی اس کی سیل پر پھر سے نوٹیفیکیشن کی بیل بجی۔

آفرین نے اسے ایک تصویر بھیجی تھی۔

URDU NOVEL BANK

نرم زرد روشنی میں، ایک موٹی تازی بلی، خشک مچھلی کا ٹکڑا کھا رہی تھی۔

شمرین [:شامی---- ہم دونوں کے لئے پریشان مت ہونا۔ میں چھوٹے ایلے کا بھت اچھا
[خیال رکھ رہی ہوں۔۔۔۔۔ ہاں۔۔۔۔۔]

www.urdu-novel-bank.com
visit for more novels:

شمرام غصہ سے ہنکارا بھر کر رہ گیا۔ لالچی بلی کو آسانی سے رشوت دی گئی تھی۔

☆☆☆☆☆☆

رات کے 7:30 ہو چکے تھے۔

اس نے دروازے پر پاس لگا کر اسے کھولا۔ جیسے ہی قدم گھر میں رکھا، شمرام جیسے ایک پل
کو اپنی جگہ دنگ رہ گیا۔۔۔ اس کا سر بھی گھوم گیا۔
ایسا لگ رہا تھا جیسے پورا گھر ہی مکمل نئے سرے سے بنایا گیا ہو۔
کالے رنگ کے چمڑے کے صوفے مور کے پنکھ جیسے نیلے رنگ کے کشن کور سے سج
گئے تھے۔

URDU NOVEL BANK

سفید رنگ کی لکڑی کی ڈائننگ ٹیبل لہرے دار گرین ٹیبل کور سے ڈھکی ہوئی تھی۔
اس کے اوپر ایک شیشے کا گلدان جس میں گلابی ہائڈرانجاس جھاڑی نما پودا ایڈجسٹ تھا۔

پورا گھر، سبز رنگ کے پودوں اور تازہ پھولوں سے سجا ہوا تھا۔ اس کے علاوہ بالکونی پر لٹکنے والے کتنے سارے باسکٹ پھولوں سے بھرے لٹک رہے تھے۔

کیا یہ واقعی اس کا گھر تھا؟ کیا وہ درست جگہ پر آیا ہے؟

"شامی۔۔۔، تم گھر آگئے۔"

آفرین گیسٹ روم سے باہر آئی تھی، اس نے ایک لمبی آستین والا سلک کا سلیپنگ گاون پہن رکھا تھا۔

URDU NOVEL BANK

کتنے سارے ہی چھوٹے چھوٹے خرگوش اس کے سرخ شراب جیسی رنگت کے سلکی گاؤں پر پرنٹ تھے۔

اس کے گھنے اور لمبے بال جو شہد کے رنگ جیسے تھے اس کے کندھوں پر پھیلے ہوئے تھے۔ اس کے گاؤں کے نیچے اس کی صاف، سڈول ٹانگیں آدھی نظر آرہی تھیں۔

وہ اس وقت ماٹل کر رہی تھی۔

شہرام کی آنکھوں کا رنگ، اس کی ڈریسنگ دیکھ کر گہرا ہو گیا۔۔۔ ساتھ ہی دل میں اس پر لا حول پڑھی۔

"کس نے اجازت دی تم کو کہ یہاں اس طرح کی ڈریسنگ کرو؟"

اس کی بھنویں ایسے سکڑ گئیں کہ بیچ والی جگہ پر تین سلوٹیں ابھر آئیں، سخت ناگواریت کا تاثر اس کی آنکھوں کے ساتھ ساتھ چہرے پر بھی ظاہر تھا۔

"اس طرح کی واٹ؟"

آفرین نے معصومیت سے پلکیں جھپکائیں۔

میرا سینہ ، بازو اور آدھی ٹانگیں مکمل ڈھکی ہوئی ہیں صرف گوڈے سے نیچے دکھائی دے " رہا ہے ، ساری نوجوان لڑکیاں باہر راستوں پر بھی ایسی ہی ڈریسنگ کرتی ہیں۔ تو اس میں " غلط کیا؟

اسے سمجھ میں نہیں آ رہا تھا وہ کہاں دیکھے؟۔

میں نے تمہیں گھر میں رہنے کی اجازت ضرور دی ہے ، لیکن یہ اجازت نہیں دیتا کہ " میرے گھر پر حق جماؤ۔ " شہرام نے نظر ہٹائی۔

کیا یہ اب بہتر نہیں لگ رہا؟ پہلے یہ بہت خالی خالی ساتھ ، اس میں گھر جیسا آرام " اور سکون نہیں تھا۔

آفرین نے ساتھ ہی اپنی ہتھیلی کھول کر دکھائی ، اس کے لہجے میں شوخی تھی۔ " دیکھو " مجھے کتنے کٹ آئے ہیں؟ یہ سارے پودے میں اکیلی اٹھا کر لائی ہوں

اس نے بے ساختہ نظر جھکا کر اس کی ہتھیلی کو دیکھا، اس کی گوری چمکیلی جلد والی خوبصورت ہتھیلی پر کچھ چھوٹے چھوٹے کٹ کے نشانات تھے۔

www.urdu-novelbank.com
Visit for more novels:

تم اس کی مستحق ہو۔"

اس نے اپنے کمرے میں جاتے جاتے سرد مگر آہستہ سے کہا۔

آفرین نے کافی مایوس ہو کر منہ بنا کر اس کے جاتے وجود کو دیکھا (اس شخص نے اسکے عورت ہونے کا بالکل خیال نہیں کیا تھا۔ اسے بھی اس سرد مزاج شخص کو خوش کرنے کی ضرورت نہیں تھی، اگر ایزد کی مامی بننے کی ضد نہ ہوتی)۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

بجے صبح شہرام کو الارم کلاک نے اپنے وقت پر جگایا۔ 7:00 صبح ہی صبح وہ آفرین سے ٹکرا گیا جو باتھ روم میں اپنے دانت برش کر رہی تھی

"صبح بخیر، شامی، کیا تم مارننگ واک پر جا رہے ہو؟"

آفرین کی پرشوق نظریں اس کے اسپورٹس ویئر پر ٹہر گئیں۔

بلیک آؤٹ فٹ شہرام کے وجود پر اسے کلاسیک انداز کی طرح محسوس ہوا، جیسے وہ اس برانڈ کا ترجمان ہو۔

اس شخص کا غصہ بہت ہی برا تھا لیکن اس کی ظاہری شخصیت بالکل بے عیب نظر آتی تھی۔

اس کے باوجود بھی اس کی مارنگ رن کے لئے جانا یہ ظاہر کر رہا تھا کہ وہ با اصول بندہ ہے۔

ہمممم -- "شہرام تھوڑا سر پرائیز ہوا۔"

عام طور پر جوان لڑکیاں اتنے سویر نہیں اٹھتی تھیں۔

URDU NOVEL BANK

ٹھیک ہے، گھر آتے ہوئے باہر سے ناشتہ مت کرنا، میں تمہارے لئے ناشتہ بناتی ہوں۔
وہ ایک مکمل ہائوس وائف کی طرح بولی۔ "باہر کے کھانے سے گھر کا کھانا زیادہ بہتر ہوتا ہے۔" اس نے تاکید کی

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

شہرام نے منہ بنالیا "اس کی کوئی ضرورت نہیں، تمہارا یہاں سے منتقل ہونے کا ارادہ"
"کب ہے؟"

آفرین کا خوبصورت چہرہ ساکت ہوا

اگرچہ ہم شادی شدہ ہیں، لیکن میں تم میں انوالو ہونا نہیں چاہتا، اسی لئے اپنا وقت مجھ پر زیان مت کرو، مجھے تم میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ "شہرام نے سنگدلی سے کہا۔ اور بنا اسے دیکھے باہر نکل گیا۔

آفرین جو سر جھکائے سب سن رہی تھی، اس کے جاتے ہی سر اٹھا کر بال جھٹکے سے پیچھے کیئے جو جھکے سر ہونے سے آگے آگئے تھے، اور بے دردی سے بہتے ہوئے آنسو

URDU NOVEL BANK

صاف کیئے۔ وہ کافی دیر لیونگ روم میں ساکت و سامت کھڑی رہی، پھر ہمت جمع کر کے کچن میں جا کر ناشتہ بنانے لگی۔

آدمی جب جوگنگ سے واپس آیا تو مزیدار کھانے کی خوشبو کچن سے آرہی تھی، جس نے اس کی بھوک جگادی تھی۔

"میں نے ناشتہ بنالیا ہے۔۔۔۔۔ میٹھے رول پراٹھے،۔۔۔۔۔"

، آفرین نے اس کے قدموں کی چاپ سن کر کچن سے سر باہر نکال کر اسے بتایا صبح کیا کہا؟ کیا سنا؟ اس کا کوئی تاثر اس کے چہرے پر نہیں تھا جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔ وہ گرین کلر کا ایپرن پہنے ہوئے تھی جس پر ڈیزیزی کے پھول بنے ہوئے تھے۔

مجھے ناشتے میں میٹھا پسند نہیں، "اس نے سرد انداز میں جواب جواب دیا۔" صبح اس نے اس قدر سختی سے لُدا پوائنٹ بات کی تھی تاکہ وہ اس سے بد دل ہو کر یہاں سے چلی جائے۔

لیکن توقع کے برخلاف وہ گھر میں رہی اور ناشتہ بھی بنایا۔ کیا اس کا کھانا کھانے کے قابل ہوگا؟

پہلی نظر میں وہ اسے بڑے خاندان کی بگڑی ہوئی لڑکی لگی تھی، جس نے زندگی میں کبھی کوئی کام نہ کیا ہو، وہ ایسی عورتیں دیکھنے کا عادی تھا۔
شہرام نے آگے بڑھ کر فرج سے دودھ کا ڈبہ نکالا۔ آفرین نے یہ دیکھ کر منہ بنایا۔
اس کا مطلب تھا آفرین نے جو ناشتہ بنایا ہے وہ اسے نہ کھانے کا فیصلہ کرچکا تھا۔۔۔ کتنا دکھاوا کرنے والا شخص ہے۔۔۔ توبہ۔۔۔ اس بات سے قطع نظر آفرین کو سب کھانا خود کھانے میں کوئی مسئلہ نہ تھا۔

وہ کچن میں واپس گئی، اور ناشتہ بنانے میں لگن ہو گئی۔

کچھ سیکنڈ بعد وہ کچن میں آیا اور دودھ گرم کرنے لگا۔

URDU NOVEL BANK

دودھ گرم کرتے ہی اس نے آنکھ کے کونے سے دیکھا، وہ آٹے کو کافی سارے بل دے کر بیل رہی تھی، پھر اسے گرم آئل میں ڈال کر تلنے لگی۔

کچھ سیکنڈ بعد ہی مسجور کن خوشبودار سونہری رنگ کے پراٹھے تیل کی سطح پر آگئے۔ اس کی مزیدار خوشبو اس کی ناک سے گزری اور معدے میں چوہے دوڑنے لگے۔

ایک روشنی سی اس کی آنکھ میں چمکی۔ وہ حیران ہوا تھا۔۔۔۔۔ یہ مہارت سالوں کی پریکٹس کا حاصل لگ رہی تھی۔

اس نے یکدم اپنی نظر ہٹالی۔ خوبصورت رول، جس کے اوپر چاکلیٹ تھا، گرم اوون میں بیک ہو رہے تھے۔

، اس کے گال کچن کی آگ کی تپش سے گلابی ہو رہے تھے

اس کی جلد بلاشبہ بھت خوبصورت تھی۔

، اس کے جبروں پر کوئی لکیر تک نہیں تھی

اس کے قدرے پھولے گال اسے زیادہ جوان اور دلکش بنا رہے تھے۔

آفرین نے اس کی نظروں کا نوٹس لیا اور جان بوجھ کر ایک رول اٹھا کر اس کی نظروں کے سامنے لہرایا۔

شامی۔۔۔۔، کیا واقعی تم اسے چھکنا نہیں چاہو گے؟ "ساتھ ہی آنکھیں گھمائی۔"

"دلچسپی نہیں۔"

اس نے بے ساختہ خوشبودار رول سے نظر ہٹا کر دودھ اوون میں رکھا۔
پھر عادتاً دو سلاٹس لے کر اس میں بیک کیا ہوا چکن کا ٹکڑا ڈالا اور مٹھی بھر سلاڈ ڈال کر سینڈوچ بنایا، ساتھ ہی دودھ کا گلاس لے کر۔ ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھ گیا۔ اور بے دلی سے اٹھا کر چبانے لگا۔ جیسے ناپسند ہونے کے باوجود مجبوراً کھانا پڑے۔

اسے اپنے منہ میں سنڈوچ کا ذائقہ اچانک ہی بدزائقہ لگنے لگا جب اس کی آنکھوں کے سامنے گرم گرم، سونہری رنگت کے خوشبودار رول پھرے۔

تنگ آکر اس نے سینڈوچ کے ایک طرف جیم کی موٹی سی تہ لگائی۔

ٹھیک اسی وقت آفرین کچن سے ظاہر ہوئی، اور سارا کھانا اس کی نظر کے سامنے ٹیبل پر لگایا۔

www.nirgholpran.com
visit for more novels:

پھل (چوروز) یہ چینی اور میدے کو ملا کر بل دے کر بنائے جاتے ہیں، اور پھر تلے جاتے ہیں۔ (ایک رولز) یہ آٹے کا پراٹھا بنا کر اس میں انڈے کا مکسچر ڈال کر رول بنا کر تلتے ہیں (پین کیک، اور ایک ہاٹ چاکلیٹ کا کپ)۔۔۔۔۔

شہرام نے یہ سب سامنے دیکھ کر بھنویں سیکڑ کر اسے دیکھا۔ جو معصومیت کے سارے ریکارڈ توڑ رہی تھی، "شامی ی، تم کو برا تو نہیں لگے گا نا۔۔۔ اگر میں یہاں بیٹھ کر ناشتہ کروں۔۔۔۔۔؟"

وہ خاموشی سے اس کی ایکٹنگ دیکھنے لگا۔

اس کی اداکاری اس کی توقع سے زیادہ بہتر تھی۔

URDU NOVEL BANK

معاف کرنا، میں نے ناشتے میں میٹھا بنایا ہے، کیونکہ میں واقعی یہ برداشت نہیں کر سکتی۔"
کہ اپنے نئے دن کا آغاز پھیکے سیرل یا سادہ سے سینڈوچ کے ساتھ کروں۔" اس کے
سینڈوچ پر طنز کی۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

اس کے بعد اس نے چوروز کا ایک ٹکڑا کاٹ کر منہ میں ڈالا، اور اپنی آنکھیں ایسے سکون
سے بند کیں جیسے زبان میں گھلے ذائقہ سے اسے مزائل رہا ہو۔۔
مممم، یہ بھت ہی مزیدار ہے "اس نے چسکہ لیا۔"
شہرام نے خاموش رہنا بھتر جانا، حالانکہ اس کا منہ پانی ہو رہا تھا۔

اس عورت کی اداکاری واقعی قابل تعریف تھی۔ اچھا ہوتا اگر یہ اداکاری کے شعبے میں
جاتی۔، اب وہ کس طرح اپنے سادہ سینڈوچ کھاتا؟۔

میاوں ں ں۔ "ٹھیک اسی وقت ایلے نے اپنا دیدار کروایا اور ڈائنگ ٹیبل کے نیچے"
شہرام کے پیروں میں لوٹنے لگی۔

URDU NOVEL BANK

اس خیال سے کہ بلی بھوکی ہوگی وہ اٹھا اور کپ بورڈ سے ایک پلیٹ کیٹ فوڈ نکال کر اس کے آگے رکھ دی۔

ایلی نے کھانے کو کچھ پل سونگھا اور پھر ناگواری سے منہ ہٹا کر آفرین کو للچائی نظروں سے دیکھنے لگی۔ یہ دیکھ کر شہرام کے تاثرات بدل گئے۔

آفرین اس کو دیکھ کر دلبرانہ انداز میں ہنسی، اور ایک ٹکڑا رول کا توڑ کر اس کے آگے کیا جسے بلی نے سیکنڈ میں ہڑپ کر لیا۔

“Good kitty.”

گڈ کیٹی "اس نے محبت سے بلی کے سر پر ہاتھ پھیرا۔۔۔ تمہارا ٹیسٹ تمہارے مالک سے زیادہ بھتر ہے۔۔۔ اس نے دل میں یہ سوچا۔

شہرام یہ دیکھ کر شرمندہ ہو گیا۔ بلی نے اور بھی کھایا، جسے دیکھ کر شہرام کے ماتھے کے بل بڑھ گئے۔

"تم۔۔۔۔۔"

URDU NOVEL BANK

ابھی اس نے کہنے کو منہ کھولا ہی تھا کہ آفرین نے چوروز کا ایک ٹکڑا اس کے منہ میں ٹھونس دیا۔

غصہ کی لہر اس کی آنکھوں میں ابھر آئی وہ اسے واپس تھوکنا چاہتا تھا۔۔۔ لیکن جب کڑک میٹھا چوروز کا ٹکڑا اس کی زبان میں گھلا تو اس کے ذائقے نے جیسے اس کے حواس سلب کر دیئے۔

لاشعوری طور پر وہ اسے نگل گیا تو طلب اور بڑھی کڑک میٹھے رولز جس کے اندر کریم اور باہر چاکلیٹ تھا، اس کی اشتہا بڑھا گئے اور اس نے پھر تکلف اور انا کو ایک سائیڈ پر رکھ کر ہاتھ بڑھا دیا۔

اس نے یہ چوروز اپنے خاندانی شیف کے بنے ضرور کھائے تھے لیکن ایسا زائقہ اس نے کبھی نہیں چکھا تھا یہ بالکل الگ اور منفرد تھا

اچھے ہیں نا؟ "آفرین نے اسے دل سے کھاتے دیکھ کر ٹھوڑی ہاتھوں کی پشت پر "ٹکائے مسکراتے اسے پوچھنے لگی۔ اسے اپنی کوکنگ ایبلٹی پر اعتماد تھا۔

شہرام کی آنکھوں میں ہلکی سی چمک آئی جب اس نے آفرین کو مسکراتے ہوئے، اسے کھاتے دیکھا۔

بس ٹھیک ہے۔ "تعریف کرنا شاید اس کے انا کی منافی تھی۔ پھر لاگاتار اس نے ایک " کے بعد ایک ٹکڑا اٹھا کر کھایا ساتھ ہی ہاٹ چاکلیٹ ملک بھی۔
 صرف "ٹھیک ہے۔؟" آفرین نے آنکھیں جھپک کر ادا سے کہا۔"

یقیناً، تم یہ سارا ختم نہ کر سکتی، اور مجھے کھانے کا ضیاع پسند نہیں "شہرام نے اپنا مان " سلامت رکھا اور سکون سے جواب دیا۔

لیکن دل میں وہ مان گیا کہ آفرین کے بنائے گئے کھانے کا ذائقہ آج تک کے ریسٹورانٹ سے کھائے گئے کھانوں سے ہزار درجہ بہتر ہے

"ناشتے کے بعد آفرین نے پوچھا "شامی ڈنر میں کیا کھانا پسند کرو گے میں وہی بناؤں
 میرا ڈنر آج دوسری جگہ طے ہے "یہ کہتے ہی وہ اپنے روم میں چلج کرنے کے لئے " بڑھا۔

URDU NOVEL BANK

آفرین نے خاموشی سے ٹیبل سمیٹی اور گیسٹ روم میں جا کر تیار ہونے لگی۔

جب شہرام گاڑی کی چابی اٹھا کر باہر جانے لگا، وہ بھی پرس اٹھا کر پیچھے بھاگی۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

شامی، کیا تم مجھے سب وے اسٹیشن تک لفٹ دے سکتے ہو، مجھے کام پر جانا ہے۔
- پلینز "معصومیت سے پلکیں جھپک جھپک کر اسے منت بھرے انداز میں دیکھا۔

شہرام نے لب بھیج کر اسے دیکھا، پہلے سوچا انکار کر دے لیکن اس کا ناشتہ یاد آتے ہی وہ اسے لفٹ دینے کو طوہا و کربا راضی ہو گیا۔ اسی لئے صرف سر ہلادیا۔ اور وہ اتنے میں ہی خوش ہو گئی۔

ایلیوٹر سے نکل کر دونوں پارکنگ لاٹ میں آئے۔

URDU NOVEL BANK

آفرین نے سوچا اس جیسے امیر آدمی کے پاس کوئی بڑی قیمتی گاڑی ہوگی۔ لیکن جب وہ ایک عام سی بینٹلی کے پاس رک کر اس کا دروازہ کھولنے لگا تبھی اس نے یکدم پوچھ لیا۔

"اُممم۔۔۔ کیا یہی تمہاری کار ہے؟"

www.urdu-novel-bank.com
Visit for more novels:

"یپ۔۔"

وہ دروازہ کھول کر ڈرائونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ تو وہ بھی اس کی ہمراہی میں آگے بیٹھ گئی۔ شامی می، تم نے یہ گاڑی کیوں چنی ہے؟ "وہ کنفیوز تھی۔"

یہ شخص ایک ملٹی نیشنل کمپنی چلا رہا تھا، اس کے باوجود بھی اس کی کار 3 لاکھ سے بھی کم قیمت تھی۔

یہ ایک سستی کار ہے، اور لیندھن بھی کم خرچ کرتی ہے "شہرام نے گاڑی اسٹارٹ کرتے کہا۔"

"تم واقعی زندگی گزارنے کا بہترین طریقہ جانتے ہو، میرے غیر معمولی شوہر۔"

اس نے سرگھما کر ڈیش بورڈ پر دیکھا جہاں گیس اسٹیشن سے ملنے والے سستے لٹو پیپرز رکھے ہوئے تھے۔

دس منٹ بعد شہرام نے اسے واقعی بھی سب وے اسٹیشن پر اتارا۔۔۔ وہ شکڈرہ گئی۔ اس نے تو بس ایسے ہی کہا تھا کہ اسے اتار دے، لیکن اس شخص نے واقعی بھی اسے آدھے راستے پر اتار دیا۔۔۔۔ "اکتنا سنگدل شخص ہے؟؟؟"

☆☆☆☆☆☆

پورے نو بجے وہ کمپنی پہنچ گئی، یہ پہلا دن تھا جب سے وہ باہر سے واپس آئی تھی۔ وہ یزدانی بلڈنگ ڈیزائننگ گروپ میں ڈیزائنر تھی، یہ یزدانی خاندان کی بڑی کارپوریشن تھی۔ "وہ جیسے ہی بلڈنگ میں داخل ہوئی، پروجیکٹ مینجر جمشید نے عجیب سے انداز میں کہا "تم اب یہاں نہیں آسکتی، یہ پروجیکٹ اب تمہارے پاس نہیں ہے"

URDU NOVEL BANK

کیا مطلب ہے تمہارا؟ "آفرین نے اچھنبے سے پوچھا۔"

جمشید کی آنکھوں میں آفرین کے پیچھے دیکھتے ہی چمک آئی۔

"آلبش، آپ یہاں ہیں۔"

www.urdu-novel-bank.com
visit for more novels:

آفرین نے مڑ کر پیچھے دیکھا

جہاں آلبش کے ساتھ ایزد بھی کھڑا تھا، اس نے نوٹس کیا کہ دونوں نے ایک جیسے رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ اور آلبش نے بڑے تنفخر سے ایزد کا بازو تھاما ہوا تھا۔

کھڑکی سے جھانکتی سورج کی روشنی ان دونوں کے وجود پر چمک رہی تھی۔ دونوں ایک جیسے آؤٹ فٹ میں انتہائی محبت کرنے والا جوڑا نظر آرہے تھے۔

URDU NOVEL BANK

آفرین کو لگا جیسے کسی نے اس کے دل پر گھونسہ دے مارا ہو، درد سے اس کا دم گھٹنے لگا۔۔۔ خاص طور پر جب ایزد کی لاتعلوق نگاہیں اس پر سے فوری ہٹ کر دوسری سمت مڑ گئیں۔

www.urdu-novel-bank.com
visit for more novels:

"جمشید آبلش کے طرف رخ کر کے بولا

HQ

"نے پروجیکٹ کا آرڈر آبلش کے ہاتھ میں دیا ہے۔

اس سے پہلے کہ وہ پیچھے گھوم کر آنے والوں کو دیکھتی، ایک تھرتھراہٹ سی آفرین کے وجود سے گزری۔

آنی، پریشان مت ہونا۔ "وہ ایسے چونکی جیسے وہ کافی زیادہ شکوہ ہو گئی ہو، لیکن ایزد کے " ایک ہاتھ نے آبلش کو کمر سے تھام لیا۔

URDU NOVEL BANK

اس منظر کو دیکھ کر آفرین سخت بدمزما ہوئی جیسے کڑوی گولی

آبش، آخر تمہیں اور کتنا چاہیئے؟ تم پہلے ہی سے ایزد کو چھین چکی ہو، اور اب تم نے "مجھ سے وہ پروجیکٹ بھی چھین لیا جس پر میں نے دن رات محنت کی، کیا تم ہر اس چیز سے حسد کرنے لگی ہو جو مجھ سے تعلق رکھتی ہے؟"

بہت ہی کوئی مضحکہ خیز بات کی تم نے "جمشید طنزیہ ہنسا "ایزد تمہارا تھا ہی کب؟ اور" "جملے کی درستگی کرو۔۔۔ تم کو یہ پروجیکٹ بھی ایزد کی وجہ سے ملا تھا۔ جمشید بس کرو۔۔۔" آبش نے جمشید کو آنکھ دکھائی۔

کیوں بس کروں؟ ... میں تو سچ کہوں گا۔۔۔ تم اب ایزد کی منگیترو ہو، اور یہ پروجیکٹ "حاصل کرنا تمہارا حق ہے۔"

تم بھی یہی سمجھتے ہو؟ "آفرین نے ایزد سے پوچھا، جو کافی دیر سے خاموش کھڑا تھا۔"

بات یہ تھی کہ اس پروجیکٹ کے لئے ایزد نے ہی اس کا تعارف دوسری پارٹی سے کروایا تھا۔۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

لیکن یہ آفرین ہی تھی جس نے پورا مہینہ دوسری پارٹی سے ملاقات کا وقت نکالا تھا۔۔ تاکہ وہ شرائط کو حتمی شکل دینے سے پہلے دُکس کر سکیں۔

وہ پارٹی صرف میری وجہ سے تم سے ملنے کو راضی ہوئی تھی "ایزد نے ابرو چڑھائی۔"

"سب ہی یہ بات جانتے ہیں لیکن کچھ لوگ صرف اپنی بے عزتی کروانے پر مصر ہیں" جمشید نے ہنکارا بھرا۔

میں نہیں مانتی، میں ڈیڈ کے پاس جا رہی۔ "آفرین، جعفر یزدانی کی آفیس کے طرف" بڑھی۔

ڈیڈ، آپ نے ہوٹل والا پروجیکٹ آبلش کو کیوں دیا؟ آپ اچھی طرح جانتے ہیں میں نے "

"اس پروجیکٹ پر کتنی محنت کی تھی

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

جعفر کو اس کا اس طرح سے آنا سخت برا لگا، اس نے ناگواری سے کہا "میں تم کو دوسرا

"پروجیکٹ دیتا ہوں، یہ ایک بنگلے کا پروجیکٹ ہے۔۔ کیا خیال ہے؟

اتنے چھوٹے پیمانے کے پروجیکٹ کے لئے آبلش قابل ہے، جو ابھی اس انڈسٹری "

"میں نا تجربیکار ہے۔ سو بھتر ہوگا اگر وہ نیچے سے شروع کرے۔۔۔۔۔

اس کی بات پر غصہ سے جعفر یزدانی نے ٹیبل پر ہاتھ مارا "وہ تمہاری بڑی بہن ہے

بھتر ہوگا اگر اس کی تھوڑی سی عزت کرو، تمہاری ماں صحیح کہتی ہے، کہ تم ہاتھوں سے

"نکلتی جا رہی ہو۔

URDU NOVEL BANK

آفرین ان کے انداز پر چونک گئی اور دکھ سے کہا "اس نے میرا منگیترا چھینا، اور اب یہ "ہوٹل والا پروجیکٹ بھی۔۔۔۔۔ اب میں کس طرح اس عورت کی عزت کروں؟

اس نے کوئی پروجیکٹ تم سے نہیں چھینا، سب پروجیکٹ اس کمپنی سے تعلق رکھتے ہیں، میں اس کمپنی کا باس ہوں، اور میں اپنی مرضی سے پروجیکٹ کسی کے ہاتھ میں بھی دے سکتا ہوں، اس کے علاوہ ایرڈ سے ابھی تمہاری منگنی نہیں ہوئی تھی، اس نے خود تمہاری بہن کو چنا ہے۔

اس سے پہلے کہ وہ خود کو سچ کہنے سے روک لیتی، الفاظ بے اختیار اس کی زبان سے پھسل پڑے۔ "ایرڈ کبھی بھی آلبش کا انتخاب نہ کرتا، اگر آپ نے کمپنی کے 80% حصص آلبش کو منتقل نہ کیئے ہوتے۔

URDU NOVEL BANK

تمہاری بہن نے کئی سالوں سے ناقابل بیان تکلیف سہی ہے، اسی لئے تمہارا فرض بنتا ہے کہ اس کی ہر ممکن مدد کرو، اور کل کے ہوئے واقعے پر اس سے معافی بھی مانگو۔" جعفر نے اسے تنبیہ کی۔

www.urdu-novel-bank.com
Visit for more novels:

میں یہ نہیں کر سکتی "اس نے دانت پیسے۔"

جعفر نے اس کی ضد پر غصہ میں ٹیبل پر زور سے ہاتھ مارا، "تو پھر چھوڑ جاو۔۔۔۔۔ اگر تم یہ نہیں کر سکتی، لیکن یہ بات ذہن میں رکھنا۔۔۔۔۔ کہ تم اس کمپنی کے بغیر کچھ بھی نہیں ہو

اس کے غصہ میں بھرے الفاظ نے آفرین کے دل پر کسی زوردار طوفانی تھپیڑ کی طرح لگے، اس کے گال شدید توہین کے احساس سے سرخ ہوئے۔

URDU NOVEL BANK

ٹھیک ہے، میں چھوڑ دیتی ہوں، مجھے یقین ہے کہ میری جیسی اعلیٰ تعلیم یافتہ کو "فرسٹ کلاس آرکیٹیکٹ سرٹیفکٹ کے ساتھ کہیں بھی نوکری مل جائے گی۔" اس نے گردن اونچی رکھی۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

وہ آنسوؤں پر بند باندھتی اپنی آفیس میں واپس آئی اور بھرے دل کے ساتھ اپنی چیزیں کارڈ بورڈ باکس میں سمیٹ کر ڈالنے لگی۔

جیسے ہی وہ باہر جانے لگی آفیس کے بے شمار ملازمین اسے دیکھ کر آپس میں سرگوشیاں کرنے لگے تھے۔

آفرین سب کی عجیب نظریں خود پر دیکھ کر مجبوراً مسکرائی۔
یہ کمپنی جوائن کرتے اس نے کبھی کسی عہدے کی لالچ نہیں کی تھی، اپنا ہر کام ایمانداری اور محنت سے کیا، اکثر وہ سب ملازموں کے جانے کے بعد آخر میں نکلتی تھی۔

URDU NOVEL BANK

وہ غائب دماغی کے ساتھ کافی وقت یونہی بنا سمت و منزل کا تعین کیئے چلتی رہی۔ ایزد نے اس دوران کئی بار فون کی لیکن اس نے ہر بار کال رجیکٹ کر دی۔

آخر تھک کر، سپر مارکیٹ سے کچھ سنکس، اور دوسری چیزیں خرید کر واپس فلیٹ پہنچی۔ جیسے ہی وہ اندر داخل ہوئی۔ ایلی دم اٹھا کر بھاگتی ہوئی اس کے پیروں میں لوٹنے لگی، -

visit for more novels:

اس نے بلی کے سر پر پیار سے تھپکا، اور بڑبڑائی۔ "ایلی۔۔۔ اب ایک تم ہی بچی ہو، جو مجھے لائک کرتا ہے۔۔۔۔ باقی سب نے تو میرا ساتھ چھوڑ دیا ہے۔

میاوں ں ں، "بلی نے جواب دیا۔ اور معصومیت سے آنکھیں ایسے بند کیں، جیسے وہ "آفرین کی بات مکمل سمجھ گئی ہو۔

آفرین کے ہونٹوں کے کنارے مسکراہٹ میں ڈھلے۔ "میں شرط لگاتی ہوں کہ تم کو فش کے ڈرائی سنکس چاہیئے۔۔۔۔ ہے نا؟ میں ابھی لاتی ہوں۔

URDU NOVEL BANK

شہرام دن کے وقت گھر پر نہیں ہوتا تھا، تو دونوں لڑکی اور بلی نے ساتھ لہج کیا۔ اس کے بعد آفرین نے خود کو صوفے پر گرایا اور لیٹ کر لیپ ٹاپ پیٹ پر رکھ کر آن لائن جاب ڈھونڈنے لگی۔

www.urdu-novel-bank.com
Visit for more novels:
رات کے دس بجے شہرام واپس آیا تو اس نے لیونگ روم کی بتی روشن دیکھی۔

، صوفے کے اوپر آفرین، اپنے ساتھ ساتھ بلی کو بھی چپس کے ٹکڑے کھلا رہی تھی، تو تم اس قسم کا کچرا میری بلی کو کھلاتی ہو، جب میں گھر پہ نہیں ہوتا؟ "اس کے وجہہ" ، نقوش سرد ہوئے اور بھنویں تن گئیں جب یہاں وہاں ، بسکیٹ کے ڈبے، سنکس اسپاؤسی فرائیز، چیز، چاکلیٹس اور چپس کے تھیلے بکھرے دیکھے۔

اس نے بلی کو اٹھایا اس کی مونچھوں پر تھوڑی سی چاکلیٹ لگی ہوئی تھی۔

URDU NOVEL BANK

میں نے، ایللی کو صرف اتنا سا۔۔۔۔۔ کھلایا ہے، صرف اتنا۔۔۔۔۔ سا۔۔۔۔۔ "اس نے انگلی"
اور انگوٹھے کو ملا کر اتنے سے اکی وضاحت کی۔ "ایللی مسلسل مجھے تنگ کر رہی تھی، کہ
اسے دوں، تو میرے پاس کوئی اور راستہ نہ تھا۔۔۔۔۔" اس نے شرمندگی سے وضاحت کی۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

ایک بلی کو کیا پتا؟ تم جیسے بالغ انسان کو اچھے سے پتا ہونا چاہئے۔ "اس نے ناگواری"
سے ٹیبل پر پڑی چیزیں ہاتھ لگا کر نیچے پھینک دیں، "آئندہ میرے گھر میں یہ گند کچرا
"مت کھانا۔ مجھے اس کی سمیل پسند نہیں۔"

آفرین نے عجیب سی مسکراہٹ کے ساتھ ڈسٹ بن میں پڑے سنکس کے ریپر دیکھے
اور دل میں سوچا۔ "کیا کوئی شخص نمکین چیزوں کی بو سے بھی بیزار ہو سکتا
"!! ہے؟۔۔۔ عجیب بات ہے

اس نے مجبوراً مسکرا کر اس کی بات کی تائید کی "تم صحیح کہتے ہو شامی ی۔۔۔۔۔ یہ واقعی
"گند کچرا ہے، میں آپ کی بات مانوں گی، اور آئندہ یہ نہیں کھاؤں گی۔"

URDU NOVEL BANK

اپنی شکل آئیے میں دیکھو۔۔۔۔۔ کتنی بڑی اداکارہ لگ رہی ہو۔ "اس نے اس سے بحث" نہیں کرنی چاہی ناگواری سے کہتا۔۔۔ بلی اٹھا کر اپنے کمرے میں بند ہو گیا۔

شامی می، تم نے سارا دن باہر گزارا ہے۔۔۔ کیا تم کو بھوک لگی ہے؟؟ میں تمہارے لئے مزیدار پاستا بناتی ہوں۔ "آفرین نے ایسے ظاہر کیا جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔ بلکہ وہ بہت ہی اچھی بیوی ہو۔۔۔ بے شرمی سے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اس کے پیچھے گئی۔

وہ اس کی چال پر چپ رہ گیا، جو کھانا اس نے باہر ریسٹورانٹ میں ایک بزنس میٹنگ کے دوران کھایا تھا۔ وہ کافی اسپاٹسی تھا، مشکل وہ چند نوالے کھاسکا تھا۔ تو اب اس کی بات پر اس کا معدہ بھوک سے بلکنے لگا۔

جب وہ چپ رہا تو آفرین سمجھ گئی۔ کہ اس کو بھوک لگی ہے۔ اور اچھی بیویوں کی طرح یہ "کہتے مڑ گئی" میں تمہارے لئے پاستا بنا رہی ہوں، تب تک تم شاور لے لو۔

URDU NOVEL BANK

شہرام نے یکدم نگاہ اٹھا کر اسے دیکھنا چاہا تاکہ اسے گھور سکے، لیکن وہ مڑ کر باہر نکل چکی تھی۔

ٹھیک پندرہ منٹ بعد وہ گرم خوشبودار پاستے کا پیالہ تمھارے اندر آئی۔۔۔ "شامی می۔۔۔ کھانا
 'تیار ہے۔

شہرام ابھی تک باتھ روم نہا رہا تھا۔ شیشے کے دروازے کے پار سے اس کا ہیولہ نظر آ رہا تھا۔

جسے دیکھ کر شرم سے آفرین کے گال جلنے لگے
 اس نے کبھی کسی مرد کو اس طرح نہیں دیکھا تھا، حالانکہ یہ صرف ایک ہیولہ کی طرح خاکہ
 تھا۔۔۔ لیکن صاف پتا چل رہا تھا کہ آدمی کے وجود پر کوئی کپڑا نہیں ہے۔۔۔
 اففف۔۔۔ شرم و خفت زدہ چہرے کے ساتھ اس نے پیالہ بیڈ کے ساتھ ٹیبل پر رکھا"
 ،۔۔۔ اور جانے کو مڑی

، ٹھیک اسی وقت شہرام باتھ روم کا دروازہ کھول کر باہر نکلا

URDU NOVEL BANK

وہ تو جیسے وہی فریز ہو گئی۔۔۔ ادھر شہرام کے تاثرات بھی بگڑ گئے۔
وہ صرف ایک ٹاول میں واپس آیا تھا۔ کیونکہ اسے معلوم تھا کمرے میں کوئی نہیں
آسکتا۔۔۔

"آفرین کے دیکھنے پر اس نے اسے گھورا" کیا تم دیکھ چکی؟ اب جاؤ

www.urdu-novel-bank.com
Visit for more novels:

م م --- میں یہ کھانا لائی تھی تمہارے لئے۔۔۔ "وہ ہچکچائی تھی۔ اور جلدی سے نظر چرا"
کر باہر نکلنا چاہا۔۔۔ اس جلد بازی میں اس کا پاؤں کارپیٹ میں اٹکا اور وہ گرنے لگی
تھی۔۔۔ لیکن اس سے پہلے کہ زمین بوس ہوتی اسے لگا اس نے بے اختیار کوئی چیز تھام
لی ہے۔۔۔ لیکن پھر بھی وہ زمین بوس ہو گئی۔۔۔ تاہم نیچے نیچے کارپیٹ کی وجہ سے اسے
سخت چوٹ نہیں لگی تھی۔۔۔

جب تو اس سلامت ہوئے تو۔۔۔۔۔ اور اپنی بند آنکھیں کھولیں تو پہلی نظر مردانہ سنگی
ٹانگوں پر پڑی تھی۔۔۔

"آآہ۔۔۔۔۔ ہت۔۔۔۔۔ تم نے ٹاول کیوں اتارا ہے؟"

URDU NOVEL BANK

آفرین تو دنگ رہ گئی۔۔ زندگی میں پہلی بار اس قسم کی سچویشن کا سامنا ہوا تھا۔
اس نے یکدم سے اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھ دیا۔۔۔ تب اسے پتا چلا کہ ٹاول تو اس کے
ہاتھ میں آیا ہے۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

تو کیا۔۔۔۔۔ تو کیا۔۔۔۔۔ اس نے خود ہی اتفاقاً اس کا ٹاول کھینچ لیا ہے؟؟ اوھ نو۔۔۔۔۔
اس نے زبان دانتوں میں داب لی۔

تولیہ واپس کرو۔۔ "وہ تیز آواز میں دھاڑا۔۔"

اس کی سخت آواز اس کے کانوں میں برسی "میں نے تم جیسی بے شرم عورت پوری
زندگی میں نہیں دیکھی۔" وہ گرج رہا تھا۔۔

اس کی دھاڑ پر ڈر کر آفرین پوری جان سے کانپی اور رونے جیسی ہو گئی۔ لیکن افسوس کہ
آنکھوں میں آنسو نہ آسکے۔ "مم۔۔۔ میں نے تولیہ جان بوجھ کر نہیں اتارا، میں اتفاقاً
کارپٹ میں الجھ گئی تھی۔"

URDU NOVEL BANK

میں روز اس کارپٹ سے گزرتا ہوں۔۔۔۔۔ لیکن ایک بار بھی نہیں الجھا۔ تم اپنے احمقانہ " بہانوں سے مجھے قائل نہیں کر سکتی۔ " وہ نہیں مانا کہ وہ واقعی بھی الجھ کر گری تھی۔۔۔ یہی سمجھا کہ آفرین نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے۔

www.urdu-novel-bank.com
 اس نے معصومیت سے پلکیں جھپکائیں۔۔۔ سچویشن اب بگڑ چکی تھی، تبھی اس نے معصومیت سے کہا۔

ہو سکتا ہے آپ کے بے عیب وجود کو دیکھ کر میرا دماغ خالی ہو گیا ہو اور سمجھنے کی " صلاحیت ختم ہو گئی ہو۔

تو تم اب سارا الزام مجھ پر لگا رہی ہو؟ " آدمی نے غصہ سے طنزیہ کہا اس نے اپنی پوری " زندگی میں اس جیسی بے باک عورت نہیں دیکھ تھی۔

ن۔۔۔ نہیں، سارا نہیں۔۔۔ کچھ میری غلطی بھی ہے۔۔۔ میں نے زندگی میں پہلے " کبھی ایسا نہیں دیکھا۔۔۔۔۔ " وہ مسمنائی۔

کیا تم اب گھورنا بند کر سکتی ہو؟ اور نکلو باہر۔ "شہرام دھاڑا اس کی برداشت جیسے اب ختم" ہو گئی تھی۔

اس کا خون جیسے ابلنے کو تھا، اس نے بمشکل اس کے چہرے پر لات رسید کرنے کی خواہش پر قابو پایا۔

وہ اس کی دھاڑ پر ڈر کر اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔ "ہاں، کیوں نہیں۔۔۔ م میں بس جاتی ہوں۔" اس نے ڈر کر جلدی سے باہر قدم بڑھائے

وہیں رکو "ایک سخت دھاڑ پیچھے سے سنائی دی اب شہرام کا غصہ سوا نیزے پر پہنچا ہوا" "تمہا۔ دانت پیس کر بولا "میرا ٹاول دیتی جاؤ

URDU NOVEL BANK

اس کی بات پر آفرین نے نظر جھکا کر اپنے ہاتھ میں تھامے ٹاول کو دیکھا اور شرم سے آنکھیں میچ لی، دل چاہا کاش زمین میں کوئی سوراخ بن جائے اور وہ اس میں گھس جائے۔ وہ اس کا ٹاول بھی ساتھ لیتی آئی تھی۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

یہ لو۔" اس نے خود کو مضبوط ظاہر کیا اور مڑ کر اس کے ہاتھ میں ٹاول تھمایا۔۔۔ اس کی نظروں کے ارتکاز پر شہرام دنگ ہوا اور اس کی بے باکی پر سخت غصہ بھی۔۔۔ آفرین یکدم باہر بھاگی پیچھے سے دروازہ بند کر دیا۔ باہر آکر اس نے اس سین کو سوچا تو بے اختیار ہنسی نکل گئی۔

کیا کوئی مرد اتنا بھی شرمیلا ہو سکتا ہے؟؟ وہ خود بھی شرمساری سے مسکرائی۔۔۔ پھر دل ہی دل میں توبہ توبہ کرتی اپنے کمرے میں بھاگ گئی۔

پتا نہیں کتنا وقت گزرا۔۔۔ شاید رات کا آدھا پہر تھا جب باہر سے ایل کی میاؤں میاؤں سنائی دی، بلی شاید تکلیف سے تڑپ رہی تھی، آفرین نے جلدی سے دروازہ کھولا۔

شہرام بلی تھامے شاید باہر جا رہا تھا، وہ پریشانی سے آگے بڑھی۔
 "کیا ہوا بلی کو؟"

شہرام نے غصہ سے اسے دیکھا اور طنزیہ غرا کر بولا "اتنا گند کچرا بلی کو کھلاو گی تو کیا سمجھتی
 "ہو یہ ٹھیک ہوگی؟"

آفرین نے اس سے پہلے راستوں پر کافی آوارہ بلیاں دیکھی تھیں، جو ہر چیز کھا لیتی ہیں۔۔
 تبھی وہ سمجھی فدی کا بھی حاضرم مضبوط ہوگا۔

اب ہٹو راستے سے۔۔ "وہ غرایا۔۔"

آفرین ڈر گئی۔۔ لیکن پھر خود بھی اس کے پیچھے بھاگی۔

وہ گاڑی میں بلی کو بٹھا کر ہاسپٹل لے جا رہا تھا

میں بھی ساتھ چلتی ہوں۔۔ میں ایک اچھے جانوروں کے ڈاکٹر کو جانتی ہوں،۔ "جلدی"
 سے کہہ کر وہ آگے بڑھی۔۔

اگر بلی کو کچھ ہوا تو یاد رکھنا میں تم کو نہیں چھوڑوں گا "شہرام نے اس کے بازو کو سختی"
 سے تھام کر، اسے روکا اور غصہ میں چبا چبا کر الفاظ کہے، پھر اسے سختی سے دور دھکیلا

URDU NOVEL BANK

وہ اپنا توازن قائم نہ رکھ سکی اور نیچے گر گئی۔

یہاں سے چلی جاو، میں تم کو اور برداشت نہیں کر سکتا "وہ اس پر غرایا "جب میں" واپس آوں تو تمہیں نہ دیکھوں -- سمجھی -- "انگلی اٹھا کر وارن کیا گیا -- پھر گاڑی میں بیٹھ کر جھٹکے سے دروازہ اس کے سامنے بند کیا۔ اور زن سے گاڑی بھگالی -- اتنے زور سے کہ آفرین کا ننھا سادل کانپ اٹھا۔

بیچھے اندھیرے میں وہ تنہا نیچے پڑی رہ گئی۔ آنسو بے اختیار آنکھوں سے نکل کر اس کے گال بھگونے لگے -- شدید دکھ سے وہ آہستگی سے لرھڑھاتی ہوئی کانپتے ہاتھوں کے سہارے اٹھی۔

ہر ایک نے آج اس سے ناروا سلوک کیا تھا۔ صرف ایک بلی تھی جو اس کے ساتھ اچھی تھی۔

اتنی تکلیف اس نے تب بھی محسوس نہیں کی جب یزدانی ہاوس سے نکلی تھی۔ تاہم اب اسے یہاں اور نہیں ٹھہرنا تھا۔ کہ اس گھر کا مالک اسے نکل جانے کا حکم سنا کر جاچکا تھا۔

اس کے ہونٹ تکلیف سے مسکرائے۔ وہ اچھی طرح جانتی تھی، شہرام کو اس میں کوئی دلچسپی نہیں ہے، پھر بھی آفرین نے اپنا مقصد حاصل کرنے کے لئے اسے مائل کرنے پر ضد باندھ لی تھی، اس کوشش میں اس نے اپنے وقار کا خیال بھی نہیں کیا تھا۔ کیا وہ اس کے قابل تھا؟

اس کوشش میں اس نے فدی کو بھی تکلیف دے ڈالی تھی۔۔۔ وہ لڑکھڑاتے قدموں سے فلیٹ میں واپس آئی شاید اب اسے یہاں سے جانا تھا۔۔۔

رات کے دو بج رہے تھے، وہ رمشہ کے پاس جا کر اسے پریشان کرنا نہیں چاہتی تھی اسی لئے قریبی فائیو اسٹار ہوٹل میں آگئی۔

URDU NOVEL BANK

لیکن حیرت کی بات جب ، رسیپشن پر اس نے اپنا کارڈ دے کر ادائیگی کرنی چاہی تو رسیپشن نے اسے یہ کہہ کر کارڈ واپس کیا "سوری ، میم ، آپ کا کارڈ استعمال کے قابل "نہیں رہا۔"

یہ سن کر وہ حیران رہ گئی۔۔ پھر دوسرا کارڈ نکالا۔
 لیکن۔۔ افسوس کے ساتھ اس کا دوسرا کارڈ بھی پے منٹ کے قابل نہیں رہا۔۔ تو وہ "سخت پریشان ہوئی" تو کیا ڈیڈ نے اس کے کارڈ سسپینڈ کر دئے ہیں؟
 حالانکہ اس نے کتنے ہی سالوں میں اپنی محنت سے مختلف پروجیکٹ کامیاب کروا کر کچھ ملین ڈالرز کما کر دیئے تھے۔۔ اپنے پاس رکھنے کے بجائے اس نے سب صالحہ کے ہاتھ میں دیئے تھے۔

لیکن اب اس کے کارڈز کو سسپینڈ کر دیا گیا تھا۔۔ یہ وہ کارڈز تھے جو جعفر یزدانی نے دیئے تھے۔

اب اس کے پاس صرف روزانہ کے خرچ کے صرف دس ہزار بچے تھے۔

URDU NOVEL BANK

اگر آپ ہمارے ہوٹل کی رہائش افورڈ نہیں کر سکتی تو اس ہوٹل کے قریب ہی ایک "سستا گیسٹ ہاوس ہے وہاں چلی جائیں جس کا ایک روز کا رینٹ تین ہزار ہے۔" "ر سپیشن نے اسے عجیب نظروں سے دیکھ کر ناگواری سے مشورہ دیا۔

www.urdu-novel-bank.com
visit for more novels:

وہ بالکل بھی یہ توقع نہیں کر سکتی تھی کہ زندگی میں کبھی ایسا موڑ بھی آسکتا ہے جب وہ آسمان سے گر کر زمین پر آجائے گی۔

وہ جاب سے تو فارغ ہو چکی تھی اب بے گھر بھی ہو چکی تھی، ایک ہی دن میں اس نے لوگوں کے مختلف روپ دیکھ لئے تھے۔ اب وہ کس طرح سروائیو کرے گی؟

اب کھڑی کیا سوچ رہی ہو؟ میرے خیال سے تم کو چلے جانا چاہیئے "ر سپیشن نے" مروت ایک طرف رکھ کر، بدتمیزی سے سرد انداز میں اسے نکل جانے کو کہا۔

اپنے وقار کو بمشکل نگلتی وہ بیگ گھسیٹتی ہوٹل سے باہر نکل آئی۔
اب اسے اپنے سے کمتر لوگوں کے ناگوار رویے بھی سہنے تھے۔۔

کئی ہوٹلیں رات کے اس ٹائم کمرہ دینے پر راضی نہیں تھیں، اسے اپنے بجٹ کے مطابق چلنا تھا، آخر ایک کم قیمت کے گیسٹ روم میں اسے ایک ہزار ڈالر کے بیچ میں کمرہ مل گیا۔۔

www.urdu-novel-bank.com
visit for more novels:
، سستے سے ہوٹل میں داخل ہوتے ہوئے۔۔۔ کسی نے اس کے علم میں لائے بغیر تصویر کھینچ لی اور نیٹ پر بھیج دی۔۔۔

شہرام جب ووٹرنری ہاسپٹل پہنچا، سرجن نے پرسنلی اسے سلام کیا۔

وہ خود باہر، لب بھیج کر انتظار میں بیٹھ گیا۔ اسے سخت پچھتاوا تھا، کہ اس نے ایسی عورت سے شادی کیوں کی؟ جسے وہ نہیں جانتا تھا۔

URDU NOVEL BANK

پندرہ منٹ بعد ڈاکٹر باہر آیا اور مسکرا کر اسے بتایا "مبارک ہو، آپ کی بلی دو ہفتے کی
"پریگنٹ ہے"

یہ سن کر جیسے اس کے الفاظ کہیں کھو گئے۔۔۔ خبر اس کی توقع کے بلکل الٹ تھی۔
دو ہفتے کی؟ "وہ شکڈ سا بڑبڑایا۔۔۔"

کیا ایک حاملہ بلی انسان کی طرح الٹی کر سکتی ہے؟ "شہرام نے ہچکچاتے ہوئے تجسس"
سے پوچھا۔

یہ تو بلی کی کنڈیشن پر منحصر ہے "ڈاکٹر نے مسکرا کر وضاحت دی، "کچھ لوگ یہ دیکھ"
"کر سمجھتے ہیں کہ اسے ہاضمہ کا مسئلہ ہو گیا ہے۔"

اور ٹھیک یہی بات شہرام نے بھی سوچی تھی۔۔۔ اور اس کا الزام آفرین پر لگادیا تھا۔۔۔ اس
کے ذہن میں کچھ دیر پہلے کا سین فلم کی طرح گھوما کس بے دردی کے ساتھ، اس نے

URDU NOVEL BANK

آفرین کی تذلیل کی تھی۔ اور اسے زمین پر دھکادیا اور یہی نہیں بلکہ اسے وارن کر آیا تھا کہ اس کے آنے سے پہلے یہ جگہ چھوڑ دے۔
 "اففففف۔۔۔"

اس نے بے اختیار پریشانی سے پیشانی کو دو انگلیوں سے سہلایا۔
 وہ لڑکی اس کی بلی کا خیال رکھ رہی تھی اور اس نے کیا کیا؟ غلط فہمی میں پڑ کر اسے باہر نکال دیا۔۔۔

☆☆☆☆☆☆

واپس فلیٹ پر پہنچ کر اس نے لائٹس آن کی۔ لائٹس آن کرتے ہی اسے عجیب سا خالی پن کا احساس ہوا۔

گیسٹ روم کا دروازہ مکمل کھلا ہوا تھا۔ لیکن وہاں کوئی بھی مووینٹ معلوم نہیں ہو رہی تھی، سوائے سنائے کے۔۔۔ وہ گیسٹ روم کے طرف بڑھاتا کہ وجہ جان سکے۔۔۔ لیکن جانچنے کے بعد اسے کہیں بھی زنانہ لباس تک نظر نہیں آیا۔ جس کا صاف مطلب یہی تھا کہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ جاچکی ہے۔۔۔

اس کے ابرو پر سوچ انداز میں اٹھے تھے، اور۔۔۔۔۔ پھر باہم مل گئے تھے۔
 بلی اس کے بازوؤں میں سست انداز میں مسلسل میاؤں۔۔۔۔۔ میاؤں کر رہی تھی، اور
 اس کی نظریں چاروں طرف آفرین کو ڈھونڈ رہی تھیں۔
 وہ سخت پریشان ہوا تھا۔۔۔۔۔ لیکن پھر خود کو سمجھا لیا کہ ایک طرح سے یہ اچھا ہی ہوا۔ ان
 دونوں کو ایک دوسرے کی زندگی میں مداخلت نہیں کرنی چاہیئے تھی۔
 بات اگر ایلی کی کرو تو وہ اس کے لئے کوئی نینی رکھ سکتا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دس بجے صبح کو آفرین نیند سے اٹھ بیٹھی، ساری رات ایک میلے سے صوفے پر سوکر
 گزاری تھی۔۔۔ ناگوار سمیل کے باوجود بھی، بالآخر اس پر نیند مہربان ہو گئی تھی۔۔۔ صبح کی
 روشنی میں یہ چھوٹا سا کمرہ کافی حد تک گندہ نظر آیا۔۔۔ بیڈ شیٹ میل سے بھری ہوئی
 تھی۔ ہر جگہ میل اور دھول تھی۔ اسی لئے وہ صوفہ پر سو گئی تھی۔
 رمشہ نے کال کی جب وہ فریش ہو کر باتھ روم سے باہر آئی۔

رمشہ تو اس کے کال اٹھاتے ہی شروع ہو گئی نا سلام نہ دعا۔

VISIT FOR MORE NOVELS:

تم کو کس نے بتایا؟ "وہ حیران ہوئی"

کم آن، ہر ایک آج صبح گروپ چیٹ میں اس موضوع پر بات کر رہا۔ "اس کی آواز میں" پریشانی کا عنصر صاف جھلک رہا تھا۔ "کسی نے رات تمہاری تصویر کھینچ کر پوسٹ کر دی ہے، ہر ایک اب تم پر طنز کر رہا۔۔۔۔۔ ہنس رہا ہے۔"

اوص۔۔۔۔۔ "وہ ہونٹوں میں بربرطائی۔"

تم کو غصہ نہیں آیا؟ "رمشہ نے حیران ہو کر پوچھا۔ "کیا ہوا تھا جو تم کو فائیو اسٹار ہوٹل " کے بجائے انتہائی چھپ ہوٹل میں رات گزارنی پڑی؟

وقت بدلنے کے ساتھ چیزیں بھی بدل چکی ہیں، میرے ڈیڈ نے میرے سارے کارڈز "سسپینڈ کر دیئے ہیں، میرے پاس اب زیادہ پیسے نہیں بچے، رات کو شہرام نے بھی بنا وجہ کے گھر سے نکال دیا "آفرین نے اسے آدھا سچ بتایا۔

www.urdu-novel-bank.com
visit for more novels:

تو تم میرے پاس کیوں نہیں آئی؟ "رمشہ کافی ناراضگی سے بولی۔"

کیونکہ رات کافی ہو گئی تھی، اور میں تم کو پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔ "اس نے سکون سے وجہ بتائی۔

آفرین تم واقعی بھت بیوقوف ہو۔۔ مجھے اڈریس بتاؤ فوراً۔ "رمشہ نے غصے اور پریشانی سے کہا۔

URDU NOVEL BANK

چالیس منٹ بعد رمشہ آفرین کے پاس تھی۔ کمرے کی بری حالت دیکھ کر اسے اپنی دوست کے حالات پر پر سخت تکلیف ہوئی۔

یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا۔ جو کسی شریف عورت کی رہائش کے بلکل بھی قابل نہیں تھا کیونکہ یہ طوائفوں کے استعمال میں تھا۔ ان کی کافی ساری چیزیں کمرے میں پڑی ہوئی تھیں۔

جلدی کرو۔۔ اور میرے ساتھ چل کر رہو۔۔ "رمشہ نے بگڑے موڈ کے ساتھ جلدی جلدی" اس کا سامان سمیٹا۔۔

"نہیں۔۔ اگر میں تمہارے پاس رہی تو ایزد پھر آجائے گا۔"

اس کی بات رمشہ بھی سمجھ گئی، واقعی ایزد رات بھی اس کے پاس آفرین کے لئے آیا تھا۔

"اور یہ آخری شخص ہے جسے میں دیکھنا نہیں چاہتی۔"

URDU NOVEL BANK

میں بھی۔۔۔۔۔" رمشہ نے اس کی بات پر ایگری کیا۔ "لیکن تم اب ایک شادی شدہ" عورت ہو، آخر ایسی کیا بات ہوئی جو شہرام بھائی نے آدھی رات کو تمہیں گھر سے نکال دیا،"

www.urdu-novel-bank.com
visit for more novels:
آفرین کے ہونٹوں پر ایک تلخ مسکراہٹ آئی۔ پھر اسے تفصیل سے سب بتایا کہ کیا ہوا تھا؟

رمشہ کو اپنی دوست کے لئے دل کی گہرائی سے دکھ ہوا۔
یہ آدمی ذہنی بیمار ہے لگتا ہے۔۔۔۔۔ تم اس کی قانونی نصف بہتر ہو، کیا تم اس کے لئے ایک بلی سے بھی کم اہمیت رکھتی ہو؟ "رمشہ کو یہ سن کر کافی غصہ آیا۔ حد ہے۔

یہ بحر حال کوئی حیران کن بات نہیں ہے۔۔۔۔۔ کیا ہے؟؟؟ "آفرین نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔۔ جس کی نظروں کا مفہوم رمشہ بھی اچھے سے سمجھ گئی تھی۔۔۔ کہ واقعی دونوں کے بیچ کوئی جذبہ بحر حال نہیں تھا۔

"رمشہ ہچکچائی تھی" اُمم۔۔۔۔ ٹھیک۔۔ اس سے شادی کرنا تمہارا اپنا فیصلہ تھا۔

آفرین خاموش رہی، اسے اپنی پسند پر افسوس تھا۔
www.urdu-novel-bank.com
visit for more novels:

اس کے افسردہ تاثرات دیکھ کر، رمشہ نے ایک گرمی سانس بھری۔
چلو، پہلے کسی اچھے سے ہوٹل میں پیٹ پوجا کر لیں، پھر کہیں تمہارے لئے اچھی سی
رہنے کی جگہ دیکھتے ہیں۔"

ریڈ گریپس ریسٹورانٹ حال ہی میں شہر میں کھلا تھا، جس کے بیچ میں ایک وسیع و عریض
صحن تھا۔

ریسٹورانٹ کے باہر لگژریز کاریں پارک تھیں۔ یہ ایسی جگہ تھی، جو صرف امیر طبقہ کے
لوگ ہی افورڈ کر سکتے ہیں۔

URDU NOVEL BANK

دونوں نے اپنی کار ایک جگہ پارک کی، اور اندر بڑھنے لگیں۔

اندر داخل ہوتے ہی ان کی نظر جانے پہچانے سے چہروں پر پڑی۔ آبلش، ثمر اور جنت جو کہ ان کے پڑوس میں رہنے والی امیر گھر کی لڑکی تھی، یہ دونوں ان کے ساتھ ہی پڑھی تھیں۔

ثمر۔۔۔! رمشہ نے اسے زور سے پکارا۔

ثمر جو کہ سن گلاسز لگائے ہوئے تھی، انہیں دیکھ کر عجیب طرح سے ہونٹ سیکور کر مسکرائی۔

رمشہ اسے دیکھ کر حیران ہوئی اور برا بھی لگا۔ "ثمر تم نے ابھی کہا تم فوٹو شوٹ میں مصروف ہو، لیکن اب تم یہاں ان دونوں کے ساتھ نظر آرہی ہو، کیا تم نہیں جانتی یہ دونوں کیسی ہیں؟ جنت تو آفرین کی دشمن ہے اور یہ آبلش دوغلی دوچہرے والی عورت ہے، جس نے آفرین کا منگیتہ تک چھین لیا۔"

URDU NOVEL BANK

ایکچوٹی، رمشہ نے اسے کچھ دیر پہلے فون پر کہا تھا کہ آفرین اور میں ہوٹل پر کھانا کھانے جارہے تم بھی آؤ۔۔۔۔۔ لیکن ثمر نے بہانا کیا کہ اس کی فوٹو شوٹ ہے اور وہ نہیں آسکتی۔ ثمر ایک نئی گلوکارہ کے طور پر مشہور ہو رہی تھی، اور یہ آفرین کا ہی بخشا ہوا مان تھا، آفرین نے یونی کے دور میں اس کے لئے گانے کمپوز کیئے تھے، جن کو گاکر، وہ راتوں رات مشہور ہو گئی تھی، لیکن اب وہ احسان فراموش بن چکی تھی۔

اس کی بات پر جنت نے بڑھ کر رمشہ کو ہاتھ سے دھکا دیا۔

اے۔۔۔۔۔ یہ تم کس کو دو چہرے والی عورت کہہ رہی ہو؟، منہ سنبھال کر بات کرو"

رمشہ "جنت نے ناک چڑھائی۔

آفرین نے جلدی سے بڑھ کر رمشہ کو گرنے سے بچالیا۔ وہ یہاں نہ آتی اگر وہ جانتی کہ ایسا کچھ ہوگا، لیکن اگر وہ نہ آتی تو اسے کیسے پتا چلتا کہ جسے دوست سمجھا ہے وہ دوست نہیں رہا، ثمر نے اسے بری طرح مایوس کیا تھا۔۔۔ کیا نہیں کیا تھا اس نے اس کے لئے؟ گانے لکھ کر خود کمپوز کر کے اسے دیتی رہی۔ اور نام ثمر کا مشہور ہوا۔ اگر یہ کہا جائے کہ اس کے مشہور ہونے میں بڑا ہاتھ آفرین کا ہے تو بے جا نہ ہوگا۔

URDU NOVEL BANK

"آفرین نے حیران نظروں سے ثمر کو دیکھا "ثمر، تم تو ہماری دوست تھی اس کی بات پر جنت نے ثمر کے بازو کو حصار میں لیا، نخوت اور تفخر سے بولی "کیسی دوست؟ تم اس کی دوستی کی قابل نہیں رہی، تم یزدانی ریسیدنسی سے نکال دی گئی ہو اور کمپنی سے بھی، اب تم جیسی لڑکی جو انتہائی گھٹیا ہوٹلوں میں رات گزارنے پر مجبور ہے "وہ کس طرح ثمر جیسی مشہور گلوکارہ کی دوستی کے قابل ہو سکتی؟ تو یہ جنت تھی جس نے رات کو آفرین کی تصویر کھنچوا کر گروپ میں پوسٹ کی تھی، رمشہ نے تیزی سے ذہن چلایا۔

آفرین نے اسے گھور کر۔۔۔ نظر ثمر کے طرف کی۔ "یہ الفاظ میں خود تمہاری زبان سے سننا چاہتی ہوں"۔ اس نے بازو سینے پر باندھ کر اس بے وفا دوست کو دیکھا۔ جو اس کے دشمنوں کے ساتھ فخر سے گردن اکڑائی بیٹھی تھی۔۔

URDU NOVEL BANK

ثمر نے گلاسز اتار کر اسے اوپر سے نیچے تک طنز دیکھا "یہ تو اچھا ہوا کہ تم آج مجھ سے ٹکرا گئی۔۔۔ میں واقعی بھی تم سے جان چھڑانے کے بہانے بنا کر تھک چکی ہوں۔۔۔"

"ایمانداری کی بات کہ تم یہ نہیں جانتی کہ کہاں کھڑی ہو؟

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

آفرین کو لگا وہ فیلوئر ہے، ایزد اور ثمر اسکول سے یونی تک اس سے تب تک اچھے تھے۔ جب تک وہ یزدانی فیملی سے منسلک تھی، وہاں سے دھتکار دی گئی تو ہر ایک نے اپنے منہ موڑ لئے اور انگلی اٹھانا شروع کر دی۔

ثمر۔۔۔۔ یہ کیا بول رہی ہو؟ رمشہ اس قدر حقارت سے بات کرنے پر چیخ پڑی "کیا تم" بھول گئی کس طرح جنت تم کو تنگ کرتی تھی، اور یہ آفرین ہی تھی جو تمہیں بچاتی تھی، اور کس طرح آفرین نے تم کو گانے لکھ کر کمپوز کر کے دیئے تھے۔۔۔۔۔

اسٹاپ۔۔۔ مجھے ماضی کی بات لے کر بلیک میل کرنا بند کرو رمشہ۔۔ اور تمہارے لئے "نیک مشورہ ہے ان جیسے لوگوں کی دوستی سے پرہیز کرو یہ کسی بھی وقت تمہیں نیچا دکھا سکتے"۔ ثمر نے بے رحمی سے کہا۔

URDU NOVEL BANK

، شٹ اپ۔۔، دوست کا فرض بنتا ہے کہ ایک دوسرے کی بنا کسی غرض کے مدد کریں۔
یہ بات تم جیسی کے سمجھ میں نہیں آسکتی "رمشہ نے تیش میں اس کی طبیعت اچھی
خاصی صاف کی۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

بھول جاو۔۔۔ ہم یہاں بحث کرنے نہیں آئے "آفرین نے رمشہ کا بازو پکڑ کر کھینچا۔"
اس کے چہرے پر کسی قسم کا تاثر نہیں تھا۔ "ہم یہاں کھانا کھانے آئے تھے۔"

آفرین کے ساتھ جانے سے پہلے رمشہ نے تینوں عورتوں کو قتل کر دینے والی نگاہ سے
گھورا۔

آئی۔۔ کیا اس عورت کا دماغ چل گیا ہے؟ تم نے اس کے لئے کیا کچھ نہیں کیا۔۔"
تمہاری مدد کے بغیر یہ اس جگہ پر نہیں پہنچ سکتی تھی جہاں وہ آج کھڑی ہے۔ وہ بھول
گئی کس طرح جنت اسے دھمکاتی تھی، مجھے افسوس ہے، آج سے پہلے اس کے اصل
رنگ کیوں نہ دیکھ سکی؟ "رمشہ نے غصہ و تاسف ملے تاثرات سے کہا۔

آفرین نے کوئی جواب نہیں دیا وہ خاموشی سے نیچے دیکھتی رہی۔ اس کے خوبصورت چہرے پر بے چینی صاف دکھتی تھی۔

www.urdu-novel-bank.com
Visit for more novels

"آفی۔۔۔، کیا تم غصہ نہیں ہوئی؟ کیا تم ان پر تنقید نہیں کرنا چاہتی؟"

آفرین نے تکلیف سے اسے دیکھا، اور لب بھینچ کر ہلکا سا بے بسی سے مسکرائی۔
آف کورس، میں غصہ ہوں، لیکن کیا کر سکتی ہوں؟ جو کچھ انہوں نے کہا سچ تھا، دیکھو"
مجھے۔۔۔۔ کیا رہا میرے پاس؟" اس نے اپنے طرف اشارہ کیا۔ "میرے اپنے والدین نے
مجھے صرف اسی لئے نکال دیا کہ مجھے آبلش کا رشتہ ایزد سے منظور نہیں تھا۔۔۔ وہ ایزد جس
کے ساتھ میں پل بڑھ کر جوان ہوئی، وہ بھی مجھے چھوڑ گیا۔ اب میں جاب لیس، اور
ہوم لیس رہ گئی ہوں۔۔۔ صرف ایک ثمر ہی تو نہیں مجھ سے اس طرح کا برتاو کرنے
والی۔۔۔" اس نے تاسف سے کہا۔۔۔ مطلب۔۔۔ ان کے ساتھ ساتھ شہرام نے بھی اس

URDU NOVEL BANK

کے ساتھ وہی سلوک کیا۔۔ کیونکہ وہ بے سہارا ہو چکی تھی۔۔ اس کے ساتھ ہی کانفیڈنس بھی، ختم ہو چکا تھا۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

رمشہ نے اپنی دوست کو دکھ سے دیکھا اور اس کے لئے اپنے دل میں سخت افسوس کے ساتھ غصہ بھی محسوس کیا۔

بس کرو۔۔ تم دیکھنا تم اب بھی اپنی محنت سے اپنا مستقبل بنا سکتی ہو۔ "رمشہ نے" اپنی دوست کو تسلی دی۔

اس وقت ایک بھرا ان کے پاس آکر بولا "معاف کیجئے گا۔۔۔ میم، کیا آپ کی بکنگ ہے؟"

جی ہاں، میں نے مینیجر سے فون پر بکنگ کروالی تھی، رمشہ رسیپشن کے طرف بڑھی تاکہ مینیجر سے بات کر سکے۔

مینجر، ان کے طرف بڑھا "رمشہ میم، میں نے آپ کے لئے پرائیویٹ روم بک کیا ہے
"میرے ساتھ آئیے"

www.urdu-novel-bank.com
Visit for more novels:
اس وقت جنت نے زور سے پکارا "مینجر، میں اپنی دوستوں کو لائی ہوں، کیا کوئی
"پرائیویٹ روم مل سکتا ہے؟"

مینجر کی آنکھیں ثمر جیسی گلوکارہ کو دیکھ کر جیسے خوشی و حیرت سے چمکنے لگیں۔ کیا یہ
مشہور گلوکارہ آج ان کے ریسٹورانٹ میں آئی ہے؟

جنت نے چاپلوسی سے مسکراتے کہا "میں نے ثمر سے بھت تعریف کی کہ یہاں کا کھانا"
"بھت مزیدار ہوتا ہے۔ اس کا آج کا شیڈول فری تھا تو ہم یہاں آگئے"

مینجر کی آنکھیں خوشی سے پھیل گئیں:

URDU NOVEL BANK

"مس ثمر کی آواز بھت پیاری ہے میں تو اس کا زبردست فین ہوں۔"

کیا آپ نے ابھی نہیں کہا کہ پرائیویٹ روم ان کے لئے ہے؟ جنت نے رمشہ اور "آفرین کے طرف آنکھ کے کونے سے اشارہ کر کے، ادا سے کہا۔

www.urdu-novel-bank.com
Visit for more novels:

رمشہ فوری طور پر غصے سے بھر گئی۔ "ہم نے پہلے سے کمرہ محفوظ کروایا تھا۔ اگر تم "یہاں کھانا چاہتی ہو، تو اپنے لیے بکنگ کرواؤ۔"

مینجر کو سمجھ میں نہیں آیا کہ وہ کیا کرے؟ دونوں پارٹیز ہی شہر کی جانے مانے خاندان سے تھیں۔

"جنت کے ہونٹ شیطانی مسکراہٹ میں ڈھلے۔ اس نے آبلش کے طرف اشارہ کر کے کہا "مینجر، میں یہ نہیں کہتی کہ ثمر کیا ہے؟ لیکن یہ -- اس نے آبلش کے طرف اشارہ کیا یہ آبلش یزدانی ہے۔۔۔۔۔۔ یزدانی بلڈنگ ڈیزائن گروپ کے مالک کی بیٹی ہے۔ جو

URDU NOVEL BANK

مستقبل میں اس کمپنی کی وارث بنے گی، جہاں تک کہ رمشہ کی اس دوست کی بات ہے
"تو وہ کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔"

کوئی حیثیت نہیں رکھتی؟ ان دونوں میں واقعی مطابقت نہیں، آبلش جیسی، بے شرم
چورنی جو دوسروں کی چیزیں ہتھیالے،۔۔ واقعی بھت اوپر کی چیز ہے "رمشہ نے فوراً
حساب بے باک کیا تھا۔

ایک رنگ آکر آبلش کے چہرے سے گزر گیا۔۔۔ جنت نے اسے اگنور کر کے، مینیجر کے
"طرف منہ کر کے کہا "کیا ہم کو روم مل سکتا ہے؟

جی بالکل۔ "مینیجر نے لمحوں میں فیصلہ کر لیا کہ روم کسے دینا ہے۔"

اور رمشہ کے طرف منہ کر کے سوری کی "میم رمشہ۔۔ مجھے ابھی ابھی یاد آیا ہے کہ آپ
"سے پہلے میں نے ان کے لئے روم بک کیا تھا۔۔ اسی لئے آپ دوبارہ آئے گا۔"

آفرین نے آنکھیں چھوٹی کر کے اسے گھورا "مینجر کیا تم نے ہمیں بیوقوف سمجھ رکھا" ہے؟

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

رمشہ نے اپنی آستین چڑھاتے کہا "تم سمجھتے ہو تم ہمیں دھمکیاں دے کر نکالو گے، ارے۔۔۔ ایک فون اپنے بھائی فارس کو کروں گی۔۔ اور تمہارے ریسٹورانٹ کا دروازہ۔۔۔ ایک سیکنڈ میں، ہمیشہ کے لئے بند ہو جائے گا۔" رمشہ نے چٹکی بجا کر سیکنڈ کی تشریح کی۔

مینجر، پریشان نہ ہوں، ہم تمہاری مکمل زمیواری لیتے ہیں "آلش نے مینجر کو تسلی دی۔

میم رمشہ۔۔۔۔ میں صرف ایک ملازم ہوں، آپ دونوں صرف مجھے دھمکا سکتی ہیں، پلیز۔۔ ہمارے دوسرے کسٹمرز کو پریشان مت کریں اور چلی جائیں۔" اس نے ہاتھ جوڑے۔

اگر میں یہاں کھانا نہیں کھا سکتی تو کسی اور کو بھی کھانے نہیں دوں گی۔ "رمشہ نے " سامنے ٹیبل پر پڑا گلدان اٹھا لیا۔۔۔ اور زور سے زمین پر دے مارا، گلدان کے ٹکڑے دور تک پھیل گئے، کافی کسٹمڈ کر اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔

www.urdu-novel-bank.com
visit for more novels:

شدید جذبات سے مینیجر کا چہرہ سرخ ہوا اس نے قریب کھڑے سرورز کو آرڈر دیا "ان دونوں کو فوری طور پر باہر نکال دو۔۔"

اس سے پہلے کہ آفرین کوئی رد عمل ظاہر کرتی، دونوں ہی کافی سارے مضبوط ملازم مردوں کے ہاتھوں پوری طاقت سے داخلی دروازے کے طرف دھکیل دی گئیں۔

آفرین کو ایسا لگا جیسے وہ ایک گندگی کی بوری ہو، جسے باہر پھینکا جا رہا ہو۔

"!انہیں چھوڑو ورنہ"

Visit For More Novels: www.urdu-novelbank.com

URDU NOVEL BANK

اسے واقعی حیرانی ہوئی تھی۔۔۔ وہ واقعی یہ توقع نہیں کر رہی تھی کہ اتنی جلدی اس سے ٹکرا جائے گی، اور ایسے پریشان کن حالات میں اس سے سامنا ہوگا۔
اوھ نو۔۔۔۔۔ یہ تو مجھے پہلے ہی سے سخت ناپسند کرتا ہے۔ اب پتا نہیں کیسا سلوک (کرے گا؟) آفرین دل ہی دل میں سخت پریشان ہوئی اتنی کہ منفی سوچوں نے حملہ کر دیا۔

شہرام کے پیچھے اس کا دوست شیث ابراہیم کھڑا تھا، جس نے بھی فوری طور پر آفرین کو پہچان لیا۔

اس نے پہلے بھی کئی بار مختلف ضیافتوں میں اسے دیکھا تھا۔۔۔ بلاشبہ وہ شہر کی خوبصورت لڑکیوں میں شمار ہوتی تھی۔۔۔ تاہم، اب یہاں اس طرح کے حالات میں دیکھنا شیث ابراہیم کو عجیب لگا۔

"ایک شوخ سی مسکراہٹ اس کے چہرے پر روشن ہوئی "شامی، کیا یہ تمہاری۔۔۔۔۔"

URDU NOVEL BANK

شہرام نے اسے وارننگ بھری گھوری دے کر چپ کروادیا۔۔۔ شیت کے جملے ہونٹوں میں اٹک گئے۔ آدھے اندر۔۔۔ تو آدھے باہر۔۔۔

رمشہ نے خود کو ملازم کی گرفت سے نکال لیا تھا، اور اب بھاگتی آفرین کے پاس آئی اس "کا ہاتھ تھام کر پریشانی سے بولی "آئی۔۔۔ تم ٹھیک ہو۔۔۔؟"

www.urdu-novel-bank.com
Visit for more novels:

اُمم۔۔۔ میں ٹھیک ہوں۔۔۔ "آفرین نے ایک چور نظر شہرام پر ڈال کر ہلکی آواز میں کہا۔"

رمشہ بھی اسے پہچان گئی، وہ جانتی تھی شہرام کافی دلکش ہے، لیکن دن کی روشنی میں اسے قریب سے دیکھ کر، اس کی شخصیت کی سحر انگیزی سے رمشہ کی جیسے چلن نکلتے رہ گئی۔

ان سے الگ تھلگ وہ تینوں لڑکیاں بھی کھڑی حیرت سے شہرام کی وجہ پر سنائی کو دیکھ رہی تھیں۔۔۔

کون تھا یہ؟ "تینوں نے ایک دوسرے کو تعجب سے دیکھ کر حیرانگی سے کہا۔"

URDU NOVEL BANK

شہرام کی ابرو سخت ناگواری میں باہم مل گئیں۔۔۔ بچ میں سلوٹیں سی ابھر آئی تھیں۔
تمہارے ریسٹورانٹ میں خواتین سے اس طرح کا سلوک کیا جاتا ہے؟ "اس نے مینیجر"
پر سخت نظر ڈالی۔

مینیجر سخت پریشان ہوا، وہ نہیں جانتا یہ آدمی کون ہے؟ لیکن وہ شیث ابراہیم جیسے با اثر
مشہور شخص کو اچھے سے جانتا تھا۔ اور یہ بھی جانتا تھا کہ شیث جیسی شخصیت کے
ساتھ کوئی گڑبڑ نہیں کرنی،
وہ ابھی جواب دینا ہی چاہتا تھا کہ جنت مسکراتی ہوئی آگے بڑھی۔

شیث صاحب، یہ جینٹلمین یقیناً آپ کا دوست ہے۔ ویل۔۔۔۔۔ میں نے اپنی"
دوستوں کے ساتھ کمرہ بک کروایا تھا، جب ہم یہاں پہنچے تو رمشہ صاحبہ نے آگے سے
"سین شروع کر دیا کہ روم اس نے بک کروایا ہے۔

جنت۔۔۔۔۔ شیم آن یو۔۔۔۔۔، روم ہم نے بک کروایا تھا، تم لوگ بعد میں آئے۔ "رمشہ"
اس کے صاف جھوٹ پر جلتی ہوئی لکڑی کی طرح چٹک گئی۔

مینجر شیٹ کو دیکھ کر چاپلوسی سے آگے آیا۔۔ "شیٹ صاحب، ان کی مت سنئیے، میں نے اپنے ریسٹورانٹ کے قواعد کے مطابق ہی کیا ہے۔ ان دونوں خواتین نے ہی سین "بنانا شروع کیا تھا، اسی لئے میرے پاس اور کوئی چارہ نہ رہا۔"

www.urdu-novel-bank.com
visit for more novels:

آفرین میری بہن۔۔۔ میں جانتی ہوں تم مجھے پسند نہیں کرتی۔۔۔ لیکن یار۔۔۔ مینجر" کے لئے مشکلات نہ بڑھاؤ، یہ تو صرف اپنی ڈیوٹی کر رہا تھا۔ "آلبش نے ڈرامہ کیا۔۔"

آفرین کے چہرے پر مسکراہٹ طنزیہ پھیلی "کیا تم کبھی اپنی منافقت سے بیزار نہیں ہوتی؟"

خواتین کے متضاد دلائل سن کر شیٹ کو سمجھ میں نہیں آیا کہ کیا کہے۔۔ اس نے شہرام "کو دیکھا" تم کیا کہتے ہو؟

URDU NOVEL BANK

آفرین یہ سن کر خاموش ہو گئی آنکھوں کی جوت جیسے بجھ گئی تھی۔
شہرام یقیناً اس سے نفرت کرتا تھا، اسی لئے کوئی توقع نہیں تھی کہ وہ اس کی سائیڈ لے گا۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

شہرام کی نظریں آتش پر سے ہوتی ہوئی جنت اور پھر ثمر پر سے گھوم کر واپس آتش پر ٹھہر گئیں۔۔۔ یہ عورت جتنی باہر سے نظر آرہی تھی حقیقت میں نہیں تھی لیکن اس کے تبصرے سے یہ ظاہر تھا کہ وہ آفرین کو، کمتر اور عاقبت نا اندیش سمجھ رہی ہے۔

یہ ہے وہ ریسٹورانٹ جس کی تم تعریف کر رہے تھے؟ "اس کی نظریں کسی بھی قسم کے "تاثیر سے پاک تھیں"۔ ریسٹورانٹ کا مینیجر صرف امیر طبقے کی مہمان نوازی کرتا ہے باقی لوگ اس کی نظر میں کوئی حیثیت نہیں رکھتے، ایسا شخص بالکل بھی قابل نہیں کہ اتنا بڑا "جیسا ریسٹورانٹ چلا سکے

URDU NOVEL BANK

امید کی ایک کرن آفرین کی آنکھوں میں چمکی تھی اس نے بے یقینی سے اس سرد مزاج شخص کو دیکھا.. کچھ دیر پہلے کی مایوسی اس کے ذہن سے مٹتی گئی

شیث صاحب، میں بے قصور ہوں، مس جنت اب آپ ہی مجھے اس مسئلے سے نکال سکتی ہیں "مینجر نے مغموم لہجے میں مدد طلب نظروں سے جنت کو دیکھا جو خود بھی تذبذب کا شکار تھی۔ اسے بالکل بھی یہ توقع نہیں تھی کہ یہ اجنبی آفرین کا ساتھ دے گا

شیث صاحب، آپ کا دوست اس شہر میں نیا ہے، وہ آفرین اور رمشہ کے اصل رنگ " سے ناواقف ہے

شیث نے اپنی آنکھیں چھوٹی کر کے جنت کو حیرانی سے دیکھا جیسے اس نے واقعی بھی کوئی اہم بات سنی ہو، پھر دھیرے سے طنزیہ مسکرایا

میں رمشہ صاحبہ کے بارے میں زیادہ نہیں جانتا، لیکن میں نے آفرین یزدانی کی بہت " تعریف سنی ہے، یہی نہیں کہ وہ یزدانی کی چھوٹی بیٹی ہے۔ بلکہ یہ اپنی ظاہری خوبصورتی

URDU NOVEL BANK

کے بنا پر اس شہر کی خوبصورت امیر عورتوں میں شمار ہوتی ہے۔ یہ سولہ سال کی عمر میں ایلٹ یونیورسٹی آف امیریکا پڑھنے گئی تھیں۔ اور جیسے ہی باہر سے ڈیزائننگ میں ماسٹر ڈگری لے کر واپس آئی۔ یزدانی گروپ میں اپنی ذہانت سے ریکارڈ توڑ کامیابی حاصل کی ہے۔ وہ تم جیسی "سوشل برفلائیز" کی طرح نہیں ہے، جو آئے دن مختلف جگہوں پر ضیافت اڑاتی پھرتی ہیں۔ "شیٹ نے ان تینوں کی اچھی خاصی بے عزتی کردی یہی نہیں ان تینوں کو طنزیہ سوشل برفلائیز تک کہہ دیا

شیٹ صاحب، پارٹیاں اٹنڈ کرنا اور ضیافتیں اڑانے کا مقصد صرف مستقبل میں اپنا "سوشل سرکل بڑھانا ہے" "شرکی آواز لو دیتی ہوئی تھی.. جیسے وہ یہ کہہ رہی ہو، آپ جیسے لوگ کیا جانیں؟" دوسرے الفاظ میں اس نے آفرین پر پھبتی کسی تھی کہ وہ ایسے ایونٹس اٹنڈ نہیں کرتی مطلب وہ اس لائق نہیں ہے

شہرام نے اس کی بات پر آنکھیں چھوٹی کر کے اسے گھورا ایک طنز کی چمک سی تھی جو اس کی آنکھوں میں آکر معدوم ہوئی

تم کون ہوتی ہو مجھ سے اس لہجے میں بات کرنے والی؟ "شیٹ کا ثمر کی بات پر پارہ"
چڑھ گیا۔

اس کے غصے کو دیکھ کر ثمر کے چہرے کا تو مانو جیسے رنگ ہی اڑ گیا۔ وہ خوف سے زرد
ہوئی۔

آلش عجیب انداز میں بمشکل مسکرائی "شیٹ صاحب، آپ تو ہمارے لئے مشکلات بنا
رہے،"

یہ سب تم لوگوں سے ہی شروع ہوا تھا "شیٹ نے لب بھیج کر ہنکارا بھرا"

وہیں رمشہ اور آفرین بھی گنگ کھڑی تھیں۔ وہ یہ توقع نہیں کر رہی تھیں کہ ایک انجان
.. آدمی اتنا کچھ جانتا ہوگا اور ان کی طرف داری میں بولے گا

URDU NOVEL BANK

آخر کار جنت نے اپنی شرمندگی چھپا کر کہا "ایسا لگتا ہے، شیت صاحب آج کی رات ان .. دونوں کے فیور میں ہی صرف کریں گے ... ہم تینوں کو کہیں اور جا کر کھانا چاہیئے"

آبش یہاں اور ٹھہر کر اپنی بے عزتی نہیں کروانا چاہتی تھی .. جنت نے بھی سر ہلایا۔ اور
 ثمر کے ساتھ جانے کے لئے مڑی
 ".... وہیں رک جاو"

..... شہرام نے سفاک انداز میں حکم دیا

شہرام کے ہونٹ طنزیہ مسکراہٹ میں ڈھلے 'اور ابرو اٹھا کر کہا۔۔

تم لوگ یقیناً جاسکتی ہو، لیکن تم لوگ بالکل اسی انداز میں جاؤ گی، جس انداز میں "

"یہ (رمشہ اور آفرین) گھسیٹی گئی تھیں

آفرین اس کی بات سن کر جیسے دنگ ہوئی۔ اس کی آنکھیں شہرام پر ٹک گئیں۔ اس کی
 نظروں کا ارتکاز اس نے سیکنڈوں میں بھانپ لیا تھا
 وہ اس وقت متضاد کیفیت کا شکار ہو رہی تھی۔

URDU NOVEL BANK

وہ یہ توقع بھی نہیں کر سکتی تھی کہ وہ اس کے لئے اسٹینڈ لے سکتا ہے۔ آفرین کو وہ اور زیادہ متاثر کرنے لگا۔ اس کا یہ روپ اس کے لئے بالکل نیا اور الگ تھا۔ اس سرد مزاج شہرام سے بالکل الگ۔۔۔ جس کو اس نے رات دو بجے دیکھا تھا

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

۔۔ اس لمحے۔۔ آبلش اور اس کے ساتھ دونوں لڑکیاں زیادہ دیر تک غصہ نہ سنبھال سکیں۔ ان کا پارہ چڑھ گیا۔

جنت غرائی: "تم ہوتے کون ہو اس طرح کا حکم دینے والے؟ جانتے بھی ہو ہم کون ہیں؟"

شہرام بالکل ساکت رہا، صرف ایک سرد نظر شیث پر ڈالی۔

شیث اس کی نظروں کا مفہوم سمجھ کر ہولے سے مسکرایا اور ملازموں کو دیکھ کر کہا "کیا تم چاہتے ہو، میں ذاتی طور پر تمہارے مالک کو فون کروں؟ ان سب کو گھسیٹنے والے سب سے مضبوط شخص کو انعام دیا جائے گا۔"

ریسٹورانٹ میں موجود ہر ایک شیٹ کو اچھی طرح پہچانتا تھا، کیونکہ ریسٹورانٹ کا مالک شیٹ ابراہیم چچا تھا۔ یوں یہ ریسٹورانٹ بھی ان کا ہی تھا۔ تو ملازموں کی ہمت کیسے ہوتی کہ انکار کرتے؟

www.urdu-novel-bank.com
Visit for more novels:

ملازم یکدم حرکت میں آگئے۔ تینوں لڑکیوں کو گھسیٹتے ہوئے باہر نکالنے لگے۔ جس طرح پہلے رمشہ اور آفرین کو گھسیٹ رہے تھے۔۔ جس پر تینوں لڑکیاں ہی چیخنے کے ساتھ گالیاں اور دھمکیاں دینے لگی تھیں۔

تینوں جب آئی تھیں تو کافی ویل ڈریسڈ نظر آرہی تھیں۔

لیکن اب ان کا شاندار حلیہ سیکنڈوں کے اندر بکھر کر بگڑ چکا تھا، اسٹائل سے سنورے ہوئے بال بکھر کر الجھ چکے تھے، جوتے اتر کر یہاں وہاں گر چکے تھے، آبلش کا لمبا فراک سائیڈ میں رکھے گلاب کے پودے کے کانٹوں میں الجھ کر پھٹ چکا تھا۔،

URDU NOVEL BANK

آفرین اور رمشہ یہ ساری صورتحال منہ پر ہاتھ رکھے حیرت سے دیکھ رہی تھیں۔ دونوں کی آنکھیں حیرت سے پھٹ چکی تھیں۔ اور منہ بھی کھل چکا تھا۔

یہ ساری صورتحال دیکھ کر مینیجر ان کے آگے گھٹنوں کے بل جھکا معافی مانگ رہا تھا۔
 مجھے معاف کر دیں، میں اندھا ہو گیا تھا، مس یزدانی، اور رمشہ صاحبہ۔ میں نے بہت بڑی غلطی کی ہے۔۔۔ آپ دونوں مہربانی کریں اور مجھے معاف کر دیں، میری رپوٹیشن "مت ڈبوئیں۔۔۔۔۔ پلیز۔۔۔۔۔ مجھے معاف کر دیں۔ ورنہ میری یہ نوکری چلی جائے گی۔"

آفرین نے ایک چور نظر شرام پر ڈالی جو سب سے لاپرواہ بنا کھڑا تھا، پھر کہا۔ "یہ تو ہماری خوش قسمتی تھی کہ شیث صاحب ادھر آگئے، ورنہ ان کی جگہ پر ہم گھسیٹتے جا رہے ہوتے۔۔۔ اس صورت میں، ہم آپ کو معاف بالکل نہ کرتے اور تمہارے مالک سے شکایت ضرور کرتے"

URDU NOVEL BANK

شیث اس کی بات پر مسکرایا تھا۔ "آپ اس شخص کو بالکل معاف نہ کریں، میں اس کے پاس کو کال ملا کر اسے یہاں سے ہی غائب کروادیتا ہوں۔" اس کی بات پر۔۔۔ مینیجر تکلیف سے فرش پر بیٹھ کر آہ و بکا کرنے لگا۔

www.urdu-novelbank.com

Visit for more novels:

رمشا اس صورتحال کو دیکھ کر کافی خوش تھی۔۔۔ یوں ہی جب اس کی نظر آفرین پر پڑی تو یہ دیکھ کر دنگ ہوئی کہ آفرین حیران سی، بے خیالی میں شہرام کے بالکل قریب کھڑی ہے۔

شاید اسے پتا نہیں چلا تھا کہ وہ کس کے ساتھ کھڑی ہے۔ اس نے تھوڑی سی اپنی دوست کی مدد کرنی چاہی۔۔۔ اسی لئے شرارت سے آفرین کو زور سے کندھا مارا۔

اس اچانک لگنے والے دھکے سے آفرین اپنے پیروں پر کھڑی نہ رہ سکی۔۔۔ اور زبردست فورس کی وجہ سے شہرام کے بازوؤں میں گر گئی۔

URDU NOVEL BANK

وہ کبھی اس کے اتنے قریب نہیں آئی تھی۔ ایک مسحور کن مردانہ پرفیوم کی خوشبو اس کے نتھنوں سے ہو کر دماغ کو جیسے ہوش سے بے گانہ کرنے لگی۔

اس کا زہن سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کھونے لگا، اسے بالکل توقع نہیں تھی کہ اس مرد کی خوشبو اس قدر پیاری ہوگی۔ یہ اس کی سرد نظروں سے مختلف تھی۔

اس نے محسوس کیا کہ شہرام کی نظریں اسے گھور رہی ہیں، اس احساس کے آتے ہی وہ "جلدی سے اس کے بازوؤں سے نکلی" آئی ایم سوری یہ صرف ایک حادثہ تھا

وضاحت دینا بند کرو۔۔ یہ پہلی بار نہیں ہے کہ تم نے ایسا کیا ہو۔" شہرام نے جیسے "اس کی چال سمجھ کر کہا۔

یوں سر عام الزام لگانے پر آفرین کے پاس جیسے کہنے کو کچھ نہ بچا۔

URDU NOVEL BANK

کیا واقعی اس نے پہلے بھی ایسا کیا تھا؟ وہ خود سے پوچھنے لگی۔۔ لیکن یاد کرنے پر بھی اسے یاد نہ آیا۔۔ کیوں وہ اس بات سے لاعلم تھی۔؟

اس قدر جھوٹا الزام لگنے پر اس کا خون ابلنے لگا تھا اس نے رمشا کی حرکت پر اسے غصہ سے گھورا۔۔

رمشا کے ساتھ کھڑا شیث بھی ان دونوں کو متجسس نظروں سے دیکھ رہا تھا۔
تبھی شیث ہلکا سا کھنکارا۔

"جب قسمت نے ہمیں ملا ہی لیا ہے تو چلیں مل کر کھانا کھاتے ہیں۔۔ اوکے؟"

رمشا کی آنکھیں کسی خیال کے تحت چمک اٹھیں۔ "شیور۔۔ میں تو ابھی یہ سوچ رہی تھی کہ ہماری مدد کرنے پر، کس طرح سے آپ کا شکریہ ادا کروں؟"

تو پھر چلیں۔ "شیث نے ہاتھ سے اندر کے طرف چلنے کا اشارہ دیا۔"

URDU NOVEL BANK

یوں ہی رمشا اور شیث ایک دوسرے سے باتیں کرتے ریسٹورانٹ میں داخل ہو گئے۔

آفرین تو جیسے پریشان ہو گئی رمشا نے اس سے رائے پوچھنے کی زحمت بھی نہیں کی تھی۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

آفرین نے ہچکچا کر شہرام کو چوری نظر اٹھا کر دیکھا۔ لیکن اس بے پرواہ سجن نے اسے ایک نظر دیکھنے کی بھی زحمت نہیں کی تھی، بلکہ اپنا ایک ہاتھ پینٹ کی جیب میں ڈالے۔۔۔ سیدھا ریسٹورانٹ کے اندر بڑھ گیا۔۔۔

وہ جلدی سے اس کے پیچھے بھاگی۔۔۔

ایکچوٹلی وہ ایللی کی کنڈیشن بھی جاننا چاہتی تھی، بلی کے لئے وہ کافی پریشان رہی تھی افسوس کہ اس کے واپس آنے سے پہلے ہی اس نے گھر چھوڑ دیا تھا۔

ایک سرور (بیرا) نے ان سب کی ایک پرائیویٹ روم تک راہنمائی کی۔ اس دفعہ جب آفرین نے قدم اندر روم میں دھرے۔۔۔ اتنا پر تعیش ماحول دیکھ کر وہ دنگ ہوئی۔

رمشا، آفرین کے پاس پہنچی اور کان میں سرگوشی سے کہا "شیور انف، یہ کمرہ تمہارے شوہر نے ہی بک کروایا ہے۔ یہ پورے ریسٹورانٹ کا سب سے بڑا لگژری روم ہے۔ یہاں تک کہ میرے ڈیڈ کے پاس بھی اہلیت نہیں کہ ایسا روم بک کروا سکے۔

جانتی ہو۔۔ صرف 50 بلین ڈالر کی مالیت والے لوگ ہی ایسا روم بک کروانے کی اہلیت رکھتے ہیں۔"

آفرین کے پاس الفاظ جیسے کھو گئے۔۔ وہ چپ رہی۔۔

رمشا نے اس کی کمر میں ہلکے سے پیچ مارا۔ "ایکچوٹیلی، تمہارا شوہر بھت اچھا ہے۔ حالانکہ تم نے اس کی پیاری سی بلی کو تکلیف دی تھی، اور اس وجہ سے اس نے تم کو نکال دیا لیکن اس کے باوجود بھی اس نے وہ سب بھلا دیا اور تمہیں معاف کر دیا۔۔۔ یہی نہیں بلکہ تمہاری مدد بھی کی۔۔۔ واہ۔۔ کتنا نرم دل شخص ہے۔" وہ واقعی اپنی دوست کے لئے خوش تھی۔۔

URDU NOVEL BANK

آفرین نے اس کی بات پر ناگواری سے اسے گھورا "میں تم کو یاد دلاتی چلوں کہ وہ کون تھا
"جو پہلے اس کی برائیاں کرتا رہا؟

اس کی بات پر رمشہ شرمندہ تو کیا ہوتی۔۔ بجائے شرمساری کے وہ اکڑ کر بولی۔

وہ؟۔۔۔۔ وہ تو میں نے اسے پہلے بہت دور سے دیکھا تھا نا۔۔ تو اس کے بارے میں " بہت کم جانتی تھی۔ اور جب میں نے اسے تھوڑا قریب سے دیکھا تو اسے بہت دلکش پایا ہے۔ اصلی بات یہ کہ یہ آدمی ایزد کا ماموں ہے۔ تو اس آدمی کی دولت شہرت اور وسائل کے بارے میں سوچو ذرا۔۔۔ ایزد تو جیسے اس کے سائے میں کھڑا ہے۔۔ سوچو جب تم اس کے ساتھ کھڑی ہوگی تو ایزد کی کیا حالت ہوگی۔۔ اور خاص طور آلبش کی حسد سے حالت "!! بگڑ جائے گی۔۔ سوچو۔۔

اس کی بات پر آفرین اچانک ہی آلبش کے شوآف کرنے والے انداز کے بارے میں سوچنے لگی۔

URDU NOVEL BANK

یہ تم دونوں ایک دوسرے کے کان میں کیا کھسر پسر کر رہی ہو؟ "شیث کافی دیر سے"
 نوٹ کر رہا تھا یہ دونوں سہیلیاں ایک دوسرے کے کان میں کب سے سرگوشیوں میں
 بات کر رہی تھیں۔۔۔ وہ متجسس ہوا۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

اس کی بات پر آفرین جیسے ہوش میں آئی تھی چونک کر اسے دیکھا تب جانا کہ دو آدمی ان
 دونوں کو کب سے گھورے جا رہے ہیں۔ اور وہ کسی عام جگہ پر نہیں بلکہ ایک ریسٹورانٹ
 کے لگژری روم میں بیٹھی ہیں۔۔۔ وہ اچانک ہی شرمسار ہوئی۔

آپ دونوں کا شکریہ، آپ کی مہربانی سے ہم اس لگژری روم میں داخل ہوسکے ہیں۔"

میں نے سوچا۔۔۔۔۔ شاید تم دونوں شہرام کی دلکشی کے متعلق بات کر رہی تھیں۔"
 شیث نے مسکراہٹ سے کہا۔۔۔

"اس کے تیکھے الفاظ سن کر آفرین شرمندہ ہوئی "آپ مذاق کر رہے ہیں، شیث صاحب۔

URDU NOVEL BANK

چلیں اب کھانا آرڈر کریں "-

شہرام مینو کی ورق گردانی کرنے لگا۔ اس کے انداز میں لاپرواہی سی تھی۔۔۔ یوں جیسے وہ وہاں تنہا بیٹھا ہو۔۔

کچھ دیر چیک کرنے کے بعد اس نے دو ہلکی پھلکی ڈشز کا آرڈر دیا۔

شیٹ نے سستی سے مینو شہرام سے لے کر بنا دیکھے آفرین کو دیا۔
بھابھی، آرڈر کریں "-

آفرین جو اس وقت منہ سے پانی کا گلاس لگائے ہوئے تھی، اس مخاطب پر حیران ہوئی اتنی کہ پانی حلق میں اٹک گیا اور شدید کھانسی لگ گئی۔

اس نے کئی بار شیٹ کی چھبتی نظروں کو پکڑا تھا۔ اس کی نظریں صاف بتا رہی تھیں کہ وہ ان دونوں کے بیچ شادی سے اچھی طرح واقف ہے۔

URDU NOVEL BANK

ظاہری بات تھی ، دونوں ایک دوسرے کے بھت قریبی دوست تھے۔

پلیز۔۔۔ مجھے بھا بھی کہہ کر مت بلائیں۔ پتا نہیں۔۔۔ میں یہ شناخت کب اور کس وقت "اکھودوں۔

www.urdu-novel-bank.com
visit for more novels:

یہ کہتے ساتھ ہی شرمساری مینو اٹھالیا۔

اس نے دیکھا شرام نے جن ڈشز کا آرڈر دیا تھا وہ کافی ہلکی پھلکی تھیں۔ سو اس نے بھی دو نرم غذائیں سلیکٹ کیں۔ اور مینو رمشا کو دیا۔

رمشا بے بنا سوچے سمجھے آفرین سے حیرت سے پوچھا "یہ تم نے اسپاٹسی کے بجائے
ہلکے کھانے کیوں تجویز کئے؟ یہاں کا گرل کیا ہوا چھوٹا گوشت بھی بھت اسپاٹسی ہوتا
ہے۔۔ کیا آپ کو پسند نہیں؟" اس نے آفرین کی چوائس پر حیرت ظاہر کی ، اور پھر
شرام سے پوچھا۔

URDU NOVEL BANK

اس کی بات پر، پرائیویٹ روم میں کچھ لمحہ کے لئے خاموشی چھا گئی۔ شہرام نے کوئی جواب نہیں دیا۔

کچھ دیر بعد شیٹ کے ہلکے سے قہقہے نے خاموشی کو توڑا۔ "ہاھاہاہا۔۔۔" یہ جانتی ہیں کہ اس کا شوہر نرم غذا پر ہے، اسی لئے وہ اپنے شوہر کا خیال رکھ رہی ہے خود بھی نرم غذا "ہی سلیکٹ کی ہے۔"

رمشا اس کی بات پر دنگ رہ گئی۔۔۔ اس نے بی یقینی سے اپنی دوست کے خوبصورت چہرے کو دیکھا۔۔۔

آفرین کے گال شیٹ کی بات پر، شرم سے سرخ ہوئے تھے۔

URDU NOVEL BANK

حلانکہ پرسنلی شہرام کو ڈیل کرنے میں وہ کافی سخت بن جاتی تھی۔۔ جس پر کسی چیز کا اثر نہ ہو، لیکن جب یہی معاملہ سب کے سامنے زیر بحث آیا تو وہ شہرام سے نظریں جھکائے بیٹھ گئی۔

www.urdu-novel-bank.com

آپ لوگوں کو میری طرف سے غلط فہمی ہوئی ہے، میرا معدہ کچھ دن سے ٹھیک نہیں ہے، تبھی میں نے ہلکی پھلکی ڈش کا انتخاب کیا ہے۔۔۔ "آفرین نے وضاحت دی۔۔

تم کو صفائی دینے کی ضرورت نہیں ہے، میں سمجھ گئی۔۔۔ ڈونٹ وری۔۔ "رمشہ نے" ہنستے ہوئے شریر نظروں سے اسے دیکھ کر اس کا ہاتھ سہلایا۔۔

آفرین اس کے جواب پر کافی مایوس ہوئی اس کی دوست ہی غدار نکلی تھی۔ شہرام جو کافی دیر سے خاموش بیٹھا تھا اپنی لمبی گھنی پلکیں اٹھا کر اپنے مخالف میں بیٹھی اس حسین عورت کو دیکھا۔

جس نے آج ہلکے گلابی رنگ کا اوئی سویٹر پہنا ہوا تھا۔۔۔ ساتھ ہی فیروزی رنگ کے سوٹ پر ہم رنگ اسکارف گلے میں لپٹا ہوا تھا۔۔ اس کے گلے سے نظر آتی اس کی جلد

URDU NOVEL BANK

دودھ جیسی سفید تھی۔ جبکہ اس کا چہرہ شرم سے سرخ ہو رہا تھا۔۔۔ یہ سرخی بڑھتی ہوئی اس کے خوبصورت کانوں کے لوب تک پھیلی ہوئی تھی۔ اس کی آنکھیں چمک اٹھیں تھیں بنا کسی احساس کے، تاہم اس نے فوری طور پر اپنی نظر اس پر سے ہٹالی تھی، اور لا پرواہی سے کافی کے گھونٹ پینے لگا۔

www.urdu-novel-bank.com
Visit for more novels:

لیکن ان دونوں کی نظروں کو دیکھ کر رمشہ کے ذہن میں ایک پلان تیزی سے سرعت کر گیا۔۔ اس نے اپنا فون اٹھایا اور ایسا ظاہر کیا جیسے اپنی دوست سے کچھ ڈسکس کرنا چاہ رہی ہو۔

اوہ ہاں۔۔۔۔ کون سی جگہ تم ریٹ پر لینا چاہتی ہو؟ میرے خیال میں یہ اپارٹمنٹ " تمہارے لئے بیسٹ رہے گا۔

"اس کا ماہانہ کرایہ صرف آٹھ سو ڈالر ہے۔

URDU NOVEL BANK

دل ہی دل میں اس کی اداکاری کو سراہا۔۔۔ اور سر جھکائے خاموشی سے کافی کے گھونٹ بھرتی رہی۔

رمشہ جو اس وقت ڈرامہ کوئین بنی ہوئی تھی، واقعی اس وقت بھترین دوستی کا حق ادا کر رہی تھی۔

شہرام نے یہ سن کر لب بھینچے شدید ناگواری سے سر جھکا لیا۔

شیث نے حیرت سے اپنا سر گھما کر شہرام کو دیکھا۔ "شامی یار، اتنی خوبصورت بیوی کا تم نے اتنی خطرناک جگہ پر رہنا کیسے گوارا کیا؟ اس کی دیکھ بھال کرنے میں اتنی لاپرواہی کیسے کر سکتے ہو تم؟"

اس وقت آفرین بھی ڈرامہ کوئین بن گئی۔

URDU NOVEL BANK

یہ ساری میری ہی غلطی ہے۔ شیث بھیا۔۔۔ میں نے ایللی کو چپس کھلا دیئے۔
تھے۔ جس وجہ سے اس کو الٹی آگئی تھی، شامی نے مجھے اس وجہ سے غصے میں باہر
نکال دیا۔ بائے دے وے، "اس نے فکر مندی سے شہرام کے طرف رخ کیا۔" اب ایللی
کیسی ہے؟ کیا وہ اب ٹھیک ہے؟ "اس نے پریشانی سے پوچھا۔

www.urdu-novel-bank.com
Visit for more novels:

"شیث اس بات پر مسکرایا "خود کو اس کا الزام مت دیں بھابھی۔۔۔ ایللی تو۔۔۔۔۔
اس کی حالت بھتر نہیں ہے۔" شہرام نے جلدی سے شیث کی بات میں مداخلت کر
کے جملہ مکمل کر لیا۔۔۔ مبادا شیث حقیقت کا منہ نہ کھول دے۔۔۔ "تمہاری معافی اب
"بے کار ہے۔"

شیث تو اس کے صاف جھوٹ پر اس کا منہ تکتا رہ گیا۔
عجیب سے تاثرات لئے شیث نے آفرین کے لئے دلی ہمدردی محسوس کی۔۔۔ وہ جانتا تھا
آفرین اس الزام کی بالکل بھی مستحق نہیں ہے۔

یہ شہرام تو بھت ہی ظالم ہے۔

آفرین کا چہرہ یہ سن کر اچانک ہی زرد ہو گیا۔ وہ تو یہ سمجھ رہی تھی کہ ایللی کی حالت اب بھتر ہوگی، اور شہرام نے اس کی کچھ دیر پہلے سائیڈ لی تھی جس کا مطلب اس کا غصہ ختم ہو گیا ہے۔ لیکن۔۔۔۔

www.urdu-novel-bank.com
visit for more novels:

مجھے بتاؤ، کہ تم اس کی تلافی کیسے کرو گی؟ "شہرام اچانک سے گھمبیر لہجے میں دوبارہ بولا۔"

آفرین دنگ ہوئی۔ "پیسوں سے؟؟؟ ل۔۔۔ لیکن میرے پاس تو کچھ بھی نہیں ہے۔" وہ افسردہ ہونے کے ساتھ، پریشان بھی ہوئی۔

شہرام کی گھنی بھوئیں تعجب سے اٹھی تھیں۔۔۔ ویسے تو یہ عورت عام طور پر تو بھت ہی ہوشیار بنتی تھی لیکن اب وہ اس مقام پر بے وقوف کیوں نظر آرہی ہے؟

URDU NOVEL BANK

ڈاکٹر نے کہا ہے کہ ایلی کو آرام کی ضرورت ہے۔۔۔ اس کی خوراک اور رہنے کی عادت کو" اچھے سے سنبھالنے کی ضرورت ہے۔

اگر تم واقعی بھی گلی محسوس کرتی ہو۔۔۔ تو تم کو اس کا خیال رکھنا پڑے گا۔ دن میں تین بار اس کو ہیلتھی کھانا کھلانا پڑے گا۔ آٹلی چیزوں سے مکمل پرہیز کروانی ہوگی۔۔۔۔۔ اس کے بجائے تازہ، غذائیت سے بھرپور کھانا دینا ہوگا جو اس کا معدہ ہضم کر سکے۔۔۔۔۔ بولو۔۔۔ کر سکتی ہو؟؟" شہرام نے سرد انداز میں اسے دیکھ کر تفصیلی بات کی۔

کفف۔۔۔۔۔ کفف۔ "شیث کو اس آدمی کے بے شرمانہ کلمات سن کر بے اختیار" کھانسی لگ گئی۔

اب بات صاف ظاہر تھی کہ شہرام ایک پیاری سی نینی مفت میں حاصل کرنا چاہتا تھا مطلب 'ایک تیر سے دو شکار' واہ شہرام۔۔۔۔۔ واہ۔۔۔ شیث واقعی شہرام کی ذہانت کا قائل ہوا۔ کتنا چالاک تھا۔۔۔

URDU NOVEL BANK

آفرین کچھ لمحے تو دنگ رہ گئی۔۔۔ پھر یقین دہانی کے لئے پوچھا "اس کا مطلب۔۔۔ میں واپس آسکتی ہوں؟۔۔۔ میں آپ کے گھر دوبارہ سے رہ سکتی ہوں؟" اس کی آنکھیں پھیل گئیں۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

شہرام نے اس کی بڑی بڑی آنکھوں کو دیکھ کر ایک پل مسمرائیز ہوا تھا۔۔۔۔۔ اگلے ہی پل سنبھل کر سرد انداز میں اسے یاد دلانا ضروری سمجھا "ساری سوچیں ذہن سے جھٹک کر صرف ایک بات یاد رکھو۔۔۔۔۔ آج سے اور ابھی سے۔۔۔۔۔ تم صرف ایلی کی کیئر ٹیکر ہو۔۔۔۔۔ جسے صرف ایلی کا خیال رکھنے کے لئے رکھا گیا ہے۔" اس نے آفرین کو کسی خوشفہمی میں رکھنا نہیں چاہا۔

شیور، نو پرا بلیم "۔۔۔ آفرین بھت پر جوش تھی اتنی کہ اس کی آنکھیں چمکنے لگیں۔ خوشی سے "سر ہلانے لگی۔۔۔ اس کا مطلب تھا اسکے پاس اب بھی ایزد کی مامی بننے کا موقع تھا۔

URDU NOVEL BANK

بہر حال، اگر وہ فی الوقت بلی کی کیئر ٹیکر کی حیثیت سے خدمات انجام دینے میں کامیاب ہوگئی، تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ وہ مستقبل میں شہرام کی ذاتی کیئر ٹیکر بھی بن سکتی ہے۔

شہرام کی آنکھیں اطمینان کے احساس سے چمکنے لگی تھیں۔ وہ رلیکس ہوگیا۔
 نہ اسے اپنے رات کے کئے ناروا سلوک پر معافی مانگنے کی ضرورت پڑی۔ نہ ہی اس کا تذکرہ کرنا پڑا۔ بلکہ الٹا آفرین کو گلٹی محسوس کروا کر بلی کے لئے مفت میں کیئر ٹیکر بھی حاصل کرلی۔

اس طریقے سے، اس نے جیسے ایک پتھر سے دو شکار مارے تھے۔
 کھانے کے بعد شیث بل پے کرنے چلا گیا۔ تب آفرین شہرام کے پاس آکر کھڑی ہوگئی۔

اچانک ہی شہرام نے اس کی طرف ایک کارڈ بڑھایا۔ "ابھی مال جاؤ، اور ایلے کے لچ اور ڈنر کے لئے سامان خریدو۔"

URDU NOVEL BANK

وہ کیا کھائے گی؟ "آفرین نے کارڈ تھام کر حیرت سے کہا۔۔ کیونکہ اس نے کبھی بلی " نہیں پالی تھی۔

شہرام کو اس کے بیوقوفانہ سوال پر سخت ناگواری محسوس ہوئی۔ ناگواری سے کہا "ابھی کچھ دیر پہلے کیا کہا تھا؟ غذائیت سے بھرپور، اور فریش کھانا" چبا چبا کر کہا گیا۔

اوہ۔۔۔ "آفرین نے اس کے غصے کا نوٹس ہی نہیں لیا۔۔ کیا درد سری ہے بھئی؟ آج " کل ایک بلی کی زندگی بھی ایک انسان سے بھتر ہے۔ اس ٹائپ کا کھانا بلی کے حمل کی "پرورش کے لئے تھا یا اس کے ہاضمے کے سکون کے لئے؟

تو تم رات کو ڈنر پر گھر آؤ گے؟ تم کیا کھانا پسند کرو گے؟ میں تمہارے لئے وہی بناؤں " گی۔ "آفرین نے نرمی سے پوچھا۔

URDU NOVEL BANK

کچھ بھی۔ "پینٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالے شانے لاپرواہی سے اچکا کر کہتے ساتھ ہی " بنا اسے دیکھے شیٹ کے ساتھ چلا گیا۔

ان دونوں کو جاتے دیکھ کر رمشہ نے آفرین کے شانے ہر بازو ٹکا کر مسکراہٹ دبائی۔
 مجھے تعجب ہے کہ اس کارڈ میں کتنے سارے پیسے ہونگے؟ اس کارڈ کے ساتھ ہوتے "اب یقیناً تمہیں پیسے کی کمی نہیں ہوگی۔

آئی ایم ناٹ شیور۔ میں اس میں سے پیسے خود پر خرچ نہیں کر سکتی رمشہ۔۔۔۔۔ کیونکہ کہ " کارڈ اس کا ہے۔۔۔۔۔ میں اس پر حق نہیں رکھتی یار۔۔۔ "آفرین نے سر نفی میں ہلا کر "افسردگی سے کہا۔ "انشاء اللہ دو دنوں کے دوران میں جلد ہی کوئی جاب ڈھونڈھ لوں گی۔

آل رائیٹ، تو پھر اسے جاری رکھو۔۔۔۔۔ اب جب کہ تم کوئی کرایہ کی جگہ نہیں لے رہی " "تو میں بھی چلتی ہوں۔ بھائی مجھے گاڑی میں پک کرنے آیا ہے۔

URDU NOVEL BANK

رمشہ کے گاڑی میں بیٹھ کر جانے کے بعد، آفرین بھی اپنی کار کے طرف بڑھی۔

اس لمحہ اس کی نظر ایزد پر گئی۔ جو اپنے دراز قد کے ساتھ، اس کی کار سے ٹیک لگائے کھڑا تھا۔ آفرین کے اندر جیسے سردین بھر گیا۔

www.urdu-novel-bank.com
visit for more novels:

لوگ کہتے ہیں "جتنی کسی سے محبت ہوتی ہے، اتنی ہی زیادہ نفرت بھی ہو جاتی ہے" اور یہ بات اس وقت آفرین کو سچ لگنے لگی تھی۔

کیا یہ بات آبلش نے تم کو بتائی ہے کہ میں یہاں موجود ہوں؟ "آفرین نے سر گھما کر اس کے چہرے کو دیکھ کر کنفرم کیا۔

اس وقت ایزد کی آنکھوں میں، اپنائیت کے بجائے، کافی سرد تاثرات تھے۔

آفرین، تم اپنی بہن سے چاہے کتنا ہی حسد کرتی رہو یا اس سے ناراض رہو، لیکن اس "کے باوجود بھی تم کو اپنی بہن کے ساتھ ایسا سلوک نہیں کرنا چاہیئے تھا۔

آفرین اس کی بات پر حیران ہوئی، پھر طنزی سے مسکرا دی "یہ سب آلبش نے تمہیں بتایا ہے۔ - درست؟؟؟"

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

مجھے یہ بات خود سے پتا چلی ہے، اس نے نہیں بتائی۔۔۔۔۔ کسی نے آج کے ہوئے واقعے کو سناپ چیٹ پر پوسٹ کیا تھا۔ "ایزد کے لہجے میں اس کے لئے ملامت تھی۔ تم نے کسی اور کے ہاتھوں، اپنی بہن کو پبلک کے سامنے گھسیٹوا کر باہر پھنکوا دیا" اس نتیجے میں، اس کا لباس تک تار تار ہوا ہے، تم نے اس کے ساتھ ساتھ اس کی دوستوں جنت اور ثمر تک کو نہیں بخشا۔۔۔۔۔ اور ان کے لئے مشکلات پیدا کر دی ہیں۔ تمہارے رویے نے کافی مایوس کیا ہے مجھے۔۔۔۔۔ کس قدر بھیانک روپ ہے تمہارا۔۔۔ مجھے واقعی اندازہ نہیں تھا۔۔۔ "وہ سخت غصے میں نظر آ رہا تھا۔۔۔"

آفرین مسلسل ایزد کے ہلتے ہونٹ دیکھ رہی تھی۔

URDU NOVEL BANK

آفرین نے ان سچیلے ہونٹوں سے، ماضی میں بارہا اپنے لئے پیار بھری سرگوشیاں اور مدھ بھری میٹھی باتیں سنی تھیں۔

لیکن افسوس کہ اس بار ان مدھ بھرے ہونٹوں سے کڑوے، حقارت بھرے الفاظ اس کے لئے آگ کے شعلوں کی طرح نکل رہے تھے۔

www.urdu-novelbank.com
visit for more novels:

وہ کافی رنجیدہ ہوئی۔۔۔ وہ تصور بھی نہیں کر سکتی تھی، کوئی اپنا پیارا، عزیز اس طرح بھی راہیں بدل سکتا ہے؟ کیا کوئی خود غرضی میں اس قدر آگے بڑھ سکتا ہے کہ پچھلے وعدے اور قسمیں بھلا کر ایک کونے میں پھینک دے؟

ہو سکتا ہے۔۔۔! کیوں نہیں ہو سکتا۔۔۔ یہ دنیا دورنگی ہے۔۔۔ جہاں لوگ پل پل چہرے بدل لیتے ہیں۔ اپنی کہی باتوں سے مکر جاتے ہیں۔
سالوں کے رشتے لمحے میں توڑ دیتے ہیں۔

قسموں پر اعتبار نہیں کیا جاسکتا۔۔۔
وعدوں پر بھروسہ نہیں کیا جاسکتا۔

URDU NOVEL BANK

اس کا ذہن سوچے جا رہا تھا۔۔۔ اسے واقعی ایزد کے الفاظ نے سخت تکلیف سے دوچار کیا تھا۔۔ اتنا کہ اس کی ضبط کی طنابیں اس کے ہاتھ سے چھوٹ گئیں۔۔ وہ چیخ پڑی۔۔
:ہلکی چیخ سے بول پڑی

ہاں۔۔۔۔ ہوں میں بھیانک، تو کیا تم اب اپنی منگیتیر کی طرف سے مجھ سے بدلہ لینے " آئے ہو؟" وہ چینی۔

افسوس! آئی۔۔۔، تم اب بھی اپنی غلطی ماننے سے انکاری ہو!" ایزد کو تو وہ کوئی اور" ہی آفرین لگی۔۔ یہ اس کی آفرین تو نہیں تھی جس سے اس نے محبت کی تھی۔۔ دیکھو آئی۔۔۔ تمہارے مام اور ڈیڈ تمہاری وجہ سے پہلے ہی پریشان ہیں۔۔ تم کو اپنا رویہ" بہتر کرنے کی ضرورت ہے۔۔ لوگ تم کو اس وجہ سے چھوٹی ذہنیت کی بلا رہے ہیں" ایزد نے اسے سمجھانے کی ناکام کوشش کی۔

URDU NOVEL BANK

ہاں -- ہوں میں چھوٹی ذہنیت کی۔ "آفرین نے اس کی یہ بات مان لی کہ وہ چھوٹا" ذہن رکھتی ہے۔ "محرال میں کوئی ولایا نہیں ہوں" اس نے بازو سینے پر باندھ کر اسے دیکھا۔

آفرینیہیں۔۔۔ "ایزد اس کے ضدی انداز پر غصہ میں آکر کار کے بونٹ پر مکہ مار کر" دھاڑا۔۔۔ پھر جیسے بے بس ہوا تھا۔۔۔ بالکل بے بس۔۔۔

تم نے آج واقعی مجھے بری طرح مایوس کیا ہے بھت۔۔۔ میں اپنے اور تمہارے بھتر" مستقبل کے لئے کیا کچھ برداشت نہیں کر رہا۔۔۔ چاہتا تھا تم بھی محنت کرو۔۔۔ مجھے تین سال۔۔۔ فقط تین سال کی مہلت دو

تاکہ میں آبلش کی مدد سے اپنا بزنس آگے بڑھا سکوں۔۔۔ لیکن تم۔۔۔ تم نے جلد بازی میں پانسہ پلٹ دیا۔۔۔ گھر سے نکل آئی۔ یزدانی گروپ سے نکل آئی۔ اور اب نوکری سے فارغ در بدر پھر رہی ہو۔۔۔ کیا تم نہیں سمجھتی کہ تم نے خود کو پریشانیوں میں دھکیل دیا ہے؟ "وہ واقعی اس کے رویے سے پریشان ہوا تھا۔۔۔ اس کی بات پر آفرین طنزیہ مسکرائی۔

URDU NOVEL BANK

محنت ہی تو کر رہی میں -- محنت کر رہی میں تمہارے ماموں کی بیوی بننے کی تاکہ تم کو " وہی جلن اور تکلیف محسوس کرو اسکوں جو مجھے تمہیں آبلش کے ساتھ دیکھ کر ہوتی ہے۔ ایزد کی آنکھوں میں جیسے لہو اتر آیا۔

تم نہ صرف خود کو برباد کر رہی ہو بلکہ ہم سب کو پریشان کر رہی ہو -- اگر ایسا ہی کرتی رہی " نا -- تو سب کچھ کھودو گی سب کچھ -- جس آبلش کو تم کم تعلیم یافتہ سمجھ رہی ہو -- وہ تم سے آگے جائے گی۔ بھلی وہ سالوں تک گاؤں میں پل بڑھی ہو -- لیکن اس میں قابلیت ہے، ذہین ہے -- اپنی ذہانت سے دیکھ لینا وہ تم کو پچھاڑ دے گی -- " ایزد نے اسے حقیقت کا منہ دکھایا تھا۔

اوھ -- لگتا ہے -- کچھ ہی دنوں کی وابستگی کی وجہ سے آبلش کو کچھ زیادہ ہی جان گئے " ہو۔ " آفرین نے اس پر طنز کسا -- وہ واقعی جل بھن گئی تھی --

اس کی احمقانہ بات پر ایزد کو سچ میں افسوس ہوا -- وہ اچھے سے سمجھ رہا تھا کہ آفرین آبلش سے حسد کرتی ہے -- لیکن کس وجہ سے کرتی ہے؟ یہ اسے نظر نہیں آ رہا تھا۔ ہوتا ہے ایسا -- بالکل ہوتا ہے -- کبھی کبھی ہم صرف سامنے کی چیز کو ہی دھیان میں رکھتے ہیں۔ اس کے پیچھے کی وجوہات کو ہماری سامنے کی آنکھ نہیں دیکھ پاتی جب تک

URDU NOVEL BANK

ہماری اندر کی آنکھ نہ کھلے۔۔ تب تک غلط فہمی میں مبتلا رہتے ہیں۔۔ اور یہ اندر کی آنکھ تب کھلتی ہے جب کوئی بڑا دھچکا لگتا ہے۔۔

بھت سی باتیں انسانی آنکھ سے چھپی ہوتی ہیں، بھت سے راز کہیں دفن ہوتے ہیں۔۔ جن کے ظہور کا ایک وقت مقرر ہوتا ہے۔۔

یہی وجہ تھی کہ دونوں پس پردہ حقائق اور منصوبوں سے لاعلم تھے۔۔ تبھی ایک دوسرے کے خلاف غلط فہمی میں مبتلا ہو رہے تھے۔۔ یوں کہنا چاہئے کہ دوسروں کا کیا برداشت کر رہے تھے یا دوسروں کی چالوں میں آچکے تھے۔۔ اور لاعلم تھے۔۔

ایزد کو اس وقت آفرین کے ڈھیٹ پن پر سخت تاؤ تھا۔۔

"یہ وقت جیل میں ہونے کا نہیں۔۔ تم کو کچھوے اور خرگوش کا کنسپیٹ سمجھنا چاہیئے۔۔"

وہ اسے آبلش اور خود کے بچ موازنہ کرنے کا کہہ رہا تھا۔۔

جیل میں۔۔؟ جیل میں ہوتی ہے میری جوتی۔۔ "آفرین کو تپ چڑھ گئی جب مسلسل ایزد"

اسے جیل میں کے طعنے دینے لگا۔۔

URDU NOVEL BANK

یہ تم ہی تھے ایزد۔۔ جس نے مجھے کسی اور کے لئے چھوڑا۔۔ اور منگنی کر لی، پھر بھی " کتے ہو میں جیلیس ہو رہی ہوں؟ اور یہ تم ہی ہو جس نے مجھے اپنے لئے تین سال انتظار کی سولی پر لٹکنے کا فیصلہ سنا دیا۔۔ بنا میری مرضی جانے، کہ میں کیا چاہتی ہوں؟ میں کیا سوچتی ہوں؟ تمہیں صرف اور صرف اپنا مفاد عزیز رہا۔۔

www.urdu-novel-bank.com
Visit For More Novels:

تمہیں صرف آلبش جیسی دوسروں کی چیزیں ہتھیا نے والی عورت چاہیئے تھی، جو تمہارے بزنس کو آگے بڑھانے میں مددگار ہو سکے۔ مجھے جیلیسی کا طعنہ دینا بند کر دو۔۔ "آفرین نے واقعی اسے آئینہ دکھایا تھا۔۔ سچ ہی تھا کہ آلبش کے طرف وہ مفاد کی وجہ سے ہی بڑھا تھا۔۔ تاکہ اس کا بزنس آگے جائے۔۔

کچھ بھی سمجھ لو۔۔ آئی یہ میری مجبوری بھی ہے۔۔ ابھی تم یہ بات نہیں سمجھو گی۔۔ یہ " میں تمہیں پہلے بھی بتا چکا ہوں "وہ جیسے بے بس ہوا۔۔ "میں تم سے بحث کرنے نہیں آیا تھا۔۔ صرف اتنا کہنے آیا ہوں۔۔ اپنے گھر جاو۔۔ اپنے ڈیڈ، مام کے ساتھ آلبش سے بھی معافی مانگو۔۔ تاکہ تم یزدانی گروپ میں واپس آسکو۔

URDU NOVEL BANK

ایزد نے نرمی کی راہ چنی۔۔ شاید وہ آفرین کو بھی ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہتا تھا۔۔۔ ایک طرف آتش اس کے بزنس کی ضرورت تھی تو دوسرے طرف آفرین تھی۔۔ اس کی محبت۔۔ اور یقیناً۔۔ محبت کا پلڑا نیچے جھک گیا تھا۔۔ مفاد کا پلڑا بھاری تھا۔۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

میرے کمپنی میں واپس آنے سے کیا فائدہ ہوگا؟ "چاہے میں کتنی بھی محنت کر لوں"۔۔ میری ہر محنت، ہر کامیابی آتش کے کھاتے میں جائے گی۔۔ وہ میری کامیابیوں کو تباہ کرنے کی مکمل صلاحیت رکھتی ہے۔ "آفرین کے لہجے میں کیا نہیں تھا!! دکھ کے ساتھ افسردگی۔۔ اپنے ساتھ ہوئی نا انصافیوں کی تکلیف رقم تھی۔۔

ایزد اس کی بات پر تحقیر سے بول اٹھا "کون سی کامیابیوں کا تذکرہ کر رہی تم؟ ہر کامیابی کے پیچھے اگر میرا ہاتھ نہ ہوتا تب میں پوچھتا کہ کون سی کامیابی تم نے اپنے بل پر "حاصل کی؟ یہ ہوٹل والا گرینڈ پروجیکٹ بھی تمہیں میری وجہ سے ہی ملا تھا۔۔ طرز کے تیر تھے جو وہ برسائے جا رہا تھا۔۔

URDU NOVEL BANK

اور اب وہ پروجیکٹ آبلش کے ہاتھ بھی میں نے ہی دیا تھا۔۔ خود کی قابلیت پر اتنا " غرور مت کرو آفرین یزدانی " وہ طنزیہ اس کی ہنسی اڑانے لگا۔۔

آفرین کو دل میں اس کی نیچ ذہینیت پر یقینا سخت تاسف ہوتا۔۔ اگر وہ یہ نہ جانتی کہ یہ سب اعجاز آبلش کی صحبت کا نتیجہ ہے۔۔۔

www.urdu-novelbank.com
Visit for more novels:

مجھے تمہاری اس قدر گھٹیا سوچ پر واقعی بھی افسوس نہیں ہوا۔۔ نہ میں اپنے الفاظ تم " جیسے کم ظرف پر ضیاع کرنا چاہتی ہوں۔۔ اسی لئے مجھ سے سو قدم کے فاصلے پر رہو۔۔ میں بالکل بھی تمہیں دیکھنا نہیں چاہتی۔۔ اور اپنی قابلیت کو میں اچھے سے جانتی ہوں۔۔ مجھے کسی ایرے غیرے نتھو خیرے سے جاننے کی ضرورت نہیں ہے۔۔ " یہ کہتے ہی کار کا دروازہ جھٹکے سے کھول کر بنا اسے کوئی موقع دیئے کار بڑھالے گئی۔۔

پچھے وہ خود کو ایرا غیرا اور نتھو خیرا کہے جانے پر سخت اشتعال میں آیا ہوا تھا۔۔ اتنا کہ قریبی درخت کو غصہ میں لات رسید کر دی۔۔

ٹھیک اسی وقت اس کی سیل فون پر آبلش کی کال آنے لگی۔۔

URDU NOVEL BANK

اس نے کچھ دیر ٹھہر کر خود کو رلیکس کیا اور کال پک کی۔۔ دوسری طرف سے آبلش کی اداکاری عروج پر پہنچی ہوئی تھی۔ پریشان کن آواز میں وہ کہہ رہی تھی۔

ایزد۔۔ تم آئی سے ملنے گئے تھے نا۔۔ پلیز اس سے سختی سے بات مت کرنا۔۔ اسے "نرملی سے سمجھانا۔۔"

www.urdu-novelbank.com

Visit for more novels:

ادھر ایزد اس کی بات سن کر شاک میں چلا گیا۔۔ اسے سمجھ میں نہیں آیا کہ اس قدر بدسلوکی کے باوجود بھی آبلش آفرین کے لئے اس قدر فکرمند کیوں ہے؟

آفرین کی خود کے ساتھ بدتمیزی کے بعد اس نے یہ جانا کہ آبلش اس کے لئے بہترین انتخاب تھی۔۔

مجھے حیرت ہے۔۔ اس قدر بدسلوکی کے باوجود بھی تم اس کے لئے فکرمند ہو رہی ہو۔۔"

وہ اس قابل بلکل بھی نہیں ہے آبلش۔۔ بالآخر ایزد نے اپنے ذہن میں اٹھتے خیالات کو الفاظ کا روپ دے دیا۔

وہ بہن ہے میری۔۔ میں جانتی ہوں، وہ ناراض ہے۔۔ اس کے ساتھ اچھا نہیں ہوا۔۔"

اس سب کی وجہ بھی میں ہوں۔۔ نہ میں واپس آتی نہ اس کے ساتھ کچھ برا ہوتا۔۔ اب

URDU NOVEL BANK

وہ یہ سمجھنے میں حق بجانب ہے کہ میں نے اس کی چیزیں ہتھیالی ہیں۔۔۔ لیکن تمہاری بات الگ ہے ایزد۔۔۔ میں نے سچ میں تم سے محبت کی ہے۔۔۔ میں جانتی تھی۔۔۔ کہ تمہارے سارے جذبے صرف آفی کے لئے ہیں۔۔۔ اس کے باوجود بھی میں نے خود کو "مجبور پایا۔۔۔ کیا تم بھی مجھے آفی کی طرح خود غرض سمجھتے ہو؟

www.urdu-novel-bank.com
Visit for more novels:

نرم نرم آواز ایزد کے ذہن پر سحر طاری کرنے لگی۔۔۔

سچ تو یہ تھا کہ اگر یہ سب باتیں آبلش پہلے کہتی تو وہ کچھ سوچتا ضرور۔۔۔ لیکن اب اپنی آنکھوں سے آفرین کا برا رویہ دیکھ کر۔۔۔ اس سے بات کر کے، اس کا ذہن اور دل مکمل آبلش کے طرف پلٹ گیا تھا۔۔۔

اب ایزد پر لازم تھا کہ آبلش کی محبت کا جواب اسی محبت سے دے۔۔۔ لوگ کہتے ہیں۔۔۔ محبت صرف ایک بار ہوتی ہے۔۔۔ لیکن۔۔۔ کچھ لوگوں پر یہ کنسیپٹ سوٹ نہیں کرتا۔۔۔ وہ دوبار۔۔۔ سہ بار محبت کے جال میں پھنس جاتے ہیں۔۔۔ لیکن۔۔۔ سچ تو یہ ہے کہ محبت بس ایک بار ہی ہوتی۔۔۔ باقی جو ہوتی ہے۔۔۔ وہ غرض ہوتی ہے۔۔۔ مفاد ہوتا ہے۔۔۔ حرص

URDU NOVEL BANK

ہوتی ہے۔۔ اور یہ بات ایزد کو آگے وقت خود ہی سمجھا دے گا۔۔ کیونکہ وقت سے بڑا کوئی استاد نہیں ہوتا۔۔

نہیں۔۔ آبی۔۔ خود کو الزام مت دو۔ "وہ اپنے خیالات سے چونکا تھا۔۔"

زیادہ مت سوچا کرو "ایزد نے اسے تسلی دی تھی۔۔"

تھینک یو ایزد، مجھے سمجھنے کے لئے۔۔ "آبش نے لفظوں کا طلسم پھونکا۔۔۔"

-----،

دوران سفر گاڑی ڈرائیو کرتی آفرین کے ذہن میں، مسلسل اپنے اور ایزد کے تلخ و ترش مکالمے گردش کرتے رہے تھے۔۔ بار بار ریپیٹ ہو رہے تھے۔۔ وہ سخت عاجز آگئی تھی۔۔ آخر تھک کر گاڑی روک کر اسٹریٹنگ وھیل پر سرٹکا دیا اور گھرے گھرے سانس لینے لگی۔۔۔ پیشانی پر پسینہ کی ننھی ننھی بوندیں چمک رہی تھیں۔۔

کافی دیر بعد خود کو پرسکون کیا۔۔ ابھی گاڑی اسٹارٹ کر کے ارادہ سپر مارکیٹ تک جانے کا تھا۔۔ تبھی اس کی سیل پر بیل ہونے لگی۔۔ اٹھا کر دیکھا تو صالحہ یزدانی کا نام چمک رہا تھا۔ اتنے سارے دنوں میں یہ پہلی بار تھا کہ اس نے خود سے فون کی تھی۔۔ وہ سمجھ

URDU NOVEL BANK

گئی تھی کہ کال کا مقصد اسے واپس گھر بلانا قطعی نہیں ہے۔۔۔ پھر بھی اس نے کال پک کی۔۔

جی مام۔۔ "اس نے نرمی سے کہا تھا"

لیکن خلاف توقع دوسری طرف سے زبردست گرجتی آواز تھی۔

خبردار۔۔! جو مجھے ماں بلایا۔۔ میں تم جیسی ظالم بیٹی کی ماں نہیں ہو سکتی "صالحہ گرج" اکر بولی اور آرڈر دیا۔۔ "فورا گھر آؤ۔۔ اور اپنی بہن آبلش سے معافی مانگو

آفرین نے یہ سن کر دکھ سے آنکھیں بند کر لیں۔ پھر کھول کر نم آنکھوں سے شکایت کی۔

آپ نے آبلش سے کیوں نہیں پوچھا مام، کہ اس نے میرے ساتھ کیا سلوک کیا؟ اس نے۔۔۔۔۔۔ "لیکن اس کی بات آدھے سے صالحہ کی تیز چنگھاڑ نے کاٹ دی۔

تمہاری بہن بہت نرم دل کی ہے، تمہاری طرح سنگدل نہیں ہے، یہ تم تھی جس نے"

اتنا برا سلوک کیا ہے آبلش اور اس کی سہیلیوں کے ساتھ، جانتی بھی ہو۔۔۔۔۔۔ جنت لوگوں

کے ساتھ ہمارے کاروباری تعلقات ہیں، جانتی ہو، کتنے دولت مند لوگ ہیں وہ؟ تم نے

سچ میں ہمارے لئے مشکلات پیدا کر دی ہیں۔ مجھے یقین نہیں آتا میری تم جیسی جاہل

"بیٹی ہو سکتی ہے؟

URDU NOVEL BANK

صالحہ نے اس کی بات مکمل سنے بغیر کاٹ کر جھاڑ پلا دی۔ "تمہارے لئے بھتر یہی ہے کہ
"واپس آکر بہن سے معافی مانگو

صالحہ کی تیز آواز موبائل سے گزر کر جیسے آفرین کے ذہن میں چابک رسید کر رہی تھی۔۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels

اس نے بے اختیار دانت پیسے "آپ کی بھول ہے کہ معافی مانگوں گی، جب میں نے کچھ
غلط کیا ہی نہیں، اگر میری واپسی اس معافی کی شرط پر طے ہے۔۔۔ تو بھتر ہے میں گھر
نہ آؤں" اس نے ضد سے کہا۔

صالحہ اس کی بات پر چراغ پا ہو کر چلی گئی۔

تو پھر زندگی میں کبھی میرے سامنے مت آنا۔۔۔ آج سے۔۔۔ میں تمہیں بیٹی نہیں
سمجھوں گی۔۔۔ میری تم جیسی بیٹی نہیں ہو سکتی۔ "سیل ڈس کنیکٹ ہو گیا۔۔

آفرین نے آہستہ آہستہ گھری گھری سانس لے کر، جیسے خود کو رلیکس کرنا چاہا، لیکن پھر
بھی آنسو بے اختیار رواں ہو گئے۔۔

URDU NOVEL BANK

کئی لمحے گزر گئے۔۔۔ آس پاس گاڑیاں گزرتی جا رہی تھیں۔۔ ان کے شور میں خود اس کی سسکیاں دب سی گئی تھیں۔۔ جب دل کھول کر رو چکی تو۔۔۔ الٹے ہاتھ سے گال رگڑے،، اور خود کو خود ہی سمیٹا۔۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

پھر گاڑی چلا کر قریبی مارکیٹ تک گئی۔۔ کار ایک پیٹ شاپ پر روک کر وہ بیگ اٹھا کر شاپ کے اندر گئی۔۔

شاپ کیپر سے پوچھا کہ "بلی کے ہاضمے کے لئے بھتر کھانا کون سا ہو سکتا؟" شاپ کیپر نے اسے حیرت سے دیکھا، یہ پہلی بار تھا کہ کوئی بلی کا مالک، بلی کے ہاضمے کے لئے بھتر کھانے کی معلومات لے رہا تھا۔ اس نے اس کی مشکل آسان کرنے کے لئے ایک معلوماتی کتابچہ دیا، جس میں حاملہ بلیوں کے لئے بھترین غذائیت سے بھرپور فوڈ رسیپیز درج تھیں۔

یہ تراکیب ہر بلی کے ہاضمے کے لئے بھترین ہیں "آپ بنا کسی ڈر کے اپنی بلی کو بنا کر" کھلا سکتی ہیں "شاپ کیپر نے پیشہ ورانہ انداز میں سر خم کیا۔۔

URDU NOVEL BANK

کچھ دیر سوچنے کے بعد آفرین نے یہ بک خرید لی، اس کے بعد سپر مارکیٹ سے کچھ کھانے کے اجزاء اور سبزیاں خریدیں۔ اور گاڑی واپس فلیٹ کے طرف دوڑائی۔

☆☆☆

www.urdu-novel-bank.com
visit for more novels:

شام کے 4 بجے وہ فلیٹ پر واپس پہنچ چکی تھی۔
اس نے جیسے ہی اندر داخل ہو کر ایللی کو ڈھونڈنے کے لئے نظر گھمائی۔۔ ایللی ایک کونے میں بیٹھی ہوئی تھی، اسے دیکھ کر کمزور سی آواز میں "میاؤں ں" کی اور واپس دم دبا کر بیٹھ گئی۔

یہ دیکھ کر جیسے آفرین کو دلی دکھ ہوا۔ اس کے ساتھ ہی، اس نے فیصلہ کیا کہ وہ اس کی ڈائیٹ کا مکمل خیال رکھے گی، تاکہ ایللی پھر سے صحت مند ہو جائے۔

یہ سوچ کر وہ سارا سامان اٹھائے کچن کے طرف بڑھی۔

URDU NOVEL BANK

اس نے بلی کے لئے فش کے کوفتے بنائے، اس میں گاجریں، اور ابلی ہوئی سبزیاں مکس کیں۔

اس کے بعد اس نے بطور بلی کے سنک کے لئے، کچھ پڈنگ بنائی۔

www.urdu-novel-bank.com
visit for more novels:

شہرام کام سے فارغ ہو کر، شام تک واپس گھر پہنچ چکا تھا۔
کچن میں شیشے کا سلائیڈ ڈور تھا، جس کے دوسری طرف سے آفرین کھانا پکانے میں مصروف نظر آرہی تھی۔۔۔ پہلی بار اسے گھر بھرا بھرا سا لگا۔۔۔ خالی پن کا احساس جو اس سے پہلے اگر اس کے اندر جاگا بھی تھا تب بھی اس نے ظاہر نہیں کیا تھا، لیکن آج۔۔۔۔۔ کچن سے آتی کھانے کی خوشبوئیں اسے واقعی یہ ماننے پر مجبور کر رہی تھیں۔۔۔ کہ گھر صرف عورت کے وجود سے مکمل ہوتا ہے۔۔۔

URDU NOVEL BANK

وہ اسے بنا پلک جھپکائے تکے جا رہا تھا۔ ایک پل کو وہ سبزیاں کاٹ رہی ہوتی، تو دوسرے پل وہ اسے پکار ہی تھی، وہ واقعی اس وقت ماہر شیف لگ رہی تھی، وہ دل سے یہ مان رہا تھا کہ یہ لڑکی کھانا پکانے میں ماہر ہے۔

www.urdu-novelbank.com

Visit for more novels:

کچن کے شیشے کے ڈور کی جھری سے آتی، کھانے کی مزیدار خوشبو اس کی بھوک کو مزید بڑھا رہی تھی۔

شہرام نے نظر گھمائی جب اتفاقاً اس کی نظر ڈائننگ ٹیبل پر پڑی، جہاں چینی کے بادل میں پڈنگ تھی، جس کے اوپر فوڈ کلر سے "ہیلو کٹی" لکھا ہوا تھا، جو یقیناً بلی کے لئے ہی بنائی گئی تھی، لیکن شہرام کی مت ماری گئی۔۔۔ اس وقت بھوک کی وجہ سے اس کی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت مکمل سلب ہو چکی تھی۔ اس نے بنا سوچے سمجھے، پیالا اٹھایا اور ایک اسپون بھر کر منہ تک لایا۔۔۔۔۔ مزیدار خوشبو کے ساتھ ساتھ ذائقہ بھی نہایت اعلیٰ تھا۔ جیسے جیسے وہ کھاتا گیا طلب بڑھتی گئی۔۔۔ اس نے یہ جاننا کہ پڈنگ میں چکن اور دوسرے نامعلوم اجزاء شامل ہیں۔

URDU NOVEL BANK

یہ آج تک کے ویسٹرن ریسٹورانٹ میں کھائی گئی تمام پڈنگز سے یکسر مختلف تھی، بڑی بات یہ کہ اس میں چکنائی کی مقدار بھی کافی کم تھی۔ جو کہ مکمل حفظانِ صحت کے اصولوں کے مطابق تھی۔۔

اس نے منہ بھر بھر کر چمچ لئے۔۔ اور کچھ منٹ میں ہی پیالہ خالی کر دیا۔۔
visit for more novels:

ٹھیک اس وقت آفرین باقی کھانے کی پلیٹر لئے کچن سے باہر آئی۔
 اسے دیکھ کر اس کی آنکھیں سرپرائزنگ انداز میں کھلیں اور پیاری سی مسکراہٹ نے چہرے کا احاطہ کر لیا۔

"تم واپس آگئے۔۔ شامی می۔۔"

پھر یکدم سے اس کی آنکھیں پھٹی پھٹی سی رہ گئیں۔۔ جب اس نے شہرام کے ہاتھ میں بلی کے لئے بنائی گئی پڈنگ کا پیالا دیکھا۔۔
 شہرام نے ساری کھیر کھالی تھی۔
 اوھ گاڈ!، یہ تو بلی کا کھانا تھا۔۔۔

URDU NOVEL BANK

آفرین کی مسلسل حیران نظروں نے شہرام کو تھوڑا سا پزل کیا، وہ دل میں یہ سمجھا کہ آفرین، اسکے اپنی بنائی گئی چیز کھانے کی وجہ سے خوش ہے۔ یہ سوچ آتے ہی اس نے ہلکا سا کھانس کر گلا صاف کیا۔

"تم نے جو پڈنگ بنائی تھی بھت ٹیسیٹی تھی۔۔"

www.urdu-novel-bank.com
visit for more novels:

آفرین بالکل فریز ہو گئی تھی، وہ اس تذبذب میں کھڑی انگلیاں چٹا رہی تھی کہ اگر وہ سچ بتائے گی کہ یہ شہرام کے لئے نہیں بلکہ بلی کے لئے تھی، تو یقیناً وہ اسے غصہ میں قتل ہی کر دے گا۔۔

آخر کافی دیر تک حساب کتاب کرتے آفرین زبردستی مسکرائی۔۔

ہممم۔۔۔۔۔ یہ۔۔۔۔۔ یہ۔۔۔۔۔ مم۔۔۔ میں نے۔۔۔۔۔ اصل میں۔۔۔۔۔ تمہارے لئے بنائی " تھی۔۔۔۔۔ مجھے یہ سن کر خوشی ہوئی کہ تم کو پسند آئی "ساتھ ہی سر ہلایا لیکن مسکراہٹ بے آنکھوں کا ساتھ نہی دیا۔

URDU NOVEL BANK

شہرام نے اس کے کھلتے چہرے اور مسکراتے لب دیکھے تو ناگواری سے کہا "تم کو صرف بلی پر توجہ رکھنی چاہیئے" اس نے آفرین کی خوشفہمی کو اپنی طرف سے جیسے دبانا چاہا تھا۔

جی ہاں، جی ہاں، بالکل -- میں جانتی ہوں "اس نے جلدی سے پیارے تاثرات کے "ساتھ سر ہلادیا۔

میں بس خود کو روک نہیں پائی۔"

اس کی بات پر شہرام بس اسے سرد انداز میں دیکھ کر رہ گیا۔

آفرین بمشکل اپنے پیارے تاثرات برقرار رکھ پائی۔ کیسا آدمی ہے یہ -- "کیا یہ واقعی بھی انسان ہے؟"

خوشقسمتی سے اس وقت ایلی شہرام کے پاس آکر اس کی ٹانگوں سے دم لپیٹ کر اس کے گرد گھومنے لگی۔

URDU NOVEL BANK

شہرام نے جھک کر اسے پیار سے اٹھایا۔۔۔ اور بات بدل کر پوچھا "آج اس نے کیا کھایا
"تھا؟"

فش کے کوفتے بنا کر دیئے تھے۔ یہ سبزیاں پسند نہیں کرتی تو میں نے کچھ گاجریں ڈال
"اکر بنائے، اور اس نے پورے 6 کوفتے کھائیے۔۔۔"

جیسے ہی آفرین نے بات پوری کی، ساتھ ہی اس کے ذہن میں یہ سوچ آئی، کہ ایلہ کی
کھانے کی خواہش عام دنوں سے بڑھ گئی ہے، جب کہ عام دنوں میں وہ کم کھاتی تھی۔

آل رائیٹ۔ "شہرام نے جلدی سے کہا مبادا وہ تجسس میں نہ پڑ جائے کہ ایلہ کی کھانے
کی خواہش عام دنوں سے کیوں بڑھی ہے؟

میں نے کھانا تیار کر لیا ہے، آپ شروع کریں "آفرین نے مڑ کر ٹیبل پر چمچ، کانٹے"
رکھے۔ اور خود بھی کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئی۔

URDU NOVEL BANK

اس نے ،سلاد، بوائے ایگز، مکھن ملے کراؤٹنس بنائے تھے۔) یہ بریڈ کے ٹکڑے ہوتے ہیں جو تلے جاتے ہیں، کرسپی سے، اور سوپ کے ساتھ کھاتے ہیں (ساتھ میں و جیٹیل سوپ،

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

سلاد کی ڈریسنگ دیکھ کر شہرام نے، لاشعوری طور پر، آج تک کے کھائے گئے ریسٹورانٹ کے سلاد سے اس کا موازنہ کیا، تو یہ بات کھلی کہ آفرین کا سلاد دیکھنے میں کافی حد تک سب سے بہترین ہے۔

یہ بہتر ہے کہ رات کو ہلکا پھلکا کھانا کھانا چاہیئے، اور گوشت چاول سے پرہیز کرنی۔" چاہیئے۔ "آفرین نے اس کی حیران نظروں کا مفہوم کچھ اور سمجھ کر جیسے وضاحت دی۔

شہرام سرپرائز ہوا۔

"تم اتنی سی ایج میں ہیلتھ کنسٹائنس کیسے ہو؟"

URDU NOVEL BANK

میرے ڈیڈ کو گیسٹرک پرو بلم تھی، کیونکہ وہ بزنس کی مصروفیات میں اپنی ڈائیٹ کا خیال " نہیں رکھ سکتے تھے، سو میں ہمیشہ ان کے لئے ہلکا پھلکا زود ہضم کھانا بناتی تھی۔ "باپ کا تذکرہ کرتے ہی اس کے لہجے میں افسردگی اتر آئی۔۔

جعفر یزدانی نے اگر اسے محبت نہیں دی تھی تو نفرت سے دھتکارا بھی نہیں تھا۔

شہرام کو اس کے ذاتی مسائل سے کوئی دلچسپی نہیں تھی، اسی لئے خاموشی سے کھانا کھانے لگا۔

کھانا بھترین تھا، اور اس نے طلب سے بڑھ کر کھالیا۔
کھانے کے بعد بے اختیار اس کے منہ سے تعریفی کلمات نکل گئے۔

"زبردست کھانا پکایا۔۔۔ گڈ۔"

تھینک یو "آفرین نے شہرام نے کی ایکٹنگ کی۔"

URDU NOVEL BANK

میں نے چھوٹی عمر سے ہی کھانا بنانا سیکھ لیا تھا تاکہ اپنے ہونے والے شوہر کو اچھا کھانا پکا کر کھلا سکوں، جب وہ شام کو تھکا ہارا گھر آئے۔۔ "ساتھ ہی چور نظر سے اسے دیکھا لیکن شہرام نیچے جھکا گود میں بیٹھی بلی کو پیار سے سہلا رہا تھا۔۔ بنا آفرین کی بات پر توجہ دیئے۔۔

www.urdu-novel-bank.com
visit for more novels:

یہ دیکھ کر آفرین کافی نروس ہوئی۔
اچانک شہرام نے لا پرواہی سے نظر اٹھا کر اسے گم سم بیٹھے دیکھا تو ٹیبل بجا کر اسے متوجہ کیا۔

"کس بات کا انتظار کر رہی ہو؟ برتن اٹھاؤ"

☆☆☆☆☆☆☆☆

آخر یہ جنگلی۔۔۔ ضدی آدمی کہاں سے آیا ہے؟ آفرین کچن میں برتن واش کرتے مسلسل زچ ہوتی، دانت پیس کر سوچ رہی تھی۔۔ اس وقت اسے اپنی خوبصورتی پر بھی شک، ہوا۔۔ وہ کچن سے فارغ ہو کر آئیے میں خود کو ایک نظر ضرور دیکھنا چاہتی تھی

URDU NOVEL BANK

شہرام نے ڈائنگ ٹیبل سے اٹھ کر، اسٹیڈی روم میں جانے کے ارادے سے قدم بڑھائے۔ تبھی اس کی نظر لیونگ روم کے صوفے پر الٹے پڑے ریسپی بک پر پڑی جس پر ٹاٹل صاف نظر آ رہا تھا "فوڈ رسیپیز فار پریگنٹ کیٹس"۔ وہ پریشان ہوا، تو کیا آفرین جان گئی کہ ایلی پریگنٹ بلی ہے؟

www.urdu-novel-bank.com
visit for more novels:

اتفاقی طور پر، آفرین کچن سے برتن واش کر کے واپس آ گئی۔ جب اس نے شہرام کو کتنا بچہ تھامے اسکے اوراق پلٹتے دیکھا۔۔ ایک پل اس کی سانس تھم سی گئی۔۔ اگر اس نے 'پڈنگ والی رسیپی دیکھ لی تو۔۔۔۔

وہ جلدی سے آگے آئی۔۔ اور یکدم جیسے وضاحت دی

ایکچوٹی۔۔۔ وہ میں آج پیٹ شاپ پر گئی تھی، تاکہ بلیوں کے ہاضمے کے لئے بھتر فوڈ" کی معلومات لے سکوں، شاپ کیپر نے یہ بک دیا، کہ اس میں غذائیت سے بھرپور رسیپیز ہیں، جو ایک پریگنٹ بلی کے معدے کے لئے بھی مفید ہو سکتیں۔۔ تبھی میں یہ لے آئی۔

وہ جیسے ہی، عادت کے مطابق کتابچہ کے اوراق پلٹتا جا رہا تھا، ایک جگہ پر اس کی نگاہیں جیسے چپک گئیں۔ جانی پہچانی سی تصویر، اور ساتھ ہی اس کی ترکیب، اچانک ہی اس کے وجہ تاثرات عجیب سے ہوئے۔ چہرہ رنگ بدلتا جا رہا تھا۔

آفرین تو جیسے یہ سن کر اپنی جگہ فریز ہو گئی۔

URDU NOVEL BANK

ایک کرنٹ سا آفرین کے وجود میں دوڑا۔ وہ اس کی غمض بھری نظروں سے کانپی تھی۔ وہ بھول گئی تھی کہ اس نے کچھ دیر پہلے پڈنگ اس بک سے دیکھ کر ہی بلی کے لئے بنائی تھی۔

www.urdu-novel-bank.com
visit for more novels:

آھھ۔۔۔۔ بات یہ ہے کہ ۔۔۔۔ "وہ ہچکچا کر چپ ہو گئی۔"

تم ہر وہ چیز میرے لئے بنا سکتی ہو، جو مجھے ٹیسی لگے۔ "شہرام نے اسے دیکھ کر تلخ" لہجے میں کہا۔

اسے یہ سوچ کر ہی متلی ہو رہی تھی کہ اس نے کچھ دیر پہلے جو مزیدار پڈنگ بڑے شوق سے منہ بھر کر کھائی تھی وہ اصل میں بلی کے لئے بنائی گئی تھی۔۔ اتنا بیوقوف کیسے بن سکتا تھا وہ؟

آفرین بالکل بے بسی سی محسوس کرنے لگی، کہ کیا صفائی دے؟

URDU NOVEL BANK

اصل میں ، میں نے ایلے کے لئے بنائی تھی، لیکن تم نے بنا پوچھے کھالی، یہی نہیں " بلکہ اسے مزیدار بھی کہتے رہے۔ اس پل مم --- میں ڈر گئی کہ اگر تم کو سچ بتایا تو تم مجھ پر غصہ کرو گے، بس۔۔۔۔ اسی لئے خاموشی میں عافیت جانی۔ "وہ مجرم کی طرح نظر جھکائے صفائی دیئے جارہی تھی۔

www.urdu-novel-bank.com
visit for more novels:

!!!!!! آفریبین۔"

شہرام دانت پیس کر چینخا۔

اپنی زندگی کے اٹھائیس سالوں کے دوران یہ پہلی بار تھا، جب اس کا دل شدت سے چاہا کہ وہ ایک عورت کو بری طرح مار لگائے۔

اس کے اس طرح سے خود پر چینیخنے سے آفرین نے گردن اٹھا کر چونک کر اسے دیکھا۔ دیکھو۔۔۔ میں نے رسیپی کتاب سے دیکھ کر پڈنگ بنائی تھی جو کہ مکمل غذائیت سے " بھرپور تھی، اور۔۔۔۔ اس میں جانی نقصان بالکل نہیں ہے "آفرین کو سمجھ میں نہیں آ رہا تھا وہ کیا کہے۔

جب وہ پڈنگ اتنی ہی غذائیت بھری تھی تو تم نے خود کیوں نہیں کھائی؟ "شہرام نے" اپنا غصہ اور خفت اس پر الٹنا شروع کر دیا۔

www.urdu-novel-bank.com
visit for more novels:
آخ، مم۔۔۔ مجھے وہ بالکل بھی ٹیسی نہیں لگی تھی۔ "آفرین نے ابکائی کی طرح منہ" بنایا۔۔۔ کمال ہے ایک تو غلطی بھی خود کی اوپر سے غصہ بھی۔۔۔ حد ہے۔۔۔

اچھا کیا، آفرین۔۔۔ ویل ڈن "شہرام نے دانت کچکچائے۔" آفرین کے طرف اشارہ کرتے ہوئے، شہرام نے جب یہ دہرایا کہ وہ کس طرح کھانے کی تعریف کر رہی تھی، وہ اتنا مشتعل ہوا کہ چہرے کا رنگ ہی سرخ پڑ گیا۔۔۔

آفرین چاہ رہی تھی کہ اسے اپنی بات سمجھائے لیکن۔۔۔ شہرام بڑے بڑے قدم اٹھاتا غصہ میں تن فن کرتا اسٹیڈی روم میں جا کر زوردار انداز سے دروازہ بند کر دیا۔

URDU NOVEL BANK

(اوھ نو۔۔ وہ تو شدید ناراض ہو گیا۔)

آفرین کے دماغ نے جیسے کام کرنا بند کر دیا۔

وہ تو یہ فیصلہ کر چکی تھی کہ اس بار یہاں رہتے ہوئے اسے خوش رکھنے کی کوشش کرے گی۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

لیکن، وہ اسے، انجانے میں بھی ناراض کر چکی تھی، جب کہ وہ ایک گھنٹہ پہلے ہی گھر آیا تھا۔

ایزد کی مامی بننے کا مرحلہ اسے بھت دشوار لگنے لگا۔۔ یہ ایک طویل سفر تھا بھت طویل۔۔ اس کی ضد نے اسے کہاں لاکھڑا کیا تھا؟ وہ واقعی صحیح معنوں میں پریشان ہوئی۔ دس منٹ بعد آفرین نے بے شرم بن کر اس کے اسٹیڈی روم کا دروازہ ہولے سے کھٹکایا۔

دفع ہو جاو "اندر سے شہرام کی گرج دار آواز نے دروازے کی جھریوں سے گزر کر آفرین“ کے دل کو کانپنے پر مجبور کیا۔ اس نے سختی سے ڈر کر اپنی آنکھیں بند کیں۔

URDU NOVEL BANK

اب جب تک وہ غصہ میں ہے وہ بس انتظار کر سکتی تھی، تاکہ وہ اس سے دوبارہ بات کر سکے۔

وہ اپنے روم میں گئی۔۔ اور پہلے ہاتھ لیا، اور ایک پیارا سا ڈریس نکال کر پہنا۔ اور اپنے لمبے کالے، سلکی بال کھول کر کندھے پر بکھیر دیئے۔

جب خود کو تیار ہو کر آئیے میں دیکھا تو شرارت سے، خود کو ایک آنکھ ماری، وہ کافی خوبصورت لگ رہی تھی، اسے اپنی خوبصورتی پر فخر سا ہوا۔۔

سفید، برف کی سی رنگت، ملائم اسکن۔ اور لمبی گہری آنکھیں، بڑی بڑی پلکیں جس پر سایہ فگن رہتی تھیں۔۔ اس نے پلکیں جھپکا جھپکا کر خود کو دیکھا۔۔ اسے خود پر یقین تھا، اس کی ظاہری خوبصورتی شہرام کو ضرور اپنا اسیر کرے گی۔۔۔

یہ تم کیا کر رہی ہو؟ "اچانک پیچھے سے ایک آدمی کی بھاری آواز گونجی۔"

آفرین ڈر کر کانپی۔ اور۔ ڈرتے ڈرتے جب دیکھا تو شہرام پیچھے کھڑا اسے طنزیہ نظروں سے گھور رہا تھا۔ اس کے ہاتھ میں کافی کا مگ تھا۔۔ شاید وہ اپنے لئے کافی بنانے باہر آیا تھا۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

یہ کب آیا؟ اس نے اس کے قدموں کی آواز کیوں نہیں سنی؟؟

وہ۔۔۔ م۔۔ میں "آفرین نے بمشکل تھوک نگلا۔۔"

دراصل میں پریکٹس کر رہی تھی کہ تم سے فلرٹ کیسے کروں، "میں نے خود کو آئیے میں" دیکھا تو کافی اٹریکٹڈ پایا، "وہ شرمندگی سے انگلیاں مروڑتی سچی بات بتا گئی۔۔ آخر بیوی تھی۔۔ کیوں ڈرتی؟

یہ سن کر شہرام کے پاس جیسے الفاظ ہی نہ بچے۔۔ بے شک، اس کی بے شرمی ایک اور نئی سطح پر پہنچ گئی ہے۔

URDU NOVEL BANK

اس کے باوجود، شہرام کو تسلیم کرنا پڑا کہ اس عورت کا بنا میک کے چہرہ بھی واقعی فریش اور خوبصورت تھا۔ یہاں تک کہ خوبصورت خواتین سے بھرے ہوئے شہر کینبرا میں، شاید ہی کوئی ایسی عورت ہوگی، جو قدرتی طور پر خوبصورت ہو، جیسی کہ آفرین تھی۔

مجھے صرف تمہارا دکھاوا ہی نظر آتا ہے "شہرام جھلا کر طنز یہ کہتے ہوئے باہر مڑ گیا۔۔۔"

آفرین جلدی سے اس کے پیچھے بھاگی۔

کیا تم ابھی تک ناراض ہو؟ "مجھے ایسا کیا کرنا چاہیئے جس سے تمہارا غصہ اتر جائے؟"

دیکھو میں اس کے لئے بلی کی کھیر بھی کھالوں گی۔۔۔ ٹھیک ہے۔؟

وہ اس کی بات پر رکا۔۔۔ اور کچن کے کینبٹ سے بلی کے کھانے کا پیکٹ نکالا۔ اور اس کے آگے کیا۔ "میرا غصہ تب تک نہیں اترے گا جب تک تم یہ سارا نہیں کھاتی۔" انداز سرد سا تھا۔

آفرین تو جیسے یہ سن کر شاک میں چلی گئی۔ اتنا ظالم کیسے ہو سکتا یہ آدمی؟ آفرین نے اسے پڈنگ جان کر نہیں کھلائی تھی۔ نہ ہی زور بھرا تھا۔۔۔ یہ شہرام کی اپنی غلطی تھی جو بنا پوچھے۔۔۔ کھیر کھائی۔۔۔ اور اب اس کا الزام بھی آفرین کے کھاتے میں ڈالا۔۔۔ اب اس

URDU NOVEL BANK

کی ضد تھی کہ آفرین بھی اس کی طرح کیٹ فوڈ کھائے تاکہ وہی کیفیت محسوس کرے۔۔
وہی تکلیف اسے ہو۔۔ جیسی شہرام کو ہوئی۔۔

یہ۔۔۔ یہ بہت مختلف ہے۔۔۔ میں نے پڈنگ میں مختلف اجزاء ملا کر اسے ٹیسیٰ " پکایا تھا۔۔ تم کو وہ ٹیسیٰ ہی لگی تھی۔۔ جب کہ یہ۔۔۔ " وہ ہچکچائی۔

شٹ اپ۔ "شہرام کا چہرہ، اپنے ساتھ ہونے والے واقعے کے تذکرے پر ڈارک ہوا۔"

ڈونٹ وری، مروگی نہیں، اس میں گوشت، اور مچھلی کے اجزاء شامل ہیں۔ "وہ اس پر" مسلسل طنز کر رہا تھا۔۔

اوہ، ہاں۔۔۔ ویسے۔۔۔ اس میں پری بائیوٹکس بھی ہیں، جو تمہارے ہاضمے کے نظام" کو بہتر بنا سکتے ہیں۔ نیز۔۔۔ اس میں، ٹورین، کیلشیم، آئرن اور زنک بھی، جو تمہارے "جسم کو مضبوط بنا سکتے ہیں۔ واو۔۔ کتنا غذائیت بخش وہ اسے دیکھ کر، مزے سے کیٹ فوڈ کے فوائد گنوا رہا تھا۔

URDU NOVEL BANK

اس کی بات پر، آفرین دل ہی دل میں سخت غصہ ہوئی۔۔ اگر یہ اتنا ہی غذائیت بخش ہے تو میرے ساتھ تم کیوں نہیں کھاتے یہ کیٹ فوڈ؟ آخ، کتنا بچکانہ ذہن کا شخص ہے۔

آفرین کی مجبوری تھی کہ اس کے رویے کو برداشت کرے، تاکہ وہ ایزد کی مامی بن سکے۔

آفرین نے مرے مرے کانپتے ہاتھوں سے ڈبہ پکڑا اور خود ہی اسے پیالے میں ڈالا۔۔ اس نے چند نوالے بے دلی سے لئے۔۔ پھر اسے اس کا ذائقہ ناقابل بیان لگا۔

شہرام بالکل بھی یہ توقع نہیں کر سکتا تھا کہ وہ اتنی آسانی سے اور مزے سے کیٹ فوڈ کھائے گی۔

وہ واقعی اسے کھا رہی تھی تاکہ شہرام کا غصہ اتر جائے۔

ٹیسٹ کیسا ہے؟ "شہرام حیرانی سے اسے دیکھ کر پوچھنے لگا۔"

URDU NOVEL BANK

مکمل --- ٹیسی --- کیا تم میرے ساتھ کھانا چاہو گے؟ اس نے برا مانے بغیر جواب "دیا۔۔۔ ارد گرد کا ماحول اچانک ہی جیسے سرد ہو گیا۔ جیسے ہی اس نے بات ختم کی۔۔۔ شہرام نے اس کے پیالے میں کیٹ فوڈ اور ڈالا۔۔۔ اور طنزیہ مسکراہٹ سے کہا "واقعی۔۔۔ تو پھر اور کھاؤ نا۔ اگر یہ تمہیں اتنا ہی مزیدار لگ رہا ہے۔۔۔ لیٹ مور۔۔۔ شاباش۔"

آنح، کاش یہ آدمی برباد ہو۔۔۔ آفرین دل میں اسے بد دعائیں دینے لگی۔۔۔

بالآخر، اس رات آفرین کو شہرام کی نظروں کے گھور کے اندر، سارا کیٹ فوڈ کھانا پڑا۔

گریٹ جاب۔۔۔ "شہرام نے اپنے ہاتھ جھاڑ کر، پینٹ کی جیب میں ڈالے اور اطمینان "سے اپنے کمرے کے طرف بڑھ گیا۔

URDU NOVEL BANK

کمرے میں داخل ہو کر اس نے یونہی جب اسے مڑ کر دیکھا، آفرین منہ پر ہاتھ رکھے ابکائیاں روکتی اپنے کمرے میں بھاگتی جا رہی تھی۔

، اس کی سیاہ آنکھیں طنز کے احساس سے چمکیں جب اس نے ابکائیوں کی آواز سنی ساتھ ہی، دانت صاف کرنے کی آواز سنائی دی۔

بلی کے ناپسندہ کھانے کی وجہ سے، آفرین پوری رات اچھی طرح سو نہیں سکی۔ جب اگلے دن وہ بیدار ہوئی تو اس کو اپنے منہ سے ابھی تک مچھلی کی بو آرہی تھی، اس کا جی بری طرح متلایا۔

بد قسمتی سے، اسے شہرام کے لیے ناشتہ تیار کرنے کے لیے جلدی اٹھنا پڑا۔ آفرین نے جیسے خود سے قسم کھائی۔ کہ وہ اس بدمعاش شخص کو خود سے محبت کرنے پر ضرور مجبور کر دے گی۔ جب وہ اس کی محبت میں ہار جائے گا۔ تب وہ اسے اپنے قدموں تلے روند کر آگے بڑھ جائے گی، اس طرح وہ اس سے بدلہ لے گی۔۔۔ ڈن

☆☆☆☆☆☆☆☆

URDU NOVEL BANK

شہرام جب روٹین کے مطابق مارنگ رن سے واپس آیا تو یہ دیکھ کر اسے حیرت کا جھٹکا لگا تھا، ٹیبل انواع و اقسام کی ڈشز سے بھری ہوئی تھی۔۔ آفرین نے جیسے اس کی ناراضگی دور کرنے کے لئے ناشتے میں کافی اہتمام کیا تھا، -

تم۔۔۔۔ "شہرام حیرت سے بھری ہوئی ٹیبل دیکھ کر آفرین کو نا سمجھی سے دیکھ کر کہا۔"

شامی، مجھے بہت دکھ ہوا کہ تم نے رات غلطی سے کیٹ پڈنگ کھالی۔ اسی لئے میں "نے یہ سب تمہارے لئے بنایا ہے۔

آفرین نے اسے سوچ میں ڈوبا دیکھ کر پورج اس کے آگے کی۔

شہرام کے چہرے پر عجیب قسم کے تاثرات ابھر آئے۔ "کوئی بات نہیں، اس کی سزا رات تم کو مل چکی ہے۔

بولتے ہوئے، آفرین نے اپنے گلے میں کچاو محسوس کیا تھا، کیونکہ رات اس نے کافی الٹیاں کی تھیں۔۔ جس وجہ سے درد تھا۔

URDU NOVEL BANK

"کیٹ فوڈ کھا کر، میں سچ میں کافی گھبرا گئی تھی۔"

شہرام نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔ نظر زمین پر جمائے کھڑا رہا۔

"کیا تم آج کام پر جاو گی؟ تو میں تم کو چھوڑتا جاؤں گا۔"

ناشتے کے بعد کمرے کے طرف جاتے ہوئے شہرام نے خود ہی اس سے پوچھ لیا۔۔۔

آفرین اس کی خود سے کی گئی آفر پر واقعی حیران ہوئی تھی۔ لیکن جلد ہی خود پر قابو پالیا۔

نہیں! ایکچوٹلی۔۔۔ مجھے کمپنی سے نکال دیا گیا ہے۔" اس کی آواز میں افسردگی تھی۔۔۔"

شہرام کی پیشانی پر پڑنے والے بلوں سے صاف عیاں تھا کہ اسے یہ بات ناگوار گزری

ہے۔۔۔ شہرام کو یہ بتایا گیا تھا کہ وہ اپنی خاندانی کمپنی میں کام کرتی ہے۔ اس کے اور

یزدانی فیملی کے تعلقات میں کشیدگی دکھائی دے رہی تھی۔ "آل رائیٹ، تو پھر تم گھر پر

"رہ کر ایلی پر توجہ دو

اففف، وہ بالکل بھی گھر پر رہ کر اپنا وقت بلی پر ضیاع نہیں کرنا چاہتی تھی۔

URDU NOVEL BANK

میں کہیں اور جاہ کرنے کا فیصلہ کر چکی ہوں۔ لیکن پریشان مت ہو، میری نوکری ایلی " کی دیکھ بھال کی راہ میں رکاوٹ نہیں بنے گی۔

واٹ ایور، "شہرام شانے اچکا کر بڑبڑاتا ہوا گھر سے نکل گیا۔"

www.urdu-novel-bank.com
visit for more novels:

☆☆☆☆☆☆

اگلے کچھ دنوں تک، آفرین نوکری کی تلاش میں مصروف رہی۔

کافی ساری کمپنیاں تھیں۔ جہاں انٹیریئر ڈیزائنرز یا آرکیٹیکچر کی جگہیں خالی تھیں۔

تاہم، اپنے بیک گراؤنڈ کو مد نظر رکھتے اس نے اپنا سابقہ تجربہ خفیہ ہی رکھا۔ جب کہ کافی کمپنیاں اس کی کم عمری کی وجہ سے اسے بطور اسسٹنٹ رکھنا چاہتی تھیں۔

آخر، ایک غیر معروف "امپیریئل ڈیزائنرز" نامی کمپنی میں اسے نوکری مل گئی۔

Visit For More Novels: www.urdu-novel-bank.com

URDU NOVEL BANK

کمپنی چونکہ ابھی شروعاتی مرحلے میں تھی، اس کے دو ڈیزائنر تھے، تو ابھی وہ صرف معلوماتی کتابچے تقسیم کرنے کا کام کر رہے تھے۔۔۔ یہ پہلی بار تھا کہ وہ ایسا کام کر رہی تھی۔ کچھ راہگیر اس کے پرچے قبول کر لیتے تھے لیکن اکثر نہیں کرتے تھے، لوگ اس طرح گزر جاتے تھے جیسے وہ انہیں نظر ہی نہ آرہی ہو۔

www.urdu-novel-bank.com
visit for more novels:

کچھ گھنٹوں میں ہی کھڑے کھڑے گرمی سے اس کا پورا وجود پسینے میں نہا چکا تھا۔ دھوپ کی تپش سے گال سرخ اناری ہو چکے تھے۔

اگرچہ خزاں کا موسم تھا، لیکن آج غیر معمولی طور پر حبس تھا۔

اس وقت ایک سیاہ لیمبورگنی اس کے سامنے رک گئی۔ یہ اس کے لئے حیران کن تھا کیونکہ یہ گاڑی ایزد کی تھی۔

آئی، تم یوں راستے پر کھڑی لیفلیٹس کیوں تقسیم کر رہی ہو؟ "آبلش پسینجر سیٹ سے اتر" کر اس کے پاس آئی۔

URDU NOVEL BANK

آفرین کے دل میں گرہ لگ گئی تھی۔۔۔ ایزد نے ایک بار اس سے کہا تھا، اس پیسینجر سیٹ پر صرف تمہارا حق ہے۔۔ اور آج۔۔ آبلش اس کی جگہ کی حقدار بن بیٹھی تھی۔
'!قسمت کی ستم ظریفی'

www.urdu-novel-bank.com
visit for more novels:

تو۔۔۔؟ مجھے کہاں ہونا چاہیئے؟ "یزدانی گروپ؟۔۔ آفرین طنزیہ مسکرائی۔"

"آبلش نے لب بھینچ لئے جیسے وہ کافی اپ سیٹ ہو، "میرا یہ مطلب نہیں تھا۔۔۔۔۔"

یہ تم آبلش سے کس لہجے میں بات کر رہی ہو؟ "ایزد گاڑی سے باہر نکل آیا اور غصے"
میں دروازہ زور سے بند کیا۔۔۔ "خود کو ایک نظر دیکھ لو ذرا۔۔ ایک خاندانی لڑکی ہوتے
ہوئے بھی تم سڑکوں پر کس طرح کا گھٹیا کام کر رہی ہو؟ کیا خود پر شرم محسوس نہیں
ہوتی؟"

URDU NOVEL BANK

آفرین نے نظر اٹھا کر اس کے وجہ چہرے کے تاثرات دیکھے جہاں نفرت اور حقارت تھی، اس کا دل دکھ سے بھر گیا۔

میں شرمساری محسوس کروں۔۔۔۔۔ لیکن کیوں؟ میں نے دوسروں کے حق پر ڈاکہ تو نہیں ڈالا۔۔۔۔۔ ایمانداری کے ساتھ پمفلٹ تقسیم کر رہی ہوں۔ "ایزد کی آنکھوں میں، دیکھ کر آفرین نے چبا چبا کر ایک ایک لفظ ادا کیا، اس کے الفاظ تیکھے تھے، کڑوے تھے لیکن سچے تھے۔

ایزد کا مطلب یہ ہرگز نہیں تھا "آلش نے جلدی سے ایزد کے طرف سے صفائی دی۔" اس کا مطلب ہے کہ تم کو ایسا کوئی کام نہیں کرنا چاہیے۔ آئی۔۔۔۔۔ کمپنی میں واپس آؤ۔۔۔۔۔ دیکھو، ہم نے ابھی ایک پرتعیش اسٹوڈیوز کے حوالے سے میڈلن گارڈن کے ڈویلپر کے ساتھ رینویشن کا معاہدہ کیا ہے۔ ہم ایک ہزار سے زائد سوئٹس کا معاہدہ کر رہے ہیں، اس کا منافع بھی لاکھوں سے زیادہ ہو سکتا ہے۔ آؤ۔۔۔۔۔ میری مدد کرو۔ کیا ہم

URDU NOVEL BANK

بہنوں کو اپنی کمپنی کو بھتر بنانے کے لئے۔۔۔۔۔ مل کر کام نہیں کرنا چاہیے؟" آلبش کی اداکاری عروج پر تھی۔ جیسے اس سے بڑھ کر کوئی آفرین کا خیر خواہ ہی نہ ہو۔

آفرین جو پہلے ہی سے ایک گھنٹے تک تیز دھوپ میں کھڑی پریشان ہو رہی تھی، مزید پریشان ہو گئی۔ تپ کر بولی۔

کیا تم منٹ منٹ میں منافق بن کر تھکتی نہیں؟ کیا تم میری جان نہیں چھوڑ سکتی؟" مجھ میں اب واقعی، تمہارے ساتھ بحث کرنے کے لئے انرجی نہیں۔

ویٹس انف۔۔۔۔۔، ایزد آفرین کی تلخ باتوں پر دھاڑا۔

آلبش تمہارے ساتھ، مہربانی کر کے مدد کے لئے ہاتھ بڑھا رہی ہے الٹا تم اسے غلط" "!!! انداز میں لے رہی ہو؟ مجھے یقین نہیں آ رہا۔۔۔ آئی۔

"میں۔۔۔؟"

URDU NOVEL BANK

آفرین کو لگا اس کے کانوں نے غلط سنا۔۔۔ چیخ کر بولی "کیا تم اندھے ہو گئے ہو؟ یہ نہیں دیکھ پارہے کہ کس قسم کی عورت ہے یہ؟ کیا ہم دونوں اس عورت کی وجہ سے الگ نہیں ہوئے؟"

اس کی بات پر ایزد بھی تیز ہوا۔ "آبش مجھ سے حد سے زیادہ محبت کرتی ہے۔۔۔۔۔ جب کہ تم صرف الزامات لگاتی ہو، ہر بات کا غلط مطلب لیتی ہو۔"

آل رائیٹ۔۔۔۔۔ مائے لوڈز ناٹ کمپیئر ٹو ہرز، گیٹ آؤٹ آف مائے سائیٹ رائیٹ" ناؤ۔ "آفرین کی برداشت ختم ہو گئی۔۔ اس نے لیف لیٹریٹز (کٹانچے) غصہ میں ان دونوں پر پھینک دیئے۔

پاگل عورت!"۔۔۔ ایزد نے ناگواری اور حقارت سے اسے دیکھ کر کہا اور آبش کے آگے "آکر اسے تحفظ فراہم کیا۔۔۔ اور آفرین کو دھکا دے کر آبش سے دور کیا۔۔ جس وجہ سے آفرین سنبھل نہ پائی اور نیچے روڈ پر گر گئی۔ سارے کٹانچے۔۔ ادھر ادھر گر کر بکھر گئے۔

URDU NOVEL BANK

آفرین نے آنسو بھری آنکھوں سے سر اوپر اٹھایا۔۔ ایزد آبلش کو کمر سے تھام کر گاڑی میں بیٹھا رہا تھا۔۔ آبلش نے بیٹھ جانے کے بعد آفرین کو طنزیہ مسکرا کر، ہونٹ سکڑ کر ایک آنکھ ونک کی۔

آفرین یہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ ایزد آبلش کے طرف سے اس طرح اسٹینڈ لے گا

اس سے صاف ظاہر تھا کہ ان دونوں کے بیچ فاصلے حد سے زیادہ بڑھ چکے ہیں۔

آفرین نے اس سے پہلے، کبھی شکست محسوس نہیں کی تھی، لیکن اس وقت اسے ایسا لگا جیسے اس نے سب کچھ کھو دیا ہو۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

شہرام اس وقت کورٹ سے فارغ ہوا تھا اور اب راستے پر کھڑا ٹریفک لائیٹ سبز ہونے کا انتظار کر رہا تھا جب یونہی بے ارادہ اس کی نظر سائیڈ پر گئی۔۔ ایک عورت سفید شرٹ میں نیچے جھکی کتابچے سمیٹ رہی تھی۔ وہ اسے دور سے پہچان چکا تھا۔۔ وہ حیران ہوا تھا۔۔ کیونکہ آفرین نے صبح یہی کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ لائیٹ سبز ہوئی اس نے فوراً گاڑی یو ٹرن کی۔۔ اور روڈ سائیڈ پر کھڑی کر دی۔

وہ اس کے قریب پہنچ چکا تھا۔۔ اور جھک کر اس کی کتابچے سمیٹنے میں مدد کرنے لگا۔۔
 آفرین سمجھی ایزد واپس آیا ہے۔۔ نم مگر بھاری آواز میں بڑبڑائی۔
 "مجھے تنہا چھوڑ دو۔۔۔۔۔۔ میں بالکل بھی تمہاری شکل دیکھنا نہیں چاہتی۔"

کہتے ساتھ اس نے جیسے ہی نظریں اٹھائیں۔ اگرچہ اس کی نظر آنکھوں سے بہنے والے
 آنسوؤں سے دھندلا گئی تھی، لیکن اس نے اس کے نقوش سے پہچان لیا کہ شہرام ہے۔
 اس کے چہرے پر حیرت کے رنگ چھا گئے۔

"شہرام۔۔۔۔۔۔ سُوری۔۔۔۔۔۔"

اس کے ہونٹ حیرانگی سے ہلے تھے۔

شہرام کے بھویں سکڑ گئیں۔۔ آج سے پہلے وہ اسے پیار سے "شامی" بلاتی تھی۔ اور آج
 اس نے اسے مکمل نام سے بلایا تھا۔۔ اسے واقعی عجیب لگا۔

URDU NOVEL BANK

کس نے رلایا ہے تمہیں؟ "شہرام اس کی متورم خوبصورت آنکھیں دیکھ کر حیران ہوا۔۔۔"

آنکھوں کی سوجن اس کے زیادہ رونے کی گواہ تھی۔

آج سے پہلے اس عورت نے اس سے بدتمیزی سے ہی بات کی تھی لیکن آج اسے روتے دیکھ کر وہ عجیب سے احساسات میں گھر چکا تھا۔

آفرین نے دل ہی دل میں دانت پیس کر، شہرام کو برا بھلا کہا تھا ('یہ سب تمہارے اس بدتمیز بھانجے ایزد کی وجہ سے ہوا ہے۔ کیا اس کو کسی نے تمیز نہیں سکھائی؟ وہ (خود غرض شخص ہے۔۔۔۔ اور بے وفا ہے، اور اس کا دماغ بھوسے سے بھرا ہوا ہے۔

تاہم، وہ سچ کو خود اچھی طرح جانتی تھی "میں۔۔۔۔ وہ۔۔۔ کسی نے میرے پفلٹ نیچے گرا دیئے تھے۔" آفرین نے آنکھ چراتے ہوئے جیسے اصل بات چھپائی۔

URDU NOVEL BANK

اسے توقع نہیں تھی کہ وہ آج ایک نئے روپ میں، اسے سڑک پر کھڑے ہو کر کتنا بچے تقسیم کرتے دیکھے گا۔ اسے اپنی تفتیش سے یہی معلوم ہوا تھا کہ یہ لڑکی لاڈپیار جیسے ماحول میں پروان چڑھی ہے۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

تم نے نیو ساؤتھ ویلز یونیورسٹی سے گریجویشن کرنے کا دعویٰ کیا تھا، لیکن اب تم یہ "کس قسم کا کام کر رہی ہو؟

اس کی بات پر آفرین شرمسار ہو گئی۔

میں میلبورن تھیٹر اور ہوائی اڈے کی ڈیزائننگ میں شامل تھی۔"

اس کے علاوہ، مجھے پروجیکٹ مینجمنٹ کا بھی تجربہ ہے، لیکن لوگ میری کم عمری کی وجہ سے مجھ پر یقین نہیں کرتے۔۔۔ دوسری وجہ میں خود بھی اپنی پہچان یزدانی خاندان کی حیثیت سے نہیں چاہتی۔

یہی وجہ ہے کہ میں یا تو صرف ایک بڑی کمپنی میں اسسٹنٹ کے طور، یا کسی چھوٹی کمپنی میں ڈیزائنر کی جاب کا ہی انتخاب کر سکتی ہوں۔ "وہ تاسف بھرے لہجے میں بولتے ساتھ ساتھ کتنا بچے بھی سمیٹ رہی تھی جو ادھر ادھر پھیل چکے تھے۔۔

کیا تم یزدانی گروپ میں واپس نہیں جانا چاہتی؟ "شہرام نے جیسے جاننا چاہا۔"

آفرین نے سر نفی میں ہلایا۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

نہیں۔۔۔۔۔ دوسروں کی مدد پر انحصار نہیں کرنا چاہتی، میں خود اپنی مدد آپ کے اصولوں پر یقین رکھتی ہوں "اس کے لہجے میں ارادے کی پختگی جھلک رہی تھی۔ شہرام سوری اس کی بات سن کر، واقعی حیران ہوا۔ جس ماحول میں وہ پروان چڑھا تھا، اس نے بہت سے لوگوں کو شہرت اور دولت کے پیچھے بھاگتے اور لڑتے دیکھا تھا۔ اس نے آج پہلی بار آفرین کے منہ سے سب سے الگ زندگی جینے کا نظریہ سنا تھا۔۔۔ اسے وہ سب سے منفرد لگی تھی۔۔۔

شہرام نے گہری نظر سے اس خوبصورت لڑکی کے طرف دیکھا۔۔۔ جو کتنا بچے سمیٹنے کے لیے جھکی ہوئی تھی۔ پہلی بار۔۔۔۔۔ زندگی میں پہلی بار، اس نے اس کے لئے بالکل نئے

URDU NOVEL BANK

زوائے سے سوچا تھا۔۔۔ دل کے کسی کونے میں اس لڑکی کے لئے احترام کا احساس جاگا تھا۔

ان کو یہیں رہنے دو۔۔۔ "شہرام نے اسے کتنا بچے سمیٹنے سے روکا۔"

میں انہیں یونہی نہیں چھوڑ سکتی۔۔۔۔۔ "لب بھیج کر اس نے اپنا سرنفی میں بائیں"

سے دائیں ہلایا۔

ٹھیک اسی وقت، ایک خوبصورت ہاتھ نے پتلی انگلیوں کے ساتھ اس کے سامنے ایک پرچہ اٹھایا۔

چلو میں بھی تمہاری مدد کرتا ہوں "۔ شہرام نے پیشکش کی اور جھکا۔ پفلٹ اٹھانے کے"

لیئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے اس کی آستین سے گھڑی جھانک رہی تھی۔ یہ ایک ایسا برانڈ تھا جو آفرین نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔

وہ حیران ہوئی۔ ایسی گھڑیاں صرف مشہور شخصیات ہی پہن سکتی تھیں۔

اس نے ایک اور نظر اس پر ڈالی۔ نگاہ اس کی دراز ٹانگوں پر پڑی، نیوی بلیو پیٹ، اس کے جھکنے سے کھینچ سی گئی تھی جس سے اس کی دراز ٹانگیں خوبصورت دکھائی دے رہی

URDU NOVEL BANK

تھیں۔ اس کی ٹانگوں پر نظر پڑنے کے ساتھ ہی اس کے تصور میں وہ رات چلی آئی جب غلطی سے ٹاول اس کے ہاتھ میں آگیا تھا۔۔ شرم سے اس کے رخسار سلگنے لگے۔۔ اففف وہ یہ کیا سوچ رہی ہے؟ اجھر جھری سی لے کر اسے اپنی سوچ پر سخت شرمندگی ہوئی۔

www.urdu-novel-bank.com
Visit for more novels:

اچانک ہی شہرام کی نظریں اس کے سرخ رخساروں پر پڑی تو وہ حیران ہوا۔ "کیا ہوا؟ یہ تمہارے گال اتنے سرخ کیوں ہو رہے؟"

میں۔۔۔۔ میں۔۔۔۔ اوہ۔۔۔۔ ہاں!۔۔۔ گرمی بھت ہے۔۔۔ ہو سکتا ہے سورج کی تپش کی وجہ سے ہو، "آفرین ہچکچائی تھی۔ جلدی سے اپنی نظر پھیر لی۔ اور گال تھپتھپائے۔

جا کر وہاں سایہ میں کھڑی ہو جاو۔ "شہرام نے سامنے شیڈ کے طرف اشارہ کیا۔"

اٹز فائن۔ "آفرین نے یکدم سر نفی میں ہلا کر اس کی پیشکش رد کی۔"

URDU NOVEL BANK

یہ اس کی توقع کے بالکل الٹ تھا، شہرام جیسا ڈیول اتنا مہربان کیسے ہو سکتا کہ اس کے لئے فکر مند ہو؟

اس وقت آفرین نے محسوس کیا کہ اس کا سر چکرا رہا ہے، ابھی اس نے ایک قدم ہی اٹھایا تھا کہ اپنے وجود کو چکرا کر گرنے سے روک نہیں سکی۔
اس سے پہلے کہ زمین بوس ہوتی، شہرام نے جلدی سے اپنے بازوؤں میں تھام کر گرنے سے بچا لیا۔

وہ لڑکھڑائی تھی، پھر سنبھل گئی۔۔ نظریں بے اختیار اس کی متجسس نظروں سے مل گئیں۔

شش۔۔ شاید، کافی دیر تک جھک کر پمفلٹ سمیٹنے کی وجہ سے بلڈ پریشر لو ہو گیا"
ہے "اس نے پیشانی سے پیسینہ پونچھا۔ "گرمی کی وجہ سے بھی ہو سکتا ہے "آفرین نے سر چکرانے کی توجیہ پیش کی۔

URDU NOVEL BANK

گاڑی میں چل کر بیٹھو "شہرام اسے تھامتا کار کے پاس آیا، اور گھوم کر کار کا دروازہ"
"کھولا۔" میں تمہیں گھر بھیجتا ہوں۔

نہیں۔۔ نہیں، میں نے ابھی اپنا کام مکمل نہیں کیا، ابھی یہ کتنا بچے تقسیم کرنے باقی"
ہیں۔۔۔۔۔ میں بس تھوڑی دیر آرام کروں گی تو بھتر ہو جاؤں گی۔ "اس نے بے اختیار
خشک گلا تر کیا۔

پریشانی آفرین کے چہرے پر صاف نظر آرہی تھی، اس کا یوں انکار شہرام کو ناگوار لگا۔
(کیا یہ عورت چاہتی ہے کہ اسے سن اسٹروک ہو جائے؟)

یہ ٹائم ایلپی کے لُچ کا ہے، تم نے وعدہ کیا تھا کہ تم اپنے کام کو اس کے کھانے کے
بچ آنے نہیں دو گی "شہرام نے اسے یاد دلایا۔

لل۔۔۔ لیکن میں اس کا لُچ بنا کر آئی تھی۔ "آفرین نے بات سنبھالی۔"

URDU NOVEL BANK

شہرام نے ایک ابرو اٹھا کر اسے گھورا "تم اسے ایسا کھانا کیسے دے سکتی ہو؟ جواب تک "ٹھنڈا ہو چکا ہوگا۔"

آفرین اس کی بات پر چپ رہ گئی۔

کیا یہ غلط تھا اگر بلی ٹھنڈا کھانا کھالے؟ کیا وہ بلی ہے یا اس کی بیٹی جو وہ اس کی اتنی کیئر کر رہا؟

آفرین کے پاس کوئی چارہ نہیں رہا تھا سوائے اس کی بات مان لینے کے۔۔ وہ خاموشی سے کار میں بیٹھ گئی۔

ابھی آدھے راستے میں تھی۔ کہ اس کے باس کا فون آگیا۔

وہاں ٹریفک زیادہ نہیں تھی، سو میں نے جگہ چیلنج کر لی ہے۔" آفرین نے جھوٹ بولا۔

ٹھیک ہے، اپنے کام کو جاری رکھئے۔ دوپہر کے کھانے کے بعد شاید ٹریفک بڑھ جائے گا۔ جتنی جلدی ہو سکے آج ہی کتابچے تقسیم کر لیں۔ میں آپ کو جاب پر رکھنے کے

URDU NOVEL BANK

لئے، اسی لئے راضی ہوا تھا، کیونکہ مجھے لگا، کہ آپ کی خوبصورتی گاہکوں کو اپنی طرف متوجہ کر سکتی ہے۔ آپ کو سخت محنت کرنی چاہیے۔ ایک بڑے سے بڑا ڈیزائنر تب تک بیکار ہے جب تک وہ کوئی کامیاب ڈیل نہیں کر سکتا۔ "دوسری طرف سے باس کی ہدایات جاری تھیں۔

www.urdu-novel-bank.com
Visit for more novels:

جی۔۔۔ میں کرلوں گی۔ "آفرین نے لب بھیج لے۔ اور خاموشی سے کال بند کر دی۔" شہرام مسلسل ترچھی آنکھ سے اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھ رہا تھا۔

گاڑی میں چونکہ خاموشی سی تھی تو قریب ہونے کی وجہ سے شہرام دوسری طرف سے ہلکی آواز سن رہا تھا۔

تمہیں کہیں اور جاب کرنی چاہیئے یہ کام کافی ٹف ہے "شہرام کو یہ کام صحیح نہ لگا۔"

وہ لب بھیج کر افسردگی سے مسکرا دی "یہ کوئی مسئلہ نہیں کہ میں کس کمپنی کے لئے کام کر رہی؟ ہر کام شروع میں ویسے بھی مشکل لگتا ہے۔"

اس کی بات پر شہرام نے ، بنا جواب دیئے لب بھینچ کر، اسٹرنگ وھیل پر انگلیوں سے تھپکنا شروع کر دیا۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

اتفاق سے ، اس کی گاڑی ایک غیر معمولی نظر آنے والی عمارت کے سامنے گزری۔۔۔ یہ پہلے شہرام نے نہیں دیکھی تھی، شاید حال ہی میں تعمیراتی کام مکمل ہوا تھا، شہرام نے ایسے ہی پوچھ لیا۔ "یہ کون سی جگہ ہے؟" اس نے آفرین سے پوچھا۔

میلبورن کلچر اینڈ ٹیکنالاجی سینٹر۔ "آفرین نے اس کے علم میں جیسے اضافہ کیا۔" اس کی عمارت حال ہی میں مکمل ہوئی ہے۔ اس کو ڈیزائن کرنے کا پروجیکٹ یزدانی کمپنی لینا چاہ رہی تھی ، لیکن۔۔۔۔ اس نے یہ چانس کھودیا۔ اور یہ پروجیکٹ کسی اور کمپنی کو مل گیا۔ میں خود یہ پروجیکٹ ڈیزائن کرنا چاہ رہی تھی، لیکن اب اس کا کوئی فائدہ نہیں وہ دھیرے سے بولی۔ "

"اس کی بات پر وہ حیران ہوا اور بے اختیار پوچھ بیٹھا "کیوں؟"

mmnigunolergun.com

VISIT FOR MORE NOVELS:

AM

Visit For More Novels: www.urdu-novel-bank.com

شہرام نے لب بھینچے ، ناقابل یقین ، تو یہ موٹی کھال کی لڑکی خود کی صلاحیتوں پر کافی کانفیڈنٹ تھی۔

(واحد۔۔۔۔)

www.urdu-novel-bank.com
visit for more novels:

آل رائیٹ ، میں تم کو بڈنگ میں شامل ہونے کا موقع دے سکتا ہوں۔ "اس کی بات" نے آفرین کو جیسے حیران کیا۔

آفرین حیرت سے سیٹ پر سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔۔ اس کی آنکھیں حیرت کے مارے کھلی رہ گئیں۔۔

اس کے جیلی نارسیلے ہونٹ شاک سے کھل گئے۔ جیسے اسے اپنے کانوں سنے پر یقین "نہ آیا ہو" کیا آپ واقعی سرپس ہیں؟

URDU NOVEL BANK

اڑاپ ٹو یو، اگر تم جیت کر ابھرتی ہو۔۔۔ مجھے ثابت کر کے دکھاؤ، تم واقعی اتنی ہی قابل " ہو۔۔۔۔۔ جتنا دعویٰ کرتی ہو۔ "شہرام نے ابرو اچکا کر کہا تھا جب کہ نظریں راستے پر جمی تھیں۔

www.urdu-novel-bank.com
Visit for more novels:
میں واقعی میں گھمنڈ نہیں کر رہی، مجھے یقین ہے میں جیت جاؤں گی۔ "آفرین کے" ذہن میں جوش و خروش بڑھا تھا۔

"شامی۔۔۔ تم بھت بھت اچھے ہو۔۔۔۔۔"

وہ اسے ہمیشہ اس نام سے پکارتی تھی۔۔۔۔۔ کبھی نرمی سے۔۔۔ کبھی خوشامندی انداز سے۔۔۔

تاہم، یہ پہلا موقع تھا جب وہ حقیقی طور پر خوش ہوئی تھی، اسکی آواز میں فلرٹ کرنے جیسا احساس بھی نہیں تھا۔

URDU NOVEL BANK

شہرام خود کو اس کی ایک جھلک دیکھنے پر بالکل بھی روک نہ پایا۔ آفرین کی روشن گول آنکھوں میں چمک سی تھی، کھڑکی سے منعکس ہوتی سورج کی شعاعیں اس کے نرم نرم گالوں پر چمک رہی تھیں۔ اس کے چہرے پر سحر اور دلکشی کو الفاظ میں بیان کرنا مشکل تھا۔ شہرام دنگ ہوا۔۔

www.urdu-novel-bank.com
Visit for more novels:

اپنی بے اختیاری پر حیران بھی، اس نے چونک کر اپنی نظریں اس کے خوبصورت رنگ بھرے چمکتے چہرے سے ہٹالیں۔

بے چینی سے اس نے اپنی شرٹ کے سامنے کے دو بٹن کھول دیئے۔ اس کے پورے وجود سے جیسے آگ نکل رہی تھی۔۔

"اگر تم واقعی بھی ایسا سمجھتی ہو، تو میرے لئے بس مزیدار سا کھانا پکانا۔"

نو پرابلم لیٹ آل۔۔۔ آئی کین کک اپنی تمہینگ یو ریکوئیٹ۔ "وہ خوش تھی بھت خوش" تھی۔۔ اور شہرام اسے دیکھے گیا۔۔

URDU NOVEL BANK

اس کے ساتھ رہنے کی وجہ سے ، وہ اچھے سے جان گیا تھا۔۔۔ کہ وہ کھانا پکانے میں بہت اچھی ہے۔ سوائے اس مخصوص ڈش (پڈنگ) کے، جو اس نے پہلے بنائی تھی، یہ سوچ کر ہی تکلیف سے اس کا معدہ کراہا۔۔

اس کے باوجود بھی۔۔ اس سے ریکوئسٹ کرتے ہوئے، اسے اپنے وقار بچانے کی زیادہ پرواہ تھی۔

یہاں کچھ دیر روکو۔۔ میں نے گوشت خریدنا ہے۔۔ "اچانک ہی آفرین کو قریب ہی" مارکیٹ نظر آئی تو اسے روکنے کا کہا۔

ایک روشنی سی شہرام کی کالی آنکھوں میں چھب دکھلا کر مدھم ہوئی لیکن آفرین نے یہ چمک کچ کر لی۔

اس نے کار سے باہر نکلتے ہوئے مسکراہٹ دبانے کے لیے اپنے ہونٹ بھینچ لئے۔۔۔ ڈیول بھوکے بلی کے بچے کی طرح دکھائی دے رہا تھا۔ (ہاھا۔۔۔۔۔۔ وہ دل میں اس کی حالت پر ہنسی دبا گئی۔)

URDU NOVEL BANK

ہممسم۔۔۔، اس کے اور ایلے کے بیچ میں بس تھوڑی سی مشابہت تھی، جب اس کی آنکھوں میں چمک آئی تھی۔۔۔ وہ اسے بالکل ایلے جیسا لگا تھا۔۔۔ کتنا دلکش تھا۔۔۔

شہرام نے پہلے کبھی بھی ذکر نہیں کیا تھا کہ اسے کیا پسند ہے؟ لیکن آفرین اس کے بن کسے ہی جان گئی تھی کہ اسے روسٹڈ بکرے کی ران کا گوشت پسند ہے۔

اس کے جاتے ہوئے وجود کو دیکھ کر، جو قصائی کی دکان کی طرف جا رہا تھا، ایک ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ شہرام نے اپنا فون اٹھایا اور شیٹ کا نمبر ڈائل کیا۔
 میلبرورن کلچر اینڈ ٹیکنالوجی کی ڈور کھینچو۔۔۔ تاکہ 'امپیریل ڈیزائن' سے آفرین یزدانی "
 "میلبرورن کلچر اینڈ ٹیکنالوجی سینٹر" کے بڈنگ ایونٹ میں حصہ لے سکے۔"

یہ سن کر دوسری طرف سے شیٹ کو جیسے کرنٹ لگا۔۔۔ "میں نے کبھی اس کمپنی کا نام نہیں سنا۔ کیا تم آفرین بھابھی کی مدد کرنا چاہتے ہو؟ یہ تو تمہاری نیچر کے خلاف ہے۔"

URDU NOVEL BANK

کس قسم کی نیچر کی بات کر رہے ہو؟ "شہرام کو سخت برا لگا۔"

شیث کے لئے اب بھتر یہی تھا کہ خاموش رہے۔۔ لیکن خود یہ سوچے بنا رہ نہ سکا
(۔۔) سرد مزاج اور بدتمیز آدمی کی نیچر۔)

لیکن یہ اور بات کہ شیث نے اپنے خیالات کو زبان نہیں دی ورنہ شہرام کے ہاتھوں
اس کی اچھی خاصی عزت افزائی ہو جاتی۔

میری اس کمپنی کے انچارج سے اچھی جان پہچان ہے، کیا تم چاہتے ہو میں ان کو
فارس کروں، تاکہ پروجیکٹ بھابھی کو مل جائے؟ میرے علم کے مطابق یزدانی کمپنی کے
علاوہ بھی بھت ساری بڑی کمپنیاں اس بڈنگ میں حصہ لے رہی ہیں، میرے خیال میں
مقابلہ کافی سخت ہے۔" شیث نے اپنی رائے دی۔

اس کی کوئی ضرورت نہیں، موقعہ اسے آکر دیا جائے گا۔ اگر وہ پروجیکٹ حاصل
کرنے میں ناکام ہوئی تو اس کا سیدھا مطلب یہی ہوگا کہ وہ قابل نہیں ہے۔ بس مقابلے
کو یقینی طور پر منصفانہ بناؤ۔" شہرام کے لہجے میں قطعی نرمی نہیں تھی۔

URDU NOVEL BANK

شیث بھت متاثر ہوا۔ 'واؤ یہ آدمی تو اپنی بیوی کے لئے بھی نرمی نہیں دکھاتا' ٹھیک ہے میں ایسا ہی کرتا ہوں جیسا تم نے کہا۔

پانچ منٹ بعد آفرین سبزیوں اور گوشت کے تھیلوں کے ساتھ واپس آئی۔ اسکے بیٹھتے ہی شہرام کے ہونٹ مسکراہٹ میں ڈھلے۔ "اب گھر چل کر گوشت روسٹ کرتے ہیں" سوچ کر اس کے منہ میں پانی بھرا۔ لیکن آفرین نے اسے چڑایا۔ "لیکن میں تو روسٹ کے بجائے آلو ڈال کر شوربا بناؤں گی۔"

یہ سن کر وہ چپ رہ گیا۔

اس کے چہرے پر اچانک سے چھائی سنجیدگی دیکھ کر آفرین بے اختیار قہقہہ لگا کر ہنسی۔۔ "میں تم کو ایسے ہی تنگ کر رہی تھی، میں واقعی بھی روسٹ بنانے کا ارادہ رکھتی ہوں۔"

URDU NOVEL BANK

آفرین یزدانی -----، "اس نے ہر لفظ کو چبا چبا کر ادا کیا، جیسے دانتوں کے بیچ میں"
 آفرین ہو۔۔۔ اس لڑکی کی ہمت کیسے ہوئی اسے چھیڑنے کی! کیا وہ، اس کے نرم
 رویے سے فائدہ اٹھا رہی تھی؟

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

یہ دیکھ کر کہ وہ خفا ہو گیا ہے، آفرین نے زبان باہر نکال کر پتھیل انداز میں اسے
 چڑایا۔ "کیا تم کو یہ ماننے میں مشکل ہو رہی کہ تم کو روسٹ پسند ہے؟ میرے خیال میں
 "اس بات کو مان لینے میں کوئی شرم کی بات تو نہیں۔"

شہرام نے، لب بھینچ کر اسے ناگوار نظر سے دیکھا۔

اس کی نظروں کو نظر انداز کر کے وہ مسکراتے اس سے سوال کرنے لگی۔ "کیا تم کو پتا
 ہے مجھے زیادہ کیا کھانا پسند ہے؟"

کیٹ فوڈ، "شہرام کے طرف سے بنا سوچے فوراً جواب آیا۔۔ جس پر آفرین کا منہ ایسا بن"
 گیا جیسے منہ میں کڑوا ذائقہ آگیا ہو۔
 اسے سمجھ میں نہیں آیا کیا کہے۔۔

URDU NOVEL BANK

واٹ دا ہیل؟ اسے واقعی اس کے لئے کلنگ نہیں کرنی چاہیے۔

ہمممم۔۔ مجھے سب سے زیادہ تم کو کھانا پسند ہے۔ "آفرین نے ہونٹ ایک ادا سے"

دانت تلے دبا کر اسے شرارت سے آنکھ ماری تھی

www.urdu-novel-bank.com
visit for more novels:

اس کی خطرناک حرکت پر شرام کی سانس اوپر کی اوپر رہ گئی۔۔ اس نے اسے ترچھی آنکھ سے بھویں سکڑ کر گھورا، اور خبردار کیا۔۔ "کیا کسی نے تمہیں تمیز نہیں سکھائی، کہ کار میں بیٹھے کسی مرد سے فلرٹ نہیں کرتے۔"

آفرین کافی نروس ہوئی۔۔ کیا مطلب تھا اس کی بات کا۔۔ کار میں فلرٹ؟ کیا اس کا مطلب یہ چاہتا ہے۔۔۔۔۔ کف کف۔۔ آگے کا سوچتے ہی اس کے گال شرم سے سرخ ہو گئے۔ وہ واقعی اتنی اوپن مائڈڈ نہیں تھی۔ "میں نے کسی غیر محرم سے تو نہیں کی۔" آفرین نے منہ بنایا۔

URDU NOVEL BANK

اس کی وجہ سے ایکسیڈنٹ ہو سکتا ہے۔ "شہرام نے اس کے خیالات کی جیسے نفی کی" تھی۔۔

اس کا لہجہ بالکل برفیلے پانی جیسا سرد تھا۔

www.urdu-novel-bank.com
visit for more novels:

وہ بالکل چپ رہ گئی۔

وہ اسے یوں شرمندہ دیکھ کر، چپکے سے مسکرا دیا۔۔ کیونکہ خفت اور شرمساری آفرین کے پورے چہرے پر لکھی ہوئی تھی۔

ہم پہنچ گئے۔۔ "شہرام نے جیسے اسے خیالوں کی دنیا سے باہر نکالا۔۔ اور گاڑی فلیٹ" کے آگے روک دی۔

گھر پہنچ کر آفرین نے اس کی پسند کا کھانا بنایا۔۔ شہرام تب تک واپس کام پر نہیں گیا جب تک اس کا پیٹ مکمل بھر کر مطمئن نہیں ہوا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

میں گ روم۔

کمپنی کے صدر یاسین کریم کو یہ خبر پہلے ہی سے مل چکی تھی کہ ان کی کمپنی بھی بڈنگ میں حصہ لینے کے قابل ہے۔۔۔ وہ ایسے خوش ہو رہا تھا جیسے کوئی بچہ لولی پاپ یا آئس کریم دیکھتے خوش ہوتا ہے۔ اس نے جلدی ہی ہنگامی میٹنگ بلائی۔

www.urdunovelbank.com
Visit for more novels:

میٹنگ میں، آفرین کے علاوہ، پروجیکٹ مینیجر یاسین کریم، اور ایک دوسرا ڈیزائنر حنان بخاری موجود تھے۔

مس یزدانی، میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ آپ اتنی قابل ہو سکتی ہیں۔ آپ نے "واقعی ہمیں بڈنگ میں حصہ لینے کا موقعہ فراہم کیا ہے۔"

یہ ایک بڑا پروجیکٹ ہے جسے پچھلے پانچ سالوں سے میلبرین بنا رہا ہے۔

یہ مستقبل میں میلبرین کے سنگ میل کی حیثیت رکھے گا۔ "مینیجر یاسین کریم"

مسلسل آفرین کی تعریف کئے جا رہا تھا۔

یاسین صاحب، مجھے یقین ہے ہم کامیابی کے ساتھ، یہ بڈنگ جیت سکتے، ہمیں "اپنی صلاحیتوں پر یقین رکھنے کی ضرورت ہے۔ اگرچہ ہماری کمپنی چھوٹے پیمانے پر مشتمل ہے، ہو سکتا ہے ہم دوسرے ڈیزائنرز سے ذیلی معاہدہ کر سکیں۔ حالانکہ یہ کوئی چھوٹا کارنامہ نہیں ہوگا، لیکن ہم اپنی محنت اور کوشش یہ کر سکتے ہیں، "آفرین نے سنجیدگی سے کہا۔

یہ اتنا آسان بھی نہیں ہے۔ "پروجیکٹ مینیجر نے اعلان کیا۔ "جہاں لاتعداد کمپنیاں حصہ لے رہی ہوں۔۔ اور مقابلہ صرف دو کمپنیوں کے بیچ میں ہو۔۔ میرے خیال میں۔۔ یزدانی کمپنی یہ بڈنگ مقابلہ جیت جائے گی۔ "اس کے چہرے پر تفکر تھا۔

اس کی بات پر آفرین نے اپنے سینے پر بوجھ پڑتا محسوس کیا۔۔ یہ کوئی انوکھی بات نہیں تھی کہ یزدانی کمپنی حصہ لے رہی تھی، آفر آل، اس طرح کے بڑے پروجیکٹ نہ صرف لامحدود پروفٹ دیتے ہیں۔۔۔ بلکہ دنیا کے آگے عزت بھی بڑھتی ہے۔ آفرین کو بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ یزدانی کی طرف سے کون سا ڈیزائنر پروجیکٹ سپرینٹ کرے گا۔۔ تاہم اسے بالکل بھی اس کی فکر نہیں تھی۔ بحر حال یزدانی کے ڈیزائنرز کو آفرین سے بھتر کوئی

URDU NOVEL BANK

نہیں جانتا تھا۔ سب کو اس سے زیادہ تجربہ ہو سکتا تھا۔۔۔۔۔ لیکن کریٹوٹی میں وہ آفرین سے مقابلہ نہیں کر سکتے تھے۔۔

کچھ دیر غور و فکر کرنے کے بعد، آفرین نے کہا "سر، ہمیں ہمت نہیں ہارنی چاہیے اور چیلنج کا مقابلہ کرنا چاہیے۔ کلچر اینڈ ٹیکنالوجی سنٹر مستقبل میں عوام کے لیے کھلا رہے گا۔ میرے خیال میں ہم دونوں ثقافتی پہلوؤں کو اور سائنس کے تصورات کو ملا کر ڈیزائن میں جوڑ سکتے ہیں تاکہ صارفین کو مستقبل کی ترقی کا ایک مختلف تجربہ دیا جاسکے۔

گڈ پوائنٹ۔۔۔ یاسین صاحب نے بے اختیار آفرین کے خیالات کو سراہا۔ "آپ اور" حنان بخاری اس پر ایک ساتھ کام کریں گے۔۔۔۔۔

ہمارے پاس صرف آدھا مہینہ رہتا ہے۔ فلحال دوسرے سارے پروجیکٹز کو ایک طرف رکھ دیں، صرف اسی ایک پر فوکس رکھیں۔
یہ سن کر آفرین کچھ بے چین ہوئی۔

URDU NOVEL BANK

وہ اس مختصر عرصہ میں حنان بخاری کی طبعیت کو اچھے سے جان چکی تھی، اس سے سینئر ہونے کا فائدہ وہ اس پر حکم چلا کر اور اس کے ہر کام پر مین میج اور تنقید کر کے اٹھاتا تھا۔ جب کہ وہ اچھے سے جانتی تھی کہ اس جیسے کام کی اس شخص کو بالکل بھی نالیج نہیں تھی۔ کیونکہ آفرین ایک کریٹیو مائنڈڈ لڑکی تھی۔

بڑی بات یہ کہ حنان نے اپنے ڈیزائن زیادہ تر دوسروں کی ڈیزائنز سے کاپی کیئے ہوئے تھے۔ اس طرح کا کام عام منصوبوں کے لئے مناسب بھلی ہو سکتا تھا، لیکن اس طرح کے بڑے منصوبوں کے بالکل بھی قابل نہیں تھا۔۔۔ کہ ڈیل کر سکے۔

میرے خیال کے مطابق مجھے اور حنان بخاری کو آزادانہ طور پر کام کرنا چاہیئے۔ "کچھ دیر" سوچنے کے بعد آفرین نے باس کو شائستگی سے مشورہ دیا۔ "آفٹر آل، ہر ڈیزائنر کے اپنے الگ خیالات ہوتے ہیں۔ مل کر کام کرنے سے اختلافات پیدا ہو سکتے ہیں۔ جب کہ الگ کام کرنے سے ہماری صلاحیتیں متحرک ہونگی۔"

URDU NOVEL BANK

اس کی تجویز پر یاسین صاحب واقعی سوچ میں پڑ گئے تھے۔ جیسے تجویز پر غور کر رہے ہوں۔ دوسری طرف، حنان بخاری نے اسے ذاتی توہین کے طور پر لیا۔ "اس بات سے آپ کا کیا مطلب ہے مس آفرین؟ آپ کو لگتا ہے کہ آپ مجھ سے بہتر ہیں؟" اس کی آنکھوں میں بغض صاف نظر آ رہا تھا۔

نہیں۔۔ "آفرین نے نفی میں سر ہلایا۔ "میں نے صرف فیئر کمپیٹیشن کا مشورہ دیا" ہے۔

آپ مجھ سے صرف کچھ سال ہی چھوٹی ہونگی، اور تجربہ میں بھی کم ہیں۔ بجائے سینیئر" سے سیکھنے کے آپ کا مقصد بھت اونچا دکھائی دیے رہا ہے آپ اپنی صلاحیتوں پر کافی اور کانفیڈینٹ لگ رہی ہیں۔ "حنان بخاری کا لہجہ کافی تلخ تھا۔

اس جیسے بڑے پروجیکٹ کے لئے پندرہ دن بھی ناکافی ہیں۔ آپ نے نا صرف مجھے اسسٹ کرنے سے انکار کیا بلکہ آپ خود الگ سے ڈیزائن بنانے کی خواہش کر رہی ہیں۔ کیا "آپ کا یہ "شو آف" کمپنی کی کامیابی سے زیادہ اہم ہے؟

URDU NOVEL BANK

یہ سن کر یاسین صاحب کے خیالات بھی آفرین کی تجویز سے ہٹ گئے۔۔ وہ اسی نہج پر سوچنے لگا جو حنان بخاری نے بیان کیا۔

یہ حقیقت ہے کہ میں آپ سے کچھ سال چھوٹی ہوں "آفرین نے ایک گھری سانس" لی۔ "لیکن میں نے اس جیسے کتنے ہی لارج اسکل پراجیکٹس میں حصہ لیا ہے۔۔۔ میں "باہر اسٹیڈی حاصل کرنے کا ذکر نہیں کرتی۔

حنان بخاری کے ہونٹوں کے کونے طنزیہ مسکراہٹ میں پھیلے۔ "تو کیا ہوا۔۔ اگر آپ نے باہر سے اسٹیڈی کی ہے؟ کیا ایک اضافی زبان بولنے سے آپ خود کو اسپیشل سمجھنے لگی ہیں۔؟ اتنی ہی آپ قابل ہوتی، جتنا دعویٰ کرتی ہیں، تو ہماری چھوٹی کمپنی میں جاب نہ کر رہی ہوتی۔ باتیں بگھارنے کے بجائے ثبوت دکھائیں، اس طرح سے تو میں بھی یہ دعویٰ کر سکتا ہوں کہ میں نے ملکہ کا محل ڈیزائن کیا ہے۔" ایک طنزیہ مسکراہٹ اور آنکھوں میں چمک کے ساتھ وہ آفرین کو دیکھ رہا تھا۔

URDU NOVEL BANK

میں کہہ چکی ہوں، کہ یہ صلاحیتوں پر مشتمل ایک منصفانہ مقابلہ ہونا چاہیے۔ "آفرین" نے ضبط کر کے اپنا رخ باس کے طرف موڑا۔

یاسین صاحب، میری کوشش سے ہی ہماری کمپنی بڈنگ میں حصہ لینے کے قابل ہوئی، ویسے بھی، 15 دن بعد، آپ اپنی پسند کا ڈیزائن اسکیچ جن سکتے ہیں۔ مجھے آپ کے فیصلے پر اعتماد ہے اور مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔

اسے اپنی صلاحیتوں پر مان تھا تو بے جا نہیں تھا۔۔۔ اسے خود کی قابلیت پر فخر تھا۔۔۔ اور یہی فخر اور اعتماد اس کی راہ میں مشکلات لے آتا تھا۔

آل رائیٹ۔۔۔ "یاسین صاحب اس کے احترام سے اور اعتماد سے بات کرنے پر کافی" خوش ہوئے۔۔۔ حنان کو دیکھ کر بولے۔ "اپنے لہجے کو سنبھال کر بات کریں، مس یزدانی آپ کی اسسٹنٹ نہیں ہے۔"

میٹنگ اس بات پر متفق ہو کر ختم ہو گئی۔ یاسین صاحب مطمئن سے میٹنگ روم سے نکل گئے۔

اس واقعے کے بعد حنان بخاری نے جیسے آفرین سے بغض باندھ لیا۔۔ جب دیکھو اس پر طنزیہ گفتگو کرتا نظر آتا۔۔

وہ اس کی طنزیہ باتوں سے بالکل بھی پریشان نہیں ہوتی تھی، کیونکہ اس کی صلاحیتوں اور اعتماد کا کروڑوں سال بعد بھی حنان کی صلاحیتوں سے موازنہ نہیں ہو سکتا تھا۔ آنے والے ان پندرہ دنوں میں، اس نے خود کو ڈیزائن بنانے میں مکمل مصروف کر لیا تھا۔

کس وقت، شہرام رات کے کسی پہر اٹھ جاتا تو اس کے کمرے کی لائٹ جل رہی ہوتی تھی، اور صبح کو اس کی آنکھوں کے نیچے سیاہ حلقے اس بات کی گواہی دیتے کہ وہ رات بھر جاگتی رہی ہے۔

وہ اس پر کوئی تبصرہ نہیں کرتا تھا بحر حال یہ اچھی بات تھی کہ اس لڑکی میں حالات سے لڑنے کی صلاحیت تھی۔

اور یہی وہ جذبہ تھا جس نے شہرام کو وہاں پہنچایا تھا جس مقام پر آج وہ کھڑا تھا۔

URDU NOVEL BANK

ڈیڈ لائن پلک جھپک میں قریب آگئی۔

شہرام اس وقت سارا دن ایک مقدمہ بھگتا کر تمھکا سا گھر آیا تھا۔

اس نے نوٹ کیا کہ ایک چمکیلی سی مسکراہٹ آفرین کے چہرے پر روشن ہوئی ہے۔

visit for more novels:

کیا یہ کام مکمل ہو گیا؟ "اس نے ابرو اٹھا کر پوچھا۔"

یپ۔۔۔ "آفرین نے مسکرا کر اسکے اگے اپنا لیپ ٹاپ کیا"

یہ ہیں میرے ڈیزائنز۔۔۔ جو میں نے رات دن کی محنت سے ڈیزائن کیئے ہیں۔۔۔ "وہ"

پرجوش سی اس کے پاس بیٹھ گئی۔

"اب میں تمہاری رائے جاننا چاہتی ہوں"

URDU NOVEL BANK

یپ،۔۔ یہ رہے میرے اسکیچز "آفرین نے جوش و خروش سے پاس بیٹھ کر لیپ ٹاپ"
اس کے سامنے کیا۔ "اب میں جاننا چاہتی ہوں آپ نے کیا سمجھا؟" آفرین نے دونوں
ہاتھ دائیں بائیں منہ پر رکھ کر ٹھوڑی اس پر ٹکائے اشتیاق سے اسے دیکھا۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

شہرام کی نظروں کے سامنے گہرا نیلا رنگ پھیل گیا۔ پہلی نظر میں اسے ایسا محسوس ہوا
جیسے وہ خلائی سرنگ کے اندر سفر کر رہا ہے۔ جس کے چاروں طرف چمکتے ستاروں کی
روشنی ہے۔

آفرین نے ڈیزائن کے پیچھے تصور کی وضاحت شروع کی۔ "اس خاکے کا عنوان ہے
کو سمس آئی۔" دیکھو، کیا تمہیں نہیں لگتا کہ یہاں بے شمار نیبولا چمکتی آنکھوں کے پیئر
سے مشابہت رکھتے ہیں؟ مجھے یقین ہے کہ ہمارے مستقبل کے مشن کا مین فوکس
اس کائنات میں ہے۔ یہاں چوتھی جہتی دنیا ہے، جسے ایسچر اسٹائل کا استعمال کرتے
"ہوئے ڈیزائن کیا گیا ہے۔"

اسکیچ پر نظر جمائے۔۔ اسے مکمل توجہ کے ساتھ سن رہا تھا، جب کہ آنکھیں مکمل ساکت
تھیں، لیکن اندر سے واقعی حیران ہو رہا تھا۔

URDU NOVEL BANK

یہ تخلیقی صلاحیت ریسرچ کے ایک ٹچ کے ساتھ، ایک ٹیکنالوجی سینٹر کے اندرونی ڈیزائن کے لیے بالکل موزوں تھی۔

سچی بات یہ تھی، اس نے ماضی میں آفرین کو سمجھا ہی نہیں تھا۔ یا اس نے سمجھنے کی کوشش نہیں کی تھی۔ اسے توقع نہیں تھی کہ منہ میں چاندی کا چمچ لے کر پیدا ہونے والی یہ چھوٹی سی لڑکی ڈیزائننگ کے بارے میں اتنا کچھ جانتی ہوگی۔ پھر بھی، اس کی کارکردگی اس کی توقعات سے کہیں زیادہ تھی۔ وہ لاجواب ہوا۔ ساتھ ہی بے حد متاثر بھی۔۔

وہ متعدد مشہور ڈیزائنرز سے کافی بہتر تھی، جن کے ساتھ شہرام نے کبھی کام کیا تھا۔ یہ لڑکی اس شعبے میں کافی ٹیلنٹڈ تھی۔۔۔ جب وہ کام میں مصروف نظر آتی تھی تب اس کا چارم ناقابل بیان ہوتا تھا۔

کیا سوچ رہے؟ "اسے مسلسل چپ دیکھ کر آفرین نے بے تابی سے پوچھا۔۔ ڈیزائن" کے بارے میں تفصیل بتانے کے بعد وہ اب شہرام کے منہ سے تعریفی کلمات سننے کے لئے کافی پر جوش تھی۔

تسلی بخش۔ "شہرام نے سادگی سے دو لفظ کہے۔ ایسا ظاہر کیا جیسے اس نے آفرین کی"
ایکسائیٹمنٹ دیکھی ہی نہ ہو۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

آفرین نے اس کے ریمارکس پر بچوں کی طرح منہ بنالیا اس نے سوچا تھا اس کا آڈیا کافی
بریلیئنٹ ہوگا۔

"کیا تم کو لگتا ہے مجھے چانس مل سکے گا؟"

خود پر اتنا بھروسہ مت کرو، وہاں تم سے زیادہ ٹیلیئنڈ ہونگے۔ "اس نے آفرین کا جوش کم
کیا۔

اپنی مرضی کے مطابق تعریف نہ ملنے پر وہ کافی فرسٹریڈ ہوئی۔۔۔ "میں یہ یقینی طور پر
جیت کر دکھاؤں گی۔۔۔ دیکھ لینا۔" ایک عزم ساتھ اس کے چہرے پر، اور آنکھوں میں
جیت لینے کی چمک تھی، سر اثبات میں ہلا کر، لیپ ٹاپ بند کر کے اٹھی اور اپنی پونی

URDU NOVEL BANK

ٹیل لہراتی ہوئی روم کے طرف بڑھ گئی۔ بنایہ جانے کہ پیچھے شہرام کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ ابھر کر معدوم ہوئی ہے۔

☆☆☆☆☆☆

www.urdu-novel-bank.com
visit for more novels:

لگے دن جب آفرین نے اپنے اسکیچز باس کو دکھائے تو وہ بہت متاثر ہوا اور ایک تسلی بخش مسکراہٹ ہونٹوں پر پھیل گئی۔۔ اس نے آفرین کا یہ ڈیزائن آگے لانے کا فیصلہ کر لیا۔

یہ دیکھ کر حنان بخاری کا چہرہ خفت سے سرخ ہوا۔ اس نے یکدم سر نیچے کر لیا۔ اسی لئے کوئی بھی اس کی آنکھوں میں ابھرا بغض نہ دیکھ سکا۔

بڈنگ والے دن آفرین وہاں پہنچ چکی تھی۔
وہاں پہنچ کر اس نے آبلش اور اس کی ٹیم کو کار سے نکلتے دیکھا۔

URDU NOVEL BANK

آفرین نے اپنے گلے میں جیسے کچھ پھنسا محسوس کیا۔ یہ کچھ عجیب سے احساسات تھے۔ نئے لباس کے ساتھ، جانے پہچانے چہروں کو دیکھ کر۔

یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے آفرین کے ساتھ عرصہ سے کام کیا تھا اور اب وہ آبلش کے آگے پیچھے خوشامندیوں کی طرح پھر رہے تھے۔ جب یہ پاس سے گزرے تو آبلش نے ناگوار نظروں سے اسے دیکھا۔

ارے، دیکھو، یہ عظیم ڈیزائنر، آفرین یزدانی ہے۔ جس کو اپنے عہدے سے نکال دیا" گیا تھا، لیکن پھر بھی بڈنگ کے لیے یہاں آگئی ہے؟ واہ بھی کیا بات ہے، "جمشید نے طنزیہ انداز میں کہا۔

میں یہاں اپنی کمپنی کی ریپریزنٹٹیو کے لئے ہوں، آفرین نے سرد لہجے میں جواب دیا۔ "بھلی ہنس لو، لیکن میری قابلیت کو تم بھی اچھے سے جانتے ہو۔"

URDU NOVEL BANK

،قابلیت؟"۔۔۔وہ ہنسا۔"کون سی قابلیت؟ تم صرف یہاں اپنے باس کی وجہ سے ہو"
"ورنہ یزدانی گروپ چھوڑنے کے بعد کوئی تمہیں جانتا تک نہیں۔

کزن۔۔۔"ایسا مت کہو۔۔۔، پھر بھی یہ میری بہن ہے۔"آبلش نے طنزیہ مسکراہٹ"
کے ساتھ مزاحیہ طور پر کہا۔"آفی۔۔۔کس کمپنی کی طرف سے تم ریسپرینٹ کر رہی ہو؟
"ہوسکتا ہے ہم حریف ہوں۔

کیا تم یزدانی گروپ کے طرف سے ڈیزائنر ہو؟"آفرین شکاڈ ہو گئی۔ جعفر صاحب نے"
واقعی اس بیٹی کو اتنی چھوٹ دی تھی، کہ وہ اتنے بڑے منصوبے کو اس کے حوالے کر
دے۔ آبلش نے صرف ڈیڑھ سال پہلے ہی ڈیزائننگ سیکھنا شروع کی تھی۔ وہ اتنی قابل
کیسے ہو سکتی تھی؟

URDU NOVEL BANK

یہ درست ہے۔ میں نے سارا ڈیزائن خود بنایا ہے۔ "آلبش کے چہرے پر پھیلی معنی" خیز مسکراہٹ دیکھ کر آفرین کو کچھ عجیب احساس ہوا۔۔۔ جیسے اس نے کوئی سازش آلبش کے دماغ میں چلتی محسوس کر لی ہو۔۔۔ لیکن یہ سازش کیا تھی؟ وہ سمجھ نہیں پائی۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

مجھے بالکل بھی یقین نہیں آیا۔ "آفرین سمجھ گئی کہ آلبش نے کسی سے ڈیزائن بنوایا ہے" یا چرایا ہے۔

"آفی تم بھت جیلپس نظر آرہی ہو، لیکن تمہیں میری توہین کرنے کا حق نہیں ہے۔" آلبش کے لہجے میں طنز تھا۔

آفرین، تم واقعی قابل مذمت ہو "جمشید نے آفرین کی بے عزتی کی۔"

اور۔۔۔۔۔ تم لوگ بیمار ذہینیت کے ہو۔۔۔۔۔ سمجھے۔ "آفرین نے ان سے بحث میں وقت" ضیاع کرنا فضول جانا اور مڑ کر جانے لگی۔۔۔

URDU NOVEL BANK

تجھی پیچھے سے جمشید پھنکارا "وہیں رکو۔۔ تم آبلش سے معافی مانگے بغیر نہیں جاسکتی" وہ چلیخا۔

جانے دو جہی۔۔ آفی کا مطلب یہ نہیں تھا۔۔ "آبلش نے جمشید کو روکا۔"

آفرین نے اپنے قدم تیز کیئے۔۔ وہ اس منافق عورت سے نمٹنے کا حوصلہ نہیں رکھتی تھی۔ آبلش کو اپنی اداکاری کے بدولت انٹریمنٹ انڈسٹری میں شامل ہونا چاہیے تھا۔ اس نے یقینی طور پر غلط انڈسٹری میں قدم رکھا۔

پھر پورا وقت آفرین اپنے باس کے ساتھ رہی۔

کچھ دیر بعد ہی بڈنگ شروع ہوئی ان کا نمبر سمٹ گروپ کے بعد تھا۔ سب سے پہلے جس آدمی نے اپنا تصور ظاہر کیا وہ گھریلو فرینچر کمپنی کا نمائندہ تھا۔۔ آرگنائزنگ کمپنی کے صدر نے صرف سر ہلایا۔ زیادہ دلچسپی نہیں دکھائی۔

اس کے بعد پانچ دوسرے انٹریئر ڈیزائن کمپنیز نے پریزنٹیشن کی۔ ان کے اسکیچز برے نہیں تھے، لیکن کسی کو اٹریکٹ نہیں کر رہے تھے۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

جلد ہی آلبش کی باری یزدانی گروپ کے نمائندہ کی حیثیت سے آگئی۔ اس نے گرے رنگ کا ڈریس پہنا ہوا تھا۔ وہ اب تک کے نمائندوں میں سب سے کم عمر نمائندہ تھی۔ جنہوں نے اپنے خیالات پیش کیئے تھے۔

سب کی نظروں میں اس کی کم عمری کی وجہ سے عجیب تاثرات ابھرے تھے۔ لیکن جب اس نے اپنا ڈیزائن ظاہر کیا تو سب دنگ رہ گئے۔

آفرین تو ڈیزائنیز دیکھ کر اپنی جگہ پر اچھل کر رہ گئی۔ یہ تو اس کا وہ کام تھا جسے اس نے آدھا مہینہ لگاتار محنت سے دن کا سکون اور راتوں کو جاگ جاگ کر اپنی نیند قربان کر کے بنایا تھا۔ اب اس کی وہ مہینے کی محنت کسی اور کے ہاتھ میں اس کا منہ چڑھا رہی تھی۔ یہ آلبش کے ہاتھوں میں کیسے آیا؟

URDU NOVEL BANK

اس کی مٹھیاں بھینچ گئیں۔ اور آنکھوں میں جیسے آگ بھر گئی۔ دل میں طوفان اٹھنے لگا تھا۔

او مس۔۔۔۔۔ سامنے سے ہٹ جاو۔۔۔۔۔ اے لڑکی پلیز بیٹھ جاو، "بیچھے سے کسی نے" اسے بیٹھنے کو کہا۔

www.urdu-novel-bank.com
visit for more novels:

لیکن آفرین تو جیسے کچھ سن ہی نہیں رہی تھی۔ اس کی پھٹی پھٹی نظریں صرف آبلش کے کام پر تھیں۔۔۔ جو سو پرسنٹ اس کا تھا۔۔۔ اپنی راتوں کی نیند قربان کر کے اس نے یہ اسکیچز بنائے تھے۔۔۔

آبلش نے تصور کی وضاحت جاری رکھنے سے پہلے ڈائیس سے اس پر طنزیہ مسکراہٹ پھینکی - "یہ چوتھی جہتی دنیا ہے جسے میں نے ڈیزائن کیا ہے۔ یہ ایک پراسرار، دریافت شدہ... دنیا ہے"

URDU NOVEL BANK

صدر کی آنکھیں اب اطمینان سے چمک رہی تھیں ، اور یہاں تک کہ سامعین میں سے دوسرے بھی ان کی تعریفیں کرنے لگے۔ یزدانی گروپ

"کی یہ نوجوان ڈیزائنر کافی متاثر کن ہے۔ بری نہیں ہے

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

"میں نے سنا ہے یہ جعفر یزدانی کی بیٹی ہے۔ یزدانی گروپ کی اکلوتی وارث۔"

ارے واقعی۔۔؟ یہ تو کافی ٹیلنٹڈ اور ذہین لگ رہی ہے۔"

آفرین نے اونچی آواز میں مداخلت کی، کیونکہ وہ اس سے زیادہ نہیں سن سکتی تھی۔

کیا تم"

Cosmis Eye

اور سمندر کے نیچے بیس ہزار لیگ کا ذکر کرنا چاہ رہی ؟ نیز اکیڈمک ریسرچ ایریا اور آرٹسٹک

، ایکسچینج کی اسپیسز جو کہ اعلیٰ درجے کی ٹیکنالوجیز، جیسے کہ فوٹو الیکٹرک پردے کی دیواریں

"ٹھنڈے دریا کا پانی ، اور ایل امی ڈی کے نئے لائٹ سسٹم استعمال کرتی ہیں۔

URDU NOVEL BANK

یہ سن کر حال میں ایسی گہری خاموشی چھا گئی کہ اگر ایک سوئی بھی گرتی تو آواز سنائی دیتی۔ ہر ایک کے چہرے پر حیرت تھی۔۔۔ آبلش نے اپنی اسپینج روک کر شک سے اس کو دیکھا۔۔۔

تم میرے کنسیپٹ کی اتنی ڈیٹیل کیسے جانتی ہو؟ "آبلش کی اداکاری عروج پر تھی۔"

آفرین کا دل چاہا اس کی معصومیت پر جڑ کر دو لگائے۔۔۔ اس کا خون ابلنے لگا۔ اس نے طنز یہ کہا "کیونکہ یہ میرے ڈیزائن اور تصورات ہیں۔ تم نے میرے خیالات کی ہر تفصیل کو حرف با حرف چرا لیا ہے۔ کیا اس طرح تمہاری کمپنی دوسرے لوگوں کا کام چوری کر کے انڈسٹری میں سرفرست ہو جاتی ہے؟

تمہارا مطلب ہے، اس نے تمہارے ڈیزائن چرائے ہیں؟ "صدر حیران ہوا۔"

یہ سچ ہے، میرے لیپ ٹاپ میں بھی یہ ثبوت موجود ہے۔۔۔۔ میں نے دن رات کی محنت سے اپنے خیالات کو ڈیزائن کیا تھا۔۔۔ میرے لیپ ٹاپ میں رف ڈیزائنز محفوظ ہیں۔"

URDU NOVEL BANK

دکھاؤ ذرا مجھے۔ "صدر نے تجسس سے کہا۔"

آفرین نے یکدم سے اپنا لیپ ٹاپ کھولا۔۔ اور ڈیزائنز سرچ کرنے لگی لیکن کافی دیر سرچ کرنے کے بعد بھی اسے اپنے ڈیزائن نہیں ملے، وہ گھرے شاک میں چلی گئی۔۔ حیرانی کے ساتھ پریشانی نے بھی گھیر لیا۔۔۔ یہ کیسے ہو سکتا؟؟ لیپ ٹاپ سے اس کے اسکیپز کیسے غائب ہو سکتے؟ کون کر سکتا ہے؟

اچانک ہی اس کے ذہن میں جھماکا سا ہوا۔۔ اس نے سر گھما کر اپنے ساتھ بیٹھے حنان بخاری کو شک سے دیکھا۔ "تم نے میرے سارے ڈاکیومنٹس ڈیلیٹ کئے ہیں؟" اس کے علاوہ کوئی نہیں تھا۔۔ یہی شخص تھا جو اس کے قریب بیٹھا تھا۔۔ وہ کسی اور کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔

کیا۔۔۔؟ تمہارا دماغ چل گیا ہے؟ میں تمہارے ساتھ کب تھا؟ "حنان تو جیسے آپے" سے باہر ہو گیا۔۔

URDU NOVEL BANK

آبش جواب بھی ڈالس پر کھڑی تھی۔۔ تیکھے لہجے میں کہا "او هو آفرین بس کرو، ہم اپنے ذاتی ایشوز کو گھر میں نمٹا سکتے ہیں یہ کوئی جگہ نہیں ہے ایسی باتیں کرنے کے لئے۔ اتنے سارے لوگوں کے بیچ میں کیا مجھے شرمندہ کرنا چاہ رہی ہو؟" ایک اسٹائل سے ہونٹ گھماتے آبش کی آنکھوں میں البتہ طنز چمک تھی۔۔ ایک جیت لینے والی چمک۔۔ کسی کو ہرانے اور بے عزت کرنے کی چمک۔

یاسین سر تو حیران رہ گئے "تم دونوں ایک دوسرے کو جانتی ہو؟" اس سے پہلے کہ آفرین جواب دیتی آبش نے فوراً کہا "یہ میری چھوٹی بہن ہے۔ کچھ پرسنل ایشوز کی وجہ سے ہم "میں ان بن ہو گئی ہے۔"

جمشید نے ٹیبل پر غصہ سے مکا مارا "آبش، تم کو اس کے ساتھ بالکل بھی نرمی نہیں کرنی چاہیئے۔ یہ اپنی طرف سے یزدانی بزنس کو برباد کرنے کی پوری کوشش کر چکی ہے۔ اب یہ چالباز عورت تمہارے ڈیزائن پر نظر رکھے ہوئے ہے۔"

URDU NOVEL BANK

میں نے نہیں۔۔۔۔۔ تم لوگوں نے۔۔۔۔۔ "آفرین غصہ سے بھڑکی۔ "چالباز اور چور تم" لوگ ہو۔۔ اور خاص کر یہ منافق عورت ہے۔ "اس نے آلبش کے طرف ہاتھ سے، اشارہ کیا۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

اگر اس نے ایسا کیا ہے تو۔۔۔۔۔ پھر تم ہمیں اپنا ثبوت دکھاؤ۔ اب تم ٹھوس شواہد" کے بغیر دوسروں پر الزام لگا رہی ہو۔ کیا تم جانتی ہو کہ آلبش نے اس پروجیکٹ میں کتنا خون اور پسینہ صرف کیا ہے؟ پھر بھی تم اس پر الزام لگانے سے باز نہیں آئی۔ "جمشید دھاڑا تھا۔

حنان اچانک اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا۔ "اوہ، کوئی تعجب نہیں کہ آپ نے ہمیں جو ڈیزائنز دکھائے وہ میرے ڈیزائنز سے بہتر تھے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ آپ نے کسی اور کا کام نقل کیا تھا۔۔۔ ایسا لگتا ہے۔۔۔ آپ ابھی بھی یزدانی گروپ کے لیے کام کر رہی ہیں۔ "صدر یاسین صاحب، یہ عورت ہمیں دھوکہ دے رہی ہے۔

URDU NOVEL BANK

صدر، اس بات پر کافی ناراض نظر آ رہا تھا۔ "آفرین یزدانی، کیا یہ سب سچ کہہ رہے ہیں؟"

ایمانداری کی بات تو یہ تھی کہ وہ اندر سے واقعی آفرین کے کام کو لے کر بے یقین تھا کہ اتنی سی عمر میں یہ اتنا شاندار کام واقعی بھی کر سکتی؟ اب شواہد بھی نہیں تھے۔۔۔ لیپ ٹاپ سے اس کا کام بھی غائب تھا۔۔۔ اصل کام آفرین کے ہاتھوں میں ہونا چاہئے تھا۔ کوئی کیسے یقین کرتا؟ کہ واقعی یہ لڑکی سچ کہہ رہی؟ جب کہ اسے یہ کمپنی جوائن کرتے کچھ مہینے ہی ہوئے تھے۔۔۔ اتنے کم عرصہ میں کوئی کسی کو کیسے جان سکتا۔۔۔؟ کیسے یقین کر سکتا ہے۔؟

سر، کیا آپ کو یہ نظر نہیں آ رہا کہ حنان کو رشوت دی گئی ہے؟ "آفرین نے بے بسی" سے اپنا کمزور دفاع کیا۔

URDU NOVEL BANK

حنان نے یکدم سے اپنا دفاع کیا تھا۔ "میں یزدانی گروپ میں سے کسی ایک کو بھی نہیں جانتا۔ یاسین سر، میں آپ کے ساتھ سالوں سے کام کر رہا ہوں، کیا آپ نہیں جانتے کہ میں کس قسم کا آدمی ہوں"

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

آل رائیٹ، میں بھت کچھ سن چکا۔ میں یہاں اپنی عزت اور نہیں کھونا چاہتا۔ "صدر" یاسین نے ناگوار لہجے میں کہا۔۔ اور اٹھ کھڑے ہوئے۔۔۔

ہم اب اس بڈنگ میں حصہ لینے کے قابل نہیں رہے۔ آفرین یزدانی اب تم بھی ہماری ملازم نہیں رہی۔ "یہ کہتے ساتھ ہی یاسین صاحب حنان بخاری کے ساتھ باہر نکل گئے۔

ایک ناگواری سی جمشید کی نگاہوں میں بھر گئی۔ "اب جب کہ تمہاری کمپنی کے لوگوں نے بھی تمہارا ساتھ نہیں دیا۔ تو تمہاری ریپوٹیشن کافی بری ہونی چاہیئے۔

URDU NOVEL BANK

جمشید، آبلش، میری ایک بات یاد رکھنا کہ جو کچھ بویا جائے وہی آگے چل کر کاٹنا پڑتا ہے"

آفرین جیسے اپنا کنٹرول کھو بیٹھی۔ اس نے سامنے پڑی پانی کی بوتل اٹھائی اور جمشید کے طرف قوت سے پھینکی۔

www.urdu-novel-bank.com
Visit for more novels:

صدر سچ میں کافی اپ سیٹ ہوا۔۔ اس کے لئے فیصلہ کرنا مشکل ہو گیا کہ دونوں پارٹیوں میں سے سچا کون ہے، اب اس طرح کی جنگ اس کے وہم گمان میں بھی نہیں تھی۔۔ وہ اچانک دھاڑا۔۔ "نکل جاو باھر۔" یہ کس طرح کے لوگوں نے اس سال بڈنگ میں حصہ لیا ہے؟۔

جلد ہی دو سیکورٹی گارڈز نے آفرین کو دونوں طرف سے جکڑ لیا اور پوری طاقت سے اسے باھر گھسیٹنے لگے۔

URDU NOVEL BANK

باہر بارش ہو رہی تھی، آفرین کو گارڈز نے پوری طاقت کے ساتھ باہر بارش میں پھینک دیا۔

بارش کی تیز پھوار نے اسے سر سے پیر تک مکمل بھگو دیا تھا۔
اس کے اندر جلتی آگ سیکنڈوں میں بارش سے بجھ گئی۔ جس چیز نے اس کی جگہ لے لی وہ زندگی سے شکایت اور دکھ تھا۔ اور ساتھ ہی بے بسی تھی۔
وہ سمجھ نہ پا رہی تھی کہ آخر اس نے آتش کے ساتھ ایسا کیا برا کیا تھا؟ کیا پچھلی زندگی میں آفرین نے اس کے ساتھ کچھ غلط کیا تھا؟

آفرین نے یزدانی گروپ سے نکلنے کے بعد خود کو دوبارہ سے جوڑنے اور سمیٹنے کے لئے کافی محنت کی تھی۔۔

تاہم، آتش نے اسے بار بار نشانہ بنایا تھا، یہاں تک کہ انٹیئر ڈیزائن انڈسٹری میں اس کی ساکھ کو بھی برباد کر دیا۔ اب مستقبل میں اس کی خدمات کون لے گا؟ اس وقت اسے ایسا لگا جیسے اس کی زندگی مکمل برباد ہو گئی ہے۔

URDU NOVEL BANK

اس وقت گیٹ کھلا۔۔ اور آبلش چھتری سنبھالے، خود کو بارش کی تیز پھوار سے بچاتی، باہر آئی۔

ایک دھواں سا آفرین کے چہرے پر پھیلا۔۔

آئی۔۔۔ تھینک یو لٹ، تمہارے بنائے ہوئے ڈیزائنر بھت بھت اچھے تھے جس وجہ " سے مجھے یہ پروجیکٹ مل گیا۔ تم واقعی بھت ٹیلینٹڈ ہو۔ " ہنستے ہوئے کہہ کر اسے آنکھ ماری۔

آفرین نے نفرت سے چہرہ دوسری طرف کر لیا۔۔ لب بھیج لیئے، ایک آگ سی تھی جو اس کی آنکھوں کی پتلیوں پر ابھری تھی۔

جب کہ دوسری عورت طنزیہ مسکرائی۔ اور معصومیت سے بولی "چہ چہ اتنی اپ سیٹ مت ہو۔۔۔ یہ پروجیکٹ تمہارے ڈیزائنر کے بغیر بھی مجھے مل ہی جاتا کیونکہ ایزد نے سفارش کروائی تھی۔

شاید، تمہیں یہ نہیں معلوم کہ ایزد کے ماموں کی پروجیکٹ کے صدر سے دوستی ہے۔ تمہارے ڈیزائنر نے ہمارے منصوبے کو صرف۔۔۔۔۔ سہارا دیا ہے۔

URDU NOVEL BANK

ماموں؟۔۔۔۔۔ شہرام؟؟؟۔۔۔ آفرین کو لگا۔۔۔ جیسے کوئی جنگلی جانور اپنے لمبے ناخنوں سے " اس کے دل کو چیر پھاڑ رہا ہو۔ اس کا دل اس چیر پھاڑ سے، ٹکڑوں میں جیسے بٹ سا گیا۔ اس کی سانس بھاری ہونے لگی۔۔۔

جی گھٹنے لگا۔۔۔ اور وہ تھی کہ شہرام کی شکر گزار ہو رہی تھی کہ اس نے اسے یہاں موقع فراہم کیا ہے۔۔۔ یہ سوچتے اسے ایسا لگا جیسے ہر طرف اندھیرا چھایا ہو۔۔۔ امید کے سب دیئے بھیج گئے ہوں۔۔۔ اسے اپنا وجود خلا میں لٹکا ہوا محسوس ہوا۔

اس کا مطلب۔۔۔۔۔؟ وہ پہلے سے ہی جانتا تھا کہ ایسا ہوگا۔۔۔ تو پھر اس نے آفرین سے جھوٹ کیوں بولا؟ اسے امید کیوں تھمائی؟ جب کہ وہ اچھے سے جانتا تھا کہ آفرین نے دن رات ایک کر کے ڈیزائز بنائے ہیں۔ اس کا وہ خود گواہ تھا۔

اس کی آنکھیں گیلی ہو رہی تھیں۔۔۔ آنسو بہہ رہے تھے، اس کا چہرہ مکمل آنسوؤں سے تر تھا۔۔۔ لیکن یہ پتا نہیں چل رہا تھا کہ کونسا بارش کا پانی ہے؟ آنسوؤں کون سے ہیں۔؟ آتش نے فطری طور پر آفرین کی تکلیف پر سینے میں ٹھنڈک سی محسوس کی۔

ایمانداری کی بات تو یہ کہ۔۔۔ ایزد تمہارے لئے بھت دکھ محسوس کرتا ہے۔۔۔ اسے بھت " شرم آئی تھی جب تمہیں سرکوں پر پفلٹ بانٹتے دیکھا۔ اس نے مجھے کہا 'تم بالکل بھی "اس کے میچ کی نہیں ہو۔۔۔ چہ چہ۔۔۔ سو سیڈ۔

آفرین کا حوصلہ بس یہیں تک تھا وہ اور کتنا برداشت کرتی۔۔ اس نے یکدم سے اسے نیچے کھینچا اور گلے سے پکڑ لیا۔۔ چیخ کر بولی۔

آبلش -- کیا میں نے تمہارا کوئی قرض لیا ہے؟ کیا میں نے کبھی تمہارا نقصان کیا ہے۔؟"

بولو۔۔۔؟ وہ ہڈیانی انداز میں چیلنجی تھی۔ دکھ کے آسیب نے اس پر حملہ کر دیا تھا۔

URDU NOVEL BANK

آبش بالکل بھی پریشان نہیں ہوئی۔۔ آفرین کو غصہ ہی تو دلانا اس کا مقصد تھا۔۔ اور وہ اس مقصد میں کامیاب ہو چکی تھی۔۔ ایک پراسرار مسکراہٹ اس کے ہونٹوں پر نمودار ہوئی۔

اس سے پہلے کہ آفرین اس کی مسکراہٹ کی معنی خیزی کو سمجھ پاتی، کسی نے پوری قوت کے ساتھ اس کی پیٹھ کو زور سے کھینچا۔۔ اور بارش کے گد لے پانی کے گڑھے میں پھینک دیا۔

وہ مکمل اس گڑھے میں غرق ہوئی۔۔ تو اس جیسے سلب ہو گئے تھے۔۔ کافی دیر بعد اس نے دیکھنا چاہا کہ کون تھا؟۔۔ اور یہ دیکھ کر اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی کہ یہ ایزد تھا جس نے اسے پیچھے سے بے دردی سے کھینچ کر دور گڑھے میں پھینکا تھا۔۔ اب وہ آبش کو اٹھنے میں مدد کر رہا تھا اور جلدی سے اپنا کوٹ اتار کر آبش کو ڈھانپ رہا تھا۔

میں ٹھیک ہوں، لیکن جلدی سے آئی کو دیکھو۔۔ بڈنگ کمیٹیشن ہار کر، وہ تو دل ہی ہار "بیٹھی ہے۔" آبش نے ایزد کے حصار میں کانپتے ہوئے کہا۔

URDU NOVEL BANK

تم کیوں اس گھٹیا عورت کا خیال کر رہی ہو؟ "ایزد نے زمین پر گری آفرین کو گھور کر" دانت پیسے۔

دیکھ لو۔۔ کیا بن چکی ہو تم؟ تم کافی سنگدل ہو، اپنی ہی بہن پر دھونس جمارہی ہو۔۔" مجھے واقعی یقین نہیں آ رہا کہ میں نے کبھی تم جیسی لڑکی کو چاہا تھا۔؟ "ہاتھ سے اس کی حالت کے طرف اشارہ کرتے وہ غصے سے چلا رہا تھا۔

وہ رشتہ جو ان دونوں میں بچپن سے پروان چڑھا تھا آج مکمل غلط فہمی کے نذر ہو چکا تھا۔

آفرین نے غصہ بھری نظروں سے اس کے چہرے کو دیکھا۔ یہ نقوش اب اس کے لئے انجان تھے، اجنبی سے "یہ سچ ہے، مجھے بھی افسوس ہے کہ میں نے تم جیسے شخص کو پسند کیا۔ میں واقعی اندھی ہو چکی تھی" اس نے دانت پیس کر نفرت سے کہا۔ اس کی بات پر ایزد سخت غصہ ہوا اتنا کہ اسے مارنے لپکا۔ "تمہاری ہمت کہ یہ دوبارہ کہو" آتش نے پیچھے سے ہاتھ تھا کر روک لیا۔

URDU NOVEL BANK

نہ صرف تم نے بولی لگانے کے اصولوں کو توڑا ہے بلکہ تم صحیح کیا ہے؟ اور غلط" کیا؟ یہ بھی نہیں بتا سکتے "آفرین نے پھیپھڑوں کے پورے زور پر چیخ کر کہا۔ "کیا تم کو لگتا ہے کہ یہ اپنی کمتر صلاحیت کے بنا پر، اس طرح کے ڈیزائن بنا سکتی ہے؟ شاید تم اسے شروع سے جانتے تھے لیکن پھر بھی اسے بچانے کا فیصلہ کیا۔ اگر تم اس سے محبت کرتے ہو تو مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا، لیکن کامیابی حاصل کرنے کے لیے تم نے مجھے ڈاون کیوں کیا؟ کیا ملا تم کو؟ تم دونوں واقعی ایک گھٹیا کیل ہو!" وہ شدت سے چلائی۔

منہ سنبھال کر بات کرو۔ "ایزد نے بڑھ کر بے اختیار اسے پورے زور سے تھپڑ مارا"۔۔ اتنی شدت سے کہ وہ سہار نہ سکی اور دوبارہ گدے پانی میں گر گئی۔

آفرین کے گال شدت توہین اور مار سے جلنے لگے تھے۔ بے اختیار جلتے گال پر ہاتھ رکھے نیچے گر گئی۔ لیکن یہ درد۔۔۔۔ یہ تکلیف۔۔۔۔ اس تکلیف کے آگے کچھ بھی نہیں تھی۔۔ جو تکلیف وہ دل کی گہرائی میں محسوس کر رہی تھی۔

URDU NOVEL BANK

کہاں گیا وہ شخص جس نے اس سے ہمیشہ ساتھ نبھانے کے وعدے کئے تھے؟
کہاں گیا وہ شخص جس نے اسے یقین دلایا تھا کہ آبلش کے لئے وہ کوئی فیلنگس نہیں
رکھتا؟

کہاں گیا وہ شخص جس نے محض کچھ دن پہلے ہی اس سے منتیں کی تھی کہ اس کا انتظار
کرے؟

خوشقسمتی سے، اس نے اس کی باتوں پر یقین نہیں کیا تھا، اب اس میں ہمت بھی
نہیں رہی تھی۔

ایزد نے آنکھیں چھوٹی کر کے اسے گھورا اور تلخ لہجے میں کہا "یہ مت سمجھو کہ ہر کوئی
تمہاری طرح گھناونی سوچ کا مالک ہے۔
میں اچھی طرح آبلش کو جانتا ہوں کس طرح اس نے راتوں کو جاگ جاگ کر یہ ڈیزائنز
بنائے ہیں۔

URDU NOVEL BANK

ہاں میں یہ بات سمجھتا ہوں کہ وہ ابھی سیکھنے کے اسٹیج پر ہے، لیکن یہ ذہین ہے۔ بد قسمتی سے آج جو کچھ ہوا۔۔۔۔۔ وہ تم نے خود ہی اپنے ساتھ کیا ہے۔ اچھا ہے کہ اپنی غلطی کو تسلیم کرو، اس سے پہلے کہ دیر ہو جائے۔۔

www.urdu-novelbank.com

Visit for more novels:

یہ کہتے تنفر سے ایزد آلبش کے گرد حصار باندھے۔۔ گاڑی میں بیٹھ کر چلا گیا۔۔

اوہو۔۔۔۔۔ بیچاری آفرین بیبی۔۔۔۔۔ ہاھا ہاھا۔۔۔۔۔ چہ۔۔۔۔۔ "پچھے سے جمشید یزدانی" اس کا کزن طنز یہ قہقہہ لگاتا چھتری سنبھالے آیا۔ "سو سیڈ۔۔۔۔۔ یزدانی خاندان کی وارث۔۔۔۔۔ جو کبھی ہوائوں میں اڑان بھرتی تھی، آج کل اپنی ساری می می طاقت کھو چکی ہے۔۔۔۔۔ دیکھ کر افسوس ہوا۔۔۔۔۔ چہ چہ

آفرین نے اس کے گھٹیا تبصرے کو نظر انداز کر دیا۔ اور تاسف بھری سانس بھر کر وہ چلتی رہی، آفرین نے اس کے گھٹیا ریمارکس پر کوئی جواب نہیں دیا۔۔ اور اپنی گاڑی کے طرف بڑھتی رہی۔

URDU NOVEL BANK

اس کی مکروہ آواز پھر پیچھے سے گونجی "انکل جعفر اور آنٹی صالحہ کو پہلے ہی سے آج کے واقعے کے متعلق بتا دیا گیا ہے۔۔ اور افسوس کہ وہ آتش کے طرف ہیں۔ اور تمہارے لئے۔۔۔ ان کے گھر کے دروازے مکمل۔۔ بند ہو چکے ہیں۔۔۔۔۔ اب وہاں جانے کے خواب مت دیکھنا۔۔" وہ مسلسل اسے تپا رہا تھا۔ "کیونکہ وہاں اب کوئی تمہیں خوش آمدید نہیں کہنے والا۔" ہاتھ نفی میں ہلا کر وہ اس پر ہنسا۔

آفرین نے دانت پیس کر کار کا دروازہ زور سے بند کیا اور گاڑی بھگا دی۔
حالانکہ اس کے الفاظ آفرین کے لئے نئے نہیں تھے۔ لیکن یہ سچ تھا کہ اس کی زندگی اب پریشانیوں سے دوچار ہو گئی تھی۔ کوئی بھی اب اس سے محبت، یا اس کا خیال رکھنے والا نہیں رہا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

شام کے چھ بجے۔

شہرام آفیس سے گھر واپس آگیا۔

URDU NOVEL BANK

بے اختیار نظر لاونج کے صوفہ پر پڑی، جو خالی تھا۔

کچھ دن پہلے تک، آفرین اپنی مصروفیت کے باوجود بھی اس جگہ پر موجود رہتی تھی۔
گھر مکمل روشن رہتا تھا، اور کھانے کی خوشبو پھیلی رہتی تھی۔

اور کچن سے نظر آتے اس کے ڈنر کی تیاری میں، مصروف وجود کو وہ دیکھ سکتا تھا جو بڑی
تندی کے ساتھ یہاں سے وہاں چکراتا اپنی موجودگی کا مکمل احساس دلاتا تھا۔
اور آج -- یہاں مکمل اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ اس کی بھویں نا سمجھی سے تن گئیں۔

اس نے بڑھ کر لائیٹ آن کی تبھی سیدھی اس کی نظر صوفے پر آفرین کے وجود پر
پڑی۔ اس کے بال بکھرے اور الجھے ہوئے تھے۔ آنکھوں کے پوٹے رونے کی وجہ سے
متورم ہو چکے تھے، اس کے نیچے سرخی جھلک رہی تھی۔ آنکھوں سے دکھ جھانک رہا تھا، اور
وہ بالکل ساکت ایک جگہ ٹکی ہوئی تھی۔ جیسے وہ رو کر تھک چکی ہو، نڈھال ہو چکی
ہوں، اس کے حصار میں بلی تھی اور اس کی ٹھوڑی بلی کے سر پر ٹکی ہوئی تھی، اور
وہ یک ٹک ایک نامعلوم جگہ پر نظر ٹکائے ہوئے تھی۔ بلی اس کے مکمل حصار میں
تھی۔ آفرین اس وقت بالکل بے جان اور شکستہ دل نظر آرہی تھی۔

، ورنہ آج سے پہلے وہ ہمیشہ اس کے سامنے فریش فریش سی ہنستی مسکراتی اٹھلاتی۔۔۔ آنکھیں پٹ پٹا کر بولتی ظاہر ہوتی تھی، اور آج اسے اس طرح دیکھ کر شہرام کو کچھ عجیب سا احساس ہوا۔ جیسے کوئی انہونی ہو گئی ہو۔۔

"کیا بڈنگ اچھی نہیں ہوئی؟"

اس نے اپنا کوٹ اتار کر عادت کے مطابق صوفہ پر اچھالا۔۔۔ پھر اس کی خاموشی پر جیسے اپنے طرف سے دلاسا دیا۔ "ایک بار فیل ہونا کوئی بڑی بات نہیں، تم ابھی کم عمر ہو۔۔۔ اور۔۔۔۔۔۔۔۔" اس کی بات منہ میں آدھی رہ گئی۔

ہاں۔۔۔۔ میں کم عمر ہوں۔۔۔۔ تبھی ہر ایک کو اجازت ہے کہ مجھے دھوکا دیتا"
رہے۔۔۔۔ ہے نا؟ "آفرین نے ایک سرخ نظروں سے اسے دیکھا۔۔ "آپ جیسے بڑے
"!!! لوگوں کے نزدیک ہماری فیلنگز کی کوئی ویلیو نہیں ہوتی۔ سچ ہے

وہ اس کی بات پر پریشان ہوا، اس نے سوچا آفرین اپنا غصہ اس پر نکال رہی ہے۔ "کیا تم اپنی ناکامی کا ذمہ وار مجھے سمجھ رہی ہو؟" اس نے اچھنبے سے اسے دیکھا۔

URDU NOVEL BANK

اور افسوس کہ یہی سچ ہے۔۔ "آفرین نے چباچبا کر کہا "میری ناکامی کی سب سے بڑی" "وجہ تم پر یقین کرنا تھا۔"

آفرین نے اپنی مٹھیاں بھینچ لی۔ یہ صاف ظاہر تھا کہ وہ اس سے محبت نہیں کرتا۔ لیکن قانونی طور پر وہ اس کی بیوی تھی، پھر بھی وہ اسے بیوقوف بنا گیا۔

www.urdu-novel-bank.com
visit for more novels:

ان ہاتھوں کو مت کاٹو جس نے تمہاری مدد کی ہے۔ "شہرام اس کے ریمارکس پر سخت "بیزار ہوا

تم اس بڈنگ میں حصہ کبھی نہ لے سکتی اگر میں نے درپردہ مدد نہ کی ہوتی۔۔۔ اگر مجھے "معلوم ہوتا کہ تم اس کے بعد ایسا بھیو کرو گی تو کبھی ایسا نہ کرتا۔

است سخت افسوس ہوا۔۔ لیکن سچ تو یہ تھا کہ وہ آفرین کو ابھی سمجھ ہی نہیں پایا تھا۔۔۔ اسی لئے اس کی فیلنگس اور رد عمل شہرام کی سمجھ میں نہیں آرہے رہے۔ یا شاید اسے آج سے پہلے اس طرح کی سچویشن سے پالا نہیں پڑا تھا۔

URDU NOVEL BANK

تھینک یو ویری مچ، میں تمہارے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں آئندہ میرے معاملات سے دور" رہنا۔ "اس نے ہاتھ جوڑے، اور جھٹکے سے صوفے سے پیر نیچے رکھ کر طنز کیا، بلی اس کے اٹھتے ہی جمپ لگا کر نیچے کود گئی۔۔ وہ پریشان کن صورتحال کو جیسے بھانپ گئی تھی۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

وہ نہ صرف اس کے رویے پر غصہ ہوا تھا، بلکہ افسوس بھی محسوس کیا۔۔ وہ اس سے اس طرح کے رویے کی توقع نہیں کر رہا تھا۔ شروع میں، اس کے ڈیزائن دیکھنے کے بعد، اس نے سوچا کہ اس لڑکی می صلاحیت ہے۔ اپنا آپ منوانے کی۔

تاہم، اس دنیا میں اور بھی بھت سارے لوگ خداداد صلاحیت لے کر پیدا ہوتے ہیں، لیکن سب ہی کا تو قسمت ساتھ نہیں دیتی نا۔۔۔۔۔ بلکہ صرف کچھ لوگ ہی آگے آسکتے ہیں۔ صرف ایک بار کی ناکامی کی وجہ سے وہ آفرین کے اصل رنگ دیکھنے کے قابل ہوا تھا۔

سچی بات تو یہ تھی کہ اس نے ایسے لوگوں کو ہمیشہ حقیر سمجھا تھا۔

URDU NOVEL BANK

آفرین یزدانی اپنا لہجہ اور اپنے الفاظ یاد رکھنا۔۔۔ "شہرام نے بھینچے لہجے میں وارن کیا۔"

جو کچھ تم نے آج کہا ہے۔۔۔ اور آج سے بلی کا خیال رکھنے کی ضرورت ہے۔۔۔۔۔ نا ہی"

"میرے لئے کھانا پکانے کی۔۔۔۔۔"

اس کے بعد اس نے غصہ میں بلی کو گود میں اٹھایا، اور صوفہ پر پڑے کوٹ کو اٹھایا اور گھر سے باہر نکل گیا۔

کمرے میں ایک خوفناک سی خاموشی چھا گئی۔ اس کے پاس پہلے اپنے دکھی دل کو تسلی دینے کے لیے ایک بلی تھی، لیکن اب وہ بھی چلی گئی۔

اس کا ذہن جیسے بالکل خالی ہو گیا تھا۔۔۔ کھڑکی سے باہر نظر آتا سورج آہستہ آہستہ اندھیرے کی چادر میں چھپ گیا تھا۔۔۔ اب ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا چھا گیا تھا۔ وہ کچھ سوچ کر، گھر سے نکل آئی۔۔۔ اس کے قدم بے اختیار بار کے طرف بڑھے۔

URDU NOVEL BANK

سرور اس کے لئے بیئر کی کئی بوتلیں لے آیا۔ اس نے ان میں سے ایک پر سے کیپ ہٹادی اور بڑی بڑی گھونٹ لینے لگی۔

وہ اس سے پہلے پینا پسند نہیں کرتی تھی، لیکن اب اس نے یہ جانا کہ الکوحل پینے سے سارے دکھ کہیں دور بھاگ جاتے ہیں۔

وہ آدھ کھلی ہوئی آنکھوں سے اسٹیج پر ایک نوجوان جوڑے کو ڈانس کرتے دیکھنے لگی۔

ماضی میں اس کی زندگی کتنی آرام دہ تھی -- ہر فکر سے آزاد۔۔
آہستہ آہستہ اس کی نظر مدھم ہونے لگی۔۔

اس نے اس شخص کو نہیں دیکھا جو اسے، ایک کونے میں کھڑا دیکھ رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد، اس شخص نے، کسی کو فون کیا۔ "جنت اندازہ لگاؤ کہ میں نے، ابھی کس کو دیکھا ہے؟"

کون؟ "دوسری طرف سے جنت نے تجسس سے پوچھا۔"

آفرین ---، اکیلی بار میں بیٹھی غم غلط کر رہی، یہ تو آج بھی اتنی ہی خوبصورت ہے "جتنی کالج کے زمانے میں تھی۔" یہ زین تھا۔۔۔ گندے ذہن کا مالک۔۔۔ جنت کو ریسٹورانٹ والا واقعہ نہیں بھولا تھا۔۔۔ وہ موقعے کی تلاش میں تھی کہ کس طرح سے آفرین سے اپنی اس بے عزتی کا بدلہ لے۔۔۔ اور آج اسے قسمت سے موقع مل گیا تھا۔۔۔

وہ خوش تھی کہ آفرین، آج بڈنگ ہار چکی ہے۔ لیکن اس کے لئے یہ کافی نہیں تھا۔۔۔ وہ اسے کوئی بڑا دھچکا دینا چاہتی تھی۔

زین، کیا تم اب بھی اس میں دلچسپی رکھتے ہو؟ "جنت نے اسے گویا تیار کرنا چاہا۔"

URDU NOVEL BANK

پہلے نہیں تھا۔۔۔ لیکن اب مجھے صرف اس کی ذات کو کھوجنے کا تجسس ہو گیا۔
 ہے۔۔۔ اسکول ٹائم میں اس نے ہمیشہ میری بے عزتی کی۔۔۔ اب میں چاہتا ہوں، کچھ
 ایسا کروں کہ۔۔۔۔۔ وہ مجھ سے معافی مانگے "اس نے کمینگی سے خواہش کی۔

www.urdu-novel-bank.com
 Visit for more novels:

ٹھیک ہے یہ موقع تمہیں میں دیتی ہوں۔۔۔"
 جنت نے اسے اپنا پلان بتایا۔۔۔ جسے سن کر زین کی چھوٹی آنکھوں میں کمینی سی چمک
 "لہرائی۔" کیا تمہیں یقین ہے کہ یہ۔۔۔۔۔

ڈرو مت۔۔۔ میں تمہارے ساتھ ہوں، اب آفرین کے ساتھ کوئی بھی نہیں ہے۔ اگر کچھ
 "ایسا ویسا ہو گیا تو یزدانی فیملی غصہ میں آکر اس سے قطع تعلق کر لے گی۔

آل رائیٹ، تو پھر میں آج رات ہی یہ عمل کرتا ہوں "زین کے ہونٹ شیطانی
 مسکراہٹ میں ڈھلے۔ آنکھیں ایسی مدھوش ہوئیں جیسے وہ تصور میں ہی اس عورت کا وجود
 سامنے دیکھ رہا ہو۔

...

آفرین مکمل ہوش سے بے گانی ہو چکی تھی، اسے بمشکل یہ نظر آیا تھا کہ ایک سرور بیئر کی ایک اضافی بوتل لایا ہے۔

اسے یاد نہیں پڑا کہ اس نے یہ آرڈر کیا تھا؟ لیکن اس کا گلاس خالی تھا سو اس نے بنا کسی ہچکچاہٹ کے یہ بوتل بھی اٹھا کر گلاس میں اندلی۔۔۔

زیادہ دیر نہیں گزری تھی کہ اس کی آنکھیں مکمل بند ہو گئیں۔ وہ ہوش سے بے گانہ ہو چکی تھی۔

☆☆☆☆☆☆

کلب کے اندر ایک طرف۔۔

ایلی اسٹول کے نیچے بیٹھی ہوئی تھی۔

URDU NOVEL BANK

شہرام نے اس کا پیالہ چھوٹی مچھلیوں سے بھر کر اس کے آگے کیا۔
بلی نے سونگھ کر ناگواری سے منہ پرے کیا۔

تمہاری بلی بھت ہی نخریلی لگتی ہے، یہ فش میرے کلب کی بھترین فش ہے "شیٹ"
نے طنزیہ کہا۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ تمہارے کلب کا شیف اس کے معیار کا نہیں۔ "شہرام نے"
چکن پیس بے دلی سے اٹھایا۔ لیکن اس کی بھوک جیسے مرچکی تھی۔

وہ آفرین کے گھر میں پکے کھانے کھا کر عادی بن چکا تھا۔ اب یہ سامنے پڑی ڈشز اس کو
بد ذائقہ لگ رہی تھیں۔۔ جب اس نے تصور میں آفرین کے کھانوں سے اس کا موازنہ کیا

URDU NOVEL BANK

تمہیں رات کے کھانے کے لئے گھر جانا چاہئے، "شیث نے غصے سے تبصرہ کیا۔"
تمہارے لئے گھر سے پکا ہوا کھانا ہی بہترین ہے۔ گھر جاؤ اور بھابھی آفرین سے،"
"اکھو تمہارے لئے کھانا بنائے۔"

www.urdu-novel-bank.com
visit for more novels:

اس عورت کا تذکرہ مت کرو "شہرام کے چہرے کی رنگت بدل گئی۔"
اب اس نے کیا کیا تمہارے ساتھ؟ "شیث نے تعجب سے اسے دیکھا۔ پھر جیسے اسے"
یاد آیا۔۔ "آج تو بڈنگ تھی نا؟"

میں نے کہا نا، اس بات کا ذکر مت کرو۔ "شہرام نے وارن کیا۔"

شیث نے، بنا کچھ کہے، لب بھینچے۔۔

URDU NOVEL BANK

اس نے تھوڑی دیر بعد فون پر بات کی اور پھر اسے بتایا۔ "ولید گرویزی، گولڈن کارپوریشن کا مالک، اس کلب کے پرائیوٹ روم میں انتظار کر رہا۔ وہ بزنس کے معاملات پر بات کرنا چاہتا ہے، جس کا کچھ دیر پہلے میں نے ذکر کیا تھا۔"

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

"تم جاو، مجھے ایسے معاملات میں دلچسپی نہیں ہے۔ جس میں ذہانت کا کام نہ ہو۔"

شیٹ کے پاس جیسے الفاظ ختم ہو گئے۔۔۔ وہ چپ رہ گیا۔

آف کورس، تم سب سے بہتر ہو، کیونکہ تم ذہین ہو، شیٹ نے دل میں یہ ضرور سوچا تھا۔۔

وہ قریبی دروازے کے طرف بڑھا، جب وہ بیس منٹ بعد وہ واپس آیا تو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ ٹیبل پر پڑی ڈشز ایسے ان چھوٹی پڑی تھیں۔ "اندازہ لگاؤ کہ اس کمرے میں کون تھا۔؟ وہاں ٹیکنالوجی سینٹر کا انچارج بھی موجود تھا۔ ساتھ میں ایرڈ

مجھے اس ذکر سے دلچسپی نہیں پلینز بند کرو "شہرام نے ناگواری سے کہا۔ اس کا خون" جیسے ابلنا شروع ہو گیا تھا۔

سنو تو۔۔۔ "شیٹ کے چہرے پر سنجیگی تھی۔ وہ اس کی توجہ کسی خاص بات پر"

دلوانا چاہ رہا تھا "ایزد اور آبلش کی اگلے ماہ منگنی ہونے والی ہے ، یہ ایک الگ بات ہے

کہ۔۔ یزدانی گروپ نے آج کی بڈنگ سے اس پروجیکٹ کو باضابطہ طور پر حاصل کیا ہے۔

کیا تم کو نہیں لگتا کہ کہیں نا کہیں کچھ عجیب ہے ، کچھ ایسا۔۔۔۔۔ جو ہم سے چھپا ہوا

"ہے۔ جب تم ان تینوں آدمیوں کو ایک ساتھ ملا کر دیکھو

شہرام میلہبورین کے نیٹ ورک سے ناواقف تھا لیکن یہ بات اسے سمجھ میں آگئی تھی۔ کہ اندر ہی اندر آفرین کے خلاف منصوبہ سازی کی گئی ہے۔ "مطلب، یزدانی نے گندہ کھیل "کھیلا ہے؟

URDU NOVEL BANK

شہرام کا لہجہ غصہ میں بھر گیا۔۔۔ چھبٹے ہوئے لہجے میں شیث کو دیکھ کر کہا "کیا میں نے تمہیں نہیں کہا تھا کہ بڈنگ کا عمل منصفانہ بناؤ؟"

شیث خود بھی اس بات پر شرمسار ہوا۔ "میں نے صدر ثروت جھانگیر کو یہی کہا تھا، کہ مقابلہ یقینی طور پر منصفانہ بنائے۔۔۔ لیکن وہ شاید میری بات کے الٹ سمجھا۔۔۔ وہ سمجھا میں نے صرف اسے چھوٹی کمپنی کو مقابلہ میں حصہ لینے کا کہا ہے۔۔۔ یہ نہیں سمجھا کہ میں نے بھابھی آفرین کی سفارش کی ہے۔" شیث واقعی الجھا تھا۔

شہرام نے پریشانی سے پیشانی کو دو انگلیوں سے مسلا، یہ حیران کن بات تھی کہ آفرین کو اس کے اتنے شاندار ڈیزائنز کے باوجود بھی خارج کر دیا گیا تھا۔ اسے آفرین کا الجھا الجھا سا رویہ پریشان کر رہا تھا۔۔۔ کوئی بات تھی جس سے وہ ناواقف تھا۔۔۔ ورنہ وہ اس طرح ری ایکٹ بالکل نہ کرتی۔

URDU NOVEL BANK

کچھ سوچنے کے بعد اس نے فون اٹھا کر ہادی کو فون ملایا۔ "تفتیش کرو کہ آج کی بڈنگ کے دوران کیا واقعہ ہوا؟ میں ایک ایک بات جاننا چاہتا ہوں۔"

شیث نے کچھ سوچ کر کہا "میں آسانی سے ارد گرد موجود لوگوں سے پوچھ کر اصلی حقیقت جان سکتا ہوں"

"شہرام نے اس کی بات پر اسے طنزیہ دیکھا۔۔۔" بہت خوب۔۔۔ مجھے تم پر یقین ہے۔"

شیث اس کے میٹھے طنز پر شرمسار ہوا۔۔۔ آخر کافی سوچنے کے بعد یہ بات اسے سمجھ میں آگئی کہ معاملہ اس کی لاپرواہی سے بگڑا ہے۔

اس وقت گروپ کے میسیجز سے سیل فون مسلسل وائبرٹ کرتا رہا۔ بالآخر شیث نے میسیجز چیک کرنے کے بعد ایک گھری سانس لی۔

URDU NOVEL BANK

میلبورن کی انٹریمنٹ انڈسٹری بی ایمان لوگوں سے بھری پڑی ہے۔۔ ایک بار اگر یہ "واقعہ باہر آگیا تو پھر آفرین بھابھی کبھی بھی آگے نہ بڑھ سکیں گیں"

شہرام، شیث کی بات سن کر اچھی طرح اس کا مفہوم سمجھ رہا تھا۔۔ اس نے بغور شیث کی نظروں کا تعاقب کر کے ادھر نگاہ دوڑائی۔۔ شیث بیڈ پر لیٹی ایک عورت کی تصویر دیکھ رہا تھا۔

اس عورت کی پیٹھ نظر آرہی تھی وائیٹ شرٹ اور بلیو جینز سے اس کے وجود کی اسمارٹینس کا پتا چل رہا تھا کہ عورت کافی دلکش ہے۔

شہرام کو یاد آیا کہ آفرین نے شام یہی ڈیس پہنی ہوئی تھی۔ وہ چونکا۔۔ اس نے جلدی سے شیث کے ہاتھوں فون جھپٹا۔۔ "کہاں ہے یہ؟"

"پتا نہیں، شاید کوئی ہوٹل ہے۔۔ لیکن کیوں؟"

URDU NOVEL BANK

شہرام نے نظر اٹھا کر شیث کو گھورا۔۔ پریشانی سے بولا۔۔ "یہ۔۔ یہ آفرین ہے۔؟" اسے کچھ نہیں بھت کچھ غلط ہونے کا خدشہ ہوا۔۔ پریشانی سے اس کی جان نکلنے لگی۔۔ "نہیں ایسا کچھ برا نہیں ہونے دوں گا میں۔۔۔ اس کے ساتھ۔۔"

www.urdu-novel-bank.com
Visit for more novels:

اس کی بات سن کر شیث کا جیسے دماغ بھک سے اڑا۔۔
ڈام اٹ۔۔ اس پر اسٹیٹس ہے کہ یہ وڈیو 7 بج کر 30 منٹ پر لائیو اپلوڈ ہوگی۔۔ اور"
"اب پندرہ منٹ رہتے ہیں۔"

پولیس کو کال کرو۔۔ جلدی کرو۔۔ "شہرام نے اسے یکدم کہا۔۔ اور جلدی سے پرائیویٹ"
روم کے کمپیوٹر کو آن کیا۔ صرف ایک منٹ کے اندر اندر اس نے آئی پی اڈریس ٹریک کی
۔۔ جہاں سے یہ وڈیو اپ لوڈ ہونے والی تھی۔

خوش قسمتی سے یہ لوکیشن اس ہوٹل کے انتہائی قریب تھی۔

☆☆☆☆☆☆

ادھر ہوٹل کے روم میں۔۔ آفرین ہوش سے بیگانی لیٹی ہوئی تھی۔
اس نے زبردستی اپنی آنکھیں کھول کر ارد گرد کے ماحول کو پہچاننے کی کوشش کی، اس
کے حواس کچھ کچھ سامت میں تھے۔۔ خود کو ایک اجنبی کمرے اور بڑے سے بیڈ پر پڑا پا

Visit For More Novels: www.urdu-novel-bank.com

URDU NOVEL BANK

کر اسے بھت کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا، اس نے اٹھنے کی کوشش کی۔۔ اس کا ذہن جیسے ڈوب کر ابھر رہا تھا۔

وہ اٹھنا چاہتی تھی، لیکن اسے یہ احساس ہوا کہ اس میں طاقت نہیں رہی ہے۔

visit for more novels:

احتجاج کرنا بند کرو "ایک موٹی توند والا آدمی باتھ روم سے صرف ایک تولیہ لپیٹے باہر آیا۔"

آفرین کو اسے دیکھ کر متلی سی ہوئی۔۔ اس نے اسے پہچان لیا تھا۔۔ "ت۔۔۔ تم۔۔۔ زین ہو؟"

زین اس کے یوں پہچان لینے پر مکروہ ہنسی سے ہنسا۔۔ ہنسنے سے اس کی موٹی توند ہلنے لگی تھی، اس کے پیلے دانت باہر نکلے۔۔ دیکھنے والے کو ابکائی میں مبتلا کر رہے تھے۔ "مجھے یہ توقع نہیں تھی کہ تم مجھے اتنی جلد پہچان لو گی۔۔ ہی ہی۔۔"۔۔ پیلے دانت باہر آئے۔

تم اس وقت مجھ سے نفرت کرتی تھی، میں ایک عرصہ سے تمہیں برباد کرنے کے موقع " کی تلاش میں تھا۔۔ اور آج۔۔ قسمت سے مجھے یہ موقع مل گیا۔۔ تم میرے پاس ہو۔۔ اب تمہیں بتاؤں گا کہ نفرت کسے کہتے ہیں؟ جب تم میرے آگے منتیں کرو گی۔۔ ہا۔۔۔ "تمہاری میرے ساتھ وڈیو لائیو جائے گی۔۔ تب تم میرے آگے ہاتھ جوڑو گی۔۔

دفعہ ہو جاو "نفرت سے بھرے ہوئے لہجے میں، آفرین نے بمشکل سے اپنی طاقت سنبھال کر، اپنی ٹانگ اٹھا کر اسے لات ماری۔ بہر حال، زین نے اسے آسانی سے ایک ہاتھ سے پکڑ لیا تھا۔

ارے۔۔۔۔ ارے، جلدی نہ کرو۔۔۔ سویٹ ہرٹ۔ تھوڑا صبر کرو۔ دیکھو کتنے سارے لوگ "ہمیں لائیو دیکھ رہے ہیں۔

زین نے اپنی پوری طاقت سے آفرین کی ٹانگوں کو پکڑ کر اپنے جانب کھینچا۔۔

URDU NOVEL BANK

آفرین نے بستر کے کنارے لگائے گئے دو کیمروں کو اس وقت تک نوٹس نہیں کیا تھا۔۔۔ زین کے بتانے پر وہ اس کی سازش سمجھ گئی۔

خوف و شرم سے آفرین کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔۔۔ نہیں۔۔۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ وہ کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہے گی۔۔۔ "یو باسٹرڈ۔" وہ چلائی۔۔۔ "مجھے جانے دو" میرے ڈیڈ اور مام تم کو نہیں چھوڑیں گے۔

بھول جاو۔۔۔۔۔ ان کو۔۔۔ تمہارے والدین تمہیں اس طرح دیکھ کر صرف نفرت ہی "کریں گے" اس نے آفرین کے کندھوں سے پکڑ کر زور سے نیچے دبایا اور اس کی قمیص بچ سے پھاڑ دی۔

اللہ ہیپ۔۔۔۔۔ "آفرین زور لگا کر چیخنی۔"

آفرین بے بسی سے رو پڑی۔

اللہ اس کے ساتھ ایسا کیوں کر رہا ہے، وہ پہلے ہی کافی مشکلات سے گزر رہی تھی۔ اس نے اپنے پیارے رشتے کھود دیئے تھے۔ اور اب اس کی آخری جمع پونجی عزت بھی خطرے میں تھی۔

www.urdu-novelbank.com
Visit for more novels:

اچانک سے اس کی آنکھیں جیسے خوف سے پھٹ گئیں۔ "میں تمہیں ایسا نہیں کرنے دوں گی۔۔ بھلی میں مرجاؤں۔" وہ چلینچی۔۔

پھر اس نے اس کے بازو پر شدت سے دانتوں سے کاٹا۔۔

زین نے اسے زور سے تھپڑ مارا۔ یہ اتنے زور کا تھپڑ تھا کہ آفرین کے حواس جامد ہو گئے۔۔ اس کی آنکھیں رونے سے متورم ہو گئی تھیں۔۔ اسے لگا جیسے کسی نے اس کی روح کھینچ لی ہو۔

URDU NOVEL BANK

زین اس کی بے بسی کا مذاق اڑاتا قہقہہ لگاتا رہا۔ "اس وقت کوئی بھی تم کو بچانے نہیں آئے گا۔ تمہارے لئے بھتر میہی ہے کہ میری بات مان لو۔"

ٹھیک اسی وقت۔۔۔ کسی نے زور زور سے دروازہ پر ٹھوکریں رسید کر کے توڑنے کی کوشش کی۔۔

مسلل ضربوں سے دروازہ دھڑام سے کھلا تھا۔۔۔

کون ہو تم؟ "زین گھبرا کر بیڈ سے کھڑا ہو گیا۔"

شہرام نے اس کے موٹے جسم کو دیکھ کر متلی سی محسوس کی۔۔ اس کی نظریں متلاشی ابداز میں آفرین کو ہی ڈھونڈھ رہی تھی۔ جو بیڈ پر بالکل نیم بیہوش سی پڑی تھی۔ آفرین کی شرٹ ڈھیلی اور پیچ سے قدرے پھٹی ہوئی دیکھ کر وہ غصے سے پاگل ہی ہو گیا تھا۔۔ بنا جواب دیئے اس نے دیوانہ وار، تابڑ توڑ زین کے چہرے پر مکے برسائے تھے۔۔

URDU NOVEL BANK

تمہارا باپ۔۔۔ تمہاری ہمت کیسے ہوئی اسے چھونے کی؟ ہاں۔۔۔ بولو۔۔۔ "اس کو مارتا ہوا" وہ غصے سے دھاڑ رہا تھا۔ اس کے مضبوط وجود کو دیکھ کر زین کے حواس گم ہوئے۔۔۔ وہ زمین پر گرا شہرام کی مار کھاتا رہا۔۔۔

شہرام نے اس کے وجود سے اٹھ کر جلدی سے بیڈ پر لگے ہوئے کیمیرے نکال کر زین پر اچھالے۔ اس کے بعد جلدی سے اپنی شرٹ اتار کر آفرین کے وجود کو ڈھانپا۔ اور اسے اپنے حصار میں لیا۔۔۔

آفی۔۔۔ کیسی ہو؟؟ تم۔۔۔ تم ٹھیک ہو؟؟ اس کی ہمت ہی نہیں ہو رہی تھی کہ "آفرین کے سو جے ہوئے چہرے کو چھوسکے۔ صرف نرمی سے اس کی پیٹھ سہلاتا رہا۔۔۔

"نن۔۔۔ نو۔۔۔ نو۔۔۔ ڈڈ۔۔۔ ڈونٹ۔۔۔ ڈونٹ بچ می۔۔۔ ڈ۔۔۔ ڈونٹ۔۔۔"

آفرین کا زہن ابھی تک مدھوشی میں تھا۔۔۔ اس کے سو جے ہوئے ہونٹ ڈر سے کانپ رہے تھے۔۔۔ مدھوشی میں اسے صرف یہ محسوس ہو رہا تھا کہ کوئی اسے چھونے کی کوشش

URDU NOVEL BANK

کمرہا ہے۔۔ اور احتجاجاً وہ روتے ہوئے، کمزور ہاتھوں سے اسے خود سے پرے دھکیلنے کی کوشش میں ادھ موٹی ہو رہی تھی، اور مسلسل بڑبڑا رہی تھی۔۔

آج سے پہلے وہ اسے ہمیشہ مغرور، خوبصورت اور شرارت سے بھرپور نظر آتی تھی۔۔۔ اسے اپنی شرارتوں سے اتنا تنگ کرتی تھی کہ بعض اوقات تو وہ دانت پیس کر رہ جاتا تھا۔۔۔ لیکن آج۔۔۔ وہ اسے اس طرح مجروح حالت میں دیکھ کر خود پر لعنت بھیج کر رہ گیا۔۔۔ اس کی بیوقوفی کی وجہ سے ہی آفرین اس حالت میں پہنچی تھی۔ وہ شاید ہی خود کو معاف کرواتا۔۔۔

ڈرو مت۔۔۔ یہ میں ہوں۔۔۔ کسی اتنی ہمت نہیں کہ تم کو تکلیف پہنچا سکے۔ "اس" نے آفرین کا سر نرمی سے سہلایا۔۔۔

ایک جانی پہچانی سی خوشبو سونگھ کر آفرین کے حواس پرسکون ہونے لگے۔۔۔

URDU NOVEL BANK

اس کی دھندھلی آنکھوں میں پہچان کے رنگ لہرائے۔ اس نے یہ جانا کہ سامنے بیٹھا وجود
 "اس کا اپنا ہے اس کا محرم۔۔۔" شامی۔۔۔، کیا میں خواب دیکھ رہی ہوں؟
 کسی نے واقعی بھی خواب میں آکر اس کی عزت بچائی تھی۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

یہ خواب نہیں ہے۔۔۔ تم اب بالکل محفوظ ہو۔ "شہرام نے نرمی سے اس کی آنکھ کے
 کنارے سے بہتے آنسو پونچھے۔
 اچانک اسے اپنے پیچھے کافی ساری آوازیں سنائی دی

جیسے ہی اس نے سر گھما کر دیکھا۔ زین سیکورٹی گارڈز کی تحویل میں خود کو چھڑانے کی
 مسلسل مزاحمت کر رہا تھا۔

ٹھہرو۔۔۔ "اس نے آفرین کو اپنے حصار سے نرمی سے نکال کر بیڈ پر لٹایا۔ اس کی آنکھیں"
 سرد ہوئیں۔

"تم لوگ اسے کہاں لے کر جا رہے ہو؟"

زین کافی ڈرا ہوا تھا۔۔ اس کے جسم میں جیسے جان نہ رہی تھی، وہ بمشکل اپنی ٹانگوں کے سہارے پر کھڑا ہوا تھا۔ وہ چاہ رہا تھا کہ یہاں سے بھاگ جائے۔۔ تبھی اس کے منہ پر شہرام سوری کا زبردست گھونسا پڑا۔ اور وہ وہیں فرش پر گر گیا۔ اور ڈر سے کانپنے لگا۔

قسم کھاتا ہوں۔۔۔ میں نے اسے نہیں چھوا۔۔۔ جب تم آئے۔۔۔ میں نے صرف اس کی قمیص پھاڑی تھی۔ اور کچھ نہیں کیا۔۔۔ م۔۔۔ میرا یقین کرو۔۔۔ "وہ ہاتھ جوڑ کر کیپکپاتے ہوئے کہنے لگا۔

تم نے اسے ہاتھ لگایا۔۔۔ اسے مارا؟۔۔۔ شہرام کے لہجے میں آگ جیسی تپش تھی۔۔۔ "جیسے بس ابھی اسے جلا کر راکھ کر دے گا۔

شہرام نے یہ کہتے ہی اسے گلے سے جکڑ کر اونچا اٹھایا۔ پھر دوسرے ہاتھ سے پوری طاقت کے ساتھ تھپڑ مارا۔ کہ آواز پورے کمرے کی دیواروں سے ٹکرا کر بازگشت سی پیدا کر گئی۔

جلد ہی زین کا چہی (گول مٹول) سا گال سوج کر، اور پھول گیا۔

یہ آفرین کی مہربانی ہے، جس کی وجہ سے مجھے زندگی میں پہلی بار کسی کو تھپڑ مارنے کا موقع ملا "شہرام نے اسے زور سے پیچھے کھڑے پولیس آفیسرز کے طرف دھکیلا۔ پولیس نے یکدم اس کے ہاتھوں میں ہتھکڑی ڈالی۔ اور دھکیلتے اسی حال میں باہر لے گئے۔۔۔ جس حالت میں وہ تھا۔

آفرین کمزوری کی وجہ سے اٹھ کر بیٹھ گئی۔۔ اور سارا منظر اپنی دھندھلی آنکھوں سے دیکھا۔ جب شہرام اس کے طرف مڑا تب زبردستی مسکرائی۔ اس کے بعد اس کے ذہن پر تاریکی سی چھا گئی۔۔ وہ مکمل ہوش سے بیگانہ ہو کر بیڈ پر بے ہوش ہو کر لڑھک گئی۔

شہرام نے جلدی سے بڑھ کر اسے اپنے مضبوط بازوؤں میں اٹھا کر باہر نکلا۔
شیٹ جو کہ باہر ہی رک گیا تھا۔ یہ سچویشن دیکھ کر شاکڈ رہ گیا۔۔ "یہ۔۔۔ یہ۔۔۔ ٹھیک تو ہیں؟"

URDU NOVEL BANK

پتا کرواؤ۔۔ کہ اس واقعے کے پیچھے کس کا ہاتھ تھا؟۔ میں اس شخص کو زندہ دیکھنا نہیں " چاہتا۔

شہرام نے بمشکل اپنے غصے کو کنٹرول کیا، اور شیٹ کو حکم دیا۔ اس کے ساتھ ہی آفرین کو بازو میں اٹھائے۔۔ ہاسپٹل کے طرف دوڑا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

براہ راست وڈیو میں توقف آجانے سے۔۔ جنت کا دل جیسے کسی انجانے خوف سے کانپ اٹھا۔۔

اس کے بعد اچانک جو شخص اسے لائیو وڈیو میں نظر آیا۔۔ وہ وہی پراسرار شخص تھا جو ریسٹورانٹ میں آیا تھا۔۔ جس نے آفرین کی سائیڈ لے کر ان تینوں کی بے عزتی کی تھی۔ بعد میں اس نے پتا کروایا تھا تو معلوم ہوا یہ آدمی کوئی مشہور شخصیت نہیں بلکہ ایک عام سا وکیل ہے۔

URDU NOVEL BANK

اسنے سنا تھا کہ یہ آدمی وکلاء میں نمایاں حیثیت رکھتا ہے۔۔ لیکن اپنی اس نمایاں پہچان کے باوجود بھی، وہ ان کے خاندان سے کسی طور میچ نہیں کرتا تھا۔۔

ٹھیک اسی وقت جنت کا سیل فون بجنے لگا۔ کسی نے اسے فون کر کے بتایا کہ زین کو پولیس پکڑ کر لے گئی ہے۔

کوئی راستہ ڈھونڈ کر اس کی بیل کرواؤ "جنت یکدم پریشان ہوئی۔۔ اگر زین نے منہ کھولا" تو وہ بچ نہیں سکے گی۔

ویل۔۔۔، مجھے ڈر ہے، کہ یہ ممکن نہیں، شیٹ صاحب نے اس کی مضبوط سفارش کی " ہے کہ زین کو ہمیشہ کے لئے اندر کریں۔ ہم شیٹ صاحب کے اثر و رسوخ کے آگے کچھ نہیں کر سکتے۔ ہم ان کا غصہ افورڈ نہیں کر سکتے۔ اجنبی آواز میں بے بسی تھی۔

URDU NOVEL BANK

یہ سن کر جنت کا دل ڈوبنے لگا۔ "کوشش کر کے زین تک یہ بات پہنچاؤ، کہ وہ اپنا منہ بند رکھے۔ ورنہ اس کی فیملی کی حفاظت کی کوئی گارنٹی نہیں ہوگی۔" جنت نے دھمکی دی۔
آل رائیٹ۔۔ "دوسری طرف جو بھی تھا۔۔ ہنکارا بھر کر چپ ہو گیا۔"

www.urdu-novel-bank.com
Visit for more novels:

☆☆☆☆☆☆☆☆

ہاسپٹل میں۔۔۔۔

چہرے پر درد کی وجہ سے آفرین کی آنکھ کھل گئی۔
اس نے آنکھیں پوری طرح کھول کر ارد گرد دیکھا۔۔ خود کو ہاسپٹل کے بیڈ پر دیکھ کر حیران ہوئی

(مجھے کس نے ہاسپٹل بھیجا؟)

اس نے حیرانی سے سوچا، تبھی شہرام کا خوبصورت چہرہ اس کے ذہن کی اسکرین پر لہرایا۔

تم جاگ گئی۔ "اس کے پاس آدمی کی آواز ابھری۔"

Visit For More Novels: www.urdu-novel-bank.com

URDU NOVEL BANK

اس نے آواز کے سمت چہرہ گھما کر دیکھا۔۔ شہرام صوفہ پر ٹانگ پر ٹانگ رکھے بیٹھا اسے ملامت بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

ایک شادی شدہ عورت ہو کر تم اکیلی ایک پب میں بیٹھ کر ڈنک کر رہی تھی؟ کوئی شرم" ہوتی ہے۔۔ کوئی حیا ہوتی ہے۔" برہمی آنکھوں سے صاف ظاہر تھی۔

www.urdu-novel-bank.com
Visit for more novels:

اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتی، اس کے الفاظ واقعی بھی دل کو لگ گئے۔۔ ایسا لگا جیسے کسی نے ٹھنڈے پانی کی بھری بالٹی اس کے اوپر ڈال دی ہو۔۔ وہ شرم سے گڑ سی گئی۔

تم صحیح کہتے ہو۔۔۔ میں واقعی یہ بھول گئی تھی کہ میں شادی شدہ ہوں۔" افسردگی اور " بے بسی اس کے لہجے سے عیاں تھی۔

شہرام کی آنکھوں میں غصہ کی لہر سی ابھری تھی۔۔ آج سے پہلے وہی تھی، جو اس سے محبت کا اقرار بار بار کرتی تھی، اسے زچ کرتی تھی، اور اب وہ یہ کہہ رہی کہ وہ واقعی بھول

تم نے اب بھی اپنی غلطی سے کچھ نہیں سیکھا۔ اگر میں وہاں نہ آ سکتا۔۔۔ تو تمہاری زندگی ہمیشہ کے لئے برباد ہو جاتی، تمہیں بھلی نہ ہو۔۔۔۔۔ لیکن مجھے اپنی عزت کا خیال ہے۔

پریشان نہ ہو، کوئی بھی یہ بات نہیں جانتا کہ میری شادی تم سے ہوئی ہے۔ "اس کی" بات پر آفرین سخت رنجیدہ ہوئی تھی، پہلے وہ یہی سمجھتی تھی کہ اسے اس کا خیال ہے، لیکن اب بات واضح ہو گئی کہ نہیں۔۔۔ شہرام سوری کو صرف اور صرف اپنے وقار کا خیال ہے تبھی اس نے آفرین کی عزت بچائی۔

شہرام کو اس کے لئے دیئے روپے سے سخت دلی تکلیف ہوئی۔

URDU NOVEL BANK

ویل، ایسا لگتا ہے میں نے ضرورت سے کچھ زیادہ ہی کر دیا۔۔ مجھے تم کو بچانا ہی نہیں " "چاہیئے تھا۔۔ ٹھیک کہا نا۔؟

اس کی غلط فہمیوں کا آفرین کے پاس جواب نہیں تھا۔ وہ صفائی دیتے دیتے تھک گئی تھی۔۔ اس نے بالکل بھی بحث نہیں کی۔۔
 اس نے اپنی نظر پھیر لی اور کسبل میں دبک گئی۔

اس کے چہرے کے زخم دیکھ کر شہرام کافی بے آرام ہوا تھا۔
 شہرام کو اپنے احساسات سمجھ میں ہی نہیں آرہے تھے کہ آخر اس کے ساتھ ہو کیا رہا ہے۔۔ جب وہ بے ہوش تھی۔۔ تو اس کا دل چاہ رہا تھا زین کو قتل کر ڈالے۔۔ اور اب جب وہ ہوش میں تھی تو وہ مسلسل اسے طعنے دے رہا تھا کہ وہ خود کی حفاظت نہیں کر سکتی۔

یہ دیکھ کر کہ وہ بالکل خاموش ہے۔۔ کچھ نہیں بول رہی۔۔ کوئی احتجاج نہیں کر رہی۔۔ اس سے لڑ نہیں رہی۔۔ اس سے بحث نہیں کر رہی۔۔ وہ سخت دلی تکلیف محسوس کرنے لگا۔۔۔ لیکن منہ سے اظہار کرنے میں اس کی خود ساختہ انا آڑے آرہی تھی۔

URDU NOVEL BANK

وارڈ میں بالکل خاموشی سی چھا گئی۔۔۔ دونوں ہی اپنی اپنی جگہ پر چپ خود سے لڑ رہے تھے۔۔

زین نے ہر بات کا اقرار کر لیا۔۔۔۔۔ "اس وقت شیٹ اپنی ہی دھن میں بولتا اندر" آیا۔۔ "ہیں ں ں۔۔۔ یہ تم دونوں کو کیا ہوا؟" وہ حیران ہوا۔۔۔ ایک تو صوفہ پر منہ سجا کر جیسے دنیا جہاں سے ناراض بیٹھا تھا۔۔ جب کہ دوسرا فرد کمرے میں وجود چھپائے ہوئے تھا۔ ماحول کافی بیزار بیزار سا لگ رہا تھا۔

اس نے کیا کہا ہے؟ شہرام نے سرد لہجے میں پوچھا۔

اس نے یہ اقرار کیا ہے کہ وہ بھابھی کا ہائی اسکول کے وقت کا دوست تھا۔ وہ اس سے محبت کرتا تھا، لیکن بھابھی نے اس کی بد صورتی اور غربت کی وجہ سے کبھی کوئی دلچسپی نہیں دکھائی تھی۔ بلکہ بے عزتی کی تھی۔۔۔۔ تب سے، اس نے بھابھی کے

خلاف بغض رکھا ہوا تھا۔ جب اس نے بھابھی کو تنہا ڈنک کرتے دیکھا تو اس نے اس کمزور لمحہ سے فائدہ اٹھانا چاہا۔ تاکہ اسے برباد کر سکے۔ "شیث نے آخری جملے ہچکچا کر آہستہ ادا کیے۔

www.urdu-novel-bank.com
Visit for more novels:

"شہرام یہ سن کر سخت حیران ہو کر آفرین کو دیکھنے لگا "کیا یہ سچ ہے؟

آفرین نے سر ہلایا۔۔ "یہ سچ ہے کہ اسکول کے زمانے میں اس شخص کی رپوٹیشن اچھی نہیں تھی۔۔ وہ ہمیشہ لڑکیوں کے پیچھے رہتا تھا۔۔ ان سے بدتمیزی کرتا تھا۔۔ اکثر لڑکیوں کے ریسٹ روم میں تاک جھانک کرتا دکھائی دیتا تھا۔ میں نہیں جانتی کہ بات کیسے بگڑ گئی کہ اس نے مجھ سے بغض باندھ لیا۔۔

شیث نے یہ سن کر ٹھنڈی سانس ہوا کے سپرد کی۔ "ساری بات قسمت کی ہے بھابھی۔۔ جب بد بختی آتی ہے انسان ایسے ہی پھنس جاتا ہے۔۔ آپ فکر مند نہ ہوں۔۔ وہ اب ساری عمر جیل میں سرے گا۔ "شیث نے اسے دل سے تسلی دی تھی۔

آفرین نے اپنے خشک ہونٹوں پر زبان پھیری لیکن کہا کچھ نہیں۔

شہرام نے ایک نظر آفرین پر ڈالی اور شیث سے پوچھا، "لائٹ ویڈیو کے دوران، بہت سے لوگ اسے دیکھ رہے تھے۔ کیا اس کا چہرہ دکھائی دے رہا تھا؟

شیث نے شرمندگی سے لب بھینچ کر سر ہلایا۔

تاہم، جو کچھ بھی وڈیو سے ہٹانا تھا وہ جلدی ہٹا دیا گیا تھا۔ وڈیو آن لائن نہیں پھیلی۔ لیکن۔۔۔ میلبرین کے کافی لوگ اس وقت دیکھ رہے تھے، اور یقیناً بہت سے لوگ "جان چکے ہونگے۔"

آفرین کی کمبل پر گرفت سخت ہو گئی۔۔۔ یہ سوچ کر کہ یزدانی خاندان ویسے بھی اسے پسند نہیں کرتا۔۔۔ اور اب تو بس ایک نفرت ہی رہتی ہے۔ اب واپس جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔۔۔

URDU NOVEL BANK

وہ اپنے ذہنی انتشار کی وجہ سے جیسے خود پر ہنسی - "اڑاؤ کے ، میں پریشان نہیں ہوں۔" اس نے جیسے شہرام سے زیادہ خود کو تسلی دی۔
سچی بات ، کہ کسی کو بھی اس کی پرواہ نہیں تھی۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

تم جاکر ، پولیس والوں کو یہ بیان دینے پر فورس کرو ، کہ آفرین ایک انڈر کور ایجنٹ ہے " اگر وہ پولیس کے ساتھ کو آپریٹ نہ کرتی تو پولیس کبھی بھی ، زین جیسے جرائم پیشہ لوگوں تک نہ پہنچ پاتی جو لوگ غیر قانونی طور پر گندی لائیو وڈیو براڈ کاسٹ کرتے ہیں "۔ شہرام کی گھمبیر پرسوچ آواز گونجی۔

آفرین یہ سن کر اپنی جگہ پر سُن ہو گئی۔۔۔۔۔ اس نے نظر اٹھا کر شہرام کو تذبذب سے دیکھا۔۔

کیا اسے یہ ڈر ہے کہ آفرین کی وجہ سے اس کی ساکھ تباہ ہوگی؟ یا اسے واقعی بھی اس کی پرواہ ہے؟؟ (وہ یہ بات سمجھ نہ پائی۔

URDU NOVEL BANK

شیث نے شہرام کا خیال سن کر تھمبزاپ کا اشارہ کیا۔ "اوسم۔۔، اس طرح سے مجھے یقین ہے لوگ بھابھی کے بارے میں برائی کے بجائے تعریف کریں گے۔۔۔۔ میں یہ "معاملہ بس ابھی ہی نمٹا لیتا ہوں۔"

شیث کے جانے کے بعد آفرین نے اپنا رخ شہرام کے طرف کیا "آج کے لئے تمہاری "شکر گزار ہوں"

شہرام سکون سے آگے جھکا اور ہنکارا، "اب تم واقعی بھی انسانوں کی طرح بات کر رہی ہو۔"

یہ سن کر جیسے آفرین کے الفاظ کھو گئے۔

ان چند دنوں کے دوران اس کے ساتھ اتنا کچھ ہو چکا تھا کہ اب آفرین میں بالکل بھی سکت نہیں تھی کہ بحث کر سکے۔

کیا کچھ کھانا چاہو گی؟ "شہرام نے بالآخر پوچھ لیا۔"

شہرام کے پوچھنے پر آفرین کو یاد آیا کہ اس نے کل سے کچھ نہیں کھایا۔۔ اور اب اس کا خالی پیٹ بھی احتجاج کر رہا تھا۔۔

URDU NOVEL BANK

تم تکلیف مت کرو، میں اپنے سیل فون پر کھانے کا آرڈر کرلوں گی۔ "آفرین کا لہجہ فارمل" ہوا۔

ٹھیک۔۔ "شہرام نے اسے لب بھیج کر گھورا۔۔" اگر تم کو بات کرنے کا سلیقہ نہیں " آتا تو بھتر ہے خاموش رہا کرو۔۔ "اسے آفرین کی بات پر سخت بے عزتی محسوس ہوئی۔ بجائے اس سے کہنے کے، وہ موبائل پر کھانا منگوانے کا بتا رہی تھی۔ کیا اس کی نظر میں وہ اتنا ہی کوئی ظالم شخص تھا؟

لیٹ کر آرام صرف کرو، میں تمہارے کھانے کے لئے کچھ لاتا ہوں۔ " سختی سے کہتا اٹھ گیا۔

اس کے جانے کے بعد آفرین جیسے خود پر ہنس دی۔
ایسا نہیں تھا کہ وہ اس پر بھروسہ نہیں کرنا چاہتی تھی۔ بلکہ اصل میں اس کے پاس ایسا کرنے کی ہمت نہیں رہی تھی۔
آفر آل ، وہ ایزد کا ماموں تھا۔۔۔ جو کسی بھی وقت اسے چھوڑ سکتا تھا۔

URDU NOVEL BANK

بیس منٹ بعد شہرام کھانے کے ڈبوں کے ساتھ وارد ہوا۔
 آفرین نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن اپنے جسم کو سہارا دے کر اٹھانے میں ناکام رہی۔۔
 اس کی جسم میں توانائی ہی نہیں رہی تھی۔

www.urdu-novel-bank.com

رکو۔۔۔ ڈاکٹر نے زیادہ حرکت کرنے سے منع کیا ہے۔۔۔ ری کور ہونے میں کم از کم دو "
 دن لگیں گے۔

بات کرنے کے ساتھ ساتھ اس نے آفرین کو سہارا دے کر پیچھے تکیہ رکھ کر بٹھایا۔ اتنی
 سی قربت سے بھی آفرین کے رخسار پر شرم سے لالی پھیل چکی تھی۔

آفرین نے ہاتھ بڑھا کر سوپ خود سے پینا چاہا لیکن ڈپ لگے ہاتھ سے وہ اسپون پکڑ
 نہیں پارہی تھی۔

خاموش بیٹھو، حرکت مت کرو "شہرام نے حکم دیا۔۔۔ اور خود بڑھ کر اسپون سے اسے "
 سوپ پلانے لگا۔

آفرین اس کے رویے پر دل میں کافی حیران ہوئی آج سے پہلے اس نے شہرام کا انداز سرد ہی دیکھا تھا۔۔۔ یہ اس کا نیا روپ آفرین سے بمشکل ہضم ہوا۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

اس کے باوجود بھی کہ آفرین کا معدہ اپ سیٹ تھا۔۔۔ بنا پرواہ کیئے اس نے سوپ کا گھونٹ بھرا۔۔۔ اور حیرت انگیز طور اس کا ذائقہ اسے اچھا لگا۔۔۔ وہ سمجھی تھی ہا سپٹل میں کھانا ذائقہ دار نہیں ملتا ہوگا۔۔۔

اس ڈر سے کہ کہیں وہ اسے کھلاتے ہوئے بیزار نہ ہو جائے۔۔۔ اس نے تیزی سے بڑے بڑے گھونٹ بھر کر سوپ ختم کیا۔۔۔ "بس۔۔۔ میرا پیٹ بھر گیا۔"

نہیں۔۔۔۔۔ تھوڑا اور کھاو۔ "شہرام کی گھنی بھنویں تن گئیں۔ اور خاموشی سے اسے کھلاتا" رہا۔

URDU NOVEL BANK

آفرین کے پاس سوائے خاموشی سے اس کا حکم ماننے کے اور کوئی چارہ نہ رہا۔

آفرین وقتاً فوقتاً اسے چوری چوری دیکھ رہی تھی۔

آدمی کا چہرہ اس کے بھت قریب تھا۔۔ وہ اس کا ایک ایک نقش دھیان سے دیکھ رہی تھی۔۔ اس کی آنکھوں میں اسے کھلاتے وقت کوئی بے صبر پن نہیں تھا۔۔ بلکہ اس کی تیز اور تیکھی نگاہیں آفرین کے متورم چہرے کا مسلسل طواف کر رہی تھیں۔

وہ جیسے جیسے کھا رہی تھی، اس کا چہرہ نظروں کی تپش سے گرم ہو رہا تھا۔ اس کا چہرہ سو جن کا شکار تھا، شہرام نے یہ اب غور کیا تھا۔۔ جب اس نے اس کی کانوں کی لوب سرخ ہوتے دیکھیں۔۔

اس کی جلد کافی ملائم تھی۔ وہ اس سے اس قدر شہرام نے کی توقع نہیں کر پا رہا تھا۔۔ جب وہ اسے کھلا رہا تھا۔۔ یہ اسے بھت دلچسپ لگا۔

URDU NOVEL BANK

سوپ ختم کرنے کے بعد، آفرین شہرام کی مدد سے بستر پر لیٹ گئی۔۔ "کیا تم نے میرا"
"فون دیکھا؟"

نو۔۔۔ شہرام نے نفی میں سر ہلایا۔ "شاید کسی نے بیہوشی کے دوران تمہارا فون کہیں"
پھینک دیا ہو۔۔ میں تمہیں نیا دلوں گا۔"

شہرام کے بات ختم ہونے کے ساتھ ہی اس کا فون بجنے لگا تھا۔
وہ فون پر کالر آئی ڈی دیکھ کر باہر نکل گیا۔۔۔ جہاں میر ہادی اس کا انتظار کر رہا تھا۔

چھوٹے صاحب، میں نے بڈنگ والے واقعی کی تفتیش کی ہے۔"
میں نے سنا ہے کہ جب بڈنگ کے دوران آبلش یزدانی نے اپنا ڈیزائن متعارف کروایا تو
اسے دیکھ کر مس آفرین نے یہ دعویٰ کیا کہ یہ اس کا ڈیزائن ہے جس کا ماسٹر پیس
"آبلش نے چوری کیا ہے۔"

کیا واقعی بھی ایسا ہوا تھا؟ "شہرام کی آنکھوں میں حیرت ابھری۔"

اس نے امپریل ڈیزائن کے حنان بخاری پر الزام لگایا کہ ڈیزائن اس نے نکال کر فائل ڈیلیٹ کی ہے۔۔ بی کا ز وہی اس کے ساتھ بیٹھا تھا۔۔۔ اس کے بعد انہیں امپریل ڈیزائن والوں نے جاب سے فارغ کر دیا۔۔ اور ساتھ ہی انہیں سب کے سامنے گھسیٹ کر "وینو سے باہر پھنکوا دیا گیا۔"

باہر گھسیٹ کر پھنکوا یا گیا؟؟؟۔"

شہرام نے دنگ ہو کر ہادی کا جھلا دہرایا۔

جی ہاں۔۔ "ہادی نے اثبات میں سر ہلایا۔ شہرام کے ساتھ برسوں سے ساتھ رہتے"

ہوئے وہ شہرام کا مزاج آشنا ہو چکا تھا۔۔ اسے اچھی طرح معلوم تھا کہ اس وقت چھوٹے

صاحب کا غصہ خطرناک حد تک بڑھ چکا ہے۔

URDU NOVEL BANK

کیا تم کو یہ معلوم ہوا کہ کون سا ڈیزائن یزدانی گروپ نے کل ڈسپلے کیا تھا؟ "شہرام" نے تجسس سے پوچھا۔۔ اسے شک ہوا تھا لیکن بحر حال یقین دہانی ضروری تھی۔ میں نے کسی سے کہہ کر اس کی تصویر حاصل کی ہے۔۔ "اس نے اپنا سیل فون شہرام" کے طرف بڑھا دیا۔ ڈیزائن دیکھ کر شہرام کی آنکھیں انگارہ بن گئیں۔۔

www.urdunovelbank.com
Visit for more novels:

اس نے ایسا ہی ڈیزائن آفرین کے لیپ ٹاپ میں دیکھا تھا، یہ بالکل ویسا ہی تھا جیسا آبلش کا تھا۔

اب اسے تعجب نہیں ہوا جب اس نے آفرین کی کل شام والی حالت یاد کی۔۔ تبھی آفرین اس پر غصہ تھی، کہ اس نے کیوں شہرام کے کہنے پر غیر منصفانہ ہڈنگ میں حصہ لیا؟۔

کچھ لمحوں کے بعد اس نے ہادی کو فون واپس دیا۔

مجھے لگتا ہے کہ صدر ثروت نے اس سال اسی طرح کے لاتعداد کام ضرور کیئے "ہونگے۔ اب وقت ہے کہ انہیں دنیا کے سامنے ظاہر کیا جائے۔

URDU NOVEL BANK

ہادی بھت جلد شہرام کی بات کا مطلب سمجھ گیا۔

جی میں سمجھ گیا چھوٹے صاحب۔۔۔ اب جب کہ صدر ثروت اپنا منصب کھور ہے، اس "منصوبے میں، میلبرین کلچرل اور ٹیکنالاجی سینٹر کے ساتھ یزدانی گروپ کا تعاون شامل تھا۔

www.urdu-novel-bank.com
Visit for more novels:

آف کورس، انہیں کینسل کر دیا جائے گا "شہرام کو کسی کی پرواہ نہیں تھی۔ "ان کمپنیوں" کو بلاک کرواؤ جو حال ہی میں یزدانی گروپ کے ساتھ کام کر رہی ہیں۔۔۔ اور آبلش یزدانی کو اشتعال دلاؤ۔"

ٹھیک ہے۔۔۔ ویسے اگر بڈنگ ایونٹ دوبارہ سے آرگنائز کیا جائے تو کیا مس یزدانی یقینی طور پر پروجیکٹ ہینڈل کر لیں گی؟ لیکن افسوس کی بات کہ امپریئل ڈیزائن والوں نے انہیں خارج کر دیا ہے۔ "ہادی نے اپنا خیال ظاہر کیا۔

URDU NOVEL BANK

پروجیکٹ کو بھول جاؤ۔ وہ ڈیزائن کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے، لیکن وہ امپیریل "ڈیزائن کی طرف سے، اس طرح کے چیلنجنگ ٹاسک مینج نہیں کر سکتی... "شہرام نے "جیسے طنز کیا۔ "حنان کو فوری طور پر یہاں لاؤ۔"

☆☆☆☆☆☆

www.urdu-novel-bank.com
Visit for more novels:

جب شہرام واپس وارڈ میں داخل ہوا تب آفرین اٹھنے کی ناکام سی کوشش میں بے حال سی ہو رہی تھی۔

لیکن جب اسے آتے دیکھا تو جھجھک کر آنکھیں میچے رک گئی۔

"کیا کرنے کی کوشش کر رہی ہو۔؟"

یہ سوچ کر کہ کس طرح سے اسے تکلیف پہنچائی گئی تھی۔۔۔ شہرام کا لہجہ خود بخود اس کے ساتھ نرم ہو گیا۔

آفرین کہ آنکھوں میں شرمساری سی ابھری۔ "کیا تم مجھے کوئی فیمل نرس رکھ کر دے سکتے؟ میں اسے ادائیگی کروں گی۔"

URDU NOVEL BANK

"شہرام نے اس کی بات پر نا سمجھی سے بھنویں تانی۔۔" کیا تم ریسٹ روم جانا چاہتی ہو؟

یہ سوچ کر کہ وہ اس کا خیال جان گیا ہے۔۔ سارا خون سمیٹ کر آفرین کے چہرے پر جمع ہو گیا۔ وہ لاج سے آنکھ تک نہ اٹھا پارہی تھی۔

شہرام اسے خاموش دیکھ کر آگے بڑھا۔۔ اس کا کمبل جھٹکے سے کھینچ کر پرے کیا اور پھر۔۔۔ بنا اسے سمجھنے کا موقع دیئے اسے بازو میں اٹھالیا۔

یہ دیکھ کر آفرین کی یک نخت چیخ نکلتے نکلتے رہ گئی۔۔ اس نے بے اختیار گرنے کے "خوف سے اس کے گلے میں بازو حائل کر دیئے۔" پپ۔۔۔ پلیز مجھے نیچے اتارو۔۔

ٹھیک۔۔۔ تم اگر خود سے جاسکتی ہو تو جاو۔۔" اب جب کہ وہ اتنی ضدی تھی تو وہ بھی "اس سے کم تو نہیں تھا۔۔ اسے یکدم اتار کر فرش پر کھڑا کر دیا۔

آفرین کمزوری کی وجہ سے کھڑی نہ رہ سکی۔ اور جھول گئی۔۔۔ جب بے اختیار دو بازوؤں نے اسے اچانک گرنے سے سنبھال کر سینے سے لگایا۔۔ وہ شرم سے دہری ہو رہی تھی۔ ایسا کب سوچا تھا اس نے۔۔ بے اختیار پکار اٹھی۔

URDU NOVEL BANK

شامی می می۔۔" اس نے شرم سے احتجاج کیا۔"

تم خود ہی میری بانہوں میں گری ہو۔" شہرام کو یہ سب دلچسپ لگا تھا۔۔۔ دراصل "آفرین کی حیا سے بھاری اٹھتی گرتی پلکیں۔۔ تھر تھراتے لب۔۔ اور چہرے کی لالی۔۔ یہ سب دلچسپ تھا۔۔ ایسے جیسے سردیوں کی صبح کی روپہلی سی نرم گرم دھوپ ہو۔ (اففف۔۔ کتنا خوفناک ہے یہ آدمی۔۔) (آفرین نے چڑ کر سوچا۔۔

اس کے بعد شہرام اسے اٹھا کر ہی ریسٹروم کے اندر لایا۔

وہ چڑ کر احتجاج کرنے لگی۔۔" میں نے کہا نا مجھے کوئی کیئر گیور رکھ کر دو "انداز میں التجا تھی۔ ضد تھی۔ بے بسی تھی۔

کیا تم سمجھتی ہو میں اتنی جلدی کہیں سے کوئی نرس اٹھا کر لاسکتا ہوں؟" شہرام نے "طنز سے اسے دیکھا۔۔ اور لا کر ریسٹروم کے بیچ کھڑا کیا۔۔۔

جب وہ فارغ ہو کر واپس بستر تک آئی تو شرمندگی سے شہرام سے آنکھ ملانی مشکل ہو گئی۔۔ جلدی سے کمبل اوپر تان کر چھپ سی گئی۔۔ شہرام یہ سب بھت دلچسپی سے دیکھ رہا تھا۔۔

URDU NOVEL BANK

اس کا یہ روپ کچھ الگ اور انوکھا سا تھا۔۔ وہ اس آفرین کے بالکل الٹ لگ رہی تھی جو گھر میں بے شرمی سے اس سے اظہار کردیتی تھی۔۔ اس سے فلرٹ کے مواقع تلاشتی تھی۔۔ اور کہاں یہ چھوٹی موٹی سی۔۔ کمبل میں خود کو مکمل چھپائے آفرین۔۔۔ اسٹریج۔۔ وہ دل ہی دل میں بولا۔

www.urdu-novel-bank.com
visit for more novels:

☆☆☆☆☆☆☆☆

شہرام نے اس کے لئے ایک نرس کا انتظام کر لیا اور خود گھر چلا گیا۔۔ اسے ایک کیس کی فائل تیار کرنی تھی، اس نے ابھی تک دستاویزات تیار نہیں کیئے تھے۔ سو کیئر گیور کے آنے کے بعد خود پرسکون ہو کر گھر گیا تھا۔۔

جب آفرین کی آنکھ رات کے بچ میں کھلی تو اس نے ایک چالیس سال کی درمیانی عمر والی عورت کو حیرت سے دیکھا۔

"میں آپ کی نرس ہوں مجھے شہرام صاحب نے آپ کا خیال رکھنے کے لئے رکھا ہے۔"

عورت نے مسکرا کر اس کی حیرت دور کی۔

URDU NOVEL BANK

آفرین کو یہ سن کر دل کے نہاں خانے تھوڑی سی مایوسی ضرور محسوس ہوئی۔۔۔ کچھ بھی تھا وہ اس کا شوہر تھا۔۔۔ اس کا محرم تھا۔۔۔ اسے اس کے ساتھ رہنا چاہیئے تھا۔
بحر حال۔۔۔ آفرین نے خود پر قابو پالیا۔۔۔ وہ شادی شدہ ضرور تھے۔ لیکن معاہدے کے پابند تھے۔۔۔ نہ وہ اس کی محبت تھا۔۔۔ نہ وہ اس کی محبت تھی۔۔۔

www.urdu-novel-bank.com
Visit for more novels:

دیکھ بھال کرنے والی خاتون کو اسی طرح کا تجربہ تھا، تبھی اس نے محسوس کر لیا کہ وہ شہرام کے اس طرح چلے جانے پر خاموش ہے۔ تبھی اس نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔
شہرام صاحب، آپ کے لئے بہت فکر مند تھے۔۔۔ گیارہ بجے تک وہ یہاں موجود رہے۔ جب جانے لگے تو مجھے تاکید کی، کہ جاگتی رہوں۔۔۔ ہو سکتا ہے آپ کسی پہر جاگ جائیں۔ اور آپ کو کوئی ضرورت پڑ جائے۔

اس کے علاوہ انہوں نے ہاسپٹل سے ایک شیف بھی ہائیر کیا ہے۔ جو آپ کے "لئے صحت بخش کھانا بنائے گا۔"

URDU NOVEL BANK

آفرین تو اس کی بات پر پلک چھپکنا ہی بھول گئی۔۔۔ اسے لگا وہ کوئی خواب دیکھ رہی ہے۔ جس طرح سے نرس شہرام کا نقشہ کھینچ رہی تھی۔ وہ بالکل اس شہرام کے متضاد تھا۔۔۔ جسے وہ روز دیکھتی تھی۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

نرس بھت باتونی سی خاتون تھیں۔۔۔ وہ مسلسل نان اسٹاپ شہرام کی تعریفیں کیئے جارہی تھی۔ اور آفرین کو مسلسل یہی لگ رہا تھا وہ کسی اور کے متعلق سن رہی ہے۔ ہاؤ اسٹریج؟

میں نے اس ہاسپٹل میں بھت ساری فیملیاں دیکھی ہیں۔ شہرام صاحب باہر سے "جتنے سخت دکھائی دیتے ہیں اندر سے نہایت نرم دل ہیں۔"

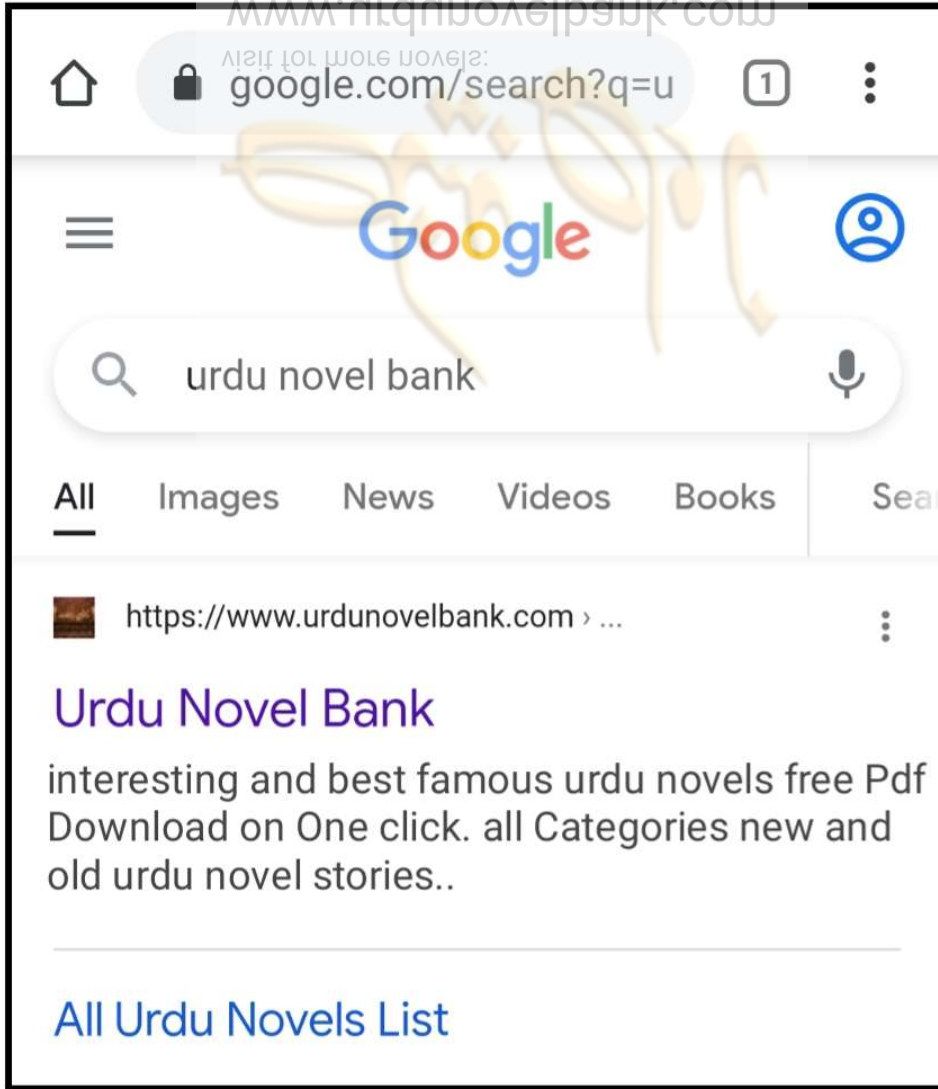
آفرین کل رات کا واقعہ ذہن میں دہرایا۔ جس طرح شہرام کا رویہ تھا اس سے ایمانداری کی بات کہ یہی ظاہر ہوتا تھا۔ کہ باہر سے بظاہر سخت دکھائی دینے والا آدمی اندر سے نہایت سوفاٹ ہے۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

URDU NOVEL BANK

اردو ناول اور سٹوریز کی سب سے بڑی ویب سائٹ

www.urdunovelbank.com



Urdu Novel Bank
website

جہاں ملے آپ کو نئے
اور اچھے معیاری ناول
تمام کیٹگری میں۔۔۔

گوگل پر ٹائپ کریں

Urdu Novel Bank

اور ویب سائٹ سے
ڈاؤنلوڈ کریں ہزاروں
مکمل ناول مفت میں

Visit For More Novels: www.urdunovelbank.com

صبح کے وقت۔۔

جب آفرین چیک اپ سے فارغ ہو کر واپس وارڈ میں آئی۔ اس نے دو آدمی دیکھے جن میں ایک شہرام۔۔ دوسرا حنان بخاری تھا۔۔

یہ واضح نہیں تھا کہ حنان بخاری کے ساتھ کیا ہوا تھا۔۔۔ جس کی وجہ سے وہ بری طرح زخمی ہوا۔ آفرین کو دیکھتے ہی اس نے گھٹنے ٹیک دیے۔۔۔ آفرین حیرانی سے کچھ قدم بے اختیار پیچھے ہوئی۔

م۔۔۔م۔۔۔ معافی چاہتا ہوں ، مس یزدانی۔ میں پیسے کا پجاری تھا۔ آبلش نے مجھے آپ" کا ڈیزائن چوری کرنے کے لیے پانچ لاکھ ڈالر ادا کیے تھے۔۔۔ یہ میری غلطی تھی۔ مہربانی کر کے مجھے معاف کر دیں۔۔ میں آپ کی منت کرتا ہوں"۔ وہ رویا رویا سا اس کے آگے گھٹنے ٹیکے ہاتھ جوڑے ہوئے تھا۔ شرمندہ شرمندہ سا۔

URDU NOVEL BANK

خوف سے اس کا پورا وجود کانپ رہا تھا۔۔۔ جب کہ یہ سچ سن کر آفرین کا غصہ اور توہین سے بری حالت ہو گئی۔۔۔ بس نہیں چل رہا تھا یہ سچ سن کر اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے کتوں کو کھلا دے۔۔۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

وہ خود پر قابو نہ رکھ سکی۔ جتنی ہوسکی اتنی طاقت کے ساتھ اسکے چہرے پر مکہ مارا۔۔۔ ادھر حنان کی جیسے ناک کی ہڈی ٹوٹ گئی۔۔۔ ایک کڑک کی آواز وارڈ کے سنائے میں بام و در نے بخوبی سنی اور محفوظ کر لی۔۔۔

میں تمہیں کیوں معاف کروں؟۔۔۔ کیا تم جانتے ہو۔۔۔ کہ تم نے کیا برباد کیا " ہے؟؟۔۔۔ تم نے بطور ڈیزائنر میری ساکھ اور میرے وقار کو برباد کر دیا ہے۔۔۔ تم جیسا " بد معاش بالکل بھی ڈیزائنر بننے کے اہل نہیں ہے۔۔۔ کبھی بھی نہیں۔۔۔

ہاں۔۔۔ آپ صحیح کہتی ہیں۔۔۔ مس یزدانی۔۔۔ میں واقعی بھی ڈیزائنر بننے کے لائق نہیں " ہوں۔۔۔ "سر جھکائے ہی حنان نے افسردگی سے کہا۔۔۔ "کیوں کہ اب میں کبھی بھی "ڈیزائن نہیں کر سکتا۔

آفرین دنگ رہ گئی۔ تبھی اسے احساس ہوا کہ اس کے دونوں ہاتھ نیچے لٹک رہے ہیں اور
 ".... اس کی کلائیوں پر پٹی بندھی ہوئی ہے۔" تمہارے ہاتھ

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

شہرام آہستہ آہستہ اپنی جگہ سے اٹھا۔۔ اور سپاٹ انداز سے ابرو اٹھائے۔ "چونکہ اس
 نے ڈیزائنر کے بجائے چور بننے کا فیصلہ کیا تھا، اس لیے یہ اب کبھی بھی ڈیزائن نہیں
 کر سکے گا۔ یہی سزا ہے اس کی" شہرام کے انداز میں قطعی رحم نہیں تھا۔

حنان کے جسم میں۔۔۔ شہرام کی بات سن کر سردی کی لہریں سی دوڑ گئی۔۔ وہ خوف سے
 کپکپا اٹھا تھا۔۔ یہ اس کے گناہ کی سزا تھی۔۔ کسی بے گناہ پر پیسے کی لالچ میں الزام
 لگانا۔۔ اس کا ہنر چرانا۔۔ اسے زلیل کروانا۔ وہ واقعی اس کا مستحق تھا کہ اس کے ہاتھ
 توڑے جاتے۔۔

URDU NOVEL BANK

آفرین کو اندازہ نہیں تھا کہ حنان اس حالت میں کیسے پہنچا؟ وہ ایک مغرور اور بے حس شخص تھا۔ یہ شہرام ہی ہوگا جس نے اسے ایسے حالات میں پہنچایا۔۔

وہ بالکل بھی حنان کے ساتھ ہمدردی محسوس نہیں کر رہی تھی۔ وہ اس سے بھی برے سلوک کا مستحق تھا۔ کیا اس نے آفرین کے ساتھ غلط کرتے کوئی احساس کیا تھا؟

ویل۔۔۔، تم جس قابل تھے تمہیں وہی ملا، امید ہے اب تم ایک اچھے انسان بنو" گے۔ "آفرین کا لہجہ سپاٹ تھا۔

آل رائیٹ۔، میں اب واقعی بھی ایسا دوبارہ نہیں کروں گا۔۔ میں میلبورین ہی چھوڑ" جاؤں گا۔ اور کبھی زندگی میں آپ لوگوں کے سامنے نہیں آؤں گا۔ "حنان نے کانپتے ہوئے کہا۔۔

دفع ہو جاؤ۔۔۔ "شہرام نے اسے بری طرح جھاڑا۔"

جب حنان کانپتے قدموں سے وارڈ سے نکل گیا۔ تب شہرام نے ایک نیا فون آفرین کے ہاتھ میں دیا۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels

آفرین نے فون تھام کر اسے چیک کرنے کے ارادے سے کھولا۔۔ جہاں ایک ریکارڈ فائل بھی موجود تھی۔۔ کہ حنان بخاری نے کیا کہا تھا؟۔

یہ اب تم پر ہے، کہ اس فون میں موجود ریکارڈنگ کو کس طرح سنبھال کر رکھتی ہو۔ جو" میں تم کو دے رہا ہوں۔ "شہرام نے ایک گہری نظر اس پر ڈالی۔ "اگلی بار اپنے غصے کو کنٹرول کرنے کی کوشش کرنا۔۔ تم بڈنگ میں صرف اس لیے ہار گئی تھی کہ تم نے اپنے ڈیزائنز کی حفاظت نہیں کی تھی۔ اس کو ایک سبق سمجھنا۔ اب تمہیں کام کی جگہ پر ہر ایک سے ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔ آفرین نے اسے حیرت اور نا سمجھی سے دیکھا۔

URDU NOVEL BANK

وہ یہ سمجھی تھی کہ آبلش یزدانی نے بڈنگ اسی لئے جیت لی تھی کیونکہ شہرام اور ثروت جھانگیر نے درپردہ اس کی مدد کی تھی۔۔ لیکن اب وہ تذبذب کا شکار ہو رہی تھی کہ وہ اس کی مدد کیوں کر رہا؟

کیا اسی لئے کہ آبلش نے جھوٹے بیانات دیئے اور آفرین سے جھوٹ بولا؟

visit for more novels:

اب تم کیا سوچے جا رہی ہو؟ "شہرام نے اس کو یوں ساکت و جامد ہوئے دیکھ کر سخت " بے سکونی محسوس کی۔ جب کہ وہ دل میں اس کے لئے شکرگزاری محسوس کر رہی تھی۔۔ اور سوچ رہی تھی کہ کس طرح اس کا شکریہ ادا کرے؟

میں صرف۔۔۔۔۔ اہم کچھ نہیں۔ بحر حال تمہارا بھت بھت شکریہ۔ "آفرین نے تہہ دل " سے کہا تھا۔

تم کو میرا شکرگزار ہونا بھی چاہیئے۔۔ لیکن یہ لفظی شکریہ بالکل بے معنی ہے میرے " لئے۔۔ "شہرام نے جیسے طنز کیا۔

میں تمہارے لئے بکرے کا گوشت بناؤں گی۔۔ بس ایک بار ٹھیک ہو جاؤں۔۔ لیکن تم "

"اگر اسے روز کھاو گے تو تمہیں۔۔۔ فیٹی جگر کی بیماری ہو جائے گی

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

کس نے کہا کہ مجھے روسٹ گوشت پسند ہے؟ میں اسے صرف اس لیے کھانے کے "

لیے تیار تھا کیونکہ دیگر ساری ڈشز کے بیچ میں ایک یہی ڈش کچھ مبہتر ہوتی ہے "شہرام

نے جلدی سے بات بنالی۔۔ آخر اپنی عزت بھی تو رکھنی تھی نا

آفرین کو اس کے یوں صاف انکار کرنے پر کافی ہنسی آئی۔۔ ایمانداری کی بات کہ وہ اس

بات کی گواہ تھی کہ کس طرح شہرام بھنے گوشت کو مزے لے کر کھاتا تھا۔ لیکن پھر بھی

اس نے سر ہلا دیا۔۔

URDU NOVEL BANK

صحیح - یہ واقعی میری غلطی ہے۔ اور میں نے اس پر غور ہی نہیں کیا۔۔ ویسے فون "کتنے کا ہے؟ اور نرس کے ساتھ ہاسپٹل کے چارج کتنے بنتے ہیں تاکہ میں تمہیں لوٹا "سکوں۔"

اپنی بات پوری کرنے کے دوران وہ اسے کافی مختلف لگی۔۔ صرف کچھ ہزار ڈالر ملا کر بھی شاید وہ اسے ابھی دینے کے قابل بھی نہ ہوئی تھی۔

نوئیڈ۔۔۔ میں نے یہ سب فیس کے ساتھ ملا کر جیسے تمہیں بطور ایلپی کی نینی کے "سیلری دی ہے۔" وہی سرد مزاج شہرام جیسے پھر سے اپنی جون میں واہس آگیا۔

مگر۔۔۔۔ "وہ ہچکچائی۔"

پیسہ میرے لئے کبھی مسئلہ نہیں رہا۔" شہرام نے اس کی بات میں مداخلت "کی۔" ابھی میں آفیس جا رہا ہوں۔ تمہاری نرس کو میں کہہ دوں گا، کل کے ڈسچارج "پروسس میں تمہارے ساتھ رہے۔۔ سویر گھر آنا اور ایلپی کا خیال رکھنا۔ اوکے۔"

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ -

آفرین پورے دو دن بعد ہاسپٹل سے ڈسچارج ہوئی تھی۔ اور حیرت انگیز طور پر --- شہرام خود گاڑی ڈرائیو کر کے اسے لینے آیا تھا۔ اس کے پہلے والے لیے دیئے سے سلوک کو مد نظر رکھتے ہوئے، شہرام کے حالیہ کیئرنگ سلوک سے آفرین دل ہی دل میں خوشی محسوس کرنے لگی تھی۔

وہ اسے سیدھا مال لے آیا تھا۔ آفرین نے اسے نا سمجھی سے دیکھا۔

شہرام نے گاڑی پارک کرتے کہا۔

ایلی بھت کمزور ہو گئی ہے۔۔۔ جب تم نہیں تھی، اس کا کھانا پینا بھی کم ہو گیا تھا۔ کچھ "

"زیادہ چیزیں خرید کر اس کے لئے کچھ اچھا سا پکانا۔

اپنے من کی خواہش ایک معصوم جانور کی آڑ میں رکھ کر شہرام نے بتادی۔۔

URDU NOVEL BANK

اور اس کے خوبصورت چہرے کو دیکھتے ہوئے، آفرین نے سنجیگی سے سوچا کہ یہ ایلہ ہے یا وہ خود۔۔۔ جو کھانے کے لئے بیٹاب تھا۔

کس بات کا انتظار کر رہی ہو؟ جلدی کرو۔" اسے سوچتا پا کر شہرام نے اسے متوجہ کیا تھا۔
وہ واقعی تنگ آپکا تھا روز روز ریسٹورنٹ کا بد مزہ کھانا کھا کر۔۔۔ جو ہادی اس کے لئے دو دن سے پیک کروا کر لاتا تھا۔

اوہ۔۔۔" وہ چونکی۔۔۔ اور جلدی سے سیٹ بیٹ کھول کر نیچے اتر آئی۔۔۔ اب جب کہ وہ "اس کے ساتھ اتنا نرم ہو رہا تھا۔۔۔ تو آفرین کا بھی فرض بنتا تھا کہ اس کے لئے اچھا سا کھانا پکائے۔

مال میں گھومتے اس کے ذہن میں بلی کا ہی خیال تھا۔۔۔ یہاں کافی ساری چیزیں اسے ایلہ کے معیار کی لگیں۔۔۔ اس کا ارادہ دہی لینے کا بھی تھا۔۔۔ تازہ دودھ، فروٹ، اور کافی سارے پیکڈ کھانے۔

URDU NOVEL BANK

شاپنگ کے دوران صرف ایک چکر میں ہی اس کی ٹرالی بھر چکی تھی۔ اب یقینی طور پر اتنی ساری چیزیں اٹھا کر لے جانے میں مشقت کرنی پڑے گی۔۔ یہ سوچ کر ہی وہ تھکنے لگی۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

کچھ دیر سوچنے کے بعد، اس نے شہرام کو ایک واٹس ایپ پیغام بھیجا۔
شامی، میں بہت ساری چیزیں خرید رہی ہوں، اور مجھے نہیں لگتا کہ میں یہ سب کچھ [اکیلی اٹھا سکتی ہوں۔ کیا تم کچھ بیگ اٹھانے میں میری مدد کر سکتے ہو؟

میسیج بھیجنے کے پانچ منٹ تک جب اس نے کوئی رسپانس نہیں دیکھا۔۔ تو مایوس ہونے لگی۔

پھر ایک گھری سانس لے کر اس نے سوچا کہ اپنی مدد آپ ہی کرے۔ شہرام سے کوئی توقع فضول ہوگی۔

URDU NOVEL BANK

انہیں سوچوں کے درمیاں اچانک ہی اس نے کسی کو قریب محسوس کیا۔ نگاہ اٹھائی تو شہرام کا خوبصورت اور وجیہ لمبا وجود سامنے کھڑا تھا۔۔ اس نے ونڈ بریکر جو سویر پہنی ہوئی تھی وہ اب اتار دی تھی اب سفید شرٹ میں اس کا دلکش سراپا سب سے منفرد دکھائی دے رہا تھا۔

www.urdu-novel-bank.com
visit for more novels:

اسے دیکھ کر کچھ پل کے لئے تو جیسے آفرین غائب دماغ سی ہوئی۔ وہ بالکل ایسا دکھائی دیتا تھا جیسے پوسٹر پر اشتہار میں دکھایا جانے والا ہیرو۔

آفرین نے ایک خالی گھوری دکھائی جس کی شہرام کو چھوٹی عمر سے ہی عادت ہو گئی تھی۔ حیرت انگیز طور پر، وہ اس کے گھورنے سے بیزار نہیں ہوا تھا۔ اس کے برعکس، وہ کافی اچھے موڈ میں تھا۔

میں صرف چاہتا تھا کہ تم کچھ چیزیں خریدو۔۔۔، لیکن تم نے تو جیسے پورے سال کا "اکٹھا خرید لیا ہے۔۔"

URDU NOVEL BANK

آفرین نے جلدی سے وضاحت کی ، "میں سوچ رہی تھی کہ تم اور ایلہی نے پچھلے کچھ

"...دنوں سے کوئی مناسب کھانا نہیں کھا سکے ، لہذا میں نے زیادہ خریدا ہے

شہرام نے اپنا ہاتھ بڑھا کر آفرین کے ہونٹوں پر رکھتے ، جیسے آگے کہنے سے روکا ۔

، میں نے تو بھت اچھی طرح کھایا ہے۔۔۔ یہ ایلہی تھی جو اچھی طرح نہیں کھا رہی تھی "

visit for more novels:

"مجھے اس میں نہ گھسیٹو۔ میں کھانے کا اتنا بھی شوقین نہیں ہوں۔

شہرام کی خود ساختہ اناج میں آرہی تھی۔۔۔ وہ کیسے یہ مانتا کہ ایلہی کی آڑ میں دراصل وہ اپنی

ہی خواہش بیان کر رہا۔

آفرین اس کی بات پر آنکھیں بڑی کیئے اسے حیرت سے دیکھتی رہ گئی۔۔۔ کتنا مطلب شخص

تھا۔۔۔۔۔ توبہ۔۔۔ اس کا ہاتھ ہٹاتے۔۔۔ اس نے بے یقینی سے اسے گھورا۔۔۔

"کیا واقعی؟"

کوئی شک؟؟ "اس نے بھی گھورا۔"

"اب کیا انہیں اٹھانے میں مدد بھی کرو گے یا یونہی کھڑے گھورتے رہو گے؟"

آفرین اچھے سے اس کی نظروں کی چمک بھانپ گئی تھی۔۔۔ جو کھانے کی مختلف اشیاء دیکھ

کر شہرام کی آنکھوں میں تھی۔

ہاں -- سچ کہہ رہا ہوں -- ایللی نے کچھ بھی اچھا نہیں کھایا۔۔ "شہرام جیسے کسی اور ہی" دھیان میں تھا۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

اسکے وقار کو بچانے کے لیے، آفرین نے بھی فقط سر ہلایا اور کچھ سوچ کر وضاحت کی۔ جو چیزیں میں خرید رہی ہوں وہ ساری ضروریات کی ہی ہیں۔ تم کو ہر روز دہی، تازہ دودھ اور پھل کھانے کی ضرورت ہے، تاکہ تمہارے جسم کو مناسب غذائیت حاصل ہو۔ اور تم "صحت مند نظر آ سکو۔۔ کیونکہ تم ہر روز سخت محنت کرتے ہو۔

شہرام اس کے بیوی والے کیئرنگ انداز پر جیسے غش کھا گیا۔۔۔۔ اس کی آنکھوں میں متضاد جذبات ابھرے۔

اس سے پہلے، شاید ہی کبھی کسی نے اس کی خوراک کی پرواہ کی تھی۔۔۔ دوسرے لوگوں نے جس چیز کی زیادہ تر پرواہ کی تھی۔۔ وہ اس کی سُوری خاندان کو فائدہ پہنچانے کی صلاحیت تھی۔۔ اور اس نے بھی صرف سُوری خاندان کی ضروریات کو پورا کرنا فرض سمجھا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

سم کارڈ ری پلیس ہوتے ہی، آفرین کے موبائل پر دس مس کال ظاہر ہوئیں۔

ان میں کچھ رمشہ کی تھی، اور کچھ جعفر یزدانی اور صالحہ یزدانی کے ساتھ کچھ اور لوگ۔۔۔

صالحہ اور جعفر صاحب کی کالز پر اس نے سوچا کیا جو حادثہ میرے ساتھ ہوا، ہو سکتا ہے
مام ڈیڈ کو اب میری فکر ہوئی ہو آفرین کا دل ان کے طرف کھینچنے لگا۔۔۔ یقیناً مام اسے
پریشان ہو کر واپس بلانے کے لئے کال کر رہی ہوگی۔۔۔ اس امید سے اس نے صالحہ کو کال
بیک کی۔

"مام۔۔۔۔"

URDU NOVEL BANK

تو بالآخر تم نے مجھے کال کر ہی لی۔۔ "صالحہ کی غصیلی آواز رسیور سے نکل کر آفرین کو تو" صدمہ سے گنگ کر گئی۔۔۔۔۔ یہ اس کی سوچ سے بالکل الٹ ہوا تھا۔ "آخر کب تک باہر رہنے کا ارادہ ہے؟ فوراً گھر واپس آؤ" صالحہ نے دھونس بھری آواز میں کہا۔

"جملے" گھر آؤ" آفرین کو گہرائی سے چھبے تھے۔۔ "کیا اب بھی وہ گھر میرا ہے؟

آفرین، اگر تم اب بھی واپس نہیں آرہی تو پھر کبھی زندگی میں واپس مت آنا۔۔ نہ کبھی" مجھے اور اپنے ڈیڈ کو، کسی موڑ پر پہچاننے کی کوشش کرنا۔ "صالحہ نے آخری حربہ بلیک میلنگ کا آزمایا۔۔۔۔۔ اور ساتھ ہی فون بند کر دیا۔

آخر کچھ دیر کی ہچکچاہٹ کے بعد آفرین نے یہ فیصلہ کر لیا کہ اسے واپس جانا چاہیئے۔

کچھ بھی تھا۔۔ جعفر صاحب اور صالحہ نے اسے پال پوس کر بڑا کیا تھا۔۔ اس کا گھر جانے کا ایک مقصد یہ بھی تھا کہ حنان بخاری کی ریکارڈنگ اپنی ماں اور باپ کو سنائے۔۔ تاکہ ان کو بھی آتش کے اصل رنگ پتا چلیں۔

(یہ اس کی نادانی ہی تو تھی، جو ایسا سمجھ رہی تھی)

☆☆☆☆☆☆☆☆

ایک گھنٹے بعد ، وہ گاڑی ڈرائیو کر کے یزدانی ریزڈینسی آگئی۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels

حالانکہ اسے اس گھر سے نکلے صرف ایک مہینہ ہی ہوا تھا لیکن ایک اجنبی احساس اس کے دل کو چھو گیا۔۔ جیسے یہاں رہنے والے سارے لوگ بدل چکے ہوں یہ اس کی چھٹی حس تھی جو اسے احساس دلارہی تھی۔ لیکن اس پر صرف ایک ہی دھن سوار تھی کہ کس طرح آبلش کا اصل چہرہ مام ڈیڈ کو دکھاسکے۔۔

پارکنگ ایریا میں ایک طرف کار کو پارک کر کے وہ اندر داخل ہوئی۔۔ جعفر صاحب ، صالحہ یزدانی اور آبلش لیونگ روم میں موجود تھے۔

-----09"

VISIT FOR MORE NOVELS:

صالحہ کی بات پر آفرین نے فون نکالا۔۔ "میرے پاس ثبوت موجود ہے۔" اس نے فون سے ریکارڈڈ وڈیو چلا دی۔۔

URDU NOVEL BANK

آبش نے اچھی طرح حنان بخاری کی آواز پہچانی تھی۔ اس کے تاثرات یکدم بدل گئے۔

تاہم، اس نے جلد ہی اپنے آپ کو کمپوز کر لیا۔۔ اور معصومیت سے غمگین انداز میں بولی مجھے نہیں پتا کہ کون سے فضول شخص سے تم نے یہ ریکارڈنگ حاصل کی ہے؟ یہ، "حنان بخاری کون ہے؟ میں تو اسے جانتی تک نہیں۔"

آفرین نے رخ موڑ کر جعفر صاحب کو قدرے سرخ مناک آنکھوں سے دیکھا۔ "ڈیڈ، آبش نے دس لاکھ حنان بخاری کے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کیے تھے، جسے آپ اب بھی آسانی سے چیک کر سکتے ہیں۔ وہ عرصہ تک ایک گاؤں میں پٹی بڑھی ہے۔ اور آپ کے سکھانے کے بعد ہی تھوڑی بہت ڈیزائن کرنا سیکھی ہے۔ لیکن کم عرصہ میں پھر بھی اتنا سیکھ سکتی تھی۔؟ اور اتنا شاندار ڈیزائن کیسے تیار کر سکتی تھی؟

مام۔۔۔ ڈیڈ، میں نے سچ میں ایسا کچھ نہیں کیا ہے۔ "مگر مجھ جیسے آنسو آبش کی آنکھوں" سے بہتے گال بھگونے لگے۔۔ جس پر صالحہ تڑپ اٹھی۔

URDU NOVEL BANK

"صالحہ نے آفرین کے طرف ہاتھ بڑھایا "آفی"۔۔۔ یہ ریکارڈنگ مجھے دکھانا۔

کافی عرصہ بعد جب آفرین نے صالحہ کو اپنے نک نام "آفی" سے پکارتے ہوئے سنا۔
اس نرم دل لڑکی اور سچی لڑکی کا دل اس کی طرف جیسے پگھل سا گیا۔۔۔ آفرین نے خوشی
فون اس کے حوالے کیا۔

صالحہ نے اس سے فون لے کر، ریکارڈڈ فائل نکالی اور ڈیلیٹ کر دی۔ آفرین تو اس عمل پر
حیرانگی سے پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔ یہ اس کے وہم و گمان میں بھی
نہیں تھا کہ کوئی اس قدر بھی سنگدل ہو سکتا ہے ؟

مام۔۔۔۔۔ آپ۔۔۔۔۔ کیوں؟؟؟ آفرین اتنی شاکڈ تھی کہ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کیا کہے؟
یہ بالکل اچانک اور اس کی توقع کے الٹ عمل تھا۔۔۔ اس سے پہلے کہ وہ فون ان سے
لیتی۔۔۔ صالحہ اپنا کام کر چکی تھی۔۔۔ اب آفرین کے پاس سوائے کف افسوس کے کچھ نہ
بچا تھا۔

صالحہ کی نگاہوں میں ایک بار پھر سرد تاثر تھا "میں تمہیں اس جعلی ریکارڈنگ کی وجہ سے اپنی بہن کی ساکھ اور مستقبل برباد کرنے کی اجازت نہیں دے سکتی۔ تمہارے لئے "بھتر یہی ہے کہ بات کو زیادہ مت کھینچو۔"

آفرین شدید شاک سے کانپی۔۔۔ اس وقت اس کے منہ سے بے اختیار دکھ سے ایک کھوکھلی سی ہنسی نکلی۔

اب میں نے یہ دیکھ لیا، آپ دونوں کو بالکل بھی یہ پرواہ نہیں کہ ریکارڈنگ اصلی تھی "یا جعلی، آپ کو صرف اور صرف اس کی پرواہ ہے۔ کتنے بے حس لوگ ہیں آپ؟ کیا واقعی بھی میں آپ کی بیٹی ہوں؟" دکھ سے اس کی آواز کانپ رہی تھی۔

جعفر یزدانی نے اشتعال میں آکر میز پر ہاتھ مارا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

اگر میں پہلے جانتا ہوتا، کہ تم آگے چل کر اس طرح کا خطرہ بنو گی، تو میں تم جیسی لڑکی "کو اسی وقت چھوڑ دیتا۔ تم نے جو عظیم کام کیا ہے۔۔۔ پہلے اسے دیکھو۔۔۔ تم نے لائیو ویڈیو کے دوران جو شرمناک کام کیا، اس سے اپنی ساکھ تو کھو ہی دی۔۔۔ لیکن ہمارا سر بھی شرم سے جھکا دیا ہے۔ کیا کوئی بھی شریف آدمی مستقبل میں تم سے شادی کر سکے

URDU NOVEL BANK

گا؟ دوم تمہاری حرکتوں کی وجہ سے یزدانی کمپنی اپنے ملنے والے پروجیکٹ سے بھی محروم ہو گئی ہے۔۔ تم ہمارے لئے صرف نقصان کی وجہ ہو۔"

مجھے نہیں معلوم کہ آپ کس بارے میں بات کر رہے ہیں۔ "آفرین نے روتے ہوئے" مسلسل نفی میں سر ہلایا "کیا میرے والدین کی حیثیت سے، آپ لوگ میرے لئے بالکل "بھی پریشان نہیں ہوئے؟ جب میں نے اس قدر بھیانک واقعے کا سامنا کیا تھا؟ وہ گنگ تھی۔"

بھت اچھے کام کیے ہیں تم نے "صالحہ نے طعنہ مارا "کوئی تعجب نہیں جو ایزد نے" تمہیں دھتکار دیا۔"

آفرین کے الفاظ اس کے تھڑکتے ہوئے لبوں کے اندر جیسے سیل گئے تھے۔ اس کی ساری اُمیدیں اور ان لوگوں سے وابستہ ساری توقعات اُس کے وجود میں کہیں ٹوٹ کر اپنی موت آپ مر گئیں۔ اتنی بیوقوف کیسے تھی وہ؟ اُسے یہاں واپس نہیں آنا چاہیے تھا۔ ان

URDU NOVEL BANK

لوگوں کی نظر میں سچ کی کوئی اہمیت نہیں تھی، ان کے لئے اہم صرف اور صرف آلبش یزدانی تھی۔ وہ اُن کے لئے ایک ایسا خزانہ تھی جسے وہ ایک بار اپنی لاپرواہی سے کھو چکے تھے، اور اب وہ انہیں بیس سال بعد ملی تھی، کیسے وہ اس پر کسی کی انگلی برداشت کرتے؟

www.urdu-novelbank.com
visit for more novels:

ناامید ہو کر آفرین نے صالحہ کے جانب ہاتھ بڑھایا۔ "مجھے میرا سیل واپس کریں تاکہ میں یہاں سے جاسکوں، مجھ جیسی شرمناک لڑکی اس گھر میں آنے کی بلکل بھی مستحق نہیں، نہ ہی آپ سے رلیٹڈ ہونے کی مستحق ہے۔"

کیا تُم اب یہاں سے جا کر اس خاندان کو شرمیندہ کرنے، اور کسی نئے مسئلے سے دوچار "اُکرنے کا منصوبہ بنانا چاہ رہی؟
اب کے جعفر صاحب نے صالحہ کے انداز میں طعنہ مارا۔

URDU NOVEL BANK

بہتر ہے کہ گھر پر رہو، اور اپنے کئے کرتوتوں پر غور کرو۔۔ جب اپنی ہٹ دھرمی چھوڑو گی " تب میں تمہیں جانے دوں گا۔ "جعفر یزدانی نے بات ختم کرتے ہی تالی بجائی تھی، اچانک ہی کچھ باڈی گارڈز اندر آگئے اور آفرین کو دونوں طرف سے جکڑ لیا۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

تُم لوگ کیا کرنے کی کوشش کر رہے ہو؟ مجھے اغوا کروا رہے ہو؟ "آفرین تو جیسے حیرت " و غصے سے پاگل ہو رہی تھی۔ اس نے کبھی خواب میں بھی نہیں سوچا تھا کہ اس کا خاندان اتنا ظالم ہوگا؟

میں صرف اپنی ضدی بیٹی کو ایک سبق سکھانا چاہتا ہوں۔ اسے سیرٹھیوں سے اوپر " "کمرے میں بند کر دو۔

آلش جلدی سے آگے بڑھی۔ "ایسا مت کریں، ڈیڈ۔ آفٹر آل، آئی ابھی چھوٹی ہے، اور نادان بھی، سب سے بڑی بات کہ یہاں ہمیشہ ہی مہمان ملنے آتے ہیں۔ یہ بالکل بھی "اچھا نہ ہوگا اگر کوئی اوپر سے اس کی چٹخ سن لے، یہ اچھا نہیں ہوگا۔۔ سوچیں ڈیڈ۔

URDU NOVEL BANK

جعفر یزدانی آبلش کی بات پر واقعی چکرا کر رہ گیا۔ جب یہ تصور کیا کہ اگر کوئی مہمان ملنے آجائے اور آفرین کی چلنخ سنے، تو یہ بالکل بھی ان کے لئے اچھا نہ ہوگا۔ اسی سوچ کے آتے ہی وہ آبلش کے شیطانی مشورے پر راضی ہو گیا۔ "ٹھیک کہہ رہی ہو، پھر اسے یہاں سے دور اپنی پرانی حویلی میں لا کر کرتے ہیں۔"

www.urdu-novel-bank.com
Visit for more novels:

آفرین تو یہ سن کر گھبرا گئی۔ اور اندر ہی اندر ڈر و خوف سے لرز نے لگی۔ پچھلے سالوں میں وہ صرف ایک بار وہاں عبادت کے غرض سے سب کے ساتھ گئی تھی، اس پرانی حویلی کو 50 سے 60 سال پہلے یزدانی خاندان نے چھوڑ کر شہر والے گھر میں رہائش اختیار کی تھی، حالانکہ اس گھر کی تزئین و آرائش کی گئی تھی۔ لیکن اس کے چاروں طرف ویران علاقہ تھا اور کافی خوفناک بھی۔

آفرین پر اب کھلا کہ آبلش نے ڈیڈ کی بات میں اُس کے لئے کیوں مداخلت کی۔ آبلش --- یونچ --- "وہ جیسے صدمہ سے چلنخی"

URDU NOVEL BANK

صالحہ نے آفرین کے منہ پر زور دار تھپڑ مارا۔ "بکو اس بند کرو! تمہاری بہن تمہاری بھتری کے لیے سفارش کر رہی ہے، پھر بھی تم اس کی توہین کر رہی ہو۔ تم واقعی ایک "خطرناک لڑکی بن چکی ہو

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

جلدی سے اسے وہاں لے جاو "جعفر یزدانی کا غصے کے مارے چہرہ سرخ ہوا۔ آفرین کی "اس تبدیلی پر وہ سخت پریشان تھا۔ اس نے سوچا آخر کس بات نے آفرین کو ایسا بدتمیز اور خطرناک بنا دیا ہے۔؟

دوران سفر آفرین کو بالکل بھی اندازہ نہ ہوا کہ کتنا فاصلہ طے ہوا ہے؟ وہ مسلسل روتے روتے تھک کر غنودگی میں چلی گئی تھی، جب آنکھ کھلی تو وہ اس پرانے الگ تھلگ ویرانے والے گھر میں پہنچ چکی تھی۔ اسے گھسیٹتے ہوئے باڈی گارڈز نے ایک اندھیرے کمرے میں پھینک دیا۔۔ باہر کا دروازہ بند کر کے لاگ لگادیا گیا۔۔ اس کمرے کی کھڑکیوں تک پر تختے لگا کر کیلیں ٹھونک دی گئیں۔

URDU NOVEL BANK

سب سے بڑی بات یہ کہ نہ یہاں بجلی تھی نہ پانی۔ ایک کبل بھی دستیاب نہیں تھا۔ جب کہ اس کا فون صالحہ ہتھیا چکی تھی، اب اسے پتا نہیں چل رہا تھا کہ وقت کیا ہوا ہے؟

www.urdu-novel-bank.com

پورا دو منزلہ یہ پرانا مکان سیاہ رنگ کا تھا۔ جب ہوا چلتی تھی، اور اس کے نتیجے میں دروازوں کے ساتھ کھڑکیوں کے پٹ ٹکراتے تھے، اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والی خوفناک آواز سن کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے تھے۔ کمزور دل کے انسان کے لئے اس ویرانے میں ایک رات رہنا بھی موت کے منہ میں جانے کے برابر تھا۔

آفرین تقریباً پاگل ہونے کے قریب تھی۔ ٹھنڈے بستر کے طرف لپکتے ہوئے، اس میں بالکل بھی حرکت کرنے کی ہمت نہیں رہی تھی۔ وہ اندھیرے سے خوفزدہ رہتی تھی، تبھی اندھیرے کمرے میں ڈر کے مارے کانپ رہی تھی۔

URDU NOVEL BANK

تبھی کھڑکی کے طرف سے کھٹکا ہوا وہ ڈر کر اچھل پڑی، اس نے دیکھا کہ کھڑکی کھل گئی ہے، وہ ڈرتے ڈرتے وہاں ایک امید سے بھاگی۔ ایک بوڑھی عورت نے کھڑکی سے چاولوں کا پیالہ اندر کیا۔

www.urdu-novelbank.com
visit for more novels:

آفرین نے فوراً اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور التجا کی۔
خالا جی، م۔۔۔۔ میں آپ سے التجا کرتی ہوں کہ م۔۔۔۔ مجھے جانے دیں۔ اگر یہ ممکن " نہیں ہے، تو کم از کم بلب روشن کریں۔ اور م۔۔۔۔ مجھے بستر اور ایک کمبل دیں۔۔۔۔ یہاں " سردی بھت ہے۔ اور۔۔۔۔ اور۔۔۔۔ یہ اندھیرا۔۔۔۔ بھت خوفناک ہے۔۔۔۔ پلیز۔۔۔۔

ہرگز نہیں۔ یہ بڑے صاحب اور میڈم کا آرڈر ہے۔ بوڑھی عورت نے بے رحمی سے اس " کی گرفت سے ہاتھ کھینچا۔ پھر۔۔۔۔ کھڑکی ایک زوردار آواز کے ساتھ بند ہو گئی۔

اس بھیانک اندھیرے میں کھڑا ہونا آفرین کے لئے بھت مشکل تھا۔۔۔ اس کی سانس تھمنے لگی تھی، خوف کے باعث وہ بمشکل سانس لے پارہی تھی۔

آخر اس سے ایسا کیا برا ہوا تھا؟ جو ہر ایک اس کے خلاف کھڑا ہو گیا تھا۔ اور اسے تکلیف پہنچا رہا تھا۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

اس کا وقار چھین لیا گیا تھا۔ اب اس کی آزادی اور زندگی چھین لی جا رہی تھی۔ اسے آبلش سے سخت نفرت محسوس ہوئی، ساتھ ہی جعفر یزدانی، صالحہ یزدانی اور ایزد سے دل کی گہرائی سے نفرت ہوئی۔

تاہم وہ خود کو ایسے تو حالات پر چھوڑ نہیں سکتی تھی۔ وہ زندہ رہنا چاہتی تھی، اور ان سب سے بدلہ لینا چاہتی تھی۔۔۔ اس کے لئے زندہ رہنا اشد ضروری تھا۔

یہ سوچ کر اس نے چاول کا پیالا آگے کیا اور بھوک نہ ہوتے ہوئے بھی زبردستی مٹھی بھر کر منہ میں ٹھونسے۔ لیکن منہ میں جاتے ہی اس کے ذائقے اور بدبو سے اسے بے اختیار ابکائی آئی۔۔۔ 'چاول باسی تھے۔

URDU NOVEL BANK

اس خیال کے آتے ہی، اپنی بے بسی پر آنکھوں سے آنسوؤں بنا کسی رکاوٹ کے بہنے لگے۔

اندھیرے میں اسے کچھ نظر نہیں آ رہا تھا۔ وہ بس پھٹی پھٹی آنکھوں سے مشکل اندھیرے کو گھورے جا رہی تھی۔

اگر کوئی اسے بچانے نہ آسکا۔ تو یقیناً وہ اس اندھیرے گھر سے زندگی بھر باہر نکل نہ پائے گی۔

کمرے سے باہر۔۔۔ مین گیٹ سے کچھ فاصلے پر، بوڑھی عورت نے کال ملائی۔ "چھوٹی بیبی، آپ نے جس طرح حکم دیا تھا، میں نے ویسے ہی کیا ہے۔"

آل رائیٹ، اب کل درجہ حرارت کم کرنا۔ مجھے امید ہے وہ اس گھر میں ہی سردی سے ٹھٹھڑ کر مر جائے گی۔ "آبلش کی مکروہ آواز فون سے ابھری۔

چھوٹی بیبی، فکر مت کریں، جس طرح کی آج کل سردی ہے وہ بمشکل چار دن ہی زندہ " رہ پائے گی۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

رات کے تق ریباً 11 بجے تک شہرام سوری کو، آفیس سے فارغ ہونے کے بعد، ایک بین الاقوامی مالیاتی کیس کے حوالے سے میٹنگ پر جانا پڑ گیا۔ جس لمحے گھر میں داخل ہو کر اس نے تھکے تھکے سے انداز میں، لائٹس آن کی، ایللی اس کی طرف دوڑتی آئی اور اس کی لمبی ٹانگ سے اپنی دم لپیٹ کر، اس سے اپنا سر رگڑتے مسلسل میاؤں میاؤں کر کے جیسے کچھ بتانے کی کوشش کر رہی تھی۔

"لٹل ون، تم نے مجھے آج کچھ زیادہ ہی مس کیا ہمممم؟؟"

شہرام جھکا اور اس کے سر پر پیار سے سہلایا۔۔ کچھ ہی دیر بعد اسے کچھ کچھ غلط لگا۔۔ جیسے ایللی کے ساتھ کچھ غلط ہوا ہے۔۔ ادھر ایللی جیسے اسے کچھ بتانا چاہ رہی تھی۔۔ مسلسل اس کے ہاتھوں سے سر رگڑتی۔ پھر جاکر اپنے خالی پیالے کو سونگھتی

URDU NOVEL BANK

اور اسے معصومیت سے دیکھ کر میاؤں۔۔۔ میاؤں۔۔۔ کرنے لگتی۔۔۔ یہ عجیب تھا۔۔۔ کیا اسے آفرین نے فیڈ نہیں کروایا؟

ایلی یقیناً بھوکی تھی۔ کیا آفرین نے اسے کچھ نہ کھلایا تھا؟

www.urdu-novel-bank.com
visit for more novels:

وہ جلدی سے اٹھا اور کچن کیبنٹ سے کیٹ فوڈ نکال کر پیالا بھر کر بلی کے سامنے رکھا۔۔۔ ایلی اتنی بھوکی تھی کہ جھپٹ پڑی اور جلدی جلدی منہ مارنے لگی۔۔۔ اس کی اس قدر بری حالت دیکھ کر تاسف کے ساتھ غصہ سے شہرام اٹھ کر گیسٹ روم کے دروازے کے پاس کھڑا ہوا۔۔۔ اور زور زور سے کھٹکانے لگا۔

لیکن مسلسل کھٹکھٹانے کے باوجود بھی جب اندر سے کوئی جواب نہ آیا۔ تو غصہ میں بھرا دروازہ دھڑام سے کھول کر اندر داخل ہو گیا۔۔۔ لیکن اندر داخل ہوتے ہی اس کا غصہ حیرت میں بدل گیا۔ جب پورا کمرہ بھائیں بھائیں کرتا ملا۔ آفرین کہیں بھی نہیں تھی۔ اس کے چہرے کے تاثرات پل میں بدلے، اب اس کی جگہ حیرت کے ساتھ تفکر کے

URDU NOVEL BANK

سائے تھے۔ کیا آفرین ابھی تک گھر واپس نہیں آئی؟ لیکن۔۔ کیوں؟ اس عورت کے ساتھ ناختم ہونے والے مسئلے ہیں۔۔ ابھی دو دن پہلے ہی وہ بری حالت میں ہاسپٹل میں ایڈمٹ ہوئی تھی اور آج ہی واپس آئی تھی۔۔ اور اب پھر سے گھر سے غائب تھی۔۔ وہ بھی ایلے کو اس حالت میں چھوڑ کر۔۔

www.urdu-novel-bank.com
visit for more novels:

اور ابھی تک آفرین گھر نہیں پہنچی تھی۔۔ جب کہ کافی دیر ہو چکی تھی۔۔

اس نے سخت پریشانی سے پیشانی سہلائی۔۔ اور فون نکال کر اسے کال کی۔۔، لیکن۔۔۔ یہ کیا؟ اس کا فون پاور آف تھا۔۔

کیا اس کے ساتھ پھر کچھ برا ہوا ہے؟ کسی انجانے ڈر کے زیر اثر اس نے فون اٹھا کر پھر سے آفرین کی لوکیشن ٹریک کی۔

URDU NOVEL BANK

یہ بھی شکر تھا کہ آج صبح فون اس کے حوالے کرنے سے پہلے، اس نے اس ڈر سے لوکیشن ٹریکنگ آن کر دی تھی کہیں اس رات جیسے واقعات دوبارہ نہ رونما ہو جائیں۔

لوکیشن ٹریک کرنے کے بعد اس نے ہادی کو میسج بھیجا
[اس لوکیشن کو جلدی سے چیک کر کے مجھے انفارم کرو۔]

ایک منٹ بعد، ہادی نے کال کی، "یہ یزدانی ہاؤس ہے، جہاں مس آفرین یزدانی کے والدین رہتے ہیں۔"

"ہمممم، سمجھ گیا۔"

شہرام نے منفی سوچوں کے گھیرے میں آکر سخت غصے میں فون بند کر دی۔

یہ عورت کبھی اپنی درست جگہ نہیں پہچانے گی۔ شہرام کی طرف سے نرمی کے مظاہرے پر، اس نے (آج کی طرح کا) فائدہ ہی اٹھالیا تھا۔ بنا اسے انفارم کیئے، وہ یونہی اپنے گھر

URDU NOVEL BANK

کے طرف نکل گئی تھی۔ آخر اس کے ساتھ ایسا کیا برا ہوا ہے؟! جو اس نے فون تک پاور آف کر دیا تھا۔

کیا وہ اس امپریشن میں تھی کہ ریکارڈنگ کو سنتے ہی اس کے والدین اسے معاف کر کے اگلے سے لگالیں گے؟

www.urdu-novel-bank.com
visit for more novels:

یہ وہ اس کے ساتھ کیا کر گئی تھی؟ اس کی اتنی ہمت کیسے ہوئی کہ ان ہاتھوں کو کاٹے! جن ہاتھوں نے اس کی مدد کی تھی؟

اب اس کے لئے بھتر تھا کہ کبھی واپس نہ آئے۔۔۔ شہرام سوری کو بھی اس کی پرواھ کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ بھلے سے وہ کسی مصیبت میں ہی کیوں نہ پھنس جائے۔

وہ بالکل بھی آفرین سے اتنی سنگدلی کی توقع نہیں کرپا رہا تھا۔ تین دن گزر چکے تھے لیکن اس نے شہرام کی ایک کال کا بھی جواب نہیں دیا تھا۔

URDU NOVEL BANK

وہ اتنا پریشان تھا کہ اس نے ٹھیک سے کھانا بھی نہیں کھایا تھا۔ کیونکہ اسے آفرین کے پکائے ہوئے کھانے کی عادت پڑ چکی تھی۔

وہ ان تین دنوں میں کئی بار شیٹ کے ساتھ میلبرین کے بھتر سے بھتر ریسٹورانٹس میں بھی گیا۔۔ لیکن وہ ذائقہ کسی بھی ڈش میں نہیں تھا جو آفرین کے ہاتھ میں تھا۔

بعض اوقات ، اسے شبہ ہوتا تھا کہ آفرین کے ساتھ کچھ برا نہ ہوا ہو۔ بحر حال ، جب بھی اس نے اس کا مقام چیک کرنے کے لیے اپنا فون آن کیا ، وہ ہمیشہ یزدانی فیملی کے گھر میں موجود ملی تھی۔

بھلا اسکے خونی رشتے اسے کوئی نقصان کیوں پہنچاتے ؟ وہ شہرام کو یقیناً بھول چکی ہے۔

پچھلے تین دنوں کے دوران آفیس میں بھی اس کا رویہ ہر ایک کے ساتھ آئس برگ جیسا رہا تھا۔

جب آفیس ٹائم ختم ہوا تو اس نے اپنی چیزیں سمیٹی، اور گھر جانے کے ارادے سے باہر نکلا۔۔۔ تبھی شیث اس کے ساتھ ٹکرا گیا۔۔۔ "کیا تم گھر جا رہے ہو؟ آفرین بھابھی ابھی 'تک نہیں آئی کیا۔؟"

www.urdu-novel-bank.com
Visit for more novels:

اس عورت کا تذکرہ پھر مت کرنا شیث "سرد تاثرات کے ساتھ کہتا شہرام آگے بڑھنے" لگا۔

شیث نے اس کے غصے کو دیکھ کر بے بسی سے کندھے اچکائے۔

میرے پاس تم سے پوچھنے کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا۔ رمشہ نے مجھے کال کر کے "آفرین کا پوچھا ہے، بقول اس کے، تین دن سے اس سے رابطہ نہیں ہو پا رہا۔ وہ کافی پریشان لگ رہی تھی۔ اور مجھے کہا کہ تم سے معلوم کروں، کہیں اس کے ساتھ کچھ برا نہ ہو گیا ہو"

وہ ابھی تک یزدانی ہاؤس میں ہی ہے۔ کیا نہیں ہے؟ "شہرام اپنی جگہ جاد کھڑا رہ گیا۔۔۔ یہ بات سمجھ میں آرہی تھی کہ وہ اس کے قریب نہیں تھی۔ تو اسے کال کرنے کے لائق بھی نہیں جانا۔۔۔ لیکن۔۔۔ رمشہ تو اس کی بیسٹ فرینڈ ہے۔۔۔ پھر۔۔۔؟ آفرین نے اس سے رابطہ کیوں نہیں کیا؟؟

میں اسے کال کر کے دیکھتا ہوں "شیٹ نے اپنی سی کوشش کرنی چاہی اور سیل فون " نکال کر کال ملائی۔

شہرام اس کا انتظار کئے بغیر ایلوٹر سے نیچے چلا گیا۔۔۔

گھر جاتے ہوئے اسے محسوس ہوا کہ چیزیں تیزی سے کچھ عجیب سی ہو رہی ہیں۔ تاہم وہ اس بات سے اندر ہی اندر کہیں خوفزدہ بھی تھا کہ اوور تمہنگنگ کا شکار ہو کر، کہیں وہ آفرین

URDU NOVEL BANK

کے معاملے میں خواجواہ ناک نہ گھسیڑ دے۔ اسے خود کو دور رکھنا چاہیئے۔ جب کہ وہ خوش تھی۔

خلاف توقع گھر پہنچنے کے کچھ پل بعد ہی اسے شیٹ کی کال رسید ہوئی۔
www.urdunovelbank.com
visit for more novels:

ابھی رمشہ نے مجھے بتایا ہے کہ وہ یزدانی هاوس آفرین سے ملنے گئی تھی، لیکن ان " لوگوں نے اسے بتایا کہ آفرین ملک سے باہر آرام کے لئے چلی گئی ہے۔ جب اس نے اس کا نمبر مانگا تو ان لوگوں نے نہیں دیا۔۔۔ ڈام اٹ۔۔۔ اسے یقین ہے کہ آفرین کی "جان خطرے میں ہے۔"

شہرام حیران ہوا۔

"مجھے نہیں لگتا کہ ایسا ہے۔ آفر آل، وہ جعفر یزدانی کی بیٹی ہے۔"

شاید نہیں، رمشہ نے کہا ہے کہ یزدانی فیملی کا رویہ آفرین کے ساتھ ہمیشہ تعصبانہ رہا " ہے۔"

"ٹھیک ہے۔۔۔۔ میں دیکھتا ہوں۔"

پریشان سا ہو کر اس نے ہادی کو دوبارہ کال ملائی تھی۔ "معلوم کرو، آفرین ان کے گھر سے آخری بار کس وقت نکلی تھی؟"

ایک گھنٹہ بعد ہی، ہادی جو خبر لایا وہ یقیناً چونکا دینی والی تھی۔

مس یزدانی، تین دن پہلے یزدانی ہاوس گئی تھیں۔ ان کے گھر میں داخل ہونے کے "تھوڑی دیر بعد ہی ان کو پیننگٹن والے گھر میں کار کے ذریعے لے جایا گیا تھا۔ اب وہ "یقیناً وہیں ہیں۔"

"تمہارا خیال ہے کہ وہ وہاں پر قید ہو سکتی ہے۔؟"

URDU NOVEL BANK

ایسا ہی لگ رہا ہے۔ یزدانی فیملی وہاں سوائے عبادت کے، نہیں جاتی۔ بڑی بات یہ کہ "وہ جگہ مکمل الگ تھلگ ویرانے پر واقع ہے۔" ہادی کا لہجہ تفکرانہ سا تھا۔

یہ سن کر، شہرام کی گرفت فون پر سخت ہوئی۔
 "آکر مجھے پک کرو، مجھے فوراً اس جگہ پر جانا ہے۔"

شہرام، ہادی کے ساتھ، پورے تین گھنٹے کی ڈرائیونگ کے بعد، شہر سے دور ویران جگہ پر واقع پیننگٹن ہاؤس پہنچا۔ تقریباً آدھی رات ہو چکی تھی، شہرام جب گاڑی سے باہر نکلا تب اسے اندازہ ہوا، کہ یہ جگہ الگ تھلگ اور چاروں طرف سے اُونچے اُونچے خوفناک پہاڑوں میں گھری ہوئی ہے۔

جہاں ایک بلب تک روشن نہیں تھا۔ ہر طرف گھپ اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ ویرانے میں صرف سردی سے سرسراتی تیخ ہواؤں کے گھلنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھی، یا گھنے درختوں کے پتوں کے جھنجھانے کی، یا فضا میں کہیں کہیں خوفناک اور عجیب و غریب جانوروں کی آوازیں۔ جسے سن کر انسان ایک پل کو لرزتا ضرور تھا۔

شہرام نے قدم آگے بڑھائے۔

یزدانی خاندان کا یہ گھر مکمل بند انداز میں تعمیر کیا گیا تھا، یہ چند دہائیوں کا پرانا تھا، اور ویران اندھیرے میں ہیبت ناک منظر پیش کر رہا تھا۔

www.urdu-novel-bank.com
Visit for more novels:

شہرام نے بڑھ کر بڑا سا دروازہ کھٹکایا۔۔۔ جب مسلسل کھٹکانے کے باوجود بھی، اندر سے کوئی رسپانس نہیں ملا۔ تو شہرام نے دیوار پھلانگنے کا ارادہ کر لیا۔

جیسے ہی وہ اندر کودا، کہیں سے ٹارچ کی تیز روشنی اس کے وجود پر پڑی، ساتھ ہی کسی عورت کی گرجدار آواز۔۔۔۔

کون ہو تم۔۔؟ اور آدھی رات کے وقت میرے گھر کی دیوار پھلانگ کر کس لئے آئے؟
"ہو؟"

URDU NOVEL BANK

شہرام نے آواز کے تعاقب میں اپنی شیر جیسی چھبتی نگاہوں سے اسے جانچا۔
ایک بوڑھی موٹی عورت، جس کی کمر کچھ جھکی سی تھی، ایک ہاتھ میں ٹارچ تھامے، اس کا رخ شہرام کے طرف کئے کھڑی تھی۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

میں کسی کو ڈھونڈ رہا ہوں، میں نے ابھی دروازہ کھٹکایا تھا، لیکن جب کسی نے جواب "نہیں دیا تو۔۔۔ میں اندر آگیا۔"

یہاں صرف میں اکیلی رہتی ہوں۔ نکلویہاں سے۔۔۔ "بوڑھی عورت نے اسے باہر کے طرف دھکیلا۔"

شہرام نے پلٹ کر اسے زور سے دھکا دیا۔۔۔۔۔ عورت ایک خوفناک چیخ کے ساتھ نیچے زمین پر الٹے منہ گری تھی۔

، ٹارچ اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر گیٹ کے قریب گری۔ جسے شہرام بنا دیر کیے اٹھا کر ڈبل اسٹوری گھر کے اندر تیز قدموں کے ساتھ بڑھ گیا۔

URDU NOVEL BANK

اندر داخل ہو کر اس نے چاروں طرف نظر گھمائی تو اسے حیرت کا شدید جھٹکا لگا۔ سارے دروازوں کے ساتھ کھڑکیوں تک پر لکڑی کے تختے لگا کر انہیں لوہی کیلوں سے ٹھونک کر بند کر دیا گیا تھا۔۔۔ یہاں تک کہ ایک درز تک نظر نہیں آرہی تھی۔ اس پل اس کا دل پریشانی و فکر مندی سے تڑپ اٹھا۔

www.urdu-novel-bank.com
visit for more novels:

اگر آفرین اندر ہوئی تو خدا کرے سلامت ہو!'

اس وقت بوڑھی عورت ڈکراتے ہوئے بے نتھے بیل کی طرح ہانپتی کانپتی آئی اور شہرام کو سختی سے دھکا دیا۔

"جلدی نکلو یہاں سے ورنہ میں پولیس کو کال کروں گی، کہ تم دہشت گرد ہو۔"

تمہارے لئے مجھ پر بھی یہی ہے کہ پولیس کو کال کرلو "شہرام نے اس کے ہاتھ روک کر خود سے دور دھکیلا۔۔۔" پولیس خود ہی تفتیش کر لے گی، اگر تم نے کسی کو قید میں رکھا ہے۔" عورت کے رنگ بدلتے تاثرات نے جیسے شہرام کے شک پر یقین کی مہر لگادی تھی۔۔۔ کہ آفرین ان بند کمروں میں سے کسی ایک میں قید ہے۔

اسے نظر انداز کرتے وہ بڑے بڑے ڈگ بھرتا سامنے کے بند دروازے کے پاس پہنچ کر دیوانہ وار لائیں مار کر اسے توڑنے کی کوشش کرنے لگا۔

لیکن دروازے پر لگی کیلیں تھوڑی سی بھی ڈھیلی نہ ہوئیں۔

www.urdu-novel-bank.com
visit for more novels:

شہرام نے باہر ایک درخت پر کھارڑی لگی دیکھی تھی۔۔۔ یہ یاد آتے ہی وہ باہر بھاگا۔ اور مجنونہ انداز میں اسے نکال کر واپس اندر پلٹا۔

اندر پہنچ کر اس نے کھڑکی پر لگے تختوں پر ضربیں لگانی شروع کیں۔ تھوڑی ہی دیر میں تختے نکل آئے۔

وہ دیوانہ وار اندر کود گیا۔

URDU NOVEL BANK

ایک ناگوار سی بوسیدہ بُو کمرے میں پھیلی ہوئی تھی، چونکہ گھر میں بجلی نہیں تھی اس لیے، اسے آفرین کو ایک کمرے سے دوسرے کمرے تک جا کر تلاش کرنا پڑا۔ آخر کار ایک کمرے میں، اسے لکڑی کے بستر پر، ایک کونے میں آڑا ترچھا پڑا ہوا پایا۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

وہ ابھی تک اسی ہلکے ٹاپ میں ملبوس تھی، جو اس نے، چار دن پہلے، دوپہر کو آفیس جاتے، اسے پہنے دیکھا تھا۔

شرٹ کافی باریک سے کپڑے کی تھی۔ جبکہ پچھلے دو دنوں کے دوران درجہ حرارت دس ڈگری کم ہوا تھا۔

جس بستر پر وہ ناتواں سے وجود کے ساتھ بے حس و حرکت پڑی ہوئی تھی، اس پر نہ کسبل تھا، اور نہ کوئی تکیہ۔ یہاں تک کہ بیڈ پر گدا بھی نہیں تھا۔ اس کے قریب پہنچتے ہی ایک ناگوار سی بو اس کے نتھنوں سے ٹکرائی۔ لیکن وہ اس سے بیزار نہیں ہوا۔

URDU NOVEL BANK

شہرام نے اس کے کمزور سے وجود کو اٹھا کر، خوف سے اتھل پھتل ہوتے دل کے ساتھ، زور سے ہلایا، لیکن اس کے جسم نے کوئی رد عمل ظاہر نہیں کیا۔ اس کا جسم برف کی طرح ٹھنڈا تھا جبکہ اس کا چہرہ لٹھے کی چادر کی طرح سفید۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

ایک بار تو شہرام جیسا سخت شخص بھی اپنی جگہ کانپ اٹھا اس نے پریشانی سے اپنا ہاتھ اس کی ناک کے قریب جاکر اس کی سانس محسوس کی۔۔ شکر کی ایک گرمی سانس اس کے منہ سے بے اختیار خارج ہوئی۔۔ ہاں! وہ سانس لے رہی تھی۔

وہ بنا کوئی دیر کئے، اسکے ناتواں سے وجود کو، بازوؤں میں اٹھا کر باہر بھاگا۔۔ آفرین کا وجود اتنا ہلکا تھا جیسے اس میں نہ ہڈی ہونا ماس۔

بوڑھی عورت جو چھپ کر یہ سب دیکھ رہی تھی، جب اس نے آفرین کے بے ہوش وجود کو آدمی کے بازوؤں میں باہر آتے دیکھا تو ڈر کر دوسرے راستے سے باہر بھاگی۔

URDU NOVEL BANK

شہرام کے پاس بالکل بھی ان باتوں پر دھیان دینے کا وقت نہیں تھا۔ اس نے اس عورت سے پھر کبھی نیٹنے کا سوچ لیا ،
ابھی اہم آفرین کو جلد سے جلد، ہاسپٹل پہنچانا تھا۔۔۔ اگر وہ اسے ہاسپٹل نہ پہنچا سکا تو آفرین کسی بھی وقت مر سکتی تھی۔ ،

www.urdu-novel-bank.com
Visit for more novels:

اس کے بیٹھتے ہی ہادی نے گاڑی ہاسپٹل کے طرف تیز اسپید سے دوڑانا شروع کر دی۔
بیچھے سیٹ پر، آفرین کو اپنے حصار میں گرمائش پہنچانے کی ناکام کوشش کرتے، شہرام پریشان سا اس کی اس قدر بری حالت پر، سخت افسردہ تھا۔ وہ بے حس سی اس کی،
پناہوں میں جھول رہی تھی۔

وہ گال جو چار دن پہلے، اسے سیب جیسے لگتے تھے، اب پچکے ہوئے سے تھے، وہ رسیلے
سے مدھ بھرے ہونٹ، جب اس کا ایک کونہ موڑ کر چنچل سے انداز میں اسے دیکھتی
تھی، جس کو دیکھ کر وہ چڑھتا تھا۔ اب پڑی زدہ سے، اور سردی سے قدرے نیلے پڑ چکے
تھے۔

وہ پریشان سا، کبھی اس کے ہاتھوں پر اپنے گرم ہاتھوں سے رگڑ کر گرمائش پہنچانے کی ناکام کوشش کرتا، کبھی اسے اپنی جیکٹ میں لپیٹے، خود سے لگا کر، گرمائش پہنچانے لگتا۔
 ہادی خود بھی یہ سب دیکھ کر دل سے آفرین کے لئے ہمدردی محسوس کرنے لگا۔

شہرام کو اس طرح آفرین کے قید ہونے پر سخت تعجب تھا، اسے سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ کوئی اپنی کوکھ سے جینی بیٹی کے ساتھ اتنا ظالم کیسے ہو سکتا؟ کہ انسانیت سے ہی گر جائے۔

شہرام آفرین کے لئے دل سے ہمدردی و افسردگی محسوس کر رہا تھا۔۔ ساتھ ہی وہ خود پر بھی سخت غصہ تھا کہ اس نے آفرین کو ڈھونڈنے میں اتنی دیر کیوں کی۔؟

☆☆☆☆☆☆☆☆

شہرام آفرین کو قریبی ہاسپٹل لے آیا تھا۔

URDU NOVEL BANK

اب ایمر جنسی روم کے باہر، ویٹنگ ایریا میں منہ پر سختی سے مسٹھی جمائے۔۔ کہنیاں گھٹنوں پر ٹکائے، الجھا الجھا سا بیٹھا ہوا تھا۔

، ایک آدھ گھنٹے کے دوران ، ڈاکٹر ایمر جنسی روم سے باہر آیا۔ اور پوچھا

www.urdunovelbank.com
visit for more novels:

، کیا یہ اغوا ہوئی تھیں؟ اگر انہیں ایک گھنٹہ تھوڑی سی بھی دیر ہوتی تو اللہ جانتا ہے "ہم ان کی زندگی نہ بچا پاتے۔"

کیا وہ اب ٹھیک ہے؟ "شہرام نے سکون کی گھری سانس خارج کی۔ دل پر پڑا منوں "وزن جیسے اس لمحے ہلکا سا ہو گیا۔"

جی ہاں، وہ خطرے سے باہر ہیں، لیکن ان کی جسمانی قوت مدافعت مسلسل بخار رہنے سے، کمزور ہو چکی ہے۔"

، ڈاکٹر نے ابرو کھینچ کر، افسردگی سے بات جاری رکھی

URDU NOVEL BANK

تین دن سے اسے پینے کا پانی نہیں ملا ہے، اور انہیں جو چاول کھانے کے لئے دیئے "گئے ہیں، وہ باسی، اور بدبو دار تھے۔ ان کو، ریکور ہونے میں ایک مہینہ لگ جائے گا۔

ڈاکٹر کی تفصیل سن کر نہ صرف شہرام دنگ تھا بلکہ ہادی تک حیرت سے گنگ تھا۔۔۔
 "کیا یہ لوگ واقعی بھی انسان ہیں؟"

شہرام کے وجیہ چہرے پر چٹانوں جیسی سختی آگئی۔
 "رپورٹرز تک یہ خبر پہنچا دو، تاکہ دنیا پر بھی یزدانی فیملی کا اصل چہرہ کھل سکے۔"

"آل رائیٹ۔"

☆☆☆☆☆...

آفرین خواب جیسی کیفیت میں تھی، اسے لگا وہ مر چکی ہے۔ اس کی جینے کی امید بالکل دم توڑ چکی تھی۔۔۔ جب اچانک کہیں سے کسی نے گرم آغوش میں بھر کر اسے موت کے کنارے سے کھینچ لیا تھا۔

یہ حرارت تھی جس نے اسے زندگی کا احساس دلایا تھا۔ کہ وہ ابھی تک 'زندہ' ہے۔

اس سوچ کے پختہ ہوتے ہی اس کا ذہن آہستہ آہستہ غنودگی سے نکلتے ہوش کی دنیا میں پلٹا۔ اور آنکھ کے پپوٹے لرزنے لگے۔

آنکھیں نیم وا ہوئی تھیں۔ اور نظریں اطراف میں گھوم کر جائزہ لینا شروع ہو گئیں۔ ناک سے دوائیوں کی بو ٹکرائی، وہ اندھیرے کمرے میں نہیں تھی، یہ ایک ہاسپٹل کا کمرہ تھا سفید پردے، سفید دیواریں۔۔ اس کا جسم گرم کمرے سے ڈھکا ہوا تھا۔ وہ واقعی بچ گئی تھی۔

آفرین۔۔۔، تم اٹھ گئیں "! رمشہ کی روئی اور بھرائی سی آواز اسے مکمل ہوش کی دنیا میں " لائی تھی۔ رمشہ جلدی سے اس کے پاس آکر بیٹھی اور اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں مضبوطی سے گرفت میں لیا۔

URDU NOVEL BANK

، لعنت ہو تم پر، جان نکال کر رکھ دی میری "رمشہ کی آنکھیں رونے سے سرخ تھیں"
اسے یوں دیکھ کر وہ سسک پڑی۔۔

ہر بار ہاسپٹل میں داخل ہوتی ہو اور ہر بار پہلے سے زیادہ سرپس حالت میں ہوتی ہو، یار"
تم نے مجھے موت کے کنارے کر دیا تھا۔ "وہ سسک کر رو پڑی۔۔

اس کی بات پر آفرین کے ہونٹ ہلکے سے مسکراہٹ میں ڈھلے، حالانکہ چہرے پر تکلیف
کی لکیریں صاف دکھتی تھیں۔

تم نے مجھے کیسے ڈھونڈھا؟ "آفرین نے تجسس سے اسے دیکھا"

آفرین نے یاد کرنے کی کوشش کی لیکن سر زور سے چکرایا وہ بخار سے جل رہی تھی، اور
پیٹ میں اٹھتی شدید درد کی لہر سے تقریباً ادھ موٹی سی ہوئی۔ اسے لگا وہ مرجائے گی۔
شدید بھوک سے پیٹ میں درد اور پیاس سے گلا سوکھ رہا تھا۔

میں نے نہیں، شہرام بھائی نے تم کو بچایا ہے۔"

میں تمہیں ڈھونڈھنے جعفر انکل کے گھر گئی تھی، لیکن تم وہاں نہیں تھی، تو میں نے خوفزدہ ہو کر شہرام بھائی کو فون کر دیا۔

www.urdu-novel-bank.com

اس نے اسی رات ہی تمہیں ڈھونڈھ لیا۔ تمہاری حالت کافی بری تھی، تبھی بنا دیر کیئے قریبی ہاسپٹل پہنچایا۔ پھر جیسے ہی تم خطرے سے باہر آئی تمہیں شہر کے ہاسپٹل لے آیا۔

ان پانچ دنوں میں وہ ٹھیک سے نہ سویا ہے نہ کھایا ہے۔ صرف پاگلوں کی طرح تمہارا خیال رکھتا آیا ہے۔

ابھی ابھی میں نے شہرام بھائی سے کہا کہ آپ گھر جا کر آرام کریں۔ میں آفرین کے ساتھ ہوں۔

تو سچ میں وہ تھا۔۔۔۔۔ "آفرین بخار سے جلتی سرخ آنکھوں کے ساتھ، ہونٹوں میں" برٹرائی۔

آفرین کی توقعات کے خلاف ، اس نے اسے بار بار مصیبت سے بچایا تھا۔ جب کہ خود اس نے، اس کے لیے کھانا پکانے اور چند بار ایلی کا خیال رکھنے کے علاوہ ، اس کے لئے اور کچھ نہیں کیا تھا۔ وہ اس کی سچ میں قرض دار ہو گئی تھی۔

www.urdu-novel-bank.com
visit for more novels:

جب کہ تم نے ہمیشہ یہی بتایا کہ شہرام بھائی سردمزاج اور بے حس ہے۔ جب کہ " میں خود اپنی آنکھوں سے اس کی تمہارے لئے فکر دیکھ کر سمجھی ہوں، کہ وہ بہت اچھی سوچ کا مالک ہے۔ " رمشہ نے شہرام نامہ جاری رکھا۔

یہاں تک کہ اس نے میڈیا کو یہ خبر بھی بتائی کہ تمہیں یزدانی فیملی نے قید کیا اور تشدد " کیا ہے۔ یزدانی کمپنی کے شیئرز کل سے مسلسل گر رہے ہیں ، اور بہت سے لوگ ، تمہارے ڈیڈ اور مام پر آن لائن تنقید کر رہے ہیں۔ تم اس کے خیال سے اختلاف نہ کرنا " ٹھیک ہے۔ ؟

"! میں نہیں کروں گی"

یزدانی فیملی کے ذکر پر آفرین کی آنکھوں میں نفرت کی لہر سی ابھری۔۔ اس کی آنکھیں بالکل غمیض سے آگ جیسی دکھنے لگیں تھیں جیسے اگر وہ لوگ سامنے ہوتے تو اس آگ میں انہیں زندہ جلادیتی۔

چونکہ ان لوگوں نے مجھے مارنے کی منصوبہ بندی کی تھی ، میں انہیں ایسے تو بالکل " نہیں چھوڑوں گی۔ جلد یا بدیر میں ان سے بدلہ لوں گی " ! اس کے لہجے میں شعلوں سی لپک تھی۔

رمشہ نے ایک گہری سانس بھری۔ "فکر مت کرو، یزدانی کمپنی کو اس دفعہ بری طرح "چوٹ پہنچی ہے۔ اس کی مارکیٹ ویلیو میں کم از کم کئی ارب ڈالر کی کمی واقع ہوئی ہے۔

"یزدانی کمپنی کے نفع و نقصان سے میرا کوئی تعلق نہیں رمشہ۔"

URDU NOVEL BANK

آفرین نے لا تعلقی سے کہا، "رمشہ، مجھے صرف ان لوگوں سے مطلب ہے جن لوگوں نے مجھے موت کے اندھے کنویں میں دھکیل دیا۔ میں ان لوگوں سے بدلہ لینا چاہتی ہوں اس کے فیصلہ کن انداز پر، رمشہ سن سی ہو گئی۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

ایکچوٹی تم کو اس کے لئے شہرام بھائی سے مدد مانگنی چاہیئے۔ تمہیں نہیں لگتا کہ وہ تم "سے محبت کرنے لگا ہے؟

☆☆☆☆☆☆☆☆

شام کو، شہرام سوری شیٹ کے ساتھ وارڈ میں داخل ہوا۔

بھابھی، اب آپ کیسا محسوس کر رہی ہیں؟ "شیٹ نے فروٹ باسکٹ کافی ٹیبل پر" رکھتے مسکرا کر آفرین کو دیکھا۔

پہلے سے بھتر --- "آفرین نے آہستگی سے جواب دے کر شہرام کو دیکھا جو سپاٹ سے "انداز میں بلکی کلر کے ونڈ بریکر میں اپنی دراز قامت کے ساتھ کھڑا یوں کھڑا تھا جیسے اس کے سوا کوئی موجود ہی نہ ہو۔ لیکن اس کی آنکھوں میں ہلکا ہلکا غصہ تھا۔

آفرین نے اسے نہارتے ہوئے ہلکی آواز میں معذرت خواہانہ انداز میں کہا "سوری فار
"اکسنگ یو ٹریبل اگین۔"

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

یہ اچھا ہوا کہ تم یہ جان گئی، میں نے تو یہی سوچا تھا کہ تم حد سے زیادہ بیوقوف لڑکی
ہو۔ "شہرام بنا وجہ کے ہی پریشانی محسوس کر رہا تھا۔ وہ آفرین کے کمزور، ناتواں ہڈیوں
کے پنجر وجود کو نظر بھر دیکھ نہیں پا رہا تھا۔۔۔ اس میں ہمت ہی نہیں تھی، وہ خود سے
شرمندہ تھا۔۔۔ خود پر غصہ تھا۔۔۔ کیا تھا۔۔۔؟ اسے اپنے احساسات سمجھ میں نہیں آرہے
تھے۔۔۔ کہ وہ آفرین کے لئے اتنا کیوں گہرائی سے سوچ رہا ہے؟
اس نے سمجھ میں آنے والی فیلنگز سے بیزار بیزار سا۔۔۔ اس کا لہجہ بھی کافی تپا ہوا سا تھا
کہ نہ چاہتے ہوئے بھی سخت الفاظ اس کے منہ سے نکل رہے تھے۔

URDU NOVEL BANK

تم سے شادی کے بعد میرا ایک دن بھی سکون سے نہیں گزرا۔۔۔ میں نہیں چاہتا کہ " ایک دن تم مر جاؤ۔۔۔ اور پولیس مجھ سے سوال جواب کرے!۔۔۔ کیا تم سمجھ رہی ہو میری بات؟ " وہ تیکھے چتونوں سے اسے دیکھ کر پوچھ رہا تھا۔

www.urdu-novelbank.com

Visit for more novels:

اب ایسا کبھی نہیں ہوگا "آفرین نے اپنا نچلا زرد ہونٹ دانتوں سے کاٹ کر اپنے نہ رکنے والے آنسو پر بند باندھنے کی کوشش کی، جو روانی کے ساتھ گال پر رواں تھے۔

اس کے اس طرح رونے سے وہ سخت رنجیدہ ہوا۔۔۔ وہ بالکل بھی آفرین کو لیکچر دینے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا۔۔۔ لیکن آفرین کو بھی تو اپنی اس طرح کی بیوقوفیوں کو روکنے کی ضرورت تھی۔ انسان ایک غلطی سے سبق حاصل کرتا ہے اور پھر وہی غلطی نہیں دہراتا۔۔۔ لیکن آفرین بارہا ایسی غلطی دہرا چکی تھی۔۔۔ اس کی مین وجہ تھی کہ وہ ابھی تک دشمنوں کے اصل چہرے پہچان نہیں پائی تھی۔۔۔

URDU NOVEL BANK

وہ فون کدھر ہے جو میں نے تمہارے لئے خریدا تھا؟" تم نے وہ فون یزدانی ہاوس میں " کیوں چھوڑا؟ "شہرام نے جاننا چاہا۔۔

میری مام نے چالاک سے وہ فون مجھ سے چھین لیا تھا۔ "آفرین شرمندگی سے گردن نیچے" کیئے بولی۔۔ وقفے وقفے سے سسکیاں بھی جاری تھیں۔

تم واقعی کم عقل لڑکی ہو۔ "شہرام نے شدید ناگواری سے اسے سسکتے ہوئے دیکھ کر " دانت پیسے۔

آپ صحیح کہتے ہیں۔۔۔۔۔ مہربانی کر کے آئندہ مجھے کم عقل آفرین کہہ کر بلائیے گا۔ "وہ" سخت مایوس اور رنجیدہ تھی۔

شیٹ کے منہ سے بے اختیار ان دونوں کی گفتگو سن کر ہنسی کا فوارہ نکل گیا۔۔ جس نے ہاسپٹل کے تلخ ماحول کو کس قدر ہلکا پھلکا کر دیا۔

آل رائیٹ شامی، اب انہیں اس طرح کچلنا بند کرو، کوئی بھی اپنے ماں باپ سے اس " طرح کے ظلم کی توقع نہیں کر سکتا۔ "شیث نے ماحول کا تناؤ کم کرنے کی کوشش کی۔

www.urdu-novel-bank.com
visit for more novels:

اور آفرین وہ سب سوچ کر ہی لرز گئی۔

اسے اس طرح لرزتا دیکھ کر شہرام کے چہرے کے تاثرات ڈھیلے پڑے،۔ ابرو کو ملا کر وارننگ سی دی، "آئندہ ان لوگوں سے فاصلہ رکھنا اگر تم واقعی بھی زندہ رہنا چاہتی ہو۔"

آل رائیٹ۔ "شیث سر ہلا کر مسکرایا۔ "صرف میرے پیارے دوست کے لئے اچھے " اچھے کھانا پکانے پر توجہ کرنا۔۔۔۔ بھابھی جی ۔

URDU NOVEL BANK

دیکھ لیں، پچھلے کچھ دنوں سے آپ کے ہاتھ سے پکے ہوئے کھانے سے لطف اندوز"
"نہ ہونے کی وجہ سے میرا دوست کتنا بد مزاج ہو گیا ہے۔"

شیث ہارون۔ "شہرام نے شیث کے طرف تنبیہی نظر اچھالی۔"
www.urdu-novel-bank.com
visit for more novels:

شیث اس کی نظروں کی وارننگ پر یکدم چپ ہو گیا۔ آفرین ان دونوں کی نوک جھونک پر
مسکراہٹ نہ روک پائی۔

"میں جلدی ہی صحت یاب ہو کر آپ کے لئے اچھے اچھے کھانے پکاؤں گی۔"

اب بس خاموش رہو اور صحت یاب ہونے پر دھیان دو تو بہتر رہے گا۔ "شہرام نے"
اس کو ہلکی سی ڈانٹ پلائی۔ اس شخص کا لہجہ عادت کے مطابق ویسا ہی ترش
تھا۔۔۔ لیکن اس کے الفاظ نے آفرین کے دل کو تسکین پہنچائی تھی۔ اس کا دل سچائی
سے اس کا احسانمند تھا۔

"شامی، سچ میں، تھینک یو۔"

☆☆☆☆☆

دو دن بعد، ایزد کو آن لائن خبر ملی جسے ڈاکٹر ڈیوڈ کے جاری کردہ میڈیکل سرٹیفکیٹ کے ساتھ شیئر کیا گیا تھا۔

وہ یہ خبر پڑھ کر شکوہ رہ گیا۔ یکدم آفیس سے اٹھ کر یزدانی ہاوس پہنچا۔

اندر آتے ہی وہ اپنے غصے کو بمشکل دباتے سوالیہ نشان بنا کھڑا تھا۔ "جعفر انکل اور صالحہ آنٹی، کیا آپ نے واقعی آفرین کو پرانے گھر میں بند کر دیا تھا؟ جہاں آپ نے اسے پانی تک نہیں دیا اور صرف اسے باسی بدبودار چاول کھلائے؟"

یہ کیا بکواس ہے ایزد؟ تم ہمارے سامنے ہی پلے بڑھے ہو، کیا تم ہم کو نہیں جانتے۔؟ کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ ہم ایسا ظالمانہ کام کر سکتے ہیں؟ "جعفر صاحب کی پیشانی پر پریشانی کی لکیریں واضح تھیں۔ وہ اس کے الزام پر سخت سیخ پا ہوئے تھے۔

Visit For More Novels: www.urduovelbank.com

کیا تم بھی یہ سمجھتے ہو کہ ہم ایسا کر سکتے ہیں؟۔۔۔۔۔ یہ سچ ہے کہ میں نے اسے وہاں " قید کیا تھا۔ لیکن ساتھ ہی ملازمہ کو تاکید کی تھی کہ اس کا اچھی طرح خیال رکھے، کھانے پینے میں کوئی کوتاہی نہ کرے۔۔ وہ میری اپنی بیٹی ہے، میں اس کے ساتھ اتنا ظلم کیسے کر سکتا ہوں؟ " وہ خود اس بات پر پریشان تھے۔۔ اور آفرین پر شدید تاؤ کھائے ہوئے تھے۔۔

لیکن یہ خبر آن لائن پھیلی ہے۔۔۔۔۔ "ایزد ایک لمحہ کے لئے ہچکچایا۔ 'واقعی کوئی والد' اپنی اولاد کے ساتھ اتنا ظلم کیسے کر سکتا؟

آبش نے بناوٹی دکھ اور مایوسی سے معصوم شکل بنا کر وضاحت کی، "ایزد، یہ سب جھوٹی خبریں ہیں۔ میں نہیں سمجھتی کہ آبی اپنے دوست کے ساتھ، پرانے گھر سے نکلنے کے بعد اپنے خاندان کو اس طرح بدنام کیوں کر رہی؟۔۔ مام اور ڈیڈ اس کے لیے بہت پریشان

URDU NOVEL BANK

ہیں۔ مام ڈیڈ نے اسے صرف اسی لئے پرانے گھر میں رکھا تاکہ وہ برے لوگوں کے ساتھ نہ گھل جائے اور دوبارہ لائیو سٹریمز پر ان کی ساکھ خراب نہ کرے۔

یہ سن کر ایزد کے خیالات نے یکدم پلٹا کھایا تھا۔
 ایک الجھا سا تاثر اس کے چہرے پر پھیل گیا ان افواہوں کو یاد کرتے ہوئے جو آفرین کے متعلق اس نے بہت پہلے سنی تھیں۔ اب، وہ جعفر خالو کے فیصلے کو سمجھ گیا۔

معاف کیجئے گا آنٹی۔۔۔۔ اور انکل جعفر صاحب، میں نے آپ سب کو غلط سمجھا۔ "وہ" اپنی غلط سوچ پر شرمسار نظر آیا۔

صالحہ نے گہرے دکھ کے تاثرات چہرے پر لا کر اپنا ایک ہاتھ سینے پر رکھا۔۔۔۔ اس کی آنکھوں میں سخت بناوٹی ملال تھا۔

URDU NOVEL BANK

مجھے اس کی کوئی پرواھ نہیں، کہ لوگ ہمارے بارے میں آن لائن کیا سوچتے ہیں۔"
 کیونکہ ہم والدین کی حیثیت سے واقعی ناکام ہو چکے ہیں۔ لیکن جس کمپنی میں ہم نے
 بہت زیادہ وقت اور محنت خرچ کی، وہ راتوں رات برباد ہو گئی۔ کمپنی کے اسٹاک پچھلے دو
 دنوں سے نچلی ترین سطح پر ہیں۔ اور اس کی مارکیٹ ویلیو ایک ارب ڈالر سے کم ہو گئی
 ہے۔ اس سے زیادہ تشویشناک بات یہ ہے کہ آن لائن ہر کوئی کمپنی کا بائیٹ کر رہا
 ہے۔ اگر یوں ہی چلتا رہا تو حالات بہت زیادہ بگڑ جائیں گے۔ ہم سرک پر آجائیں
 گے۔"

ایزد کو یہ سن کر سخت دلی رنج ہوا تھا کمپنی کی کامیابی یا ناکامی نے اس کے مستقبل پر
 بھی سیدھا اثر ڈالا تھا۔

ہمیں پہلے پر یہ ثابت کرنے کی ضرورت ہے کہ یزدانی فیملی کے آفرین کے ساتھ "
 اچھے تعلقات ہیں، اس کے بعد ہم کچھ لوگوں کو پیسے دے کر خریدیں گے، تاکہ وہ آن
 لائن پھیلی افواہوں کو کلیئر کریں۔" ایزد کی پرسوچ آواز لائونج کے در دیوار نے محفوظ کی۔

ہممسم ، یہ ایک اچھا خیال ہے ۔ "جعفر یزدانی کی پرسوچ آواز ابھری تھی ۔ "تمہاری اور" آبلش کی منگنی کی تقریب بھی قریب ہے ۔ وہاں پر میڈیا کے نمائندے موجود ہونگے ، ہمیں آفرین سے وہاں پر اچھا سلوک کر کے میڈیا پر یہ ظاہر کرنا ہوگا کہ ہم میں کوئی جھگڑا نہیں ۔۔۔ اس طرح ہماری کمپنی کا ایج پھر سے اونچا ہوگا۔

کیا وہ ایسا ظاہر کرے گی؟ "آبلش نے سوالیہ نظروں سے ، ایزد کو دیکھا۔ "یاد رہے کہ ، وہ اب بھی تمہیں پسند کرتی ہے ۔ اگر وہ وہاں کوئی سین بنالے تو کیا ہوگا؟

آبلش کی بات پر شروع میں ، ایزد چونکا ضرور ، لیکن دوسرے پل ہی آفرین کی غلطیاں یاد آتے ہی اس کے جذبوں پر برف کی سل آگری۔

اس نے دل سے مانا، کہ وہ اس سے محبت کرتا تھا۔ لیکن آفرین اس کی سچی محبت کے لائق نہ تھی۔ یہ تھا/ اور ہے کافیصلہ لمحوں میں ہوگیا۔

.....

آفرین چار دن سے ہاسپٹلائزڈ تھی۔

www.urdu-novel-bank.com
Visit for more novels:

اب وہ ایک دن بھی زیادہ یہاں نہیں رہنا چاہتی تھی مسلسل بیڈریسٹ کی وجہ سے ایک ہی جگہ پر اسٹک ہو کر لیٹنا اب اسے بری طرح چڑچڑا کر رہا تھا۔

جیڈائیٹ بے والے فلیٹ پر واپس آتے ہی سب سے پہلے اس نے جو بات نوٹ کی وہ تھی بلی کا وزن بڑھنا۔ وہ پہلے سے کچھ بھاری لگ رہی تھی، وہ حیران تھی، اس نے تو یہ سوچا تھا ایک ہفتے سے زیادہ عرصہ گھر سے دور رہنے کے باعث وہ اچھا کھانا نہ ملنے سے کمزور ہو چکی ہوگی، لیکن اپنی متضاد سوچ کے برعکس وہ ہیلیتی لگ رہی تھی۔

URDU NOVEL BANK

جب رات کو شہرام واپس آیا تو اس نے، بلی کو کھلاتے ہوئے آفرین کی بڑبڑاہٹ واضح طور پر سنی تھی۔

"ایلی، اب تم کو کم کھانا چاہیئے، اپنی بلی کو دیکھو ذرا۔ ایسا لگ رہا ہے تم پر یکنٹ ہو۔"

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

شہرام کے لب آپس میں بھیج سے گئے۔ ایلی کا پیٹ گزرتے دنوں کے ساتھ سائیز میں بڑھ رہا تھا اور وہ اسے زیادہ عرصہ خفیہ نہیں رکھ سکتا تھا۔

اس کے باوجود، اسے یہ بھت اچھا لگا تھا کہ کوئی گھر واپس آچکا ہے۔

وہ گھر کے آرام دہ کپڑے پہن کر واپس ڈائننگ روم میں آگیا۔ آفرین پہلے سے ہی اس کے لئے ٹیبل سجا کر بیٹھی تھی۔

اس نے شکرگزاری کے احساس تلے شہرام کے لئے اچھی سی ڈشز بنائی تھیں۔

URDU NOVEL BANK

میز پر پھیلی ہوئی مختلف ڈشز پر نظر ڈالنے کے بعد شہرام کی آنکھیں گہری ہو گئیں۔
میں اہلی ہوئی اور ہلکی تلی ہوئی ڈشز کھا کر بور ہو گیا ہوں۔ کبھی کبھی سوپ یا سٹیو بنالیا"
کرو۔" اس نے سادگی سے کہا۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

یہ سن کر آفرین نے اسے حیرت سے دیکھا۔ اس نے پہلے بھی اس کے لئے کئی بار
سوپ بنایا تھا۔۔ لیکن وہ اسے اتنا پسند نہیں آیا تھا، اس لیے آج اس نے مختلف ڈشز
"بنالی تھیں۔ اسے لگا کہ وہ غلطی پر ہے۔" ضرور، تم کو کس قسم کا سوپ پسند ہے؟

پسپکن سوپ، چکن سوپ، یا پھر سویٹ پیٹاؤ سوپ، اس میں کچھ سبزیاں ڈال کر زیادہ"
"ٹیسٹی سا بنانا، جو میری صحت کے لئے بہتر ہو۔

ڈاکٹر نے شہرام کو آفرین کی ڈائیٹ کا مکمل خیال رکھنے کو کہا تھا۔ اگر وہ خیال نہ رکھے گی تو
ہو سکتا ہے وہ کسی سائیڈ افیکٹ میں مبتلا ہو جائے۔۔ اور شہرام جانتا تھا آفرین اپنی صحت

URDU NOVEL BANK

کے معاملے میں کتنی لاپرواہ ہے، کیا وہ یہ سمجھ رہی تھی کہ وہ جوان ہے تو ایسے ہی ٹھیک ہو جائے گی؟ -- تبھی خود پر رکھ کر بات بنالی۔

اوہ۔۔۔۔ "آفرین نے اچھی بیویوں کی طرح سر ہلایا۔"

اس نے جن ڈشز کا ذکر کیا تھا، ان میں سے زیادہ تر جسم کی طاقت کو بڑھانے کے لئے تھیں۔ ایسا لگتا تھا جیسے امیر لوگوں کو اپنی صحت بنانے کا بے حد شوق ہے۔ تاہم اسے کچھ عجیب سا محسوس ہوا۔

اس کے باوجود بھی وہ ساری ڈشز مزے مزے سے کھا گیا تھا۔۔۔ اور اسے بھی ساتھ کھلاتا رہا۔

اوہ رائیٹ، یہ تو وہ تھی، جسے جسم کو طاقت دینے کے لئے ایسے کھانوں کی ضرورت تھی۔۔۔۔ آفرین کو یاد آیا۔

URDU NOVEL BANK

ڈاکٹر نے تاکید کی تھی کہ اس واقعے کی وجہ سے اس کے جسم کو بہت زیادہ نقصان پہنچا ہے۔ اسے ہدایت کی گئی تھی کہ وہ کم چکنائی والی غذائیں کھائے اور زیادہ کھانا کھائے، تاکہ اس کی صحت اچھی ہو۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

یہ یاد آتے ہی اس کا دل خوش شفقہی سے دھڑ دھڑ کرنے لگا، اور وہ مسکراتی نگاہوں سے اس کے خوبصورت نقوش کو چپکے چپکے دیکھنی لگی بظاہر سرد مزاج اور لاپرواہ نظر آنے والا یہ شخص حقیقت میں دل کا نرم اور پرواہ کرنے والا تھا۔

.....

آفٹر ڈنر، شہرام خاموشی سے اپنی اسٹیڈی روم کے طرف بڑھ گیا۔ اسے ابھی کافی آفیس ورک کرنا تھا

وہ دس بجے تک وہاں مصروف رہا۔ جب آفرین دل سے، اس کے لئے گرم بھاپ اڑاتی اوٹ میل پورج بنا کر اسٹیڈی روم میں آئی۔

شہرام سوری اس وقت ٹیبل کے گرد رکھی کرسی پر بیٹھا سامنے لیپ ٹاپ پر مصروف نظر آ رہا تھا، اس کے قریب فائز کا انبار تھا۔۔ دوسری جانب اسکینر۔۔ وہ فائز کو چیک کرتا لیپ ٹاپ پر دیکھتا مسلسل اسکین کر رہا تھا۔۔ لیپ کی روشنی اس کے خوبصورت مردانہ چہرے کو ایک سیلیبریٹی لک دے رہی تھی۔۔ آنکھوں پر نظر کا چشمہ لگا ہوا تھا۔۔ آفرین نے اسے پہلی بار چشمہ پہنے دیکھا تھا۔۔ اور واقعی اس چشمے نے اس کی وجاہت میں چار چاند لگا دیئے تھے۔۔ وہ گم سُم سی یک یک اسے ایک جگہ کھڑی دیکھتی رہی۔

کبھی وہ ایسا ایزد کے متعلق سوچتی تھی کہ ایزد سب مردوں سے وجیہ ہے۔۔ لیکن آج شہرام کو دیکھتے اس کی سوچ بدل گئی تھی۔ بی کا اس کا دل بدلا تھا اور اسی وجہ سے وہ اس شخص کے سحر میں جکڑی کھڑی تھی۔۔ وہ ایزد سے زیادہ دلکش تھا۔۔

ابھی اور کتنی دیر تک مجھے تاڑو گی؟ "شہرام نے لیپ ٹاپ بند کر کے جیسے اس کے " طلسم کو توڑا۔

وہ ہچکچائی۔۔۔" میں نے کبھی تم کو عینک پہنے نہیں دیکھا تھا تو۔۔۔۔۔ بس سوچ رہی تھی کہ کوئی عینک پہن کر اتنا بھی پیارا لگ سکتا؟ "وہ شرمندگی سے مسکرائی۔۔۔"

www.urdu-novel-bank.com

Visit For More Novels:

اب بھی اس کی عادت نہیں گئی؟ "مطلب تھا 'اب بھی فلرٹ کرنے کی عادت گئی'" نہیں 'اس نے اپنی بھنویں قدرے اونچی کی۔

اور پہلی بار۔۔۔۔۔ آفرین لاجواب ہوئی۔

آخر کار، کچھ لمحوں کے بعد وہ پھر بولی، "تمہاری خوبصورتی روز مختلف طریقوں سے مجھ پر سحر طاری کرتی ہے۔ جس قدر میں آپ کو دیکھتی ہوں، آپ کے لیے اتنا ہی گہرائی سے... دل میں محسوس کرتی ہوں۔ اور یہ یقیناً محبت ہے جو کبھی بوڑھی نہیں ہوتی اس سے پہلے کہ آفرین اپنا جملہ مکمل کرتی، شہرام کے بھاری ہاتھ نے اس کے ہونٹوں کو ڈھانپ لیا۔

URDU NOVEL BANK

آفرین کی آنکھیں اس اچانک عمل سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔۔۔ وہ بالکل بھی شہرام سے یہ توقع نہیں کر رہی تھی کہ وہ یوں اس کے قریب آکر اس کے منہ پر ہاتھ رکھ جائے گا۔ شہرام کے ہاتھ سے خشک پائوں کی دھیمی دھیمی سی مسجور کن خوشبو آرہی تھی۔۔۔ مردانہ لمس اور مردانہ خوشبو نے کچھ پل آفرین کے حواس بالکل سلب کر دیئے۔۔۔ اتنے سے لمس پر بھی آفرین کا وجود کانپ اٹھا تھا

بڑی بات یہ کہ اس کے ہاتھ کی حرارت نے آفرین کے چہرے کا رنگ تک سرخ کر دیا۔۔۔

شٹ اپ۔ "آدمی کی آنکھوں نے چشمے کے پیچھے سے چھبتی نظروں سے اسے گھورا۔"

آفرین کو اپنے گال جلتے محسوس ہوئے، اور سانس مدھم پڑنے لگی تھی۔ شہرام نے اس کے چہرے کی بدلتی رنگت اور مدھم پڑتی سانس پر جلدی سے ہاتھ 'ہٹا دیا۔۔۔ اور دو قدم پیچھے ہو کر اسے سوالیہ نظروں سے گھورا۔۔۔ مفہوم تھا 'کس لئے آئی ہو؟' آفرین نے کچھ پل اپنی سانس درست کی پھر جلدی سے ہاتھ میں تھاما پیالا آگے کیا۔

URDU NOVEL BANK

مجھے یقین تھا تم اتنا سارا کام کر کے تھک چکے ہو گے ، اور بھوک بھی لگی ہوگی " "ت--- تو یہ پورج بنا کر لائی۔
وہ اس کی نظروں کی چھبن سے ہچکچائی تھی۔۔

www.urdu-novel-bank.com
visit for more novels:
شہرام نے پورج کو دیکھا جس کے اوپر بادام، کاجو، کشمش سے گارنش کی گئی تھی۔۔ اس کی خوشبو جب ناک سے ٹکرائی تو معدہ نے بھوک کا اعلان کر دیا۔۔

"آفرین ----، تم مجھے موٹا بنانے کی کوشش کر رہی ہو، ہمممم؟"

نہیں۔۔۔، تمہارا جسم اب بھی اسماٹ ہے۔ "اس نے منہ بنایا۔"
مجھے بالکل بھی اعتراض نہیں ہوگا، بھلی تم موٹے ہو جاؤ، اس بہانے کوئی دوسری "
عورت تم پر لٹو نہیں ہوگی، تم مجھ پر ہی توجہ دے سکو گے۔ "وہ اس کی شرارہ اگلتی نظروں کو نظر انداز کر کے شریر ہوئی۔۔

URDU NOVEL BANK

وہ اسے بغور دیکھنے لگا، لب بھینچ کر ہنکارا بھرا۔

بھول جاو۔۔۔ میں بالکل بھی ایسی عورت کا ساتھ عمر بھر افورڈ نہیں کر سکتا، جسے ہر "دوسرے دن ہاسپٹل کی عادت ہو۔"

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

فکر مت کرو، میں جلد ہی ٹھیک ہو کر، جاب کر کے تم پر ثابت کر دوں گی۔ "آفرین نے" معصوم سا چہرہ بنا کر وعدہ کیا۔

"مجھے اس پر یقین نہیں آیا، ایسا وقت آنے سے پہلے، ہو سکتا ہے میں کوچ کر جاؤں۔" اس کے ہاتھ سے پیالا لے کر اس میں چمچ گھماتے، شہرام نے مذاق اڑایا۔

آفرین، جس کا ابھی، بری طرح مذاق اڑایا گیا تھا، ناراض ہو کر اسٹیڈی روم سے، پیر پختی باہر نکل گئی۔ اس نے اپنی بات ثابت کرنے کی قسم کھائی کہ 'ایک دن آئے گا جب وہ! کچھ بھی حاصل کر سکتی ہے'

.....☆☆☆.....

رات کو ایک بجے، آفرین ڈراونے خواب سے ڈر کر اٹھ بیٹھی، وہ ابھی تک خود کو لاشعوری طور پر، اس خوفناک خالی کمرے میں محسوس کر رہی تھی، جب یہ یقین ہوا کہ وہ اپنے روم میں اپنے بستر پر موجود ہے اور وہ فقط ایک خواب تھا۔ پھر بھی خوف نے پورے وجود کو اپنے خوفناک پنچوں میں جکڑ لیا تھا۔ سانس رک رک کر آرہی تھی۔۔۔ دل خوف سے اتنے زور سے سھک دھک کر رہا تھا جیسے ابھی پسلیاں توڑ کر باہر آجائے گا۔۔۔ پیشانی پر پسینے کی بوندیں نمودار ہو چکی تھیں۔۔۔ اس نے بے اختیار ہاتھ اٹھا کر، پیشانی سے پسینہ پونچھا۔۔۔ اور گہری گہری سانس لے کر خود کو خوف سے نکالنے کی سعی کی۔۔۔ لیکن۔۔۔ اب اسے اس خالی کمرے سے خوف آنے لگا تھا۔۔۔ وہ ابھی کچھ دن پہلے ہی اس خوفناک حادثے سے نکلی تھی، اور ابھی تک اس خوف کے اثر میں تھی، وہ ڈر جو اس کے اندر کنڈلی مار کر بیٹھ گیا تھا۔۔۔ اتنی جلدی اس سے چھٹکارا پانا مشکل تھا۔۔۔ ابھی اسے کسی کے ساتھ کی ضرورت تھی۔۔۔ کسی اپنے کی۔۔۔ جس کے قریب ہو کر وہ اپنے خوف پر قابو پاسکتی۔۔۔ وہ جلدی سے اٹھی، اور لائٹ جلا دی۔ کمرہ روشن ہوتے ہی اس کے اندر سکون اتر آیا۔۔۔ وہ اندھیرے سے خوفزدہ ہو رہی تھی۔۔۔

URDU NOVEL BANK

اس نے خواب دیکھا تھا کہ وہ اس تاریک گھر کے اندر دوبارہ سے بند ہو گئی ہے۔ اور مدد کے لئے چلن رہی ہے۔ وہ جگہ رات کے وقت ہر قسم کے خوفناک جانوروں کے شور سے بھری ہوئی ہے۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

لائٹ جلتی ہی چھوڑ کر، کانپتی گھبراتی، واپس بستر پر خود کو اپنے بازو کے حصار میں لے کر کمبل سختی سے گرد اوڑھ کر بیٹھ گئی۔۔۔ لیکن آنکھیں خوف سے پھٹی ہوئی تھیں۔۔۔ اب اس کے لیے تنہا سو جانا ایک مسئلہ بن گیا تھا۔

کچھ دیر سوچنے کے بعد وہ اٹھی اور کمبل میں خود کو لپیٹ کر، باہر آئی اور شہرام کے دروازے پر کھڑی کچھ پل ہچکچاتی رہی۔۔۔ بالآخر اس نے آہستہ سے ناک کیا۔

"کون ہے باہر؟"

شہرام جو آدھی رات کے اس پہر جاگا تھا، غصہ بھری ناگوار آواز میں دھاڑ کر پوچھا۔

URDU NOVEL BANK

اُڑمی۔ "آفرین اس کے غصے سے ڈر کر مسمنائی۔"

ایک منٹ مکمل خاموشی سے گزر گیا۔ ابھی جب وہ تھک کر مایوس ہو کر واپس پلٹنے والی تھی کہ، دروازہ اندر سے اچانک کھل گیا۔

www.urdu-novel-bank.com
Visit for more novels:

سامنے وہ کھڑا تھا، بکھرے سے بالوں اور نیند بھری آنکھوں کے ساتھ، چہرے پر ناگواری کے تاثرات لئے۔۔ "اب تمہارے پاس آدھی رات کو یہاں آنے کا کوئی نیا بہانا ہوگا۔۔۔"

"ہے نا۔"

طنز کے تیر برسانا تو کوئی شہرام سے سیکھتا۔

آفرین نے پلک جھپک جھپک کر معصومیت سے اس کی شرٹ کے اوپری کھلے ہوئے بٹنوں کو دیکھا۔۔ اور شرمندگی سے نچلا ہونٹ دانتوں تلے دبا کر نظریں زمین پر گاڑ دیں۔ یقیناً وہ جلدی جلدی میں شرٹ چڑھا کر آیا تھا۔ اور اوپری بٹن بند کرنا بھول گیا تھا۔

"وہ۔۔ وہ میں ڈر گئی تھی۔۔۔۔۔"

آفرین نے دھیرے سے آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔۔ خوف کی وجہ سے اس کے چہرے کا رنگ اتر گیا تھا۔۔ وہ زرد پڑی ہوئی تھی، تاہم، وہ اس کمبل پر حیران تھا جو اس نے اپنے ہاتھوں میں پکڑا ہوا تھا۔

"کیا مجھے رجھانے کی، یہ تمہاری کوئی دوسری چال ہے؟"

شہرام نے دل سے یہ اعتراف کیا کہ وہ ابھی بھت کمزور لگ رہی ہے۔۔ اس کا خوف سے زرد پڑتا چہرہ اور لرزتا کانپتا وجود جو بمشکل اپنا وزن سنبھالے ہوئے کھڑا تھا، شہرام نے صاف محسوس کیا تھا۔۔

تاہم، وہ سارے دن کا تھکا ہوا تھا اور اب بھی، اسے کل عدالت کے ایک مقدمے کے لیے جلدی اٹھنے کی ضرورت تھی۔

URDU NOVEL BANK

کافی دیر ہو چکی ہے۔ مجھے سونے کی ضرورت ہے، اگر تمہیں کوئی کام ہے تو بتاؤ، نہیں " تو تم جاسکتی ہو۔ "نہ چاہتے ہوئے بھی، وہ سختی سے بولا تھا۔

"یہ بات نہیں ہے۔۔"

www.urdu-novel-bank.com
Visit for more novels:

آفرین کو بھی کوئی شوق نہیں چڑھا تھا اس جیسے خر دماغ آدمی کے روم میں اکیلے سونے کا، لیکن۔۔۔ اب اپنے خوف کا کیا کرتی؟ اس نے بے بسی سے اس کی قمیص کا بازو تھام کر اسے پلٹنے سے روکا۔ "اس اندھیرے گھر میں قید ہونے کے بعد، اب مجھ میں ہمت نہیں ہے کہ اکیلی سوسکوں، میں خواب میں ڈر رہی ہوں۔ مجھے لگتا ہے میں ان خوفناک خوابوں سے ڈر کر مرجاؤں گی۔ پلیز۔ مجھے اپنے روم میں سونے دو۔۔" آفرین کا "لجہ بے بسی لئے ہوئے تھا۔" میں نیچے فرش پر سوجاؤں گی۔۔۔ پلیز۔۔۔

کیا اس سے پہلے تم ہاسپٹل میں تنہا نہیں سوئی تھی۔ "شہرام کا لجہ شکوک سے بھرا" ہوا تھا۔

وہاں تو میرے ساتھ کیئر ٹیکر تھی۔ "آفرین کی پلکیں لرزنے لگیں۔۔ ہونٹ کپکپا رہے۔"

تمھے۔۔ اور وہ مسلسل انہیں دانتوں سے کاٹ رہی تھی۔ اس شخص کو صفائی دینا دنیا کا مشکل کام تھا انتہائی مشکل۔۔

www.urdu-novel-bank.com
visit for more novels:

شہرام اس کو ہونٹ کاٹتا، اور لرزتا ہوا اچھی طرح محسوس کر رہا تھا اور اس کی زیرک نگاہوں سے یہ چھپا نہیں تھا کہ سامنے کھڑی لڑکی جو رشتے میں اس کی بیوی کے رتبے پر فائز تھی۔۔ جھوٹ نہیں بول رہی۔۔

وہ ہی تھا جس نے اس اندھیرے خوفناک گھر سے اسے نکالا تھا۔۔ اور وہ بھی یہ بات اچھی طرح جانتا تھا کہ وہ گھر اطراف سے گھنے خوفناک جھنگل اور خطرناک پہاڑیوں میں گھرا آبادی سے میلوں دور تھا۔۔ جہاں وہ نازک سی لڑکی تین دن سے اس اندھیرے گھر میں بنا پانی، اور کھانے کے قید رہی تھی۔۔

URDU NOVEL BANK

آفرین نے اس کی ہچکچاہٹ کو دیکھا تو جلدی سے وعدہ کیا۔ "میں قسم کھاتی ہوں کہ میں تمہیں پریشان نہیں کروں گی۔"

اپنا وعدہ یاد رکھنا۔ "شہرام لب بھیج کر واپس اپنے بستر پر لوٹ گیا۔"

visit for more novels:

اس کی طرف سے اجازت ملتے ہی آفرین جلدی سے کمرے میں داخل ہو گئی اور اس کے بیڈ کے پاس نیچے فرش پر بچھے کارپٹ پر لیٹ کر کمبل اوڑھ لیا۔

شہرام کچھ دیر تو کسی کی موجودگی سے ڈسٹرب رہا لیکن جلد ہی اس کی آنکھ لگ گئی۔ لیکن کچھ دیر بعد ہی اس کی آنکھ کسی عورت کے رونے کی آواز سے کھل گئی۔

دروازہ کھولو۔۔۔۔۔ پلیز۔۔۔۔۔ دروازہ کھولو۔۔۔۔۔ یہاں ب۔۔۔۔۔ بھت۔۔۔۔۔"

سردی۔۔۔۔۔ ہے۔۔۔۔۔ ب۔۔۔۔۔ بھت۔۔۔۔۔ اندھیرا ہے۔۔۔۔۔ م۔۔۔۔۔ مجھے ڈ۔۔۔۔۔ ڈر لگ رہا۔۔۔۔۔ ڈ۔۔۔۔۔

"ڈر لگ رہا۔۔۔۔۔ کھ۔۔۔۔۔ کھولو۔۔۔۔۔ دروازہ ہ ہ ہ۔۔۔۔۔ کھولووو۔۔۔۔۔"

وہ بستر پر سیدھا ہو کر بیٹھا۔ کھڑکی سے آنے والی چاندنی نے زمین پر لیٹے وجود کو روشن کر دیا تھا۔ وہ عورت جو کمبل میں دبکی ہوئی تھی اپنے کانوں کو مضبوطی سے ڈھانپ کر بڑبڑا رہی تھی۔ آنکھیں مسلسل بند تھیں، یقیناً وہ خواب میں ڈر رہی تھی، اس کا پورا وجود خوف سے کانپ رہا تھا۔

آفرین، جاگ جاو۔۔۔۔۔ یہ صرف ایک خواب ہے۔ "شہرام بستر سے نکل کر اس کے" قریب آیا اور اس کے دونوں ہاتھ الگ کیئے۔

تاہم، وہ اس خوفناک خواب میں مکمل طور پر ڈوبی ہوئی تھی۔ اس کا خوفزدہ چہرہ چادر کی طرح زرد تھا۔

شہرام کے پاس کوئی دوسرا حل نہیں تھا، سوائے اس کے کہ اسے خود سے لگا کر اس خوف کے آسیب سے نکالے، اس نے اسے کھینچ کر، اپنے سینے سے لگا لیا اور آہستہ سے اس کی پیٹھ تھپتھپانے لگا۔

www.urdu-novel-bank.com
Visit for more novels:

"سب ٹھیک ہے۔۔۔ تم اب محفوظ ہو۔۔۔"

شہرام کی بھاری اور نرم آواز نے جادو جیسا اثر کیا۔۔ آفرین کے تنے ہوئے اعصاب آہستہ آہستہ ڈھیلے ہوئے۔

آفرین کا چھوٹا سا خوبصورت معصوم چہرہ شہرام کے سینے پر دھرا تھا۔۔ اس کے لمبے چمکیلے اور گھنے ریشمی بال اس کی کمر پر بکھرے ہوئے تھے، کچھ بالوں کی آوارہ لٹیں اس کے چہرے پر چپکی ہوئی تھیں۔ جس سے اس کا معصوم حسن اس خوابیدہ ماحول میں ایک فسوں سا بکھیر رہا تھا۔ اس کے وجود سے آتی مسجور کن خوشبو نے شہرام جیسے مضبوط شخص کو پل میں لرزادیا تھا۔۔

یہ کسی پرفیوم کی خوشبو نہیں تھی۔ یہ بھینی بھینی سی مسحور کن خوشبو آفرین کے بالوں کی تھی۔ اس کے وجود کی تھی۔ آج سے پہلے شہرام کو بالکل بھی اندازہ نہ ہو پایا کہ کسی عورت کے وجود سے آتی خوشبو اتنی فسوں خیز ہو سکتی ہے۔

www.urdu-novelbank.com
Visit for more novels:

اس خوشبو نے آہستہ آہستہ شہرام کو اپنے حصار میں لے لیا تھا۔

اس نے سوچا تھا وہ اسے واپس لٹا دے گا، جب وہ پرسکون ہو جاتی، لیکن --- آہستہ آہستہ اس کو اپنے وجود سے لگائے اسے تھپکی دیتے دیتے، تھکاوٹ سے خود اس کی آنکھ بھی لگ گئی۔۔ اور صبح بچنے والے الارم کی چنگھاڑ سے کھلی تھی۔

دونوں ایک ہی تکیہ پر سر رکھے سو رہے تھے، آفرین کا دایاں بازو اور دائیں ٹانگ شہرام کے اوپر لپیٹی ہوئی تھی، اس کے چہرے پر بہت پیاری سی مسکان کھل رہی تھی جیسے وہ ساری رات بہت سکون سے سوئی ہو۔۔۔

سچی بات کہ شہرام کو بھی زندگی میں پہلی بار یہ ناگوار نہیں لگا، اس کے بجائے اس کے اندر ایک نیا احساس جاگا تھا جیسے وہ دونوں نیا شادی شدہ جوڑا ہوں۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

وہ کچھ پل تو غائب دماغی کے ساتھ آفرین کے سندر مکھڑے کو دیکھتا رہا۔۔۔ پھر احتیاط سے کمبل اٹھا کر آفرین کا بازو اپنے سینے سے ہٹا کر قریب رکھا، پھر اسی احتیاط سے اس کی نرم نازک ٹانگ واپس اپنی جگہ پر رکھنے کے لئے پکڑی ہی تھی۔۔۔۔۔ ٹھیک اسی وقت آفرین کی نیند سے گلابی پڑتی بڑی بڑی آنکھیں بھی کھل گئیں۔

دونوں کی نظریں ملی تھیں اور حیرت سے، پھیل گئی تھیں۔

آفرین کے منہ سے بے اختیار چیخ نکلی تھی، جب اسے محسوس ہوا کہ وہ اس کے بازو پر سوئی ہوئی تھی، اور ایک ٹانگ بھی اس کے وجود کے اوپر لپیٹے رکھی تھی، اس کی آنکھیں حیرت و صدمے سے پھٹ گئیں۔ وہ اچھل کر اٹھ کھڑی ہوئی اور اس سے فاصلہ بنالیا۔

"ت---تم---تم کیوں؟---کیوں میرے ساتھ سو رہے ہو؟"

شہرام تو اس کے انداز پر غش کھا گیا۔
www.urdu-novel-bank.com
 Visit for more novels:

رات ڈراو نے خواب سے ڈر کر، تم خود ہی روتے ہوئے مجھ سے زبردستی لپیٹ گئی تھی۔"
 میں نے بس اپنی نرم دلی سے مجبور ہو کر تمہیں کمرٹ کیا۔۔۔" شہرام کو سمجھ میں نہیں
 آ رہا تھا کہ کیسے اسے سمجھائے۔

کیا اااا؟۔۔۔ تم نے مجھے کمرٹ کیا؟ "آفرین کو اس جیسے سخت مزاج شخص کی بات پر"
 یقین نہیں آیا۔

کیا مطلب ہے تمہاری اس بات کا؟ "شہرام نے اس کے شکی انداز پر دانت پیسے"
 سارے خوشگوار احساسات گئے بھاڑ میں، الٹا وہ اسکی ہمدردی کو غلط رنگ دے رہی تھی

URDU NOVEL BANK

- "صاف بات کرو، کیا تم رات جان بوجھ کر میری توجہ حاصل کرنے کو ادھر آئی تھی۔
"ہے نا!؟"

میں کچھ نہیں جانتی، میں تو بھت پرسکون نیند سوئی تھی۔"

آفرین نے یاد کرنے کی کوشش کی، لیکن ---- اسے بس دھندھلا سا یاد آ رہا تھا کہ وہ خواب دیکھ کر چلنچ رہی ہے، اچانک اس کے کانوں میں کسی کی نرم کمفرٹ آواز نے اسے ڈراوے خواب سے نکال کر پھولوں بھرے باغ میں کھینچ لیا تھا۔۔۔
اوہ۔۔۔۔۔ ٹھہرو۔۔۔ کیا وہ نرم آواز شہرام کی تھی؟ آفرین دل ہی دل میں خود سے سوال کر رہی تھی۔۔ اور خود ہی اس کے جواب بھی دے رہی تھی۔

وہ اسے چھینبی چھینبی نظروں سے دیکھ کر دانتوں تلے نچلا ہونٹ بے اختیار کاٹے جا رہی تھی۔

URDU NOVEL BANK

شہرام کی نظروں کا رنگ اسے دیکھ کر گہرا ہوا۔۔ اسے نظر انداز کرتا وہ پلٹا تھا۔۔ لیکن پلٹتے پلٹتے اسے شرمندہ کر گیا۔۔

"اپنی بات آگے جاری رکھنے سے پہلے ذرا ایک نظر اپنے کپڑوں پر ڈال لینا۔"

اس کی بات پر آفرین نے چونک کر بے اختیار اپنے لباس پر نظر گئی۔۔ اور شرم سے دل چاہا گڑھا کھود کر اس میں چھپ جائے۔۔

بے اختیار دونوں بازوؤں سے اپنے سینے پر حصار کر لیا۔۔

شہرام اس کی حرکت پر طنزیہ مسکرایا۔۔ "بھت خوب ، اداکاری اچھی کر لیتی ہو۔۔ مان گیا بھئی۔ میں یقین سے کہہ سکتا ہوں تم نے جان بوجھ کر اپنی قمیص کے بٹن توڑے ہیں، تاکہ مجھے مائل کر سکو۔"

یقین کرو، میرا اس میں کوئی دوش نہیں، میں نہیں جانتی کہ بٹن کیسے کھل گئے؟ اس"

میں میرا کوئی قصور نہیں ہے۔۔ میرا بالکل بھی تمہیں بہکانے کا ارادہ نہیں تھا۔ "آفرین کا دل چاہا، اس الزام پر شرم سے ڈوب مرے۔"

شہرام کو سمجھ میں نہیں آیا کہ اس کی بات کا کیا جواب دینا چاہیئے۔۔۔
 مردوں کو بہکانے کے، یہ تم عورتوں کے پرانے ہتھکنڈے ہیں۔ "شہرام نے تاک کر"
 وار کیا تھا کہ آفرین، اس الزام پر ٹھیک ٹھاک بلبلا اٹھی۔
 "شانی۔۔۔۔۔، یہ بھت ہو گیا۔۔۔ تم مجھ پر بھلی اٹیک کرو، لیکن سب عورتوں پر نہیں۔۔۔"
 تو کیا کرو گی۔۔۔ اگر میں کروں؟ "شہرام نے اسے چڑایا۔"

اس پر آفرین نے آگے بڑھ کر اس کے گلے میں بانہیں جمائیں کر دیں۔۔۔
 یہ دیکھ کر شہرام حیران ہوا۔۔۔ اس کی بخنویں اچھنبے سے تن گئیں۔

آخر یہ کیا کرنا چاہ رہی؟ کیا یہ مجھے چومنے کی کوشش کر رہی ہے؟ اتنی ہمت۔۔۔؟ 'وہ'
 لمحے کے لئے ہچکچایا تھا۔۔۔ ابھی اسی سوچ سے نکلا بھی نہیں تھا کہ گال پر شدید درد
 محسوس کیا جیسے کسی نے گوشت کا ٹکڑا نکال دیا ہو۔۔۔ آگ سی دہکی تھی۔

آفرین نے اسے دانتوں سے کاٹ لیا تھا۔

شہرام کا رد عمل فطری تھا۔۔ اس نے فوری طور پر اسے دھکیل کر دور کیا۔ اور غصہ سے درد سے جلتے گال پر ہاتھ رکھ لیا۔۔ کیا یہ ڈریکولا کی رشتیدار ہے؟ 'وہ تو اس باختہ سا تھا۔ آفرین، تمہاری ہمت کیسے ہوئی؟ یہ مت سمجھنا کہ میں تمہیں اس کی سزا نہیں دے سکتا؟' وہ اسے گھورتا دھاڑا۔ آدمی کی آنکھیں لال انگارہ بنی ہوئی تھیں۔

اممم، میں تم کو سمجھاتی ہوں نا۔۔ یہ اسی لئے کہ میں تم سے بھت محبت کرتی ہوں۔۔ کیا تم نے فلموں میں نہیں دیکھا؟ ہیروئین ہمیشہ اس آدمی کو کاٹتی ہے جس سے شدید محبت کرتی ہے۔ میں نے بھی صرف تمہارے چہرے پر 'محبت بھرا نشان چھوڑنے کی کوشش کی ہے'۔

URDU NOVEL BANK

محبت بھرا نشان 'یہ الفاظ آفرین نے ادائے دلبرانہ سے کہے۔'

شہرام دانت پیستا۔۔ اس کے طرف کچھ قدم بڑھا۔۔ "کیا تم نے مجھے بیوقوف سمجھ رکھا

"ہے۔۔۔ ہاں؟

www.urdu-novel-bank.com
visit for more novels:

ٹھ۔۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔ تم بھی مجھے کاٹ لو۔ "آفرین نے جوش میں اپنا چہرہ اس کے سامنے کر دیا تھا۔۔ جیسے کہہ رہی ہو۔ "آبیل مجھے مار۔"

اتنی شدت سے کاٹ لو۔۔ جتنی شدید مجھ سے محبت ہو۔ جتنی فورس ہوگی۔۔ اتنی ہی "اگری محبت ہوگی۔"

یہ آفرین کا اپنا ہی فلسفہ تھا۔

شہرام کی زندگی میں کبھی ایسا موڑ نہیں آیا تھا جب اسے اس قسم کی سچویشن کا سامنا کرنا پڑا ہو۔

URDU NOVEL BANK

’کیا وہ سچ میں یہ سمجھ رہی تھی کہ شہرام اسے ایسے ہی جانے دے گا؟‘

شہرام نے غصہ سے اس کا سر دونوں ہاتھوں میں دبایا اور اس کے گال پر زور سے

کاٹا۔۔۔

www.urdu-novel-bank.com
visit for more novels:

آفرین کے گال بھرے بھرے، جیلی جیسے نرم اور کومل تھے، اتنے نرم، کہ شہرام کچھ پل تو اپنے دانت ہٹانا ہی بھول گیا۔۔

اوو پچھ ”!وہ شدید درد سے کراہی۔“

اس کی چیخ سے شہرام ہوش میں آیا اور یکدم اس سے دور بھی، ساتھ ہی اسے دھکیلا۔۔
آفرین کی آنکھوں میں تکلیف سے آنسو جھلملانے لگے۔۔ لیکن ہونٹوں پر پیاری سی مسکان کھلکھلا رہی تھی۔ اس کا نرم گال سرخ ہو گیا تھا اور دانتوں کے سرخ نشانات بن گئے تھے۔۔

یہ سزا ہر وقت یاد رکھنا۔ "شہرام نے انگلی اٹھا کر وارننگ دی۔ اور ساتھ ہی اپنے "ہونٹ، ہاتھ سے پونچھے۔۔"

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

ادھر آفرین، اپنا درد بھلائے شہرام نے کی اداکاری کرنے لگی تھی، مسکرا کر، پلک جھپک جھپک کر، کہنے لگی۔

"نہیں۔۔۔۔ یہ سزا مجھے یاد دلاتی رہے گی کہ تم مجھ سے کتنی شدید محبت کرتے ہو۔"

خواب ہی دیکھتی رہنا۔ "شہرام طنزیہ ہنسا اور مڑ کر باتھ روم میں گھس گیا ساتھ ہی زور "دار آواز سے دروازہ بند کیا تھا یہ اس کے غصہ کا اظہار تھا کہ "اس عورت کو رتی بھر بھی 'اشرم نہیں تھی۔۔ بھلا کوئی اتنا بھی بے شرم ہو سکتا؟

باتھ روم کے آئیے میں، اپنے گال پر دانتوں کے نشان دیکھ کر، اس کا دل شدت سے چاہا کہ دروازے کے اس پار کھڑی عورت کو ٹکڑوں میں بانٹ دے۔

ڈام اٹ'۔

اب وہ ان نشانات کے ساتھ کورٹ کیسے جاتا؟ یقیناً آج اسے ماسک پہننا پڑے گا۔ ورنہ لوگوں میں اس کا اچھا خاصا مذاق بن جائے گا۔

کورٹ میں کوئی بھی اٹارنی ماسک پہنے نظر نہیں آتا۔۔۔ 'اففف آج کا دن ہی اس کے لئے برا تھا۔

چرٹھڑا ہٹ اور بیزاری سے اس نے ناشتے کے دو چار لقمے زہر مار کیئے اور آفرین کو آنکھوں ہی آنکھوں میں کچا چبادینے 'والی نظروں سے گھورتا، کورٹ روانہ ہو گیا۔

تیچھے، میز پر پڑا سارا ناشتہ جوں کا توں پڑا دیکھ کر آفرین نے گہری سانس لی۔۔۔

URDU NOVEL BANK

اوھ نو۔۔۔، اس نے ڈپول کو پھر سے غصہ دلا دیا تھا۔ ویسے بھی وہ اتنا غصہ کیوں تھا؟ اسے سمجھ میں نہیں آیا جبکہ اس کے گال پر دانتوں کے نشانات اس سے زیادہ
!نمایاں تھے

www.urdu-novel-bank.com
visit for more novels:

☆☆☆.....



میلبورن کورٹ

صبح کے 9 بجے۔

ڈنگ۔۔۔۔، ایلپیوٹر کا دروازہ کھل گیا، شہرام اس سے ماسک پہنے باہر آیا۔
ہادی اس کے پیچھے ہی باہر آیا اور ساتھ چلنے لگا۔

URDU NOVEL BANK

مدعی مسٹر اساور، جلدی سے آگے بڑھا۔ "اٹارنی سوری صاحب، یہ مقدمے کی سماعت کا آخری دن ہے، موجودہ حالات مجھے سازگار نہیں لگ رہے، کیا میں مقدمہ ہار جاؤں گا؟"

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

میں کبھی نہیں ہارا۔ "شہرام سوری کا لہجہ لاپرواہانہ اور کسی بھی پریشانی سے پاک تھا۔" ایک ہی سوال کو بار بار دہراتے نہ رہو۔ اگر تم مجھ پر بھروسہ نہیں کرتے، تو کسی "دوسرے اٹارنی سے رابطہ کرو۔"

مسٹر اساور، اس کے سخت جواب پر لاجواب ہو گیا، شہرام سوری یقیناً اس ملک کا سب سے قابل وکیل تھا۔ آج تک اس نے اپنی ذہانت سے ہر کیس جیتا تھا، آج تک اس نے کوئی کیس نہیں ہارا تھا۔۔

مسٹر اساور، اٹارنی سوری صاحب پر یقین رکھئے، ان کے سوا کوئی بھی دوسرا اٹارنی یہ کیس 'نہیں جیت سکتا۔' "ہادی نے شہرام کے طرف سے مسٹر اساور کو تسلی دی۔"

اسی وقت شیث کافی کے دو ڈسپوزیبل کپ تھامے آیا، وہ یقیناً کچھ دیر پہلے، مدعی اساور کے ساتھ کھڑا تھا۔ شیث نے مدعی کو پرسکون کرنے کے لئے کافی کا ڈسپوزیبل کپ اس کے طرف بڑھایا۔

www.urdu-novelbank.com
visit for more novels:

تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ "شہرام کی آنکھوں میں شیث کو دیکھ کر خوشگوار حیرت ابھری۔۔"

اوہ یارا۔۔، کم آن۔۔۔۔۔ آج کورٹ روم میں مجھے بھی ایک کیس ہے۔ کیا تم مجھ پر کچھ توجہ کر سکتے ہو؟ "پھر دھیمی آواز میں تفکر سے اسے دیکھا۔

"بالے داوے، یہ تم نے ماسک کیوں پہنا ہوا ہے خیر تو ہے؟ کہیں بیمار تو نہیں ہو؟"

شہرام نے اس کے تبصرے پر کوئی رد عمل نہیں دیا۔ تو شیث پھر سے شروع ہو گیا۔

URDU NOVEL BANK

اوہ۔۔۔ یہ اچھا ہے۔۔ وائرس کو پھیلنے سے روکنے کے لئے احتیاط برت رہے " ہو۔۔۔ شہرام تم میلبرین آنے کے بعد کچھ زیادہ احتیاط پسند نہیں ہو گئے۔۔ ہمہم ؟ "شیٹ کا لہجہ ستاؤشی ہوا۔

www.urdu-novel-bank.com
visit for more novels:

ٹھیک دس منٹ بعد ٹرائل شروع ہو گیا۔

اس وقت شہرام نے ماسک اتار دیا۔ شیٹ کے منہ سے کافی کاپیا ہوا گھونٹ فوارے کی طرح باہر نکلا تھا، جب اس نے شہرام کے دائیں گال پر دانتوں کے سرخ نشان دیکھے۔

یہ۔۔۔۔ یہ کیا ہے۔۔۔۔؟

مجھے ایک پاگل کتے نے کاٹا ہے۔ "شہرام کی سرد آواز آئی تھی۔۔ اور اسے وارننگ بھری " گھوری سے نوازنا لمبے لمبے ڈگ بھرتا کورٹ روم میں داخل ہو گیا۔۔

URDU NOVEL BANK

شیث کے منہ سے بے اختیار قہقہہ ابل پڑا کیا شہرام اسے بیوقوف سمجھ رہا تھا؟ جیسے
شیث کو معلوم ہی نہ تھا کہ شہرام کے گال پر کاٹنے کا نشان کسی عورت کے دانتوں کا
'ہے یا کسی کتے کا!؟

www.urdu-novelbank.com

visit for more novels:

اور شہرام کا شرمندگی بھرا انداز اسے روز روز دیکھنے کو نہیں ملتا تھا سو اس نے شرارت سے
چھپ چھپا کر اس کی تصویر کھینچ کر اپنے چیٹ گروپ میں پوسٹ کر دی۔

...☆☆☆

آفرین کئی دنوں تک گھر میں آرام کرتی رہی۔۔ جب تک گال پر سے دانتوں کے نشانات
مٹ نہیں گئے، تب ہی وہ جاب ڈھونڈنے باہر نکل پائی تھی۔

تاہم، اس کو ہر جگہ سے منفی جوابات ملے۔

"مس یزدانی، ہمیں افسوس ہے، لیکن ہم کسی اکاپی کیٹ کو نہیں رکھ سکتے۔"

URDU NOVEL BANK

مس یزدانی، آپ کے اسکینڈل کی خبر انڈسٹری میں پھیل چکی ہے۔ کس میں اب "ہمت نہیں کہ آپ کو ہائر کر سکے۔"

آفرین نے ابھی ایک اور جگہ انٹرویو کے لئے کوشش کرنی چاہی، شاید قسمت وہاں بن جائے!۔ وہ اس وقت کافی مایوس تھی، اور خود سے خفا بھی، اس نے اپنی تعلیم پر بہت زیادہ وقت اور محنت خرچ کی تھی۔ لیکن پھر بھی اسے اپنی قابلیت کے بنا پر، نوکری نہیں مل پارہی تھی۔

آخر اب وہ کہاں جائے؟ کیا واقعی کسی اور انڈسٹری میں، قسمت آزمائی چاہیئے؟

بیپ۔۔۔ بیپ۔۔۔

وہ اپنے ہی خیالوں میں گم سم، بیچ راستے پر چلی جا رہی تھی، جب پیچھے سے کسی گاڑی نے مسلسل ہارن دیا۔

URDU NOVEL BANK

آفرین تب بھی نہ چونکتی۔۔ اگر کوئی اسے اس کے نام سے نہ پکارتا۔۔ "آفرین
"یزدانی۔۔۔۔"

آفرین نے غائب دماغی سے مڑ کر پکارنے والے کو دیکھا۔ کافی دیر بعد اس نے وہ چہرہ
پہچانا۔۔

جاذب۔۔۔ "اوه مائی گاڈ۔۔ تم یہاں کیا کر رہے ہو؟" آفرین تو اپنے پرانے کلاس فیلو
جاذب کو دیکھ کر حیرت و خوشی سے اچھل پڑی۔

وہ باہر ملک میں اس کے ساتھ پڑھا تھا اور بھت اچھی دوستی تھی۔

یہ سامنے والی بلڈنگ میں میرا آفیس ہے۔ میں نے تمہیں وہاں سے باہر نکلتے دیکھا تھا
تم وہاں کس کام سے آئی تھی؟ "جاذب نے گاڑی اس کے قریب روک کر دروازہ کھول
کر اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

URDU NOVEL BANK

آفرین -- کچھ پل تذبذب میں کھڑی سوچتی رہی کہ 'بیٹھے یا نہ' پھر شرمندگی سے بیٹھ گئی۔ "میں یہاں جاب کے لئے، انٹرویو دینے آئی تھی۔ مگر۔۔۔ افسوس کام نہ بن سکا۔ وہ مایوس تھی۔"

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

اپنی اتنی قابلیت کے باوجود بھی تم کو جاب نہ مل سکی؟ "جاذب کو جیسے یقین نہیں" آیا کہ اتنی قابل ڈیزائنر کو کوئی رجیکٹ کیسے کر سکتا؟

آفرین کے ہونٹوں کے کنارے پھڑپھڑائے تھے۔۔۔ لب بھینچ کر وہ افسردگی سے اسے بتانے لگی۔۔۔ "مجھے میرے گھر والوں نے نکال دیا ہے۔۔۔ اور مجھ پر کاپی رائٹ کا الزام لگا دیا گیا ہے، اس وجہ سے، پورے میلبرین میں میری رپوٹیشن ڈوب چکی ہے۔"

مجھے بالکل بھی یقین نہیں کہ تم دوسروں کا کام کاپی کر سکتی ہو۔ یہ دوسروں کا ہی کام ہوگا۔ "جاذب اسے دیکھ کر دوستانہ مسکرایا۔ اسے اپنی دوست پر اندھا یقین تھا۔ کیوں نہ ہوتا؟ وہ دونوں ساتھ ساتھ ابروڈ میں پڑھے تھے۔۔۔ ڈیزائننگ میں کافی ساری کامیابیاں

URDU NOVEL BANK

ساتھ حاصل کی تھیں۔ وہ اس کی ڈیزائننگ سے بے انتہا متاثر تھا۔ بلاشبہ آفرین ایک ٹیلنٹڈ اور خداداد صلاحیتوں کی مالک تھی۔۔ اور سچ ہے 'ہیرے کی پرکھ صرف ایک جوہری' ہی کر سکتا ہے

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

ویل، میں نے اپنی کمپنی کچھ ماہ پہلے ہی میلبورن میں شروع کی ہے۔ میں ابھی تک "افراد کی قوت سے محروم ہوں، چلو میرے ساتھ، مل کر کام کریں۔"

آفرین تو اس کی آفر پر دنگ رہ گئی۔ اسے یقین ہی نہیں آ رہا تھا۔۔ کہ کچھ دیر پہلے ہر جگہ سے ٹھکرا دی جانے والی آفرین کے لئے آسمان سے من و سلوی اتر آئے گا! ریلی ان بلیوہیل۔۔

کیا تمہیں مجھ پر تھوڑا سا بھی شک نہیں؟ "آفرین نے اسے بے یقینی سے دیکھا تھا۔"

میں جانتا ہوں آفرین، کہ تم ایک قابل اعتماد شخصیت کی مالک ہو، اور میں تمہاری "صلاحیتوں سے اچھی طرح واقف ہوں۔ تمہیں یاد ہے؟ میں نے اس سے پہلے بھی تم کو

URDU NOVEL BANK

، مشورہ دیا تھا کہ ہمیں گرتجویشن کے بعد پرتھ میں ایک ساتھ کاروبار شروع کرنا چاہیے ، لیکن۔۔۔۔۔ تمہاری ضد تھی، کہ تم اپنے خاندانی کاروبار میں اپنے ڈیڈ کی مدد کرنا چاہتی ہو اور اپنے منگیترایزد کے قریب رہنا چاہتی ہو، کیا تم نے اس سے شادی کی؟ "جاذب نے تجسس سے پوچھا

www.urdu-novel-bank.com
visit for more novels:

"آفرین کا سر جاذب کی بات پر جھک گیا۔ "ہمارا رشتہ ٹوٹ چکا ہے۔"

جاذب، حیران رہ گیا۔۔۔ لیکن جلدی ہی اپنی حیرانگی پر قابو پا کر، اسے دوستانہ انداز میں تسلی دی۔

کوئی بات نہیں، اڑاؤ کے، دنیا اسی ایک شخص پر ختم نہیں ہوتی، تم ابھی ینگ اور " خوبصورت ہو، مجھے یقین ہے کہ تمہیں کوئی اس سے بھی بہتر ساتھی مل جائے گا۔"

"اور اب ہم مل کر میلبرین کو بھی فتح کریں گے؟"

میں تم کو ہائی سیلیری آفر کرتا ہوں۔ ایک بار جب کاروبار نے مارکیٹ میں جگہ بنالی تو"

"تم شیئر ہولڈر بھی بن جاؤ گی۔"

اس نے شہرام کو فون کیا۔

URDU NOVEL BANK

"میں آج ڈنر پر گھر میں موجود نہیں ہوں گی۔ تم خود بندوبست کر لینا۔"

شہرام آج اچھا خاصا مشتعل تھا۔ کیونکہ کورٹ میں ہر ایک نے اس کے گال پر موجود دانتوں کے نشانات کو دیکھ کر آنکھوں ہی آنکھوں میں مذاق اڑایا تھا۔

www.urdunovelbank.com
Visit for more novels:

اس بار کیا ہے؟ اتنی بیوقوف مت بنو، کہ کسی مصیبت میں پھنس جاؤ، اور میں تمہیں "بچاتا پھروں، اتنا فالتو وقت نہیں میرے پاس۔"

پھر سے، شہرام کے طعنے پر آفرین کی سانس کچھ پل تھم سی گئی۔ ان گزرے دنوں میں وہ گھر میں ہی رہ کر، مسلسل اس کے لئے اچھے اچھے کھانے پکا کر اسے خوش رکھنے کی کوشش کرتی رہی تھی

اس کے باوجود بھی اس شخص کے رویے میں کسی بھی قسم کی نرمی مفقود تھی۔ وہ ویسے کا ویسا ہی تھا۔۔۔۔۔ قدرے سنگدل اور زبان کا تلخ۔

میں صرف اپنے ایک دوست کے ساتھ ڈنر پر جارہی ہوں جس کے ساتھ ابروڈ میں "پڑھی تھی۔"

www.urdu-novel-bank.com
visit for more novels:

آفرین نے ایک تھکی تھکی سی سانس خارج کی۔

شہرام اس کی بات پر، طنزیہ انداز میں قہقہہ مار کر ہنسا۔ "ہاھا۔۔ اچھاااا!، تو اس بار یونیورسٹی کا ایک دوست ہے؟! شاید۔۔۔۔ تم یہ بھول گئی ہو۔۔۔۔ کہ پچھلی بار تمہیں "ہوٹل سے اپنے ہی ایک ہائی اسکول کے دوست نے اغوا کیا تھا۔۔۔ کچھ آیا یاد۔۔"

جو بھی ہو۔۔ بحر حال بائے۔ "آفرین نے پرواہ نہیں کی، فون خود ہی کاٹ دیا۔"

اس کی آنکھوں میں خفگی، اور چہرے پر تفکرانہ تاثرات کو دیکھ کر جازب پوچھے بنا نہ رہ سکا۔ "کیا یہ تمہارا شوہر تھا؟"

URDU NOVEL BANK

حلانکہ وہ صرف آفرین کی یکطرفہ گفتگو ہی سن پایا تھا لیکن جس انداز سے آفرین بات کر رہی تھی، اس نے جازب جیسے ذہین شخص کے تجسس کو ہوا دی تھی۔

آفرین کی آنکھیں اس کے دست تجزیے پر حیرت سے پھیل گئیں۔
 نووے۔ اٹز جسٹ مائے ہاؤس میٹ۔ "اس نے بات بنالی۔"

حلانکہ شہرام اس کا قانونی شوہر تھا۔ لیکن جب وہ خود ہی اس رشتے کو ماننے سے انکاری تھا تو آفرین کو بھی کیا ضرورت تھی کہ رشتہ ظاہر کرتی، اس کے لئے بھی یہ رشتہ دکھاوے کے سوا کچھ نہیں تھا۔

جازب کے ہونٹ اس کی بات پر ہلکے سے مسکراہٹ میں پھیلے۔ "لیکن تمہارے بات کرنے کے انداز سے تو یہی لگ رہا تھا کہ دوسرے طرف تمہارا 'پارٹنر' ہے"

URDU NOVEL BANK

اممم۔۔۔ کیا واقعی؟ "آفرین کو لگا اس کا دل دھڑ دھڑ دھڑک کر سینے سے اچھل کر" نکل آئے گا۔۔ وہ تو شہرام سے عام دنوں کی طرح ہی بات چیت کر رہی تھی۔ لیکن، فطری طور اس کا لہجہ اور انداز خالصتا بیویوں جیسا ہو گیا تھا، شاید۔۔۔ اسی لئے کیونکہ وہ ایک ہی گھر میں رہ رہے تھے۔

www.urdu-novel-bank.com
Visit for more novels:

وہ ایک عرصہ بعد جازب سے ملی تھی۔ دونوں رات 9 بجے، ڈنر تک ساتھ بیٹھے پرانی یادیں تازہ کرتے رہے، حقیقت میں، آفرین نے بھت اچھا وقت گزارا۔۔ 9 بجے کے بعد جازب نے اسے 'جیڈائٹ بے' والے فلیٹ تک لفٹ دی۔

یاد رکھنا کل سے تمہیں میرا آفیس جوائن کرنا ہے۔ میں نے گرین ماؤنٹین والے علاقے "میں ایک ولا کا کیس لیا ہے، تم کو کل وہاں جا کر اس کی ناپ لینی ہے۔ ڈن؟" جاتے جاتے، جازب اسے یاد دلانا نہیں بھولا تھا۔ وہ اس کی اتنی ایکسائمنٹ پر دل سے مسکرا کر سر ہاں میں ہلا گئی۔

شیور۔ "آفرین نے خوشدلی سے جازب کو یقین دلایا کہ وہ ضرور جائے گی۔ اسے ہاتھ ہلا" کرمڈ بائے 'بولا۔

اس کی نگاہوں نے دور تک جاتی ہوئی گاڑی کی ہیڈلائٹس کا پیچھا کیا تھا جیسے ہی وہ اوجھل ہوئی۔۔ اس نے ایک گھری سانس لی اور قدم گھر کے طرف بڑھائے۔

جب اسے شہرام ایلی کو بازو میں اٹھائے نظر آیا۔ گھر کے عام سے حلیے میں اسے مسلسل سرد نظروں سے گھور رہا تھا۔ ایلی اس کے بازوؤں میں یقینا سوئی ہوئی تھی۔

"تو تمہارا دوست ایک مرد ہے؟"

اس کے ابرو کی پچ کی سلوٹیں گھری ہو گئیں تھیں۔ اور آواز میں طنز کا بھرپور عنصر تھا۔ آفرین نے اس کی پیشانی کی سلوٹوں کو دیکھ کر سانس روک لی۔ 'یہ سلوٹیں اتنی گھری تھیں کہ اگر اس میں ایک مجھڑ پھنس جاتا تو یقیناً دب کر مر جاتا) آفرین نے سوچا۔

URDU NOVEL BANK

دوسری طرف شہرام یہ سوچ کر بری طرح تپ رہا تھا کہ اسے شاپ سے خریدی گئی ناقص خوراک کو کس دل سے برداشت کرنا پڑا تھا یہ صرف وہ ہی جانتا تھا، جب کہ 'ٹھیک دوسری طرف وہ ایک غیر آدمی کے ساتھ ہنسنے بولنے، اور کھانے پینے میں مصروف رہی تھی، اس کے دماغ کا پارہ چڑھ گیا۔ کیا وہ اتنی سی بھی اہمیت کے لائق نہیں تھا؟ اور ایک غیر مرد اس کے لئے اتنا اہم تھا کہ وہ اپنی زمیواری سے ہی غافل ہو گئی تھی'۔

"یپ، وہ یونی میں مجھ سے سینئر تھا۔۔۔۔۔" شہرام نے اس کی بات کاٹ دی۔ "آفرین میں تم کو یاد دلاتا چلوں، کہ مجھ سے شادی صرف اور صرف تمہاری اپنی خواہش تھی، اسی لئے بھتر ہوگا کہ اپنا عمل درست رکھو، ہم دونوں ہی یہ بات اچھے سے جانتے ہیں، کہ یہ صرف کنٹریکٹ میریج ہے۔ اس کے باوجود بھی میں رشتے میں کوئی دھوکا نہیں چاہتا، اسی لئے میری پیٹھ پیچھے آئندہ ایسا کرنے سے احتیاط کرنا۔" اس نے وارننگ بھری گھوری دی۔

URDU NOVEL BANK

اس کی بات پر آفرین کی مسکراہٹ سکڑ گئی۔

کیا مطلب ہے تمہارا؟۔۔۔ کیا کہہ رہے ہو تم؟ میں صرف اپنے دوست کے ساتھ ڈنر کے لئے گئی تھی، تم میرے لئے ایسا کیسے سوچ سکتے ہو؟ کیا تم مجھے اتنا برا سمجھتے ہو؟" وہ چٹخ پڑی۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

وہ اس کی سوچ پر اور الفاظ پر شکاڑ سی تھی۔ یہ سب اس کی سوچ سے باہر تھا۔

کسے پتا ہے؟۔۔۔ میں تمہیں جانتا ہی کتنا ہوں آخر؟ جسٹ ون منٹہ بس۔۔۔! یہ بھت کم عرصہ ہوتا ہے کسی کو بھی پہچاننے کے لئے۔" اس کے ہونٹوں پر طنزیہ مسکراہٹ آئی۔

بقول تمہارے۔۔۔ تم صرف ڈنر کے لئے گئی تھی، لیکن تم اپنے پیچھے اپنی زمیواری بھول گئی، ایزا اے ایل کی کیئر ٹیکر کے، مت بھولنا کہ یہ تم ہی تھی جس کی وجہ سے بلی بیمار ہوئی۔ اب تمہارا فرض بنتا ہے کہ اس کا خیال رکھو، یو آر رسپونسلبل۔" وارن کیا گیا۔

URDU NOVEL BANK

ایلی اب بالکل ٹھیک ہے، اور یقیناً اس نے وزن بھی بڑھایا ہے، کیا میں غلط کہہ رہی۔؟

آفرین نے دانت پیسے، وہ اس بات پر، اس سے یقیناً بحث کرتی، لڑتی ضرور۔۔۔ اگر۔۔۔ شہرام نے اس کی دو بار جان نہ بچائی ہوتی، اسی لئے وہ اس کی احسان مند تھی۔

visit for more novels:

اس کے بارے میں سوچنا احمقانہ ہی تو تھا، وہ سمجھ رہی تھی، کہ بظاہر وہ جتنا بھی دور نظر آئے

لیکن درحقیقت مہربان ہے۔

اسے یاد تھا جب اس نے اس کی جان بچائی تھی، اس نازک وقت میں جب وہ اس کے بازوؤں میں تھی، اور جس طرح کی فکر مندی اس کے چہرے سے چھلکی تھی، تب اس کے دل میں ایک امید سی جاگی تھی، کہ یقیناً اب وہ اس میں دلچسپی لے گا، لیکن۔۔۔ شہرام کے آج کے رویے نے اس چھوٹی سی امید کی چنگاری کو بجھا دیا تھا۔

URDU NOVEL BANK

شہرام نے اس کی بات پر اسے گھورا تھا۔ "اس نے وزن کیوں بڑھایا ہے؟ تم کو اس بارے میں سوچنا چاہیئے۔ میں یہ چاہتا تھا، کہ تم بلی کا خیال رکھو، نہ کے اسے موٹا "اکرو۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

آفرین اس الزام پر تڑپ اٹھی، ایلی کی کھانے کی خواہش دن بدن بڑھتی جا رہی تھی۔۔۔ تو یہ قصور بھی اس کے کھاتے میں گیا!۔

آفرین نے لب بھیج کر دل ہی دل میں دانت پیسے۔۔۔ "ٹھیک ہے۔۔۔ کل سے اسے کم "کھلاؤں گی۔ خوش۔۔۔؟

"!یہ نہیں چلے گا۔۔۔ سمجھی"

شہرام اندر سے جھنجھلا اٹھا۔ تبھی احتجاجا ہلکے سے دھاڑا۔

'کیا ہوگا اگر اس کے پیٹ میں بچے غذائی قلت کا شکار ہو گئے تو۔۔۔؟'

URDU NOVEL BANK

ٹھیک ہے ، پھر آپ ہی بتائیں ، آپ کیا چاہتے ہیں ؟ لیکن معذرت کے ساتھ ، میں " کوئی پیشہ ور بلی پالنے والی نہیں ہوں۔ " آفرین کو بھی غصہ آگیا۔

میں بھی نہیں ہوں۔۔۔ اس کے لئے نیٹ پر سرچ کرو، اور ایلی پر زیادہ توجہ رکھو۔ " جب بھی تم فراغت ملے، اسے سیر پر لے جاؤ۔ اسے وقت پر کھلاؤ۔۔۔ پھر اسے ڈھیر "سارا سونے دو۔"

یہ کہتے ساتھ ہی وہ بلی اٹھائے، آگے بڑھ گیا۔ پیچھے آفرین اس کے ایٹیٹیوڈ پر دانت پیس کر ہونٹ ٹیڑھے کر کے "ھنھ۔۔۔" کر کے رہ گئی۔

گھر واپس آکر ، وہ کپڑے چیلنج کرنے، بیڈروم کی طرف جانے لگی۔ جب اسے اپنے پیچھے ایک سرد اور بھاری آواز سنائی دی۔

"مجھے بھوک لگی ہے، کچھ بنالو"

اس نے بنا مڑے، سر گھما کر آواز کے سمت نظر کی۔ صوفے پر بیٹھے ہوئے آدمی کو دیکھ کر اسے بھوکے پالتو جانور کا گمان ہوا، جو کھانے کا انتظار کر رہا ہو۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

آفرین نے اس کی فرمائش کو بری طرح نظر انداز کیا، کیونکہ وہ اس کے کچھ دیر پہلے کے رویے پر سخت خفا سی تھی۔

"معاف کرنا۔۔۔ میں یہاں صرف 'بلی کی اکیئر' کے لئے ہوں، تمہاری نہیں۔"

اپنے آخری دو لفظوں پر اس نے زور دیا تھا۔

جس پر شہرام کے اطمینان میں سر مو فرق نہیں آیا۔ بلکہ اس کی بات پر ایک ابرو تن گئی، اور ہونٹوں کے کنارے پر اسرار مسکراہٹ میں ڈھلے تھے۔

URDU NOVEL BANK

تو یہ تھی تمہاری وہ 'شدید محبت' جس کا تم 'ڈھنڈھورا پیٹ رہی تھی کہ 'خالص میرے' لئے ہے۔"

شٹ۔۔۔۔۔ مجھے جس چیز سے محبت تھی، وہ فقط ایزد کی مامی کے رتبے پر فائز ہونے ('! سے تھی، مجھے اس پر واضح کرنا چاہیئے؟' نہیں)

www.urdu-novel-bank.com
Visit for more novels:

وہ شش و پنج میں پڑ گئی۔ پیر پختی اسے زبردست گھوری سے نوازتی دانت پیستی، مارے باندھے کچن کے طرف دھم دھم کرتی بڑھی۔

اس کے انداز پر پیچھے شہرام ایک گہری سانس بھر کر رہ گیا۔

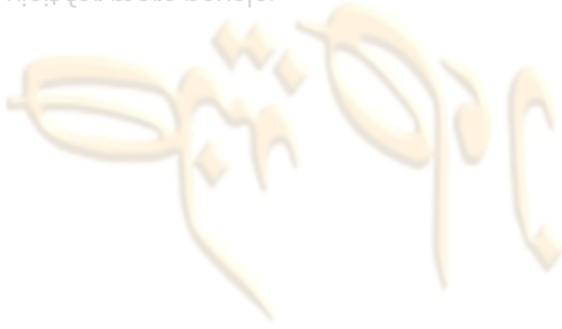
'اگر بات پیٹ کی نہ ہوتی تو وہ اسے بالکل بھی مجبور نہ کرتا۔'

ادھر آفرین نے جلدی جلدی سے اس کے لئے بریڈ کے ڈمپلز بنائے اندر چکن اور و جیٹیبلز اور کریم کی فلنگ کی۔

ساتھ مٹاؤ ساس تھا۔

کوکنگ کرتے وقت اسے صاف محسوس ہو رہا تھا کہ شہرام شیشے کے دروازے کے پار سے کرسی پر بیٹھا اس کے وجود پر نگاہیں لگائے اس کی ہر نقل و حرکت پر نظر رکھے ہوئے ہے۔

www.urdu-novel-bank.com
visit for more novels:



☆☆☆☆☆☆☆☆

دوسرے دن ناشتے کے بعد، شہرام بھی کف لنکس لگاتا ہوا، نک سک سے تیار، روم سے باہر نکلا۔

تبھی دوسرے روم سے نکلے وجود کو بھی، خلاف توقع تیار دیکھ کر اس کے قدم جہاں تھے وہیں جم گئے۔

اس کی نظروں نے آفرین کے وجود کا تفصیلی معائنہ کیا تھا۔

URDU NOVEL BANK

آفرین نے بلیک رنگ کی جیکٹ پہنی ہوئی تھی، جس کے نیچے کھلے گلابی رنگ کی پلین شرٹ اور ساتھ میں چوخانہ دار ڈیزائن کی ٹراؤزر۔ وہ اس وقت واقعی ایک بزنس سرکل کی خاتون لگ رہی تھی۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

اس ڈریس نے اس کا چارم اور بڑھا دیا تھا۔ سب سے اہم بات جو شہرام کی تیز نظروں نے نوٹس کی تھی، وہ تھا آفرین کا میک اپ۔

وہ ہلکا ہلکا میک اپ کیئے ہوئے تھی۔ جس سے اس کے خوبصورت نقوش اور بھی قاتل سے لگ رہے تھے، اس کے چہرے سے نظریں سرکتی شہرام کی پتلیاں آفرین کے کانوں میں پڑے موتی کی بالیوں پر اٹک گئیں۔

آفرین جیسے جیسے قدم بڑھاتی آگے آرہی تھی، یہ موتی کی بالیاں بھی اس کے گال کو چوم کر پھر پیچھے کی طرف بالوں پر ٹک جاتی تھیں۔ ان بالیوں کی مسلسل نقل و حرکت پر نظر ٹکائے۔۔ شہرام زندگی میں پہلی بار دنگ ہوا تھا۔

اس نے کبھی کسی عورت کو اس زاویہ نگاہ سے نہیں دیکھا تھا۔ وہ ایک پریکٹیکل بندہ تھا۔ جسے کورٹ اور اس کے مسئلے ہی نبٹانے سے دلچسپی تھی، شاید اس کی زندگی میں اس سے پہلے آفرین کی طرح کوئی عورت آئی بھی نہیں تھی۔ یا آج کی صبح ہی کچھ نئے احساسات ساتھ لے آئی تھی۔ شہرام کو اپنے بدلتے احساسات کا بالکل بھی احساس نہیں ہوا تھا۔

وہ تب بھی نہ چونکا۔ جب وہ قریب آکر کھڑی ہوئی۔ وہ کچھ بول رہی تھی۔۔۔۔ اس کے گلابی رسیلے ہونٹ ہل رہے تھے۔۔۔ لیکن کیا کہہ رہی تھی؟! شہرام کے حواس اس وقت واقعی جامد تھے۔

چونکا تب جب آفرین اسے نظر انداز کرتی اپنا بیگ اور پرس اٹھانے کے لئے صوفہ پر جھکی۔

"پھر سے کسی سے ملاقات کرنے جا رہی ہو؟"

URDU NOVEL BANK

شہرام بولا بھی تو کیا؟ طنز کا تیر دے مارا۔۔ اسے خود بھی نہیں پتا چلا کہ کیسے اندر کی جلن باہر نکالی تھی۔ اس کے لہجے میں حسد کی ہلکی سی رمق صاف نظر آرہی تھی۔ وہ کرنٹ کھا کر رہ گئی۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

نہیں، مجھے جاب مل چکی ہے۔ میں واپس آکر ڈنر بھی تیار کروں گی، اور بلی کو واک پر "بھی لے جاؤں گی۔"

آفرین کو بالکل بھی اس کے لہجے میں چھپی جلن محسوس نہیں ہوئی تھی، شاید وہ اس وقت نوکری مل جانے کی خوشی میں ان باتوں پر دھیان دینے کے موڈ میں نہیں تھی۔

وہ واقعی اس کی بات پر لاجواب ہو گیا۔۔ اسے آفرین کی جاب سے نہ کوئی دلچسپی تھی، نا کوئی پریشانی تھی، بھلی وہ جاب کرتی لیکن وقت پر گھر میں ضرور ملتی اور کھانا بنانے کے ساتھ ایللی کا خیال رکھنے میں بھی کوئی کوتاہی نہ کرتی۔

URDU NOVEL BANK

پھر سے پمفلٹ ڈسٹریبیوٹ کرنے؟ "شہرام نے، پچھلی بار کے سین کو یاد کرتے، پھر " سے طنز کیا۔

"بلکل بھی نہیں، اس بار میں ہیڈ ڈیزائنر ہوں۔"
 آفرین کی طنزیہ مسکراہٹ نے شہرام کو واقعی خاموش کروادیا۔

وہ بھی خاموشی سے اس کے پیچھے باہر نکلا، دونوں ساتھ ہی ایلیوٹر میں داخل ہوئے۔
 اس کے ساتھ لفٹ میں کھڑے ہو کر، شہرام کا زندگی میں پہلی بار گلا خشک ہوا تھا۔ وہ
 حقیقت میں اس کے وجود کو نظر انداز نہیں کر پا رہا تھا۔ کچھ وہ آج تیار بھی ایسا ہوئی تھی
 کہ شہرام کے حواسوں پر چھا رہی تھی۔ وہ خود کو اس کے سحر سے نکالنے کی کوشش میں
 مسلسل ناکام ہو رہا تھا۔ اور یہ پہلی بار تھا۔

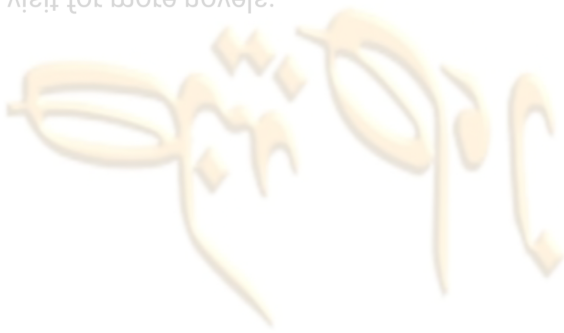
باہر نکلتے اس نے بمشکل اپنا حلق ترکیا اور اسے آفر کی۔
 "لفٹ چاہیئے؟"

URDU NOVEL BANK

"نہیں شکریہ، میں آج اپنی گاڑی ڈرائیو کروں گی۔"

آفرین کا لہجہ فارمل ہوا۔

میں نہیں چاہتی کوئی مجھے روز روز آدھے راستے میں چھوڑ کر چلا جائے، اسی لئے اپنا سفر "مجھے اکیلے طے کرنا ہے۔"



اس کی گھری بات پر شہرام لاجواب ہو گیا

وہ یقیناً اس کا پچھلا رویہ اسے یاد دلا گئی تھی۔ جب شہرام نے اسے بیزاری سے آدھے راستے پر ہی اتار دیا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

ساتھ رہتے ہیں میرے سب مگر مطلب کی حدوں تک، کہیں چلتا ہوں تو تنہا، کہیں رکتا 'ہوں تو تنہا۔'

URDU NOVEL BANK

آفرین کی سوچوں کو جھٹکا لگا جب پیچھے سے کسی گاڑی نے ہارن دے کر سبز بتی کے جلنے پر آگے بڑھنے کا اشارہ دیا۔۔ آفرین نے ایک گہری سانس لے کر گاڑی اسٹارٹ کر دی۔۔

ٹھیک 8 بج کر 30 منٹ پر وہ آفیس پہنچ گئی۔
 www.urdu-novel-bank.com
 Visit for more novels:

یہ دیکھ کر وہ حیران ہوئی کہ سارا اسٹاف ہی کافی ینگ اور ایکٹو تھا۔ خاص بات کہ سب ہی کے پاس کسی نہ کسی باہر کی مشہور یونیورسٹیز کی ڈگری تھی۔

جاذب نے خوشدلی کے ساتھ اس کا ہر ایک سے اسپیشلی تعارف کروایا اور آفیس لے آیا۔

جہاں اس نے بنا وقت ضیاع کیئے، اسے منصوبے کی بلیو پرنٹ تھمائی۔

یہ گرین ماؤنٹین پر واقع ولید گرویزی کا ولا ہے۔"

URDU NOVEL BANK

یہ شخص اپنی کاروباری فرمائز کے لیے بیرون ملک تعینات ہوا کرتا تھا اور اسی طرح میں اس سے ملا۔ ہم کافی عرصے سے ایک دوسرے کو جانتے ہیں۔

اس کا ارادہ میلبرن میں اپنے گھر واپس آکر سیٹ ہونے کا ہے۔ اسی لئے اس منصوبے پر سخت محنت کرنا۔ تزئین و آرائش پر لاگت کی کوئی حد نہیں ہے، لیکن ہر چیز پرفیکٹ ہونی چاہئے۔ اس کے پاس ہالیدی ریزورٹ پروجیکٹ بھی ہے۔ جو سال کے آخر تک لانچ ہوگا۔ مجھے امید ہے کہ میں اس کے ساتھ طویل عرصہ تک پارٹنر شپ "بلڈ کر سکوں گا۔"

آفرین اس کی بات پر فقط سنجیدگی کے ساتھ، پرسوج انداز میں سر اثبات میں ہلاتی رہی۔

ایسا لگ رہا تھا، ولید گریویزی کا بیک گراؤنڈ شہرام سوری سے کافی حد تک ملتا جلتا سا) ہے۔

(تاہم اس کے الٹ شہرام سوری فقط 100 اسکوائر میٹر کے گھر میں رہ رہا تھا

URDU NOVEL BANK

ایک مسکراہٹ جاذب کے چہرے پر پھیل گئی۔

بات اصل میں یہ ہے کہ، گرویزی کے بھانجے کی منگیتر بھی بلڈنگ اور انٹیرئر ڈیزائن "بیک گراؤنڈ رکھتی ہے۔ لیکن۔۔۔۔۔ اسے اس کا کام بالکل پسند نہیں ہے۔ اور سچی بات تو یہ ہے کہ اپنے رشتیداروں کے ساتھ ایماندار رہنا مشکل امر ہے۔ سو وہ اپنے ولا کے رینوویشن کا کام، خفیہ رکھنا چاہتا ہے۔ تم بھی یہ بات اپنے تک رکھنا۔ پریزڈنٹ گرویزی کے لئے کوئی مشکل مت کمری لیٹ کرنا۔

آفرین یہ سن کر حیرت سے دنگ رہ گئی۔

نا صرف پریزڈنٹ ولید گرویزی کے زندگی کے موجودہ تجربات شہرام سوری سے ملتے جلتے 'تھے بلکہ۔۔۔ اس کے بھانجے اور اس کی منگیتر کا تذکرہ بھی اتفاق سے ملتا جلتا تھا۔ 'کیا حیرت انگیز اتفاق تھا

☆☆☆

URDU NOVEL BANK

ہلکے پھلکے دل کے ساتھ وہ آفیس سے نکل کر گرین ماؤنٹین کے طرف ڈرائیو کرنے لگی۔ یہ میلبرین کا سب سے بڑا مہنگا ترین لکڑی ایریا تھا۔ جہاں صرف امیر طبقہ ہی اپنی جائیداد خرید سکتا تھا۔ عام آدمی کے پاس نہ اتنے وسائل تھے، نہ اتنی استطاعت تھی کہ وہ اس جگہ کے بارے میں سوچ سکے۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

وہاں پہنچی تو انٹرنس پر ہی سیکورٹی گارڈ نے اس کی گاڑی کو آگے جانے سے روک دیا۔ بقول ان کے عام لوگوں کی گاڑی کا اندر والا میں جانا ممنوع تھا۔ آفرین نے لاپرواہی سے کندھے اچکائے اور پیدل ہی ولا کے طرف چل پڑی۔

ایک 30 کے لگ بھگ، دراز قامت، قبول صورت آدمی، جس نے قیمتی بزنس سوٹ پہنا ہوا تھا سوئنگ پول کے قریب کھڑا تھا۔

"آپ ہی مسٹر ولید گرویزی ہیں؟"

آفرین اس کے قریب پہنچی اور پیشہ وارانہ انداز میں پوچھا۔

URDU NOVEL BANK

بلکل۔ آپ 'جاذب کمپنی کی ڈیزائنر ہیں؟' اس نے حیرت سے آفرین یزدانی کو دیکھا۔ جس پر آفرین سر ہلا گئی۔

"آپ تو میری توقع کے برعکس کافی چھوٹی سی ہیں۔"

ولید گرویزی کی آنکھوں میں حیرت کے ساتھ عجیب سی چمک تھی۔

www.urdu-novel-bank.com
Visit for more novels:

اس کے سامنے کھڑی یہ لڑکی آج تک کی دیکھی گئی میلبرین کی سب سے خوبصورت لڑکی تھی۔ دوسرے لوگ یقیناً یہی سوچتے کہ جاذب کمپنی نے اس قدر خوبصورت لڑکی اگلی پارٹی کو پھنسانے کے لئے بھیجی ہوگی۔

تاہم اس کی آنکھوں سے جھانکتا مستقل عزم یہ ظاہر کر رہا تھا کہ وہ اپنے پیشہ سے کس قدر سنجیدہ ہے۔

URDU NOVEL BANK

میں یونیورسٹی میں جازب صاحب کی جو نیئر تھی۔ ولید صاحب، اگر آپ کو میرے ڈیزائنز "مطمئن نہ کر سکے، تو آپ کو حق ہے مجھے ری پلیس کر سکتے ہیں۔ میں بالکل بھی اس بات کو پرسنلی نہیں لوں گی۔"

آفرین کانفیڈنٹ تھی اسی لئے پرسکون انداز میں بولی۔

www.urdu-novel-bank.com
visit for more novels:

اس کے علاوہ، مجھے نہیں لگتا کہ عمر کا صلاحیت سے کوئی تعلق ہے۔ آپ خود بھی "ینگ ہیں، مسٹر ولید گرویزی صاحب۔"

"میں آپ سے اس بات پر بحث نہیں کر سکتا۔" ولید گرویزی اس کی بات پر ہولے سے مسکرایا۔

آفرین نے ان کے طرف اپنا کارڈ بڑھایا۔

URDU NOVEL BANK

ولید گرویزی نے کارڈ پر سرسری سی نظر دوڑائی تھی اور پھر اس کی نظریں کارڈ پر لکھے نام پر جیسے چپک گئیں۔

آفرین یزدانی۔۔۔۔۔ یہ نام پڑھ کر اس کے ذہن میں گھنٹی سی بجنے لگی۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

آفرین کا دل کسی انجانے خدشے کے تحت زور زور سے دھڑکنے لگا۔ اس خوف سے کہ ولید گرویزی اسے نام سے پہچان کر، اس کے متعلق افواہیں سنی ہونگی، تبھی جلدی سے کہا۔

یہ ایک عام سا نام ہے۔ اگر آپ کو کوئی اعتراض نہ ہو تو، آپ مجھے اپنے آئیڈیاز سے "آگاہ کر سکتے ہیں۔ اس دوران ہم ولا کا وزٹ بھی کر لیں گے۔

اس کی بات پر، ولید گرویزی نے اسے پورے ولا کا وزٹ کروایا۔

ساتھ ہی آفرین پر اپنے آئیڈیاز بھی ظاہر کئے۔ کہ وہ اس ولا میں جم، تھیٹر، باسکٹ بال کورٹ اور انڈور سوئمنگ پول رکھنا چاہتا ہے۔

URDU NOVEL BANK

آفرین ان کے آئیڈیاز بھت توجہ سے سن اور سمجھ رہی تھی۔ اور اثبات میں سر ہلا رہی تھی۔ کیوں کہ لاشعوری طور پر اس کی خواہشات بھی اس سے ملتی جلتی سی تھیں۔ تبھی آدھے گھنٹے سے بھی کم وقت میں، اس نے اس کے ہاتھوں میں ایک خوبصورت ڈیزائن بنا کر پیش کیا۔

www.urdu-novel-bank.com
Visit for more novels:

ولید گرویزی نے ڈیزائن دیکھا تو دنگ رہ گیا۔ ڈھونڈنے سے بھی اسے ایک خامی بھی اس میں نظر نہیں آئی۔ اس کی آنکھوں میں متاثر کن چمک لہرائی تھی۔ یہ ڈیزائن ہو بہو ویسا ہی تھا جیسا اس نے تصور کیا تھا۔

مس آفرین، آپ واقعی ٹیلینٹڈ ہیں۔ ان ٹاپ کلاس کے ڈیزائنرز کی طرح، جن سے میں "آج تک ملا ہوں۔ آپ کا ان ڈور سوئمنگ پول والا کنسیپٹ واقعی قابل تعریف ہے۔

یہ بن جانے کے بعد اور بھی بھتر نظر آئے گا۔" آفرین نے اطمینان دلایا۔

URDU NOVEL BANK

یقیناً، آپ کے پاس ایک ہفتے کا وقت ہے۔۔۔۔ میں جلد از جلد تزئین و آرائش کا کام"
"شروع کروانا چاہتا ہوں۔"

یہ میرا کارڈ ہے۔ آپ مجھ سے میرے آفیس میں کسی وقت بھی مل سکتی ہیں۔" اس"
نے اپنا وزٹنگ کارڈ آفرین کے طرف بڑھایا۔

پریزڈنٹ ٹرانزمیٹ کارپوریشن 'ایسے لگ رہا تھا کہ ایک دوسرا دنیا کا سب سے امیر آدمی'
میلبورن میں داخل ہو گیا ہو۔

ولا سے نکلنے کے بعد، اس نے آس پاس کے دیگر ولاز کا ڈیزائن چیک کرنے کا منصوبہ
بنایا۔

کچھ منٹ بعد ہی اس نے دیکھا کہ ایک سفید رنگ کی 'لیگنز' ان بڑے بڑے ولاز میں
سے ایک میں داخل ہو رہی تھی۔ کیا یہ شہرام کی گاڑی تھی؟

اکیا اس نے بھی یہاں ولا خریدا ہے؟

"تم یہاں کیا کر رہی ہو؟"

www.urdu-novel-bank.com
visit for more novels:

ایک جانی پہچانی سی مردانہ آواز پر آفرین چونکی، اور پیچھے مڑ کر دیکھا۔

ایزد اپنی لمبورگھنی کے پاس کھڑا اسے جانچتی نظروں سے دیکھ رہا تھا اس کی نظروں میں حیرت تھی۔

عام حالات میں آفرین یہاں سے ولا چیک کرتے ہی چلی جاتی لیکن ایزد سے اچانک ٹکراؤ پر قدرتی طور پر وہ چونکی تھی۔ 'یہ یہاں کیا کر رہا ہے؟'

"یہ سوال تو مجھے تم سے پوچھنا چاہیئے تھا۔ کیا تم اور آبلش یہاں پر 'ولا' خریدنا چاہتے ہو؟"

نہیں۔۔۔، ابھی تک تو نہیں۔ میں یہاں اپنے ماموں کا ولاچیک کرنے آیا تھا۔ ان کے "ولا کو تزئین و آرائش کی ضرورت ہے، میں ان سے مل کر یہ پروجیکٹ آلبش کے ہاتھ "دینا چاہتا ہوں۔"

www.urdu-novel-bank.com
visit for more novels:

ایزد بات کرتے ہوئے، اس کے تاثرات بھی بغور جانچ رہا تھا۔

ایک طرف آفرین نے اپنے دل میں یہ عہد کیا ہوا تھا کہ وہ سخت محنت کر کے اپنا کیریئر بنائے گی۔

دوسرے طرف ایزد کا پلان 'آلبش کے سامنے شیخی بھگاکر' اس کی ناز برداری کرنے کا تھا۔

URDU NOVEL BANK

حسب توقع، جب اس نے دیکھا کہ کس طرح اس کی بات پر، آفرین کے چہرے کے رنگ بدل رہے ہیں۔۔۔ تو وہ طنزیہ مسکرایا۔

کیا تمہیں اپنے فیصلے پر پچھتاوا ہو رہا ہے؟۔۔۔ اگر تم اب بھی میرے لئے پہلے جیسی "بن جاو۔۔۔۔۔، تب میں تم کو کچھ ریسورس (وسائل) فراہم کرنے کا سوچ سکتا ہوں۔

اس کے لفظوں میں چھپے مطلب پر آفرین نے چاہا کہ اس پر تھوک دے۔۔ اسے سخت کراہیت آئی تھی۔

وہ واقعی اس شخص کو پہچاننے میں غلطی کر بیٹھی تھی۔ وہ سمجھتی تھی ایزد نہایت مہذب شخص ہے۔۔ لیکن وہ تو شہرام سے بھی گیا گذرا تھا۔

اب یہ ظاہر تھا کہ شہرام کی اس جگہ پر پراپرٹی ہے اور اپنے ولا کی تزئین و آرائش کے لئے وہ اپنی مرضی کا ڈیزائنر سلیکٹ کرنے کے فیصلے میں آزاد تھا۔ لیکن وہ یقیناً غصہ ہوتی اگر رینوویشن کا کام آبلش کے ہاتھ میں دیا جاتا۔

آل رائیٹ، تمہارے ماموں کو حق حاصل ہے۔ کہ وہ کس کمپنی کو سلیکٹ کرتا ہے۔"
 ----؟ لیکن ---- تمہیں کوئی حق نہیں پہنچتا۔۔ کہ ان کی پیٹھ پیچھے فیصلے سناتے
 پھرو۔۔۔۔۔ یہ بھی ہو سکتا۔۔۔ کہ وہ اپنی بیوی کی بات مان جائے، تمہاری حیثیت اس کی
 بیوی کے مقابل تو کچھ نہیں ہو سکتی۔" یہ کہتے ساتھ ہی آفرین نے دل میں فیصلہ کر لیا
 کہ 'وہ رات کو شہرام کو اس بات پر قائل کر لے گی
 (آفرین دل میں ہنسی)

ایزد اس کی بات سن کر دنگ ہوا۔ "تمہاری بات میری سمجھ سے باہر ہے، میرے ماموں
 نے ابھی تک شادی نہیں کی۔۔ تو ان کی بیوی کہاں سے آگئی؟ ویسے بھی، ہمارے
 "ارلیشن بھت خوشگوار ہیں۔۔۔۔۔ میں جو بھی کہتا ہوں۔ وہ مان لیتے ہیں۔"

وہ دل ہی دل میں مسکرائی۔

URDU NOVEL BANK

یقیناً۔۔۔۔۔، تو پھر اس سے پوچھنا۔۔۔۔۔ کہ وہ تمہیں اپنے مال کا وارث بنا سکتا" "ہے۔۔۔۔۔؟ اور پھر دیکھنا۔۔۔۔۔ کہ وہ راضی ہوتا ہے یا۔۔۔۔۔ نہیں۔

"تمہارا دماغ چل گیا ہے کیا؟"

www.urdu-novelbank.com
Visit for more novels:

ایزد کا وجہ چہرہ غصہ و خفت سے سرخ ہو گیا۔
بہت اچھا ہوا کہ آنٹی صالحہ اور انکل جعفر نے تم کو اندھیری جگہ پر قید کر دیا تھا۔ تم "واقعی اس قابل ہو کہ تمہارے ساتھ ایسا سلوک کیا جائے۔"

ایزد کے سخت جملوں نے آفرین کو جیسے اندر سے دو پاؤں میں چیر کر رکھ دیا تھا۔۔ وہ نفرت جسے اس نے تھپک کر سلایا تھا سر اٹھانے لگی۔

ایزد، کیا یہ تم نے خود اپنے کانوں سے سنا ہے؟ یا آنکھوں سے دیکھا ہے؟ "آفرین کو" اس کے الفاظ پر سخت تاسف ہوا۔

URDU NOVEL BANK

تو کیا میں غلط ہوں۔۔۔۔؟ تم نے رپورٹرز کو بتایا۔ کہ جعفر یزدانی نے تم کو اندھیری جگہ " پر قید کیا تھا۔ اور سخت ٹائر کیا تھا، لیکن مجھے تو تم بالکل صحت مند نظر آ رہی ہو۔۔۔۔۔ بلکہ پہلے سے بھی اچھی حالت میں لگ رہی ہو۔ " وہ مسلسل آفرین پر طنزیہ جملوں کے تیر برسا رہا تھا۔

www.urdu-novel-bank.com
Visit for more novels:

تمہارے وجود کا ہونا واقعی میں یزدانی خاندان کی بد قسمتی ہے۔ کچھ جانتی ہو؟ تمہارے " اس بیان کے بعد یزدانی کمپنی کی ریپوٹیشن کس قدر برباد ہوئی ہے۔۔۔۔۔ ساتھ ہی اسٹاک " پرائس بھی گر چکی ہے۔ کمپنی اپنی مارکیٹ ویلیو راتوں رات دو بلین ڈالر کھو چکی ہے۔

اصل بد قسمتی تو یہ ہے کہ 'میں نے تم جیسے شخص کو چاہا'۔ "آفرین کی آنکھوں میں اک " آگ سی لپکی۔ دل چاہا سامنے کھڑے عقل کے اندھے کو جلا کر بھسم کر دے۔

mmnigunolergun.com

Visit for more news:

Visit For More Novels: www.urdu-novel-bank.com

URDU NOVEL BANK

لیکن ادھر ایزد کو اس کے غصے پر کوئی فرق نہیں پڑا۔

ہم تمہاری دادی کی 80 ویں سالگرہ پر پارٹی منا رہے ہیں۔ اگر یاد ہو تو وہ تم سے بہت "پیار کرتی ہیں۔ اس کی صحت بگڑ رہی ہے اور کون جانتا ہے کہ وہ اب کتنا عرصہ جیئے؟ "میرے خیال سے تم اپنی دادی سے اپنی یادگار ملاقات ضرور کرنا چاہو گی۔ ایزد نے پینترا بدلا اور آفرین کی کمزوری کو ہاتھ میں لیا تھا۔ وہ جانتا تھا اب وہ انکار نہیں کرے گی۔

آفرین کا پورا وجود تناؤ کا شکار ہو گیا۔ اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورتے ہوئے دانت "اُپیسے۔" تم واقعی قابل نفرت ہو

یہ اسباب تم نے اپنے لئے خود پیدا کیئے ہیں۔۔۔۔۔، اب بھگتو۔ "ایزد آرام سے "بولا۔ اس کی آنکھوں میں اس کے لئے کوئی تاثر نہیں تھا سوائے طنز کے۔

URDU NOVEL BANK

ڈونٹ وری۔۔۔۔ میں وہاں پر آؤں گی۔۔۔۔ تمہارے ماموں کے ساتھ آؤں گی۔۔۔ میں " تم کو تمہاری منگیتہ کے ساتھ ہی برباد کروں گی۔۔۔۔ انتظار کرو۔۔۔۔ میں تمہارے ماموں کی ایسی تربیت کروں گی۔۔۔۔ کہ وہ سو فیصد میری ہی مانے گا۔۔۔۔ جب تک میں متفق نہیں ہوتی۔۔۔۔، آتش گھر میں داخل نہیں ہو سکے گی۔۔۔۔ اور یہ سب تمہاری نظروں کے سامنے ہوگا۔۔۔۔ بس دیکھتے رہو " آفرین نے غصہ سے کہا۔ اور کلائی چھڑوا کر انہیں قدموں پر پلٹ گئی۔

ٹیچھے ایزد اس کی عجیب و غریب دعا پر نا سمجھی کے ساتھ کندھے اچکا کر اس کو جاتے ہوئے دیکھتا رہ گیا۔ پھر پلٹ کر ولید گرویزی کے ولا کے جانب قدم بڑھا دیئے۔

ولید گرویزی، لان میں درخت کے نیچے کرسی پر بیٹھا خاکے کا معائنہ کر رہا تھا۔ اس نے اپنے بھانجے کو آتے ہوئے دیکھا تو نا محسوس انداز میں خاکہ چھپایا۔

"انکل، کیا آپ اپنے ولا کی تزئین و آرائش شروع کرنے والے ہیں؟"

URDU NOVEL BANK

ایزد نے ان کے ہاتھ میں خاکہ دیکھ لیا تھا اور اس کا چھپانا بھی اس کی نظروں سے مخفی نہیں رہا تھا۔ لیکن ابھی ان باتوں پر غور کرنے کا وقت اس کے پاس نہیں تھا۔

کیا یہ تم نے اپنی نانی ماں سے سنا ہے؟ "ولید نے جاننا چاہا۔"

visit for more novels:

"ہاں،"

ایزد نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

آپ کیوں کہ زیادہ مصروف رہتے ہیں۔ تو کیوں نہ اس مسئلے کو مجھ پر چھوڑ دیں۔ آبلش " ایک اچھی ڈیزائنر ہے۔۔۔۔۔ آپ اسے ایک موقع دیں۔ "ایزد کا لہجہ اور انداز چاپلوسانہ تھا۔

اس کی بات پر ولید گرویزی نے پرسوچ انداز میں پیشانی سہلائی۔ اور جب بولا تو انداز جتانے والا تھا۔

ایزد، میں یزدانی کمپنی میں ڈیزائنرز کے بارے میں صرف ایک یا دو چیزیں ہی جان پایا“
 ہوں۔ ان کے ڈیزائن اسٹائل کافی لگژری اور روایتی سے ہیں۔ اور میری ترجیحات کچھ
 منفرد ہیں۔۔۔۔ میں کافی عرصے سے بیرون ملک رہا ہوں۔۔۔۔ اسی لئے کچھ الگ
 اسٹائل کو ترجیح دیتا ہوں۔

تو پھر ٹھیک ہے، آپ اپنے آئیڈیاز کو یزدانی کمپنی تک پہنچائیں۔۔۔۔ جیسا کہ آپ“
 جانتے ہیں۔۔۔۔، حال ہی میں ان کی کمپنی کی ساکھ بہت متاثر ہوئی ہے۔ انکل۔۔۔۔، کیا
 آپ ان کی مدد نہیں کر سکتے؟

”نہیں۔۔۔۔“

ولید گرویزی نے ہاتھ ہوا میں لہرا کر اس کی بات مکمل رد کر دی۔

URDU NOVEL BANK

میں اس کے علاوہ اور کسی بھی چیز پر اتفاق کر سکتا ہوں۔۔۔۔۔ لیکن تمہاری اس بات " پر اتفاق نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔ میرے پاس اپنی رہائش کے لیے اعلیٰ معیار ہے۔۔۔۔۔ میں آبلش سے مل چکا ہوں۔۔۔۔۔ اور ایمانداری کی بات۔۔۔۔۔ کہ اس کو بالکل بھی کوئی تجربہ نہیں ہے۔۔۔۔۔ اور وہ بالکل بھی لیسٹ میڈیٹلز اور ہائی ٹیک ایپلیکیشن کے بارے میں "نہیں جانتی۔۔۔۔۔ وہ تو میرا ولا تباہ کر دے گی۔

ولید گرویزی کے چہرے پر ناگواری کے ساتھ سختی کے تاثرات تھے۔

ایزدان کی بات پر کافی شرمساری محسوس کرنے لگا۔۔۔۔۔ آفرآل وہ اس کی منگیتہ تھی جس کو وہ ڈسکس کر رہے تھے۔

"لیکن۔۔۔۔۔، اس نے کلچر اینڈ ٹیکنالوجی سینٹر پروجیکٹ تو بہترین کیا تھا۔۔۔۔۔"

اب کہ ایزد کا لہجہ، اس کے عذر کی طرح کمزور سا تھا۔

"یہ مت بھولو۔۔۔۔۔ کہ وہ کس وجہ سے کامیاب ہوئی تھی۔۔۔۔۔؟"

URDU NOVEL BANK

ولید گرویزی کی آنکھوں میں جتناتی ہوئی سی چمک لرائی۔۔ اور لہجہ قدرے طنز میں ڈوبا ہوا تھا۔

تم کو تو شکر گزار ہونا چاہیئے کہ صدر سرور نے ہماری اس بات کو ظاہر نہیں کیا۔۔۔۔۔ ورنہ ہم ایک بڑی مصیبت میں پھنس جاتے۔
ساتھ ہی ایک ناخوشگوار سا تاثر چہرے پر ابھرا تھا۔

ٹھیک ہے۔۔۔، اگر آپ راضی نہیں۔۔۔ تو یہ کوئی بڑی بات نہیں۔ "ایزد کا دل مایوسی سے سکڑ کر سمٹا۔

اوہ۔۔۔ رائیٹ، کیا یہ اسکیچ ہے۔۔۔ جو آپ نے ہاتھوں میں پکڑا ہوا؟ کس ڈیزائنر نے "بنایا ہے؟۔۔ میں صرف تجسس سے پوچھ رہا ہوں۔۔۔ اور کوئی مطلب نہیں میرا؟
ایزد نے اپنے ماموں کی آنکھوں میں اپنے سوال پوچھنے پر آئی ناگواری کو دیکھتے جلدی سے حلق تر کر کے بات سنبھالی تھی۔

URDU NOVEL BANK

جاذب طلحہ، یہ میرا بروڈ کا پرانا دوست ہے۔ اس نے حال ہی میں میلبورین میں اپنی "فرنجائیز کھولی ہے۔"

ولید گرویزی نے اسکیچ اپنے بھانجے کے طرف بڑھایا۔

یہ نقشہ اس کی ایک ڈیزائنر نے بنایا ہے۔۔۔۔۔ اس نے آدھے گھنٹے سے بھی کم وقت "میں پورے 3,000 مربع میٹر ولا کے لیے ایک اسکیچ تیار کیا۔ یہی نہیں۔۔۔۔۔ بلکہ ساتھ میں ہر ڈیٹیل کا میری ترجیحات کے مطابق ذکر کیا۔۔۔۔۔ میں اس سے بہت حد تک مطمئن ہوں۔" ولید کے چہرے پر اطمینان جھلکا۔

"آفرین؟"

ایزد اپنی جگہ پر جم کر رہ گیا۔ جب اس کی نظریں اسکیچ کا تفصیلی جائزہ لیتی ہوئی نیچے کونے پر لکھے ڈیزائنر کے نام پر ٹک گئیں۔

اسے کچھ دیر قبل آفرین کا خود سے ٹکراؤ یاد آیا 'تو وہ یہاں آئیں تھی۔ اس کے انکل کے 'ولا کا اسکیچ بنانے کے لئے؟

"یپ---، یہ وہی ہے۔۔۔۔۔ انکل آپ اسے ہائیر نہیں کر سکتے۔"
ایزد نے احمقانہ انداز میں کہا۔

میں آپ کو اس کے بارے میں پہلے بھی بتا چکا ہوں۔۔۔ یہ انکل جعفر یزدانی کی چھوٹی"
بیٹی ہے۔۔۔۔۔ جو مجھ سے بچپن سے منسوب تھی۔ اور اچھی دوستی بھی تھی۔۔۔ لیکن پھر
۔۔۔ وہ اپنے کارناموں کی وجہ سے کافی بدنام ہو گئی۔۔۔۔۔ اس نے نہ صرف دوسروں کا کام
"چوری کیا۔۔۔۔۔ بلکہ اپنے والدین کی ساکھ پر بھی دھبہ لگا دیا۔

اس کی بات نے ولید گرویزی کو قدرے حیران کیا۔ کوئی تعجب نہیں کہ یہ نام اسے شروع
سے ہی جانا پہچانا سا لگا تھا۔

ساتھ ہی آفرین کے حسن اور شائستہ رویے کو یاد کر کے وہ حیران ہوئے بغیر نہ رہ
سکا۔ دل و ذہن نے بے اختیار ایزد کے خیالات کی نفی کر دی۔

URDU NOVEL BANK

میں نہیں سمجھتا۔۔۔ کہ اس کو دوسرے کا کام چوری کرنے کی ضرورت ہے، اس کے "ٹیلنٹ کو دیکھتے ہوئے، میں آج تک جتنے بھی ٹیلنٹڈ لوگوں سے مل چکا ہوں، مجھے اس لڑکی کی صلاحیتوں نے بہت متاثر کیا۔ بہت کم لوگ ایسی خداداد صلاحیتوں کے مالک ہوتے ہیں۔ مجھے تو لگتا ہے تم اس کے خلاف، بلاوجہ کا بیرباندھے ہوئے ہو۔"

ولید گرویزی کے لہجے میں آفرین کے لئے بہت ستائش تھی۔

آپ واقعی اسے نہیں سمجھے۔۔۔۔۔ "ایزد جھنجھلایا۔ اسے سمجھ میں نہیں اپنا مافی الضمیر"

کس طرح بیان کرے۔

کیا تم نے یہ بالکل نہیں سوچا۔۔۔۔۔ کہ یہ کچھ عجیب ہے؟ جب کچھ عرصہ پہلے۔۔۔۔۔"

ہم میں فون پر بات ہوئی تھی۔۔۔۔۔ تب تو تم۔۔۔ اس کی بہت تعریفیں کرتے تھے۔۔۔۔۔

اور اب تم۔۔۔ اس کے ذکر سے ہی، بیزار لگ رہے ہو۔۔۔۔۔ کیا اس نے تمہارے ساتھ کچھ برا کیا ہے۔۔۔۔۔؟ جہاں تک مجھے یاد آ رہا ہے۔۔۔۔۔ یہ تم ہی تھے۔۔۔۔۔ جس نے

"اسے دھوکہ دیا ہے۔۔۔۔۔"

ولید گرویزی ایزد کے اس طرح آفرین سے چڑنے، بیزار ہونے پر حیران ہونے کے ساتھ متجسس بھی ہوا تھا۔ وہ واقعی حیران تھا کہ اگر یہ وہی آفرین تھی تو ایزد اس کے خلاف کیوں ہے؟۔۔۔ اور اس نے ایسا کیا کیا ہے جو ایزد۔۔۔ اس کا نام بھی سننا گوارا نہیں کر رہا؟۔

ان کی بات سن کر ایزد نے بے اختیار نظریں چرائی۔ اس کے پاس اپنے ماموں کی غیر متوقع بات کی، تردید کے لئے الفاظ نہیں رہے تھے۔

اور۔۔۔۔۔ اب بالکل اسی طرح۔۔۔۔۔ تم آتش یزدانی کی صلاحیتوں پر فخر کر رہے " ہو۔۔۔۔۔، لیکن مجھے تو اس لڑکی میں کوئی قابلیت نظر نہیں آئی۔۔۔۔۔ اگر حقیقت یہ نہ ہوتی۔۔۔۔۔ کہ وہ یزدانی فیملی کی وارث ہے۔۔۔۔۔ تو میں اس جیسی لڑکی پر دوسری نظر ڈالنا " بھی گوارا نہ کرتا۔

URDU NOVEL BANK

ولید گرویزی نے اسکے ہاتھ سے اسکیج نکالا۔ اور کرسی سے اٹھ کر بنا اسے دیکھے، سیدھا اپنی رہائش کے طرف بڑھ گیا۔

جب تک ایزد اپنا حوصلہ بحال کرتا۔ ولید گرویزی اس کی نظر سے اوجھل ہو چکا تھا۔ پیچھے ایزد ناکام و نامراد سا ہاتھ ملتارہ گیا۔ ورنہ اسے آج یقین تھا کہ ماموں کے ولا کی تزئین و آرائش کا پروجیکٹ آبلش کو دلوا کر وہ آبلش کی نظروں میں اپنے نمبر ضرور بڑھا سکتا ہے۔

☆☆☆

آفیس میں بھی، آفرین سارا دن ایزد کی منگنی کے فلکشن کے بارے میں سوچ سوچ کر پریشان ہوتی رہی۔

آخر کار، اس کے گھر جانے کا وقت بھی آگیا۔ وہ فوراً گھر پہنچی۔ لیکن شرام سوری اس وقت تک واپس نہیں آیا تھا، وہ گھر تب آتا تھا، جب تک کہ باہر مکمل اندھیرا نہیں ہو جاتا تھا۔

بالآخر ایک طویل دن کا اختتام ہو ہی گیا۔ شام ڈھلے آفرین کا انتظار تمام ہوا، جب شہرام سوری تھکا تھکا سالانج میں داخل ہوا۔ اسے دیکھتے ہی آفرین نے وفادار بیویوں کی طرح سکون کی گہری سانس لی۔

www.urdu-novel-bank.com
visit for more novels:

"مجھے لگتا ہے کہ میں نے آج تم کو گرین ماؤنٹین پر دیکھا۔"
آفرین سے اب اور انتظار نہ ہوسکا، تبھی یکدم پوچھ بیٹھی۔

"تم آج وہاں گئی تھی کیا؟"
شہرام نے حیرت سے ایک ابرو اٹھا کر اسے دیکھا۔

‘ جی ہاں۔۔۔۔۔، لیکن۔۔۔۔۔ تم وہاں کیا کر رہے تھے؟’
آفرین کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

URDU NOVEL BANK

"شاید۔۔۔ تم نے اس علاقے میں گھر خریدا ہے؟"

آفرین نے پرجوش ہو کر اندازا پوچھا۔

"نہیں"

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

مختصر جواب دے کر، شہرام نے فرج سے پانی کی بوتل نکالی۔

شیٹ نے اسے آج وہاں ایک ولا دیکھنے کے لیے بھیجا تھا۔ کیوں کہ وہ اب مستقل میلبورن میں رہنے کا ارادہ کر چکا تھا۔

ایلی بلی جلد ہی تین بیسیز جنم دینے والی تھی۔ تینوں کے آنے پر یہ گھر یقیناً ان بیسیز کے لئے، بہت چھوٹا پڑتا۔

تاہم، اس نے محسوس کیا کہ گرین ماؤنٹین کے ولاز بہت زیادہ الگ تھلگ ویران جگہ پر ہیں۔ اس نے اس بات کا ذکر اسی لئے بھی، آفرین سے نہیں کیا، یہ سوچ کر کہ آفرین اپنے پچھلے تکلیف دہ تجربے کی وجہ سے خوفزدہ نہ ہو جائے۔

URDU NOVEL BANK

شہرام نے اس غیر معمولی مسکراہٹ کو نہیں دیکھا جو اس کے ناکاری جواب پر آفرین کے چہرے پر پھیل گئی تھی۔

وہ اس پر یقین کر لیتی۔۔ اگر ایزد نے واضح طور پر ذکر نہ کیا ہوتا کہ اس کے ماموں نے گرین ماؤنٹین میں ایک ولا خریدا ہے۔

www.urdu-novel-bank.com
Visit for more novels:

آفرین بالکل بھی سمجھ نہیں پائی کہ شہرام اس سے یہ بات کیوں چھپا رہا؟

کیا وہ اسے ایک لالچی عورت سمجھ رہا تھا، جو اس کی دولت ہتھیا لیتی؟ یا اس کا ارادہ آبلش سے اپنے ولا کی تزئین و آرائش کروانے کا تھا؟

وہ پہلا آپشن یقیناً قبول کر لیتی۔۔۔ لیکن دوسرا آپشن مر کر بھی نہیں کر سکتی تھی۔

وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ یزدانی فیملی نے کس طرح آفرین کی جان لینے کی کوشش کی تھی۔

URDU NOVEL BANK

اور اس بات سے بھی اچھی طرح واقف تھا کہ آبلش کے خلاف آفرین کی عداوت کس بنیاد پر چل رہی۔

کوئی بات نہیں، بھلی تم چھپالو۔ میں تم کو بالکل بھی مجبور نہیں کروں گی کہ تم مجھے ہی "ولا کی رینویشن کے لئے ہائیر کرو۔"

آفرین نے بظاہر تو یہ بات مذاحیہ انداز میں کہی۔ لیکن شرام کی بھنویں تن گئیں۔

میں پہلے سے ہی کہہ چکا ہوں کہ "نہیں"۔

شرام کا جواب بالکل صاف اور سیدھا تھا۔ وہ آفرین کے طنز پر دل ہی دل میں چونکا ضرور تھا، لیکن سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ وہ ایسے لہجے میں کیوں بات کر رہی تھی۔

آفرین نے سامنے رکھے کافی کے مگ پر اپنی گرفت مضبوط کر لی، اور موضوع بدل دیا۔

URDU NOVEL BANK

ٹھیک ہے، تو پھر۔۔۔۔ ہو سکتا ہے حال ہی میں تمہیں کوئی انوٹیشن ملی ہو۔۔۔۔ جس"

"میں تمہیں کسی ساتھی کی ضرورت پڑے۔"

نہیں "مختصر لیکن سخت جواب آیا۔"

www.urdu-novel-bank.com
visit for more novels:

میلبرین کے لوگ اس کی نظر میں نہایت کم تر حیثیت رکھتے تھے۔ وہ اس کے نزدیک
بلکل بھی اہم نہیں تھے۔

"اُممم۔۔۔۔ آل رائیٹ، لیکن میں ایک دعوت اٹینڈ کروں گی، اگرچہ۔"

"تم کیا کہنا چاہ رہی ہو؟"

شہرام نے خالی گلاس ٹیبل پر رکھا اور سیدھا اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگا۔

میری دادی اس ماہ کے لاسٹ میں 80 سال کی ہو جائے گی۔"

ان کی سالگرہ ایزد اور آبلش کی انگیجمنٹ پارٹی کے ساتھ ہی رکھی گئی ہے۔

URDU NOVEL BANK

"میرے پاس پارٹی اٹینڈ کرنے کے سوا اور کوئی حل نہیں۔

آفرین نے ایک ٹھنڈی سانس بھر کر خود کو کمپوز کیا۔

میری دادی مجھ سے بہت پیار کرتی تھیں۔ جب میں چھوٹی سی تھی دادی نے میرا

"بھرپور خیال رکھا تھا۔ کیا تم میرے ساتھ چلنا پسند کرو گے؟

آفرین نے بہت مشکل سے اپنی بات مکمل کی، پھر دونوں ہاتھ ٹھوڑی کے نیچے رکھ کر ایک آس سے اسے دیکھنے لگی۔

اس کی بات پر شہرام کو یزدانی فیملی کا ارادہ سمجھنے میں ایک لمحہ بھی نہیں لگا۔ وہ اس دعوت کے پیچھے چھپی ان کی نیت اچھے سے سمجھ گیا تھا۔

مجھے یاد ہے، میں نے اپنی شادی کے دن ہی تمہیں بتادیا تھا کہ میں تمہاری فیملی سے "کبھی ملنا نہیں چاہوں گا۔"

URDU NOVEL BANK

لیکن۔۔۔ تم تو ویسے بھی اس منگنی کی دعوت میں جارہے ہو نا۔ "آفرین نے دھڑکتے" دل کے ساتھ پوچھا۔

لیکن۔۔۔ کس لیئے؟ "وہ آفرین کی بات بالکل نہیں سمجھ پا رہا تھا۔ حالانکہ وہ اس کی فیملی" کو جانتا تک نہیں تھا تو جانے کا سوال بھی پیدا نہیں ہوتا۔

کیونکہ۔۔۔۔ تم ایزد کے ماموں جو ہو۔ "وہ تقریباً چیخ پڑی۔"

اس کی بات پر شرام نے بھنویں اچکا کر اسے نا سمجھی سے دیکھا تھا۔ اگر وہ ایسا کہہ رہی تھی تو یقیناً پردے کے پیچھے کوئی ایسی بات تھی جسے وہ بے خبر تھا۔ کیا آفرین کسی غلط فہمی میں اس سے ٹکرائی تھی؟ لیکن ابھی بات سمجھنے کے مراحل طے کرنے تھے۔ ابھی کچھ گریں کھلی تھیں۔

"معاف کرنا۔۔ میں بالکل بھی ایسی کمتر درجے کی پارٹیاں اٹینڈ کرنے کا شوق نہیں رکھتا۔"

کم تر درجے کی؟ 'اس نے اس وجہ سے اپنے بھانجے کی انگیجمنٹ پارٹی پر جانے سے انکار کیا تھا۔ کہ وہ کمتر درجے کی ہے۔

کس قدر متکبرانہ انداز تھا اس شخص کا۔ کیا ہر وہ آدمی، جو برسوں بیرون ملک گزار کر وطن واپس آئے، ایسا ہی مغرور ہوتا ہے۔ ؟

وہ بنا کسی تاثر کے خاموش بیٹھی رہ گئی۔

میں تم کو بھی یہی مشورہ دوں گا کہ وہاں جانے کی غلطی پھر سے مت دہرانا۔ میں "

"دوبارہ سے تمہیں بچانے نہیں آسکوں گا۔

شہرام نے گھورتے ہوئے، سختی سے وارننگ دینا ضروری سمجھی۔

www.urdunovelbank.com
visit for more novels:

پہلے وہ یہی سمجھی کہ شہرام اس میں دلچسپی رکھتا ہے، لیکن پھر یہ خوشفہمی بھی فوراً ختم ہو گئی۔

اس آدمی کا دل یقینی پتھر کا بنا ہوا تھا۔

آفرین کا دل اچانک ہی ہر چیز سے اکتا گیا۔ اس نے بے دلی سے اپنا سیل فون اٹھایا۔ اور
وائس لیپ پر رمشا کے ساتھ چیٹ کرنا شروع کر دی۔

URDU NOVEL BANK

تم تو کہہ رہی تھی شہرام مجھ میں دلچسپی لینے لگا ہے؟ معاف کرنا۔۔ لیکن مجھے تو ایسا [بلکل بھی محسوس نہیں ہو رہا۔ ہر وہ سیکنڈ جو اس کے ساتھ گزرتا ہے۔ اس سے میرا خون [ہی کھولتا ہے۔

www.urdu-novel-bank.com
visit for more novels:

: رمشا

یار۔۔۔ کوشش جاری رکھو۔ دل مت ہارو۔ کیوں نہ ہم ڈنر پر چلیں، کافی وقت سے نہیں [گئے۔ اس طرح تمہارا موڈ بھی بہتر ہو جائے گا۔

: آفرین

بلکل بھی نہیں۔ اگر میں رات کے وقت گھر سے باہر نکلی، تو اس آدمی کا لیکچر جو [شروع ہوگا تو صبح تک چلتا رہے گا۔

: رمشا

URDU NOVEL BANK

کم آن ، تم اس کے گھر کی ملازمہ نہیں ہو۔ اور نہ ہی وہ تمہیں تنخواہ دیتا ہے۔
[یار۔۔، تم نے اسے بھت زیادہ بگاڑ دیا ہے۔]

آفرین نے ایک نظر اس شخص پر ڈالی جو کھانے کے بعد برتن یونہی چھوڑے اٹھ کر اپنی اسٹیڈی میں چلا گیا تھا۔

مایوسی کی ایک شدید لہر اس کے اندر دوڑ گئی۔ رمشا کی باتوں نے اس کا دماغ اچھا خاصا خراب کر دیا۔ وہ بھی اس منہج پر شہرام کے خلاف سوچنے لگ گئی۔

یہ بہت تھکا دینے والا عمل تھا۔۔ وہ ابھی سے تھکنے لگی تھی۔ وہ اس کی بیوی بننا چاہتی تھی۔ ناکہ فل وقتی 'ہاؤس کیپر'۔

URDU NOVEL BANK

اب اور کوئی چارہ نہیں تھا، اس نے برتنوں کو اکٹھا کیا۔ کچن میں لے کر برتن دھو کر رکھے۔ اور بعد میں تازہ تازہ دھلے ہوئے ہاتھوں کے ساتھ اسٹیڈی روم کے دروازے میں "... نمودار ہوئی۔" میں تھوڑی دیر کے لیے باہر جا رہی ہوں

"کہاں جا رہی ہو؟"

شہرام کی نظروں میں ناگواری ہی ناگواری بھری ہوئی تھی۔ اس نے دیوار غیر کلاک پر وقت دیکھا۔ گھڑی شام کے 7 بج رہی تھی۔

کیا تم پھر ڈرنک کرنے باہر جا رہی ہو۔۔۔ یا یزدانی ہاوس جا رہی ہو۔؟"

یا۔۔۔۔ پھر اپنے سینئر کے ساتھ ڈیٹ پر جا رہی ہو۔؟

یہ مت بھولنا کہ ابھی تمہیں ایللی کا ہاضمہ بہتر بنانے کے لئے اسے روٹین واک پر بھی لے جانا ہے۔"

اس کے چھبٹے ہوئے لہجے، اور تابڑ توڑ سوالوں پر آفرین کی تو سچ بولنے کی رہی سہی ہمت بھی کھو گئی۔

و۔۔۔ وہ میں۔۔۔۔ رمشا کے ساتھ شاپنگ پر جا رہی ہوں۔ موسم سرد ہو رہا ہے، اور مجھے "اگرم کپڑوں کی ضرورت ہے۔"

انگلیاں مروڑتی وہ مسلسل اپنا کنفیوژن کم کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ اصل میں اسے شہرام کی گھورتی نظریں کنفیوز کر رہی تھیں۔

اس کی بات پر شہرام نے اسے اوپر سے نیچے گھورا تھا۔

ہمممم۔۔۔۔۔ تمہیں واقعی بھی گرم کپڑوں کی ضرورت ہے۔ سارا دن میرے سامنے اتنے "کم اور باریک کپڑوں میں آنا چھوڑ دو۔"

آفرین اپنی اتنی زبردست توہین پر اندر ہی اندر تڑپ کر رہ گئی۔ وہ کب اس کے سامنے کم اور باریک کپڑوں میں آتی تھی۔

URDU NOVEL BANK

ٹھیک ہے وہ آئندہ سے باریک کپڑے گھر میں نہیں پہنے گی۔ ویسے بھی اب سردی آنے والی ہے۔ اگر شہرام یہ سمجھ رہا تھا کہ وہ اس طرح اسے راغب کر رہی ہے۔ تو ہر طرح سے فائدے میں تو شہرام تھا۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

ٹھیک ہے۔۔ مجھے بھی کچھ گرم کپڑوں کی ضرورت ہے، میرے لئے بھی کچھ ڈریسز لانا" میں نے جو کارڈ تمہیں دیا تھا اسے استعمال کرنا۔ "شہرام نے سستی سے کہا۔

آفرین تو جیسے اپنے ہی کہے لفظوں کے جال میں پھنس چکی تھی۔ اس کا رمشا کے ساتھ کھانے پر انجوائے کرنے کا سارا مزہ ہی کرکرا ہو گیا تھا۔

جب سے اس کی شہرام سے شادی ہوئی تھی۔ اس نے ایک دن بھی مزیدار کھانا اور باربی کیونہیں کھایا تھا۔ بڑی بات کہ یہ موسم بھی سی فوڈ کا تھا۔ آفرین اندر ہی اندر پیچ و تاب کھا کر رہ گئی۔

تم اپنے کپڑے خود بھی خرید سکتے ہو۔ کون سا میں تمہاری حقیقی بیوی ہوں۔۔۔ جو۔۔۔
شوہر نامدار کی شلپنگ کرتی ہیں۔ "یہ اور بات کہ ایسا کہتے ہوئے اس کی آواز میں
لڑکھڑاہٹ صاف سنائی دے رہی تھی۔

‘کیا کہا؟۔۔۔۔۔ کیا تمہارے اس بہانے کے پیچھے کوئی اور وجہ تو نہیں چھپی ہوئی؟’

، وہ اس سے لفظوں میں نہیں جیت سکتی تھی۔ وہ اعلیٰ پائے کا وکیل جو ٹہرا

آفرین نے بالآخر ہتھیار ڈال ہی دیے۔ اس نے معصومیت سے منہ بنا کر کہا تھا۔

URDU NOVEL BANK

ٹھیک ہے۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔ میں تمہارے لئے ڈریسز خریدنے جاؤں گی۔ تمہاری سائیز کیا " ہے؟

تو تم یہ بھی نہیں جانتی، کہ میں کون سی سائز کے کپڑے پہنتا ہوں؟ تو پھر میرے " قریب آنے کے خواب کس لئے دیکھتی ہو؟ اس کے چہرے پر طنزیہ تاثرات چھا گئے۔

اب آفرین اتنی ہمت نہیں رکھتی تھی، جو شہرام کے مسلسل لاپرواہانہ رویے کے باوجود بھی اس پر توجہ کرتی؟

مجھے افسوس ہے کہ میں نے کچھ زیادہ ہی کہہ دیا۔ "آفرین کے چہرے پر مایوسی پھیل گئی۔

URDU NOVEL BANK

تم کس قسم کی پرائیسیں رینج میں کپڑے دیکھو گی؟ "یہ کہنے سے پہلے، شہرام نے ناگواری سے ہنکارا بھرا۔"

آپ کو کس قیمت کی رینج میں چاہیئے؟۔ "آفرین نے سادگی سے کہا۔ تو شہرام خاموش رہ گیا۔ اس سے پہلے اس کے کپڑے ہمیشہ اعلیٰ معیار کے درزی تیار کرتے تھے۔ لیکن یہ بات ماضی رہ گئی تھی۔"

اوکے۔۔۔ کوئی بھی دیکھ لینا۔ "وہ اب خاموش ہو کر اپنے مطالعے میں مشغول ہو گیا۔"

۔۔۔ جیسے اس کے سوا کوئی موجود ہی نہ ہو۔

دس منٹ بعد رمشا نیچے کار لے کر موجود تھی۔

آفرین کار میں بیٹھ گئی لیکن چہرے پر مایوسی چھائی ہوئی تھی۔

"پہلے مال چلو۔۔۔ شہرام کے لئے کچھ ڈریسز خریدنی ہیں۔"

لل۔۔ لیکن سی فوڈ کا کیا بنے گا؟ یار۔۔ میں نے اس لالچ میں ابھی کھانا ہی نہیں
"کھایا۔"

رمشا کے پورے چہرے پہ کنفیوژن رقم تھی۔
www.urdu-novel-bank.com
Visit for more novels:

آفرین کے پاس کوئی اور چارہ نہیں رہا سوائے اس کو سچ بتانے کے۔

رمشا نے یہ سب سن کر کافی ناگواری سے اسے گھور کر چلا پڑی۔
تمہاری سیلف رسپیکٹ کہاں چلی گئی آئی؟۔ اس دبنگ رویہ کے بارے میں کیا خیال
"ہے جو تم رکھتی تھی؟"

تم سمجھ نہیں رہی۔ وہ ہمیشہ ایلپی کی بیماری کو میرے خلاف استعمال کرتا ہے کہ میں
"نے کس طرح ایلپی کو بیمار کیا تھا۔"
آفرین نے بے بسی سے پیشانی مسلتے جواب دیا۔

اس کے علاوہ، اس نے دو بار میری جان بچائی ہے۔ اور میں اس کا قرض چکانا چاہتی" "ہوں۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

سچ ہے۔۔۔ کوئی دوسرا اپنے گھر کی ملازمہ کو اس قدر سختی سے کنٹرول نہیں کر سکتا۔ جتنا" شہرام بھائی کر رہا ہے۔ "رمشا نے طنز کو تعریف کے ورق میں لپیٹ کر کہا۔

اچھا ٹھیک ہے۔۔۔ اب بس کرو۔ میں پہلے سے ہی یہ بات جانتی ہوں کہ میں اس کی" "نوکرانی ہوں۔

آفرین، جو پیسینجر سیٹ پر ٹیک لگائے آنکھیں موندے بیٹھی تھی، پٹ سے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا۔ اس کے چہرے پر کافی مایوسی اور افسردگی دکھائی دے رہی تھی۔ پھر جیسے کچھ یاد آیا تو آنکھیں چمکنے لگیں۔

URDU NOVEL BANK

اوھ نو، تم یہ کب سوچو گی کہ میں ایزد کی مامی کی حیثیت سے اس کے سامنے کیسے "کھڑی ہو سکتی ہوں؟ ان دونوں کی منگنی کی تقریب قریب آ رہی ہے۔ آفرین کو یہی بات کاٹ رہی تھی۔ خود اس کے کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ کیا کرے۔

www.urdu-novel-bank.com
visit for more novels

رمشانے اس کی بات پر پر سوچ انداز میں اپنی پیشانی سہلائی۔ شاید شہرام کے نزدیک، تم صرف ایک گھریلو ملازم ہو، جو بس مزے مزے کے کھانے پکائے۔ تمہیں اس کی سوچ کو بدلنا ہوگا، اور ایسا کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ چیزوں کو ناقابل واپسی بنایا جائے۔

آفرین تو یہ سن کر چپ رہ گئی۔

"اس کی اصل والی بیوی بن جاو۔"
رمشانے اس پر ایک معنی خیز سی نظر ڈالی۔
"میری بات کو سمجھ رہی ہونا؟"

آفرین اس کی معنی خیز بات پر حیرت سے دنگ رہ گئی۔
اس منظر کا تصور کرتے ہی اس کا چہرہ شرم سے جلنے لگا تھا۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

وہ تو مجھے ایک بار میں ہی بیڈ سے لات مار کر نیچے پھینک دے گا۔ "آفرین نے تصور"
کر کے جیسے جھرجھری سی لی۔

تم اسے ڈنک میں کچھ ملا کر بے بس کر سکتی ہو۔ مرد ایک دفعہ ہی مدہوش ہو کر اپنے"
آپ پر کنٹرول کھودیتے ہیں۔ ہر مسئلہ خود بخود درست ہو جائے گا۔ اگر ایک بار تم اس
کے بچے کی ماں بن گئی تو۔۔۔۔ اس کے گھر کے ساتھ ساتھ دل کی راج دھانی پر
بھی، کسی ملکہ کی طرح راج کرو گی۔۔۔ میرے اس مفید مشورے پر ٹھنڈے دل سے غور
"کرنا۔

رمشا مسلسل اسے سنی سنائی پٹیاں پڑھا رہی تھی۔ جب کہ وہ خود بھی ایسے تجربے سے
کوسوں دور تھی۔ لیکن اس کا شیطانی دماغ کافی زرخیز تھا۔

آفرین جیسے جیسے اس کی بات سنتی جا رہی تھی۔ دماغ میں بھی وہ سب ایک فلم کی طرح ساتھ ساتھ چل رہا تھا۔ اور وہ بے اختیار سر پکڑ کر رہ گئی۔ بلاشبہ حقیقت بھت کڑوی تھی۔ شہرام کے بچے کی ماں بننے کے لئے وہ خود کو ذہنی طور پر آمادہ کر چکی تھی۔ لیکن یہ ایک مشکل پروسس تھا۔ وہ تو اس کے سائے سے بھی بدکتا تھا۔ کجا کہ میاں بیوی کا رلشن۔۔۔ افسف۔۔۔ آفرین کو مختلف سوچوں نے مل کر جیسے تھکا دیا تھا۔

لیکن۔۔۔۔ وہ مجھ سے محبت نہیں کرتا، اور ایک بچے کے لئے اس طرح کا ماحول ٹھیک " نہیں رہتا۔

وہ ہچکچاہٹ کا شکار تھی۔ کنفیوژن میں اپنے دانتوں سے ناخن کاٹنے لگی۔

یہ سب باتیں تمہیں شادی کرنے سے پہلے سوچنی چاہیئے تھیں۔ "رمشا نے اس کی " بے سروپا بات سن کر بھڑک کر اس کی بات کاٹی۔

URDU NOVEL BANK

اس کے علاوہ، تم بدلہ لینا چاہتی ہو، ہے نا؟ ایزد درانی کی فیملی میں ضم ہونے اور "شہرام بھائی کی بیوی کے طور پر اپنی حیثیت کا استعمال کرتے ہوئے ایزد کے لیے پریشانی پیدا کرنے کا یہی بہترین طریقہ ہے۔ ذرا تصور کرو۔۔۔ کہ یہ کتنا دلچسپ منظر ہوگا! جب وہ چاہ کر بھی تمہاری توہین نہیں کر سکیں گے۔ کیونکہ تم کو شہرام بھائی کے "خاندان میں آبلش سے اونچا درجہ مل جائے گا۔۔۔ ہے نا۔۔۔ پتے کی بات۔؟"

"لیکن تم اس قدر کیسے جانتی ہو؟"

آفرین رمشا کی اس قدر گہری باتیں سن کر چونک گئی۔

تم تو ایسے مشورے دے رہی ہو، جیسے تمہیں ان سب باتوں کا پہلے سے ہی تجربہ ہو۔ "آفرین نے شکی نظروں سے اسے گھورا۔ جس پر رمشا کھسیانی ہنسی ہنسنے لگی۔ اور ایک دھپ آفرین کو رسید کی۔

"یہ باتیں عام باتیں ہیں جسے ہر انسان جانتا ہے۔ ایک تم ہی کافی معصوم سی ہو۔"

URDU NOVEL BANK

رمشا واقعی آفرین سے زیادہ چالاک تھی۔ اور پھر آج کا میڈیا اتنا آزاد ہے کہ ہر ایک اس سے زیادہ جانتا ہے۔ رمشا نے تو پھر بھی کافی سنسر کر کے بتایا تھا۔

آفرین کا ذہن اس وقت مختلف سوچوں کی آماجگاہ بنا ہوا تھا۔ آفرین تو ابھی تک شہرام کی تک بھی نہیں پہنچ پائی تھی کہاں کہ ایک بچے کا پلان (kiss) طرف سے ایک کس ناممکن۔۔

آدھے گھنٹے کے بعد دونوں میلبورین کے سب سے لگژری شاپنگ مال پر پہنچ چکی تھیں۔

آفرین مسلسل اتنے مہنگے مال پر لے جانے کی وجہ سے بڑبڑا رہی تھی۔ شاپ میں اندر قدم رکھنے کے بعد بھی اس کی بڑبڑاہٹ جاری تھی۔

تم مجھے یہاں کیوں لے آئی ہو؟ یہاں کے کپڑے بھت ہی مہنگے ہوتے ہیں۔ "آفرین" نے خفگی سے رمشا کو دیکھا۔

شہرام بالکل سادگی پسند اور کفایت شعار شخص ہے۔ وہ لیگزس کار چلاتا ہے۔ وہ جو "کپڑے پہنتا ہے وہ ہوتے تو بھت اچھی کوالٹی کے ہی لیکن ان کا برانڈ میں نے کبھی نہیں سنا۔"

www.urdu-novel-bank.com
visit for more novels:

لیکن ایک کامیاب بزنس مین کو کچھ زیادہ مہذب لباس پہننا چاہئے۔۔۔۔۔ یہ دیکھو، اس "اسٹائل کے بارے میں خیال ہے؟
رمشا اسے گھسیٹ کر ایک پر تعیش مردانہ کپڑوں کی دکان میں لے گئی، اور پتلے کے پہنے ہوئے سوٹ کی طرف اشارہ کیا۔

آفرین نے پتلے کو پہنے ہوئے کپڑوں پر نگاہ کی۔ اور منہ بنالیا۔
"اس کا لباس ہے تو مہذب، لیکن اس کا فکر شہرام سے بھتر بالکل نہیں۔"

URDU NOVEL BANK

آل رائیٹ۔۔۔ آل رائیٹ، میں مان گئی بابا کہ تمہارا شوہر 'سپر فٹ' ہے۔ "رمشا نے"
تنگ آکر ہاتھ جوڑے۔

"سپر فٹ؟"

www.urdu-novel-bank.com
visit for more novels:
آفرین نے سوچا 'شہرام اس تعریف کا واقعی مستحق ہے۔ اس نے آج تک جتنے بھی آدمی
'دیکھے تھے شہرام ان سب سے بہترین تھا۔

کون سی گندی سوچ آئی ہے تمہارے دماغ میں جو تمہارے گال لال ہو رہے؟ "رمشا"
نے آفرین کے شرم سے گلال ہوئے عارض کو دیکھتے تپ کر اس کے گال پر چٹکی کاٹتے
کہا۔

اخ۔۔۔،) کھانسی (بھول جاؤ۔۔۔ اب چلو یہاں سے، یہ ڈیس یہاں بہت مہنگا،
"ہے۔"

شرمندہ ہو کر آفرین اپنی سہیلی کو دروازے کی طرف گھسیٹنے لگی۔

سیلزمین ان کے پاس آیا۔ "یہ کپڑوں کا سیٹ ہمارا جدید ترین ڈیزائن ہے۔ پورے ملک میں اس طرح کے صرف دو سوٹ ہیں۔"

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

ہا ہا ہا، آپ اپنی سانسیں محفوظ کر لیں جناب۔ اس جیسے غریب لوگ اس کے "متحمل نہیں ہو سکتے۔" پیچھے سے طنزیہ تبصرہ ہوا میں ابھرا۔ دونوں نے بے اختیار آواز پر گردن موڑی۔

تبھی جنت کیمپیل اور ثمر ان کو نظر آئی تھیں۔

مس کیمپیل، مس ثمر، '... سیلزمین کی آنکھیں چمک اٹھیں اور وہ فوراً ان کا' استقبال کرنے کے لیے آگے بڑھا تھا۔

جنت نے ایک طنزیہ نظر آفرین پر ڈالی۔

URDU NOVEL BANK

تو تم نے اپنے لئے ایک نیا بوائے فرینڈ ڈھونڈ لیا ہے؟ لیکن وہ صرف کمتر درجے کا" ہے اور کچھ نہیں۔

وہ شخص صرف ایک عام سا وکیل ہے۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ بھلی وہ اپنے کیئر میں کتنا ہی کامیاب کیوں نہ ہو، وہ پھر بھی ہم جیسے امیر لوگوں کے لیے کام کرتا رہے گا۔

رمشانے غصے سے اس پر طنز کیا۔ "سریسلی؟ کیا تم لوگ جانتی ہو کہ اس کے بوائے فرینڈ کو۔۔۔۔"

آفرین نے فوراً اپنی دوست کو کلائی سے پکڑ کر سر نفی میں ہلا کر منع کیا۔

شہرام سے اس کی شادی بالکل خفیہ تھی۔ وہ حیران تھی کہ جنت نے کس آدمی کو اس کا بوائے فرینڈ سمجھ لیا تھا۔

URDU NOVEL BANK

ثمر کے چہرے پر خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ اسے یاد آیا کہ وہ کس طرح آفرین کے پیچھے چلتی تھی۔ کیونکہ اس کا خاندانی پس منظر زیادہ اعلیٰ تھا۔

آئی، تم کو یقینا کہیں اور خریداری کرنی چاہیے یا۔۔۔۔۔ یہاں تم افورڈ نہیں کر سکو گی۔" جہاں تک میں جانتی ہوں، اب تمہارے کارڈ میں صرف چند ہزار ڈالر ہوں گے۔" وہ آنکھ مار کر ہنسی۔

"ثمر۔۔۔۔۔ حد میں رہو۔ اپنی حد کر اس مت کرو۔"

رمشا کو جی بھر کر غصہ آیا۔ اسے افسوس ہوا کہ اس نے آفرین کی گھر سے نکل جانے کی بات ثمر سے دوست سمجھ کر کیوں شیئر کی۔ اسے بالکل توقع نہیں تھی کہ یہ ثمر بغیر کسی ہچکچاہٹ کے پیچھے سے ان کے ساتھ دھوکہ کرے گی۔

اور بالکل توقع کے مطابق، سیلز مین نے یہ سن کر ناگواری کا مظاہرہ کیا کہ 'یہ دونوں' غریب ہیں۔

URDU NOVEL BANK

اگر آپ یہ افورڈ نہیں کر سکتیں تو براہ کرم یہاں سے چلی جائیں۔ ہمارے پاس اتنا "وقت نہیں ہے۔ کہ ہم فضول میں آپ پر ضیاع کریں۔" سیلز مین کا لہجہ کافی روکھا تھا۔

میں یقینی طور پر اس کی متحمل ہو سکتی ہوں۔ کیوں نہیں۔ "رمشا نے اپنا کریڈٹ کارڈ نکالا۔

جنت نے اچھا خاصا طنز کر کے اس کا جیسے مذاق اڑایا۔

نثر، یہ اچھا ہی ہوا، کہ تم نے ان کے ساتھ گھومنا چھوڑ دیا۔ اس طرح کے دوست "صرف آپ کو نچلی سطح پر لے آتے ہیں۔"

"لگتا ہے، یہ کپڑے خریدنے کے لئے، کسی دوست سے پیسے ادھار مانگ کر آئی ہے۔"

آفرین، جو عام طور پر ناقابل یقین حد تک صبر کا مظاہرہ کرتی تھی، اب مزید ان کے طنز کا مقابلہ نہیں کر سکی تھی۔

میں یقینی طور پر یہ ڈریسز خریدنے کی متحمل ہو سکتی ہوں۔ یہ تو صرف ایک بیسک لمیٹڈ" ایڈیشن ہے۔" اس نے شہرام کا دیا کارڈ پرس سے نکالا۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

تم نے نہیں کہا تھا کہ اس ڈریس کے صرف دو سیٹ ہیں۔ میں دونوں ہی خریدنا چاہتی ہوں۔ میں بالکل بھی کسی اور کو اجازت نہیں دے سکتی کہ 'میرے آدمی' کے جیسے "ڈریس کوئی اور پہنے۔"

اس کی بات نے سیلزمین کو واقعی حیرت میں ڈال دیا، کون بیوقوف ہوگا جو اتنے پیسوں کو "ٹھکرائے گا؟" یقینی طور پر، یہ دو سیٹ کل ایک ملین ڈالر میں آئیں گے۔

آفرین کو محسوس ہوا، جیسے اس کی ٹانگوں سے جان نکل گئی ہو۔ جو اس کے وجود کا بوجھ اٹھانے میں ناکام تھیں۔ اس طرح کی احمقانہ باتیں کہنے پر اس کا دل چاہا 'اپنے چہرے پر زور سے تھپڑ مارے۔'

'اوہ نو، اگر یہ بل کارڈ کی حد سے تجاوز کر گیا تو کیا ہوگا؟'

اس نے ایک ترچھی نظر جنت اور ثمر کے بے یقین چہرے پر ڈالی۔ اور نہ چاہتے بھی کارڈ سیلزمین کو زبردستی کانپتے ہاتھوں سے تھمایا۔

چلو، خرچ ہونے دو، پرواہ نہیں 'پھر دل ہی دل میں یہ جملہ دہرا کر خود کو مطمئن کرتی' رہی۔

"اوہ، میں آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں، کہ ہمارے ہاں لمیٹڈ ایڈیشن ناقابل واپسی ہوتا ہے۔" سیلزمین نے لگے ہاتھوں انہیں یہ بات ذہین نشین کروادی۔

آفرین کو اس کی بات سن کر اپنا دماغ گھومتا محسوس ہوا۔ وہ دل ہی دل میں اعداد شمار کرتے خود کو کوس کر رہ گئی۔

اچھا اللہ میاں جی۔ وہ بعد میں اشیاء واپس کر دے گی۔ بس ابھی ان عورتوں کے سامنے میری عزت رکھ لے۔ 'وہ دل ہی دل میں دعا کرنے لگی۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

ثمر نے حیران ہو کر اس پر طنز کیا۔ "آفی، مجھے لگتا ہے تم بعد میں کپڑے واپس کرنے کا ارادہ کر رہی ہو۔"

"پففف"

آفرین نے ہاتھ منہ پر رکھ کر، طنزیہ مسکراہٹ دبائی۔ جیسے اس نے کوئی مضحکہ خیز لطیفہ سنا ہو۔ "میں اس طرح کالے گھٹیا کام نہیں کرتی۔ نیز، مجھے 'آفی' کہنا بند کرو۔ تمہاری 'آواز سن کر ہی میرے کانوں میں درد ہونے لگا ہے۔"

وہ مڑ کر سیلزمین کو دیکھنے لگی۔ "جلدی کرو اور ان ڈریسز کو پیک کرو۔ میں پاگل کتوں کے بھونکنے کی آوازیں سنتے رہنا نہیں چاہتی۔"

"...تم"

شدت توہین کے احساس سے ثمر کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ وہ آپے سے باہر ہو کر تیش میں آفرین کو مارنے لپکی تھی۔

www.urdu-novel-bank.com
Visit for more novels:

جنت نے اسے پیچھے سے پکڑ کر سنبھالا۔

اسے رہنے دو۔ آو بریری اسٹور پر دیکھیں۔ سچ پوچھو تو، میرے خیال کے مطابق یہاں "کے کپڑے اب بھی بہت سستے ہیں۔ میرا بھائی شاید انہیں پسند نہیں کرے گا۔"

سچ کہتی ہو۔ "ثمر جنت کا مطلب سمجھ گئی تھی۔ اس نے تصور ہی تصور میں سوچ کر" مزا لیا۔ کہ جب آفرین کا کارڈ مسترد ہو گا تب اس کے چہرے پر شرمندگی کے تاثرات دیکھنے والے ہونگے۔

URDU NOVEL BANK

آفرین نے ان دونوں کے طرف نظریں گھما کر بڑے غرور سے سر جھٹکا۔ جیسے وہ دنیا کی سب سے امیر ترین عورت ہو۔

کارڈ بغیر کسی پریشانی کے اسیپٹ ہو گیا۔ سیلزمین نے شاپنگ بیگ مسکرا کر، ان کے حوالے کیا۔

"یہ رہے کپڑے اور یہ رسید، میم۔"

آفرین کو یہ لمحہ اچانک دل کو چھو گیا۔ اسے یہ توقع نہیں تھی کہ شہرام اسے ایک ملین ڈالر سے زیادہ کی حد کے ساتھ کریڈٹ کارڈ دے گا۔

"بورنگ۔۔۔، چلو یہاں سے چلیں۔"

جنت، جو آفرین کو ذلیل ہوتے نہیں دیکھ سکی، اس نے اپنا بازو ثمر کے بازو کے ساتھ جوڑا، اور مایوس ہو کر وہاں سے چلی گئی۔

URDU NOVEL BANK

رمشانے بے اختیار آفرین کو کہنی ماری۔

"ناٹ بیڈ، شہرام بھائی تمہارے ساتھ بہت فراخ دل ہے۔"

آفرین اس کی بات پر مسکرانے سے قاصر تھی۔ اسے اپنے سینے پر ایک بھاری بوجھ سا محسوس ہوا۔ اس کی ٹانگیں جیلی میں بدل گئیں۔ جب وہ ایک ملین ڈالر کے کپڑے لے کر اسٹور سے باہر نکلی۔

اوہ نہیں، وہ ضرور یہ سوچے گا کہ میں فضول خرچی کر کے آئی ہوں۔ مجھے لگتا ہے کہ " میں اپنے مقصد سے دور ہوتی جا رہی ہوں۔ " آفرین شکڈ سی خود سے باتیں کرتی جا رہی تھی۔

مبالغہ آرائی بند کرو۔ "رمشانے اسے کندھے پر دھپ لگائی۔"

شہرام بھائی، دسیوں ارب ڈالر کے قابل ہے۔ یہ رقم ان کے لیے مونگ پھلی کے "دانوں جیسی ہے۔"

تم نہیں سمجھ رہی۔ وہ ایک کفلت شعار آدمی ہے۔ اپنی جیب میں اتنی ساری دولت کے باوجود، وہ 100 مربع میٹر سے کچھ زیادہ کے گھر میں رہتا ہے، تقریباً 300,000 ڈالر کی کار چلاتا ہے، اور صرف گیس اسٹیشن کی طرف سے دیا گیا مفت لٹو پیپر استعمال کرتا ہے۔ اس کی کلائی پر لگی گھڑی بھی عام سے برانڈ کی ہوتی ہے۔ "آفرین پریشانی سے دانتوں سے ناخن کترنے لگی۔"

"ٹھیک ہے،... پھر تو وہ اپنے پیسوں کے ساتھ بہت اچھا ہے۔" رمشا کسی دوسرے امیر آدمی کو نہیں جانتی تھی جو اس طرح کفلت شعاری سے زندگی گزارتا ہو۔

"میں تم کو ایک ملین ڈالر ادھار دے سکتی ہوں۔"

اوکے۔ میں پہلے اس کا رد عمل دیکھوں گی، کہ وہ کیساری ایکٹ کرتا ہے۔ "برا کیا ہے تو؟" "برا ہی ہوگا" کے مصداق میں اسکے ملین ڈالر آہستہ آہستہ اتار دوں گی۔

آفرین نے اس کے بعد خریداری جاری رکھنے کا ارادہ ختم کر دیا۔ اس کا موڈ بری طرح غارت ہوا تھا۔ وہ دوبارہ ان دو مطلبی عورتوں سے ٹکرانا نہیں چاہتی تھی۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

اس کے بعد، آفرین نے بہت بے دلی سے رمشا کے ساتھ ڈنر کیا تھا۔ پھر تقریباً دس بجے ڈرتے ڈرتے گھر میں داخل ہوئی۔

ڈرتھا کہ کہیں اس آدمی کے آرام میں خلل نہ واقع ہو، اس وجہ سے آفرین نے لائٹ تک جلانے کی ہمت نہیں کی۔

"!بہت جلدی نہیں آگئی۔"

شہرام کا دراز اور مضبوط وجود بیڈروم کے دروازے سے باہر نکلا۔
اس کی آواز میں واضح طور پر طنز تھا۔

آفرین تو اس کی آواز سن کر کرنٹ کھا کر اچھل پڑی۔ وہ خود کو اس وقت سچ میں چور ہی سمجھنے لگی۔ جو رنگین ہاتھوں سے پکڑا گیا ہو۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

وہ حیران تھی۔ 'تو کیا شہرام صرف ایک ملین ڈالر کے بارے میں پوچھنے کے لیے اس کے اگھر واپس آنے کا انتظار کر رہا تھا؟

"جب بھی شاپنگ کرنے کا وقت ہو، اکثر خواتین وقت کی اہمیت کو بھول ہی جاتی ہیں۔" شہرام نے کہتے ساتھ ہی لیونگ روم کی لائیٹ آن کر دی، اور تیز روشنی میں آفرین کو تقریباً دو سیکنڈ تک گھورتا رہا۔

پھر اس کے طرف قدم بڑھانے لگا، قریب پہنچ کر اس کے طرف ہاتھ بڑھایا۔

تم کو کیا چاہیئے؟ "وہ اس کی حرکت پر چونکی تھی۔"

URDU NOVEL BANK

سانس روکے، آفرین بالکل بھی اپنی جگہ سے نہیں ہلی۔ شہرام کے جسم نے روشنی کے آگے آکر آفرین پر اپنے وجود کا سایہ سا ڈال دیا تھا۔

اور صورت حال کسی نہ کسی طرح کچھ عجیب سی لگ رہی تھی۔ تاہم، جب اس کی شہادت کی انگلی بڑھتی ہوئی آفرین کے ہونٹوں کو چھونے لگی، تو ماحول رومانوی سا ہو گیا۔

(ٹھیک ہے۔۔۔، لیکن یہ کس بات کا اشارہ تھا؟) جب اس نے انگلی کو اس کے ہونٹوں پر رگڑا، تو آفرین کی ڈر سے آنکھیں بند ہو گئیں۔

اسے یوں دم سادھے کھڑا دیکھ کر، شہرام کی نظریں یکدم طنزیہ انداز میں چمک اٹھیں۔ پھر اس نے اپنی شہادت کی انگلی اس کی آنکھوں کے سامنے لہرائی۔

آفرین نے بے اختیار اس کی انگلی کو دیکھا، نظر سب سے پہلے اس کے صاف ستھرے ہاتھ، اور نفاست سے تراشے ہوئے ناخن والی انگلی پر پڑی۔

URDU NOVEL BANK

(لیکن۔۔۔ وہ کیا کرنے کی کوشش کر رہا تھا؟ (وہ بالکل نہیں سمجھی تھی۔

بلکہ پلکیں جھپک جھپک کر کنفیوز ہو کر اسے دیکھا۔ پھر سر جھکا کر یکدم نرمی سے اس کی انگلی پر اپنے دانتوں سے کاٹ لیا۔

www.urdu-novel-bank.com
visit for more novels:

شہرام کا تو مانو، جسم ساکت ہی رہ گیا۔ اسے لگا جیسے اس کے پورے جسم میں ایک عجیب سی برقی رو دوڑ گئی ہو۔ اس نے سیاہ آنکھوں سے اسے گھور کر دیکھا۔ جس میں بے یقینی ہی بے یقینی نظر آرہی تھی۔ وہ واقعی میں اس سے توقع نہیں کر رہا تھا کہ وہ اسے کاٹ لے گی۔ بے اختیار درد سے کراہ اٹھا۔

"آہ۔۔۔۔۔ ہ۔۔۔۔۔ یہ تم کیا کر رہی ہو؟"

"کیا!۔۔ یہی تو نہیں، جو تم نے چاہا تھا؟"

آفرین نے اس کی انگلی دانتوں کے شکنجے سے نکال کر معصومیت سے آنکھیں پٹپٹائیں۔

URDU NOVEL BANK

"تم نے میرے ہونٹوں کو چھوا، اور اپنی انگلی میرے ہونٹوں پر رگڑی تو۔۔۔"

شہرام تو یہ سن کر لاجواب ہی ہو گیا۔

وہ ابھی تک اس لڑکی کے دماغ کو سمجھنے میں ناکام تھا۔ آخر کیسے اس کا دماغ کام کرتا ہے؟

آفرین، تمہارا دماغ واقعی خرافاتی ہے۔ "وہ جل بھن ہی تو گیا تھا۔"

شہرام واقعی میں اس سے لفظوں کی جنگ میں نہیں جیت سکتا تھا۔

میں تمہیں اپنی انگلی پر لگی یہ چکنائی دکھانا چاہ رہا تھا۔ کیوں کہ تم نے کھانے کے بعد "ہونٹ ٹھیک سے صاف نہیں کیئے تھے۔"

شہرام نے انگلی اس کی آنکھوں کے سامنے کی۔

URDU NOVEL BANK

اب کے باری آفرین کے شرمندہ ہونے کی تھی، اور وہ واقعی بھی سچ میں شرمسار ہوئی تھی۔ اتنا کہ کانوں تک سرخی چھا گئی۔

بس نہیں چل رہا تھا وہ کہیں پر زمین کھود کر اس میں دفن ہو جاتی۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

لیکن اب کیا ہوسکتا تھا؟ جو ہو چکا تو بس ہو چکا۔ اس کے پاس اس کے سوا کوئی چارہ نہ رہا تھا کہ اپنی شرمندگی چھپانے کے لئے الٹا اس پر الزام ہی رکھ دیتی۔

ت۔۔ تم مجھ پر الزام نہیں لگا سکتے، تمہاری انگلی ہی اتنی پیاری تھی کہ میں اپنے "جذبات پر قابو نہ رکھ سکی، جب میں نے تم کو دیکھا۔۔۔" اک ادا سے کہتی وہ اسے اور آگ لگا گئی۔

شہرام نے اپنی درد سے جلتی انگلی، یکدم اس سے دور کی۔ اس کے بے شرمانہ الفاظ سن کر، پھر اسے شرم سے سرخ ہوتا دیکھ کر، وہ دل میں ہنس دیا۔ وہ جو ظاہر کرتی تھی۔ کہتی اس کے الٹ تھی۔ دونوں باتوں میں تفریق وہ اچھی طرح کرنا سیکھ گیا تھا۔

"یہ تم نے ہاتھ میں کیا تھا ہوا ہے؟"

آفرین اس کے پوچھنے پر کانپ گئی۔ پھر اس کے ہونٹوں سے آہستگی سے بھنبھاہٹ سی نکلی۔

تت۔ تمہارے سوٹ ہیں۔ مم۔۔ معاف کرنا، مم۔۔ میں نے اتفاق سے تمہارے۔۔۔۔۔
 سوٹ۔۔۔۔۔ ایک مم۔۔۔ ملین ڈو۔۔۔ ڈالر میں۔۔۔ خرید ڈالے۔۔۔۔۔ "آخری لفظ پر
 ہونٹ چبانے لگی۔

شہرام کی تیوری ایسے چڑھ گئی، جیسے اس نے کبھی اتنے سستے کپڑے نہ پہنے ہوں۔

آفرین اس کے تیور دیکھ کر دہل گئی تھی۔

ڈیم اٹ، یہ اس بات پر یقیناً غصہ ہوا ہے۔۔۔ اگر اسے یہ قیمت بھت زیادہ لگی'
 'تو۔۔۔۔۔؟

اس کی سوچ کے برعکس شہرام نے سوٹ دیکھتے ہوئے حیرت سے پوچھا۔

"یہ دونوں سوٹ ایک جیسے کیوں ہیں؟"

"ہیں۔۔۔۔۔؟"

وہ توقع کے برخلاف سن کر دنگ رہ گئی۔

کیوں کہ یہ محدود اسٹاک تھا۔ اس قسم کے سوٹ پورے ملک میں صرف دو تھے۔ سو" میں نے دونوں ہی خرید لیئے، مجھے یہ اچھا نہ لگتا کہ تمہارے جیسا ڈریس کوئی اور شخص بھی پہنے۔

اب آفرین مکھن لگانے لگی۔ ایک ادا سے اسے دیکھا۔

میری نظر میں، تم ایک قسم کے، دلکش اور خوبصورت مرد ہو۔ میرے خیال میں یہ رنگ" تمہارے لیے بہت زبردست ہے۔ میں تم کو ہمیشہ اس طرح کے سوٹ پہنے ہوئے" دیکھنا چاہتی ہوں۔ اوھ۔۔۔۔۔ معاف کرنا۔۔۔ میں کچھ زیادہ ہی خود غرض بن گئی۔ اپنی بات ختم کرتے ہوئے اس نے چور نظروں سے شہرام کے تاثرات ضرور جانچے۔

اس نے یہ بات بخوبی نوٹ کی تھی کہ شہرام مسلسل ہونٹ گھماتے، آنکھیں چھوٹی کر کے اسے گھور رہا تھا۔

"اگرڈ جاب۔۔۔۔۔ تمہارے 'مکھن لگانے' کی مہارت میں بے حد بہتری آئی ہے۔"
شہرام نے اپنا ہاتھ بڑھا کر اس کے گال کی ہلکے سے چٹکی کاٹی۔

جب تم مستقبل میں ڈیزائنر بننا چھوڑ دو گی، تو پھر تم میری سیکرٹری بن سکتی ہو۔"
"تمہارے ہر روز کے 'مکھن لگانے' سے شاید میرے اندر ایبلیٹیز بڑھ جائیں۔"

کیا۔۔۔ تم پاگل تو نہیں ہو گئے؟ "آفرین نے آنکھیں پھیلاتے ہوئے پوچھا۔"

بھلا میں کیوں پاگل ہوں گا؟ "شہرام نے اسے نا سمجھی سے دیکھا۔"
میں تو پریشان ہو رہی تھی، تمہیں یہ مہنگا نہ لگے۔ کیوں کہ۔۔۔۔۔ میں نے یہ بات نوٹ"
"کی ہے، تم اکثر جو کپڑے پہنتے ہو، وہ زیادہ مہنگے نہیں ہوتے۔"
اس کے تاثرات بدلتے دیکھ کر آفرین نے زبردستی مسکرا کر بات کو سنبھالا۔
ایکچوٹلی۔۔۔، اس میں کچھ غلط بھی نہیں۔۔۔۔۔ میں تمہاری کفایت شعاری، اور کم آمدنی کو"
"جان گئی ہوں نا۔۔۔۔۔ تبھی تو مجھے تم اچھے لگتے ہو۔"

URDU NOVEL BANK

آفرین نے ڈر کر اپنی شرمساری کو زبردستی کی مسکراہٹ میں ڈھالا، کہ کہیں اس بات پر اس کی مردانہ خودداری کو ٹھیس نہ پہنچ جائے۔

شہرام تو اس کے الفاظ کی ہیر پھیر پر ساکت ہی رہ گیا۔ بے ساختہ گردن جھکا کر اپنے عام طور پر پہنے ہوئے کپڑوں کو دیکھا۔ جو بقول آفرین کے 'ستے' تھے۔

اس وقت شہرام کی نظروں میں عجیب سی کیفیت پیدا ہو گئی۔
یہ تم عورتوں کا ذہن اس قدر سطحی ہوتا ہے۔۔۔۔۔ جو کسٹائیزڈ برانڈ کے متعلق اتنا کم "علم رکھتا ہے۔"

جب کہ حقیقت میں اس کے سارے کپڑے ہر طرح سے منفرد تھے۔ آرڈر پر خاص طور پر صرف شہرام سُوری کے لئے تیار کئے جاتے تھے۔

آفرین اس کی بات پر بری طرح چونک گئی۔

اڑاؤ کے۔۔۔ تم اس بات کو پھر کبھی جان جاؤ گی۔ ابھی اپنے چھوٹے سے ذہن پر زور"
 "مت دو۔"

شہرام نے اس کے پھولے گال کو چٹکی سے کھینچا۔ پھر ہمدردی اور نرمی سے اس کا سر
 تھپتھپا کر اپنے کمرے میں چلا گیا۔

آفرین پر تو حیرانی ہی حیرانی چھا گئی۔
 وہ اس کا بی ہیوئر سوچ کر ہی شکوہ تھی، ویسے بھی اس نے اس کے گال پر کیوں چٹکی
 ماری؟

اور اس کے سر کو کیوں تھپکا؟

شہرام کے اس طرح کے برتاؤ پر اسے عجیب طرح کی خجالت محسوس ہو رہی تھی۔ اگر
 دوسروں کی آنکھ سے دیکھا جاتا، تو وہ اس وقت ایک لونگ کیل کی طرح لگ رہے تھے۔

☆☆☆

URDU NOVEL BANK

دوسری صبح شہرام سُوری، آفرین کا لایا سنگل بریسٹیڈ براؤن جوڑا پورے اہتمام سے پہن کر گردن فخریہ اٹھا کر اپنے کمرے سے باہر نکلا تھا۔

جب وہ تیار شیار، خوشبو کے بھجکے اڑاتا آفرین کی نظروں کے زد میں آیا۔ تو آفرین کی آنکھیں حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ وہ واقعی مسمرائیز ہو چکی تھی۔
حالانکہ، اس سے پہلے آفرین اسے ہر قسم کا لباس پہنے دیکھ چکی تھی۔

لیکن دل کی حالت کبھی آج جیسی نہیں ہوئی تھی۔ کچھ نہ سمجھ میں آنے والے احساسات نے آفرین کے دل و ذہن پر اچانک سے حملہ کر دیا تھا۔ شاید اس کی وجہ یہ تھی کہ یہ لباس وہ خود پسند کر کے خرید لائی تھی۔ وہ اس وقت کچھ بوکھلاہٹ اور میٹھی میٹھی چُھبن، جیسی ٹلی جلی کیفیت کا شکار ہو چکی تھی۔ اُسے خود بھی اپنے احساسات پر حیرت تھی۔ آج اسے ایسا لگ رہا تھا، جیسے وہ واقعی بھی اس کا سچ مچ شوہر ہو۔

URDU NOVEL BANK

شہرام نے ایک ترچھی نظر اس کے گم سُم اور حواس باختہ چہرے پر ڈالی، اور دل ہی دل میں لب بھینچ کر مسکرایا۔ آفرین کے یوں ٹک ٹکی باندھ کر دیکھنے نے اس کا موڈ فریش کر دیا تھا۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

آج سے پہلے وہ یہ سمجھتا رہا تھا کہ نان کسٹمائیزڈ لباس برانڈ غیر آرامدہ ہوتا ہوگا۔ بنسبت اس کے اپنی مرضی کے بنے برانڈ لباس کے۔ اس کے باوجود بھی اس نے اسی لئے پہن لیا کیوں کہ یہ آفرین کو پسند آیا تھا۔ بس نہ جانے کیوں؟ وہ یہ بات خود کو سمجھا نہیں پایا تھا۔

جب وہ گھر سے باہر نکلنے لگا تب اس کے ذہن میں جیسے کچھ کلک ہوا۔ وہ حیرانی سے اس کے طرف الٹے قدموں مڑا۔
"تم نے اپنے لئے کپڑے نہیں خریدے؟"

URDU NOVEL BANK

نہیں، میں تو تمہارے لئے ہی خریدنے میں مصروف تھی۔ اپنے لئے وقت ہی نہیں ملا۔ "آفرین کے چہرے پر ایک پیارا سا رنگ پھیل گیا تھا۔ اپنے خریدے گئے کپڑوں میں اسے دیکھ کر، ایک میٹھی میٹھی سی دل میں چھبن ہونے لگی تھی۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

"لیکن مجھے لگتا ہے کہ تم رمشا کے ساتھ رات کا کھانا کھانے میں ہی مصروف تھی۔" شہرام نے اسے بے نقاب کرتے ہوئے میٹھا سا طنز کیا۔

آآآ۔۔۔، تم میرے بارے میں اس طرح کیوں سوچتے ہو؟ "اپنی شرمندگی چھپانے کے لیے آفرین نے بڑے دل پھینک انداز میں کہا۔

اس کے دلربا انداز پر شہرام کو لگا جیسے اس کا گلا ٹائیٹ ہو گیا ہو۔ اس نے اپنی قمیص کے گلے کے دو بٹن کھولے اور کہا۔ "اگر تمہارے پاس وقت ہے تو جا کر میرے کارڈ سے اپنے لئے کپڑے لے آنا۔ یہ کپڑے تمہارے کھانا پکانے اور صفائی ستھرائی کے عیوض بطور معاوضہ ادا کیے جائیں گے۔"

URDU NOVEL BANK

بات ختم کرتے ہی بنا یہ دیکھے آفیس کے لئے نکل گیا کہ اس کے بے رحمانہ اور سنگدلانہ الفاظ پر کسی کا دل ٹکڑوں میں بٹ چکا ہے۔

☆☆☆

جیسے ہی ہادی لاء فرم میں داخل ہوا۔ وہ شہرام سوری کا سوٹ دیکھ کر دنگ رہ گیا۔ اس نے جلدی سے کہا۔ "مالک، آپ کا سوٹ۔۔۔۔؟"

"یہ آفرین نے کل سڑک شاپ سے خریدا تھا۔"

شہرام نے سنجیدہ انداز میں ڈاکیومنٹس کی ورق گردانی کرتے لاپرواہی سے جواب دیا۔

شیٹ جو ٹھیک اسی وقت دروازے پر پہنچا تھا۔ اس نے شہرام کے آخری الفاظ سن لئے تھے۔

واہ۔۔۔ بھئی واہ، کمال ہو گیا۔۔۔ مطلب کہ تم نے آج حقیقتاً سڑک سے خریدا گیا مال پہنا"

"ہوا ہے؟"

URDU NOVEL BANK

اس کے شوخ لہجے پر، شہرام نے ایک سرد نظر اس پر ڈالی۔ "ایک لاء فرم کے مالک کے طور پر، تم ہمیشہ یہاں آتے ہی گھومنے پھرنے لگ جاتے ہو۔ لگتا ہے تم بہت ہی کوئی فارغ چیز ہو۔"

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels

میں فارغ نہیں ہوں۔ میں تو ایک دن بھی 'اگر تم کو نہ دیکھوں' تو خوف سا آتا ہے۔ "شیث نے شہرام کے سوٹ کی طرف غصے سے دیکھا۔ "یہ ڈمی جی کا محدود ایڈیشن ہے۔ میں نے سوچا تھا کہ تم صرف کسٹمائیزڈ برانڈڈ کپڑے ہی پہنتے ہو۔ لیکن آج۔۔۔ کیا اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ بھابھی آفرین نے تمہارے لئے خریدا ہے؟ شہرام نے ایک ڈاکیومنٹ اٹھا کر اس کے چہرے پر پھینکی، اس کے پتلے ہونٹوں سے ایک دھاڑ سے اگیٹ لاسٹ کا جملہ نکلا۔

اچھا اچھا۔۔۔ پاگل مت بنو۔ میں یہاں تم کو کچھ بتانے کے لیے حاضر ہوا ہوں۔" میرے دادا کل رات اپنی 70 ویں سالگرہ منا رہے ہیں۔ مجھ غریب کو اس فکشن میں

URDU NOVEL BANK

شریک ہونے کا اعزاز بخش دو۔ "شیٹ نے سیز فائر کرتے ایک انویٹیشن کارڈ آگے کر کے ٹیبل پر رکھا۔

شہرام کی بھنویں تعجب سے سکڑ گئیں۔ کیا یہ اتفاق تھا کہ تازہ ملبورن میں کافی تعداد میں لوگ اپنی 70 ویں سالگرہ ملھا رہے تھے؟

بالے دے دے، تمہارے لئے بھتر می ہوگا کہ اپنی ساتھ کسی کو ساتھ لے آؤ۔ میری "چچا زاد ویسے بھی تم پر سالوں سے فریفتہ ہے۔ دادا کی بھی یہی خواہش ہے کہ تمہاری "جوڑی اپنی پوتی کے ساتھ سیٹ کر لے۔

اس کی وارنگ پر شہرام نے بے ساختہ تذبذب سے اپنی پیشانی کھجائی تھی وہ ساتھی کے طور پر کس کو لے جائے؟ کیا آفرین۔۔؟

☆☆☆

آنے والے دو دنوں میں آفرین 'شہرام کے ساتھ اپنا رشتہ کیسے بڑھانا چاہیئے؟' پر ہی غور کرتی رہی۔ اس نے تو شہرام کے ولا کو ڈیزائن کرنے کا بھی سوچ لیا تھا۔

Visit For More Novels: www.urduovelbank.com

(ہاں۔۔۔ آج رات کینڈل لائٹ ڈنر کیسا رہے گا؟)

آفرین مسلسل پریشانی سے شہرام کے متعلق ہی سوچے جا رہی تھی۔ اس کی سوچ کا محور صرف اور صرف شہرام سوری کی ذات تھی۔ اسے یہ بھی بھول گیا تھا کہ وہ اس وقت گھر میں نہیں بلکہ آفیس میں بیٹھی ہے۔

انہی سوچوں کے درمیاں شہرام نے اسے کال کی۔

"کہاں ہو تم؟"

شہرام کی گھمبیر آواز رسیور سے گونجی تھی۔

"آفیس میں ہوں۔ کیوں؟"

وہ دل ہی دل میں اس کے حق سے پوچھنے پر کچھ حیران ہوئی۔

مجھے اڈریس بھیجو، میں تم کو بیس منٹ میں پک کرنے آ رہا ہوں۔ "شہرام کی مصروف" آواز آئی۔

URDU NOVEL BANK

لیکن۔۔۔ کیوں؟ "آفرین نے اچھنبے سے پوچھا۔) آج سے پہلے اس نے ایسی آفر بلکل " نہیں کی تھی۔ اور آج ایسی کیا ضرورت پڑ گئی تھی اس جیسے تند مزاج شخص کو؟ یا۔۔۔ (بیوی کی حیثیت سے وہ اپنی رسپونسیبلیٹی جان گیا ہے؟ .. مے بی تم میرے ساتھ ایک سالگرہ کی تقریب میں چل رہی ہو۔" شہرام نے تحکم سے کہا۔"

(یہاں اسے موقع مل رہا تھا۔) آفرین کی آنکھیں کچھ سوچ کر چمکنے لگیں۔ لیکن پھر کچھ یاد آتے ہی ان سے خفگی کا رنگ جھلکنے لگا۔

تم نے میری دادی کی سالگرہ پر تو چلنے سے انکار کر دیا تھا۔ اب میں کیوں تمہارے ساتھ " چلوں؟

اگر تم میرے ساتھ نہیں چلوگی، تو کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ میں بحر حال کسی اور کو لے " کر جاسکتا ہوں " شہرام نے اس کے انکار کو کوئی اہمیت نہیں دی۔ بلکہ سرد انداز سے کہہ کر، لاپرواہی سے جیسے ہی اس نے فون کاٹنا چاہا۔ آفرین نے جیسے ہار مان کر صورتحال کو سنبھالا۔

URDU NOVEL BANK

رکو۔۔ میں چلوں گی۔۔۔ میں آرہی ہوں۔۔۔ کیونکہ۔۔۔۔۔ محبت کے میدان میں ہمیشہ وہی "شخص ہار جاتا ہے۔۔۔۔۔ جو۔۔۔۔۔ پہلے محبت کرتا ہے۔ تو۔۔۔۔۔ میں بھی ہار گئی ہوں۔ میں۔۔۔۔۔ بد قسمتی سے۔۔۔۔۔ اپنا دل مکمل۔۔۔۔۔ تمہارے آگے ہار چکی ہوں۔ کتنے، ذہین شخص ہو تم۔۔۔۔۔ کہ مجھے ہر ادیا ہے۔؟" یہ کہہ کر اس نے دوسرے ہاتھ سے سامنے پڑے کافی کے مگ سے گھونٹ بھرا۔ ساتھ ہی دل ہی دل میں اپنی ایکٹنگ کو داد 'دی۔' واہ آئی، یار۔۔۔ کمال کی اداکارہ ہو۔

کچھ سیکنڈ ایسے ہی گزر گئے شرام کے طرف سے کوئی جواب نہیں آیا تھا۔ آفرین نے اس کی خاموشی پر اچھنبے سے ریسور جو گھورا۔

ٹھیک اسی وقت شرام کی آواز آئی ایسے جیسے وہ دانت پر دانت جما کر ایک ایک لفظ چبا چبا کر ادا کر رہا ہو۔

میرا فون، بلیو ٹوتھ کے ذریعے کار سے منسلک ہے۔ اور شیٹ ابراہیم میرے ساتھ بیٹھا "ہے۔"

URDU NOVEL BANK

یہ سنتے ہی آفرین کے منہ سے کافی کاپیا ہوا گھونٹ ایک فوارے کی صورت میں باہر نکلا تھا۔ اور سیدھا جا کر کمپیوٹر کی اسکرین پر نقش و نگار بنا دیئے تھے۔ اس کے ساتھ ہی شیث ابراہیم کی کھنکتی آواز آئی۔

ناٹ بیڈ، بھابھی۔ میں بتا نہیں سکتا کہ آپ فلرٹ میں کتنی بہترین ہیں۔ کوئی تعجب " "نہیں کہ شہرام ----

"میں آرہی ہوں۔"

اس نے ہڑبڑا کر ایک جھٹکے سے کال کاٹ دی۔ آفرین تو جیسے شرمندگی اور صدمے سے مرنے جیسی ہو گئی تھی۔ "اف----" بے اختیار گھرے گھرے سانس لیتی کرسی سے ٹیک لگا گئی۔ اور چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپا لیا۔

اپنا سامان اکٹھا کرتے ہوئے وہ مسلسل شرمساری سے خود کو کوسنے دیئے جا رہی تھی۔ لیکن اب کیا ہو سکتا تھا۔ وہ شہرام کو اکیلا سمجھ کر واقعی بھی فلرٹ ہی کر رہی

URDU NOVEL BANK

تھی۔ اسے بالکل بی اندازہ نہیں ہوسکا کہ وہ کسی کے ساتھ بھی تو ہوسکتا

ہے۔ "اف۔۔۔اف۔۔۔" اس نے بے اختیار اپنے گال پیٹے۔

اور شرمسار سی بیگ اٹھا کر آفیس سے باہر آگئی۔ سیڑھیاں اتر کر نیچے چلی گئی۔ اسی وقت

اسے رمشا کا فون آیا۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

"کیا چل رہا ہے میری سوہنی؟ کیا تم نے گزری رات میرے کمرے پر عمل کیا؟"

نہیں۔۔۔۔۔ لیکن اس نے ابھی مجھ سے پوچھا ہے کہ میں اس کے ساتھ ایک برتھ

ڈے پارٹی میں چل سکتی ہوں؟ ہوسکتا ہے وہاں پینے پلانے کا شغل ہو اور مجھے موقع مل

جائے۔۔۔۔۔ لیکن ایک بات ہے یار۔۔۔۔۔ وہ جب ایسی پارٹیز میں جاتا ہے تو کوئی بھی چیز

نہیں پیتا۔ مطلب۔۔۔۔۔ پینے والی چیز نہیں لیتا۔ اسی لیے۔۔۔ مجھے نہیں لگتا کہ میں

کامیاب ہوسکوں گی۔" آفرین نے جملہ جلدی جلدی پورا کرتے ایک گہری سانس لی۔ وہ اتنا

تو جان گئی تھی کہ شہرام بھت سینس ایبل بندہ ہے۔

برتھ ڈے بینکویٹ؟ "رمشا ایک لمحہ تو حیران رہ گئی۔" کیا یہ شیث ابراہیم کے دادا

"حضور کی 70 ویں سالگرہ ہے؟ پھر تو میں بھی ساتھ آرہی ہوں۔

URDU NOVEL BANK

میں سمجھی۔۔۔ شہرام، شیث ابراہیم کے ساتھ موجِ مستی کرے گا۔ "آفرین نے اندازہ" لگایا۔

یہ تو بھت اچھا رہے گا۔ میں شہرام بھائی کے ساتھ کچھ لوگوں کو بھی پینے کے لئے "جوس" دوں گی۔ اور شہرام بھائی کے گلاس میں نشہ آور چیز ملا دوں گی۔ اگر اس سے بھی فرق نہیں پڑتا تب پھر میڈیسن۔۔۔۔ "اس کی بات پر رمشا نے جوش سے کہا۔ پھر شرمندگی سے اپنے ہی الفاظ پر زبانِ دانتوں تلے دہالی۔

ہا ہا۔۔ اپنی وے، میں کسی بھی طرح سے شہرام بھائی کو تمہارے ساتھ رلیشن پر مجبور "کروں گی تاکہ تم ایزد کی مامی بن سکو

آفرین نے فضا میں ایک لمبی اور گہری سانس چھوڑی۔

ہر چیز ہی اچانک سے پلانڈ ہوئی تھی سو وہ خود کو واقعی بھی کسی چیز کے لیئے تیار نہیں کرپا رہی تھی۔

URDU NOVEL BANK

تاہم، رمشا نے ایکسائمنٹ میں سب کچھ تیار کرنے میں اس کی مدد کرنا شروع کر دی تھی۔

آفرین سڑک پر بے چینی سے شہرام کا انتظار کر رہی تھی۔ ڈیم، کیا اسے کچھ تیاری کرنا چاہیئے تھی؟

یہ اور بات کہ اسے اس طرح کی چیزوں کا نہ تو کوئی تجربہ تھا نا ہی کوئی آڈیا۔

جب وہ مدہوش ہو جائے گا تب۔۔ تب وہ اس کے ساتھ تنہا۔۔ کس طرح رہ پائے گی؟ یہ مشکل تھا۔۔ بھت مشکل۔۔

"بیپ۔۔۔ بیپ۔"

URDU NOVEL BANK

کار کے تیز ہارن کی گونج نے اس کی سوچوں میں بری طرح خلل پیدا کر دیا۔ وہ جیسے نیند سے جاگی تھی۔ درحقیقت اس نے اپنی سوچوں میں مسلسل ہوتے ہارن کی آواز پر دھیان نہیں دیا تھا۔

شہرام سوری روڈ کے سائیڈ پر کھڑی اس لڑکی کو تکیے لگا۔ جو کچھ چونک کر اس طرح پیچھے ہوئی تھی جیسے اس سے پہلے کہیں اور موجود ہو۔ اور اب شرمندہ سی نظر آرہی تھی۔ اور بے اختیار ہارن کی تیز آواز پر اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپالیا تھا۔

شہرام کو سمجھ میں نہیں آیا کہ ایسا کیا ہوا ہے؟ جو وہ روڈ کے ایک طرف کھڑی گم سم سی تھی۔ کیا اس نے ہارن کی آواز نہیں سنی؟ وہ لاجواب سا ہوا۔

شیث نے شرارت سے اس کے طرف جھک کر سرگوشی کی۔ "شہرام، میں سمجھتا ہوں تمہاری بیوی تمہارے بارے میں ہی سوچ رہی تھی اسی لئے کسی اور جہان میں کھوئی ہوئی تھی۔" وہ مسکرایا۔

URDU NOVEL BANK

تم بحر حال آفرین نہیں ہو۔ اسی لئے اپنے اندازے اپنے تک رکھو۔ تو بھتر رہے۔
 گا۔ "شہرام نے اسے سرد نگاہ سے گھورا۔ لیکن وہ خود بھی بے یقین سا تھا۔ اسے آفرین ہر
 'غصہ آ رہا تھا۔ کیا وہ بھری تھی جو ہارن پہ ہارن نہیں سن سکی؟

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

ایمانداری کی بات ہے یار، میں جتنا بھا بھی کو دیکھتا ہوں، اتنی ہی مجھے کیوٹ لگتی۔
 ہیں۔ حقیقت میں، میں بھی اسی شہر میں رہتا ہوں لیکن۔۔۔ تم نے اسے پہلے حاصل
 کر لیا۔۔۔۔۔ اس سے پہلے کہ وہ اپنا جملہ مکمل کر پاتا۔ شہرام نے برف سی نظر سے اسے
 گھورا۔

شہرام نے اسے وارن کرتے کہا۔ "اپنے خیالات کو اپنے تک رکھو شیٹ ابراہیم، وہ "کوئی
 چیز" نہیں ہے۔ جسے تم بیوقوف بنانے کا سوچو۔" یہ کہتے ہی اسے تنبیہی نظر سے گھورتا کار
 سے اتر آیا۔ اور آفرین کے طرف قدم بڑھا دیئے۔

جس طرح سے وہ اپنے پریشان کن خیالات سے نبرد آزما تھی۔ اس حالت میں اس کا ذہن
 بالکل بھی کام نہیں کر رہا تھا۔ اسے بالکل بھی پتا نہیں چل رہا تھا کہ وہ کہاں اور کس جگہ

URDU NOVEL BANK

پر اور کس حالت میں کھڑی ہے۔ اسے سب بھول گیا تھا۔ کچھ پل کے لیے اس کا ذہن بالکل ایک ہی نکتہ پر رک سا گیا تھا۔ جیسے کوئی خیالات کے دائرے میں قید ہو جائے۔ اسے بالکل بھی سمجھ نہیں آئی تھی کہ ایسی سچویشن سے کیسے نمٹا جائے۔ وہ بس کھڑی رہ گئی تھی۔ ساکت جامد۔۔۔ جبھی اس پر کسی کے وجود کا سایہ سا پڑا۔ تیز دھوپ میں جیسے ابر چھا جاتا ہے۔ بالکل اسی طرح، اس نے بے اختیار اپنے چہرے سے ہاتھ ہٹائے۔ جب اس کی نظروں کی رسائی جانے پہچانے سے مرد کے نقوش تک پہنچی۔ وہ بے اختیار خوفزدہ سی ہو کر دو قدم پیچھے ہوئی تھی۔ یقیناً وہ ہارن کی گونج پر وقتی طور پر حواس کھو بیٹھی تھی۔ حواس باختہ سی وہ اپنا توازن نہ سنبھال پائی۔ وہیں پر اس کی اونچی ہیل نے دغادی اور وہ بے اختیار پیچھے کے جانب لڑکھرائی۔

یہ دیکھ کر کہ وہ تقریباً گر رہی ہے۔ شہرام نے بے اختیار ہاتھ بڑھایا۔ اور اسے کمر سے تھام کر کھینچ کر اپنے بازوؤں کے سہارے اس کو پیروں پر واپس کھڑا کر دیا۔

اگر اس طرح کی سچویشن کسی اور دن ہوتی تو آفرین یقیناً ناک چڑھا کر لاپرواہی سے آگے بڑھ جاتی۔ لیکن ابھی جس طرح سے وہ شہرام کے متعلق سوچ رہی تھی۔ اور شہرام نے

URDU NOVEL BANK

جس طرح اسے کھینچا تھا۔ آفرین کی ناک کی نوک اس کے سینے سے لگ چکی تھی۔ اور وہ خود اس کے بازوؤں کے ہی سہارے پر کھڑی تھی۔ اتنی سی قربت نے بھی اس کا چہرہ کانوں کو لوب تک چقندر جیسا سرخ کر دیا تھا۔

www.urdu-novel-bank.com
Visit for more novels:

کیا میں اتنا ڈراؤنا ہوں؟ "شہرام نے ابرو کھینچ کر اسے اچھنبے سے گھورا۔"

نہیں۔۔ "آفرین نے بے ساختہ شرمندہ ہو کر نفی میں سر ہلا دیا۔"

"میں بس۔۔۔ ابھی ابھی باہر آئی تھی اور تمہارے آنے کی اتنی جلدی توقع نہیں تھی۔" اس نے جلدی سے اس سے پیچھے ہو کر حد قائم کی۔

گاڑی میں بیٹھو۔ "شہرام نے اس کے لئے گاڑی کا پچھلا دروازہ کھول دیا اور خود ڈرائیونگ سیٹ پر جا کر بیٹھا۔

URDU NOVEL BANK

آفرین نے ریلائز کیا کہ کوئی پسینہ سیٹ پر پہلے ہی سے بیٹھا ہوا ہے۔ وہ لب بھینچ کر پچھلی سیٹ پر بیٹھ گئی۔ شرمساری اتنی تھی کہ چہرہ شیت ابراہیم کی موجودگی کی وجہ سے اوپر نہیں اٹھ سکا۔ سر جھکائے بیٹھی رہی۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

ہیلو، بھابھی --- آپ کیا سوچ رہی تھیں جو آپ نے گاڑی کے مسلسل تیز ہارن بھی "نہیں سننے؟" شیت کے ہونٹوں پر شرارتی سی شیطانی مسکراہٹ ابھری تھی۔ آپ کے تاثرات سے تو یہی لگ رہا تھا کہ آپ شہرام کے بارے میں ہی سوچ رہی "تھیں۔" شیت نے بالکل درست ٹکا لگایا تھا۔

ہاں --- میں اُن کے بارے میں ہی سوچ رہی تھی۔ "آفرین نے بالکل انکار نہیں کیا۔" بلکہ لاپرواہی سے قدرے دھیمے انداز میں بول کر یکدم سر جھکادیا۔

اس کی بات پر

سامنے بیٹھے ہوئے، شہرام کو اپنے دل میں جیسے میٹھی میٹھی سی گدگدی محسوس ہوئی، اس نے بے اختیار نظریں اٹھا کر عقبی آئینے میں اس لڑکی کو دیکھا جس کا سر مجرم کی طرح

URDU NOVEL BANK

جھکا ہوا تھا۔ اس کے ڈارک بھورے بالوں کی اوٹ سے سُرخ کانوں کی لوب نظر آرہی تھی۔ جو اسے چھو کر محسوس کرنے پر مائل کر رہی تھی۔ اس لمحے وہ اسے کافی دلکش لگی تھی۔

اور ساتھ ہی اس کی حالت پر بے ساختہ لب بھینچ کر مسکرا دیا تھا۔

واہ کیا کہنے "ایک زوردار آواز کے ساتھ کہہ کر، شیث نے اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر جیسے "دل کو تھاما تھا۔ پھر شہرام کو مصنوعی غصہ سے دیکھ کر کہا۔ "مجھے یہ تو نہیں کہنا چاہیے۔ کہ تم دونوں ساتھ بھت ہی پیارے لگتے ہو، اس کے برعکس مجھے اپنے کنوارے ہونے پر بے عزتی سی محسوس ہو رہی ہے۔ ویسے بھی ایک راز کی بات بتاتا چلوں بھابھی، "وہ گردن موڑ کر آفرین کے طرف گھوما تھا۔ "شہرام کی شخصیت بالکل بھی اتنی اچھی نہیں ہے، جتنی کہ لگتی ہے۔ اور نہ ہی یہ مزاج کا پیارا بندہ ہے۔ اس کی ایسی بہت سی گندی عادتیں بھی ہیں۔ جو آپ کو ابھی تک معلوم نہیں ہونگیں۔ آپ کو آخر "اس میں کیا پسند آیا ہے؟

URDU NOVEL BANK

ادھر اپنے دل کی گہرائی سے وہ شیث کی باتوں سے مکمل سمت تھی۔ لیکن اس کے باوجود بھی اس نے اپنا مان سلامت رکھا تھا۔ سرگوشی میں ایسے بولی، جیسے سحرزدہ سی ہو۔ ان سب باتوں کے باوجود بھی مجھے۔۔۔ اس سے پیار ہو گیا ہے۔۔۔ مجھے اس کی "خامیاں بھی خوبیاں دیکھتی ہیں۔ اس کے نسبت مجھے بظاہر شریف دکھائی دینے والے لوگوں سے ان سیکورٹی سی محسوس ہوتی ہے۔ میں صرف، شہرام کی خوبیوں کی دلدادہ ہوں۔" دھیمے لہجے میں کہتی وہ شہرام کو متاثر کرنے میں لگی ہوئی تھی۔

اس کی لفاظی پر

شہرام کے ہونٹ سختی سے آپس میں باہم پیوست ہو گئے۔ اس لڑکی کو بالکل بھی بولتے ہوئے یہ پتا نہیں چلتا کہ کوئی غیر مرد بھی وہاں موجود ہے۔ بحر حال وہ تنہا نہیں تھے۔ تیسرا فرد موجود تھا۔ جو کہ آفرین کے لیئے قطعاً غیر تھا۔ جس کے سامنے اس قدر بے شرمی سے اپنے احساسات بیان کرنا شہرام کو سخت کوفت میں مبتلا کر گیا تھا۔ اس نے نظر پھیر کر شیث کو تذبذب سے دیکھا تھا۔

URDU NOVEL BANK

شہرام کے اس طرح دیکھنے پر شیث کو عجیب محسوس ہوا۔ ابرو اچکا کرنا سمجھی سے اسے دیکھا۔

میرے خیال سے مجھے تم دونوں کے بیچ میں نہیں ہونا چاہئے تھا۔ رائیٹ؟ "اس نے "مسخرے پن سے منہ بنایا۔

www.urdu-novel-bank.com
visit for more novels:

اس کے مسخرے پن پر شہرام نے ہونٹ سکڑے اور نفی میں سر ہلا کر انکسور کر کے دھیان ڈرائیونگ پر لگانا ہی بھتر سمجھا۔

لیکن آفرین جلدی سے بول پڑی۔

نہیں۔۔ نہیں۔ آپ تو بھت ہی ہنس نکھ سے ہیں شیث بھائی، آپ کی موجودگی مجھے "رلیکسڈ فیل کروا رہی۔ "وہ جلد بازی میں الٹا بول گئی۔ جس پر شہرام نے چونک کر آئیے سے اسے گھورا۔ تو وہ دانتوں تلے لب دبا گئی۔

تمہاری بات کا مطلب ہے جب تم میرے ساتھ تنہا ہوتی ہو تو رلیکسڈ نہیں ہوتی؟ "شہرام کو اس کا جملہ ہضم نہیں ہو رہا تھا۔ "

URDU NOVEL BANK

آفرین یکدم سیٹ پر سیدھی ہو کر بیٹھی۔ "کیا ایسا ہونا ممکن نہیں؟ جب آپ اپنے پسندیدہ شخص سے ملتے ہیں، تو آپ کو لگتا ہے، جیسے آپ کا دل زور زور سے دھڑک اٹھا ہے اور آپ۔۔۔ سچ میں بس ہار گئے ہیں۔" وہ پھر سے بے تکی ہانکنے لگی۔ اس کی بات پر شہرام کا دل کیا اپنا سر اسٹنگ سے ٹکرا دے۔ یا اس آفرین کا۔

لیکن اس کی اسٹنگ وھیل کو بجاتی تیزی سے متحرک انگلیاں اس کی اندرونی حالت کی چغلی کھا رہی تھیں۔

جب کہ دوسری سائیڈ پر بیٹھے شیٹ کی حالت آفرین کی فلرٹی گفتگو پر متاثر ہونے کے ساتھ جیلسی بھی ہو رہی تھی۔ وہ شہرام سے جیلسی محسوس کر رہا تھا۔ وہ کبھی اپنی زندگی میں ایسی لڑکی سے نہیں ملا تھا جو اپنی محبت کو لفظوں سے یوں اعلانیہ ظاہر کرے۔

آفرین بھی اب خاموش ہو کر اپنے سیل فون سے کھیلنے لگی۔

جب اچانک ہی رمشانے اسے دو وڈیوز بھیجی۔

URDU NOVEL BANK

رمشا اکثر اس سے مستی بھرے اور فنی وڈیو کلپز شیئر کرتی تھی۔ آفرین اس وقت بھی ایسا ہی سمجھی کہ کوئی فنی وڈیو کلپ ہوگی۔ تبھی اس نے بنا سوچے سمجھے سیدھا وڈیوز پر کلک کر دیا۔

اس سے پہلے کہ وہ کوئی رد عمل دکھا سکتی۔
 ایک زوردار آواز گونجی تھی، جس نے کار کی خاموشی کو ہی نہیں، بلکہ آگے بیٹھے دو مضبوط مردوں کے دل بھی لرزا دیئے۔

کیونکہ وڈیو اوپن ہوتے ہی ایک مصالحہ دار سین ظاہر ہوا تھا۔
 وہ تو دنگ رہ گئی۔ کاٹو تو جیسے لہو نہ ہو۔ اسے رمشا سے بالکل بھی ایسی حرکت کی امید نہیں تھی۔ کانپ کر جلدی سے اسے نے موبائل ہی بند کر دیا۔ دل دھڑ دھڑ کر رہا تھا۔ پیشانی پر پسینہ آگیا۔ جبکہ گاڑی پہلے سے ہی اس آواز کی وجہ سے رُک گئی تھی۔ اب دونوں گردن موڑے اسے تعجب سے گھور رہے تھے۔ وڈیو گوکہ انہیں نظر نہیں آئی۔۔ لیکن رومینٹک آوازوں سے وہ اچھی طرح سمجھ چکے تھے کہ وڈیو کیسی تھی؟

URDU NOVEL BANK

اس وقت آفرین کا دل شرمندگی سے ڈوب مرنے کو کر رہا تھا۔ یا۔۔۔ کاش وہ کھرکی سے اچھلانگ لگا سکتی

اوہ۔۔۔۔ لیٹ می ایکسپلین پلیزز۔ میں تو۔۔۔ میں تو آن لائن ا۔۔۔ ایک کتاب پڑھ رہی تھی۔ جب اچا۔۔۔ نک سے۔۔۔ یہ ظاہر ہوئی۔ "وہ ہچکچائی تھی۔

اس کی شرمندگی دیکھ کر شیث نے اپنی ناک کی نوک کھجائی۔ "کوئی بات نہیں۔ بھابھی۔ میں بھی گھر پر چھپ کر، ایسی وڈیوز دیکھ لیتا ہوں۔ مجھے پتا نہیں تھا کہ ہم دونوں کی ہابیز ملتی جلتی ہونگیں۔" شیث کی بات پر آفرین تو اپنی جگہ پر دنگ رہ گئی۔۔۔ یہ وہ اسے کیا سمجھ رہا تھا؟ اس کا مطلب وہ اسے تسلی بلکل نہیں دے رہا تھا۔

"میں تمہیں پھر سے تنبیہ کرتا ہوں، آئندہ ایسی گندی چیزیں دیکھنے سے پرہیز کرنا۔" شہرام نے اپنے سخت تاثرات پر بمشکل قابو پا کر اسے جھڑکا۔

URDU NOVEL BANK

شہرام کو رہ رہ کر شدید تاؤ آ رہا تھا، کہ آفرین کتنی بے شرم تھی! یہ بات اسے تپانے کو کافی تھی۔ کہ وہ ایسی وڈیوز دیکھ رہی تھی۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کیا کر جائے۔ کچھ دیر پہلے کے میٹھے میٹھے احساس پر گویا برف پڑ گئی تھی۔

www.urdu-novel-bank.com
Visit for more novels:

یار، کول ڈائون۔ اگر اسے دوسرے نقطہء نظر سے دیکھو تو۔۔۔ یہ ایک طرح سے سیکھنے کا ذریعہ ہی ہے۔ شاید بھابھی یہ تمہارے اور اپنے رشتے کو بڑھانے کے لئے سیکھ رہی ہوں۔ "شیث نے جیسے اس کا غصہ کم کرنے کے لئے دلیل دی۔ ساتھ ہی آفرین کی گلٹ کو بھی مٹانا چاہا۔

اور اس کی بات پر آفرین نے جلدی جلدی گردن ہلائی۔ جیسے وہ بھی شیث ابراہیم کی بات پر ایگری ہو۔ وہ شہرام کے غصہ سے اندر ہی ڈر گئی تھی۔

ہمارے رشتے میں ایسی کسی چیز کی گنجائش نہیں شیث، اس کو ایسی وڈیوز دیکھنے کی "ضرورت بالکل نہیں۔

شہرام نے دھیمے لہجے میں کہا۔ اس کے باوجود اس کا خفا خفا سا انداز اس کی اندرونی بے چینی کی عکاسی کر رہا تھا۔ اگر ایسا کچھ ہوتا بھی تب بھی وہ خود پر کنٹرول رکھنا جانتا تھا۔

جب کہ آفرین کی سوچ اس کے برعکس تھی۔ اس کے الفاظ نے سچ میں اس کا دل دکھایا تھا۔ یہ سوچ کر کہ وہ اس کے طرف ملتفت نہیں ہے۔ وہ مایوسی سے سر جھکا کر رہ گئی۔ کسی کو زبردستی خود سے باندھنے لگو، تو وہ رسی چھڑا کر دور بھاگنے لگتا ہے۔ اسی لیے اگر رشتے کو مضبوط کرنا ہے تو لگے کو آزاد چھوڑ دیں۔ اگر نبھانا ہوگا تو مڑ کر آئے گا۔ نہیں تو پیٹھ پھیر کر چلا جائے گا۔ آفرین کو بھی اپنے رشتے میں اسپیس دینے کی ضرورت تھی۔ لیکن اس کے سر پر تو بس جلد از جلد، ایزد کی مامی بننے کا بھوت سوار تھا۔ وہ ایسی نفیس باتیں کہاں سے سیکھتی؟

شیث آفرین کو ہمدردی سے دیکھنے لگا۔ اس قدر بد قسمت اور غیر رومینٹک شخص تھا۔ جو اس قدر پیاری رفیقہ حیات کے ہوتے ہوئے بھی اس سے بیزاری دکھا رہا تھا۔ کچھ لوگ اتنا خوبصورت اور وفادار جیون ساتھی واقعی بھی ڈیزرو نہیں کرتے۔ وہ شہرام کو خاموشی سے دیکھے گیا۔ جو بیزار سا گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا۔

.....

ایک گھنٹے بعد کار ایک جھٹکے سے رک گئی

آفرین نے سر اٹھا کر صرف یہ جاننا چاہا کہ وہ کہاں آئے ہیں؟ سامنے کی عمارت دیکھ کر وہ حیران رہ گئی۔ جہاں میلبورن کے مہنگے ترین پارلر کی عمارت سر اٹھائے کھڑی تھی۔ یہ وہ جگہ تھی، جہاں لوگ صرف ذاتی جان پہچان کے سبب ہی جاسکتے تھے۔ جہاں اپائنٹمنٹ بھی ایک ماہ پہلے سے لینا پڑتا تھا۔ تو۔۔۔ شہرام اسے یہاں کیوں لایا ہے؟ حالانکہ وہ اس سے پہلے کبھی اتفاقاً بھی نہیں آئی تھی۔ لیکن اتنا ضرور جانتی تھی کہ یہ بیوٹی اسپاٹ صرف اونچی کلاس کے لوگوں کے لیے ہی مختص ہے۔ عام آدمی بنا اپائنٹمنٹ کے نہیں جاسکتا۔

شہرام نے اس کے طرف گردن گھمائی۔ "جاؤ۔۔ جاکر پہلے اپنا میک اپ کرواؤ۔ میں کچھ دیر بعد پک کروں گا۔ ابھی ایک جگہ جانا ہے۔"

URDU NOVEL BANK

ہیں۔۔۔؟" آفرین تو دنگ رہ گئی۔ "شانی۔۔۔ تم کو میلبرین آئے زیادہ وقت نہیں" ہوا۔ اسی لیے تم نہیں جانتے کہ یہ اسپاٹ عام آدمی کو بنا بکنگ کے اندر آنے نہیں دیتا۔ بھلی آپ کتنے بھی امیر کیوں نہ ہو۔ اس کے لئے ایک ماہ ایڈوانس اپائنٹمنٹ لینی پڑتی ہے۔" وہ معصومیت سے ہاتھ ملا کر بولی۔

www.urdu-novel-bank.com
visit for more novels:

شانی۔۔۔؟" ہاھا۔۔۔ "شیث تو اس قدر پیار سے شہرام کا نام لینے پر اپنا قہقہہ نہ روک" سکا۔ کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ جس پر شہرام نے دانت پیس کر اسے قتل کر دینے والی گھوری دی۔

اس پر یکدم سے اس نے اپنے قہقہے کا گلا گھونٹا۔ اور تاثرات سنجیدہ کر لیے۔ پھر جلدی سے تصحیح کی۔ "ہم کو بکنگ کروانے کی ضرورت نہیں پڑتی بھابھی۔ آپ بے فکر ہو کر اوپر چلی جائیں۔ میں نے باس کو بتا دیا ہے۔"

URDU NOVEL BANK

اوووہ۔ "آفرین نے دل ہی دل میں مطمئن ہو کر گھری سانس لی۔ کوئی شک نہیں تھا" کہ شیث ابراہیم میلبورین کا مشہور اور امیر شخص تھا لازماً اس کے اختیارات کا دائرہ وسیع تو ہونا ہی تھا۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

وہ جیسے سیڑھیاں چڑھ کر اوپر آئی۔ اسٹوڈیو کی مالکہ نے دروازے پر خود اس کا استقبال کیا۔ اور اسے مسکرا کر ساتھ لیتی میک اپ روم میں لائی۔ اسے آفرین کا پرسنل میک اپ کرنے کا آرڈر تھا۔

ایک گھنٹے بعد شہرام واپس آگیا۔ لیکن آفرین کی تیاری ابھی نامکمل تھی۔ تبھی وہ انتظار کرنے کے لئے ویٹنگ ایریا میں پڑے کوچ پر بیٹھ گیا۔ کچھ دیر بعد ہی وی آئی پی روم کا دروازہ کھلا۔ اور آفرین چلتی ہوئی باہر آئی۔

آفرین نے پیروں کو چھوتا سی گرین ڈریس پہنا ہوا تھا۔ جس میں نیچے تک ہیروں سے ایمبراڈری کی گئی تھی۔ نہ فقط لباس کافی چمکدار تھا، بلکہ اس نے آفرین کی شخصیت کو بھی نکھار دیا تھا۔ اس کے خوبصورت چمکیلے بال لہریدار بنا کر آگے کو پھیلائے گئے تھے۔

URDU NOVEL BANK

وہ اس وقت 90 کی دہائی کی خوبصورت، اور دلکش دوشیزہ لگ رہی تھی۔ جو اس اکیسویں صدی میں فلم کے پردے سے نکل کر ظاہر ہوئی ہو۔

شہرام بے اختیار اٹھ کھڑا ہوا، اس کی آنکھیں کسی ان جانے احساس کے تحت لو دینے لگیں۔ وہ کافی وقت سے اس کی خوبصورتی سے اچھی طرح آگاہ تھا۔ اونچے طبقات کی عام عورتوں کی طرح وہ کبھی کسی پلاسٹک سرجری سے نہیں گزری تھی۔ اس کا حسن بے داغ تھا۔ وہ بنا میک اپ کے بھی اتنی ہی خوبصورت لگتی تھی۔ جتنی کہ میک اپ میں۔

شانی ی ی، کیا میں پیاری لگ رہی ہوں؟ "آفرین نے اس کی نظر کی محویت کو نوٹ کر کے، معصومیت سے آنکھیں پٹ پٹا کر پوچھا۔

وہ اس کے واقعی بھی چھکے چھڑا رہی تھی۔ شہرام نے لب بھینچ کر خود پر قابو پایا۔ جب کہ آفرین کے ہونٹ جیت جانے کی خوشی سے مسکراہٹ میں ڈھلے تھے۔

وہ اس امید پر اس کے طرف سہج سہج کر قدم بڑھانے لگی کہ ہوسکتا ہے وہ اس سے اب نظر ہٹا لے۔

URDU NOVEL BANK

شہرام لب بھیجنے خاموش کھڑا رہا نظر بالکل بھی نہیں ہٹائی۔ آفرین اس کی نظروں سے وہ شرماسی گئی۔ اس نے ادائے دلبرانہ سے اس کے سینے پر ہاتھ رکھا۔
 "اوں۔۔۔ ہوں ں۔ کیا دیکھ رہے ہو شانی می می؟"

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

اس کی دھیمی اور دلفریب آواز سے متاثر ہو کر شہرام کا دل کیا اسے بانہوں میں کھینچ کر بھر لے۔ قریب تھا کہ وہ ایسا گرگزتا۔ لیکن۔۔۔ خوش قسمتی سے اس نے خود پر قابو پالیا۔ اپنا "لہجہ سخت بنا کر بولا۔ "جاؤ اور بدل کر آؤ۔"

کیوں؟ "آفرین اس کے بدل جانے پر سخت پریشان ہوئی تھی۔"

یہ لباس بہت بھرکیلا ہے۔ مجھے یہ پسند نہیں آیا ہے۔ بدل کر آؤ۔ "حکم سناتا، وہ پلٹا"
 اور اس کے بعد فوراً نیچے چلا گیا۔

URDU NOVEL BANK

غصے میں، آفرین نے محسوس کیا کہ اس کے سر میں جیسے ایٹم بم پھٹ رہا ہو۔ پہلے اس کی نظروں سے اس نے خوش فہم ہو کر یہ تاثر لیا تھا کہ وہ اب یقیناً اس کے طرف ملتفت ہو رہا ہے۔ لیکن۔۔۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

اس کے پاس موجود اسٹوڈیو کی مینجر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "مس آفرین، مسٹر سُوری آپ کا بہت خیال رکھتے ہیں۔"

آفرین نے بے یقینی سے آنکھیں پھیلائیں اور اسٹوڈیو مینیجر کے طرف دیکھا۔ اس کی آنکھوں میں نمی کے ساتھ، بے اعتباری کا احساس جھلک رہا تھا۔

آپ کو پتا ہے، ایک مرد واقعی میں کسی عورت کی پرواہ تب کرتا ہے، جب وہ اس پر اپنا "حق ملکیت" سمجھتا ہو۔ وہ بالکل بھی نہیں چاہے گا کہ اس کی عورت ایسا کوئی اشتعال انگیز لباس پہنے۔ جس سے دوسرے مرد متوجہ ہوں۔ اس کو اس طرح کے لباس میں دیکھنے کا حق صرف اسی کا ہے۔ کسی غیر کو نہیں۔ وہ نہیں چاہے گا اس کی ملکیت میں

URDU NOVEL BANK

آئی ہوئی عورت کو دوسرے بھی اس نظر سے دیکھیں۔ جس طرح سے دیکھنے کا حق صرف "اس کا ہے۔"

اسٹوڈیو مینیجر نے مسکرائی۔ "یہاں برسوں سے کام کرنے کے بعد، میں لاتعداد مردوں سے ملی ہوں۔ تبھی میں کردار کو اچھی طرح جج کر سکتی ہوں۔"

اس کی باتیں سن کر آفرین کے دل میں امید کا شعلہ سا بھڑکا تھا۔ کیا واقعی۔۔۔ شہرام نہیں چاہتا تھا کہ دوسرے لوگ اسے اس طرح کے بھڑکتے لباس میں دیکھیں؟

"ایسا واقعی بھی ممکن تھا؟"

آفرین کی سوچ بدلی تو ایک پیاری سی دل میں گدگدی سی ہونے لگی۔ چہرہ مسرت سے چمکنے لگا۔

پھر اس نے ایک سفید رنگ کی خوبصورت اور پروقار پیروں کو چھوتی ہوئی میکسی پہن لی۔ جس نے اس کی دودھیا رنگت پر رَج کر نکھار پیدا کر دیا۔ وہ بچ رہی تھی۔ پیروں جیسا حُسن رکھنے والی آفرین آج سفید لباس میں بجلیاں گرانے کو تیار تھی۔ لیکن اسے تو بس ایک ہی دل کو ہرانا تھا۔ ایک ہی شخص کو فتح کرنا تھا۔ ایک ہی کے دل پر راج کرنا تھا۔ اسے بس اس کی پرواہ تھی۔

وہ میکسی کو دھیرے سے ہاتھ سے اٹھائے باہر آئی۔ غیر متوقع طور پر شہرام سُوری سیڑھیوں کی ریلنگ سے ٹیک لگائے سگریٹ کے کش پہ کش لگائے جا رہا تھا۔ اس کی پیشانی پر تفکرات کے جالے تھے۔ اور چہرے پر الجھن صاف نظر آرہی تھی۔

آفرین نے اس سے پہلے کبھی اسے سگریٹ پیتے نہیں دیکھا تھا۔ لیکن یہ الگ بات کہ اس کا سگریٹ پینا اسے بالکل بھی برا نہیں لگا۔ بلکہ اسے یہ بھی اس کی 'خوبی' لگ رہی تھی۔ وہ بے اختیار اپنی سوچوں سے چونکی۔ 'خوبی؟' تو کیا وہ اس سے واقعی بھی محبت کر بیٹھی ہے؟ اسے سچ میں دل دے بیٹھی ہے؟ اکوئی کسی کو اس قدر پیارا تب ہی لگتا ہے

URDU NOVEL BANK

جب آپ اس سے محبت کرتے ہوں۔ اور محبت کرنے والوں کو کسی کی خوبیوں یا خامیوں سے مطلب نہیں ہوتا۔ محبت ان سب چیزوں سے ماورا ہوتی ہے۔ محبت کو بس وہ ایک شخص ہی چاہیئے ہوتا۔ وہی ایک شخص جو اس کی پوری زندگی بن چکا ہوتا ہے۔ جس سے روح کا رشتہ بندھ چکا ہوتا ہے۔ جس کو دیکھ کر بس سانس کی ردھم چلتی ہے۔ وہی ایک شخص۔

وہ آہستہ آہستہ میکسی اٹھاتی، خود کو الجھ کر گرنے سے بچاتی اس کے پاس آئی۔
شانی ی، کیا یہ ڈیس ٹھیک ہے؟ "دھیرے سے اس کی آستین کھینچی۔"

شہرام بے اختیار اس کی رسیلی آواز پر مڑا۔ سگریٹ اس کی انگلیوں سے گر گیا۔ نظروں کا ارتکاز اس کا مکمل وجود تھا۔ نگاہیں چہرے کے خوبصورت نقوش سے ہوتی ہوئی اس کے سفید پریوں جیسے لباس میں اٹک گئیں۔ تھم گئیں۔۔۔ وہ اسے پہلے سے زیادہ حسین لگی۔ یہ لباس اس پر پہلے سے زیادہ سج رہا تھا۔ شہرام کا دل خوبصورت احساسات سے بھر گیا۔ وہیں

اب اسے باہر لانے پر افسوس ہونے لگا۔ اب اس کا دل چاہ رہا تھا، اسے ساری دنیا سے چھپا کر رکھ لے۔

چلو۔۔۔ "شہرام نے سگریٹ کی ڈبی واپس پیٹ کی جیب میں ڈالی، اور سیڑھیاں اترنے" لگا۔

بیچھے سے اپنا ڈریس انگلیوں میں اٹھاتی آفرین نے بھی اس کے قدم سے قدم ملائے۔ شہرام نے بے اختیار گردن موڑ کر اس کو ڈریس پکڑے چلتے دیکھا۔ جو ابجھنے سے بچنے کے لئے کچھ پریشان سی تھی۔ وہ قریب آیا۔ اور بنا اس کے سمجھنے سے پہلے دونوں بازوؤں میں اٹھالیا۔ آفرین تو دھک سی رہ گئی یہ اس کی توقع سے زیادہ تھا۔۔۔ بھت زیادہ۔۔۔ وہ لاشعوری طور پر اس کی گردن میں بازو ڈال گئی۔ نظریں اس کی خوبصورت شیوڈ ٹھوڑی پر جم گئیں۔ وہ اس کی خوبصورتی دیکھ کر بن پیئے بہک رہی تھی۔ اتنی قربت سے، اور مردانہ خوشبو سے، شرم سے اس کے رخسار دھک اٹھے تھے۔ شہرام نے یہ منظر دلچسپی سے دیکھا۔ اور مسکراتا اسے یونہی اٹھائے سیڑھیاں اترنے لگا۔

URDU NOVEL BANK

تم نے مجھے وہ ایکوا ڈریس کیوں نہیں پہننے دیا؟ "یونہی اس کے بازوؤں میں آفرین" نے ادا سے کہا۔ "اسی لیئے کہ تم نہیں چاہتے تھے کہ میں وہ بھرکیلا لباس پہنوں۔ تم مجھ سے محبت کرتے ہونا، تمہیں میرا خیال ہے۔؟" دھیمے لہجے میں مان سا تھا۔ ایک امید سی تھی۔

www.urdu-novel-bank.com
Visit for more novels:

لیکن دوسرے طرف ایک جامد خاموشی سی طاری ہو گئی تھی۔ شہرام نے اپنا سر جھکا کر اپنی گھری آنکھوں سے اس کی چمکتی آنکھوں میں جھانکا۔ اور "ہولے سے مسکرا دیا۔" تم دن میں ہی بن پیسے بہک گئی ہو کیا۔ ہممم؟

آفرین نے دانتوں تلے زبان داب لی۔ شاید وہ اسے دیکھ کر واقعی بھی بہک گئی تھی۔

سیڑھیاں اتر کر وہ اسے سیدھا گاڑی کی پچھلی سیٹ پر بٹھا گیا۔ ان سب باتوں کے باوجود تکنیکی طور پر تم میری 'بیوی' ہو۔ میں بالکل نہیں چاہوں گا کہ تم ایسا بے حیائی والا لباس پہن کر میرا لوگوں میں مذاق بنواؤ۔ "اس نے طنز سے مسکراتے اسے دیکھا۔

URDU NOVEL BANK

اس کے جملوں پر آفرین کے چہرے کا رنگ سفید پڑ گیا۔ کچھ دیر پہلے کے احساسات پر برف پڑ گئی۔ چہرے کی چمک مانند پڑ گئی تھی۔ اس کا دل بالکل نہیں چاہا کہ اس بات پر اس سے بحث کرے۔ وہ خاموش رہ گئی۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

گاڑی ابراہیم مینشن کے وسیع، و عریض کار پارکنگ میں رکی۔ جہاں شہر کے امیر طبقات کی قیمتی گاڑیاں پارک تھیں۔

آفرین وہاں پر جعفر یزدانی اور ایزد کی گاڑیاں نہ دیکھ کر کچھ مایوس ہوئی۔ وہ چاہ رہی تھی۔ ایزد اس کو اپنے ماموں کے ساتھ ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر آتا دیکھے۔ لیکن اس کی معصوم خواہش پوری نہیں ہوئی تھی۔

وہ شہرام کے بازو میں بازو ڈالے انٹرنس کے طرف بڑھی۔

URDU NOVEL BANK

جیجی شہرام کی گرم سانسیں اس کا گال جھلسانے لگیں۔ کانوں میں سرگوشی سی ابھری۔ "لوگوں میں ایسا ظاہر کرنا جیسے تم میری گرل فرینڈ ہو۔ یاد رکھنا یہ بات۔" ساتھ ہی تنبیہی گھوری دے کر یاد دہانی کروائی گئی۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

آفرین کی آنکھیں اتنی سی بات پر بھی چمک اٹھیں۔ جب دوسرے ہی پل شہرام کی اس کے کان میں گھمبیر آواز ابھری۔ "زیادہ خوش فہم مت ہو۔ میں نہیں چاہتا، دادا ابراہیم" مجھ پر شادی کے لئے زور بھرے۔

تو اس معاملے میں وہ فقط ایک 'ڈھال' تھی؟ وہ لاجواب سی ہو گئی۔ کوئی تعجب کی بات نہیں تھی کہ وہ اسے زندگی میں پہلی بار اپنے ساتھ باہر لایا تھا۔

ٹھیک ہے۔۔۔ میں تمہاری ہر مشکل سے بچنے میں مدد کروں گی۔ قطع نظر اس کے کہ۔۔۔۔۔ اس سے پہلے کہ وہ اپنی پرفارمنس پوری کرتی۔ ایک لڑکی سرخ رنگ کا بھڑکتا گاؤں پہنے تفخرانہ چال چلتی مسکراتی ہوئی شہرام کے طرف آئی۔

URDU NOVEL BANK

"اوہ شامی، کتنے عرصے کے بعد آپ کو دیکھ رہی ہوں۔"

شامی۔۔؟ آفرین تو اس قدر بے تکلفی سے اندازِ مخاطب پر حیران رہ گئی۔ وہ زیادہ دیر اپنے چہرے پر مصنوعی مسکراہٹ سجانہ سکی۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

یہ لڑکی ابراہیم خاندان کی چھوٹی پرنس عدیلا ابراہیم تھی۔ ابراہیم مینشن کے وارث شیث ابراہیم کی چھوٹی بہن۔

آفرین نے اسے ایک بار کسی دعوت میں دور سے دیکھ رکھا تھا۔

اس کے اس قدر کھلے کھلے پیار کے اظہار پر آفرین چونک اٹھی۔ اسے لگا کوئی دوسری عورت اس کے مد مقابل آگئی ہو۔

شامی، اماں بی کیسی ہیں؟ کتنا عرصہ ہو گیا ہے میں نے ان کو نہیں دیکھا۔ مجھے اماں بی کی بھت یاد آتی ہے۔ "وہ ایک ادا سے مسکرا کر بولی۔

وہ ٹھیک ہیں۔ "شہرام نے بنا اسے دیکھے لاپرواہی سے کہا۔"

اس پر عدیلا نے منہ بنایا۔

شامی، کتنی مضحکہ خیز بات ہے۔ آپ اتنے عرصہ سے میلبرن میں موجود ہیں لیکن "کبھی مجھ سے ملنے کی کوشش نہیں کی۔ کیا آپ کو یاد ہے آپ نے میری وائٹن کی پرفارمنس دیکھنے کا وعدہ کیا تھا؟ لیکن آج تک اپنا وعدہ نہیں نبھایا۔" یہ کہتے ہی ایک ادا سے مصنوعی غصے سے اسے گھورا۔

آفرین کو حسد نے حصار میں لے لیا۔ وہ اندر سے بھڑ بھڑ جلنے لگی۔ دل ہی دل میں اس کی اداؤں پر دانت پیستی رہی۔ وہ بھی ساتھ کھڑی تھی۔ لیکن اس نخریلی حسینہ نے جیسے اسے ان دیکھا وجود سمجھ لیا تھا۔

کف۔۔۔ کف۔ شرام، کیا تم اس کا مجھ سے تعارف نہیں کرواؤ گے؟ کیا یہ۔۔۔؟"

آفرین نے بے اختیار کھانس کر اپنی موجودگی کا احساس دلایا۔

پھر شرام کا بازو پیار سے اور حق سے تھام کر مسکرا کر ایک ادا سے اس نخریلی حسینہ کو دیکھا۔

URDU NOVEL BANK

شہرام آفرین کے لہجے میں جلن محسوس کر کے دل میں مسکرا دیا۔

"یہ شہیت ابراہیم کی چھوٹی بہن ہے۔ عدیلا ابراہیم۔"

یہ کون ہے اور اس طرح حق سے آپ سے کیوں بات کر رہی ہے؟ "عدیلا ابراہیم کے" چہرے پر آفرین کے لئے تحقیر تھی۔

ہائے۔ مس عدیلا ابراہیم۔ میں ان کی دوست ہوں۔ آج سے پہلے، آپ نے مجھے یقیناً" نہیں دیکھا ہوگا۔ لیکن۔۔ میرا نام ضرور سنا ہوگا۔ میں آفرین یزدانی ہوں میلبورن کی سب سے حسین لڑکی۔ "آفرین نے اپنے گلابی لپ گلو سے سب سے خوبصورت ہونٹ ایک ادا سے سکڑتے ہوئے اس نخریلی حسینہ کو مسکراتی نظروں سے دیکھا۔

اس کے شیم لیس ریمارکس پر شہرام بس دانت پیس کر رہ گیا۔ یہ عورت نہ جگہ دیکھتی ہے اور نہ موقع جو کے اس طرح کے تعارف کے لیئے بالکل بھی موزوں نہیں تھا۔

URDU NOVEL BANK

اوه۔۔۔۔۔"عدیلا ابراہیم کی آنکھیں حیرت اور طنز سے پھیل گئیں۔"

معاف کرنا۔۔۔ میں نے خوبصورت عورتوں میں تو تمہارا نام نہیں سنا، البتہ۔۔۔ حال ہی میں، جعفر یزدانی کی بیٹی "آفرین یزدانی" کی حماقت کا ضرور سنا ہے۔

یہ کہہ کر اسے حقارت سے نیچے سے اوپر تک دیکھا۔

www.urdu-novelbank.com
visit for more novels:

تو تم ہو وہ۔۔۔؟ جس نے اپنی سالوں کے بعد، ملی بہن جوشاید۔۔۔ بچپن میں اغوا ہوئی تھی، سے حسد کی وجہ سے اس کام پوری کیا تھا۔ جس بناء پر انکل یزدانی نے تمہیں گھر سے نکال دیا۔ ہے نا؟" پھر شہرام کو تعجب سے دیکھا۔

"مجھے تو حیرت ہے شامی کی اس ٹائیپ کی دوست ہو سکتی ہے؟"

اس کے حقارت آمیز جملوں سے آفرین کو لگا جیسے کسی نے شیشے کے ٹکڑے سے اس کا دل چیر دیا ہو۔ اس کا رنگ پھیکا پڑ گیا۔ آنکھوں کی چمک مدھم ہو گئی۔ اس نے سر جھکا دیا۔ اس کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔ جس سے اس لڑکی کا منہ بند کر سکتی۔

"عدی۔۔۔" شہرام نے تنبیہی گھوری دی۔ "سوچ سمجھ کر بولا کرو۔ یہ میری دوست ہے۔"

URDU NOVEL BANK

ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟ "عدیلا کا رنگ فق ہو گیا۔ اس کے ہونٹ پھڑپھڑائے۔" یہ عورت "شہرام کی دوستی کے فریم میں فٹ نہیں بیٹھتی تھی۔ وہ صرف خود کو ہی اس مسند کا حقدار (سمجھ رہی تھی۔

"یہ --- یہ کسی طرح بھی آپ کے اعلیٰ اسٹیٹس سے میچ نہیں کرتی۔"

www.urdunovelbank.com
Visit for more novels:

کیوں؟ "آفرین نے سر اٹھا کر اسے استفہامیہ انداز سے دیکھا۔ نم آنکھوں میں برقی سی "کوندی تھی۔

میں کیوں اس کے اسٹیٹس سے میل نہیں کھاتی؟ کیا میں خوبصورت نہیں ہوں؟ ہم "دونوں ساتھ کھڑے ایک پرفیکٹ کیل نظر آتے ہیں۔ اور ہمارے فیوچر میں آنے والے بچے بھی ہماری طرح پرفیکٹ دکھائی دیں گے۔ "آفرین نے جیسے اسے جلا دیا۔ عدیلا کے ہونٹ اس بات پر ناگواری سے آپس میں پیوست ہو گئے۔

دونوں کو اس طرح بحث کرتے دیکھ کر شہرام کا سر دکھنے لگا تھا۔ اس نے اپنی پیشانی زور سے مسلی۔ اور دوسرے ہاتھ سے آفرین کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اپنے ساتھ کھینچا۔

URDU NOVEL BANK

عدیلا، تم کو مہمانوں سے اپنا برتاؤ سیکھنا چاہیئے۔ "پھر آفرین کو دیکھ کر کہا۔"

ہمیں دادا کو برتھ ڈے وش کرنا چاہئے، ہم چلتے ہیں۔ "بات ختم کرتے ہی، بنا عدیلا کے"

جواب کا انتظار کیئے وہ آفرین کو کھینچتا آگے بڑھا۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

آفرین نے تاسف سے گال پھلا کر ہوووففف کر کے ہوا منہ سے باہر نکالی۔ پھر سر نفی میں ہلادیا۔ لیکن کوئی بات نہیں کی۔

صحت مند غذا اور پراپر آرام سے اس کے پچکے ہوئے گال اب بھر گئے تھے۔ ان میں سرخی سی جھلکتی تھی۔ جو اسے اور زیادہ کیوٹ بنا رہی تھی۔

شہرام اس کے گال کھینچنے سے خود کو نہ روک سکا۔

عدی ابھی بچی ہے۔ بچپن سے ہی وہ سب کی لاڈلی رہی ہے۔ تم بحث کر کے خود کو"

"اپنے معیار سے نہ گراؤ۔"

اس کی بات پر آفرین کا دل سخت خراب ہوا۔

(کیا مطلب ہے اس بات کا؟ وہ اس لڑکی کی تعریف کر رہا تھا؟)

URDU NOVEL BANK

"ڈونٹ وری، میرا ارادہ بالکل بھی خود کو عدی کے معیار سے گرانہ نہیں تھا۔"

کیا مطلب؟ کیا تم خود کو اس کے معیار سے نہیں گرا رہی تھی؟ "شہرام نے ابرو اٹھا کر" کہا۔

www.urdu-novel-bank.com
Visit for more novels:

جب تم اس سے اتنے قریب رہے ہو تو اسے اپنی گرل فرینڈ کیوں نہیں بنا سکے؟ آفر" آل تم پیار سے اسے "عدی" بلا رہے تھے۔ میں تو صرف۔۔۔ ایک بلی کی کیئر ٹیکر ہوں۔ یا کوئی اور۔۔۔ جسے "آفی" یا "رین" تک نہیں بلایا جاسکتا۔ "وہ نا چاہتے بھی جلن سے شکوہ کر گئی۔

شہرام بس دیکھ کر رہ گیا۔ وہ اس کی جلن صاف محسوس کر رہا تھا۔

تو۔۔۔۔۔ یہ سب اسی لیے تھا۔۔۔ کہ میں نے اسے عدی کہہ کر بلایا اور تمہیں "آفی" نہیں بلایا؟ "اس نے آفرین کے چہرے پر نظریں گاڑ دیں۔"

URDU NOVEL BANK

آف کورس، بلکل نہیں۔ کیا میں تمہیں اتنی چھوٹی سوچ کی لگتی ہوں؟ "وہ مصنوعی" مسکراہٹ سے بات گھما گئی۔

شہرام نے خود کو بلکل بے بس محسوس کیا۔ "دیکھو آفرین۔ عدی، میرے اور شیث کے ساتھ بچپن سے ہی، اس بڑی سی جاگیر میں کھیل کود کر بڑی ہوئی ہے۔ وہ میرے لیے "چھوٹی بہنوں جیسی ہے۔"

آفرین دنگ نظروں سے اسے دیکھے گئی۔
(کیا وہ اسے وضاحت دینے کی کوشش کر رہا تھا؟)

دونوں باتوں کرتے سیڑھیاں چڑھ کر دادا کے کمرے میں پہنچ چکے تھے۔ جو اسے دیکھ کر مسکراتے ہوئے ہاتھ ہلا کر پاس بلا رہے تھے۔

URDU NOVEL BANK

شامی بچے، اتنے عرصے سے میلبورن میں رہتے ہوئے بھی اپنے بوڑھے دادا کی یاد نہیں " "آئی؟ بڑے بے مروت ہو یا۔۔۔ کیا اسی لیئے کہ میں بوڑھا ہو گیا ہوں؟

بلکل بھی نہیں دادا حضور، آپ تو انکل ابراہ (شیٹ کے فادر) سے بھی جوان " ہیں۔ "شہرام نے پیار سے ان کے بوڑھے ہاتھ تھامے۔۔۔ اور گفٹ پیش کیا۔

دادا نے اپنی نظریں آفرین پر فوکس کیں۔

جس پر شہرام نے تعارف کروایا۔

"دادا حضور۔ یہ میری دوست ہے"

اوہ۔۔۔ تو بالآخر تم نے خود ہی اپنا پارٹنر تلاش کر لیا۔"

بڑے دکھ کی بات۔۔۔ ورنہ آج میں تمہاری جوڑی تلاش کرتا۔ یہاں آج میلبورن کی بڑی "بڑی فیملیز آئی ہیں۔

یہ کہتے ہی ہاتھ میں تھاما گفٹ آفرین کے طرف بڑھایا۔

URDU NOVEL BANK

بیٹا۔ تم سے پہلی بار ملا ہوں، تو بوڑھے دادا کے طرف سے یہ گفٹ قبول " "کرو۔ اور۔۔۔ میرے شہرام کا خیال رکھنا۔ اس نے اپنی زندگی میں کوئی خوشی نہیں دیکھی۔

آفرین نے ہچکچا کر شہرام کو دیکھا۔

www.urdu-novel-bank.com
visit for more novels:

(آیا اسے قبول کرے یا نہیں؟)

شہرام نے نظروں سے اسے اشارہ کیا کہ
("قبول کرو")

جس پر، آفرین نے لب بھینچ کر ہلکی مسکراہٹ سے گفٹ تھام لیا۔
شہرام نے اس کے شانوں پر تھپکا۔

"تم لابی میں میرا انتظار کرو، میں آتا ہوں۔"

آفرین نے اثبات میں سر ہلایا اور دادا کو سر خم کر کے مسکرا کر دیکھتی باہر نکل گئی۔
جس جی سیرھیاں اترتے پھر سے عدیلا سے جا ٹکرائی۔

URDU NOVEL BANK

کیا تم جان بوجھ کر یہاں میرا انتظار کر رہی تھی مس عدیلا ابراہیم؟ "آفرین نے اچھنبے" سے پوچھا۔

لیکن۔۔۔ حیرت کی بات، کہ عدیلا ابراہیم کے ہونٹ مسکرا رہے تھے۔
یہ تو بھت اچھا ہوا کہ تم جان گئی۔ اور۔۔۔ مجھے بات گھمانا بالکل پسند نہیں۔ ٹو دا پوائنٹ "بات کروں گی۔"

عدیلا ابراہیم نے تکبرانہ انداز سے ٹھوڑی اٹھائی۔

تمہارے لئے بہتر یہی ہے کہ۔۔۔ شہرام سے دور رہو۔ وہ کوئی چیز نہیں ہے جسے تم "آسانی سے حاصل کر سکو۔"

اچھا!۔ تو کیا ہوگا، اگر میں اس سے دور نہیں ہوئی؟ "آفرین نے ایک ابرو اٹھا کر اس "نک چڑھی حسینہ کو تجسس سے دیکھا۔

لگتا ہے، تم اس میں انٹرسٹڈ ہو لیکن۔۔۔ وہ تم کو چھوٹی بہن کی طرح ہی ٹریٹ کرتا "ہے۔" اس کی بات پر عدیلا اندر سے جل بھن گئی۔

تو کیا ہوا؟ معزز خاندانوں میں شادی سے پہلے اس طرح سے سمجھنا عام بات ہے۔ شہرام کے خاندان میں اسٹیٹس کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ وہ تم جیسی لڑکی کو قبول نہیں کریں گے۔ کیونکہ تم کسی طرح سے بھی ان کے اسٹیٹس سے میچ نہیں کرتی۔ وہ تمہارے ساتھ جسٹ ٹائم پاس کر رہا ہے۔" اس نے اسے اوپر سے نیچے حقارت سے دیکھ کر طنز کیا۔ پھر گردن اٹھا کر چلی گئی۔

آفرین اس کی باتیں سن کر دھک سی رہ گئی تھی۔ اس نے اپنے رشتے کو اس نہج پر بالکل نہیں سوچا تھا کہ اس کے گھر والوں کا کیا رد عمل ہوگا۔ حالانکہ اس کے پاس سب سے بڑا ثبوت نکاح نامہ کی صورت میں موجود تھا۔

ابھی وہ فکرمند سی یہی سوچ رہی تھی کہ رمشا اسے ڈھونڈھتی ہوئی آگئی۔

"اففف یار۔۔ کہاں گم تھی؟ تھکا دیا تم نے۔۔ کب سے ڈھونڈھ رہی تھی۔"

رمشا نے اسے دیکھ کر سکون کی سانس لی۔ وہ اپنے بھائی کے ساتھ آئی تھی۔

آفرین کی طرف سے جواب ناپاکر رمشا نے اسے بازو سے تھام کر ہلکا سا جھنجھوڑا۔

URDU NOVEL BANK

یار۔۔ کہاں گم ہو؟ اور یہ تمہارے چہرے کا رنگ کیوں پھیکا پڑ گیا ہے، عدیلہ نے کچھ کہا " "ہے کیا؟

نہیں۔ اڑاؤ کے۔ رمشا تم کب آئی؟ "آفرین نے چونک کر خود کو سنبھال کر بات بدل گئی۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

یہ شہرام بھائی کے کھانے میں ملانا۔ بھت مشکل سے حاصل کی ہے۔ "رمشا نے اسے " ایک شیشی دی جس میں نشہ آور چیز تھی۔ جو اسے کھانے میں ملانی تھی۔ اگر پینے کی چیز میں نہ ملا سکو تو کھانے کی چیز میں ملا دینا۔ یاد رکھنا کہ اس کا اثر دو گھنٹے " بعد ہوتا ہے۔

اس کا کوئی سائیڈ افیکٹ تو نہیں ہوگا نا؟ "آفرین شیشی ہاتھ میں لیتے جھجھک گئی۔

یار، جب میں کس طریقے سے ہی سہی چیز ہینڈل کر رہی ہوں، تو تم کیوں اتنی پریشان " "ہو رہی ہو؟ کچھ نہیں ہوگا بالکل بھی صحت کو نقصان نہیں ہوگا۔

URDU NOVEL BANK

اگر اسے پتا چل گیا کہ میں نے کھانے میں کچھ ملایا ہے تو۔۔۔ وہ تو مجھ پر بھت غصہ " ہوگا فریا۔ "آفرین اندر ہی اندر سے بھت ڈر رہی تھی۔ شہرام کا رد عمل سوچ کر ہی اس کے رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

وہ کیوں غصہ ہوگا بھلا؟ اگر میں مرد ہوتی نا، جو صبح آنکھ کھلتے ہی اپنے قریب ایک " خوبصورت وجود کو دیکھتی تو یقیناً بھت سکون محسوس کرتی۔ وہ بھی ایک عام مرد ہی ہے۔ اور تم اس کی بیوی ہو۔ کھا نہیں جائے گا تمہیں۔ "رمشا نے اسے آنکھ دکھائی۔

آفرین اس کے الفاظ پر جھوم گئی۔ دل میں کہیں بیٹھی سی گدگدی ہونے لگی۔ تھوڑی دیر بعد ہی شہرام بھی واپس آگیا۔

راستے میں وہ کچھ مہمانوں سے اتفاقاً ٹکرایا تھا جنہوں نے اسے پینے کی آفر کی تھی لیکن 'شہرام مسکرا کر بڑی خوبصورتی سے ان کو منع کر گیا کہ 'وہ محفلوں میں نہیں پیتا۔

یہ سب رمشا دور بیٹھی دیکھ رہی تھی اور سچ میں دانت پیس رہی تھی۔ اس کا منصوبہ کام نہیں کر رہا تھا۔

ڈیم اٹ۔ کاروبار کے لحاظ سے، تمہارا شوہر ایک ایسا سنگی انسان ہے۔ جو مہمانوں کا بھی "احترام نہیں کرتا۔ اس نے اب تک ایک بھی گلاس نہیں پیا۔ کتنا غرور ہے اس آدمی میں، اففف جو لوگ اسے نہیں جانتے وہ سمجھیں گے کہ وہ پاکستان کے سب سے امیر "خاندان سے ہے۔"

آفرین بھی یہی سوچ رہی تھی کہ شہرام کافی مغرور ہے۔ اس کے کردار کو دیکھتے وہ حیران ہو رہی تھی کہ وہ بین الاقوامی کارپوریشن کی مدد کرنے میں کیسے کامیاب ہوا؟ اپنی ظاہری شخصیت کے بنا پر یا اپنے ٹیلنٹ کے بنا پر؟ وہ اس کی کتنی تعریف کرتی؟ یہ شخص دن بدن اپنی صلاحیتوں اور اپنے کردار کی پختگی کے لحاظ سے اسے متاثر کرتا جا رہا تھا۔ ویل۔۔۔۔ اب صرف تم خود کی صلاحیت پر ہی بھروسہ کر سکتی ہو۔ "رمشا نے اسے ہلکا سا آگے دھکیلا۔"

شہرام نے جلدی ہی آفرین کو دیکھ لیا۔ جو خاموش سی اس کے پاس آرہی تھی۔

وہ اس انتظار میں تھی کہ کس طرح شہرام دوسروں سے گھل مل جائے۔ تاکہ وہ آسانی سے اس کے پینے کی چیز میں دوا ملا سکے۔

کیا تم ان لوگوں سے نہیں ملو گے؟ میں فنانشل انڈسٹری کے کئی ٹائیکون دیکھ رہی ہوں۔

وہ اسے ان سے ملنے کے لیے راضی کرنے لگی۔

نہیں۔۔ مجھے ان سے ملنے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ "شہرام نے بے دلی سے کہا۔ اور "خود اسے ساتھ لے کر ایک ٹیبل پر آگیا۔ ایک کرسی کھینچ کر ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر بیٹھ گیا۔

اس کی بات پر آفرین نے آنکھیں موند لیں۔ "کیا تم چاہتے ہو کہ میں تمہارے لیے کچھ "پینے کو لاؤں؟ لگتا ہے یہاں ہر طرح کے مشروبات ہیں۔

اگر تم پینا چاہ رہی تو جاؤ۔ لیکن پھر گھر تمہیں اپنی انہیں ٹانگوں سے چل کر جانا پڑے گا۔ اگر پی کر حواس کھو بیٹھی تو مجھے مت کہنا۔ "شہرام نے گھور کر وارننگ دی۔

URDU NOVEL BANK

اس کی بات پر آفرین ہچکچا کر رہ گئی۔ کیا ہوتا اگر وہ اسے چھوڑ جاتا تو۔۔۔؟
 کچھ دیر خاموش بیٹھے رہنے کے بعد آفرین نے اسے مسکرا کر یوں دیکھا جیسے کچھ یاد آگیا ہو۔
 "اوہ۔۔۔ ہاں۔۔۔ کیا میں تمہارے لیئے کچھ کھانے کو لاؤں؟ تم نے کچھ نہیں کھایا۔"

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

ضرورت نہیں ہے۔ "شہرام نے ٹھپ جواب دیا تھا۔ خود ایک بیرے سے کافی کا لگ"
 لے کر سب بھرنے لگا۔ اسے بالکل بھی دوسری جگہ پر کھانے میں دلچسپی نہیں رہی
 تھی۔ سوائے اس کھانے کے جسے آفرین پکاتی۔
 جس پر آفرین ایک ٹھنڈی سانس بھر کر رہ گئی۔
 کیوں ضرورت نہیں؟ کھانا تو انسان کا ایندھن ہوتا ہے۔"
 اگر تم کھانا نہیں کھانا چاہتے تو میں فروٹ لے آتی ہوں۔ "یہ کہتے ہی اٹھ کر کھانے والی
 ٹیبل پر آگئی۔

اس نے چھپ چھپا کر کانپتے دل سے فروٹ میں دوا ڈال دی۔
 واپس آکر کھانا شہرام کے سامنے ٹیبل پر رکھ دیا۔

پھر ایک پیس اٹھا کر اس کے منہ لے قریب کیا۔

اس طرح کا برا کام وہ زندگی میں پہلی بار کر رہی تھی۔ اسی لئے اندر سے بے سکون بھی ہو رہی تھی۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔ خاص کر جب شہرام کی گہری نظریں اس کے چہرے پر فکس ہوئیں۔

آفرین نے دل ہی دل میں قسم کھالی کہ کچھ بھی ہو جائے وہ شہرام کے ہزار انکار کے باوجود بھی یہ اسے کھلا کر دم لے گی۔

ایک لمحہ بعد، شہرام نے سر جھکا کر اس کے ہاتھ سے پیس کھایا۔ جو آفرین اس کے منہ کے آگے تھامے ہوئے تھی۔

کھلاتی رہو۔ "اس نے تحکمانہ انداز میں کہا۔"

URDU NOVEL BANK

آفرین تو جیسے حیران ہو گئی۔ وہ اس کے ہاتھ سے کھانا چاہ رہا تھا۔ اور نظریں اس کے جاذب نظر چہرے پہ جمی ہوئی تھیں۔ (آں۔۔۔ کیا اس کے اپنے ہاتھ نہیں ہیں؟ جو وہ اسے کھلانے کا حکم دے رہا تھا؟ وہ شش و پنج سے سوچے گئی)۔

اس کے باوجود بھی وہ اسے کھلانے پر مجبور تھی۔ حالانکہ دل دھڑ دھڑ کر رہا تھا۔ آگے کا رد عمل سوچ کر ہی اس کو ٹھنڈے پسینے آرہے تھے۔ وہ خود کو مجرم محسوس کرنے لگی۔ فروٹ ختم ہوتے ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"چلو اب گھر چلیں۔"

ہم اس طرح ہی چلیں؟ "آفرین سے کوئی جواب نہ بن پڑا تو جھجھک کر کہا۔ جس پر "شہرام نے چونک کر اسے عجیب جاںچتی ہوئی نظروں سے دیکھا۔

(کیا مطلب؟)

ابھی صرف آٹھ بجے تھے۔ اگر وہ اتنی جلدی اٹھ کر جاتے تو آفرین کو یقین تھا اس کا پول کھل جائے گا۔

اوہ۔۔۔ ابھی ٹھہرو نا۔ ابھی تو محفل شروع ہوئی ہے۔" دھڑکتے دل کے ساتھ آفرین نے بات سنبھالنی چاہی۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

درحقیقت وہ یہاں ایک کبیس کے سلسلے میں ہی آیا تھا۔ اس بہانے دادا حضور کی سالگرہ بھی اٹینڈ کر لی۔ اسے زیادہ ٹھہرنا وقت کا زیان لگ رہا تھا۔ وہ کسی سے زیادہ گھلتا ملتا تو تھا نہیں اسی لیے شہرام کو یہاں سے چلے جانا ہی بھتر لگا تھا۔

یہ سوچ کر کہ وہ چلنے پر مصر ہے۔ آفرین کے پاس اس کی بات ماننے کے سوا کوئی چارہ نہیں رہا۔

کار میں بیٹھتے ہی آفرین نے وہ تحفہ اس کے جانب بڑھایا۔

URDU NOVEL BANK

یہ اپنے پاس رکھو۔ "شہرام نے دھیمے لہجے میں بنا اس کی طرف دیکھتے کہا۔ اور گاڑی" اسٹارٹ کر دی۔

لیکن۔۔۔ یہ بہت مہنگا ہے۔ میں نہیں سمجھتی کہ یہ مجھے لینا چاہئے۔ "وہ الجھ گئی۔" دل میں اپنی کم مائیگی کا احساس بھی تھا۔

ہمم۔۔۔ یہ صرف تمہارے لیئے مہنگا ہے۔ "شہرام پرسوج انداز میں مسکرایا۔" اس کی مسکراہٹ دیکھ کر آفرین کو ایسا لگا جیسے وہ اس کی غربت کا مذاق اڑا رہا ہو۔ یہ تو وقت وقت کی بات ہوتی ہے۔ کبھی قسمت کا ستارہ عروج پر ہوتا ہے کبھی زوال پر۔ انسان کی وقعت زندگی کی ترازو میں، کبھی اوپر تو کبھی نیچے۔ زندگی اتار چڑھاؤ کا نام ہے۔ جو آج ہے وہ کل نہیں ہوگا۔ جو آج کمتر ہوگا وہ کل کو برتری حاصل کر لیتا ہے۔ یہی زندگی کی چال ہے۔

URDU NOVEL BANK

وہ کچھ نہ کہہ سکی سوائے سر جھکا کر نیچے گود میں رکھے تحفے کو دیکھنے کے۔ ابھی گھر پہنچ کر اسے ایک اور طوفان سے منہ دینا تھا۔

فلیٹ پر پہنچ کر وہ دروازے میں ہی جھجھک کر کھڑی ہو گئی۔ اور شہرام کو دیکھنے لگی جو اپنے کمرے میں لڑکھڑاتے قدموں سے جا رہا تھا۔ ایک ہاتھ سے مسلسل پیشانی سہلائے جا رہا تھا۔

آفرین کو احساس جرم نے لپیٹ میں لے لیا۔ (کیوں کیا اس نے ایسا۔۔ کیوں؟ کاش وہ فریاد کی بات نہ مانتی!!! لیکن اب کیا ہو سکتا تھا۔؟ اففف۔۔۔ سوری شہرام۔ مجھے معاف کر دینا۔ میں آئندہ تمہارے ساتھ ایسا نہیں کروں گی بس آج کی رات مجھے معاف کر دینا)۔

☆☆☆☆

کمرے میں پہنچ کر شہرام نے گرم شاور لیا۔ پھر اسٹیڈی روم میں جا کر وڈیو میٹنگ میں مصروف ہو گیا۔

ابھی میٹنگ کو آدھا گھنٹہ ہی ہوا تھا کہ شہرام کو اپنا پورا وجود جلتا محسوس ہوا۔ جیسے کسی نے اس کے اندر آگ سی جلادی ہو۔ اس نے جلدی سے کوٹ اتارا۔ لیکن گرمی تھی کہ بڑھتی ہی جا رہی تھی۔ وہ کسی طرح بھی پرسکون نہیں ہو رہا تھا۔

URDU NOVEL BANK

"کیا ہوا؟ سر شہرام؟ آپ کا چہرہ جلتا ہوا لگ رہا ہے۔ طبیعت ٹھیک ہے؟"

دوسری طرف سے اس کے ماتحت نے حیرانی سے پوچھا۔ اسے وڈیو میں نظر آتے شہرام کی حالت بالکل ٹھیک نہیں لگی۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

ہممم، میں اچھا نہیں محسوس کر رہا۔ باقی کی میٹنگ کل کریں گے۔ "شہرام نے بے چینی"

سے کمپیوٹر آف کیا اور جلدی باتھ روم کی طرف بھاگا تاکہ ٹھنڈا شاور لے سکے۔

اسے لگا کسی نے اس کے ساتھ شرارت کردی ہے۔

جب کے اس نے کچھ کھایا بھی نہیں تھا۔ مشروب کو بھی ہاتھ نہیں لگایا

تھا۔ پھر۔۔۔۔؟

اسے یاد آیا کہ سوائے آفرین کے اس نے کسی کے ساتھ کچھ نہیں کھایا۔ تو کیا آفرین

۔۔۔؟ اس نے دانت پیسے۔ غصے سے اس کے جسم کی رگیں تن گئیں۔ وہ اس سے اس

طرح کی حرکت کی امید نہیں کر رہا تھا۔ یہ بہت زیادہ تھا۔ بہت زیادہ۔۔

ڈیم اٹ۔ اس کی اتنی ہمت۔۔ "!! اس نے ہاتھ کا مٹکا بنا کر دیوار پر زور سے دے مارا۔"

اس کی حالت دیکھ کر لگ رہا تھا دوا نے اثر کر دکھایا ہے۔

ک۔ کیا ہوا؟۔۔۔ ت۔۔۔ تم کو ک۔۔۔ کیا ہوا ہے؟ "آفرین کے لبوں سے الفاظ ٹوٹ"
ٹوٹ کر ادا ہوئے۔ وہ بھت حد تک ڈر گئی تھی۔ اسے نہیں معلوم تھا کہ نشہ آور چیز کس
قسم کی تھی؟ اور اس کا اثر کیسا ہوتا ہے؟ یہ سب اس کے لیئے نیا تھا۔۔۔ بالکل نیا اور
عجیب بھی۔

URDU NOVEL BANK

تو وہ تم تھی۔۔ جس نے میرے کھانے میں دوا ڈالی؟ "شہرام نے ایک جھٹکے سے" اسے بازو سے کھینچ کر فرش سے گھسیٹ کر اٹھایا۔

آفرین نے خوفزدہ ہو کر آنکھیں میچ لیں۔ آنسو بے اختیار موتیوں کی طرح دونوں طرف سے گال بھگونے لگے۔ اس کا دل جیسے سینے سے باہر نکل رہا تھا۔ اسے بالکل اندازہ نہیں تھا کہ وہ اس قدر جلدی ہوش میں آکر اس سے تفتیش کرے گا۔

م۔۔۔ مجھے نہیں پ۔۔۔ پتا۔۔۔ م۔۔۔ میں نہیں ج۔۔۔ جانتی۔۔۔ تم کک۔۔۔ کیا کہہ رہے ہو؟ "وہ بری طرح گھبرا کر اس کے شکنجے میں پھڑ پھڑانے لگی۔ وہ اسے پوری قوت سے بازو سے جکڑے ہوئے تھا۔

تو۔۔۔ تم اب بھی انکاری ہو۔ ہنہمم؟ "شہرام نے ایک جھٹکے سے اس کا بازو چھوڑ کر" اسی ہاتھ سے، اس کی گردن شکنجے میں لے لی۔ اس کی آنکھوں سے نفرت و حقارت کے شعلے نکل رہے تھے۔ جیسے وہ انہیں شعلوں میں آفرین کو بھی جلا کر بھسم کر دینا چاہ رہا ہو۔

URDU NOVEL BANK

تم۔۔۔ تمہارے سوا اور کسی کو موقعہ نہیں مل سکتا تھا۔ صرف تم ہی۔۔۔ صرف تم ہی" نے کیا ہے۔ "وہ لڑکھڑاتے لہجے میں سرخ چہرے کے ساتھ غرارہا تھا۔

آفرین کا اس کے شکنجے میں تقریباً دم گھٹنے لگا۔ اس نے سوچا ہی نہیں تھا کہ شہرام کا رد عمل اس قدر خوفناک نکلے گا۔ وہ بری طرح ڈر کر اس کے شکنجے میں مچلنے لگی۔ اپنے دونوں ہاتھوں سے گردن چھڑانے لگی۔ اس کا دم گھٹ رہا تھا۔ آنکھیں ابلنے لگیں۔

یہ۔۔۔ م۔۔۔ میں ہی تھی۔۔۔ ہاں۔۔۔ یہ میں ہی تھی۔ ج۔۔۔ جس نے ا۔۔۔ یسا کیا۔ م۔۔۔ مجھے

م۔۔۔ معاف کر دو۔

sorry!!!

اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

اس کو اپنے گلے میں شدید درد ہو رہا تھا۔ ادھر شہرام جیسے اپنے حواسوں میں ہی نہیں تھا۔ اسے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ وہ ایک کمزور لڑکی کا گلا پوری طاقت سے دبائے ہوئے ہے۔

URDU NOVEL BANK

آفرین نے اس کا یہ روپ پہلی بار دیکھا تھا۔ اسے لگا جیسے وہ اپنے سامنے کسی بھیرے کو دیکھ رہی ہے۔ وہ بری طرح رونے لگی۔ اسے دل سے افسوس تھا۔ بھت افسوس تھا اپنی حرکت پر۔ کاش وہ رمشا کی بات نہ مانتی۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

تم۔۔ بھت ہی کوئی دھوکے باز عورت ہو۔ مجھے افسوس ہے میں نے تم جیسی چالباز عورت پر اعتبار کیا۔" وہ غصہ سے دھاڑ رہا تھا۔

نفرت سے اس کا سینہ پھٹنے لگا۔ کیوں کیا آفرین نے ایسا کیوں؟ اپنی زندگی میں جس چیز سے حد سے زیادہ نفرت کرتا تھا وہ دھوکہ تھا۔ وہ دھوکے سے سخت نفرت کرتا تھا۔

جس طرح سے وہ اس کے قریب تھی۔ اس طرح کی قربت سے شہرام کے حواس جواب دے جا رہے تھے۔ وہ جیسے اپنے آپ میں نہیں رہا۔ اسے بری طرح سے بیڈ پر دھکیلا۔ اور خود دندناتا ہوا باتھ روم میں بند ہو گیا۔ تاکہ پھر سے ٹھنڈے پانی سے شاور لے کر اندر کی آگ بجھا سکے۔

URDU NOVEL BANK

دروازہ زور سے بند ہوا۔ اور آفرین نے پھر سے پانی گرنے کی آواز سنی۔ اس کا دل افسوس سے بھر گیا۔ وہ اس کی تکلیف محسوس کر سکتی تھی۔ اس نے اسے واقعی دھوکہ دیا تھا۔ اس کے اعتبار سے کھلواڑ کیا تھا۔ ساتھ ہی اسے رمشا پر سخت غصہ آیا۔

وہ خاموشی سے بستر پر لیٹی چھت کو گھورنے لگی۔ کیا وہ اس قدر اس سے نفرت کرتا ہے؟ وہ اس کی بیوی تھی لیکن وہ اسے بری طرح دھتکار گیا تھا۔ یہ سچ تھا کہ وہ پہلے سے ہی یہ بات جانتی تھی کہ وہ اس میں کوئی دلچسپی نہیں رکھتا۔ یہ رشتہ سوائے خانہ پری کے اور کچھ نہیں تھا۔ جو بھی کچھ تھا آفرین کی طرف سے تھا۔ اور یکطرفہ تھا۔

تو وہ غلط تھی!! جو یہ سمجھ بیٹھی تھی کہ شہرام پر اس کی ادائیں اثر کریں گیں۔ وہ اس پر مرے گا۔ نہیں وہ غلط تھی۔

خطرناک حد تک غلط تھی۔ اسے اس طرح کی حرکت نہیں کرنی چاہیئے تھی۔ کوئی کسی کو زبردستی خود سے محبت کرنے پر مجبور نہیں کر سکتا۔ یہ ایک احساس ہے۔ یہ ایک ایسا خود رو پودہ ہے جو خود بخود بنجر زمین پر پھوٹ نکلتا ہے۔ زبردستی کوئی کسی سے محبت نہیں کر سکتا۔۔۔ نہیں۔۔۔ وہ غلط تھی۔ تقریباً غلط۔

URDU NOVEL BANK

اپنی غلطی کا احساس ہوا تو

آفرین کو احساس جرم نے بری طرح جکڑ لیا۔ وہ بھگی پلکوں اور متورم آنکھوں سے ہاتھ روم کے بند دروازے کو گھورے گئی۔

ہاتھ روم سے پورے ایک گھنٹے تک پانی گرنے کی آواز آتی رہی۔

www.urdu-novel-bank.com
visit for more novels:

لیکن وہ باہر نہیں آیا۔

وہ قدرتی طور پر پریشان ہوئی۔

(پتا نہیں شہرام کس حالت میں ہے؟ ابھی تک باہر نہیں آیا)

وہ آہستگی سے اٹھ کر دروازے کے پاس آئی۔

ڈرتے ڈرتے دروازہ ناک کیا۔

کک۔۔ کیا تم ٹھیک ہو؟ مجھے افسوس ہے پلیز۔ معاف کر دو۔ "وہ رونے لگی۔"

"... کیا تمہیں میری مدد کی ضرورت ہے؟ شہرام؟"

"بکواس بند کرو۔ میں تم جیسی گھٹیا عورت کو چھونے سے بھتر مر جانا پسند کروں گا۔"

ہاتھ روم کا دروازہ دھاڑ سے کھول کر وہ تنیش میں باہر آیا۔

URDU NOVEL BANK

سر سے پیر تک وہ بھیکا ہوا تھا۔ پانی کپڑوں سے ٹپک رہا تھا۔ چہرہ شدت سے سرخ ہو رہا تھا۔ وہ اپنے حواسوں میں نہیں لگ رہا تھا۔ اسے سرخ آنکھوں سے گھورنے لگا۔ آفرین بری طرح ڈر گئی۔

www.urdu-novel-bank.com
Visit for more novels:
کتنی ڈوز ڈالی تھی تم نے کھانے میں --- بولو؟ "اس کا ہاتھ پکڑ کر زور سے کھینچ کر" باتھ روم میں لایا۔ اور برف جیسے ٹھنڈے پانی کے شاور کے نیچے دھکیلا۔ وہ بری طرح بھیک کر کپکپانے لگی۔

ادھر شہرام اسے بری طرح جکڑ کر پانی کے بیچ کھڑا کیئے ہوئے تھا۔ آفرین بری طرح سردی سے تھر تھر کانپنے لگی۔ اس کے ذہن میں قید خانے کی ٹھنڈ نے بسیرا کر لیا۔ وہ بری طرح حواس کھونے لگی۔ اس کی سانس جیسے اکھڑ رہی تھی۔ وہ ہانپنے لگی۔

جب شہرام نے دیکھا کہ وہ بمشکل سانس لے رہی ہے اور ہوش کھونے کو ہے۔ تو اسے جیسے ہوش آیا۔ سختی سے دانت بھینچ کر اسے کھینچ کر پانی سے باہر لایا۔ لا کر کمرے کے فرش پر دھکا دیا۔ اسے یہ احساس نہیں تھا کہ آفرین زندہ ہے یا نہیں۔

URDU NOVEL BANK

دھڑام سے کپ بورڈ سے کپڑے نکال کر باتھ روم میں جا کر بدلے۔ اور پھر اسے یونہی نفرت سے گھورتا باہر نکل گیا۔ اس کا رخ ہاسپٹل کے طرف تھا۔

اس کے جانے کے بعد آفرین آہستہ آہستہ اپنے حواسوں میں واپس آئی۔ بری طرح تھر تھر کانپتی ہوئی بری طرح سے آنسو بہاتے ہوئے، وہ اٹھی۔ وہ سخت شرمسار تھی۔ ندامت سے اس کا سر جھکا ہوا تھا۔ وہ اس کے پیچھے جانا چاہتی تھی لیکن --- اس کی ہمت جواب دے چکی تھی۔ یونہی کپکپاتی ہوئی بیڈ سے ٹیک لگائے سر گرائے روئے گئی۔

☆☆☆☆☆

صبح کے 12:00 بجے

شیث ابراہیم بھاگتا ہوا ہاسپٹل پہنچا تھا۔ جہاں شہرام بیڈ پر لیٹا آئی وی انفیوژن لے رہا تھا۔

URDU NOVEL BANK

شیث دنگ رہ گیا۔ اسے سمجھ میں نہیں آیا کہ شہرام کے اس اقدام پر اس کی تعریف کرے یا حسد کرے۔

یہ اس لڑکی سے بڑی ناانصافی تھی۔ جو اس کی نصف بہتر تھی۔ دونوں ایک پاک رشتے میں بندھے ہوئے تھے۔ اس کے باوجود بھی شہرام ہاسپٹل میں آئی وی انفیوژن لے رہا تھا۔ حیرت کی بات ہی تھی۔

"چہ چہ، تمہارا چہرہ تو ابھی تک تپا ہوا ہے، یار۔"

شیث نے اسے تاسف سے دیکھا۔

تم کیوں ہاسپٹل آگئے اس سے بہتر تھا اپنی بیوی کے پاس رہتے۔ بھابھی کے پاس "تمہارے مسئلے کا حل موجود تھا۔ یار کیوں بھاگ رہے ہو اپنے رشتے سے؟" شیث کو برا لگا تھا۔

ذرا پھر سے کہنا۔۔ تمہاری اتنی ہمت۔ "شہرام اسے اپنی سرخ آنکھوں سے گھورتا اس پر" ہی الٹ پڑا۔ قریب تھا کہ سامنے پڑی دوا کی بوتل اٹھا کر اس پر کھینچ مارتا۔

URDU NOVEL BANK

شیث صاحب، آپ کو ایسا نہیں کہنا چاہیئے۔ شہرام سر کو عورتوں کی ایسی حرکت سے " سخت نفرت ہے۔ "ہادی جو قریب کھڑا تھا۔ شیث کو ٹوکا۔

شیث تو یہ سن کر دنگ کھڑا رہ گیا۔ اس نے حیرت سے شہرام کو دیکھا اسے شہرام دنیا کے سارے مردوں سے بالکل الگ لگا۔

اگر یہ بات اس کے باپ برہان کی نہ ہوتی جس نے شہرام کی ماں علیہ سورہی کو جھانسنہ دے کر اس سے شادی کی اور شہرام کو اس دنیا میں لانے کا سبب بنا۔
تو شہرام ماں کے پیار کے بغیر پرورش نہ پاتا۔

اور شاید پھر --- ماں کے پیار کے بنا آیاؤں کے ہاتھوں پل کر بڑے ہوئے شہرام کی زندگی اس قدر الجھی ہوئی نہ ہوتی۔

شہرام کو یقین تھا کہ یہ ایک سوچی سمجھی اسکیم تھی۔ جس وجہ سے وہ دنیا میں لایا گیا۔

URDU NOVEL BANK

شہرام اسی وجہ سے اس طرح کی اسکیم بنانے پر آفرین پر مشتعل ہوا تھا۔ اسے چال چلنے والی عورتوں سے سخت نفرت تھی اور اس نفرت کا سبب اس کی ماں تھی۔ علینہ سوری۔

اگر تم اسے اور دیکھنا نہیں چاہتے تو پھر اسے اپنی زندگی سے نکال دو۔ "شیث نے" ساری بات سن کر تھکی تھکی سی سانس لے کر مشورہ دیا۔

ہاں۔۔ جیسے اس طرح یہ چالباز عورت میرے کہنے سے چلی جائے گی۔ "شہرام نے طنز کیا۔

اگر میں اسے باہر نکالوں تب بھی وہ نہیں جائے گی۔۔ اسے بالکل پتا نہیں کہ شرم نام "کی چیز کیا ہوتی ہے۔

تو پھر تم کیوں نہیں کہیں اور جا کر رہتے؟ میں تمہارے لیئے کہیں دوسری جگہ پر گھر دیکھتا ہوں۔ "شیث نے مفت مشورہ دیا جس پر شہرام نے تپی تپی نظروں سے اسے گھورا۔

وہ میرا گھر ہے۔ میں کیوں وہاں سے جاؤں؟ "شہرام لاشعوری طور پر آفرین سے ناراض" تھا۔

مزید یہ کہ میں اسے اتنی آسانی سے تو جانے نہیں دے سکتا۔ "ضد بھرا لہجہ"

اچانک شیث نے سر اٹھا کر اسے دلچسپی سے دیکھا۔
"یار اتنا عرصہ تم ساتھ رہے ہو۔ پھر بھی تم بھابھی کے لیے کوئی فیلنگز نہیں رکھتے۔"

فیلنگز؟ "شہرام نے طنزیہ ابرو اٹھا کر اسے دیکھا۔"
اپنے گھر میں کام کرنے والی نوکرانی کے لئے تم کیا فیلنگز رکھ سکتے ہو شیث؟ جو"
"تمہارے گھر والوں کے لیے کھانا پکاتی ہو۔"

اس نے شیث کو استفہامیہ نظروں سے دیکھا۔ جس پر شیث لاجواب ہو گیا۔
پہلے کی بات ہوتی تو شاید کچھ سوچتا۔۔ لیکن اب۔۔۔ اب میں اسے معاف نہیں"
"کر سکتا۔۔۔ نیور۔"

URDU NOVEL BANK

"تو کیا کرو گے؟"

شیث نے نظر گھما کر اسے حیرت سے دیکھا۔

"کیا سوچا؟ اسے کمرے میں بند کرو؟ تاکہ اسے تمہاری تکلیف کا احساس ہو سکے۔"

www.urdu-novel-bank.com
visit for more novels:

شہرام نے لب بھیج لیئے۔

"اگر میں نے ایسا کیا تو وہ یقیناً پاگل ہو کر میرے گھر کے دروازے نہ توڑ ڈالے۔"

اس نے تھک کر سر تکیہ پر گرالیا۔

اس کی نیت پہلے دن سے ہی مجھ پر خراب ہے۔ "وہ سانس بھر کر رہ گیا۔"

اس منظر کو سوچ کر شیث نے کانپ کر جھر جھری سی لی۔

یار۔ مجھے اکیلا چھوڑ دو پلیز۔ اور ایک گلاس پانی پلانا۔ گلا سوکھ رہا ہے۔ "شہرام جیسے تھک گیا۔"

--☆☆☆☆☆

URDU NOVEL BANK

شام کے چار بجے اس کی ڈرپ ختم ہوئی، ساتھ ہی جسم کا درجہ حرارت بھی نارمل ہوا۔ تو وہ گھر واپس ہولیا۔

گھر میں داخل ہوتے ہی اس کی نظر آفرین پر پڑی جو رات کے حلیے میں صوفے پر ٹانگیں پیٹ سے لگائے سو رہی تھی۔

www.urdu-novel-bank.com
Visit for more novels:

اس سے پہلے آفرین کا دعوا تھا کہ وہ تنہائی میں ڈرتی ہے۔ جب کہ آج وہ اسے پرسکون نیند لیتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔ جس کا مطلب یہی تھا کہ وہ سب جھوٹ تھا۔ اسے کوئی ڈر ورنہ نہیں تھا جسٹ چال تھی۔ شہرام کے قریب آنے کی ایک چال۔

اسے کیا حق تھا شہرام کے ساتھ ایسی حرکت کرنے کا؟ جس وجہ سے شہرام کو ہاسپٹل میں آئی وی انفیوژن لینی پڑی تھی۔ وہ ساری رات سارا دن بے آرام رہا۔ ادھر یہ تھی۔۔۔ جو آرام سے سو رہی تھی۔

URDU NOVEL BANK

شہرام کے اندر سے جیسے غصے کا ابال اٹھا تھا۔ اس نے یکدم پاس پڑی ٹیبل سے پانی کا جگ اٹھا کر سوئی ہوئی آفرین پر الٹ دیا۔ جو بیچاری ساری رات کی روئی ہوئی ابھی کچھ دیر پہلے ہی اس کا انتظار کرتے کرتے سوئی تھی۔

یکدم ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی۔ اس کا پورا وجود ٹھنڈے پانی سے بھیک گیا۔

www.urdu-novel-bank.com
Visit for more novels:

"اٹھ جاؤ"

وہ دھاڑا تھا۔

جس پر آفرین شکد سی اٹھ کر بیٹھ گئی۔ اسے ڈرتے ڈرتے سردی سے کپکپا کر دیکھا۔ جو ساتھ پڑے صوفے پر جا کر بیٹھ گیا تھا اور اسے بری طرح غصے سے گھورے جا رہا تھا۔ یوں جیسے کچا چبا جائے گا۔

تم۔۔۔ کب آئے؟۔۔۔ اب کیسے ہو؟ "کپکپاتے ہوئے بمشکل وہ بول پائی۔"

URDU NOVEL BANK

صرف تمہاری وجہ سے مجھے ہاسپٹل میں پوری رات سوڈیم کلورائیڈ آئی وی انفیوشن لینی "پڑی ہے۔"

شہرام نے اسے سخت نظروں سے دیکھا کل رات کا منظر نظروں میں پھرتے ہی اسے اپنی سخت بی عزتی محسوس ہوئی تھی۔

www.urdu-novel-bank.com
Visit for more novels:

آفرین میری زندگی کی سب سے بڑی غلطی تم سے شادی کرنا ہے۔ جس کا پچھتاوا مجھے "ساری عمر رہے گا۔ مجھے تمہیں اس وقت نہیں بچانا چاہئے تھا جب تم پرانی حویلی کے قید خانے میں قید تھی۔"

اس کی بات سن کر آفرین زرد پڑ گئی۔ جب کہ اس کا رد عمل آفرین کے لیے قابل فہم تھا۔ وہ سمجھ سکتی تھی۔ اگر وہ اس کی جگہ پر ہوتی تو یقیناً ایسا ہی رد عمل دکھاتی۔

مجھے معاف کر دو۔۔۔ آئی ایم رٹلی سوری۔۔۔ میں آئندہ ایسا نہیں کروں گی وعدہ کرتی "ہوں۔" وہ سسکنے لگی۔ آنکھیں رو رو کر سو ج گئی تھیں۔

آئندہ؟ "شہرام نے اس کی ٹھوڑی سختی سے اپنی مٹھی میں جکڑی۔"

کیا تم سمجھتی ہو یہاں اب بھی کوئی آئندہ آئے گا؟ میں تم کو دیکھ دیکھ کر تنگ آگیا۔"

ہوں۔ تم خود کو میرے آگے پلیٹ میں سجا کر پیش کرنا چاہ رہی تھی؟ کیا تم میں کوئی حیا۔۔ کوئی شرم ہے کہ نہیں؟ "شہرام مشتعل سا بول رہا تھا۔ اس کی بات پر آفرین شرم سے جیسے زمین میں گرہی جا رہی تھی۔ یہ بھت زیادہ تھا۔ وہ اپنی جگہ پر بالکل درست تھا۔

"پتا ہے آفرین۔۔۔؟ تم میں اور سڑک پر کھڑی ایک آوارہ عورت میں کوئی فرق نہیں رہا۔"

اس کی برفیلی آواز آفرین کی سماعتوں میں جیسے زہر گھول رہی تھی۔ وہ بری طرح رونے لگی۔ احساس شرمندگی الگ۔ اور احساس زلت الگ اسے گھایل کرنے لگا۔ کتنی بیوقوف تھی آفرین اس نے ایسا کس طرح کر لیا؟

URDU NOVEL BANK

اب اس میں رونے کی کیا بات ہے؟ تم سمجھتی ہو تمہارے مگر مجھ جیسے آنسو بہانے " سے میرا دل نرم ہوگا تو یہ تمہاری بھول ہے آفرین یزدانی... میں اتنا رحم دل یقیناً نہیں ہوں۔"

www.urdu-novel-bank.com
Visit for more novels:

شہرام اس کے رونے پر سخت چڑ گیا۔

بات سنو میری۔ آئندہ سے میرے لئے کھانا پکانے کی ضرورت نہیں ہے۔ نا ہی میرے " سامنے آنے کی کوشش کرنا۔ اور بھول کر بھی میرے کمرے میں قدم رکھا۔۔ تو مجھ سے برا "کوئی نہیں ہوگا۔۔ سمجھی؟

وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا اور اسے یونہی روتا بلکتا چھوڑ کر گھر سے ہی نکل گیا۔ آفرین روتے روتے تھک کر زمین پر بیٹھ گئی۔ شہرام اس کے لیئے ایک ایسی دیوار کی مانند تھا۔ جس سے وہ جتنا سر ٹکراتی اتنا ہی خود کو زخمی کرتی۔ اور اس نے غلطی سے اس دیوار سے سر ٹکرایا تھا۔ اب نتیجے میں سوائے نفرت اور حقارت کے کچھ نہیں ملا۔

URDU NOVEL BANK

اس کی رات والی حرکت ناقابل معافی تھی۔

وہ بمشکل خود کو گھسیٹتی ہوئی اپنے روم میں واپس آئی۔ کل رات سے وہ یونہی بنا کمر کے بھینگے کپڑوں میں رہی تھی۔ جس وجہ سے وہ سردی سے کانپ رہی تھی۔ اب بھی شہرام کی طرف سے پانی پھینکنے کی وجہ سے وہ مکمل بھگی ہوئی تھرتھرا رہی تھی۔ اسے سخت سردی لگ رہی تھی۔ اس کے باوجود بھی اس نے کپڑے نہیں بدلے۔ یہ ایک طرح سے خود کو سزا دینا تھا۔

اس کا سر چکرانے لگا۔ وہ چلتی ہوئی بیڈ پر کمر لپیٹ کر لیٹ گئی۔ کچھ ہی دیر میں اسے اونگھ آگئی تھی۔

کافی دیر بعد اس کی آنکھ رمشا کی کال سے کھل گئی اس نے مندی مندی آنکھوں بمشکل بھاری ہوتے پپوٹوں کو کھول کر کال دیکھی۔ اور کال پک کر لی۔

تو سناؤ یار۔۔ کیسا رہا؟ کیا تمہیں کامیابی ہوئی؟ "رمشا نے تجسس سے پوچھا۔"

"کیا ہوا؟"

"تم کچھ زیادہ ہی آگے کا سوچ رہی ہو۔"

ایک تلخ مسکراہٹ کے ساتھ آفرین نے رات کے ہوئے واقعے کو پورے جزیات کے ساتھ بیان کیا۔ جسے سن کر رمشا کو احساس جرم نے اپنی لپیٹ میں لے لیا۔
(کاش وہ ایسا نہ کرتی۔ سب کچھ خلاف توقع ہو گیا تھا۔)

معاف کرنا آئی۔ میں نے اس طرح کی توقع نہیں کی تھی۔ "رمشا نے احساس جرم سے"
مغلوب ہو کر دھیمے لہجے میں کہا۔

اب جب کہ اس نے مجھے قبول نہیں کیا۔ تو مجھے بھی اس کو مجبور نہیں کرنا چاہیئے۔
رمشا۔۔۔۔۔ بڑی بات کہ میں اس سے ملی ہی ایزد سے بدلہ لینے کے لیئے کی تھی۔ مجھے
اتنا خود غرض نہیں ہونا چاہیئے تھا رمشا۔ میں نے بہت زیادہ خود غرضی دکھائی ہے۔ مجھے
ایسا نہیں کرنا چاہیئے تھا۔ یہ بہت زیادہ ہے۔۔۔۔۔ بہت زیادہ۔ "وہ جیسے خود سے مخاطب
تھی۔

URDU NOVEL BANK

دوسری طرف سے رمشا یہ سب سن کر بھت دکھی ہو رہی تھی۔ اسے اپنی دوست کا دکھ جیسے اندر سے کھانے لگا۔

تم کیا کہتی ہو۔ کیا مجھے اس سے شادی نہیں کرنی چاہیئے تھی؟ "آفرین جیسے ایک" خواب سے جاگی تھی۔ جہاں اسے اپنے نفع و نقصان کا اچھی طرح اندازہ ہو رہا تھا۔
تم اب اس مقام ہر آچکی ہو جہاں سے پیچھے قدم نہیں ہٹا سکتی آئی۔ اس مقام پر آکر" تم اسے نہیں چھوڑ سکتی ڈیئر۔ "رمشا نے ایک گرمی سانس بھر کر افسردگی سے کہا۔
کیا تم بچ راستے پر پہنچ کر اس سے طلاق لو گی؟ میرے خیال سے تمہیں یہ رشتہ نبھانا" "چاہیئے۔"

اس کی بات پر آفرین کو مانو سانپ سونگھ گیا۔ وہ لب بھینچ کر رہ گئی۔ یہ اس نے نہیں سوچا تھا۔ کہ طلاق لے گی۔۔۔ اور اگر طلاق لے گی تو پھر اس کی زندگی کیا ہوگی؟ طلاق ایک ایسی چیز ہے جسے کوئی بھی معاشرہ پسند نہیں کرتا۔ یہ ایک بد نما دھبہ کی طرح ایک عورت کی شخصیت داغدار کر دیتی ہے۔۔۔ لیکن اس کے سوا کوئی حل نہیں تھا۔۔۔ وہ شہرام کے ساتھ رہ کر اپنا وقار اور گرا نہیں سکتی تھی۔ روز روز کی بے عزتی سہہ نہیں سکتی تھی۔ جب کہ وہ اسے ناپسند کرتا تھا۔ اور اب تو نفرت کرتا تھا۔

ٹھیک ہے !!! مجھے طلاق ہی لینی چاہیئے۔ "وہ جیسے ایک فیصلے پر پہنچ گئی۔ رمشا چپ رہ گئی۔ کیا کہتی؟ شہرام سوری سے شادی کا فیصلہ بھی اس کا اپنا تھا۔ اب طلاق لینے کا فیصلہ بھی اس کا مکمل اپنا تھا۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

جہاں دل نہ ملتے ہوں وہاں ایسے رشتے زیادہ عرصہ تک قائم نہیں رہ سکتے۔ شادی دو مختلف اذہان رکھنے والے فریقین کے مابین ایک عہد ہوتا ہے۔ دو اجنبی لوگ اعتبار کی رسی سے باندھے جاتے ہیں۔ اگر ایک بار اعتبار کی رسی ٹوٹ جائے تو بیچ میں ہزار گانٹھ لگاتے جاؤ۔ گانٹھ ہی رہتی ہے۔ جو کسی وقت بھی ایک جھٹکے سے کھول کر ایک فریق خود کو آزاد کر سکتا ہے۔

وہ آہستگی سے بیڈ سے اٹھی۔ شال اٹھا کر اوڑھی۔ اور کمرے سے باہر نکل آئی۔ شہرام کے کمرے کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ وہ آفیس کب کا جاچکا تھا۔ اس نے کمرے کے دروازے کو تکتے ہوئے ایک سرد آہ کھینچی۔

URDU NOVEL BANK

اس واقعے کے بعد وہ ایک بالکل مختلف شخص میں بدل چکا تھا۔ ایک اجنبی شخص جیسا۔ اور یہ بات آفرین کو اندر سے بری طرح گھایل کر رہی تھی۔

وہ آہستہ آہستہ بے دلی سے چلتی کچن میں آگئی۔ اپنے لئے نوڈلز بنائے۔ جیسے ہی کھانا ختم کیا جازب کی کال آنے لگی۔ اس نے بے دلی سے کال ریسیو کی۔ اس کا موڈ بالکل آفیس جانے کا نہیں ہو رہا تھا۔

"آفرین، تم نے ولید کے ولا کا اسکیچ تیار کر لیا؟"

جی ہاں میں نے تیار کر لیا ہے۔ "اس نے تھکی تھکی سی آواز میں جواب دیا۔"

ٹھیک ہے۔ جلدی سے اسکیچ لے کر ان کے آفیس جاؤ۔ وہ اسکیچ کے لیئے زور بھر رہا ہے۔ جا کر اسے دکھاؤ۔ "جازب نے مصروف انداز میں جواب دیا۔

URDU NOVEL BANK

او کے۔ "مختصر جواب دے کر وہ کسلمندی سے اٹھی۔ اس کی ہمت نہیں ہوئی کہ"
جاذب کو انکار کر سکے۔

جلدی جلدی تیار ہو کر وہ ولید صاحب کی آفیس کے طرف روانہ ہوئی۔
visit for more novels:

ولید گرویزی کا دفتر میلبورن کے ترقی یافتہ زون میں واقع تھا، اور اس کے چاروں طرف
بلند و بانگ عمارتیں تھیں۔

آفیس پہنچ کر آفرین نے کارپوریشن کے ریسپشنسٹ کو اپنا تعارف دیا۔ ریسپشنسٹ نے اسے
فوراً اوپر جانے کی اجازت دے دی۔

URDU NOVEL BANK

جب وہ اوپر جانے کے لیئے لفٹ کا انتظار کر رہی تھی دوسری لفٹ سے کوئی باہر نکلا تھا۔ آفرین نے اس کی پیٹھ دیکھی۔ اور اسے لگا وہ ایزد کی ماں ہے۔ لیکن اس نے اپنا وہم جان کر سر جھٹکا۔

www.urdu-novel-bank.com
visit for more novels:
وہ عورت پرس ہلاتی سیدھی باہر کے طرف بڑھ گئی۔ اس نے آفرین کی موجودگی نوٹ نہیں کی۔

اس وقت لفٹ نیچے آئی اور دروازہ آواز کے ساتھ کھلا۔ تو آفرین کی توجہ بھی اس عورت سے ہٹ گئی۔

اپنے حواس بحال کرنے کے بعد، آفرین اپنے ذہن میں کئی شکوک و شبہات لئے لفٹ میں داخل ہوئی۔

URDU NOVEL BANK

اسے یاد آیا کس طرح وہ گرین ماؤنٹین والے علاقے میں ایزد درانی سے ٹکرائی تھی۔ اور آج وہ ایزد کی ماں سے ٹکرائی تھی۔ کیا یہ محض اتفاق تھا؟

(ویٹ۔۔۔ ولید کی کاسٹ گرویزی تھی۔ کیا وہ ایزد کی ماں کا رشتے دار ہو سکتا تھا؟) حلانکہ آفرین نے ایزد درانی کے منہ سے کبھی نہیں سنا کہ اس کا ولید گرویزی جیسے امیر شخص سے کوئی تعلق ہے۔

یہ سب سوچتے اور اندازے لگاتے اس کا سر درد سے پھٹنے لگا۔ اففف

لفٹ مطلوبہ فلور پر پہنچ چکی تھی۔ وہ آفیس پہنچی تو ولید گرویزی ایک مہمان سے گفتگو میں مصروف تھا۔ یہ دیکھ کر وہ ایک طرف کھڑی انتظار کرنے لگی۔

جیسے ہی مہمان باہر گیا اس نے آگے بڑھ کر اسکیچ اور رینڈرنگ ولید صاحب کو پیش کی۔ دراصل، میں نے ابھی جازب کو فون کیا تھا کہ آپ سے اسکیچ کے بارے میں پوچھے، بنا" آپ کو تاکید کیئے۔ لیکن مجھے بالکل توقع نہیں تھی کہ آپ نے پہلے ہی اس کو مکمل کر لیا ہے۔ سچ میں آپ انتہائی قابل ڈیزائنر ہیں۔" ولید نے مسکرا کر تو صیفی کلمات کہے۔

ولید گرویزی نے اس سے اسکیچ لے لیا۔ جب اس نے اپنی نظریں اٹھا کر آفرین کے چہرے پر ڈالیں تو اس کی سوجی ہوئی آنکھیں اور چہرے کا زرد پن اس سے مخفی نہیں رہا۔ وہ لمحہ بھر کے لیے دنگ رہ گیا۔

مس یزدانی، مجھے آپ کچھ بہتر نہیں لگ رہی ہیں۔ کیا اسکیچ پر کام کرتے کرتے آپ "تھک گئی ہیں؟"

آفرین اس کی بات سن کر ہکا بکا رہ گئی۔ پچھلے دو دنوں سے رو رو کر اور سوچ سوچ کر وہ ذہنی اور جسمانی طور پر تھک گئی تھی۔ (کیا اس کے چہرے سے راز عیاں ہو رہا تھا؟ کیا وہ واقعی تھکی تھکی سی لگ رہی تھی؟)۔

حالانکہ گھر سے نکلنے سے پہلے اس نے اپنے چہرے پر تھوڑا سا پف لگا کر اپنے چہرے کی تھکن کافی حد تک چھپانے کی کوشش کی تھی۔ اسے امید نہیں تھی کہ ولید گرویزی جیسا آدمی اس کے چہرے سے اس کی تھکن کا اندازہ لگا لے گا۔

URDU NOVEL BANK

نہیں تو، اصل میں مجھے حال ہی میں ہلکی سی انسومینیا کی شکایت ہو رہی ہے۔ "وہ بات" بنا گئی۔ جس پر ولید سر ہلا کر رہ گیا۔

اس کا ذاتی خیال یہ تھا کہ وہ اسی لیے انسومینیا کی شکار تھی، کیونکہ ایزد اور آبلش شادی کرنے والے تھے۔ اور وہ اس معاملے میں آفرین کی کوئی مدد نہیں کر سکتا تھا۔ لیکن اسے آفرین پر دل کی گہرائیوں سے ترس آیا تھا۔ کاش! وہ اس کی کوئی مدد کر سکتا

تھوڑی دیر بعد جیسے اسے کچھ یاد آیا۔ وہ انیٹشن کارڈ تو چھپانا بھول گیا تھا۔ جو اس کی بہن ابھی دے گئی تھی۔

لیکن اسے دیر ہو گئی تھی۔ آفرین کی نظریں ٹیبل پر رکھے انیٹشن کارڈ پر جمی ہوئی تھیں۔ سرخ رنگ کا کارڈ جس پر سنہری رنگ کے الفاظ کندہ کئے گئے تھے۔ "انگیمینٹ" "سرمنی ایزد درانی و آبلش یزدانی"

لگتا ہے آپ یزدانی اور درانی خاندان کو جانتے ہیں۔ "آفرین نے بغور کارڈ پر نام پڑھتے" اسے مسکرا کر دیکھا۔

URDU NOVEL BANK

اُخ۔۔۔ اُخ، یہ بس ہمارے دور کے رشتیدار ہوتے ہیں۔ "ولید ہلکا سا کھانسا۔ اور کارڈ اٹھا" کمر ایک سائیڈ پر رکھا۔

وہ پریشان ہو گیا تھا کہ اگر آفرین کو پتہ چلا کہ وہ حقیقت میں ایزد کا ماموں ہے، تو یقیناً ایک تنازعہ جنم لے گا۔

www.urdu-novel-bank.com
visit for more novels:

ان سب باتوں کے باوجود، آفرین ایک جوان اور جذباتی سی لڑکی تھی۔ اس لمحے کی تلخی کے اثر میں آکر وہ اس کا ولا ڈیزائن کرنے سے انکار بھی کر سکتی تھی۔ وہ واقعی اس کے لئے دل سے افسوس محسوس کر رہا تھا۔ اور اس کی مدد بھی کرنا چاہ رہا تھا۔ مگر۔۔۔ بات (چھپا گیا۔)

اوہ۔ "ولید کا جواب تقریباً ویسا ہی تھا جس کی آفرین کو توقع تھی۔ "میں آپ کو اس اسکیچ" کی تفصیل بتاتی ہوں، مسٹر ولید۔

اس کی بات پر ولید گرویزی نے فقط سر ہلایا۔

URDU NOVEL BANK

وہ چونکہ اس فیلڈ میں پروفیشنل بلکل نہیں تھا۔ اسی لیے اس اسکیچ کی ڈیٹل سمجھنے کا علم بھی نہیں رکھتا تھا۔

شروع میں، آفرین اسکیچ کی وضاحت کرتے ہوئے آفیس کی میز کے بالکل آگے کھڑی تھی۔ لیکن یہ زاویہ کافی مشکل تھا۔ کیونکہ اسکیچ اس کے زاویہ نگاہ سے الٹا تھا۔

آپ یہاں آجائیں۔ "ولید نے اس کی مشکل دیکھتے ہوئے اپنے دائیں طرف آنے کا" اشارہ کیا۔

ولید کی طرف سے اجازت ملنے پر، آفرین میز کے پاس سے گزر کر اس کے دائیں جانب چلی آئی۔ وہ اسکیچ پر جھکی۔ پھر ایک جگہ کے طرف انگلی سے اشارہ کیا۔ "مجھے یہ ڈر تھا کہ کتابوں کو کپ بورڈ میں رکھنے کے لیے یہ جگہ کافی نہیں ہوگی، اس لیے میں نے یہاں ایک اور قطار کا اضافہ کیا ہے۔"

URDU NOVEL BANK

ولید گرویزی نے اس کی لمبی اور پتلی آرٹسٹ انگلیوں کو دیکھا جو بالکل مومی اور فنکارانہ لگ رہی تھیں۔ وہ بالکل اس کے پاس کھڑی تھی۔ اگرچہ اس کا کندھا اس سے کچھ دور تھا۔ لیکن وہ اس کے بالوں سے نکلنے والی مسحور کن خوشبو کو سونگھ سکتا تھا۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

اس انڈسٹری میں برسوں کام کرتے، اس نے ہمیشہ اپنے آس پاس کی خواتین ورکرز میں سے آتی پرفیوم کی تیز خوشبو سونگھی تھی۔ لیکن۔۔۔ آفرین جیسی خواتین نایاب تھیں جنہوں نے قدرتی خوشبو کو برقرار رکھا ہوا تھا، اور آفرین سے آتی اس قسم کی قدرتی خوشبو نے اسے اندر تک جھنجھوڑ دیا تھا۔

بنا کوئی تاثر دیئے، ولید نے ایک نظر اپنے قریب کھڑی لڑکی پر ڈالی۔ جس کے بال گہرے رنگ کے صاف اور چمکدار تھے۔ اس نے سردی سے بچنے کے لیے روایتی طرز کا بند گلے کا سیاہ سویٹر پہنا ہوا تھا۔

وہ اپنی شاندار شخصیت اور روشن آنکھوں کے ساتھ کافی خوبصورت لگ رہی تھی۔

URDU NOVEL BANK

حالانکہ وہ کافی تھکی تھکی سی لگ رہی تھی۔ لیکن اس کی یہ حالت بھی ولید کے اندر خواہشات ابھار رہی تھی۔ اس کے اندر بے اختیار اس کی خواہش جاگی تھی۔۔۔ وہ تھی۔۔۔ اس کی حفاظت کی خواہش۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

مسٹر ولید، کیا آپ اس طرح کی اریخمنٹ سے مطمئن ہیں؟ "آفرین کی آواز نے اسے" یکایک ہوش کی دنیا میں لا پھٹکا۔
ہمممم، ییس۔۔۔ ییس۔۔۔ اٹ لکس گریٹ۔۔۔ رٹی گریٹ۔ "وہ چونک کر جیسے کسی خواب" سے جاگا تھا۔ ایک سحر تھا جو یکایک ٹوٹ گیا تھا۔ ایک فسوں تھا جو اچانک مدہم پڑ گیا۔ لیکن اس کا پورا وجود اس کے زیر اثر آ گیا تھا۔
اس کے پوچھنے پر ولید گرویزی تھوڑا شرمندہ ہوا تھا۔ کیونکہ وہ ابھی اس کی کہی ہوئی باتوں کو یاد رکھنے میں پوری طرح ناکام رہا۔

URDU NOVEL BANK

اس کی پریشانی کو دیکھتے ہوئے آفرین مکمل اس سے غافل رہی تھی۔ شاید اسی لیے بھی کہ کل رات یونہی بھگے کپڑوں میں رہنے کی وجہ سے اسے بخار ہو گیا تھا۔ وہ بہت مشکل سے خود کو سنبھالے ہوئے تھی۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

اس کے بعد آفرین نے اگلے 20 منٹ اس اسکیچ کو تفصیل سے بیان کرنے میں صرف کیے۔ یہ فرض کرتے ہوئے کہ یقیناً ولید گرویزی اس نقشے میں کسی طرح ترمیم کرنے کی درخواست کرے گا۔ آفر آل، ایک ڈیزائنر ممکنہ طور پر اپنے کلائنٹ کی ضروریات کو پورا نہیں کر سکتا۔ 100%

میں بہت حد تک مطمئن ہوں۔ ایسا کچھ نہیں ہے جس میں ترمیم کرنے کی ضرورت ہو۔ بس اس منصوبے کی بنیاد پر اسے کل سے شروع کر دیں۔ "ولید نے استحکام سے کہہ کر جیسے مکمل رضامندی دے دی۔"

اتنی جلدی؟ "آفرین حیران ہوئی۔"

میری خواہش ہے کہ رینویشن کا کام جتنی جلد مکمل ہو جائے تو اچھا ہے۔ تاکہ میں جلد "از جلد وہاں شفٹ ہو سکوں۔ فی الحال، میں ایسے لوگوں کے ساتھ رہ رہا ہوں جو مجھے شادی کرنے پر زور بھرتے ہیں۔ اور۔۔۔ مجھے یہ پسند نہیں ہے۔" ولید گرویزی نے کچھ طنزیہ اور کچھ مزاحیہ لہجے میں کہا۔

اوہ۔۔۔ آپ ابھی تک غیر شادی شدہ ہیں مسٹر گرویزی؟ "آفرین نے حیرت سے پوچھا۔"

کیوں؟ "ولید نے ابرو اٹھا کر اس کی حیرت کو دیکھا۔"

"کیا میں آپ کو شادی شدہ لگتا ہوں؟"

آپ کی پختگی اور آپ کے کیمرے میں کامیابی کو دیکھتے ہوئے، میں نے سوچا کہ آپ "شادی شدہ ہیں۔" آفرین نے شانے اچکا کر عام سے لہجے میں کہا۔

URDU NOVEL BANK

نہیں۔۔۔ میں نہیں ہوں۔" ولید نے یہ الفاظ صاف اور پختگی سے کہے۔ جیسے اسے یقین " دلا رہا ہو کہ وہ ان میرنڈ ہے۔

اس دوران اس نے آفرین کے تاثرات کو غور سے دیکھا۔ وہ پرسکون نظر آرہی تھی۔ عام سی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔ جس سے صاف ظاہر تھا کہ وہ اس میں کوئی دلچسپی نہیں رکھتی۔

ایزد کے بیوقوفانہ فیصلے کے بارے میں سوچ کر اس نے ایک گہری سانس چھوڑی۔ یہ لڑکی مادہ پرست اور تنگ نظر قسم کی بالکل نہیں تھی۔ اسے ایزد کی چھوٹی ذہینیت پر افسوس ہوا۔

یہاں سے واپس جاتے ہی میں تزئین و آرائش کی ٹیم کے ساتھ اس معاملے پر بات " کروں گی۔ اور ان سے کل ہی سے تزئین و آرائش کا کام شروع کرنے کا کہوں گی۔ " مڑ کر واپس جانے سے پہلے آفرین نے ہاتھ ہلایا۔

اس کے جانے کے تھوڑی دیر بعد ایزد نے ولید کو کال کی۔

ولید ماموں، کیا واقعی آپ نے گرین ماؤنٹین میں اپنے دوست کے ولا کی رینویشن کے "لیئے یزدانی ڈیزائنر کمپنی کو چنا ہے؟

یہ سب تمہاری ماں کی وجہ سے ہے۔ جس نے مجھے صبح سویرے آفیس میں آکر پریشان کیا۔ تم نے وعدہ کیا تھا کہ تم مجھے آئندہ پریشان نہیں کرو گے، بدمعاش کہیں کے۔۔۔ اور تم نے اپنی ماں کو اسی لیے آگے کر دیا، ہممم؟ "ولید گرویزی نے ہنستے ہوئے کہا۔

بات سنو۔۔۔ بھانجے، یہ آخری بار ہے۔ آئندہ مجھ سے یزدانی کے خاندان کے معاملات "میں مدد کرنے کو مت کہنا۔ اٹو اوور۔" ولید نے تنبیہ کی۔

"ولید ماموں، آخر آپ کو انکل یزدانی کی فیملی سے کیا مسئلہ ہے؟"

URDU NOVEL BANK

یہ ایک بات واضح کر دوں۔ یزدانی فیملی کی شادی کا تعلق درانی فیملی سے ہے، مجھ سے "نہیں۔"

اس نے بات ختم کرتے ہی فون ٹھک سے بند کر دیا۔ ہر بار جب جب اس نے آفرین کو دیکھا تھا، وہ جعفر یزدانی اور صالحہ یزدانی کے خلاف ہوتا گیا۔ کتنا عجیب تھا یہ۔۔۔ ان لوگوں کا دو بیٹیوں سے سلوک کس قدر منافقانہ تھا۔ یہ کسی حد تک نہیں بلکہ بھت حد تک ان فیئر تھا۔ ایک طرح سے حد درجہ کی ناانصافی تھی۔ جو آفرین کے ساتھ یہ لوگ کر رہے تھے۔ اب یہ بات وہ اچھے سے جان رہا تھا۔

شام کے 6:00 بجے کام سے فارغ ہو کر آفرین پہلے کلنک گئی۔ بخار کی میڈیسن لی اور تھکی تھکی سی واپس گھر میں داخل ہوئی۔

ڈنر کے وقت بھی شہرام گھر نہیں آیا تھا۔

URDU NOVEL BANK

رات کے کھانے کے بعد وہ بلی کو لے کر باہر کورٹ یارڈ میں چہل قدمی کرنے لگی۔

ایلی بلی واک کرتے کرتے تھک سی گئی تھی۔ اس لیے وہ باڑ پر لیٹی پڑوس کے بچوں کے ایک گروپ کو باسکٹ بال کھیلتے ہوئے خاموشی سے دیکھنے لگی۔

www.urdunovelbank.com
Visit for more novels:

پڑوس کی ایک عورت جو خود بھی اپنی بلی کو لے کر واک کر رہی تھی۔ ایلی بلی کو دیکھ کر آفرین کے قریب آئی مسکرا کر کہنے لگی، "تمہاری بلی یقیناً ایک مہینے میں بچوں کو جنم دینے والی ہے۔"

آفرین اس کی بات پر دنگ رہ گئی۔

میم، آپ کو یقیناً غلط فہمی ہو گئی ہے۔ میری بلی بس تھوڑی سی موٹی ہو گئی۔"

ہے۔ "آفرین نے اس کی غلط فہمی دور کرنی چاہی۔

میں نہیں سمجھتی کہ مجھے کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔ ایک دن اتفاق سے میں تمہارے "شوہر سے ٹکرائی تھی۔ اور ایسے ہی اس سے اس بارے میں پوچھ لیا تھا۔ تمہارے شوہر

URDU NOVEL BANK

نے یہ بات مان لی تھی کہ اس کی بلی پرگنٹ ہے۔ "پڑوسن نے مسکراتے ہوئے اسے دیکھا۔

میرے شوہر؟ "کیا یہ خاتون شہرام کے طرف اشارہ کر رہی ہے؟"
 یقیناً، شہرام اکثر ایلی بلی کو لے کر پارک میں واک کے لیے آتا تھا۔ جب کہ بلی پرگنٹ یقیناً نہیں تھی۔

میم، مجھے یقین ہے کہ آپ نے شہرام کے علاوہ کسی اور آدمی کو دیکھا ہوگا۔ "اس نے"
 خاتون کی بات کو جھٹلایا۔

اس کا امکان ہی نہیں ہے۔ مجھے اپنی ذہانت پر بھروسہ ہے، اور آپ کے شوہر کی"
 شکل ایسی ہے کہ پڑوس میں کوئی اور اس سے مشابہت ہی نہیں رکھتا۔ یہاں تک کہ
 ٹی وی پر مشہور اداکار بھی اس کی طرح خوبصورت نہیں ہیں۔ مزید یہ کہ میری بلی آپ
 "کی بلی سے کافی مانوس ہے کیونکہ وہ کئی بار ایک ساتھ کھیل چکی ہیں۔

جب وہ خاتون بول رہی تھی، اس کی بلی وہیں آگئی۔ ایلی بلی نے اس کی بلی کو دیکھ کر فوراً "میاؤں" کی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ دونوں پرانی جاننے والیاں ہوں۔

آفرین یہ دیکھ کر کافی رنجیدہ ہوئی۔ اور یہ جان کر کہ اس کی بلی پرگنٹ ہے۔ اور حیرت کی بات کہ وہ ہی نہیں جانتی تھی

! اور بڑی بات یہ کہ ایلی بلی حقیقت میں فیمیل تھی۔ حیرت

اللہ۔۔۔۔ اور وہ یہ سمجھتی رہی کہ ایلی بلا ہے۔

شاید اس کی وجہ یہ تھی کہ ایلی ہمیشہ آفرین کو پریشان کرتی تھی۔ اس کے علاوہ، اس کا نام بھی کچھ مردانہ لگتا تھا۔

لگتا ہے۔۔۔ آپ کی بصارت کافی کمزور ہے، ینگ گرل - اس کے بڑھے ہوئے پیٹ سے، کوئی بھی واضح طور پر بتا سکتا ہے کہ وہ پرگنٹ ہے۔ کیا آپ کے شوہر نے آپ کو نہیں بتایا؟ "خاتون نے اس کی حیرت پر جیسے میٹھا سا طنز کیا۔

"میں۔۔۔۔"

(.ڈیم اٹ)

آپ کی مہربانی میم، جو مجھے یاد دلایا۔ یہ ایسا ہے کہ۔۔۔۔ میں پہلی بار ایک بلی پال رہی ہوں۔ اسی لیے کچھ خاص واقفیت نہیں رکھتی۔ آپ کا شکریہ۔ "اس نے لب بھیج کر بات سنبھالی۔

کافی شرمندگی سے خاتون کو الوداع کہنے کے بعد، بلی کو اٹھا کر ٹیکسی لے کر وہ ایک ویٹرنری ہسپتال پہنچ گئی۔

ڈاکٹر نے بلی کا الٹراساؤنڈ کرنے کے بعد، اپنی عینک اتاری۔ اور مسکرا کر کہا، "پریشانی کی بات نہیں۔۔۔۔ آپ پرسکون رہیں، ینگ لیڈی۔ آپ کی بلی بہت جلد بیسیز جنم دینے والی ہے۔"

URDU NOVEL BANK

آفرین کے ذہن میں پچھلے عرصے کے دوران کے واقعات پھرنے لگے۔ بلی کا الٹی کرنا۔ شہرام کا اس پر غصہ کرنا۔ اور اسے گھر سے نکال دینا۔ بعد میں کس طرح اس پر احسان کر کے فدی کی کیئر ٹیکر کے طور پر گھر میں رہنے کی اجازت دینا۔ پزل کے سارے ٹکڑے جڑتے گئے۔ پزل حل ہو گیا۔ آفرین جیسے خواب غفلت سے جاگی تھی۔

اس سے پہلے کہ وہ مکمل طور پر یہ خبر ہضم کر پاتی کہ بلی محض پریگنٹ ہی ہے۔ کہ ایک نئی خبر نے اس کے اوسان خطا کر دیئے کہ بلی جلد ہی بیبیز جنم دینے والی ہے۔

"ویسے مقررہ تاریخ میں ابھی دس دن باقی ہیں۔"

ڈاکٹر نے مزید کہا۔

ان دنوں اس پر کڑی نظر رکھے گا۔ ویسے بھی، اس کی کھال کافی نرم اور چمکدار نظر آرہی ہے، اس لیے میں اندازہ لگا سکتا ہوں کہ وہ عام طور پر صحت سے بھرپور کھانا کھا رہی ہے اور کافی فٹ نظر آرہی ہے۔ اسے قدرتی طور پر بیبیز جنم دینے میں بالکل بھی دقت نہیں ہوگی۔ "ڈاکٹر بلی کے سر پر ہاتھ پھیرتے تعریف کرنے لگا۔

ڈاکٹر۔۔۔، کیا میں جان سکتی ہوں کہ پریگنسی میں بلیاں الٹی کرتی ہیں؟ "آفرین نے"

اپنا شک دور کرنا چاہا۔

www.urdu-novel-bank.com

کچھ بلیاں الٹی کرتی ہیں۔ ایلری پریگنسی کے دوران ان کی بھوک کی خواہش بھی بسا"

اوقات ختم ہو جاتی ہے۔ "ڈاکٹر نے تفصیلی جواب دیا۔

غائب دماغی کے ساتھ آفرین ہاسپٹل سے نکل آئی۔

اس لمحے وہ یہ سوچ سوچ کر غصہ کھاتی رہی۔ کہ وہ اس گھٹیا شہرام کے ہاتھوں دھوکہ کھا گئی تھی۔

(اس کی اتنی ہمت؟)

ٹائم لائن کے مطابق، شہرام کو ہاسپٹل میں چیک اپ کے دوران ہی ایلری کی پریگنسی کا پتا چل چکا تھا۔ جس دن اس نے الٹی کی تھی۔

جب کے بلی نے اس دن اسی لیئے الٹی نہیں کی تھی کہ آفرین نے اسے چپس اور گوشت کھلادیا تھا۔ بلکہ اس کا سادہ مفہوم یہی تھا کہ بلی پریگنٹ تھی۔

اور وہ اس سارے عرصے کے دوران خود کو ہی قصور وار سمجھتی رہی۔ یا اسے قصور وار جتایا گیا۔ جب کے حقیقت کچھ اور تھی۔ شہرام واقعی اس سے چال چل گیا تھا۔ جب کہ آفرین نے کچھ بھی غلط نہیں کیا تھا۔

www.urdu-novelbank.com
Visit for more novels:

لیکن، شہرام نے اس پر ایک ٹھپہ لگا دیا تھا جس کی وجہ سے وہ ہر بار جب بھی ایللی کو دیکھتی تھی۔ خود کو انتہائی قصور وار محسوس کرتی تھی۔

وہ دھوکا کھا گئی تھی۔)

(بس یہی ایک خیال تھا جو اسے کچھ کے مارنے لگا۔

شہرام نے اسے دو بار بچایا تھا۔ اگر بات یہ نہ ہوتی تو وہ یقیناً بھاگتی ہوئی اسے زور سے دو تھپڑ ضرور مارتی۔

اسے اخلاقی طور پر یہ حق کس نے دیا کہ وہ جب بھی گھر دیر سے آئے تو ایللی بلی کو وجہ بنا کر اسے بے عزت کرے۔

(بدمعاش انسان)

وہ تپی ہوئی گھر پہنچی تو شہرام ابھی تک گھر نہیں آیا تھا۔ اس کا ارادہ اب شہرام سے دو دو ہاتھ کرنے کا تھا۔

لیکن ہوا یہ کہ دوائی لے کر وہ اس قدر غافل ہوئی کہ پتا ہی نہیں چلا شہرام کب آیا؟ اور وہ سوتی رہ گئی۔

صبح جب وہ باتھ روم میں دانت صاف کر رہی تھی تو اس نے ماسٹر روم کا دروازہ کھلنے کی آواز سنی۔ اس کے ساتھ ہی اس نے جلدی جلدی اپنا منہ صاف کیا اور فوراً باہر نکل آئی۔

تم یہاں کیا کر رہی ہو؟ "شہرام کے چہرے کے تاثرات سرد ہو گئے جیسے وہ اس کے سامنے اس سے معافی مانگنے آئی ہو۔
(ہممم ایسا خواب میں ہی ہو سکتا ہے)

URDU NOVEL BANK

تم کو پہلے سے ہی ایلی کی پریگنسی کا علم تھا۔ ٹھیک کہا نا۔؟ "آفرین نے اپنی بات پوری کرنے کے بعد اس کے چہرے کو بغور دیکھا۔

اگرچہ اس کے تاثرات میں ہلکی سی تبدیلی آگئی تھی۔ لیکن اسے احساس ہوا کہ اس کا چہرہ ایک لمحے کے لیے سخت ہو گیا تھا۔

www.urdu-novel-bank.com
Visit for more novels:

اچھا!۔۔۔ یہ پریگنٹ ہے؟ "شہرام نے سرد مہری سے اسے دیکھنے کے بجائے دوسری طرف دیکھا۔

بننے کی کوشش مت کرو شہرام! تم نے پڑوسن کو بتایا کہ بلی پریگنٹ ہے۔ "وہ اس" کے سامنے آگئی۔ جس پر شہرام نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

جب میں نے ووٹری جاکر اس کے متعلق معلوم کیا تو مجھے بتایا گیا کہ یہ جلدی ہی بچے" جنم دینے والی ہے۔

اس نے الٹی اسی لیے کی تھی کیونکہ وہ پریگنٹ تھی۔ اسی لیے نہیں کہ میں نے اسے "کچھ کھلا دیا تھا۔

URDU NOVEL BANK

وہ بولتے ہوئے تیز ہو گئی۔ پھر اسے یونہی لا پرواہ بنا دیکھ کر اور زیادہ غصہ ہوئی۔
 شہرام۔۔۔ کیا تمہیں لگتا ہے کہ مجھے بیوقوف سمجھ کر دھوکہ دینے میں مزہ ہے؟ "وہ"
 چینی تھی۔

شہرام کا چہرہ سپاٹ ضرور تھا لیکن وہ اب قدرے شرمندہ نظر آیا۔
 دیکھو آفرین، بہتر ہے کہ تم پر یہ بات واضح کر دوں۔ یہ تم ہی تھی۔ جو آگے بڑھنا چاہتی "
 "تھی، اور میں نے تو صرف تمہاری خواہش پوری کی۔ تمہیں گھر میں رہنے کا موقع دیا۔

تو کیا مجھے اس جھوٹ بولنے کے لیے آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہیے؟ ' آفرین نے "
 دانت پیستے ہوئے کہا۔

کیا تم اس وقت یہاں پر آکر رہنے پر خوش نہیں تھی؟ مزید یہ کہ میں نے تم کو دو بار "
 بچایا بھی۔۔۔۔ اگر یہ میں نہ ہوتا تو کیا تم کو لگتا ہے کہ تم اب بھی یہاں مجھ سے اس "
 طرح کھڑی ہو کر اس انداز میں بات کرنے کے قابل ہو سکتی تھی؟ بولو؟
 شہرام دنگ تھا۔۔۔ یہ عورت نہیں جانتی تھی کہ اس کی صحیح جگہ کون سی ہے؟)

URDU NOVEL BANK

جب اس کے پاس پیسے نہیں تھے۔ رہنے کو جگہ نہیں تھی۔ تب وہ ہی تھا جو اس پر مہربان ہو کر اسے رہنے کا ٹھکانہ دیا تھا۔ اور اب۔۔۔ وہ اس سے کس طرح سے بات کر رہی (تھی؟)

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels

اس کی بات پر آفرین اپنی جگہ جیسے شرم سے گر کر رہ گئی تھی۔ احسان در احسان ہی تو کیا تھا اس شخص نے اس پر۔۔۔۔ اور خود اس نے کیا کیا؟ اس نے واقعی بھی اس سے برا سلوک کیا تھا! کیا وہ ایسے سلوک کا مستحق تھا؟ کہ اس کے کھانے میں نشہ آور چیز ملائی جاتی۔ اس کی ہمت بھی کیسے ہوئی کہ اس پر انگلی اٹھا سکے؟ اس کو ایسا کرنے کا یہ حق کس نے دیا؟

آفرین پریشان ہو کر سوچے گئی۔ اس کے سارے الفاظ کہیں کھو گئے تھے۔ واقعی اسے کیا حق تھا؟ اس پر انگلی اٹھانے کا۔ جب کہ خود اس نے زیادہ برا سلوک روا رکھا تھا۔ یہ سچ تھا کہ وہ اس کا محافظ تھا۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں تھا کہ وہ اس کو دھوکہ دیتا؟

URDU NOVEL BANK

چلو یہ بھی مان لیا کہ آفرین ہی تھی جس نے سب سے پہلے غلط ارادے سے اس سے
(رشتہ بنایا۔ وہ واقعی مستحق تھی کہ اس سے دھوکہ کیا جاتا۔
مدھم پڑتی نم نظروں سے اس نے کوئی اور لفظ نہیں بولا۔ بس خاموش رہ گئی۔ جسے دیکھ کر
شہرام اور زیادہ پراعتماد نظر آنے لگا۔ جیسے اس کی کمزوری پر وار کر کے پرسکون ہو گیا ہو۔

آفرین، تم کو واقعی اپنے رویے پر نظر ثانی کرنی چاہیے۔ اگر یہاں بات بلی کی پر یگنسی کی "
نہ ہوتی۔ اور اسے کسی کی دیکھ بھال کی ضرورت نہ ہوتی، تو میں یہاں تم جیسی لڑکی کو
کبھی برداشت نہ کرتا۔" شہرام نے اس پر اس رشتے کی حقیقت واضح کر دی کہ وہ اس کے
لیئے کچھ محسوس نہیں کرتا۔ وہ یہاں صرف ایک کیئر ٹیکر تھی۔ اس کے سوا اس کی کوئی
اہمیت نہیں تھی۔ آفرین نے مفت میں ہی بڑے بڑے خواب دیکھ لیئے تھے۔ توقعات
وابستہ کر لی تھیں۔ اور بے بنیاد توقعات انسان کو خود ہی برباد کر دیتی ہیں۔

یہ کہنا مشکل تھا کہ آفرین وہاں سے پھر کس دل سے واپس کمرے میں گئی۔ اسے سچ
میں چکر آرہے تھے۔

جس دن سے وہ شہرام سے ملی تھی ہرگزتا دن اس کے شکوک میں اضافہ کرتا جا رہا تھا جیسے وہ دن بدن تباہی میں تبدیل ہوتی جا رہی تھی۔ کیا اسے واپس لوٹنے میں واقعی دیر ہو چکی تھی؟

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

!اگر اسے پہلے معلوم ہوتا کہ سفر کتنا مشکل ہوگا، تو وہ یقیناً شہرام کے قریب نہ آتی

چاہے وہ کتنی ہی رنجیدہ کیوں نہ ہوئی تھی۔ لیکن اس وجہ سے اپنا کام تو نہیں چھوڑ سکتی تھی۔

بچے وہ وہاں سے گاڑی دوڑاتی ہوئی ولا پہنچی۔ جہاں اس نے شہرام سوری کو 8:00 جاتے ہوئے دیکھا تھا۔

وہاں پہنچ کر وہ دنگ رہ گئی۔ کیونکہ آبلش یزدانی اور جمشید کو اس نے وہاں جاتے دیکھا۔

URDU NOVEL BANK

یہ تو شہرام سوری کا ولا ہے۔۔۔ پھر؟ کیا شہرام نے آلبش کو رینوولیشن کا کام دیا ہے؟ آفرین مکمل غائب دماغی کے ساتھ گاڑی واپس دوڑاتی پراپرٹی مینجمنٹ کمپنی پہنچی۔

پراپرٹی مینجمنٹ کے عمل سے نمٹنے کے دوران اس نے پوچھا۔
 میں نے آج رینوولیشن کے ورکرز کو بلاک بی فائیو میں داخل ہوتے دیکھا ہے۔ کیا وہ اس "جگہ کی تزئین و آرائش کر رہے؟"

ہاں۔ تزئین و آرائش کی رقم بھی ادا کر دی گئی ہے۔ "پراپرٹی مینجمنٹ کمپنی کے" نمائندے نے کہا۔

یہ کونسی رینوولیشن کمپنی ہے؟ "آفرین متجسس تھی۔"

یزدانی گروپ۔ "مختصر بتایا گیا۔"
 آفرین تو یہ سن کر سن ہو گئی۔ "یزدانی گروپ؟" "ہونٹوں کے اندر لفظ تھر تھرا لے۔"

اس لمحے، آفرین کو اپنے اندر سے ایک اور واحد سہارے کے تباہ ہو کر ڈھے جانے کی آواز آئی تھی، جس نے شہرام اور خود اس کو ایک ساتھ جوڑے رکھا تھا۔

اگرچہ ایزد نے پہلے ہی سے اس بات کا ذکر کیا تھا۔ یہ صرف اس کا تبصرہ تھا۔ اس نے جو کہا تھا اسے شمار نہیں کیا جاسکتا تھا۔ جب تک کہ شہرام اسے منظور نہ کرتا۔
(ہممم۔) اس کے باوجود آفرین کو بھت کم توقع تھی کہ شہرام واقعی بھی آبلش کو یہ پروجیکٹ دے گا۔

یقیناً شہرام کو اس بات پر بھی کوئی شک نہیں تھا کہ آبلش نے آفرین کا ڈیزائن چوری کیا تھا یا۔۔۔ یزدانی خاندان نے اسے پرانی دور دراز ویران میں قائم حویلی میں قید کیا تھا؟

آفرین خود بھی یہ بات پہلے دن سے ہی جانتی تھی۔ کہ وہ شہرام کے دل میں کہیں بھی۔۔۔ کسی بھی مقام پر نہیں ہے۔ یہاں تک کہ وہ اس سے قدرے بیزار تھا۔ تنگ آچکا تھا۔

URDU NOVEL BANK

صرف یہ کہتے ہوئے، کہ وہ دونوں کافی عرصے سے ساتھ رہ رہے ہیں۔ اسی لیے خود وہ ہی تھی جو اسکے کپڑے دھوتی تھی، کھانا پکاتی تھی، گھر صاف کرتی اور بلی کی دیکھ بھال (میں مدد کرتی تھی۔ کیا واقعی شہرام نے یہ ساری باتیں اپنے دماغ سے بیسار دی تھیں؟ مزید یہ کہ جعفر یزدانی اور آبلش یزدانی جیسے بے اصول لوگ اس قابل نہیں تھے کہ انہیں برداشت کیا جاتا۔ یا ان کی کسی معاملے میں حمایت کی جاتی۔ نہیں تھے وہ اس قابل۔۔۔ بالکل بھی نہیں۔

اور اب۔۔۔ جب کہ شہرام ان کا ساتھ دے رہا تھا۔ جس کا صاف مطلب یہی تھا کہ وہ خود بھی بے اصول اور ایک گھٹیا شخص ہے۔) وہ خود ہی خود سے باتیں کرتی جا رہی تھی۔ احساس زیان تھا کہ جا ہی نہیں رہا تھا۔ زندگی میں کبھی وہ اس قدر پریشان اور رنجور (نہیں ہوئی تھی۔

ہمارا المیہ ہے کہ ہم کو صرف سامنے کی چیز ہی نظر آتی ہے۔ اور دوسرا سرا او جھل ہوتا ہے تب دل بھت ساری غلط فہمیاں پال لیتا ہے۔ جب دو فریقین میں ذہنی ہم آہنگی

URDU NOVEL BANK

نہ ہوتے یونہی دل میں بال آجاتا ہے۔ اور آفرین کے دل میں بھی بال آچکا تھا۔ جس کا موقع شہرام کی مسلسل بے رخی نے دیا تھا۔

جب آفرین پراپرٹی مینجمنٹ کمپنی سے باہر آئی۔ اس کی آنکھیں بخار کی حدت سے سرخ ہو رہی تھیں۔ اسے چکر آرہے تھے۔

کل جو اس نے بخار کی دوائی لی تھی لگتا تھا اس نے اثر نہیں کیا تھا۔

اور اب اتنی جلدی بخار میں اٹھ کر متحرک ہونے سے وہ بمشکل اپنا توازن قائم رکھ پارہی تھی۔

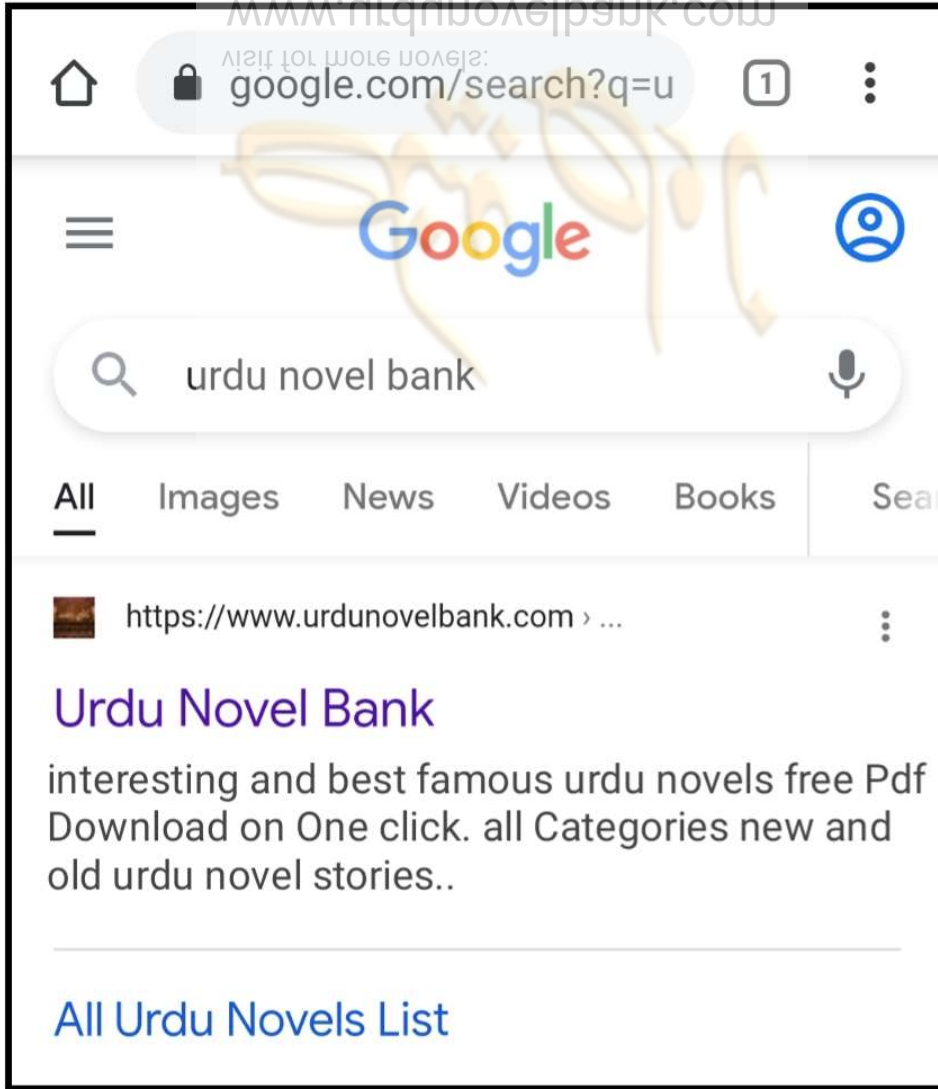
اس کے باوجود بھی وہ خود کو گرنے سے بچانے کی پوری کوشش کر رہی تھی۔ کیونکہ گر جانے سے کوئی بھی ایسا نہیں تھا جو آکر اسے تھامتا۔ اسے گرنے سے بچاتا۔ ایسا کوئی ہمدرد اب اس کے پاس نہیں بچا تھا۔

☆☆☆☆

URDU NOVEL BANK

اردو ناول اور سٹوریز کی سب سے بڑی ویب سائٹ

www.urdunovelbank.com



Urdu Novel Bank
website

جہاں ملے آپ کو نئے
اور اچھے معیاری ناول
تمام کیٹگری میں۔۔۔

گوگل پر ٹائپ کریں

Urdu Novel Bank

اور ویب سائٹ سے
ڈاؤنلوڈ کریں ہزاروں
مکمل ناول مفت میں

Visit For More Novels: www.urdunovelbank.com

خرابی طبعیت کے باوجود بھی آفرین ولید گرویزی کے ولاکی رینوویشن کے کام پر آگئی۔

وہ پورا دن سائیٹ پر رہی۔ دوپہر کو ولید گرویزی اپنے ہاتھوں میں کچھ تحائف تھامے چلا آیا۔ یہ ایک طرح سے عملے کے کام کی تعریف کے طور پر تھا۔

قدرے موٹے لفافے کو دیکھ کر وہ حیران ہوئی۔

گرویزی صاحب، یہ بھت زیادہ ہے۔ میں یقیناً اس کی مستحق نہیں ہو سکتی۔ "آفرین کا" لہجہ تھکا تھکا سا اور فارمل تھا۔

"یہ محض آپ کے کام کی تعریف کے لیے چھوٹا سا نذرانہ ہے۔"

وہ اس کے چہرے کو بغور دیکھتے بولا۔

"مجھے آپ ٹھیک نہیں لگ رہی ہیں۔ کیا آپ بیمار ہیں؟"

غالباً عام سا زکام ہے بس۔ "آفرین نے سائیٹ کے کام پر نظر رکھتے لاپرواہی سے کہا۔"

آپ دو دن کام سے آف کریں۔ اور گھر جا کر مکمل آرام کریں۔ مجھے یقین ہے رینوولیشن کا" کام اپنے مقرر شیڈول پر ہی ہو جائے گا۔ میں اب اتنا بھی مطلبی باس نہیں ہوں۔" ولید گرویزی کی آواز قدرے دھیمی اور نرم سی تھی۔

www.urdu-novelbank.com
Visit for more novels:

اس نے سر ہلا کر رضامندی دے دی۔ اس کے ساتھ رہنے والے اس کے شوہر سے زیادہ اس کی پرواہ ایک باہر کے پرانے آدمی کو تھی۔ جب کہ اس کی پرواہ کرنے کا حق صرف شہرام کو تھا لیکن۔۔۔ شہرام نے اپنے رشتے کو محض زبردستی کا سودا کہہ کر اس سے 'بیزاری جتائی تھی۔ اس نے مڑ کر نہیں دیکھا تھا کہ 'وہ کیسی ہے؟

شاید وہ اب اس سے نفرت کرنے لگا تھا۔ وہ کیوں کر اس کے لیئے پریشان ہوتا؟ (اور۔۔۔ ایک عورت کسی لاپرواہ مرد کے ساتھ خوش نہیں رہ سکتی۔

آپ کا شکریہ، گرویزی صاحب۔ "آفرین نے شکرگزاری سے سر ہلایا اور جانے کی تیاری کرنے لگی۔

URDU NOVEL BANK

ابھی اس نے چند قدم ہی آگے بڑھائے تھے کہ اس کی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا گیا۔ وہ بے اختیار سر دونوں ہاتھوں میں تھامے لہرائی۔

اس سے پہلے کہ زمین بوس ہو جاتی۔ خوش قسمتی سے ولید گرویزی اس سے کچھ قدم ہی دور تھا۔ وہ یکدم بڑھا اور گرنے سے پہلے ہی دونوں بازوؤں سے تھام لیا۔

اور اسے تھامتے ہی اس کے جلتے جسم نے ولید کو حیران کر دیا۔

یہ لڑکی بخار سے جل رہی تھی۔ جیسے کسی نے آگ میں تاپا ہو۔

آپ کو تو بھت تیز بخار ہے۔ میں آپ کو ہاسپٹل بھیجتا ہوں۔ "ولید گرویزی نے"

فکرمندی سے اسے دیکھا۔

آفرین نے خود کو کمزور اور کپکپاتے ہاتھوں سے چھڑایا۔

"نہیں۔ میں ٹھیک ہوں۔ اس کی ضرورت نہیں۔"

URDU NOVEL BANK

ینگ لیڈی، اتنی سخت بنیں۔ آپ میرے لیئے کام کر رہی ہیں۔ اور۔۔ اب میری ذمہ "واری ہے کہ اگر کچھ غلط ہو جائے تو۔۔ آپ کی صحت کا خیال رکھوں۔" اسے آرام سے جواب دے کر وہ اسے تھامے ہوئے اپنی کار تک لایا۔ اور آگے بٹھادیا۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

اپنے وجود میں پھیلی کمزوری سے لڑتے لڑتے آخر کار وہ جلد ہی ناکام ہو گئی۔ اور ایسی غافل ہوئی کہ اسے کچھ پتا نہیں چلا کہ کہاں ہے؟ بس اسے دھندلا سا یاد رہا کہ کوئی اسے پورے سفر میں تھامے ہوئے ہے۔

پھر اسے اپنے بازو میں کچھ چھبھن محسوس ہوئی جیسے کوئی اسے زور سے تھامے ہوئے پانی پلانے کی کوشش کر رہا ہو۔

جب اسے دوبارہ ہوش آیا تو خود کو ہاسپٹل کے بستر پر پایا۔ اس کے ہاتھ میں ڈرپ لگی ہوئی تھی۔ اور پانی قطرہ قطرہ اس کے وجود میں داخل ہو رہا تھا۔

اس کے بیڈ کے پاس کرسی پر بیٹھا ولید گرویزی اس کے لیئے سیب کاٹ رہا تھا۔
آپ کو"

102 °F

ہائی بخار تھا۔ مجھے تقریباً آپ کو کام کا برڈن دینے کی تلافی کرنی پڑی ہے۔ "اسے ہوش میں دیکھ کر ولید نے ہلکے پھلکے لہجے میں کہا۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

آپ کو تکلیف دینے کی معافی چاہتی ہوں۔ "وہ اپنے ناتواں وجود سے اٹھنے کی کوشش کرنے لگی۔

میری بیماری کا کام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ مجھے کل تھوڑی سی ٹھنڈ لگی تھی۔ میں سمجھی دوا لے کر بھتر ہو جاؤں گی لیکن۔۔۔ مجھے اندازہ نہیں تھا کہ طبعیت اس قدر بگڑ جائے گی۔ "وہ شرمندہ نظر آنے لگی۔ جس پر ولید اسے دیکھے گیا۔

یہ یقینی طور پر میری غفلت کی وجہ سے ہوا ہے۔ آپ کو آج کام پر نہیں آنا چاہئے " تھا۔ "وہ شروع سے ہی نرم مزاج رہا تھا۔ اب بھی نرمی سے اسے ٹوک گیا۔

URDU NOVEL BANK

آئی ایم سوری فار اسٹارٹنگ دا رینویشن وڈ بیڈ لک۔ "شرمنگی سے سر جھکا کر کہتی وہ" کافی تھکی تھکی سے لگی۔

اس کی مسلسل معصومیت بھری معذرت سن کر ولید گرویزی کے چہرے پر نرم مسکراہٹ پھیل گئی۔ "کوئی بات نہیں۔ کسی کو بھی کسی بھی وقت سردی لگ سکتی ہے۔" بلب کی روشنی میں اس کا چہرہ کافی روشن اور مہربان نظر آ رہا تھا۔

آفرین اس کی مہربان مسکراہٹ دیکھ کر بے اختیار شہرام کو سوچے گئی۔ (کیا ہوتا اگر شہرام بھی ولید گرویزی جیسی مہربان شخصیت رکھتا!) وہ اپنی سوچ کی اس تبدیلی پر حیران ہوئی۔

گرویزی صاحب، آپ کا شکریہ، آپ کو یہاں اب ٹھہرنے کی ضرورت نہیں۔ میں اپنی "دوست کو فون کر کے بلا لیتی ہوں۔"

مجھے بھی اپنا دوست ہی سمجھیں۔ اور یہ سوچنا چھوڑ دیں کہ آپ کی وجہ سے مجھے پریشانی "ہو رہی ہے۔" ولید نے نرمی سے کہہ کر اس کے طرف سیب کا ٹکڑا بڑھایا۔

گرویزی صاحب،۔ ایسا ممکن نہیں ہے۔۔۔ "وہ اس کی نظروں کے زاویے سے ہل کر رہ گئی۔"

اگر آفرین پہلے جیسی امیر ہوتی تو اس کے لیے ولید سے دوستی کرنا کوئی غیر معمولی بات نہ ہوتی۔ لیکن اب۔۔۔ وہ ایک عام سی ڈیزائیر رہ گئی تھی۔ اس کی پہچان کچھ بھی نہیں تھی۔ نہ اس کے پاس گھر تھا۔ نہ دولت تھی۔ کیا یہ ممکن تھا کہ اس کے باوجود بھی وہ (! اس میں دلچسپی رکھتا

جو کچھ ایزد کے بعد شہرام نے اس کے ساتھ کیا تھا۔ اس کے بعد آفرین کی خود اعتمادی نچلی سطح پر آکر مکمل ختم ہو چکی تھی۔

سب کے ساتھ ہی یکساں سلوک کرنا چاہیئے۔ مس یزدانی۔ میں بھی عام لوگوں جیسا ہی ہوں جسے دوست کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ "ولید گرویزی کو اس کے لیے سخت افسوس

URDU NOVEL BANK

ہو رہا تھا۔ ساتھ ہی جعفر یزدانی، آبلش اور ایزد پر سخت تاؤ آ رہا تھا۔ کیسے سنگدل لوگ تھے۔ جنہوں نے اس پیاری سی لڑکی کے ساتھ برا سلوک کیا تھا۔

آفرین بیماری میں اس قدر ذہنی طور پر تھک گئی تھی کہ زیادہ کچھ بھی سوچنا اس کے لیے محال تھا۔ وہ پھر سے تھک کر نیم بیہوش ہو گئی۔

شہرام صوفے پر غائب دماغی سے چینلز کو مسلسل بدل رہا تھا۔ ان بیس پروگراموں میں سے کسی ایک نے بھی اس کی توجہ نہیں کھینچی تھی۔ اس نے بری طرح بیچینی محسوس کرتے ہوئے ریوٹ کنٹرول ایک طرف پھینک دیا۔ ابھی رات کے تقریباً 10 بجے تھے۔

ٹھیک ہے، ٹھیک ہے، وہ انتظار کر رہا تھا۔۔۔ نہیں، وہ بالکل انتظار نہیں کر رہا تھا۔ وہ (بھلا کیوں انتظار کرتا؟) وہ خود ہی خود کو جھٹلاتا رہا۔

URDU NOVEL BANK

شہرام سوری کو کام سے واپس گھر آئے ایک گھنٹہ ہو چکا تھا۔ لیکن ابھی تک آفرین کے آنے کے کوئی آثار، نظر نہیں آرہے تھے۔ نہ ہی اسے ایللی بلی کی کوئی پرواہ تھی۔ اور یہ حد سے زیادہ تھا۔

www.urdu-novel-bank.com
visit for more novels:

"کم آن، ایللی کم شاپنگ فار فروٹس ود می۔"

اس نے بلی کو بازوؤں میں اٹھایا۔

ایللی کی میاؤں میاؤں کافی دیر تک چلتی رہی۔ حقیقتاً پریگنٹ بلیاں باہر جانے سے اوائیڈ کرتی ہیں۔ لیکن وہ اسے زبردستی اٹھا کر باہر لے آیا۔

اسکے پڑوس میں کافی سارے شاپس تھے۔ فروٹ کے، سبزی کے۔ وہ چلتا ہوا ایک فروٹ شاپ میں گیا۔ وہ مکمل غائب دماغی کے ساتھ کسی پل ایک فروٹ اٹھاتا۔ اسے دیکھتا پھر دوسرے پل اسے واپس رکھ دیتا۔ اسے سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ کیا خریدے؟
(آفرین ابھی تک گھر کیوں نہیں آئی؟)

URDU NOVEL BANK

فروٹ اسٹور کی مالکن دروازے کے ساتھ کھڑی چپکے سے اس قدر غیر معمولی خوبصورت نوجوان کی دل ہی دل میں تعریف کر رہی تھی۔

آخر کیا مسئلہ ہے اس خوبصورت آدمی کے ساتھ؟ یہ کافی وقت سے پورے اسٹور میں (چکرارہا ہے۔ لیکن ابھی تک کچھ نہیں خریدا۔)

اسٹور کی مالکن مسلسل اس کو تاڑ رہی تھی۔ (ہو سکتا ہے کہ وہ اس میں دلچسپی لے رہا ہو۔ لیکن کچھ کہنے سے شرماتا ہو؟)

اس کے چہرے پر شرمساری کی ایک لہر آکر غائب ہوئی جب اس نے اس آدمی کے چہرے پر رنگ بدلتے دیکھے۔۔۔ غیر متوقع طور پر وہ سیدھا دروازے کے طرف بڑھا۔ وہ تو اس کے اقدام پر دنگ رہ گئی۔ جب اس نے اپنی نظر اس آدمی کے زاویے پر سیٹ کی تو اس نے باہر روڈ پر کھڑی ایک رولز رائس دیکھی۔ جس میں سے منہایت خوبصورت لڑکی باہر نکلی تھی۔

URDU NOVEL BANK

واؤ۔۔ اس کا مطلب تھا یہ آدمی اپنی دھوکے باز پارٹنر کو پکڑنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس
(!قدر خوبصورت ہونے کے باوجود بھی اسے دھوکا دیا گیا تھا۔ افسوس

www.urdu-novel-bank.com

Visit For More Novels:

روڈ کے دوسرے طرف جاؤ تو۔۔۔ آفرین ولید گرویزی کا شکریہ ادا کرتی پائی گئی۔
اس کا شکریہ ادا کرتے وہ جونہی مڑی۔ شہرام کو لمبے لمبے ڈگ بھرتے ایللی کو بازؤں میں
اٹھائے اپنی جانب آتا دیکھا۔

آسمان سے چاند کی دودھیا روشنی اس کے چہرے کے اداس تاثرات کو ظاہر کر رہی
تھی۔ تھکی تھکی سی۔ زرد پڑنا چہرہ۔۔۔
شہرام کو دیکھ کر اس کے قدم اپنی جگہ پر بندھ گئے۔

URDU NOVEL BANK

اس دن کے بعد وہ آدھی رات کو آ رہا تھا۔ لیکن آج وہ سویرے موجود تھا۔ (وہ کیوں اتنی بد قسمت تھی کہ ہمیشہ رنگیں ہاتھوں بے قصور ہی پکڑی جاتی تھی۔ جب بھی کوئی آدمی اسے لفٹ دیتا تھا۔

اگر وہ یقینی طور پر نہ جانتی ہوتی کہ وہ اس میں کوئی دلچسپی نہیں رکھتا۔ تو وہ یہ سمجھتی کہ (وہ اس کے انتظار میں راہ دیکھ رہا ہے۔

لیکن وہ اصل بات جانتی تھی کہ یہ آدمی اسی لیے اس کا انتظار کرتا ہے تاکہ آڑی پوچھا کر سکے۔

اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتا۔ آفرین نے رکھائی سے اسے دیکھا۔ "میری آج طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔ سوپلیز اپنا لیکچر کل دینا۔" منفی خیالات کے اثر میں آفرین نے بنا سوچے ہی غصہ سے کہا۔

مجھے نہیں لگتا کہ تم بیمار ہو۔ تم سارا دن ایک اجنبی آدمی کے ساتھ گزار کر تھک گئی۔" ہو۔ درست؟ کچھ دن پہلے تمہیں ایک پورسچی نے چھوڑا تھا۔ اور آج۔۔۔ آج تم رولس

URDU NOVEL BANK

رائس میں آئی ہو۔ اور یہ سچ ہے۔ کیا نہیں ہے؟" وہ تو جیسے سر سے پیر تک جل بن گیا تھا۔

ناٹ بیڈ، آفرین بیگم۔۔۔۔۔ تم بھت تیزی کے ساتھ سیڑھیاں چڑھ کر اوپر پہنچنا چاہتی ہو" ، کیا یہ بات وہ مرد جانتے ہیں۔ کہ تم کس قدر گھٹیا کردار کی عورت ہو؟ جو کسی بھی وقت "کسی بھی مرد کے بستر پر جانے کے لیے کچھ بھی کرنے کو تیار ہو۔؟
وہ ابھی ہی ہاسپٹل سے ڈپ پوری ہونے کے بعد پہنچی تھی۔ وہ کچھ بھتر فیل کر رہی تھی۔ لیکن اب اس قدر الزامات اور رکیک جلمے سن کر اس کا کمزور دماغ پھر سے درد کرنے لگا۔

اس قدر توہین۔۔۔۔۔ اس قدر غلیظ جملے۔۔۔ وہ تھکنے لگی جیسے۔۔۔۔۔ ہانپنے لگی۔ اور یہ بھت (زیادہ تھا۔

وہ ذہنی طور پر تھک گئی تھی۔

یہ آدمی ماضی میں اس سے بمشکل ہی بات کرتا تھا۔ اور اب اس قدر بول رہا تھا۔

URDU NOVEL BANK

میں تم سے بالکل بھی بحث نہیں کرنا چاہتی۔ "لڑائی کرنا ایک تمھکا دینا والا عمل" تھا۔ جب بھی وہ ملتے تھے لڑائی ہی ہوتی تھی۔ اور آفرین کے پاس ہمت نہیں تھی۔ وہ اپنی بیماری میں تھک گئی تھی۔

اس کے علاوہ یہ جان کر کہ شہرام نے آبلش کو اپنے ولا کی رینویشن کا کام دیا ہے۔ اس کی شہرام میں دلچسپی ختم ہو گئی تھی۔

آفرین نے خاموشی سے سر جھکا دیا۔ اور سیدھی فلیٹ کے طرف تھکے تھکے قدموں سے جانے لگی۔

اس کے غیر متزلزل رویے نے شہرام کو مزید مشتعل کر دیا۔ آگے بڑھ کر اسے زور سے بازو سے پکڑ کر اپنے سامنے کیا۔

کیا مطلب ہے تمہارا۔ ہاں؟ تو تم اب مجھے سے بات کرنا نہیں چاہتی۔ کیونکہ تم نے "اب مجھ سے زیادہ امیر مرد ڈھونڈ لیا ہے؟

تم نے سارا دن باہر گزارا۔ تم سویر گھر واپس نہیں آئی۔ یہاں تک کہ آدھی رات ہو چکی ہے۔ اور کیا میں اس بات پر۔۔۔۔۔ تم سے باز پرس نہیں کر سکتا؟

URDU NOVEL BANK

شہرام کی گرفت اس کے نرم بازو پر سخت ہو چکی تھی جس سے اس کا بازو درد کرنے لگا۔ لیکن اس میں اتنی توانائی ہی نہیں تھی کہ اس کی سخت گرفت سے اپنا بازو چھڑا سکے۔

اسے صرف مایوسی اور تھکن محسوس ہو رہی تھی۔
 www.urdu-novelbank.com
 Visit for more novels:

آفرین نے تھکی تھکی سی مناک نظریں اٹھا کر اس کی شعلہ بار آنکھوں میں دیکھا۔
 اگر۔۔۔ میں دیر سے گھر آتی ہوں تو اس کا آپ کی صحت پر کیا اثر پڑا ہے؟ مانتی"
 ہوں۔۔۔ میں آپ کے گھر میں رہ رہی ہوں۔ لیکن میں آپ کے لیے کھانا پکاتی ہوں۔۔۔ اور
 گھر صاف کرتی ہوں۔۔۔۔ اس کے باوجود بھی، آپ نے میرے سے جھوٹ بولا کہ میں
 نے ایلے کا پیٹ خراب کیا ہے۔" آفرین کی آواز دھیمی تھی لیکن سخت تھی۔
 بلی اب پہلے سے بھتر ہے۔ میں اس کی پریگنسی کی بالکل زمیوار نہیں۔ نا ہی میں نے"
 اسے پریگنٹ کیا ہے۔" آخر میں اس کا لہجہ طنزیہ ہوا۔

URDU NOVEL BANK

تمہاری اتنی ہمت کہ تم مجھ سے اس لہجے میں بات کرو؟ "شہرام نے چیخ کر اسے سرد" اور سخت نظروں سے گھورا۔

اس کا چہرہ غصے کی تپش سے آلودہ ہو چکا تھا۔ اس عورت نے ایک تو غلط کیا ہے۔ اس کے باوجود بھی اس سے اس طرح بحث کر رہی تھی جیسے وہ معصوم ہو۔

یہ مت بھولو کہ تم۔۔۔۔۔۔ "آفرین باگ کاٹی۔" "میں جانتی ہوں کہ میں تمہاری قانونی" بیوی ہوں۔ لیکن کیا کبھی تم نے مجھے بیوی سمجھ کر برتاؤ کیا؟ تمہاری ذاتی رائے کے مطابق میں صرف اور صرف ایک "بے شرم" عورت کے سوا کچھ نہیں ہوں۔ ہر اس چیز سے کمتر جن کو تم جانتے ہو۔ "آفرین طنزیہ بولی تھی۔

بشمول آبلش اور ایزد کے۔)

(اگر ایسا ہی تو۔۔۔ تو پھر وہ کس بنیاد پر مفاہمت کرے؟

شہرام تو اس کے دینگ لہجے سے غصہ سے لال پیلا ہو رہا تھا۔ اس کی بات پر طنزیہ ہوا۔

"یہ تو اچھی بات ہے کہ تم یہ بات جان گئی ہو۔"

URDU NOVEL BANK

یہ درست ہے کہ میں پہلے یہ سب نہیں جانتی تھی۔ اسی لیے سوچتی رہتی تھی کہ شاید "کوئی موقع مل جائے۔" وہ پھیکا سا ہنسی۔

فرام ناؤ آن۔ جسٹ لیو میں الون۔ ہم نے صرف شادی کا معاہدہ کیا تھا۔ ہم نے کوئی "راستہ کراس نہیں کیا۔ ہم اب بھی میلوں کی دوری پر ہیں۔ اگر میں یہاں رہنے پر مجبور نہ ہوتی۔ تو کب کی جاچکی ہوتی۔" افسردگی سے کہتے آفرین نے اپنے لہجے کو بھت مشکل سے قابو میں رکھا ہوا تھا ورنہ دل تو دھاڑیں مار کر رونا چاہ رہا تھا۔

اچھی بات ہے کم از کم تمہیں یاد تو ہے کہ تم نے ہی اس راہ کے لیے مجبور کیا "تھا۔" اس کا لہجہ کافی سخت تھا۔

میرا بھی تم سے کچھ لینا دینا نہیں ہے آفرین بیگم۔ میں خود کو اس گندگی سے آلودہ "نہیں کرنا چاہتا جو تم کو کہیں اور سے لاحق ہوئی ہے۔"

URDU NOVEL BANK

ہاااہ --- گندگی --- وہ اس کے رلشن کو گندگی سے تشبیہ دے رہا تھا؟ اس کے لیے (میاں بیوی کا رلشن محض گندگی تھا؟)

آفرین کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا خون اُبل اُبل کر اس کے دماغ کو ہلا رہا ہو۔۔۔ اس نے بے اختیار درد سے پھٹتے سر کو دونوں ہاتھوں سے تھام لیا۔ اس کا پورا وجود کانپ رہا تھا۔

آج سے پہلے اس نے سوچا تھا جب تک بلی بچے نہیں جنتی، وہ یہیں ٹھہرے گی۔ لیکن اب۔۔۔۔۔ مشکل تھا ٹھہرنا۔
اب اور نہیں ٹھہرنا۔۔۔ نیور۔۔

اس کی بات پر آفرین کے زردی مائل ہونٹوں کے کونے ہلکی سی دکھی مسکراہٹ میں مڑے۔

آج کے بعد مسٹر شہرام سوری کا گھر میری گندی موجودگی سے آلودہ نہیں ہوگا۔ میں "جاری ہوں۔"

کیا یہ اب تمہاری ایک نئی چال ہے؟ "شہرام کو تو اس کی بات سن کر شدید غصہ آیا" تھا۔ اسے یقین نہیں تھا کہ وہ ایسا کرے گی۔ کیونکہ آفرین نے شہرام کے ساتھ رشتہ آگے بڑھانے کے لیے بہت ساری کوشش تھی۔ اسی لیے شہرام کو یقین نہیں تھا کہ وہ واقعی بھی جائے گی۔

آفرین نے اسے مکمل نظر انداز کیا اور اس کی گرفت سے بازو جھٹکے سے چھڑاتی فلیٹ کے طرف تیز تیز قدموں سے بڑھ گئی۔

کمرے میں پہنچ کر اس نے بیگ اٹھایا۔ اور جو بھی گنتی کے کپڑے تھے وہ بیگ میں ٹھونسنے لگی۔

شہرام دروازے کو دیکھنے لگا۔ پھر مایوس ہو کر اپنی قمیص کے اوپری دو بٹن کھول دیئے اسے خود اپنی حالت سمجھ میں نہیں آرہی تھی کہ اسے کیا محسوس ہو رہا ہے؟ کیا اسے آفرین کو روکنا چاہئے؟ یہ عورت اداکاری میں یقیناً بہت اچھی تھی۔ اسے آج بھی اپنی

URDU NOVEL BANK

غلطی نظر نہیں آئی۔ اگر وہ کسی اور مرد کے ساتھ گھر نہ آتی تو وہ اسے کبھی اس طرح نہ (ڈانٹتا۔ لیکن۔۔۔۔

آفرین نے سوٹ کیس بند کیا۔ اور اس کا کریڈٹ کارڈ سامنے ٹیبل پر رکھ دیا۔

میں نے اس میں سے اپنی ذات پر ایک روپیہ تک خرچ نہیں کیا۔ جو بھی خرچہ کیا وہ "سب گھر کے روزانہ اخراج کے لئے تھا۔

اس کی بات پر شہرام نے دانت پیسے۔

بھت خوب کہا آفرین بیگم ، اور وہ جو میں نے تمہارے روز کے کھانے پینے ، اور ہاسپٹل "میں داخل ہونے پر خرچ کیا اس کا کیا؟" اس نے سرد مسکراہٹ سے کہا۔

آفرین نے اس کی بات پر سر اٹھا کر اسے حیرت سے دکھ سے دیکھا۔ (یہ آدمی اتنا مطلبی کیوں ہے؟ کیا ہوتا اگر وہ اتنا مطلبی نہ ہوتا۔ لیکن خوبصورت چہرے کے پیچھے چھپا ہوا (ایک خود غرض شخص تھا وہ۔

اسے یاد آیا کہ زین سے بچاتے ہوئے شہرام نے اسے کس طرح گلے لگایا تھا۔ کس طرح اس کے لیے فکر مند نظر آیا تھا۔

کیا وہ آج سے پہلے اندھی تھی؟
 ہاں، یقینی طور وہ اندھی ہو گئی تھی۔ تبھی تو پہلے ایزد کے لئے فیلنگز رکھی۔ اور بعد میں
 شہرام جیسے شخص سے محبت کر بیٹھی۔

www.urdu-novel-bank.com
 Visit for more novels:

اس کے لیے تم کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ مجھے کل جیسے ہی ایڈوانس پے "
 ملے گی۔ میں تمہارا حساب بے باک کردوں گی۔" ایک سرد آہ کے ساتھ اس نے بنا اس
 کے طرف دیکھے سوٹ کیس گھسیٹا۔ اور دروازے کے طرف قدم بڑھائے۔
 اسے جاتے دیکھ کر ایللی بلی مایوس سی اس کے قریب آکر میاؤں میاؤں کرنے لگی۔
 آفرین نے جھک کر اس کے سر ہر ہاتھ پھیرا
 مجھے معاف کرنا ایللی۔ میں تمہارا اور خیال نہیں رکھ سکتی۔ اپنا خیال خود رکھنا۔ "آنسو بے"
 اختیار آنکھوں سے گر کر اس کے گال بھگونے لگے۔
 وہ اٹھی اور بہتے ہوئے آنسو اپنی دائیں ہتھیلی کی پشت سے پونچھ لیئے۔

URDU NOVEL BANK

ایلی ادھر آؤ۔ "پیچھے سے شہرام کی دھاڑ سنائی دی۔"
(اس نے سوچا آفرین محض دکھاوا کر رہی ہے۔ وہ پھر واپس آ جائے گی۔)

آفرین، جارہی ہو۔ لیکن۔ کان کھول کر سن لو۔۔۔ ایک بار جب تم یہ دہلیز پار کر لو گی۔ تو"
میں تم کو بالکل بھی واپس نہیں لے آؤں گا۔۔۔ چاہے تم اس کے لیے گھٹنوں کے بل
گر کر بھیک مانگتی رہو۔ "سپا تپا سا لہجہ چبا چبا کر الفاظ کہے گئے۔
"تمہیں اس کے لئے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔۔۔ کیونکہ میں ایسا نہیں کروں گی۔"

اس نے اپنے قدم اٹھائے۔ اور بنا پیچھے دیکھے دہلیز پار کر لی۔
دروازے سے باہر نکلتے ہی اسے اپنے پیچھے کسی چیز کے ٹوٹنے کی زوردار آواز سنائی
دی۔ جیسے کسی نے اشتعال میں آکر کچھ اٹھا کر دیوار پر دے مارا ہو۔ لیکن۔۔۔ اب کیا فرق
!! پڑتا تھا

URDU NOVEL BANK

آفرین بحر حال اب ہر بوجھ سے آزاد ہو چکی تھی۔ وہ سیدھی رمشا کے گھر آگئی۔ رہ کر بس وہی اس کا آخری ٹھکانا بچتا تھا۔ رمشا نیند سے اٹھ آئی تھی۔ اس کے بال الجھے ہوئے تھے۔ اور آنکھیں کچی نیند کے خماری سے مشکل کھل پارہی تھیں۔ اس نے جمائی پہ جمائی لیتے اسے حیرت سے دیکھا۔ "پھر سے جھگڑا کر آئی ہو؟ اب تم کتنے دنوں کے لیے الگ ہوئی ہو؟"

اس بار کافی سرپس معاملہ ہے۔ میں واپس نہیں جاسکتی۔ "آفرین نے دروازے کے پاس بنے کپ بورڈ سے گھر کے سلپر اٹھا کر بدلے اور اندر آگئی۔"

تم۔۔۔ مذاق کر رہی ہونا؟ اس شادی کے لیے تم نے کتنی قربانی دی ہے آئی۔ اب اس طرح اتنی جلدی ذہن کیسے بنالیا۔؟ "رمشا کی حیرت پر آفرین کے زرد ہونٹوں پر زبردستی مسکراہٹ آئی۔"

URDU NOVEL BANK

ضروری نہیں رمشا کہ ہر ڈیل سے فائدہ ہی پہنچے۔ میں بس یہی سمجھوں گی کہ میری "انویسٹمنٹ ناکام گئی۔" رمشا کا منہ کھل گیا۔

"کیا۔۔۔؟ تم سرپس تو ہو؟"
 www.urdu-novel-bank.com
 Visit for more novels:

رمشا کی آنکھیں پٹ سے کھل گئیں۔

ہممم، بالکل۔ "آفرین نے رمشا سے زیادہ جیسے خود کو مطمئن کیا تھا۔"
 اور تھکی تھکی سی صوفہ پر گر گئی۔

میں بھت تھک گئی ہوں رمشا، حقیقتاً۔۔۔ بھت تھک گئی ہوں۔ "تھکی تھکی اور زندہ"
 ہوئی آواز میں بمشکل بول پائی۔ جیسے خود سے مخاطب ہو۔

تم کو تو بخار لگ رہا ہے۔ "رمشا حیران رہ گئی اس کی زرد پڑتی رنگت اور کمزوری اس "
 سے مخفی نہیں رہی۔

ہممم۔ "آفرین اپنے آنسو روکنے کی کوشش میں جیسے بے حال ہوئی۔" ہر ایک نے اس "
 کی حالت نوٹ کی تھی۔ یہاں تک کہ ایک اجنبی شخص نے بھی۔ لیکن جس کو کرنی چاہیے

URDU NOVEL BANK

تھی اس نے نہیں کی تھی۔ جب کہ میں صرف اس سے ہی چاہتی تھی کہ میرا خیال (رکھے۔ بھلی وہ ایزد کا ماموں تھا۔

رمشا اس کے پاس بیٹھ گئی اور بغور اس کے تھکے تھکے زرد چہرے کو دیکھا۔ اس نے واقعی ہار مان لی تھی۔ وہ دونوں بچپن کی بہترین دوست تھیں۔ وہ کیوں نہ اس کی حالت سمجھتی؟ ایک تھکی تھکی سی آہ اس کے ہونٹوں سے نکلی۔

بھول جاؤ اس بات کو، مجھے تمہارا فیصلہ اچھا لگا۔ تم کیوں نہیں میرے ساتھ رہتی؟" رمشا نے اس کے ہاتھ تھامے۔

نہیں یہ ٹھیک نہیں لگتا۔ تمہارا بھائی بھی رہتا ہے یہاں۔ بھلی وہ کبھی کبھی آتا" ہو۔ لیکن --- یہ درست نہیں لگتا۔ "آفرین نے انکار کیا۔

اس کی بات پر رمشا نے اپنی دوست کو گھور کر دیکھا۔ وہ ہفتے میں دو بار ہی کمپنی کے کام سے آتا ہے۔ تمہیں کوئی پریشانی نہیں ہوگی۔ "رمشا" نے ٹھنڈی سانس بھری۔

URDU NOVEL BANK

تم آرام سے کچھ دن رہو۔ پھر میں تمہارے لیے کہیں کوئی جگہ دیکھتی ہوں۔ کیونکہ ایزد"

"بھی تمہارا کئی بار یہاں آکر پوچھ چکا ہے۔ لیکن اب وہ نہیں آتا۔

اس کے ذکر پر آفرین کے ہونٹوں پر طنزیہ مسکراہٹ آئی۔

"میں شرط لگاتی ہوں۔ اب وہ صرف اور صرف آبلش کے بارے میں ہی سوچتا ہے۔"

visit for more novels:

بھت ہی کوئی اسٹوپڈ آدمی ہے یہ ایزد۔ اس کی منگنی بھی کچھ دنوں میں ہونے والی"

ہے۔ کیا تم واقعی بھی اس کی منگنی میں جاؤ گی؟" رمشا نے اسے پریشانی سے دیکھا۔

ہاں، لیکن۔۔۔ اپنی دادی کو سالگرہ کی مبارک باد دے کر میں جلدی ہی واپس آ جاؤں"

گی۔ "اس نے جیسے خود کو تسلی دی۔

مجھے ڈر ہے کہ انکل یزدانی تمہارے ساتھ پھر نہ کوئی چال چل جائے۔ یہ شرم کی بات"

ہے کہ میں اس دن تمہارے ساتھ نہیں چل سکتی کیونکہ اس دن میرا ٹیسٹ ہے۔ لیکن

میرا کزن پرواز کرمانی فلکشن اٹینڈ کرے گا۔ میں اسے کہہ دوں گی تمہارے ساتھ رہے۔" رمشا

URDU NOVEL BANK

اپنی دوست کے لیے سچ میں پریشان تھی۔ وہ نہیں چاہتی تھی پچھلے واقعے جیسا کوئی واقعہ نہ آفرین کے ساتھ ہو جائے۔

آفرین نے غیر معمولی طور پر خود کو پرسکون محسوس کیا۔ اب کسی بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا، شہرام کو انتقامی نشان کے طور پر استعمال کرنے کا منصوبہ اب کسی کام کا نہیں تھا۔

وہ اب ہر طرف سے سکون میں آچکی تھی۔ اس سے پہلے وہ موت کو قریب سے چھو کر زندگی کے طرف پلٹ آئی تھی۔ اس کے وقار کو بھی بری طرح سے پامال کیا گیا تھا۔ اب۔۔۔ اب کوئی چیز اسے نہیں ڈرا سکتی تھی۔

(اس کے علاوہ، اب اسے شہرام کو بھی سارا حساب واپس لوٹانا تھا۔)

URDU NOVEL BANK

دوسرے دن جازب اپنے بیرون ملک ٹرپ سے واپس آگیا۔ آفرین اس سے ملنے کے لیے آفیس آگئی۔

کیا میں ایڈوانس سیلری کی درخواست دے سکتی ہوں؟ مجھے کچھ لوگوں کا قرضہ چکانا ہے۔ "کچھ شرمندگی اور ہچکچاہٹ کے ساتھ آفرین نے عرض پیش کی۔

کوئی بات نہیں۔ کتنا چاہیئے؟ اماؤنٹ بتاؤ۔ تاکہ میں تمہارے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کر سکوں۔ "جازب نے مسکراتے ہوئے دوستانہ لہجے میں کہہ کر اپنا سیل اٹھایا۔

ولید گرویزی صاحب نے بھی تمہاری قابلیت کی بھت تعریف کی ہے۔ میں خود بھی تم کو

"ولا" والے پروجیکٹ کا ایڈوانس دینے والا تھا۔

اس نے فون پر ٹچ کر کے اسے ان لاک کیا۔

"کیا ایک کروڑ کافی ہونگے؟"

اس کی بات پر وہ حیران رہ گئی۔ یہ اس کی توقع سے زیادہ تھا۔

"نہیں نہیں۔۔۔ صرف دس لاکھ کافی ہونگے۔"

URDU NOVEL BANK

پریشان مت ہو۔ ولید گرویزی کے ولاکی لاگت دس ملین سے زیادہ ہے۔ اس پر تمہارا" کمیشن ایک کروڑ سے زیادہ بنتا ہے۔" جازب نے فوراً اس کے اکاؤنٹ میں ایک کروڑ کی رقم ٹرانسفر کر دی۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

ایسے ہی اپنا کام جاری رکھو" جازب نے تعریفی کلمات کہے۔" آفرین کو سب سے پہلے شہرام کا حساب بے باک کرنا تھا۔ اب اسے اور زیادہ محنت و لگن کے ساتھ اپنے کیریئر کے لئے توجہ دینی تھی۔

بوم! شہرام نے گولف گیند کو سوئنگ کیا تو گیند تیزی کے ساتھ ایک فاصلے پر جا کر غائب ہو گئی۔

شیٹ جو اس کے پاس ہی کھڑا تھا۔ گیند کو تیزی کے ساتھ اڑان بھر کر غائب ہونے کی وجہ سے ہوا کی سرسراہٹ پر کپکپا کر رہ گیا۔

URDU NOVEL BANK

جب سے آفرین گئی تھی۔ شہرام کا رویہ ایسا ہی برہم اور خفگی بھرا تھا۔ شیث یہ دیکھ دیکھ کر جیسے پاگل ہو رہا تھا۔

آفرین بھا بھی ابھی تک گھر واپس نہیں آئی؟ "شیث کو معلوم تھا جواب کیا آئے گا۔ پھر" بھی پوچھا۔

وہ مرے یا جیئے۔ میرا کچھ نہ جائے۔ اچھا ہے وہ نہ ہی آئے۔ "شہرام نے اسے تیز" گھوری دی اور برہم انداز میں آگے بڑھ گیا۔

ادھر شیث کے پیٹ میں پھر سے گڑ بڑ ہونے لگی۔

میں جانتا ہوں تم بھا بھی کے ہاتھ کے پکے کھانوں کے عادی ہو گئے ہو۔ لیکن اب وہ "نہیں ہے تو تم اس طرح خود کو بھوکا رکھ کر سزا تو نہیں دے سکتے۔" شیث نے ناک کی نوک کھجاتے ہوئے اسے ٹیڑھی آنکھ سے دیکھا۔

URDU NOVEL BANK

نہیں ہوا میں عادی۔۔۔۔۔ بے فکر رہو۔ "اس کا لہجہ ہنوز تپا ہوا تھا۔" میں کافی آرام سے " رہ رہا ہوں۔"

اس کے بے حسی بھرے جملے سن کر شیث کی پیشانی عرق آلود ہو گئی۔ اس نے اپنے دوست کی یہ سائیڈ پہلی بار دریافت کی تھی۔
 اس نے دل ہی دل میں آفرین کی ہمت کو سلام کیا۔ جس نے اس جیسے غصیلے شخص کے ساتھ اتنا وقت گزارا تھا۔ وہ تو کچھ ہی دنوں میں شہرام کی برہمی اور ضد سے پاگل ہونے کے قریب تھا۔

پرسوں آبلش اور ایزد کی منگنی کا فلکشن ہے۔ آفرین بھا بھی بھی یقیناً وہاں جائے گی۔ یزدانی فیملی کی طرف سے مجھے بھی انویٹیشن کارڈ ملا ہے۔ کیا میں وہاں جا کر بھا بھی کو مناؤں۔۔۔۔۔؟ "شیث نے اپنے دوست کی حالت دیکھ کر جیسے اس کے اندر کی بات کی۔ شہرام نے ابرو چکا کر اسے گھورا۔

"میرے علم کے مطابق یہ ان کی دادی کی سالگرہ کا فلکشن ہے؟"

نہیں۔۔۔ یہ تو نہیں سنا۔ "شیث نے نفی میں سر ہلایا۔"

URDU NOVEL BANK

شہرام کے چہرے پر ایک سایہ سا لہرایا۔ اس سے ظاہر تھا کہ یزدانی فیملی نے دادی کی سالگرہ کا پلان نہیں بنایا۔۔۔ بات کچھ اور تھی۔ (یہ بیوقوف عورت ان لوگوں کی طرف سے پھر سے کچھ غلط کرنے سے نہیں ڈرتی۔)۔

www.urdu-novel-bank.com

ایسا کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ یہ اس کی ایک اور چال لگ رہی ہے۔ دیکھو اور "انتظار کرو۔۔۔ مجھے یقین ہے کہ وہ منگنی کی پارٹی کے بعد آکر مجھ سے مدد کی بھیک مانگے گی۔"

ابھی جملے منہ میں ہی تھے کہ اس کی موبائل پر واٹس ایپ میسج کی نوٹیفیکیشن آنے لگی۔ ("فرام شہرین۔ شہرام کے دو حرف اور آفرین کے لاسٹ تین حروف ملا کر بنا گیا "شہرین")

دیکھا۔۔؟ کیا کہا تھا میں نے۔ اس نے میسج بھیجا ہے۔ "شہرام نے شیٹ کو طزنیہ" نظروں سے دیکھ کر میسج اوپن کیا۔

لیکن جب اس نے میسج پر کلک کیا تو دیکھا آفرین نے اس کے اکاؤنٹ میں سات لاکھ ٹرانسفر کیئے تھے۔

URDU NOVEL BANK

اس کا خوبصورت چہرہ برف کی مانند منجمد ہو گیا۔

شیث جو محض ایک انچ کے فاصلے پر تھا۔ جھانک کر دیکھا تو حیران رہ گیا۔

"لگتا ہے۔۔ بھابھی تمہارا قرضہ لوٹانے کے لیے کافی خرچ کر رہی ہیں۔"

www.urdu-novel-bank.com
Visit for more novels:

ہممسم۔ "شہرام کے پریشان کن تاثرات پرسکون ہوئے۔"

"ایسا لگتا ہے۔ یہ اس کی ایک اور چال ہے۔"

وہ فون پر نگاہ جمائے ہوئے تھا۔ جہاں دوسرے طرف سے ابھی تک کچھ ٹائپ کیا جا رہا تھا۔

وہ انتظار کرنے لگا کہ دیکھے اب وہ کیا کہتی ہے؟

بیس سیکنڈ کے بعد اس نے ایک اور میسج رسیو کیا۔

URDU NOVEL BANK

سات لاکھ میرے خیال سے کافی زیادہ ہونگے۔ اس میں میرے ہاسپٹل کے چارجز اور "کھانے پینے کا خرچ شامل ہے۔"

ایک پراسرار مسکراہٹ شہرام کے ہونٹوں پر بکھر گئی۔ اس کی پیشانی کی رگیں تن گئی تھیں۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

(ٹھیک ہے۔۔ ٹھیک ہے۔۔ بھت خوب تو اس عورت میں شیرینی جیسی جراثیم تھی۔)

شیٹ جو پیچھے کھڑا تانک جھانک کرتے بیسج پڑھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ تبصرہ دینے کی ہمت نہیں کی۔

اس نے سوچا آفرین اوسم تھی۔ رئیلی اوسم۔ اس نے یقینی طور پر شہرام جیسے شخص کو (چیلنج کیا تھا۔)

جب کہ وہ دل ہی دل میں اس معصوم سی لڑکی کے لیئے ہمدردی محسوس کرنے لگا تھا۔

URDU NOVEL BANK

یہ لگتا ہے، تمہیں متاثر کرنے کی ایک دوسری چال ہے۔ وہ نا صرف تمہیں رشوت پیش کر رہی ہے بلکہ اس کا یوزر نام دیکھو۔۔۔ کتنا رومینٹک ہے؟ شہرین۔۔۔ یعنی شہرام اور آفرین کا محف۔ "شیث نے آفرین کے طرف اس کا ذہن پلٹنے کی کوشش کی۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

شہرام اس کا تبصرہ سن کر اندر ہی اندر سکون محسوس کرنے لگا۔ جب کہ ہونٹ ایک پراسرار مسکراہٹ میں ڈھل گئے۔

تو کیا ہوا؟ یہ اتنی بڑی بات نہیں۔ اب وہ تین راتوں تک مجھ سے گھٹنوں کے بل "جھک کر معافی نہیں مانگتی۔ میں معاف نہیں کر سکتا۔

"اس سے پہلے کہ اس کا جملہ پورا ہوتا۔ آفرین نے نا صرف اپنا یوزر نیم بدل کر "نیو لائیٹ رکھ دیا۔ بلکہ اسٹیٹس بھی بدل دیا۔

(مجھے اب اپنے آپ سے بہترین سلوک کرنے کی ضرورت ہے۔)

شیث تو یہ پڑھ کر اپنی جگہ پر دنگ رہ گیا۔

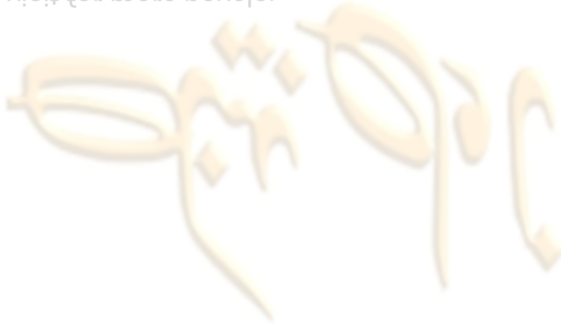
اوہ خدا۔۔۔! یہ کیا کیا آپ نے بھابھی؟ یہاں میں آپ کا رشتہ جوڑنے کی کوشش کر رہا (ہوں ادھر آپ توڑنے میں لگی ہیں۔

URDU NOVEL BANK

شہرام کی گہری، کالی آنکھوں سے خون رسنے لگا۔ نفرت سے سیل فون پر گرفت سخت ہو گئی۔

"آئندہ میرے سامنے اس عورت کا ذکر نہ کرنا شیث۔ ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔" یہ کہہ کر لمبے لمبے ڈگ بھرتا گولف کلب سے باہر نکل گیا۔

www.urdu-novel-bank.com
Visit for more novels:



ادھر آفرین مسیج بھیجنے کے بعد لاشعوری طور پر شہرام کے طرف سے جواب کی منتظر رہی۔ لیکن دوسری طرف سے کوئی جواب نہیں آیا۔

اسے لگا جیسے اس کا وجود کسی گہرے پانی میں ڈوب رہا ہو۔ کتنا بے حس شخص تھا جس سے اس کا دل اٹک گیا تھا۔

کچھ دیر بعد اس کے فون نے واٹس ایپ کی۔ وہ چونک اٹھی۔ سمجھی شہرام نے جواب دیا ہوگا۔ لیکن۔۔۔۔۔ یہ ولید گرویزی کی طرف سے مسیج تھا۔

URDU NOVEL BANK

نئی شروعات کرنا اچھی بات ہے۔ عورت کو اپنے آپ سے بہتر سلوک کرنے کی [ضرورت ہے۔ اگر آپ زندگی سے ناخوش ہیں تو اس کی وجہ یہ نہیں کہ آپ بد قسمت ہے۔ [کچھ لوگ یا کچھ چیزیں ہماری عزت کی مستحق نہیں ہوتیں۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

آفرین نے اپنے دل میں ایک ہلکا سا نیا احساس محسوس کیا۔ یہ حوصلہ افزا پیغام پڑھ کر وہ مستقبل کے بارے میں زیادہ پر امید ہوئی تھی۔

تاہم اسے یہ سب عجیب لگا۔ اسے لگا جیسے ولید گرویزی جانتا ہے کہ اسے چھوڑ دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ، اس نے ابھی کچھ سیکنڈ پہلے ہی اپنا اسٹیٹس اپ ڈیٹ کیا تھا۔ تو کیا وہ اس کے سوشل میڈیا پر توجہ دے رہا تھا؟

اس پر مختصراً غور کرنے کے بعد، اس نے جواب دیا۔ [حوصلہ افزائی کا شکریہ۔]

یہاں تک کہ اگر ولید گرویزی واقعی اس میں دلچسپی رکھ رہا تھا، تب بھی یہ اس کے لیے بیکار تھا۔ کیوں کہ اس نے اب محبت تلاش کرنے کا خواب چھوڑ دیا تھا۔ اسے اب کوئی

URDU NOVEL BANK

خواب نہیں دیکھنا تھا۔ کیونکہ اکثر خواب سراب ہوتے ہیں۔ جاگنے پر سوائے درد و تکلیف کے اور کچھ ہاتھ نہیں آتا۔

www.urdu-novel-bank.com
Visit for more novels:

جلدی ہی دادی کی سالگرہ کا دن بھی آگیا۔
یہ دونوں خاندانوں کے لیے ایک بڑا دن تھا۔ یزدانی اور درانی فیملیز کا آپس میں رشتہ جوڑنے کا دن۔

فلکشن کا اہتمام ملبورن کی ایک مشہور ہوٹل میں کیا گیا تھا۔
امیر سے امیر طبقہ مدعو تھا۔

آفرین بھی انویٹیشن کارڈ ہاتھ میں تھا مے لابی میں کھڑی تھی۔
کبھی وہ وقت تھا، کہ جعفر یزدانی نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ اس کی ایزد سے شادی اس بینکویٹ ہال میں کی جائے گی۔ اور آج۔۔۔۔ ٹھیک ہے!! کہ انگیجمنٹ سرمنی ہو رہی تھی۔ لیکن یہاں ایزد کی دلسن آفرین نہیں۔۔۔ بلکہ آبلش تھی۔

اس نے سفید رنگ کی میکسی پہنی ہوئی تھی۔ یہ میکسی اس نے شیٹ کے دادا کی برتھ ڈے پر بھی پہنی تھی۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

داخلی دروازے پر رپورٹرز کا ڈھیر جمع تھا۔ جنہوں نے ایک سیکنڈ میں ہی اسے جالیا۔

مس آفرین، آپ نے اس سے پہلے دعویٰ کیا تھا کہ یزدانی فیملی نے آپ کو قید کر کے "تشدد کیا ہے۔ اور آج آپ کو یہاں دیکھ کر ہم حیران ہیں کہ پھر آپ ایزد اور آبلش کی منگنی میں کیسے آئی ہیں؟ اگر آپ کا پہلا بیان سچائی پر مبنی ہے؟

رپورٹرز تابڑ توڑ سوالات پوچھ رہے تھے۔

اس کا مطلب یہی ہے کہ یزدانی فیملی نے آپ کے ساتھ کوئی برا سلوک نہیں کیا۔ آپ کا بیان جھوٹ پر مبنی تھا۔

آفرین بیوقوف بالکل نہیں تھی۔ وہ فوراً جان گئی کہ رپورٹرز کا اہتمام جعفر یزدانی نے کیا ہے۔ بلاشبہ، انہیں رشوت دی گئی تھی اور ہدایت دی گئی تھی کہ کیا کہنا ہے؟

اسے اندازہ تھا کہ ایسا کچھ ضرور ہوگا۔ تبھی وہ پرسکون نظر آرہی تھی۔
 آج میری دادی کی 87 ویں سالگرہ ہے۔ میں وہی سیلیبریٹ کرنے آئی ہوں۔ "اس"
 کے اطمینان میں رتی بھر تبدیلی نہیں آئی۔

www.urdu-novel-bank.com
 Visit for more novels:

واقعی۔۔؟ لیکن ہم نے تو یہ بات نہیں سنی۔ ہمیں تو یہی بتایا گیا کہ آج ایزد اور آبلش"
 یزدانی کی منگنی ہے۔ اور جس طرح کا قیمتی ڈریس آپ پہنے ہوئی ہیں۔ اس سے نہیں لگتا
 کہ آپ کے ساتھ یزدانی فیملی برا سلوک رکھتی ہے۔ آپ تو کافی ٹھیک ٹھاک نظر آرہی
 ہیں۔"

ایک طنزیہ مسکراہٹ اس کے چہرے پر پھیل گئی۔
 ٹھیک ہے۔۔۔، تو مجھے بتائیے کہ آج مجھے سر عام شرمندہ کرنے کے لیے جعفر یزدانی"
 نے سب کو کتنی رقم ادا کی ہے؟

URDU NOVEL BANK

آپ تو آبلش یزدانی سے قطعی مختلف مزاج کی لگ رہی ہیں۔ وہ تو بھت ہی نفیس اور " شائستہ مزاج کی لڑکی ہے۔ آپ کو دیکھ کر لگتا ہے آپ میں بات کرنے کی تمیز تک "نہیں۔

ایک رپورٹر نے منہ پھاڑ کر کہدیا۔ یقیناً اسے اس طرح بدتمیزی سے بات کرنے کے پیسے ملے تھے۔

آفرین نے حیران نظروں سے اس رپورٹر کو دیکھا۔ ابھی وہ اس کی اچھی طبعیت صاف کرتی۔ جب پیچھے سے کوئی مردانہ آواز آئی۔

آج یزدانی اور درانی فیملیز کے لیے خاص دن ہے۔ ثمر سمیت بہت سے معزز فنکار " اس تقریب میں شریک ہیں۔ اس کے باوجود بھی رپورٹرز کے گروہ نے ایک کمزور لڑکی کو شرمندہ کرنے کے لیے گھات لگائی ہوئی ہے۔ شیم آن یو آل۔۔۔ کیا وہ کوئی آرٹسٹ ہے؟ یا آن لائن سیلیبریٹی؟ اگر آپ سب کو انٹرویو کرنا اتنا ہی پسند ہے، تو کسی مشہور "شخص کا پیچھا کریں۔ ایک کمزور لڑکی کا نہیں۔

URDU NOVEL BANK

اس دراز قد آدمی کی پرسنالٹی اور قیمتی لباس نے رپورٹرز کو لاجواب کرنے کے ساتھ متاثر بھی کیا۔

وہ فوراً بعد منتشر ہو گئے۔ جس پر آفرین ہنس پڑی۔

www.urdu-novel-bank.com

ناٹ بیڈ۔۔۔ پرواز کرمانی، اپنی کمپنی کا عہدہ سنبھالتے ہی آپ تو کافی بولڈ ہو گئے۔

"ہیں۔ تعجب نہیں، رمشا آپ پر صحیح معنوں میں لٹو ہوئی ہے۔

اس کی بات پر پرواز کرمانی ہلکا سا سر خم کر کے مسکرایا۔

رمشا نے مجھے رات ہی فون کر کے آپ کے لیے تاکید کی تھی۔ کہ میں آپ کی بیک پر

رہوں۔ اب چلیں۔" وہ مسکرا کر اسے اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کرتے آگے بڑھا۔

اس وقت ایک چنچل سی لڑکی منہ بناتی ہوئی کچھ خفا خفا سی آکر پرواز کا بازو تھام لیا۔

پرواز کہاں تھے تم؟ میں پورے حال میں تمہیں ڈھونڈ رہی تھی۔ یہ دیکھو چل چل کر

میرے پاؤں دکھ رہے ہیں۔" اس نے میکسی اٹھا کر ایک پاؤں آگے کیا جو اونچی نفیس

سی ہائی ہیل میں مقید تھے۔

آفرین نے حیران اور سوالیہ نظروں سے پرواز کو دیکھا۔ اور پھر ایک عجیب سی نظر لڑکی کے ہاتھ پر ڈالی جو پرواز کا بازو تھا مے ہوئے تھا۔ آفرین کی سوالیہ نظروں کا مفہوم سمجھ کر پرواز ہچکچایا

www.urdu-novelbank.com

visit for more novels:

یہ لیلیٰ ہے۔ میرے ماموں کی بیٹی۔ رمشا اسے جانتی ہے۔ "پرواز نے تعارف کروایا۔"

"اوہ، نائیس ٹو میٹ یو۔ مس لیلیٰ۔ میں آفرین یزدانی رمشا کی دوست۔"

دونوں نے ہاتھ ملایا۔

اگر رمشا پرواز کو لیلیٰ کے ساتھ بازو اٹکائے دیکھتی تو یقیناً شک ضرور کرتی۔ آفرین کو یہ (لڑکی کچھ عجیب سی لگی۔ خاص کر اس کا چنچل رویہ اسے دکھاوا سا لگا۔

لیلیٰ میں نے کتنی بار تمہیں تنبیہ کی ہے کہ ہم اب بچے نہیں رہے۔ اس طرح پبلک میں میرا بازو مت تھاما کرو۔ "پرواز نے ایک سائیڈ پر لے جا کر اسے ہلکی آواز میں تنبیہ کی۔ جس ہر لیلیٰ نے بچوں جیسا منہ بنالیا۔

URDU NOVEL BANK

"اوھ سوری۔۔ لیکن کیا کروں۔ بچپن کی عادت ہے۔ چھوٹی ہی نہیں۔"

آل رائیٹ۔ آفرین نے منہ سے نہیں کہا۔ لیکن اسے یہ برا لگا ہے۔ خیال کرو۔ دوسروں کو برا لگ سکتا ہے اور وہ غلط فہمی میں پڑ سکتے ہیں۔" پرواز نے سمجھایا۔

www.urdunovelbank.com
Visit for more novels:

جلد ہی آفرین کو اسٹیج پر صالحہ اور جعفر یزدانی کھڑے نظر آئے۔ ان کی نظر بھی آفرین پر پڑی تو آنکھ کے اشارے سے اسے بلایا۔

جیسے ہی وہ ان کے قریب آئی۔ صالحہ نے غیر متوقع طور پر اسے کھینچ کر زبردستی گلے سے لگایا۔

افسر صاحب، یہ میری پیاری سی چھوٹی بیٹی آفرین ہے۔" جعفر یزدانی اپنے ساتھ کھڑے ایک مہمان سے اس کا تعارف کروا رہا تھا۔ جس پر آفرین حیرانی سے اسے دیکھ کر رہ گئی۔

میری یہ بیٹی نہ صرف بھادر ہے بلکہ رحم دل اور سیدھی سادی بھی ہے۔ کچھ عرصہ " قبل، اس نے پولیس کے ساتھ تعاون بھی کیا تھا۔ اور غیر قانونی ویڈیوز بنانے والے گروپ کو ختم کرنے کے لیے خفیہ طور پر چلی گئی تھی۔ "جعفر مسلسل اس کے زخم کزید رہا تھا۔ آفرین اندر ہی اندر پیچ و تاب کھا کر رہ گئی۔

www.urdu-novel-bank.com
Visit for more novels:

آہ ہ ہ۔۔۔ "صالحہ نے ایک سرد آہ بھری۔" میری بڑی بیٹی کی تو منگنی ہو رہی ہے۔ لیکن میری چھوٹی بیٹی ابھی تک سنگل " ہے۔ میری خواہش ہے جلد ہی اس کی بھی شادی ہو جائے۔ کیا آپ کا کوئی چھوٹا بیٹا نہیں ہے؟ "اب کے صالحہ نے مہمان سے جوش و خروش سے پوچھا۔

افسر صاحب کے چہرے پر جذبات کی ایک لہر یکے بعد دیگرے چھا گئی۔ میلبورن میں ہر کوئی جانتا تھا کہ آفرین کی لائیو سٹریم پر تقریباً عصمت درمی کی گئی تھی۔ اب کوئی بھی امیر خاندان اسے اپنانے کی کوشش نہیں کر سکتا تھا۔

URDU NOVEL BANK

اوہ۔۔۔ یہ تو اچھی بات ہے۔ لیکن افسوس میرا چھوٹا بیٹا پہلے ہی سے انکج ہے۔ "پھر" ایک طرف دیکھتے ہوئے ہاتھ ہلایا۔

اوہ یہ تو میرا جاننے والا ہے۔ معاف کیجیے گا میں ان سے مل کر آتا ہوں۔ "یہ کہتے ہی" جلدی جلدی ایک طرف کو ہولیا۔ جیسے جان چھڑائی ہو۔

www.urdu-novel-bank.com
visit for more novels:

جعفر نے مایوسی سے کہا۔ "پریشان مت ہونا آئی بیٹا۔ ہم تمہارے لیے آج ایک بہترین لڑکا" ڈھونڈھیں گے۔

(ہممم جیسے آفرین یہاں رشتہ کروانے ہی آئی تھی۔)

آفرین کا چہرہ بالکل سپاٹ تھا۔ اس نے عرصہ ہوا۔۔۔ ان سے کوئی بھی امید لگانی چھوڑ دی تھی۔

بننے کی کوشش مت کریں۔ یہ آپ لوگ ہی ہیں جنہوں نے رپورٹر کی ایک فوج دروازے پر مجھے ویلکم کرنے کو کھڑی کی ہے۔ تاکہ سب کو یہ بات پتا چلے کہ ہم میں کوئی رنجش

URDU NOVEL BANK

نہیں ہے۔ ہم تو۔۔ ایک پیپی فیملی ہیں۔۔ اور میرا پہلا بیان جھوٹ پر مبنی تھا۔ کہ آپ لوگوں نے مجھے قید کیا۔ تشدد کیا۔ میں یہاں صرف دادی کی سالگرہ پر آئی ہوں۔ مجھے آپ لوگوں کی کسی بات سے لینا دینا نہیں ہے۔ "وہ کافی تیش میں بولی۔

(کیسے بے حس لوگ تھے یہ)

www.urdu-novelbank.com
visit for more novels:

صالحہ نے بھت مشکل سے اپنا غصہ روکا۔ دانت پیس کر بولی۔ "آفرین آخر تمہیں کیا ہوا ہے جس نے تمہیں اتنا سخت دل بنا دیا ہے۔

اس نے گھور کر اسے دیکھا اور بازو سے پکڑ کر قریب لائی۔

اور باتوں کو تو چھوڑو۔ ہم نے تمہیں پال پوس کر بڑا کیا۔ تمہیں وقت دیا۔ تعلیم دلوائی۔ یہ " اور بات کہ تم یہ احسان نہیں مانتی۔ تمہیں اپنی غلطیوں کا بالکل ادراک نہیں ہے۔ اس کے بجائے پبلک میں ہم پر بہتان باندھا۔ کہ ہم نے تمہیں قید کر کے تشدد کیا تھا۔ کیا تم میں ضمیر نام کی کوئی چیز ہے؟

آبش کو تو چلو چھوڑو۔۔ ہم نے تمہارے ساتھ کچھ غلط کیا ہے؟؟؟ ارے ہم نے تمہیں پرانی حویلی میں تمہارے بھلے کے لیے رکھا تھا۔ "صالحہ برہمی سے بولتی جا رہی تھی۔

ہم کب تمہاری جان لینا چاہتے تھے؟ یا پرانی حویلی کا ماحول واقعی اتنا خراب تھا؟ اور"

کب میں نے ملازم کو تمہیں کھانا دینے یا کمرہ گرم رکھنے سے منع کیا تھا؟ "جعفر یزدانی غصہ میں تیز ہوا۔

www.urdu-novelbank.com

visit for more novels:

آفرین یہ سن کر حیران رہ گئی۔ تو کیا وہ بوڑھی ملازمہ ان کے منصوبے کا حصہ نہیں تھی؟ وہ تذبذب میں پڑ گئی۔ اگر جعفر یزدانی کے حکم پر اس ملازمہ نے ایسا نہیں کیا تو پھر کون۔۔۔۔۔؟

لیکن۔۔۔ اس عورت نے تو کہا تھا۔۔۔۔۔ "آفرین کی بات منہ میں رہ گئی۔"

آنی۔۔۔۔۔ تو تم بالآخر آ گئی۔ "آبش نے اس کو کچھ بھی آگے سوچنے نہیں دیا۔"

اس سے پہلے کہ آفرین گتھی سلجھاتی۔ آبش نے یکدم سے آکر اس کا بازو تھام لیا۔ اور دوسرے بازو سے ماں کا بازو تھاما۔

URDU NOVEL BANK

"کتنا اچھا لگ رہا ہے۔۔۔! فائلی ہماری فیملی مکمل ہو گئی ہے۔"

آفرین نے اپنا بازو چھڑانے کی کوشش کی جسے آبلش زور سے پکڑے ہوئے تھی۔
مہربانی کر کے میرا بازو چھوڑو۔ میں نہیں چاہتی کہ میرے دھکیلنے پر تم نیچے گر کر اپنا
تماشا بنا لو۔ "آفرین کی آواز سرد اور سپاٹ تھی۔

"اوہ آئی ڈیئر، تمہارا کیا مطلب ہے؟"

آبلش کے خوبصورت چہرے پر شرمندگی کی جھلک ابھری۔ اس نے جلدی سے پاس
کھڑے ایزد کا ہاتھ تھاما اور نرمی سے التجا کی۔

ایزد، آئی سے بات کرو۔ اسے سمجھاؤ نا۔ ہم نے آج بہت سے مہمانوں کو مدعو کیا ہے"
اور یہ ضروری ہے کہ ہماری فیملی ایک دوسرے سے بنا رنجش کے مل بیٹھے۔ "دل میں
آبلش نے یہ سوچا کہ آفرین کا مقصد ایک بار پھر کوئی نئی پریشانی پیدا کرنا تھی۔ ڈرتے
ہوئے اس نے لاشعوری طور پر آفرین کو دیکھا۔ لیکن اگلے پل ہی وہ اس کی بات پر
حیران رہ گئی۔

URDU NOVEL BANK

کیونکہ اس پل آفرین اس کی بات پر آگے جھکی اور اس کے کان میں مسکرا کر سرگوشی کی۔

تم مجھ سے حسد کرتی ہو۔ کہ میں تم سے زیادہ حسین ہوں۔۔۔۔۔، صحیح کہا نا؟ اور یہ ہر " وقت۔۔۔ دائیں بائیں خفیہ اشارے کرنا چھوڑ دو۔۔۔ آخر کار۔۔۔ تمہیں صرف حکم ہی تو دینا ہوتا ہے۔۔۔ اور لوگ تمہارے حکم پر ہر گندہ کھیل کھیلنا شروع کر دیتے ہیں۔ کیا۔۔۔ ایسا نہیں؟؟؟ اس کے بعد تم ایسی دکھتی ہو۔۔۔ جیسے تمہارے " سوا۔۔۔ کوئی معصوم اور انجان پیدا ہی نہیں ہوا۔

آفرین نے اس کے واقعی چھکے چھڑا دیئے۔ اسے یہ باور کروایا کہ وہ اتنی بھی کم عقل اور انجان نہیں ہے۔۔ ہر بات کی سمجھ بوجھ رکھتی ہے۔ اسپیشلی آبلش کا پلان بھی اس سے مخفی نہیں رہا۔

آفرین۔۔۔۔۔ م۔۔۔۔۔ میرا مطلب یہ نہیں ہے۔ میں تو سچ میں تمہاری تعریف کر رہی " ہوں۔ " آبلش کی آنکھوں میں شکایت کے ساتھ آنسو بھی دھیرے دھیرے بہنے لگے۔ ایزد اسے مزید روتے نہیں دیکھ سکتا تھا۔

URDU NOVEL BANK

آفرین، کیا تمہارے لیئے اتنا کافی نہیں؟ یہ تم ہی ہو جو آبلش کے ساتھ شروع دن سے "حاسدانہ رویہ رکھے ہوئی ہو۔"

اس کی بات پر آفرین کی آنکھوں میں طنزیہ چمک لہرائی۔ "تو ایزد درانی اب تم لالچ میں اس قدر اندھے ہو چکے ہو کہ سامنے کی حقیقت تک نظر نہیں آتی۔ تم اندھے ہی رہو گے" عمر بھر۔ جب آنکھ کھلے گی۔ تو کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔

آل رائیٹ، بحث مت کرو۔ یہاں کافی سارے مہمان موجود ہیں۔ آفرین تم ریسٹ روم میں اپنی دادی کے پاس جاؤ۔ جب فلکشن شروع ہو۔ تو آجانا۔ "جعفر یزدانی نے کسی متوقع جھگڑے کے ڈر سے آفرین کو وہاں سے ہٹایا۔"

میں دادی سے مل کر چلی جاؤں گی۔ "آفرین نے صاف جواب دیا کہ وہ یہاں رکنے کا" شوق نہیں رکھتی۔

تم اسے کھانا کھلا کر جانا۔ تمہاری دادی ایک ماہ پہلے سیڑھیوں سے گر جانے کی وجہ سے "پیرالائیز ہو گئی ہیں۔ وہ خود سے کھا نہیں سکتی۔"

URDU NOVEL BANK

جعفر کی بات سن کر آفرین پریشان ہوئی۔ یہ بات اسے پتا نہیں تھی۔ دادی کب گری تھی؟ اس کے سر پر جیسے بم بلاسٹ ہوا تھا۔

(دو ماہ پہلے تک تو دادی بالکل ٹھیک تھیں۔ اسے یقین نہیں آ رہا تھا۔)

آپ یہ بات مجھے اب بتا رہے ہیں؟ "وہ صدمہ کی زیادتی سے چینی تھی۔" پہلے بتاتے تو اس سے کیا فائدہ ہوتا؟ کیا کرتی تم؟ بس غصہ ہی کرتی۔ چینی چلاتی۔ جیسے اب کر رہی ہو۔ "جعفر یزدانی نے ناگواری سے کہا۔

آفرین اسے سرد گھوری سے نوازتی تقریباً بھاگتی ہوئی ریسٹ روم میں گئی۔ جہاں ایک سرمئی بالوں والی شفیق سے چہرے والی خاتون وھیل چیئر پر بیٹھی یک ٹک کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی۔ ایک ملازمہ اسے چمچ سے پانی پلا رہی تھی۔

آفرین دروازے میں ہی ساکت کھڑی رہ گئی۔ آنسو بری طرح گال بھگونے لگے۔ "مجھے معاف کر دیجئے گا دادو، میں آپ سے اتنے عرصے بعد ملنے آئی ہوں۔" آفرین دو ماہ سے اسے دیکھنے نہیں آئی تھی۔ شہرام سے شادی کے بعد وہ کچھ ایسی پریشانی میں الجھی تھی کہ اسے دادی سے ملنا بھول گیا۔

URDU NOVEL BANK

اس کے دادا کے وفات کرنے کے بعد اس گھر میں صرف ایک دادی ہی بچی تھی جو اس کا خیال رکھتی تھی۔ اسے پال پوس کر بڑا کیا۔ اسے پڑھنے کو باہر بھیجا۔ آج وہ جو کچھ تھی اپنی دادی کے بدولت تھی۔

جب وہ چھوٹی تھی۔ صالحہ اور جعفر اس سے جب بھی سخت رویہ رکھتے۔ یا ڈانٹ ڈپٹ کرتے۔ دادی کی محبت بھری گود ہی اس کی واحد پناہ گاہ بچتی تھی۔ دادی بھی اسے یوں اپنی آغوش میں سمیٹے رکھتی۔ جیسے مرغی اپنے چوزوں کو پروں میں سمیٹ کر چھپاتی ہے۔

تاہم، جب وہ مزید تعلیم کے حصول کے لیے بیرون ملک روانہ ہوئی۔ تو اس کی دادی اپنے ابائی گھر واپس چلی گئیں۔

دادی اب جزوی طور پر بھری ہیں، اس لیے وہ اچھی طرح سے نہیں سن سکتیں۔ "ملازمہ نے اسے آہستہ سے بتایا۔ کیونکہ آفرین کی بات پر بھی دادی کے چہرے کے تاثرات میں تبدیلی نہیں آئی تھی۔

URDU NOVEL BANK

اور آپ۔۔۔۔؟ "آفرین اس عورت کو پہچان نہیں پائی۔ یقیناً یہ ملازمہ نئی تھی۔ اس" سے پہلے خالا وحیدہ ہی دادی کا خیال رکھتی تھی۔

"یزدانی صاحب نے مجھے دادی کا خیال رکھنے کے لیے رکھا ہے۔۔۔۔"

www.urdunovelbank.com
visit for more novels:

لیکن... خالا وحیدہ کہاں گئی؟ "وہ حیران ہوئی۔"

ایسا لگتا ہے انہیں دادی کے پیرالائیز ہونے کے بعد خیال رکھنے میں مشکل ہو رہی تھی۔ اسی لیے اس نے ریزائن کر دیا۔ "ملازمہ نے جتنا معلوم تھا اتنا ہی بتایا۔"

یہ سن کر آفرین حیران رہ گئی۔ ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟ خالا وحیدہ تیس سال سے دادی کے ساتھ تھی۔ اور بھت اچھے تعلقات تھے۔ دادی کو اس حالت میں ان کی زیادہ ضرورت تھی۔ پھر۔۔۔۔؟ وہ کیسے چلی گئی۔؟

URDU NOVEL BANK

شاید خالا وحیدہ کافی بوڑھی ہو گئی ہوں۔ اور یہ نوکری کرنے کے لائق نہ رہی ہوں۔ اسی) (لیئے ریزائن کر دیا ہو۔

اسے اپنی دادی کی حالت کے بارے میں جان کر سچ میں بہت دکھ ہوا۔ اس نے دادی کے سامنے گھٹنے ٹیک کر اس کا کمزور بوڑھا ہاتھ پکڑ لیا۔

"دادی، میں آفرین ہوں۔ آپ کی آئی۔۔ میں آپ کو دیکھنے آئی ہوں۔ مجھے پہچانا دادی؟"

آفرین کی آنکھوں میں آنسو چھلک رہے تھے۔ اور آواز جذبات سے کپکپا رہی تھی۔

دادی نے اسے دیکھا تو اس کے چہرے پر شفیق سی جانی پہچانی مسکراہٹ آگئی۔

تم آگئی شعرین۔۔ میری بچی۔ میرے جگر کے ٹکڑے۔ تم نے آج سارا دن باہر گزارا"

لیا۔ بھت تنگ کرتی ہو تم ماں کو۔۔۔۔۔ جاؤ۔۔۔۔۔ اب جاکر کپڑے بدلو۔ تمہارے ابو آنے والے ہیں۔ پھر وہ ہمیں ڈنر پر باہر لے جائیں گے۔ ہاں۔۔۔۔۔ "وہ یقیناً ماضی میں جی رہی تھیں۔

URDU NOVEL BANK

یہ سن کر آفرین تھوڑی دیر کے لیے دنگ رہ گئی۔ شرین اس کی پھوپھی تھی لیکن ان کے انتقال کو 20 سال سے زیادہ عرصہ ہو چکا تھا۔

دادی، آپ پھوپھو کو پھر سے یاد کر رہی ہیں؟ "آفرین کو لگا جیسے وہ خود پر کنٹرول کھودے" گی۔ بھت مشکل سے اس نے سسکی دبائی تھی۔

بوڑھی دادی نے جیسے آفرین کی بات نہیں سمجھی۔ وہ پھر سے خود سے باتیں کرتے بڑبڑانے لگی۔

آفرین اس کے پاس بیٹھ گئی۔ دکھ سے اس کی سانس گھٹ رہی تھی۔

تقریباً 12 بجے کے قریب جعفر یزدانی وہاں آیا۔
"اپنی دادی کو باہر لا کر کھانا کھلاؤ۔"

URDU NOVEL BANK

"میں انہیں یہاں کھانا کھلا دوں گی۔ ان کی حالت ایسی نہیں ہے کہ باہر جایا جائے۔"
آفرین کافی رنجیدہ تھی۔ دکھ سے شکایت سے جعفر یزدانی کو دیکھا۔
(کیسا بیٹا تھا۔)

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

میں نے تم سے رائے نہیں پوچھی۔ تم کو فوری طور پر باہر چل کر ہماری فیملی کے
ساتھ کھانا چاہیئے۔ ورنہ پھر بھول جاؤ کہ میں تمہیں امی سے ملنے دوں گا۔ "جعفر یزدانی
کے الفاظ تھے یا زہر میں بجھے تیر تھے۔ یقیناً برداشت سے باہر تھے۔

آفرین کو ان کی بات سن کر سمجھ میں نہیں آیا کہ کیا رد عمل ظاہر کرے۔ ان کے الفاظ
ہماری فیملی "سے صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ آفرین کو مکمل طور پر اپنی فیملی سے خارج"
کر رہے ہیں۔

ٹھیک ہے۔۔۔۔ میں جاتی ہوں۔ "آفرین نے ان کی دھمکی پر کچھ سوچ کر ہمتیار ڈال
دیئے۔

اور خاموشی سے اٹھ کر دادی کی وھیل چیئر کو تھا۔ اور چلاتی ہوئی کمرے سے باہر آئی۔ اب اس کا رخ حال کے طرف تھا۔

اس کو بھی اس ٹیبل پر بیٹھنا تھا۔ جس پر ایزد اور آبلش کے ساتھ صالحہ بیٹھی ہوئی تھیں۔

اس نے پہلے دادی کی چیئر سیٹ کی۔ پھر ٹیبل کے ساتھ کرسی کھینچ کر خود بھی بیٹھ گئی۔ ادھر ادھر نظر گھماتے یونہی اس کی نظریں ایک سائیڈ پر گئی تھیں۔ وہ چونک گئی۔ کیونکہ وہاں ولید گرویزی اپنے ساتھ بیٹھے جوڑے سے بات کر رہا تھا۔ وہ کنفیوز ہو گئی۔ کیونکہ ان کے ساتھ ایزد کا باپ خیام درانی اور ماں سنیعہ درانی بیٹھے ہوئے تھے۔

شہرام نے فلشن اٹینڈ نہیں کیا؟ جب کہ شہرام ایزد کا ماموں تھا۔ تو۔۔۔۔؟

انگیجمنٹ سرمنی بارہ بج کر تیس پر ہوئی۔

URDU NOVEL BANK

ایزد، اور آبلش کو اسٹیج پر لایا گیا۔ آبلش جو کہ سرخ رنگ کی چمکتی ہوئی میکسی پہنے ہوئی تھی۔ ایزد کے ساتھ کھڑی ہوئی خوشی سے پھولے نہ سما رہی تھی۔ ایزد نے بلیک کلر کا ڈنر سوٹ پہنا ہوا تھا۔ دونوں ساتھ کھڑے پرفیکٹ میچ لگ رہے تھے۔

آفرین اپنے پیچھے بیٹھے ہوئے مہمانوں سے سرگوشیوں میں کیئے گئے تبصرے سننے پر مجبور ہوئی۔

میں نے سنا ہے کہ آبلش کی پرورش کسی ولج میں ہوئی ہے۔ پھر بھی وہ بھت خوبصورت [اور تعلیم یافتہ لگ رہی ہے۔ ایزد صحیح اس پر مرٹا ہے۔] یہ کسی مرد کی آواز تھی۔

پچھلے سال ایک افواہ چلی تھی کہ ایزد آفرین کے ساتھ انگیج ہونے والا ہے۔ اگر میں اس [کی جگہ پر ہوتا تو دونوں کو چن لیتا۔] یہ کوئی مرد بولا تھا۔

[. تم صحیح کہتے ہو]

URDU NOVEL BANK

یہ سارا شور آفرین کے کانوں سے طوفانی جھکڑ کی طرح گزرا تھا۔ لیکن وہ سوائے اگنور کرنے کے کچھ نہیں کر سکتی تھی۔ اس نے اپنی پوری توجہ دادی کو کھانا کھلانے پر دی۔

تاہم جس چیز نے اسے لاجواب کر دیا وہ تھی ثمر شاہ۔ جس نے جوڑے کے آگے انگوٹھیاں رکھی تھیں۔ وہ دل ہی دل میں حیران ہوئی۔

ثمر نے مائیکروفون میں مزاحیہ انداز میں ہنستے ہوئے کہا، ”دراصل، میں ایزد کو تقریباً سات یا آٹھ سال سے جانتی ہوں۔ اور وہ میرے لیے بڑے بھائی کی طرح ہے۔ ہائی اسکول میں بہت سی لڑکیاں اس کے آگے پیچھے پھرتی تھیں لیکن ان میں سے ایک نے بھی اس کی توجہ نہیں کھینچی۔ میں نے سوچا تھا ایسا کبھی ہو ہی نہیں ہو سکتا، جب تک کہ وہ آبلش سے نہ ملے اور آج بالآخر دونوں مل گئے۔ کیونکہ ایزد بھائی کے نصیب میں آبلش ہی تھی۔“ اس نے ایک طنزیہ مسکراہٹ آفرین کی جانب پھینک کر آنکھ ماری۔

URDU NOVEL BANK

آفی تم بھی آؤ۔ کیا تم دلہا دلہن کو دعائیں نہیں دوگی؟" اس نے جیسے آفرین کے کچے " زخم کریدے تھے۔

آفرین اس کے ہر ہر لفظ میں طنز صاف محسوس کر رہی تھی۔ اور ثمر یقیناً حد پار کر رہی تھی۔

وہ لڑکی جو کبھی اس کی اچھی دوست تھی آج اس کے سابق منگیتر کے دولہا بننے کی مبارک دے رہی تھی۔ اس سے زیادہ طنز اور کیا ہو سکتا تھا؟

اوہ۔۔۔۔۔ ضرور۔ "آفرین کے چہرے پر ایک معنی خیز مسکراہٹ ابھری۔ "کیوں" نہیں۔ مجھے ابھی ابھی احساس ہوا ہے۔۔۔ کہ تم تینوں سے زیادہ بے شرم کوئی نہیں ہو سکتا۔

ایزد کا تو چہرہ ہی پھیکا پڑ گیا۔ جعفر یزدانی نے فوراً اٹھ کر ڈی جے کے طرف کچھ اشارہ کیا۔

پورے حال کی روشنیاں گل ہو گئیں۔ اسٹیج کی اسکرین روشن ہوئی۔ اس پر الفاظ آنے لگے۔

"آئیے، انگیڈ جوڑے کی محبت کی کہانی دیکھیں۔ مہربانی کر کے اپنی توجہ اسکرین پر کریں۔"

ایک رومانوی دھن کمرے میں بکھر گئی۔ تاہم، سلائیڈ شو پر آفرین اور ایزد کی تصاویر آرہی تھیں۔ کچھ اس وقت کھینچی گئی تھیں۔ جب وہ چھوٹے بچے تھے۔ ان میں سے کچھ اس وقت کی تھیں جب وہ بیرون ملک تعلیم حاصل کرنے گئی تھی۔ اور ایزد سمندر پار میلوں کا سفر کر کے آفرین سے ملنے آیا تھا۔ تصاویر میں وہ خوش اور مطمئن نظر آرہے تھے۔

پورے حال میں خاموشی چھا گئی۔ ہال میں موجود ہر مہمان واضح طور پر چونک گیا تھا۔ تصاویر سے صاف پتا چل رہا تھا کہ آفرین اور ایزد کے درمیان کتنی محبت رہی تھی۔

URDU NOVEL BANK

درانی اور یزدانی خاندان کے لوگوں کے چہروں پر ناگواری چھا گئی۔ جعفر یزدانی غصہ میں جیسے آپے سے باہر ہو گیا۔

"ٹیبیل پر زور سے ہاتھ مار کر اٹھ کھڑا ہو گیا۔" یہ کیا بکواز ہے؟ فوراً بند کرو اسے۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

اسکرین تو جلدی ہی پھر سے بلیک ہو گئی۔ لیکن مہمانوں میں سرگوشیاں ابھرنے لگیں۔) یہ کیا چل رہا؟ کیا واقعی آفرین اور ایزد پہلے ایک ساتھ تھے؟

("کس نے کیا ہے یہ؟ کیا یہ آفرین نے کیا ہے۔؟")

ہو سکتا ہے۔ ایسا ہو۔۔ میں نے تب سوچا تھا۔ جب وہ اندر آئی تھی۔ تو عجیب ایکٹنگ ("اگر ہی تھی۔")

آفرین ان کی بات پر پریشان ہوئی۔ اسے پہلے سے ہی کچھ برا ہونے کا احساس تھا۔ اسے لگا جیسے اس کے لیئے جال بچھایا جا رہا ہو۔

آفرین کا اس بات سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ لیکن کوئی تھا۔۔۔ جس نے اسے پھنسانے کی کوشش کی تھی۔

اور ایسا شخص آتش کے سوا کوئی نہیں ہو سکتا تھا۔
www.urdu-novelbank.com
visit for more novels:

کس قدر شاطر عورت تھی یہ آتش، جس نے صرف آفرین کو نیچا دکھانے کی خاطر اپنی انگیجمنٹ سرمنی کی پرواہ تک نہیں کی تھی۔ جس کا صاف مطلب تھا اس کے لیے یہ رشتہ کوئی اہمیت نہیں رکھتا تھا۔

یہ کس نے کیا ہے؟ "صالحہ کی تیز غصیلی آواز حال میں گونجی تھی۔"
"میسوری کارڈ میں پہلے سے محفوظ تصویریں کہاں گئیں؟"

فلور مینیجر بھاگتا ہوا اس کے پاس آیا۔ "معاف کیجئے گا میم۔ ہمیں لگتا ہے میسوری کارڈ بدل دیا گیا ہے۔"

URDU NOVEL BANK

کون کر سکتا ہے ایسا؟ اب کے بار سنیعہ درانی زور سے چیلنج کر بولی۔

سنیعیہ آنٹی، ایسا لگتا ہے کسی نے انگیجمنٹ پارٹی برباد کرنے کی کوشش کی ہے۔ "نثر"

شاہ ان کے پیچھے سے بولی۔

www.urdu-novel-bank.com
visit for more novels:

ایسا ہی لگتا ہے مجھے بھی۔۔۔۔۔ دیکھتے ہیں اس سازش کے پیچھے کون ہے؟ "صالحہ کی"

بڑبڑاہٹ جاری تھی۔

میں بتا سکتی ہوں کہ کس نے کیا ہے؟ "ملازمہ حلیمہ ڈرتی ہوئی آگے بڑھی تھی۔ اس"

کے چہرے پر ڈر کے آثار صاف دکھائی دے رہے تھے۔ سب نے اسے حیرت اور سوالیہ نظروں سے گھورا۔

کچھ دیر پہلے میں نے میڈیا روم میں آفرین بیبی کو جاتے ہوئے دیکھا تھا۔ "اس کی بات"

پر آفرین نے چونک کر، اس ملازمہ کو دیکھا۔

URDU NOVEL BANK

شروع میں ہی آفرین کو اندیشہ تھا کہ کچھ ایسا ضرور ہے۔۔ جس میں اسے پھنسایا جا رہا۔
اسی لیئے اسے حیرت نہیں ہوئی۔ ایک ٹھنڈی سانس بھر کر رہ گئی۔ اسے حیرت صرف
ملازمہ کے جھوٹ پر ہوئی۔

اس کے باوجود بھی وہ خاموش کھڑی تھی۔ اسے اب آگے کا تماشا دیکھنا تھا۔ جعفر یزدانی تو
غصے میں کھول کر رہ گیا۔ اس کی طرف اشتعال آمیز نظروں سے گھور کر دھاڑا۔ "تو یہ تمہارا
"کارنامہ ہے؟"

آئی۔۔ ایسا تم گھر پر کرتی یہ پبلک میں کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ "آلبش زرد چہرے"
کے ساتھ اس کے پاس آئی۔

تم سے اپنے جذبات قابو نہیں ہوسکے کیا؟ ایزد نے شروع سے تمہیں چھوٹی بہن سمجھا
ہے۔ "صالحہ طعنہ مارنے سے باز نہیں آئی۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا آفرین کو دانتوں
میں ہی لا کر پیس ڈالے۔

سنیچہ درانی جلدی سے آگے بڑھ آئی۔

کوئی بھی اسے غلط نہ لے۔۔۔۔۔ دونوں بچے ایک ساتھ پلے بڑھے ہیں۔ ایزد نے ہمیشہ "اسے چھوٹی بہن کی طرح پیار کیا ہے۔ قدرتی طور پر آفرین کی فیلنگز کا بڑھنا غلط نہیں۔۔ میں نے صحیح کہا نا ایزد بیٹا؟" سنیعہ نے جیسے ان کے رشتے کی وضاحت کی۔ اپنے بیٹے کو صاف نکال لیا۔

www.urdu-novel-bank.com
Visit for more novels:

ایزد بی اختیار آفرین کی طرف مڑا۔ آفرین نے بھی سیدھا اس کی آنکھوں میں گھورا تھا۔

معاف کرنا آئی۔ افسوس ہے کہ تم نے میرے رویے سے غلط اندازہ لگایا۔ میں نے "ہمیشہ تم سے چھوٹی بہن کی طرح برتاؤ کیا تھا۔ اور یہ رومینگ محبت نہیں تھی۔ میں "تمہارے احساسات کی عزت کرتا ہوں۔ لیکن پلیز غلط مت سمجھنا۔

اس نے ماضی میں اس کے ساتھ رشتے کو جیسے گالی دی تھی۔۔ آفرین کو حیرت نہیں ہوئی۔ اسے تو ان سب سے کوئی امید ہی نہیں تھی۔ وہ اب میرڈ تھی۔ لیکن یہ سب لوگ نہیں جانتے تھے۔ اور خالی ڈھول پیٹے جارہے تھے۔ مقصد صرف اور صرف آفرین کی پبلک میں تزیل کرنا تھا۔

URDU NOVEL BANK

اس نے دیکھا کہ آفرین نے کوئی رد عمل نہیں دیا۔ بلکہ اس کے ہونٹوں پر ایک آسودہ مسکراہٹ تھی۔ جیسے وہ ان سب کی ایکٹنگ سے انجوائے کر رہی ہو۔

ایزد کو لگا اس کا دل سینے میں اچھل رہا ہو۔ اس نے کبھی ایسی شرمندگی دل میں محسوس نہیں کی تھی۔ اسے آفرین سے آنکھ ملانا مشکل ہو گیا۔ کیونکہ سچ بحر حال اپنی جگہ تھا۔ جسے وہ جھٹلا رہا تھا۔

جعفر یزدانی نے چیخ کر اس کی طرف انگلی اٹھائی۔ "فوراً معافی مانگو اپنی بہن سے

"آفرین۔ ورنہ پھر بھول جانا کہ ہم میں کوئی رشتہ ہے۔

آفرین مسکرائی۔ اور آہستہ آہستہ اسٹیج کے طرف بڑھتے ہوئے تالیاں بجانے لگی۔

اس نے ڈی جے کے ہاتھ سے مائیکروفون پکڑ لیا۔

واہ۔۔۔ کتنا شاندار شو تھا! میں واقعی یہ نہیں جان سکی کہ یہ منصوبہ کس نے بنایا؟

کیا یہ مسٹر یزدانی صاحب تھے؟ یا۔۔۔ مسز یزدانی صاحبہ تھی؟ یا شاید ان کی پیاری سی

URDU NOVEL BANK

بیٹی آبلش یزدانی؟۔۔۔ نہیں معلوم۔۔۔" اس نے عالمی سے ہونٹ سیکور کر شانے
"اچکائے۔" لیکن پلاٹ۔۔۔ بھت ہی عمدہ تھا۔۔۔ بھئی مان گئی۔

یہ کیا بکواس کر رہی ہو؟ اسٹاپ نان سینس۔ "جعفر یزدانی تو اشتعال میں آکر فوراً اس"
کی جانب لپکا تھا تاکہ اس سے مانگرو فون لے سکے۔ لیکن آفرین جلدی سے اس سے دور
ہو گئی بھاگ کر میکسی سنبھالتی اس ٹیبل پر چڑھ گئی۔ جہاں ولید گرویزی بیٹھا تھا۔ (ولید
(گرویزی تو خود ہکا بکا رہ گیا تھا۔ بھت سی باتیں تھی جو آج سے پہلے نہیں جانتا تھا۔

اور اب آفرین کی تیز آواز مانگرو فون سے پورے حال میں گونج رہی تھی۔

جعفر صاحب، آپ کو کس بات کا ڈر ہے؟ کہ میں کچھ ایسا نہ کہدوں، جس سے آپ کی"
ریپوٹیشن برباد ہو سکتی ہے؟ "وہ زور سے چلائی تھی۔ سب دنگ کھڑے یہ سارا ڈرامہ دیکھ
رہے تھے۔

URDU NOVEL BANK

آپ نے ہی مجھے یہاں آنے پر مجبور کیا صرف اور صرف دادی کی سالگرہ کا بہانا بنا کر۔"

"صحیح کہانا؟

وہ رکی۔ اور ان کی حیران نظروں کو دیکھ کر مسکرائی۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

صرف دنیا پر یہ ثابت کرنے کے لیے کہ آپ سب نے مجھے قید کیا تھا نہ ہی"

تشردد۔۔۔۔۔ یہ سب جھوٹ تھا۔۔۔ تاکہ۔۔۔ آپ پھر سے اپنی کمپنی کی ڈوبتی ساکھ بچا

"!سکیں۔۔۔ واہ بھئی واہ۔ کمال کے منصوبہ ساز ہیں آپ لوگ

وہ اس کی طرف اب گھور کر دیکھنے لگی۔

میں نے تو اپنا فرض ادا کر دیا اور آگئی۔۔۔۔۔ پھر بھی ایسا لگتا ہے کہ آپ کچھ بھول رہے"

ہیں؟ کہ یہ آپ کی والدہ کی سالگرہ بھی ہے۔۔۔۔۔ اور وہ اپنا دماغی توازن کھو چکی ہیں۔ اور

پیرالائیز ہو گئی ہیں، پھر بھی آپ نے پوری تقریب میں ایک سیکنڈ کے لیے بھی اپنی

پیاری ماں کا ذکر نہیں کیا!! اکتنے پیار کرنے والے اور خیال رکھنے والے بیٹے ہیں آپ؟؟

"رٹلی شیم آن یو گائیز۔

URDU NOVEL BANK

"کیا ایا؟ آج کے دن --- دادی کی سالگرہ ہے؟ ("ہال میں چاروں طرف
بھنبھناہٹ شروع ہوگئی۔

یہ تو ناقابل قبول بات لگتی ہے۔ بوڑھی ماں کی سالگرہ کا دن ہے۔ اور پیٹے کو یاد ہی نہیں)
(! رہا۔۔۔ حیرت۔۔۔ کیسا بے حس بیٹا ہے؟ اللہ معاف کرے

جعفر صاحب کا چہرہ لوگوں کی سرگوشیاں سن کر غصے اور شرمندگی سے نیلا پیلا ہونے لگا۔
میں پہلے تمہارا منگنی کی تقریب برباد کرنے کا معاملہ دیکھ رہا تھا۔ اسی لیئے توجہ ہٹانے کی"
کوشش کرنا چھوڑ دو۔ میں یقینی طور پر اس کے بعد تمہاری دادی کی سالگرہ کا ذکر کرتا۔ "وہ
تو اندر ہی اندر سے جلنے لگا۔

شیور؟؟ تو پھر واپس انگیجمنٹ سرمی کے طرف آتے ہیں۔ "آفرین نے معصومیت"
سے پلکیں جھپکائیں۔

URDU NOVEL BANK

ایک نئی ملازمہ کے الفاظ پر، جسے آئے جمع جمع آٹھ دن ہوئے ہیں۔ آپ نے بنا کسی "ہچکچاہٹ کے یقین کر لیا۔ بجائے اپنی بیٹی کے۔" آفرین نے اسے دکھ اور افسردگی سے دیکھا۔ جس پر جعفر نے منہ پھیر لیا۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

کیا اس سے پہلے آپ نے سیکورٹی کمیرے کی فوج چیک کیے؟ میں جب سے آئی ہوں "تب سے دادی کے ساتھ ان کے پرائیوٹ روم میں رہی ہوں۔" رسیپشن شروع ہونے سے پہلے میں کہیں نہیں گئی۔ مجھے یقین ہے اس لگژری ہوٹل میں کتنے ہی سارے سیکورٹی کمیرے ضرور انسٹال کیے گئے ہونگے۔ "اس نے پختگی سے کہا۔ اس کی بات پر پورے حال میں آفرین کی ذہانت پر ستائش ابھری تھی۔

اگر سیکورٹی فوج یہ دکھائے کہ میڈیا روم کے طرف میں گئی ہوں۔۔۔۔۔ تو نہ صرف میں "معافی مانگوں گی بلکہ گھٹنے ٹیک کر اپنے گالوں پر تھپڑ بھی ماروں گی۔" آفرین نے اعتماد سے کہا۔

URDU NOVEL BANK

ہوسکتا ہے تم نے کسی کو پہلے سے ہی ہدایت دے رکھی ہو۔ "ثمر کیسے پیچھے رہتی۔ طنز"

پھینکنے میں وہ ویسے بھی پہلے نمبر پر تھی۔

اچھا!؟ "آفرین نے اسے حیرت سے گھورا۔"

www.urdu-novel-bank.com
visit for more novels:

لیکن --- ملازمہ حلیمہ کے کہنے کے مطابق، اس نے مجھے میڈیا روم میں جاتے ہوئے "دیکھا تھا۔۔۔ کیا یہ متضاد نہیں؟" آفرین نے دلیل سے واضح کیا۔ کہ اگر وہ ہدایت دینے والی ہے تو ملازمہ کو اس آدمی کا ذکر کرنا چاہئے تھا نا کہ آفرین کا۔

سارے مہمان اب اچھی طرح سے مکمل تصویر کو سمجھ رہے تھے۔

اگر ایسا ہے تو آئیے سیکیورٹی فوج کا معائنہ کریں۔ ویسے بھی اس میں زیادہ وقت نہیں "لگے گا۔" ولید گرویزی نے ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ آفرین کی تجویز سے مکمل اتفاق کیا۔

ملازمہ حلیمہ کے چہرے پر وحشت سی برسنے لگی۔ وہ پورے وجود سے کانپ کر ہاتھ ملنے لگی تھی۔ قریب تھا کہ بس گر پڑتی۔

ہوسکتا ہے یہ بس ایک مس انڈرسٹینڈنگ ہو۔ ہم کھانے کے بعد فوٹج چیک کر لیں۔
 گے۔ ابھی کھانے کا وقت ہے۔ ہمیں کھانا مس نہیں کرنا چاہیئے۔ "آلش نے جلدی سے
 آگے آکر سب کی توجہ موضوع سے ہٹانے کی کوشش کی۔

www.urdu-novel-bank.com
 Visit for more novels:

نہیں۔۔ میں اس مسئلے کو بنا سلجھائے نہیں چھوڑ سکتی۔ "آفرین نے اسے چھبٹی
 نظروں سے دیکھ کر نفی میں جواب دیا۔

جب تم سب نے مجھ پر اتنا مکروہ الزام لگایا تھا۔۔ تو کیا آپ میں سے کسی نے میرے
 "جذبات کا احساس کیا تھا؟

یہ بھت ہو گیا آفرین! ہم نے بعد میں فوٹج کا معائنہ کرنے کا مشورہ دیا ہے۔ تم مزید
 کیا چاہتی ہو؟ "ایزد میز کے اوپر کھڑی آفرین کو دیکھتے ہوئے بھینچی بھینچی آواز میں چلیا۔
 "کیا تم یہ چاہ رہی ہو کہ بزرگ لوگ تم سے یکے بعد دیگرے معافی مانگیں؟"

URDU NOVEL BANK

بکواس بند کرو ایزد۔" آفرین نے اس سے زیادہ تیز آواز میں اسے سختی سے ڈپٹا۔"

مجھے ہمیشہ اس بات پر افسوس رہے گا۔۔۔ کہ میں نے تم پر اپنے معصوم جذبات ضیاع کیے۔ اور میں وہ دن واپس نہیں لاسکتی۔۔۔ تم نے کہا۔۔۔ تم مجھے بہن کی طرح ٹریٹ کرتے تھے۔ لیکن سچ یہ ہے کہ دو ماہ پہلے تک، ہم ہائی اسکول سے ایک دوسرے سے محبت کرتے آئے تھے۔" وہ پھیکا سا ہنسی۔

کیا تم کو لگتا ہے کہ میرے پاس ثبوت نہیں ہے؟ یا تم سمجھتے ہو میں وہ ثبوت " دکھانے کی ہمت نہیں رکھتی؟ کہیں وہ ثبوت شرمناک نہ ہوں۔؟ خدا جانتا ہے کہ تم نے ان گزرے سالوں میں واٹس ایپ پر کتنے حد سے زیادہ رومینٹک آڈیو ریکارڈنگ بھیجے ہیں۔"

اس کے بعد جو آفرین نے موبائل سے مائکرو فون پر ریکارڈنگ چلائی۔ ایزد کا رنگ چھیل کر سفید ہو گیا۔ جیسے مردہ ہو۔ باقی پورے حال میں اتنی رومینٹک گفتگو سن کر کچھ لوگوں نے

URDU NOVEL BANK

کانوں میں انگلیاں ڈال لیں، تو کچھ نے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔ کئی کی آنکھیں پھٹی پھٹی رہ گئیں۔ بزرگ افراد غصے سے ایزد کو دیکھنے لگے۔ (ایزد کو بے حیا۔ بے شرم کے القابات دیئے گئے۔)

حال میں مکمل سناٹا چھا گیا۔ کہیں ایک سوئی بھی گرتی تو سب چونکنے ہو جاتے۔

آتش کے چہرے پر جمی میک اپ کی موٹی تہہ بھی اس وقت اس کے چہرے کی شرمندگی اور پھیکا پن نہ چھپا سکی۔

ایزد اپنی پوری زندگی میں اس قدر شرمندہ اور غصہ نہیں ہوا تھا۔ وہ غصہ اور خفت سے آفرین کو پکڑنے کے لیے آگے بڑھا تھا۔ اس سے پہلے کہ اس کے ہاتھ آفرین تک پہنچتے۔ اس کے ہاتھ کو کسی نے اپنی مضبوط گرفت میں لے لیا۔

یہ ولید گرویزی تھا جس نے ایزد کے ہاتھ کو پکڑا تھا۔

URDU NOVEL BANK

تم پہلے ہی سے ہم سب کی عزت کا جنازہ نکال چکے ہو۔ اب اپنی مردانگی کا وقار رہنے"
 دو۔ اس پر دھبہ مت لگاؤ۔" اس نے ایزد کو سخت نظروں سے گھورا۔
 آفرین اس کی بات پر کھلکھلا کر ہنسی تھی۔ اسے توقع نہیں تھی کہ ولید گرویزی اس کی
 سائیڈ لے گا۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

ایزد درانی، میں نے تمہیں بالکل بے نقاب کرنا نہیں چاہا تھا۔ آخر ہم بچپن سے کھیل کود"
 کر بڑے ہوئے ہیں۔ اب تو تم میرے بھائی بھی بن گئے ہو۔" آفرین تابڑ توڑ طعنے مار
 رہی تھی۔ ایزد کا بس نہیں چل رہا تھا کہاں جا کر منہ چھپائے؟ آج کافی جگ ہنسائی ہو چکی
 تھی۔

تاہم، تم بہت ہی کوئی بے غیرت شخص ہو! یہ اور بات ہے کہ تم نے مجھے زبردستی"
 اپنی زندگی سے نکال دیا۔ لیکن تم اپنے نئے رشتے کی لالچ میں آکر مجھے قدموں کے نیچے
 کیوں روندنا چاہتے ہو؟ یہ تم کس قسم کے آدمی ہو؟" وہ حیران تھی۔

URDU NOVEL BANK

اس کے علاوہ ایک بات ضرور جاننا چاہوں گی۔ کیا تم واقعی بھی آبلش سے محبت میں " رشتہ گانٹھ رہے ہو۔ یا۔۔۔ اس لالچ میں کہ وہ جعفر صاحب کی جائداد کی وارث ہے؟ آفرین کی درست شناسی پر ایزد کو لگا کسی نے اس کے منہ پر سر عام چانٹا دے مارا ہو۔ آفرین نے اب ثمر کے طرف دیکھا۔

www.urdu-novel-bank.com
Visit for more novels:

تم ایک بڑی گلوکارہ ہو مس ثمر شاہ۔۔۔۔ ہم دونوں میں کبھی بھترین دوستی " تھی۔۔۔ کیا تم ایزد کو تو جانتی ہو لیکن مجھے نہیں؟ اور یہاں تک کہ تم نے ظاہر کیا کہ ایزد کسی کے طرف متوجہ کبھی نہیں ہوا۔۔۔ واہ۔۔ تو کیا سارے سیلیبرٹیہز تمہاری طرح " جھوٹے ہوتے ہیں؟

تم۔۔۔۔ "ثمر غصے میں پوری جان سے کانپ رہی تھی۔

خاموش ہی رہنا ثمر، ہم دونوں آٹھ سال سے دوست رہی ہیں۔ میرے پاس ہم دونوں کی " ان گنت تصویریں بطور ثبوت موجود ہیں۔ اور۔۔۔ تم یقیناً مجھے مجبور نہیں کروگی کہ میں وہ

URDU NOVEL BANK

پبلک میں شو کر کے ثابت کروں۔ "آفرین نے انگلی اٹھا کر اسے صاف تنبیہ کی۔ اب وہ مکمل پرسکون ہو چکی تھی۔

اس نے سب پر ایک پرسکون نظر ڈالی۔ اور پھر نگاہ پھیر کر اپنے لوگوں کے سستے ہوئے چہروں پر ڈالی۔ وہ سب یوں تھے جیسے جیتی ہوئی کوئی بازی ہار آئے ہوں۔

www.urdu-novel-bank.com
Visit for more novels:

یہاں اب سیکورٹی فوٹج چیک کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ میں جانتی ہوں "تم لوگ یہ نہیں ہونے دو گے۔ میں اب اور یہاں رکنے کی خواہش بھی نہیں رکھتی۔ ایمانداری کی بات کہ میں تم جیسے منافقوں سے بیزار ہو چکی ہوں۔" یہ کہہ کر اس نے مائکرو فون ایک جانب پھینک دیا۔ اور خود ٹیبل سے کود کر اتر آئی۔ اب اس کا رخ باہر کے طرف تھا۔ جتنا ہوسکتا تھا اسے جلد وہاں سے نکلنا تھا۔ وہ گلے گلے تک بھر چکی تھی۔

اس کو جاتے دیکھ کر سب کی شرمندگی سے گردن جھک گئی تھی۔ بحر حال پانسہ پلٹ کر ان پر ہی آیا تھا۔ کہتے ہیں نا "جو کسی اور کے لیے گڑھا کھودتا ہے۔ وہی خود اس میں گرتا ہے" اور یہ کہاوت ان سب پر پوری آگئی تھی۔ آج آفرین کا دنیا کے آگے تماشا بنانے

URDU NOVEL BANK

والے خود تماشا بن گئے تھے۔ لوگ ان پر باتیں بنا رہے تھے۔ سرگوشیوں میں۔ انہیں دیکھ دیکھ کر اشارے کر رہے تھے۔ کافی لوگ تو ناراض ہو کر وہاں سے جا چکے تھے۔

ایزد اس قدر شرمندہ تھا کہ نظر تک نہیں اٹھا پا رہا تھا۔
 آخر سناٹے میں ایزد کے باپ خیام درانی کی آواز گونجی۔
 آپ سب سے معذرت خواہ ہوں۔ گزارش ہے کھانا کھا کر جائیے گا۔ نیا جوڑا تب تک آرام
 "کر لے۔ فلشن پھر شروع کرتے ہیں۔"

اس کے ساتھ ہی اس نے اشتعال آمیز نظروں سے ایزد کو دیکھا۔ اور خود مہمانوں کے
 قریب جا کر فرداً فرداً معذرت کرنے لگے۔

باقی سب گھر والے بھی ریسٹ روم کے طرف چلے گئے۔ لیکن ایزد غصے سے تن فن کرتا
 آفرین کے پیچھے بھاگا۔

URDU NOVEL BANK

آفرین بے چینی سے لفٹ کا انتظار کر رہی تھی۔ لیکن لفٹ تھی کہ تیسویں منزل پر آتے آتے بھی کہیں نا کہیں رکتی آرہی تھی۔

اسے جلد از جلد یہاں سے نکلنا تھا۔ کچھ دیر پہلے کی خود اعتمادی اور بھادری کی جگہ اب ایک خوف نے لے لی تھی۔ کہ پہلے تو وہ ہجوم میں محفوظ تھی۔ کوئی کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ لیکن اب وہ تنہا جیسے شیر کے کھچار کے دہانے پر کھڑی تھی۔ کوئی کسی وقت بھی آکر اس پر حملہ کر سکتا تھا۔

خدا خدا کر کے لفٹ تیسویں منزل پر آئی۔ لیکن اس کے قدم پیچھے آنے والی دھاڑ پر کپکپا کر رک گئے۔

آفرین۔۔۔۔۔ یہیں رک جاؤ۔ ورنہ؟ "ایزد کی تیز دھاڑ سنائی دی تھی۔"

اس نے گردن موڑ کر پیچھے دیکھا۔۔ جہاں ایزد کا خوبصورت لیکن مکروہ چہرہ دیکھائی دے رہا تھا۔۔ جو غصے کی زیادتی سے تقریباً مسح ہو چکا تھا۔

URDU NOVEL BANK

ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ ابھی اس پر پل پڑے گا۔ کیونکہ آفرین کی وجہ سے آج اس کی کافی بے عزتی ہو چکی تھی۔

جیسے ہی وہ خطرناک ارادے سے اس کے طرف بڑھا۔ کسی دراز قامت آدمی نے آگے آکر اس کی راہ روک دی۔ یہ ولید گرویزی تھا۔ جو کسی ممکن خطرے کے اندیشے سے ان کے پیچھے آیا تھا۔

ایزد تم کیا کرنا چاہ رہے ہو؟ "ولید گرویزی نے اسے گھورا۔"

ولید ماموں، یہی سوال مجھے آپ سے پوچھنا چاہیئے تھا۔ یہ میرا اور آفرین کا پرسنل معاملہ"

ہے ماموں۔ آپ بیچ میں مت پڑیں۔ "وہ چلیخا۔

(ماموں۔۔۔۔؟) آفرین کو ایسا لگا جیسے کوئی چیز آکر اس کے سر پر دھڑ دھڑ گر رہی ہو۔ وہ بے اختیار چونک کر دو قدم پیچھے ہوئی تھی۔

(ابھی کیا کہا ایزد نے؟ کیا ایزد نے ولید گرویزی کو اپنا ماموں بلایا؟) کہیں اس کے کان تو نہیں بجے؟

URDU NOVEL BANK

اس کا ذہن مکمل الجھ گیا۔) اگر ولید ایزد کا ماموں ہے تو شہرام کون ہے؟ نہیں۔۔۔ ایسا (نہیں ہوسکتا۔

ایزد وہیں رک جاؤ۔ آج تمہاری منگنی ہے۔ جاؤ۔۔۔ واپس جاؤ "ولید نے اس مشتعل دیکھ کر جھنجھوڑا اور گال پر تھپکی دیتے تنبیہ کی۔
میری انگیجمنٹ سرمنی اس نے برباد کر دی۔۔۔ اس نے۔۔۔" آفرین کی طرف انگلی اٹھا کر "ایزد نے اشتعال آمیز نظروں سے اس کو گھورا۔ اس کی آنکھیں ایسی تھیں گویا خون نکل رہا ہو۔

وہ عزت جسے میں نے سالوں کمایا تھا۔ آج۔۔۔ اس کی وجہ سے برباد ہو گئی۔ صرف اس "عورت کی وجہ سے۔۔۔۔۔ اب بھی آپ کہتے ہیں میں خاموش رہ جاؤں؟ کیوں ماموں؟ کیوں؟ "چینخ چینخ کر جیسے اس کا گلا خشک ہوا۔

آفرین کی وجہ سے تمہاری منگنی برباد نہیں ہوئی۔ میں نے خود ان لوگوں کو دیکھا ہے "جنہوں نے اس کے خلاف سازش کی تھی۔ تم لوگ ہی تھے جنہوں نے اس بیچاری معصوم لڑکی کو پھنسانے کی کوشش کی۔" ولید کا چہرہ ناگواری لیے ہوئے تھا۔

دیکھو ایزد، تم درانی کارپوریشن کو وراثت میں لینے کے لیے تیزی سے کام لے رہے ہو، اور" اس کے لیے غلط قدم اٹھا رہے ہو۔ اس طرح تمہیں کچھ نہیں مل سکتا۔ آج تمہارے ساتھ جو کچھ ہوا وہ صرف اس وجہ سے ہوا ہے کہ تم نے آفرین کے ساتھ زیادتی میں انتہا کر دی تھی۔ اور یہ بھت زیادہ تھا۔" ولید آہستہ آہستہ نرمی سے سمجھا رہا تھا۔

اس کے الفاظ نے آفرین کو متوجہ کیا۔ وہ بالکل بھی اس آدمی سے توقع نہیں کر پارہی تھی کہ وہ اسے اتنا سمجھے گا۔

ماموں، میں نے آج کئی بار آپ کو آفرین کی سائیڈ لیتے دیکھا ہے۔ کیوں؟ اس بات کا" کیا مطلب ہے ماموں؟ آپ مسلسل اس کی سائیڈ لے رہے کہیں۔۔۔۔؟ "ایزد کہتے کہتے رک گیا۔

اس کی بات پر آفرین نے بھی نا سمجھی سے ولید گرویزی کو دیکھا تھا۔

URDU NOVEL BANK

کیونکہ --- مجھے اسے جاننے کے مواقع ملے ہیں، اور جو کچھ میں نے جانا اور دیکھا ہے۔"

وہ یہ ہے۔۔۔۔۔ کہ آفرین کافی اچھی لڑکی ہے۔۔۔۔۔ اگر وہ مجھے موقع دے۔۔۔۔۔ تو وہ ایک دن تمہاری مامی بھی بن سکتی ہے۔" ولید نے بالکل بھی اپنی سوچ نہیں چھپائی۔

اس کی بات پر آفرین دنگ رہ گئی۔

www.urdu-novelbank.com
Visit for more novels:

(ڈیم اٹ۔۔۔۔۔)

وہ تقریباً اب اپنا ذہنی توازن کھونے والی تھی۔

ایزد خود اپنے ماموں کی بات سن کر شکڑ رہ گیا۔) ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟ کوئی بھی ایسا (نہیں چاہے گا کہ اس کی سابقہ منگیت اس کی مستقبل میں مامی بن جائے۔

اس کے علاوہ، ایزد کے لیئے یہ تصور کرنا ہی مشکل تھا کہ آفرین کسی اور آدمی کے ساتھ رشتہ بنائے۔ یہ اس کا ذہن قبول نہیں کر رہا تھا۔

ولید ماموں، مجھے لگتا ہے، آپ پاگل ہو گئے ہیں۔ کچھ لوگ اتنے معصوم نہیں ہوتے"

جتنے اوپر سے نظر آتے ہیں۔" ایزد کسی بھی طرح آفرین کو اپنے ہاتھ سے بھی جانے نہیں دینا چاہتا تھا۔

URDU NOVEL BANK

مجھے تم سے زیادہ تجربہ ہے بھانجے۔۔۔ اور میں تم سے چند سال بڑا بھی ہوں، اس" لیے تمہیں مجھے یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ مجھے کیا کرنا ہے۔۔ یا کیا نہیں؟ "ولید گرویزی نے نرمی سے اس کے کالر کی ان دیکھی مٹی ہاتھ کی مدد سے جھاڑتے۔ اسے صاف ہری جھنڈی دکھادی۔

www.urdu-novel-bank.com
Visit for more novels:

ان سب باتوں کو چھوڑو۔ خود تم اپنے آپ کو دیکھو۔۔ تم خود کس قسم کے آدمی ہو؟ جو" اپنی سابقہ بچپن کی دوست پر طعنہ زنی کرتے رہے۔ جو بچپن سے تمہارے ساتھ ساتھ پلی "بڑھی ہے؟

ایزد کا چہرہ شرمندگی سے سرخ ہو رہا تھا۔ "میں یہ آپ کی بھلائی کے لیے کہہ رہا ہوں۔ دادا اور دادی اسے کبھی بھی خاندان میں قبول نہیں کریں گے۔ ولید ماموں۔ "ایزد نے ایک اور بہانا کیا۔

یہ صرف میرے لیے ہے یا تمہارے لیے؟؟ مجھے یقین ہے کہ تم خود اس کا جواب "کسی اور سے زیادہ بہتر طور پر جانتے ہو گے۔ "ولید نے اسے چھبتی نظر سے دیکھا۔

URDU NOVEL BANK

وہ کوئی عام مرد نہیں تھا۔ ایک زمانہ شناس آدمی تھا۔ زمانے کے اتار چڑھاؤ سے بخوبی واقف تھا۔ کس وقت کیا کرنا چاہیئے اور کیا نہیں؟ ولید گرویزی اچھے سے جانتا تھا۔ وہ ایک بزنس مین تھا۔ جو اپنے نفع و نقصان کا پہلے سوچتے ہیں۔

www.urdu-novelbank.com
visit for more novels:

اس وقت آواز کے ساتھ لفٹ کھل گئی۔

ولید گرویزی بھی آفرین کے ساتھ ہولیا۔ دروازہ بند ہوتے ہی ایزد کا غصے و شرمندگی سے تسمتا ہوا چہرہ بھی دروازے کے پار رہ گیا۔

لفٹ کے اندر بند جگہ میں آتے ہی آفرین ان کے احساسات سے مغلوب ہو گئی۔ جنہیں حال میں بھاری کے ساتھ دبا گئی تھی۔ اب وہ ایک ڈری ڈری سی سہمی ہوئی آفرین

URDU NOVEL BANK

لگ رہی تھی۔ کافی سارے بھید اس پر کھلے تھے۔ کافی راز افشاں ہوئے تھے۔ بھت سے لوگوں کو وہ جان گئی تھی۔

ولید اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ کو مسلسل نظر میں رکھے ہوئے تھا۔ اس کے زرد پڑتے چہرے کو دیکھ کر وہ نرمی سے مسکرایا۔ اور سر پر تھپکی لگائی۔
 "آپ نے تو کافی ہمت دکھائی کہ سب کے سامنے ٹیبل پر ہی چڑھ گئیں۔"
 ایمانداری کی بات تو یہ تھی کہ وہ واقعی اس کے عمل پر ہکا بکا رہ گیا تھا۔
 یہ تقریب اس کی زندگی کی یادگار تقریب رہی تھی۔ وہ جب ٹیبل پر اچھل کر کھڑی ہوئی تھی۔ تو اسے بھت دلکش لگ رہی تھی۔

غیر ارادی طور پر آفرین نے اس کے ہاتھ کے پٹج سے خود کو دور کر دیا۔ وہ اس وقت قدرتی طور پر الجھی ہوئی تھی۔ اس کا ذہن بالکل بھی حاضر نہیں تھا۔ مختلف سوچوں نے اسے الجھا کر رکھ دیا تھا۔

URDU NOVEL BANK

گرویزی صاحب۔ آپ واقعی بھی ایزد کے ماموں ہیں؟ "اس نے جیسے پھر سے یقین کرنا"
چاہا۔

بلکل۔ "ولید گرویزی نے سر ہلا کر مان لیا کہ وہی ایزد کا ماموں ہے۔ اس کی ماں کا"
بھائی۔

مجھے بھی کچھ وقت پہلے ہی پتا چلا تھا کہ آپ یزدانی صاحب کی چھوٹی بیٹی ہیں۔ میں آپ کے اور ایزد کے بارے میں اچھی طرح سے جانتا تھا۔ وہ اکثر مجھ سے آپ کی باتیں کرتا تھا۔ "وہ مسکرایا۔

دوسرے لفظوں میں کہہ سکتا ہوں کہ یہ ایزد ہی تھا جس نے آپ کو دھوکہ دیا۔ میں آپ سے اس کے لیئے سچی دل سے معافی مانگتا ہوں۔ اپنے ولا کی رینوولیشن کے دوران مجھے اچھی طرح آپ کی صلاحیتوں کا اندازہ ہو چکا ہے۔ آپ واقعی قابل تعریف ہیں۔ "وہ سر ہلاتے ہوئے مسلسل اس کی تعریف کر رہا تھا۔ ادھر آفرین جیسے اپنی جگہ ساکت کھڑی رہ گئی تھی۔) تو یہ آدمی بھی پہلے سے سب کچھ جانتا تھا)

URDU NOVEL BANK

تو پھر آپ نے مجھ سے جھوٹ کیوں بولا۔۔۔ کہ آپ دور کے رشتیدار ہیں؟ "آفرین جیسے"
کسی گہری کھائی سے بول رہی تھی۔ اس کا ذہن ابھی تک سوچوں کے مختلف الجھاؤ میں
تھا۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

میں سمجھا تھا، آپ یہ جان کر مجھ سے نفرت نہ کرنے لگ جائیں۔ دوسری معنی"
میں، میں نہیں چاہتا تھا آپ مجھ سے ایزد کے ماموں ہونے کے ناطے نفرت کریں۔ "اس
نے سچائی سے اعتراف کیا۔

میری آپ کے لیے تعریف سچائی پر مبنی ہے۔ "ولید گرویزی نے آہستگی سے کہا۔"

آفرین نے ایک تھکی تھکی سی سانس خارج کی۔ "معاف کیجئے گا۔ ایک سوال اور پوچھنا
ہے۔۔۔ کیا ایزد کا کوئی دوسرا ماموں بھی ہے؟" یہ پوچھتے اس نے ولید سے بالکل نظر
نہیں ملائی تھی۔

URDU NOVEL BANK

اس کے سوال پر وہ ششدر رہ گیا۔ کچھ پل تو حیرانگی کے سمندر میں ڈوبا رہا۔ جیسے سمجھ میں نہیں آیا ہو کہ کیا جواب دے؟ پھر حیرت کے سمندر سے باہر آتے ہی بے اختیار نفی میں سر ہلا کر مسکرایا۔

"بلکل نہیں۔"

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

آفرین یہ سن کر ایسی ہو گئی۔۔۔ جیسے اکاٹو تو بدن میں لہو نہیں!۔ اس کا ذہن اب سوچنے سمجھنے سے مکمل عاری ہو گیا۔ وہ دنگ سی ایک جگہ کھڑی تھی۔ جیسے کوئی پتھر کا مجسمہ۔۔ اس کا رنگ مردے جیسا ہو گیا تھا۔ بلاشبہ اس کی زندگی کا آج بدترین دن تھا۔۔ یہ احساس کہ وہ جس شخص کے ساتھ زبردستی بندھ گئی۔ وہ کوئی دوسرا شخص ہے۔ تو ایسا لگا تھا جیسے اس کی کشتی کنار پر آنے سے پہلے بیچ منجھار میں ڈوب گئی ہو۔ اسے لگا جیسے وہ بھی یونہی ڈوب کر ختم ہو جائے گی۔

تو یہ ثابت ہوا کہ شہرام سوری ایزد کا ماموں نہیں تھا۔ قسمت نے اسے غلط شخص کے (طرف دھکیلا تھا۔

URDU NOVEL BANK

اور یہ رمشا۔۔۔۔ اس کی تو میں اچھی طبیعت صاف کروں گی۔ یہی وہ عورت تھی
 نا۔۔۔ جس نے ببانگ دہل دعویٰ کیا تھا۔۔۔ کہ اس نے درست شخص پہچانا ہے۔ اس
 نے دل میں پکا ارادہ کر لیا۔ کہ رمشا کو آسانی سے مرنے نہیں دے گی۔۔۔۔ وہ اس کی
 زندگی جھگم سے بدتر کر دے گی۔۔۔۔ اس کی زندہ ہی کھال اتار دے گی۔۔۔۔
 یہ رمشا ہی تھی نا۔۔۔۔ جس نے بڑے اعتماد سے کہا تھا۔۔۔ کہ اس نے بالکل صحیح
 آدمی دکھایا ہے۔ اس بات نے آفرین کو ایک گھری دلدل میں جا دکھایا تھا۔۔۔ ایک گھری
 دلدل۔۔۔ جس سے وہ اب کتنے ہی ہاتھ پاؤں مارتی۔۔ نہیں نکل سکتی تھی۔

ہیلو۔۔۔ آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے مس آفرین؟ "ولید اس کے اڑتے چہرے کے"
 رنگ دیکھ کر بے چینی سے بولا۔

وہ ایسی تھی جیسے بس ابھی بیہوش ہو کر گر پڑے گی۔ اپنے آپ سے غافل۔۔ اسے پتا
 نہیں چل رہا تھا وہ کہاں کھڑی ہے؟

ہممم۔۔۔؟ "وہ بری طرح اپنے خیالوں سے چونکی۔"

URDU NOVEL BANK

ہاں --- میں ٹھیک ہوں۔ شاید اپنی جنگ آپ لڑتے لڑتے تھک گئی ہوں۔ "وہ تھکی تھکی سی لگی۔"

ہوسکتا ہے گھر جا کر آرام کرنے سے بہتر محسوس کروں۔ "لفٹ کھل گئی تھی۔ آفرین" نے قدم باہر نکالے تھے۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

لفٹ سے باہر آتے ہی آفرین کو سب کچھ بدلا بدلا سا لگا۔۔۔ جیسے اس کے ارد گرد ہر چیز اس کے احساسات کے ساتھ چیلنج ہو گئی ہو۔

ولید گرویزی نے بھی اس کے ساتھ پیش قدمی کی۔

چلیں میں آپ کو گھر چھوڑ آتا ہوں۔ آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی مجھے۔ "ولید" گرویزی نے اس کے خیال سے پیشکش کی۔

نہیں۔۔۔ شکریہ۔۔۔ میں خود ڈرائیو کر سکتی ہوں۔ "اس نے ہاتھ ہوا میں لہرایا۔"

URDU NOVEL BANK

مجھے اکیلا جانے دیں ایزد کے ماموں۔ "آفرین کو خدشہ تھا کہ وہ کہیں پچھتاوے میں آکر"
سمندر میں نہ کود جائے۔

بھت بھتر، پلیز دھیان سے ڈرائو کیجئے گا۔ گھر پہنچ کر خیریت کا میسج بھیج دیجئے گا۔ "وہ"
اس کی کار تک اس کے ساتھ چلا۔



ہوٹل پہنچ کر اس نے فوراً رمشا کو کال ملائی۔
"کہاں ہو تم؟"

میری ابھی ابھی ٹیسٹ ختم ہوئی ہے۔ اب لنچ کے لیئے کہیں جانے کا سوچ رہی"
ہوں۔ "رمشا کی تھکی تھکی اور بیزار آواز آئی۔

URDU NOVEL BANK

اس کے بعد میری ایک اور ٹیسٹ ہے۔ اور ہاں، میں نے سویر پرواز کو فون کر کے "تمہاری خیریت پوچھی تھی۔ تمہارے سارے کارنامے مجھ تک لفظ بہ لفظ پہنچ گئے۔ اوسم یار۔۔۔ یو ڈڈ گریٹ جاب میرے بچے۔" رمشا چمکی تھی۔

www.urdu-novel-bank.com
Visit for more novels:
میں ابھی تمہارے پاس آرہی ہوں۔۔۔۔۔ کچھ ہے۔۔۔۔۔ جو مجھے بھی تم کو بتانا "ہے۔۔۔۔۔ اور۔۔۔۔۔ ہاں۔۔۔۔۔ اچھا رہے گا۔۔۔۔۔ کہ اپنے لیئے ہیلمٹ اور ہاڈی آرمر کا بندوست کرلو۔

کیونکہ۔۔۔ غلطی سے میں تمہاری جان بھی لے سکتی ہوں۔" اس کی آواز خوفناک حد تک سرد تھی۔

اس کی بات نے رمشا کو حیران کیا۔ "کیا میرے سے کچھ غلط ہوا ہے؟" وہ واقعی حیران تھی۔ اور متجسس بھی۔

URDU NOVEL BANK

یہ پوچھو تم سے کیا نہیں ہوا؟ "وہ دانت پیس کر غرائی۔۔" تم نے میرے ساتھ برا ہی " نہیں کیا۔۔ بلکہ مجھے زندہ قبر میں دھکیلا ہے۔۔ رمشا۔ "آفرین جو اب خود پر کنٹرول کھو بیٹھی تھی۔ اب وہ تیز لہجے میں چیخ رہی تھی۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels

شہرام۔۔۔ ایزد کا ماموں بالکل نہیں ہے۔ تم نے مجھے غلط شخص سے ملایا رمشا۔ بھت " برا کیا۔۔۔ بھت برا۔۔ "وہ بے بس سی ہوئی تھی۔ بس نہیں چل رہا تھا رمشا کو فون کے رسیور سے نکال کر گلا مروڑ کر دور پھینک دے۔

نہیں۔۔۔۔۔ ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔۔؟ "رمشا کو سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کیا کہے۔؟ اس " سے کوئی جواب نہ بن پایا۔ وہ تو خود حیران و پریشان تھی۔

میں آج ایزد کے ماموں سے ملی تھی۔ اور وہ شہرام سوری سے بدل کر ولید گرویزی بن " گیا۔ وہی آدمی۔۔۔ کچھ دن پہلے مجھے جس کے ولا کا پروجیکٹ دیا گیا تھا۔ "آفرین کو لگا۔۔۔ جیسے بس وہ ابھی روپڑے گی۔

"!! اوھ اللہ۔۔۔ آخر مجھ سے ایسی کون سی غلطی ہوئی تھی۔ جس کی سزا اتنی بڑی ملی"

!! اب وہ بری طرح رونے لگی۔ یہ اس کی زندگی کا ناقابل تلافی نقصان تھا۔ ناقابل تلافی

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

دوسری طرف سے رمشا بالکل گم سم ہو گئی تھی۔ تو کیا اس کے اپنے بھائی نے غلط نشاندہی کی تھی؟ یا خود اس کو سمجھنے میں غلطی ہوئی؟ جو بھی تھا۔۔۔ اس نے آفرین کی پوری زندگی کا نقصان کر دیا تھا۔ جس کی تلافی اب ناممکن تھی۔

دو گھنٹوں بعد وہ رمشا کے روبرو تھی۔ اداس اداس سی۔۔۔ بکھری ہوئی۔۔۔ سو جے ہوئے پپوٹوں کے ساتھ۔۔۔ آفرین اس وقت رو رو کر تقریباً تھک چکی تھی۔ اب سو جن زدہ ، نم آنکھوں کے ساتھ صوفے پر کسی ہارے ہوئے جواڑی کی طرح بیٹھ گئی تھی۔ اسے رمشا کو دیکھنے کا بالکل جی نہیں تھا۔

رمشا کسی سے واقعی ہیلمٹ ادھار لائی تھی۔

مارنے کے اصول ہوتے ہیں۔ تم مجھے کہیں بھی مار کر اپنا غصہ نکال سکتی ہو۔ لیکن "چہرے کو نشانہ مت بنانا۔" رمشا نے روبانسا منہ بنا کر اسے افسردگی سے دیکھا۔

آفرین بے بسی اور دکھ سے اسے دیکھ کر مسکرا دی۔ "تو پھر میرے ساتھ دریا میں کود جاؤ۔ کود سکتی ہو؟"

رمشا نے افسوس سے سر ہلایا۔

تمہیں پتا ہے آئی؟ تم سے بات کرنے کے بعد، پورے تیس منٹ تک میں اپنی غلطی پر غور کرتی رہی ہوں۔ میں نے اس منظر کو واپس بار بار سوچا۔۔۔ جب میرے بھائی نے، ریسٹورانٹ میں ایک آدمی کی طرف اشارہ کیا تھا کہ "یہ ایزد کا ماموں ہے۔" اس وقت دو آدمی الگ الگ چیئرز پر بیٹھے تھے۔ شہرام بھائی یقیناً ان دو میں سے ایک تھا۔ ان کا انداز دبنگ تھا اور شخصیت میں کسی بادشاہ کی سی شان تھی۔ میں واقعی متاثر

URDU NOVEL BANK

ہو گئی تھی۔ اور قدرتی طور شہرام بھائی نے میری توجہ کھینچی تھی۔ "رمشا سب یاد کرتے بول رہی تھی۔

اور قدرتی طور پر تم نے یہ خود ہی سوچ لیا کہ یہ خوبصورت آدمی ہی ایزد کا ماموں " ہوسکتا؟ "آفرین نے اس کی بات میں دخل اندازی کی۔ اور دکھ سے ہنسی۔

اس کی بات پر، رمشا نے شرمندگی اور پچھتاوے سے سر جھکا دیا۔ اور ایک ہاتھ کے ناخن دانتوں سے کاٹنے لگی۔ یہ اندرونی انتشار تھا۔ جس کی وجہ سے وہ لاشعوری طور پر ناخن دانتوں سے کترنے لگی تھی۔

یہ صحیح کہا۔ کہ میں نے فطری طور پر یہ قیاس کر لیا کہ یہی خوبصورت آدمی ایزد کا ماموں " ہوسکتا ہے۔ دوسرے آدمی نے توجہ نہیں کھینچی۔

کیا وہ آدمی اس جیسا دکھتا تھا؟ "آفرین نے موبائل گیلری سے ایک تصویر سرچ کر کے اس کے آگے کی۔

یہ تصویر اس نے تب نکالی تھی جب ولا کی رینوویشن کا کام شروع کیا تھا۔

میں نے اس وقت توجہ نہیں دی تھی۔ لیکن۔۔۔ یہ آدمی بالکل اس آدمی کے جیسا" دکھتا ہے۔ تو کیا یہ ہی ایزد کا ماموں ہے؟ "رمشا نے کچھ ہچکچا کر اسے دیکھا۔

اس کی بات پر۔۔۔ آفرین اپنے درد کرتے سینے پر ہاتھ رکھ کر رہ گئی۔

اف اللہ، تمہاری اس غلط تشخیص نے میری شادی ہی تباہ کر دی رمشا۔۔۔ کیا تم جانتی ہو" رمشا۔ ان گزرے مہینوں میں، میں نے کیا کچھ نہیں برداشت کیا؟ "آفرین کی آنکھیں پھر سے برسنے کو تیار تھیں۔۔۔

ہر روز۔۔۔ اس بد اخلاق آدمی کی زبانی بد سلوکی کی وجہ سے میں پاگل ہونے کے قریب" ہو جاتی تھی۔ کیا نہیں کرنا پڑا مجھے؟ اس کے کپڑے دھونے سے لے کر، اس کا گھر صاف

URDU NOVEL BANK

کرنے اور کھانا پکانے تک۔۔۔ میں نے خود کو مفت کی نوکرانی بنا لیا۔ "آفرین اپنے ہاتھوں کو گھورتے جیسے خود سے باتیں کر رہی تھی۔

جب کبھی میں حوصلہ ہارنے لگتی تھی، میں خود کو خود ہی حوصلہ دیتی تھی، کہ یہی "برداشت مجھے ایزد کی مامی کے رتبے پر فائز کرے گی۔ لیکن آخر میں مجھے پتا چلا کہ۔۔ میں نے تو ایک غلط آدمی سے امیدیں باندھ لیں تھیں۔

رمشا جو پچھتاوے کے بوجھ سے گردن جھکائے ہوئے تھی۔ اس کی آخری بات پر لب بھیچ کر رہ گئی۔

آنسو، آفرین کے گالوں پر نالے کی طرح بہہ رہے تھے۔ سر ہلاتے وہ بے بسی سے مسکرائی۔

مجھے معاف کر دو آئی۔ "رمشا کی آواز گویا شرمندگی کی گہری کھائی سے آرہی تھی۔ "کیا اگر"

"! میں تمہیں اپنے بھائی سے ملاؤں تو ہو سکتا ہے مسئلہ حل ہو جائے

آفرین نے اسے خون چھلکاتی نظروں سے گھورا۔

URDU NOVEL BANK

پہلے تمہاری غلط نشاندہی نے میری زندگی تباہ کی۔ اب تم اپنے بڑے بھائی جان کو بھی "اس میں گھسیٹنا چاہتی ہو؟"

اس کی بات پر رمشا کی آنکھیں پچھتاوے سے بھر آئیں۔

بھول جاؤ رمشا۔۔۔۔۔ یہ شاید کرنا ہے۔ تم نے تو بنا کسی مفاد کے مجھے صرف وہ آدمی "دکھایا تھا۔۔۔۔۔ یہ تو میں ہی تھی۔ جو ایزد سے بدلہ لینے کے لیے اس آدمی کے پاس گئی۔۔۔۔۔ یہ میں ہی تھی۔۔۔۔۔ جس نے منصوبہ بنایا۔۔۔۔۔ کسی اور کا کوئی قصور نہیں "رمشا۔

اس نے گھری سانس بھر کر اپنے آنسو بے دردی سے پونچھ کر خود کو ہی قصور وار گردانا۔ یقیناً میں نے اپنے پچھلے جنم میں کوئی خطا کی ہوگی۔ جس کی سزا مجھے اس جنم میں ملی "ہے۔"

اس کی بات پر رمشا نے اسے نمناک شکایتی نظروں سے دیکھا۔ یہ کیا کہہ رہی ہو تم؟ مت کہو ایسا۔ "پھر جیسے اس کی آنکھیں کسی خیال سے چمک اٹھیں۔"

URDU NOVEL BANK

اوھ ہاں ! تم نے بتایا تمھانا کہ ولا کا مالک تم میں دلچسپی لے رہا تھا۔ اور یہی شخص " اصل میں ایزد کا ماموں ہے۔ تو اب اگر شہرام بھائی نے تمہیں چھوڑ دیا تو چانس بحر حال موجود ہے "۔ رمشا نے اسے جیسے نئی راہ دکھائی۔ جس پر آفرین نے اسے غصے اور تاسف سے دیکھا۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

یہ کیا کہہ رہی ہو تم؟ مجھے افسوس ہوا "آفرین کو رمشا کی بچکانہ سوچ پر افسوس ہوا۔ کیا" شادی کوئی گڈے گڈی کا کھیل تھا؟ ایک کے ساتھ ناکام ہو جائے تو جلدی سے دوسرے سے رشتہ بنالیا؟

ولید گرویزی ، یقیناً بھت نرم طبیعت کا انسان ہے۔ اگر میں شہرام سے پہلے اس سے " ملتی تو یقیناً آج ہم ہنسی خوشی رہ رہے ہوتے۔ لیکن اب۔۔۔۔۔ اب ناممکن ہے رمشا۔ "آفرین نے چھت کو گھورتے ایک گہری سانس لے کر خود کو منفی سوچوں کے اثر سے نکالا۔

URDU NOVEL BANK

پریشان کیوں ہوتی ہو۔ چانس اب بھی موجود ہے۔۔ تم سوچو تو۔ "رمشا نے اس کے" ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر جیسے اسے نئے ڈھب پر لانا چاہا۔

کیسا چانس؟ "آفرین نے جھٹکے سے اس کے ہاتھوں سے اپنے ہاتھ نکالے۔" بھولو مت۔۔۔ کہ میں شہرام کی قانونی بیوی ہوں۔ ولید گرویزی کے والدین ایک ایسی "لڑکی سے کبھی رشتہ نہیں کریں گے جو پہلے سے شادی شدہ رہ چکی ہو۔" آفرین نے سرد نظروں سے اسے گھورا۔

مجھے اب کوئی خواب نہیں دیکھنا رمشا۔ اب میرے لیئے اچھا ہے کہ اپنی پوری توجہ "ڈیزائننگ پر دوں۔ اور پیسہ کماؤں۔" آفرین تو اس کی بات پر کرنٹ کھا گئی۔

لیکن۔۔ ہو سکتا ہے وہ مجھے طلاق دینے سے انکار کر دے؟ "آفرین بری طرح کنفیوز تھی۔"

URDU NOVEL BANK

یا۔۔۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ مجھ سے چھٹکارا حاصل کرنے پر خوشی سے تالیاں " بجائے۔ "وہ تلخی سے مسکرائی۔



www.urdu-novel-bank.com
Visit for more novels:

شیث ابراہیم لنچ بریک سے واپسی پر جیسے ہی شہرام کے دفتر سے گزرا اس نے سیکرٹری کو کافی کاکپ لے کر اندر جاتے دیکھا۔
کیا اٹارنی سُوری نے ابھی تک لنچ بریک نہیں لیا؟ "شیث نے حیرت سے کافی کے " کپ کو دیکھ کر، سیکرٹری سے پوچھا۔

نہیں، وہ نئے کیسز پر کام کر رہا ہے۔ "سیکرٹری نے نفی میں سر ہلایا۔ پھر اس کے " قریب آکر سرگوشیانہ انداز میں کہا۔

وہ حال ہی میں بڑی تندہی سے کیس پر کیس کو دیکھ رہے ہیں۔ کیا انہیں کوئی مالی " مسئلہ درپیش ہے؟ ورنہ اس سے پہلے تک مہینے میں دو کیس ہی لیتے تھے۔ جبکہ اب وہ بیک وقت چار چار کیسز پر کام کر رہے ہیں۔ "سیکرٹری کو حیرت کے ساتھ تجسس ہو رہا تھا۔

Visit For More Novels: www.urdu-novel-bank.com

URDU NOVEL BANK

"اب وہ ہر بریک ٹائم میں اور ٹائم کر رہے ہیں۔"

سیکرٹری کی بات پر شیث چونکا۔

"کیا اس جیسے امیر آدمی کو فنناس پر اہم ہو سکتا ہے؟"

شیث نے سیکرٹری کو حیران دیکھ کر طنزیہ کہا۔

www.urdu-novelbank.com
Visit for more novels:

اس کے ملک کا صدر تک کنگال ہو جائے۔ لیکن --- شہرام سوری آئندہ کروڑوں سالوں تک کنگال نہیں ہو سکتا۔ "شیث مسکرایا۔ پھر اس کے شانوں پر تھپکی دی۔

اس کی دولت سات پڑھیوں تک ہی نہیں بلکہ دس پڑھیوں کے لیے بھی کافی سے " آگے ہے۔ وہ بس خالی گھر میں رہنا نہیں چاہتا۔ اور یہ بات ماننے کے لیے --- اس کو "وقت چاہئے۔"

ٹھیک ہے سر، میں ان کا اور زیادہ خیال رکھوں گا۔ "سیکرٹری نے مسکرا کر اسے دیکھا" اور کپ لے کر آفیس میں داخل ہو گیا۔ اس کے ساتھ شیث بھی خاموشی سے اندر آ کر

URDU NOVEL BANK

کرسی پر بیٹھ گیا۔ اب اس کی نظروں کا محور شہرام تھا۔ جو ہر طرف سے غافل سر فائل میں جھکائے کام کر رہا تھا۔

کھٹکے کی آواز پر بھی اس نے سر نہیں اٹھایا تھا۔

"ٹیبیل پر رکھ دو۔"

www.urdu-novel-bank.com
Visit for more novels:

باہر سے، "شیت ٹھنڈی سانس بھر کر سیدھا ہوا۔"

"آج ایزد کی آتش کے ساتھ منگنی کی تقریب تھی۔"

اس کی بات پر پھر بھی شہرام نے اسے نہیں دیکھا۔ جس پر شیت لب بھینچ کر پھر سے شروع ہو گیا۔

میرا ایک دوست بھی وہاں موجود تھا۔ وہ بتا رہا تھا کہ -- "اس نے بات آدھی چھوڑ کر"

شہرام کے تاثرات دیکھے۔ جہاں اس کا چہرہ سپاٹ تھا لیکن پیشانی پر بل آگئے

تھے۔) کہ ---؟)

URDU NOVEL BANK

کہ آفرین اور ایزد کی تصاویر بڑی اسکرین پر چلائی گئی تھیں۔ ان لوگوں نے اس معصوم "لڑکی کو اس معاملے میں پھنسانے کی کوشش کی تھی۔
شیث نے بات کو پر تجسس انداز میں ختم کر کے اسے بغور دیکھا۔

www.urdu-novel-bank.com
Visit for more novels:

آفرین کی ایزد کے ساتھ محبت بھری تصاویر؟ کیا کبھی اس نے میرے ساتھ ایک بھی (تصویر لی؟ نہیں۔۔۔ ایک بھی نہیں۔
میں نے کتنی بار تمہیں وارن کیا ہے شیث کہ اس کا ذکر میرے سامنے مت کرو۔ میری "بلا سے چاہے وہ مرجائے۔ مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔" شہرام نے درشتی سے انگلی اٹھا کر شیث کو وارننگ دی۔

شیث نے اس کی بات پر دانت پیسے۔) اگر وہ آفرین کا ذکر سننا نہیں چاہتا۔۔۔ تو پہلے (منع کرتا نا۔۔۔ مکار کہیں کا۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔ اگر تم یہی چاہتے ہو تو۔۔۔ "اس نے ہاتھ جھاڑ کر موبائل اٹھائی۔"

URDU NOVEL BANK

تو پھر میں خود ہی آفرین بھا بھی کا وہ کلپ دیکھتا ہوں۔ جو میرے دوست نے بھیجا۔

"ہے۔ کہ کس طرح آفرین بھا بھی ٹیبل پر اچھل کر چڑھی تھیں۔

شہرام کی پیشانی پر سلوٹیں بڑھ گئیں۔ اور لب بھیج گئے۔ وہ اس شخص کو اٹھا کر آفیس

سے باہر پھینکنا چاہتا تھا۔ لیکن سیل فون کے اسپیکر سے آتی آفرین کی آواز نے اسے

www.urdunovelbank.com
visit for more novels:

وہیں منجمد کر دیا۔

یہ پاگل لڑکی واقعی بھی اپنے لیے احتجاج کرنے کھڑی ہوئی تھی۔ کیا واقعی بھی اس کا)

ایزد کے ساتھ کوئی ماضی تھا؟

یہ بات بھی اہم نہیں تھی۔ لیکن وہ ابھی تک ایزد کی ماضی میں کی گئی وائس ریکارڈنگ

سنجھالے ہوئے تھی۔ یہ بات اہم تھی۔ کیا اسے اس وقت ذرہ بھر بھی اپنے شوہر کے

جذبات کا احساس نہیں ہوا کہ وہ کیا سوچے گا؟

(کیا وہ بھول گئی کہ وہ اب ایک شادی شدہ لڑکی ہے۔؟

شیٹ کلپ دیکھنے میں محو تھا۔ اسی لیے اس نے اپنے دوست کے چہرے کے اتار

چڑھاؤ پر توجہ نہیں کی۔ جو مختلف رنگ بدل رہا تھا۔

URDU NOVEL BANK

(اففف۔۔۔ ڈیم اٹ۔ ایزد سے رلیشن میں وہ کتنا بڑھی ہوگی؟؟ !کسنگ؟ گلے لگنا؟)
اففف۔ شہرام کا سر مختلف نیگیٹو سوچوں کی یلغار سے پھٹنے لگا۔

ارے۔۔۔ دیکھو تو۔۔۔ کتنی پیاری لگ رہی ہیں۔۔۔ "شیٹ نے جیسے ہی جملے ادا"
کیئے۔ اسے لگا کمرے کا درجہ حرارت بڑھ گیا ہے۔ کیونکہ شہرام سوری کی آنکھیں شعلہ اگل رہی تھیں۔ وہ آفرین کے ساتھ کچھ بھی کرتا۔۔۔ لیکن کسی دوسرے مرد کے منہ سے اس کی تعریف یا ذکر سننا اسے گوارا نہیں تھا۔ اس معاملے میں وہ وہی ایک عام مرد تھا۔ جو اپنی چیز پر اپنا حق سمجھتے ہیں۔ لیکن یہ اور بات کہ۔۔۔ زبان سے یہ ماننے میں اس کی انا آڑے آجاتی تھی۔

شہرام کی سرد وارنگ بھری گھوری نے اس کے جسم میں کرنٹ سا دوڑا دیا۔ "مم۔۔۔ میرا مطلب ہے۔۔۔ بھابھی سب سے مختلف اور کانفیڈنٹ لگ رہی ہیں۔" اس نے بات سنبھالی۔

URDU NOVEL BANK

پھر تو تمہارا معیار بہت گرا ہوا ہے۔ "شہرام نے سرد انداز میں اس پر طنز کیا۔"
لوگوں کو مت بتانا کہ تم میرے دوست ہو۔ ورنہ مجھے شرمساری ہوگی۔ "وہ غصے سے بولا۔"

کیا یہ مانتے تمہیں موت آجائے گی کہ تم جل رہے ہو؟ "شیث نے بھی جلن"
نکالی۔) عجیب بے حس شخص تھا یہ شہرام!)

لیکن اس بار لگتا ہے یزدانی فیملی کی کافی بے عزتی ہو چکی ہے۔ اور مجھے یقین ہے "
بھابھی آفرین نے ایسا کمتر کام بالکل نہیں کیا ہوگا۔ یہ تصاویر بھابھی کو پھنسانے کی
سازش لگتی ہے۔ "شیث نے گلا کھنکھار کر بات کا رخ موڑا۔

آف کورس ناٹ۔ "شہرام کرسی پر ٹیک لگالی۔ اور اسے دیکھ کر طنزیہ ہنسا۔ "وہ یہ ساری"
"بے ایمان چالیں صرف مجھ پر ہی آزماتی تھی۔

URDU NOVEL BANK

اس کی بات پر شیث نے چپ سادھ لی تھی۔ شہرام کے جملوں سے شیث کو ایسے لگا۔ جیسے وہ اس بات پر فخر کر رہا ہے۔

کچھ بھی ہو۔ بحر حال بھا بھی کو اب تمہاری کوئی پرواہ نہیں۔ "شیث نے مذاق اڑایا" تھا۔ پھر کسی خیال کے آتے ہی وہ سنجیدہ ہو گیا۔

جعفر یزدانی کا آفرین بھا بھی کے ساتھ پچھلے رویے کو دیکھتے میں کچھ سوچ رہا ہوں۔۔۔" کہ وہ اس بات کو ایسے جانے نہیں دیں گے۔ پچھلی بار انہوں نے بھا بھی کو پرانی حویلی میں قید کر دیا تھا۔ اب کے بار بھی وہ کچھ نہ کچھ ضرور کریں گے۔ کیا مجھے بھا بھی کی سیکورٹی کے لئے کسی کو کہنا چاہیئے؟ "شیث نے تفکر سے اسے دیکھا۔

جو اب سیدھا ہو چکا تھا۔ شیث کی بات پر پھر سے لا پرواہی سے فائل پر جھک گیا۔ تب تک نہیں جب تک وہ خود مجھ سے آکر مدد کی بھیک نہیں مانگتی۔ "وہ یہ کہہ کر چپ" ہو گیا۔

URDU NOVEL BANK

لیکن --- ان لوگوں کو اچھلنے سے پہلے کچھ سوچنا چاہیئے۔ یہ لوگ مجھے واقعی ٹھیک " نہیں لگ رہے۔ یہ وڈیو کلپ میڈیا پر وائرل کرنے کی ضرورت ہے۔ اور میڈیا کو تاکید بھی کر دو کہ اسے ریموو نہ کریں۔ "شہرام نے کچھ سیکنڈ خاموش رہنے کے بعد اسے تاکید کی۔

www.urdu-novel-bank.com
visit for more novels:

"ہمممم --- شیور۔"

شیٹ نے اب کے بار اس پر طنز کرنے سے خود کو باز رکھا۔ صرف کچھ سیکنڈ پہلے کی ہی بات ہے اس شخص کا کہنا تھا کہ وہ اس کی تب تک مدد نہیں کرے گا۔ جب تک وہ اس سے مدد کی بھیک نہیں مانگے گی۔ اور اب ---؟

ٹھیک ہے پھر۔ "شیٹ حیران سا اسے دیکھے گیا۔"
شہرام نے اس کی حیرت بھری نگاہ واضح محسوس کی تھی۔ "یہ گھورنا بند کرو۔" شہرام نے خفگی سے اسے لتاڑا۔

URDU NOVEL BANK

ٹھیک اس وقت اس کے سیل پر کال آنے لگی۔ اس نے تھوڑا سا آگے ہو کر ٹیبل پر پڑے موبائل پر آنے والی کال کی آئی ڈی کو جھانک کر دیکھا۔ آفرین کا نام بلنک ہو رہا تھا۔ اس کے روڈ تاثرات یکدم رلیکس ہوئے۔ ایک سکون سا اسے اندر محسوس ہوا۔ اسے خود بھی پتا نہیں چلا، کہ کس طرح کی فیلنگس اس کے اندر سے ابھر رہی ہیں۔

جس کال کا انتظار وہ کب سے بے چینی سے کر رہا تھا۔ اب وہ کال آرہی تھی تو بجائے خوش ہونے کے اس کا دل کسی بچے کی طرح ناراضگی سے بھرنے لگا تھا۔ (اب بھی (کیوں کال کر رہی؟

اس آنے والی کال کی وجہ سے شیث بھی جاتے جاتے دروازے پر ہی رک گیا۔

میں شرط لگاتا ہوں شیث۔ کہ وہ مجھ سے مدد مانگنے کے لئے کال کر رہی۔ یہ لڑکی یقیناً"

، ان لوگوں کے جال میں پھنس چکی ہے۔" اس نے طنزیہ انداز میں ایک ابرو اٹھاتے مسکرا کر شیث کو دیکھا۔ جیسے کہہ رہا ہو کہ (دیکھا تم نے؟)

اس وقت شیث کا دل کیا اسے یاد دلائے کہ پچھلی بار کس نے اسے ٹھنڈا کندھا دیا تھا؟

URDU NOVEL BANK

اس کے باوجود بھی اس کی ہمت نہیں ہوئی کیونکہ ایک عجیب سی خوشی اس کے دوست کے چہرے پر صاف دکھائی دے رہی تھی۔ ایک اطمینان۔۔۔۔۔ ایک سکون۔۔۔۔۔ جو اس کے چہرے پر صاف لکھا نظر آ رہا تھا۔ اور شیث کا دل نہیں کیا کہ وہ اپنے دوست کے اس سکون کو اپنے کچھ منفی الفاظ سے ملیا میٹ کرے۔

www.urdu-novel-bank.com
Visit for more novels:

بس۔۔۔ میں نہیں اٹھا رہا فون۔ "کسی بچے جیسی ضد کی طرح شہرام نے سیل فون" اٹھاتے اٹھاتے، خود سے دور کر دیا۔ لیکن غیر ارادی طور پر چوری آنکھ سے فون کو دیکھتا رہا تھا۔

فون تقریباً بیس سیکنڈ تک بجتا رہا۔ شہرام نے اسے تب اٹھایا۔ جب وہ کٹنے کے قریب ہوا۔

ٹھیک ہے۔۔۔ اٹھاتا ہوں۔ ہوسکتا ہے وہ جعفر یزدانی کے طرف سے بھیجے گئے پیشہ ور "قاتل سے بھاگ رہی ہو! کیا ہوگا۔۔۔ اگر میں نے اسے جواب نہیں دیا۔ اور وہ قتل گئی" تو۔۔۔ اس کی وجہ میں بن جاؤں گا۔ کیونکہ میں نے اسے نہیں بچایا۔

URDU NOVEL BANK

شیث تو اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ، بے چینی اور بڑبڑاہٹ واضح طور پر آنکھیں پھیلا کر سن رہا تھا۔ اور شکڈ رہ گیا تھا۔ اس نے واقعی چاہا کہ اس کی تصویر کھینچ کر واٹس ایپ گروپ میں پوسٹ کر دے۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit For More Novels:

گھورنا بند کرو شیث۔۔۔۔۔ "وہ دھاڑا۔" نکلو یہاں سے۔ "شہرام شیث کے گھورنے پر بری" طرح چڑ گیا تھا۔ اس کی چوری جو پکڑی جا رہی تھی۔ خفا ہونا تو بنتا تھا۔

شیث بھی بنا کسی ہچکچاہٹ کے، منہ ٹھہرھا کر کے، شانے اچکا کر رلیکس سا، دروازے سے باہر نکلا۔ لیکن دروازہ بند کرتے کرتے بھی اس نے اپنے دوست کی آواز ضرور سنی تھی۔ وہ فون پر آفرین سے لا پرواہی سے کہہ رہا تھا۔

"میں مصروف ہوں۔ تمہارے پاس بات کہنے کے لئے صرف دس سیکنڈ ہیں۔"

شیث تو یہ سن کر اپنی جگہ پر اچھل پڑا۔ یہ وہ کیا سن رہا تھا؟ (بنا کسی شک و شبہ کے وہ اپنے دوست کو جانتا تھا۔ کہ شہرام سوری کو جلد ہی اپنے الفاظ پر پچھتانا پڑے گا۔

ابھی بھول جاؤ۔۔۔ اسے اس کے حال پر چھوڑ دو۔۔۔ ابھی وہ آفرین پر غصہ ہے۔۔۔ لیکن۔۔۔۔۔ بعد میں ہو سکتا ہے۔۔۔ اسے اس شخص کو تسلی دینے کے لئے کندھا (دینا پڑ جائے۔۔۔۔۔ رونے کے لئے آئے گا تو وہ پھر بھی شیث کے پاس ہی۔۔۔ اففف۔۔۔)

visit for more novels:

ادھر آفیس میں واپس آؤ تو، فون کے دوسرے سرے پر آفرین اس کا بارعب لہجہ سن کر غصے سے فون کو گھورنے لگی۔

ماضی میں وہ اسے فون پر ڈسٹرب کرنے سے ڈرتی تھی۔ لیکن اب۔۔۔۔۔ میں بھی فارغ نہیں بیٹھی سوری صاحب، میں نے ضروری بات کہنے کے لئے کال کی " ہے۔ ٹائم نکال کر رجسٹری آفیس آئیں۔ مجھے طلاق لینا ہے۔ " آفرین کا لہجہ کسی بھی تاثر سے پاک اور سرد تھا۔

آفیس میں ایک خوفناک خاموشی جھاگئی۔ ایک پل تو اس نے نا سمجھی سے فون کو گھورا۔ پھر ٹائی ڈھیلی کرتے چیئر پر ٹیک لگا کر بھاری آواز سے ہنس پڑا۔

لگتا ہے۔۔۔ تم اس 'پش اینڈ پل' گیم کی عادی ہو چکی ہو۔ آفرین بیگم، اتنا آگے مت "جاؤ۔۔۔ میں تمہیں پھر سے وارن کر رہا ہوں۔"

اس کی تیز آواز پر آفرین کچھ پل کے لئے گم سم سی ہوئی۔
 میں سنجیدہ ہوں۔ شہرام صاحب، میں جلد از جلد تم سے طلاق چاہتی ہوں۔ "وہ لہجہ" سخت بنا کر بولی۔

اور تم کو کوئی افسوس نہیں؟ "وہ دھیرے سے بڑبڑایا۔"
 وہ کیسے مان لیتا کہ وہ طلاق چاہتی ہے! یہی وہ عورت تھی جو اس کا دل جیتنے کے (لئے خود آگے بڑھی تھی۔ وہ اتنی جلد ہار کیسے مان سکتی تھی۔؟

نہیں ہے۔۔۔۔۔ تم فری کب ہو گے؟ "آفرین نے بلا تامل سرد انداز میں کہا۔"

URDU NOVEL BANK

شیور، میرے پاس ابھی وقت ہے۔ "شہرام اب ہر وہ کھیل کھیلنے کو تیار تھا۔ جسے" آفرین کے ذہن نے تیار کیا تھا۔

آفرین نے شہرام کے اتنے آسانی سے مان جانے پر حیرت سے فون کے رسیور کو دیکھا (-) یہی وہ شخص تھا جس نے اس پر الزام لگایا تھا کہ وہ اس کی ہر چیز پر قابض ہونا چاہتی ہے۔ اور اب۔۔۔ لگ رہا تھا۔۔۔ وہ اپنے مصروف شیڈول سے وقت نکال کر اسے (طلاق دینے آرہا ہے۔

میں ابھی وہاں آرہی ہوں۔۔۔ ایک گھنٹے بعد رجسٹری آفیس میں ملتے ہیں "اس کی آواز" میں کھنک آگئی تھی۔ آفرین نے فون کھٹاک سے بند کیا۔

فون کٹ جانے کے بعد ایک شدید فرسٹریشن تھا جو شہرام کے وجود میں پنچے گاڑ کر بیٹھ گیا۔ اس نے بے اختیار اپنی سلوٹ زدہ پیشانی ایک ہاتھ سے مسلی۔
(ڈیم اٹ، کیا آفرین رجسٹری آفیس آنے پر اتنی خوش ہوئی تھی؟ واقعی؟؟؟)

نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔ وہ یقیناً اس بہانے شہرام سے ملنے پر خوش) تھی۔ ہاں۔۔۔ ایسا ہی ہوگا (وہ خود کو تسلی دینے لگا تھا۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels

کتنی سنگدل تھی!.. اگلی رات ہی وہ اسے چھوڑ کر چلی گئی تھی۔ اسے اب یقینا اپنے) دوسرے فیصلے پر پچھتاوا ہوگا۔۔۔ لیکن ہو سکتا ہے۔ اپنی غلطی تسلیم کرنے پر شرمندہ (!ہو۔

شاید۔۔۔ وہ اسے باہر بلا کر کوئی عذر پیش کرے! کیا شہرام کو اس سے نرمی سے بات کرنی) چاہیئے؟

آفٹر آل، وہ جب سے گئی تھی۔ اس نے کچھ اچھا نہیں کھایا تھا۔ اس کے کھانے کا) عادی جو ہو چکا تھا۔

(آل رائیٹ، تو پھر اسے آفرین کو منانے کے لئے کیک خرید کر جانا چاہئے۔

ایک فیصلے پر پہنچ کر شہرام نے آفرین کے لئے کیک آرڈر کیا۔ اب وہ اسے منانے کو تیار تھا۔ ایک عجیب سی خوشی تھی جس سے اس کا چہرہ چمکنے لگا تھا۔

www.urdu-novel-bank.com
Visit for more novels:

-----☆☆☆☆☆-----

رجسٹری آفیس پہنچ کر شہرام نے نوٹ کیا کہ آفرین نے اسکن کلر کے لمبے کوٹ کے نیچے وہی سفید رنگ کا لمبا میکسی مڈریس پہنا ہوا تھا۔ جو اس نے آخری بار اس کے لئے خریدا تھا۔ جب شیٹ کے دادا کی سالگرہ تھی۔ اور اس کی اسکن دھوپ کی روشنی میں چمک رہی تھی۔ اس کے ماٹل کر دینے والے پتلے سے ہونٹوں کے کونے ہلکی سی مسکراہٹ میں اٹھے ہوئے تھے۔

یقیناً وہ رجسٹری آفیس، مکمل تیاری کے ساتھ آئی تھی۔

کیا وہ واقعی بھی طلاق لینے آئی تھی؟ یا اسے منانے آئی تھی؟ اس کی تیاری سے کیا ظاہر ہو رہا تھا؟ (اور اپنے جواب پر اسے یقین تھا۔

URDU NOVEL BANK

وہ لمبے لمبے قدم اٹھاتا اس کے پاس پہنچا۔ ہاتھوں میں چیز کیک تھاما ہوا تھا۔

"آفرین کی آنکھیں اسے قریب آتے دیکھ کر چمک اٹھیں۔" چلیں۔

یہ کہتے ہی اس نے رجسٹری آفیس کے جانب قدم بڑھائے۔

یہ انداز دیکھ کر شہرام کے ارمانوں پر اوس پڑ گئی۔ یہ تو اس نے توقع نہیں کی تھی۔

visit for more novels:

وہیں رک جاؤ! پیچھے سے وہ بارعب انداز میں دھاڑا۔ جس پر آفرین کرنٹ کھا کر مڑی۔

اب وہ حیران تھا کیا آفرین کو اس کے ہاتھ میں تھاما ہوا باکس نظر نہیں آیا؟ کیا وہ واقعی

اس قدر پتھر دل تھی۔؟

شہرام نے اسے خوش کرنے کے لئے ایک قدم اس کے طرف بڑھایا تھا۔ اور وہ اسے

!نظر انداز کر کے آگے بڑھ رہی تھی

اب کیا مسئلہ ہے؟ "آفرین نے مڑ کر نا سمجھی سے اسے دیکھا۔) اب کیا چاہتا ہے یہ"

(انسان؟

URDU NOVEL BANK

تم کیا سوچ رہی ہو؟ "شہرام کے ہونٹ پر اسرار مسکراہٹ میں ڈھلے۔"
 "آفرین بیگم، بات سنو۔ میں نے تمہیں ایک موقع دیا ہے۔"

آفرین کے چہرے پر الجھن چھا گئی۔ (یہ کس بارے میں بات کر رہا ہے؟)
 میں سمجھی نہیں شہرام صاحب کیا ہم طلاق پر متفق نہیں ہوئے تھے؟ چلیں، اس
 نام نہاد بندھن کو ختم کریں۔ مجھے کام پر بھی جانا ہے۔ اس نے بے صبری سے کہا۔

شہرام اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ کا اب بھت قریب سے مشاہدہ کر رہا تھا۔ اس کا
 دل جیسے ڈوبنے لگا۔

یہ چہرہ۔۔۔ بھت خوبصورت تھا۔ اور دن رات اس کے قریب رہا تھا۔ حیرت تھی کہ اس
 نے پہلے کیوں نہیں غور سے دیکھا؟ (ادھر آفرین کے چہرے پر رکھائی کے ساتھ بے
 صبری بھی جھلک رہی تھی۔

(کیا اسے طلاق کی اتنی جلدی تھی؟ کیا واقعی وہ سنجیدہ تھی؟ لیکن کیوں؟؟؟ (شہرام کو رہ
 رہ کر اس پر حیرت تھی۔

URDU NOVEL BANK

لیکن یقین ہوتے ہی اس کا غصے سے برا حال ہونے لگا بمشکل خود کو سنبھال پایا۔

میں کب طلاق دینے پر راضی ہوا ہوں؟ "اب شہرام کا لہجہ ہی نہیں آواز تک سرد" تھی۔ جس کی لہریں آفرین کے پورے وجود میں دوڑنے لگیں۔ وہ شکوہ سی اسے دیکھے گئی۔

visit for more novels:

ابھی۔۔۔ فون پر۔۔۔ ہماری بات ہوئی تھی۔ "وہ ہچکچائی۔"

کیا میں نے کہا تھا کہ میں طلاق کے پیپر پر دستخط کروں گا؟ کہا تھا؟ "شہرام نے قریب" آکر عجیب سی مسکراہٹ کے ساتھ، اس کی ٹھوڑی زور سے اپنی مٹھی میں جکڑ کر چہرہ اپنے سامنے کیا۔۔

آفرین بیگم، تم نے مجھے سمجھ کیا رکھا ہے ہاں؟ کیا سمجھتی ہو تم؟ جب چاہو گی مجھ سے شادی کر لو گی۔ اور جب چاہو گی۔ مجھ سے طلاق لے لو گی؟ "وہ اس کی ٹھوڑی

URDU NOVEL BANK

زبردستی پکڑے ہوئے اس پر جھکا ہوا، اس کی خوفزدہ ہرنی جیسی آنکھوں میں گھورتا وہ شیر کی طرح دھاڑ رہا تھا۔

میں نے تمہیں ہزار بار خود سے دور رکھنے کی کوشش کی۔ لیکن۔۔۔ یہ تم ہی تھی۔۔۔ تم "ہی تھی۔ جس نے مجھ سے شادی پر زور بھرا۔ تم ہی تھی جو میرے قریب آنے کو بے قرار تھی۔" آفرین کی آنکھوں میں نمی سی آگئی۔ اس نے بے اختیار پلکیں جھپکی تھیں۔ لیکن۔۔۔ آنسوؤں نے بہنے سے انکار کر دیا۔

چلو میں تمہیں یاد دلاتا ہوں۔ ہم۔ میں طے ہوا تھا کہ ہماری شادی تین سال کے "کنٹریکٹ سے منسلک ہوگی۔ اگر تم بیچ میں یہ معاہدہ توڑو گی تو میں تمہیں دس سال بعد بھی جانے نہیں دوں گا۔" مستحکم، دبنگ لہجہ۔

آفرین کو اپنی ٹھوڑی میں شدید درد محسوس ہونے لگا۔ وہ دونوں ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھ کر خود کو چھڑانے کی کوشش میں روہانسی ہو رہی تھی۔ اس کی آخری بات پر بے اختیار چلائی۔

URDU NOVEL BANK

تم تو مجھے پسند بھی نہیں کرتے۔ ہر بار مجھے لگتا رہا کہ تم مجھ سے بیزار ہو۔۔۔ تنگ " ہو۔۔۔ نفرت کرتے ہو۔۔۔ اب جبکہ میں تمہاری زندگی سے جانے کا فیصلہ کر چکی ہوں۔۔۔ تو میرے ساتھ رہنے پر اصرار کیوں؟؟؟ کیوں مجھے مجبور کر رہے؟ کیوں؟ " وہ بھی جواباً چلا کر رو پڑی۔

www.urdu-novel-bank.com
visit for more novels:

اس کی بات پر شہرام نے چھبٹی نظروں سے اسے گھورا۔
اب بھی نہیں سمجھی۔؟ "تم نے مجھے غصہ دلایا ہے۔۔۔۔۔ آفرین بیگم۔۔۔ تم وہ پہلی " عورت ہو جس نے مجھے چیلنج کیا ہے۔۔۔۔۔ اور۔۔۔۔۔ اب تم سمجھتی ہو میں تمہیں اتنی "آسانی سے جانے دوں گا۔۔۔۔۔ تو یہ تمہاری بھول ہے آفرین بیگم۔
شہرام کے درشت لہجے پر آفرین کا دل کیا خود کو وہیں ختم کر دے۔ اس دنیا میں ایسی کون سی دوائی ہوگی جو اس سے شادی پر پچھتاوے کا علاج کرتی؟ کون سی دوائی؟

تو مجھے کیا کرنا چاہیئے سوری صاحب؟ "وہ درد سے کراہی تھی۔"

URDU NOVEL BANK

تو تم طلاق چاہتی ہو... شیور؟ "شہرام نے سرد انداز میں اس کی آنکھوں میں جھانکتے "پوچھا۔ آفرین نے پلکیں جھکا لیں۔ وہ اس مرد کی سرد آنکھوں کا سامنا نہیں کرپا رہی تھی۔ آج وہ اسے ایک الگ شہرام سُوری لگا۔ پہلے سے مختلف۔۔ اس کے اس یکسر بدلے رخ سے وہ بالکل انجان تھی۔

www.urdu-novel-bank.com
Visit for more novels:

اس کی بند پلکوں کی باڑھ سے آنسو نکل آئے تھے۔ شہرام یہ دیکھ کر دنگ رہ گیا۔ آج سے پہلے اس نے جانا ہی نہیں تھا کہ کوئی عورت جب رو رہی ہوتی ہے سخت سے سخت مرد کا دل بھی پگھل جاتا ہے۔ اس کے دل نے چاہا، اپنے ہونٹوں سے وہ آنسو پونچھ لے۔ لیکن۔۔۔ اس نے سختی سے خود پر قابو پایا۔ اب کے چال اسے چلنی تھی۔

تمہیں تین سال تک میرا شیف بننا پڑے گا۔ تب میں تمہاری ریکوئسٹ پر غور کر سکتا "ہوں۔"

URDU NOVEL BANK

اس کی بات پر ایک طنزیہ مسکراہٹ آفرین کے چہرے پر پھیل گئی۔ جس نے شہرام کو جھنجھوڑ دیا۔

قانون کہتا ہے کہ ایک شادی شدہ جوڑا دو سال تک الگ رہنے کے بعد طلاق کی درخواست دے سکتا ہے۔ چونکہ تم آج مجھے طلاق نہیں دینا چاہتے، تو میں بس انتظار ہی کر سکتی ہوں۔ اور مجھے یقین ہے۔ دو سال پلک جھپکتے ہی گزر جائیں گے۔ میں انتظار کر لوں گی۔" وہ جیسے ایک فیصلے پر پہنچ چکی تھی۔ اس نے سختی سے شہرام کا ہاتھ جھٹکا۔ اور انہیں قدموں پر پلٹ گئی۔

اسے یوں منہ پھیر کر جاتا ہوا دیکھ کر شہرام سرد انداز میں مسکرایا۔
میری طرف سے صرف۔۔۔ ایک لفظ ہوگا۔۔۔ اور اس پورے ملک میں۔۔۔ کسی بھی
وکیل کو ہمت نہیں ہوگی۔۔۔ کہ ہماری طلاق کا کیس لے سکے۔۔۔ بھلی کسی بھی
عدالت کا درکھٹاؤ۔۔۔ کوشش کر کے دیکھ لو۔ آفرین بیگم، لیکن۔۔۔ جب وقت آئے گا
تو۔۔۔ تمہیں تین کے بجائے تیس سال میرے ساتھ گزارنے پڑیں گے۔" وہ پیچھے سے

URDU NOVEL BANK

طنز یہ قہقہہ مار کر ہنسا۔ اور اس کی طنز یہ قہقہے نے آفرین کے قدم وہیں روک دیئے تھے۔ جیسے کسی نے زنجیر ڈال کر باندھ دیا ہو۔

بے اختیار اس نے مڑ کر اس خوبصورت، لیکن بے رحم شخص کو دیکھا۔ ایمانداری کی بات تو یہی تھی کہ اسے بالکل اندازہ نہیں تھا کہ وہ کس سے پنگا لے رہی ہے۔

وہ یہ بھی نہیں کہہ سکتی تھی کہ وہ کوئی عام شخص ہو سکتا ہے۔ کیونکہ شیث ابراہیم جیسا امیر شخص اس کا دوست تھا۔

وہ یہ بھی نہیں کہہ سکتی تھی کہ وہ کوئی دولت مند شخص ہوگا۔ کیونکہ آفرین نے اسے کبھی لکڑی قسم کی کار چلاتے نہیں دیکھا تھا۔ نہ ہی وہ کسی بڑے سے ولا میں رہ رہا تھا۔ "میں تمہاری بلیک میلنگ کے آگے ہتھیار نہیں ڈال سکتی سوری صاحب، تمہارے جیسے شخص کے ساتھ رہنے سے بھتر ہے۔ میں کاغذات پر دستخط ہی نہ کروں۔" آفرین کی آواز سے سختی چھلک رہی تھی۔ وہ اسے بنا دیکھے۔ مڑ کر تیز تیز قدموں سے آگے بڑھ گئی۔ آفرین اب اس کے پاس کھونے کو کچھ رہا ہی نہیں تھا۔

اسے یوں بنا دیکھے جاتے دیکھ کر شہرام نے اشتعال میں آکر کیک کا ڈبہ زور سے زمین پر دے مارا۔ اس کو گھٹن سی ہونے لگی۔ بے اختیار اس نے ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کی۔ اور اوپری بٹن کھول دیئے۔

www.urdu-novelbank.com
visit for more novels:

ڈیم اٹ۔۔۔۔ کیا مطلب تھا اس کا 'میرے جیسا شخص؟' 'ہاااہ۔۔۔' 'میرے جیسا' شخص۔۔ جس کے قریب آنے کے لئے ہزاروں عورتیں مر رہی ہوتی ہیں۔ اور آفرین بیگم "تم نہیں جانتی۔۔ کہ تم نے کیا کھویا ہے؟"

وہ جیسے غصے کی انتہا پر پہنچ گیا تھا۔ آخر کب اسے کسی نے رجیکٹ کیا تھا۔۔۔ کب؟ ایک مرد کی مردانگی کی یہ توہین ہی تھی کہ اس کی بیوی اسے ٹھوکر مار کر چلی جائے۔

طلاق۔۔۔۔ ہوں ں ں۔۔۔ خواب ہی دیکھتی رہنا۔ "اس نے زمین پر نظر نہ آنے والی" چیز کو ٹھوکر ماری۔ اور ایک ہلکی سی دھوا میں بکھیر گئی تھی۔۔ جس میں اس کا اشتعال بھرا چہرہ دھندلا گیا۔

-----☆☆☆☆☆-----

ادھر تقویٰب ختم ہونے کے بعد سب لوگ جعفر صاحب کے گھر پر جمع ہو گئے تھے۔
ایزد کے ہاتھ میں موبائل فون تھا جہاں یوٹیوب پر کچھ دیر پہلے کی بربادی کی وڈیو کلپ
چل رہی تھی۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

اس کے چہرے کا رنگ بدل کر مردے جیسا ہو گیا تھا۔ جیسے اس نے کوئی بھوت دیکھ لیا
ہو۔

یہ فقط کچھ گھنٹے پہلے کی بات تھی۔ اور اتنی جلدی کلپ وائرل ہو گئی تھی؟ حیرت کی بات
تھی۔ کہ کچھ ہی دیر میں اس کے ویوز ایک کروڑ تک پہنچ گئے تھے۔ یہ اس کی توقع سے
زیادہ آگے ہو گیا تھا۔

اس کا باپ زخمی شیر کی طرح ادھر سے ادھر دھاڑ رہا تھا۔

تم م ناہنجا ر۔۔ دیکھو۔۔ دیکھو۔۔ اپنے کارنامے۔۔ تم نے مجھے پورے شہر میں کیسا رُسا
کر دیا ہے۔" ساتھ ہی ایک زوردار تمپیر نے ایزد کے گال کی اچھی خاصی تواضع کر دی

تھی۔ سب لوگ دم سادھے یوں بیٹھے ایک دوسرے سے نظر چرا رہے تھے جیسے ان کا قصور ہو۔

اس کا باپ اسے خون آلود نظروں سے گھورتا دندناتا ہوا وہاں سے نکل گیا۔

www.urdu-novel-bank.com
Visit for more novels:

"میں اس سے بات کرتی ہوں"

اس کے پیچھے اس کی ماں بھی دانت پیستی باہر بھاگی تھی۔ لیکن جاتے جاتے اسے ایک خبردار کرنے والی گھوری سے ضرور گھورا تھا۔

پیچھے ایزد اکیلا کھڑا رہ گیا۔ اس نے غصے میں مسٹھی بنا کر مکا دوسرے ہاتھ پر مارا۔ اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں جیسے خون چھلک رہا ہو۔

ایزد۔۔۔۔۔ "آبلش نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے متوجہ کیا۔ لیکن ایزد نے غصہ" میں اس کا ہاتھ جھٹک دیا۔

URDU NOVEL BANK

تو یہ تم تھی جو میری موبائل میں آج تصاویر چیک کر رہی تھی؟ "ایزد نے اس کے لئے" حال کی مینجمنٹ سے پوچھا تھا لیکن مینیجر نے بتایا کہ سیکورٹی فوج آج دوپہر کو کسی وقت ڈیلیٹ کر دی گئی ہیں۔ ملازمہ تو نئی تھی۔ اس کی باتوں پر شک کیا جاسکتا تھا۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

اس کے مقابلے میں اس نے اس شخص کو قابل نفرت سمجھا۔ جس نے آفرین پر الزام لگانے سے زیادہ تصویریں بدلی تھیں۔ اور وہ آبلش کے سوا کوئی نہیں ہوسکتا تھا۔ جس نے تصویریں بدلی۔

تم۔۔۔ تم مجھ پر شک کر رہے ہو؟ "آبلش کی آنکھیں حیرت سے پھیلی تھیں۔"

آج ہماری منگنی کی تقریب تھی۔ میں نے پوری کوشش کی تھی کہ تقریب کا انتظام

خوش اسلوبی سے انجام پائے۔۔۔ اس کے علاوہ۔۔۔۔۔ "اس نے کندھے جھٹکے۔

مجھے اس سے کیا فائدہ ہوسکتا ہے۔۔۔۔؟ اگر میں نے ہی ایسا کیا ہے تو۔۔۔؟ سب"

لوگ ہی مجھ پر الزام تراشی کر رہے۔ "وہ غصے سے کانپ رہی تھی۔ جب کہ اندر سے جرم کھلنے کا ڈر تھا جس نے اسے کانپنے پر مجبور کیا تھا۔

URDU NOVEL BANK

میری بیٹی ایسا نہیں کر سکتی ایزد۔ تم اس طرح اس پر الزام نہیں لگا سکتے۔ "صالحہ نے" جلدی سے آگے بڑھ کر بیٹی کو سنبھالا۔ اور ایزد کو غصے سے گھورا۔

تمہیں صرف ان الفاظ پر یقین آیا جو آفرین کے منہ سے نکل رہے تھے۔۔۔۔۔ لیکن آبلش" پر یقین نہیں آیا؟ مجھے لگتا ہے۔۔۔ اس سارے کارنامے کے پیچھے آفرین کا ہاتھ ہے۔ حلیمہ کو میں سالوں سے جانتی ہوں۔ وہ ایسی عورت نہیں۔ وہ کبھی جھوٹ نہیں بول سکتی۔ "صالحہ کو رہ رہ کر ایزد کے ساتھ آفرین پر غصہ آ رہا تھا۔

امی۔۔۔ بس کریں۔ "آبلش نے کمزور سی آواز میں کہا۔ جیسے ہمت جواب دے گئی ہو۔ اس" نے اپنا سر ہاتھوں میں تھامے رکھا تھا۔ ایسے۔۔۔ جیسے اسے گہرا صدمہ پہنچا ہو۔ صالحہ نے اسے تھام کر صوفہ پر بٹھایا۔

میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔ تب بھی سب کی نظریں مجھ پر ہیں "وہ رونے کی تیاری کرنے" لگی۔

URDU NOVEL BANK

سو مجھ پر بھی اب لازم ہے کہ اس مسئلے کو سلجھاؤں۔ ایزد۔۔۔ اگر تم میرے ساتھ " مطمئن نہیں ہو تو تمہیں اجازت ہے۔۔۔ واپس آفرین کے طرف پلٹ کر جاسکتے ہو۔ میں نہیں روکوں گی۔ "آبش نے لب بھیج کر مصنوعی آنسو پونچھے۔۔۔ صالحہ اسے دیکھ کر رہ گئی۔ اسے اپنی بیٹی کا دکھ کھانے لگا۔

www.urdu-novelbank.com
Visit for more novels:

میں تمہارے قابل نہیں ہوں ایزد۔ میں اب تم کو اور رسوا نہیں کر سکتی۔ "اس نے نفی " میں سر ہلاتے اسے دیکھا۔ اس کی بات پر ایزد تڑپ کر آگے بڑھا۔

ایسا مت کہو۔۔۔ مجھے تم پر بھروسہ ہے۔ مجھے یقین ہے تم پر۔۔۔ میں بس۔۔۔ میں بس۔ " کچھ دیر جذبات سے مغلوب ہو گیا تھا۔۔۔ آئی ایم سوری آبی۔ "ایزد نے فوراً اپنا لہجہ بدلا۔

اس کا باپ اس سے آج خاصا مایوس ہو گیا تھا۔ اب یہ آبش جو کہ مستقبل میں جعفر یزدانی کی کل جائداد کی وارث تھی۔ یزدانی ڈیزائنر کمپنی کی مالک بھی۔۔۔ اگر اس نے اسے

URDU NOVEL BANK

بھی کھو دیا تو کیا بچے گا اس کے پاس؟؟ وہ کبھی پھر اپنی کمپنی میں پوزیشن نہیں سنبھال پائے گا۔

اس میں تمہارا قصور بھی نہیں ایزد"۔ صالحہ نے ایک گرمی سانس بھر کر افسردگی سے اسے دیکھا۔

آفرین کو ہم نے پالا، تعلیم دلوائی۔ اور نتیجے میں اس نے کیا کیا ہمارے ساتھ ہاں۔۔۔؟" ہماری تقریب برباد کر دی۔۔۔ ہمیں پورے شہر میں رسوا کر دیا۔۔۔۔۔ اس نے کمپنی کی ساکھ برباد کر دی۔ جسے بنانے میں ہم نے دن رات ایک کئے تھے۔ ہائے۔۔۔! کتنی "! ناشکری اولاد نکلی میری

اس کی بات پر آتش بے بسی سے مسکرا دی۔ "مجھے اب بھی حیرت ہے۔ کیا وہ آئندہ بھی ایسا کرے گی۔؟ مجھے کوئی اعتراض نہیں ایزد اگر۔۔۔۔۔" اس نے بات ادھوری چھوڑ کر ایزد کو معصومیت سے دیکھا۔ جو خود تنہا کا شکار تھا۔

URDU NOVEL BANK

میں اسے یونہی سزا دیئے بنا نہیں چھوڑ سکتا۔ نہیں۔۔۔۔ میں جانتا ہوں وہ میرے "ماموں کے ولا کی رینوویشن پر کام کر رہی ہے۔ میرے پاس اسے سزا دینے کے لئے ایک طریقہ ہے۔" ایزد کی آنکھوں میں کچھ سوچ کر، شاطرانہ چمک لہرائی تھی۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

اگر کچھ دیر پہلے تک وہ آفرین کے لئے، خود کو قصور وار محسوس کر بھی رہا تھا تو اب آبلش کی باتوں نے پچھتاوے کے احساس کو یکسر مٹا دیا تھا۔ اب اس کے دل میں آفرین کے لئے نفرت اور انتقام تھا۔

☆☆☆☆☆

بیس منٹ بعد نئی ملازمہ، محتاط انداز سے ادھر ادھر دیکھتی، آبلش یزدانی کے کمرے میں آئی۔ وہ کافی حد تک گھبرائی ہوئی لگ رہی تھی۔ اس کی آنکھوں میں ڈر کا واضح احساس جھلک رہا تھا۔

URDU NOVEL BANK

چھوٹی بیبی، آج سرمئی میں جو کچھ ہوا۔ کیا یزدانی صاحب اور بیگم صاحبہ مجھ پر شک " کر رہے ہیں؟ جب کہ آپ اچھی طرح جانتی ہیں۔ کہ میں بے قصور ہوں۔۔۔ آپ نے ہی "مجھے جھوٹا الزام لگانے پر مجبور کیا

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

سب ٹھیک ہے۔ پریشان مت ہو۔ میں پہلے ہی ان کے دماغ سے یہ خیال نکال چکی " ہوں۔

آبش یزدانی نے پرس سے کریڈٹ کارڈ نکالا اور ملازمہ کی آنکھوں کے آگے لہرا کر اس کے ہاتھ میں پکڑا دیا۔ پھر آہستگی سے اس کی مٹھی بند کر دی۔ جس پر ملازمہ حیرت سے اسے دیکھ کر رہ گئی۔ جبکہ اس کی آنکھوں میں لالچ کی چمک تھی۔ جیسے سو واٹ کا بلب جل اٹھا ہو۔

یہ تمہارا انعام ہے۔۔۔۔ اور۔۔۔۔ اس نے انگلی اٹھا کر وارننگ دی۔ "اپنا منہ سختی سے " بند رکھنا۔ میں بالکل نہیں چاہوں گی کہ کسی کو آج کے واقعے کی بھنک بھی ملے۔ سمجھ گئی؟ "آبش نے خبردار کیا۔

URDU NOVEL BANK

ملازمہ کی آنکھیں کارڈ میں اتنے سارے پیسے دیکھ کر چمکنے لگی تھیں۔ اس نے جلدی سے کارڈ اپنی قمیص کے گریبان میں کے اڑس لیا۔ "جیتی رہیں بیبی، مجھے آئندہ بھی آپ کے کام آکر خوشی ہوگی۔"

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

ایک اور بات دھیان سے سننا۔ "آبش کے ہونٹوں پر شیطانی مسکراہٹ آئی۔ "دادی کا" حد سے زیادہ خیال رکھنا۔ میں نہیں چاہتی ان کی طبیعت میں بھتری آئے۔ کوشش کرنا کہ ---- "آبش نے ہاتھ نیچے لہرا کر ایسا اشارہ دیا جیسے کہہ رہی ہو۔ "ڈائون"۔ "بھت ت اچھے سے خیال رکھنا۔" اس نے سرگوشیانہ انداز میں ملازمہ کو خبردار کیا۔

جسے سن کر ملازمہ اپنی جگہ پر ششدر رہ گئی۔ ایک کرنٹ سا اس کے وجود میں دوڑ گیا۔ سچ میں آبش کا سنگ دلانہ حکم سن کر اس کے رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے۔ (کس قدر ظالم تھی یہ چھوٹی بیبی۔ کوئی اپنی دادی کے ساتھ بھی ایسا کرتا ہے؟) وہ اسے دیکھ کر رہ گئی۔ لیکن دوبارہ سے انعام ملنے کی لالچ میں اس نے ہچکچا کر سر اثبات میں ہلا دیا۔

URDU NOVEL BANK

کوئی مسئلہ نہیں بیبی جی، اوہ ہاں، میں آپ کو منگنی کی مبارک باد تو دینا بھول ہی گئی۔ بھت بھت مبارک ہو۔ بیبی جی۔" اس نے چاپلوسی سے مسکرا کر اسے دیکھا۔

مبارک باد۔۔۔ اپنے پاس رکھو۔۔۔ ابھی شادی نہیں ہوئی۔ "آلبش کے چہرے پر" لا پرواہی کے تاثرات تھے۔ وہ بیوقوف بلکل نہیں تھی جو ایزد جیسے کنگال شخص سے شادی کرتی۔ کیا تھا اس کے پاس؟ اب تو وہ اپنی کمپنی میں کوئی پوزیشن حاصل کرنے کا حق تک کھو بیٹھا تھا۔ ایزد کا ساتھ تو صرف آلبش کی ایک چال تھی۔ ایک گہری چال۔۔ آفرین سے نفرت کے اس کھیل میں وہ بھت آگے تک آچکی تھی۔ جہاں شطرنج کی اس بساط پر سارے مہرے اس کی مٹھی میں تھے۔ وہ اب تک بھت کامیابی سے چال چل رہی تھی۔ بھت خاموشی سے۔

-----###-----

URDU NOVEL BANK

دوسرے دن صبح کے سات بجے تک۔ آفرین ابھی تک سستی سے بستر پر پڑی ہوئی تھی۔ اسے آج کچھ الگ اور بدلا بدلا سا لگ رہا تھا۔ آج اسے جلدی سے اٹھ کر شہرام کے لئے ناشتہ بنانے کی فکر نہیں تھی۔ آج کا دن ہر فکر سے آزادی لئے ہوئے تھا۔ وہ کافی دیر تک چت پڑی چھت کو گھورتی رہی۔ تبھی فون کی بیل ہونے لگی۔

www.urdunovelbank.com
Visit for more novels:

آفرین نے فون اٹھا کر کان سے لگایا۔ جہاں سائیٹ کے بلڈر کی پریشان کن آواز سنائی دی۔

مس آفرین ، بھت برا ہو ہے۔ میں آج صبح جیسے ہی سائیٹ پر پہنچا تو دیکھا کسی نے "پانی کی ٹونٹی رات بھر کھلی چھوڑ دی تھی۔ جس سے پانی ولا کے اندر بھر گیا ہے۔ یہ سن کر آفرین اچھل کر بیٹھ گئی جلدی جلدی بیڈ سے پاؤں اتار کر چیل پہنی۔ واش روم کے طرف بھاگتے بھاگتے فون کان سے لگائے بولی۔ "پریشان مت ہوں۔ میں" بس ابھی پہنچ کر دیکھتی ہوں۔

جلدی ہی وہ مطلوبہ سائیٹ پر پہنچ گئی۔

URDU NOVEL BANK

پانی ولا کے اندرونی حصے سے سیڑھیوں کے راستے باہر آ رہا تھا۔
پانی اور بجلی کے نئے بچھائے گئے پائپ مکمل طور ڈوب گئے تھے۔ ہر جگہ پانی بھر چکا تھا۔

www.urdu-novel-bank.com
visit for more novels:

بلڈر بیچارہ ایک طرف کھڑا پریشانی سے ہاتھ مسل رہا تھا۔
سب ختم ہو گیا آفرین صاحبہ۔ سب کچھ برباد ہو گیا۔ "وہ رونے کے قریب تھا۔"
میں نے بجلی اور پانی کے پائپوں کی مکمل جانچ کی ہے۔ پوری رات پانی میں بھینکنے سے وہ ناکارہ ہو چکے ہیں۔

اب ہمیں کیا کرنا چاہئے آفرین صاحبہ؟ ولید صاحب یقیناً پہنچ کر اس کا معائنہ کریں گے۔ مءل غریب بندہ ہوں جی، میں حرجانہ افورڈ نہیں کر سکتا آفرین صاحبہ۔ "بلڈر کو تو اپنا نقصان ہی نقصان نظر آ رہا تھا۔"

مجھے اچھی طرح یاد ہے جب میں رات کو ادھر سے گیا تھا تو سارے سوئچ آف کر کے گیا تھا۔ پھر۔۔۔۔۔ یہ سب؟ "بلڈر سر ہاتھوں میں تھامے روہانسا کھڑا تھا۔"

URDU NOVEL BANK

آفرین اسے مسلسل پریشانی سے بولتے دیکھ کر ہاتھ سے پرسکون رہنے کی تاکید کرتی جا رہی تھی ساتھ ہی کہتی جا رہی تھی۔ "مجھے آپ پر یقین ہے۔۔۔ ڈونٹ وری۔۔۔ ڈونٹ وری۔۔۔"

"کام ڈاؤن۔۔۔ رلیکس۔۔۔"

صاف ظاہر تھا کہ یہ اتفاق نہیں تھا بلکہ سازش تھی۔ پری پلانڈ سازش۔

www.urdu-novel-bank.com
Visit for more novels:

پانی اور بجلی کے پائپ لائنز لگانے کا کام دو دن میں مکمل ہونا تھا۔ لیکن اب سارا کام ہی برباد ہو گیا تھا۔ پیسہ برباد ہونے کا اسے کوئی ملال نہیں تھا۔ اصل خدشہ اسے اس بات کا تھا کہ اگر پانی دیواروں کی بنیادوں میں داخل ہو گیا تو دیواریں دھنس جائیں گیں۔ اور پروجیکٹ تاخیر کا شکار ہو جائے گا۔ سب سے بڑی بات یہ مسئلہ جازب ڈیزائن کمپنی کی ساکھ کو بری طرح متاثر کرے گا۔ اور سارا الزام آفرین پر ہی آئے گا۔ ظاہر ہے وہ زمیوار تھی۔

جازب ڈیزائن کمپنی نے حال ہی میں میلبورین میں اپنے قدم جمائے تھے۔ پہلے ہی قدم پر اس طرح کا حادثہ اسے ہمیشہ کے لئے برباد کر دیتا۔

URDU NOVEL BANK

وہ جو ہیڈ پروجیکٹ مینجر تھی۔ بڑی آسانی سے قربانی کا بکرا بن جاتی۔ اور پھر یہ بھی ہوسکتا تھا کہ مستقبل میں اس ملک کی کوئی بھی کمپنی اسے دوبارہ ڈیزائنر پوسٹ پر نہ رکھتی۔

اس اسکیم کے پیچھے جو بھی شخص تھا۔ وہ بلاشبہ اندرونی شخص ہی تھا۔ جو ہر بات سے پہلے آگاہ تھا۔ اور اب اس غدار کو ڈھونڈنا تھا۔
وہ ابھی یہ سب باتیں سوچ ہی رہی تھی جب ایک قیمتی گاڑی گیٹ سے اندر داخل ہوئی۔

اس میں سے ولید گرویزی، سنیعہ درانی اور اس کا بوڑھا باپ رحمت گرویزی باہر نکلے۔

ڈیڈ، یہ ولید کا نیا گھر ہے۔ آپ یہاں پہلی بار آئے ہیں۔ سواب آپ آرام سے پورا ولا" دیکھئے گا۔ "سنیعہ نے اپنے باپ کا ہاتھ تھام کر گاڑی سے نیچے اترنے میں مدد کی۔ اور مسکرا کر کہا۔

URDU NOVEL BANK

اوہو۔۔ ڈیڈ، میں آپ کو پہلے ہی بتا چکا ہوں کہ ابھی صرف پانی اور بجلی کی پائپ لائنیں " ہی پچھائی گئی ہیں۔ ابھی یہاں ایسی کوئی دیکھنے والی چیز نہیں ہے۔ "ولید گرویزی ڈرائیونگ سیٹ سے اتر آیا۔ اس کی آواز میں بے زاری کا عنصر نمایاں تھا۔ یقیناً سنیعہ اپنے باپ کو زبردستی سائیٹ پر لائی تھی۔ اور اس کے پیچھے کیا سازش تھی؟

بہمہم، جب یہ مکمل ہو جائے گا، تو ہو سکتا ہے میں کبھی کبھار یہاں آکر کچھ راتیں گزاروں۔ اس کے لئے مجھے تمہاری اجازت کی ضرورت نہیں ہے۔ میں جب چاہے آسکتا ہوں۔ "رحمت گرویزی، ولید کی بات کو نظر انداز کرتے، اسٹک کے سہارے چلتا آگے بڑھا۔ جب اردگرد نظر دوڑائی تو بے اختیار چونکا۔

اور۔۔۔ یہ پانی کیوں ولا سے باہر آ رہا ہے؟ "اس نے چھڑی سے ایک طرف اشارہ کیا۔ " ولید اور سنیعہ نے بھی بے اختیار ادھر نگاہ کی تھی۔ ہر جگہ پانی دیکھ کر ولید کا تو چہرے کا رنگ ہی بدل گیا تھا۔

ایسا لگ رہا ہے جیسے گھر میں سیلاب آگیا ہو۔ "سنیعہ کی پریشان کن آواز سنائی " دی۔ اس کے چہرے پر جا بجا تکفیر کی لکیریں ابھر آئی تھیں۔

ولید کو بھی یہی لگا جیسے سیلاب آگیا ہو۔ "یہ۔۔۔ یہ یہاں اتنا پانی رات بچ میں کہاں سے آگیا۔؟" اس نے بلڈر کو حیرت سے دیکھا۔ جو ایک سائیڈ پر آفرین کے ساتھ کھڑا کانپ رہا تھا۔ جب کہ آفرین کافی پرسکون دکھائی دی۔

www.urdu-novelbank.com
visit for more novels:

س۔۔۔ سر مجھے کچھ معلوم نہیں۔۔۔ پتا نہیں رات کسی نے نل کھلا چھوڑ دیا۔ جس سے "ساری رات پانی بہتا رہا ہے۔۔۔" وہ ہکلا دیا۔

کیا مطلب ہے تمہارا کہ تمہیں کچھ نہیں معلوم؟ کیا تم کسی اور کو الزام دینے کا سوچ رہے ہو؟ اوھ مائی گاڈ۔۔۔ کہیں پانی دیواروں میں نہ چلا گیا ہو۔ ورنہ بھت زیادہ نقصان ہوگا۔ "سنیچہ نے بے اختیار ہونٹوں پر ہاتھ رکھ کر اپنی چلنخ روکی تھی۔ پھر غصے سے بلڈر پر چڑھ دوڑی۔

URDU NOVEL BANK

اس کی بات پر بوڑھے رحمت گرویزی نے سلوٹ زدہ پیشانی کے ساتھ اپنی اسٹک زمین پر زور سے مارتے ولید کو غصے سے دیکھا تھا۔ "یہ تم نے کس قسم کی لو کوالٹی کی کمپنی ہائیر کی ہے؟ سنیعہ جلدی سے پولیس کو کال کرو۔ ہری اپ۔" اس نے اپنی بیٹی سے کہا جو اب طنزیہ انداز میں چوری آنکھ سے آفرین کو دیکھ رہی تھی۔ اسے آفرین کا پرسکون انداز بری طرح چھباتا تھا۔

یہ سن کر بلڈر کا رنگ ہی اتر گیا۔ اس کی ٹانگوں نے اس کے وجود کا بوجھ اٹھانے سے انکار کر دیا۔ ایسا لگ رہا تھا۔ جیسے بس۔۔۔ وہ ابھی گر پڑے گا۔ اگر بات پولیس تک گئی تو اس کی ساکھ برباد ہو جائے گی۔۔۔ پھر وہ زندگی بھر سر نہ اٹھا سکے گا۔ نہ اپنے قدموں پر کھڑے ہونے کے لائق رہے گا۔ آفرین اس سے دور نہیں تھی۔ اس نے جلدی سے اسے سنبھالا۔ اور آنکھ کے اشارے سے پرسکون رہنے کی تاکید کی۔

URDU NOVEL BANK

بلکل -- پولیس کو کال کریں۔ "آفرین نے اعتماد سے سنیعہ کو دیکھا۔ "لیکن"
 ٹھہریئے۔۔ میں خود ہی کال کر کے بلاتی ہوں۔۔۔۔۔ وہ یہاں آکر یہ ضرور چیک کریں گے کہ
 اس سب کے پیچھے کس کا ہاتھ ہے؟ "آفرین نے کندھے اچکا کر اپنا موبائل نکالا۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit For More Novels:

اس کی بات پر سنیعہ نے آنکھیں چھبٹی ہوئی نظروں سے آفرین یزدانی کو گھورا
 - "آفرین۔۔۔ کیا تم کسی اور پر الزام لگانا چاہتی ہو؟" یہ اس کے اندر کا چور بول رہا تھا
 جس سے اس کے چہرے کا رنگ بدل کر زرد پڑ گیا تھا۔
 ایک پروجیکٹ مینجر کی حیثیت سے تم کو اپنی غلطیوں کا پتا ہونا چاہیئے۔ تم سب کے "
 پاس ولا کی چابیاں ہیں اور ساتھ ہی پاس ورڈ بھی معلوم ہے۔ کسی باہر کے آدمی کا کیا
 کام؟ "اس نے ترشی سے کہا۔
 پھر وہ ولید کے طرف ایڑیوں کے بل گھومی۔

ولید میں جانتی ہوں تم نے اتنا بڑا پروجیکٹ اسے کیوں دیا ہے؟ کیونکہ تم اسے پسند "
 کرتے ہو۔ لیکن۔۔۔۔۔ اسے ابھی اپنے فرائض سمجھنے کی ضرورت ہے۔ "سنیعہ کی بات پر

URDU NOVEL BANK

کہ 'ولید آفرین کو پسند کرتا ہے' اس کے باپ رحمت گرویزی کو دھچکا سا لگا۔ اور یقیناً سنیعہ درانی یہی بات باپ کے کانوں میں ڈالنا چاہ رہی تھی۔ اس کا مقصد پورا ہو چکا تھا۔

کیا۔۔۔؟ "وہ دھاڑا۔"

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

تم اس لڑکی کو پسند کرتے ہو؟ "رحمت گرویزی تو یہ سن کر زمین پر گرنے کے قریب" ہو گیا۔ سنیعہ نے جلدی سے سنبھالا۔

کیا تمہیں نہیں معلوم؟ کہ یہ لڑکی بچپن سے ہی ایزد کے ساتھ انگیج رہی ہے۔ تمہیں یہ "سوچنے سے پہلے کوئی ڈر نہیں لگا کہ لوگ کیا کہیں گے؟

سنیعہ اپنے باپ کی پیٹھ سہلا کر اسے پرسکون کرتی رہی۔ "ڈیڈ، کام ڈاؤن۔۔۔ کام" ڈاؤن۔ آفرین جوان اور خوبصورت لڑکی ہے۔ کسی بھی مرد کے لئے اسے پسند کرنا تعجب کی بات نہیں۔ یہ تو نیچرل سی بات ہے ڈیڈ۔

URDU NOVEL BANK

جوان اور خوبصورت ہونے کا مطلب یہ نہیں کہ یہ لڑکی میرے بیٹے کو اپنے طرف مائل " کرے ۔ " وہ آفرین کے طرف انگلی اٹھا کر حقارت سے چلیخا۔

کس قدر بے شرم لڑکی ہو تم ۔۔۔ کوئی شرم ہے یا نہیں؟ پہلے میرے نواسے کو اپنے " طرف مائل کیا۔ اب ولید کو بہکا رہی ہو۔ اچھا ہوا ایزد نے تمہیں دھتکار دیا۔ تم جیسی عورتیں ہمارے خاندان کے بالکل لائق نہیں ہیں۔ " رحمت گرویزی کا بس نہیں چل رہا تھا آفرین کو اٹھا کر کھڑے پانی میں ڈبو دے۔ وہ غصے کی شدت سے کانپ رہا تھا۔ اگر سنیعہ اسے نا تھا مے ہوتی ۔ تو یقیناً وہ گر پڑتا۔

ولید کا چہرہ اپنے باپ کو آفرین پر چیتتا دیکھ کر مارے خفت سے سرخ ہو گیا تھا۔ اسے بالکل اپنے باپ سے یہ توقع نہیں تھی۔ وہ ناگواری سے آگے بڑھا۔ "ڈیڈ۔۔۔ یہ آپ آفرین سے کس لہجے میں بات کر رہے ہیں؟" اس نے جیسے تنبیہ کی۔ "اس نے مجھے بالکل بھی نہیں بہکایا۔ آفرین ایسی لڑکی نہیں۔ یہ بھت اچھی لڑکی ہے۔۔۔۔۔ پلےز۔۔۔ اس طرح اس کو بے عزت مت کریں۔" اسے آفرین کو دیکھنے کی ہمت نہیں ہوئی۔

مجھے لگتا ہے تم اس لڑکی کی محبت میں اندھے ہو چکے ہو جو سچ نظر نہیں آ رہا۔۔۔ کیا" نظر نہیں آ رہا تمہیں؟۔۔۔ یہ دیکھو۔۔۔ کیا حال کیا ہے اس نے تمہارے گھر کے ساتھ۔ وہ غصے سے چلایا۔ اسٹک سے چارو طرف اشارہ کر کے سخت نظروں سے اسے دیکھا۔ "اگر" تم یہ سب بھول جانا چاہتے ہو تو۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔ لیکن میں بتا رہا ہوں۔۔۔ میں ابھی پولیس کو کال کر معاملہ نبٹاؤں گا۔ سنیعہ۔۔۔ ابھی کے ابھی کال کرو۔" وہ سنیعہ پر چلایا۔

ادھر آفرین بالکل پرسکون کھڑی تھی۔ جیسے بات اس کی نہیں کسی اور کی بات ہو رہی ہو۔ وہ بس طنزیہ مسکرائے جا رہی تھی۔ اس نے اپنا فون کھول کر کچھ سرچ کیا۔۔۔ آپ کو اجازت ہے۔ خوشی سے پولیس کو بلائیں۔ "اس کے چہرے پر اعتماد رقم تھا۔" میں نے اس ولا میں ہر طرف سیکورٹی کیمرا انسٹال کیئے ہیں۔ ایک بار دیکھتے ہی سچ" سامنے آجائے گا۔" وہ یقین سے مسکرائی اور سنیعہ کو دیکھا۔ سنیعہ یہ سن کر ہکا بکا سی رہ گئی۔ یہ تو اس نے اور ایزد نے سوچا ہی نہیں تھا۔ آفرین سے اس قدر ذہانت کی توقع

URDU NOVEL BANK

انہیں نہیں تھی۔ وہ بے اختیار حیرت سے ولید کو دیکھنے لگی۔ جو یہ بات سن کر ایسے خوش ہو رہا تھا جیسے لوٹا ہوا خزانہ مل گیا ہو۔

وہ آفرین کا ساتھ دینا چاہ رہا تھا لیکن اپنے باپ کی موجودگی میں اسے سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ کیا کرے؟

یہ تو بھت اچھا ہوا۔ میں پوری کوشش کرتا ہوں کہ پولیس اس معاملے کی مکمل تفتیش کرے۔ "ولید نے جلدی سے اپنا فون نکالا تاکہ پولیس کو بلا سکے۔

میں نہیں سمجھتی ولید صاحب کہ اس معاملے میں پولیس کو دخل اندازی کی ضرورت ہے۔ "آفرین نے اپنی ذہانت سے بھرپور نظریں اٹھا کر ولید گرویزی کو دیکھا۔ "میں راستے میں ہی اپنی موبائل پر فوٹج دیکھ چکی ہوں۔ اور مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ یہ کس کا کارنامہ ہے؟ "آفرین کے لہجے میں بلا کا اعتماد جھلک رہا تھا جس سے کچھ پل تو رحمت گرویزی اور سنیعہ بھی منجمد ہو گئے تھے۔

کل رات بلڈز کے جانے کے بعد آپ کا پرسنل اسسٹنٹ آیا تھا۔ یہی آدمی تھا جس نے نل آن کیا تھا۔ "اس نے فون ولید کے آگے کیا۔

ولید جیسے جیسے فوج دیکھتا جا رہا تھا۔ اس کے چہرے پر خطرناک تیور چھا گئے۔ جیسے طوفان سے پہلے جھکڑ چلتے ہوں۔

www.urdu-novelbank.com

visit for more novels:

لب بھیج کر وہ سنیعہ کے طرف مڑا۔ اور اسے عجیب نظروں سے دیکھنے لگا۔ اس کی آنکھوں میں حیرت تھی۔ اس کی نظروں کے ارتکاز سے سنیعہ اپنی جگہ پر کانپ سی گئی۔

ولید۔۔۔۔۔ تمہارے اسسٹنٹ کے ساتھ کیا مسئلہ ہے؟ "رحمت گرویزی نے ولید کو دیکھ کر نا سمجھی سے کہا۔

ان کی بات پر آفرین کے گلابی ہونٹوں پر معنی خیز مسکراہٹ ابھری۔ "بات یہ ہے کہ اس اسسٹنٹ نے مجھے پھنسانا چاہا ہے۔ ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔! اس نے یہ کسی کے حکم پر کیا ہو۔" آفرین نے معنی خیزی سے سنیعہ کو دیکھ کر مسکراہٹ اچھالی۔

آ۔۔۔۔۔ ہاں۔۔۔۔۔ آنٹی سنیعہ۔۔۔۔۔ کیسا عجیب اتفاق ہے؟ آج صبح سویرے ہی آپ ادھر آگئیں۔ ہممم۔۔۔۔۔ آفرین کے طنزیہ پوچھنے پر سنیعہ نے لب بھیج لئے۔ اندر ہی اندر سے وہ

URDU NOVEL BANK

کانپ گئی۔ اب سچ سامنے آنے والا تھا۔ یا۔۔۔ آگیا تھا۔ سنیعہ کے چہرے کے رنگ پھیکے پڑنے لگے۔ یہ اس کی توقع سے بھت آگے ہو گیا تھا۔ جس جال میں آفرین کو پھنسانے کی سازش کی گئی تھی۔ اسی جال میں وہ خود پھنسنے والی تھی۔ یا پھنس چکی تھی۔ اب سوائے ہاتھ ملنے کے کچھ نہیں ہو سکتا تھا۔

www.urdu-novelbank.com

visit for more novels:

آفرین کی بات پر ولید نے چونک کر سنیعہ کو دیکھا تھا۔ اس کے چہرے کے بدلتے رنگ اور آنکھوں میں نظر آتی واضح پریشانی سے اسے دال میں کچھ کالا سا لگا۔ وہ بیوقوف یقیناً نہیں تھا۔ رات کو سنیعہ اچانک ہی اس کے گھر آگئی تھی۔ اور سیدھی باپ کے کمرے میں ہی گئی تھی۔ پھر اچانک ہی سے اس کے باپ نے ولا کی رینویشن دیکھنے کی خواہش ظاہر کی۔ ولید نے ہزار بار کہا۔۔۔ کہ 'ڈیڈ' ابھی کام مکمل نہیں ہوا۔ لیکن اس کے باپ کے ساتھ سنیعہ نے حد سے زیادہ زور بھرا کہ وہ آدھا کام ہی دیکھ لیں گے۔

(تو وہ جان بوجھ کر باپ کو لائی تھی؟)

مس یزدانی، آپ کا اس معاملے سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔ کیونکہ یہ مسئلہ مکمل میری طرف سے ہوا ہے۔ آپ کو پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں۔ آپ واپس جاسکتی

URDU NOVEL BANK

ہیں۔ جیسے ہی معاملے کی جانچ مکمل ہوگی۔ میں آپ سے رابطہ کروں گا۔ اگر رینوویشن کا کام جاری رہ سکا تو۔۔۔۔" ولید نے آفرین سے سچے دل سے معذرت کے ساتھ وضاحت کی۔ جس پر آفرین نے محض سر ہلا کر شانے اچکائے۔

یقیناً۔۔۔ مجھے آپ کی بات پر یقین ہے۔ ولید صاحب، اور ساتھ ہی آپ کے فادر سے " دلی ہمدردی بھی۔۔۔۔ یقیناً یہ ان کے لئے کسی دھچکے سے کم۔ نہیں۔ " اس نے لب بھیج کر تاسف سے سر ہلایا۔ اور بلڈر کو ساتھ لیتی۔ ولا سے باہر نکل گئی۔

جب کہ ولا کے بیچ میں، رحمت گرویزی ابھی تک اسٹک کے سہارے کھڑا حیران ہو رہا تھا۔ اسے سوچوں میں غلطان دیکھ کر ولید گرویزی نے اس کے پاس آکر اس کے ہاتھ "پر ہاتھ رکھا"۔ ڈیڈ۔ آئیے، میں آپ کو گھر چھوڑ دوں۔

باپ کو کار میں سوار کراتے وہ سنیعہ کے طرف مڑا۔ "سنیعہ آپی، ایزد کو کہنا مجھے میرے "آفیس میں ملے۔

URDU NOVEL BANK

اس کی بات پر سنیعہ اپنی جگہ دنگ رہ گئی۔) اس کا یہ چھوٹا بھائی یقیناً ذہین تھا؟ وہ پہلے (سے ہی ہر بات جان گیا تھا۔۔۔ اور وہ اسے بیوقوف سمجھتی رہی تھی۔

www.urdu-novel-bank.com
Visit for more novels:

ٹھیک ایک گھنٹے بعد ولید کی آفس کے باہر کھڑا ایزد ڈرتے ڈرتے دروازہ ناک کر رہا تھا۔ وہ کافی پریشان نظر آ رہا تھا۔ اسے بالکل بھی یہ اندازہ نہیں تھا۔ کہ آفرین نے ولا میں چاروں طرف رینویشن کی وجہ سے سی سی ٹی وی ایس کمیئرہ نصب کیئے ہونگے۔ اجازت ملتے ہی وہ اندر آیا۔

ماموں۔۔۔۔"ڈرتے دل کے ساتھ وہ ولید کے قریب آیا۔ جو فرش سے لے کر چھت تک "بنی شیشے کی ونڈو سے باہر دیکھ رہا تھا۔ ایزد کے بلانے پر وہ گھوما اور بنا اس کے سمجھنے سے پہلے ایک کمرارے ہاتھ کا تمپھڑ دے مارا۔
تمپھڑ اتنا زوردار تھا کہ ایزد کے کان درد سے بجنے لگے۔

URDU NOVEL BANK

کل کے فلکشن میں اس کے باپ نے اسکے گال پر تھپڑ مارا تھا۔۔۔ اور آج۔۔۔ آج اس کے جان سے پیارے ماموں نے دوسرے گال کے ساتھ وہی حشر کیا تھا۔

آپ نے مجھے تھپڑ مارا؟ کیوں ماموں کیوں؟ "ایزد کو تو یقین ہی نہیں آیا کہ اس کا پیار" کرنے والا ماموں اسے تھپڑ بھی مار سکتا ہے۔ ولید نے ہمیشہ اس پر توجہ دی تھی۔ نو میٹر۔۔۔ کہ ایزد نے کیا کیا؟ اس نے ہر طرح سے اس کی مدد کی تھی۔ ہر بار اس کی چھوٹی چھوٹی غلطیوں کو معاف کرتا رہا۔ ہمیشہ اس کی سپورٹ کے لئے آگے کھڑا رہا۔ لیکن آج۔۔۔۔ آج وہ ایزد کو کسی طرح بھی معاف کرنے کو تیار نظر نہیں آ رہا تھا۔

تم کیا سمجھ رہے ہو۔۔۔ ہاں؟ "ولید نے اسے گریبان سے پکڑ کر جھٹکا دیا۔ "بولو۔۔۔؟ کیا" سمجھ رہے تم۔۔۔ کہ تم ایک کمزور لڑکی کو نیچا دکھانے کے لئے میری ولا کو بطور سیڑھی استعمال کرو گے اور میں چپ رہوں گا؟؟ "وہ غرایا تھا۔

کیا تمہارے دل میں میری تھوڑی سی بھی عزت ہے؟ "بولو؟ تم نے ایک کمزور لڑکی" کو نشانہ نہیں بنایا۔۔۔ بلکہ مجھے نشانہ بنایا ہے ایزد۔ مجھ پر وار کیا ہے۔۔۔ اور اس کے بعد "بھی تم سمجھتے ہو۔ میں تمہیں یونہی جانے دوں گا؟

URDU NOVEL BANK

اوووہ، تو آپ نے یہ سب آفرین کی وجہ سے کیا ہے؟ آپ نے مجھے تپھڑ مارا۔۔۔ صرف " اور صرف اس کی وجہ سے۔۔۔؟ "ایزد کے تو آگ ہی لگ گئی۔ کہاں کی رسپیٹ؟ کہاں کا ماموں؟ وہ بھی اشتعال میں آگیا۔ آنکھوں سے شعلے نکلنے لگے۔

بلکواس بند کرو اپنی۔ "ولید خطرناک حد تک زور سے دھاڑا تھا۔" اب بھی۔۔۔ اب بھی " تمہیں اپنے کئے پر پچھتاوا نہیں؟! ٹھیک ہے۔۔۔، تو پھر تیار رہو۔۔۔ آج سے ہم۔ دونوں کے بیچ پارٹنر شپ ختم۔۔۔ پچھلے سارے پروجیکٹس سے اپنی سرمایہ کاری بھی واپس لوں گا۔ اب تم جانو اور تمہارا کام جانے۔۔۔ اب مجھ سے کسی بھی طرح کی سپورٹ کی امید مت رکھنا۔ اٹرناف۔۔۔ "ولید کے الفاظ میں ہی نہیں، لہجے میں بھی سختی تھی۔

نہیں۔۔۔ آپ ایسا نہیں کر سکتے "ایزد بری طرح گھبرا گیا۔" دیکھیں۔۔۔ ماموں، آپ ایسا نہیں کر سکتے۔۔۔ ان سالوں میں آپ کی سپورٹ کی وجہ سے " ہی ڈیڈ میری مام کو نظر انداز کرنے کی ہمت نہیں کرتے۔ آپ سب کی مدد کی وجہ سے ہی میں اپنے ڈیڈ کی کمپنی میں اچھی پوسٹ پر پہنچ سکا ہوں۔ اگر آپ نے پارٹنر شپ ختم کر دی تو سب کچھ برباد ہو جائے گا۔ ماموں۔ اور۔۔۔ میرے ڈیڈ اپنے دوسرے بیٹے کو سب کچھ

URDU NOVEL BANK

دے دیں گے۔ "ایزد کی حالت بس دیکھنے والی تھی۔ کہاں کا وہ اکھڑا ایزد؟ کہاں گیا؟ اب جو ایزد کھڑا تھا وہ ایک بھکاری جیسا لگ رہا تھا۔

اگر تمہیں یہ سب اچھی طرح پتا تھا تو پھر تم نے حد کیوں کر اس کی؟ "ولید نے سرد" انداز میں اسے گھورا۔

آج اگر تم میرے پرسنل اسسٹنٹ کو اپنے ناجائز کام کے لئے خرید سکتے ہو۔ تو کل کو "تم میری کمپنی کے سینئر مینجمنٹ اور ڈائریکٹر کو بھی خرید سکتے ہو۔؟

ماموں۔۔۔ یقین کریں، میں ایسا نہیں کروں گا۔۔ میں ایسا کرنے کی ہمت ہی نہیں "اگر سکتا۔۔ میں تو بس۔۔۔ اس لڑکی کو سبق سکھانا چاہ رہا تھا۔ ایزد نے غصے سے مٹھیاں بھینچ لیں۔

بھتر تھا اگر وہ اس بات کا تذکرہ ہی نہ کرتا۔ لیکن آفرین کا ذکر کر کے اس نے جیسے اپنے پیروں پر خود ہی کلھاڑی ماری۔ ولید بری طرح اشتعال میں آیا۔ اس نے میز پر پڑی فائل اٹھا کر اس کے طرف زور سے پھینکی۔

URDU NOVEL BANK

تم اس کی ریپوٹیشن برباد کرنا چاہ رہے تھے نا؟ صرف اسی لیے کہ اس نے تمہارا اصل "چہرہ ظاہر کیا تھا۔۔۔ ہے نا؟ تو کیا چاہتے تھے تم؟ کیا مقصد تھا تمہارا؟ کیا تم اسے اریسٹ کروانا چاہ رہے تھے؟" ولید ناگواری سے اسے گھورتے بول رہا تھا۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

نہ۔۔۔ نہیں۔۔۔ ماموں۔۔۔ یہ بات نہیں۔۔۔ "ایزد نے ہکلا کر تردید کی۔۔۔ اس کا رنگ "پھیکا پڑ گیا تھا۔

اگر نہیں۔۔۔ تو تم نے جان بوجھ کر اپنی ماں کو ڈیڈ کے ساتھ وہاں کیوں بھیجا؟ کیا اسی "لئے نہیں۔۔۔ کہ تم ان کا دباؤ ڈالنا چاہ رہے تھے؟ تمہاری ساری چالیں اور مکر و فریب بے ایمانی سے بھری ہوئی ہیں۔ نکل جاؤ۔۔۔ میں تمہیں دوبارہ نہیں دیکھنا چاہتا۔ آئندہ میری کمپنی میں مت آنا ایزد۔" ولید نے درشتی سے کہہ کر اسے باہر کا راستہ دکھا دیا۔

پھر اس نے سیکورٹی کو کال کر کے بلایا۔ تاکہ ایزد کو گھسیٹ کر باہر نکال دیں۔ یہ یقیناً بھت بڑی بے عزتی تھی۔ جس کا ایزد تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔ کبھی اس نے سوچا بھی نہیں تھا کہ اس کی یہ غلطی الٹا اس کے گلے پڑ جائے گی۔



کچھ زیادہ دیر نہیں گزری تھی۔ ولید گرویزی کے آفیس سے کافی غصے میں نکل کر ایزد
ابھی گاڑی میں بیٹھا ہی تھا کہ اس کے باپ نے کال کی۔ اس نے بے زاری سے کال
اٹھالی۔ جہاں دوسری طرف سے اس کے باپ کی گرجدار آواز گونج رہی تھی۔ جس نے اس
کے کانوں کے پردوں کے ساتھ ساتھ دماغ کی چولیں بھی ہلا دیں تھیں۔

تم جیسی نالائق اولاد کے ہونے سے بھتر تھا۔۔۔ میرا ایک ہی بیٹا ہوتا۔ نالائق "

۔۔۔ ناہنجار۔۔۔ گدھے۔۔۔ الو کے پٹھے۔۔۔۔۔ آخر تم نے ایسا کیا کیا؟۔۔۔۔۔ جو ولید نے

اپنے سارے فنڈز واپس لے لئے۔۔۔۔۔ اور ساتھ ہی پارٹنر شپ بھی ختم کر دی۔۔۔۔۔ جواب

دو۔۔۔۔۔ نالائق انسان۔۔۔۔۔ "وہ دھاڑ رہا تھا۔۔۔

ادھر ایزد تو یہ سب سن کر جیسے ڈھے گیا۔ بے جان سا، سیٹ کی پشت سے سر ٹیک کر

بے اختیار آنکھیں بند کر لیں۔ اس کا سر اب صحیح معنوں میں چکرایا تھا۔ ہر چیز اس کی توقع

سے الٹ ہو گئی تھی۔ اس کا ہر منصوبہ۔۔۔۔۔ اس کی ہر سازش۔۔۔۔۔ اور

URDU NOVEL BANK

دھوکا۔۔۔۔۔ سب اس کے منہ پر الٹ پڑے تھے۔ اور یہ یقیناً قسمت کی کایا پلٹ تھی۔

www.urdu-novel-bank.com
visit for more novels:

دوسرے دن ولید گرویزی نے آفرین کو فون کیا۔ وہ اس وقت آفیس میں اپنے کام میں بری طرح مصروف تھی۔ ہلکا ہلکا سردرد اب بھی موجود تھا۔ لیکن اس پر بس کام کرنے کی دھن سوار تھی۔

کیا آپ کے پاس میرے ساتھ لنچ کرنے کے لئے ٹائیم ہوگا؟ میں اپنے ولا کی رینوویشن کے متعلق بھی بات کرنا چاہتا ہوں۔ اگر آپ کو برا نہ لگے تو۔۔۔۔۔؟" اس نے سوبر انداز میں سنبھل کر بات کی تھی۔

URDU NOVEL BANK

شیور۔۔۔"آفرین نے کچھ سوچ کر اثبات میں سر ہلا کر رضامندی دی۔ بحر حال یہ لچ" بزنس کے متعلق تھا۔ جسے بزنس لچ ہی کہا جائے گا۔ اور۔۔ اس میں کوئی برائی یقیناً نہیں تھی۔ اسی لئے اس نے حامی بھری۔

www.urdu-novel-bank.com
visit for more novels:

"کیا میں آپ کو آفیس سے پک کر سکتا ہوں؟" ولید کی نرم آواز اسپیکر سے ابھری تھی۔ "ہو سکتا ہے آپ کو ریسٹورانٹ کا پتا معلوم نہ ہو۔۔۔ کیونکہ یہ ریسٹورانٹ نیا کھلا ہے۔" وہ خاموش ہوا۔ اس کی بات پر آفرین خاموش رہ گئی۔

کچھ دیر کی خاموشی کے بعد آفرین نے ایک ٹھنڈی سانس اندر کھینچ کر باہر نکالی۔ اور سیدھی ہو کر بیٹھی۔ پھر اثبات میں سر ہلا کر "اوکے" کہہ کر حامی بھری۔

ٹھیک ایک گھنٹے بعد ولید گرویزی اپنی کار کے ساتھ آفرین کی آفیس کے باہر موجود تھا۔

URDU NOVEL BANK

میں کل کے واقعے کے لیے معذرت چاہتا ہوں، مس آفرین۔ آپ کے ساتھ جو بھی "ہوا۔۔۔ وہ بالکل اچھا نہیں ہوا۔" وہ جیسے ہی قریب آئی ولید نے دروازہ کھولتے ہوئے معذرت خواہانہ انداز میں کہا۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

اور میرے خیال میں، اپنے ہی رشتے دار کے ہاتھوں، پیٹھ پیچھے چھرا گھونپنے پر آپ بھی "کچھ اچھا محسوس نہیں کر رہے ہونگے۔" آفرین نے معنی خیز انداز میں ایزد کے طرف اشارہ کیا۔

آپ واقعی کافی ذہین ہیں۔ مس آفرین۔ "ولید کی آنکھوں میں ستائش کی چمک ابھری تھی۔ زندگی میں پہلی بار وہ کسی عورت سے اس حد تک متاثر ہوا تھا۔ ایزد نے واقعی مجھے کافی مایوس کیا ہے۔ وہ پہلے ایسا بالکل نہیں تھا۔" اس کے لہجے میں "تاسف کے ساتھ حیرت تھی۔ جیسے اسے خود اپنے بھانجے کے بدل جانے کا یقین نہ ہو۔ آفرین کو یہ سن کر دل میں ایزد کے لئے ہمدردی سی محسوس ہوئی۔ کچھ بھی تھا۔۔۔ وہ واقعی پہلے ایسا نہیں تھا۔ دونوں میں بچپن سے ہی کافی دوستی تھی۔ لیکن یہ بات اب خواب و خیال ہو چکی تھی۔ اسکا بچپن کا اچھا دوست۔۔۔۔۔ اب۔۔۔۔۔ بہت بدل چکا تھا۔

ولید نے کار اسٹارٹ کر دی۔ "مس آفرین۔ آپ کو بتاتا چلوں۔۔ کہ میں نے ان کی کمپنی کے ساتھ پارٹنر شپ ختم کر دی ہے۔ اور اپنے سارے پروجیکٹ بھی واپس لے لئے ہیں۔" ولید نے اسے دیکھا۔ جو کھڑکی سے باہر خاموشی سے دیکھ رہی تھی۔ جیسے کسی اور سیارے پر موجود ہو۔۔ اس کے پکارنے پر بری طرح چونک کر اسے دیکھا تھا۔

اوہ۔۔۔ یہ تو ان کے لئے بہت بڑا دھچکہ ثابت ہوا ہوگا؟ "آفرین نے حیرت سے اسے دیکھا۔ (تو اب آبلش کیا کرے گی؟ کیا وہ ایزد جیسے دیوالیے کو قبول کر لے گی؟ یا چھوڑ دے گی؟ ہمممم، اور یہ یقیناً کافی دلچسپ ہوگا۔ اگر آبلش کو کوئی ایزد سے بڑھ کر امیر زادہ مل گیا۔۔۔ تو کیا وہ ایزد کو دھتکار دے گی؟)۔

کیا آپ کو یہ سن کر خوشی نہیں ہوئی؟ "ولید نے آفرین کو سوچوں میں غلطان دیکھ کر "نرمی سے پوچھا۔ اسے آفرین اس وقت کافی کیوٹ لگی تھی کیونکہ سوچتے ہوئے مسلسل اس کے منہ کے زاویے بن اور بگڑ رہے تھے۔ اور یہ ولید کو کافی اٹریکٹ کر رہے تھے۔

ہممم، مجھے اچھا لگے یا نہیں لگے۔۔۔۔۔ یہ اہم نہیں۔۔۔۔۔ لیکن آنٹی سنیعہ ہو سکتا ہے " آپ کے پاس سفارش کے لئے آئے۔ کچھ بھی ہو۔۔۔ بحال وہ آپ کی بہن ہے۔ " اس نے مکمل جانبداری سے خیال آرائی کی۔

www.urdu-novel-bank.com
Visit for more novels:

سنیعیہ نے آپ کے ساتھ جو بے رحمانہ سلوک کیا ہے۔ اس کے بعد اس کے ساتھ " نرمی کرنا میری بیوقوفی ہوگی۔ " ولید اسے دیکھ کر مسکرا دیا۔ اس کی آنکھوں میں محبت بھری الوہی سی چمک تھی۔ جسے دیکھ کر آفرین چونک گئی تھی۔ لیکن۔۔۔ اس کے بعد اس نے پھر ولید کو دیکھنے کی ہمت نہیں کی۔ سارا راستہ نظریں جھکائے رہی۔

میں آپ کا شکریہ ادا کرنے کے لئے ڈنر کی دعوت بھی دینا چاہتا " ہوں۔۔۔۔۔ اگر۔۔۔۔۔ آپ برا نہ مانیں تو۔۔۔۔۔؟ " ولید یہ کہتے ہوئے تھوڑا ہچکچایا تھا۔ اس کی آفر پر وہ بری طرح چونکی تھی۔

میرے خیال سے میں نے ایسا کوئی کارنامہ تو سرانجام نہیں دیا جس کی وجہ سے آپ "شکریے پر شکریہ ادا کر رہے۔" آفرین کے لیے وہ صرف ایک باس تھا۔ جس کا احترام واجب تھا۔ وہ اس سے کسی قسم کی توقع نہیں کر رہی تھی۔ نا ہی وہ ایسا کر سکتی تھی۔

یہ آپ کا خیال ہے مس آفرین۔ ورنہ مجھ سے پوچھیں آپ نے کتنا احسان کیا ہم سب "پر۔۔ اگر آپ پولیس کو بلا لیتیں۔ اور جب بات کھلتی تو مجرم ہماری طرف سے نکلتا۔ تو بتائیے بدنامی کس کی ہوتی؟ "اس نے اس کی حیران آنکھوں میں دیکھا۔" ظاہر ہے میری۔۔۔۔ میری ریپوٹیشن برباد ہو جاتی۔" ولید نے لب بھینچ لیے۔ اور اپنی ریپوٹیشن برباد کرنے والے کو وہ معاف کرنے کا قائل نہیں تھا۔

کیا آپ مجھے ایک موقع اور دے سکتی ہیں تاکہ میں آپ کو ڈنر پر انوائٹ "کر سکوں۔۔۔۔۔ پلیز۔۔۔۔۔ یہ میری طرف سے آپ کا شکریہ ہوگا۔" ولید کا لہجہ کچھ مزاحیہ ٹون لیے ہوئے تھا۔

آفرین نے اس سے بحث نہیں کرنی چاہی۔

ایک گھنٹے بعد کار ایک ویسٹرن طرز کے نیو بنے ہوئے ریسٹورانٹ کی کار پارکنگ میں داخل ہوئی۔

آفرین تو اتنی شاندار بلڈنگ دیکھ کر دنگ رہ گئی۔ اس نے کبھی خواب میں بھی ایسی جگہ لپچ 5 کا تصور نہیں کیا تھا۔

چلیں۔۔؟" ولید نے اس کی طرف کا دروازہ وا کرتے خوشگواریت سے کہا۔ "آفرین کے پاس انکار کی گنجائش ہی نہیں تھی۔ سوائے اسکی تقلید میں آگے بڑھنے کے۔ وہ آہستگی سے پنے تلے قدم بڑھاتی اس کے ہم قدم ہوئی۔ اسے ایک عجیب سے احساس نے جکڑ لیا تھا۔ لیکن وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ یہ احساس کس چیز کا ہے؟

ولید گرویزی نے کافی اچھا انتظام کروایا تھا۔ بیرا انہیں پہلے سے ریزرو ٹیبل تک لایا تھا جو دیوار گیر شیشے کی کھڑکی کے پاس تھی۔ پوری دیوار کے اوپر باہر سے منگوائے گئے گلابی

URDU NOVEL BANK

گلاب کے پھولوں کی ڈیکوریشن کی گئی تھی۔ ٹیبل پر بھی گلابی گلاب کے پھولوں کا بکے پڑا ہوا تھا۔

گلابی گلاب کے پھول۔۔۔۔۔ جس کا مطلب ہے۔۔۔۔۔ مجھے آپ کے چہرے پر۔۔۔۔۔"

یہ روشن۔۔۔۔۔ گلاب جیسی۔۔۔۔۔ مسکراہٹ پسند ہے۔۔۔۔۔ مسکراتی رہیے۔۔۔۔۔ مس

آفرین۔۔۔۔۔"ولید نے بکے اٹھا کر اس کے طرف بڑھائے۔ اور خوشی سے کھنکھتی آواز میں

بولا۔ اس کی آنکھوں میں چمک تھی۔ اور چہرہ خوب کھلا سا لگ رہا تھا جیسے کوئی اپنی پسند کی چیز پا کر خوشی سے پھول جائے۔

آنی۔۔۔۔۔ آپ کو یہ یقینا کافی بولڈ لگے گا۔۔۔۔۔ لیکن میں کسے بنا نہیں رہ سکتا کہ۔۔۔۔۔ میں"

آپ کو پسند کرنے لگا ہوں۔" آفرین نے چونک کر اسے نا سمجھی سے دیکھا۔ (کیا مطلب؟)

آپ نے ان دنوں میں بہت زیادہ تکلیف سہی ہے۔۔۔۔۔ اور میں پوری سچائی سے آپ"

کو۔۔۔۔۔ زمانے کے طوفان اور بارشوں سے پروٹیکٹ کرنے کی خواہش رکھتا ہوں۔ اگر

۔۔۔۔۔ آپ چاہیں تو۔۔۔۔۔" اس نے سنجیدگی سے اپنی خواہش بیان کر دی۔ آفرین کے لئے

URDU NOVEL BANK

یہ اتنا غیر متوقع تھا کہ وہ ایک ہی جگہ پر ساکت رہ گئی تھی۔ اسے ولید سے یہ امید بالکل نہیں تھی۔

آہ۔۔۔! یہ قسمت بھی اس کے ساتھ کون سا کھیل کھیل رہی تھی؟
ایزد کا ماموں اسے پسند کرنے لگا ہے۔۔۔! اور۔۔۔ وہ خود۔۔۔ ایک ایسے شخص سے (شادی کر بیٹھی تھی۔ جو۔۔۔ ایزد کا سرے سے، رشتے میں کچھ تھا ہی نہیں۔۔۔ ہاھا۔۔۔ واھ ری قسمت۔۔۔! کسی کو کسی سے ملا دیا۔۔۔ اور کسی کو کہاں پہنچا دیا۔ (وہ خود پر دل ہی دل میں ہنسی تھی۔ ستم یہ کہ وہ شہرام نامی جال میں بری طرح پھنس چکی تھی۔ پورے دل کے ساتھ۔ تو اب کسی اور کے متعلق سوچنا تو درکنار۔۔۔ تصور تک نہیں کر سکتی تھی۔ بھلا دل کی مسند پر جسے بٹھالیا جائے۔۔۔ اس مسند پر کسی اور کو کیسے جگہ مل سکتی ہے؟ نہیں نا؟۔۔۔ دل کی زمین پر ایک بار جس کے نقش ثبت ہو جائیں۔ پھر ساری عمر نہیں ملے۔ اور آفرین بھی اپنا دل شہرام سوری کو دے چکی تھی۔ وہ شخص بڑی آہستگی کے ساتھ، پورے حق سے اس کی دل پر تسلط جما چکا تھا۔

URDU NOVEL BANK

م۔م۔۔۔ معاف کیجئے گا۔۔۔ گرویزی صاحب، میں نے آپ کو صرف ایک باس سمجھا۔
ہے۔ آپ کو یقیناً کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔ "آفرین نے ہچکچا کر اس کی غلط فہمی دور کرنی
چاہی۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

کوئی بات نہیں۔ "آفرین کے انکار پر مایوسی ہونے کے باوجود بھی وہ دھیرے سے "
مسکرایا۔ "میں صرف اپنی فیلنگس آپ تک پہنچا دینا چاہ رہا تھا۔ تاکہ آپ سمجھ سکیں۔ کہ
کوئی ہے۔۔۔ جو آپ کی ایک "ہاں" کا منتظر ہے۔ "وہ آنکھوں شوق کا ایک جہان سموئے
اس لڑکی کو دیکھ رہا تھا۔ جو کچھ ہی دنوں میں اسے عزیز ہو گئی تھی۔

آفرین کا سر بوجھل ہو کر چکرانے لگا۔ "ا۔۔۔ لیکن۔۔۔ معاف کیجئے گا۔۔۔ مجھے ان باتوں
سے۔۔۔ اب کوئی دلچسپی نہیں ہے۔۔۔ میں اپنے کام پر ہی فوکس رکھنا چاہتی ہوں۔

URDU NOVEL BANK

مجھے بھی جلدی نہیں ہے۔ آئی۔" اس نے نرمی سے اسے دیکھا۔ "میں آپ کا انتظار" کرسکتا ہوں۔ "یہ کہتے ہی اس نے اس کے لئے چیئر گھسیٹی اور مسکرا کر اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ "چلیں اب کچھ آرڈر کریں۔"

آفرین کچھ نہ بولی۔۔ مجبوراً بیٹھ گئی۔ اس نے آگے سے کچھ بھی سوچنا نہیں چاہا تھا۔ اس کے آگے صرف سوالیہ نشان تھا۔



ریسٹورانٹ سے باہر چوراہے پر ایک گاڑی ٹریفک لائیٹ آن ہونے کی منتظر تھی۔

پسنجر سیٹ پر بیٹھے شہرام سُوری کی آنکھوں میں اچانک ہی برہمی سی اتر آئی تھی۔ جب اس نے یونہی غیر ارادہ نظر باہر ڈالی تھی۔ چہرے کے تاثرات خطرناک حد تک سخت ہوئے تھے۔ ریڈ لائیٹ کھل چکی تھی۔ اس سے پہلے کہ شیٹ گاڑی آگے بڑھاتا۔ اس نے "اسے دائیں طرف بنے ریسٹورانٹ کے طرف چلنے کا حکم دیا۔" اس طرف موڑو۔

شیث بری طرح چونک گیا۔

یار۔۔۔ کیا کورٹ نہیں چلنا؟ ارے۔۔۔۔۔ یہ اچانک اس طرف کیوں؟ "وہ حیران ہو گیا" تھا۔ لیکن کار حکم کے موجب ریسٹورانٹ کے طرف موڑ لی تھی۔ جب کار ریسٹورانٹ کے پارکنگ ایریا میں جا کر رک گئی۔ اس نے نا سمجھی سے شہرام کو دیکھا۔

www.urdu-novel-bank.com
Visit for more novels:

مجھے لچ کرنا ہے۔ "شہرام برہمی سے مختصراً کہہ کر گاڑی سے اتر آیا۔ اس کی پیشانی پر "لا تعداد بل پڑے ہوئے تھے۔ جسے گننا شیث ابراہیم کے بس کی بات نہیں تھی۔

لیکن۔۔۔۔۔ تمہیں شاید یاد نہیں کہ آج ہماری جبران صاحب سے ایک کیس کی اپائنٹمنٹ "ڈن ہے۔؟" شیث اس کی تقلید میں کار سے اتر آیا۔ اسے شہرام کے تاثرات کافی خطرناک لگے، اسے سمجھ میں ہی نہیں آیا کہ اچانک کیا بات ہو گئی۔ لیکن جب شہرام کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا تو ساری گتھی سلجھ گئی۔) ہمممم۔۔۔ تو میرا یار جیلیس ہو رہا (ہے۔۔۔ واہ۔۔۔ شہری۔۔۔ واہ۔۔۔ دل بھی لگاتے ہو۔۔۔ اعتراف بھی نہیں کرتے۔

URDU NOVEL BANK

کینسل کر دو۔۔۔" شہرام نے برف جیسے سرد لہجے میں حکم نامہ جاری کر دیا۔"
 شیث کی ہمت ہی نہیں تھی جو چنگیز خان کو انکار کرتا۔ بیچارہ چپ چاپ اس کے ساتھ
 ہولیا۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

دونوں جب رسیشن پر پہنچے تو رسیشن پر کھڑی لڑکی دونوں کو ساتھ دیکھ کر اپنی جگہ پر
 منجمد ہو گئی۔ وہ دو خوبصورت آدمیوں کو ساتھ دیکھ کر حیران تھی۔ اس نے پہلی بار دو
 خوبصورت مرد ساتھ دیکھے تھے۔ "کیا آپ کو کوئی روم چاہیئے؟" اس نے شائستہ انداز میں
 ان سے پوچھا۔ اس کے سوال پر شیث دل ہی دل میں استغفار پڑھ کر رہ گیا۔
 (یہ لڑکی کیا سمجھتی تھی؟ چہ چہ۔۔۔)

نہیں اس کی ضرورت نہیں۔" شہرام نے سنجیدگی سے منع کر دیا۔ اس کی نظریں ایک
 طرف سیدھ میں دیکھ رہی تھیں۔ جہاں آفرین بیٹھی ہوئی تھی۔

URDU NOVEL BANK

جیسے جیسے وہ قریب جا رہا تھا۔۔ اتنا ہی اسے اچھی طرح دیکھ پا رہا تھا۔ جو ایک اجنبی شخص کے ساتھ بیٹھی کھانا کھا رہی تھی۔ اس کے تاثرات سے لگ رہا تھا، جیسے وہ کوئی واقعہ سنا رہی ہو۔ اور آدمی اسے پرشوق نظروں سے دیکھتے ہوئے بڑے دھیان سے سن رہا تھا۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels

میرے ساتھ تو اس نے کبھی اس طرح ہنس کر کھانا نہیں کھایا۔۔۔ اور اس غیر مرد کے ساتھ کیسے ہنس بول رہی ہے۔! تو تم نے موقع کب دیا تھا اسکو؟ (اس نے خود سے ہی سوال کیا۔۔ خود اس کے ضمیر نے ہی اس کا جواب دیا تھا۔ جس پر وہ لب بھینچ گیا۔

اوہ۔۔۔۔ یہ تو ولید گرویزی ہے۔ اس نے ایک بار مجھ سے درخواست کی تھی کہ تم کو" اس کا کیس لینے کے لئے راضی کروں۔۔۔ لیکن تم نے اس کا کیس نہیں لیا تھا۔" شیٹ اس طرف دیکھ کر ولید کو پہچان گیا۔ تو بے اختیار اسے بھی یاد دلا گیا۔

بہت خوب آفرین بیگم۔۔ تو اسی لئے تم طلاق پر زور بھر رہی تھی۔ کہ پہلے سے ہی تم)
(نے کوئی دوسرا شکار ڈھونڈ رکھا تھا۔۔۔۔۔ بھت خوب

آفرین اس وقت ولید گرویزی سے ابروڈ کے معاملے پر بات کر رہی تھی۔ جیجی اسے کسی کی تیز نظروں کی تپش محسوس ہوئی۔ ابھی وہ اس پر چونک کر یہ دیکھتی کہ کون ہے؟ جیجی اس کے دائیں طرف کرسی کی پشت کے اوپر ایک وجیہ مردانہ ہاتھ نظر آیا۔ اس کی نظریں ہاتھ کی کلائی میں پہنی گھڑی پر مرکوز ہو گئیں۔ وہ چونکی۔۔۔ یہ گھڑی اس نے اکثر

URDU NOVEL BANK

شہرام کی کلائی کی زینت بنے دیکھی تھی۔ یہ دیکھنے میں ایک عام سی گھڑی لگتی تھی۔ لیکن اس گھڑی کو پہننے والی شخصیت کی بدولت اس گھڑی کی شان بڑھ گئی تھی۔ جیسے گھڑی ناز کر رہی ہو اپنی قسمت پر کہ کتنے شاندار مرد کی کلائی کی زینت بنی ہوں۔

پھر اس بھرپور مردانہ ہاتھ نے کرسی گھسیٹی۔ اور شہرام کا مکمل وجود آفرین کی نظروں کی زد میں آگیا۔ وہ لاپرواہی سے کرسی گھسیٹ کر یوں بیٹھ گیا تھا جیسے ریسٹورانٹ کا مالک وہی ہو۔ اس نے بلیک پینٹ پر وائیٹ شرٹ اور بلیک پرنٹڈ ٹائی لگائی ہوئی تھی۔ جس نے اس خوبصورت مرد کی شان بڑھا دی تھی۔

آفرین نے اسے بھرپور حیرت سے دیکھا۔ پھر ولید کو۔۔ جو خود بھی حیرانگی سے دیکھے جا رہا تھا۔

شہرام کی شاندار شخصیت کی چمک کے سامنے ولید گرویزی کی شخصیت کی چمک مدھم پرچکی تھی۔ آفرین نے سوچا۔۔ کوئی شک نہیں کہ جب رمشا نے ان دونوں کو ساتھ دیکھا ہوگا تو قدرتی طور پر اسے صرف شہرام کی شخصیت ہی نظر آئی ہوگی۔ یوں اس نے غلط فہمی میں شہرام کے طرف اشارہ کر دیا تھا۔

URDU NOVEL BANK

سچ بھی یہی تھا۔۔۔ جب یہ دونوں مرد آمنے سامنے کھڑے ہوتے تو اکثر لوگوں کی نظریں صرف شہرام کے مردانہ پیکر پر ہی ٹھہرتیں۔ اس میں قصور کسی کا نہیں تھا۔

کوئی شک نہیں کہ شہرام سُوری ایک حسین مرد تھا۔ لیکن اس کا مزاج۔۔۔۔۔؟! بس) رہنے دو۔۔۔ (آفرین کا دل اسے اپنے قریب بیٹھا دیکھ کر جیسے سینے سے باہر نکلنے کو تھا۔ اس کا دل کیا، اپنا پرس اٹھا کر یہاں سے بھاگ جائے۔ یا کہیں جادو سے غائب ہو جائے! لیکن یہ صرف سوچ ہی سکتی تھی۔ حقیقت میں اسے سامنا کرنا تھا۔ اور۔۔۔۔ سوچنے کی بات۔۔۔ کہ یہ یہاں پر کیوں آیا تھا؟

اوہ۔۔۔۔ ایڈووکیٹ شہرام سُوری صاحب اور شیث ابراہیم۔۔ آپ "ولید حیرانی سے اٹھ" کر ان دونوں سے مصافحے کے لئے ہاتھ آگے بڑھایا۔

لیکن عجیب بات کہ شیث سے ہاتھ ملانے کے بعد جب اس نے شہرام سے ہاتھ ملانا چاہا تو شہرام نے صرف اپنی لمبی گھنی پلکیں اٹھا کر اسے سرد نظروں سے گھورا تھا۔

URDU NOVEL BANK

اس کے سرد رویے سے ولید اپنی جگہ پر شرمسار ہو گیا۔ اور جیسے ہی ہاتھ نیچے کرنا چاہا۔ شہرام نے سستی سے ہاتھ بڑھا کر ملایا۔ "معاف کرنا میرا موڈ آج کچھ اچھا نہیں ہے۔"

www.urdu-novel-bank.com

ولید گرویزی نے شہرام سے کئی بار اپنے کاروباری پروبلم میں کیس لینے کو کہا تھا۔ اسٹارٹ میں بات چیت کچھ آگے بڑھی تھی۔ لیکن بعد میں اس کا کیس عدالت نے یہ کہہ کر واپس کر دیا کہ شہرام صاحب دستیاب نہیں۔

ایمانداری کی بات تو یہ تھی کہ شہرام قانون کی دنیا میں ایک مشہور شخصیت تھا۔ اس کا نام تھا۔۔۔ عزت تھی۔ شہرت تھی۔ اور یہ شخص یقینی طور پر اپنی قابلیت کو اچھے سے جانتا تھا۔ ولید جیسا شخص بھی یہ سوچ کر اس کا احترام کرنے پر مجبور ہو گیا تھا۔ کہ شاید۔۔۔ مستقبل قریب میں وہ اس کا کوئی کیس لینے پر تیار ہو جائے۔

یہ سوچ کر اس نے خوشدلی سے کہا۔ "کس بات نے آپ کا موڈ آف کر دیا ہے۔ شہرام صاحب؟"

شہرام نے اسے جواب دینے کے بجائے ہاتھ بڑھا کر ٹیبل پر پڑے بجے میں سے ایک "گلاب نکال کر اسے ہلایا۔" کیا ساری عورتیں اس طرح کی فضول چیزیں پسند کرتی ہیں؟ اس کا اشارہ یقیناً گلاب کے پھولوں کے طرف تھا۔

www.urdu-novel-bank.com
Visit for more novels:

آفرین کو یہ سن کر بھت برا محسوس ہوا۔ وہیں پر ولید کے چہرے کا رنگ بھی متغیر ہو چکا تھا۔ کچھ بھی تھا۔۔۔ بحر حال اس نے یہ پھول اسپیشلی آفرین کے لئے خریدے تھے۔ جنہیں شہرام "فضول چیز" سے ملا رہا تھا۔ کیا شہرام کے نزدیک دوسروں کی فیلنگز کا بالکل بھی خیال نہیں تھا؟ شاید۔۔۔ اس کے نزدیک صرف اپنی ذات اہم تھی۔ دوسرے کی عزت یا وقار اس کے نزدیک غیر معنی تھے۔

یہ آپ کے نزدیک فضول چیز ہوگی شہرام صاحب۔ لیکن ایک عورت کے نزدیک "نہیں۔۔۔ پھول ہر عورت کے فیورٹ ہوتے ہیں۔" ولید نے سنجیدگی سے بڑے سبھاؤ سے بات سنبھال لی۔

ہممسم، پھر تو تعجب کی بات نہیں۔۔۔۔" شہرام کی آنکھوں میں برہمی ہی برہمی "تمہی۔" میں تو یہ بھی نہیں جانتا کہ میری بیوی۔۔۔۔ میری پیٹھ پیچھے کسی دوسرے مرد سے مل رہی ہے۔" اس نے سرد تاثرات سے چھبٹے لہجے میں کہہ کر آفرین کو اپنی لمبی گھنی پلکیں اٹھا کر دیکھا۔

پفففف۔۔۔۔ "آفرین جو جوس پی رہی تھی۔ اسکی بات پر بے اختیار اچھو لگنے سے جوس "فوارے کی طرح باہر نکالا۔

ولید نے جلدی سے پیپر ٹشو نکال کر تھمایا۔ آفرین نے ٹشو "شکریہ" کہہ کر تھام لیا۔ اور منہ صاف کرنے لگی۔ لیکن اس کا دل دھڑ دھڑ ایسے دھڑک رہا تھا جیسے بس ابھی پسلیاں توڑ کر باہر نکل آئے گا۔ وہ کافی بے آرامی محسوس کر رہی تھی۔ دل کر رہا تھا بھاگ جائے۔

URDU NOVEL BANK

اوھ۔۔۔ ہیلو مس۔۔۔ آپ کس بات پر اتنی خوفزدہ ہو گئی ہیں؟ "شہرام جو مسلسل اس" کے تاثرات کا بڑی توجہ سے مطالعہ کر رہا تھا۔ ایک ابرو اچکا کر طنزیہ مسکراہٹ سے پوچھا۔

آفرین نے اس کی بات پر تیز نظروں سے اسے گھورا۔ اپنا غصہ اندر ہی اندر ہضم کر کے دانت پیس کر زبردستی مسکراہٹ چہرے پر لائی۔ "سر۔۔۔، مجھے لگتا ہے۔۔۔۔۔ آپ کچھ زیادہ ہی آگے کا سوچ رہے ہیں۔ کیا آپ نے اسے اپنی آنکھوں سے کسنگ کرتے دیکھا ہے؟ یا کسی اور کے بستر پر کودتے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے؟ اگر نہیں۔۔۔۔۔ تو بہتر ہے الفاظ کا استعمال سوچ سمجھ کر کریں۔۔۔۔۔ اپنے دماغ کو بھوسہ مت بنائیں۔۔۔ کہیں آپ کو۔۔۔۔۔ مہنگا نہ پڑ جائے۔" اس نے شہرام کی کالی گہری آنکھوں میں وارننگ دیتی نظروں سے گھورا۔

اس کی بات پر شہرام سُوری کے دلکش نقوش بدل گئے۔ اس نے لب بھیچ کر اسے سخت برہمی سے گھورا تھا۔ دونوں کے بیچ اچانک ہی ماحول کافی کشیدہ ہو گیا تھا۔ جسے شیث اچھی طرح سمجھ رہا تھا۔ لیکن ولید کے لئے یہ سب عجیب تھا۔ کیا آفرین شہرام کو

URDU NOVEL BANK

جانتی ہے؟ یہ بات اس نے سوچی ضرور تھی۔ لیکن کہی نہیں۔ بلکہ ہلکے سے کھانسا۔
 "معاف کیجئے گا سوری صاحب، آفی نا سمجھ ہے۔ آپ پلیز اس کی بات کو دل پر نہ
 "لیں۔ اس کی طرف سے میں معافی چاہتا ہوں۔"

اس کی بات پر جہاں آفرین نے حیرت سے اسے دیکھا تھا۔ وہیں پر شہرام کے اندر غصے
 کے بھانجھڑ سے اٹھنے لگے۔

آفی؟؟؟ "وہ اندر سے بری طرح جلنے لگا۔"

ایک غیر مرد اس کی بیوی کو "آفی" بلا رہا تھا۔ جب کہ خود اس نے بھی اسے نام سے
 نہیں بلایا۔۔ کسی غیر مرد کو اتنا حق کس نے دیا کہ اس کی بیوی کو پیار سے پکارے؟ یہی
 نہیں بلکہ ایک اجنبی مرد اتنا آگے بڑھا تھا کہ اس کی بیوی کی طرف سے معافی تک مانگ
 رہا تھا!

یہ ایسا تھا۔۔۔ جیسے وہ مر گیا تھا؟

وہ بے اختیار ہلکا سا قہقہہ لگا گیا۔ صرف شیت ہی جانتا تھا۔۔۔ کہ اس چھوٹے سے قہقہے
 کے پیچھے کتنا غصہ، کتنا قہر اور طوفان چھپا ہوا ہے۔

وہ جلدی سے خالی کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔ پھر بات سنبھالنے کو ہلکے پھلکے انداز میں آفرین سے مخاطب ہوا۔

رین، آپ کا گرویزی صاحب سے کیا تعلق ہے؟ آپ ان کے ساتھ کیوں ہیں۔ کیا "آپ-----؟" وہ کچھ کہتے خاموش ہوا اور آفرین کو سوالیہ نظروں سے دیکھا۔ جیسے کہہ رہا 'ہو کہ' اپنی صفائی میں کچھ بولو۔ کیوں ہو آپ ان کے ساتھ؟

ہماری کمپنی کو جو پروجیکٹ ملے ہیں۔ ان میں ولید صاحب کے ولا کی رینوویشن بھی شامل ہے۔ لیکن کچھ مسئلہ پیدا ہونے کی وجہ سے کام رک گیا ہے۔ ہم یہاں اس پر ڈسکس کرنے آئے ہیں۔" وہ آہستگی سے گویا ہوئی۔

وہ خود پر کوئی الزام بحر حال نہیں چاہتی تھی تبھی۔۔ لب بھینچ کر وضاحت کی۔

URDU NOVEL BANK

او اٹھھ۔۔۔ کیا بزنس کے پروہلم پر بات کرتے ہوئے ہنسنے اور مذاق کرنے کی ضرورت) تھی۔۔۔؟ کیا بزنس پر بات کرنے کے لئے کسی بڑے ریسٹورانٹ پہ آنے کی ضرور (تھی۔۔۔؟ کیا بزنس میٹنگ کے دوران پھولوں کا بکے دینے کی نیڈ تھی۔۔۔؟

اس کی وضاحت پر شہرام نے دل ہی میں طنزیہ سوچے جارہا تھا۔
 شیت صاحب، کیا آپ آفی کو جانتے ہیں؟ "ولید تو ان کو فری ہو کر بات کرتے دیکھ کر" شدر رہ گیا تھا۔ بے اختیار اپنی سوچ کو لفظی جامہ پہنایا۔
 آف کورس، میلہورن اتنا بھی بڑا نہیں کہ ہم کسی کو جان نہ سکیں۔ میں ان سے بہت "مرتبہ بزنس ڈنر پارٹیز کے دوران مل چکا ہوں۔" شیت نے سجاؤ سے بات سنبھالی۔
 پھر ایک طویل ہنکارا بھرا۔ "یہ ہماری قسمت کہ آج اتفاقی طور پر یہاں ٹکرا گئے۔ کیوں نہ "ساتھ کھانا کھایا جائے؟

ولید چاہ کر بھی انکار نہیں کر سکتا تھا۔ حالانکہ اس نئے ریسٹورانٹ میں ٹیبل ریزرو کرنا آسان بات نہیں تھی۔

URDU NOVEL BANK

اور آفرین۔۔۔ کی بھی بھلا کیا ہمت تھی کہ "نہیں" کہہ سکے۔ بحر حال یہ ریسٹورانٹ پبلک تھا۔ اس کی ذاتی پراپرٹی نہیں تھا۔ لیکن شہرام کے ڈیول فیس کا سامنا کرنا مشکل تھا۔

ایسا لگ رہا ہے، جیسے آپ دونوں ایسا نہیں چاہتے۔ کیا ہم آپ دونوں کو ڈسٹرب کر رہے ہیں؟ "شہرام نے دونوں کو خاموش دیکھ کر چھتے لہجے میں کہا۔ اس کی آواز قدرے بھاری اور سحر انگیز تھی۔ جادو بھری۔۔۔ جو آفرین کی سماعتوں میں کسی سحر کی طرح گونجی تھی۔ وہ کچھ پل مسمائز ہو گئی تھی۔

نہیں نہیں۔۔۔ پلیز۔۔۔ آپ ہمارے ساتھ بیٹھ سکتے ہیں۔ ہمیں اچھا لگے گا۔ "کچھ" ہچکچا کر ولید جلدی سے بول پڑا۔ اور پاس کھڑے بیرے کو مینو لانے کو کہا۔

چار لوگوں کے ساتھ پھولوں کا بکے بھی ٹیبل پر موجود تھا۔ جس نے کافی جگہ گھیر رکھی تھی۔ آفرین نے چاہا کہ ہاتھ بڑھا کر بکے اپنی سائیڈ پر رکھے۔ اس سے پہلے کہ ہاتھ بڑھا کر اٹھا سکتی۔ شہرام نے بکے اٹھا کر بیرے کو دیا۔

"اسے لے جاؤ۔ مجھے پھولوں سے الرزجی ہوتی ہے۔"

URDU NOVEL BANK

اس کی بات پر آفرین نے بے اختیار چونک کر حیرت سے اسے دیکھا۔ (کیا۔۔۔۔۔ اسے سننے میں غلطی ہوگئی ہے؟۔۔۔۔۔ الرزقی۔۔۔۔۔ وہ بھی شہرام کو؟ ہاااا۔۔۔۔۔ اسے یاد تھا کہ اس نے فلیٹ میں ہر طرف پھول لٹکائے تھے۔ تب تو شہرام نے ایسی شکایت نہیں کی تھی۔ اور آج یکایک ہی الرزقی وجود میں آگئی۔؟ حیرت۔۔۔۔۔ مطلب صاف تھا کہ اس نے جان بوجھ کر ایسا کہا ہے۔)

مجھے معلوم نہیں تھا کہ سُوری صاحب پھولوں سے الرجک ہیں۔ "ولید گرویزی بمشکل" اپنے قہقہے کا گلا گھونٹ سکا۔

ییس۔۔۔۔۔، مجھے خاص کر گلابی پھولوں سے الرزقی ہوتی ہے۔ "شہرام نے بنا کسی کو دیکھے" سرد لہجے میں کہا۔ نظریں مینو کا معائنہ کر رہی تھیں۔ اس نے ایک ہلکی پھلکی دُش کا آرڈر دیا۔

دراصل، مجھے تجسس سا ہے کہ سُوری صاحب نے میرا کیس آخری بار میں کیوں واپس کیا؟ "ولید گرویزی نے بھی آرڈر نوٹ کروا کر جیسے موضوع بدلنے کی غرض سے پوچھا۔

اس کی بات پر شہرام کے برہم تاثرات دیکھ کر شیث کو ڈر لگا کہ کہیں شہرام کوئی سخت جملہ نہ کہہ دے۔ جس وجہ سے ولید غصہ ہو جائے۔ اسی لئے یکدم بول پڑا۔ "اصل میں شہرام اچانک ہی بھت مصروف ہو گیا تھا۔"

www.urdu-novelbank.com
Visit for more novels:

آفرین گردن جھکائے خاموشی سے جو س پی رہی تھی۔ اسے آج سے پہلے بالکل معلوم نہیں تھا کہ شہرام کیا کام کرتا ہے؟ اور آج پہلی بار اسے پتا چلا کہ شہرام ایک کامیاب اور مشہور وکیل ہے۔ اسے اپنی لاعلمی پر واقعی سخت تیش آیا۔ دل چاہا سامنے پڑی چینی کی پلیٹ اٹھا کر اپنے سر میں دے مارے۔ اتنی بے خبر کیسے تھی وہ؟

اس نے ہزار بار نیٹ پر ٹاپ ٹین وکیلوں کو دیکھا تھا۔ ان کی تصویروں کے نیچے کیپشن تھا کہ کسی وکیل سے شادی کبھی نہیں کرنی چاہیے۔

اگر آپ نے کسی وکیل سے شادی کی۔ اور بد قسمتی سے طلاق کا مسئلہ درپیش آگیا۔ تو۔۔۔۔ آپ کبھی بھی طلاق نہیں لے سکتے۔ نیور۔۔۔ وہ آپ کو اتنا زلیل کرے گا۔ عدالتوں کے چکروں میں اتنا دوڑائے گا کہ آپ کے جسم پر کپڑوں کی ایک بھی دھجی

URDU NOVEL BANK

نہیں بچے گی۔ کیوں کہ اس کے پاس دلائل کی بھرمار ہوگی۔ جس سے آپ کبھی بھی نہیں جیت سکتے۔

اور یہ بات آفرین کے ناقص عقل کو آج سمجھ میں آئی تھی کہ شہرام نے کیوں کہا تھا کہ جب تک وہ راضی نہیں ہوتا۔۔۔ دنیا کا کوئی بھی وکیل، کوئی بھی عدالت اسے طلاق نہیں دلو سکتی۔ اس کے بجائے سزا کے طور پر آفرین کو تیس سال مزید شہرام کے ساتھ رہنا پڑ جائے گا۔ مطلب پوری زندگی وہ شہرام کے شکنجے سے نہیں نکل سکتی۔۔۔ جب تک شہرام نہیں چاہتا۔

ڈیم اٹ۔۔۔ یہ کس قسم کے ڈیول کو اسنے اکسا دیا تھا؟
اوہ۔۔۔ ویٹ۔۔۔ ویٹ۔۔۔ یہ ڈیول کیا کر رہا تھا؟ اصل میں شہرام ٹیبل کے نیچے سے (آفرین کی ٹانگ کو اپنے پیر سے مس کر رہا تھا۔

اس حرکت پر اور اس کے مردانہ ٹچ پر۔ آفرین کے پورے وجود میں کرنٹ سا دوڑا۔ پورے جسم کا خون چہرے پر اکٹھا ہو گیا۔ اس کا چہرہ مردانہ لمس سے سرخ ہو گیا۔ یہ پہلی بار تھا کہ

URDU NOVEL BANK

شہرام خود سے اسے ٹچ کر رہا تھا۔ اس نے بے اختیار اس کے پیر کو اپنے پیر سے زور دار ٹھوکر دے ماری۔ لیکن لگے پل ہی شہرام کی حیرت زدہ آواز سنائی دی۔

"مس یزدانی، خیر تو ہے؟ تم نے کیوں مجھے ٹیبل کے نیچے سے ٹھوکر ماری ہے؟" اس کی بات پر آفرین دانت پیس کر رہ گئی۔

اس کی بات پر شیث اور ولید گرویزی کی ایک ساتھ حیران نظریں اٹھی تھیں۔ شیث نے مسکراتے ہوئے مزاحیہ انداز میں آفرین کو آنکھ ماری۔

رین۔۔۔، مانتا ہوں کہ شہرام کافی ہینڈسم ہے۔ لیکن یہ مت بھولو کہ تم ولید گرویزی کے ساتھ 'ڈیٹ' پر آئی ہو۔" اس نے 'ڈیٹ' کہہ کر شہرام اور آفرین کو تپانا چاہا۔

آفرین نے غصے سے اسے گھورا۔ "ٹیبل کافی چھوٹی ہے۔ سو حادثاتی طور پر میرا پیر اٹھ گیا۔ قصور آپ لوگوں کا ہے آپ دونوں خود ہی یہاں بیٹھنے پر مصر تھے۔" اس نے ایک ایک لفظ جما کر کہا۔ دانت ایسے پیسے جیسے ان کے بیچ شہرام کو رکھ کر پیس ڈالے گی۔

URDU NOVEL BANK

اوہ۔۔۔ تو تم ہم پر الزام لگا رہی ہو کہ ہم نے تمہاری 'ڈیٹ' میں خلل ڈالا۔
ہے۔ "شہرام نے چھبٹے لہجے میں کہہ کر، سیدھا اس کی آنکھوں میں گھورا۔

نہیں، میں صرف یہ نہیں چاہتی کہ آپ لوگ مذاق اڑائیں۔ آفرِ آل۔۔۔ سوری صاحبہ
میری ٹائپ کا بالکل نہیں۔ "اس نے بے بسی سے صفائی دی۔

یہ سن کر کہ "سوری صاحبہ اس کی ٹائپ کا نہیں" ولید گرویزی کی مسکراہٹ گہری
ہو گئی تھی۔ وہ پرسکون سا نظر آیا۔ "آفی۔۔۔، شیٹ مذاق کر رہا ہے۔ میں جانتا ہوں آپ نے
"یہ جان کر نہیں کیا۔ رلیکس۔

میں ذرا فریش ہو کر آتی ہوں۔ "آفرین نے اس کی بات پر معذرت کر کے اٹھتے ہوئے
کہا۔

میں ذرا ایک کال کر لوں۔ "تھوڑی دیر بعد شہرام بھی معذرت کر کے اٹھ گیا۔"

آفرین لیڈیز واش روم سے جیسے ہی فریش ہو کر باہر آئی۔ دروازے پر ایستادہ کسی مضبوط وجود سے بری طرح ٹکرا گئی۔ شہرام کا دراز قد وجیہ سراپا سگریٹ کے کش لگاتا پورے دروازے کو گھیرے کھڑا تھا۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

شہرام نے سگریٹ کو ایک ہاتھ کی انگلیوں کے بیچ تھاما۔ دوسرے ہاتھ سے اسے سختی سے بازو سے تھام کر اپنے ساتھ گھسیٹا۔ سگریٹ کا دھواں اس کی ناک کے نتھنوں سے سانس خارج ہوتے ہی ہوا میں منقسم ہو رہا تھا۔

اسے ساتھ گھسیٹتے اس نے ارد گرد نگاہ دوڑا کر ڈسٹ بن تلاش کرتا تھا تاکہ سگریٹ اس میں پھینک سکے۔ لیکن کہیں بھی ڈسٹ بن نہیں دیکھا تو وہیں فرش پر سگریٹ پھینک کر جوتے سے مسل ڈالا۔

آفرین تو حیران سے ہو کر خود کو چھڑانے کی ناکام کوشش میں پریشان ہو رہی
 "تمھی۔" چھوڑو۔۔۔

URDU NOVEL BANK

میرے ساتھ آؤ۔ "شہرام نے غصے سے اسے گھورا۔ اور اسے بنا سمجھے ساتھ لیتا" ریسٹورانٹ کے دوسری طرف لایا۔

جہاں قطار در قطار شیف تھے۔ اور ساتھ ہی کبین بنے ہوئے تھے۔ ہلکا ہلکا سا اندھیرا تھا۔ یہ شاید بوتلوں کے اسٹور کی جگہ تھی۔ اس نے اسے دیوار سے لگا دیا۔ پیچھے شیف تھے۔

روم کی لائٹ قدرے ڈم تھی۔ جس میں شہرام کے وجیہ نقوش اس وقت کافی خطرناک لگ رہے تھے۔

آخر۔۔۔ تم کیا کرنا چاہتے ہو؟ "آفرین خود کو چھڑانے کے لئے زور لگاتے چلنی۔ اور اسے " زور سے دھکا دیا۔ لیکن وہ اس مضبوط توانا مرد کو ایک انچ بھی خود سے پیچھے نہ دھکیل سکی۔

URDU NOVEL BANK

تم نے میرے منہ کے الفاظ چھین لیئے۔ یہ تو مجھے پوچھنا چاہیئے آفرین بیگم۔ "ٹھنڈے" لہجے میں کہہ کر، شہرام نے اس کا وہی ہاتھ سختی سے گرفت میں لیا۔ اس کی آنکھوں سے شعلے سے نکل رہے تھے۔ وہ کافی براہم تھا۔

کیا کر رہی تھی تم ولید کے ساتھ؟ بولو۔۔؟ کیا تم بھول گئی کہ تم شادی شدہ عورت ہو۔۔۔ بھول گئی؟ "اس نے چھتے لہجے میں غرا کر اسے جھنجھوڑا۔

جان گیا۔۔۔ سمجھ گیا میں۔۔۔ کہ تمہیں طلاق کی کیوں جلدی تھی؟ کیونکہ تم نے پہلے "ہی سے اپنی نظر دوسرے مرد پر سیٹ کر رکھی تھی۔" وہ دھیمے لہجے میں اس کے چہرے کے قریب ہو کر غرایا تھا۔

شہرام۔۔۔۔۔ زبان سنبھال کر بات کرو۔ "وہ بھی جواباً غصے سے چیخ پڑی۔۔۔ اس قدر" رکیک الزام۔۔۔ اس کی برداشت بھی جواب دے گئی۔

ہم میں ایسا کچھ نہیں۔۔۔ یہ سب تمہارے خرافاتی ذہن کی سوچ ہے۔۔۔ لیکن میں "۔۔۔ تمہیں کیوں صفائی دے رہی؟ "آفرین نے چہرہ دوسری طرف کر دیا۔ وہ اسے دیکھنا بھی نہیں چاہتی تھی۔

اگر تم دونوں کے بیچ کچھ نہیں تو کیا وہ تمہیں پھول دے سکتا تھا؟ "اس نے اسے پیچھے " دیوار پر دبایا۔ اس کی سانسیں آفرین کی سانسوں سے مل کر ردھم پیدا کر رہی تھی۔ فضا کافی کشیدہ تھی۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

اگر تم دونوں کے بیچ کچھ نہیں۔۔۔۔۔ تو کیا وہ تمہیں اس ریسٹورانٹ میں لاسکتا۔۔۔۔۔ " بولو۔۔۔۔۔؟ "اس کا غصہ تھا کہ بڑھتا ہی جا رہا تھا۔

اگر کچھ نہیں ہے۔۔۔۔۔ تو تم اس کے ساتھ کس بنیاد پر ہنس اور بول رہی تھی۔؟ "اس" نے آفرین کا چہرہ پکڑ کر زبردستی اپنے چہرے کے قریب کیا۔

آفرین نے شکایتی نم آنکھوں سے اسے دیکھا۔ "اگر کوئی مجھے پسند کرتا ہے تو۔۔۔۔۔۔ میں اس کو الزام کیسے دے سکتی ہوں۔۔۔۔۔؟ اگر میں خوبصورت اور ٹیلنٹڈ ہوں۔۔۔۔۔۔ تو اس میں میرا کیا قصور ہے۔۔۔۔۔؟ میں کسی کو روک تو نہیں سکتی۔۔۔۔۔" آفرین ایسے ہوئی جیسے ابھی روپڑے گی۔ اس قدر الزامات کی بھرمار۔۔۔؟ کیا وہ اتنی چپ تھی؟ اس کا دل بھی رو رہا تھا۔

URDU NOVEL BANK

شہرام طنزیہ ہنسا۔ ابھی کچھ کہنا ہی چاہا کہ آفرین بول پڑی۔

میں جانتی ہوں۔۔۔۔۔ تم صرف مجھے نیچا دیکھنا چاہتے ہو۔۔۔۔۔ میں تمہاری نظر میں بے حیا" اور بے شرم عورت ہوں۔ لیکن۔۔۔۔۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ میں کسی دوسرے مرد کو اپنے طرف مائل کر رہی ہوں تبھی طلاق لے رہی۔۔۔۔۔ میں صرف اسی لئے طلاق لے رہی تھی کیونکہ میں سمجھ گئی۔۔۔۔۔ کہ ہم دونوں ساتھ نہیں چل سکتے۔۔۔۔۔ نیور۔۔۔۔۔ اس کا کسی فرد سے تعلق نہیں۔ "وہ غصہ میں تیز تیز بول رہی تھی۔

اچھا!۔۔۔۔۔ تم میرے ساتھ نہیں چل سکتی؟؟؟ بھت خوب۔۔۔۔۔ "شہرام نے جیسے اس کے جملے کو انجوائے کیا تھا۔ یہ اس کے لئے نئی بات تھی جیسے۔۔۔۔۔ پھر ایک زور دار ہنکارا بھر کر غصے میں اسے اپنے قریب کیا۔

یہ تم ہی تھی۔۔۔۔۔ جو میرے قریب آنے کے لئے بے قرار تھی۔ اور اب تمہارا کہنا "ہے۔۔۔۔۔ کہ تم میرے ساتھ نہیں چل سکتی۔۔۔۔۔؟ تمہاری کس بات میں سچائی ہے۔۔۔۔۔؟ کس بات پر یقین کروں۔۔۔۔۔؟

اس رات کے واقعے کے تذکرے پر آفرین کی نظریں شرم سے جھک گئیں۔

URDU NOVEL BANK

وہ واقعی اپنے اس عمل پر شرمسار تھی۔ تبھی اپنے رشتے کو خود ہی ختم کرنا چاہا۔

یہ سچ ہے۔۔۔۔۔ کیا تم مجھ سے، اس واقعے کے بعد نفرت نہیں کر لے تھے۔۔۔؟ کیا "تم خود بھول گئے۔۔۔ کہ اس دن تم نے مجھے کس قدر بے عزت کیا۔۔۔؟ مجھے اپنی ہی نظروں میں زلیل کیا۔۔۔۔۔" آفرین کی نظروں میں شکایت رقم تھی۔ دونوں کے دل کی دھڑکنیں اس تاریک روم میں ایک نئی کہانی رقم کر رہی تھیں۔

تم نے کہا۔۔۔ میں انتہائی گھٹیا اور بے شرم عورت ہوں۔ میرے چہرے سے بھی "تمہیں نفرت ہے۔ کہا تھا؟" وہ اسے اس کا بد صورت رویہ یاد دل رہی تھی۔ جبکہ شہرام صرف برہمی سے سن رہا تھا۔

شہرام۔۔۔ میں انسان ہوں۔ درویش نہیں۔۔۔ تمہارے الفاظ اور رویہ مجھے تکلیف دے "سکتے ہیں۔" جیسے جیسے وہ بول رہی تھی۔ اس کے غصے کا گراف بڑھ رہا تھا۔ آفرین نے اپنے اندر کی بھڑاس نکال دی تھی۔

URDU NOVEL BANK

ایک انسان ہونے کے ناطے میں واقعی تم سے تنگ آچکی ہوں۔ تم ایک خود غرض شخص ہو۔ تمہیں صرف لینا آتا ہے۔ دینا نہیں۔۔۔۔۔ یہ ایسا ہے جیسے میں نے تم سے شادی کی ہی فل ٹائم مفت کی ملازمہ بننے کے لئے تھی۔" وہ ہانپنے لگی۔ جیسے تھک گئی ہو۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

لیکن۔۔۔ ایک ملازمہ کی بھی تمہاری نظر میں عزت ہوگی شہرام۔۔۔۔۔ میری تو اتنی عزت " بھی تم نے نہیں کی۔۔۔۔۔ میں۔۔۔۔۔

جسٹ شٹ اپ۔۔۔ "اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی شہرام نے دھاڑ کر جیسے " آگے کچھ بھی نہ کہنے سے خبردار کیا۔

نہی ہونگی چپ۔۔۔ نہیں ہونگی۔۔۔ "وہ بھی اس کے منہ پر احتجاجاً چلیخنی۔ "ہاں۔۔۔ مانتی " ہوں۔ تم ہو خوبصورت۔۔۔۔۔ لیکن۔۔۔۔۔ میں تھک چکی ہوں۔۔۔۔۔ تھک چکی ہوں۔۔۔۔۔ سہ سہ کر۔۔۔۔۔ مم۔۔۔۔۔ "باقی الفاظ اس کے منہ میں دبا دیئے گئے۔

آفرین کی آنکھیں تو اس اچانک حرکت پر پھٹی پھٹی سی رہ گئیں۔ وہ اسے دیوار میں دھکیلے اس کے ہونٹوں پر مہر لگائے اسے خاموش کروا گیا تھا۔ مدہم روشنی میں صرف سانسوں کی ہلچل تھی۔ ماحول کافی رومینٹک ہو چکا تھا۔

VISIT FOR MORE NOVELS:

آفرین نے چاہا کہ اسے دھکا دے کر خود سے دور کرے۔ لیکن۔ تھوڑا سا بھی اسے ہلانا
سکی۔۔۔۔۔ دورانہ جیسے جیسے بڑھتا جا رہا تھا آفرین کے حواس سلب ہو رہے تھے۔ اس
کے جسم سے جان نکل گئی تھی۔ مردانہ کلون اور تباکو کی ملی جلی خوشبو نے اس کے
ہوش گنوا دیئے تھے۔

شہرام شروع میں صرف اسے چپ کروانے کے لئے اس پر جھکا تھا۔۔ لیکن پھر بعد میں اس کے ہوش بھی کھو گئے تھے۔ وہ بھول گیا کہ وہ کیا کرنے والا تھا؟ آفرین نے پتا نہیں کون سی لپ اسٹک لگائی تھی۔۔ جس سے چپک کر وہ اپنے آپ میں نہیں رہا۔ پتا نہیں کتنے لمحے، کتنے منٹ گزر گئے۔ اچانک فون کی بیل نے ماحول کی سحر انگیزی کو توڑا۔

URDU NOVEL BANK

آفرین بے اختیار اپنے حواسوں میں واپس آئی۔ اور اسے زور سے دھکیلا۔ اس بار شہرام نے بھی اسے چھوڑ دیا۔

آفرین نے اپنا جلتا وجود جلدی سے اس سے دور کیا۔

ہیلو۔۔ "اس کی آواز میں ہلکی سی مدھوشی اور کپکپاہٹ اتر آئی تھی۔"

www.urdunovelbank.com
Visit for more novels:

شہرام نے اس کی آواز سن کر بے اختیار اسے دیکھا۔ کتنی دلکش آواز تھی؟ جتنی وہ خود خوبصورت تھی۔۔ اتنی ہی اس کی آواز خوبصورت تھی۔ پہلے کیوں نہ اس نے یہ بات نوٹ کی؟

دوسری طرف فون پر ولید گرویزی تھا۔ جو پریشانی سے پوچھ رہا تھا۔۔ کہ وہ ابھی تک کیوں نہیں آئی۔ اس نے آفرین کے لہجے کی کپکپاہٹ نوٹ نہیں کی۔

"آئی، تم آدھے گھنٹے سے واش روم میں ہو۔ ابھی تک کیوں نہیں آئی؟"

(آدھے گھنٹے سے؟)

آفرین شاکڈ ہو گئی۔ کیا وہ شہرام کے ساتھ آدھے گھنٹے سے ہے؟ اسے پتا ہی نہیں چلا۔)

URDU NOVEL BANK

"اوہ۔۔۔۔ اچانک ہی میری طبیعت خراب ہو گئی ہے۔"

آفرین نے دوسری طرف سے بات سنے بغیر جلدی جلدی فون کاٹ دیا۔ فون کاٹ کر جیسے ہی مڑی۔ شہرام کے پہاڑ جیسے وجود سے ٹکراتے ٹکراتے بچی۔ دونوں کی نظریں ایک ساتھ اٹھی اور مل گئی تھیں۔ ایک کی آنکھوں میں حیرت تھی تو دوسرے کی آنکھوں میں عجیب سی چمک۔۔۔ آفرین کو ایسا لگا جیسے پورے جسم کا خون سمٹ کر اس کے چہرے پر اکھٹا ہو گیا ہو۔ وہ شرم سے سرخ ہو رہی تھی۔

شہرام بڑی دلچسپی سے اس کے چہرے کے بدلتے رنگ دیکھ رہا تھا۔ یہ اس کی زندگی کا پہلا تجربہ تھا۔ جو وہ کسی عورت کو شہرامتے ہوئے روبرو دیکھ رہا تھا۔ جس کے چہرے کا ہر رنگ اس کی ذات سے منسوب تھا۔ یہ بات اسے خوشگوار لگی۔ کچھ لمحے یوں ہی خاموشی کے نذر ہو گئے۔ بالآخر شہرام کے دلفریب ہونٹوں نے حرکت کی۔ "کیا واقعی تمہارا پیٹ خراب ہے؟"

"

URDU NOVEL BANK

آفرین کی حیا سے بھاری پلکیں پل بھر کو اٹھی ٹھیں۔ اسے دیکھنا اس کے لئے مشکل ہو رہا تھا۔

میں تمہاری وجہ سے خود کو اور تکلیف دینا نہیں چاہتی۔ نا ہی تم کو تنگ کرنا چاہتی ہوں۔ تم بھی مجھ سے تنگ ہو۔ اسی لیے بھتریمی ہے کہ مجھے طلاق دو۔" اس کے انداز میں ضد ہی ضد تھی۔ جس سے شہرام چراغ پا ہو گیا۔ اسے سختی سے خود سے قریب کر کے غرایا۔

"تمہاری اتنی ہمت کہ مجھے دھمکی دو؟"

شہرام کو تو اس کے لفظوں سے آگ ہی لگ گئی تھی۔ کچھ پل پہلے کے خوبصورت احساس کو آفرین نے کیسے سنگلی سے روند ڈالا تھا۔ اب وہ غصہ نہ کرتا تو کیا کرتا؟ ایک مرد کے لئے اس سے بڑھ کر کیا بے عزتی ہوگی کہ اس کی بیوی اس کے منہ پر سر اٹھا کر بے شرمی سے طلاق کا مطالبہ کرے۔ یہ ایک مرد کے لئے شرم سے ڈوب مرنے کا مقام ہے۔ اس نے بری طرح اسے شکنجے میں دبوچا تھا۔ اتنی سختی سے کہ آفرین اس کی گرفت میں پھڑپھڑا کر رہ گئی۔ آنکھیں تکلیف سے نم ہو گئیں۔

URDU NOVEL BANK

آفرین یزدانی، کان کھول کر سنو۔ اگر تم نے مجھ سے بیوفائی کرنے کا سوچا بھی " تو۔۔۔ تمہیں اس کی بھت دردناک قیمت ادا کرنی پڑے گی۔ " اس کی آواز برف کی طرح سرد تھی۔ آفرین دنگ رہ گئی۔

www.urdu-novel-bank.com
visit for more novels:

پھر بھی وہ اس سے ڈری نہیں۔

مانتی ہوں تم ایک کامیاب وکیل ہو۔ مجھے ہرانے اور میری ریپوٹیشن تباہ کرنے کے " تمہارے پاس ہزار ہتھکنڈے ہونگے۔ لیکن۔۔۔۔۔ یہ میرے لئے اب بے کار ہے۔ کیونکہ میری ریپوٹیشن تو کافی وقت پہلے ہی برباد ہو چکی ہے۔ اور۔۔۔۔۔ قانون یقیناً یہ نہیں کہتا کہ شادی میں چیننگ کرنا غیر قانونی ہے۔ " اس نے سر اٹھا کر اس کی آنکھوں میں گھورا۔

یہاں بات پراپرٹی کی بھی نہیں ہے جو شادی کے بعد ہم میں سے کسی ایک کو حاصل " ہو۔ سو یہاں ایسی کوئی بحث ہی فضول ہوگی۔ نہ میرے پاس دولت ہے نا ہی شہرت ہے۔ بتاؤ۔۔۔۔۔ اب کیا برا کر سکتے ہو تم میرے ساتھ؟ " اس نے ابرو اچکا کر اسے فخریہ

URDU NOVEL BANK

انداز میں گھورا۔ شہرام کو سمجھ میں نہیں آیا کہ اس کی نادانی پر دل کھول کر ہنسنے یا غصہ کرے؟

کس نے کہا کہ تم نے قانون نہیں توڑا؟ شادی کے بعد اگر بیوی شوہر کی مرضی کی "خلاف کام کرے۔۔ تو سزا کی مستحق ٹھہرتی ہے۔۔۔ اگر بیوی اپنے شوہر کو نشہ آور چیز پلا کر ساتھ سونے پر مجبور کرے تو سزا مل سکتی ہے۔۔۔۔۔ اسی لئے۔۔۔ اگر میں چاہوں۔۔۔ تو تمہیں پانچ سال کی سزا ہو سکتی ہے۔۔۔۔۔ اب بتاؤ۔۔۔۔۔؟ "وہ اس کے کان کے قریب جھکا جادو بھری لیکن خطرناک آواز میں سرگوشیانہ انداز میں لفظ بہ لفظ وارنگ دے رہا تھا۔

آفرین منجمد ہو چکی تھی۔۔

کیا یہ سچ کہہ رہا؟

نہیں۔۔۔۔۔ ہو سکتا ہے وہ مذاق کر رہا ہو؟ (آفرین نے جیسے خود کو تسلی دی۔ اسے ساکت کھڑا دیکھ کر وہ معنی خیزی سے مسکرایا۔

ایسا لگتا ہے تم بالکل بھی قانون نہیں جانتی۔۔۔۔۔ تم میرے ساتھ ہی یہاں سے چل رہی ہو۔۔۔۔۔ اگر تم نے ولید گرویزی کے ساتھ پھر کبھی ڈنر کیا۔۔۔۔۔ یا اس کے ساتھ

URDU NOVEL BANK

کہیں گئی۔۔۔۔۔ تو یاد رکھنا۔۔۔۔۔ میں سیدھا کورٹ سے لیٹر تمہاری آفیس کے اڈریس پر بھیج دوں گا۔ "شہرام سرد انداز میں مسکرایا اور اس کا ہاتھ زبردستی اپنی گرفت میں لیا۔ اور اسے ریسٹورانٹ سے باہر کھینچ کر لے جانے لگا۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

شہرام شیٹ کی کار کے قریب کھڑا شیٹ کا انتظار کرنے لگا۔ لیکن شیٹ تھا جو ابھی تک ریسٹورانٹ میں بیٹھا کھانا کھا رہا تھا۔

وہ کچھ پل ہچکچایا کہ اسے کال کر کے بلائے یا نہ بلائے۔ یہ سوچ کر جیسے آفرین کا ہاتھ چھوڑ کر شیٹ کا نمبر ڈائل کرنے لگا۔ آفرین موقع سے فائدہ اٹھا کر بس اسٹاپ کے طرف بڑھ گئی۔

وہیں رک جاؤ آفرین۔۔۔۔۔ "شہرام اس کے پیچھے چیخ کر پکارا۔ لیکن وہ نہیں رکی۔ شہرام "لاشعوری طور پر اس کے پیچھے لپکا۔

آفرین بس میں چڑھ چکی تھی۔ شہرام بھی اس کے پیچھے چلتی بس میں چڑھ گیا۔

URDU NOVEL BANK

ارے۔۔۔ ارے۔۔۔ ایسے کیسے تم چڑھ گئے۔ پلیز کرایہ دو۔ "ڈرائیور نے اسے دروازے پر"
ہی روک کر کرایہ مانگا۔

سوری۔۔۔ میرے پاس کیش نہیں ہے۔ "شہرام نے بے بسی سے کہا۔ اور آفرین کو مدد"
طلب نظروں سے دیکھنے لگا۔ لیکن آفرین تھی کہ منہ پھیرے دوسری طرف نہار رہی
تھی۔ جیسے اس کا شہرام سے کوئی واسطہ ہی نہ ہو۔

کیا تمہارے پاس ٹریول پاس ہے؟ "ڈرائیور نے پھر پوچھا۔"

"شہرام نے بے بسی سے کہا۔ "نہیں، میرے پاس ٹریول پاس نہیں۔"
(کیونکہ اسے کبھی بس میں سفر کا اتفاق نہیں ہوا تھا۔)

ڈرائیور کے چہرے کا رنگ ہی بدل گیا۔ اس نے ناگواری سے اس سوئڈ بوٹڈ امیر نظر آنے
والے شخص کو دیکھا۔ "اگر تمہارے پاس کرایہ اور پاس نہیں تو پلیز اتر جاؤ۔ دیکھنے میں تو

URDU NOVEL BANK

کوئی فلم اسٹار لگ رہے ہو۔۔ لیکن بس میں سفر کے لئے جیب میں کرایہ تک نہیں۔۔ اونہ۔۔ "اس نے اسے تیکھی نظروں سے اوپر سے نیچے گھورا۔

شہرام آج سے پہلے اتنا شرمسار کبھی نہیں ہوا تھا۔ اس نے شکایتی نظروں سے آفرین کو دیکھا۔ جو سن کر بھی انجان بنی ہوئی تھی۔ "ادھر آؤ۔۔ میرا کرایہ دو۔" اس نے آفرین کو مدد طلب نظروں سے دیکھا۔ آفرین ایسے ہو گئی جیسے سنا ہی نہ ہو۔ کھڑکی سے باہر دیکھتی رہی۔ جیسے اسے جانتی ہی نہ ہو۔

شہرام کو رہ رہ کر اس کی اداؤں پر غصہ آرہا تھا۔

کچھ عورتوں کو اس حسین فلموں کے ہیرو نظر آنے والے نوجوان پر ترس آیا تو ان میں سے "ایک عورت بول اٹھی۔ "میں آپ کا کرایہ دے دیتی ہوں۔

"اس پر ساتھ والی بھی بول اٹھی۔ "میں بھی دیتی ہوں۔ میرے پاس بس کارڈ ہے۔

شہرام اس قدر رش میں بری طرح گھبرایا تھا۔ اس نے بے چین ہو کر آفرین کو مدد کے لئے پکارا۔

URDU NOVEL BANK

ہنی، اب ناراضگی ختم کرو۔ میں مانتا ہوں میں غلط تھا۔ پلیز ادھر آکر میرا کرایہ تو ادا کرو۔ کب سے کھڑا ہوں۔ "اس کے لہجے میں التجا تھی۔

شہرام کے اتنے پیار سے بلانے پر آفرین کو ایک ساتھ دس نظروں نے گھورا تھا۔ لڑکیوں کی آنکھوں میں حسد کی جلن تھی۔ تو کچھ بڑی عمر کی عورتوں کی آنکھوں میں بلا کی ستائش تھی۔

آفرین تو دنگ رہ گئی۔ شہرام صرف کچھ لمحے پہلے ہی بس میں سوار ہوا تھا۔ اور آتے ہی کتنی ساری عورتوں کی توجہ اپنے طرف مبذول کر لی تھی۔

اس پر جل کر آفرین نے پیر پٹنے۔ "نہیں ہوں میں تمہاری ہنی۔۔۔۔۔ فضول مت بولو۔۔۔۔۔ میں تمہیں بالکل نہیں جانتی۔۔۔۔۔" اس نے لاعلمی سے شانے اچکا کر منہ پھیر لیا۔

URDU NOVEL BANK

ہنی، تم گھر میں مجھ پر چلا لینا۔ یار۔۔۔ باہر کیوں لڑ رہی ہو؟ کچھ تو میری عزت کا خیال " کرو۔ کیا سوچیں گے لوگ؟ کہ میاں بیوی، باہر آپس میں جھگڑ رہے ہیں۔ " اس نے بے بسی سے اس کے قریب آکر کہا۔

یہ تمہاری بیوی ہے؟ " ایک مرد نے اٹھ کر پوچھا۔ "
 جس پر شہرام نے جیب سے ایک فولڈ پیپر نکال کر اسے کھول کر دکھایا۔ یہ اس کا نکاح نامہ تھا۔

میں یہ نکاح نامہ ساتھ لایا ہوں۔ آپ خود دیکھ لیں میں جھوٹ نہیں بول رہا یہ میری "
 "بیوی ہے جو مجھ سے ناراض ہو گئی ہے۔

ایک بزرگ نے آفرین کو ناگواری سے گھورا۔ "لڑکی تم بھت ہی کوئی اڑیل گھوڑی لگتی ہو
 - ہم سب دھوکا کھا گئے۔ " اس کی بات پر ڈرائیور نے بھی اسے جھڑکا۔
 دیکھیں مس، جلدی سے اپنے شوہر کا کرایہ دیں۔ لڑائی گھر جاکر کرنا۔ یہ بس ہے "
 "۔۔۔ تم دونوں کے لڑنے کی جگہ نہیں۔

URDU NOVEL BANK

دو عورتیں آپس میں ان دونوں کو دیکھ کر سرگوشی کرنے لگیں۔
 کتنا حسین شوہر ہے۔ اس لڑکی کا۔ پھر بھی نخرے دیکھو۔۔۔ ہمممم۔۔۔ کچھ لوگ واقعی "
 "بھت ناشکرے ہوتے ہیں۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

آفرین تو یہ سن کر جیسے حواس کھونے لگی۔ شہرام پاگل تھا کیا؟ جو اپنا نکاح نامہ تک
 جیب میں لایا تھا۔

آخر مارے باندھے اس نے غصے سے پرس سے پیسے نکالے اور کرایہ ادا کیا۔ ساتھ ساتھ
 گھوڑیاں بھی جاری تھیں۔ جس کو شہرام نے مسکین سی صورت بنا کر مزہ لیا۔ ساتھ ہی
 ایک آنکھ ونک کی۔

پھر قریب ہو کر اس نے اپنا ایک بازو اس کی پتلی کمر کے گرد لپیٹ کر اس کے کان میں
 "مقنا طیبی لہجے میں سرگوشی کی۔ "تمھینک یو جان۔

URDU NOVEL BANK

اس کی گرم نرم سانسیں آفرین کے کان کی لوب کو چھو رہی تھیں۔۔ اتنے سارے لوگوں کے پیچ میں شہرام کی حد درجہ قربت سے آفرین شرم سے سرخ ہو رہی تھی۔
بے بسی سے اسے گھور کر رہ گئی۔ کیا کرتی؟ دانت پیس کر دل ہی دل میں اسے گالیاں

"دیں۔" بھاڑ میں جاؤ

www.urdu-novel-bank.com
Visit for more novels:

تمہارے ساتھ۔۔۔ "شہرام پھر سے کان میں گنگنایا۔ آفرین نے چونک کر اسے دیکھا۔"
کیا اس نے اس کی سوچ پڑھ لی؟ لیکن اسے یہ نہیں پتا چلا کہ وہ بڑبڑاہٹ میں جو بولی تھی۔ شہرام نے قریب ہونے کی وجہ سے سن لیا تھا۔
وہ تنک کر ایک خالی سیٹ پر بیٹھ گئی۔ شہرام بھی ساتھ بیٹھ گیا۔

آفرین نے اسے نظر انداز کر کے خاموشی سے ولید کو میسج بھیج دیا۔
[سر معاف کیجئے گا۔ میری آنٹی اچانک ہی آگئی تھیں اسی لئے میں جا رہی ہوں۔]

شہرام نے قریب ہونے کی وجہ سے میسج پڑھ لیا تھا۔ اس کا موڈ سخت خراب ہوا۔

URDU NOVEL BANK

نہ فقط آفرین نے اپنا واٹس لیپ نام بدلاتھا بلکہ اس کی موجودگی میں ہی ایک غیر مرد کو میسج بھیجا تھا۔ جیسے اسے واقعی بھی اپنے شوہر کی پروا نہ ہو۔ اور یہ بات شہرام سے ہضم ہونی مشکل تھی۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

یہ تم اپنی آنٹی سے کب ملی؟ کیا تم اب بھی یزدانی فیملی سے رابطے میں ہو؟ "شہرام" نے نا سمجھی سے اسے دیکھ کر پوچھا۔

آفرین یہ سن کر ہکا بکا رہ گئی۔ لب بھینچ کر اسے گھورا۔ "آنٹی فلو ایک بیماری کا نام ہے۔ سمجھے۔۔ اب آگے اور سوال مت کرنا۔" اس نے وارن کیا۔

شہرام جو بڑے اعتماد سے آج تک سمجھتا آیا تھا کہ اسے ہر چیز کا علم ہے۔ اس بات پر "مات کھا گیا۔ ہلکے سے کھانسا۔" مطلب یہ کہ۔۔۔ تم جھوٹ بولنے میں ماہر ہو بیوی۔

URDU NOVEL BANK

میں تمہارے منہ سے کچھ بھی نہیں سننا چاہتی شہرام۔ "آفرین کچھ دور ہٹی۔" کیوں "

"میرے پیچھے آرہے ہو؟ میں یہاں سے سیدھی آفس جاؤں گی۔"

مجھے بھوک لگی ہے بیوی، میں نے کچھ نہیں کھایا۔ "اس نے معصومیت سے کہا۔ جس "

پر آفرین نے آنکھیں چھوٹی کر کے اسے گھورا۔

تو میں کیا کر سکتی ہوں۔۔۔۔۔ تم بھوکے مرو یا جیو۔۔۔۔۔ مجھے پرواہ نہیں۔ "اس نے "

ناک چڑھا کر کہا۔ اب وہ کوئی ایسا خواب دیکھنا نہیں چاہتی تھی۔ جو اسے پھر سے تکلیف

سے دوچار کر دے۔

اس کے سرد اور بے رحمانہ لہجے نے شہرام کو تکلیف تو بھت دی۔ لیکن ساتھ ہی وہ

اپنے احساسات بھی سمجھ نہیں پا رہا تھا۔ وہ واقعی کسی عورت کے موڈ کو سمجھنے سے قاصر

تھا۔

"دیکھو۔۔۔ اگر تم مجھے نہیں کھلاؤ گی تو میں تمہارے ساتھ ساتھ آفیس تک چلوں گا۔"

URDU NOVEL BANK

یہ سن کر آفرین کا دل کیا بس سے چھلانگ لگا دے
(میں)۔۔۔ اور۔۔۔ تمہیں کھلاؤں؟ کیا تم کوئی پالتو جانور ہو جو میں کھلاؤں؟
سچی بات تو یہ تھی کہ خود اس کا بھی بھوک سے برا حال تھا۔ اس نے بھی کچھ نہیں
کھایا تھا۔

www.urdu-novel-bank.com
visit for more novels:

کھڑکی سے باہر دیکھتے، ایک خیال کے آتے ہی اس کی آنکھوں میں چمک لہرائی۔
کھانا پکانا تو میرے لئے ممکن نہیں لیکن۔۔۔ ہم اس ہوٹل پر ضرور کھا سکتے ہیں۔ جو"
میں چوز کروں گی۔ اگر تمہیں پسند نہ آئے تو تمہاری مرضی۔" اس نے شانے اچکا کر
لاپرواہی کا مظاہرہ کیا۔

شہرام بس اسے دیکھتا رہ گیا۔ لاشعوری طور پر وہ اس کے ساتھ کچھ وقت گزارنا چاہ رہا
"تمہا۔ سو جلدی سے بول اٹھا۔" ڈن۔۔۔

دس منٹ بعد ہی دونوں سرک پر موجود ایک ریسٹورانٹ میں داخل ہوئے۔ جہاں صرف اسپاؤسی کھانا ہی ملتا تھا۔ شہرام تذبذب میں آفرین کو دیکھتا ہی رہ گیا۔ جو لا پرواہی کا مظاہرہ کرتی ایک کرسی کھینچ کر آرام سے بیٹھ چکی تھی اور اب بیرے کو اسپاؤسی کھانا آڈر کر رہی تھی۔

شہرام لاچار اور بے بسی سے تھوک نکل کر رہ گیا۔ کتنی بے حس تھی؟ اسے پتا بھی تھا کہ شہرام کا معدہ حساس ہے۔ وہ اسپاؤسی کھانا نہیں کھاسکے گا۔ لیکن اسے پرواہ نہیں تھی۔ وہ سمجھ گیا تھا۔ کہ وہ جان بوجھ کر ایسا کر رہی ہے۔ وہ ایسے بیٹھی تھی جیسے اکیلی ہو۔

سچی بات تو یہ تھی کہ آج اتنے دنوں بعد وہ اپنی مرضی کا کھاسکتی تھی۔ گزرے دنوں میں شہرام کے ساتھ رہ کر اسے بالکل موقع نہیں مل سکا تھا کہ اسپاؤسی کھاسکے۔۔ اور آج وہ اپنی مرضی کرنے میں آزاد تھی۔

URDU NOVEL BANK

اس نے اپنی مرضی کے ہر قسم کے اسپاؤسی بیف رول، مٹن رول وغیرہ آرڈر کیئے۔ آج وہ دل کھول کر شہرام کے سامنے اپنی مرضی کا کھانا کھا کر اصل میں اسے یہ باور کروانا چاہ رہی تھی کہ اسے شہرام کے حساس معده کی پرواہ نہیں۔

www.urdu-novel-bank.com
Visit for more novels:
شہرام کے تاثرات کافی ناخوشگوار تھے۔ وہ مکمل اپنے کھانے میں مصروف تھی۔ آنکھ اٹھا کر بھی اسے نہیں دیکھ رہی تھی۔ جیسے وہ اکیلی ہی بیٹھی ہو۔ یا اس کے سامنے اس کا شوہر نہیں، کوئی اجنبی شخص بیٹھا ہو۔

اگر یہاں بات گزرے دنوں کی ہوتی تو وہ اس کی طبعیت کا خیال رکھتے ہلکا پھلکا آرڈر کرتی۔۔۔ لیکن اب بات دوسری تھی۔

اب وہ اس کے بارے میں بالکل نہیں سوچ رہی تھی۔

کچھ دیر صبر کے ساتھ اسے کھاتا دیکھ کر آخر شہرام سے رہا نہ گیا۔

مجھے بھی کھلاؤ۔۔۔ "اس کی لاپرواہی اسے غصہ دلا رہی تھی۔ تبھی سرد انداز میں بول پڑا۔"

URDU NOVEL BANK

کیوں۔۔۔؟ کیا تمہارے ہاتھ سلامت نہیں ہیں؟ "آفرین نے بنا اسے دیکھے مگن انداز" میں کہا۔ "کھانا ہے۔۔۔ تو خود اٹھاؤ۔" اس نے کھانے سے سر بھی نہیں اٹھایا۔ یہ سن کر شہرام کی سر کی رگیں غصے سے پھڑک اٹھیں۔ اس نے خود ہی ہاتھ بڑھا کر ایک بیف رول اٹھا لیا۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

لیکن ایک لقمہ لیتے ہی اس کا دل اچھل کر باہر آنے لگا۔ زبان کے ساتھ پورا منہ جلنے لگا۔ جیسے تیسے لقمہ نگل کر نیچے اتارا۔ معدہ میں جاتے ہی جلن سے معدہ دہائیاں دینے لگا۔ تیز میچوں کی وجہ سے کانوں تک سے دھواں نکلنے لگا۔ بے اختیار چلا اٹھا۔ "اففففف۔۔۔ یہ کیا ہے۔۔۔؟؟؟ اففف۔۔۔ اففف۔۔۔ اس قدر مرچی۔۔۔ آھ۔۔۔ آھ۔۔۔" جلدی سے پانی کا گلاس اٹھا کر منہ سے لگا لیا۔ میچوں کی وجہ سے اس کا منہ زبان، معدہ اور سینہ تک جلنے لگا تھا۔،

"اسپاسی رول۔"

آفرین نے لاپرواہی سے رول اٹھا کر اسے دکھاتے ہوئے کہا۔ اور مزے سے چٹخارے لے کر کھانے لگی۔ جیسے اسے جلا رہی ہو۔ اور وہ واقعی جل رہا تھا۔ اسے کھاتا دیکھ کر نہیں۔۔۔ بلکہ اس کی لاپرواہی اسے جلا کر مار رہی تھی۔

URDU NOVEL BANK

تم یہ جان بوجھ کر کر رہی ہونا۔؟ "شہرام نے مشکل جلتے منہ کے ساتھ، اسے تیز" نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

آفرین نے ابرو اٹھا کر اس کے جملے پر حیرت سے اسے دیکھا۔ (واقعی۔۔۔؟)۔ مریچوں کی وجہ سے خود اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔ "بلکل نہیں۔۔۔ مجھے کیا ضرورت ہے؟" اس نے کندھے لا پرواہی سے اچکا کر ہونٹ ٹیڑھے کر کے اسے جلایا۔۔۔۔۔ "مجھے تو ہمیشہ سے اسپاؤسی ہی پسند ہے۔۔۔۔۔ یہ اور بات ہے۔۔۔۔۔ تمہارے لئے پکاتے ہوئے۔۔۔۔۔ میں مریچ نہ ہونے کے برابر۔۔۔۔۔ ڈالتی تھی۔ لیکن اب۔۔۔۔۔ میں اپنی مرضی سے کھا سکتی ہوں۔۔۔۔۔ کسی اور کے لئے خود کو پابند تو نہیں کر سکتی۔" اس کا لہجہ جتنا ہوا سا تھا۔

شہرام کے لئے یہ بات نئی تھی۔ اسے نہیں پتا تھا کہ وہ اسپاؤسی پسند کرتی ہے۔ اور اسے یہ بات بھی آج پتا لگی کہ وہ اس کی وجہ سے مریچ کم ڈالتی تھی۔ جبکہ وہ سمجھتا رہا کہ آفرین کو بھی اس کی طرح مریچ نہیں پسند۔۔۔

اس کے باوجود بھی آفرین کا رویہ کافی دل شکن تھا۔ شہرام نے واقعی اپنے دل میں تکلیف محسوس کی۔ لیکن۔۔۔۔۔ دوسرے پل ہی اس کا لہجہ کافی سرد ہو گیا۔

URDU NOVEL BANK

میں نے کبھی تم کو مجبور نہیں کیا۔۔۔ کہ خود کو میری وجہ سے پابند کرلو۔۔۔۔۔ یہ "یکطرفہ۔۔۔۔۔ تمہارا اپنا فیصلہ تھا آفرین بیگم۔" اس نے سرد نظروں سے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالیں۔ اس کی آنکھوں میں مہچوں کی وجہ سے نمی کے ساتھ سرخی چھائی ہوئی تھی۔

www.urdu-novel-bank.com
visit for more novels:

اس کی بات پر آفرین کا نوالہ چباتے منہ رک گیا تھا۔ سچ ہی تو کہہ رہا تھا۔۔۔ اس نے کب اسے کسی بات کے لئے مجبور کیا تھا؟ بالکل نہیں۔۔۔ وہ اس پر الزام نہیں رکھ سکتی تھی۔ وہ سمجھ گئی کہ سارا قصور اس کا اپنا تھا۔ شروع دن سے لے کر آج تک۔۔۔ وہ غلطیوں پر غلطیاں کرتی آئی تھی۔ اور الزام شہرام پر لگا دیتی تھی۔ وہ خود اس کے پاس گئی تھی۔ زبردستی رشتہ بھی جوڑا۔ اس میں کہیں بھی شہرام قصور وار نہیں تھا۔ بس یہ ماننے میں اس کی خودداری آڑے آرہی تھی۔ بلا کی ضدی تھی آفرین۔۔۔ وہ سر جھکائے رول کھاتی رہی۔ خاموشی سے سوچے گئی۔

URDU NOVEL BANK

کھانے کے بعد بل آیا تو اس نے بیرے سے کہا۔ "ہاف میں پے کروں گی۔ اور ہاف یہ آدمی کرے گا۔" اس کی بات پر شہرام کے ساتھ بیرا بھی ہکا بکا رہ گیا۔۔۔ شہرام نے تو کچھ کھایا ہی نہیں تھا۔۔۔ پھر بھی آدھا بل بھرنے پر مجبور تھا۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

اپنے پیسے واپس رکھ لو۔ میں کبھی نہیں چاہوں گا کہ۔۔۔ میری عورت بل پے "کرے۔" اس نے والٹ سے کارڈ نکال کر بل پے کرنا چاہا۔

اوہ۔۔۔ معاف کرنا۔۔۔ میں تمہاری عورت نہیں۔۔۔ شہرام صاحب۔ اور کیوں کہ تم "وکیل ہو۔۔۔ سو میں تم سے پیسے کے معاملے میں جھگڑا بالکل نہیں کرنا چاہتی۔" آفرین نے اپنے پیسے دوبارہ اس پلیٹ میں رکھے۔ جو بیرا تمھارے ہوئے دونوں کی فضول بحث سن رہا تھا۔

بل رکھ کر وہ پرس اٹھا کر بنا اسے دیکھے باہر نکل گئی۔ اس کے لئے اب یہ آسان نہیں تھا کہ شہرام کے پیسے خود پر خرچ کرتی۔

اس کے جاتے ہی شہرام نے بے اختیار اپنی جلتی پیشانی سھلائی تھی۔ اس نے اپنے کارڈ سے بقایا بل ادا کیا۔ اور اس کے پیچھے بھاگا۔ لیکن آفرین جاچکی تھی۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

باہر آتے ہی اس کے پیٹ میں شدید درد اٹھا۔ اتنا کہ وہ وہیں فٹ پاتھ پر لگے ٹیلی فون بوتھ کا سہارا لے کر پیٹ پکڑے ڈھیر ہو گیا۔
کچھ ہی دیر گزری تھی کہ اس کا سیل فون بجنے لگا۔ اس نے بمشکل درد سے جلتے پیٹ کو تھاما اور سیل کان سے لگالیا۔ دوسری طرف سے شیٹ تھا۔ جو فون اٹھاتے ہی بنا اس کی سنے ناراضگی سے شروع ہو گیا تھا۔

شہری۔۔ تم نے اچھی دوستی نبھائی یار۔۔۔ مجھے ولید کے پاس چھوڑ کر خود بھا بھی کو اغوا" کر کے لے گئے۔۔۔ یار۔۔۔ کچھ تو میرا خیال کرتے۔۔۔ کتنا شرمندہ ہونا پڑا
مجھے۔۔۔ تمہارے پیچھے۔۔۔ وہ شک کر رہا تھا۔۔۔ اور کافی تجسس سے پوچھ رہا تھا۔۔۔ کیسے میں نے ولید کو تمہارے جانے کی صفائی دی۔۔۔ یہ تو بس میں ہی جانتا ہوں۔۔۔ آخر تمہیں کیا

URDU NOVEL BANK

ہو گیا تھا؟ "وہ کافی تپا ہوا تھا۔ لیکن اگلے ہی پل شہرام کی بھاری تکلیف سے بھرپور آواز "سن کر اس کے اوسان خطا ہو گئے۔" یہ تمہاری آواز کو کیا ہوا۔؟ خیر تو ہے۔۔۔؟

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

دھیرج۔۔۔ دھیرج۔۔۔ اسے شک کرنے دو۔۔۔ "شہرام درد سے جلتے پیٹ کو تھام کر بمشکل "بول پا رہا تھا۔" مجھے پیٹ میں کافی درد ہے۔ تم آکر مجھے اٹھاؤ۔۔۔۔ میں یہاں "اسپائسی "فوڈ ریسٹورانٹ" کے سامنے ہی ٹیلی فون بوتھ کے پاس ہوں۔۔۔ اففف۔

اوہ۔۔۔۔۔ لیکن تم تو بھابھی کے پیچھے گئے تھے۔۔۔۔ وہ کہاں گئی۔؟ "وہ پریشان سا گاڑی "ڈرائیو کرتے تجسس سے بولا تھا۔

شٹ یوئر ماؤتھ۔۔۔ میں نے اس کے ساتھ اسپائسی کھالیا ہے۔ اب درد سے جان نکل "رہی۔ اففف۔ آہ۔۔۔ جلدی آؤ۔

URDU NOVEL BANK

تو تم نے کیوں کھایا؟ جب تمہیں پتا بھی تھا۔ کہ تمہارا معدہ نازک ہے۔ "شیث تو حیران" رہ گیا۔

یار بحث بعد میں کرنا۔۔۔ پہلے یہاں آؤ۔۔ آتے ہوئے درد کی دوا اور پانی کی بوتل لانا۔ "وہ" کافی خفگی سے اور شیث کی بحث سے بیزار ہو کر بولا۔

دس منٹ بعد شیث دوا اور منزل واٹر کی بوتل کے ساتھ اس کے پاس پہنچ گیا۔ شہرام تھکا تھکا سا، درد سے بے حال سا بوتھ کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑا تھا۔

وہ بھاگتا ہوا اس کے پاس آیا۔۔ "یار۔۔ تمہارا معدہ کافی حساس ہے۔ تم نے کیوں مرچی کھالی۔؟ کس نے کہا تمہیں۔؟" اسے دوا کے ساتھ بوتل تمہا کر اسے بازو میں سنبھالتے بولا۔ شہرام میں بالکل طاقت نہیں تھی کہ کھڑا ہو سکتا۔

URDU NOVEL BANK

وہ کھانا چاہ رہی تھی۔ سو میرے پاس اس کے سوا کوئی چارہ نہ رہا کہ اس کے ساتھ "کھاتا۔" اس نے دوا پانی کے ساتھ نگلتے بے بسی سے کہا۔

"جب اس نے یہ الفاظ قدرے بے بسی سے کہے کہ "اس کے پاس کوئی چارہ نہ رہا تھا۔ تو شیث کا دل دکھ سے بھر گیا۔ ان الفاظ سے جھلکتی بے بسی شیث کو باور کروا گئی کہ شہرام اب آفرین کے لئے کیا محسوس کرتا ہے؟ لیکن --- یہ اور بات کہ اب آفرین اس سے دور چلی گئی تھی۔ اور یہ سچ ہے کہ چیزوں کی قدر ہمیں تب ہوتی ہے جب وہ ہم سے دور چلی جائیں۔۔۔ یا چھن جائیں۔ قریب سے ہمیں ان کا احساس نہیں ہوتا۔۔ قدر نہیں ہوتی۔۔ تشنگی تب بڑھتی ہے جب کوئی اپنا ہم سے دور ہو جائے۔

شیث واقعی لاجواب ہو گیا۔۔ پھر بھی چھیرنے کو بول گیا۔ "کیا کھانے کے بعد بھابھی نے تمہیں ٹھوکر مار کر یہاں پھینک دیا کیا۔؟"

URDU NOVEL BANK

وہ اسے سنبھالے کار میں بیٹھا۔۔۔ کار میں بیٹھتے ہی شہرام نے سیٹ کی پشت پر ٹیک لگا کر آنکھیں موند لی۔ لگے پل ہی اس کی چھیڑ خانی پر شہرام نے آنکھیں کھول کر اسے تیش سے گھورا۔ "شٹ اپ۔۔" انکلیف کی وجہ سے وہ اس سے بات نہیں کرنا چاہ رہا تھا۔ اس کا چہرہ لٹھے کی طرح ہو گیا تھا۔۔۔ کچھ دیر میں ہی اس کی رنگت نہر گئی تھی۔

شیث نے افسوس سے اس کی پیلی پڑی رنگت کو دیکھا۔ اور چپکے سے فون نکال کر اس کی بے خبری میں تصویر کھینچ کر واٹس ایپ پر آفرین کو بھیج دی۔ ساتھ ہی میسج بھی۔

بھابھی۔۔۔ شہرام نے آپ کے ساتھ اسپاؤسی کھا کر اپنی طبعیت خراب کر لی ہے۔ میں (اسے ہاسپٹل لے کر جا رہا ہوں۔ آپ ناراضگی چھوڑ کر آجائیں۔ میں جانتا ہوں وہ آپ سے بہت محبت کرتا ہے۔۔۔ بس منہ سے اظہار نہیں کرتا۔۔۔۔۔ پلیز)۔

یہ تم نے میری تصویر کھینچ کر کسے بھیجی ہے۔؟ "شہرام نے اچانک ہی اپنی تھکی تھکی" آنکھیں کھول کر اسے شک سے دیکھا۔ ساتھ ہی اس کا فون چھین کر اپنے قبضے میں

URDU NOVEL BANK

کیا۔ اور میسج کھول کر پڑھنے لگا۔ اس کے چہرے پر تھکن رقم تھی۔۔۔ لیکن۔۔۔۔۔ میسج پڑھتے ہی اسے لگا۔۔۔ جیسے اس نے اپنی انا اور بھرم کھودیا ہو۔
اچھا۔۔۔ تو میں اس سے پیار کرتا ہوں۔؟ مجھے لگتا ہے شیث۔۔۔۔۔ تمہارے دماغ کے کچھ "
"اسکرو ڈھیلے پڑ گئے ہیں۔"

www.urdu-novel-bank.com
visit for more novels:

یہ بھی ایک طریقہ ہے۔۔۔۔۔ اسے واپس لانے کا۔۔۔۔۔ تاکہ وہ واپس آکر تمہارے لئے کھانا " پکائے۔۔۔ اس کا دل جیتنے کے لئے اتنا سا جھوٹ تو قابل قبول ہے یا۔۔۔۔۔ ویسے بھی کیا یہ سچ نہیں کہ تم اس سے محبت کرتے ہو۔۔۔ بس ماننے میں تمہاری انا آڑے آرہی ہے۔ "شیث نے اسے آئینہ دکھایا تھا۔ لیکن وہ شہرام ہی کیا جو مان لے۔۔۔ یہ بات قبول! کرنے سے بھتر ہوتا وہ پیٹ کے درد سے مر ہی جائے

وہ خاموش سا فون تمہارے بیٹھا رہا۔۔۔ یہ اور بات کہ چپکے چپکے سے اس کی نظریں فون پر لگی تھیں۔ انجانے میں ہی وہ آفرین کی طرف سے جواب کا منتظر تھا۔
تھوڑی دیر بعد ہی فون نے رنگ کی۔

URDU NOVEL BANK

آفرین نے ایک ہاسپٹل کا پتہ اور فون نمبر اٹچ کیا تھا۔ ساتھ ہی ریسپلائی بھی۔ (یہ بھت اچھا ہاسپٹل ہے۔ جہاں پیٹ کے درد کا اچھے سے علاج کرتے ہیں۔۔ فون نمبر ساتھ دیا ہے۔ جلدی سے اسے داخل کرواؤ۔۔۔ اوہ۔۔۔ ہاں۔۔۔ معاف کرنا۔۔۔ وہ خود ہی میرے پیچھے آیا تھا۔۔۔۔۔ خود ہی زبردستی اسپاؤسی کھایا۔۔۔ میں نے اسے مجبور نہیں کیا۔۔۔ سو میرا کچھ نہ جائے۔۔۔ تھینک یو)۔

اس قدر سنگلی۔۔۔؟؟ اس قدر بے رحمی؟ شہرام میسج پڑھ کر دنگ تھا۔ چہرے کے تاثرات میسج پڑھتے خطرناک حد تک بگڑ گئے۔

اس کے رنگ بدلتے چہرے کو دیکھ کر۔۔۔ شیث سمجھ گیا بھابھی نے کچھ الٹا سیدھا کہا ہوگا۔۔۔ اور اب اس کا غصہ اس کے فون پر نہ نکل آئے۔۔۔ سو ہچکچا کر بے اختیار گلا تر کرتے اسے دیکھ کر ہاتھ بڑھایا۔۔۔

کیا مجھے میرا فون واپس مل سکتا ہے۔؟ یہ میں نے کچھ دن پہلے ہی نیا لیا۔۔۔۔۔ "اس" سے پہلے کہ جملا مکمل کر پاتا۔۔۔ شہرام نے اشتعال میں آکر سیل فون کھڑکی سے باہر "اچھا! دیا۔ شیث کا دل تو اچھل کر حلق میں آگیا۔" ہائے۔۔۔ میرا نیا موبائل۔۔۔

شیث نے بے اختیار اپنا نچلا ہونٹ دانتوں سے کاٹ لیا۔۔۔ گاڑی ڈرائیو کرتے اس کو چپکے چپکے دیکھتا رہا۔ جو ایسے بھرا ہوا بیٹھا تھا جیسے اگر ایک لفظ اور کہا تو پھٹ پڑے گا۔۔۔ اور۔۔۔ شیث ابراہیم کی جراثت ہی نہیں تھی جو ہم کو اپنے ہاتھوں سے بلاسٹ کرتا۔۔۔

شہرام کا نہ صرف معدہ تکلیف سے جل رہا تھا بلکہ ساتھ ہی اس کا دل بھی بری طرح جل کر کوئلہ ہو رہا تھا۔

اسے سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ ایک عورت کا دل اس قدر اچانک اور تیزی سے کیسے بدل سکتا ہے؟ یہ کوئی اتنی پرانی بات تو نہیں تھی جب وہ اس سے حد سے زیادہ محبت کا اظہار کر رہی تھی۔ اور اب۔۔۔؟

اب جیسے اس عورت سے زیادہ سنگ دل اور بے حس کوئی تھا ہی نہیں۔۔۔ اس کے لئے یقین کرنا مشکل ہو رہا تھا۔۔۔ بھت مشکل۔۔۔

اور آنے والے کچھ دنوں میں، سنیعہ کے ساتھ ایزد لگاتار ولید کے پاس معافی مانگنے جاتے رہے۔۔ لیکن وہ ولید ہی کیا۔۔ جو اپنے نقصان پر انہیں معاف کرتا۔۔ بلکہ وہ تو ان سے ملنے تک پر راضی نہیں تھا۔۔ وہ ان دونوں ماں بیٹے کی شکل تک دیکھنے کا روادار نہیں تھا۔

وہ فون کرتے۔۔ اور یہ فون پاور آف کر دیتا۔۔ وہ ملنے آتے۔۔ وہ ملازم کو کہہ دیتا۔۔ کہ 'وہ اگھر پہ نہیں ہے۔

وہ آفیس آتے۔۔ وہ سیکرٹری کو منع کر دیتا کہ ان میں سے کوئی ملنے نہ آئے۔ اگر آئے تو واپس لوٹا دیا جائے۔ مطلب۔۔ ایزد اور سنیعہ مکمل بے عزت ہو رہے تھے۔۔

ایزد پھر بھی ایک دن اس سے ملنے اس کے ولا پہنچ گیا۔ لیکن بد قسمتی اس کی۔۔ کہ ولید ان دنوں بزنس ٹرپ پر ملک سے باہر چلا گیا تھا۔ اور اس کے پیچھے آفرین پر ولا کے

URDU NOVEL BANK

کنسٹریشن کی ساری زمیواری تھی۔ وہ اپنے کام میں مصروف تھی۔ جب ایزد نے بے شرم بن کر اسے پکار لیا۔

آئی۔۔۔۔ کیا تم ماموں سے میرا کنٹیکٹ کروانے میں مدد کر سکتی ہو؟ "ایزد اس کے" قریب آکر بے بسی سے بولا۔ ان کچھ دنوں میں ہی اس کی حالت کافی خستہ حال ہو چکی تھی۔

آفرین نے اسے دیکھ کر ایک گہری سانس لی۔ اور ایک ابرو اٹھا کر اسے نا سمجھی سے دیکھا۔ کبھی یہ شخص اسے بھت پیارا تھا۔ لیکن اب۔۔۔۔ اب وہ اس کی نظر میں انتہائی بد صورت شخص تھا۔۔۔۔ سچ ہے۔۔۔۔ انسان کی شکل اسے خوبصورت نہیں بناتی۔۔۔۔ بلکہ اس کا کردار اسے خوبصورت بناتا ہے۔ اور ایزد اپنا کردار اس کی نظر میں گرا چکا تھا۔ اب وہ جتنی اس سے نفرت کرتی۔۔۔ کم تھی۔ اب وہ اس کا دشمن تھا۔ اور دشمن سے خیر کی امید فضول ہوتی ہے۔

URDU NOVEL BANK

اچھا۔۔۔۔۔ لیکن میں کیوں تمہاری اس معاملے میں مدد کروں؟ جبکہ تم میرے دشمن "ہو۔" اس نے شانے اچکا کر لاپرواہی سے اپنے لُچ کے طرف متوجہ ہو گئی۔ اس نے صبح سے کچھ نہیں کھایا تھا۔ مسلسل کام میں مصروف تھی۔ اور ابھی کچھ دیر پہلے ہی وہ لُچ لے کر بیٹھی تھی۔

www.urdu-novel-bank.com
visit for more novels:

آئی۔۔۔۔۔ ایسا مت کہو۔۔۔۔۔ کیا تم بھول گئی۔۔۔ کہ ہم دونوں۔۔۔۔۔ ساتھ پلے بڑھے "ہیں۔؟" ایزد کا لہجہ ملتجی ہوا۔ ایک آس تھی اس کے لہجے میں۔

اگر میں گرویزی کارپوریشن سے شراکت حاصل نہ کر سکا تو بورڈ آف ڈائریکٹرز مجھے صدر کے عہدے سے ہٹا دیں گے۔ اور میں وراثت کا حق تک کھو دوں گا۔۔۔۔۔ میرا باپ۔۔۔۔۔ سب کچھ میرے سوتیلے بھائی کو دے دے گا۔ "اس کے نزدیک اب بھی اپنا مقصد تھا۔۔۔ آفرین تو بس مرہ تھی۔ جسے وہ استعمال کرنا چاہ رہا تھا۔ اور آفرین یہ بات اب اچھی طرح سمجھ رہی تھی۔

تو میں کیا کر سکتی ہوں۔۔۔۔۔؟ "اس نے لاپرواہی سے کہا۔"

URDU NOVEL BANK

تم میرے منگیتر تو ہو نہیں۔۔۔۔۔ میرے بجائے بھتر ہے۔۔۔۔۔ آبلش کے پاس " جاؤ۔۔۔ یہ میرا درد سر بالکل نہیں۔ " اس نے صاف ہری جھنڈی دکھا دی۔ اسے جواب دے کر اپنا لچ کھانے میں لگن ہو گئی۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

ماموں آبلش کو پسند نہیں کرتے آئی۔ "وہ تلخی سے گویا ہوا۔ پھر آگے بڑھ کر اچانک ہی " اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

آئی۔۔ میں جانتا ہوں۔ تم مجھ سے اب نفرت کرتی ہو۔۔۔۔۔ لیکن۔۔۔۔۔ میرے پاس آبلش " سے منگنی کرنے کے علاوہ اور کوئی آپشن نہیں بچا تھا۔ اگر میں منگنی نہ کرتا تو میرا باپ اپنا سارا بزنس اپنے دوسرے بیٹے کو دے دیتا۔۔ اور میں۔۔۔ میں بس۔۔۔ خالی ہاتھ رہ جاتا آئی۔۔ یہ ماموں کی مدد ہی تھی۔ جس سے میں اپنے باپ کے بزنس میں حصیدار تھا۔ ان کی کمپنی میں باس تھا۔ صرف۔۔ ماموں کے پرو جیکٹس اور شیئرز کی وجہ سے۔۔ اور اب۔۔۔ اب سب ختم ہو گیا ہے۔ "وہ اس وقت جیسے کوئی پاگل لگ رہا تھا۔ آفرین نے یکدم اپنا ہاتھ اس کی گرفت سے کھینچ کر نکالا۔ اس کی بھوک اب مر گئی تھی۔

URDU NOVEL BANK

مجھے خود پر حیرت ہے۔۔۔ میں تمہیں پہلے کیوں نہ پہچان سکی۔۔۔ کہ۔۔۔ کتنے بے شرم۔۔۔"

۔۔۔ ہو تم؟ "آفرین نے چبا چبا کر الفاظ کہے۔ اس کے چہرے پر نفرت کے ساتھ حقارت جھلک رہی تھی۔

کیا تم بھول گئے؟۔۔۔ ڈیزائننگ انسٹیٹیوٹ کے دروازے پر تم نے مجھے کیسے تھپڑ مارا"

تھا!۔۔۔ یا۔۔۔ آتش کی وجہ سے مجھے کیسے دھکا دیا تھا؟۔۔۔ بھول گئے؟؟ "اس نے دانت پیسے۔ جیسے ایزد کو پیس رہی ہو۔

اور یہ بھی تو پرانی بات نہیں؟۔۔۔ کچھ دن پہلے یہ تم ہی تھے نا؟ جس نے۔۔۔ کسی کو" پیسے دے کر ولا کو ڈبوں نے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔۔۔ صرف اسی لئے۔۔۔ کہ مجھے پھنسوا سکو۔۔۔ صحیح؟ اگر میں بروقت حفاظتی اقدامات نہ کرتی تو میرے ساتھ میری کمپنی کا نام بھی برباد ہو جاتا۔۔۔۔۔ بریو۔۔۔ رٹی۔۔۔ بریو۔۔۔ "آفرین نے بریو کہتے ہلکی سی تالی پیٹی۔ اس کے یاد دلانے پر ایزد گردن جھکا گیا۔

URDU NOVEL BANK

ایزد درانی۔۔۔ تمہاری سفاکی نے مجھے اندر تک ٹکڑے کر دیا ہے۔۔۔ اب صرف۔۔۔ تمہارے " منہ سے بچپن کا تذکرہ سنتے ہی میرے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔۔۔۔ لیکن تم۔۔۔۔ تمہیں تو اپنے کیئے پر کوئی پچھتاوا ہی نہیں۔۔۔

اور بڑی بات یہ کہ بجائے معافی مانگنے کے۔۔۔ بے شرمی سے آکر میرے سامنے مدد مانگنے کھڑے ہو گئے۔۔۔۔ "وہ تیز لہجے میں تلخی سے کہتی اسے باور کروا گئی کہ وہ کتنا سنگ دل اور بے شرم تھا۔

ایزد تو شرمندگی کے مارے زمین میں گڑا جا رہا تھا۔۔۔ سر ہی نہیں اٹھا پا رہا تھا۔ کس منہ سے سر اٹھاتا؟ صحیح ہی تو کہہ رہی تھی وہ۔ اس نے تو بچپن کی دوستی کا بھرم تک نہیں رکھا تھا۔ اس کے لالچ نے اسے حد سے زیادہ بے رحم اور بے حس بنا دیا تھا۔ بس۔۔۔ منہ سے اعتراف کرتے اس کے ہونٹ ہلنے سے انکاری تھے۔ ورنہ ضمیر تو چلیخ چلیخ کر اعتراف جرم کر رہا تھا۔

اس نے سر اٹھا کر کچھ کہنے کو لب ہلانے چاہے تھے مگر۔۔۔۔

URDU NOVEL BANK

آفرین نے ارد گرد دیکھ کر ایک گہری سانس لے کر خود کو رلیکس کیا۔ اشتعال سے اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔

بس --- مٹی ڈالو۔۔۔ پرانی باتوں پر۔۔۔ آگے کچھ بھی کہنا عبث ہے۔۔۔ ویسے بھی " --- میں تم سے زیادہ سنگ دل ہوں۔۔۔ " آفرین نے گہری سانس لے کر خود کو پرسکون کیا۔۔۔ کچھ دیر بعد اس کے شرمسار حلیے کو دیکھ کر تجسس سے بولی۔

آفر آل۔۔۔۔ کیا مسئلہ صرف گرویزی کارپوریشن کی طرف سے اپنی انویسٹمنٹ واپس لینے " کا ہے؟ اگر صرف انویسٹمنٹ کا پیسہ واپس کرنے سے تمہاری پروبلم حل ہو سکتی ہے تو یزدانی ڈیزائنر کمپنی سے ادھار لے کر پیسہ واپس کر دو۔ " اتنا کہہ کر۔۔۔ طنزیہ اسے دیکھ کر مسکرائی۔

آخر تم ان کے داماد بننے والے ہو۔ مجھے پتا ہے میرے والد کے پاس بیس ملین سے " زیادہ کے اثاثے ہیں۔ وہ تمہاری ضرور مدد کریں گے۔ " آخر میں ترس کھا کر اسے مشورہ دیا۔ اس کی بات پر ایزد نے بے اختیار چونک کر سر اٹھا کر اسے حیرت سے دیکھا۔

(کیا مطلب؟)

کیا ان کے پاس اب بھی دولت ہے؟" وہ حیران تھا اس کے علم کے مطابق ان کی "کمپنی دیوالیہ ہونے کے قریب پہنچ گئی تھی۔

بلکل۔۔۔۔ خفیہ طور پر۔۔۔۔ ڈیڈ کے پاس کافی اثاثے ہیں۔ ان کی کافی کمپنیوں میں "انویسٹمنٹ ہے۔ سو ان سے منافع کافی اچھا ملتا ہے۔" آفرین نے مزے سے کہا۔ پھر سر اٹھا کر آگے بڑھ گئی۔ کچھ قدم آگے بڑھ کر رک کر ایزد کو دیکھا۔ جو ابھی تک ایک ہی جگہ ہر دنگ سا کھڑا سوچ میں ڈوبا ہوا تھا۔ اس کے ہونٹ طنزیہ مسکراہٹ میں ڈھل گئے۔
(ہونہ۔۔۔۔ لالچی شخص۔۔)

اس نے بحر حال جھوٹ نہیں بولا تھا جعفر یزدانی کی انکم کافی کمپنیوں میں انویسٹمنٹ کی وجہ سے بھت حد تک اچھی تھی۔ اور ان کو ایزد کی مشکل وقت میں مدد کرنی چاہیئے۔۔۔۔ اب آفرین کو دیکھنا تھا کہ جعفر یزدانی اور آبلش ایزد کی مدد کرتے ہیں یا دھکا مار کر اپنی زندگی سے باہر پھینک دیتے ہیں۔ دیکھنا تھا۔۔۔۔

ایزد جلدی سے گاڑی ڈرائیو کر کے یزدانی ہاؤس کے وسیع و عریض گھر کے باہر پہنچ گیا۔

لیکن۔۔۔ افسوس۔۔۔ اس کا جانا بے کار ہی گیا تھا۔ کیونکہ ملازم کے کہنے کے مطابق سب لوگ کل ہی ملک سے باہر گھومنے چلے گئے ہیں۔

ایزد نے یہ سن کر اشتعال اور بے بسی سے مٹھیاں بھینچ کر دانت پیسے۔

پھر فوری طور پر سیل نکال کر آتش کو کال ملانے لگا۔ آتش نے کل رات بھی کال نہیں اٹھائی تھی۔ اور وہ سمجھا تھا کہ سو رہی ہوگی۔ لیکن آتش نے کال نہیں ریسو کی۔

دوسرے دن اس نے پھر کال کی۔ اور خوش قسمتی سے آتش نے کال

اٹھالی۔ "سوری۔۔۔، ایزد۔۔۔۔ میں کل پلین میں سفر کر رہی تھی۔ تبھی کال ریسو نہ کر سکی۔" اس کے لہجے میں اجنبیت تھی۔

لیکن۔۔۔ تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا کہ تم جارہی ہو؟ "ایزد کے لہجے میں شکایت کے ساتھ خفگی تھی۔

آلش کو اس کی بات سن کر کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا۔ بلا کی شاطر لڑکی تھی۔ "میرے والدین کا موڈ آفرین کی وجہ سے بھت بگڑ چکا تھا۔۔۔ سو۔۔۔ ہم۔ نے باہر گھومنے کا فیصلہ کر لیا۔ تاکہ کچھ ذہن فریش ہو سکے۔۔۔ میرے پاس بالکل وقت نہیں تھا کہ تمہیں بتا سکتی۔۔۔ کیونکہ یہ سب اچانک سے ہی طے ہوا تھا۔" وہ لاپرواہی سے منہ بنا کر بولی۔

ایزد نے پریشانی سے اپنی پیشانی مسلی۔۔۔ پریشانی سے اس کا سر پھٹ رہا تھا تھا۔ "آبی۔۔۔ کئی پروجیکٹس میں۔۔۔ مجھے مسئلے درپیش ہیں۔۔۔ جن میں، میں نے۔۔۔ سرمایہ کاری کی تھی۔ اور۔۔۔ اب۔۔۔ فنڈز کی سخت کمی ہے۔ کیا تم۔۔۔ اپنے ڈیڈ کو انویسٹ کرنے کے لئے راضی کر سکتی ہو۔؟" وہ ایک آس سے بولا تھا۔ جیسے بھیک مانگ رہا ہو۔

اوہ۔۔۔ آئی ایم سووووری۔۔۔، "آلش نے افسوس ظاہر کیا۔"

URDU NOVEL BANK

لیکن۔۔۔۔ میں واقعی اس معاملے میں بے بس ہوں۔۔۔ تمہاری کوئی مدد نہیں" کر سکتی۔ ہماری کمپنی کو پہلے سے ہی فنڈز کی کمی کا مسئلہ ہے۔ سو۔۔۔ ڈیڈ تو بالکل راضی نہیں ہونگے۔۔۔ سوری ایزد۔۔۔ "اس نے طریقے سے بات بنا کر اسے ٹھپ جواب دیا۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

آبی۔۔۔۔ کیا تم کوئی وے نہیں نکال سکتی؟۔۔۔۔ میں۔۔۔۔ تمہارا منگیترا ہوں۔۔۔۔ "ایزد" اب کہ بالکل بھکاری بن کر کھڑا ہو گیا۔ "کیا تم۔۔۔۔ مجھ سے پیار نہیں کرتی؟" اب کہ اس نے اس کے پیار کو مہرہ بنایا۔

آئی ایم سوری ایزد۔۔۔۔ "اس کا لہجہ سرد ہوا۔" لیکن۔۔۔۔ میں اپنے خاندان کے فنڈز کی انچارج بحرال نہیں ہوں۔۔۔۔ ابھی یہاں کسی کا" بھی موڈ بھتر نہیں ہے۔۔۔ سو میں کال رکھتی ہوں۔ ہم پھر بات کریں گے۔۔۔ اوکے۔۔۔ "اس نے سرد مہری سے بنا اس کا جواب سننے کال کاٹ دی۔ اس کے ساتھ ہی ایزد کا دل اندر تک کٹ کر کئی ٹکڑوں میں منقسم ہو گیا۔

URDU NOVEL BANK

یہ تھی وہ عورت --- جو کہتی تھی کہ اس سے محبت کرتی ہے۔ جواب اس کی مدد کرنے پر تو کیا --- بات کرنے پر بھی تیار نہیں تھی۔ یہ تھی اس کی محبت ---؟

www.urdu-novel-bank.com
visit for more novels:

جلد ہی درانی کارپوریشن نے اسے میٹنگ میں بلایا۔ یہ شیئر ہولڈرز کی میٹنگ تھی۔ اور اسے مجبور بھی جانا تھا۔

ایزد درانی --- تم گرویزی کارپوریشن میں اب بھی کئی دن سے جا رہے ہو۔ لیکن تم نے "ابھی تک مسئلے کا حل نہیں نکالا؟ وہ لوگ اب بھی کو آپریشن کینسل کرنے پر بضد ہیں۔" وہ سر جھکائے ٹیبل کو گھورتا رہا۔ پریشانی --- اور بے آرامی اس کے حال سے ظاہر تھی۔

شروع میں، یہ تم ہی تھے۔ جس نے یقین دلایا تھا کہ یہ منصوبہ قابل عمل "ہوگا۔۔۔ کیا تم جانتے ہو۔۔۔ کمپنی نے اس پر کتنا پیسہ انویسٹ کیا ہے؟

"اب بتاؤ۔۔۔ تم یہ کر سکتے ہو یا نہیں۔۔۔؟"

شیئر ہولڈرز کے الزامات سن کر وہ زرد پڑ چکا تھا۔ کہاں سے لاتا وہ ان سب کا پیسہ؟ وہ بری طرح پھنسا تھا۔ کہاوت ہے نا۔۔ کہ آسمان سے گرا، کھجور میں اٹکا بس یہی کہاوت اس وقت ایزد درانی پر درست ثابت ہو رہی تھی۔ وہ واقعی کھجور میں اٹک گیا تھا۔ اس وقت، اس کا سوتیلا بھائی زیاد، کھڑا ہوا "سب۔۔۔ میرے بھائی پر پریشر ڈالنا بند کریں پلیز۔۔۔۔۔ آپ سب کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگرچہ گرویزی کارپوریشن نے ہمارے ساتھ سارے کو آپریشن کینسل کر دئے ہیں۔ لیکن۔۔۔ میں نے ایچ۔ کے فیمس کے پاس سے بات کی ہے اور وہ ہمارے ساتھ کو آپریٹ کرنے کو تیار ہے۔"

ایچ۔ کے فیمس بھی ایک بڑا ادارہ ہے۔"

زیاد کی بات واقعی قابل غور ہے۔ "سب آپس میں سرگوشیاں کرنے لگے۔"

URDU NOVEL BANK

ہاں۔۔۔ اس جیسے خاص الخاص شخص سے بہت بہتر۔۔۔۔۔ جو صرف یہ ہی جانتا" ہو۔۔۔ کہ عورت کو شادی کے لیے کیسے کنوینس کیا جاتا ہے۔ "ایزد نے کہنے والے میمبر کو غصہ سے دیکھا۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

تمہاری یہ ہمت۔۔۔۔۔ دوبارہ کہنا ذرا۔۔۔۔۔ "اس نے شعلہ بار نظروں سے اس خاتون مینیجر کو دیکھا۔ وہ خاتون اس کی کمپنی کی مینیجر کے پوسٹ پر تھی۔ جس نے یہ کہنے کی ہمت کی تھی۔ وہ کھڑی ہو گئی۔

کیا میں نے غلط کہا؟۔۔۔ اس پورے میلبرین میں کون نہیں جانتا۔۔۔ کہ ایزد درانی" صاحب نے اپنی بچپن کی منگیتہ کو صرف دولت کے لالچ میں چھوڑ دیا۔ "سب میمبرز اس خاتون مینیجر کو دیکھ کر اس کی تائید میں سر ہلا رہے تھے۔ ایزد کے باپ کا غصے سے برا حال ہو رہا تھا۔ بھت مشکل سے وہ مٹھی ہونٹوں پر جمائے خاموش بیٹھا ہوا ایزد کو غصیلی نظروں سے گھورے جا رہا تھا۔

URDU NOVEL BANK

صرف یہی نہیں۔۔۔ بلکہ عاشق مزاج لوگوں کی تاریخ میں اپنا نام بھی رقم کر دیا۔ جس نے اس کمپنی کی ریپوٹیشن کو بری طرح متاثر کیا ہے۔ کیا میں غلط کہہ رہی ہوں؟ "اس مینجر نے سب سے تائید چاہی۔"

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

ہاں۔۔۔۔۔ یہ بات بالکل درست ہے۔۔۔ درانی صاحب، بات تلخ ضرور ہے۔ لیکن ہے "سچ۔۔۔ کہ آپ کے اس بیٹے کو تربیت اکی بھت ضرورت ہے۔ یہ صدر کی پوزیشن کے بالکل قابل نہیں۔" زمان صاحب جو کہ پرانے شیئر ہولڈر تھے۔ انہوں نے سچی بات درانی کے منہ پر کہہ دی۔

درانی صاحب نے کافی رنجیدگی سے ایزد کے طرف رخ کر کے سرد لہجے میں کہا۔ "ایزد، بھتر ہے کہ تم اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دو۔ اور زیادہ کو یہ عہدہ سنبھالنے دو۔ تم اب اسے سنبھالنے کے قابل نہیں رہے۔" ان کا لہجہ کافی توہین آمیز لگا تھا ایزد کو۔ وہ بے یقینی سے اپنی کرسی سے کھڑا ہوا۔ اور حیرت سے اپنے باپ کو دیکھنے لگا۔

ڈیڈ۔۔۔۔۔؟ "اس کے چہرے پر بے یقینی بڑھی تھی۔"

تم نے مجھے واقعی بھت مایوس کیا۔" اس کے باپ نے مایوسی سے سر ہلایا۔۔۔ پھر "اٹھ کر تھکے تھکے قدموں سے شانے جھکائے روم سے باہر نکل گیا۔ درانی صاحب کے ساتھ باقی شیئر ہولڈرز بھی آہستہ آہستہ میننگ روم سے نکلتے چلے گئے۔

www.urdu-novel-bank.com
Visit for more novels:

ان سب کے جانے کے بعد زیاد خوشی سے مسکراتا تفرانہ قدم اٹھاتا اس کے پاس آیا۔ "پریشان نہ ہوں ایزد بھیا، میں کمپنی اچھی طرح مینج کر لوں گا۔ سو آپ بے فکر ہو کر لاجیسٹک ڈپارٹمنٹ سے مستعفی ہو سکتے ہیں۔" یہ کہتے ہی اسے حیرت زدہ چھوڑ کر سر اٹھائے میننگ روم کا دروازہ پار کر گیا۔ باہر آتے ہی اس نے اپنے پیچھے کوئی چیز زور سے دے کر مارنے کی آواز سنی۔ اور اس کے چہرے پر شاطرانہ چمک پھیل گئی۔

[درانی گروپ آف کارپوریشن کے انچارج مستعفی ہو گئے۔]

URDU NOVEL BANK

صبح کے وقت ناشتے کی ٹیبل پر آبلش نے ٹی وی پر یہ نیوز سن کر غصہ چائے کے کپ پر نکالا۔

اسے بھت غصہ آیا تھا یہ کافی شکڈ نیوز تھی۔ اس کی توقع کے بلکل برخلاف۔۔ وہ ایک ہائی اسٹیٹس سے محبت کرنے والی لڑکی تھی۔ وہ کیسے یہ برداشت کرتی کہ اس کا ہونے والا شوہر قلاش ہو۔

اس کی حالت کافی پتلی ہو گئی۔ بے اختیار صالحہ کے شانے پر سر رکھ کر رو "دی۔" "مام۔۔۔ ایزد اب انچارج نہیں رہا۔ اب کیا ہوگا مام؟ اب میں کیا کروں؟

صالحہ افسردگی سے اس کے سر پر تھپکی دینے لگی۔ اس کا دل اپنی بیٹی کی بد قسمتی پر تڑپ اٹھا تھا۔ منگنی کے بعد ہی ایسا کیا ہو گیا؟ جو حالات یکدم ہی پلٹا کھا گئے۔ یہ سب اس آفرین کا کیا دھرا ہے۔ میں، ملک واپس جا کر اس کی طبعیت اچھے سے " صاف کروں گی۔" صالحہ نے دانت پیستے کہا۔

URDU NOVEL BANK

جعفر صاحب نے دونوں ماں بیٹی کو پرسوج نظروں سے دیکھا۔ "اس کے بجائے کیوں نہ ہم آبلش کی منگنی توڑ کر کسی ایسے شخص سے رشتہ کریں گے۔ جو واقعی بھی میری بیٹی کے قابل ہو۔ ایزد کسی طرح سے بھی میری بیٹی کے قابل نہیں تھا۔"

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels

لیکن۔۔۔ "آبلش نے سر اٹھا کر بھرائے لہجے میں باپ کو دیکھ کر کہا۔ "سب ہی کو پتا" ہے ڈیڈ۔۔۔ کہ ایزد میرا منگیترا ہے۔ اگر۔۔۔ ہم نے اس طرح رشتہ ختم کر دیا تو۔۔۔ لوگ مجھ پر ہی الزام لگائیں گے ڈیڈ۔ "آبلش کو یہی فکر کھانے لگی کہ لوگ کیا کہیں گے؟

جعفر صاحب کے چہرے پر معنی خیز مسکراہٹ ابھر آئی۔ "اگر۔۔۔۔۔ وہ واپس آفرین کے طرف پلٹ جائے تو۔۔۔۔۔؟ یقیناً۔۔۔ پھر کوئی تم کو الزام نہیں دے گا؟" اس کے شاطرا نہ مشورے پر صالحہ اور آبلش کے چہروں پر عجیب سی چمک آگئی تھی۔

URDU NOVEL BANK

یہ کہتے ہی اس نے اپنا سیل فون ٹیبل سے اٹھا کر اس کی گیلری سرچ کی۔ اور کچھ تصاویر ان دونوں کو دکھانے لگا۔ یہ تصویریں گرین ماؤنٹین کے ایریا کی تھیں۔ جہاں ایزد نے آفرین کا بازو تھاما ہوا تھا۔ جسے دیکھ کر آتش کی آنکھوں میں چمک آگئی۔

"اوہ۔۔۔ ڈیڈ۔۔۔ یو آر امیزنگ۔۔۔ ریٹلی امیزنگ۔۔۔ یہ تصویریں کب لی آپ نے؟"

جب مجھے یہ پتا لگا کہ گرویزی کارپوریشن نے اپنے فنڈز واپس لیئے ہیں، تب ہی میں نے "کچھ کارڈز اپنے پاس سنبھال کر رکھے تھے۔" اس نے رلیکس انداز میں کہتے کرسی کی پشت سے ٹیک لگالی۔

کہتے ہیں 'جیسے جیسے عمر بڑھتی ہے۔ انسان کی عقل مندی بھی بڑھتی ہے۔ کچھ لوگ اپنی عقل مندی بہترین کاموں میں لگاتے ہیں۔ تو جعفر یزدانی جیسے لوگ دوسروں کو نیچا دکھانے میں۔

آفرین کو یہ خبر رمشانے بتائی تھی۔ جب وہ شام کو اس سے ملنے آئی۔

فاٹلی۔۔۔ اس بدمعاش کو اپنے کیئے کی سزا مل گئی۔ "رمشا بے اختیار اس کے گلے لگ گئی۔" تمھینک یو ڈیئر ماموں جان۔۔۔ ہاھا "وہ ہنسنے لگی تو اس کے ساتھ آفرین بھی ہنس پڑی۔

www.urdu-novel-bank.com
visit for more novels:

ہاھا۔۔ کیا تم کو لگتا ہے آبلش غصے میں مر رہی ہوگی؟ "رمشا نے بات بدل ڈالی۔"

نہیں۔۔۔ اس جیسے لوگ آسانی سے نہیں مرتے۔ بلکہ وہ جلد ہی ایزد سے رشتہ ختم کر دے گی "وہ آرام سے کہہ کر صوفے پر مطمئن ہو کر بیٹھی۔

اس کی بات پر رمشا نے معصومیت سے پلکیں جھپکی "نو وے۔ کیا وہ ایزد سے محبت نہیں کرتی؟

URDU NOVEL BANK

ان جیسے خود غرض لوگ محبت نہیں کر سکتے مثنیٰ۔۔۔ اس کی طرح میرے والدین بھی " خود غرض ہیں۔ وہ جلد ہی ایزد کو اس کے استغفیٰ کی وجہ سے دھتکار دیں گے۔ دیکھ لینا۔ " وہ پُر یقین انداز میں بول کر دھیرے سے مسکرائی۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

چلو۔۔ ٹھیک ہے۔۔ کیوں نہ آج کی خوشی پر، کہیں ڈنر کریں۔؟ "رمشا اٹھتے ہوئے" ایکسائٹمنٹ سے بولی۔

آفرین بھی راضی ہو گئی۔ کافی وقت ہو گیا تھا۔ دونوں کہیں باہر نہیں گئی تھیں۔ اور آج موقع سے فائدہ اٹھانے کا دن تھا۔

لیکن اتفاق کی بات۔۔ کہ جیسے ہی تیار ہو کر وہ باہر نکلی۔ اچانک ہی شہرام سُوری کی کال آنے لگی۔ وہ حیرانی سے فون پر بلنک ہوتے نام کو دیکھنے لگی۔

پھر جلدی ہی شہرام نے اسے وڈیو کلپ بھیجی۔ ایللی بلی نے بیسیز جنم دیئے تھے۔ وہ حیران ہونے کے ساتھ اتنی خوش ہوئی کہ بے اختیار کال ملا دی۔

URDU NOVEL BANK

کیا؟؟؟ ایلی نے بیسیز جنم دیئے ہیں؟ "وہ حیرانی اور خوشی ملے لہجے میں چینیخی" تھی۔ اس خوشی میں وہ بھول گئی کہ کچھ دن پہلے اس نے شہرام کے ساتھ کیا سلوک کیا تھا۔

www.urdu-novelbank.com

visit for more novels:

تو بالآخر۔۔ تم نے مجھے کال کر ہی لی۔ آفرین بیگم۔ "شہرام کا لہجہ اس کے پچھلے رویے کی وجہ سے کافی سرد تھا۔

میں نے تم سے ایک سوال پوچھا تھا" !وہ الٹا طعنہ سن کر چراغ پا ہوئی۔ اس نے کافی عرصہ تک اس بلی کا خیال رکھا تھا تو قدرتی طور پر وہ اس کے لئے فکر مند ہو رہی تھی۔

اس نے بھت تکلیف سے جنم دیئے ہیں۔ "شہرام نے اسے اور پریشان کیا۔"

کیا تم اسے ویٹرنری نہیں لے گئے تھے؟ "وہ جذباتی ہو کر چیخ پڑی۔"
(اف۔۔۔۔ اس نے کس قدر تکلیف سہی ہوگی؟)

اس نے نارمل بیبیز جنم دیئے ہیں۔ وہ تکلیف میں تھی۔ اور۔۔۔ میں اسے اٹھا کر نہیں لے جاسکتا تھا۔ تم اگر آسکو تو اب۔۔۔ آکر اس کا خیال رکھ سکتی ہو۔ اسے اب اور زیادہ "کیئر کی ضرورت ہے۔"

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

شہرام نے اسے یہ نہیں بتایا کہ وہ خود کتنا پریشان ہوا تھا۔ جب وہ معدہ کی تکلیف میں تڑپ رہا تھا۔ اور۔۔۔ وہ اتنی بے حس اور ظالم بن گئی تھی کہ الٹا ہاسپٹل کا نمبر بھیج مارا۔ اور۔۔۔ اب وہ ایک بلی کے لئے کس قدر پریشان ہو رہی تھی !!! جب کہ وہ اس سے زیادہ کیئر کا مستحق تھا۔ وہ انسان تھا۔ لیکن وہ ایک جانور کو اس پر ترجیح دے رہی تھی۔ کس !!! قدر افسوس کی بات تھی یہ۔۔۔

ٹھیک ہے میں آرہی ہوں۔ "اس نے بے بسی و غصے میں سیل کو گھورا۔"

جلدی آنا۔۔۔ مجھے ڈر ہے کہ وہ کمزوری سے مر ہی نہ جائے۔ "شہرام نے کال کاٹنے سے پہلے جیسے اس کی دکھتی رگ دبائی تھی۔"

URDU NOVEL BANK

لا لا لا لا۔۔۔۔، اوھ میری پیاری بیسی، میں ہوگئی تیار۔۔۔دیکھو۔۔۔کتنا پیارا میک اپ"

کیا ہے میں نے یار۔۔۔آں ہاں ں ں۔۔۔۔۔"وہ ایریٹوں پر گھومی۔"کیسی لگ رہی

ہوں؟"رمشا اپنی ہی دھن میں مست سرخ شرٹ اور بلیک پینٹ کے ساتھ پرنٹڈ

اسکارف گلے میں لپیٹے، بالوں کا پیارا سا اسٹائل بنائے۔۔۔واقعی بھت دل سے تیار ہو کر

۔۔۔پیاری لگ رہی تھی۔۔۔اس کے معصوم سے نین و نقش میک اپ کے ہلکے سے

کوٹ سے ابھر کر دیکھنے والے کی نظر کو یقیناً دنگ کر دینے کی صلاحیت رکھتے تھے۔۔۔

لیکن۔۔۔"رمشا۔۔۔جانی، آئی ایم سوری۔۔۔پر۔۔۔میں نہیں چل رہی۔ ایللی نے بیسیز جنم

دیئے ہیں۔ اور۔۔۔وہ کافی کمزور ہوگئی ہے۔۔۔میں اسے دیکھنے جا رہی ہوں"وہ جلدی

جلدی سے اپنا پرس اٹھاتی اسے حیران پریشان چھوڑ کر یہ جا۔۔۔وہ جا۔۔۔

ہیں۔۔۔ں۔۔۔ں۔۔۔؟ کیا تم نے اس کا ٹھیکہ لیا ہوا؟"رمشا پیچھے حیرانی و خفگی سے"

چلائی۔

URDU NOVEL BANK

لیکن --- اس کی سنی ان سنی کیئے وہ باہر نکل چکی تھی۔ اس کے بجائے دروازہ بند ہونے کی آواز سنائی دی۔ جس پر دانت پیستے وہ کھڑی کی کھڑی رہ گئی۔ اور روہانسی ہو کر اپنی تیاری کو سامنے کے آئینے میں دیکھا۔

۔ (کتنے دل سے وہ تیار ہوئی تھی۔۔۔ گھنٹہ لگا کر ڈریس سلیکٹ کیا۔ اور پھر آدھا گھنٹہ اپنے نین نقش کو سنوارنے میں لگایا۔ اب اس کی ساری تیاری کے ساتھ ڈنر کی خوشی بھی ملنا میٹ کر کے آفرین اس منحوس بلی کے پیچھے چلی گئی۔۔۔ کمال ہے۔۔) اس نے ٹشو نکال کر میک اپ صاف کرنے کو ہاتھ ہونٹوں پر رکھا۔۔ پھر رک گئی۔۔ اس کی آنکھوں میں چمک آئی تھی۔ اس نے موبائل اٹھا کر۔۔ اب اپنی مختلف زاویے سے سیلفی نکالنی شروع کر دی۔۔۔۔۔ چلو۔۔۔ یہی شغل سہی۔۔ وہ مسکرائی۔

آفرین کافی اسپید سے گاڑی دوڑا کر فلیٹ پہنچی تھی۔

URDU NOVEL BANK

دروازے پر پہنچ کر اسے پتا لگا کہ شہرام نے پاس ورڈ نہیں بدلا تھا۔ لاک کا پاس ورڈ اب بھی وہی تھا، جسے کھول کر وہ اندر دھڑکتے دل کے ساتھ داخل ہو گئی۔

کمرہ روشنی سے نہایا ہوا تھا۔ روم کے دروازے پر شہرام اکڑو بیٹھا تھا۔ اور وہ اندر ہی دیکھ رہا تھا۔ اس کے تاثرات ایسے تھے جیسے اس کی بیٹی نے ڈلیوری دی ہو۔۔۔

"وہ فکر مندی سے آگے بڑھی۔" ایلی کیسی ہے؟

"ہممم۔۔۔۔۔ اب ٹھیک ہے۔۔۔ تم جو آگئی ہو۔"

شہرام نے بے اختیار اسے سر اٹھا کر ملے جلے تاثرات سے دیکھا۔ اور پھر۔۔۔۔۔ نظر ہٹانا ہی بھول گیا۔ آج سے پہلے نہ اس نے اسے اس قدر محو ہو کر دیکھا تھا نا ہی وہ اسے اس قدر حسین لگی تھی۔ اس کے ساتھ رہتے وہ تیار نہیں ہوتی تھی۔ ہمیشہ گھریلو حلیے میں ہی نظر آتی تھی۔ یا شاید۔۔۔ اس کے پاس تب وہ چیز نہیں تھی۔۔۔۔۔ جسے۔۔۔۔۔ 'احساس' کہتے ہیں۔ لیکن اس کے پاس سے جا کر اس نے خود پر دھیان دینا شروع کر دیا تھا۔ اور آج تو وہ یوں بھی اسپیشلی تیار ہوئی تھی۔ وجہ رمشا کے ساتھ ڈنر تھا۔

URDU NOVEL BANK

اس نے سی گرین جرسی شرٹ پہنی تھی۔ نیچے اسی رنگ سے ملتی جینز تھی۔۔۔ اور سردی سے بچنے کو اسکاٹی بلیو فر والا کوٹ۔ پاؤں میں نفیس فیروزی جوتی۔ جس میں اس کے دودھیا پاؤں چھلک رہے تھے۔ جینز میں اس کی سڈول ٹانگیں اسے مائل کرنے لگیں۔ اس نے قریب آتے فر والا کوٹ سلیقے سے اتارا کر صوفے کی پشت پر ڈالا تھا۔

شہرام کی زندگی میں یہ پہلی بار تھا جو وہ کسی عورت کو فر والے کوٹ میں دیکھ رہا تھا۔ وہ اسے اس کوٹ میں بہت خوبصورت لگی۔۔۔ بہت زیادہ۔۔۔ وہ اسے دیکھنے سے خود کو روک نہیں پارہا تھا۔ بڑے حق سے اس کی نظریں آفرین کے وجود کو تک رہی تھیں۔ لیکن آفرین کے پاس اس کی نظروں کو نوٹ کرنے کا وقت نہیں تھا۔ وہ بلی کی فکر مندی میں ہی لگن تھی۔

بلی اپنے تین چھوٹے چھوٹے بچوں کے ساتھ کمزوری سے لیٹی ہوئی تھی۔ آفرین کا دل بچوں کو دیکھ کر جیسے پگھلا جا رہا تھا۔ بچے بالکل چھوٹے سے تھے۔۔ ابھی ابھی ماں کے پیٹ سے نکلے تھے۔ تبھی ان کے جسم پر بال نہیں تھے۔ ان کی آنکھیں ابھی بند تھیں۔

آفرین کی آنکھیں انہیں دیکھ کر خوشی سے، نم ہو کر چمکی تھیں۔ "یہ تو بھت پیارے ہیں۔" آفرین کے بے ساختہ ادا ہوئے جملے پر شرام نے چونک کر اپنی نصف بھتر کو دیکھا۔ پھر بنا بالوں کے گنجے بچوں کو۔ (پیارے سے؟ کیسے پیارے تھے؟ ان کے بال تو تھے ہی نہیں۔۔۔ یہ تو بالکل گنجے چوہوں جیسے لگ رہے تھے)۔

یہ اور بات کہ اس بہانے ہی سہی اس نے کافی عرصے بعد اس کی پیاری سی مسکراہٹ دیکھی تھی۔

کیا تمہیں یہ پسند آئے؟ "وہ آفرین کو دیکھتے پوچھنے لگا۔ اگر وہ کہتی 'ہاں' تو وہ اس سے "ناراضگی کے باوجود بھی بلی کی مالکہ بنا دیتا۔

آف کورس۔۔۔ کون ہوگا ایسا۔۔۔ جن کو چھوٹے کُٹنر پسند نہ ہونگے؟ "آفرین نے اپنی "پنکی فنکر سے ایک بچے کو سہلایا۔ پھر اچانک ہی اسے جیسے کچھ یاد آیا؟ اس نے کچھ کھایا ہے؟ "وہ اس سے پوچھنے لگی۔

URDU NOVEL BANK

نہیں۔۔۔ مجھے لگتا ہے۔۔۔ اسے اب بھوک لگی ہے۔ "شہرام نے۔ اٹھ کر صوفے پر"
ایزی ہو کر بیٹھتے ہوئے کہا۔

آفرین نے سوچا۔۔ (آخر بچے جنم دینا کوئی آسان بات تو ہے نہیں۔ کتنی تکلیف سہی
ہوگی بلی نے؟ اف۔۔۔۔۔) اسے جی بھر کر ایلی پر پیار آ رہا تھا۔

میں اس کے لئے کچھ مزیدار سا بناتی ہوں۔ "وہ بلی کی فکر میں یہ بھول گئی کہ وہ شہرام"
سے قطع تعلق کیئے ہوئے تھی۔

وہ بنا اسے دیکھتے کچن میں گئی۔ آستین فولڈ کر کے چولہا جلایا۔ کرسی پر اس کا ایپرن پڑا ہوا
تھا جو وہ یہاں رہتے ہوئے استعمال کرتی رہی تھی۔ اس نے وہ اٹھا کا باندھا۔

شہرام بھی اس کے پیچھے ہی آکر اس کی نقل و حرکت دیکھ رہا تھا۔ اسے گھر کے ساتھ کچن
بھی بھرا بھرا سا لگا۔ اس کے دل کی طرح۔ وہ آہستہ آہستہ قدم بڑھاتا اس کے پیچھے کھڑا
ہو گیا۔ اس کے بالوں اور وجود سے مسحور کن خوشبو اٹھ رہی تھی۔ شہرام کا ذہن دز میں چلا

URDU NOVEL BANK

گیا تھا۔ آنکھیں بے اختیار بند کر کے اس کی خوشبو کو اندر اتارنے لگا۔ اس نے یہ خوشبو اس عرصے میں بھت مس کی تھی۔

"پھر ہولے سے بولا۔ "میرے لیئے بھی کچھ بنا دینا۔"

لیکن آفرین نے تو ایسے ظاہر کیا جیسے۔۔۔ سنا ہی نہ ہو۔ یہ دیکھ کر وہ اس کے بے حد قریب ہوا۔ اس کے کان میں سانسوں کے ساتھ سرگوشی کی۔ "میں کہہ رہا

"ہوں۔۔۔۔۔ میرے لیئے بھی کچھ پکاؤ۔۔۔ کیا تم نے۔۔۔ نہیں سنا؟

سانسوں کی تنیش اور انتہائی قربت سے آفرین کی پلکیں ہلکی سی کانپ اٹھیں۔ اور جسم

میں کپکپاہٹ اتر آئی۔ ہاتھ ہولے سے کانپے اور۔۔۔ کفگیر چھوٹ کر فرش پر گر پڑا۔

ایک لمبی سانس کھینچ کر اس نے خود کو سنبھالا۔ اور تھوڑا سا فاصلہ بنا کر پیچھے گھومی۔ اس

کے طرف دیکھ کر ہلکی سی مسکراہٹ پاس کی۔ "مسٹر وکیل صاحب، ایسا لگتا ہے تم کو

یاد دلانے کی ضرورت ہے۔ کہ تم نے کیا کہا تھا؟۔۔۔ یہ کہ۔۔۔ میں اس قدر گندی

عورت ہوں جیسے سڑک پر کھڑی ہوئی فاحشہ عورت ہوتی ہے۔ تم نے کہا۔۔۔ تم کبھی

میرے ہاتھ کا پکا نہیں کھاؤ گے۔ کیونکہ۔۔۔ میرے ہاتھ کے پکے کھانے کو دیکھ کر تمہیں

ابکائی آئے گی۔" یہ سن کر شہرام کا رنگ مدھم پڑ گیا گیا۔ اس کی آنکھوں میں حیرانی اتر آئی۔

URDU NOVEL BANK

(کیا اس نے ایسا کہا تھا؟ اگر کہا تھا تو اسے یاد کیوں نہیں؟)
 اگر کہا بھی تھا۔۔۔ تب بھی اس وقت آفرین کو یہ یاد دلانے کی کیا ضرورت تھی۔؟
 میں اس وقت۔۔۔۔۔ غصے میں تھا۔۔۔۔۔ اور غصے میں مجھے یاد نہیں کیا کہہ رہا"
 ہوں۔۔۔۔۔ کیا تم غصے میں الٹا سیدھا نہیں کہتی۔؟" اس نے ابرو اٹھا کر اسے دیکھا۔
 کون سا مرد ہوگا۔۔۔ جو غصہ نہیں کرتا؟ جب وہ ہرٹ ہوتا ہے تو غصے میں غلط سلط"
 کہہ ہی دیتا ہے۔ کیا تم یہ کہنا چاہتی ہو کہ مجھے غصہ کرنے کا حق نہیں تھا۔ کیونکہ میں
 ایک مرد ہوں۔؟" آفرین چپ ہو رہی۔

فائن۔۔۔۔۔ وہ ایک وکیل تھا۔ اس کے پاس اپنے غصہ کرنے کے ہزار توجیہات اور دلائل
 ہونگے۔ وہ اس سے لفظوں میں نہیں جیت سکتی۔ نہ ہی اس سے بحث کرنا چاہتی تھی
 ۔ اسے خاموشی سے نظر جھکائے کھڑا دیکھ کر وہ اس کے قریب ہو کر فتحمندی سے بولا۔

URDU NOVEL BANK

تم کھانا پکاؤ۔" شہرام نے اس کے پیچھے سے کاؤنٹر پر ہاتھ رکھے۔ ایسے کہ وہ حصار میں "آ رہی تھی۔ وہ بے ساختہ کانپ کر آگے کچن کاؤنٹر سے لگ گئی۔ "رلیکس۔۔ تم آرام سے" پکاؤ۔۔۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

ٹھیک ہے۔۔۔ م۔۔۔ میں پکا رہی۔" اس نے جھجھک کر جیسے جان چھڑائی۔ اس کے مان "لینے پر وہ مسکرا کر سیدھا ہوا۔ اور باہر نکل گیا۔

اسکے باہر نکلتے ہی آفرین نے سکون کی گھری سانس خارج کی اور سر نفی میں ہلایا۔ پھر فرج کے قریب جا کر اسے کھولا۔ اس کی آنکھیں پھٹی پھٹی رہ گئی تھیں۔ وہ اتنا عرصہ یہاں نہیں تھی تب بھی فرج ہر قسم کی پیکڈ سبزی، پیکڈ چھوٹا گوشت، پیکڈ چکن قیمہ اور کافی مھنگے مھنگے پیکڈ جوسز۔ مکھن۔ مایونیز، چیز، کرڈ۔ پھل سے بھری پڑی تھی۔ اس نے چکن نکالا اور اس کے کوفتے بنانے کی ٹھانی ساتھ ہی فیروزی۔۔۔ جب سب چیزیں بن گئیں۔ تو شہرام کے لیے بے دلی سے صرف نوڈلز بنائے۔ اس کے اوپر کچی ہری پیاز کاٹ کر ڈالی

URDU NOVEL BANK

- پھر اس میں سویا ساس ڈالا۔۔۔۔۔ پھر کچھ سوچ کر آخر میں اس میں چلی ساس بھی ڈال دیا۔ ایسے جیسے جلے دل کی جلن انڈلی ہو۔
اور لا کر ٹیبل پر رکھ دیا۔

واہ۔۔۔۔۔ تم نے بھت جلدی بنا لیا۔ "شہرام کی چمکتی آواز آئی لیکن دوسرے پل ہی"
اس کی نظریں صرف نوڈلز دیکھ کر ایک ہی جگہ پر جم گئیں۔ پھر نگاہ اٹھا کر بلی کے کھانے پر ڈالی۔ اتنا بڑا فرق۔۔۔؟ جیسے زمین و آسمان کی تفریق ہو۔
"میاؤں۔۔۔"

بلی نے عرصہ سے آفرین کے ہاتھ کا بنا ہوا نہیں کھایا تھا۔ سو وہ اپنی من پسند خوشبو والا کھانا سونگھتے ہی آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی خوشی سے اپنے باؤل پر منہ مارنے لگی۔

ہمممم۔۔۔ "اسے دیکھ کر شہرام نے ہنکارا سا بھرا۔"

یقیناً میری ایک جانور جیسی بھی اوقات نہیں۔۔۔۔۔ مجھ سے اچھی تو یہ بلی ہے۔؟ "شکایت کی گئی۔ لیکن سننے والی نے سن کر لاپرواہی سے شانے اچکا دیئے۔

URDU NOVEL BANK

مجھے بھی یہی لگتا ہے۔۔۔ اور۔۔۔ میں تو۔۔۔ یہاں ہمیشہ ایسے ہی رہی ہوں۔ "آفرین"

نے خاموشی سے بلی کے پاس بیٹھ کر اس کے سر پر محبت سے سہلایا۔

کیا تم میرے پاس واپس آرہی ہو؟ "شہرام نے پوچھ لیا۔"

نہیں۔۔۔ تو۔ "اس نے حیرت سے اس مرد کو دیکھا جو اسے ہی توجہ سے دیکھ رہا"

تھا۔ "تم بھت آگے کا سوچ رہے ہو۔ آج یہاں بلی کی وجہ سے آنے کا یہ مطلب ہرگز

نہیں۔ "خوش فہمی کا خاتمہ کر دیا گیا۔

اس نے بات پوری کر کے شہرام کو یونہی دیکھا۔ اور پھر دھک رہ گئی۔ کیا نہیں تھا شہرام

کی نظروں میں؟ وہ کنفیوز سی ہو کر نظریں پھیر گئی۔ اس کی سوال کرتی نظروں کے جواب

اس کے پاس نہیں تھے۔

URDU NOVEL BANK

مجھے یقین نہیں آتا کہ تم نے یہاں آکر انجوائے نہیں کیا؟ تمہیں تو خوش ہونا" چاہیے۔ "شہرام نے آج اس کے یہاں آنے پر جیسے اسے کریدا۔ آفرین نے اسے حیرت سے دیکھا۔

(کس بات پر خوش ہونا چاہیے مجھے؟)

www.urdu-novel-bank.com
Visit for more novels:

میں نہیں ہوں خوش۔۔۔ سنا۔۔۔ نہیں ہوں میں۔ "آفرین نے زور سے کہا۔"

مانتی ہوں۔ میں تمہارے پیچھے آئی تھی۔ تمہیں مجبور کیا۔ اور۔۔۔ اور۔۔۔ اس سے بڑھ کر تمہارے ساتھ برا کرنے کی کوشش کی۔ "وہ رکی۔ اور نم آنکھوں سے اسے دیکھا۔

تم نے مجھے جن جن رکیک ناموں سے پکارا۔۔۔ میں تمہیں اس پر الزام نہیں دیتی" شہرام۔۔۔ کیونکہ۔۔۔ تم نے جو بھی کہا۔۔۔ سچ کہا تھا۔۔۔ ایک رلیشن تب بے معنی اور بے کار ہے۔۔۔ جب تک بیچ میں ہم آہنگی نہ ہو۔ تم نے میری دو بار۔۔۔۔۔ دو بار میری جان بچائی۔۔۔ بدلے میں، میں نے تمہاری نوکرانی بن کر حساب چکلتا کر دیا۔۔۔ اب۔۔۔ ہم "دونوں کے بیچ حساب کتاب برابر ہو چکا۔ کوئی کسی کا قرضدار نہیں۔

URDU NOVEL BANK

اس نے جیسے خود سے سارے فیصلے سنا دیئے۔ یوں رلیکس ہوئی جیسے حساب چکنا کر دیا ہو۔ جسے سن کر وہ بے ساختہ سرد انداز میں مسکرایا تھا۔

اٹھ کر اس کے پاس آیا۔ اسے قریب آتے دیکھ کر وہ کھڑی ہو گئی۔ اور اسے تذبذب سے دیکھنے لگی۔

وہ بولا تو اس کے لہجے میں تپش سی تھی۔

تم نے مجھے کافی تنگ کیا آفرین بیگم۔۔ جس کا تمہیں بالکل اندازہ نہیں۔ جو کچھ بھی تم نے کیا۔۔۔ یا جو باتیں بھی تم نے مجھے کہی۔۔۔ کیا وہ مذاق تمہیں؟ یا تم مجھے پاگل سمجھ کر میرے جذبات سے کھیل رہی تھی؟ "اس کا لہجہ تلخ تھا۔ اور چہرے کے اتار چڑھاؤ سے اس کے اندر کے احساسات ظاہر ہو رہے تھے۔

اب وہ اس کے بھت پاس تھا۔ یوں کہ اس کی جلتی سانسیں آفرین کے گلابی گال جھلسا رہی تھیں۔

URDU NOVEL BANK

اس کے بعد وہ کون تھی؟ جس نے مجھے کہا تھا کہ وہ آج بھت زیادہ خوش ہے۔ کیونکہ " اسے اس کا محبوب مل گیا ہے۔ " آفرین کو تصور میں اپنی کہی باتیں یاد آنے لگیں۔ اس نے بے ساختہ پلکیں زور سے بند کر کے جیسے اس تصور کو جھٹلانا چاہا۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

پھر وہ کون تھی؟ جس نے قسم کھائی تھی کہ وہ میرے ساتھ ہمیشہ اچھی رہے۔ " گی۔ وعدہ کیا تھا کہ وہ میرے لیئے سب کچھ کرے گی۔ " اس نے آفرین کی گردن میں چہرہ جھکایا اور گہری سانس لے کر اس کی خوشبو بڑے حق سے اپنے اندر اتاری تھی۔ اس کے سانس لینے سے آفرین کی دھڑکنیں منتشر ہوئی تھیں۔ سانسوں کی رفتار بڑھ گئی۔ اور وہ دم سادھے کھڑی رہ گئی تھی۔

اور۔۔۔۔۔ پھر وہ کون تھی۔۔۔۔۔؟ جس نے۔۔۔۔۔ کہا میری ساری خامیاں، اس کے نزدیک " خوبیاں ہیں۔ اور۔۔۔۔۔ اسے میرا لہجہ پسند ہے۔ کون تھی وہ؟ " وہ سرگوشی کرتا رہا۔ آفرین نے بے ساختہ دل پر ہاتھ رکھ کر آنکھیں بند کر لی۔۔۔۔۔ (اففف۔۔۔۔۔ کس طرح وہ یہ سارے میٹھے الفاظ اور جملے یاد رکھے ہوئے تھا جو اس نے صرف ایزد کا ماموں سمجھ کر اسے کہے تھے)۔

URDU NOVEL BANK

جیسے جیسے وہ یہ یاد دلایا تھا۔ اس کے غصے کا گراف بھی بڑھ رہا تھا۔

~~~~~ "آفرین دنگ تھی۔ ہچکچا کر منمنائی۔" مم۔۔۔ کیا۔۔۔ مم۔۔۔ میں نے "۔۔۔ واقعی۔۔۔ ی۔۔۔ ی۔۔۔ ایسا کہا تھا؟" وہ آنکھوں میں حیرانگی لیئے اسے دیکھنے لگی۔ جو اس کے چہرے کے پاس جھکا اس کی خوشبو اتار رہا تھا۔ اس کی حیرانگی پر اسے تیش سے گھورنے لگا۔ (کیا آفرین نے مجھ سے مذاق کیا تھا؟ اس کی ہچکچاہٹ اور منمناہٹ اور حیرانگی۔۔۔ سب کیا معنی رکھتے تھے؟)۔

وہ اس قدر سنگ دل کیسے ہو سکتی تھی؟ اس نے اسے بارہا اتنے خوبصورت الفاظ اور محبت بھرے جملے کہے تھے۔ اب۔۔۔ اب وہ یوں بھول گئی تھی۔ جیسے وہ کسی اور کی بات کر رہا ہو! وہ واقعی بری تھی بے حد بری۔ اس نے دانت پیس کر اسے گھورا تھا۔ جیسے کچا چبا جائے گا۔ آفرین ڈر گئی کہ کہیں وہ ٹیبل پر رکھا نوڈلز کا پیالا اٹھا کر اس کے سر پر نہ انڈیل دے۔ وہ ڈر کر اپنے آپ میں سمٹ گئی۔

تمہارے اس طرح کے غصہ کرنے سے میں کیا سمجھوں؟ کہ۔۔۔ تم مجھ سے محبت "کر بیٹھے ہو؟" آفرین نے سر جھکا کر نہ چاہتے ہوئے بھی، ہچکچاتے ہوئے اس سے پوچھ

## URDU NOVEL BANK

لیا۔ یہ ایسا تھا۔۔۔ جیسے آفرین نے شیر کی دم پر پیر رکھ لیا ہو۔ وہ مشتعل ہوا۔ "خواب میں۔۔۔۔۔" اس کی آواز تیز اور طنزیہ ہوئی۔ جیسے خود پر ہنسا ہو۔ "محبت۔۔۔۔۔؟ اور تم سے۔۔۔؟ ہاھا۔" اس کے چہرے پر اب بھی تکبرانہ تاثرات تھے جس نے آفرین کو پزل کر دیا۔

www.urdu-novelbank.com

visit for more novels:

کیوں؟۔۔۔۔۔ کیا میں تمہارے قابل نہیں ہوں؟ "آفرین نے جیسے جاننا چاہا۔ شاید وہ" اپنے رشتے کو ایک موقع دینا چاہ رہی تھی۔ "تم صرف۔۔۔ ایک وکیل ہی تو ہو۔ اور میں۔۔۔۔۔ چیف ڈیزائنر۔۔۔ ہم دونوں ہی ایک جتنا کما تے ہیں۔ کیا میں کس طرح سے بھی تم سے کم ہوں؟" اس کی بات پر وہ دل کھول کر اس کی لاعلمی پر ہنسا۔ پھر اسے اوپر سے نیچے دیکھا۔ اس کی آنکھیں سوالیہ تھیں۔ جیسے کہہ رہی ہوں (ہو کون تم؟ کیا یہ عورت نہیں جانتی کہ وہ اصل میں کیا تھا؟ کس حیثیت کا مالک تھا؟ اسے واقعی ہنسی آرہی تھی)۔ لیکن اسے بتا نہیں سکتا تھا۔ اس کا لاعلم رہنا ہی بھتر تھا۔

اس کی ہنسی پر آفرین نے حیرت سے اسے سر اٹھا کر دیکھا۔ "کیا تم صرف خود کو اسی لئے اہم سمجھ رہے ہو کہ اس شہر کے امیر ترین شخص شیث ابراہیم کے دوست ہو؟ تم

واقعی خود کو بھت کچھ سمجھ رہے " ! اس کی بات سن کر اسے تیش تو بھت آیا۔ لیکن لب بھینچے خاموش کھڑا اسے دیکھتا رہا۔ آفرین نے جب اسے یونہی خاموش کھڑا اپنے طرف گھورتے دیکھا تو سمجھی اس نے اس کی مردانہ انا کو ٹھیس پہنچادی ہے۔ اچھا ہوگا اگر وہ یہاں سے چلی جائے۔ یہ سوچ کر آگے بڑھ کر صوفے سے اپنا پرس اٹھانے کے ارادے سے بڑھی۔ ٹیبل پر پڑے نوڈلز پر نظر پڑ گئی۔

اگر تمہیں یہ نوڈلز نہیں کھانے تو اٹھا کر پھینک دو۔ کچھ بھی ہو جائے۔۔ میں دوبارہ نہیں بناؤں گی۔ " وہ جلدی جلدی خفگی سے کہتی بڑھی۔

میں پہلے تمہاری مرضی سے پکاتی رہی کیونکہ میں تمہیں اپنا بنانا چاہ رہی تھی۔ اب جب " کہ ایسی کوئی بات ہمارے بیچ میں نہیں۔۔ تو مجھ پر تمہارے لئے پکانے کی ذمہ داری بھی نہیں ہے۔ " اس نے کہتے کہتے اسے دیکھا۔ جو خاموشی سے گھورے جا رہا تھا۔ آفرین نے جھٹکے سے پرس کے ساتھ اپنا کوٹ اٹھایا۔ اب وہ جلد سے جلد یہاں سے نکلنا چاہتی تھی۔

شہرام کی سرد نظریں اس کے وجود کا حصار کیئے ہوئے تھیں اور اس کی آواز میں قدرے تپش تھی۔ "آفرین بیگم۔۔ تم سے پہلے جتنی عورتوں نے بھی مجھے اپنے طرف مائل کرنے کی کوشش کی نا۔ تم نے ان سب میں بھت کم وقت لیا ہے۔ کیا واقعی بھی تم نے مجھ سے محبت کی تھی؟" وہ سرد لہجے میں فیصلہ کن انداز میں پوچھ رہا تھا۔ آفرین کا دل اچھل کر حلق تک آگیا۔ اور تیز تیز دھڑکنے لگا۔ اسے خود اپنی دھڑکنوں پر حیرت ہوئی۔ شہرام کی بات پر اسے اپنا احساس جرم ستایا۔ ہاں وہ مجرم ہی تو تھی۔ اس نے شہرام کے نازک جذبات سے کھیلا تھا۔ اور اب وہ اسے کیسے بتاتی کہ وہ اسے کیوں مائل کر رہی تھی؟ کیونکہ وہ اسے ایزد کا ماموں سمجھ رہی تھی۔ اب جب کہ وہ کوئی دوسرا شخص تھا تو آفرین کے پاس کوئی وجہ ہی نہیں رہی تھی اسے اور اپنے طرف مائل کرتی۔ یا اسے وہی پہلے جیسے محبت بھرے الفاظ کہتی۔ یہ اس کے لئے اب وقت کا زیان تھا۔ کیونکہ ان میں حقیقت نہیں تھی۔ وہ سب ایک کھیل تھا۔ لیکن آفرین یہ بتا نہیں سکتی تھی۔ اگر اسے بتا دیتی تو وہیں مرجاتی۔ شہرام اسے چھوڑتا؟



## URDU NOVEL BANK

میرے سوال کا جواب دو آفرین بیگم۔۔۔" شہرام نے اسے سوچتے دیکھا تو اس کے بازو کو سختی سے اپنی گرفت میں لے دھکیل کر ڈائننگ ٹیبل سے لگادیا۔ دوسرے بازو کو ٹیبل پر رکھ کر جیسے اسکے جانے کی راہ بھی مقفل کردی۔

www.urdu-novel-bank.com

ب۔۔۔ بلکل۔۔۔ بلکل۔۔۔ میں نے کی تھی۔" آفرین نے بمشکل اپنے ذہن کو پرسکون رکھا۔ کہیں جذبات میں آکر وہ ظاہر نہ کر دے۔ "ت۔۔۔ تم۔۔۔ تم بھت۔۔۔ بھت ہیڈسم ہو۔۔۔ سو۔۔۔ مم۔۔۔ میں نے جب تمہیں۔۔۔ دد۔۔۔ دیکھا۔۔۔ تت۔۔۔ تو۔۔۔ تو۔۔۔ ہار گئی تھی۔" اس نے نظر جھکائے رکھی۔ کہیں آنکھوں سے اس کے جھوٹ کا پول نہ کھل جائے۔

تو پھر تم نے مجھ سے محبت کرنی کیوں چھوڑ دی؟ "شہرام کا لہجہ گھمبیر ہوا۔ وہ اس کے چہرے پر جھک آیا تھا۔ یوں کہ۔۔۔ اس کی ناک کی نوک آفرین کے ناک کی ٹاپ کو چھونے لگی۔ آفرین کے پورے وجود میں اس ٹچ پر کرنٹ دوڑ گیا۔ وہ اپنے آپ میں سمٹ گئی۔ اس کی کیکپاہٹ واضح طور پر وہ محسوس کر رہا تھا۔ اور دل ہی دل میں مسکرا دیا۔ اس کی قربت

## URDU NOVEL BANK

نے خود اس کے وجود میں بھی میٹھی میٹھی سی کسک دوڑادی تھی۔ اس کی خوشبو نے اسے ریسٹورانٹ میں دی ہوئی کس یاد دلا دی۔ وہ سحرزدہ سا ہو کر جھکا۔ آفرین اس کے انداز دیکھ کر لرز گئی۔

کک۔۔۔ کیوں کہ۔۔۔ کیونکہ۔۔۔ "آفرین نے خشک گلا تر کیا۔" کیونکہ۔۔۔ تمہیں قریب " سے جان کر مجھے تمہارے غصے سے ڈلنے لگا تھا۔۔۔ ت۔۔۔ تو۔۔۔ م۔۔۔ مجھے لگا کہ "میں۔۔۔ میں اور برداشت نہیں کر سکتی۔۔۔"

شہرام جو اس پر جھکا اس کے ہونٹوں پر فوکس کیئے ہوا تھا۔ یہ سب ان خوبصورت ہونٹوں سے سن کر غصے سے اس کی آنکھیں سرخ ہونے لگیں۔ اس کا سینہ غصہ سے جلنے لگا۔ جب تم۔۔۔ مجھے پسند کرتی تھی۔۔۔ تو میرے مزاج کو بھی پسند کرتی نا۔۔۔ یا تمہاری محبت " اتنی سطحی اور کمزور تھی؟ یا۔۔۔۔۔ تم مجھ سے کھیل رہی تھی آفرین بیگم؟ " اس کا لہجہ چھبن لیئے ہوئے تھا۔

! اور زندگی میں پہلی بار۔۔۔۔۔ پہلی بار اس کے دل نے شدت سے تمناکی تھی۔۔۔ کہ کاش!! وہ اس عورت کا گلا دبا کر مار سکتا

اس کو اس قدر اشتعال میں دیکھ کر، آفرین کی توڑ سے جان ہی نکلنے لگی۔ اس کی ٹانگیں خوف سے لرزنے لگی تھیں۔ اسے بری طرح رونا آ رہا تھا۔ وہ پچھتا رہی تھی کہ وہ آج رات یہاں کیوں آئی؟ آخر اسے کیا موت پڑی تھی جو بھاگتی ہوئی بنا سوچے سمجھے شیر کے کھچار میں گھس آئی۔

www.urdu-novel-bank.com  
Visit for more novels:

مم۔۔۔ مجھ سے غلطی ہو گئی۔۔۔ مم۔۔۔ میں واقعی بھت کمزور اور سسطھی ہوں۔ مم۔۔۔ مجھے "اکک۔۔۔ کچھ سس۔۔۔ سمجھ میں نن۔۔۔ نہیں آیا۔۔۔ کہ میں کک۔۔۔ کیا کر رہی؟۔۔۔"

اس کے چہرے پر ڈر اور خوف ہی خوف تھا۔ اس کی آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں۔ کسی بلی کے بچے کی طرح۔۔۔۔۔ پانیوں جیسی۔۔۔ کیا وہ اس قدر خوفناک تھا؟ کہ کبھی اس سے محبت کا اظہار والی عورت اب اس سے خوفزدہ ہو کر رو رہی تھی؟ اس کی قربت سے ڈر رہی تھی۔ شہرام کو زندگی میں کبھی خود پر اس قدر انتہا کا غصہ نہیں آیا تھا۔ اسے خود سے نفرت سی ہونے لگی۔ زندگی میں پہلی بار اس کا دل پلٹا تھا۔۔۔ پہلی بار۔۔۔ صرف اور صرف اس مطلبی عورت کی وجہ سے۔۔۔۔۔ جو اس سے نہ جانے کون سا کھیل کھیل گئی تھی۔

گیٹ آؤٹ ٹ۔۔۔۔۔ "وہ زور سے دھاڑا۔"

وہ اپنے غصے پر کنٹرول نہیں کر پایا۔ ساتھ ہی اسے زور سے دھکا دیا۔ وہ سیدھی گھٹنے بھر گری۔ آفرین کو لگا اس کے گھٹنے چھل گئے ہیں۔ تکلیف و درد سے وہ بے اختیار سسک پڑی۔ درد سے زیادہ شہرام کی طرف سے حقارت اسے تکلیف دی رہی تھی۔

آئندہ۔۔۔ کبھی اپنی شکل مت دکھانا۔ "غصے کی شدت سے اس کا چہرہ سرخ" ہو گیا۔ آنکھیں خون اگلنے لگیں۔

وہ بھی آنسو پونچھتی زبردستی اٹھ کر اپنے قدموں پر بمشکل کھڑی ہوئی۔ اس کی ٹانگیں کپکپا رہی تھیں وہ روتے ہوئے تقریباً چلیخنی تھی۔ "اگر بات اس بلی کی نہ ہوتی تو کون تمہارے گھر آتا؟ تم سمجھتے ہو۔۔۔ میں ت۔۔۔ تم سے ملنا چاہتی تھی؟ تم ایک بد۔۔۔ مزاج اور مم۔۔۔ موڈی شخص ہو۔ سس۔۔ سنا تم نے۔۔۔؟ کون تمہیں بب۔۔ برداشت کرے گا۔۔۔ کون؟" وہ روتی بلکتی لڑکھڑاتی ہوئی اپنا پرس اور کوٹ اٹھائے باہر نکل گئی پیچھے دروازہ زور سے بند کر کے جیسے سارا غصہ دروازے پر نکالا۔

## URDU NOVEL BANK

اب وہ کبھی مڑ کر اس گھر میں قدم نہ رکھے گی کبھی نہیں۔

فلیٹ میں اس کے جاتے ہیں جیسے در و دیوار پر ویرانی سی چھا گئی

اس نے اشتعال میں نوڈلز کا پیالا اٹھا کر دیوار پر دے مارنا چاہا۔ لیکن۔۔۔۔۔ اس کا ہاتھ وہیں پر کپکپا کر رک گیا۔ دماغ کی نسیں ابھر کر تیز تیز دھکنے لگی تھیں۔ چہرہ سرخ ہو کر تپ گیا تھا۔ ہاتھ کانپنے لگے۔ کچھ سوچ کر اس نے پیالا زور سے ٹیبل پر واپس رکھا۔۔ اور اس کے بجائے کپ اٹھا کر اتنے زور سے دے مارا کہ اس کی کمرچیاں تک دور تک پھیل کر گم ہو گئیں۔ وہ بے اختیار سر ہاتھوں میں تھامے کرسی پر گر گیا۔ اس کے دل کے اندر باہر جیسے ویرانی سی چھا گئی۔۔ ایک خالی پن۔۔ ایک بوجھ۔۔ اسے اپنا وجود بیکار سا لگا۔۔

ایک مرد کے لئے یہ انتہا کی بے عزتی تھی۔ اس کی عزت نفس کو کچلا تھا آفرین نے۔۔ اس کے جذبات سے کھیلی تھی وہ۔۔ اس کے جزیوں کا مذاق اڑایا تھا اس نے۔۔ کس طرح کر سکتی تھی وہ اس کے ساتھ؟ کس طرح؟ کیا وہ اس قابل تھا؟ آج سے پہلے ہر عورت اس کے طرف بڑھی تھی۔ اپنی اداؤں سے، مختلف طریقوں سے۔۔ مختلف چالوں سے اس کی قربت کی تمنا کی تھی۔۔ لیکن ان سب میں آفرین مختلف

## URDU NOVEL BANK

تھی۔ آفرین نے اس سے جائز رشتہ بنایا تھا۔ بیوی بن کر اس کے جذبات سے کھلواڑ کر گئی۔ اس کی ذات کو تماشا کر گئی۔ کیا وہ اس کے نزدیک مذاق تھا؟ کیا وہ اپنی بیوی کی خالص اور سچی محبت کے لائق نہیں تھا؟

! اس نے کہا وہ اس کا رویہ برداشت نہیں کر سکتی۔۔۔ کس طرح کہہ گئی وہ کس طرح؟ کیا اس نے بھلا دیئے وہ سارے میٹھے بول۔ محبت بھرے جملے جو اس نے شہرام کے کانوں میں امرت کی طرح انڈیلے تھے؟ وہ اتنی جلدی کیسے بدل گئی تھی کیسے؟ کیا وہ سب ڈھونگ تھا؟ ڈھونگ تھا تو کس لئے؟ کیوں؟۔۔۔ اس نے مکا زور سے ٹیبل پر دے مارا۔ ٹھیک ہے۔۔۔ ایسا ہے تو ایسا ہی سہی۔ وہ اب کبھی اس کی شکل دیکھنا نہیں چاہے گا۔ کبھی نہیں۔۔۔ اگر وہ کبھی زندگی کے کسی موڑ پر واپس آنا چاہے گی تب بھی نہیں۔۔۔ تب بھی وہ اسے دیکھنا تو دور کی بات۔۔۔ نام تک سننا پسند نہیں کرے گا۔۔۔ نیور۔۔۔ بھلی وہ اس کے پاؤں پکڑے۔۔۔ یا ہاتھ جوڑ کر کھڑی رحم کی بھیک مانگتی رہے۔۔۔ اس نے بے ساختہ چہرہ ہاتھوں سے پونچھا۔

## URDU NOVEL BANK

اس نے گھری سانس لے کر نوڈلز کو دیکھا۔۔ اس نے کئی دن سے کچھ اچھا نہیں کھایا تھا۔ اب معدہ بری طرح مچل رہا تھا۔ اس نے مارے باندھے پیالا اپنے جانب کھسکایا اور زبردستی چمچ بھر کر منہ میں ڈالا۔۔ منہ میں چلی سانس گئی تو منہ جلنے لگا۔۔ اسے آفرین پر اور زیادہ تیش آیا۔ جاتے جاتے بھی ہاتھ دکھا گئی تھی۔ اس نے غصے میں بنا سوچے سمجھے پورا پیالا خالی کر دیا۔۔ لیکن پیٹ میں اتنا شدید درد اٹھا کہ وہ پیٹ تھامے دہرا ہو گیا۔

تکلیف شدید تھی۔۔ لیکن۔۔ اسے اپنی پرواہ کب رہی تھی؟ یہ درد۔۔ یہ تکلیف۔۔ دل کے اس درد اور تکلیف کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔۔۔ جو آفرین اسے دے گئی تھی۔

---

آفرین رمشا کے پاس واپس آئی تو رمشا اپنے چہرے پر ماسک لگائے ہوئے تھی۔ اسے واپس آتا دیکھ کر وہ مذاق میں چمکی۔ "آں۔۔۔ ہاں۔۔۔ جلدی واپس نہیں آگئی تم؟ میں نے سوچ رکھا تھا۔۔ تم اپنے شوہر کے گھر رات ٹہر جاؤ گی۔" ابھی اس نے آفرین کے روئے روئے چہرے پر توجہ نہیں دی تھی۔

کیا مطلب؟ کیا الٹا سیدھا سوچ کر بیٹھی ہو تم؟ "خفگی سے اسے کہہ کر وہ تھکی تھکی" سے صوفے پر بیٹھ گئی۔ کوٹ ابھی تک ہاتھوں میں تھاما ہوا تھا۔ جسے گود میں رکھ کر سر صوفے کی پشت سے لگا لیا۔ "شاید تمہیں یاد ہو۔۔۔ میں وہاں صرف ایلی کے لئے گئی تھی کیونکہ میں اس کے لیئے پریشان ہو گئی تھی۔" لہجے میں تھکاوٹ لیئے اس نے زیادہ تفصیل سے پرہیز کی۔ وہ واقعی بلی کے متعلق ہی سوچ رہی تھی۔ وہ اسے اور چھوٹے چھوٹے بچوں کو اکیلا چھوڑ کر نہیں آنا چاہ رہی تھی۔۔۔ لیکن۔۔۔ آگے کا سوچ کر اس کا دل دکھ سے بھر گیا۔ بے اختیار آنکھیں بند کر لیں۔

رمشا چلتی ہوئی اس کے پاس بیٹھ گئی۔

"کیا بلی کے ساتھ ساتھ تمہیں شہرام بھائی کی فکر نہیں تھی؟"

کیا کہنا چاہ رہی ہو تم رمشا؟ "وہ سخت حیرانی سے اسے دیکھنے لگی۔"

اس کی بات پر رمشا اٹھ کر آئیئے کے سامنے کھڑی ہو گئی۔



## URDU NOVEL BANK

تم دونوں 4 ماہ ساتھ رہے تھے۔ اس کے علاوہ شہرام بھائی نے تمہاری ہر بار جان "بچائی۔ کیا اس عرصے میں تمہیں اس سے محبت نہیں ہوئی آئی؟

پیل آف ماسک اتارتے زبان بھی مسلسل چل رہی تھی۔

آفرین تو ساکت بیٹھی رہ گئی۔۔۔ یہ سچ تھا۔۔۔ آئینے کی طرح اجلا سچ جس میں اسے اپنی شکل کافی بد صورت لگی۔ اسے شہرام ہر طرح سے خود سے اوپر لگا۔۔۔ اونچا۔۔۔ کافی اونچا۔۔۔ شہرام نے اس پر احسان در احسان کیئے تھے۔ لیکن آفرین کے جذبوں میں صدق نہیں تھا۔ اس کے رویے میں ملاوٹ تھی۔ اس کے اندر میں کھوٹ تھا۔ اس نے اس سے محبت بھرے الفاظ میٹھے جملے بولے تھے تو اپنے مطلب کے لئے۔

وہ ہچکچائی۔

شروع میں واقعی میں نے اپنے مطلب کے لئے ہی رشتہ جوڑا تھا مثنی۔۔۔ لیکن۔۔۔ بعد میں، میں نے پورے دل سے یہ رشتہ نبھانا چاہا۔ جب اس نے پہلی بار میری زین سے جان بچائی تھی۔ تب مجھے لگا کوئی ہے جو میری عزت کا عصمت کا زندگی کا محافظ ہے۔ دوسری بار جب اس نے مجھے قید خانے کے قید سے نکالا۔ میں بالکل بے جان تھی۔۔۔ تب پہلی بار میں نے اس کے لئے اپنا سب کچھ ہار دیا۔۔۔ سب کچھ۔۔۔ میں نے

## URDU NOVEL BANK

واقعی سچی دل سے اس کے ساتھ زندگی کی آخری سانس تک چلنا  
چاہا۔ لیکن۔۔۔ لیکن۔۔۔ بعد میں کیا ہوا؟ کچھ۔۔۔ سمجھ میں نہیں آ رہا مجھے۔۔۔ "اس  
نے بے بسی سے سر ہاتھوں میں دے دیا۔

رمشا دکھ سے لب بھینچے اس کی پیٹھ سہلانے لگی۔  
"پریشان نہ ہو جانی۔۔۔"

وہ تلخی سے تلخی سے مسکرائی۔ "پریشان۔۔۔؟ کیسے نہ ہوں میں پریشان؟ میں واقعی  
بھی اس کے ساتھ جینا چاہتی تھی مٹی۔۔۔ اس کے ساتھ رہنے کے خواب بھی  
سجالے میں نے۔۔۔ لیکن اس کے ساتھ رہتے۔۔۔ میں نے صرف اس کے رویے میں  
بے حسی، آنکھوں میں ناپسندیدگی کے ساتھ، اپنے لئے کوئی احترام نہیں دیکھا۔ ایسا لگتا تھا  
کہ میں جو کچھ بھی کرتی ہوں۔ وہ غلط ہوتا ہے۔ ایسا لگتا تھا کہ میں اس کے لیے ایک  
بیزار کن وجود ہوں بس۔۔۔ مجھے تھوڑی سی بھی آزادی دینا اسے پسند نہیں  
تھا۔ کیوں؟ مٹی۔ اب میں تھک گئی ہوں مٹی، اور یہ جان کر کہ وہ ایزد کا کچھ بھی  
نہیں۔۔۔ میں واقعی بھی اس کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی۔۔۔۔۔ مجھے اپنا گلٹ اس کے  
"!! ساتھ رہنے میں مانع ہے شاید۔۔۔"

اس کے ساتھ رہنے سے بھتر ہے میں اکیلے ہی زندگی گزار دوں۔۔ کم از کم آزادی سے " سانس تو لے سکتی ہوں نا۔ " وہ رمشا کو دیکھ کر تلخی سے مسکرائی۔

تم اکیلی نہیں۔۔ تمہارے ساتھ میں ہوں نا۔۔ ہم مل کر ساتھ کھائیں گے۔ گھومیں " گے۔۔ شاپنگ کریں گے۔ " رمشا نے اس افسردگی سے نکالنے کی کوشش کی۔

-----☆☆☆☆-----

آبش اپنے والدین کے ساتھ دو ہفتوں بعد، اپنی چھٹیاں مزے سے گزار کر میلبورین واپس آئی۔

اس کے آنے کی اطلاع پاتے ہی ایزد درانی بھاگتا ہوا اس کے گھر آیا۔ لیکن - اندر آنے کے بجائے گھر کے باہر ہی ایک سائیڈ پر کار کھڑی کئے اسے کال کی۔

آبش نے جیسے ہی ایزد کی کال آتی دیکھی۔ ناگواری سے اس کے چہرے کے تاثرات بگڑ گئے تھے۔ اس کا بالکل بھی ایزد سے بات کرنے کا موڈ نہیں تھا۔ وہ اپنے باپ کی باتوں میں

## URDU NOVEL BANK

آکر اچھی طرح سے اپنا ذہن بنا چکی تھی۔ نہ چاہتے ہوئے بھی اس نے فون اٹھالیا۔ ہونٹوں پر مصنوعی مسکراہٹ اور لفظوں میں مٹھاس بھر گئی۔

"کیسے ہو ایزد؟۔۔۔ کیا مسئلہ ہے؟ خیر تو ہے نا؟"

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

کیا میں تمہاری خیریت پوچھنے کے لئے بھی کال نہیں کر سکتا؟ ضروری نہیں کہ ہر بار

بات مسئلے کی ہو؟ "ایزد اب جاننا چاہ رہا تھا کہ آبلش کے ذہن میں کیا ہے؟ وہ جان گیا تھا کہ وہ رات ہی واپس آچکی ہے۔ لیکن اس کے باوجود بھی اس نے ایزد کو اطلاع دینی ضروری نہیں سمجھی تھی۔"

وہ باہر ہی کار میں موجود تھا۔ بات کرتے ہوئے، اس کی نظریں مسلسل آبلش کے روم کی بڑی سی شیشے کی کھڑکی پر جمی ہوئی تھیں۔ کھڑکی سے لٹکا ہوا پردا ایک سائیڈ کو سرکا ہوا تھا۔ جس سے واضح تھا کہ روم خالی نہیں۔

## URDU NOVEL BANK

یہ کیا بات ہوئی ایزد؟ --- ایسا کیوں کہ رہے ہو؟ تم کسی بھی وقت بات کر سکتے " ہو۔۔۔ کیوں نہیں کر سکتے؟ "لیکن۔۔ میں ابھی تک آؤٹ آف کنٹری ہوں۔ آج میرا شیڈول بھی ٹف ہے۔ ابھی ہمیں باہر بھی جانا ہے۔ "اس کی بات پر ایزد کی بھنویں تن گئیں۔

www.urdu-novel-bank.com  
Visit for more novels:  
واقعی؟؟ "اس کے اندر سے غصہ ک شدید لہریں اٹھ کر اس کے دماغ کی نسوں کو" جھلسائے دے رہی تھیں۔

لیکن۔۔۔ میں تمہارے گھر کے باہر کھڑا ہوں۔ "اس نے چبا چبا کر جملہ کہا۔ " کیا مطلب؟ کہا کہنا چاہ رہے ہو تم؟ "آتش تیش سے بولی۔) کیا وہ اسے جھوٹا بنا رہا " (تھا؟

مطلب یہ کہ۔۔۔ تمہیں جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت تھی آبی؟ تم رات کو ہی واپس آچکی " ہو۔۔۔ مجھے معلوم ہو چکا ہے۔۔۔ لیکن۔۔۔ سمجھ میں نہیں آ رہا۔۔۔ کہ تمہارے اس جھوٹ بولنے کی وجہ کیا سمجھوں؟ "وہ تذبذب سے بول رہا تھا۔ اپنے شک پر یقین کی

## URDU NOVEL BANK

مُر لگانا چاہ رہا تھا۔ آیا وہ جو سمجھ رہا ہے کہ آبلش اب اس کے کمزور اسٹیٹس کی وجہ سے اسے ٹھکرا رہی ہے! واقعی بھی ایسا ہے؟

آبلش نے بے اختیار اٹھ کر روم کی کھڑکی کا پردہ سرکا کر تھوڑا سا باہر جھانکا۔ اور اس کی گاڑی دیکھ کر ایک گہری سانس لے کر طنز سے ڈوبی مسکراہٹ سجالی۔

کیا صرف اسی لئے کہ۔۔۔۔ میں اب کامیاب انسان نہیں رہا۔۔۔۔ تبھی تم مجھ سے کوئی" رابطہ رکھنا نہیں چاہ رہی؟ اس نے پھر سے جیسے یقین دہانی چاہی۔  
ہمممم۔۔۔ "آبلش نے خود کو پرسکون کیا۔ اب چھپانے کی کوئی وجہ نہیں بنتی تھی۔ سو" اسے بھی زیادہ دیر اپنا ڈرامہ جاری رکھنے کی ضرورت نہیں تھی۔

اچھا ہوا تم سمجھ گئے ایزد درانی۔۔۔۔ تو مجھے بھی اب بننے کی کوئی ضرورت نہیں۔۔۔۔۔ یہ" مت بھولو کہ تم کون ہو؟ اپنی حیثیت تم کھوچکے ہو۔۔۔۔۔ اب تم ایک ناکام شخص ہو۔۔۔۔۔ اب تمہارے پاس کچھ بھی ایسا نہیں جس پر تم فخر کر سکو۔ اور ایک ٹٹ پونجے سے میرے والدین کبھی بھی رشتہ نہیں جوڑیں گے۔ تمہارے اور میرے اسٹیٹس میں زمین

## URDU NOVEL BANK

آسمان کی تفریق آچکی ہے۔ ہمارے لئے بھتر ہے کہ اپنی راہیں الگ کر لیں۔ بنا لڑے۔۔۔ بنا جھکڑے۔۔۔۔ سو بھتر ہے۔ میرا پیچھا چھوڑ دو۔ "وہ سکون سے بول کر جیسے اس کے سکون کی ساری راہیں بند کر گئی۔

فون بند ہوتے ہی ایزد کو ایسا لگا جیسے اس کی سانس بھی بند ہو گئی ہو۔ اس کی سانس گھٹنے لگی۔ گاڑی میں اچانک ہی حبس بڑھ گیا۔ بے اختیار دروازہ کھول کر باہر نکلا۔ قمیص کے سامنے کے بٹن کھول کر گہرے گہرے سانس لینے لگا۔ چہرہ شدت برداشت سے سرخ ہو رہا تھا۔

آنکھیں پانی سے بھر گئیں۔ پھر وہ خود ہی جیسے خود پر ہنسا۔ آبلش نے اسے کوئی دھوکا نہیں دیا تھا۔۔۔ اسے اچھی طرح معلوم تھا کہ آبلش آفرین سے حسد کرتی ہے۔ آفرین کو نیچا دکھانے کے لئے اس کے قریب آئی ہے۔ اس کے باوجود بھی اس نے آفرین پر آبلش کو ترجیح دی تھی۔ آبلش جیسے جیسے کہتی گئی وہ مانتا گیا۔۔۔ کرتا گیا۔ اس کی میٹھی باتوں کے جال میں پھنس کر اس نے آفرین جیسی بچپن کی دوست، منگیترا کو دھتکار دیا۔ یہی نہیں بلکہ اس نے آفرین کی بار بار تذلیل کی۔ اسے تمپھڑ مارا۔۔۔ اسے دھکا دیا۔ اسے بار بار نفرت بھرے الفاظ کہے۔ اس کا دل دکھایا۔۔۔ اسے تقریباً بربادی کے کنارے تک لے

## URDU NOVEL BANK

گیا۔۔۔ آنسو اس کے گال پر خاموشی سے بہنے لگے۔ اس خود بھی محسوس نہیں ہوا کہ وہ رو رہا ہے۔

یہ آفرین ہی تو تھی۔ جو بچپن سے اس کے ہر دکھ اور خوشی میں شریک تھی۔ اگر ابھی آتش کی جگہ پر آفرین یوتی تو اس کی ناکامی پر اس کا ساتھ کبھی نہیں چھوڑتی۔۔۔ بلکہ اس کے ساتھ شانہ بشانہ کھڑی ہو کر قدم سے قدم ملا کر آگے چلتی۔ اس کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دے کر مضبوطی سے تھام لیتی۔

ایزد نے غصے میں اپنا سر گاڑی کے دروازے سے دے مارا۔

! اتنا بیوقوف کیسے ہو گیا وہ؟ کہ آتش کے جال میں آسانی سے آگیا

اور وہ عقل کا اتنا اندھا نکلا کہ بچپن سے ساتھ پلی بڑھی دوست نما منگیتر کی سالوں کی محبت اور احسانات بھول گیا۔

ایزد کو یاد آنے لگا جب اسے پتا چلا کہ زیاد اس کے باپ کا دوسرا بیٹا ہے اور اس کا سوتیللا بھائی تب۔۔۔ تب وہ اتنا ذہنی طور پر ڈسٹرب ہوا تھا کہ مرنے کے قریب پہنچ گیا تھا۔ تب یہ آفرین ہی تھی جو اس کے ساتھ کھڑی ہو گئی تھی۔ اسے سنبھالا تھا۔



یہی نہیں بلکہ وہ تو خود کو ایزد کے لئے مکمل بدل چکی تھی۔ اس کے لئے کلنگ کرنا سیکھی۔ صرف ایزد کے لئے۔۔ کیسے وہ یہ سب بھول گیا؟ کیسے؟ کوئی عجیب نہیں جو اس کے ماموں ولید گرویزی جان گئے تھے کہ آفرین سارے معاملے میں بے قصور ہے۔ اور وہ خود۔۔۔ خود آنکھیں ہوتے بھی اندھا بن گیا۔۔۔ اس سے ہزار درجہ بہتر تو اس کے ماموں تھے۔ جو وہ آنکھ رکھتے تھے جو دوسروں کے چہرے کے تاثرات سے ہی جان جاتی ہے۔ کہ آدمی سچا ہے یا۔۔۔ کھوٹا۔۔۔ اس نے درد سے جلتا سر دونوں ہاتھوں میں تھام لیا۔ اس کی تکلیف بڑھتی جا رہی تھی۔ گلٹ اس شدت سے بڑھا تھا کہ اس کے دماغ کی نسیں پھٹنے کے قریب پہنچ گئیں۔

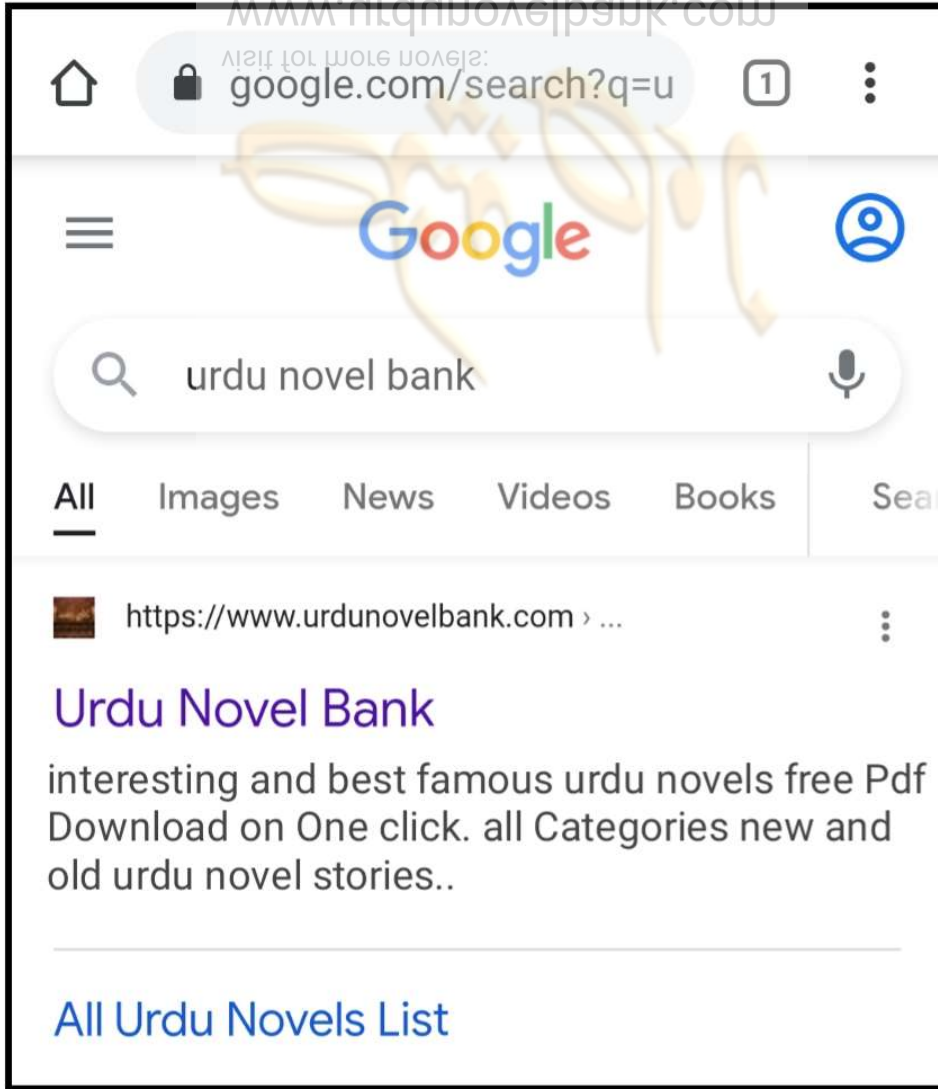
بے شک اس کا دل اور دماغ اندھے تھے۔۔ مکمل اندھے۔۔ اور ایسے اندھوں کو کبھی سامنے کی سچائی نظر نہیں آتی۔



## URDU NOVEL BANK

اردو ناول اور سٹوریز کی سب سے بڑی ویب سائٹ

www.urduovelbank.com



Urdu Novel Bank  
website

جہاں ملے آپ کو نئے  
اور اچھے معیاری ناول  
تمام کیٹگری میں۔۔۔

گوگل پر ٹائپ کریں

**Urdu Novel Bank**

اور ویب سائٹ سے  
ڈاؤنلوڈ کریں ہزاروں  
مکمل ناول مفت میں

Visit For More Novels: [www.urduovelbank.com](http://www.urduovelbank.com)

یہ شام کا وقت تھا ایزد اپنے کمرے میں سب پردے گرائے، ساری لائٹس بجھائے  
مکمل اندھیرا کیئے سگریٹ سے اپنا غم غلط کر رہا تھا۔

www.urdu-novel-bank.com  
visit for more novels:

ایزد۔۔۔ دروازہ کھولو۔ "کمرے کے دروازے پر سنیعہ اسے مسلسل آواز دئے جا رہی"  
تھی۔

لیکن ایزد نے تو جیسے کان بند کر رکھے تھے۔ وہ ویسے ہی کسی بُت کی طرح ساکت و  
جاد بیٹھا رہا۔

سنیعہ نے پریشان ہو کر ملازمہ سے گھر کی چابیاں لانے کو کہا۔  
اور دروازہ کھول کر اندر آ گئی۔

## URDU NOVEL BANK

ایزد۔۔۔۔۔ میرے بچے۔۔ آخر کیا ہو گیا ہے تمہیں؟ "لائٹ جلاتے ہی اسے ایزداداس" پسمرده چہرے کے ساتھ نیچے بیڈ سے ٹیک لگائے بیٹھا نظر آیا تو جیسے اس کے اوسان خطا ہونے لگے۔ دہل کر آگے بڑھی۔

ایزد نے سرخ نم آنکھوں سے ماں کو دیکھ کر پھر سے سر جھکا لیا۔ اس کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔ کیا بتاتا وہ ماں کو؟ کہ وہ کس قدر بیوقوفی کرچکا ہے۔ یا آلبش نے اسے کس طرح استعمال کیا ہے؟

اٹھو۔۔ فریش ہو لو۔۔ جو بھی پریشانی ہے۔۔ اس کو بھی دیکھ لیتے ہیں۔۔۔ تم۔۔۔ اٹھو" شاباس۔ "سنیچہ نے اسے بازو سے تھام کر زبردستی اٹھایا۔ وہ خاموشی سے اٹھ کر واش روم میں گیا۔ تھوڑی دیر بعد فریش ہو کر واپس آیا۔ تو سنیچہ اس کے لئے کھانا رکھے انتظار کر رہی تھی۔

وہ خاموشی سے پاس بیٹھ گیا۔ چہرہ اب بھی ستا ہوا تھا۔ آلبش اور تمہارے بچ کیا مسئلہ ہو گیا ہے میرے بچے؟ "سنیچہ نے اس کے سستے ہوئے" اور سوچی آنکھوں کو دکھ سے دیکھا۔

## URDU NOVEL BANK

کچھ نہیں۔ "وہ بس بڑبڑا کر دوبارہ سے سر جھکا گیا۔"

تو پھر آبلش نے پہلکی اناؤنس کیوں کیا ہے کہ اس کی شادی کینسل ہو چکی ہے۔ کیونکہ "ایزد درانی اس کے ساتھ سچا نہیں تھا۔" سنیعہ نے اس کے چہرے کو گہری نظروں سے جانچا۔ ایزد نے چونک کر ماں کو دیکھا۔ اس کی آنکھوں میں حیرت تھی۔

بنا جواب دیئے۔ اس نے جھپٹ کر بیڈ کی سائیڈ دراز سے موبائیل نکالا۔ اب اس کی نظریں آبلش کی طرف سے ریز کی ہوئی نیوز کو گھور رہی تھیں۔ اس نے کہا تھا۔

"ایک معصوم لڑکی۔۔ جسے محبت میں بس دھوکا ملا"

وہ گاؤں میں پلی بڑھی لڑکی، جب شہر آکر اپنے شہزادے سے ملی۔ تو سمجھی اس کی زندگی کے تمام دکھوں کا ازالہ ہو چکا ہے۔ لیکن۔۔

کچھ وقت بعد اسے پتا چلا کہ جس سے محبت کرتی ہے وہ پہلے ہی سے اس کی بہن کو چاہتا ہے۔ جب کہ حقیقت میں اپنے شہزادے سے ملتے وقت اسے بالکل معلوم نہیں تھا۔ وہ بس آگے بڑھتی رہی۔ خواب بنتی رہی۔ آنکھ تو تب کھلی۔۔ جب لوگوں نے اسے طعنے مارنے شروع کئے۔ کیا وہ ان دونوں کے بیچ میں آگئی تھی؟

## URDU NOVEL BANK

وہ کہتا رہا۔۔ اسے مجھ سے محبت ہے۔۔ جب کہ دوسری طرف وہ اس کی بہن سے محبت کا دم بھرتا رہا۔۔ لیکن ظاہر ایسے کرتا رہا جیسے اسے مجھ سے زیادہ کوئی محبوب نہیں۔۔ میں بالکل بھی ان دونوں کو پریشان نہیں کرنا چاہتی۔ سو میں نے فیصلہ کر لیا کہ ایزد کی زندگی سے نکل جاؤں۔ تاکہ وہ اپنی محبت کو پاسکے۔ میں اتنی ظالم نہیں ہوں جو دو دلوں کے بیچ میں جدائی ڈالوں۔ یہ فیصلہ میرے لئے مشکل ضرور ہے لیکن۔ ناممکن نہیں۔ ایک سوال میرا بھی۔۔ کیا گاؤں سے آنے والے لوگ برے ہوتے ہیں جو ہر ایک ان سے نفرت (کرے؟)

اس کے ساتھ ہی ایزد اور آفرین کی تصویر تھی۔ جہاں ایزد نے آفرین کو بازو سے تھاما ہوا تھا۔ دونوں کے بیچ بھت کم دوری تھی۔ ایسا لگ رہا تھا دونوں میں کوئی گہری بات ہو رہی ہے۔ یہ تصویر ولا کی رینویشن کے وقت لی گئی تھی۔ ایزد کو یاد تھا۔ جب وہ آفرین سے بات کر رہا تھا۔ اس نے اس کا بازو پکڑ کر اسے اپنے طرف متوجہ کیا تھا۔ کس نے یقیناً بہت صفائی سے اس موقع پر تصویر نکالی تھی۔

## URDU NOVEL BANK

حقیقت میں آبلش نے بہت آسانی سے اس پر کچڑ اچھالی تھی۔ اور خود کو بہت خوبصورتی سے باہر نکال لیا تھا۔

یہ بات ایزد کو بہت دیر سے سمجھ میں آئی تھی۔۔۔ بہت دیر سے۔۔۔ اسے واقعی اس عورت کو سمجھنے میں دیر ہو چکی تھی۔ اور اب پانی سر سے اوپر جا چکا تھا۔ اب اس کی ذات مکمل پچھتاوے کے سمندر میں ڈبکیاں لگا رہی تھی۔

یہ آن لائن نیوز تھی۔ اور یقیناً ایک ہی دن میں سینکڑوں منفی تبصرے لگ چکے تھے۔ ان تبصروں میں سب سے اول الذکر تبصرہ ثمر شاہ کا تھا۔ وہ ثمر شاہ جو اسے بھائی کہتی تھی۔ اب یہ سب لوگ اس کے خلاف بول رہے تھے۔ لعن طعن کر رہے تھے۔ اب ان کی نظر میں آبلش 'بیچاری' اور 'بے قصور' تھی۔

ثمر نے سب سے پہلے آفرین کی ذات پر کچڑ اچھالا تھا۔ اور اس کو دیکھتے ہوئے باقی پبلک نے بھی ٹرین بنا دی تھی۔ سچ یہ ہے کہ نیگیٹیوٹی صرف ایک شخص یا ایک فرد کی طرف سے ڈیلوپ ہوتی ہے۔ اور اکثریت بنا سوچے سمجھے اس کو فالوو کرتے ہیں۔ آنکھوں کے

## URDU NOVEL BANK

اندھے۔ اور کانوں کے کچے ہونے کے ساتھ پبلک دماغ سے بھی فارغ ہوتی ہے۔ یہاں بھی یہی بات تھی۔

"کیا تم واقعی بھی آفرین کے طرف واپس مڑے ہو؟ کیا تمہارا دماغ چل گیا ہے ایزد؟" سنیہ کا لہجہ عجیب تضحیک لئے ہوئے تھا۔ اسے آفرین کبھی بھی پسند نہیں تھی۔ اور وجہ یقیناً گہری تھی۔ جو سنیہ یقیناً صالحہ یزدانی کی کزن ہونے کے ناطے جانتی تھی۔ اب وہ لوگ جو کچھ بھی کریں گے۔ اس کا اثر تمہاری لائیف پر پڑے گا۔ "وہ کافی" ناراضگی سے بولی تھی۔

نہیں امی۔۔۔ "ایزد کے الفاظ اس کے گلے میں جیسے پھنس گئے۔" کیا آپ کو یہ نظر نہیں آ رہا کہ آتش مجھ پر کیچڑ اچھا رہی ہے؟ کیا اس کا یہ مطلب "نہی کہ وہ خود ہی مجھ سے کنارہ کر رہی ہے؟ رشتہ توڑنے کا فیصلہ سراسر اس کا اپنا ہے امی۔" وہ جھنجھلایا ہوا تھا۔



## URDU NOVEL BANK

سنیچہ اس کی بات سن کر واقعی حیران رہ گئی تھی۔ وہ آتش سے اس قدر انتہا کی توقع نہیں کرپا رہی تھی۔ "کیا واقعی؟؟؟" اسے ماننے میں تامل ہوا۔

مجھے تو یقین ہی نہیں آ رہا کہ وہ سچ میں ایسی ہوگی؟ تو کیا میرا فیصلہ غلط تھا؟ اب جب "کہ تم کمپنی میں بھی نچلی پوسٹ پر آچکے ہو۔ اور وہ تمہاری ریپوٹیشن پبلک میں برباد کرنا چاہ رہی۔" سنیچہ سوچ سوچ کر بول رہی تھی۔ اسے اب بات سمجھ میں آرہی تھی۔

اصل میں -- مجھے بھی آتش سے اس طرح کی توقع نہیں تھی امی --- لیکن --- یہ شاید "مقافات ہے۔ میں نے آفرین جیسی پیاری لڑکی کی قدر نہیں کی --- اسے رلایا۔ --- تڑپایا۔ --- اسے تقریباً برباد کر دیا۔ --- اور اب قسمت نے پانساپلٹ دیا تو مجھے اپنے سارے قصور نظر آرہے۔ --- میں آفی کا قرض دار ہوں ماں --- بہت زیادہ قرض دار۔ --- "وہ دل شکستہ سا آہستہ آہستہ جیسے خود سے باتیں کرنے لگا۔ --- سنیچہ اسے بس دیکھے گئی۔ پھر ایک ٹھنڈی سانس بھر کر اٹھ گئی۔

☆☆☆☆☆

## URDU NOVEL BANK

آفرین نے جب خود کو آن لائن نیوز پر ٹاپ سرچ پر دیکھا۔۔ جہاں لوگ اس پر اس طرح دل کھول کر تنقید کر رہے تھے۔ جیسے آفرین نے واقعی میں ان سب کی ملکیت ہڑپ کر لی ہو۔ اس کا دل کیا موبائیل اٹھا کر ٹکڑے کرنے کے ساتھ آلبش کا گلا بھی دبا دبا کر سانس نکال دے۔ اسے بری طرح رونا آ رہا تھا۔

www.urdu-novelbank.com  
Visit for more novels:

اس جھوٹی، دغا باز عورت کی اتنی ہمت کیسے ہوئی؟ کیسے ہوئی اس کی ہمت کہ جھوٹی "خبر پھیلانے۔ وہی تھی جس نے اس سے دھوکے سے ایزد چھینا تھا۔۔۔۔۔ وہی تھی جس نے اسے گھر سے بے گھر کیا۔۔۔۔۔ وہی تھی۔۔۔۔۔ جس نے اس کے ماں باپ کو اس کے خلاف کیا۔۔۔۔۔ اور یقیناً وہی تھی۔۔۔۔۔ جس نے اسے ہر طرف سے اتنا تنگ کیا کہ اس کے لئے کوئی راہ نہ بچی۔۔۔۔۔ سوائے شہرام سے شادی کے۔۔۔۔۔ اب جب کہ وہ ان کی زندگی سے دور نکل گئی ہے۔۔۔۔۔ پھر۔۔۔۔۔؟ پھر وہ کس بناء پر۔۔۔۔۔ یہ سازش کر رہی؟ کیا مقصد ہے آخر؟ آفرین مسلسل تنیش میں دانت پیسے سوچے جا رہی تھی۔ اس کا دماغ غصے سے کھول رہا تھا۔۔۔

## URDU NOVEL BANK

بڑی بات یہ کہ اس دوست نُمادِ شمنِ ثمر نے اس کی آئی ڈی تک لوگوں کی راہ نمائی کر دی تھی۔ اب لوگ چیونٹیوں کی طرح وہاں کھسک آئے تھے۔ اور اس پر کیچڑ اچھال رہے تھے۔ اکیسے لوگ تھے یہ؟ بنا جانے پہچانے کسی پر کس طرح انگلی اٹھا دیتے ہیں لوگ؟ صرف سامنے کی تصویر دیکھ کر لوگ کس طرح اپنی طرف سے کہانی گھڑ لیتے ہیں؟ ان کو صرف وہی نظر آتا ہے۔۔۔ جو دکھایا جاتا ہے۔ فارغ لوگوں کے پاس اپنا دماغ - اپنی سوچ نہیں ہوتی۔ فارغ لوگ اس طرح گندی سوچ پھیلا دیتے ہیں۔ اور ایسے لوگ ناسور ہوتے ہیں۔۔۔ ناسور۔۔۔

بھت ساری معلومات آن لائن جعلی ہوتی ہے۔ تم پریشان مت ہو۔ "جاذب نے بھی" نیوز پڑھ کر اسے تسلی دی۔ "گھر جا کر آرام کرو۔ اس طرح فریش ہو جاؤ گی۔ شاباش۔" وہ واقعی بھت اچھا دوست تھا۔ بالکل بڑے بھائیوں جیسا انداز تھا اس کا۔

## URDU NOVEL BANK

ہممسم۔۔۔، اوکے۔۔، "آفرین نے بھی اس کی بات مان لی۔ اسے واقعی گھر جا کر کچھ" دیر آرام کرنے کی ضرورت تھی۔ ورنہ وہ سوچ سوچ کر پاگل ہو جاتی۔ آج اس کا وقار بری طرح مجروح ہوا تھا۔ اس نے خاموشی سے اپنی چیزیں سنبھالی اور آفیس سے باہر آگئی۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

لیکن گیٹ سے باہر آتے ہی وہ بری طرح پریشان ہوئی۔ رپورٹرز کا گروپ تھا جس نے اس پر دھاوا بول دیا تھا۔

مس یزدانی، کیا واقعی آپ ایزد کے پاس واپس لوٹ آئی ہیں؟  
کیا اس خبر میں سچائی ہے؟

مس کیا واقعی آپ نے اپنی بہن سے اس کا منگیتہ چھینا ہے؟  
ایسا لگتا ہے، ایزد اور آپ الگ نہیں ہوئے تھے۔ کیا یہ سچ ہے؟  
کیا پس پردہ آپ دونوں میں تعلق چل رہا تھا؟

کیا آپ دونوں میں خفیہ رلیشن ہے؟ کیا ایزد نے آتش کے ساتھ دھوکا کیا اور اس کی وجہ آپ ہیں؟

ہم نے سنا ہے آپ آبلش سے حسد کرتی تھیں۔ کیا یہ سچ ہے؟  
 آپ کے کسی رشتیدار کے کہنے کے مطابق آپ اپنے والدین کو کہتی تھیں کہ آپ اور آبلش  
 ساتھ نہیں رہ سکتی؟ کیا یہ سچ ہے مس یزدانی؟ جواب دیں۔؟  
 آپ کی یہ بات ہمیں بری لگی ہے۔ آپ اپنی ہی بہن سے برا کیوں کر رہی۔ جس نے  
 پہلے ہی سے بچپن میں تکلیفیں سہی ہیں۔

کیا آپ اسے اس لئے دھمکیاں دے رہی تھیں کہ وہ اپنا بچپن گاؤں میں گزار آئی ہے؟  
 لیکن گاؤں سے آنے میں کیا برائی ہے؟ لگتا ہے آپ کو بھت زیادہ غرور ہے۔ کیا آپ  
 گاؤں کے لوگوں کو حقارت سے دیکھتی ہیں؟

رپورٹرز کے سوالات کی بوچھاڑ تھی کہ تیروں کی طرح دھڑا دھڑا۔۔ دھڑا دھڑا برس رہی  
 تھی۔ آفرین کے حواس خطا ہونے لگے۔ یہ اس کی زندگی کا پہلا موقع تھا جو وہ اس قدر  
 بدحواس ہوئی تھی۔

## URDU NOVEL BANK

کوئی بھی اس کی مدد نہیں کر رہا تھا۔ نا ہی کسی کے دل میں اس کے لئے رحم ابھرا تھا۔ وہ بس اس کی ہر زاویے سے تصویریں کھینچ رہے تھے اور تابڑ توڑ سوالات کر کے اسے حراسان کر رہے تھے۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

کیا ہو رہا ہے یہ؟ دور ہو سب؟ "کسی مرد کی زوردار آواز نے سب کو متوجہ کر دیا۔"

ایزد جو ٹھیک وقت پر آیا تھا۔ یہ بری صورتحال دیکھ کر بری طرح مشتعل ہوا۔ رپورٹرز کو ہاتھوں سے دھکیل کر آفرین کو ان سے دور کیا۔ "تم ٹھیک ہو؟" اس نے اس کے گال تھپتھپا کر اسے ہوش دلایا۔

آفرین نے کانپتے ہوئے، چکراتے سر کے ساتھ اسے دیکھا۔ اسے دیکھ کر آفرین کی آنکھوں میں نفرت بھر گئی تھی۔ اس نے زور سے اس کے ہاتھ ہٹائے تھے۔

## URDU NOVEL BANK

ارے۔۔۔ یہ تو ایزد درانی ہے "ہجوم میں سے کسی نے کہا۔ اب وہ لوگ دونوں کا گھیراؤ کر" کے کھڑے تھے۔ تصویریں نکال رہے تھے۔ ان کے ہاتھ میں آج کے دن ایک چٹ پٹا موضوع ہاتھ آیا تھا۔ کیسے جانے دیتے؟

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

اب ہمیں یقین آگیا ایزد صاحب، کہ آپ دونوں کا خفیہ افیئر ہے۔ "رپورٹرز میں سے ایک" بولا۔

لعنت ہو تم لوگوں کی سوچ پر۔ شیم آن۔۔۔ "ایزد اشتعال میں بھر گیا۔ اور زور سے دھاڑا۔" سوچ سمجھ کر بات کرو۔۔۔ تم لوگ۔۔۔ آئی کا ان باتوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔۔۔ جس "شخص کو میں نے دکھ دیا۔۔۔ تکلیف دی۔۔۔ وہ آتش نہیں۔۔۔ آفرین ہے۔ وہ چبا چبا کر سب کو گھورتے بولا۔

اوہ۔۔۔۔ آپ اسی لئے مس آفرین کو پروٹیکٹ کر رہے ہیں۔۔۔ کیونکہ آپ ان سے "محبت کرتے ہیں۔" ایک رپورٹر نے طنزیہ سوال کیا۔

## URDU NOVEL BANK

بیچاری آبلش بھت ہی قابل رحم ہے۔ چہ چہ۔ "یہ دوسرا رپورٹر تھا۔ جس نے اس کی ہاں" میں ہاں ملائی۔

آفرین کو رہ رہ کر ایزد پر سخت غصہ آ رہا تھا۔ وہ اس طرح کی کمٹس کر کے اس کے لئے اور مصیبت بن رہا تھا۔ اور مشکلات کھڑی کر رہا تھا۔  
دونوں نے بھیڑ سے نکلنے کی کافی کوشش کی لیکن سب نے ان کا بری طرح گھیراؤ کیا ہوا تھا۔ ان کو کہیں سے بھی راستہ نہیں مل رہا تھا کہ باہر نکل سکیں۔

اس ہنگامہ آرائی کے دوران ایک سیکورٹی آفیسر جلدی سے بھاگتا ہوا آیا اور ہجوم کو منتشر کرنے لگا۔

ولید گرویزی۔ نے بھیڑ چھٹنے کے بعد آفرین کی منتشر حالت دیکھی تو صحافیوں پر کافی سچ پا ہوا۔



## URDU NOVEL BANK

کیا یہ تم لوگ اس کا انٹرویو کر رہے ہو یا پوچھ گچھ کر رہے ہو؟ یہ طریقہ ہوتا ہے تم" صحافیوں کا؟ کہ ایک کمزور عورت کو گھیر کر ذہنی تشدد کا نشانہ بناتے رہو؟ شرم نہیں آتی؟ کیا تم لوگ صحافی بننے کے اہل بھی ہو؟ "وہ بری طرح برس رہا تھا۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

صحافیوں نے جب ولید گرویزی کے قیمتی لباس اور اس کے ارد گرد سیکورٹی اہلکار دیکھے تو ڈر گئے۔ ان کی جرات نہیں ہوئی کہ دوبارہ کوئی سخت جملہ کہہ سکیں۔ لیکن ایک نے کہہ دیا۔

"ہم صرف ان دونوں کے پیچ میں تعلق کو جاننا چاہ رہے تھے۔"

ان کا ایک دوسرے کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ "ولید نے اشتعال میں کہہ کر آفرین کو بازو سے پکڑ کر اپنے طرف کھینچا۔

یہ میری منگیت ہے۔۔۔ اگر تم لوگوں نے پھر سے آفرین درانی کو پریشان کرنے کی کوشش کی تو اس کا نتیجہ اچھا نہیں ہوگا۔۔۔ "وہ بری طرح انگلی اٹھا کر انہیں وارن کر گیا

## URDU NOVEL BANK

تھا۔ سب واقعی دل میں ڈر گئے تھے۔ ایزد خود دنگ رہ گیا۔۔۔ یہ وہ کیا سن رہا تھا؟ آئی ولید ماموں کی منگیتر؟؟؟ کب ہوا یہ؟

بیچاری آفرین خود ولید کے پیچھے کھڑی آنکھیں پھاڑے دنگ نظروں سے کبھی ولید کبھی ایزد کو دیکھ رہی تھی۔ یہ اس کے خواب و خیال سے اوپر کی بات ہو گئی تھی۔ وہ تصور بھی نہیں کر سکتی تھی کہ ولید گرویزی ایسا کچھ کہہ سکتا ہے؟  
(اففف اللہ۔۔۔ یہ میں کہاں پھنس گئی ہوں؟)  
اس نے بے اختیار دل میں اللہ سے کہا۔

اگر۔۔۔ اگر۔۔۔ شہرام کو پتا چلا تو۔۔۔ تو۔۔۔ قیامت برپا ہو جائے گی۔ وہ تو مجھ پر ویسے ہی (غصہ ہے۔۔۔ اب تو۔۔۔ اللہ ہی حافظ ہے میرا۔۔۔ اففف اللہ۔۔۔) وہ دل ہی دل میں کراہی۔ اسے لگا وہ سانس نہیں لے پا رہی۔

آفرین کی شکوہ حالت دیکھ کر ولید نے اسے حصار میں لے کر گاڑی میں بٹھادیا۔ آفرین کے تو جسم میں جان ہی نہیں رہی تھی۔ یہ کیا ہو رہا تھا؟

## URDU NOVEL BANK

ایزد بھی پریشان ہو کر ان کے پیچھے گیا۔ کار کے دروازے پر ہاتھ رکھ کر اس نے اسے بند ہونے سے روکا۔

ولید ماموں -- کیا واقعی آپ دونوں میں کوئی رشتہ بن چکا ہے؟ "وہ بے چینی سے ہچکچا" کر بولا۔

www.urdu-novel-bank.com  
Visit for more novels:

یہ تو آفرین کے فیصلے پر منحصر ہے۔ جب تک وہ نہیں چاہتی۔ ایسا نہیں ہوگا۔ میں نے "ایسا صرف آفرین کو بچانے کے لئے کہا تھا۔" بے بسی سے بول کر اس نے آفرین کے ساکت وجود کو دیکھا۔

معاف کرنا آئی۔۔ میں نے بنا تم سے پوچھے کمسنٹ کر دی۔ تم کو یقینا برا لگا ہے۔ "آفرین" حیرت زدہ سی ایک ہی طرف دیکھے جا رہی تھی۔ اس نے پلک تک نہیں جھپکی تھی۔

وہ ایک شادی شدہ عورت تھی۔ کیا کہتی وہ؟ کیسے بتاتی وہ؟

تاہم، یہ ولید کی نیک نیتی سے کی گئی ایک کوشش تھی۔

## URDU NOVEL BANK

"آفرین نے خاموشی سے سر ہلایا۔ "میں سمجھ سکتی ہوں۔۔۔"

"ایزد نے یہ جان کر سکون کی سانس لی کہ یہ صرف ایک دکھاوا تھا۔ "آئی، میں۔۔۔"

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

اسٹاپ۔۔۔ مجھے اس طرح بکواس نام سے پکارنا بند کرو ایزد۔۔۔ تمہیں کوئی حق نہیں مجھے " میرے نام سے پکارو۔ "وہ بری طرح غصہ میں آکر اسے وارن کر گئی۔ اس کا غصہ بڑھ رہا تھا جب جب اس کی نظر ایزد پر گئی تھی۔ یہی تو وہ شخص تھا جو اس کی زندگی کو طوفان میں دھکیل گیا تھا۔ اور اب کس مزے سے بے شرمی کے ساتھ اس کے پیچھے آ رہا تھا؟ کس منہ سے؟

مم۔۔۔ میرا یہ مطلب نہیں تھا۔۔۔ "آفرین کا وارننگ پر وہ سخت شرمندہ ہوا۔"

کیا مطلب نہیں تھا؟ کیا تم مجھے اب موت کے منہ میں دھکیلنا چاہتے ہو؟ میری " زندگی کو پریشانیوں سے دوچار کر کے بھی تمہیں سکون نہیں آیا؟ اب کون سی چال رہتی

## URDU NOVEL BANK

ہے؟ بولو؟ اب اور کیا چاہیئے تمہیں مجھ سے؟ برباد تو کردی میری زندگی۔۔۔ بے گھر کر دیا تم نے مجھے۔۔۔ میری ریپوٹیشن برباد کردی تم نے۔۔۔ ہر طرح سے گھیرا تنگ کر کے میرا سکون تباہ کر دیا تم نے۔۔۔ اب کیا چاہتے ہو؟ ابھی کون سی قصر رہتی ہے ایزد۔۔۔؟ "وہ غصہ میں چیخ رہی تھی۔ ساتھ ہی روتی رہی۔۔۔ روتے روتے ہچکیاں بندھ گئی تھیں۔ ایزد شرمندگی سے جیسے گونگا ہو گیا۔۔۔ الفاظ گلے میں پھنس گئے۔

اگر ایسی سچویشن کچھ وقت دن پہلے ہوتی۔ تو وہ اس کا ایسا لہجہ برداشت نہ کرتا۔۔۔ غصہ کرتا۔ اس پر چلیختا۔ اسے غلط ٹھراتا۔۔۔ اسے غلط سلط کہتا۔ لیکن اب۔۔۔ اب۔۔۔ حالات مختلف تھے۔۔۔ اب وہ ایسا نہیں کر سکتا تھا۔ کیونکہ اب اسے اپنے گناہوں کا اچھے سے ادراک ہو چکا تھا۔۔۔ وہ گناہ گار تھا۔ وہ مجرم تھا۔ وہ اب شرمندہ ہونے کے سوا کچھ نہیں کر سکتا تھا۔۔۔ کچھ نہیں۔۔۔ اب بازی اس کے ہاتھ سے نکل چکی تھی۔۔۔ قسمت نے بری طرح اسے آسمان سے گھسیٹ کر نیچے زمین پر پھٹکا تھا۔

## URDU NOVEL BANK

مم۔۔۔۔ میں یہاں۔۔ صرف تم سے معافی مانگنے کے ارادے سے آیا تھا۔ جب تمہیں " رپورٹرز کے گھیرے میں دیکھا۔ تمہیں پریشان دیکھ کر میں خود کو روک نہیں پایا۔۔۔۔ " اس نے لب بھینچ لئے۔۔ نظریں شرمساری سے جھکی ہوئی تھیں۔

کہیں وہ تمہیں نقصان نہ پہنچادیں۔ تبھی۔۔ بے اختیار تمہیں بچانے کے لئے آگے " بڑھا۔۔۔۔۔ میرا کوئی غلط ارادہ نہیں تھا۔۔۔۔ مجھے معاف کر دینا آئی۔۔ میں نے آبلش کے "دھوکے میں آکر تمہیں تکلیف دی۔۔ معاف کرنا۔۔۔۔۔ پلیر۔۔۔۔۔

یہ سن کر غصے سے آفرین کا چہرہ کانوں تک سرخ ہوا۔

واہ۔۔۔۔۔ کل تک وہ عورت تمہاری نظر میں، ذہین، شریف اور رحم دل تھی۔ اور " میں۔۔۔۔۔ میں ایک بری، حاسد اور ظالم عورت تھی۔ اور آج۔۔۔۔۔ آج تمہاری مضحکہ خیز بات سن کر مجھے حیرت کے ساتھ ہنسی آرہی ہے۔۔۔۔۔ " وہ طنزیہ ایک ایک لفظ چبا کر بولی۔

یہ سن کر ایزد کے خوبصورت چہرے کا رنگ شرم سے پھیکا پڑ گیا۔ چہرہ ایسے بجھ گیا جیسے کسی نے اچانک سے بلب آف کر دیا ہو۔

آئی۔۔ پلیز مجھے معاف کردو۔۔ میں جانتا ہوں میں نے بھت برا کیا ہے۔ لیکن اب میں " سب کچھ ٹھیک کرنا چاہتا ہوں۔۔۔ تم ایک بار مجھے معاف کردو۔۔ میں وعدہ کرتا ہوں۔ کبھی زندگی میں تمہیں مایوس نہیں کروں گا۔۔۔ کبھی وہ غلطی دوبارہ نہ دہراؤں گا۔۔۔ پلیز آئی۔۔ " وہ التجائیہ ہوا۔

میں بیوقوف تھا۔۔ آئی۔۔ پاگل تھا۔۔۔ تم صحیح کہتی تھی۔۔ میں جوان ہوں۔۔ محنت " کرسکتا ہوں۔۔ لیکن میں نے تمہاری بات نہیں مانی۔۔۔ اب میں تمہارے لئے محنت کروں گا۔۔ اور سب ٹھیک ہو جائے گا آئی۔ سب ٹھیک ہوگا۔۔ بس تم میرا ساتھ دو۔۔ " وہ بھت مان سے آس سے اسے دیکھنے لگا۔۔ آفرین تو یہ سن کر دنگ رہ گئی تھی۔ ادھر ولید کے چہرے کا رنگ ہی بدل گیا تھا۔ اسے اپنے بھانجے پر سخت تاؤ آیا۔ ساتھ ہی اسے یہ ڈر بھی لگا کہیں۔۔ آفرین اس کے لفظوں کے جال میں پھر سے نہ پھنس جائے۔ کہیں اس کا دل و ذہن پھر سے نہ ایزد کے طرف مڑ جائے۔ بحر حال دونوں میں بچپن سے تعلق رہ چکا تھا۔ ایک انسیت تھی۔ محبت تھی۔

آفرین -- کوئی بھی فیصلہ کرنے سے پہلے یہ ضرور یاد رکھنا کہ ایزد ہی وہ شخص ہے جس " نے تمہیں دھوکا دیا تھا۔ تمہارے پر خلوص جذبات کی قدر نہیں کی تھی۔ ان کو روند کر آگے بڑھ گیا۔ اور -- اب عقلمندی کا تقاضا یہی ہے کہ وہ غلطی تم دوبارہ سے نہ دہراؤ۔۔۔ اسی لئے بی کیئر فل۔ " اس نے جیسے خلوص سے وارن کرنا چاہا۔

ولی ماموں۔۔۔ پلیز۔۔۔ " ایزد زور سے چیلنج پڑا۔ " میں اچھی طرح آپ کے اس جملے کے " پیچھے کی وجہ جان گیا ہوں۔۔۔ آپ آئی کو اسی لیئے روک رہے کہ آپ خود آئی میں انٹرسٹڈ ہیں۔۔۔ لیکن۔۔۔ یہ بات مت بھولنا ولی ماموں۔۔۔ کہ ہم میں بحر حال تعلق رہ چکا ہے۔ میں ہی وہ شخص ہوں جس سے آئی نے شدید محبت کی ہے۔

ان دونوں کی بحث و تکرار سن کر آفرین تو دنگ رہ گئی تھی۔ دو مرد اس کے لئے آپس میں تکرار کر رہے تھے۔ کیا وہ کھلونا تھی؟ اسے سخت تنیش آیا۔

بکواس بند کرو اپنی۔۔۔ " وہ زور سے دھاڑی۔ غصے کی شدت سے وہ کانپ رہی تھی۔ "



## URDU NOVEL BANK

یہ تم ہی تھے نا جس نے مجھے بری طرح دھتکارا۔۔۔ اور اب۔۔۔ تمہاری ہمت بھی کیسے " ہوئی؟۔۔۔ ہمت بھی کیسے ہوئی یہ کہنے کی۔۔ کہ میں تمہیں پسند کرتی ہوں !! کوئی شرم ہے تم میں۔۔؟ اگر ہے تو ایزد اس شرم میں ڈوب کر مر جاؤ تم۔۔ میں تو تمہیں دیکھ کر ہی بیزار ہو چکی ہوں۔ "وہ انگلی اٹھا کر سخت لہجے میں اسے دن میں تارے دکھا رہی تھی۔ اگر میں وقت کو پیچھے پلٹانے پر قادر ہوتی۔۔ تو میری خواہش ہے۔۔ کاش !! میں تمہیں " کبھی نہ جانتی ہوتی۔۔۔۔ کبھی نہ ملی ہوتی۔۔ " اسے ان دونوں سے اور بحث کرنے میں قطعاً دلچسپی نہیں تھی۔ وہ غصے و بیزاری سے دروازہ کھول کر باہر نکل آئی۔

پلیز مت جاؤ۔ " ایزد نے یکدم اس کا بازو گرفت میں لے کر اسے روکنا چاہا۔ " مجھے ایک موقع تو دو۔۔ صرف ایک موقع دو آئی۔۔ میں تمہیں مایوس نہیں کروں گا۔ " وہ بے بسی سے گویا ہوا۔

خبردار۔۔۔ جو قریب آئے۔۔ دور رہو مجھ سے۔۔ " اس نے سختی سے ایزد کے ہاتھ " جھٹکے۔ اور چیخ پڑی۔

## URDU NOVEL BANK

چلو میں تمہیں گھر چھوڑ آؤں۔" ولید بھی دروازہ کھول کر جلدی سے آگے بڑھا۔ "ایزد تم کو" یہاں سے چلے جانا چاہیئے۔ مجھے لگتا ہے کوئی پس پردہ واقعے کو بھڑکا رہا ہے۔ میں آفرین کے خاطر معاملے کو حل کرنا چاہتا ہوں۔" ولید نے گہری بات کہی۔ اس کی بات پر آفرین چونک کر مڑی۔

www.urdu-novel-bank.com  
Visit for more novels:

نہیں، شکریہ۔۔۔، کوئی ضرورت نہیں ہے۔ میں خود ہی اپنا مسئلہ ڈیل کر لوں" گی۔ "آفرین بالکل بھی نہیں چاہتی تھی۔۔۔ اس بہانے اب ولید آگے بڑھے۔ اسے لگا اگر وہ کچھ دیر اور یہاں رکے تو غصے سے پھٹ پڑے گی۔ دوسری بات۔۔۔ وہ ولید کا بالکل بھی احسان نہیں لینا چاہتی تھی۔

☆☆☆☆☆☆

جلد ہی یہ نیوز بھی آن لائن وائرل ہو گئی۔ شیث ابراہیم کی نظروں سے جب یہ نیوز گزری تو کچھ پل تو اس کی عقل نے کام کرنا ہی چھوڑ دیا۔ یہ کیا۔۔؟ ولید گرویزی نے آفرین بھابھی کو اپنی منگیت بتایا ہے۔؟ اففف۔۔۔ رین بھابھی۔۔۔ یہ کیا کر دیا آپ نے؟ جتنا میں

Visit For More Novels: [www.urdu-novel-bank.com](http://www.urdu-novel-bank.com)

## URDU NOVEL BANK

آپ کے لئے شہرام کو کنوینس کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ اتنا ہی آپ کوئی نہ کوئی مسئلہ کھڑا کر دیتی ہیں۔

ادھر ابھی ابھی شہرام سُوری کورٹ ایسے منہ بنا کر گیا تھا جیسے جنگ کے میدان میں جنگ لڑنے جا رہا ہو۔

اس کے علاوہ لاء فرم کا ماحول بھی ایسا سرد تھا جیسے ساؤتھ پول۔۔ ہر کوئی شہرام کے سرد انداز اور غصے سے خوفزدہ تھا۔

اگر شہرام کو یہ خبر پتا چلی تو پھر آفرین کی خیر نہی تھی۔ 'شہرام یقیناً اسے معاف نہ' کرتا۔ بلکہ اپنے ہاتھوں سے قتل کر دیتا۔

شیٹ نے جلدی سے ہادی کو فون کر کے اسے تاکید کر دی کہ یہ نیوز بالکل بھی شہرام کی نظروں سے نہ گزرے۔۔۔ لیکن۔۔۔ افسوس۔۔۔ وہ ہادی کو جب بھی کال کرتا۔ نمبر انگیج ملتا رہا۔

## URDU NOVEL BANK

اب اس کے پاس اور کوئی چارہ نہ رہا سوائے اس کے کہ خود شہرام کی آفیس جاکر اسے آج کی نیوز دیکھنے سے روکے۔ وہ تیز قدموں سے چلتا ہوا شہرام کی آفیس پہنچا۔۔ جیسے دروازہ کھول کر اندر قدم رکھا۔ شہرام کرسی پر بیٹھا۔ دیوار پر لگے دائرے پر ڈارٹ پھینک رہا تھا۔ جو سیدھا سرخ نشان پر لگا تھا۔

www.urdu-novel-bank.com  
visit for more novels:

آفیس کی فضا خوفناک حد تک سرد تھی۔

شہرام۔۔۔ "وہ چلتی سانسوں کے بیچ اسے پکارا۔" اگر تم مجھے آج کے واقعے کے متعلق بتانا چاہ رہے ہو تو تمہیں۔۔ بتانے کی بلکل ضرورت نہیں شیٹ۔۔ میں پہلے سے ہی آگاہ ہوں۔ "اس نے سرد انداز میں کہہ کر ایک اور ڈارٹ اٹھا کر نشانہ باندھا۔

شیٹ نے شکایتی نظروں سے پاس کھڑے ہادی کو گھورا۔ جو ہاتھ باندھے کھڑا تھا۔ "میں نے ہی سر کو بتایا ہے۔ آفرین بھابھی کو بلکل بھی حق نہیں پہنچتا کہ پیٹھ پیچھے سر کو دھوکا دیتی رہے۔" ہادی کے لہجے میں سختی تھی۔ وہ مالک کے ساتھ وفادار تھا۔

## URDU NOVEL BANK

شیث لاجواب ہو گیا۔ (اففف۔۔ آفرین بھابھی اب اپنا معاملہ خود ہی سنبھالنا۔۔۔ میں مکمل بے بس ہوں)۔

بات اصل میں یہ ہے کہ۔۔۔ اس واقعے کے پیچھے بھی ایک وجہ ہے۔۔۔ "وہ ہلکا سا" کھنکار کر گلا صاف کیا۔

یہ تم ہمیشہ اس کی سائیڈ کیوں لیتے ہو؟ "شہرام سرد اور شکی انداز میں کہتا اس کے" طرف گھوما۔ "کہیں تم دونوں میں گٹھ جوڑ تو نہیں۔؟ مجھے کیوں لگ رہا کہ تم اس کے ساتھ شامل ہو۔"

شیث کی زبان دانتوں تلے آگئی۔ الفاظ اس کے گلے میں پھنس گئے تھے۔  
یہ کیسے ممکن ہے؟ میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ مجھے اپنے دوست کی بیوی کو نہیں "چھیننا چاہئے۔"

## URDU NOVEL BANK

جلد ہی یہ فیصلہ بھی ہو جائے گا۔ ہم میں اب کوئی رشتہ نہیں ہے۔ "شہرام کا لہجہ" سخت تھا۔ "میں جلد ہی اس رشتے کی قید سے جان چھڑالوں گا

جلد ہی -- وہ میری بیوی نہیں رہے گی۔ "شہرام کے وجہ چہرے پر جارحیت پھیل" "گئی۔" میں اب ہر ممکن اسے طلاق دے کر چھٹکارا حاصل کروں گا۔۔۔۔

شیث تو اپنی جگہ پر دنگ رہ گیا۔ "لل۔۔۔ لیکن۔۔۔ ابھی تک تو پرانا معاملہ بھی حل نہیں ہوا۔۔ تم کچھ زیادہ جلدی نہیں کر رہے۔؟" اس نے حواس باختہ سا ہو کر۔۔ جیسے اسے جلد فیصلہ لینے سے روکنے کی ناکام کوشش کی۔

اس مسئلے کو بعد میں دیکھ لیں گے۔ "شہرام نے جھک کر ٹیبل سے سگریٹ کیس " اٹھایا۔ اور ایک سگریٹ کھینچی۔ اس کے انداز میں کافی اضطراب دکھائی دیا۔ اب اس دنیا میں بھت مشکل سے ہی کوئی عورت با وفا ملے گی۔ اکثریت شاطر، اور " دھوکے باز ہوتی ہیں۔ " اس نے سگریٹ کا دھواں کمرے کی فضا میں چھوڑا۔

## URDU NOVEL BANK

"تمہیں اب اس عورت کے لئے مجھ سے بات کرنے کی ضرورت نہیں۔۔"

وہ شیث کو بالکل نہیں دیکھ رہا تھا۔ شیث تھکا تھکا سا گہری سانس خارج کرتا صوفے پر ڈھے گیا۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

آج کل تعلق بس دکھاوا اور نائک بن گیا ہے شیث ابراہیم۔۔۔۔۔ جو شخص آپ کا بھت "پیارا ہوتا ہے۔۔۔ دل کے قریب ہوتا ہے۔۔ دوسرے پل میں وہی قابل نفرت بن جاتا ہے۔۔۔ اور۔۔۔۔۔ میلوں کی مسافت پر کھڑا ہو جاتا ہے۔۔۔ اس قدر جلد انسان لباس بھی تبدیل نہیں کرتا شیث۔۔ جس قدر جلد سوچ بدل لیتا ہے۔۔۔ بس ایک پلک جھپک میں۔۔۔ آپ کا پیارا آپ سے دھوکا کر جاتا۔۔۔ پیٹھ پیچھے چھرا گھونپ دیتا ہے۔۔۔ "آفرین کا رویہ سوچتے وہ مسلسل ایک ہی نکتے کو گھورتے ہوئے۔۔۔ بول رہا تھا۔۔۔ اس کا دل کر رہا تھا۔۔۔ اٹھ کر جائے۔۔۔ اور آفرین کو گلا گھونٹ کر مار دے۔۔۔

اس کی سانس سینے میں گھٹنے لگی تھی۔ جب جب اس کے تصور میں وہ تصویریں آتی تھیں۔ جہاں وہ ولید کے حصار میں گاڑی تک جا رہی تھی۔ جس میں وہ اسے تھامے

## URDU NOVEL BANK

ہوئے تھا۔ (کس قدر بے غیرت عورت تھی) حالانکہ یہ سب رپورٹرز کا کارنامہ تھا۔ جنہوں نے یقیناً چنگاری بھڑکا دی تھی۔

شہرام کو لگا اس کی سانس گھٹ جائے گی۔ اس نے بے اختیار ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کی۔ اور اٹھ کر کھڑکی تک آیا۔۔۔ کھڑکی کا قد آدم شیشہ کھول کر گھری سانس لے کر تازہ ہوا سانسوں میں اتاری۔

کیا تم واقعی بھی۔۔۔ پختہ ارادہ کرچکے ہو؟ "شیث نے پریشان ہو کر، اس کے پاس آکر" اس کے شانے پر ہاتھ رکھا۔ اسے حیرت تھی کہ آخر آفرین بھابھی کے ساتھ کیا مسئلہ ہے؟ اسے آفرین پر شک نہیں تھا۔ اسے یقین تھا آفرین کو پھنسا یا جا رہا ہے۔

ہمممم۔۔۔ فیصلہ کرنے میں کون سی مشکل ہوتی ہے شیث؟ میں پہلے اس بات پر" راضی نہیں تھا۔ لیکن۔۔۔ وہ عورت واقعی اس قابل نہیں کہ اپنے پر خلوص جذبات اس پر ضیاع کروں۔ میں نے بھت کوشش کی کہ کوئی راہ تلاش کروں۔۔۔۔۔ میں نے اسے بار



## URDU NOVEL BANK

بار موقع دیا۔۔۔۔۔ لیکن۔۔۔۔۔ وہ اس قابل نہیں۔۔ اور اب۔۔۔ میں اس جگہ پر نہیں رہ سکتا۔۔۔ جہاں پر اس کی پرچھائیاں ہوں۔۔ اسی لئے میں اپنے والا میں شفٹ ہو رہا ہوں۔

ٹھیک ہے یار۔۔۔ جیسے تمہاری مرضی۔۔ پریشان مت ہو۔ "شیث نے افسردگی سے لب" بھینچ کر اس کا شانہ تھپکایا۔

دل ہی دل میں شیث کو آفرین کی بیوقوفی اور لاعلمی پر افسوس ہو رہا تھا۔۔ وہ بالکل نہیں جانتی تھی کہ اس نے شہرام جیسے شخص کو دھتکار کر کس قدر بیوقوفی کر دی ہے۔ شہرام کس قدر دولت مند اور اثر رسوخ والا شخص تھا۔ وہ نہیں جانتی تھی۔۔ جس کو پانے کے لئے بھت سی عورتیں کوشاں تھیں۔ اور شہرام کا دل بھی آیا تو کس پر۔۔؟ وہ مضبوط شخص، کبھی کسی بھی عورت پر اعتبار نہ کرنے والا شخص، اس کا دل آیا بھی تھا تو۔۔۔ کس پر۔۔ ایک عام سی لڑکی پر۔۔۔ (آفرین بھابھی، آپ کو وقت بتائے گا۔۔ آپ نے کیسا ہیرا کھودیا ہے)۔

## URDU NOVEL BANK

شہرام مڑ کر پھر سے کھڑکی سے باہر دیکھنے میں مچو ہوا۔ شیٹ کو بالکل بھی اندازہ نہیں ہوا کہ اس کے دماغ میں اب کیا چل رہا ہے؟

ہادی نے شہرام کی انگلیوں میں جلتے سگریٹ پر نظر کی۔۔ جو جل جل کر اب اپنی آخری منزل پر پہنچ چکا تھا۔ اب قریب تھا کہ شہرام کی انگلیوں کو جلاتا۔ لیکن شہرام کو بالکل بھی احساس نہیں تھا۔

ہادی اپنی جگہ پر دنگ کھڑا رہ گیا۔۔ بے حس و حرکت۔۔ یہ سوچ کر ہی اس کے اوسان خطا ہونے لگے تھے۔۔ کہ معاملہ گہرا اور حساس نوعیت کا ہے۔ ورنہ اس کے مالک کی یہ حالت کبھی نہ ہوتی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

کچھ دن گزرنے کے بعد آفرین کی طرف سے نیوز وائرل ہو گئی۔ اس نے ایزد کی وہ تصویر لگائی تھی جس میں ایزد نے اس کا بازو گرفت میں لے رکھا تھا۔ جب کہ آفرین کے چہرے کے تاثرات میں ناگواری تھی۔

صرف سامنے کی تصویر دیکھ کر کہانی گہر لینا انصاف نہیں ہوتا۔ اصل کہانی کچھ اور ہوتی " ہے۔

## URDU NOVEL BANK

- (یہ ایزد ہی تھا جس نے میرا بازو پکڑ کر مجھے روکا تھا۔ اور آبلش یزدانی نے کسی سے تصویر نکلوا کر کہانی بنادی۔

جب کہ اصل حقیقت یہ ہے کہ آبلش نے بھت صفائی سے میرے کردار کو داغدار کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس نے ایزد کو مجھ سے حسد کی وجہ سے چھینا۔ اور جب وہی ایزد اپنی کمپنی میں پوزیشن کھو بیٹھا تو۔۔ آبلش نے اس سے جان چھڑانے کے لئے اپنا کیچڑ مجھ پر اچھال دیا۔ جب کہ میرا اب کسی بھی معاملے سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔ الزام تراشی کرنے والوں کو سچائی کی روشنی میں حقائق دیکھنے کی ضرورت ہے۔)

یہ نیوز نشر ہوتے ہی۔۔ ہزاروں کی تعداد میں نیگٹوٹی پازیٹیوٹی میں بدل گئی۔ اصل میں اکثریت صرف سامنے کی تصویر کا ایک رخ دیکھتی ہے۔ اور لوگوں پر تنقید کرنا شروع کر دیتی ہے۔ جب انہی لوگوں کو تصویر کا دوسرا رخ دکھایا دیا جائے تو سوچ کا رخ بھی بدل جاتا ہے۔ حقائق سامنے آتے ہی، لوگوں نے آبلش کو رگینا شروع کر دیا۔۔ اور یہ سچویشن ان کے لئے ہر طرح سے نقصانکار ثابت ہوئی تھی۔ آبلش نے جو کیچڑ آفرین پر اچھالی۔ وہی کیچڑ اب ان سب کے منہ پر پڑی تھی۔ اس کا کردار ہی متاثر نہیں ہوا بلکہ کمپنی کی ساکھ بھی

## URDU NOVEL BANK

متاثر ہوئی۔۔ جس سے پورا گھرانہ بری طرح چراغ پا ہوا۔ آلبش الگ روم میں بند ہو گئی۔ تو جعفر اور صالحہ الگ آفرین پر غصہ تھے۔

اب۔۔۔ مشکل سے ہی کوئی عزت والا امیر خاندان اس سے رشتے کی خواہش کرتا۔۔ آلبش نے خود اپنے وقار کی دھجیاں ہوا میں اڑائی تھیں۔

www.urdu-novelbank.com  
visit for more novels:

☆☆☆☆☆☆☆☆

لوگوں کی سوچ بدلی تو۔۔ آفرین کی تعریف ہونے لگی۔ اور آلبش کی جگہ ہنسائی ہونے لگی۔ آفرین کو بھت سارے تعریفی میسج آنے لگے۔ اور لوگوں نے اپنے گھر کی ڈیکوریشن کے لئے اس کی خدمات لینے کی خواہش کا اظہار کیا۔ آفرین نے ان کو جازب ڈیزائنر کمپنی کا اڈیس دے دیا تھا۔ اور اب۔۔ اسے دھڑا دھڑا آرڈر مل رہے تھے۔ کچھ ہی دنوں میں یہ کمپنی مشہور ہونے لگی۔ اس کا نام ابھر کر سامنے آنے لگا۔ اس وجہ سے جازب سر سے پیر تک خوش تھا۔ اس نے آفرین کی تنخواہ میں بھی اضافہ کر دیا تھا۔ جس پر آفرین اس کی تہہ دل سے ممنون تھی۔

"میں تمہاری دل سے شکر گزار ہوں جازب۔ جو مجھے پھر سے موقع دیا۔"

Visit For More Novels: [www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com)

آفرین نے مسکرا کر اس کا شکریہ ادا کیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

www.urdu-novel-bank.com

ادھر آبلش غصے میں زخمی نانگن کی طرح تڑپ رہی تھی۔ آنے والے دنوں میں روز اسے لوگوں کی تنقید کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ آئے دن لوگوں میں اس کے لئے نفرت بڑھ رہی تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ کمپنی کی آفیشل ویب سائٹ بھی اس طرح کے سخت تبصروں سے بھر گئی تھی۔ وہ جن دولت مند فیشن ایبل خواتین کو فخر سے سراٹھا کر، نخوت سے ناک سیکڑ کر دیکھ کر گزرتی تھی۔۔۔ سب سے زیادہ وہی دولت مند طبقہ اسے رگید رہا تھا۔ اور وہ بس غصہ میں بل کھا رہی تھی۔ ایسی سچویشن میں کون اس سے شادی کرتا؟ اس کے باپ کے ایک غلط مشورے نے اس کی زندگی کو عجیب سے دورا ہے پر لا کھڑا کر دیا تھا۔

صالحہ خود پریشان سی اس کی حالت دیکھ رہی تھی۔ اسے رہ رہ کر اپنے شوہر پر غصہ آرہا تھا۔ "صرف آپ کے ایک غلط مشورے نے میری بیٹی کے لئے مشکلات بنادی ہیں۔ یہ "سب آپ کا کیا دھرا ہے۔"

مجھے نہیں معلوم تھا کہ ولا کے ہر طرف سیکورٹی کیمرے ہونگے۔ جو ایک ایک زاوے کی "تصویر کیچر کر لیتے ہیں۔ نہ ہی مجھے آفرین سے ایسی ذہانت کی امید تھی۔" وہ دانت پیسنے لگا۔ اس کا دل کر رہا تھا۔ آفرین سامنے ہوتی اور وہ اس کا گلا گھونٹ کر مار دیتا۔

www.urdu-novel-bank.com  
visit for more novels:

اس کی بات ختم ہوتے ہی جمشید بدحواس سا اندر آیا۔

پھوپھو۔۔۔ پھوپھا جعفر۔۔۔ بھت برا ہوا ہے۔۔۔ بھت برا۔۔۔ ہم نے جس ریسٹورانٹ "اکی رینویشن شروع کی تھی۔ اس کی بلڈنگ میں لگ گئی ہے۔"

یہ سنتے ہی جعفر یزدانی کے تاثرات میں ایک زبردست تبدیلی نظر آئی تھی۔ لاہور ریسٹورانٹ فائیو اسٹار ہوٹل تھا جہاں یزدانی ڈیزائنر کمپنی کی طرف سے تزئین و آرائش کا کام جاری تھا۔ ہوٹل میں اب تک پچاس ملین ڈالر سے زیادہ کی سرمایہ کاری ہو چکی تھی۔ یہ کیسے ہوا؟ اب کیسی صورتحال ہے؟ کیا آگ پر قابو پا لیا گیا؟ "ایک کے پیچھے دوسرا" سوال کرتے جعفر یزدانی خود بھی بدحواس سا لگا۔

آگ پر قابو پا لیا گیا ہے پھوپھا۔ لیکن تین فلور مکمل جل چکے ہیں۔ اس کے مالک خضر " یوسف کو پہلے ہی سے اس حادثے کی اطلاع دی جا چکی ہے۔ "جمشید بدحواس اور ڈرا ڈرا سا دکھائی دیا تھا۔

www.urdu-novel-bank.com  
visit for more novels:

روہانسا ہو کر وہ جعفر کے قدموں میں جھک آیا۔

پھوپھا۔۔ خضر صاحب نے انویسٹیگیٹ شروع کروادی ہے۔ جلد یا بدیر حقیقت سامنے " آجائے گی کہ آگ ان بجلی کی سستی تاروں سے لگی ہے۔ جو میں نے فکس کروائی تھیں۔ " وہ روہانسا ہو کر کانپنے لگا۔

کیا بکواس کر رہے ہو؟ "جعفر اسے گھور کر دھاڑا "یہ تاریں تم نے کہاں سے خریدی " تھیں۔؟ "جعفر غصے سے کپکپانے لگا۔ اسے اندازہ ہی نہیں تھا۔ اس کی بیوی کا یہ بھتیجا اس کے لئے نفع کے بجائے نقصان اور تباہی پیدا کرے گا۔ ورنہ وہ اتنی حساس زمیواری اس کے سپرد نہ کرتے۔

یہ صدر میئر تھے جنہوں نے مجھ سے اس کی سفارش کی تھی۔ اس نے مجھے اس وقت "چند ملین ڈالر رشوت کی پیشکش کی تھی۔ کیا آپ کو یاد ہے کہ میں نے آپ کو ایک کافی "میکر سیٹ دیا تھا جس کی قیمت دو ملین ڈالر سے زیادہ تھی؟ یہ وہی پیسے ----

اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی جعفر کا ہاتھ اٹھا تھا۔ اور حال کے در دیوار نے زور دار تھپڑ کی آواز سنی۔ جمشید لہرا کر نیچے گرنے کو ہوا۔

تمہیں پیسوں کے لالچ نے اتنا اندھا کر دیا ہے کہ تم رشوت لیتے یہ نہیں سوچتے کہ اس "طرح کی چپ حرکات سے نقصان بھی ہو سکتا ہے۔؟

پلیزز پھوپھا۔۔۔ مجھے بچالیں۔۔۔ میں جیل جانا نہیں چاہتا۔۔۔ "وہ ہاتھ جوڑ کر رونے لگا۔ "میں تو رشوت آپ دونوں کو خوش کرنے کے لئے لیتا تھا۔۔۔ اور۔۔۔ آج سے پہلے "ایسا حادثہ نہیں ہوا۔۔۔"



میں تمہیں کیسے بچا سکتا ہوں؟ خضر یوسف کا خاندان شیث ابراہیم کے خاندان کے بعد "میلبورن کا دوسرا دولت مند اور با اثر خاندان ہے۔ ایک بار جب اس حادثے کی تحقیقات ہو گئی تو۔۔۔ اس کے نتائج بھت تباہ کن ہوں گے۔" جعفر نے اس کے ہاتھ کی گرفت سے اپنا ہاتھ جھٹک دیا۔

www.urdu-novelbank.com  
Visit for more novels:

تم اتنے لاپرواہ کیسے ہو سکتے ہو جمشید؟ مجھے یاد ہے کہ یہ آفرین ہی تھی جس نے پہلے "کنسٹرکشن سائیٹ کا چارج سنبھالا تھا۔ اس نے تمہیں اس طرح کے کام سے کیوں نہیں روکا؟" آبلش جو شور سن کر کمرے سے باہر آئی تھی۔ ساری بات سن کر ایک گہری سانس بھر کر جمشید کو سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگی۔

میں ابھی ایک بات سوچ رہی تھی۔۔۔ کہ آفرین کو کیسے سبق سکھایا جائے؟۔۔۔ اور۔۔۔ خوشقسمتی سے ہمیں یہ موقع مل رہا ہے۔۔۔ کیوں نہ ہم۔۔۔۔۔ اس کا سارا الزام آفرین پر ڈال دیں۔۔۔ جب تک ہم اسے جیل نہیں بھیج دیتے۔۔۔ ہم سکون سے نہیں رہ سکیں گے۔ ایک بار جب یہ مسئلہ زبان زد عام ہو گیا تو۔۔۔۔۔ سب

## URDU NOVEL BANK

کو یہ معلوم ہو جائے گا۔۔۔ کہ وہ ایک لالچی لڑکی ہے جو پیسے کی خاطر کچھ بھی کر سکتی ہے۔۔۔۔ اس صورت میں، کوئی بھی حالیہ واقعے کے حوالے سے ہم پر الزام نہیں ڈال سکے گا۔" صالحہ جو کافی دیر سے ایک طرف بیٹھی سوچوں میں گم تھی۔ اچانک سے ایک فیصلے پر پہنچ کر پرسوج نظروں سے سب کو دیکھنے لگی۔۔۔ سب نے حیرت سے اس کے طرف دیکھا۔ ان سب کے چہروں پر کچھ دیر پہلے کی پریشانی جیسے ہوا ہو گئی تھی۔ اب اس کی جگہ شیطانی مسکراہٹ ابھر آئی تھی۔

☆☆☆☆☆☆

شام کو جازب نے اپنی کمپنی کی کامیابی کی خوشی سیلیبریٹ کی تھی۔ سارے ملازموں کو کھانے کی دعوت دی گئی تھی۔

آفرین بھی سب کے ساتھ ریسٹورانٹ جانے کے لئے اپنی چیزیں سمیٹ رہی تھی۔ جب کچھ لیڈی پولیس آفیسرز اندر آ گئیں۔ "تم میں سے آفرین یزدانی کون ہے؟" سپاٹ لہجے میں ادھر ادھر سب کو دیکھ کر پوچھا گیا۔

## URDU NOVEL BANK

اس کے ساتھیوں نے بے اختیار سر گھما کر نا سمجھی سے پولیس کو دیکھ کر پھر آفرین کو دیکھا۔ سب کی نظروں میں عجیب سے رنگ ابھرے تھے۔ یہ دیکھتے ہی آفرین کا دل جیسے ڈوبنے لگا۔ ان جانے خوف سے اس کی دھڑکنیں تیز ہوئی تھیں۔ وہ خود حیرت سے ان کو دیکھنے لگی۔ "میں ہوں۔۔"

www.urdu-novel-bank.com  
Visit for more novels:

اس نے جیسے ہی کہا کہ "میں ہوں۔۔" دونوں پولیس لیڈرز نے آگے بڑھ کر اس کے ہاتھوں میں ہتھ کرپاں ڈال دی۔ آفرین نے سوالیہ نظروں سے ان کو دیکھا۔۔  
(یہ کس لئے؟)

لیڈی پولیس نے لا تعلقی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ "آج صبح لاہور د ریسٹورانٹ میں آگ لگ گئی ہے۔ جس کے نتیجے میں دس ملین ڈالر سے زائد کا نقصان ہوا ہے۔ ہمیں واقعے میں ملوث پارٹی کی طرف سے ایک کال موصول ہوئی ہے، اور یزدانی ڈیزائننگ کمپنی کا دعویٰ ہے کہ آپ اس وقت سائیٹ کی انچارج تھی۔ آپ کو تفتیش کے لیے پولیس اسٹیشن جانا پڑے گا۔"

آفرین کو لگا جیسے اس کے دماغ کی نسیں پھٹ جائیں گیں۔ "اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ مجھے اس کمپنی سے نکلے دو ماہ سے زیادہ ہو چکے ہیں۔ وہ لوگ یقیناً مجھے قربانی کا بکرا بنانے کی کوشش کر رہے ہیں"

www.urdu-novel-bank.com  
visit for more novels:

ہمیں افسوس ہے۔ لیکن یزدانی کمپنی نے ہمیں آپ کی طرف سے رشوت کی وصولی کی "رسیدیں اور غیر تصدیق شدہ کیبلز کے استعمال کے حوالے سے ثبوت فراہم کیے ہیں۔" اس لئے آپ انکار نہیں کر سکتیں۔۔

لیڈی پولیس نے اسے دونوں طرف سے گرفت میں لیا اور اسے ساتھ لے گئیں۔

آفیس کے باہر سیڑھیوں سے نیچے کافی سارے رپورٹرز اور ساتھ ہی کافی سارے وہ کلائنٹس بھی کھڑے اس کے منتظر تھے۔ جنہوں نے جازب ڈیزائنر کمپنی کو اپنے اپنے

## URDU NOVEL BANK

گھروں۔۔ آفیسز، فیکٹریز اور شاپنگ مالز کی رینوویشن کے لئے، پیشگی رقم ادا کی ہوئی تھی۔ یہ سب یقیناً پلانڈ تھا۔ اور وہ سب سمجھ رہی تھی۔

آپ کس قسم کی ڈیزائٹر ہیں۔؟ جو اپنے کلائنٹس کو غیر تصدیق شدہ کیبلز وائرز مہیا کرتی ہیں جس سے آگ لگ جائے۔۔۔ "ایک کلائنٹ نے غصے میں کہا۔

اوہ مائی گاڈ۔۔۔ میں نے تو پیشگی ادائیگی کی ہوئی ہے۔۔ میں اس کو کنسل کرنے جارہی ہوں۔ ہمیں بحر حال اپنے گھروں کو آگ نہیں لگوانی۔۔۔ "ایک صحتمند خاتون نے چشمے کے پیچھے سے اسے گھورا۔ آفرین لب بھیج گئی۔

سیم ہیئر۔۔۔ کون جانے۔۔ میرا گھر بھی نہ لپیٹ میں آجائے۔ "اس کے ساتھ کھڑی دوسری خاتون خانہ نے بھی حصہ لیا۔

## URDU NOVEL BANK

صرف کچھ ہی دیر میں، تمام کلائنٹس جنہوں نے ابتدائی طور پر جازب ڈیزائن کمپنی کو ادائیگی کی ہوئی تھی، واپسی کا مطالبہ کرنے آگئے تھے۔ کچھ کلائنٹس رینوویشن کے کام سے پریشان تھے۔ جو چل رہا تھا اور وہ کمپنی کو ہی جوابدہ ٹھہرانے آئے تھے۔

اور راتوں رات جازب ڈیزائننگ کمپنی کی ساکھ بری طرح متاثر ہوئی تھی۔

www.urdu-novel-bank.com  
Visit for more novels:

☆☆☆☆☆☆☆☆

تفتیشی کمرے میں اس کے اوپر بلب کی تیز روشنی پڑ رہی تھی جس کی تپش سے آفرین کو چکر آرہے تھے۔ تاہم، اس نے مشتعل انداز میں بات جاری رکھی۔ "دیکھیں آفیسر۔۔ میں نے کہا کہ اس حادثے کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ میں اس وقت صرف ایک "ڈیزائنر تھی، لیکن جمشید پروجیکٹ مینیجر ہے۔ وہ میٹریل کا انچارج تھا۔

انف۔۔۔ انکار کرنا بند کرو۔ "آفیسر نے تیز لہجے میں کہا۔ "صدر میئر نے یہ بات مان لی" ہے کہ تم نے اس کے ساتھ منی لانڈنگ کی ہوئی ہے۔ جس سے تم نے پانچ ملین ڈالر کمائے ہیں۔ جن میں سے فقط بیس ہزار ڈالر تم نے اعلیٰ آفیسرز کو رشوت دی تاکہ وہ

## URDU NOVEL BANK

معاملے کو ظاہر نہ کریں۔ "آفسیر اس کے ارد گرد گھوم کر اسے چھبے انداز میں بتا رہی تھی۔ آفرین تو دنگ تھی۔۔۔ یہ وہ کیا سن رہی تھی؟

اور دو ماہ پہلے۔۔۔ جمشید نے یہ بات تمہارے ڈیڈ کو بتائی۔ جس پر تمہارے ڈیڈ نے "تمہیں اپنی کمپنی سے فائر کر دیا۔۔۔ کیا اب بھی انکاری ہو؟

آفسیر نے اس کے سامنے آکر ٹیبل پر ہاتھ رکھ کر جھکتے ہوئے اس کے زرد چہرے کو گھورا۔

اس کی خاموشی پر۔۔۔ ایک دوسری پولیس آفسیر نے تعجب سے اسے دیکھا۔ "تم ایک امیر خاندان سے تعلق رکھنے کے باوجود بھی پیسوں کی لالچ میں اس قدر گر گئی ہو۔۔۔ تمہیں یقیناً "تربیت کی ضرورت ہے۔"

## URDU NOVEL BANK

آفرین کی ریڑھ کی ہڈی میں کرنٹ سا دوڑ گیا۔ "یہ سچ نہیں۔۔۔ یقین کریں یہ جھوٹ ہے۔۔۔ یہ میں ہی تھی۔۔۔ جس نے جمشید کی بدعنوانی کو ڈیڈ کے سامنے رپورٹ کیا تھا۔۔۔ پھر۔۔۔ یہ کیسے۔۔۔"

انف۔۔۔ وضاحت دینا بند کرو۔ تمہارے ڈیڈ نے خود مانا ہے کہ یہ تم نے کیا ہے۔۔۔ تم "اس کی بیٹی ہو۔ اور جمشید صرف بھتیجا ہے۔ کنسٹرکشن سائٹ پر تمہارا ہی مکمل کنٹرول تھا۔" آفیسر نے دخل اندازی کی۔

"ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔ یہ ناممکن ہے۔۔۔"

آفرین نے اپنا سر ہلایا۔ اس کا رنگ ہلکی کی طرح زرد پڑ گیا تھا۔ پھر وہ یکدم اٹھ کھڑی ہوئی۔ "میں اس کی بیٹی ہوں۔۔۔ تو وہ مجھ پر الزام کیوں لگا رہا؟ کیا میں اس کی بیوی کے بھتیجے سے بھی کم حیثیت رکھتی ہوں؟" وہ اضطرابی حالت میں انگلیاں مروڑنے لگی۔

ڈرامہ بند کرو۔۔۔ اسے لاکپ میں بند کردو۔ "آفیسر نے سنگلی سے حکم نامہ جاری کر دیا۔"



## URDU NOVEL BANK

رکیں۔۔۔ پلیز۔۔۔ مجھے ایک کال کرنے دیں۔۔۔ تاکہ کوئی آکر میری بیل کروا سکے۔ "آفرین"  
احتجاجاً چینی۔

معذرت۔۔۔ یہ دیکھتے ہوئے کہ آپ کا کیس کافی سنگین ہے، آپ کو کیس بند ہونے "  
سے پہلے کسی اور سے ملنے یا رابطہ کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ "آفسیر نے صاف انکار  
کردیا۔

لیڈی پولیس آفیسرز نے آفرین کو کسی بھی دوست کو کال کر کے مدد سے صاف انکار کر دیا  
تھا۔ اور اسے سلاخوں کے اندر دھکیل دیا گیا۔

یہ چھوٹا سا کمرہ سات آٹھ عورتوں سے بھرا ہوا تھا۔ ان میں سے ہر ایک کو لکڑی کا چوڑا  
بستر دیا گیا تھا۔

ہچکچاتی ہوئی۔۔۔ چلتی ہوئی جیسے ہی وہ ایک خالی بستر پر بیٹھی، ایک دراز قد بد صورت چہرے  
والی عورت اس کی طرف بڑھی اور اس کے بستر پر پانی چھڑک کر بستر گیلیا کر دیا۔

## URDU NOVEL BANK

یہ تم کیا کر رہی ہو؟ "آفرین تو اس اچانک حرکت پر دنگ رہ گئی۔ بدحواس سی وہ فوراً" کھڑی ہو کر اس پر چیخنے لگی۔

اس کے چیخنے پر بد صورت عورتوں کے ایک گروہ نے فوراً اسے گھیر لیا۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

اے اے اے؟۔۔۔ تمہاری اتنی ہمت۔۔۔ کہ مجھ پر چیخو؟ "ادراز قد اور الجھے بالوں" والی عورت نے اپنی آستینیں اٹھاتے سختی سے کہا۔ "تمہیں معلوم ہے، میں نے اس "عورت کو مار ڈالا تھا۔۔۔ جو تم سے پہلے مجھ پر چیخ رہی تھی۔

وہ اس کے کان میں سرگوشیانہ انداز میں، شیطانی مسکراہٹ سے بول کر جیسے آفرین کو خوفزدہ کر گئی۔

اوھھ سوری۔۔ سوری۔۔، میم۔۔ آپ جیسے چاہیں۔۔۔ جہاں چاہیں۔۔۔ پانی چھڑک سکتی" ہیں۔۔۔ "آفرین بیوقوف یقیناً نہیں تھی۔ وہ اچھی طرح جانتی تھی کہ یہاں پر قیدی عورتوں کے ہجوم سے نمٹنا آسان نہیں تھا۔ اس لیے اس نے انہیں برداشت کرنے کا فیصلہ کر لیا۔

## URDU NOVEL BANK

لیکن اس کے باوجود، ان عورتوں کا آفرین کو اتنی آسانی سے چھوڑنے کا ارادہ نظر نہیں آ رہا تھا۔ ان کے تیور کچھ اور ہی کہانی سنار ہے تھے۔ ان کے ارادے بھانپ کر آفرین اندر سے دہل گئی۔ لیکن اوپر سے اس نے خود کو پرسکون ظاہر کیا۔

www.urdu-novelbank.com

visit for more novels:

مجھے تم جیسی خوبصورت عورتوں سے سب سے زیادہ نفرت ہے۔۔ کیونکہ میرے شوہر کو "تم جیسی عورت نے مجھ سے چھین لیا تھا۔ میرا گھر برباد کر دیا۔۔ تم جیسی خوبصورت عورت نے۔۔ مجھے نفرت ہے تمہاری خوبصورتی سے۔۔" وہ چیخ رہی تھی۔

اب وہ اسے لاتیں، مکے، تھپڑ مار رہی تھی۔ اس کے بال کھینچ رہی تھی۔ آفرین بمشکل خود کو بچا پا رہی تھی۔ اس نے چاہا کہ چیخ کر پولیس کو مدد کے لئے بلائے۔۔ مگر۔۔۔ دوسری عورتوں نے مل کر اس کا منہ سختی سے بند کر دیا تھا۔

مارو۔۔۔ مارو۔۔۔ اسے، کوئی ہمیں کچھ نہیں کہہ سکے گا۔۔۔ مارو۔۔۔ مارو۔۔۔ ہمیں اسے "مارنے کا آرڈر ہے۔۔۔" آفرین نے ہوش و حواس کھوتے ہوئے ایک عورت کو چھری اٹھائے اپنے طرف بڑھتے دیکھا۔۔۔ (کس نے آرڈر دیا ہے آفرین کو مارنے کا؟) آفرین کے

## URDU NOVEL BANK

ذہن میں یہ آخری سوچ آئی تھی۔۔ وہ چیتنا چاہتی تھی لیکن۔۔ اس کا منہ کس کر بند کر دیا گیا تھا۔۔ آہستہ آہستہ اس کے حواس کھونے لگے۔

☆☆☆☆☆☆

رمشا کو جیسے ہی شکڈ خبر ملی کہ پولیس نے آفرین کو گرفتار کر کے جیل میں ڈالا ہے۔ وہ بدحواس سی، پریشانی کے عالم میں بھاگتی ہوئی پولیس اسٹیشن آئی تھی۔

جیسے ہی وہ داخلی دروازے پر پہنچی، تو ایزد دانی سے ٹکرا گئی۔ جو ایک وکیل کے ساتھ باہر آ رہا تھا۔

تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ "رمشا تو اس بدمعاش شخص کو یہاں دیکھ کر غصے سے بول" پڑی۔

میں بھی یہاں آفرین کی گرفتاری کی خبر سن کر اپنے وکیل کے ساتھ بیل کروانے آیا تھا۔ لیکن۔۔۔۔ "ایزد کافی مایوس دکھائی دیا۔

## URDU NOVEL BANK

کیا تم بھی یہی سمجھ رہے ہو کہ آئی ایسی حرکت کر سکتی ہے؟ وہ اس ٹائپ کی نہیں۔"  
ایزد درانی۔۔ کہ رشوت لے۔ میری بہن بہت معصوم ہے ایزد۔ وہ رشوت کیسے لے سکتی  
ہے؟ صاف ظاہر ہے کہ اسے پھنسیا گیا ہے۔" رمشا رو دینے کے قریب تھی۔ ایزد خود  
پریشان سا کھڑا کچھ سوچے جا رہا تھا۔

www.urdu-novelbank.com  
Visit for more novels:

میں نے بہت کوشش کی جیسا کہ تم دیکھ رہی ہو کہ ابھی وکیل میرے ساتھ تھا۔"  
لیکن میں اب یزدانی کمپنی کے ساتھ کام نہیں کرتا۔ اس حالت میں میرے دعووں کا  
بھی کوئی فائدہ نہیں۔۔۔ پولیس کو یزدانی کمپنی سے جو ثبوت ملے ہیں۔۔۔ وہ تمام ثبوت  
آئی کے خلاف جاتے ہیں۔" ایزد نے اپنی مٹھیوں کو بھینچ کر اشتعال پر قابو پانے کی  
کوشش کی۔

باہر کے لوگ بھلی یہ نہ سمجھیں کہ سچ کیا تھا؟ حقیقت کیا تھی؟ لیکن ایزد درانی کو اس  
کے بارے میں کوئی شک نہیں تھا۔ وہ اچھی طرح یہ بات جانتا تھا کہ اس حادثے سے  
پہلے ہی آفرین نے وہ کمپنی چھوڑ دی تھی۔ کیونکہ جمیشید نے اس پروجیکٹ کو سنبھالا تھا۔

وہ رشوت لینے والی لڑکی نہیں تھی۔۔ وہ بھت صاف ستھری اور سچی لڑکی تھی۔ اس کی معصومیت ہی اب اس کے لئے وبال جان بن گئی تھی۔ اس کے اپنوں نے ہی پیٹھ پیچھے چھرا گھونپ دیا تھا۔ اور وہ بے خبر تھی۔

www.urdu-novelbank.com  
visit for more novels:

ایسا کیسے ہو سکتا؟ "ارمشا کو اس کے لہجے سے بے اعتباری کی بو آئی۔ "آئی اس کی" بیٹی ہے۔۔۔ وہ شخص اپنی ہی بیٹی کو فریم کیسے کر رہا ہے؟ مجھے حیرت ہے۔؟" ارمشا کو جی بھر کر جعفر یزدانی پر غصہ آیا۔ اس کا دل کیا بھاگتی ہوئی اس بے حس اور بے غیرت شخص کا گریبان پکڑ کر جھنجھوڑ کر پوچھے کیا تم میں تھوڑی سی بھی غیرت ہے؟ تھوڑی سی بھی شرم و حیا ہے۔ اپنی ہی بیٹی کو جیل میں ڈلوا کر خود سکون سے کس طرح بیٹھے ہو؟

ایزد خود بھت اشتعال میں دکھائی دے رہا تھا۔ اسے جعفر یزدانی سے بالکل بھی ایسی حرکت کی امید نہیں تھی کہ وہ ریسٹورانٹ کے معاملے کا الزام آفرین پر ڈال کر سکون

## URDU NOVEL BANK

سے بیٹھا ہوگا۔ کیا کوئی بھی حقیقی باپ ایسا کر سکتا؟ کہ اپنی ہی اولاد پر الزام لگا کر سکون سے بیٹھ کر تماشا دیکھتا رہے؟ کیا وہ اندھا تھا؟ اسے اپنی اولاد سے زیادہ اسے اپنی بیوی کے بھتیجے کو بچانے کی فکر تھی۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

جو لوگ حقیقت سے ناواقف تھے، وہ یہی فرض کر رہے تھے کہ جعفر یزدانی نے بھت نیک کام کیا ہے۔ جب کہ حقیقت میں، اس نے جمشید کی پروٹیکشن کے لئے آفرین کو قربانی کا بکرا بنا دیا تھا۔

یقیناً آلبش نے بھی شاید اس معاملے میں انٹر فیئر کیا تھا۔

اس وقت ایزد کو شدت سے اپنے کیئے فیصلوں پر افسوس ہوا۔ اگر وہ اس سے پہلے آلبش کے دھوکے میں نہ آتا۔۔ تو وہ اس عورت کے کرتوتوں پر نظر رکھ سکتا تھا۔۔ اور یقیناً اس طرح آفرین آج جیسی ابتر حالت میں نہ ہوتی۔ سارا قصور ایزد کا اپنا تھا۔

## URDU NOVEL BANK

میں ابھی اپنے بھائی کو فون کرنے جارہی ہوں۔ میں اس سے کہتی ہوں۔۔ کہ وہ کسی "بھترین وکیل کو ہائر کرے۔" رمشا سیل نکال کر نمبر ملانے لگی۔ جب ایزد نے روکا۔

اس کی زحمت مت کرو۔ میں ابھی ایک وکیل کو یہاں لایا تھا۔۔، اور وہ کچھ نہیں کر "سکتا۔ ایزد نے مایوس ہو کر اسے روکا۔

اس معاملے کا تعلق سیدھا خضر یوسف سے ہے، جب تک وہ نہیں چاہتا تب "تک۔۔۔ کوئی بھی وکیل کچھ نہیں کر سکتا۔

یہ سنتے ہی رمشا کا دل جیسے کسی نے مٹھی میں دبا لیا۔ یہ سچ ہی تھا۔ کہ خضر یوسف ملک کا پانچواں با اثر اور دولت مند شخص تھا۔۔ جب تک وہ راضی نہیں ہوتا۔ دنیا کی کوئی بھی طاقت آفرین کو اس کے چنگل سے رہائی نہیں دے سکتی تھی۔ وہ بحر حال اثر و رسوخ والا بندہ تھا۔



## URDU NOVEL BANK

تت۔۔۔۔۔ تو اب ہم کیا کریں؟" بے اختیار سینے پر ہاتھ رکھے رمشا کافی پریشان " اور متذبذب دکھائی دی۔ یہ سب تو اس کے گمان سے بھی آگے تھا۔ وہ کیا کر سکتی تھی؟

میں نے ولی ماموں کو بولا ہے کہ کسی اچھے وکیل کو ہائیر کرے۔ "وہ پریشانی سے پیشانی" مسلتے بیچاگی سے بولا۔ اس کے پاس اور کوئی چارہ نہیں رہا تھا کہ اپنے ماموں سے مدد لے۔ جواب اس کا حریف تھا۔

"مجھے یقین ہے ولی ماموں ضرور مدد کریں گے۔ ان کا ایک وسیع نیٹ ورک ہے۔"

اوہ خدا کرے ایسا ہی ہو۔۔۔ "رمشا لا جواب سی کھڑی رہ گئی۔ اسے بھی اچھے سے علم" تھا کہ ولید گرویزی آفرین کو پسند کرتا ہے۔ کچھ سوچ کر وہ ایزد کے طرف مڑی۔ اسے طنز سے گھورا۔

آبش کی طرف سے دھتکارے جانے کے بعد اب تو تمہیں پتا چل گیا ہوگا کہ وہ کون تھا" "جو تم سے مخلص تھا۔ اب بھی تمہیں آفی قابل شرم لگتی؟

## URDU NOVEL BANK

میں غلط تھا رمشا۔۔۔ مانتا ہوں۔۔۔ میں اندھا ہو گیا تھا۔۔۔ جو آئی کی محبت اور خلوص نظر" نہیں آیا۔" اس کے لہجے میں پچھتاوا تھا۔ ہاتھ مسلتے وہ کافی بے سکون دکھائی دیا۔

ہمممم۔۔۔ "رمشا نے ہنکارا بھرا۔"

جیل کا ماحول کافی خوفناک ہے۔ جب سے آفرین پرانی حویلی کے قید خانے میں قید ہوئی تھی۔ تب سے وہ اندھیرے اور قید سے خوفزدہ ہے۔ ہمیں آج رات ہی اسے باہر نکالنا ہوگا۔"

ایزد یہ سن کر دنگ ہوا۔ "کیا ہوا تھا اس کے ساتھ پرانی حویلی کے قید خانے میں۔۔۔؟ بتاؤ مجھے رمشا۔ کیا اسے اچھا کھانا پینا نہیں مل رہا تھا؟" وہ متجسس تھا۔

ایزد۔۔۔، تمہارے دماغ کے ساتھ کوئی مسئلہ ہے کیا؟ "وہ غصہ سے چلائی۔" کیا تمہیں وہ میڈیکل سرٹیفکیٹ نظر نہیں آیا۔۔۔ جو میڈیا پر شیئر کیا گیا تھا۔؟ جس میں "صاف صاف لکھا تھا کہ اس کے ساتھ ذہنی و جسمانی تشدد کیا گیا ہے۔۔۔۔۔ وہ اپنی جان

## URDU NOVEL BANK

دھونے کے قریب پہنچ چکی تھی۔ اگر شہرام بھائی اسے نہ بچاتے تو آج آفرین ہمارے ساتھ نہ ہوتی۔۔۔ "وہ اب اس پر چیخ رہی تھی۔ ایزد دنگ تھا۔۔۔ یہ اسے کیوں نہ پتا چلا؟ رمشا اسے گھور رہی تھی۔ اس کی آنکھیں نم تھی۔ ایزد ذہنی طور پر کافی ڈسٹرب دکھائی دیا۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

وہ تین دن تک وہاں بند رہی تھی۔ وہاں کی تمام کھڑکیاں اور دروازے کیلوں سے بند کیئے۔ گئے تھے۔۔۔۔۔ یہاں تک کہ روشنی کی ایک کرن بھی وہاں نہیں پہنچ سکتی تھی۔۔۔۔۔ اس کو جو جو چاول دیئے جاتے تھے وہ باسی اور بدبودار ہوتے تھے۔ جسے کھانے کے سوا اس کے پاس کوئی چارہ نہیں تھا۔ "رمشا نے اسے سرخ اور شکایتی نظروں سے دیکھا۔ اس کے پاس سردی سے بچنے کے لئے نہ کمبل تھا۔ اور نہ کپڑے تھے۔ وہاں نہ بجلی تھی اور نہ پینے کو پانی تھا۔ وہاں صرف اندھیرا تھا۔۔۔ ایک ہولناک اندھیرا اور تنہائی۔۔۔ وہ باہر کسی سے رابطہ بھی نہیں کر سکتی تھی۔۔۔ "اب وہ قابو نہ پاسکی اور سسک پڑی۔۔۔ آنسو گال پر بہے جا رہے تھے۔

## URDU NOVEL BANK

وہ اس پرانی حویلی کی قید میں تقریباً مر چکی تھی۔۔۔ مر چکی تھی وہ۔۔۔ خوش قسمتی سے۔۔۔ خوش قسمتی سے، ہم اسے بچانے میں کامیاب ہو گئے۔ "وہ روتے ہوئے ہلکا سا ہنس پڑی۔

جب وہ ہسپتال پہنچی تو وہ تقریباً مر چکی تھی۔ ایزد۔۔۔ مر چکی تھی۔ اس میں جان " نہیں تھی۔۔۔ اس کو سانس نہیں آرہی تھی۔ وہ ہڈیوں کا تقریباً ڈھانچا بن چکی تھی۔ کیا تم تصور کر سکتے ہو؟ "وہ منہ چھپا کر سسکنے لگی۔ ایزد تو جیسے کانپ گیا۔ اس کا سر جھک گیا۔ شرم سے خفت سے۔۔۔ اس کا دل کیا مرجائے۔۔۔ ابھی مرجائے۔۔۔

وہ اس بارے میں پوچھنے گیا تھا۔ لیکن جعفر اور صالحہ میں سے کسی نے بھی اسے سچ نہیں بتایا تھا۔ اور وہ۔۔۔ بیوقوف ان کے جھوٹ پر ایمان لے آیا۔

اور اب وہ ان سب کے چہرے کے تاثرات کو تصور میں لے کر سوچے جا رہا تھا۔ اسے اب یاد آ رہا تھا کہ ان کے چہرے پر رقم وہ جھوٹ اور طنز اسے تب کیوں نظر نہیں آیا؟ اسے خود پر بے طرح غصہ آیا۔

وہ تو تصور بھی نہیں کر سکتا تھا کہ وہ لوگ اس قدر شیطانی صفت کے ہونگے کہ اپنی ہی بیٹی کو قید خانے میں ڈال کر ٹارچر کریں گے۔ وہ لوگ واقعی ظالم تھے۔

## URDU NOVEL BANK

اور کوئی تعجب نہیں تھا کہ آفرین، ایزد سے جتنی بھی نفرت کرتی۔۔ کم تھی۔ کہ اس نے ہی اس پر یقین نہیں کیا تھا۔۔۔۔۔ جتنا وہ اس سے نفرت کرتی۔۔ کم تھی۔۔۔۔۔ وہ ڈیزرو کرتا تھا۔۔۔۔۔ وہ تھا اس قابل۔۔۔ کہ آفرین جیسی معصوم اور سچی لڑکی اس جیسے عقل کے اندھے سے نفرت کرتی۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

تھوڑی دیر میں ہی ولید بھی وکیل کے ساتھ آگیا۔ "ولی ماموں پلیز آئی کو بچالیں۔۔ وہ بے قصور ماموں۔ وہ بھت معصوم ہے۔۔ میں اس کا قرض دار ہوں" اس کی آنکھیں سو جھ گئی تھیں۔

میں اسے بچاؤں یا نہ۔۔۔۔۔ تمہارا اس سے کوئی واسطہ نہیں۔۔ وہ میری محبت ہے۔ میں " اسے بچانے کی ہر ممکن کوشش کروں گا۔ "ناگواری اسے دیکھ کر وارن کرنے والے انداز میں بول کر وہ وکیل کے ساتھ لمبے لمبے ڈگ بھرتا اندر چلا گیا۔۔ لیکن آدھے گھنٹے میں ہی اس کی واپسی ہو گئی۔ وہ کافی مایوس دکھائی دے رہا تھا۔

"میں اس کی بیل نہ کروا سکا۔"

تو اب ہم کو کیا کرنا چاہیئے؟ "دونوں نے یک آواز سے کہا۔ رمشا پریشان سی دکھائی دی  
-- ساتھ ہی خوفزدہ بھی۔

میرا خیال ہے مجھے شیث ابراہیم سے مدد لینا چاہیئے "وہ کچھ سوچ کر بولی۔ اس کے "  
پاس شیث کا نمبر تو تھا۔۔ لیکن تازہ ہی آفرین اور شہرام کے جھگڑے کے باعث اسے  
یقین نہیں تھا کہ شیث اس کی مدد کرے گا یا نہیں۔

اس کا کوئی فائدہ نہیں۔۔۔۔۔ "ولید مایوسی سے بولا۔"

میں نے سنا ہے خضر یوسف اس بار بہت غصے میں ہے۔۔۔ اور اس معاملے میں "  
شیث ابراہیم کی مداخلت کا مطلب یہ ہوگا کہ وہ خضر یوسف کے خلاف جا رہا ہے۔۔۔  
اس لیے شیث ابراہیم کے لیے ایسا کرنا ناممکن ہوگا۔ "ولید کا سر دکھنے لگا۔ وہ یہاں بھت  
یقین کے ساتھ آیا تھا لیکن۔۔ معاملہ الٹ ہو گیا تھا۔ اب اپنے اثر و رسوخ کے باوجود بھی  
بیل کروانے میں ناکام تھا۔

## URDU NOVEL BANK

"تو۔۔۔ ہم اسے ایسے ہی توقید میں رہنے نہیں دے سکتے۔۔۔ کچھ تو کرنا پڑے گا۔۔۔"

رمشا بے چین ہوئی۔

ولی ماموں۔۔۔ کوشش تو کریں۔۔۔ ہو سکتا ہے کوئی راہ نکل آئے۔ ہم ایسے ہی تو آئی کو"

یہاں چھوڑ نہیں سکتے۔ "ایزد نے زرد چہرے کے ساتھ ولید کو منت کی۔

اب صرف ایک ہی شخص مدد کر سکتا ہے۔ "ولید نے پرسوج انداز میں بھنویں اٹھائی۔"

وہ کون ہے؟ "رمشا نے بے چینی سے پوچھا۔ ایزد بھی تجسس سے اپنے ماموں کو دیکھنے لگا۔۔۔

شہرام سُوری۔۔۔ "ولید گرویزی کے لہجے اور انداز میں پختگی تھی۔ جیسے اسے سو پرسنٹ"

یقین ہو کہ شہرام سُوری کے سوا اور کوئی بھی یہ کیس نہ لے سکتا ہے نا ہی۔۔۔ ناکام

ہو سکتا ہے۔۔۔ آج تک شہرام سُوری نے کوئی کیس نہیں ہارا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

## URDU NOVEL BANK

کچھ ہی دیر بعد وہ شہرام سوری کی آفیس کے باہر کھڑی اس عظیم عالیشان عمارت کو دیکھ رہی تھی۔

کیا وہ اس کی مدد کرے گا؟ اس نے ایک گرمی سانس بھر کر جیسے خود کو حالات پر چھوڑ دیا۔ ایک کوشش۔۔ ایک کوشش اس نے اپنی دوست کے لئے کرنی چاہی تھی۔

مجھے شہرام سوری سے ارجنٹ ملنا ہے۔ "اس نے رسیپشنسٹ سے اپنا تعارف کروانے" کے بعد ملنے کی التجا کی۔

سر آپ سے کوئی لیڈی ملنا چاہتی ہیں۔ "رسیپشنسٹ نے انٹرکام پر پوچھا۔"

باہر پھنکوا دو۔ "دھاڑ سنائی دی۔ رسیپشنسٹ لرز گئی۔"

"میم۔۔ سوری۔۔ آپ نہیں مل سکتیں۔۔ پلیز۔۔ جائیے۔"

رسیپشنسٹ نے تمیز سے کہا۔ کہ وہ نہیں ملنا چاہتا۔ یہ سن کر رمشا کا دل جیسے ڈوبنے لگا۔ تو کیا آخری امید بھی ختم ہونی تھی؟ اس کی عزیز بہن جیسی دوست ہمیشہ کے لئے بے یار و مددگار جیل میں سڑتی رہے گی۔ نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔ اسے ایک کوشش کرنی چاہیئے۔۔



## URDU NOVEL BANK

ابھی وہ کھڑی سوچ ہی رہی تھی جب اس نے شہرام کو ہادی کے ساتھ اپنی آفیس سے نکل کر پارکنگ ایریا تک جاتے دیکھا۔۔ وہ بھاگتی ہوئی اس کے پیچھے گئی۔

شہرام بھائی۔۔ پلیز میری بات سنیں۔۔ "منت بھرے لہجے میں کہہ کر وہ جیسے روبانسی" ہو رہی تھی۔

شہرام نے ہادی کو اشارہ کیا۔ جسے سمجھ کر ہادی وہاں سے چلا گیا۔  
شہرام نے گاڑی کا پچھلا دروازہ کھول کر اسے بیٹھنے کی آفر کی۔ اور خود بھی دوسری طرف آکر بیٹھ گیا۔

اب بولو؟ "سرد اور سپاٹ انداز میں بنا اسے دیکھے بولا۔ اس کی پیشانی پر سلوٹیں تھیں۔"

آفرین کو اس کے والدین نے دھوکے سے جھوٹے کیس میں پھنسا دیا ہے۔ اور اب وہ "جیل میں ہے۔ آپ ہی واحد شخص ہیں جو اسے اب بچا سکتے ہیں۔ پولیس نے کہا کہ کیس تین دن میں بند کر دیا جائے گا۔۔ اگر اس بیچ میں بیل ہوئی تو ٹھیک ورنہ اسے سزا دی جائے گی۔" وہ اس کا سرد انداز دیکھ کر دل ہی دل میں کڑھ کر رہ گئی۔

میرا کچھ نہ جائے۔۔۔، "شہرام نے کافی لا تعلقی سے یہ چار الفاظ بولے تھے۔"

لیکن وہ اب بھی آپ کی بیوی ہے۔" اس نے جیسے اسے رشتے کی نزاکت یاد دلائی۔"

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

یہاں پر تم غلطی پر ہو۔ وہ صرف ولید گرویزی کی محبت ہے۔۔۔۔۔ اس کی زندگی سے میرا کچھ نہ جائے۔۔ تم جاسکتی ہو۔ "سنگدلی سے کہہ کر اس نے اسے گاڑی سے اترنے کا حکم نامہ سنا دیا۔ اس بے حس عورت کا ذکر سنتے ہی اس کا غصہ عود کر آیا تھا۔

شہرام نے ہادی کو کال کر کے بلایا۔

ہادی نے آکر سیٹ سنبھالی۔

میم۔۔ آپ جاسکتی ہیں۔ ہمیں دیر ہو رہی۔ "ہادی نے بحر حال احترام سے بات"

کی۔ رمشانے لب بھینچ کر شہرام کو دیکھا۔ اس کے پاس یہ آخری موقع تھا۔۔ اور وہ اسے کسی قیمت بھی نہیں کھونا چاہتی تھی۔ سوال اس کی بہن کی زندگی کا تھا۔۔ عزت کا تھا۔ اس نے پرس پر گرفت مضبوط کی۔ اور خود کو ایک جنگ کے لئے تیار کیا۔

## URDU NOVEL BANK

آنی کا کسی بھی شخص سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے شہرام "بھائی۔"

شہرام نے حیرت سے اسے دیکھا۔ آنکھوں میں سوال تھا۔ کیا مطلب؟ فریا نے لب بھینچ کر اثبات میں سر ہلایا۔

www.urdu-novel-bank.com  
Visit for more novels:

آنی بالکل بھی ولید یا کسی سے رلشن میں نہیں ہے۔ وہ ایسی لڑکی نہیں ہے۔ سچ یہ ہے کہ اس دن رپورٹرز نے اسے گھیر کر پریشان کر دیا تھا۔ جبھی ولید نے صرف اسے بچانے کے لئے جھوٹ کہہ دیا۔ "فریا نے پتا پھینکا۔"

جس شخص سے وہ بے انتہا محبت کرتی ہے۔ وہ آپ ہیں۔۔۔ صرف اور آپ۔۔۔ میرے "ساتھ رہتی ہے وہ۔۔۔ اور میں گواہ ہوں۔۔۔ کس طرح وہ آپ کو یاد کر کے روتی رہی ہے۔ رمشا نے آخری پتا بھی پھینک دیا۔"

## URDU NOVEL BANK

اس کی آنکھوں میں شہرام کو خاموش سوچ میں گم دیکھ کر ایک امید ابھری تھی۔ "وہ صرف آپ کی بننا چاہتی تھی۔ لیکن آپ اسے نظر انداز کرتے رہے۔ جس پر وہ دکھی ہوتی تھی۔ تھک چکی تھی۔ اسی لئے اس نے اتنا بڑا فیصلہ کر لیا تھا شہرام بھائی۔"

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

آپ کو شاید یاد ہو۔ جس دن آپ کی بلی نے بچے دیئے تھے۔ اس دن ہم باہر جانے کے لئے تیار تھے۔ لیکن وہ سب کچھ چھوڑ کر آپ کے پاس آگئی۔ کہ بلی شہرام کے لئے خاص ہے۔ اگر اسے کچھ ہوا تو شہرام کو دکھ ہوگا۔ "رمشا اب اسے دیکھ رہی تھی۔ جہاں تاثرات نرم ہونے لگے تھے۔"

واقعی۔۔۔؟ شہرام نے اپنے متاثر کن ابرو اچکا کر اسے بے یقین نظروں سے دیکھا۔ "تو" اس نے مجھے بتایا کیوں نہیں۔۔۔ جب وہ آئی تھی۔؟

## URDU NOVEL BANK

وہ اپنے احساسات آپ کے سامنے ظاہر کرنے سے ہچکچاتی رہی۔ "رمشا کے چہرے پر" پریشان کن تاثرات ابھرے۔۔ وقت تیزی سے گزرتا جا رہا تھا۔ اور اسے آج ہی آئی کی بیل کروانی تھی۔ کچھ بھی ہو جائے۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

وہ آپ کی محبت۔۔ آپ کی بیوی بننا چاہتی تھی۔ ناکہ ملازمہ۔۔۔ آپ نے واقعی اسے "نہیں سمجھا شہرام بھائی۔" شہرام یہ سن کر دنگ ہو گیا۔ کیا واقعی وہ سنگدل عورت اس کے لئے ایسا سوچتی تھی۔؟

رمشا نے اپنے سارے پتے ایک ایک کر کے پھینک دیئے۔ اب وہ بے بسی سے رونے لگی۔ آنسو اس کے گالوں پر بنا رکے بہہ رہے تھے۔ اسے خاموش دیکھ کر وہ مایوسی سے کار کا دروازہ کھول کر باہر نکلنے لگی۔

لیکن۔۔۔ دروازے کھولتے اس کا ہاتھ رک گیا۔ وہ آنسو پونچھ کر اس کے طرف مڑی۔ وہ کہتی تھی۔۔ بھلی آپ اس سے محبت نہ کریں۔ لیکن۔۔ وہ خود کو آپ سے محبت "ا کرنے سے نہیں روک سکتی۔

## URDU NOVEL BANK

ہادی گاڑی پولیس اسٹیشن موڑو۔ "شہرام ہادی کو حکم دے کر سیدھا ہو کر بیٹھ" گیا۔ رمشا تو جیسے خوشی سے چیخنے ہی والی تھی۔ اس نے جلدی سے اپنے آنسو پونچھے اور رلیکس ہو کر بیٹھ گئی۔ اب اسے یقین ہو گیا۔ کہ شہرام سوری نمبر ون کا جھوٹا شخص تھا۔ جس کے دل میں کچھ، اور زبان پر کچھ تھا۔ اسے یقین تھا۔ کہ شہرام آفرین سے محبت کرتا ہے۔ بس ماننے میں اس کی انا آڑے آتی ہے۔ افف، آفرین کتنی احمق تھی۔ اسے بالکل بھی احساس نہیں ہوا تھا۔

پولیس اسٹیشن پہنچ کر شہرام سیدھا اندر کے طرف بڑھ گیا۔ آفرین کی بیل صرف بیس منٹ میں ہو گئی۔ اس وقت فریا نے ایک خاتون پولیس افسر کو آفرین کو باہر لاتے ہوئے دیکھا۔

صرف دس گھنٹے میں آفرین پوری طرح نچڑ چکی تھی۔ وہ بکھرے بالوں کے ساتھ لڑکھڑاتی ہوئی باہر نکلی تھی۔ اس کا خوبصورت چہرہ سو جن زدہ اور بری طرح داغ دار تھا۔ اس کی جلد پر ناخنوں کے بہت سے خراشیں نظر آرہی تھیں۔ شہرام ایک طرف کھڑا اسے گھور رہا تھا۔ اس کی سیاہ آنکھیں غصے میں آگ کی طرح دہک رہی تھیں۔ یہ بیوقوف عورت ہر بار

## URDU NOVEL BANK

اپنی حفاظت کرنے میں کیوں ناکام رہتی ہے؟ جب وہ اس کے ساتھ نہیں ہوتا تو وہ ہمیشہ خود کو نقصان سے دوچار کر دیتی ہے۔

یہ اس کے ساتھ کیا ہوا ہے؟ کیا تم لوگوں نے اسے ال لیگی سزا دی ہے؟ "رمشا" نے چیخ کر فوراً اس کے لڑکھڑاتے وجود کو تھاما۔ آفرین کی حالت اس کے تصور سے کہیں زیادہ خراب تھی۔ اسے رونا آگیا تھا۔ رمشا بمشکل اسے سنبھال سکی تھی۔ اچانک دو مضبوط مردانہ ہاتھ آگے بڑھے اور آفرین کے وجود کو اٹھا لیا۔ کسی کی جانی پہچانی سی خوشبو محسوس کر کے آفرین کی رگ رگ میں ایک سکون کی لہر دوڑ گئی، اس نے بے اختیار آنکھیں بند کر کے ایک گہری سانس لے کر اپنے وجود کو ڈھیلا چھوڑ دیا۔ اسے سو جن زدہ آنکھیں کھولنے میں تکلیف ہو رہی تھی۔ اس کے سینے پر جیسے بوجھ بڑھ گیا۔ جب بھی وہ مشکل میں ہوتی ہے۔ شہرام اس کے لئے فرشتہ بن کر اسے بچاتا تھا۔ کیوں بچاتا تھا وہ اسے؟ وہ واقعی اب اس کی احسان مند نہیں ہونا چاہتی تھی۔۔۔ وہ تھک چکی تھی۔ بھر چکی تھی۔ آفرین کا ذہن کافی تھک چکا تھا وہ آگے کچھ بھی نہ سوچ پائی بس کسی بچے کی طرح اس کے گلے میں بازو حماٹل کر کے خود کو اس مہربان کے حوالے کر دیا۔

شہرام نے یہ منظر ایک سال بعد دیکھا تھا۔ آخری بار جب وہ اس کی گود میں آئی تھی۔ جب اسے پرانی حویلی میں تین دن تک بھوکا پیاسا رہنا پڑا تھا۔ آج ہی کی طرح لاغر نظر آئی تھی۔

کسی نے آفرین پر تشدد کر کے اس کی خوبصورتی کو بری طرح مسخ کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔۔۔ جیسے کسی کو اس کے حسن سے حسد ہو۔ اور اس طرح جیسے شہرام کو تکلیف پہنچائی تھی۔ وہ بری طرح لیڈی پولیس پر دھاڑا۔ "کس نے کیا ہے یہ؟" اس کی شعلہ، اگلتی نظریں ایک لیڈی آفسر پر جمی ہوئی تھی۔ لیڈی آفسر نے چونک کر اسے دیکھا۔ "سر یہ قیدی عورتوں کا کام ہے۔ اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔" شہرام نے یہ سن کر تیش سے کہا۔ "ایسا لگتا ہے کہ آپ لوگ قانون سے ناواقف ہیں۔۔۔ یہ صرف اور صرف ایک مدعی ہے۔ آپ صرف تفتیش کر سکتے ہیں۔ ابھی وہ مجرم ثابت نہیں ہوئی ہے، بنا جرم ثابت ہوئے آپ لوگوں نے اسے تشدد کا نشانہ کس لئے بنایا ہے۔ آپ سب لوگ جواب دہ ہیں۔ اس کے لئے میں کورٹ میں کیس کروں گا۔" وہ کافی بھنایا ہوا تھا۔ لیڈی آفسر بری طرح ڈر گئی۔ اسے معلوم تھا وہ ایک مشہور وکیل ہے۔



## URDU NOVEL BANK

دیکھیں سر۔۔ میں اس معاملے کو اپنے اعلیٰ آفیسر تک پہنچاتی ہوں۔ آپ پریشان نہ ہوں۔  
"میم پر تشدد کرنے والوں کو سخت سزا ملے گی۔"

میں اس کا نتیجہ جلد از جلد دیکھنا چاہتا ہوں۔" اس نے سرد لہجے میں اسے وارن کیا اور  
آفرین کو اٹھائے۔۔ باہر کے جانب بڑھا۔  
www.urdu-novelbank.com  
visit for more novels:  
گاڑی میں بٹھا کر وہ اس کے ساتھ بیٹھ گیا۔ رمشا آگے ہادی کے ساتھ بیٹھ گئی۔

گاڑی میں بیٹھتے ہی اس نے، پورے حق سے، آفرین کی بھگی ہوئی اور تقریباً نچڑی ہوئی  
شرٹ کا بازو اوپر کر کے اس کے جسم کے داغ دیکھنے چاہے۔ پورا بازو سرخ سرخ نشانات  
اور کھروںچوں سے بھرا ہوا تھا۔ شہرام دھک رہ گیا۔ اس کی آنکھوں میں غمیض ابھرا  
تھا۔ فکر مندی سے، بے اختیار اس نے جلدی میں اس کے گلے کے بٹن کھول کر باقی  
جسم پر بھی داغ دیکھنے کا ارادہ کیا۔ لیکن آفرین نے شرم سے اپنا کمزور ہاتھ اس کے  
مضبوط ہاتھ پر رکھ کر روک لیا۔ شہرام نے چونک کر اس کی نیم وا آنکھوں میں دیکھا۔ اس کی  
متورم پلکیں لرز رہی تھیں۔ وہ ایک گہری سانس بھر کر رہ گیا۔ ابھی ان دونوں میں ایسی  
قرابت نہیں تھی کہ وہ اس حد تک آگے بڑھتا۔

## URDU NOVEL BANK

رمشا تم ادھر آؤ، آفرین کہ شرٹ چنچ کرو۔ "اس نے باہر نکل کر ہادی کو بھی باہر" آنے کا اشارہ کیا۔ اور اپنی ونڈ بریکر اتار کر رمشا کو تھمائی۔ رمشا نے خاموشی سے ونڈ بریکر تھامی۔۔ اور پیچھے بیٹھ کر اس کی شرٹ اتار کر اسے ونڈ بریکر پہنادی۔ اس کا پورا وجود زخموں سے چور تھا۔ شرٹ اتارتے ہوئے بھی کئی بار وہ درد سے سسکی تھی۔ اس کا پورا جسم داغوں اور خراشوں سے بھرا دیکھ کر، رمشا کا دل کیا ان ہاتھوں کو کاٹ کر کتوں کو کھلا دے۔ جن ہاتھوں نے اس کی پیاری سی بہن کی یہ حالت بنادی ہے۔ بنا کسی جرم کے۔۔

شرٹ بدلوا کر اس نے شہرام کو آگاہ کیا۔ تو وہ ایک گہری سانس بھرتا واپس ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ ہادی اب پسینہ سیٹ پر تھا۔ شہرام نے جھٹکے سے گاڑی آگے بڑھادی۔

اس کے ذہن میں آفرین کا داغ دار سفید بازو تھا۔ جسے تصور میں لاتے ہی اس کا اشتعال بڑھ رہا تھا۔ کیسے کر سکتے ہیں یہ لوگ ایسا؟ کیسے؟

آفرین نے ہچکچا کر رمشا کو دیکھا۔ "اس نے مجھے کیوں بچایا؟" مرجانے دیتا

"مجھے۔۔۔۔ کیوں آیا ہے؟"

ہوسکتا اس نے شہیت بھائی کی مدد لی ہو۔ "آفرین نے پرسوچ انداز میں کہا۔"

**Visit For More Novels: [www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com)**

## URDU NOVEL BANK

کیا میں اب بھی جیل میں ہوں؟ یا یہ خواب ہے؟ "کچھ دیر کی خاموشی کے بعد آفرین" نے ہچکچا کر پوچھا۔

یہ پرانی بات تو نہیں تھی جب آفرین یہ سمجھی تھی کہ شہرام صرف ایک عام سا وکیل ہے۔ جس کی سیلری بھی اس کے جتنی ہوگی۔ اب بیکار ہی وہ اس کے سامنے کسی الف لیلوی داستان کی طرح کھڑا ہو گیا تھا۔ جس میں ایک غریب لکڑہارا آنکھ چھپک میں شہزادہ بن جاتا ہے۔ وہ دنگ تھی۔۔۔ کچھ ماہ پہلے کے طنزیہ الفاظ اس کے منہ پر آ پڑے تھے۔ جب وہ اسے اس کی اوقات یاد دلارہی تھی کہ تم بھی ایک عام سے شخص ہو۔ اب اسے یہ سب یاد آتے ہی بری طرح شرمندگی نے گھیر لیا تھا۔ کس طرح وہ اسے کمتر سمجھی تھی۔؟ اسی کمتر شخص نے اسے پھر سے بچایا تھا۔

لیکن وہ مجھے بچانے پر کس طرح راضی ہوا؟ "آفرین حیران تھی۔ کیونکہ شہرام کا رویہ" اب بھی وہی سرد اور لاپرواہانہ تھا۔ وہ ہچکچا رہی تھی۔۔۔۔۔ بے یقین تھی۔ بحر حال آفرین نے اس شخص کی اچھی خاصی بے عزتی کردی تھی۔ چاہے لاعلمی میں ہی سی۔

## URDU NOVEL BANK

اس کی بات پر رمشا بے اختیار کھانسی۔ اسے چور نظروں سے دیکھتے اسے سچ بولنا پڑا۔  
 وہ بالکل بھی راضی نہیں ہو رہا تھا۔ لیکن میں نے اسے یقین دلایا کہ تم اس سے بھت  
 زیادہ گہری محبت کرتی ہو۔ اور تم اس کی لاپرواہی اور بے حسی برداشت نہیں کر پا رہی تھی  
 تبھی آپ کو چھوڑنے کا فیصلہ کیا۔" رمشا نے وہی الفاظ دہرائے جو شہرام کو کہہ چکی  
 تھی۔ آفرین لاجواب سی سنے گئی۔

لیکن آفرین منفی سوچوں کے گھیرے میں تھی۔ کیا شہرام آفرین کو ایک ایسی عورت سمجھ  
 رہا تھا جو اس کی محبت میں پاگل پن کی حد تک گر گئی تھی۔ جو اس کے لئے روز روتی  
 تھی۔ ایک ایسی عورت جو تا عمر اس کی بیوی بننے کے لئے نوکرانی بننے کو بھی تیار تھی؟

آفرین جو پہلے ہی صدمے سے چور تھی۔ اور بھی شکوہ رہ گئی تھی۔ کیا رمشا کو اس سے کوئی  
 عناد تھا؟ اگر بات کیس کی نہ ہوتی تب بھی رمشا نے اسے شہرام سے پہلی بار کیوں  
 ملایا تھا۔۔۔۔۔ کیوں؟ اب جب کہ آفرین خود کو اس شخص کی پرچھائیوں سے بھی دور رکھنے کی

## URDU NOVEL BANK

کوشش کر رہی تھی تو رمشا نے پھر سے بیچ میں ٹانگ اڑا کر شہرام کی نظر میں اسے ایک محبت کرنی والی بیوی بنا دیا تھا۔

یہ سوچ کر کہ شہرام ہی وہ آخری فرد ہے جو اسے اس کیس سے بچا سکتا۔ وہ رمشا کے جھوٹ پر خاموش رہ گئی۔ ورنہ اس کا دل تو چاہ رہا تھا شہرام کو چلیخ چلیخ کر بتائے کہ آفرین کو شہرام کی ضرورت نہیں۔ آفرین کو جتنی بار شہرام نے دھتکارا ہے۔۔۔ وہ بھی اتنی بار ہی دھتکارنے کی ہمت رکھتی ہے۔ لیکن اب۔۔۔ اب وہ مجبور ہو گئی تھی۔ قید خانے کی صعوبتیں اور ان جنگلی وحشی عورتوں کا تشدد یاد کر کے ہی اس کے رونگٹے کھڑے ہو رہے تھے۔ وہ بالکل بھی دوبارہ قید میں جانے کی خواہش نہیں رکھتی تھی۔ وہ جھرجھری سی لے کر رہ گئی۔ زخموں میں جلن اور درد بڑھ گیا۔

تو آفرین بیگم اب تمہیں خود کو بچانے کے لئے، شہرام کی محبوب بیوی کی اداکاری کرنی پڑے گی۔

## URDU NOVEL BANK

مجھے ایسی نظروں سے مت دیکھو۔ میں نے یہ جھوٹ تمہاری حفاظت کے لئے بولا۔  
تھا۔۔۔ اگر ہمیں تھوڑی سی بھی دیر ہو جاتی تو تم پر بدترین تشدد ہوتا۔" رمشا نے اس  
کے کان میں جھک کر سرگوشی کی۔

میرا یہ جھوٹ تمہارے پاس امانت ہے۔ شہرام بھائی کے سامنے اسے آشکارا مت کرنا۔  
آئی۔ ورنہ وہ ہم دونوں کو نہیں چھوڑے گا۔۔۔ وہ ایک اعلیٰ پائے کا وکیل ہے ہم اس  
سے پنگا لینے کے متحمل نہیں ہیں۔" رمشا نے ایک چوری نظر شہرام کے طرف کی۔ جو  
لب بھینچے ڈرائیونگ کر رہا تھا۔ پھر آفرین کے زخمی چہرے کو دیکھا۔ جو بالکل بت کی طرح  
خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔ وہ سیٹ پر جسم کے زخموں کی وجہ سے پشت بھی نہیں رکھ  
پا رہی تھی۔ سو خاموش نظریں جھکائے بس رمشا کو سن رہی تھی۔ اور نجانے سن بھی رہی  
تھی یا اپنی ہی الجھنوں میں تھی۔

یو۔نو۔۔ تم ابھی ضمانت پر رہا ہوئی ہو۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ خضر یوسف کیس  
نہیں کرے گا؟ اگر تمہیں اس کیس کو منہ دینا ہے۔۔۔ تو شہرام کا ساتھ تمہارے لئے  
ضروری ہے۔ شہرام بھائی کے سہارے کے بنا تم کچھ نہیں کر سکتی۔۔۔ سوچو۔۔۔" اسے  
سوچ میں گم دیکھ کر رمشا نے سرگوشی کی۔

## URDU NOVEL BANK

آفرین تو یہ سب سن کر بیہوش ہونے کے قریب ہو گئی۔ کہ اسے شہرام کے ساتھ رہنا پڑے گا۔ جب کہ لاشعوری طور پر وہ اس سے دور رہنے کا فیصلہ کر چکی تھی۔ اور اب۔۔۔ اب پھر سے۔۔۔ پھر سے اسے شہرام کا سنگدلانہ رویہ برداشت کرنا ہوگا۔۔۔ اسے اپنی معصومت ثابت کرنے کے لئے اس شخص کی مدد کی ضرورت تھی۔

www.urdu-novel-bank.com  
Visit for more novels:

☆☆☆☆☆☆☆☆

کار ہاسپٹل پہنچ کر رک گئی۔ شہرام کا ڈاکٹر اس کے انتظار میں ہی بیٹھا ہوا تھا۔ آفرین کو میڈیکل چیک اپ کے لئے بھیج دیا گیا۔ تھوڑی دیر میں ہی میڈیکل رپورٹ آگئی۔ رپورٹ کے مطابق وہ اس کے تصور سے بھی زیادہ زخمی تھی۔ جس شخص نے بھی اسے اس حالت تک پہنچایا تھا۔ وہ واقعی کافی ظالم تھا۔ اس کے اوپری زخم تو ریکور ہو جاتے لیکن اندرونی زخموں سے وہ موت کے کنارے تک پہنچنے والی تھی۔

سُوری صاحب، آپ کی بیوی کے پیٹ میں لائیں اور گھونٹے مارے گئے ہیں۔ جس وجہ سے وہ اندرونی طور پر شدید زخمی ہوئی ہے۔۔۔ اگر اس کا اچھے سے خیال نہ رکھا گیا تو وہ



## URDU NOVEL BANK

کبھی مستقبل میں ماں نہیں بن سکے گی۔ اس کی ہڈیاں تک زخمی ہیں۔ "ڈاکٹر نے پیشہ وارانہ انداز میں مشورہ دیا

شہرام دنگ رہ گیا۔۔۔ اگر اسے دیر ہو جاتی تو۔۔۔؟ تو یقیناً آفرین عمر بھر کے لئے ماں بھی نہیں بن سکتی۔ اس حد تک اس کی کنڈیشن خراب تھی؟ وہ پہلے بھی حویلی کے قید خانے میں تکلیف سہ چکی تھی۔ جسے کوئی عام انسان برداشت نہ کر سکتا۔ کم عمری میں ہی آفرین دو بار مرتے مرتے زندگی کے طرف پلٹ آئی تھی۔

آپ کو اس کا پورا خیال رکھنا ہے "ڈاکٹر اسے کہہ رہا تھا۔ شہرام بس لب بھینچے سن رہا" تھا۔ وہ اس کی بیوی تھی۔۔ اور وہ بالکل یہ نہیں چاہے گا کہ وہ عمر بھر کے لئے بانجھ ہو جائے۔۔ اسے کچھ کرنا پڑے گا۔۔

حالانکہ اس نے اس حد تک پلاننگ نہیں کی تھی۔ وہ یہ بھی نہیں سوچ رہا تھا کہ وہ اس سے کتنی محبت کرتی ہے؟ اسے بس اسے بچانا تھا کچھ بھی ہو جائے۔۔

## URDU NOVEL BANK

وہ ڈاکٹر کی آفیس سے رپورٹ تھامے باہر نکلا تو ہادی اس کے انتظار میں کھڑا تھا۔

مالک، میں نے آپ کے حکم کے مطابق انویسٹیگیٹ کی ہے جس کے مطابق جمشید " نے کسی کے بھی علم میں لائے بغیر سستی وائرز کا استعمال کیا تھا۔ جعفر صاحب کی کمپنی کے سارے لوگ اس حقیقت سے واقف ہیں۔ لیکن ان کو پیسے دے کر منہ بند کروادیا گیا تھا۔ جعفر صاحب اور ان کی اہلیہ نے اپنے بھتیجے کو بچانے کے لئے میم آفرین پر الزام رکھ کر قربانی کا بکرا بنادیا۔۔۔ یہ میں کچھ رسیدیں ثبوت کے طور لایا ہوں " اس نے فائل آگے کی۔

شہرام کو تو یقین ہی آ رہا تھا۔ "کیا ان کو بھتیجا اپنی بیٹی سے زیادہ پیارا ہے؟" اسے شک ہوا کہ اندر ہی اندر کوئی اور کہانی ہوگی۔

شاید کوئی اور بات ہو۔۔۔ جمشید نے ان کو بھت سے قیمتی تحائف دے کر خوش رکھا ہوا " ہے

## URDU NOVEL BANK

ہادی کچھ پل ٹہرا۔ پھر گویا ہوا۔ "خضر یوسف کو معلوم ہو گیا ہے کہ میم آفرین کی بیل ہو گئی ہے اب وہ اونچے سے اونچا وکیل تلاش کر رہے۔"

ہمممم۔۔ سمجھ گیا۔ "شہرام نے اثبات میں سر ہلایا اور فائل سنبھالے وی آئی پی وارڈ" کے طرف بڑھا جہاں آفرین ایڈمٹ تھی۔

رمشا نے شہرام کو وارڈ میں داخل ہوتے دیکھا، تو فوراً اٹھ کھڑی ہوئی، "آپ بات کریں جب تک میں کچھ کھانے کو لاتی ہوں۔ آفرین نے کچھ بھی نہیں کھایا۔"

نہیں اس کی ضرورت نہیں ہے۔ "شہرام کا لہجہ انتہائی سرد تھا۔"

باہر کا کھانا آفرین کی صحت کے لئے مضر ہے۔ میں نے ہادی کو ہدایت کی ہے اپنے "شیف سے اچھا بنوا کر لائے۔"

## URDU NOVEL BANK

رمشا لاجواب ہو گئی۔۔ واہ واہ آفرین کے تو مزے ہو گئے۔۔ اب بستر پر لیٹے ہی بنا ہاتھ پیر ہلائے اچھا کھانا مل رہا۔

رمشا آفرین کے طرف مڑی اور شرارت سے آنکھ مار کر مسکراتی باہر نکل گئی۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

آفرین دل ہی دل میں شہرام کے اس قدر کیئر کرنے پر خوش ہوئی۔ کیا یہ اس کا وہم تھا یا حقیقت میں اس اکڑو شخص نے اس کی کیئر میں چند جملے بولے تھے؟ دراصل، مجھے تو کچھ بھی کھانے میں اعتراض نہیں ہے۔ "وہ نظریں جھکا کر ہچکچائی۔ وہ" ابھی تک شہرام کے طرف سے خوف میں تھی۔ ان دونوں کے بیچ اب بھی تناؤ کا ماحول تھا۔

کچھ بھی۔۔۔؟ "شہرام نے ایک ہلکا سا قہقہہ لگا کر جیسے اس کا مذاق اڑایا۔ اس کی "آنکھوں سے اب بھی سرد مہری چھلک رہی تھی۔ "کیا تم نے ڈاکٹر کی طرف سے ملا ہوا "میڈیکل سرٹیفکیٹ دیکھا ہے؟

## URDU NOVEL BANK

آفرین نے الجھ کر اسے دیکھا۔ اس کی آنکھوں میں سوال تھا  
(کون سا میڈیکل سرٹیفکیٹ؟)

بے وقوف۔۔۔۔۔ لڑکی۔ "ایک کرسی کھینچ کر اس پر ٹانگ پر ٹانگ جما کر پرسکون انداز میں"  
بیٹھ کر بات جاری رکھی۔ "کیا تم جانتی ہوں تمہارا جسم کس قدر کمزور ہو چکا ہے؟ ڈاکٹر نے  
کہا کہ اگر تم نے اس کا ٹھیک سے خیال نہیں رکھا تو تم ہمیشہ کے لیے بانجھ رہ جاؤ  
"گی۔

ان الفاظ نے واقعی آفرین کو دہلا دیا۔

دراصل، وہ صرف اس لیے اپنے جسم کا خیال نہیں رکھ رہی تھی کہ وہ سمجھی میں ابھی  
ینگ ہوں۔ چھوٹی موٹے مسائل کا سامنا کر سکتی ہوں۔۔۔ اب جب اس نے اس معاملے  
کو سنجیدگی سے تصور کیا تو دہل کر رہ گئی۔

میں تمہیں آخری بار وارن کرتا ہوں کہ مجھے ایسی بیوی بالکل نہیں چاہیئے جو انڈے نہ  
بناسکے، "شہرام نے اسے اچھی طرح باور کروادیا۔۔۔ تاکہ وہ محتاط ہو جائے۔ وہ یہ تو نہیں کہہ  
سکا کہ 'ماں نہ بن سکے، بلکہ دوسرے الفاظ میں 'انڈے نہ بناسکے، کہہ دیا۔ اگر وہ اب

بھی اس کے ساتھ رشتے میں آگے بڑھنا چاہتی ہے تو۔۔۔ تو اسے اپنے آپ کو صحت کی طرف واپس لانا ہوگا۔

آفرین تو جل بھن گئی۔ "تو آپ کوئی اور بیوی دیکھ لیں۔۔۔ میں مرغی نہیں جو انڈے دیتی پھروں۔" ناراضگی سے کہہ کر منہ موڑ گئی۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی اس انداز میں مجھ سے بات کرنے کی؟ "شہرام نے آنکھیں" چھوٹی کر کے اسے گھورا۔۔۔ اٹھ کر غصے سے آگے بڑھا تو آفرین نے خوفزدہ ہو کر خود پر کمر باندھا۔ لیکن جھٹکے سے کمر لینے کی وجہ سے اسکے زخموں میں بری طرح ٹیس اٹھی۔۔۔ وہ سسکاری بھر کر رہ گئی۔ اس کی سسکاری پر شہرام کے قدم رک گئے۔۔۔ دل میں اس کے لئے ہمدردی اور ترس کے جذبات ابھرے۔۔۔ اب ایسی بھی کیا جلدی کہ ایک معصوم لڑکی کو ڈرا ہی دیا۔ اس نے خود کو سرزنش کی۔ بحر حال وہ بھی انسان تھا شیطان تو نہیں۔

اوکے۔۔۔ اب کمر سے باہر آؤ اور ان کاغذات پر دستخط کرو۔۔۔ یا میں خود ہی کمر ہٹا کر تمہیں اٹھاؤں؟ "اس نے دستاویز کی فائل اس کے قریب رکھی۔

## URDU NOVEL BANK

جس پر اوپر "شادی میں کو آپریشن کے شرائط" درج تھے۔

اس نے ہچکچاتے ہوئے دستاویز کو ایک نظر ڈالنے کے لیے کھولا۔ پہلی شرط میں یہ لکھا تھا کہ وہ اس کے ساتھ رہے گی اور کھانا پکانے، صفائی ستھرائی، اور اس کی دیکھ بھال کی پابند ہوگی۔

دوسری شرط کہ اسے جاب سے، رات 9 بجے تک گھر پہنچنا تھا۔ کسی بھی غیر شخص کے ساتھ ملنے پر پابندی تھی۔

یہ کیا بکواس شرط ہے؟ (وہ دانت پیس کر رہ گئی۔)

اس کی حیرت زدہ شکل دیکھ کر وہ ہونٹ مسٹھی میں دبائے ہلکا سا مسکرایا۔ پھر ہلکا سا کھانس کر اسے متوجہ کیا۔ "زیادہ مت سوچو۔ آخری فیصلہ تمہاری کارکردگی پر منحصر ہے۔ بصورت دیگر، کبھی بھی میرے ساتھ رلینشن بڑھانے کا مت سوچنا۔ دوسری اہم بات

## URDU NOVEL BANK

--- اب میرے سے کوئی چال مت چلنا۔۔ کیونکہ مجھے چال چلنے والی عورت سے نفرت ہے۔۔۔۔۔ میری بات سمجھ گئی نا؟  
 "اور واقعی اسے سمجھ میں نہ آیا۔۔" کیا مطلب؟

www.urdu-novel-bank.com  
 Visit for more novels:

آفرین کو لگا جیسے اس کے حصے میں، خسارا ہی خسارا ہے۔  
 شروعات تو اس شخص نے کی تھی۔ کون تھا وہ جو اسے حقارت سے دیکھتا تھا۔۔ حقارت سے بات کرتا تھا۔ شک کرتا تھا۔۔ ایون صفائی میں بھی اسے سننا نہیں چاہتا تھا۔

شہرام نے اسے ساکت دیکھ کر غرور سے گردن اٹھائی۔ "اس معاہدے پر دستخط کرو، تاکہ میں تمہارا کیس لڑ سکوں۔۔ میں مجرم کو سزا دلوانے میں ہر ممکن حد تک کوشش کروں گا۔"

کیا آپ جمشید کا حوالہ دے رہے ہیں؟ "آفرین نے اسے نا سمجھی سے دیکھا۔ (شرائط پر)"  
 دستخط کرنے کا مطلب یہی تھا کہ آفرین اپنی آزادی کی قیمت دے رہی تھی)۔



ہاں۔ "شہرام کرسی پر دوبارہ ٹانگیں لمبی کر کے ریلکس سا بیٹھ گیا۔"

خضر یوسف نے تم پر مقدمہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ کیس ہر ممکن طور پر اگلے ہفتے " عدالت میں جائے گا۔ فی الحال، پورے ملک میں۔۔۔ میرے علاوہ کسی میں بھی۔۔۔ کیس کو سنبھالنے کی جرأت نہیں ہے۔۔۔۔۔ مجھے اندازہ ہے کہ خضر یوسف نے اپنے وکیل کے طور پر کس کی خدمات حاصل کی ہیں۔ وہ وکیل واقعی قابل ہے۔ اور وہ تمہیں سال سے زیادہ کی سزا دلوا سکتا۔" اسے ڈرایا۔ 20

آفرین واقعی بھی ڈر کر اسے دیکھنے لگی۔ اس کی آنکھوں میں واضح ڈر اور خوف دیکھ کر شہرام کا دل پسچ گیا۔ اس کا مقصد صرف اسے اپنے ساتھ رکھنا تھا۔۔۔ ڈرانا نہیں۔۔۔ اس نے اپنے ہونٹوں کو بھینچا۔ "پہلے میرا اندازہ یہ کہتا تھا کہ تمہارے لئے ایک سال کی جیل کی سزا کاٹنا بھتر ہوگا۔ لیکن۔۔۔ اب صاف نظر آ رہا ہے کہ درپردہ کوئی تمہیں سخت نقصان پہنچانا چاہ رہا۔" پرسوچ انداز میں کہتے وہ اسے غور سے دیکھے گیا۔ جو بالکل دنگ سی بیٹھی تھی۔

آپ کا مطلب ہے۔۔۔ کیا ان قیدی عورتوں کو مجھے مارنے کے لئے رشوت سی گئی؟  
 تھی؟ "آفرین نے سر اٹھا کر حیرت سے پوچھا۔

☆☆☆☆☆☆

www.urdu-novel-bank.com  
 Visit for more novels:

اسپتال میں ٹریسمنٹ کے دوران اسے ولید اور ایزد کی بارہا فون کال آئی تھیں۔ لیکن  
 آفرین نے رجیکٹ کر دی۔ وہ بالکل بھی کسی سے بات کرنے کے موڈ میں نہ تھی۔  
 جلد ہی اسے خضر یوسف کی طرف سے لیگل لیئر بھیجا گیا۔ مقدمے کی سماعت اگلے ہفتے  
 طے تھی

ہاسپٹل سے ڈسچارج ہونے کے بعد وہ پورے شہر کے وکیلوں سے قانونی مدد کے لئے  
 ملی۔ لیکن کوئی بھی اس کا کیس لینے کو راضی نہیں ہوا تھا۔ کسی میں ہمت ہی نہیں تھی  
 جو خضر یوسف جیسے سائنڈ سے ٹکر لیتا۔

## URDU NOVEL BANK

ایک نے تو سختی سے کہہ دیا۔ "میم۔۔۔ جو بھی آپ کا خضر یوسف کے خلاف کیس لے گا۔ ایسا سمجھیں سیدھا سیدھا ان سے دشمنی مول رہا ہے۔

دوسرے نے کہا۔ "میم معاف کرنا۔۔۔ ہم کچھ بھی کر لیں۔۔۔ لیکن کیس نہیں جیت سکتے۔ بھلی میں چیلنج کا کتنا ہی مقابلہ کروں۔ کیس نہیں جیت سکتا۔

☆☆☆☆☆☆

مقدمے کی تاریخ قریب سے قریب آتی جا رہی تھی۔ آفرین اس قدر ہی پریشان ہو رہی تھی کہ اس کی نیند بھی اڑ چکی تھی۔

بالآخر ہر طرف سے مایوس ہو کر اس بے شہرام کو کال کی۔

اس کے اسسٹنٹ ہادی نے مؤدبانہ انداز میں جواب دیا۔ "میم۔۔۔۔۔ سر ابھی مصروف ہیں۔ کیا میں آپ کی مدد کر سکتا ہوں؟

شہرام صاحب نے کہا تھا وہ میرا کیس لڑیں گے۔ اس سلسلے میں، میں ان سے بات "اگرنا چاہتی ہوں۔ میں شرائط نامے پر دستخط کرنے پر راضی ہوں۔"

ہادی نے بے ساختہ اڈ آنے والی مسکراہٹ دبائی۔ "سوری میم۔۔۔، لیکن اب وقت "نہیں رہا۔"

آفرین تو یہ سن کر غصہ سے بل کھا کر رہ گئی۔ کیا مطلب تھا اس بات کا؟

میم۔۔۔ سر کا وقت بھت قیمتی ہے۔ اور کچھ مواقع ہمیشہ کے لئے انتظار نہیں کرتے۔ "یہ کہتے ہی ہادی نے فون کاٹ دی۔"

اس نے مڑ کر کرسی پر سوچوں میں لگن اپنے مالک کو دیکھا۔ جو سوچ میں گم کافی کے گھونٹ بھر رہا تھا۔ اس نے لا پرواہی سے ہادی کی ساری گفتگو سنی تھی لیکن کوئی بھی رد عمل نہیں ظاہر کیا تھا۔

سر، آپ نے جیسا حکم دیا میں نے ویسے ہی کہا۔ اب مجھے یقین ہے میم خود بھاگتی "ہوئی آپ کے پاؤں پکڑے گی۔"

## URDU NOVEL BANK

شہرام نے سرسری انداز میں تسلیم کیا۔ کہ یہ سن کر وہ قدرے خوش ہوا ہے۔

"اس کیس کی تیاری کیسی جا رہی ہے؟"

ہر چیز تیار ہے۔ "ہادی کی آواز سپاٹ تھی۔ وہ دل ہی دل میں حیران ضرور تھا کہ "سر نے خفیہ طور پر عدالتی کیس کے لیے معلومات اکٹھی کر رکھی تھیں لیکن پھر بھی لا تعلق ہونے کا ڈرامہ کر رہا تھا۔

"سر، کیا آپ کو نہیں لگتا کہ آپ کا یہ رویہ آپ کی بیوی کو آپ سے دور کر دے گا؟"

☆☆☆☆☆☆

دوسری طرف، آفرین، بیچ دورا ہے پر پھنس گئی تھی۔ آگے کنواں پیچھے کھائی 'کے مصداق اسے سمجھ میں نہیں آیا کہ وہ کیا کرے؟

یقیناً شہرام کے ساتھ رہنا، جیل میں رہنے سے ہزار درجہ بہتر تھا۔

اس نے میز پر رکھی شرائط کو دیکھا۔ اور ایک فیصلہ کر لیا۔

رمشا سے اس کے آفیس کی اڈریس لے کر اب وہ شہرام کو منانے کے لئے تیار تھی۔

اس کی قسمت اب اس کے ہاتھ میں تھی، اور وہ موقع کو ضائع نہیں کر سکتی تھی۔

Visit For More Novels: [www.urduovelbank.com](http://www.urduovelbank.com)

اس نے شہرام کی پسند کی ایک دُش تیار کی اور سفید فراک پر جینز اور پمپز پہن کر تیار ہوئی۔ اس نے کوئی گرم سویٹر یا شال نہیں لی۔ سوائے ہلکے سے کپڑے کے کوٹ کے، سر پر ایک پرنٹڈ پھولوں والا سرخ اسکارف اوڑھ لیا۔ باہر آتے ہی اس کے وجود میں سردی سے کپکپاہٹ طاری ہو گئی۔ اسے سخت افسوس ہوا کہ کاش۔۔ کوئی گرم شال ہی پہن لیتی۔۔ لیکن۔۔ پھر سے فلیٹ کی سیڑھیاں چڑھنے کی اس میں توانائی نہیں بچی تھی۔

وہ پہلی بار اس کے آفیس آئی تھی۔ رسیپشنسٹ نے پہلے فون کر کے اجازت طلب کی پھر اسے انتظار کرنے کا کہا۔

معاف کیجئے گا میم، سر اپنے کلائنٹس کے ساتھ میٹنگ میں مصروف ہیں۔ برائے"

"مہربانی انتظار کریں۔

## URDU NOVEL BANK

اس نے اثبات میں سر ہلایا اور ویٹنگ ایریا میں جا کر بیٹھ گئی۔ اس انتظار میں ہی آدھا گھنٹہ گزر گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

www.urdu-novel-bank.com  
visit for more novels:

اوپر دفتر میں۔۔۔ شہرام شیث کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ ہر پانچ منٹ پر گھڑی پر نظر ڈالتا رہا۔

شیث سے اب مزید برداشت نہ ہوا تو بول اٹھا۔ "تم اب اسے سامنے آنے کے لیے کہہ سکتے ہو۔"

نہیں، میں اسے سبق سکھانا چاہ رہا ہوں۔ "شہرام نے بڑھ کر کھڑکی کا شیشہ ایک طرف" کیا۔ کھڑکی کھلتے ہی تیز ٹھنڈی ہوا کے جھونکوں نے اسے کپکپانے پر مجبور کر دیا۔ وہ بے اختیار چونک پڑا۔ "کسی کو لابی میں سنٹرل ہیٹنگ سسٹم آن کرنے کے لیے کہو۔"

(باہر بھت سردی تھی۔۔۔ اگر اسے ٹھنڈ لگ گئی تو۔۔۔؟)

شیث نے ہونٹ سکڑے۔ "کیا یہ ضروری ہے؟ لابی پہلے ہی سے کافی گرم ہے۔"

"آفرین بھابھی کو زکام نہیں لگے گا۔"

یہ اس کے لیے نہیں ہے۔ میں تو صرف اپنے ملازموں کے لئے فکر مند ہوں۔ کہیں کسی کو سردی نہ لگ جائے۔" اس نے بنا ہچکچائے بات ٹالی۔

www.urdu-novel-bank.com  
visit for more novels:

اوہ۔۔ "شیٹ کو یاد تھا۔۔ شہرام نے اس طرح کبھی بھی اپنے ملازموں کا خیال نہیں کیا۔۔ پس پردہ وجہ بھی صاف ظاہر تھی کہ آفرین کا ہی خیال رکھ رہا تھا۔ حقیقتاً آفرین نیچے لابی میں سردی سے کپکپا رہی تھی۔ اس نے کوئی گرم کپڑا اوپر سے نہیں پہن رکھا تھا۔ خوش قسمتی سے، اس کے پہنچنے کے کچھ ہی دیر بعد سنٹرل ہیٹنگ سسٹم آن کر دیا گیا۔

وہ تقریباً آدھا گھنٹہ انتظار کرتی رہی۔ جبھی رسیپشنسٹ نے اسے اوپر جانے کی اجازت دی۔ شہرام کے آفیس نے پوری منزل کا احاطہ کیئے ہوئے تھا۔ وہ اس وقت گولڈن فریم کا چشمہ پہنے شیشے کی ونڈو کے پاس ریوالونگ چیئر پر بیٹھا لیپ ٹاپ پر کام کر رہا تھا۔ اس نے نیلے رنگ کا سوٹ پہنا ہوا تھا۔ اور ہلکی نیلے رنگ کی ٹائی گلے میں باندھی ہوئی تھی۔ لیپ ٹاپ پر کام کرتے اس کا نظر آتا آدھا رخ بھت ہی خوبصورت دکھائی دے رہا تھا۔



## URDU NOVEL BANK

اس کا رویہ دیکھ کر آفرین کی ہمت ہی نہیں رہی کہ آگے بڑھ سکے وہ بس وہیں پر کھڑے کھڑے گہرے سانس لے کر خود کو بولنے کے لئے تیار کرنے لگی۔

اس نے لیپ ٹاپ پر غصے سے کچھ ٹائپ کیا تھا۔ اس طرح لیپ ٹاپ پر ٹائپ کرنے سے کور جھک گیا تو ہاتھ مار کر اسے بند کیا۔

تم وہاں کب تک کھڑی رہو گی؟ --- میرا وقت بھت قیمتی ہے۔ اگر تمہیں کوئی کام" نہیں تو۔۔۔ جاسکتی ہو۔" جھنجھلاہٹ سے کہا گیا۔

سس۔۔۔ سوری، مم۔۔۔ میں نے دیکھا کہ آپ کام کر رہے ہیں ت۔۔۔ تو۔۔۔ آپ کو" ڈسٹرب کرنا مناسب نہیں سمجھا۔" اس کی ڈانٹ سن کر وہ بری طرح شرمندہ ہو کر پلکیں جھپکنے لگی۔ اس وقت وہ کافی کنفیوز نظر آئی۔

یقیناً۔۔۔ ڈسٹرب تو تم نے کر دیا ہے۔" شہرام نے پشت کرسی سے لگا کر، بازو سینے پر" باندھ کر معنی خیزی سے کہا۔ ظاہر ایسے کیا جیسے واقعی بھی وہ ڈسٹرب ہونے پر ناراض ہو۔ جبکہ دل اندر ہی اندر اسے روبرو دیکھ کر خوشی سے اٹھکلیاں کر رہا تھا۔

## URDU NOVEL BANK

ہادی جو ایک طرف خاموش کھڑا دیکھ رہا تھا۔ اس کی ایکٹنگ پر دل ہی دل میں بیہوش ہونے لگا۔ اسے یقین ہی نہیں آ رہا تھا کہ یہ اس کا باس ہی ہے یا کوئی اور۔۔

سر۔۔۔، اب ایکٹنگ کرنا بند کریں۔۔ یہ آپ ہی تھے۔۔۔۔۔ جو آج کے دن کا کافی دن (سے انتظار کر رہے تھے۔۔ اب آپ کے اس منافقانہ رویے سے باپوس ہو کر بھابھی واپس چلی گئی تو آپ کو ہی پریشانی ہوگی۔) وہ دل ہی دل میں دانت پیس کر بولا۔  
بھابھی بیگم، یہ آپ کے ہاتھوں میں کیا سر کے لئے کوئی گفٹ ہے؟ "لیکن"  
ہادی جب بولا تو بالکل متضاد۔

ا م م م۔۔۔ اوہ۔۔۔۔۔ ہاں۔۔۔۔۔ وو۔۔۔ وہ میں یہ ان کے لئے لٹچ بنا کر آئی ہوں۔ "آفرین بری" طرح کنفیوز ہوئی۔ جلدی سے بیگ سے لٹچ باکس نکال کر ٹیبل پر رکھا۔  
شہرام خاموش بیٹھا پین کو انگلیوں میں گھماتا رہا۔۔ اس کی آنکھوں میں طنزیہ چمک ابھری تھی۔

مجھے اچھی طرح سے یاد ہے کچھ دن پہلے کسی نے کہا تھا کہ اسے مجھے خوش کرنے کی "کوئی ضرورت نہیں۔ اسی لئے وہ میرا کھانا بنانے کی پابند بھی نہیں۔

تو پھر تم نے مجھے کال کس لئے کی؟ "ٹیبل پر پین سے زور زور سے ٹک کرتے"

ہوئے اس کا لہجہ کافی سرد تھا۔

ALIZI FOL WOLG NOLGIZ:

یہ سن کر وہ شاکڈ رہ گئی۔ "شہرام۔۔۔؟" اس کے لہجے میں شکایت ابھری۔  
(کیا وہ نہیں جانتا؟)

وہ پھر سے سرد انداز میں مسکرایا۔

آفرین کے جیسے سارے الفاظ کھو گئے۔ اسے سمجھ میں نہیں آ رہا تھا وہ کیا جواب دے؟  
اسے یہ بھی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ آخر اس شخص کے دماغ میں چل کیا رہا ہے؟  
ان دونوں کی گفتگو سن کر ہادی بیچارے کا سر چکرانے لگا تھا۔ ان میں سے ایک تو بس  
یونہی بن رہا تھا جب کہ دوسرا اظہار میں کافی سست تھا۔ یہ دیکھ کر وہ تھک سا  
"گیا۔" بھابھی میم، آپ پہلے کی طرح انہیں بلائیں نا۔

شامی؟ "بالآخر وہ ہادی کی بات کا مفہوم سمجھ گئی۔"

## URDU NOVEL BANK

تاہم اس بات نے شہرام کے غصے کو ہوا دی۔ اس نے گھور کر ہادی کو دیکھا۔ "کیا

تمہیں اور کوئی کام نہیں ہے؟ نکلو باہر۔۔" زبردست جھاڑ پلائی۔۔

سس۔۔ سوری۔ "بیچارا ہادی کانپ کر جلدی سے سر جھکائے باہر نکل گیا۔"

ہادی نے کچھ غلط تو نہیں کہا۔ "وہ ہادی کا دفاع کیسے بنا رہ نہ سکی۔ نرم دل جو تھی" بیچاری۔

تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی میرے سامنے کسی غیر مرد کی سائیڈ لینے کی؟ "وہ یکدم" اٹھ کھڑا ہوا اور اسے گھورنے لگا۔

آفرین کو سمجھ میں نہیں آ رہا تھا اسے کیا جواب دے۔ کنفیوز سی ہو کر اپنا گلابی ہونٹ کاٹنے لگی۔

میں نے صرف اسی لئے سائیڈ لی کہ وہ آپ کا اسسٹنٹ ہے۔ "بنا اس سے نظر ملائے"

وہ خاموشی سے آگے بڑھی اور لنچ باکس کھولنے لگی۔ "اب لنچ کا وقت ہے آپ کو یقینا

بھوک لگی ہوگی۔ یہ دیکھیں۔ کھانا بھی ٹھنڈا ہو گیا۔" اس کی آواز کافی دلفریب تھی۔ دل کو

چھونے والی جادو بھری۔ میٹھی میٹھی سی۔۔ شہرام نے آج سے پہلے اس پر غور نہیں کیا

تھا۔

## URDU NOVEL BANK

لیکن آج غور کیا تو اسے اس کی آواز دل میں اترتی محسوس ہوئی۔ ایک سکون سا تھا جسے شہرام محسوس کر سکتا تھا۔

لیکن وہ صرف کچھ میٹھے الفاظ سے راضی ہونے پر تیار بالکل نہیں تھا۔ "مجھے اب تمہارے پکے ہوئے کھانے میں دلچسپی نہیں رہی۔"

شامی۔۔ "میں سچ میں معافی مانگ رہی ہوں۔" وہ اب اتنا آگے آکر پیچھے نہیں ہٹ "سکتی تھی۔ اسی لئے اسے خود کو سنبھالنا تھا۔ یہ آخری موقع تھا اس کے پاس۔

میں شرائط پر سائن کرنے کو تیار ہوں۔۔ میں۔۔ واقعی جیل نہیں جانا"

چاہتی۔۔ دیکھیں۔۔ میں آپ کی قانونی بیوی ہوں۔ کیا یہ اچھا ہوگا اگر لوگوں کو پتا چلے گا کہ آپ اپنی ہی بیوی کا کیس نہیں لے رہے! لوگ سمجھیں گے آپ خضر یوسف سے ڈر گئے۔" وہ اس کے بازو کو نرمی سے تھامتے ہوئی۔

شہرام نے چوری نظر سے اس کے خوبصورت انگلیوں والے سفید ہاتھ کو دیکھا۔ جو وہ اس کے بازو پر رکھے ہوئے بہت پیارے لگ رہے تھے، آنکھوں میں ایک امید لئے اسے دیکھ رہی تھی۔ یہ دیکھ کر اس کے حواس کھونے لگے۔ اس کا دل بری طرح پسچ گیا۔ آج سے پہلے اس کی ایسی حالت کبھی نہیں ہوئی تھی۔

## URDU NOVEL BANK

"بہت خوب۔۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ تم مجھ پر نفسیاتی حربہ استعمال کر رہی ہو۔"

لیکن۔۔ میں سچ کہہ رہی ہوں۔ "اس نے بے بسی سے اپنے ہونٹ کو کاٹا۔"

آپ نہیں چاہتے تو ٹھیک ہے۔۔ کوئی بات نہیں۔۔ لیکن مجھے امید ہے کہ لہجہ کو"

واپس نہیں لوٹائیں گے۔ یہ میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے۔ ہو سکتا ہے یہ آخری لہجہ ہو۔۔ جو میں نے آپ کے لئے پکایا۔ میں حقیقتاً آپ کی شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے

"ہر بار کی طرح بچایا۔"

اس کی آنکھیں تکلیف سے جلنے لگیں تھیں۔ اس نے یہ کوئی ڈانٹاگ نہیں بولے تھے بلکہ دل کی گہرائی سے الفاظ بولے تھے۔

حالانکہ شہرام کے سخت لفظوں سے اسے دکھ ضرور ہوا تھا۔ لیکن وہ اب بھی اس کی دل سے ممنون و مشکور تھی۔ آخر یہی تو تھا جو ہر بار اسے مشکل وقت میں بچاتا تھا۔

تم کو میرا شکر گزار ہونا بھی چاہیئے۔ کیا تم یہ سمجھ رہی تھی کہ ایزد یا ولید تمہاری مدد کر سکتے تھے؟ "طعنہ مارا گیا۔"

وہ بے اختیار نفی میں سر ہلا گئی۔

## URDU NOVEL BANK

ہممم۔ "شہرام نے ہنکارا سا بھرا۔" ٹھیک ہے میں تمہیں آخری موقعہ دے رہا ہوں۔ اب " جاؤ کھانا گرم کر کے لاؤ۔ "وہ اپنی ازلی لاپرواہی سے بول کر پھر سے کام پر متوجہ ہوا۔

شیور۔۔۔ "آفرین کی آنکھوں میں جیسے ہزار وولٹ جا بلب جل اٹھا۔ وہ کھانا اٹھا کر آفیس " سے ملحقہ پینٹری میں چلی گئی۔

جہاں ایک مائکرو ویو اوون موجود تھا۔ اس نے تین منٹ سے بھی کم وقت میں کھانا گرم کر لیا۔ اور لے جا کر شہرام کے آگے سیٹ کر دیا۔ یہ اس کا پسندیدہ بکرے کی ران کا گوشت تھا۔ بالکل ہلکی کالی مرچ میں بنا ہوا۔

شہرام نے اسے بغور دیکھا۔ اپنی پسند کا کھانا اتنے عرصے کے بعد دیکھ کر سچ میں اس کے پیٹ نے خوشی سے دہائی دی تھی۔ جب سے آفرین گئی تھی اس نے گھر کا کھانا نہیں کھایا تھا۔

## URDU NOVEL BANK

اور پھر آفرین نے دیکھا۔۔ کچھ ہی دیر میں وہ اپنی پسند کا کھانا چٹ کر چکا تھا۔ وہ شخص جو ابھی کچھ دیر پہلے ہی کہہ رہا تھا کہ اسے اب اس کے کھانے میں دلچسپی نہیں۔ اس نے ایک نوالہ بھی باکس میں نہیں چھوڑا تھا۔

مرد سچ میں بہت جھوٹے ہوتے ہیں۔  
 من میں کچھ اور۔ زبان پر کچھ اور۔

یہ تم مجھے گھور کیوں رہی ہو؟ شہرام کی آواز پر وہ اپنے خیالوں سے بری طرح چونکی اسے "بلکل احساس نہیں ہوا تھا کہ وہ سوچوں میں گم اصل میں شہرام کے خوبصورت نقوش کو یک ٹک گھورے جا رہی تھی۔ وہ بری طرح شرمندہ ہوئی۔

آہم۔۔۔ نہیں تو۔۔۔ میں تو بس۔۔۔ خوش ہو رہی ہوں۔ کہ آپ۔۔۔ کھانا شوق سے "کھا رہے۔" آفرین نے ہچکچا کر کچھ شوخ لہجے میں کہا۔

لیکن شہرام نے کوئی جواب دینے کے بجائے برتن ایک طرف کیئے اور ٹشو سے ہاتھ پونچھ کر دوبارہ سے ڈاکیومنٹس نکال لئے جیسے وہ پھر سے کام کرنے لگا ہو۔



## URDU NOVEL BANK

آفرین نے، اسے چوری نظروں سے دیکھ کر، ہلکا سا پہنا ہوا کوٹ اتارنے کی کوشش کی۔ لیکن شہرام کی نظریں اس پر ہی تھیں۔ وہ توقع نہیں کر رہا تھا کہ کوٹ کے نیچے وہ پھولوں والا خوبصورت لباس اس کے لئے پہن کر آئی ہوگی۔ ڈریس کافی فٹ تھا۔ اس کے بدن پر سج بھی خوب رہا تھا۔ وہ کچھ پل دنگ رہ گیا۔ آج سے پہلے اس کے احساسات آفرین کے لئے بالکل الگ تھے۔۔۔ لیکن اب بات دوسری تھی۔

کیا تم مجھے متاثر کرنے کی کوشش کر رہی ہو؟ بے اختیار گلا تر کر کے بظاہر سرد انداز میں اسے گھورا۔ البتہ دل میں کافی خوش تھا کہ وہ اسے خوش کرنے کے لئے سج سنور کر آئی ہے۔ مطلب وہ اب بھی اس کے لئے پہلے جیسے احساسات رکھتی ہے۔

آفرین کے ہاتھ وہی رک گئے۔ "نن۔۔۔ نہیں تو۔۔۔ وہ۔۔۔ آپ کے کمرے میں گرمی لگ رہی تھی مجھے۔ اسی لئے۔۔۔" وہ ہچکچا کر رک گئی۔

اگر ایسا ہے تو۔۔۔۔۔ تم سب کچھ اتار کیوں نہیں دیتی۔ "ایک ابرو اٹھا کر اسنے معنی" خیزی سے کہا۔ جسے سن کر آفرین کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ دوڑ گئی۔ پورے جسم میں

## URDU NOVEL BANK

کرنٹ دوڑ گیا ہو جیسے۔۔ وہ شہرام جیسے شخص سے ایسے رومینٹک الفاظ کی توقع بالکل نہیں کر رہی تھی۔

اس نے کوٹ واپس پہن لیا۔ اسے متاثر کرنے کی کوشش فضول تھی۔ وہ اپنی مزید تزییل نہیں چاہتی تھی۔

ادھر آؤ۔۔ "اسے خاموش دیکھ کر شہرام نے اسے گھمبیر لہجے میں پاس بلایا۔"

آفرین نے چونک کر اسے دیکھا۔ اس کی گہری بولتی آنکھوں میں دیکھنا بھت مشکل تھا۔ وہ نظر جھکا گئی۔ زبردستی کی مسکراہٹ لا کر اس کے قریب آئی۔ شہرام نے اسے بازو سے پکڑ کر اپنے طرف کھینچ لیا۔ وہ توازن نہ سنبھال پائی۔ سیدھی جا کر اس کی گود میں گری۔

یہ سب کچھ ایک پل میں ہوا تھا آفرین کو سمجھنے کا وقت ہی نہیں ملا۔ جب حواس بحال ہوئے تو وہ اس کی گود میں بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے جسم سے آتی خوشبو نے اس کے ارد گرد حصار باندھ دیا تھا۔ شہرام نے دونوں بازو سے اس کے گرد حصار کیا۔ پھر ایک ہاتھ

## URDU NOVEL BANK

سے اس کی ٹھوڑی پکڑ کر جھکا ہوا سر اٹھایا۔ اس کا چہرہ لمحوں میں سرخ ہو کر جلنے لگا۔ یہ منظر بھت دلچسپ تھا۔

حالانکہ اس سے پہلے بھی وہ کافی قریب رہے تھے۔ لیکن آج کی طرح کبھی نہیں ہوا تھا۔ کہ وہ اس کی گود میں بیٹھی ہو۔ وہ حیا سے سرخ پڑی جا رہی تھی۔ جھجھک کر، اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن۔۔۔ شہرام نے گرفت مضبوط کر لی۔  
دونوں اس وقت نیو بیاہتا جوڑا لگ رہے تھے۔ جن میں شدید محبت ہو۔

شہرام محویت سے اس کا شرمایا ہوا روپ دیکھ رہا تھا۔ یہ شرم۔۔۔ یہ گھبراہٹ۔۔۔ یہ کپکپاہٹ۔۔۔ یہ سب شہرام کی وجہ سے تھا۔۔۔ اس کے بازو میں لرزتا یہ نازک وجود اس کی ملکیت تھا۔ اس نے پہلے دھیان کیوں نہ دیا۔؟

سائن کرو۔ "اس نے بمشکل خود کو اس کے حصار سے نکالا اور کاغذات ٹیبل پر سامنے" کیئے۔ "اب سے تم میرے ساتھ رہو گی۔۔۔ اور میں تمہاری حفاظت کروں گا۔" گھمبیر لہجے میں سرگوشی کی گئی۔

## URDU NOVEL BANK

آفرین کا دل اس کی قربت میں زور زور سے دھڑک رہا تھا۔ جسے شہرام بخوبی سن رہا تھا۔ لیکن وہ مرد تھا خود پر قابو رکھ سکتا تھا۔ ابھی وقت نہیں تھا کہ وہ اپنے جذبات اتنی جلد آشکارا کر دیتا۔

آفرین کو یہ سن کر خوشگوار حیرت ہوئی کہ وہ اس کی حفاظت کا وعدہ کر رہا تھا۔ ورنہ اپنوں کے طرف سے ملے دھوکوں نے اسے کافی حد تک حراسان کر دیا تھا۔  
 اسے کچھ اور مت سمجھنا۔۔ میں اپنے ارد گرد لوگوں کے بارے میں کافی حساس ہوں۔۔ بھلی وہ جانور ہی کیوں نہ ہو۔" اسے گم سم دیکھ کر وہ ہولے سے بولا۔

اس کے الفاظ آفرین کو تھپڑ کی طرح لگے۔  
 ٹھیک۔۔۔ وہ واقعی بھی بہت آگے کا سوچنے لگی تھی۔  
 اپنے حواس میں واپس آتے ہی اس نے پین اٹھایا اور سائن کر دی۔

"اچھی لڑکی۔۔"

## URDU NOVEL BANK

یہ کہہ کر اس کی ٹھوڑی کو پکڑ کر اس کا چہرہ اپنے روبرو کیا۔ آفرین کے پاس اور کوئی چارہ نہیں تھا سوائے اس کے کہ اس کے خوبصورت چہرے کو دیکھتی۔ دونوں میں صرف انچ برابر فاصلہ رہ گیا تھا۔ دونوں ہی ایک دوسرے کی سانسوں کی دھمک اور خوشبو سن اور محسوس کر رہے تھے۔

www.urdu-novel-bank.com  
visit for more novels:

مم۔۔ میرے خیال سے اب مجھے جانا چاہیئے۔ "لرزتے وجود کے ساتھ بمشکل بول" پائی۔

ہمممم۔۔۔، بھاگنے کا سوچ رہی ہو۔ "گھمبیر لہجے میں کہہ کر اس نے کھینچ کر اسے قریب" کر لیا۔

اگر میں نے۔۔۔ تمہیں جانے دیا۔۔۔ تو۔۔۔ تمہاری یہ ساری تیاری تو بیکار جائے گی۔ تھوڑی "تعریف تو بنتی ہے۔" شہرام کی آنکھوں کا رنگ گہرا ہونے لگا۔ وہ بن پیسے مدہوش نظر آنے لگا۔ جب اس کا ہاتھ آفرین کی گردن کے پچھلے حصے پر ٹہرا۔ پھر اس پر جھک گیا۔ یہ ویسی ہی فیلنگس تھیں جو ریسٹورانٹ میں محسوس کی تھی۔ وہ سمجھ نہیں پایا کہ آفرین آخر

## URDU NOVEL BANK

اپنے ہونٹوں پر کیا لگاتی ہے؟ جو اس قدر میٹھے ہیں۔۔ کہ شہرام کا دل ہی نہیں کر رہا تھا کہ اس سے الگ ہو۔

آفرین دنگ تھی۔۔ اسے شہرام کی یہ حرکت سمجھ میں نہیں آئی اگر وہ اسے حقیر سمجھتا تھا تو پھر۔۔ پھر یہ سب کیوں کر رہا؟ کیا مطلب تھا؟

اس کے قول و فعل میں بھت تضاد تھا۔ تاہم وہ اس خوش فہمی میں نہیں تھی کہ شہرام کو اس سے محبت تھی۔ وہ اسے صرف ایک وقتی مردانہ تسکین سمجھی۔

شروع میں وہ بالکل کول تھی۔ لیکن شہرام کے وجود سے نکلنے والی شدت نے اسے بھی جکڑ لیا تھا۔ پھر وہ خود پر قابو نہ پاسکی۔ اور اس کے گرد اپنی بانہیں حائل کر دی۔

رین۔۔۔، بھت وقت ہو گیا تم ابھی تک اندر۔۔۔۔۔ "آفیس کا دروازہ کھول کر شیٹ اپنی" ہی دھن میں بولتے اندر آیا۔۔۔ اور۔۔۔ اور۔۔۔ پھر جیسے چراغوں میں روشنی نہ رہی

## URDU NOVEL BANK

تھی۔ سامنے کا منظر اس کی سوچ سے بھی آگے تھا۔ اس کی آنکھیں پھٹ گئیں۔۔۔ وہ بری طرح کنفیوز ہو گیا۔

آفرین نے جلدی سے شہرام کو دھکیل کر خود سے دور کیا۔ اور فوری طور پر اس کی گود سے اٹھ کر خود کو سنبھالنے لگی۔ اس کی سانسیں بری طرح منتشر تھیں۔ ویسی ہی حالت شہرام کی تھی۔ اس کا چہرہ گلابی پڑا ہوا تھا لیکن وہ مرد تھا سنبھل گیا تھا۔ بالکل بھی ظاہر نہیں ہونے دیا۔ لیکن شیٹ کو اپنی پرائیویسی میں دخل اندازی پر شیر کی سی نظر سے گھورا۔ جب کہ آفرین شرم سے سرخ ہو رہی تھی۔

اممم۔ سوری۔ "شیٹ شرمسار ہوا۔ آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر شرارت سے بولا "میں نے کچھ" نہیں دیکھا۔ "دنگ سا وہ بیچارا الٹے قدموں واپس چلا گیا۔۔۔ جاتے جاتے دروازہ بھی لاگ کر لیا۔

ادھر آفرین بری طرح شرمائی ہوئی سی نظریں جھکائے اپنے الجھے کپڑے اور بال سلجھا رہی تھی۔

## URDU NOVEL BANK

شہرام اس طرح محل اندازی پر غصہ تو بھٹ ہوا تھا۔ لیکن اس پیاری سی لڑکی کو شرماتا دیکھ کر اس کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا۔ جب اس نے سوچا کہ آفرین کے چہرے پر یہ قوس و قزح اس کی وجہ سے ہیں تو اس کا اندر سکون سے بھر گیا۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

ادھر آؤ۔۔۔ "شہرام نے پھر سے اشارے سے پاس بلایا۔" لیکن اب کے آفرین نے بڑھنے کی ہمت نہیں کی۔ "پلیز ایسا مت کریں میرے ساتھ۔۔۔ میں آپ کی صرف ملازمہ ہوں" وہ خود کو حالات کے لئے تیار کر چکی تھی۔ شہرام اس کی بیوقوفی پر ہلکے سے مسکرایا۔۔۔ اٹھا۔۔۔ اور چلتا ہوا اس کے قریب آیا۔۔۔ پھر اس کے گلابی ہونٹوں پر ہاتھ پھیرا۔ "میں ایسے ملازم کو نکال دیتا اگر وہ تمہاری طرح بدتمیزی کرتے۔"

آفرین نے نظر جھکالی۔ اس کے چہرے پر الجھن صاف رقم تھی۔



## URDU NOVEL BANK

شہرام کو آفرین کا رد عمل دینا یاد آیا۔ لیکن پھر۔۔ اب وہ ایسی کیوں تھی۔؟ وہ اتنے اشارے دے چکا تھا لیکن وہ سمجھ ہی نہیں رہی تھی۔

یہ بات یاد رکھنا کہ آج سے تم میری عورت ہو۔" بے صبری سے کہتے وہ پھر سے اسے "آسمان پر پہنچا چکا تھا۔ افسانہ کہیں یہ خواب تو نہیں تھا؟  
 "ل۔۔ لیکن۔ آپ نے ہی نہیں کہا تھا کہ میں ایک گھٹیا اور گندی عورت ہوں" اسے "شہرام کے الفاظ نہیں بھولے تھے۔ اسے سن کر شہرام بھنا گیا۔

شٹ اپ۔۔ "وہ اس کی فیلنگس کی انسلٹ کر رہی تھی۔"  
 تم صحیح کہتی ہو۔۔ میں بھی ایسا ہی سمجھتا ہوں۔ لیکن ایک مرد میں خواہش ہوتی ہے۔ تم سمجھتی ہو کہ چار سو ملین قرض اتارنے کے لئے تمہارے لئے ملازمہ کی جاب کافی ہوگی؟ تو یہ تمہاری بھول ہے آفرین بیگم۔ تم اس کے بالکل بھی لائق نہیں۔" وہ بھی غصے میں آگیا۔ سارے خوبصورت احساسات کو آفرین نے بری طرح کچل دیا تھا۔

## URDU NOVEL BANK

وہ خاموش کھڑی رہ گئی۔ اس کے الفاظ جیسے کھو گئے تھے۔ یہ ظاہر ہوا کہ وہ اس سے محبت نہیں کرتا۔ اس کی لمحاتی قربت بھی فقط مردانہ خواہش کے مرہون منت تھی وہ خود پر دل ہی دل میں ہنس دی۔ کتنی بیوقوف تھی وہ۔۔ جو اس کے الفاظ پر ایمان لے آئی کہ وہ اس کی حفاظت کرے گا۔

www.urdu-novelbank.com  
visit for more novels:

مجھے جانا چاہیئے۔" کچھ بھی تھا وہ اپنی زندگی کو اس طرح سے قبول کرنے پہ مجبور تھی۔"

بچکچاتے ہوئے، وہ جانے کے لئے مڑی۔

وہیں کھڑی رہو۔" شہرام نے ہلکی آواز میں روکا۔ اس کے حیرانی سے مڑنے پر، شہرام "سُوری نے جیب سے چابیاں اور کارڈ نکال کر بڑھایا۔" یہ والا کی چابیاں ہیں۔ میں شفٹ "ہو گیا ہوں۔ اور یہ وہی اخراجات کا کارڈ ہے جو تم پہلے استعمال کرتی تھی۔" یہ سن کر وہ حیران رہ گئی۔ "یہ اچانک ہی آپ کیوں شفٹ ہو گئے؟"

## URDU NOVEL BANK

وہ گھر آرام دہ نہیں تھا۔ تبھی ۔۔ "مختصر کہہ کر وہ بات ٹال گیا کہ تمہاری پرچھائیوں سے" ڈر کر بھاگ آیا تھا۔

اس نے بھی بحث نہیں کی۔ خاموشی سے چابیاں اور کارڈ تھام لیا۔ "میں دو دن بعد شفٹ ہو جاؤں گی۔"

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

نہیں آج ہی شفٹ ہو جاؤ۔ میں گھر پہنچ کر تمہیں دیکھنا چاہتا ہوں۔ "وہ اس کی طرف" جھکا۔ "ویسے بھی تمہارا کیس کافی پیچیدہ ہے۔۔۔۔۔ اگر مجھے اچھا کھانا اور آرام نہ مل سکا تو۔۔۔۔۔ کام نہیں کرپاؤں گا۔" اس کے گھمبیر لہجے میں سرگوشی پر آفرین کا دل دھڑکا۔ ہمممم، ٹھیک ہے، میں آج ہی شفٹ ہو جاتی ہوں۔ "آفرین نے بالکل بھی انکار نہیں کیا۔ اور یہ بات شہرام کے لئے کافی تسلی بخش تھی۔ وہ رلیکس ہو گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

شام سے بھی پہلے وہ مینشن پہنچ چکی تھی۔ یہ کافی بڑا دو منزلہ ولا تھا۔ جہاں ایک طرف بھت بڑا پھولوں بھرا سرسبز لان تھا۔ جہاں دل کھول کر بھاگ دوڑ کر سکتے تھے۔

## URDU NOVEL BANK

میم۔۔ میں ہاؤس کیپر ہوں۔ "ایک پچاس کے پیٹے کی صاف ستھری عورت اس کے" پاس آکر اسے سلام کر کے اپنا تعارف کروانے لگی۔

آفرین نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا۔ یہ بات اس کے لئے تسکین بخش تھی۔ کہ اتنے بڑے ولا میں ملازم موجود تھے۔ اور اسے ہر کام کے لئے بھاگ دوڑ نہیں کرنی پڑے گی۔

آئیے۔۔ میں آپ کو آپکا روم دکھا دوں "ملازمہ اسے سیڑھیوں سے اوپر کے ایک روم میں "لائی۔" یہ آپ کا کمرہ ہے۔

اوہ۔۔ تمھینک یو۔ "مسکرا کر شکریہ ادا کیا۔ اسے اپنا کمرہ بھت پسند آیا تھا۔"

کمرہ دیکھ کر وہ حیران رہ گئی یہ کمرہ کافی کشادہ اور روشن تھا۔ جس کے ایک طرف تو دیوار گیر شیشے کی کھڑکی تھی۔ جس سے باہر کالان اور سوئمنگ پول ایریا صاف دکھائی دے رہا

تھا۔ سچ میں یہ کمرہ فلیٹ والے کمرے سے حد درجہ بھترین تھا۔ اس کی توقع کے بلکل الٹ، وہ مطمئن تھی۔

ضرورت کی ہر چیز باتھ روم میں موجود ہے۔ آپ چیک کر لیں اگر کسی چیز کی کمی ہے تو" مجھے بتادیں۔ "ملازمہ نے ادب سے کہا۔

آفرین نے سہولت سے انکار کر دیا کہ اسے اور کسی چیز کی حاجت نہیں۔ بس وہ لمبی تان کر سونا چاہتی ہے۔ اس کے جانے کے بعد اس نے اپنی اسکن کیئر کی سب چیزیں باہر نکال کر ڈریسنگ ٹیبل پر سجادیں۔ ایک ڈراور میں ہیئر ڈرائیر رکھ دیا۔

آفرین نے کپڑے بدلنے چاہے لیکن کمرے کا ماحول کافی گرم تھا۔ جب کہ باہر کافی سردی تھی لیکن اندر ہیئر جلنے کی وجہ سے کمرہ گرم تھا۔ اس پر یکایک ہی سستی سے نیند غالب آنے لگی۔

جب کہ ابھی صرف شام ہو رہی تھی۔ اس نے ہلکے گھر کے کپڑے بدلے اور کمبل میں دبک گئی۔ کمبل سے جانی پہچانی سی مردانہ کلون کی خوشبو آرہی تھی۔ اس نے ایک گہری

## URDU NOVEL BANK

سانس لے کر وہ خوشبو اندر اتاری۔ اب اسے کوئی پریشانی نہیں تھی۔ کوئی فکر نہیں تھی اس کا ذہن فریش تھا۔ بالکل بے فکر۔۔ اس بے فکری سے اسے کب نیند آگئی۔ اسے کچھ پتا نہیں چل سکتا۔

www.urdu-novel-bank.com  
visit for more novels:

☆☆☆☆☆☆☆☆

شام 8 بجے کے قریب شہرام کی کار آہستہ آہستہ ولا میں داخل ہوئی۔

ملازمہ اس کو اتنی جلدی گھر آتا دیکھ کر حیران رہ گئیں۔

آج سے پہلے وہ روز جلدی کام پر چلا جاتا تھا۔ اور دیر سے ہی واپس آتا تھا۔ اس کے علاوہ، وہ ہمیشہ کھانا بھی کہیں باہر کھاتا تھا۔ گھر میں کبھی نہیں کھاتا تھا۔ گویا یہ گھر اس کے لیے صرف سرائے خانہ ہو۔

صاحب۔۔۔ مم۔۔۔ مجھے اندازہ نہیں تھا کہ آپ آج جلدی آجائیں گے۔ میں نے رات کا کھانا نہیں بنایا۔" وہ پریشان ہو گئی۔

## URDU NOVEL BANK

کوئی بات نہیں۔۔ تمہیں اب پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ "شہرام کو خود بھی" معلوم تھا کہ وہ معمول سے ہٹ کر آج جلدی گھر پہنچ گیا ہے۔ حقیقت میں آفرین کے دفتر چھوڑنے کے بعد وہ کام کرنے میں بہت زیادہ مشغول ہو گیا تھا۔ شاید تبھی اس نے وقت سے پہلے کام مکمل کر لیا تھا۔ وہ کام کرنا چھوڑ سکتا تھا۔ لیکن وہ اس کھانے کے بارے میں سوچنا نہیں چھوڑ سکتا تھا جو وہ اس کے لیے تیار کرتی۔۔

لیکن عجیب بات۔۔ کہ اسے گھر میں قدم رکھے تقریباً دس منٹ ہو چکے تھے۔۔ لیکن آفرین ابھی تک اس کے استقبال کے لیے باہر نہیں آئی تھی۔

وہ کہاں ہے؟ کیا باہر؟" بے قراری سے پوچھ بیٹھا۔ ساتھ ہی ادھر ادھر اس کی نظریں "متلاشی تھیں۔

ملازمہ اس غیر متوقع سوال پر چونک اٹھی۔ "وہ تو آپ کے کمرے میں داخل ہونے کے بعد سے نیچے نہیں آئی ہیں۔ مجھے لگتا ہے کہ وہ سو رہی ہوں گیں۔

اس نے حیرت سے ابرو اٹھائی۔ (اس کے کمرے میں؟ بھت ہی نڈر تھی۔ صبر نہں کر سکی۔۔۔ گھر آتے ہی اس کے بستر پر بھی پہنچ گئی واہ)۔

شہرام کو یہ کچھ عجیب لگا تھا۔ اگرچہ اس نے اسے اپنی بیوی بنانے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ لیکن ابھی ایک ہی بستر اور کمرے میں شراکت پر وہ راضی نہیں تھا۔

شہرام ناراضگی سے اوپر اپنے بیڈ روم کی طرف بڑھ گیا۔ دروازہ کھلا رہ گیا تھا۔ اس لیے وہ بغیر کسی ہچکچاہٹ کے اندر چلا گیا۔

فرش پر کھلے اس کے سامان کے پاس سے گزرتے ہوئے کپڑوں کے ڈھیر میں چھپی ہوئی زنانہ چیزوں نے اس کی توجہ پکڑ لی۔

وہ یکدم رک گیا۔ جھک کر اسے اٹھاتے ہی اس کے ہونٹوں کے کونے ایک شرارتی مسکراہٹ میں پھڑپھڑائے۔

(لگتا ہے آفرین بیگم آج پوری طرح تیار دکھائی دے رہی)



اس زنانہ چیز کو ایک طرف رکھنے کے بعد وہ بستر کے طرف بڑھا۔ تاکہ اس پر سوئی ہوئی بیوی کو دیکھ سکے۔ اس کے لمبے براؤن بال شہرام کے تکیے پر بکھرے ہوئے تھے۔ وہ گیلے سے گلابی گال دوپہر کی خوبصورت شرمیلی کہانی سنارہے تھے۔

www.urdu-novel-bank.com  
Visit for more novels:

کمرہ کافی گرم تھا، اس لئے اس نے کمبل کو صرف اپنے سینے تک کھینچا ہوا تھا۔ جس سے اس کی خوبصورت سفید گردن اور آدھا سینہ باہر تھا۔

بیڈ روم کا ماحول یقینی طور پر کسی عورت کی موجودگی سے خوشگوار اور بھرا بھرا محسوس ہو رہا تھا۔ اس کے دل سے تھوڑی دیر پہلے کی ساری ناراضگی فوراً ختم ہو گئی، اس کی جگہ ایک پراسرار ارادے نے لے لی۔ جو اس کی آنکھوں سے ابھرا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

آفرین گہری نیند میں تھی۔ جب اچانک اسے لگا جیسے کوئی اس کے ہونٹ کھینچ رہا ہو۔

Visit For More Novels: [www.urdu-novel-bank.com](http://www.urdu-novel-bank.com)

## URDU NOVEL BANK

اس سے تکلیف تو نہیں ہوئی، لیکن یہ کافی پریشان کُن تھا۔ وہ ڈر گئی تھی۔  
 اس نے اس چیز کو خود سے دور کرنے کی لاشعوری سی کوشش کی۔ لیکن اس کا کوئی  
 فائدہ نہ ہوا۔ جب اس کی سانس الجھنے لگی۔ تو اس نے نیند سے بھری ہوئی آنکھیں  
 بمشکل کھولی۔

www.urdu-novel-bank.com  
 Visit for more novels:

سب سے پہلی چیز جو اس کی نظر کے زد میں آئی تھی وہ تھی کسی مرد کی خمدار گھنی  
 پلکیں۔ اس کی آنکھیں بند تھیں۔ اور ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ کسی مزیدار چیز سے لطف  
 اندوز ہو رہا ہو۔

لگے ہی لمحے اس شخص کی آنکھیں کھل گئیں۔ حیران نظریں جب شعلہ اگلتی جذبات سے  
 بھری نظروں سے ملی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے ان آنکھوں سے آگ نکل رہی ہو۔ آفرین دنگ  
 رہ گئی۔

(ویٹ۔۔ یہ شہرام یہاں کیا کر رہا ہے؟)

## URDU NOVEL BANK

اس نے لرز کر اسے خود سے دھکیلنے کے لئے زور لگایا۔ اس کوشش میں وہ ہل کر رہ گئی تھی۔

اس غیر متوقع دھکے نے شہرام کو تقریباً بستر سے گرا دیا تھا۔ قدم جمانے کے بعد وہ غصہ "بھری گھمبیر آواز میں بولا۔ "آفرین بیگم، اپنے لئے موت مانگ رہی ہو؟

visit for more novels:

کیا مطلب۔۔۔ یہ اچانک سے میرے بستر پر چڑھ آنا آپ کی غلطی ہے۔ "جواباً وہ بھی "چینخ کر بولی۔ اٹھ کر بیٹھ گئی۔

سریسلی۔۔ وہ تو گھر پہنچتے ہی اس کے بستر پر چڑھ آیا تھا۔ کیا وہ اسے عام گھٹیا عورت سمجھ بیٹھا تھا؟

تمہارا بستر؟ "اس نے غصے سے گویا طنز کیا۔ "اپنے اعتماد کو تو دیکھو ذرا۔۔۔ یہ میرا بستر "اچانک سے تمہارا کیسے ہو گیا؟

اس کے طنز پر جیسے، ناراض ناراض سی آفرین نے منہ بنا کر دلیل دی۔ "مانتی ہوں۔۔۔۔ یہ پورا والا آپ کا ہے۔۔۔۔ اور اس کے سارے بسترے بھی، آپ نے ہی

## URDU NOVEL BANK

خریدے ہیں۔۔۔۔۔ لیکن اب۔۔۔۔۔ جب کہ میں یہاں شفٹ ہوئی ہوں۔۔۔۔۔ تو آپ کو بھی مجھے کچھ پرسنل اسپیس دینی چاہیئے۔۔۔۔۔ یوں۔۔۔۔۔ بنا دستک کے میرے کمرے میں آنا بد اخلاقی کے زمرے میں آتا ہے۔" وہ ہاتھ ہلا ہلا کر یوں بولی تھی جیسے بڑی عقل کی بات سمجھا رہی ہو۔

www.urdu-novel-bank.com  
Visit for more novels:

شہرام نے دلچسپی سے اسے اوپر سے نیچے تک دیکھا۔ اس کے ہونٹ طنزیہ مسکان میں مڑے تھے۔ "تم میرے ہی گھر میں۔۔۔۔۔ میرے ہی کمرے میں۔۔۔۔۔ اور۔۔۔۔۔ میرے ہی بستر پر سو رہی ہو۔۔۔۔۔ پھر بھی شکایت کر رہی ہو۔۔۔۔۔ کہ تمہیں پرسنل اسپیس نہیں دے رہا۔۔۔۔۔ ہم دونوں کچھ وقت کے لئے ہی دور ہوئے تھے۔۔۔۔۔ لیکن تمہاری سیلف کانفیڈنس میں قابل تعریف اضافہ ہی ہوا ہے۔" اسی کے انداز میں بول کر وہ ہلکا سا مسکرایا۔

پہلے تو وہ اسے نا سمجھی سی دیکھے گئی۔۔۔۔۔ پھر جب بات اس کے سمجھ میں آگئی تب وہ "بری طرح چونکی۔" ویٹ۔۔۔۔۔ آپ کا مطلب ہے۔۔۔۔۔ یہ آپ کا بیڈروم ہے؟

## URDU NOVEL BANK

اب بننا چھوڑو۔۔ آفرین بیگم۔۔ "وہ اس کے طرف ایک قدم آگے بڑھ کر بولا۔ تو وہ بھی ڈر کر پیچھے ہوئی۔ لیکن پیچھے بستر پر گر گئی۔ شہرام جو اس کے طرف بڑھ رہا تھا۔ خود بخود اس کے اوپر آ رہا تھا۔ لیکن گرتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ اس کے دونوں طرف رکھ کر سنبھل گیا۔ اب سین یوں تھا۔ کہ آفرین بیگم، بستر پر چت گری ہوئی تھی۔ اور بیچارا شہرام دونوں ہاتھ اس کے اطراف رکھ کر خود کو اس پر گرنے سے بچائے ہوئے تھا۔۔ آفرین نے بے اختیار اپنی آنکھیں میچ لی۔

ایک پیاری سی مسکان شہرام کے ہونٹوں پر پھیل گئی۔ جب آفرین کے ڈرے ڈرے چہرے پر نظر کی۔ "تم نے یقینی طور پر کوئی بڑا پلان بنایا ہوا ہے۔ کیا ایک ہی گھر میں رہنا تمہارے لئے کافی نہیں تھا؟ جو تم بستر بھی بانٹنے آگئی۔۔ ہمممم؟" سیدھا ہو کر اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں سے تھامے، ساتھ ہی ایک آنکھ بھی شرارت سے ونک کر کے اس کے ہوش اُڑا دیئے۔

وہ تو یہ سن کر چکرا کر رہ گئی۔ تو کیا وہ آتے ہی سارا دن اس کے ہی کمرے میں اس کے ہی بستر پر سوئی رہی تھی؟

## URDU NOVEL BANK

نن۔۔ نہیں۔۔۔ مجھے کوئی اندازہ نہیں تھا۔ آپ کی ملازمہ مجھے سیدھا یہاں لائی " تھی۔ " کمزور سی صفائی دی۔۔ اس کے ماتھے پر گھبراہٹ سے پسینہ چمکنے لگا۔ اس قدر قربت کی ابھی وہ عادی نہیں تھی۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ مان لیا۔۔ اب تم سارا الزام بیچاری بوڑھی ملازمہ پر لگانا چاہتی ہو؟" اس نے نرمی سے ٹھوڑی سے پکڑ کر چہرہ اپنے روبرو کیا۔ "کیا تم منصوبہ ساز نہیں ہو؟ حالانکہ۔۔۔ تمہارا یہ سلپنگ سوٹ اتنا بھی سیکسی نہیں ہے۔ لیکن۔۔۔ تمہارے اس ترو تازہ روپ کو دیکھ کر میں واقعی دنگ ہو گیا ہوں۔ ویسے مائل اور متاثر کرنے کے سارے ہتھکنڈے نئے ہیں۔" ساتھ ہی آہستہ آہستہ اس کے چہرے پر انگلی پھیر رہا تھا۔ جس سے آفرین کے جسم میں برقی رو دوڑنے لگی۔ بے اختیار سانس روکے وہ سنے گئی۔ اس کا بالکل بھی ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا۔ یہ سادہ سا سلپنگ سوٹ بھی اس نے عام سی سستی شاپ سے خریدا تھا۔

"مم۔۔۔ میں۔۔۔"

اس نے کچھ کہنے کو ہونٹ ہلائے لیکن شہرام نے انگلی اس کے گلابی مائل ہونٹوں پر رکھ کر اسے خاموش کروا دیا۔

## URDU NOVEL BANK

ہاں۔۔۔ میں جانتا ہوں۔۔ تم میری ہونا چاہتی ہو۔۔ لیکن۔۔ ابھی وقت دیکھو۔۔۔ رات" ابھی دور ہے۔۔ "اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر آہستگی سے اپنے طرف کھینچا۔ آفرین کا دل دھڑ دھڑ احتجاج کرنے لگا۔۔ جیسے ابھی پسلیاں توڑ کر باہر نکل آئے گا۔ وہ اس کی گہری گہری سانسیں اپنے چہرے کے بالکل قریب محسوس کر رہی تھی۔ مجھے قسم ہے اللہ جی کی۔۔ میں یہاں صرف اسی لئے آئی تھی کہ آپ کی ملازمہ نے مجھے" یہی کمرہ دکھایا تھا۔" وہ اب رونے کے قریب ہوئی۔

اب بھی بہانے بنا رہی ہو؟ ہووؤں؟ "گھمبیر سا لو دیتا لہجہ" اس نے اس کی آنکھوں میں جھانکا۔ آفرین سمٹ سی گئی۔ پتا نہیں کیا تھا اس کی نظروں میں وہ اس پیام کو پڑھنا نہیں چاہتی تھی۔ یا سمجھ کر بھی سمجھنا نہیں چاہ رہی تھی۔ اس کے عارض شرم سے دہکنے لگے۔

مجھے ایک ایماندار عورت پسند ہے۔ وقتی طور پر ایک بار دکھاوا کرنا ٹھیک ہے لیکن حد" سے زیادہ دکھاوا کرنا۔۔۔ یقیناً ایک ٹرن آف ہے۔ "اس کے خوبصورت چہرے کو دیکھتے ہی

## URDU NOVEL BANK

اس کی آنکھوں کا رنگ گہرا ہو گیا۔ اس نے سر جھکا کر اس کے ہونٹوں پر نرمی سے بوسہ دیا۔

اس نے گہرا کر اسے ہلکا سا خود سے دور دھکیلا۔ "آپ نے ٹھیک کہا۔ یہ مجھ میں ایک بری عادت ہے کہ میں کچھ اور سوچ ہی نہ سکی۔ آپ اب نیچے چلیں میں آپ کے لئے آپ کا پسندیدہ ڈنر بناتی ہوں۔" وہ بات گھما گئی۔

وہ تو اس اچانک حرکت پر دنگ رہ گیا۔ لیکن اس کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانے کا سوچ کر اس پر سے اٹھ گیا۔ "ٹھیک ہے۔۔۔ رات کو پھر یہیں سے شروع کریں گے۔" وہ اس کا پلان سن کر بلش کر گئی۔

(بے شرم شوہر)

یہ اپنی پرسنل چیزیں بھی سمیٹ لینا۔ "شرارت سے ادھر ادھر بکھرے اس کے" کپڑے دیکھ کر اسے یاد دہانی کروائی۔  
اس کی بات پر اس کی پلکیں بار حیا سے لرز گئیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆



آخر کار ٹرائل کا دن بھی آگیا۔

اس دن کورٹ میں شہرام کے ساتھ آفرین اور میر ہادی بھی ساتھ تھے۔

کورٹ ہاؤس پہنچتے ہی شہرام کی سیل فون پر کال آنے لگی۔ اس نے سیل اٹھا کر دیکھا۔ گرینڈ ماکالنگ لکھا ہوا تھا۔ شہرام نے ہادی کو اشارہ کیا کہ آفرین کو بھی ساتھ لے جائے وہ کال سن کر آتا ہے۔ یہ سن کر ہادی اور آفرین لفٹ کے طرف بڑھ گئے۔ لفٹ کھلتے ہی لوگوں کی بھیڑ وہاں پہلے سے کھڑی تھی۔ جن میں جعفر یزدانی، ان کی بیوی۔ اور آبلش کے بعد خضر یوسف اور اس کا وکیل شامل تھا۔

خضر یوسف اپنے وکیل کے ساتھ اس کے سامنے آیا۔ "آفرین میم۔۔۔ آج سے اپنی زندگی کے آخری لمحات گننا شروع کر دیں۔۔۔ جیسے ہی یہ کیس بند ہوگا۔۔۔ آپ کی زندگی کے باب کا بھی اختتام ہو جائے گا۔" اس کی بات پر وہ چونکی۔۔۔ اس نے خضر یوسف تو کیا بلکہ کسی کا بھی کچھ نہیں بگاڑا تھا۔ خضر یوسف خود بھی وکٹم تھا۔ لیکن اس کی نظر میں آفرین ہی ہر

## URDU NOVEL BANK

طرح سے قصور وار تھی۔ کیونکہ اس کو تصویر کا جو رخ دکھایا گیا تھا۔ وہ اسی رخ میں دیکھ رہا تھا۔

جناب، آپ یقین کریں یا نہ کریں۔۔۔۔۔ میرا اس حادثے سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔ "آفرین نے مضبوط لہجے میں کہا۔

تم سے کوئی واسطہ کیوں نہیں؟ "اس نے اس پر طنز کیا۔ "یہ آپ ہی تھی نا جس نے مجھے اس پروجیکٹ کے لئے مجبور کیا۔۔۔ اور وعدہ کیا کہ آپ میرے لیے سب سے منفرد ہوٹل ڈیزائن کریں گیں۔ اب سب کچھ ختم ہو رہا ہے۔۔۔۔۔ برباد ہو رہا ہے۔۔۔۔۔ مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔ کہ آپ کو اس پروجیکٹ سے کتنا فائدہ ہوا ہے؟ یا آپ نے کس کس کو رشوت کے نام پر پیسے دیئے تھے۔ لیکن آپ کو اس واقعے کی ذمہ داری قبول کرنی ہی پڑے گی۔ "درشت لہجے میں کہتا وہ اسے وارن کر گیا۔

## URDU NOVEL BANK

ایکچوٹی اس کے والد نے اس ہوٹل کا پروجیکٹ اس کے حوالے کیا تھا۔ اور اس نے بھی اپنے والد کو خوش کرنے کے لئے، ہوٹل پر کافی لاگت لگادی۔ لیکن ہوا یوں کہ چیپ وائرز کی وجہ سے ہوٹل کی کئی منزلیں جل کر راکھ ہو گئی تھیں۔ اور جس کے نتیجے میں اسے اپنے والد سے کافی کچھ سننا پڑا تھا۔ سرمایہ الگ ڈوبا۔۔۔ نقصان الگ ہوا۔ اب وہ غصہ نہ کرتا تو کیا کرتا؟

جعفر یزدانی جو قریب ہی تھا۔ ایک گہری سرد آہ بھرتے آگے آیا۔ "خضر صاحب۔۔۔ یہ میری ہی غلطی ہے جو میں اپنی بیٹی کی صحیح تربیت نہ کر سکا۔ مجھے اتنا اہم پروجیکٹ اس کے حوالے ہی نہیں کرنا چاہئے تھا۔ آپ فکر مند نہ ہوں۔ میری کمپنی آپ کے نقصان کی ساری تلافی کر دے گی۔ میں وعدہ کرتا ہوں۔ کہ ساری کیبلز وائرز نئی لگوا کر ساری رینووییشن بھی کمپنی کی طرف سے کروادوں گا۔" وہ اس کا دھیان بٹانے کو بول پڑا تھا کہیں آفرین سچ نہ اگل دے۔

میں امید کرتا ہوں آپ اپنی بات پر قائم رہیں گے۔ میں بعد میں چیکنگ کے لئے پیشہ "ور افراد کو ہائر کروں گا۔ اگر پھر سے کچھ غلط ہوا تو سب سے پہلے آپ کو سلاخوں کے پیچھے کروانے میں مجھے ذرا بھی ہچکچاہٹ نہیں ہوگی۔" اتیش سے کہہ کر وہ سب پر گھوری ڈالتا اپنے وکیل کے ہمراہ چلا گیا۔

www.urdu-novel-bank.com  
Visit for more novels:

اس کی دھمکی سے جعفر یزدانی کے چہرے کا رنگ ہی بدل گیا۔ آفرین کو گھور کر اس نے "دانت پیسے۔" تم نے واقعی مجھے بھت مایوس کیا ہے۔

ڈیڈ۔۔۔ اپنے اس کردار سے باہر نکلیں۔ آپ کو اچھے سے پتا ہے کہ اس ساری گڑ بڑ کے پیچھے جمشید کا ہاتھ ہے۔ باوجود اس کے آپ اسے کوئی الزام ہی نہیں دے رہے۔۔۔ اور میں جو آپ کی بیٹی ہوں۔ اس پر الزام لگا رہے کیا آپ کو بھتیجا بیٹی سے زیادہ پیارا ہے؟ "وہ دہائی دینے لگی۔ اسے دکھ تھا۔ کہ کیا کوئی باپ ایسا بھی ہو سکتا ہے؟

## URDU NOVEL BANK

یہ کیا بکواس کر رہی ہو؟ "صالحہ آنکھوں میں ناگواری بھرے آگے بڑھی۔ "ہم جانتے ہیں۔ جمشید بالکل بے قصور ہے۔۔۔ تم نے نہ صرف کمپنی کی ساکھ کو نقصان پہنچایا ہے بلکہ اپنے کزن کو بھی پھنسوا رہی ہو؟ اتنی پستہ دل کیسے ہو سکتی ہو تم؟

آفرین تو حیرت سے اپنی ماں کا یہ سنگدلانہ روپ دیکھ رہی تھی۔

www.urdu-novel-bank.com  
Visit for more novels:

مام۔۔۔ میں آپ کی بیٹی ہوں۔۔۔۔۔ "وہ زور سے چیخنی۔ آنسو اس کی آنکھیں بھگونے لگے۔ چہرہ جذبات سے سرخ ہو گیا۔ وہ خود کو کتنا بھی مضبوط رکھنے کا ڈھونگ کرتی۔۔ لیکن بحر حال ایک جیتی جاگتی انسان تھی۔ کبھی کبھی انسان برداشت کرتے کرتے بھی تھک جاتا ہے۔ "آپ کو پتا بھی ہے اس جمشید نے کیا کیا میرے ساتھ؟ اس نے جیل کی قیدی عورتوں کو مجھے جان سے مارنے کے لئے رشوت دی تھی۔ "وہ سسکنے لگی۔

یہ جھوٹ ہے۔۔۔ الزام ہے۔۔۔ "جمشید بری طرح دھاڑا۔ "تم بنا کسی ثبوت کے مجھ پر الزام نہیں لگا سکتی آفرین۔ "وہ آپے سے باہر ہونے لگا۔

## URDU NOVEL BANK

بلکواس بند کرو۔۔۔ بدتمیز لڑکی۔۔۔ جب تمہارے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے، تو فضول میں " برکیں مت مارو۔۔۔ تم نے پہلے ہی ہم سب کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا ہے۔ اب جیل میں رہ کر اپنے کرتوتوں پر نظر ثانی کرنا۔ " صالحہ نے اسے نفرت سے گھورتے ہوئے ڈانٹ پلائی۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

آفرین جیل کے تصور سے ہی اندر سے لرز کر رہ گئی۔ "لوگ کہتے تھے ایک ڈائن بھی سات گھر چھوڑ کر شکار کرتی ہے۔ لیکن یہ عورت۔۔۔۔۔۔ یہ عورت تو ڈائن سے بھی زیادہ سفاک ! تھی آفرین کو یقین نہیں آ رہا تھا کہ یہ عورت اس کی واقعی بھی ماں ہے؟

...میرا اللہ جانتا ہے۔۔۔ کہ سچ کیا ہے۔۔۔ اور جھوٹ کیا؟ .. تم لوگوں کو سخت سزا ملے گی" دیکھ لینا۔ "وہ مٹھیاں بھیج کر غصے سے چلائی۔ "یہ سچ ہے تم لوگوں نے کبھی میرے سے اچھا سلوک نہیں کیا۔ لیکن اس طرح کی دشمنی تم لوگوں کو مجھ سے نہیں کرنی چاہیے تھی جس طرح کی دشمنی آپ لوگوں نے مجھ سے کی ہے۔۔۔۔۔ مجھے قسم ہے اپنے رب کی۔۔۔ میں تم سب کو برباد کر کے رکھ دوں گی۔۔۔ دیکھ لینا۔۔۔ انصاف ضرور ہوگا۔۔۔ مجھے یقین ہے۔ "اس کی آنکھیں شدت گریہ سے سرخ ہو گئی تھی۔ میرا ہادی خاموش سا تاسف

## URDU NOVEL BANK

سے اس کی فیملی کو دیکھ رہا تھا۔ کیسے ظالم اور بے حس لوگ تھے؟! اسے بھابھی بیگم پر ترس آیا۔

جب کہ آبلش یزدانی کھل کر طنز سے ہنسی۔۔ "کیا تم سمجھتی ہو تمہارے پاس وقت ہے؟ آں ہاں۔۔ خضر یوسف کے وکیل کا کہنا ہے تمہیں بیس سال کی سزا ہو سکتی ہے۔۔۔ تو۔۔۔ میری پیاری سی بہن۔۔ جیل میں اپنا بہت بہت خیال رکھنا۔۔۔ ٹاٹا۔۔۔ اور ہاں۔۔۔ میں تم سے ملنے ضرور آؤں گی۔۔ بھئی آخر میری بہن ہو۔۔ خیال تو رکھنا پڑے گا نا۔ "ہنستے ہوئے ایک آنکھ ونک کر کے اس کے غصے کا مزا لیا۔

تم لوگ سمجھتے ہو میں کیس ہار جاؤں گی؟ "آفرین نے غصے سے ان سب کو دیکھا۔ جو" اسے سلاخوں کے پیچھے دیکھنے کے منتظر تھے۔۔ اور دل ہی دل میں ان لوگوں کو یقین تھا کہ آفرین یہ کیس ہار جائے گی۔

امید رکھنا اچھی بات ہے۔ "جمشید اپنے بدنما پیلے دانت نکال کر طنز ہنسا۔ "لیکن۔۔۔" یقیناً ایک بات تمہیں سمجھ میں نہیں آئی۔۔ کہ۔۔۔ خضر یوسف نے ملک کے اعلیٰ پائے کے وکیل کا بندوبست کیا ہے۔ جب کہ تم۔۔۔۔ "اس نے ساتھ کھڑے میر ہادی کو طنز سے دیکھا۔ اور ایک طنز بھرا ہنکارا بھرا۔ وہ اسے آفرین کا وکیل سمجھا تھا۔ "اوہ۔۔۔

## URDU NOVEL BANK

تم کون ہو؟ کیا تم نے تازہ تازہ لاء کالج سے گرتجویٹ کیا ہے؟ "جمشید نے ہادی کو اوپر سے نیچے دیکھا۔ وہ چلتا ہوا ہادی کے پاس آیا۔ اور اس کے سینے پر تھپکی ماری۔

ہائے میرے دوست۔۔۔ کیا تم سمجھتے ہو تم خضر یوسف کے خلاف کیس لڑ سکتے ہو؟"

دیکھو ایک حقیر سا مشورہ ہے۔۔۔ "وہ اس کے قریب جھکا۔ "آگے قدم احتیاط سے بڑھانا۔۔۔ ورنہ۔۔۔ تمہارا مستقبل ہی برباد ہو جائے گا۔" وہ قہقہہ لگانے لگا۔ میرا ہادی نے حیرت سے ایک ابرو اٹھا کر اسے ایسے دیکھا۔۔۔ جیسے کوئی پاگل ہو۔ حقیقتاً اس کا چہرہ بالکل ینگ تھا۔ وہ کلین شیو رہتا تھا۔ دیکھنے والے اسے تازہ تازہ گرتجویٹ ہی سمجھنے لگ جاتے تھے۔

آلش نے بھی کار خیر میں حصہ ڈالنا ضروری سمجھا تھا۔ نرمی سے آگے ہو کر جیسے اسے مشورہ دیا۔ "کسی میں بھی ہمت نہیں کہ آفرین کا کیس لڑ سکے۔ تم زیادہ نہیں جانتے۔۔۔ کیوں کہ تم اس فیلڈ میں ابھی بچے ہو۔۔۔ لیکن ہم۔۔۔۔۔ یہ تمہاری بھلائی کے لئے ہی "کہہ رہے ہیں۔

کس لئے؟ "بیچھے سے ایک سرد اور بھاری آواز گونجی۔"



## URDU NOVEL BANK

اور۔۔ آفرین بنا مڑے ہی جانتی تھی کہ آواز کس کی ہے؟ کچھ دیر پہلے کے ناگوار اثرات ڈھل گئے تھے۔ وہ ریلیکس ہو گئی۔ جیسے کسی محفوظ پناہ گاہ میں پہنچ گئی ہو۔ سب نے بے اختیار حیرت سے پیچھے مڑ کر دیکھا تھا۔

جہاں مردانہ وجاہت کا پیکر بنا شہرام سوری ایک فائل دائیں ہاتھ میں تھامے ان کے طرف ہی آ رہا تھا۔

اس کی شخصیت کا رعب ہی ایسا تھا کہ جو بھی دیکھتا لرزتا ضرور تھا۔ وہ سب بھی اندر سے لرز گئے تھے۔

(اوہ یہ تو وہی آدمی تھا۔)

آبش نے اسے دیکھ کر پہچان لیا۔

بلکل وہی تھا۔۔ جو ریسٹورانٹ میں شیٹ کے ساتھ آیا تھا۔ جس کے حکم پر ہوٹل والوں نے اس کی کافی بے عزتی کی تھی۔ وہ بھولی بلکل نہیں تھی۔

بعد میں پتا چلا کہ وہ ایک عام سا وکیل ہے۔۔

(تو کیا اس عام سے وکیل نے آفرین کا کیس لیا ہے؟)

## URDU NOVEL BANK

میں تو جانتا ہی نہیں تھا۔۔۔ کہ تم ان لوگوں کے اتنے قریب ہو گے۔۔۔ ہم؟ "شہرام" نے قریب آکر ہادی کے چھوٹے سے کلین شیو چہرے کو دیکھ کر سنجیدگی سے کہا۔ بیچارہ میرا ہادی کنفیوز سا ہو گیا۔ "اب آپ میری ٹانگ کھینچ رہے ہیں باس" "وہ ہلکا سا کھانسا۔ میرا چہرہ ہی ایسا ہے۔۔۔ ان لوگوں نے مجھے میم کا وکیل سمجھ لیا۔۔۔ اور تازہ تازہ لاء کالج" کا گرتجویٹ بھی۔ "اس نے وضاحت دی۔

ہمم۔۔۔ تمہارا چہرہ۔۔۔" وہ اسے تیکھی نظروں سے گھورتے بولا۔ "ہمم، واقعی۔۔۔ تم کافی" ینگ لگتے ہو۔ "شہرام نے اسے بغور دیکھ کر اثبات میں سر ہلادیا۔ ہادی بے بسی سے شانے ہلا کر رہ گیا۔

جمشید کی زبان میں پھر سے کھجلی ہوئی۔ "اوہ میں سمجھ گیا آپ آفرین کے وکیل ہیں نا۔۔۔ لیکن آپ جیسے اچھے انسان کو وکیل نہیں بننا چاہئے تھا۔۔۔ آپ کو ایک شکر مل خریدنی چاہئے۔۔۔ مجھے یقین ہے آپ اس سے بہتر زندگی گزاریں گے۔" اس کی بات پر ہادی اپنی جگہ دنگ رہ گیا۔ آخری بار شہرام سے اس لہجے میں بات کرنے کی جس نے ہمت کی تھی۔۔۔۔۔ وہ شخص زیادہ وقت نہیں جی سکا تھا۔

(جمشید اب خیر مانگو۔۔۔)

ردی کا ایک ٹکڑا بالکل بھی مجھ سے بات کرنے کے لائق نہیں۔ "اس نے اپنی سرد" "نظر واپس پھیر لی۔ اور آفرین کی طرف متوجہ ہوا۔ "میرے ساتھ آؤ۔

دونوں کمرہ عدالت کی طرف چل دیئے۔ - [www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com)  
 ہادی نے جمشید کے طرف طنزیہ مسکراہٹ پھینک کر ساتھ میں آنکھ ونک کی۔ "جب انسان کے پاس بات کرنے کا موقع ہو۔۔ تو اپنا دماغ استعمال ضرور کرنا چاہیئے۔" یہ کہہ کر لمبے لمبے ڈگ بھرتا شہرام کے پیچھے چل دیا۔

☆☆☆☆☆☆

کمرہ عدالت کے اندر مدعی کی جانب سے ماحول کافی کشیدہ سا محسوس ہو رہا تھا۔

خضر یوسف کے چہرے کے تاثرات میں مایوسی سی تھی۔ اس کے ساتھ اس کا وکیل ڈیوڈ گھبراہٹ میں بار بار پانی کی بوتل منہ سے لگا رہا تھا۔

## URDU NOVEL BANK

دوسری طرف آفرین رمشا کے ساتھ خوش گپیوں میں مصروف تھی۔ اسے جیسے پرواہ ہی نہیں تھی۔

اس کے ساتھ شہرام بھی اپنے فون پر موبائل گیم کھیل رہا تھا۔  
 میں معلوم کرتا ہوں۔۔۔ کہ کیا ہو رہا ہے۔ "جعفر یزدانی پریشانی سے خضر یوسف کے"  
 پاس پہنچا۔ "خضر صاحب۔۔۔ یہ ڈیوڈ کے ساتھ کیا مسئلہ ہے؟ یہ مجھے ٹھیک نہیں لگ  
 رہا۔"

"خضر نے سرد انداز میں اسے گھورا۔ "تمہاری یہ بیٹی واقعی بھی کوئی توپ چیز ہے۔"

اس بات پر جعفر یزدانی نے حیران ہو کر کچھ نا سمجھی سے اسے دیکھا۔ وکیل ڈیوڈ نے ایک  
 گھری سانس لے کر پریشانی سے پسینہ پونچھا۔ اسے سردی میں بھی پسینہ آ رہا تھا۔ "آفرین  
 یزدانی نے اس ملک کے ناقابل شکست لیجنڈ کو اپنے وکیل کے طور پر ہائیر کیا ہے۔ یہ  
 کیس جیتنا میرے لیے اب واقعی چیلنج ہے۔" وہ بے یقین سا تھا۔

## URDU NOVEL BANK

اس کی بات پر جعفر نے غصے سے آفرین کو دیکھا جو مسلسل مسکرا رہی تھی۔ وہ بالکل بھی فکرمند نہیں لگ رہی تھی۔ اس بات نے اسے حیران کر دیا۔ وہ اس نامور وکیل کو کب سے اور کیسے جانتی ہے؟

☆☆☆☆☆

www.urdu-novel-bank.com  
visit for more novels:

اسی وقت جج مقدمے کی سماعت شروع کرنے کے لیے اپنی کرسی پر بیٹھا۔ آفرین کافی بے چین نظر آنے لگی۔ اس نے ایک سرسری نظر شہرام پر ڈالی جو اس کے پاس ہی بے فکری سے بیٹھا ہوا تھا۔ وہ بالکل ساکت اور سرد مزاج سا دکھائی دیا۔ جج نے ٹرائل شروع کرنے کا حکم دیا۔

سب سے پہلے خضر یوسف کا وکیل متعلقہ شواہد اور معلومات جمع کرانے کے لیے کھڑا ہوا۔ اس کے بعد اس نے آفرین کے جرم کا اعلان کیا۔ جیوری نے سنتے ہی فقط سر ہلادیا۔ اس جرم کی واضح طور پر حتمی شواہد سے حملیت کی گئی تھی۔

## URDU NOVEL BANK

"جج اب شہرام سوری کی طرف متوجہ ہوا۔ "مدعا علیہ کی طرف سے کوئی اعتراض؟

شہرام اپنے دراز قد سے کھڑا ہوا۔ اس کا چہرہ بہت پرسکون نظر آ رہا تھا۔ "مدعا علیہ نے بے گناہی کی درخواست کی ہے۔ کیونکہ میری مؤکل کا شروع سے اس واقعے سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ سب کچھ اکیلے پروجیکٹ مینیجر جمشید یزدانی کی ذمہ داری تھی۔"

یہ سن کر پورے کمرہ عدالت میں افراتفری سی مچ گئی۔ لوگ آپس میں حیرت کا اظہار "اکرنے لگے۔ جمشید مشتعل ہو کر اٹھ کھڑا ہوا۔ "یہ جھوٹ ہے۔۔۔۔۔ بہتان ہے

"صدارتی جج نے تنبیہ کی، "سوچ سمجھ کر بولو۔۔۔ یہ عدالت ہے۔"

"تھوڑی دیر بعد، جج پھر بولا، "وکیل دفاع، کیا آپ کے پاس کوئی ثبوت ہے؟

شہرام نے دستاویزات کا ایک پلندہ نکالا۔ "یہ جمشید یزدانی اور مڈل مین، طارق اعوان کے درمیان چھیٹ کی تاریخ ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ طارق ہی تھا۔۔ جس نے

## URDU NOVEL BANK

کمتر معیار کی بجلی کی تاریں لگائیں اور حاصل شدہ منافع ان دونوں کے درمیان تقسیم ہو گیا۔ اس معاہدے سے جمشید یزدانی کو چھ ملین ڈالر جبکہ، طارق اعوان کو ایک ملین ڈالر کا فائدہ ہوا۔ جمشید اور طارق کی تصاویر بھی اٹیچڈ ہیں۔ جو اکثر ایک کلب ہاؤس میں اکٹھے ہوتے تھے۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

چیٹ ریکارڈز اور تصاویر جج کے پاس جمع کرائے جانے کے بعد، جمشید واقعی بے چینی محسوس کرنے لگا۔ اس نے بے اختیار کوٹ کے بٹن کھول کر سانس لی تھی۔ وہ آج صرف ایک گواہ کے طور پر حاضر ہوا تھا۔ اسے آفرین کے طرف سے مقدمہ چلانے کی توقع نہیں تھی۔

"میں نے ایسا نہیں کیا۔ یہ سراسر الزام ہے۔"

وہ بے اختیار بول پڑا۔

اگر آپ کو لگتا ہے کہ ثبوت ناکافی ہیں، تو براہ کرم، مجھے طارق اعوان کو بطور گواہ بلانے کی اجازت دیں، "شہرام نے پرسکون انداز میں کہا۔

جلد ہی طارق اعوان کو کورٹ روم میں بلا لیا گیا۔

## URDU NOVEL BANK

شہرام نے چیر دینے والی نظروں سے اسے گھورا۔ "وہ کون تھا۔۔۔ جس کے ساتھ مل کر آپ نے بجلی کی معیاری تاریں بدل کر غیر معیاری تاریں لگائی تھیں؟"

طارق نے کچھ دیر کے لئے اپنی آنکھیں بند کیں۔۔۔ پھر نگاہ جمشید کے طرف کی۔ کچھ دیر "خاموش رہنے کے بعد جمشید کے طرف اشارہ کیا۔ "وہ یہ آدمی تھا جناب۔"

جمشید کے تو یہ سن کر الو۔۔۔ طوطے سب اڑ گئے۔ وہ حواس باختہ سا ہو کر چلایا۔ "تم جھوٹ بول رہے ہو۔۔۔ کیا تمہیں آفرین نے رشوت دی ہے؟"

انہوں نے بالکل رشوت نہیں دی۔۔۔ بلکہ وہ تم تھے۔۔۔ جس نے رشوت دی۔"

تھی۔ ہوٹل میں آگ لگنے کے بعد تم نے دو ملین ڈالر میرے بیٹے کو ٹرانسفر کیئے تھے۔ جو باہر ملک میں پڑھ رہا ہے۔ اور پھر مجھے حکم دیا کہ میں الزام میم آفرین یزدانی پر لگا دوں۔ "طارق نے سیدھی بات کی۔ بنا ہچکچائے بنا ڈرے۔"

اب تو جمشید کے چہرے کا رنگ لٹھے کی طرح ہو گیا تھا۔ صالحہ بھی پریشان نظر آئی۔

خضر یوسف تو یہ سچ سن کر غصے سے آگ بگولہ ہو گیا۔ "تو یہ تم تھے۔۔۔ جس نے کیبل وائرز تبدیل کی۔ تم لوگوں کو آخر مسئلہ کیا تھا؟ جو الزام آفرین یزدانی پر شفٹ کر کے مجھے "دھوکہ دینے کی کوشش کی؟"



## URDU NOVEL BANK

اس کی بات پر، ایک پراسرار مسکراہٹ شہرام کے لبوں پر چمکی۔ "خضر یوسف، جعفر یزدانی تو صرف اپنی بیٹی کی قربانی پیش کر رہے ہیں۔۔۔ وہ آپ کو دھوکا دینے کی کوشش "بلکل نہیں کر رہے ہیں۔ وہ صرف اپنے بھتیجے کو بچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہ سنتے ہی کورٹ میں افراتفری سی مچ گئی۔۔ لوگ جعفر یزدانی کے طرف دیکھ کر آپس میں سرگوشیاں کرنے لگے۔

تو کیا آپ جانتے ہیں کہ جعفر یزدانی اس معاملے سے پہلے سے ہی باخبر تھا؟ "خضر" یوسف نے چھبٹی ہوئی نظروں سوال کیا تھا۔

کیوں نہیں۔۔۔ وہ کمپنی کا صدر ہے۔۔ کیوں نہیں پتا ہوگا؟ "شہرام نے سرد انداز میں جواب دیا۔

اب جعفر یزدانی، اس کی بیوی اور بیٹی کافی شرمندہ نظر آرہے تھے۔ جعفر یزدانی نے بے صبری سے کہا "سُوری صاحب، الفاظ کا استعمال سوچ سمجھ کر کریں۔۔ ہمیں بلکل بھی "معلوم نہیں تھا۔ کہ طارق کو رشوت دی گئی ہے۔

## URDU NOVEL BANK

اس کی بات پر، ہونٹ سیکڑ کر، شہرام نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے پاس پڑے فائل سے، رسیدیں نکالی۔ "شاید آپ کو پتا نہ ہو۔ لیکن۔۔۔۔ زیادہ عرصہ نہیں گزرا کہ جمشید کی "طرف سے آپ کو دو ملین کا کافی میکر سیٹ ملا تھا۔

جعفر یزدانی کو لگا وہ ابھی کے ابھی بھوش ہو جائے گا۔ اسے بالکل بھی توقع نہیں تھی کہ اس دفاعی وکیل کو کافی میکر کا پتا ہوگا۔

آلش یہ برداشت نہ کر سکی۔ وضاحت دینے اٹھ کھڑی ہوئی۔ "میرے ڈیڈ کی سالگرہ قریب ، تھی۔ تبھی جمشید نے اسے کافی میکر بطور تحفہ دیا تھا۔۔۔۔ نہ کہ رشوت۔۔۔ وکیل صاحب "بنا کسی ٹھوس ثبوت کے یہ صرف ایک بے بنیاد الزام ہے۔

الزام؟ "شہرام نے دلچسپی سے کہا۔"

لیکن میں نے تو شروع سے ہی آپ کے خاندان کا اس میں حصے کا کوئی ذکر نہیں "کیا۔

ہاں یہ سچ ہے کہ دفاعی وکیل نے کوئی ذکر نہیں کیا۔ لیکن یہ لوگ اپنے دفاع کے لئے بہت بے صبرے ہو رہے۔ "ہجوم سے کسی کی آواز آئی۔

## URDU NOVEL BANK

میں شرط لگاتا ہوں۔ ان کا ضمیر مجرم ہے۔ تبھی ہر بات خود پر لے جاتے ہیں۔ "ہجوم" سے پھر آواز آئی۔

آبش اپنی جگہ پر برف کی سل جیسی ہو گئی۔ اس کے چہرے کے رنگ آہستہ آہستہ کر کے اڑتے جا رہے تھے۔

یہ آدمی ناقابل یقین حد تک سخت تھا۔ وہ اگلی پارٹی کو لفظوں سے مار کر گرانے کی بھرپور صلاحیت رکھتا تھا۔

آفرین ایک ایک پل کو انجوائے کر رہی تھی۔ شہرام کی ذات کا یہ رخ اس نے پہلی بار دیکھا تھا۔ پہلے اسے شہرام کی سرد مزاجی تکلیف دیتی تھی لیکن اب وہ اس سرد مزاجی کو دل سے قبول کر چکی تھی۔ وہ جان گئی تھی کہ وہ ایک بہت قابل وکیل ہے اور سرد مزاجی اس کے پیشے کا حصہ ہے۔ اگر وہ سرد مزاج نہ ہوتا تو مخالفین پر حاوی نہ ہو سکتا تھا۔ یہی اس کی کامیابی کا راز تھا۔ اسے اس کا یہ سرد مزاج روپ بہت بھایا تھا۔ دل سے بھایا تھا۔

## URDU NOVEL BANK

کیونکہ اس نے اپنے حملہ آور کے لئے ایک حکمت عملی تیار کی ہوئی تھی۔ وہ وکالت کے میدان میں ایک شہسوار تھا۔ کمرہ عدالت اس کے لئے جیسے میدان جنگ تھا۔

"اب آتے ہیں اصل موضوع کے طرف۔"

www.urdunovelbank.com  
Visit for more novels:

شہرام کے خوبصورت چہرے پر لگے ہی پل، پھر سے سرد مہری لوٹ آئی تھی۔

یور آنر، جمشید یزدانی نے نہ صرف خفیہ طور پر ہوٹل کی برقی کیبلز کو سستی وائرز سے تبدیل کیا، بلکہ اس نے تعمیر کے لیے غیر معیاری وائر پروف میٹریل بھی استعمال کیا۔ خضر یوسف کے ساتھ تعاون کے علاوہ دیگر تعمیراتی منصوبوں میں بھی اسی طرح کے حربے استعمال کیے گئے ہیں۔ اس نے ولا، عجائب گھروں اور کلب ہاؤسز میں بھی ایسا ہی کیا ہے، یہاں صرف چند نام گنوانے کے لئے کافی ہیں۔ ورنہ اس کے جرائم کی لسٹ کافی لمبی ہے۔ قصہ مختصر۔۔۔

## URDU NOVEL BANK

"!نہیں۔۔۔۔ تم جھوٹ بول رہے ہو۔۔۔ میں نے ایسا کچھ نہیں کیا۔۔۔ کچھ نہیں کیا" جمشید نے اس کی بات کاٹ کر نفی میں سر ہلاتے ہوئے زور سے چیخ کر کہا۔۔ (اس وکیل کو کیسے اس قدر معلومات حاصل ہوئیں۔ کس طرح؟) وہ پاگل ہونے لگا تھا۔

www.urdu-novelbank.com

Visit for more novels:

، بھت سے مالکان نے تزئین و آرائش کے بعد منفی رائے دی تھی۔ پانی کے اخراج" بجلی کے شارٹ سرکٹ اور اس طرح کے دیگر واقعات کا حوالہ دیتے ہوئے شکایات درج "کروائی گئی تھیں۔ یور آنر، یہ خود مالکان کی ویڈیو ریکارڈنگز ہیں۔

شہرام نے اس کے چیلنجنے کا کوئی نوٹس نہیں لیا۔۔ بلکہ نظر انداز کر کے ایک اور میموری اسٹک جج کو پیش کی۔

مزید برآں، اس سے پہلے اس نے جن تعمیراتی منصوبوں میں حصہ لیا تھا۔ ان میں اس" کے کونے کونے کاٹنے کے ثبوت بھی موجود ہیں۔ چند واقعات ایسے ہوئے، جب دیواروں سے ٹائلیں گر گئیں۔۔۔ اور جائے وقوعہ پر لوگ زخمی ہوئے۔ تاہم۔۔۔۔ پس منظر میں جمشید کی دولت مند ہونے اور مضبوط بیک گراؤنڈ کی وجہ سے، زخمی فریقوں نے

## URDU NOVEL BANK

معمولی معاوضہ وصول کرنے کے بعد معاملات کو ٹال دیا۔ "اب سب کی نظریں وڈیوز ریکارڈنگ پر تھیں۔

جب ٹی وی اسکرین نے مالکان کے ذریعے ریکارڈ کی گئی شکایت کی وڈیوز دکھائی۔۔۔ تو جمشید تقریباً زمین پر گر پڑا۔ (یہ سب لوگ تو پہلے اس کے ساتھ تعاون کر چکے تھے۔۔۔ اور اب۔۔۔؟ اس کے بعد ہونے والے حادثات کو تو اس نے احتیاط سے چھپا لیا تھا، یہ سوچ کر کہ وہ ان بد صورت سچائیوں کو ہمیشہ کے لیے الماری میں رکھ کر چھپا سکتا ہے۔ لیکن۔۔۔۔۔

اس آدمی نے یہ سچ کیسے ڈھونڈا؟ کیا وہ انسان بھی تھا۔۔۔ یا کوئی جن تھا؟۔۔۔ جمشید خوف اور مایوسی سے پوری طرح مغلوب تھا۔ اس نے اپنی پوری زندگی میں کبھی ایسا پچھتاوا محسوس نہیں کیا تھا۔ دوسرے لفظوں میں، اس نے یہ توقع ہی نہیں کی تھی کہ آفرین کو کوئی اچھا دفاعی وکیل بھی مل سکتا ہے

## URDU NOVEL BANK

اس نے مڑ کر آفرین کی طرف آس بھری نظروں سے دیکھا۔ جیسے وہی اس کی آخری امید  
 بچی ہو۔ "پلیز، مجھے معاف کر دو۔۔۔ دیکھو۔۔۔ میں مانتا ہوں۔۔۔ میں نے غلطی کی  
 ہے۔۔۔ مجھے تمہارے ساتھ ایسا نہیں کرنا چاہیئے تھا۔۔۔ دیکھو۔۔۔ میں تمہارا کزن بھی تو  
 ہوں نا۔۔۔ اور ہم۔۔۔ بہن بھائی کی طرح بھی تو ہیں۔۔۔ ہم ایک ہی گھر کے فرد  
 ہیں۔" پہلے کی طرح تکبر سے چیخنے کی بجائے وہ بری طرح ہاتھ جوڑ کر گڑگڑا رہا تھا۔  
 آفرین کو تو اسے دیکھنے سے ہی نفرت ہو گئی تھی۔ "جب تم نے مجھ پر الزام لگایا تب  
 کیا تم نے مجھے اپنے گھرانے کا فرد سمجھا تھا؟ اس کے علاوہ، جو جیسا بوتا ہے۔۔۔ وہی  
 کاٹتا ہے۔ اور۔۔۔ اب وقت آگیا ہے۔۔۔ کہ تم کو ایسی سزا ملے جو تمہیں اپنی تمام سابقہ  
 غلطیوں کی یاد دلاتی رہے۔" اس کے لہجے میں نفرت اور حقارت بھری ہوئی تھی۔

، پھر، اس نے خضر یوسف کے طرف رخ کیا۔ اور سنجیگی سے بولی۔ "خضر صاحب  
 ہوٹل کے ساتھ جو کچھ ہوا اس کی ذمہ دار میں ہوں۔ مجھے اپنی کمپنی پر بھروسہ نہیں کرنا  
 چاہیے تھا۔ اور مجھے آپ کو ان کے ساتھ معاہدہ کرنے پر مجبور نہیں کرنا چاہیے تھا۔  
 درحقیقت، میری اپنے عہدے سے استعفیٰ دینے کی وجہ بھی یہی تھی کہ جب مجھے پتہ

چلا کہ جمشید خفیہ طور پر اس معاہدے سے منافع کما رہا ہے۔ یہاں تک کہ میں نے اسے کمپنی کے ایگزیکٹو کے ساتھ بھی پکڑا۔۔۔ لیکن سب نے میری شکایت پر آنکھیں بند کر لیں۔ یہاں تک کہ انہوں نے مجھ ہی معافی مانگنے کو کہا۔

اس نے ایک شکایتی نظر جعفر یزدانی پر ڈالی، جواب صدمے سے بت کی طرح ساکت بیٹھا تھا۔

اس کے سچ پر مشتعل ہو کر، خضر یوسف میز پر زور سے ہاتھ مار کر اٹھ کھڑا ہوا۔ "جعفر یزدانی، تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے دھوکہ دینے کی؟! ہاں۔۔؟ یہ بات اب یہیں ختم نہیں ہوگی۔" وہ شیر کی طرح دھاڑ رہا تھا۔

میں قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ مجھے واقعی نہیں معلوم تھا کہ کیا ہو رہا ہے۔ آئی اور جمشید کی کبھی آپس میں نہیں بنتی تھی۔ اس بار بھی میں نے یہی سمجھا کہ آپس کی چمقلش کی وجہ سے شکایت کر رہے ہیں۔ "جعفر یزدانی منہ کے بل گرا تھا۔ سو بات سنبھالنے کے لئے پینترا بدل دیا۔ منت بھرے لہجے میں بولتے ہوئے وہ مسلسل جمشید کو بھی گھورے جا رہا تھا۔



## URDU NOVEL BANK

کیا یہ صحیح ہے؟ "اس نے جمشید کو آنکھ کا خفیہ اشارہ کیا۔"

ہاں؟۔۔۔۔۔ہاں۔۔۔۔۔یہ سچ ہے۔۔۔میں نے یہ سب اپنے پھوپھا کی پیٹھ کے پیچھے " کیا۔ ان کو کچھ معلوم نہیں تھا۔ "جمشید نے دانت پیس کر اپنا سر نیچے کیا۔ یزدانی کا خاندان اسے صرف اس صورت میں ہی مشکل سے نکال سکتا تھا۔۔۔اگر وہ ثابت قدم رہتا۔

شہرام نے ان سے نظریں ہٹا کر حج کی طرف دیکھا۔ "صرف یہیں تک ہی جمشید یزدانی کے جرائم کا خاتمہ نہیں ہوتا۔ کچھ عرصہ قبل آفرین یزدانی کو اس جھوٹے الزام کے نتیجے میں جیل بھیجا گیا تھا۔ اس قید کے دوران ہی جمشید نے قیدی عورتوں کو رشوت دی کہ آفرین کو جان سے مار ڈالیں۔۔۔۔۔یہ ثبوت ہے۔" اس نے رشوت دینے کی اسکرین شاٹ حج کو دکھائی۔

جمشید تو شہرام کو دیکھ کر ایسے کانپ رہا تھا جیسے کسی جن یا بھوت کو دیکھ رہا ہو۔

## URDU NOVEL BANK

وہ اب اچھی طرح جان گیا تھا کہ اس آخری ثبوت کے بعد، بچنے کی کوئی راہ نہیں بچی ہے۔ اب اس کی زندگی کا خاتمہ ہونے والا ہے۔

اس کے بعد، شہرام نے بردباری سے کہا۔ "یور آنر، مدعا علیہ نے اپنا کیس برقرار رکھا ہے۔"

آخر میں، جج نے جمشید کو عمر قید کی سزا سنائی، ساتھ ہی اسے سیاسی حقوق سے بھی محروم کر دیا اور سزا میں کمی کے لیے اپیل کرنے کے حق سے بھی محروم کر دیا۔

☆☆☆☆☆☆

جیسے ہی ٹرائل ختم ہوا۔ جمشید کسی ہارے ہوئے جواری کی طرح سر پر ہاتھ رکھ کر بے جان سانیچے بیٹھتا چلا گیا۔ اس کی آنکھیں پھٹی ہوئی تھیں۔ کچھ دیر میں ہی وہ برسوں کا مریض نظر آنے لگا تھا۔

## URDU NOVEL BANK

پولیس آفیسر نے آکر اسے ہاتھ کڑی میں جکڑا اور کورٹ روم سے باہر دھکیل کر لے گئے۔

اس سے پہلے کہ کوئی ان کا نوٹس لیتا۔۔۔ آبلش اور اس کے والدین سب کی نظر سے بچتے بچاتے چپکے سے نکل گئے تھے۔

www.urdu-novelbank.com

visit for more novels:

رمشا خوشی سے چینیختی ہوئی آفرین کے گلے لگ گئی۔ یہ ایک معجزہ ہو گیا تھا۔ کہ آفرین صفائی سے باعزت بری ہو گئی تھی۔ مجرم کو سخت سزا مل گئی تھی۔ اس کا سرہ شہرام کو جاتا تھا۔ جس نے کامیابی سے کیس جیتا تھا۔

شہرام بھیا۔۔۔ آپ واقعی اوسم ہیں۔۔۔ "وہ خوشی سے چلائی۔ جس پر شہرام نے ہلکے سے سر خم کیا۔

ہاں۔۔ میں بھی مانتی ہوں۔ شامی واقعی اوسم ہیں۔ "آفرین نے سر ہلا کر دل سے کہا۔" یہ عدالتی کارروائی اس کی توقع سے بھی کم وقت میں ختم ہو گئی تھی۔ اور نتائج بھی تسلی بخش نکلے تھے۔ شہرام نے پورے کیس کے دوران جمشید پر ہی فوکس رکھا تھا، اور اسے دھول چٹا دی تھی۔

## URDU NOVEL BANK

آفرین کی چمکتی آواز پر وہ اس کے طرف گھوما۔ "صرف اوسم۔۔۔؟" شہرام نے ابڑھا کر اس کی آنکھوں میں جھانکا۔

اکثر کیس جیتنے کے بعد لوگ اس کی تعریف کرتے تھے۔ لیکن اس نے کبھی اس بات کو اہم نہیں جانا۔۔۔ لیکن آج۔۔۔ آج نہ جانے کیوں ان گلابی ہونٹوں سے وہ اپنے لئے تعریفی کلمات سننا چاہتا تھا۔

آفرین نے بے ساختہ نظر چرائی۔۔۔ اسے اس کی گہری چمکیلی اور کچھ کہتی نظروں سے نظر ملانا دنیا کا انتہائی مشکل کام لگا۔ شہرام کی نظروں کی تپش سے آفرین کے گال جلنے لگے۔ وہ کانوں تک سرخ پڑ گئی تھی۔

یقیناً، اس نے دل میں یہ سوچا تھا کہ وہ بہت اچھا، ناقابل یقین حد تک پرکشش، اور ناقابل یقین حد تک دلکش ہے۔ دل بے اختیار خوشی سے اس کے گلے لگنا بھی چاہ رہا تھا۔ لیکن وہ یہ سب لوگوں کی بھیڑ، میں نہ یہ کہہ سکتی تھی۔ نا ہی ایسا کر سکتی تھی۔ اس وقت ولید کے ساتھ ایزد بھی قریب آکر اسے مبارک باد دینے لگے۔

آفی۔۔ بھت بھت مبارک ہو۔۔ "چند سیکنڈ اسکے خوبصورت چہرے کو دیکھنے کے بعد وہ" شہرام کے طرف متوجہ ہوا۔ "آپ کا بہت بہت شکریہ وکیل صاحب، آپ نے آفی کا کیس" جیت لیا۔

یہ سنتے ہی شہرام کے ہونٹ بھیچ گئے۔ آنکھیں سپاٹ ہو گئیں۔ ایک غیر مرد اس کی بیوی کی مدد کرنے پر اس کا مشکور تھا۔۔ یہ شرم سے ڈوب مرنے کا مقام تھا۔ اس کی غیرت پر تازیانہ تھا۔

اس کے پورے وجود سے شرارے نکلنے لگے۔ چہرے کے نقوش پل میں بدل گئے۔ آفرین یہ دیکھ کر دل میں سہم گئی۔ اسے لگا بس ابھی شہرام کا ہاتھ ولید کے گریبان میں ہوگا۔ جب کہ ایزد کو یہ فکر کھا رہی تھی کہ ولی ماموں آفرین کی فیور نہ جیت لے۔ وہ جلدی سے آگے بڑھا اور شہرام سے ہاتھ ملانے کو ہاتھ آگے بڑھایا۔ "میں آفی کی طرف سے آپ کا" شکر گزار ہوں۔ اگر آپ کے پاس وقت ہو تو۔۔ کیا ہم ڈنر ساتھ کر سکتے ہیں؟ یہ سنتے ہی شہرام نے بے اختیار حلق کے بل قہقہہ لگایا۔ اس کی آنکھوں سے خطرناک حد تک سرد مہری ظاہر ہو رہی تھی۔

## URDU NOVEL BANK

جب کہ آفرین کو تو ایزد کی بات سن آگ ہی لگ گئی۔ وہ غصے میں آگے بڑھی اور زور سے ایزد کو دھکا دے کر اس کا ہاتھ پیچھے دھکیلا۔ "تم۔۔۔ تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی۔۔۔ یہاں آنے کی؟۔۔۔ میرا تم سے تو کیا کسی بھی فرد سے کوئی تعلق نہیں۔ دفع ہو جاؤ۔۔۔ ورنہ۔۔۔" اس نے مٹھیاں بھیج کر دانت پیسے۔ اس کی آنکھوں سے اس وقت آگ سی نکل رہی تھی۔ جیسے وہ اس میں ایزد کو جلا کر بھسم کر دے گی۔

آئی۔۔۔ میں جانتا ہوں۔۔۔ تم مجھ سے ناراض ہو۔۔۔ غصہ ہو۔۔۔ لیکن۔۔۔ کوئی بات " نہیں۔۔۔ میں اس دن کا انتظار کروں گا۔۔۔ جب تم مجھے معاف کر دو گی۔ " اس نے دکھ سے کہا۔ اس کے لہجے سے پچھتاوا صاف نظر آ رہا تھا۔

آج کے ٹرائل سے مجھے پتا چلا۔۔۔ کہ میں کتنا بیوقوف تھا آئی۔۔۔ مجھے معلوم ہی نہیں تھا " کہ جمشید اس قسم کا ہوگا۔۔۔ یہی وہ شخص تھا جو مجھے تمہارے خلاف بھڑکاتا تھا۔ وہ شرمندہ سا بول رہا تھا۔

گرے ہوئے دودھ پر بیٹھ کر رونے سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ کچھ مواقع کھوجانے کے " بعد دوبارہ ہاتھ نہیں آتے۔ سو تم بھی بھول جاؤ۔ آفرین کو اپنی زندگی گزارنے دو۔ ماضی یاد

## URDU NOVEL BANK

دلانے کا کوئی فائدہ نہیں۔" ولید گرویزی نے آفرین کو نظر میں بھرتے ہوئے ایزد کو سمجھایا۔

کیوں نہ ہم جیت کی خوشی کو ساتھ سیلیبیٹ کریں۔؟ اس بہانے مجھے آپ سے کچھ" کاروباری معاملات پر مشورے لینے کا شرف بھی حاصل ہو جائے گا۔ کیا خیال ہے؟ ولید نے شہرام کو دیکھ کر پوچھا۔ شہرام کو گھٹن سی محسوس ہوئی۔ اس نے بے اختیار ٹائی "ڈھیلی کی۔

۔ (واہ واہ۔۔ کیا بات ہے۔۔ یہ سب مرد جن کو آفرین بیگم نے بہکایا ہے۔۔ یہ اس کی موجودگی میں شو کرنے کی کوشش کر رہے)۔

اور شہرام کو اب آفرین سے بہتر کوئی نہیں جان سکتا تھا۔ وہ بنا کسی شک و شبہ کے جانتی تھی کہ یہ طوفان سے پہلے کا سکون تھا، اس لیے اس نے جلدی سے ہاتھ ہلاتے ہوئے کہا۔ "معاف کیجئے گا۔۔ ہم دونوں مصروف ہیں۔۔ آپ سب کا شکریہ۔۔۔ معذرت۔" شائستگی سے معذرت کر لی۔

## URDU NOVEL BANK

ہاں جی۔۔۔۔۔ بلکل۔۔۔۔۔ "رمشا نے جلدی سے اپنی دوست کی مدد کرنے کے لئے بیچ میں " ٹانگ اڑائی۔

وکیل صاحب نے ہم پر بھت بڑا احسان کیا ہے سو ہم نے انہیں کھانے کی دعوت " دی ہے۔ "ساتھ ہی آفرین کو ٹھوکا دیا۔

www.urdu-novel-bank.com  
Visit for more novels:

بلکل۔۔۔۔۔ بلکل۔۔۔۔۔ میں نے تو پہلے ہی سے بلنگ کروالی ہوئی ہے۔۔۔۔۔ سواب ہم چلتے " ہیں۔ ٹیک کیئر۔۔۔۔۔ "آفرین نے بھی ہاں میں سر ہلا کر اس کی تائید کی تھی۔ پھر شہرام کو بازو سے تھامتی اپنے ساتھ زبردستی گھسیٹتی دروازے کے طرف بڑھتی گئی۔

نیچھے ولید گرویزی اور ایزد درانی تو اس عمل سے ششدر رہ گئے ،کہ کیسے آفرین ایک اجنبی وکیل کو بازو سے تھامے گھسیٹ کر لے گئی تھی۔ اور وہ بھی بنا کسی احتجاج کے اس کے ساتھ گھسیٹتا گیا تھا۔ یہ بات ان دونوں مردوں کے تجسس کو ابھار گئی تھی۔



## URDU NOVEL BANK

ولید اچھی طرح شہرام کی نیچر جانتا تھا کہ کس قدر وہ اکھڑ مزاج اور مغرور شخص تھا۔ اس سے بات کرنے سے پہلے ہزار بار سوچنا پڑتا تھا۔ لیکن۔۔ آفرین آرام سے اسے بازو سے تھامے لے گئی۔ اچانک ہی اسے یاد آیا کہ کس طرح اس دن یہ دونوں ریسٹورانٹ سے غائب ہوئے تھے۔ اس سے صاف ظاہر تھا کہ دونوں میں غیر معمولی رلیشن ہے۔

ایزد کی آنکھوں میں بھی ناگواری ابھری تھی۔ اس نے رمشا سے پوچھ ہی لیا۔ "ایسا لگتا ہے دونوں میں کافی فرینڈ شپ ہے۔ وہ اسے پسند کرتا ہے کیا؟" رمشا نے چونک کر اسے دیکھا۔

اوہ ہاں۔۔۔ تم نے اپنے ایک دوست کا ذکر کیا تھا نا۔۔ جو شہرام سوری کو اچھے سے "جانتا تھا۔۔ کس کی بات کر رہی تھی تم؟"

میں نے لوگوں سے سنا ہے کہ اس وکیل کو ہائر کرنا ایک چیلنج ہے۔ اس کی فیس ناقابل تصور ہے۔۔ کیا آئی کے پاس اتنے پیسے تھے؟" اتنے سارے اوپر تلے سوالات سن کر رمشا تو کو آگ ہی لگ گئی۔

اے۔۔۔۔۔اپنے کام سے کام رکھو۔۔تمہارا اس سے کچھ نہ جائے۔۔دفع ہو جاؤ۔۔بے"

"ہودہ انسان۔۔۔۔۔ہنہ۔۔۔۔۔"

انگلی اٹھا کر اسے آنکھ دکھاتی وارن کر گئی۔

www.urdu-novelbank.com  
visit for more novels:

تم۔۔۔۔۔"ایزد کا رنگ اس قدر بے عزتی پر سرخ ہوا۔"

اگر تم نے آفی کی ضمانت کروانی کی کوشش نہ کی ہوتی تو۔۔۔۔۔میں یہ پرس کھینچ کر"

تمہارے منہ پر دے مارتی۔۔سنو۔۔ایزد۔۔تمہارا آفی کی پرسنل لائیف سے کچھ نہ

جائے۔۔۔۔۔یاد رکھنا یہ بات۔"نخوت سے کہتی وہ اس کے چودہ طبق روشن کر گئی۔اپنی اونچی

ھیل کی ٹک ٹک کرتی پرس جھلاتی سر اٹھائے کورٹ روم سے باہر نکل گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

کار میں بالکل خاموشی سی تھی۔گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے میر ہادی نے بھی دونوں کے

بیچ میں خاموشی کی فضا محسوس کر لی تھی۔

شہرام نے خود کو موبائل میں سمویا ہوا تھا۔

تاہم اس کے وجود سے نکلنے والی غصے کی حرارت نے گاڑی کی درجہ حرارت کو کئی درجہ بڑھا دیا تھا۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

آفرین ہچکچا کر، وقفے وقفے سے اسے دیکھ رہی تھی۔ جو بالکل خاموش موبائل میں ڈوبا ہوا تھا۔ وہ جانتی تھی وہ کچھ دیر پہلے کے واقعے پر غصہ ہے۔

آفٹر آل۔۔ جب بھی۔۔ کسی شخص نے اسے گھرتک لفٹ دی۔۔ شہرام یہی سمجھ بیٹھتا تھا کہ وہ انہیں بہکا رہی ہے۔

اور وہ اس کی سوچ کو سمجھ رہی تھی۔ مرد ہمیشہ سے بالادستی چاہتے ہیں۔ کہ ان کی بیوی صرف ان کے لئے وقف ہو۔ نہ کسی سے ملے نا بات کرے۔ بھلی وہ خود کو اچھی نہ لگتی ہو۔۔ بھلی وہ اس کو پسند نہ ہو۔۔ لیکن حق ملکیت جتنا مرد کی فطرت میں ہوتا ہے۔

مجھے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا۔۔ کہ یہ لوگ یوں اچانک سامنے آجائیں گے۔ یقین کریں "میرے اور ان کے بیچ کچھ بھی نہیں چل رہا۔" ایک گہری سانس لے کر اس نے لب ہلائے۔

"اچھا۔۔۔ کچھ بھی نہیں۔۔۔؟"

اس نے حیرت سے آفرین کو دیکھ کر طنز کسا۔

www.urdu-novelbank.com

visit for more novels:

تو وہ تم کو اتنے پیار سے "آئی" کس حق سے بلا رہے تھے؟ جواب دو؟ ان میں سے "ایک تمہارا سابقہ منگیتر تھا۔۔۔ جب کہ دوسرا۔۔۔ تمہارا طلب گار۔۔۔ دونوں ہی تمہاری طرف سے میرا شکریہ کس حق سے ادا کر رہے تھے؟

وہ سخت برہم نظر آ رہا تھا ایک ایک لفظ چبا چبا کر ادا کیا تھا۔ آفرین تو سن کر کانپ گئی۔ اسے واقعی سمجھ میں نہیں آیا کہ کیا جواب دے؟

جواب دو۔۔۔؟ "اس کی خاموشی نے اسے اور زیادہ اشتعال دلایا۔"

"اُممم۔۔۔" اس نے ہچکچا کر گلا تر کیا۔ "اس میں میرا کوئی قصور نہیں شہرام۔" ہادی نے بے اختیار آفرین کے لئے خیر مانگی۔

اور توقع کے مطابق -- شہرام کے جلالی چہرے پر ایک پراسرار مسکراہٹ رہینگی -- اس نے غصے سے اپنی ٹائی کھینچ کر اتاری تھی۔ یہ دیکھ کر آفرین کی آنکھیں خوف سے پھیل گئیں -- آج تک کی فلموں میں دیکھے گئے ظالم شوہر کے تشدد والے منظر اس کی نظروں کے آگے آگئے تھے۔ وہ بے اختیار سمٹ کر دروازے سے لگ گئی۔

کک -- کیا کرنے لگے ہیں آ -- آپ -- دیکھیں -- اگر کچھ غلط کیا نا -- ت -- تو میں " گاڑی سے چھلانگ لگا دوں گی۔ " وہ خوف سے چلائی -- اس کی خوفزدہ نظریں شہرام کے ہاتھ میں تھامی ٹائی پر تھیں -- شہرام نے اس کے خوف سے پیلے پڑتے چہرے کو حیرت سے دیکھا -- اور پھر نظر جھکا کر اپنے ہاتھ میں تھامی ٹائی کو دیکھا -- اور پھر -- اچانک ہی اس کے چہرے پر عجیب سی مسکراہٹ آگئی -- وہ اچھی طرح سمجھ گیا تھا کہ آفرین بیگم کے خرافاتی دماغ میں اس وقت کیا چل رہا ہوگا

اتنا ہی مرنے کا شوق ہے -- تو کو د جاؤ -- " شہرام نے بھی جیسے اسے چڑایا۔ پھر " ہادی کو حکم دیا -- " گاڑی اسپڈ میں کرلو -- تاکہ لوگوں کے مرنے کا شوق تو پورا

## URDU NOVEL BANK

ہو جائے۔۔۔" وہ طنزیہ ہنسا تھا۔ آفرین تو اسے دیکھ کر رہ گئی۔۔ کوئی اتنا بے حس اور ظالم کیسے ہو سکتا ہے؟ ہاں۔۔ اسے یقین نہیں آیا۔

"یہ ساتھ بیٹھا آدمی واقعی شیطان تھا۔ انسان نہیں۔ اس نے جل کر خطاب دیا۔" ڈیول اور یہ دیکھ کر کہ واقعی بھی گاڑی اسپید اپ ہو گئی ہے۔ وہ غصے میں اسے گھورنے لگی۔ لیکن اب اس کی کودنے کی خواہش ہی دم توڑ گئی تھی۔ وہ بے بسی سے اسے گھورتی رہی۔ جس پر وہ ایک ابرو چڑھا کر اسے دیکھ کر مسکراتا رہا۔

ادھر آؤ۔" انگلی کے ساتھ ساتھ آنکھ سے بھی اپنے پاس بلانے کا اشارہ کیا۔"

آ۔۔ آپ مجھے باندھو گے نہیں۔؟" پریشان کن لہجے میں بولتے، اس کی نظریں اب بھی "ٹائی پر تھیں۔

ہا ہا۔۔۔ کیا میں نے زبان سے کہا کہ میں تمہیں باندھوں گا؟ یہ تمہاری اپنی ہی پراگندہ "سوچ ہے بس۔۔۔۔۔ ادھر آؤ۔۔" کھینچ کر پاس کیا۔ اور ایک بازو سے حصار باندھ لیا۔ اب وہ تقریباً اس کے بغل میں دبئی ہوئی تھی۔ اس نے کنفیوز ہو کر گاڑی چلاتے ہادی کو کن اکھیوں سے دیکھا تھا۔ اور ہاتھ مسلنے لگی۔ گاڑی میں کسی تیسرے فرد کی وجہ سے وہ بری

## URDU NOVEL BANK

طرح شرم سے سرخ ہو رہی تھی۔ نظریں جھکی تھیں، تو اٹھنے سے انکاری ہو گئی تھیں۔ آفرین کا دل بری طرح دھڑکنے لگا۔ خود کو کنفیوزن سے نکالنے کے لئے بات بدل لی تھی۔

آ۔۔۔ آپ۔۔۔ رات کو ڈنر میں کیا پسند کریں گے؟ تاکہ میں وہی بناؤں۔ آج میں آپ کا "شکریہ ادا کرنے کے لئے کچھ بھی بنا سکتی ہوں۔"

میں تو روز ہی تمہارے ہاتھ کا کھاتا ہوں "شہرام نے جھک کر اس کی نظر سے نظر" اٹکاتے لاجواب کیا تھا۔ "آج کچھ اسپیشل بنانے لگی ہو کیا؟" ایک یا تھ کی انگلیاں اس کے ہاتھ کی انگلیوں میں پھنسنائی گئیں۔ دوسرا ہاتھ اس کے بال سنوارنے لگا۔ اس کے رومینٹک سے انداز پر وہ کرنٹ کھا گئی تھی۔ ہمیشہ ہی شہرام نے صرف پکانے کا حکم دیا تھا۔

جب آفرین نظر جھکائے چپ رہی تو ایک طویل ہنکارا بھرا "وہ لوگ آج وہاں کیوں تھے؟ درشت انداز میں سرگوشی کی گئی۔"

میں -- خود نہیں جانتی۔ "معصومیت سے پلکیں جھپکائیں۔ وہ سچ میں خود بھی نہیں" جانتی تھی۔

میں تمہیں ان لوگوں سے ملتے تو کیا بات کرتے بھی نہ دیکھوں۔۔۔ سمجھ گئی۔ "اس نے" جیسے وارن کیا۔ وہ اس کے حق ملکیت جتانے والے انداز، پر شرم سے سرخ پڑ گئی۔ ایزد تو تھا ہی دماغ سے فارغ۔۔۔ لیکن۔۔۔ ولید گرویزی بحر حال ایک تو جوان تھا دوسرے امیر ہونے کے ساتھ کامیاب بزنس مین بھی۔۔۔ اس شخص کا آفرین کے طرف یوں متوجہ ہونا شہرام کو غصے کے ساتھ فکر مند بھی کر گیا تھا۔ ایک غیر شخص اس کی بیوی سے کس حق سے فری ہو رہا تھا۔ کیا حق تھا اسے؟ آفرین کو خاموشی سے نظر جھکائے دیکھ کر اس نے اس کا چہرہ ہاتھوں میں تھام کر اپنے سامنے کیا۔ "لگتا ہے تم مستفق نہیں ہو؟" ابرو اٹھا کر خطرناک لہجے میں بولتا وہ اس کے حواس مقفل کر گیا۔

نہ۔۔۔ نہیں۔۔۔ میں مستفق ہوں۔۔۔ سو فیصد مستفق ہوں۔۔۔ "وہ جلدی جلدی بول پڑی"

مباداً وہ غلط نہ سمجھ لے۔



## URDU NOVEL BANK

آپ صحیح کہتے ہیں۔۔ وہ لوگ آپ کے لیول کے بالکل بھی نہیں۔ آج جس طرح آپ نے کورٹ روم میں اپنے مجرم پر حملہ کر کے اسے دھول چٹادی۔ یہ قابل تعریف تھا۔۔ رٹلی اوسم۔۔ مجھے تو ابھی تک یقین نہیں آ رہا کہ آپ نے یہ سب کس طرح کیا؟ جمشید نے بہت خوبی کے ساتھ ہر جرم چھپایا تھا لیکن۔۔ آپ نے ایک ایک کر کے سب کھود نکالے۔۔ کمال کر دیا آپ نے۔۔ آپ تو میرے آئیڈل بن گئے ہیں۔" اس نے مسکرا کر تھمبس اپ کا اشارہ کیا۔ اور اسے محبت سے دیکھنے لگی۔ وہ سچ کہہ رہی تھی۔۔ اور دل سے کہہ رہی تھی۔۔ یہ سب الفاظ سچے تھے۔ وہ واقعی حیران تھی۔ اس قدر چیلنجنگ کیس شہرام نے کیسے حل کر لیا؟ یہ آسان نہیں تھا۔۔ یقینی اس کے پیچھے شہرام کی محنت اور حکمت عملی چھپی ہوئی تھی۔ اسے بظاہر سخت نظر آتے شخص پر بے طرح سے پیار آیا۔ اس کی آنکھوں کی چمک اور چہرے پر محبت دیکھ کر شہرام کے سخت تاثرات ڈھیلے پڑے۔ ہونٹوں کے کونے مسکراہٹ سے مڑ گئے۔

آج سے پہلے اس نے ان گنت کیس حل کیئے تھے۔ لوگ اس کی تعریف کرتے تھے۔ جنہیں وہ کس گنتی میں نہیں لاتا تھا۔ لیکن آج کی تعریف اس کے لئے اہم تھی۔۔

## URDU NOVEL BANK

وہ ان خوبصورت گلابی ہونٹوں سے اپنے لئے مدح سرائی سنتے رہنا چاہتا تھا۔ اسے آفرین کی تعریف مغرور کر رہی تھی۔ نشہ طاری کر رہی تھی۔ آنکھوں میں خمار بھر کر انگلیوں سے اس کے بال سنوارنے لگا۔

www.urdu-novel-bank.com

کیا تم جانتی ہو اس کو حل کرنے کے لئے میں نے کتنی محنت کی؟ کوئی بھی ثبوت اتنی آسانی سے حاصل نہیں ہوا تھا۔۔۔ دن رات جان کھپانی پڑی تھی۔ "الہجہ گھمبیر ہوا۔

ہاں میں جانتی ہوں۔ تبھی تعریف کر رہی۔ "آفرین کو اس کے لئے جان کھپانے اور محنت کرنے پر افسوس بھی ہوا۔ صرف آفرین کے لئے شہرام نے کس قدر محنت کی۔ ورنہ وہ جھوٹے الزام میں سلاخوں کے پیچھے ہوتی۔ وہ دل سے اس کی شکرگزار تھی۔ اس سے مخمور نظر ہٹا کر ایک گھری سانس بھر کر سیٹ کی پشت سے ٹیک لگا گیا۔ وہ اب بھی اس کے دائیں طرف حصار میں تھی۔ اس کے چہرے پر تھکاوٹ رقم تھی۔ چہرے پر تکلیف کے آثار ابھرے۔ وہ خاموش سا اپنے دوسرے ہاتھ سے بھنوں کے درمیانی حصے کو انگلیوں سے رگڑنے لگا۔

## URDU NOVEL BANK

بھت تھک گیا ہوں "آواز میں تھکاوٹ عیاں تھی۔"  
 کیا آپ کو سر درد ہو رہا؟ آفرین پریشان ہو کر کچھ آگے ہوئی۔"  
 "ہاں۔۔۔ بھت۔۔۔ درد ہے۔"

میں دباتی ہوں۔ "وہ آگے ہوئی۔ اور ایک ہاتھ سے اس کی پیشانی دبائے لگی۔ وہ رلیکس"  
 سا ہو کر بیٹھ گیا۔ آفرین کے ہاتھ کی نرم نرم انگلیوں کے دباؤ نے اس کے درد کی جیسے  
 دوا کر دی تھی۔ وہ سکون محسوس کرنے لگا تھا۔

آگے گاڑی چلاتے ہادی نے اس کے بے شرمانہ انداز پر دانت پیسے۔ (واہ جی واہ۔۔۔  
 محنت ساری میں نے کی۔ بھاگ دوڑ میں نے کی۔۔۔ آپ نے بس حکم ہی تو دیا تھا)۔

★★★★★★★★

کار ولا کے پارکنگ میں رکتے ہی شہرام نے سرخ سرخ تھکی آنکھی کھول کر اسے  
 دیکھا۔ آفرین کی انگلیاں اس طویل مساج سے درد کرنے لگی۔

## URDU NOVEL BANK

میں سوئنگ کرنے جارہا ہوں۔ تب تک تم ڈنر بنانا شروع کرو۔ اور ہاں۔۔۔ عام دنوں سے کچھ زیادہ پکانا۔" کار سے نکلتے ہی آرڈر دیا گیا۔

آفرین نے اثبات میں سر ہلایا۔ اسے وہی کرنا تھا جیسا کہا گیا تھا۔

شکرگزاری ادا کرنے کے لئے وہ تھکاوٹ کے باوجود کچن میں جت گئی۔ اس کا بھی آج سارا دن عدالت میں اپنے کیس کی ٹینشن میں گزرا تھا۔ لیکن اب وہ خوش تھی۔ مطمئن تھی۔ اس نے ایک ایک کر کے شہرام کی پسند کی ساری ڈشز بنائی۔ ساتھ ساتھ وہ کچن میں لگی ایل ای ڈی پر خبریں بھی سن رہی تھی۔

لوگ بری طرح جعفر یزدانی کی کمپنی کے خلاف ہو گئے تھے۔ ان کا کہنا تھا اب وہ کبھی ان پر یقین نہیں کریں گے۔ اس کمپنی کا باس خود بھی اس جرم میں ملوث ہے۔

ہر جگہ سے مکمل بانگاٹ ہو رہا تھا۔ جعفر یزدانی کی کمپنی ایک ہی دن میں نچلی سطح پر آگئی۔

## URDU NOVEL BANK

جو لوگ آفرین کے خلاف غلط فہمی میں تھے کہ رشوت لیتی ہے۔ اب ان کا ذہن بدل گیا تھا۔ اب وہ آفرین کے لئے افسوس محسوس کر رہے تھے۔ کہ اس بیچاری کو مفت میں پھنسوایا گیا۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

کھانا تیار ہو گیا تھا۔ ملازمہ سے کچن کی صفائی کا کہتی وہ شہرام کے لئے ڈریس نکالنے روم میں آگئی۔ ڈریس نکال کر سوئمنگ پول والے حصے میں آگئی جو ولا کے پچھلے جانب تھا۔

شہرام اب بھی پول کی سطح پر تیراکی کر رہا تھا۔

پہلی بار اسے یوں تیراکی کرتے دیکھ کر آفرین جھجھک کر رک گئی۔ وہ ایک ہی جگہ پر دنگ کھڑی اسے دیکھنے لگی تھی۔ وہ بھت مہارت سے تیر رہا تھا۔ کچھ ہی دیر بعد وہ اچھل کر پول سے باہر نکلا۔ اس کے جسم سے پانی قطار بناتا نیچے گر رہا تھا۔

## URDU NOVEL BANK

شہرام نے دونوں ہاتھوں سے منہ پونچھ کر پانی صاف کیا۔ آفرین تو اس کا فٹ جسم دیکھ کر دنگ تھی۔ (یہ شخص اس قدر فٹ کیسے ہے؟ اس قدر کھانے کے بعد بھی اس کا فکر ورزشی تھا۔ جس کا یہی مطلب تھا کہ پول کی تیراکی سے اس کی ایکسرسائیز ہو جاتی تھی)۔ وہ سانس روکے اسے دیکھ رہی تھی۔ پانی کے قطرے موتیوں کی طرح پول کی لائٹس سے چمک رہے تھے۔

شہرام کی نظر اس پر پڑی تو آفرین نے بے ساختہ نظر چرائی۔  
 اہم۔۔۔ ڈنر تیار ہو چکا ہے۔۔۔ میں آپ کے لئے ڈیس بھی لے آئی ہوں۔ آپ جلدی"  
 سے چیخ کر کے آجائیں۔" بولتی ہوئی وہ ڈیس ایک کرسی پر رکھ کر مڑنے لگی تھی کہ شہرام نے روک لیا۔

ٹاول اٹھا کر بدن پونچھو۔" اسے حکم دے کر اس نے ایک ہاتھ کمر پر رکھا۔ دوسرے"  
 ہاتھ سے سر پر جھٹک کر بالوں سے پانی نکالنے لگا۔ چھینٹے آفرین کے چہرے پر گرے تو اس نے بے اختیار آنکھیں بند کر لیں۔

## URDU NOVEL BANK

اس کا آرڈر سنتے آفرین دھک رہ گئی۔ "کیا؟؟ اممم۔۔۔۔۔ یہ۔۔۔ یہ ٹھیک نہیں۔۔۔ آپ  
 "۔۔۔ خود پونچھ لیں نا۔

میں تھکا ہوا ہوں۔ "شہرام کے چہرے پر تھکاوٹ کے بجائے سنجیدگی تھی۔"  
 وہ چپ کر کے اسے دیکھے گئی۔ (کیا واقعی۔۔۔؟ آپ ابھی ابھی تو نہا کر تروتازہ فریش نکلے  
 ہیں)۔

جلدی کرو۔۔۔۔۔ مجھے ٹھنڈ لگ رہی ہے۔ "شہرام نے بلایا۔ "کیا مسئلہ ہے۔؟ میں نے"  
 بھی تو تمہارے کیس پر مغز ماری کی ہے۔ تم میرے لئے یہ چھوٹا سا کام نہیں کر سکتی۔؟  
 کیسی بیوی ہو؟ "اس کی آواز میں شکایت تھی۔

ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ میں کرتی ہوں۔ "لا جواب ہو کر اس نے ٹاول اٹھایا۔ اور اس کے سامنے"  
 آکر کھڑی ہو گئی۔ اس نے پہلے بال سکھانے چاہے تھے لیکن۔۔۔۔۔ شہرام کافی دراز قد  
 تھا۔ وہ اس کے سر تک ہاتھ نہیں پہنچا پارہی تھی۔ مجبوراً اسے ایری کے بل پر تھوڑا  
 اونچا ہونا پڑا تھا۔ پھر اسے پتا ہی نہیں چلا وہ کتنا اس کے قریب آگئی تھی۔ شہرام تو اس

## URDU NOVEL BANK

کے وجود کی خوشبو سے مسحور سا ہو گیا تھا بے اختیار آنکھیں بند کیئے وہ اسے محسوس کرنے لگا۔

اس کی پیاری سی خوشبو اس کے ہوش اڑانے لگی تھی۔ آفرین نے بالکل نوٹ نہیں کیا کہ وہ کس قدر اس کے قریب آچکی ہے۔ چونکی تب جب شہرام نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر کھینچ کر پاس کیا۔

آفرین نے دھک دھک دل کے ساتھ اسے دیکھا۔ شہرام خود بھی دنگ سا اسے محسوس کر رہا تھا۔ ماحول میں فسون سا بکھیر گیا۔

دونوں کی نظریں ملیں تھیں۔ تو وہیں اٹک کر رک گئی تھی۔ ایک کی نظروں میں جذبات کی تپش تھی تو دوسرے کی نظروں میں حیا کی لالی۔ آفرین کو بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ وہ اس طرح شہرام کو کتنا ماٹل کر رہی تھی۔ اس کا سراپا شہرام کے لئے آزمائش بنا ہوا تھا۔ اچانک ہی اس نے اسے بازوؤں میں اٹھالیا۔



## URDU NOVEL BANK

یہ آپ کیا کر رہے ہیں۔؟ "خود کو سنبھالنے کی کوشش میں آفرین نے اس کے گلے کے گرد بازو حائل کر دئے۔ دل کی دھڑکنیں بڑھ گئیں۔

تمہیں مائل کرنے کے طریقے بخوبی آتے ہیں۔ ہم۔۔ "خمار آلود لہجے میں کہتے اس کے "ہوش اڑا گیا۔ اس کی پلکیں لرزنے لگی تھیں۔۔ شرام اسے اٹھائے اندر بڑھا

م۔۔ میں نے کب آپ کو مائل کیا۔۔ آپ نے کہا جسم پونچھو۔۔ میں نے وہی کیا۔ اب "آپ کو خود ہی خود پر کنٹرول نہیں تو میں کیا کر سکتی ہوں؟ "وہ اس الزام پر وہ جھنجھلاہٹ سے احتجاجاً چلیخ پڑی۔

اس کے چیلنجے کی پروا نہ کرتے، بیڈ روم میں لا کر، اسے آرام سے بیڈ پر لٹا گیا۔ وہ تو اس کے تیور دیکھ کر کانپ کر رہ گئی۔ تھی۔ حالانکہ شادی کرتے وقت اس نے آج کے دن کی توقع ضرور کی تھی۔ لیکن۔۔ یہ دن آتے ہی وہ خوف سے لرزنے لگی تھی۔ پہلے تو وہ غلط فہمی کی وجہ سے اس کے قریب آنے کے بہانے تلاشتی رہی تھی۔ لیکن جب اسے پتا چلا کہ وہ ایزد کا ماموں نہیں۔ اور نا ہی کوئی عام شخص ہے تو قدرتی طور پر وہ خود کو اس کے قابل نہیں سمجھ رہی تھی۔

## URDU NOVEL BANK

وہ اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ کو دیکھ کر یہ سمجھا کہ وہ شرما رہی ہے۔ اس کی ناک کی "نوک پر پیچ کرتے اسے چڑایا۔" آفرین۔۔۔

ٹھہریں۔۔۔ "آفرین نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے دھکیل کر پیچھے کرتے" روکا۔ اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔ "شہری۔۔۔ ہم نہیں کر سکتے۔۔۔ میں۔۔۔ میں آپ کے قابل نہیں ہوں۔" وہ ہچکچائی تھی۔

یہ تم کو خود اچھے سے پتا ہوگا۔ کہ تم۔۔۔۔۔ کس قابل ہو۔۔۔ "شہرام نے دلچسپی سے کہہ کر" اسے دوبارہ سے بیڈ پر دھکیلا۔

لیکن وہ جھٹکے سے اٹھ بیٹھی۔ اس کے ہاتھوں کی شرارت کو روکتے بولی۔ "کیونکہ۔۔۔ میں اب آپ کی حقیقت جان گئی ہوں۔ آپ ایک بڑے وکیل ہیں۔ جب کہ۔۔۔ میں۔۔۔۔۔ میں "صرف ایک عام سی ڈیزائنر۔ ہم دونوں میں بھت سی چیزیں مختلف ہیں۔

## URDU NOVEL BANK

لیکن۔۔۔ اس سے پہلے تم نے میرے قریب آنا نہیں چاہا تھا؟ شہرام نے ابرو اٹھا کر "اسے نا سمجھی سے دیکھا۔

(کیونکہ تب میں سمجھی تھی آپ ایزد کے ماموں ہیں) اس نے سوچا لیکن کہنے کی ہمت نہیں کی۔ اس کے بجائے کمزور سی آواز میں کہا۔ "اسی لئے کہ میں کچھ نہیں جانتی تھی۔ میں سمجھی آپ کے وجود کو فتح کرنے سے میں آپ کا دل جیت لوں گی لیکن۔۔۔"

"پھر مجھے پتا چلا کہ میں غلط تھی۔

تو۔۔۔ تم غلط تھی؟" شہرام نے اس کی ٹھوڑی پکڑ کر گھمبیر لہجے میں کہا۔

مجھے چال چلتی عورتوں سے نفرت ہے آفرین۔۔ لیکن میں مرد ہوں۔۔ تمہیں ایک موقعہ " ضرور دوں گا۔ "آفرین کی آنکھیں شاک سے پھیل گئیں۔ اس کے جسم کا پور پور چلا اٹھا۔

(! نہیییییی)

یہ دیکھ کر کہ شہرام کے ہونٹ اس کے قریب سے قریب ہو رہے اس نے کوئی راہ نہ پا کر آنکھیں سختی سے بند کر دی۔ لیکن شہرام اس کے ہونٹوں سے ایک انچ کے فاصلے پر آکر رک گیا۔ جیسے اسے کچھ یاد آگیا ہو۔

## URDU NOVEL BANK

تم یہاں انتظار کرو۔ میں شاور لے کر ابھی آیا۔ اسے یاد آیا کہ وہ ابھی سوئمنگ پول سے " نکلا ہے۔ اور صاف نہیں۔ کہیں جراثیم سے اپنی بیوی کو افیکٹ نہ کر دے۔ وہ کھڑا ہوا اور سیدھا واش روم میں گھس گیا۔ جب کہ پیچھے آفرین بیڈ پر لیٹی خود سے لڑ رہی تھی۔ حالانکہ وہ اس سے پہلے آج کے دن کے لئے خود کو راضی کر چکی تھی۔ کہ بھادر بنے گی۔ لیکن جب یہ دن اس کی زندگی میں آیا۔۔ تو ڈر سے اس کی جان ہوا ہونے لگی تھی۔ وہ اچانک ہی بری طرح خوفزدہ ہوئی تھی۔

آخر خود سے لڑتے لڑتے وہ تھک گئی۔ جب شہرام نہا کر واپس آیا تو بری طرح چونکا۔ خالی بیڈ اس کا منہ چڑھا رہا تھا۔ آفرین موقعہ دیکھ کر بھاگ چکی تھی۔ وہ ڈریس اپ ہو کر سیڑھیاں اترتا نیچے آیا۔۔

میم کہاں ہے تمہاری؟ "اس نے تحکمانہ انداز سے پوچھا"

ملازمہ جو ٹیبل پر کھانا چن رہی تھی۔ اسے دیکھ کر حیرت سے بولی۔ "میم تو بھاگتی ہوئی باہر "سوئمنگ پول کے طرف والی سائیڈ پر گئی ہیں۔

## URDU NOVEL BANK

اور شہرام اچھی طرح سمجھ گیا کہ وہ کیوں بھاگی۔۔ کیونکہ وہ شہرام سے رلشن میں آگے نہیں بڑھنا چاہتی۔

اور ایک وہ تھا۔۔۔ جو اسے اپنی بیوی بنانے کا موقعہ دے رہا تھا۔ لیکن آفرین نے اسے بری طرح رد کر دیا تھا۔ کیا یہ بے عزتی کم تھی؟

شہرام اتنا غصہ ہوا کہ اشتعال میں آکر اسے کال کر دی۔ "آفرین یزدانی۔۔۔ جلدی واپس آؤ۔۔۔ یا میں تمہیں شرائط نامے کی فہرست یاد دلاؤں۔" وہ دھاڑ رہا تھا۔ غصے سے اس کی پیشانی کی رگیں ابھر آئی تھیں۔ شہرام کا غصہ واقعی بھت خطرناک تھا۔ "یا تم سمجھ رہی ہو کہ میں کوئی خیراتی ادارہ چلا رہا ہوں۔ جو کہیں بھی کسی کو تکلیف میں دیکھ کر مفت میں مدد کروں گا۔ یا تمہیں اپنے کھانے پکانے کے هنر پر فخر ہو رہا ہے؟" وہ طعنے پر طعنے مار رہا تھا۔ جسے سن کر آفرین کا دل کیا اس شخص پر تھوک کر بھاگ جائے۔

پھر یہ کوئی تمہارا پہلا تجربہ تو نہیں جو یوں بھاگ رہی ہو۔" اب کہ اس نے آفرین کی عزت نفس پر حملہ کیا تھا۔

## URDU NOVEL BANK

آفرین فون کان سے لگائے وہیں ایک جگہ بت بن چکی تھی۔ اس کا ایک ایک لفظ کوڑے کی طرح برساتھا۔۔۔ قہر تو اس کے آخری جملے نے ڈھایا۔ یہ صاف صاف اس کی اجلی بے داغ چادر پر داغ لگا رہا تھا۔۔۔۔۔ پھر تو وہ تو جیسے ہوش میں ہی نہ رہی۔

بس۔۔۔۔۔ بس کریں۔۔۔۔۔ شہرام صاحب۔۔۔۔۔ "وہ جیسے ضبط کھو رہی تھی۔ پھٹ پڑی۔"

بھت کچھ کہہ گئے۔۔۔۔۔ بھت کچھ۔۔۔۔۔ اور۔۔۔۔۔ باقی سب برداشت کر گئی۔ لیکن میری پاک دامن پر شک کرنے کا حق آہ کو کس نے دیا؟ کیا آپ نے کسی اور مرد کے ساتھ مجھے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے؟ کیسے اتنا بڑا الزام لگا سکتے آپ مجھ پر۔۔۔۔۔ کیسے؟ "ضبط سے اس کی آواز لرز نے لگی تھی۔ ہونٹ پھڑپھڑائے۔ آنکھیں سرخ ہو کر خم ہو گئیں۔

کیوں۔۔۔۔۔ ایزد کے ساتھ تمہارا یارا نہ نہیں تھا؟ اسکول کے زمانے سے تم لوگ ساتھ تھے۔ میں نہیں سمجھتا کہ تم دونوں میں کچھ نہیں ہوا ہوگا۔ "شہرام کو بالکل یقین نہیں آیا کہ ایزد اور اس کے بیچ کچھ نہیں ہوا ہوگا۔۔۔۔۔ کیونکہ آج کل کے نوجوانوں کا رلشن پاک صاف ہو یہ ناممکن تھا۔

## URDU NOVEL BANK

اس الزام پر وہ چپ رہ گئی۔۔ "میں کبھی ایزد کے قریب نہیں گئی۔ آپ یقین کریں یا نہ کریں۔ مجھے وضاحت نہیں دینی۔ وقت خود گواہی دے گا۔" آفرین جیسے اندر سے ختم ہو گئی تھی۔ وہ اس شخص کو کیا وضاحتیں دیتی۔ جو نئی زندگی کے پہلے مرحلے پر ہی اسے شک کے نذر کر گیا تھا۔

www.urdu-novel-bank.com  
Visit for more novels:

شہرام دنگ رہ گیا۔ اسے لگا جیسے اس نے واقعی غلط کہہ دیا ہو۔ لیکن بظاہر برہم انداز میں بولا۔ "میں تمہیں صرف دس منٹ دیتا ہوں۔۔۔ فوراً میرے پاس آؤ۔۔ ورنہ نتائج کی زمیوار تم خود ہوگی۔" دھمکی دے کر فون کاٹ لیا۔

فون کے دوسرے طرف پول کے پاس کھڑی آفرین اس دھمکی بھری ڈانٹ پر کھڑی کی کھڑی رہ گئی۔ آخر ایک تھکی تھکی سانس خارج کر کے ولا کے اندر قدم بڑھائے۔ کچھ بھی تھا۔۔ وہ اس شخص کی مقروض تھی۔ اس نے متعدد بار اس کی جان بچائی تھی۔ عزت بچائی تھی۔ اسے چھت دی تھی۔ وہ اس کی احسانمند تھی۔ اب اسے یوں پیٹھ پھیر کر بھاگنا نہیں چاہئے تھا۔ وہ اس کا شوہر تھا۔ کوئی غیر نہیں۔

شہرام ولا کے دروازے پر ہی اس کا انتظار کر رہا تھا۔ باہر کی ہلکی روشنی میں اسے دیکھ کر لب بھینچ کر رہ گیا۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit For More Novels:

آئی ایم سوری۔۔ مجھے یوں بھاگنا نہیں چاہیئے تھا۔۔ مم۔۔ میں بس ڈر گئی تھی۔۔ اگر آپ " اب بھی چاہ رہے تو مم۔۔ میں۔۔۔۔۔ "نظر جھکائے وہ اسے کوئی کنیز لگی۔  
یہ خوف اور ڈر میں نے پہلے کیوں نہیں دیکھا۔ جب تم مجھے فلیٹ میں اپنے طرف مائل " کرتی رہی تھی۔ "شہرام نے دانت پیسے۔ اس کے لہجے میں شکوک بول رہے تھے۔ وہ حیران تھا کہ آخر پھر ایسی کیا بات ہے؟ پہلے وہ اس کی توجہ اپنے طرف مبذول کروانے کے لئے آگے پیچھے پھرتی تھی۔ اور اب اس سے بھاگ رہی ہے۔

اس۔۔ وقت۔۔۔ ایسا۔۔ تھا کہ۔۔۔ کہ۔۔۔ "اس نے ہونٹوں پر زبان پھیر کر بات " سنبھالنی چاہی۔ "شاید محبت اندھی ہوتی ہے۔ سو۔۔۔ مم۔۔ میں نے آپ کو بنا سوچے۔۔ سمجھے بس۔۔ اپنا بنانا چاہا تھا۔ "وہ جھوٹ بولنے لگی۔ "لل۔۔۔ لیکن۔۔۔ جب



## URDU NOVEL BANK

آپ نے بری طرح دھتکارا۔۔۔تت۔۔۔تو میں نے اپنے قدم پیچھے ہٹائے۔۔۔م۔۔۔میں سمجھ گئی تھی کہ۔۔۔کہ۔۔۔محبت کے سوا زبردستی کے رشتے کا۔۔۔کوئی فائدہ نہیں۔۔۔سو۔۔۔"وہ ہچکچا کر بات بنا گئی۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

شہرام دنگ سا سنے گیا۔۔۔یہ سچ تھا۔۔۔اس نے آفرین کو بری طرح دھتکارا تھا۔ بری طرح بے عزت کیا تھا۔ سوا اب اس کا ڈرنا۔۔۔خوفزدہ ہونا سمجھ میں آ رہا تھا۔۔۔اس کا دماغ جب سوچنے کے قابل ہوا تو۔۔۔اس کا مردانہ وقار بھی آہستہ آہستہ واپس آنے لگا۔ وہ اسے مجبور کر کے فائدہ نہیں اٹھا سکتا تھا۔

ٹھیک ہے۔۔۔میں تمہیں نہیں چھوؤں گا۔۔۔جا کر بے فکر ہو کر کھانا کھاؤ۔"ایک گہری سانس بھر کر سپاٹ چہرے کے ساتھ اسے بنا دیکھے اوپر سیرھیاں چڑھ گیا۔ آفرین یوں جان بچ جانے پر واقعی دنگ رہ گئی۔ کیا اس نے واقعی اس سخت شخص کے منہ سے جان خلاصی کے جملے سنے تھے؟ کیا واقعی وہ اس کی جان بخشی کر گیا تھا؟ اسے یقین ہی نہیں آ رہا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

## URDU NOVEL BANK

اپنی عظیم و عالیشان آفیس میں گھومتی کرسی پر بیٹھا جعفر یزدانی پیشانی پر فکر کی گہری لکیریں سجائے اپنے جنرل مینیجر سے رپورٹ سن رہا تھا۔

ہمارے پانچ سینئر ڈیزائنرز اور چار فرسٹ کلاس کنسٹرکٹر اپنی استعفیٰ جمع کروا چکے ہیں۔" میں نے اس معاملے کو دیکھ کر پتا لگایا کہ دوسری کمپنیاں انہیں خرید رہی ہیں۔ بھت سی کمپنیوں نے اپنے شیئرز واپس لے لئے ہیں اور بھت سی کمپنیوں نے "پروجیکٹ بھی ختم کر دیئے ہیں۔ ہر طرف سے بانگٹ ہے۔

جعفر یزدانی کے چہرے پر تفکرات کے سائے گہرے ہوتے گئے۔

ہماری اسٹاک پرائیس بھی راتوں رات نیچے آچکی ہے۔ آپ کے لئے بھتر ہے آپ اپنی کمپنی کسی دوسرے کے ہاتھ میں دے دیں۔ میں سمجھتا ہوں۔ آپ کے گھریلو مسائل نے آپ کی کمپنی کو بری طرح متاثر کیا ہے۔

اور بھی بھت کچھ کہتا جنرل مینیجر کاغذات سنبھالتا باہر نکل گیا۔

اس کے جاتے ہی جعفر یزدانی نے آفیس ٹیبل پر پڑی ہر چیز اشتعال میں آکر پھینک دی۔

## URDU NOVEL BANK

گھر آتے ہی اشتعال میں بیوی کو بنا سوچنے سمجھنے کا موقعہ دیئے تھپڑ دے مارا۔  
 یہ سب تمہاری غلطی کی وجہ سے ہوا ہے۔ تم ہی ہمیشہ جمشید کی سائیڈ لیتی رہی۔ اب "  
 "اسی خبیث کی وجہ سے میری کمپنی مکمل ڈوب چکی ہے۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

اس کی دھاڑ اور اچانک حملے سے، صالحہ تھپڑ والی جگہ پر ہاتھ رکھے دنگ نظروں سے اسے  
 دیکھتی رہ گئی۔ پھر اس کی آنکھوں میں حیرت کی جگہ اشتعال نے لے لی۔ اس نے بھی  
 کشن اٹھایا۔ اور اس کے چہرے پر کھینچ مارا۔

میری غلطی؟ میں نے تو کبھی آپ کو بھی انکار کرتے نہیں دیکھا تھا۔۔۔ جب جب جمی "  
 نے آپ کو منافع کی پیشکش کی۔ اگر آپ مجھ سے پوچھیں تو یہ سب آپ ہی کا قصور ہے۔  
 اگر آفرین بیچ میں ٹانگ نہ اڑاتی تو آج اس طرح کے حالات نہ ہوتے۔۔۔۔۔ ہم اس طرح  
 "! کبھی برباد نہ ہوتے

## URDU NOVEL BANK

اس کتیا نے میرے جمی کو برباد کر دیا۔ "وہ چمکوں پہکوں رونے لگی۔ بیٹی سے زیادہ بھتیجا" پیارا تھا۔

بکو اس بند کرو صالحہ۔۔۔۔۔ "جعفر دھاڑا۔"   
 او۔۔۔ ہو۔۔۔ مام۔۔۔ ڈیڈ، یہ وقت آپس میں لڑنے جھگڑنے کا نہیں ہے۔ "آبش دونوں"   
 کے بیچ میں آگئی۔ "ڈیڈ۔۔۔ کیا آپ بھول گئے؟ ابھی نا امید ہونے کا وقت نہیں   
 ہے۔۔۔ ہمارے ہاتھ اب بھی ترپ کا پتا موجود ہے۔ وہ ہے پھوپھو کی کمپنی، شی۔وائے   
 کارپوریشن۔ جس کے شیئرز دادی کے پاس ہیں۔ کیا خیال ہے؟ "ایک شیطانی مسکراہٹ   
 سے اس نے ماں باپ کو دیکھا۔ صالحہ تو اپنے مگر مجھ کے آنسو بہانے بھول گئی۔ جب کہ   
 جعفر سوچ میں ڈوب گیا۔

لیکن۔۔۔۔۔ یہ تو اماں کے پاس۔۔۔۔۔ "وہ تذبذب سے بولا۔"

## URDU NOVEL BANK

ڈیڈ۔۔۔ اگر آپ نے اب بھی کوئی راہ نہیں تلاشی تو ہم خالی ہاتھ رہ جائیں " گے۔۔۔ سوچیں ڈیڈ۔۔۔ سوچیں۔۔۔ "آلش کی آواز سرگوشی میں بدل گئی۔ یہ لڑکی واقعی شیطانی دماغ کی مالک تھی۔

آبی صحیح کہتی ہے۔۔۔ جعفر۔۔۔ سوچو۔۔۔ ورنہ ہمارے پاس کچھ نہیں بچے گا۔۔۔ ہم سرک پر آجائیں گے۔ "صالحہ نے بھی بیٹی کی ہاں میں ہاں ملائی۔

جعفر یزدانی۔۔۔ کچھ پل سوچ میں غرق رہے۔۔۔ پھر آہستہ آہستہ اس کی آنکھوں عجیب سی "ظالمانہ چمک ابھری۔ "تم صحیح کہتی ہو۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

یہ ایک گاؤں کا منظر تھا۔۔۔ سرسبز۔۔۔ کھیت۔۔۔ مویشی۔۔۔ ہر طرف سرسبز درخت تھے۔۔۔ لوگوں کے گھر فاصلوں پر بنے ہوئے تھے۔ آفرین بچپن میں اکثر اپنی دادی اور دادا کے ساتھ ان کے ہرے بھرے گاؤں میں آتی تھی۔ وہاں وہ بہت خوش ہوتی تھی۔ لیکن

Visit For More Novels: [www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

## URDU NOVEL BANK

جب اس کے دادا فوت ہوئے تو دادی نے گاؤں آنا چھوڑ دیا۔ بس سال میں ایک بار زینوں کا حساب کتاب لینے آ جاتی تھیں۔ اب بھی وہ دادی کا ہاتھ تھامے چلی جا رہی تھی۔۔ راستہ بھت لمبا تھا۔

میں اب بھت تھک گئی ہوں آ فی بچے۔ تمہارے دادا مجھے بلارہے ہیں۔ میں چلتی ہوں۔۔ اپنا خیال رکھنا۔

نن۔۔۔ نہیں۔۔۔ مجھے اکیلا چھوڑ کر مت جائیں دادی۔۔۔ مت

جائیں۔۔۔ نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔" وہ پاگلوں کی طرح رونے لگی۔ اور اٹھ گئی۔ لیکن اس کی آنکھیں بند تھیں۔۔۔ آنسو آنکھوں سے بہہ رہے تھے۔ وہ نیند میں ہی روئے جا رہی تھی۔ اچانک ایک ٹھنڈا لمس اسے محسوس ہوا۔ کسی نے اسے لپک کر اپنے حصار میں کیا تھا۔

کیا نہیں۔۔۔" شہرام کی جادو بھری آواز اس کے کان میں پڑی۔ پھر ساتھ ہی اس نے "اس کے سر پر بوسہ دیا۔ اس نے زبردستی اپنی آنکھیں کھولیں تھیں۔ آنکھیں رونے سے سو ج گئی تھی۔ وہ ہلکا ہلکا اس کے حصار میں کانپ رہی تھی۔

مم۔۔ میں نے خواب دیکھا کہ دادی ماں مجھے چھوڑ گئی ہیں۔ "آفرین کپکپاتی آواز میں"  
برڑائی۔

www.urdu-novel-bank.com  
Visit for more novels:  
شہرام نے اس کے چہرے کو دونوں ہاتھوں سے تھام کر اسے دیکھا۔ اس کی آنکھیں سرخ  
اور نمناک تھیں۔ اس نے کھینچ کر اسے اپنے سینے میں بھینچ لیا۔ اس کے بالوں کو  
"سہلاتے اسے رلیکس کرنے لگا۔" یہ صرف ایک خواب تھا۔ اٹ ازاو کے۔

یہ پہلی بار تھا کہ دونوں اس قدر قریب تھے۔ ایسے جیسے دونوں لونگ کیل ہوں۔ اس نے  
لاشعوری طور خود کو سمٹ کر شہرام سے دور کیا۔ ارد گرد نظر دوڑائی۔۔ کھڑکی سے صبح کی  
سپیدی نظر آرہی تھی۔ بالوں کو جوڑے میں مقید کرتے بولی۔ "میں نماز پڑھ کر، پھر آپ  
"کے لئے ناشتہ بناؤں گی۔ تب تک آپ تیار ہو جائیں۔"

شہرام نے بھی اس کی حالت دیکھ کر بحث نہیں کی۔ سر ہلا کر اٹھ گیا۔ ابھی صبح کے 6  
بجے تھے۔

## URDU NOVEL BANK

آفرین نے عرصے کے بعد اپنے رب کو یاد کیا۔ نناز کے بعد دادی کے لئے خصوصی دعا مانگی۔ پھر اٹھ کر نیچے کچن میں آگئی۔  
ناشتہ کے ٹیبل پر شہرام نے اسے یاد دلایا۔

www.urdu-novel-bank.com  
visit for more novels:  
اب تم کو ولید کے ولا کی رینویشن کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ کام کسی اور کے سپرد  
"کرو۔ میں نہیں چاہتا اس بہانے تم اس سے ملو یا بات کرو۔"

آفرین نے حیرت سے اسے دیکھا۔ اس کی نظروں میں ناپسندیدگی ابھری۔ "کیا آپ میرے  
"کام میں انٹر فیئر کرنا چھوڑ سکتے؟"

تم میری بیوی ہو۔ تمہارے ہر کام سے میرا مطلب ہے۔ شوہر ہوں میں تمہارا۔ "وہ اٹھ"  
"اگر اس کے قریب آیا۔" کل میں نے جو وارننگ دی تھی وہ مذاق نہیں تھا۔  
میں پرسنل لائیف میں آپ کے حکم کی تعمیل کر سکتی ہوں۔ لیکن جاب کے معاملے  
میں نہیں۔ "آفرین نے اس کی بات رد کر دی۔



تو تم میری بات نہیں مان رہی۔؟ "شہرام کا رنگ سرخ ہوا۔ اسے شدت سے اپنی توہین "محسوس ہوئی کہ اس کی بیوی اس کی نہیں مان رہی۔ اس کی آنکھوں سے شرارے نکلنے لگے۔" یا تم ولید گرویزی کو بھی ساتھ چلانا چاہتی ہو۔

www.urdu-novel-bank.com  
Visit for more novels:

آفرین اس کی بات پر اپنی جگہ دنگ رہ گئی۔ یہ شخص کچھ بھی کہہ دیتا تھا بنا سوچے سمجھے۔ اسے غصہ ضرور آیا۔ لیکن یہ وقت شہرام سے بحث کرنے کا نہیں تھا۔

ایک گہری سانس لیتی اس نے سر جھکا کر اپنی قمیص کی آستین درست کی۔ "کیا آپ مجھ پر تھوڑا سا اعتبار بھی نہیں کر سکتے؟ میری زندگی میں آپ کے سوا کوئی نہیں۔۔۔۔ میں جس سے محبت کرتی ہوں وہ بھی آپ ہیں۔۔۔ آپ نے مجھے متعدد بار بچایا ہے آپ میرے محافظ ہیں۔۔ میں آپ کو چھوڑ کر کسی اور کو دل میں جگہ کیسے دے سکتی ہوں؟" یہ سب بول کر آفرین کا دل کیا اپنے شانے کو تھپک کر خوب شاباشی دے۔۔ اسے اداکارہ ہونا چاہئے تھا۔ کس عمدگی سے اس نے ڈانٹا لگ بولے تھے۔۔ آں ہاں۔۔

تو تم مجھ سے محبت کرتی ہو؟ "شہرام نے اس کی ٹھوڑی اپنی گرفت میں لے کر اس کا "چہرہ اونچا کر کے اپنے روبرو کیا۔

ہاں۔۔۔۔۔ میں آپ سے محبت کرتی ہوں۔ "جب کہ اس کے ہونٹ کپکپا رہے تھے۔ اسے ڈر تھا کہیں وہ خود کو آشکار نہ کر دے۔

شہرام کا دل جذبات سے بھرنے لگا۔ لیکن۔۔ اس کے چہرے پر کسی بھی قسم کا تاثر نہ آیا۔ بالکل سپاٹ سا اسے دیکھے گیا۔

مجھ سے محبت کرنا آسان نہیں ہے۔ "غرور سے کہہ کر، ہولے سے اس کے گال "تھپتھپائے۔ اور اسے جانے دیا۔ وہ اسے روک کر مزید پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا۔ بحث اتنی آسانی سے ختم ہو جائے گی۔ آفرین کو حیرت کا جھٹکا لگا تھا۔ وہ سمجھتی تھی وہ ضد کرے گا۔۔۔ اسے روکے گا۔ اسے دھمکیاں دے کر تنگ کرے گا۔۔ مگر۔۔۔ آفرین نے ایک گھری سانس لے کر شکر ادا کیا۔ مطلب۔۔۔ آئندہ بھی وہ کامیابی سے محبت کا نائک جاری رکھ سکتی ہے۔



آفیس پہنچ کر وہ سیدھی جازب کے آفیس آئی۔

www.urdu-novel-bank.com  
Visit for more novels:

اریسٹ ہونے کے بعد سے وہ مسلسل لیو پر تھی۔ پہلے تو ڈری تھی کہ اس کے ساتھ کام کرنے والے کولیگز کے تبصرے جازب کے لئے مشکل نہ بنادیں۔ بحرال اس نے کبھی جازب ڈیزائن کمپنی کی ساکھ کو برباد کرنے کی خواہش نہیں کی تھی۔ وہ اس کا دوست تھا۔ جس نے مشکل وقت میں اسے جاب دی تھی۔ اس کی صلاحیتوں کی تعریف کی تھی۔ اسے آگے بڑھنے کا چانس دیا تھا۔

اب کورٹ کیس کامیابی سے ختم ہو گیا تھا۔ وہ با عزت بری ہو گئی تھی۔ لیکن اپنی جگہ پر وہ جازب کے لئے خود کو قصور وار سمجھ رہی تھی۔ کچھ بھی تھا۔ پولیس اسے جازب کی آفیس سے اریسٹ کر کے لے گئی تھی۔ یہ واقعہ اپنی جگہ پر، ناخوشگوار ہی تھا۔ جازب مجھے دل سے افسوس ہے۔ میری وجہ سے تمہیں پریشانی ہوئی۔ میں نے بالکل "بھی تمہارے لئے پرو بلم کری لیٹ کرنی نہیں چاہی تھی۔"

## URDU NOVEL BANK

ساتھ ہی آفرین دل ہی دل میں حیران تھی کہ جازب نے اسے چھوڑا نہیں تھا۔ اسے جاب سے نکالا نہیں تھا۔

کوئی بات نہیں۔۔ مجھے بحر حال تمہارے کردار پر یقین ہے۔ "اس نے اس کے لئے" تمہراس سے چائے انڈیلی۔

یہ حادثہ تو میرے لئے ایک طرح سے رحمت ہی بن گیا ہے۔ جانتی ہو جب میں نے اپنی یہ کمپنی بنائی تھی۔ تب جعفر یزدانی کی کمپنی میری سب سے بڑی حریف تھی۔ اور اب وہ مکمل تباہ ہو چکی ہے۔ لوگ اپنا سرمایہ واپس لے چکے ہیں۔ اب ان کے پاس کمپنی "کو بیچنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں رہا۔

آفرین یہ سن کر ساکت رہ گئی۔ وہ اچھی طرح جانتی تھی کہ یزدانی کے لئے یہ وقت کافی مشکل ہوگا۔ لیکن اس کی ذاتی رائے کے مطابق وہ کوئی ایسا شخص نہیں تھا جو آسانی سے اپنی چیز چھوڑ دے۔

## URDU NOVEL BANK

اگر اس نے کمپنی بیچ دی۔ تو یہ لوگ کیسے اس ملک میں رہ سکتے تھے؟ کیا وہ اپنی موجودہ حالت کو قبول کر لیں گے؟ ہو سکتا ہے ان کے پاس کوئی اور راستہ ہوگا۔۔۔

لگتا ہے تمہیں حیرت نہیں ہوئی۔ "جاذب اسے خاموش دیکھ کر تجسس سے بولا۔ "جمشید" کا اسکیئرڈ کوئی معمولی بات نہیں تھی۔ اس نے ان کی پوری ساکھ تباہ کر دی ہے۔ اب دو سالوں تک۔۔ کوئی بھی ان سے تعاون نہیں کرے گا۔۔ کافی اسٹاف انہیں چھوڑ کر چلا گیا ہے۔ اب جعفر یزدانی کسی سپورٹ کے بنا کچھ نہیں کر سکتا "یہ جاذب کی اپنی ذاتی رائے تھی۔ اور آفرین بالکل اسی منہج پر ہی سوچ رہی تھی۔

اور اب اسے اچھی طرح سمجھ میں آ رہا تھا کہ جعفر یزدانی اس وقت کمپنی کو فروخت کرنا چاہتا تھا تاکہ وہ منافع کما سکے اور وقت پر اپنے نقصان کو بھی روک سکے۔ پھر، وہ رقم لے کر اسے کسی دوسرے سرمایہ کاری میں استعمال کر سکتا تھا۔

## URDU NOVEL BANK

جاذب پلیر۔۔ میرے لئے زیادہ سے زیادہ اسائنمنٹ اریج کرو۔ کورٹ کیس تازہ ہی ختم ہوا" ہے۔ وکیل کی ایک بڑی رقم مجھے ابھی دینی ہے۔ تم جانتے ہو۔ اس کی فیس کتنی زیادہ ہے۔ "وہ خالی چائے کا کپ ٹیبل پر رکھ کر آس سے بولی۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

بلکل۔۔۔ شہرام سوری جیسے نامور وکیل کو ہائیر کرنا معمولی بات نہیں تھی۔ "وہ ہلکا سا" ہنسا۔ پھر دراز سے کچھ ڈاکیومنٹس نکال کر اس کے آگے کیئے۔ "کیا تم نے شی۔وائے کارپوریشن کی پراپرٹی کا نام سنا ہے؟ یہ شہر کے اہم مقام پر واقع ہے۔ ابھی زیر تعمیر ہے۔ میں نے معلوم کروایا تو پتا چلا کہ پانچ اپارٹمنٹس اور دس رہائشی گھر ہیں۔ جن کی رینوویشن ہونی ہے۔ اگر تم لے سکتی ہو تو میں تمہیں دس ملین کمیشن دوں گا۔ ڈیزائن کی "لاگت کا الگ حساب ہوگا۔

آفرین کی آنکھیں حیرت و مسرت سے پھیل گئیں۔ چہرے پر الوہی سی چمک آگئی۔ اس نے بے اختیار جوش سے کہا۔ "میں کرلوں گی جاذب۔۔ میں کرلوں گی۔

## URDU NOVEL BANK

شی۔ وائے کارپوریشن کے مینیجر اور میرے بیچ ڈیل ہو چکی ہے۔ تم سیدھی وہاں جا کر "جائزہ لے سکتی ہو۔" جازب نے اسے ایک کارڈ دیا۔ جس میں مینیجر کا نام اور نمبر درج تھا۔ آفرین دنگ رہ گئی۔ صبح تک وہ کتنی پریشان تھی کہ شہرام کی فیس کیسے ادا کرے گی۔؟ اور اللہ نے سبب بنا دیا تھا۔ وہ یہ چانس مس نہیں کرنا چاہتی تھی۔ اسے محنت کرنی تھی۔ سخت سے سخت محنت۔

اپنی آفیس میں واپس آ کر وہ شی۔ وائے کارپوریشن کی ویب سائٹ پر معلومات لیتی رہی۔ جب اچانک ایرڈ نے کال کی۔

وہ بالکل بھی اس شخص کی آواز سننا نہیں چاہتی تھی سو کال کاٹ دی۔ ایرڈ پھر بھی کال کرتا رہا۔ اب کہ بار اس نے غصہ میں آ کر نمبر ہی بلاک کر دیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

## URDU NOVEL BANK

آفیس سے چھٹی کے بعد وہ ابھی لفٹ سے نکلی ہی تھی کہ ایزد سامنے آگیا۔ "خدارا میری بات سنو آئی۔" وہ منت بھرے لہجے میں کہتا اس کی راہ روک کر کھڑا ہو گیا۔ آفرین نے دانت پیس کر اسے دیکھا۔

کیوں سنو میں تمہاری بات ہاں؟ کیوں سنو؟ کیا میں نے تمہیں آخری بار وارن " نہیں کیا تھا کہ کبھی غلطی سے بھی میرے سامنے مت آنا۔ " تلخی سے کہتی وہ اس کے پاس سے گزرنے لگی جب اس نے بازو پکڑ کر روکا۔

آئی، تمہاری دادی فوت ہو چکی ہے۔ " ایزد نے پھر سے اس کا بازو گرفت میں لے کر " اسے متوجہ کیا۔ " تمہیں کسی نے نہیں بتایا؟

آفرین کو لگا جیسے اس کے سر پر کسی نے بم بلاسٹ کیا ہو اسے اپنے دماغ کے پرچے اڑتے محسوس ہوئے۔ اسے یک نخت اپنے وجود سے جان نکلتی محسوس ہوئی۔ بے یقینی سے ایزد کو پھٹی پھٹی آنکھوں سے دیکھ کر رہ گئی۔ اس کے قوت گویائی جیسے سلب ہو گئی تھی۔ شاک ہی اتنا بڑا اور اچانک تھا کہ وہ پورے وجود سے ہل کر رہ گئی تھی۔ ذہن نے صبح کا خواب دہرایا۔ اسے اپنی کیفیت یاد آئی۔ پھر۔۔ اس نے بے اختیار ہڈیانی انداز میں ایزد کو گریبان سے جکڑا۔



## URDU NOVEL BANK

جھوٹ بول رہے ہو تم۔۔۔" وہ حلق کے بل چینی۔ "بولو۔۔۔ جواب دو۔۔؟ جھوٹ بول" رہے ہو نا تم۔۔۔" وہ اب کانپ رہی تھی۔ آنسو آنکھوں کے کواڑوں میں پھنس گئے تھے۔ ایزد سمجھ گیا اسے کسی نے انفارم نہیں کیا۔ بے اختیار اسے تھام گیا۔

میں نے تمہیں کال کی تھی تاکہ تمہیں تسلی دے سکوں۔۔۔ لیکن۔ اب تمہاری حالت دیکھ" "اگر سمجھ گیا ہوں کہ جعفر انکل نے تمہیں نہیں بتایا۔

ابھی اسے نے جملہ مکمل بھی نہیں کیا جب وہ اسے دھکیلتی ہوئی کار کے طرف دگمگاتے قدموں سے بھاگی۔ لیکن شاک ایسا تھا کہ حواسوں نے کام کرنا چھوڑ رکھا تھا۔ اس کے ہاتھ دروازہ کھولنے میں بری طرح ناکام تھے۔ جب ایزد نے بڑھ کر اس کے ہاتھ سے چابی لی۔ "میں لے چلتا ہوں۔ تم اس حالت میں ڈرائیو نہیں کر سکو گی۔

آفرین بس کپکپاتی رہی۔ آنسو آنکھوں کے کواڑوں پر ہچکچا کر رک گئے تھے۔ دروازہ کھلتے ہی وہ بے جان سی سیٹ پر بیٹھ گئی۔

کچھ ہی دیر میں وہ یزدانی ہاوس کے احاطے میں ساکت سی کھڑی کفن میں لپیٹے دادی کے پاکیزہ وجود کو دیکھ رہی تھی۔ اسے یقین ہی نہیں آ رہا تھا کہ یہ اچانک سے دادی کو کیا

## URDU NOVEL BANK

ہوا؟ تو کیا منگنی کی تقریب میں دادی سے اس کی آخری ملاقات تھی۔؟ اگر اسے پتا ہوتا۔۔۔  
 اگر اسے پتا ہوتا کہ اس دن کے بعد وہ کبھی دادی کو دیکھ نہ پائے گی۔۔۔ تو وہ دادی کو  
 اپنے ساتھ لے جاتی۔ لیکن۔۔۔ دادی تو بالکل ٹھیک تھیں۔ کھاپی رہی تھی۔ یوں اچانک  
 کیسے مر سکتی ہیں؟ کیسے۔۔۔؟ جنازے کے پاس وہ نیچے بے جان سی بیٹھتی چلی گئی۔  
 آہ۔۔۔ دادی ماں ل ل۔۔۔ "پھر جو ان کے سرہانے سرٹکا کر روئی تو کئی عورتوں کی"  
 آنکھیں بھیک گئی۔

تم۔۔۔ تم یہاں کس کی اجازت سے آئی ہو۔" صالحہ نے اسے بے دردی سے بازو  
 سے کھینچ کر کھڑا کیا۔

تمہیں اندر آنے کی اجازت کس نے دی؟" جعفر یزدانی قریب آکر ہلکے سے دھاڑا۔ "ابھی"  
 کے ابھی نکلو یہاں سے۔

## URDU NOVEL BANK

کیوں نہیں آسکتی میں۔۔؟" وہ صالحہ سے بازو جھٹک کر چھڑاتی ان پر چلائی۔ آنکھیں رو  
 رو کر سرخ ہو رہی تھیں۔ ناک کی نوک بھی رونے سے لال ہو چکی تھی۔ "یہ میری دادی  
 ہے۔۔ سنا تم لوگوں نے۔۔ دادی ہے میری۔۔ پیار کرتی تھی مجھ سے۔۔ پالا تھا انہوں  
 نے مجھے۔۔ آپ لوگوں کو کیا حق پہنچتا ہے؟ ہاں۔۔ کیا حق تھا آپ کو جو مجھے لا علم  
 رکھا۔۔۔ بتاؤ اتک نہیں۔" وہ غم و غصے سے پاگل ہو رہی تھی۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی، مجھ سے اس لہجے میں بات کرنے کی؟" جعفر نے تھپڑ مارنے  
 کے لئے ہاتھ اٹھایا۔ جب ایزد نے آگے بڑھ کر روکا۔  
 آفی نے کچھ بھی غلط نہیں کہا۔۔۔ اس کی دادی ہے۔۔ اسے پالا تھا۔ افسوس کہ آپ  
 نے آفی کو ان کے موت کی خبر بھی نہیں دی۔ کیا دادی کے روح کو تکلیف نہیں ہو رہی  
 "ہوگی؟"

## URDU NOVEL BANK

ان الفاظ پر جعفر یزدانی کے چہرے پر پچھتاوے کے رنگ ابھرے۔ اس کے ہونٹ کچھ کہنے کے لئے پھڑپھڑائے مگر۔۔۔ اس نے بے اختیار ہاتھ نیچے کر دیا۔ ساتھ ہی بے ساختہ نظر چرائی۔

ایزد کو ایسے بے حس لوگوں کے اصل چہرے دیکھ کر سخت افسوس ہو رہا تھا۔ اس نے آہش کو دیکھا۔۔ جو کالے لباس میں لاپرواہی سے بیٹھی تھی۔ اس کے چہرے پر اپنی دادی کے مرنے کا کوئی دکھ نہیں تھا۔ پھر اس نے آفرین کو دیکھا۔ اور اس کا دل اس حساس لڑکی کے لئے مکمل پسچ گیا۔ آفرین یوں رو رہی تھی۔۔۔ جیسے اس کی پوری جمع پونجی لٹ گئی ہو۔ اور یہ سچ ہی تھا۔ اس سے سچی محبت کرنے والا واحد رشتہ اس سے دور جا چکا تھا۔ بھت دور۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

باہر رات کا اندھیرا بڑھتا جا رہا تھا۔ ولا کی اندرونی اور بیرونی لائٹس جلنے لگی تھیں۔ لیکن ہر طرف خاموشی کی دبیز چادر بچھی ہوئی تھی۔

## URDU NOVEL BANK

شہرام گھر واپس آگیا تھا۔ ملازمہ ٹیبل پر، رات کا کھانا چن رہی ہے۔ اس نے آفرین کو ڈھونڈنے کے لئے طائرانہ نظر دوڑائی۔ خاموشی محسوس کر کے ملازمہ سے پوچھ لیا۔  
"آفرین کہاں ہے؟"

وہ تو ابھی تک واپس نہیں آئی۔۔۔۔۔ "ملازمہ نے ابھی جملہ ختم ہی کیا تھا کہ اس نے" دیکھا کہ شہرام کے چہرے کے تاثرات میں سختی آگئی۔  
دل میں گھبرا کر سوچا۔ اس نے اپنے مالک کو آج سے پہلے کبھی ایسے غصے میں نہیں دیکھا۔ آج اس نے گھر آتے ہی سب سے پہلے اپنی بیوی کا پوچھا تھا۔  
شہرام نے اپنی گھڑی کی طرف دیکھا جس میں شام کے 6:30 بجے تھے۔  
(کہیں وہ ٹریفک میں تو نہیں پھنس گئی؟)

فکرمندی سے اس نے فون نکال کر کال ملائی لیکن فون بھی کسی نے نہیں اٹھایا۔  
لعنت ہو وہ اس کے ساتھ جتنا اچھا سلوک کر رہا تھا۔۔۔ وہ اتنا ہی اوقات سے آگے (برٹھ رہی تھی۔)

اگرچہ معاہدے میں یہ شرط رکھی گئی تھی کہ وہ رات 9 بجے تک گھر آسکتی ہے۔ جب کہ آج پہلے ہی دن اس نے خلاف ورزی کرنے کی کوشش کی تھی۔ یہی نہیں بلکہ اس کی



## URDU NOVEL BANK

پول کے پاس پریشانی سے ٹہلتا۔ وہ مسلسل سوچے جا رہا تھا کہ آفرین کے اس جملے کے پیچھے کیا مقصد تھا؟ کیا وہ اسے چھوڑنے کا سوچے بیٹھی تھی۔

کیا وہ اس کے ساتھ بیچو ہے بلی کا کھیل، کھیل رہی تھی؟ کیا اس نے جان بوجھ کر اس سے رابطہ کیا تھا۔۔۔ تاکہ وہ اس کا مقدمہ مفت میں لے سکے؟

مختلف سوالات تھے جو اس کے ذہن میں مچل رہے تھے۔ اس کے جواب نہ پا کر، وہ الجھ گیا تھا۔

پول کے پاس ٹہلتے ٹہلتے اس کا انتظار طویل تر ہوتا گیا۔۔۔ اس نے گھڑی دیکھی۔ جو رات کے ساڑھے نو بج رہی تھی۔ اور آفرین کا ابھی تک کوئی نام و نشان نہیں تھا۔ اس کی پریشانی فطری تھی۔ اس کی نفی سوچیں بھی فطری ہی تھیں۔ کیونکہ ابھی وہ اس کو جانتا ہی کتنا تھا؟ ابھی اس نے آفرین کے دل و ذہن میں اتر کر نہیں دیکھا ہی کب تھا؟۔ تبھی منفی سوچوں کے اثرات سے اس کا ذہن بوجھل ہو رہا تھا۔

وہ تھک کر واپس اسٹیڈی روم میں بند ہو گیا۔

## URDU NOVEL BANK

کافی دیر تک ایک مقدمے کے کاغذات الٹ پلٹ کرتا رہا۔۔ گرچہ وہ کاغذات دیکھ رہا تھا لیکن سمجھ میں اسے ایک لفظ بھی نہیں آ رہا تھا۔ کچھ بھوک اور کچھ آفرین کی فکر۔۔ اس کی سمجھنے کی صلاحیت پر بری طرح اثر انداز ہو رہی تھی۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

جب گھڑی نے بارہ کی گھنٹی بجائی۔ اس نے جھنجھلا کر میر ہادی کو کال ملائی۔ "پتہ کرو آفرین کہاں ہے۔"

ہادی یہ سن کر چونکا۔ (آپ اس پر جی پی ایس ٹریسر لگوالیں صاحب جی۔ میں آپ کے ان احکامات پر عمل کرتے کرتے، انویسٹیگٹر ہی بن چکا ہوں۔ مجھے جاسوس ہونا چاہئے تھا۔ آپ کا اسسٹنٹ ہو کر۔ مفت میں بدنام ہو گیا ہوں)۔

دس منٹ بعد اس نے جازب ڈیزائنر کمپنی کی کار پارکنگ کی فوٹج بھیج دی۔ جس میں آفرین کو ایزد کے ساتھ کار میں جاتے ہوئے دیکھا جاسکتا تھا۔



## URDU NOVEL BANK

ہادی اس پر مزید تفتیش کرنا چاہتا تھا۔ لیکن اس نے جب بھی اسے فون کیا۔ شہرام کا فون بند ملا۔ وہ سمجھ گیا حسب معمول اس کے غصیلے سر نے بنا سوچے سمجھے موبائل ہی اٹھا کر دیوار پر دے مارا ہوگا۔

اسی لئے گاڑی دوڑاتا سیدھا ولا آیا۔

www.urdu-novel-bank.com  
visit for more novels:

دروازے پر دستک دینے کے بعد جب وہ اسٹڈی میں گیا تو اس نے دیکھا کہ نیا نکور موبائل فون زمین پر دو حصوں میں منقسم پڑا ہے۔ شہرام نیچے کاریٹ پر لیمپ کے سائے میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر خوفناک سرد تاثرات تھے۔

ہادی کے قدموں کی آہٹ سن کر شہرام نے سر اٹھایا۔ اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔ "کیا میں اس قابل ہوں کہ ہر وہ عورت جس سے میں فیئر رہوں وہ مجھ سے "دھوکا کرتی رہے۔؟"

دیکھیں سر، آپ منفی مت سوچیں۔۔۔۔ میں ابھی تحقیق کر رہا ہوں۔ "یہ سنتے ہی وہ" بری طرح چونک کر کھڑا ہو گیا۔

## URDU NOVEL BANK

پتا کرواؤ۔۔ اگر وہ کسی ہوٹل میں گئے ہوں؟ وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کی آنکھوں میں شکوک "کا جہان آباد تھے۔ ساتھ ہی غیرت سے اس کا وجود جلنے لگا تھا۔ اس کی بیوی رات کے وقت کسی غیر مرد کے ساتھ تھی۔۔ یہ اس کے لئے ڈوب کر مرجانے کا مقام تھا۔

ہادی یہ سن کر جانے کے لئے مڑا، تو شہرام نے اسے روک دیا۔  
 بس کوئی ضرورت نہیں اسے ڈھونڈنے کی۔ میں بھی دیکھتا ہوں وہ کب تک باہر رہتی ہے۔" ہادی اس کے انداز پر ششدر رہ گیا۔

اس کی حالت دیکھ کر اس کی پیشانی سلوٹوں سے بھر گئی۔ اس نے شہرام کو بھت کم اس طرح غصے میں دیکھا تھا۔ شہرام کو خود بھی پتا نہیں چل رہا تھا کہ آفرین اس پر کس قدر اثر انداز ہو رہی ہے۔ بھلی وہ منہ سے یہ کہتا رہتا کہ اسے اس سے محبت نہیں۔ لیکن۔۔ یہ کیئر کا انداز۔ کسی اور کے ساتھ ہونے کے خیال سے ہی شہرام کا سخت رد عمل، چیخ چیخ کر بتا رہا تھا۔ اسے آفرین یزدانی سے محبت ہو رہی تھی۔



## URDU NOVEL BANK

جنازے کو صبح سویرے دفن ہونا تھا۔ احاطے میں آفرین دادی کے سرہانے بے جان سی، سرٹکائے ساکت بیٹھی ہوئی تھی۔ روتے روتے اس کی آنکھوں کے سوتے خشک ہو گئے تھے۔ رات کافی ہو چکی تھی۔ سب لوگ کب کے جا چکے تھے۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

صرف ایک ایزد تھا جو اس بڑے سے احاطے میں تھوڑا فاصلہ رکھ کر فرش پر بیٹھا ہوا تھا۔ تم بھی جاسکتے ہو۔ "اپنے آپ میں گم وہ ہلکے سے اسے بولی تھی۔ آفرین جانتی تھی وہ " صرف اس کی وجہ سے بیٹھا ہوا ہے۔ لیکن اسے ایزد تو کیا کسی کی بھی ہمدردی کی ضرورت نہیں تھی۔

میں اس طرح نہیں جاسکتا۔ تمہیں ہی نہیں مجھے بھی دادی کی موت کا دکھ ہے۔ انہیں " آخری آرام گاہ پہنچا کر ہی میں جاؤں گا۔ میں دکھ کی اس گھڑی میں تمہیں تنہا نہیں چھوڑ سکتا۔ ان لوگوں کی طرح، میں اتنا بھی بے حس نہیں ہوں۔ "ایزد نے وہیں رہنے پر ضد کی۔

## URDU NOVEL BANK

وہ دکھ سے مسکرا دی۔ وہ تو پھر بھی ایک رشتیدار تھا۔ جو جنازے کے ساتھ بیٹھنا چاہتا تھا کیونکہ دادی نے اسے بیٹوں کی طرح پیار دیا تھا۔ لیکن وہ جو ان کا اپنی کوکھ کا جنا بیٹا تھا وہ کہاں تھا اس وقت؟ اور ان کی بیوی جسے وہ ارمانوں سے بیاہ لائی تھی۔ اسے بہو نہیں بیٹی سمجھا تھا۔ کہاں تھی وہ اس وقت؟ آفرین نے تو کسی بھی فرد کے چہرے پر دکھ کی ایک لکیر تک نہیں دیکھی۔ وہ تو سب کے جاتے ہی کمروں میں بند ہو گئے تھے۔

تو ثابت ہوا کہ اپنا خون ہی سفید ہو گیا تھا۔۔۔ ہاں۔۔۔ جب اپنا خون ہی سفید ہو جائے تو پھر انسان وقت سے پہلے بوڑھا ہو جاتا ہے۔ وقت سے پہلے بے موت مرجاتا ہے۔ جیسے ایک تناور پودے کو پانی نہ دیا جائے تو وہ مرجھاتا ہے، اور بالآخر جل جاتا ہے۔ وہیں پر۔۔۔ سوکھ کر جھڑ جاتے اس کے پھل اور پتے آخر میں اس کی جڑیں سوکھ کر مر جاتی ہیں۔ جعفر کا خون بھی سفید ہو گیا تھا۔ اس نے ماں کی موت پر نہ آنسو بہایا نہ ماں کے جنازے کے سرہانے بیٹھا۔ بلکہ سب اپنے اپنے کمروں میں سونے چلے گئے۔

## URDU NOVEL BANK

آدھی رات کو سردی کی شدت بڑھ گئی تھی۔۔ آفرین کپکپانے لگی تھی۔ ایزد نے اپنی گرم جیکٹ اتار کر اس کے شانے پر ڈال دی۔ لیکن آفرین کو کچھ پتا نہیں چلا۔ وہ بس یک ٹک ایک جگہ گھورے جا رہی تھی۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

صبح سویرے سب آگئے۔ اور جنازے کو دفنانے لے جایا گیا۔ آفرین تو ایسا روئی کہ نڈھال ہو کر وہیں فرش پر گر پڑی۔ ایک تو اتنا بڑا سانحہ گذرا تھا۔ دوسرے کل سے اس کے معدے میں سوائے چائے کے کچھ نہیں گیا تھا۔

جب سب قبرستان سے واپس آئے تو ایزد سیدھا اس کے پاس آیا۔ جو نڈھال سی ملازمہ کے ہاتھ سے پانی پی رہی تھی۔ آنسو نالے کی طرح اس کی آنکھوں سے بہہ رہے تھے۔ وہ سخت دکھ میں تھی۔ اس کا آخری پیارا رشتہ بھی اس کا ساتھ چھوڑ کر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے مٹی میں دفن ہو گیا تھا۔ وہ روتی نہ تو کیا کرتی؟ اب وہ اکیلی رہ گئی تھی۔ بالکل اکیلی۔

سب کے ساتھ ایزد کو واپس آتے دیکھ کر وہ بھی جانے کو اٹھ گئی۔

## URDU NOVEL BANK

اس حالت میں تم ڈرائیو نہیں کر سکوگی میں۔۔۔" اسے جاتا دیکھ کر اس نے آفرین کے "ساتھ چلنا چاہا۔ لیکن آفرین نے ہاتھ اٹھا کر روک لیا۔  
"نہی۔۔۔ میں خود جا سکتی ہوں۔"

www.urdu-novel-bank.com

لیکن تم۔۔۔" وہ یہ کہنا چاہ رہا تھا کہ تمہاری حالت ایسی نہیں کہ ڈرائیو کر سکو۔ لیکن آفرین نے ٹوک دیا۔

میں ٹھیک ہوں۔۔۔ اتنے سارے پے در پے سانحات۔۔۔ مجھ پر ہوئے کہ اب میں "سہ سہ کر بے حس ہو چکی ہوں۔" اس نے بہت سختی سے اسے روکا۔

اور ایزد کو لگا جیسے اس کے دل پر وار ہو رہا ہو۔ وہ پہلے سے بھی بہت کمزور تھی لیکن اب۔۔۔ اسے خود ہی ان سب کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ اور یقیناً اس کا زمی وار وہ خود بھی تھا۔ اس نے اسے خواب دکھا کر بیچ راہ میں ہاتھ چھڑا لیا تھا۔ وہ ہی تھا، جس نے آفرین کو ایک اندھیری گھاٹی میں دھکیل دیا تھا۔ جہاں وہ گم ہو گئی تھی۔ اب وہ کس منہ سے اسے

## URDU NOVEL BANK

تسلی دیتا؟ پچھتاوے اسے ہر طرف سے ڈسنے کو آگے بڑھے تھے۔ اب کس منہ سے اس کا ہاتھ تھامتا؟ لیکن ایک کوشش۔۔۔ ایک کوشش وہ کرنا چاہ رہا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ اسے آفیس ہی لے آیا۔۔۔ آفرین میں بالکل بھی جان نہیں تھی کہ کار سے باہر نکل سکتی۔ ایزد گھوم کر اس کے طرف آیا اور دروازہ کھول کر اسے باہر نکلنے میں مدد دی۔ آفرین بالکل بے حس بنی ہوئی تھی۔ "آئی، چاہے تم مجھ پر یقین کرو یا نہ کرو، لیکن۔۔۔ میں تمہارے ساتھ ہوں۔"

آفرین نے جھٹکے سے ہاتھ کھینچ کر اس کی گرفت سے نکالا۔ وہ اسے ایک کرارا جواب دینے ہی والی تھی کہ پیچھے سے شہرام کی جسم کو کاٹ کر رکھ دینے والی دھاڑ سنائی دی۔ "ادھر آؤ۔"

وہ چونکی اور مڑ کر دیکھنے لگی۔ شہرام اس سے صرف دس قدم دور، کالی پینٹ اور بلیک ٹریچ کوٹ میں ملبوس۔ کسی بادشاہ کی سی شان میں کھڑا تھا۔۔۔ اس کی پیشانی سلوٹ زدہ تھی۔ اور آنکھوں کی پتلیاں یوں لگ رہا تھا جیسے دو آگ کے گولے ہوں۔

## URDU NOVEL BANK

آفرین کے دل میں اچانک ہی کچھ غلط ہونے کا احساس ابھرا۔ جی بھی وہ عجلت میں ایزد سے فاصلے پر ہو گئی۔

لیکن شہرام کی نظروں میں شک کے ناگ پھن پھیلائے ہوئے تھے۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

بہت ہی خوب آفرین بیگم، بہت خوب۔۔ ایک تو ساری رات بنا بتائے تم باہر رہی۔ اور" میں ساری رات جلتا بھنتا رہا۔ اب سات بجے سے ادھر تمہارا انتظار کر رہا ہوں تو تم۔۔ آئی بھی تو کسی دوسرے مرد کے ساتھ، اور ساتھ ہی اسی مرد کے وجود کا پہناوا بھی پہنا ہوا ہے؟"

عورت اگر سارا دن بنا بتائے باہر رہے، اس کے لئے کوئی بہانا بنالے تو سمجھ میں آتا ہے، لیکن اگر ساری رات بنا بتائے باہر رہے تو ہزار شکوک جنم لیتے ہیں۔ اس کے لئے پھر کوئی بھی صفائی کام نہیں آتی۔ بھلی وہ چلیخ چلیخ کر دلیل دے۔ ثبوت دے لیکن۔۔۔۔ یقین کی دیوار میں شک کی پہلی دراڑ پڑ جاتی ہے۔



## URDU NOVEL BANK

جیسے ہی اس نے تصور کیا کہ کل رات کس طرح وہ ایزد کے ساتھ ہوٹل کے کمرے میں بستر پر تھی۔ اس کے دل میں ایک ناقابل بیان آگ بھڑک اٹھی۔ آگ کے شعلے ایسے بھڑک رہے تھے جیسے وہ اپنے ساتھ ساتھ سب کو جلا کر بھسم کر دیں گے۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

وکیل صاحب آپ۔۔۔؟ "ایزد کو تو یہی سمجھ میں نہیں آیا کہ شہرام سُوری صبح سویرے " آفرین کی آفیس کے باہر کیا کر رہا تھا؟ کیوں آیا تھا؟

آفرین۔۔۔ کیا تم بھری ہو گئی ہو؟۔۔ سنا نہیں میں نے کیا کہا؟ "اسے نظر انداز کر کے " شہرام نے تیز آواز میں ایک بار پھر سختی سے تنبیہ کی۔

آفرین ڈر کر اندر ہی اندر دہل کر جلدی سے اس کے پاس آئی۔ لیکن شہرام نے جھٹکے سے اور سختی کے ساتھ اسے بازوؤں سے گرفت میں لیا۔ اور ایک ہاتھ سے اس کے شانے پر دھری ایزد کی جیکٹ بے دردی سے کھینچ کر دور پھینک دی۔ جیسے وہ کوئی غلیظ اور ناپاک کپڑا ہو۔

تب آفرین کو پتا چلا کہ اس کے شانوں پر ایزد کی جیکٹ تھی۔ جو رات سردی سے بچنے کے لئے ایزد نے اس پر کس وقت ڈالی، اسے اپنے غم میں پتا ہی نہیں چلا تھا۔ اور شہرام یقیناً اس جیکٹ کی وجہ سے غلط فہمی کا شکار ہوا تھا۔ لیکن۔۔۔ وہ کل سے رو رو کر اتنی نڈھال ہو چکی تھی کہ اب اس میں کسی سے بھی بحث کرنے کی سکت بالکل نہیں بچی تھی۔

لیکن اس کے اس عمل پر، ایزد آگ بگولہ ہو گیا۔ وہ غصے سے آگے بڑھا۔ "یہ آپ کیا کر رہے ہیں؟" اس کی آنکھیں تو شہرام کو آفرین کے بالکل قریب دیکھ کر حیرت سے پھٹنے کو قریب تھیں۔ وہ محسوس کر سکتا تھا کہ کچھ تھا۔۔۔ کچھ تھا ان دونوں کے بیچ۔۔۔ جو اسے نہیں پتا تھا۔۔۔ لیکن وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ ان دونوں کے بیچ کیا رشتہ ہو سکتا ہے؟ اس کے علم کے مطابق تو شہرام نے آفرین کی کورٹ کیس میں مدد کی تھی بس۔۔۔

## URDU NOVEL BANK

تو تم کیا سوچ رہے ہو۔۔۔ کہ میں کیا کر رہا ہوں؟ "شہرام نے ابرو چڑھا کر کینہ توڑ نظروں سے اسے دیکھ کر اسی کے انداز میں پوچھا۔ پھر، اسے چڑانے کے لئے آفرین کے ہونٹوں پر جھکا۔ پھر وہاں سے ہٹ کر اس کی آنکھوں پر باری باری بوسہ دیا جب کہ آفرین بس سن سی اس کی گرفت میں اس سے لگی کھڑی تھی۔ شہرام نے اس کام سے فارغ ہو کر ایزد کو جتنی نظروں سے دیکھ کر طنزیہ مسکراہٹ اچھالی۔ اور آفرین کو حصار میں لے کر بولا۔ "یہ میری عورت ہے۔ سو اس سے دور رہنا۔۔۔ ورنہ دوسری صورت میں نتائج کے "زمیوار تم ہو گے۔"

اب ایزد مکمل سکتے میں آچکا تھا۔ یہ صورت حال اس کے لئے ناقابل فہم تھی۔ ناقابل قبول بھی۔ "یہ۔۔۔ یہ ناممکن ہے۔۔۔ ناممکن۔۔۔ آئی تم سے محبت نہیں کرتی۔۔۔" وہ نفی میں سر ہلانے لگا۔ پھر آفرین کو دیکھ کر سوالیہ ہو "آئی۔۔ کیا چل رہا یہ؟ بتاؤ۔۔۔ یہ سب کیا ہے؟" وہ الجھ رہا تھا۔

## URDU NOVEL BANK

اور آفرین بنا کسی تاثر کے کسی بت کی طرح شہرام کے حصار میں کھڑی تھی۔ اس میں کچھ بھی کہنے کی ہمت نہیں بچی تھی۔

آج کے دن کا اس نے کئی بار تصور کیا تھا کہ کس طرح شہرام کے ساتھ وہ ایزد کے سامنے آئے گی اور فخر سے گردن اٹھا کر شہرام کا ہاتھ تھام کر کہے گی۔ "مجھ سے ملو۔۔۔ میں تمہاری مامی ہوں۔" اور آج۔۔۔ آج یہ تصور چکنا چور ہو گیا تھا۔۔۔ اتنا کہ اس کی دھجی تک نہیں بچی تھی۔ یہ وقت آ تو گیا تھا۔۔۔ لیکن اس کے تصور سے بالکل الٹ۔۔۔ اس تصور میں اور حقیقت میں زمین آسمان کا فرق تھا۔ یا۔۔۔ وہ خواب تھا۔۔۔ جو ٹوٹ گیا تھا۔۔۔ یہ حقیقت تھی۔۔۔ جو اٹل کھڑی تھی۔۔۔ سر اٹھائے۔۔۔ کہ آؤ۔۔۔ میرا سامنا کرو۔۔۔ دیکھو۔۔۔ کہ میں کتنی بد صورت ہوں۔ سامنا کرو میرا۔۔۔ خواب سراب ہوتے ہیں۔ تبھی خوبصورت ہوتے ہیں۔ اور حقیقت بہت تلخ اور کبھی کبھار انتہائی بد صورت ہوتی ہے۔ ہم جب اس کا سامنا نہیں کر سکتے۔۔۔ تو دو کام کرتے ہیں۔۔۔ یا۔۔۔ تو پیٹھ دکھا کر بھاگ جاتے ہیں۔ یا پھر ڈٹ کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور آفرین نے

## URDU NOVEL BANK

بھی یہی کرنا تھا۔۔۔ ڈٹ جانا تھا۔ سامنا کرنا تھا۔ اس کا وقار بری طرح ڈیچ ہوا تھا۔۔۔ بری طرح۔

ہاں!۔۔۔ شہرام سُوری کی نظر میں وہ بس ایک "چیز" تھی۔ استعمال کرنے کی چیز۔۔۔ جس کے اپنے کوئی بھی احساسات نہیں تھے۔ اپنے کوئی بھی جذبات نہیں تھے۔ یا خواہشات نہیں تھیں۔

وہ اس کی نظر میں ان عورتوں سے مختلف نہیں تھی۔۔۔ جنہیں کام کرنے کا معاوضہ دیا جاتا ہے۔ جنہیں لوگ گندے نام 'ارکھیل' سے پکارتے ہیں۔

تو۔۔۔ تم اب بھی نہیں سمجھے۔۔۔؟ اس کا غصہ آفرین کا سپاٹ اور ساکت وجود دیکھ کر "اور بڑھ رہا تھا۔" اس دنیا میں مفت میں تو ایک روٹی بھی نہیں ملتی۔۔۔ اور تم۔۔۔ ہاھا۔۔۔ تم سمجھتے ہو کہ میں نے اس کا کیس مفت میں لڑا تھا؟ اگر وہ پھر سے جیل نہیں جانا چاہتی۔۔۔ تو اسے میری فیس دینی پڑے گی۔ اس کے لئے چاہے کچھ بھی کرنا پڑے۔" اس نے سنگلی کی انتہا کر دی تھی۔ آفرین برف جیسی خاموشی سے کھڑی سن رہی

## URDU NOVEL BANK

تھی۔ اسے شہرام سے نفرت بھی محسوس نہیں ہو رہی تھی۔ شاید اس کے سارے احساسات برف بن چکے تھے۔

ایزدیہ سن کر بے یقین سا لڑکھڑا کر دو قدم پیچھے ہوا۔ اس کا سر نفی میں مسلسل ہل رہا تھا۔ وہ اس حقیقت کو قبول نہیں کر پارہا تھا۔ "ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔ میں نہیں مانتا۔۔۔ مجھے تم پر یقین نہیں آ رہا۔۔"

ایسا نہیں ہو سکتا۔۔ اس کی بچپن کی دوست اور کزن جو شہزادیوں کی طرح پل کر بڑی ہوئی تھی۔ وہ اس قدر بری حالت میں تھی۔۔ اور یہ سب اس کی وجہ سے تھا۔ جس وجہ سے آفرین اس حالت میں پہنچی تھی۔ وہی تھا اس کا مجرم۔

تمہارا یقین کرنا یا۔۔ نہ کرنا۔۔ فضول ہے۔ "شہرام نے بڑے کروفر سے آفرین کا چہرہ" تھما۔ جس کا رنگ لٹھے جیسا ہو رہا تھا۔ جتنا وہ مایوس اور دکھی دکھائی دے رہی تھی۔ اتنا ہی شہرام کی مردانہ انا کو تسکینیت مل رہی تھی۔ وہ اندر سے پرسکون محسوس کر رہا تھا۔

## URDU NOVEL BANK

کتے۔۔۔۔۔"ایزد سے اور برداشت نہیں ہوا تو دھاڑتا ہوا شہرام پر حملہ کرنے"  
 لپکا۔ لیکن شہرام نے پھرتی دکھا کر آفرین کو اپنے پیچھ کر لیا۔ اور اس کا وار اپنا بازو آگے  
 کر کے، وہیں پر روک دیا۔ وار رک جانے پر ایزد کے اشتعال میں اضافہ ہوا تھا۔ اور اس  
 نے شہرام کے پیٹ میں لات ماری چاہی لیکن شہرام غافل یقیناً نہیں تھا۔ اس نے اس  
 کی ٹانگ اپنی گرفت میں لے کر اسے زمین پر دور دھکیل دیا تھا۔ اور اس کے سنبھلنے سے  
 پہلے ہی اس پر پل پڑا۔۔۔ پھر تابڑ توڑ مکے مارنے شروع کر دئے۔ اس کے باوجود بھی شہرام  
 کا غصہ تھا جو بڑھتا ہی جا رہا تھا۔۔۔ قریب تھا کہ وہ اسے بالکل مار دیتا۔ ابھی وہ اپنی ٹانگ  
 اٹھا کر اسے مارنے ہی والا تھا کہ یکایک آفرین ہوش میں آئی۔ بھاگتی ہوئی شہرام سے لپٹ  
 گئی۔ "بس کر دیں۔۔۔ خدا را۔۔۔ بس کر دیں۔۔۔ یہ مرجائے گا۔۔۔ یہ بھی مرجائے گا۔۔۔" وہ  
 بری طرح سسکنے لگی۔

اور جیسے ہی لاشعوری طور پر وہ آفرین کی وجہ سے رکا۔ ایزد نے موقعہ دیکھ کر اٹھ کر اس  
 کے منہ پر گھونسہ دے مارا۔

## URDU NOVEL BANK

اس کے خوبصورت ہونٹوں کا کنارہ گھونسنے کی وجہ سے پھٹ گیا۔ اور وہاں سے خون رسنے لگا تھا۔ شہرام کی آنکھوں میں تو گویا خون اتر آیا تھا۔ اس نے غصے سے آفرین کو گھورا۔ کیونکہ اس کی وجہ سے ہی اسے گھونسنہ پڑا تھا۔

پھر جو اس نے اندھا دھند ایزد پر مکے برسائے تو اسے وہیں پر دھول چٹادی تھی۔ ایزد اب کھڑا نہ رہ سکا۔ اور نیچے گر کر تڑپنے لگا۔ اور کچھ ہی دیر میں وہ بیہوش ہو چکا تھا۔

آفرین وہیں دنگ کھڑی شہرام کا غصہ دیکھ رہی تھی۔ اس نے آج سے پہلے شہرام کو، اس طرح لڑتے نہیں دیکھا تھا۔۔۔ اسے آج پتا چلا تھا۔۔۔ کہ شہرام لڑنے میں کتنا ماہر ہے۔ اسے زمین پر یونہی بیہوش چھوڑ کر اس نے غصے سے آفرین کو اپنے کندھوں پر اٹھالیا۔ اور اس کے احتجاج کی پرواہ نہ کرتے اسے سیدھا کار میں لاپٹکھا۔ اور دوسری طرف آکر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا۔ اور اشتعال میں گاڑی تیز اسپید میں بھگادی۔



## URDU NOVEL BANK

گاڑی سڑک پر بجلی کی سی تیزی سے بھاگی جا رہی تھی۔ جس نے آفرین کو اس قدر خوفزدہ کیا کہ اسے ٹھنڈے پسینے آنے لگے۔ اس نے اوور ہیڈ بینڈل کو مضبوطی سے پکڑ لیا۔ اس ڈر سے کہ کہیں وہ اگلے ہی پل اسے بھی نہ باہر پھینک دے۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

خوف کی وجہ اسے کچھ کہنے کی ہمت ہی نہیں پڑ رہی تھی۔ عام دنوں کے برعکس آج شہرام سے اسے خوف محسوس ہوا۔

ولا کے کار پارکنگ میں ایک دھچکے سے گاڑی روک کر وہ غصے میں بھرا ہوا سیٹ بیٹ کھینچ کر اتارتا باہر نکلا۔ اور اسے کے طرف آکر جھٹکے سے اسے کھینچ کر، اور تقریباً گھسیٹ کر نکالا تھا۔ اور ایسے ہی گھسیٹتا ہوا اسے بیڈ روم میں لا کر بیڈ پر دھکیلا۔

تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی۔۔۔ بولو۔۔۔؟ ہمت بھی کیسے ہوئی۔۔۔ دوسرے شخص کے ساتھ مل کر مجھے مارنے کی؟ "وہ چلخ رہا تھا۔۔۔ شیر کی طرح دھاڑ رہا تھا۔

م۔۔۔ میں نے نن۔۔۔ نہیں۔۔۔ اصل میں۔۔۔۔۔ "لیکن اس کی بات منہ میں ہی رہ گئی۔ ایک زبردست دھچکے سے وہ سنبھل نہ پائی تھی۔ اور بیڈ پر گر گئی تھی۔ اس طرح

## URDU NOVEL BANK

گرنے سے اسے بیڈ کی چوٹ لگی تھی۔۔ لیکن یہ چوٹ اس رویے سے زیادہ نہیں تھی۔ جس نے اسے اندر تک چیر کر کتنے ہی ٹکڑوں میں منقسم کر دیا تھا۔ اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن۔۔ کل سے ایک ہی جگہ پر بیٹھ کر روتے روتے۔۔ اب اس کی حالت کافی اتر تھی۔ کمزوری، بھوک اور غم سے نڈھال اس میں اٹھنے کی سکت تھی نہ اس شخص سے مقابلہ کرنے کی۔

بلکہ اس بند کرو۔۔۔ جھوٹی عورت۔۔۔ "شہرام اس پر بری طرح چلایا تھا۔ "کیا تم یہ سمجھ رہی ہو۔۔۔ کہ میں تم پر دوبارہ یقین کر لوں گا۔۔۔؟" وہ اس پر جھکا آنکھوں میں آگ بھر کر دھاڑ رہا تھا۔۔۔ وہ کانپ گئی۔۔۔ "تم نے کہا تھا۔۔۔۔۔ تم مجھ سے پیار کرتی ہو۔۔۔۔۔ کہا تھا نا۔۔۔؟" اس کے چہرے کو دبوچتے، اس کا چہرہ اپنے سامنے کیا۔

لیکن۔۔۔۔۔ یہ صرف ایک خوبصورت جھوٹ تھا۔۔۔۔۔ صرف چند جھوٹے الفاظ تھے۔۔۔۔۔ تاکہ "۔۔۔ تاکہ میں تمہارا کیس لڑ سکوں۔۔۔ ہے نا؟" وہ اٹھا۔۔۔ اور اسے بھی گھسیٹ کر اٹھایا۔۔۔ وہ لڑکھڑائی، گرنے لگی۔ لیکن۔۔۔ شہرام کی گرفت مضبوط تھی۔ اسے دونوں بازو سے دبوچ کر پھنکارا۔

## URDU NOVEL BANK

اور اب --- جبکہ تمہارا مقصد پورا ہو گیا تو مجھے دھکیل کر دور کر دیا۔۔۔ "وہ چیخا۔۔۔ اتنے" زور سے کہ آفرین کو اپنا سر چکراتا محسوس ہوا۔ اس کے دماغ میں بس اس کی زور دار چنگھاڑ گونج رہی تھی۔ "تم نے کہا تھا۔۔۔ تم نے کہا تھا نا۔۔ کہ تمہیں ایزد سے کوئی محبت نہیں ہے۔۔ لیکن۔۔۔ وہیں تم اس کے ساتھ کسی ہوٹل میں رات گزار کر آئی۔۔ کیا تم سمجھتی ہو۔۔۔ اس طرح مجھے بیوقوف بنا لو گی؟۔۔۔ بولو۔۔۔" اس نے اسے جھنجھوڑا۔۔ وہ ہل کر رہ گئی۔ لب کپکپائے۔۔ مگر کوئی آواز نہیں نکل سکی۔ آنسوؤں سے پورا چہرہ بھیگ گیا تھا۔ آنکھیں سوجن اور تھکن کا شکار تھیں۔ جیسے ایک پل نہ سوئی ہو۔

اگر یہ سب ماضی کی بات ہوتی تو وہ اسے غصے سے جھڑک دیتی۔ بحث کرتی۔۔۔ لڑتی۔۔ جھگڑتی۔ صفائی دیتی۔۔ مگر۔۔۔ آج۔۔۔ آج وہ بری طرح تھک گئی تھی۔۔ بری طرح غمزدہ تھی۔ اس میں کچھ کہنے کی سکت ہی نہیں بچی تھی۔ بس دکھ سے، افسوس سے اسے دیکھے گئی۔۔ اس کی آنکھوں میں کیا نہیں تھا؟ دکھ کا ایک دریا موجزن تھا۔ غم و اندوہ کی گہرائی تھی۔ اور شکایتوں کی حکایتیں رقم تھی۔۔ کہ ایک وہ شخص جو کہنے میں اس کا شوہر تھا اس کی ظاہری اتر حالت کا کوئی اور مطلب اخذ کر رہا تھا۔۔ سسکتے ہوئے، گھٹی گھٹی سی سانس

## URDU NOVEL BANK

لیتے، اس کے بس ہونٹ ہلے تھے۔ "کیا تـتـ" تم نے مـم۔۔۔ مجھے اس کے سس۔۔۔ ساتھ۔۔۔ ہھ۔۔۔ ہوٹل۔۔۔ میں۔۔۔ حج۔۔۔ جاتے۔۔۔ دیکھا تھا؟ "آنسو لڑیوں کی طرح گال پر بہہ رہے تھے۔ اس کی آنکھیں حزن و ملال سے پُر تھیں۔

اس کے سوال پر وہ جیسے آپے سے باہر ہو گیا۔ شک کا ناگ اس کے ذہن میں کلبلا رہا تھا۔ "اگر اس کے ساتھ نہیں تھی۔۔۔ تو کہاں تھی؟" بولو۔۔۔ جواب دو۔۔۔ "وہ اسے جھنجھوڑ رہا تھا۔" اس شخص کی جیکٹ تمہارے وجود پر کیوں تھی؟

پھر اسے یوں ہی جکڑتا روم کی ڈریسنگ ٹیبل کے آئیے کے سامنے لاکھڑا کیا۔ اس کی سوجن زدہ بھاری پپوٹوں والی آنکھوں کے طرف اشارہ کیا۔ "اپنی حالت دیکھو۔۔۔ صاف لگ رہا ہے کہ تم رات بھر نہیں سوئی۔۔۔ بولو۔۔۔ جواب دو؟ کیوں ہے ایسا؟ وہ تو شکوک کے بوجھ سے جیسے پاگل ہونے کو تھا۔ آئیے میں اس کی آتشیں نظریں آفرین کو اپنے جسم کے پار ہوتی محسوس ہوئیں۔

آفرین کے ذہن میں رات بھر والا منظر گھومنے لگا۔۔۔ پیاری دادی کی اچانک موت۔۔۔ اس کا کفن میں لپیٹا ساکت مردہ وجود۔۔۔ اپنا گریہ کرنا۔۔۔ اس کے بدن میں آگ کی لپیٹیں اٹھی تھیں۔ پھر جیسے اسے کچھ ہوش ہی نہیں رہا تھا۔۔۔ وہ پاگلوں کی طرح اپنے کپڑے پھاڑ

## URDU NOVEL BANK

نے لگی تھی۔ گریبان میں ہاتھ ڈال کر اسے پھاڑ ڈالا۔ خود کو نوچنے لگی۔ "دیکھ لو۔۔۔۔ دیکھ لو۔۔۔۔ خود اپنی آنکھوں سے دیکھو۔۔۔ کیا میرے وجود پر کوئی نشان ہے؟ بولو۔۔ ہے میرے وجود پر کسی پرائے آدمی کی چھاپ؟ ہے میرے وجود میں۔۔۔ پرائے آدمی کی، بووو۔۔؟" اس کا گلا چلخ چلخ کر رندھ گیا۔ وہ جیسے ہوش بھلا بیٹھی تھی۔ پھر یونہی روتی ماتم کرتی اور خود کو نوچتی رہی۔۔ جیسے جسم نہ ہو۔۔ گندگی کا ڈھیر ہو۔۔ اسے خود سے کراہیت آنے لگی۔۔ نفرت ہونے لگی۔۔

شہرام دنگ رہ گیا تھا۔۔ اسے آفرین سے اس طرح کے رد عمل کی بلکل بھی توقع نہیں تھی۔۔ یہ صاف ظاہر تھا کہ وہ معصوم تھی۔۔ روز اول کی طرح۔۔ اجلی۔۔ پاک دامن۔۔ پوٹر۔۔ جہاں یہ خیال اس کے دل کو سرشار کر گیا تھا کہ وہ ان چھوٹی ہے۔ وہیں پر غصہ بھی آیا تھا کہ وہ ایزد کے ساتھ کیوں دکھائی دی تھی۔؟ اسے اپنے بھیسو پر ایک لمحے کے لئے شرمساری محسوس ہوئی تھی۔ لیکن اگلے پل ہی دماغ پر منفی خیالات نے حملہ کر دیا تھا۔۔ وہ اپنے شک کا کیا کرتا؟ وہ بتاتی کیوں نہیں تھی۔۔ کہ کہاں تھی؟ اگر ایزد کے ساتھ نہیں تھی؟ اس نے وارڈروب کھول کر جو بھی شرٹ ہاتھ آئی کھینچ لی اور اسے

## URDU NOVEL BANK

پہنانے لگا۔۔ لیکن آفرین نے بری طرح اس کے ہاتھ کو جھٹک دیا۔ تب وہ بھی اس پر شرٹ پھینکتا۔ باہر جانے کو مڑا۔

آفرین روتے روتے بے جان سی ہو کر نیچے بیٹھتی چلی گئی۔

آج کے بعد تمہیں باہر جانے کی اجازت نہیں ہے۔۔۔ اور۔۔۔ مجھے بیوقوف سمجھنے کی" کوشش مت کرنا۔۔۔ ورنہ۔۔۔ "وہ غصے سے دھمکتا۔ بنا اسے دیکھے، باہر نکل کر، دروازہ بھی باہر سے لاک کر گیا۔ آفرین نے سنا۔۔ لیکن۔۔ کوئی رد عمل نہیں دکھایا۔۔ اس کا آخری پیارا رشتہ اس سے بچھڑ گیا تھا۔۔ وہ اس کا ماتم کرتی یا۔۔۔ شہرام کی طرف سے ملے دکھ پر روتی؟ ٹھیک ہے۔۔ بھلی قید کرلو۔۔ کیا ہوگا؟ زیادہ سے زیادہ یہی نا۔۔۔ کہ قید میں 'بھوکی پیاسی مر جاؤں گی۔۔۔ تو ٹھیک ہے۔۔ یہ وار بھی آزما کر دیکھ لو شہرام سُوری۔

باہر نکل کر، دروازے سے ٹیک لگاتے، شہرام نے تھکی تھکی سی سانس لی۔ "سچ کیا ہے آفرین بیگم۔۔ یہ میں پتا کر لوں گا۔۔ لیکن اس کے بعد کی سزا کے لئے تیار رہنا۔



## URDU NOVEL BANK

شہرام کا خیال تھا وہ کچھ دیر بعد اپنی غلطیوں کو تسلیم کر لے گی۔ اس سے معافی مانگ لے گی۔ لیکن۔۔۔ یہ خیال اس کا خیال ہی رہا۔ سارا دن گزر گیا تھا۔ لیکن کمرے سے آفرین کی ایک آواز تو کیا کوئی تحرک تک نظر نہیں آیا۔ وہی جامد خاموشی تھی۔ سناٹا ہی سناٹا تھا۔۔۔ اور ویسا ہی سناٹا شہرام اپنے وجود میں بھی اتنا محسوس کر رہا تھا۔

www.urdu-novel-bank.com  
Visit for more novels:

دوپہر کو ملازمہ کے ہاتھوں کھانا بھیجا۔۔۔ لیکن جلد ہی ملازمہ برتن لئے واپس آگئی۔ "سر میم۔ کھانا نہیں کھا رہی۔۔۔ ساکت لیٹی ہوئی ہیں۔" شہرام نے ہاتھ میں تھاما اخبار غصے "میں دور اچھال دیا۔" اگر نہیں کھا رہی تو چھوڑ دو۔۔۔ بھوکا مرنے دو اسے۔۔۔

سر۔۔۔۔۔ ہو سکتا ہے آپ کو غلط فہمی ہوئی ہو۔۔۔ "ملازمہ بوڑھی اور تجربیکار تھیں۔ اسے" اس نئے بیابتا جوڑے کے جھگڑے پر افسوس ہو رہا تھا۔ "نوجوان بچے یوں بھی چھوٹی چھوٹی بات کو انا کا مسئلہ بنا کر اپنی زندگی برباد کر لیتے ہیں۔" شہرام اس کی عزت کرتا تھا۔ اس کی بات پر اسے نا سمجھی سے دیکھا۔

(کیا مطلب؟)

## URDU NOVEL BANK

کون سی غلط فہمی ہو سکتی ہے؟ "شہرام کو سمجھ میں نہیں آیا۔۔۔ وہ خود بھی گواہ تھا کہ " وہ بے داغ تھی۔ تو پھر۔۔۔؟

اس نے پریشانی سے اپنی پیشانی سہلائی۔۔۔ پھر ہچکچا کر ہادی کو فون ملانے لگا۔  
 ہادی۔۔۔ پتا کرواؤ۔۔۔ کہ وہ رات بھر کہاں تھی؟ "پھر اس کا جواب سنے بغیر کال کاٹ"  
 کر فون صوفے پر پھینک دیا۔ خود بھی تمھکا تمھکا سا سر ہاتھوں میں گرائے بیٹھ گیا۔  
 اگر تم واقعی بھی کسی ہوٹل میں تھی تو آفرین۔۔۔ یہ تمہاری زندگی کا آخری دن ہوگا۔ میں "  
 اپنے ہاتھوں سے تمہارا خون کروں گا۔" اس نے اپنے ہاتھوں کو گھورا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

تقریباً شام کو پانچ بجے ہادی اس کے پاس اجازت لے کر آگیا۔  
 "کچھ پتا چلا؟"

شہرام نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔ جو پریشان سا کھڑا تھا۔  
 سر آپ نے واقعی بھی بھابھی بیگم کو غلط سمجھا تھا۔۔۔۔۔ بات وہ نہیں جو آپ نے "  
 سمجھی تھی۔۔۔ "وہ رکا۔۔۔ شہرام بے صبری سے اس کے طرف بڑھا۔۔۔



سچ کیا ہے؟ بولو۔۔۔" وہ دھاڑا۔"

حقیقت میں آفرین بھابھی کی دادی کی وفات ہو گئی تھی۔ اور ایزد کیونکہ اس کا کزن ہے۔۔۔" تو وہ اسے وہیں پر لے گیا تھا۔ ساری رات وہ میت کے ساتھ ہی روتی رہی تھیں۔ یہ سننا تھا کہ شہرام کا دل کیا ہادی کو مار مار کر اس کی شکل بگاڑ دے۔ یہ تم نے رات کیوں نہیں بتایا۔؟" وہ دانت پیس کر دھاڑا۔۔۔ ہادی ڈر کر چار قدم دور ہوا۔

مم۔۔۔۔ میں۔۔۔" وہ ڈر کر دو قدم پیچھے ہوا۔"

یہ تم ہی تھے۔۔۔ جس نے مجھے آدھی ادھوری انفارمیشن دی تھی۔ "شہرام الزام اس" پر رکھ کر بری طرح اس پر غصہ ہوا۔ لیکن یہ بھول گیا تھا کہ خود اس کی عقل کیا گھاس چرنے گئی تھی جو آدھی ادھوری معلومات پر ہی چراغ پا ہو گیا تھا۔ ساتھ ہی اسے یاد آیا کہ وہ آفرین کے ساتھ کیا کر چکا ہے۔۔۔ اسے خود پر یقین ہی نہیں آ رہا تھا کہ وہ واقعی بھی ایک پاک دامن عورت پر تہمت لگانے جیسا گھناؤنا جرم کر چکا ہے۔ وہ عورت کوئی غیر

## URDU NOVEL BANK

نہیں تھی۔۔۔ اس کی بیوی تھی۔ اس کی عزت تھی۔ اس نے اپنی عزت کی چادر سر عام اچھال دی تھی۔

اس نے یقیناً اپنی بہت تذلیل محسوس کی ہوگی، شہرام نے اس کے وقار کو بری طرح کچلا تھا۔ جب کہ اس کی دادی کا انتقال ہو گیا تھا اور وہ اس وقت بے حد غم میں تھی۔۔۔ اسے دو بول تسلی کی ضرورت تھی۔ اسے کسی اپنے کے کندھے کی ضرورت تھی۔۔۔ جہاں وہ سر رکھ کر رو سکتی، اپنا درد ہلکا کر سکتی۔۔۔ اسے کسی اپنے کی گرم محبت بھری آغوش کی ضرورت تھی۔ جس کے حصار میں وہ دل کا بوجھ لٹا سکتی۔۔۔ لیکن۔۔۔ اس کے برعکس یہ ہوا کہ بجائے تسلی کے دو بول بولنے کے، شہرام نے اس کی عزت نفس بری طرح کچل دی تھی۔۔۔ اسے یاد آیا کہ کس طرح تھوڑی دیر پہلے ملازمہ تک اسے کہہ چکی تھی کہ آپ کو غلط فہمی ہوئی ہوگی۔ ملازم تک سمجھ رہے تھے۔۔۔ اور ایک وہ تھا جو خود آنکھیں رکھتے بھی اندھا بن گیا تھا۔

وہ بدحواس ہو کر بھاگتا ہوا سیڑھیاں چڑھ کر اوپر آیا۔۔۔ کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔ وہ اپنی متورم آنکھیں موندے پیلے کمزور چہرے اور نڈھال وجود لئے، بیڈ پر پت لینی ہوئی تھی۔ بے حس سی جیسے کوئی مردہ ہو۔ وہ بے اختیار پریشان ہو کر اس کے طرف لپکا

## URDU NOVEL BANK

تھا۔ اور بیڈ پر اس کے قریب بیٹھ گیا۔ اسے اس میں کوئی تحرک محسوس نہیں ہو رہا تھا۔ دل میں وسوسے نے سرگوشی کی۔ وہ جھکا تھا اور ہاتھ اس کی ناک کے آگے رکھ کر جانچا کہ سانس آرہی ہے یا نہیں۔

تبھی آفرین نے اپنی متورم مناک بھاری پوٹے کھول دیئے۔ شہرام کو اپنے پاس بیٹھا دیکھ کر اس کی آنکھوں میں بیزاری کا رنگ ابھرا تھا۔ وہ اپنے نڈھال وجود کو زبردستی گھسیٹ کر اٹھ کر بیٹھی۔ شہرام نے بے اختیار ہاتھ بڑھا کر اسے سہارا دینا چاہا تبھی آفرین نے اس کے ہاتھ روک کر بھینچی بھینچی آواز میں بول پڑی۔

مجھے قید کر کے بھی تسلی نہیں ہوئی کیا شہرام صاحب؟ ابھی کوئی اور بھی سزا دینی " ہے تو دیجئے۔۔۔

شہرام کے دل کو جیسے کسی نے مٹھی میں مسلا تھا۔ وہ اب اس کا درد محسوس کر سکتا تھا۔ وہیں پر اسے سانس لیتے، بولتے دیکھ کر سکون بھی ملا تھا۔

## URDU NOVEL BANK

تمہاری دادی کی ڈیٹھ ہوگئی تھی تو۔۔۔ تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں؟ "شرمندہ شرمندہ سا" وہ شکایت کرگیا۔ وہ اس سے معافی مانگنا چاہ رہا تھا مگر۔۔ اس کی خود ساختہ انا آڑے آرہی تھی۔

آفرین کے پوٹے لرز نے لگے۔ نظریں جھک گئیں۔  
 بولو۔۔۔ بتایا کیوں نہیں مجھے؟۔۔۔ میں ساری رات تمہیں کال کرتا رہا۔۔۔ لیکن۔۔۔ تم " نے جواب نہیں دیا۔۔۔ تو۔۔۔ تو میں پریشان ہوگیا کہ کہیں۔۔۔۔۔ تمہارے ساتھ کوئی حادثہ نہ ہوگیا ہو۔۔۔ " وہ اب اس پر جھکا شرمندگی سے صفائی دے رہا تھا۔ اس کے آخری جملے پر اس نے طنزیہ نظروں سے شہرام کے شرمسار چہرے کو دیکھا۔

نہیں۔۔۔ "آفرین نے اس کے صفائی میں کہے گئے جملے نفی میں سر ہلا کر جیسے رد" کر دیئے۔۔۔ "آپ اسی لئے پریشان نہیں ہوئے شہرام۔۔۔ کہ کہیں میرے ساتھ کوئی حادثہ نہ ہوگیا ہو۔۔۔ بلکہ آپ اسی لئے پریشان ہوئے تھے کہ کہیں میں کسی دوسرے مرد کے ساتھ مل کر گلچھڑے تو نہیں اڑا رہی۔۔۔؟ "آفرین نے سسکی بھری۔ آنکھیں متورم

یہاں تک کہ جب میں رات بھر جاگتی رہی۔۔۔ رو کر غم سے نڈھال ہوئی۔۔۔ تو آپ "نے فرمایا کہ میری تھکن کی وجہ کچھ اور ہے۔۔۔ یہی نہیں۔۔۔۔۔ بلکہ آپ نے مجھے اس

## URDU NOVEL BANK

پرائے آدمی کے سامنے گھسیٹا۔۔۔ بے عزت کیا جیسے۔۔۔۔ "اچانک ہی کمرے میں آکسیجن گھٹنے لگی۔ اس کی سانس پر جیسے وزن آ پڑا تھا۔ رک رک کر گہرے سانس لینے لگی۔ اپنے لئے کہے گئے سخت الفاظ تکلیف دہ تھے۔۔۔ مشکل ادا ہو رہے تھے۔

جیسے میں کوئی طوائف ہوں۔۔۔ جو اپنا جسم بیچنے نکلی ہو۔ "جملہ مکمل کر کے وہ سسکنے" لگی۔ اس کے الفاظ ماتم کر رہے تھے۔

آنسو ایسے بہنے لگے جیسے آنکھوں کے دریا کا بند ٹوٹ گیا ہو۔

شہرام کے شانے جھک گئے۔۔۔ شرم سے نظریں جھک گئی۔ الفاظ پر چپ کی مہر لگ گئی۔ ہونٹ سل سے گئے۔۔۔ جیسے کسی نے گوند لگا کر چپکا دیئے ہوں۔ اس نے کچھ کہنے کے لئے ہونٹوں کو حرکت دینی چاہی تھی مگر۔۔۔۔۔ زبان تک پر تالا پڑ چکا تھا۔ الفاظ اندر ہی اندر مچل مچل کر ماتم کناں تھے۔ ہائے شہرام۔۔۔۔۔ یہ کیا کر دیا۔۔۔

تمہیں ایزد کی فیلنگس کا اب بھی اتنا خیال ہے؟ "شہرام اپنی سوچ کو کنٹرول نہ کر سکا۔ بولا بھی تو کیا۔۔۔ وہی ایزد۔

## URDU NOVEL BANK

خیال؟؟؟ خیال کرے میری جوتی۔۔۔۔۔ یہ وہی تھا جس نے مجھے سب سے پہلے دھوکا دیا۔۔۔ وہی شخص تھا جس نے مجھے اس حال پر پہنچا دیا۔۔۔ میں پہلے ہی اس کی وجہ سے اپنا وقار کھو چکی تھی۔۔۔ لیکن۔۔۔ کوئی بھی عورت یہ نہیں چاہتی کہ اس کو برباد کرنے والا اس کے حال کا گواہ ہو۔۔۔ میں اس بد معاش شخص کو دکھانا چاہ رہی تھی کہ میں اس کے بنا بھی بہت خوش رہ سکتی ہوں۔۔۔ مطمئن رہ سکتی ہوں۔۔۔ اور بہت اچھی زندگی گزار سکتی ہوں۔۔۔ لیکن۔۔۔ اس کے بجائے ہوا کیا؟؟؟ آپ نے۔۔۔ آپ نے مجھے اس کے سامنے ایک "چیز" بنا دیا۔۔۔ "وہ بستر پر مکے مارنے لگی۔۔۔ پھر بالوں میں انگلیاں پھنسا کر روتے ہوئے سرنفی میں ہلایا۔۔۔ "جب تک کسی کے پاس پیسہ اور طاقت ہو۔۔۔ تب تک۔۔۔ تب تک کوئی بھی مجھے اپنے ساتھ لے کر جاسکتا ہے؟؟؟ کیا۔۔۔ میری کوئی عزت نفس نہیں۔۔۔ بولیں۔۔۔ شہرام۔۔۔ کیا میری کوئی عزت نفس نہیں بچی؟؟؟ "رو رو کر وہ تھک چکی تھی۔۔۔ آواز زندہ گئی تھی۔ تھک کر تکیے سے ٹیک لگا گئی۔ شہرام نے اسے ہونٹ بھیجنے کو دیکھا۔۔۔ اس کے سب الفاظ اس کے دل پر لگے تھے۔ لیکن آفرین کے لہجے "پر وہ پھر سے تپ گیا۔" کیا تم مجھے دھمکی دینا چاہ رہی ہو؟

## URDU NOVEL BANK

اس کے جملے نے آفرین کو دل ہی دل میں ہنسنے پر مجبور کر دیا۔ واقعی یہ شخص عقل سے پیدل تھا۔ "نہیں۔۔۔ میری اتنی اوقات ہی نہیں جو آپ کو دھمکی دے سکوں۔۔۔۔" وہ پھیکا سا خشک ہونٹوں سے مسکرائی۔ "میں تو آپ کی مقروض ہوں۔۔۔ سر کے بالوں سے لے کر۔۔۔ پیروں کے ناخن تک۔۔۔ میرے جسم کا بال بال آپ کا مقروض ہے شہرام سوری۔۔۔" اس نے اپنے سینے پر ملے مارے اور سر کے بالوں کو کھینچ کر جتایا کہ وہ اس کی کتنی مقروض ہے۔

آپ نے میری بار بار زندگی بچائی ہے۔۔ سو میں آپ کی مقروض ہوں۔۔ چاہے آپ مجھے۔۔۔۔۔ مار دیں۔۔۔۔ میں مقروض ہوں۔۔۔ آپ مجھے جھکاتے رہیں۔۔ میں کتے کی طرح جھک جاؤں گی کیوں کہ میں۔۔۔ آفرین یزدانی۔۔ آپ کی مقروض ہوں۔۔ میں آپ کی حکم عدولی نہیں کر سکتی۔۔۔ نیور۔۔۔ میں غلط تھی۔۔۔ اب خوش؟ "اس نے ہاتھ جوڑ لئے۔۔ پھر جیسے تھک گئی۔۔ اور کروٹ بدل کر آنکھیں موند گئی۔ اس کا وجود ہل رہا تھا جیسے اب بھی رو رہی ہو۔۔ شہرام سسکیاں صاف سن رہا تھا۔

شہرام دنگ تھا۔۔ وہ وکیل تھا۔۔ الفاظ کا کھیل کھیلنے کا ماہر۔۔ لیکن آج۔۔۔ آج۔۔ وہ بری طرح آفرین یزدانی سے ہارا تھا۔۔ اسے سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کیا کہے؟



## URDU NOVEL BANK

کافی لمحے خاموشی کے نذر ہو گئے۔ شہرام چپ چپ بیٹھا اس کی پیٹھ کو دیکھتے شرمندہ شرمندہ سا سوچوں میں گم تھا۔ آفرین نے جب کوئی رد عمل نہیں دیکھا۔۔ کروٹ بدل کر اسے دیکھا۔۔ جو ابھی تک اسٹل بیٹھا تھا۔ "کیا آپ چاہتے ہیں۔ میں آپ کے لئے کھانا پکاؤں؟ میں جاتی ہوں۔" وہ کمزور بازوں کا سہارا لے کر اٹھنے کی کوشش کرنے لگی تو شہرام نے بڑھ کر اسے تھام کر روکا۔

بس۔۔۔ لیٹی رہو۔۔۔ کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔ آرام کرو تم۔۔۔ "اس نے زبردستی اسے لٹایا۔

صحیح۔۔۔ میں تو بھول ہی گئی۔۔ آپ نے مجھے قید میں رکھا ہوا ہے۔ "آفرین طنزیہ" مسکرائی۔ تاہر توڑ دھچکوں نے اس کے ذہن کو کمزور کر کے رکھ دیا تھا۔ وہ ابھی تک شاکڈ حالت میں تھی۔

آفرین۔۔۔ کیا تمہارا ہو گیا؟ اب بس۔۔۔ مانتا ہوں۔۔۔ مانتا ہوں میں غلط تھا۔۔۔ میں " نے تمہیں سمجھنے میں غلطی کی۔ یہ میری غلطی ہے۔

## URDU NOVEL BANK

اس نے سر جھکایا۔ لیکن آفرین بے تاثر چہرے کے ساتھ اسے سپاٹ نظروں سے دیکھے گئی۔ اس کے لئے اب شہرام کی معافی بے معنی تھی۔

آپ کو معافی مانگنے کی ضرورت نہیں شہرام صاحب۔۔۔ آپ میرے مالک ہیں۔۔۔ سو"۔۔۔ آپ جو بھی کہیں۔۔۔ جو بھی کریں۔۔۔ صحیح ہوگا۔" اس کے ضدی جملے سن کر شہرام کے سر میں اب درد ہونے لگا تھا۔ اپنی پوری زندگی میں اس نے آج تک کبھی کسی سے نہ اتنا سنا تھا نہ بحث کی تھی۔ اسے آفرین کی ضد بے حد فضول لگی تھی۔

کچھ بھی ہو۔۔۔ بحر حال میں بحث نہیں کرنا چاہتا۔۔۔ تم آرام کرو۔۔۔ تمہیں کہیں بھی" جانے کی اجازت نہیں ہے۔" وہ یہ کہتے اٹھا۔۔۔ اور نیچے جا کر کچن سے خود اس کے لئے کھانا گرم کیا۔ اور کمرے میں لا کر بیڈ پر رکھا۔۔۔ اسے سہارا دے کر اٹھایا۔ آفرین بنا چوں و چراں کئے اٹھ کر بیٹھ گئی۔

"کھانا کھاؤ۔"

شہرام نے سوچا تھا۔ اسے آفرین کی منتیں تر لے کرنے پڑیں گے۔، لیکن آفرین نے بنا اس کی حکم عدولی کیئے اٹھ کر چپ چاپ کھانا کھایا تھا۔ وہ بالکل کسی روبوٹ کی طرح بے

## URDU NOVEL BANK

تاثر تھی۔ ایسا روپوٹ جسے اس کا مالک جو حکم دیتا ہے وہی کرتا ہے۔ آن کرو۔۔ آن  
ہو جائے۔۔ آف کرو۔۔ آف ہو جائے گا۔

شہرام بالکل بھی نہیں جانتا تھا کہ ایسی حالت میں کیا کرنا چاہیے۔ اسے کسی عورت کو  
منانے کا تجربہ نہیں تھا۔ وہ سمجھ رہا تھا آفرین کا یہ انداز عجیب ہے۔ اب جب کہ وہ  
معافی مانگ چکا تھا تو آفرین کو بھی نارمل ہو جانا چاہئے تھا۔ لیکن۔۔ وہ ویسی ہی  
تھی۔ سرد۔۔۔ جیسے برف کی سیل۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

دوسرے دن آفرین سویر ہی اٹھ گئی۔ شہرام کافی دیر پہلے کا جاگا ہوا تھا۔ اسے اٹھتے دیکھ  
"اگر حیرانی سے پوچھ بیٹھا۔" تم کیوں اٹھ رہی ہو؟ آرام کرو۔

آپ کے لئے ناشتہ بنانے جارہی ہوں۔ "وہ معمول کی طرح بولی۔ اٹھ کر واش روم میں"  
گھس گئی۔

## URDU NOVEL BANK

شہرام اپنی جگہ پر دنگ رہ گیا۔۔ ابھی پرسوں ہی اس کی دادی فوت ہوئی تھی۔ اور وہ اب بھی ناشتہ بنانے کے موڈ میں تھی؟

کوئی ضرورت نہیں ناشتہ بنانے کی۔۔ ملازمہ خود بنا لے گی۔ "جیسے ہی وہ واش روم سے" منہ دھو کر باہر آئی۔ شہرام نے اٹھ کر اس کے بازو کو گرفت میں لے کر روکا۔ آفرین نے بے تاثر نظروں اور متورم چہرے کے ساتھ دیکھا۔ "نہیں۔۔ یہ میری ڈیوٹی ہے۔۔۔ تو مجھے ہی کرنے دیں۔" آفرین نوکرانی کی طرح ادب سے بولی۔

ہم نہیں کھا رہے۔۔ جاؤ چینج کر آؤ۔۔ میں تمہیں باہر لے کر چلتا ہوں۔ "وہ اس کے" انداز پر بری طرح پریشان ہوا تھا۔

آفرین نے حیرت بھری نظروں سے اسے دیکھا اگر وہ اسے قید نہیں کر رہا تو۔۔۔ تو پھر وہ جاب پر جاسکتی ہے؟؟ لیکن۔۔۔ کچھ سوچتے ہوئے اس نے سر اثبات میں "ہلایا۔" ٹھیک ہے۔

## URDU NOVEL BANK

تیار ہونے کے بعد شہرام اسے شہر سے باہر لے گیا۔  
 آفرین کو بالکل بھی معلوم نہیں تھا کہ وہ اسے کہاں لے کر جا رہا ہے؟ نہ ہی اس نے  
 پوچھنے کی زحمت کی۔ وہ اس سے بالکل بھی بات کرنے کے موڈ میں نہیں تھی۔  
 لیکن جب گاڑی شہر سے باہر ایک قبرستان کے پاس جا کر رک گئی تب آفرین کو پتا چلا کہ  
 وہ اسے کہاں لے کر آیا ہے؟ یہ وہ جگہ تھی جہاں اس کی دادی، دادا اور پھوپھو دفن  
 تھے۔

"آپ-----مجھے یہاں کیوں لائے ہیں؟"  
 وہ سپاٹ انداز میں قبرستان کی چار دیواری کو گھورتے ہوئے بولی۔

فاتحہ خوانی کرنے۔ "شہرام نے مختصر جواب دے کر دروازہ کھولا۔ باہر نکل کر اس کی"  
 طرف آیا۔ اور دروازہ کھول کر اسے سہارا دے کر باہر نکلنے میں مدد دی۔

## URDU NOVEL BANK

میں فاتحہ خوانی کر چکی ہوں۔ آپ کو جانے کی ضرورت نہیں۔۔ جب آپ کو ان سے کوئی "سروکار نہیں تھا۔" آفرین پھر سے کوئی خوش فہمی نہیں پالنا چاہتی تھی۔

ایزد درانی تو فاتحہ خوانی کر سکتا ہے۔۔ لیکن میں نہیں کر سکتا؟ کیا مطلب ہے تمہارا آفرین "بیگم؟" وہ تلخی سے بولا۔ "کیا تم مجھے یہ یاد دلانا چاہ رہی ہو کہ میں صرف تمہارا نام نہاد "شوہر ہوں؟"

تو آپ نے مجھے کب بیوی سمجھا؟۔۔ یا بیوی کی طرح برتاؤ کیا؟ "منہ بنا کر بڑ بڑاتے" ہوئے شکایت کر گئی۔ "آپ نے خود ہی کہا تھا۔۔ آپ کا میری فیملی سے کچھ نہ جائے۔" شادی کے شروع دن والا جملہ اسے یاد دلا گئی۔

لیکن۔۔ میں نے یہ بھی نہیں کہا تھا۔۔ اگر کوئی فوت جائے تو اس کی فاتحہ خوانی بھی "نہیں کروں گا۔" نرمی سے کہتا اسے سہارا دیتا آگے بڑھا۔

## URDU NOVEL BANK

شہرام نے جیب سے رومال نکال کر سر ڈھانپا جب کہ آفرین نے بلیک اسکارف سے سر پر اوڑھا ہوا تھا۔ اگر بتیاں جلانے کے بعد، شہرام اچانک دادی کی قبر کے سامنے گھٹنے ٹیک کر بیٹھ گیا۔ اور ہاتھ اٹھا کر آنکھیں بند کر لی۔ اس کے پتلے لب ایسے ہل رہے تھے۔ جیسے وہ کچھ کہہ رہا ہو۔

www.urdu-novel-bank.com  
Visit for more novels:

آفرین قدرے حیران ہوئی۔ اسے شہرام سے اس قدر نرمی کی توقع نہیں تھی۔ وہ خاموشی سے اس کے وجہ نقوش کو مبہوت ہو کر دیکھے گئی۔ ایک انجانا سا احساس اس کے دل میں ابھرا تھا۔ جب شہرام نے دعا ختم کی۔ تب وہ بے اختیار پوچھ بیٹھی۔ "آپ نے میری دادی سے کیا کہا؟"

اس کے معصومانہ سوال پر شہرام نے اس کے طرف مسکرا کر دیکھا۔ "میں نے کہا، جب تک تم فرمانبرداری سے میرے ساتھ رہو گی، میں تمہاری حفاظت کرتا رہوں گا۔۔۔" تاکہ وہ سکون سے رہ سکے

## URDU NOVEL BANK

اس کی بات پر آفرین کا منہ بن گیا۔ "یہ تب ہی ممکن ہو سکتا۔۔ جب آپ مجھ پر اعتبار بھی کریں۔" وہ اسے دیکھ کر رہ گیا۔ مگر بولا کچھ نہیں۔

دادی کی قبر پر فاتحہ کے بعد انہوں نے دادا کی قبر پر فاتحہ پڑھی۔۔ پھر اپنی پھوپھو کی قبر پر آئی۔ شہرام کتبے پر کندہ تصویر کو دیکھ کر ٹھٹھک کر رک گیا۔ وہ حیرانی سے کبھی تصویر اور کبھی آفرین کو دیکھ رہا تھا۔ کیونکہ دونوں میں اسے سر مُو فرق نظر نہیں آیا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے آفرین تصویر سے نکل کر اس کے سامنے آکر کھڑی ہو گئی ہو۔ "یہ خاتون۔۔۔۔؟"

اوہ، یہ میری پھوپھو ہیں۔ "آفرین نے تعارف کروانے کے بعد فاتحہ کے لئے ہاتھ اٹھا دیئے۔

یہ تو تم سے کافی ملتی جلتی نظر آرہی ہے، "فاتحہ کے بعد وہ تجسس سے بولا۔۔ اس کے ذہن میں کئی سوالات اچھل کود رہے تھے۔



## URDU NOVEL BANK

ہممسم۔۔۔ میری دادی بھی یہی کہتی تھیں کہ میں اور میری پھوپھو بالکل ایک جیسی لگتی ہیں۔۔۔ کبھی کبھی وہ مجھے پھوپھو شعرین کے نام سے پکار بیٹھتی تھیں۔ "آفرین پھر سے دادی کے دکھ میں کھو گئی۔ آنکھوں سے آنسو بہنے کو بے قرار ہو گئے تھے۔

سچی بات یہ ہے۔۔۔ کہ تم میں اور تمہاری پھوپھی میں سو فیصد مماثلت ہے۔ جبکہ " صالحہ آنٹی سے صرف آبلش ملتی ہے۔۔۔ تم نہیں۔۔۔ انکل جعفر اور اس کی بیوی کا تمہارے ساتھ ناروا سلوک دیکھ کر مجھے شک ہے کہ تم اپنی پھوپھو کی ہی بیٹی ہو۔ " اس نے بہت سوچ سمجھ کر اندازہ لگایا تھا۔ اب اسے تحقیق کرنی تھی۔

آفرین تو یہ سن کر ہکا بکا رہ گئی لیکن فوراً سر نفی میں ہلا دیا۔

یہ۔۔۔۔۔ یہ نا ممکن ہے۔۔۔۔۔ میری تو پھوپھو نے شادی ہی نہیں کی تھی۔ اور چھوٹی " عمر میں انتقال کر گئی تھی۔ اس کی بیٹی کیسے ہو سکتی ہے؟ " حالانکہ دل ہی دل میں وہ خود بھی متجسس تھی۔ اور اکثر وہ اپنے چہرے میں پھوپھو کا عکس دیکھ کر سوچتی تھی وہ کہیں پھوپھو کی بیٹی تو نہیں۔۔۔؟ اور یہی بات شہرام کے ذہن میں آئی تھی۔ وجہ صاف ظاہر تھی آفرین کی شعرین سے مماثلت۔۔۔ اور جعفر یزدانی کا آفرین سے نفرت بھرا

## URDU NOVEL BANK

سلوک۔۔۔ شہرام کی بات پر اس کی سوچ کا زاویہ اس طرف ضرور گیا تھا۔ لیکن۔۔۔ پھر وہی بات کہ اس کی پھوپھی غیر شادی شدہ فوت ہو گئی تھی۔

دونوں قبرستان سے باہر آگئے۔۔۔ شہرام کا نرم رویہ دیکھ کر آفرین نے اسے جھجھک کر "دیکھا۔" "مم۔۔۔ میں اپنی جاب پر واپس جانا چاہتی ہوں، اگر آپ اجازت دیں تو۔۔۔۔۔"

اس کی بات پر، شہرام نے ایک تھکی تھکی سی سانس خارج کی۔ اور پینٹ کی جیب میں ہاتھ ڈال کر آسمانوں کی وسعتوں میں دیکھتے ہوئے ہولے سے بولا۔ "تمہیں اب میرے سامنے ڈرنے، جھجھکنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔۔ تمہیں صرف ایزد اور ولید جیسے لوگوں سے دور رہنے کی ضرورت ہے۔۔۔ اس کے علاوہ۔۔۔ میری ہر کال کا جواب دینا ہوگا چاہے کچھ بھی ہو جائے۔" اس کا انداز ناصحانہ تھا۔ (کچھ بھی تھا وہ اتنا ظالم یقیناً نہیں تھا۔ اس کا مقصد صرف آفرین کی حفاظت تھی۔)

"ہمممم۔" آفرین فرمانبرداری سے سر ہلا کر کہا۔ "ٹھیک ہے۔"

## URDU NOVEL BANK

ابھی وہ اس سے بحث کر کے ضد کر کے اپنی بات نہیں منوا سکتی تھی۔ ابھی اسے فرمانبرداری کے سارے تقاضے پورے کرنے تھے۔ تاکہ اسے جاب کرنے کا موقع مل سکے اور وہ کافی سارا کما سکے۔ اور شہرام کی فیس ادا کر سکے۔

www.urdu-novel-bank.com  
visit for more novels:

☆☆☆☆☆☆☆☆

اپنی جاب پر واپس آتے ہی اس نے شی۔وائے کارپوریشن کے مینجر سے رابطہ کیا۔ اس سے ملنے کا وقت لے کر وہ سپر کے وقت شی۔وائے کے سیلز سینٹر آگئی۔ سیلز سینٹر کے فرسٹ فلور پر لوگوں کی گھاگھی تھی۔ لوگ آرہے تھے۔۔ اور جارہے تھے۔ وہ چلتی ہوئی اس جگہ پر آگئی، جہاں ہاؤسز پلان کے ماڈلز تھے۔ وہ مکمل ان کو دیکھنے میں کھوئی ہوئی تھی۔ اس نے بالکل بھی ان نظروں کا نوٹس نہیں لیا تھا۔ کہ کوئی اوپر سیکنڈ فلور سے اس پر نظر جمائے ہوئے ہے۔

یہ کون ہے؟ اور یہاں کس لئے آئی ہے۔؟ اس نے رخ موڑ کر تفکر سے ڈپٹی ڈائریکٹر "سے پوچھا۔ جو اسے ہی تاڑ رہا تھا۔

Visit For More Novels: [www.urdu-novel-bank.com](http://www.urdu-novel-bank.com)

## URDU NOVEL BANK

یہ۔۔۔؟ "وہ تھوڑا متذبذب ہوا۔" یہ جازب ڈیزائنر کی نئی ڈیزائنر ہیں۔ یہاں پلاننگ "ڈپارٹمنٹ کے مینیجر سے ملنے آئی ہیں۔ شاید۔۔۔ نئی پراپرٹی کی انٹیرڈ ڈیزائن کے لئے۔ بس۔۔۔ زیادہ نہیں پتا ممیم۔۔۔"

کیا اس پورے شہر میں صرف یہی ایک کمپنی ملی تھی بائیر کرنے کے لئے؟ "اس کی" آنکھوں میں نفرت کی چنگاریاں اڑنے لگیں۔ جیسے اس میں آفرین کے وجود کو جلا کر بھسم کر دینا چاہتی ہو۔

ممیم۔۔۔ جازب ڈیزائنر کمپنی بہت تیزی سے ترقی کرتی جا رہی ہے۔ لیکن ابھی تک مکمل "سیٹ نہیں ہو سکی۔ یہ ڈیزائنر یہاں اس بارے میں بات کرنے آئی ہے۔" وہ چاپلوسی سے بولا۔

اس عورت کی آنکھوں میں یہ سنتے ہی ایک عجیب سی چمک لہرائی۔ اور سرخ لپ اسٹک سے سچے ہونٹ ایول مسکراہٹ میں ڈھل گئے۔ وہ یہاں کی جنرل مینیجر تھی۔ وہ اب کسی بھی طریقے سے آفرین سے نمٹ سکتی تھی۔

## URDU NOVEL BANK

اس نے لمبے سرخ نیل پالش سے رنگے ناخن والی انگلی ڈائریکٹر کے طرف اٹھائی۔ "کیا۔۔۔ تم نے نہیں کہا تھا۔۔۔ کہ تمہیں دروازوں اور کھڑکیوں کا پروجیکٹ دیا جائے؟ تم۔۔۔ کر سکتے ہو۔ اگر۔۔۔ تم اس لڑکی کو سبق سکھا دو۔۔۔ تب یہ پروجیکٹ "تمہارا ہوگا۔" ڈائریکٹر کی آنکھوں میں یہ سن کر چمک آئی۔ "کس قسم کا سبق؟؟"

یہ تم پر ہے۔۔۔ وہ مرنی ہے یا۔۔۔ زندہ رہتی ہے۔۔۔ مسئلہ نہیں۔۔۔ "اس کی آنکھوں" میں سفاکانہ رنگ گہرے ہونے لگے۔ "تعمیراتی جگہوں پر ویسے بھی کئی حادثات ہوتے رہتے ہیں۔۔۔ تو۔۔۔ یہ بھی ایک حادثہ ہی لگنا چاہیئے۔" اس نے ڈائریکٹر کو تنبیہانہ نظروں سے دیکھا۔ "بس میرا نام نہ آئے۔۔۔ ورنہ۔۔۔" وہ دھمکی دیتے بولی۔

ڈائریکٹر نے ایک گہری سانس لے کر خود کو پرسکون ظاہر کرنے کی کوشش کی۔ یہ عورت واقعی بے حد ظالم تھی۔

حالانکہ یہ بڑے شیئر ہولڈر کی بیٹی تھی۔ کسی کو بھی توقع نہیں تھی کہ اس شیئر ہولڈر کی بیٹی اس قدر ظالم ہوگی۔

جعفر یزدانی کی کمپنی ڈاؤن ہونے کے بعد وہ شی۔۔۔ والے کارپوریشن آگیا تھا۔ اور پھر پتا نہیں کیسے پراسرار طریقے سے جعفر یزدانی راتوں رات اسی کارپوریشن کا شیئر ہولڈر بھی بن

## URDU NOVEL BANK

بیٹھا۔ اور اب اسی کارپوریشن کا چیئر مین جعفر یزدانی تھا۔ یہ پراسرار گھٹی کسی سے سلجھ نہ سکی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

www.urdu-novel-bank.com

آفرین کافی دیر انتظار کرتی رہی۔۔ لیکن مینیجر نے نہیں ملنا تھا نہیں ملا۔ شام کے سائے منڈلانے لگے تھے۔ وہ انتظار کر کے چڑچڑاہٹ کا شکار ہو چکی تھی۔ اس نے سوچا کہیں شہرام پھر نہ اس پر شک کر کے پابندی لگالے۔ اسے فون کر کے اطلاع دینی چاہیئے کہ اسے دیر ہو سکتی ہے۔

ہیلو۔۔۔ شہرام، ہو سکتا ہے آج مجھے دیر ہو جائے۔ میں ابھی تک اپنے کلائنٹ کا انتظار کر رہی ہوں۔" اس کے آواز میں بیزاری کے ساتھ تھکن رچی تھی۔

شہرام یہ سن کر رلیکس ہوا کہ آفرین کو اب اس کی ناراضگی اور پریشانی کی فکر ہے۔ لیکن "ساتھ ہی اسے یہ بہت برا لگا کہ اس کی بیوی کو کوئی انتظار کروا رہا ہے۔" تم کہاں پر ہو؟

بے اختیار پوچھ بیٹھا۔

## URDU NOVEL BANK

شی۔ والے کارپوریشن میں ہوں۔ "آفرین نے دیوار پر لگے کمپنی کے مونو گرام پر نظر"  
جماتے بتایا۔

اوہ۔۔۔ اچھا۔۔۔ "شہرام اس وقت گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا۔ وہ ابھی کورٹ سے واپس آفیس"  
جا رہا تھا۔ اس نے کھڑکی سے باہر جھانکا۔ اسے لگا وہ اس کمپنی سے زیادہ دور نہیں ہے۔  
آفرین نے محسوس کیا کہ وہ مزید کچھ پوچھنے کا ارادہ نہیں رکھتا۔ سو ٹیک کیئر کہہ کر کال بند  
کردی۔

کچھ ہی دیر میں ایک دبلا پتلا آدمی اندر آیا۔ "ہیلو میم۔۔۔ کیا آپ محترمہ آفرین یزدانی  
ہیں؟ آئیے میں آپ کو سائٹ دکھانے لے چلتا ہوں۔ یہ میرے نام کا کارڈ ہے۔" اس  
نے کارڈ بڑھایا۔

آفرین نے بزنس کارڈ کو دیکھا۔ اس کا نام حید عالم تھا۔

## URDU NOVEL BANK

ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟ بنا کوئی بات طے کئے آپ مجھے سائیٹ دکھانے جارہے؟ "آفرین"  
کو یہ کچھ عجیب لگا۔

میم، جازب صاحب سے ہماری بات طے ہو چکی ہے۔ اسی لئے آپ فکر مند نہ ہوں۔"  
چلئے۔۔ "اس نے عجیب سے انداز میں اسے کہا۔ اس کے انداز میں جلد بازی صاف دکھتی  
تھی۔ "کمپنی ان گھروں کو بہت اہمیت دیتی ہے۔۔۔۔۔ جو بھی ڈیزائننگ کمپنیاں آتی ہیں  
وہ عام طور پر اپنی پیمائش سائٹ پر کرتی ہیں۔" وہ مسلسل اسے باتوں میں لگائے  
سائیٹ پر لے کر جا رہا تھا۔

"آفرین کو یہ بات اٹکی تھی۔ "کیا دوسری ڈیزائننگ کمپنیاں بھی آرہی ہیں؟

جی ہاں، ایک اور کمپنی ہے جس کے بارے میں ہمارے مینیجر کو ہی معلوم"  
ہے۔" وہ تفصیل سے نہیں بتا سکا۔



## URDU NOVEL BANK

دونوں گپ شپ کرتے جا رہے تھے۔ آفرین نے حید عالم سے مخالف کمپنی کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی اور نادانستہ طور پر سائٹ کے پچھلے حصے میں چلی گئی۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

میم، آپ وہاں سے اندر جاسکتی ہیں۔۔۔ "حید نے کنسٹرکشن سائٹ والے حصے کے" طرف اشارہ کرتے کہا۔

آفرین اس کی بات مان کر بنا سوچے سمجھے اس طرف بڑھی۔۔۔ اچانک پیچھے سے زوردار آواز کے ساتھ کسی نے چیلنج کر اسے روکا تھا۔

راستے سے ہٹ جاؤ۔ "کوئی زور سے اس کا نام لے کر چیلنجا تھا۔" اس سے پہلے کہ وہ کچھ سمجھ پاتی۔ کسی مضبوط وجود نے اسے کھینچ کر اس جگہ سے دور دھکیلا۔ اور اپنے ساتھ لیتا ہوا کچھ دور جا کر گرا۔ ٹھیک اسی لمحے سات آٹھ سرامک کی ٹائلز وہاں پر دھڑ دھڑ کرتے گرمی تھیں۔ جہاں پر وہ کچھ لمحے کھڑی تھی۔ ہر طرف ٹائلز کے ٹکڑے بکھر گئے تھے۔ دھول اڑ رہی تھی۔ فضا میں سوائے دھول مٹی کے اور کچھ بھی نظر نہیں آ رہا تھا۔

## URDU NOVEL BANK

آفرین کسی کے مضبوط وجود کے حصار میں محفوظ رہ گئی تھی۔ اس کا چہرہ اس مرد کے سینے میں پیوست تھا۔ وہ تھر تھر کانپ رہی تھی۔ آہستہ آہستہ مٹی دھول بیٹھنے لگی۔ تب آفرین کو ہوش آیا کہ وہ کسی مرد کے سینے میں دبی ہوئی ہے۔ اگر وہ اسے نہ بچاتا تو۔۔۔ تو ابھی یہاں پر آفرین کے وجود کا نام و نشان بھی نہ ہوتا۔ "کیا آپ ٹھیک ہیں؟" کیا تم ٹھیک ہو؟ "دونوں نے ایک ساتھ ایک ہی جملہ بولا۔ آفرین جانی پہچانی آواز پر چونک کر ہوش میں آئی۔ اور جب اس کے چہرے کو دیکھا تو شدید حیرت کا جھٹکا لگا۔۔۔ یہ شہرام سُوری تھا۔ اس کا شوہر۔۔۔ اس کا محافظ۔

تم۔۔۔ بیوقوف لڑکی۔۔۔ کس نے کہا تم کو کنسٹرکشن سائٹ پر آنے کے لئے؟ "شہرام نے" اٹھ کر اسے بھی ایک ہاتھ سے اٹھا کر اپنے پیروں پر کھڑا کیا۔ وہ ابھی تک کانپ رہی تھی۔ شہرام نے اس کے کانپتے لرزتے وجود اور خوف سے پیلے پڑتے چہرے کو دیکھا تو کھینچ کر ساتھ لگالیا۔ جیسے وہ متاع جان ہو۔ اگر اسے کچھ پل دیر ہو جاتی تو کیا ہوتا؟ وہ تصور کرتے بھی کانپ گیا تھا۔ لیکن مرد تھا۔ سنبھل گیا تھا۔

## URDU NOVEL BANK

م۔۔ میں تو یہاں پر کمروں کی میز منٹ کے لئے آئی تھی۔ "وہ خوفزدہ سی اسے بتا رہی" تھی۔ اس کی ٹانگیں کانپ رہی تھیں۔ اسے تعجب تھا کیا یہ سال اس کے لئے منحوس تھا؟ وہ جہاں بھی جاتی ہے اس کے ساتھ کوئی نہ کوئی حادثہ پیش آتا ہے۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

تو پھر ہیلمنٹ کیوں نہیں پہنا؟ "شہرام اس پر تیز ہوا۔ وہ اندر سے ڈر گیا تھا۔ اگر وہ نہ " آتا تو کیا ہوتا؟ کیا آفرین بچ سکتی؟ "اگر میں نہ آتا تو تم یہاں ان ٹائلز کے ٹکڑوں کی طرح بٹی ہوتی۔" وہ اسے بازو سے تھامے اس پر دھاڑ رہا تھا۔

آئی ایم سوری۔۔ میں بھول گئی تھی۔ "اچانک اس نے نوٹ کیا کہ اس کی دائیں بازو پر" ملبے کے ٹکڑے پڑے ہوئے تھے۔ اسے یاد آیا کہ شہرام نے اسے بائیں ہاتھ سے کھینچ کر تھاما تھا۔ اس نے دایاں بازو استعمال نہیں کیا۔ تو کیا؟ یہ خیال ہی اس کے لئے سوہان روح تھا کہ وہ اس کی وجہ سے زخمی ہوا ہے۔ صرف اس کی وجہ سے۔۔۔ اسے بچاتے ہوئے شہرام نے خود پر سراک کے ٹکڑے برداشت کئے تھے۔ آفرین نے کانپتے ہاتھ سے اس کے کندھے کو چھو کر دیکھنا چاہا۔ "کک کیا آپ کا بازو زخمی ہوا ہے۔؟ اندر

## URDU NOVEL BANK

کے خوف کو زبان دی۔ لیکن۔ شہرام نے کندھا اس کی پہنچ سے دور کر دیا۔ "ششش۔۔۔ ڈونٹ ٹچ۔۔۔ تکلیف ہو رہی ہے۔" شہرام نے تکلیف دہائی۔ وہ اسے دیکھنا چاہتی تھی۔ لیکن شہرام نے اسے ہاتھ تک نہ لگانے دیا۔ میں ایبولینس کو کال کرتی ہوں "آفرین کے کانپتے ہوئے ہاتھ نمبر بلانے لگے۔ وہ یہ "جان کر ہی پریشان تھی کہ شہرام کو سرس چوٹ لگی ہے۔ حالانکہ شہرام نے کالا کوٹ پہنا ہوا تھا۔ جس سے زخم کا پتا نہیں چل رہا تھا۔ "پریشان مت ہو۔ چوٹ گہری نہیں ہے۔" حالانکہ شہرام کا رنگ پیلا پڑا ہوا تھا۔ مگر تکلیف کے باوجود بھی شہرام کا چہرہ ٹہرے پانی کی طرح ساکت تھا۔

ابھی اس نے کال ختم کی ہی تھی کہ وہی دبلا پتلا آدمی بدحواسی سے بھاگتا ہوا آیا "میم۔۔۔ مم۔۔۔ معاف کیجئے گا۔۔۔ مجھے نہیں معلوم تھا ایسا ہوگا۔"

تو یہ تم تھے جو اسے یہاں لائے۔ میں اس کے پیچھے کی سازش کو جان کر رہوں گا۔ اس سازش کے پلان کرنے والے کو تو دیکھ لوں گا میں۔۔۔ وہ جو کوئی بھی ہے۔۔۔ اسے

## URDU NOVEL BANK

بتا دینا۔۔۔۔۔ آفرین کو اکیلا سمجھنے کی غلطی مت کرے ورنہ۔۔۔۔۔ "وہ اسے زبردست دھمکی دیتا۔ آفرین کو حصار میں لے کر وہاں سے نکل آیا۔ پیچھے حید عالم نے کانپتے ہاتھوں سے "کسی کو کال ملائی تھی۔" ہیلو۔۔۔ سر پلان ناکام ہو گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

www.urdu-novel-bank.com  
visit for more novels:

باہر آتے ہی آفرین کافی شش و پنج میں پڑ چکی تھی۔ "پلیز مجھے دکھائیے۔" اس نے ہاتھ بڑھا کر اس کا زخم دیکھنا چاہا۔ لیکن شہرام نے خود کو اس کے ہاتھ کی پہنچ سے دور کر دیا۔

تم ڈاکٹر ہو کیا؟ جانتی بھی ہو کیا کہ زخم دے کر، زخموں کا علاج کیسے کرتے ہیں؟ " معنی خیزی سے اس کے پچھلے سلوک پر طنز کسا۔ آفرین سمجھ کر خاموش رہ گئی۔ اس کے الفاظ وہ خوب سمجھ رہی تھی۔ وہ اس کے سلوک کو نشانہ بنا رہا تھا۔ لیکن اس وقت بیٹھ کر یہ معاملہ سلجھانے کی بات نہیں تھی۔ اس کے زخموں سے خون رس کر اس کی شرٹ کو داغدار کر چکا تھا۔ شرٹ کا اوپری حصہ چپچپا سا گیا تھا۔ جس سے صاف زخم کی گہرائی کا پتا چل رہا تھا۔

آ۔۔۔ آپ کے کندھے سے خون بہہ رہا ہے شہرام۔ "وہ بے چینی اور فکر مندی سے بول" اٹھی۔

بکواس نہیں کرو۔۔۔ اففف "اس کی کیئر پر شہرام کو غصہ آگیا۔ لیکن چبھنے سے زخموں" میں ٹیس ابھری تو بے اختیار اففف کرگیا۔ اس کی پیشانی عرق آلود ہو چکی تھی۔ حالانکہ یہ سرد موسم تھا۔ آفرین نے پریشانی سے اس کی پیشانی پر پسینہ دیکھا۔ اور پھر سے ایسولنس کو فون کرنے لگی۔

☆☆☆☆☆☆

وہ ہاسپٹل میں آپریشن روم کے باہر شہرام کے خون آلود کپڑے تھامے پریشانی سے چکر لگا رہی تھی۔ اسے معلوم ہی نہیں ہوا وہ کب سے رو رہی تھی۔ اسے اپنے رونے کا بالکل بھی احساس نہیں ہوا۔۔۔ اسے صرف اندر آپریشن روم میں شہرام کا خیال تھا۔ اگر اس کی جگہ وہ ہوتی تو اتنے گہرے زخم سہ نہ پاتی۔ اور یقیناً درد سے بیہوش ہو چکی ہوتی۔ لیکن شہرام نے خاموشی سے تکلیف سہی تھی۔ ایک لفظ بھی منہ سے نہیں کہا تھا۔ اسے سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ شہرام کی شخصیت کو کن الفاظ سے بیان کرے؟ اسے الفاظ نہیں مل رہے تھے۔

## URDU NOVEL BANK

کبھی وہ وقت تھا جب وہ اس سے نفرت کرتی تھی کہ وہ اسے ہمیشہ زلیل کرتا آیا تھا۔ لیکن۔۔۔ لیکن اس بار شہرام نے اسے حیران کر دیا تھا۔ وہ اس کی خاطر شدید زخمی ہوا تھا اور یہ احساس اسے اندر ہی اندر سے مار رہا تھا۔ اگر وہ نہ آتا تو۔۔۔۔۔۔ تو یقیناً وہ مر چکی ہوتی۔۔

www.urdu-novelbank.com  
Visit for more novels:

میم۔۔۔ ڈونٹ کرائے۔۔۔ ان کی بیک پر زخم اتنے گہرے نہیں ہیں۔ آپ کے شوہر "ٹھیک ہو جائیں گے۔ آپ کچھ دیر میں ان سے مل سکتی ہیں۔"

آفرین جو رو رہی تھی۔ اور اسے پتا بھی نہیں چل رہا تھا۔ ایک نرس کی تسلی دینے پر چونک اٹھی۔

کیا وہ رو رہی تھی؟؟ اور اسے پتا بھی نہیں چلا۔ جب اس نے ہاتھ بڑھا کر اپنا چہرہ صاف کیا تو واقعی آنسو ہی تھے۔

کچھ دیر کے جان لیوا انتظار کے بعد وہ بھاگتی ہوئی وی آئی پی روم میں گئی۔ جہاں شہرام پیٹیوں میں جکڑا زرد چہرہ لئے لیٹا تھا۔

## URDU NOVEL BANK

شہرام نے اس کے روئے روئے چہرے کو دیکھ کر دل میں میٹھی میٹھی سی کسک محسوس کی تھی۔ وہ اس کے لئے رو رہی تھی؟

شہرام نے چاہا کہ ہاتھ بڑھا کر، اس پگلی کے آنسو صاف کرے مگر درد کی وجہ سے وہ بازو ہلا نہیں پارہا تھا۔

www.urdu-novelbank.com

Visit for more novels:

وہ واقعی اس سے پیار کرتی تھی۔ اسے زخمی نہیں دیکھ پارہی تھی۔ وہ کتنا بیوقوف تھا۔ اس کی محبت کو سمجھ نہیں پایا۔

اس وقت ایک نرس اندر آئی۔ اس نے شہرام کی ڈپ میں ایک دوا انجیکٹ کی۔ اور مسکراتے ہوئے اس خوبصورت لڑکی کو دیکھا جو رو رہی تھی۔

میم۔۔ آپ ان کی کیا لگتی ہیں؟ "۔"

یہ میری وائف ہے۔ "شہرام نے آفرین پر سے نظر ہٹائے بنا نرس کو جواب دیا۔ اس کے جواب پر آفرین نے چونک کر اسے دیکھا۔ پھر اس کی آنکھوں میں خوشگوار رنگ اترنے لگے۔ پہلی بار۔۔۔ پہلی اس شخص نے اس کا تعارف بطور وائف کروایا تھا۔ اس کا



## URDU NOVEL BANK

مطلب وہ اسے بیوی مان رہا؟ وہ اسے دیکھے گئی۔ دونوں ہی ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔ آفرین کا دل ایک نئی لے میں دھڑکنے لگا۔ یہ خیال ہی بھت رومینٹک تھا۔۔ جملہ اس کی بیوی "اس کے دل میں گھنٹیاں سی بجنے لگی۔"

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

ماشاء اللہ۔۔ سر آپ کی وائف بہت خوبصورت ہیں۔ باہر کب سے رو رہی تھیں۔ "نرس" نے اسے بتایا۔  
اس وقت ہادی اور شیث اندر آ گئے۔

کیسے ہو یار۔۔ ڈرا ہی دیا ہمیں تو۔۔ "شیث نے پریشانی سے کہا۔ اور ساتھ کرسی کھینچ کر" بیٹھ گیا۔ ہادی نے کھانے پینے کی اشیاء کو ٹیبل پر رکھا۔ ساتھ ہی پھولوں کا بکے بھی۔  
ہممم۔۔ اب ٹھیک ہوں۔ پریشان مت ہو۔ ہلکی پھلکی چوٹ ہے۔ "شہرام نے لاپرواہی سے کیا۔ حالانکہ اس کے چہرے کے تاثرات بتا رہے تھے کہ اسے کتنی تکلیف ہے۔

## URDU NOVEL BANK

ہممم جلدی سے ٹھیک ہو جاؤ۔۔ اب تم تو ادھر ہسپتال میں ایڈمٹ ہو۔ ادھر فرم کو" کافی سارے مقدمات کو پوسٹ پونڈ کرنا پڑے گا۔ ہم کو ایک ارب سے زیادہ کو نقصان ہوگا۔" شیث نے جیسے شکایت کی۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

ہممم "شہرام نے آفرین کے جھکے جھکے بھگے چہرے کو دیکھ کر ہنکارا بھرا۔" اسے ادا" کرنے دو۔ میں اس کو بچانے کی کوشش میں ہی زخمی ہوا ہوں۔ تو اب آفرین کو چاہئے کہ نقصان کے پیسے ادا کرے۔" شہرام نے آفرین کے طرف آنکھوں سے اشارہ کیا۔ لیکن اس دوران ایک بار بھی نظریں آفرین کے چہرے سے نہیں ہٹائی تھیں۔ اس کے لئے یہ خیال ہی خوبصورت تھا کہ وہ اس کے لئے رو رہی ہے۔

آفرین نے بھگی پلکیں اٹھا کر حیرت سے اس کو دیکھا۔ اندر سے وہ دہل کر رہ گئی۔

(اففف۔ ایک ارب روپے؟؟ وہ تو مر کر بھی ادا نہیں کر سکتی)

شیث نے شہرام کی بات پر آفرین کا روہانسا چہرہ دیکھا۔ وہ شہرام کی شرارت سمجھ گیا تھا۔ اس نے ہمدردی سے آفرین کو دیکھا۔ "رین بھابھی۔۔ اب تو آپ عمر بھر شہرام کے

## URDU NOVEL BANK

چنگل سے نہیں نکل سکتیں۔" وہ آہستہ سے بڑبڑایا۔ لیکن شہرام کی حساس سماعت تک یہ بڑبڑاہٹ پہنچ گئی۔

کیوں۔۔۔۔ کیا میں تم کو اتنا ظالم لگتا ہوں؟ "شہرام نے خفگی سے شیث کو گھورا۔ اس" کی بات پر شیث ہڑبڑا کھانسنے لگا۔ "کف۔۔ کف۔۔ میں غلط تھا میرے بھائی۔ میری توبہ۔۔" شیث نے اس کی گھوری پر اپنے کان پکڑے۔ "ویسے حیرت ہے۔۔ شی۔ والے کارپوریشن والوں کی ہمت کیسے ہوئی بنا کسی وجہ کے تمہیں تکلیف پہنچانے کی؟ میں نے "کورٹ میں کیس داخل کر دیا ہے۔۔۔ ایسے ہی تو جانے نہیں دے سکتے ہم انہیں۔

میں نے بھی اڑتی اڑتی سی خبر سنی ہے۔ کہ شی۔ والے کمپنی راتوں رات ترقی کر گئی" ہے۔ اس کی سپورٹ کوئی غیر ملکی پراسرار شخصیت کر رہی ہے۔ "ہادی کی پرسوچ آواز نے سب کو اس کے طرف دیکھنے پر مجبور کیا۔ اس کی بات سن کر سب کو ہی شاک لگا تھا

## URDU NOVEL BANK

ہممم۔۔۔ ہمیں اپنے ذرائع سے معلوم کرنا ہے کہ یہ واقعی میں۔۔۔ اتفاقی حادثہ تھا۔۔۔"

یا کسی نے جان بوجھ کر آفرین کو مارنے کی کوشش کی تھی۔ "شہرام کے بتلے ہونٹ ہلے۔ آنکھوں میں سرد تاثر تھا۔ اس کی بات پر آفرین نے چونک کر اسے دیکھا۔

لیکن۔۔۔ میری تو کسی سے کوئی دشمنی نہیں ہے۔ میں نے کسی کا کیا بگاڑا ہے جو کوئی"

مجھے مارنے کی کوشش کرے گا؟ "پھر شیث کو دیکھا۔

یہ محض ایک اتفاقی حادثہ تھا اور کچھ نہیں شیث بھائی۔۔ آپ کو مغالطہ ہوا"

ہے۔ "اسنے شک ہونے کے باوجود بھی جیسے خود کو جھٹلایا تھا۔

بھابھی آپ نے ریسنٹلی کافی سارے لوگوں کو دشمن بنا لیا ہے۔ سوچ کر۔۔۔ پھر"

بتائیے گا۔ "شیث کو اس کی سادگی پر حیرت ہوئی۔۔

آفرین کو لگا جیسے واقعی وہ کم عقل تھی۔۔ اسے یاد تھا اس نے کتنے سارے لوگوں کو دشمن بنا لیا تھا۔ جن میں سرفہرست۔۔ آلبش۔ جعفر، مسز جعفر اور ثمر شاہ کے ساتھ ساتھ جنت بھی شامل تھی۔

## URDU NOVEL BANK

اس کی پیشانی پر تفکرات کی لکریں اور چہرے پر پریشانی کے سائے دیکھ کر شہرام سے رہا نہ گیا۔ "پریشان مت ہو۔ جب تک تم میرے ساتھ ہو۔۔۔ کوئی بھی تمہیں انگلی تک چھو نہیں سکتا۔ بے فکر رہو۔۔۔ میں ہوں نا۔۔۔ میں سب کو دیکھ لوں گا۔" اس کے تسلی بھرے الفاظ آفرین کی روح کو چھو گئے تھے۔ اسے سمجھ میں نہیں آیا وہ اس کا کیا جواب دے۔

شیت کے ساتھ ہادی بھی خاموش رہ گیا۔ ان کو اپنی موجودگی غیر ضروری لگی۔ میرے خیال سے ہمیں اب چلنا چاہیئے۔ ویسے بھی۔۔۔ رین بھابھی تمہارا خیال رکھنے کو" موجود ہے۔۔۔ تو ہمارا نہیں خیال کہ ہم کو یہاں ٹھہرنا چاہیئے۔۔۔ کیوں ہادی بربادی۔۔۔ "شیت نے آخر میں ہادی کو چھیڑا۔ ہادی نے اس پر سپاٹ نظروں سے اپنے باس کے دوست کو دیکھا۔ کہا کچھ نہیں بس دل ہی دل میں دانت پیسے تھے۔ ہاں۔۔۔ کیوں نہیں۔۔۔ بالکل۔۔۔ میں خیال رکھ لوں گی۔۔۔ "آفرین نے یکدم سر ہلایا۔۔۔"

☆☆☆☆☆

## URDU NOVEL BANK

ایک ہفتے کے بعد شہرام کی طبیعت میں کافی بہتری آگئی تھی۔  
چونکہ آفرین اس سارے عرصے میں شہرام کا خیال رکھ رہی تھی، اس لیے اس کے پاس  
چھٹی لینے کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

جاذب نے بھی اسے کوئی الزام نہیں دیا تھا۔ کہ بحر حال وہ مرتے مرتے بچی تھی۔  
کیا تم اب بھی۔۔۔ شی۔وائے کے پروجیکٹ پر کام کرنا چاہو گی۔ یا میں کسی اور ڈیزائنر"  
"کو بھیج دوں؟

نہیں جاذب۔۔۔ میں ایک بار اور کوشش ضرور کرنا چاہوں گی۔ اگر پھر بھی میں ناکام"  
"ہوئی۔۔۔ تو تم کسی اور سے یہ پروجیکٹ کروا سکتے ہو۔

کچھ بھی تھا۔۔ بحر حال آفرین یہ بھاری کمیشن چھوڑنے کو تیار نہیں تھی۔ پھر شی۔وائے  
کمپنی سے بات طئے ہو جانے کے بعد وہ کافی ایکسائڈ نظر آئی تھی۔ اب اسے ان مکانات  
کے لئے ڈیزائنر بنانے تھے۔ جو دو دن بعد جمع کروانے تھے۔

## URDU NOVEL BANK

جب وہ رات کو ولا واپس آئی تو سب سے پہلے اس نے شہرام کے لیے رات کا کھانا تیار کیا۔ اسے نہانے میں مدد کی۔ پھر اسے بستر پر لٹانے میں مدد کرنے کے بعد دھیمے سے بولی۔ "مجھے کچھ ڈیزائنز بنانے ہیں۔ آپ سو جائیں۔ میں اسٹیڈی روم میں ہوں۔ آپ کو کچھ بھی چاہیئے تو مجھے آواز دے لیجئے گا۔" ہچکچاتے ہوئے اس نے اجازت طلب کی۔

Visit for more novels:

شہرام نے کچھ نہیں کہا۔ بلکہ خاموشی سے بستر پر کروٹ بدل لی۔ وہ ساری رات کمرے میں نہیں آئی۔ شہرام نیند تو کیا کرتا۔ غصے میں کروٹ پر کروٹ بدلتا رہا۔ لیکن جب دوسری رات بھی ایسا ہوا۔ تب وہ غصے سے پھٹ پڑا۔ آفرین۔۔۔ کیا تم پاگل ہو گئی ہو۔؟ اس سے پہلے ہاسپٹل میں میری تیمارداری کی وجہ سے تم نیند نہیں لے سکی۔ اب جب کہ تم گھر پر ہو تب بھی تم آرام نہیں کر رہی، کیا تمہیں مرنے کا شوق چرایا ہے۔؟ "اس کی فکر پر آفرین دل میں خوش ہوئی کہ شہرام کو اس کا کتنا خیال ہے۔ مسکراتے ہوئے چائے کا گھونٹ بھرا۔ "آپ فکر مت کریں۔ میں "بس آج رات ہی یہ کام مکمل کر لوں گی۔ پھر کل سے آرام ہی آرام ہوگا۔"

شہر ۱۱۱۱ مہم۔۔۔ یہ کیا کر رہے ہیں آپ۔۔۔ چھوڑیں مجھے۔۔۔ "وہ بری طرح سٹیٹ گئی۔"



اگر تم نے ضد کی تو نتیجے کی زمیواری تم ہوگی۔۔ خاموشی سے روم میں چل کر اچھے بچوں کی طرح سو جاؤ۔ ورنہ۔۔۔۔۔" آنکھیں دکھاتے اسے دھمکی دے گیا۔

نہیں۔۔۔ میں انکار نہیں کر رہی صرف یہ کہنا چاہتی ہوں کہ مجھے نیچے اتاریں۔۔ میں خود چل سکتی ہوں۔ آپ کے ٹانگے کھل جائیں گے۔ "وہ تیز تیز سانس لیتی اسے سمجھانے لگی۔ دل میں ڈر بھی تھا کہ اس طرح اٹھانے سے اس کے زخم کے منہ کھل گئے تو کیا ہوگا؟

شہرام نے اس کی بات پر اس کی آنکھوں میں جھانک کر جیسے یقین دہانی چاہی۔ کہ واقعی بھی وہ کمرے میں آرام کے لئے مان گئی ہے۔ آفرین آس سے اسے دیکھ رہی تھی۔ مطمئن ہو کر اس نے اسے نیچے کھڑا کیا آفرین نے ایک سکون کی گہری سانس لے کر شکر کیا کہ ڈیول بحر حال سمجھ گیا۔ باقی کا کام شہرام کے سو جانے کے بعد کرنے کا پکا ارادہ کر کے وہ اس کے پیچھے روم میں آگئی۔

لیکن جب نرم گرم بستر پر کمر سیدھی کرنے لپٹی تو۔۔ ایسی نیند آئی کہ صبح تک ہاتھ پیر چھوڑے بیہوش پڑی رہی۔

## URDU NOVEL BANK

شہرام ہاتھ روم سے دانت برش کر کے جیسے ہی باہر آیا۔ اسے یوں مردوں کی طرح سویا دیکھ کر دنگ رہ گیا۔ وہ اس قدر بے خبر تکیے میں منہ دیئے سو رہی تھی کہ منہ سے رال بہہ کر تکیے میں جذب ہو رہی تھی۔ شہرام کے ہونٹوں کے کونے مسکراہٹ میں تھوڑے سے مڑے تھے۔ موبائل اٹھا کر اس نے اس لمحہ کی تصویر گیلری میں محفوظ کر لی۔ اس کا ارادہ بعد میں آفرین کو چڑانے کا تھا۔

اسے یونہی سویا رہنے دیا۔ خود چپکے سے اسٹیڈی روم میں آگیا۔ اس کا لپ ٹاپ کھولا۔ اور پاس ورڈ کریک کیا۔ آفرین نے کافی ساری مشکل ڈیزائنز بنائی تھیں۔ لیکن اب بھی چار ڈیزائنز رہتی تھیں۔ شہرام کی بھویں تن گئیں۔ ان لوگوں نے آفرین کو دس ڈیزائنز کے لئے صرف دو دن دیئے تھے۔

(کیا شی۔ والے کمپنی آفرین کے لئے مشکلات بنا رہی تھی؟)

☆☆☆☆☆

ٹھیک نو بجے آفرین کی آنکھ بھل کھلی تھی۔ کسلمندی سے اٹھ کر بیٹھ گئی۔ جب کلاک پر نظر گئی تو جھٹکا سا لگا۔ اسے آج کافی دیر ہو چکی تھی۔ ابھی اس کا کافی کام رہتا تھا۔

## URDU NOVEL BANK

وہ جلدی سے اٹھ کر اسٹیڈی روم میں بھاگی۔ تاکہ اپنا چھوڑا ہوا کام مکمل کر سکے۔ اس نے جیسے ہی سوفٹ ویئر پر کلک کیا۔ اپنی جگہ پر چکرا کر رہ گئی۔ یہ کیا۔۔۔؟ ابھی اس کے چار ڈیزائنز رہتے تھے۔ لیکن ڈرافٹ میں ایک بھی ڈیزائن نہیں تھا۔۔۔ تو۔۔۔ کیا اس نے سب بنائے تھے؟۔۔۔ لیکن کیسے؟ اسے اچھی طرح یاد تھا اس کے ابھی چار ڈیزائن رہتے تھے۔ لیکن حیرت کی بات کہ سب ڈیزائن مکمل تھے۔۔۔

بڑی بات یہ کہ ان میں ایک بھی خامی نہیں تھی۔ سب بہترین تھے۔

۔ (کیا ہوا تھا؟ کیا وہ نیند میں چلتی ادھر آئی تھی اور خاکے مکمل کئے تھے؟ یا۔۔۔؟ اس نے انہیں مکمل کر لیا تھا لیکن اسے یاد نہیں رہا تھا؟) آفرین کو اپنی یادداشت پر ہی شک ہونے لگا۔

کیا اس کی یادداشت بھی دغا دے چکی ہے؟ اففففف۔۔۔ یا اللہ۔۔۔ اس نے بے اختیار سر تھام لیا۔ وہ سوچ سوچ کر تھکنے لگی تھی۔

(تو پھر کس نے کیئے؟)

## URDU NOVEL BANK

حیران حیران سی وہ نیچے ڈائننگ ہال میں آئی۔ شہرام پہلے سے ہی روم میں موجود تھا اور ہاتھ میں فون تھا مے بات کر رہا تھا۔ "ہاں۔۔۔ دوپہر کی فلائٹ بک کرواؤ۔۔۔ میں آج ہی "جانا چاہتا ہوں۔"

آفرین یہ سن کر کہ شہرام بزنس ٹرپ پر جا رہا ہے۔ حیران رہ گئی۔ ابھی تو اس کے زخم بھی کچے تھے۔ اور اسے بالکل بھی کسی بزنس ٹرپ کی اجازت نہیں تھی۔ وہ سوچتی ہوئی کرسی پر بیٹھ گئی۔ "کیا آپ اس حالت میں بزنس ٹرپ پر جائیں گے؟" لب بھینچ کر اسے فکرمندی سے دیکھا۔ اس کے ایک ایک انداز سے تفکر ظاہر تھا۔

ہاں۔۔۔۔ کچھ چیزیں سامنے آئیں ہیں جن سے ڈیل کرنا ضروری ہے۔ وہاں ایک "پروجیکٹ میں انویسٹ کی تھی میں نے۔ سو جانا ضروری ہے میں دو دن کے لئے جا رہا ہوں۔ تم اپنا خیال رکھنا اور بھتر ہوگا کہ۔۔۔ گھر پہ ہی رہنا۔" گھور کر تاکید کی گئی۔

ہاں۔۔۔ ہاں جانتی ہوں۔ جانتی ہوں۔۔۔ میں ان لوگوں سے بات نہیں کروں گی۔۔۔ "وہ" بے بسی سے بولی۔ "کیا آپ کچھ اور نہیں کہہ سکتے۔۔۔ میں آپ کے یہ الفاظ سن سن کر "گلے تک بھر گئی ہوں۔"

## URDU NOVEL BANK

شہرام نے اسے اس طرح بات کرنے پر گھورا۔ (کچھ زیادہ ہی پر نکل رہے تھے آفرین کے۔ اس کی ہمت کہ مجھ پر طنز کرے)۔

اس کے گھورنے پر آفرین نے متجسس ہو کر اسے دیکھا۔ "ویسے ایک بات ہے۔۔ یہ آپ کی آنکھیں سرخ سرخ کیوں ہیں؟ لگتا ہے ساری رات نہیں سوئے۔ کیا اسی لئے کہ۔۔۔۔۔" اس کی بات پر شہرام کو کھانسی لگ گئی۔

اخ۔۔۔ "لگ رہا تھا آفرین نے اس کی چوری پکڑ لی تھی۔ کہ آدھی رات کو اسٹیڈی روم" میں جا کر اس کے ڈیزائن مکمل کرنے والا شہرام تھا۔ وہ بالکل بھی ایسا نہیں چاہتا تھا کہ آفرین کو پتا چلے۔ تبھی چہرے پر سختی اور سرد مہری طاری کر دی۔ "کسی غلط فہمی میں پڑنے کی ضرورت نہیں۔"

اوہ۔۔۔ سوری۔۔۔ مجھ سے غلطی ہو گئی۔ میں تو یہ کہنا چاہ رہی تھی کہ آپ کے زخم درد کر رہے ہونگے تبھی آپ رات کو نہیں سو سکے۔ جب کہ میں کسی مردے کی طرح سو گئی تھی۔ آپ نے مجھے اٹھایا کیوں نہیں؟ "آفرین کو اپنا آپ مجرم محسوس ہوا۔ شہرام کا خوبصورت چہرہ وہیں رنگ بدل گیا۔

(کیا آفرین کو پتا چل گیا ہے؟)

## URDU NOVEL BANK

ویسے آپ کیا کہنے جا رہے تھے؟ "آفرین نے جیسے کچھ یاد آنے پر پوچھا۔"

میں یہ کہنا چاہ رہا تھا کہ تمہیں گلا گھونٹ کر مار کیوں نہیں دیا "شہرام نے دانت پیس کر"

چبا چبا کر کہا۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

لیکن آفرین کے تجسس کو اس کے جملے نے اور ہوا دی تھی۔ جو کچھ کل رات ہوا تھا۔ وہ ناقابل یقین تھا۔ چونکہ یہ والا اس کا تھا اس لیے اسے یقین تھا۔ یہ کام شہرام کے سوا کوئی نہیں کر سکتا۔ شہرام کے چہرے کے آتے جاتے رنگوں نے اس کی چھٹی حس کو الرٹ کر دیا تھا۔ "گزشتہ رات کیا آپ جانتے ہیں کہ اسٹڈی میں کون داخل ہوا اور میرا لپ "ٹاپ استعمال کیا؟ کسی نے میرے خاکے مکمل کر دیے؟"

اوہ۔۔۔۔۔ ہاں۔۔۔ اصل میں۔۔۔ مجھے کل ایک دوست مل گیا تھا۔ جس نے یہ خاکے مکمل کیے۔ میں نہیں چاہتا تھا تم جاگ جاگ کر ختم ہو جاؤ۔ بصورت دیگر مجھے ایک نیا شیف ڈھونڈنا پڑتا۔ "شہرام نے دودھ کے گلاس کا گھونٹ بھر کر سکون سے جواب دیا۔ ایسے جیسے موسم کے بارے میں بات کر رہا ہو۔"

آفرین بالکل دنگ رہ گئی۔ اسے یاد تھا کہ کل رات جب وہ سونے کے لیے گئی تو تقریباً  
بچے کا وقت تھا۔ 12

تو وہ اتنی سی دیر میں اس کی مدد کے لیے کسی کو فون کرنے میں کیسے کامیاب ہوا؟ پھر  
یہ کام آسان بھی تو نہیں تھا۔

بقول شہرام کے وہ نہیں چاہتا کہ وہ بیمار پڑے۔ ورنہ کھانا کون پکاتا؟

سب سے بڑی بات یہ کہ وہ اسے بچاتے ہوئے زخمی بھی ہوا۔ اس کے سر پر ٹائٹل کی  
بھاری لینٹ گری تھی۔ اور وہ تقریباً اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھا تھا۔

یہ سب سوچتے آفرین کا دل دھڑکنے لگا۔ وہ لمحہ یاد آتے ہی رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے  
خدا نخواستہ اگر شہرام کو کچھ ہو جاتا تو وہ کیا کرتی؟ ابھی کچھ لمحہ پہلے وہ اس کے سخت الفاظ  
پر برا منا رہی تھی۔ لیکن وہ احساس اس وقت جیسے ہوا میں تحلیل ہو چکا تھا۔

شاید وہ اس قسم کے لوگوں میں سے تھا۔ جو باہر سے بظاہر سخت خول چڑھائے رکھتے  
ہیں۔ لیکن اندر سے موم کی طرح نرم ہوتے ہیں۔

## URDU NOVEL BANK

آپ کا شکریہ شہرام۔ آپ کا دوست واقعی بہت اچھا انسان ہے۔ لیکن وہ کہاں پر کام کرتا ہے؟ سوچ رہی ہوں۔ جیسے ہی مجھے کمیشن ملے گا، میں اس کا آدھا حصہ آپ کے دوست کو دوں گی۔ آخر اس نے میری مدد جو کی ہے۔" وہ کچھ سوچتے ہوئے مشکور لہجے میں بولی۔ نظریں مسلسل شہرام کے چہرے کے اتار چڑھاؤ پر تھیں۔ وہ بظاہر تو لاپرواہ نظر آنے کی بھرپور کوشش کر رہا تھا۔ لیکن۔۔ ایک واضح اضطراب اس کی حرکات و سکنات سے صاف ظاہر تھا۔ جو آفرین کی نظروں سے مخفی نہیں تھا۔ اس کی آفر پر وہ بری طرح بدمزہ ہوا۔

بھول جاؤ۔۔۔ وہ امیر آدمی ہے۔ اسے پیسوں کی پرواہ نہیں ہوتی۔ "خاصا لاپرواہانہ انداز" تھا۔ ہاتھ کا اشارہ ایسے کیا۔ جیسے لکھی اڑا رہا ہو۔

آفرین کو اس پر بھی کوئی اعتراض نہیں تھا۔ "کوئی بات نہیں۔ اگر اسے پیسے نہیں چاہیئے تو میں شکریہ کے طور پر انہیں کھانے پر مدعو کرنا چاہتی ہوں۔" کندھے اچکا کر وہ بھی اسی کے انداز میں بولی۔



## URDU NOVEL BANK

آفرین کے بضد ہونے پر شہرام کو سخت برا لگا۔ (بھاڑ میں جائے دوست۔۔ کیسا "دوست؟") خبردار۔۔ تم صرف مجھے ہی کھانا کھلا سکتی ہو۔ کوئی اور نہیں۔

ٹھیک ہے۔ جب آپ اپنے کاروباری سفر سے واپس آئیں گے تو میں آپ کی دعوت "کروں گی۔" آفرین نے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے جواب دیا۔ یہ فرض کرتے ہوئے کہ یہ سب شہرام کی وجہ سے ہی تھا جو اس کے دوست نے اس کی ہیلپ کی۔

اچانک ہی سیل فون کی گیلری سرچ کرتے شہرام کے ہونٹ بے اختیار مسکراہٹ میں "پھیلے۔" چلو۔۔ میں تمہیں کچھ دکھاتا ہوں۔

اس نے اپنے پاس موجود فون میں تصویر کھول کر کلک کی اور سیل فون اس کے سامنے کیا۔

آفرین نے اشتیاق سے دیکھنے کے لئے نظریں اٹھائی تھیں۔ پھر اس کا رنگ ہی مانند پڑ گیا۔۔ یہ کیا؟؟؟ "شہرام۔۔ یہ کیا ہے؟؟" وہ دانت پیستی چلی گئی تھی۔

## URDU NOVEL BANK

در حقیقت شہرام نے اس کی نیند میں بے خبر سوتے ہوئے تصویر کھینچ رکھی تھی۔ جس میں اس کا منہ تھوڑا کھلا ہوا تھا اور لعاب تکیے پر گر رہا تھا۔ یہ بھت ہو گیا تھا۔۔۔ وہ تصویر میں خود کو ایسی حالت میں دیکھ کر روہانسی ہو گئی تھی۔ اسے شہرام سے ایسی توقع نہیں تھی کہ وہ ایسا کرے گا۔ اس نے بے اختیار چینخ کر فون پر جھپٹا مارا۔۔۔ لیکن شہرام چوکس تھا۔ اور فون اس کی پہنچ سے دور کر گیا۔

جب کہ آفرین سنبھل نہ سکی۔ سیدھی شہرام کی گود میں گری۔ شہرام کا دایاں ہاتھ تیزی سے اس کی کمر کے گرد لپٹ گیا۔ اس کی سانسوں کی آواز اس کے کانوں میں رومانوی انداز میں گونج رہی تھی۔ اس کی بھاری مردانہ آواز کافی دلکش تھی۔ "تو۔۔۔ تم مجھے صبح سویرے بہکانے کی کوشش کر رہی ہو؟"

نن۔۔۔ نو۔۔۔ سوری۔۔۔ یہ سب اچانک ہو گیا۔۔۔ میں جان بوجھ کر نہیں گری۔ "نفی میں" سر ہلاتے وہ شہرام سے دانت کاٹتی اسے بری طرح لہجہ ہی تھی۔

## URDU NOVEL BANK

شرمنگی سے آفرین اپنا سر بھی اٹھا نہیں پارہی تھی۔ شہرام نے ایک انگلی سے اس کی ٹھوڑی اٹھائی۔ آفرین نے جھجھکتے ہوئے نظریں اٹھائی تھی۔ جب ان دونوں کی نظریں ملیں تو وہی پر مہر گئیں۔

شہرام نے اپنی بانہوں میں شہرامی ہوئی آفرین کو دیکھا۔ جس کا شرمندہ چہرہ گلاب کے پھول جیسا لگ رہا تھا۔ اس کے دل میں بے اختیار اس پھول کو چومنے کی خواہش جاگی تھی۔

قرب تھا کہ وہ اس پر عمل بھی کرتا۔ آفرین بری طرح گھبرائی اور اسے دھکیل کر کچن میں بھاگ گئی۔

بیچھے شہرام اس کی حرکت پر غصہ ہوا، نہ خفا ہوا۔ بلکہ پیارا سا مسکرا کر ادھر دیکھنے لگا۔ جدھر آفرین بھاگ گئی تھی۔

☆☆☆☆

آفیس پہنچ کر آفرین نے شی۔وائے کارپوریشن کے ڈائریکٹر کو مطلع کیا کہ وہ سب ڈیزائنر بنا چکی ہے۔ اس وقت شام کے چھ بج رہے تھے۔

## URDU NOVEL BANK

ڈائریکٹر نے اسے قریبی کلب ہاؤس آنے کو کہا۔ کیونکہ اس کا باس بھی وہاں موجود ہے۔ اس طرح آفرین اس سے مل کر ڈیزائن پر تبادلہ خیال کر سکتی ہے۔ آفرین اس قسم کی سماجی سرگرمیوں میں اکثر شرکت کرتی تھی۔ یہ اس کے لئے نئی بات نہیں تھی۔ وہ اس طرح بھی اپنے کلائنٹس سے ملتی تھی۔

www.urdu-novel-bank.com  
visit for more novels:

اگرچہ اسے یہ بات پسند نہیں آئی تھی لیکن -- کمیشن کے لالچ نے اسے جانے پر آمادہ کیا۔

رات 8:00 بجے، اس نے پرائیویٹ روم کے دروازے پر دستک دی۔ اور اندر داخل ہو گئی۔ کمرہ عالیشان اور کشادہ تھا، جس میں ساری سجاوٹ مغربی تھی۔

وہاں ایک صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ جمائے بیٹھی آبلش یزدانی کو دیکھ کر آفرین کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا۔ ڈائریکٹر اس کے پاس مؤدب کھڑا تھا۔

اس وقت آفرین نے محسوس کیا کہ جیسے کچھ بھی ٹھیک نہیں ہے۔ وہ یقیناً جال میں پھنس چکی ہے۔ اس نے پیچھے مڑ کر واپس جانے کی کوشش کی۔ لیکن دروازے پر پہنچی

## URDU NOVEL BANK

تو دو بد معاش آدمی اندر داخل ہو گئے اور اسے فوراً پکڑ لیا۔ وہ جو ڈیزائن پکڑے ہوئے تھی۔ وہ سب کاغذات زمین پر گر گئے۔

آپ نے مجھ سے جھوٹ بولا۔۔۔ کیوں؟ "آفرین کی آواز حیرت اور غصے کی زیادتی سے" پھٹ رہی تھی۔ وہ ڈائریکٹر پر چلا پڑی۔ آبلش کو دیکھ کر وہ ساری بات سمجھ گئی تھی۔ اب اسے یہ بھی سمجھ میں آ رہا تھا کہ سائیٹ پر ہونے والا حادثہ کوئی اتفاقی حادثہ نہیں تھا۔ بلکہ پری پلانڈ تھا۔

"میں اب سمجھ گئی۔۔۔ میرے ساتھ ہونے والا حادثہ بھی تمہاری سازش تھی۔" اوہ۔۔۔ بھت جلدی نہیں سمجھ گئی تم ہاں؟ بد قسمتی سے۔۔۔ یہ سچ ہی ہے۔ "آبلش" کافی کا کپ تھامتے ہوئے خوبصورتی سے اس کی طرف بڑھی۔ وہ اب پہلے جیسی نازک اور معصوم نہیں رہی تھی۔ اس کے بجائے، وہ ہائی پروفائل بدکار بن چکی تھی۔

آفرین جانتی تھی کہ یہی آبلش کی اصل فطرت ہے۔ تاہم ان کی کمپنی فروخت ہو چکی تھی۔ اور یزدانی کے خاندان کی ساکھ بری طرح متاثر ہوئی تھی۔ لیکن آبلش کو دیکھ کر لگ رہا تھا جیسے ان کی زندگی میں کچھ بھی نہ بدلا ہو۔ وہ اب بھی طاقت ور نظر آرہی تھی۔

## URDU NOVEL BANK

شاید تم یہ سوچ رہی ہو کہ ڈائریکٹر میرا حکم کیوں مانے گا؟ "آبش نے زیریلی مسکراہٹ"

کے ساتھ آفرین کی ٹھوڑی کو مسٹی میں جکڑ کر جھٹکا دیا۔ "کیا تم -- اس تاثر میں تھی کہ یہ مقدمہ ہم کو اس شہر میں ٹکنے نہیں دے گا۔۔۔ تو یہ تمہاری خام خیالی تھی۔۔ میں

"اپنے باپ کی کمپنی کے بغیر بھی بھت کچھ کر سکتی ہوں۔۔ بھت کچھ۔۔۔"

تمہارا کیا مطلب ہے؟ "آفرین پریشان ہوئی تھی۔"

ڈائریکٹر نے شائستگی سے کہا۔ "میم آبش اب شی۔وائے میں پراپرٹی کی نئی جنرل مینجر ہیں۔ اور یزدانی صاحب سب سے بڑے شیئر ہولڈر ہیں، اور وہ یقینی طور پر اس سال کے آخر میں نئے چیئرمین بنیں گے۔" اس کی بات پر آفرین دنگ رہ گئی۔

یہ ناممکن ہے۔۔۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ "آفرین چونک گئی۔" میں نے ڈیڈ اور مام سے "کبھی نہیں سنا کہ ہم شی۔وائے میں اتنے زیادہ شیئرز کے مالک ہیں۔" وہ حیرانگی سے اسے دیکھ گئی۔ جس پر آبش تحقیر سے ہنس پڑی۔

ہاھا۔۔۔ مام اور ڈیڈ۔۔۔" اس نے طنزیہ انداز میں آفرین کے جملے دہرائے۔"

ڈیڈ۔۔۔ کون سے مام ڈیڈ؟ تمہارے کوئی مام اور ڈیڈ نہیں ہیں۔۔ تم ان کے لئے فقط "ایک اجنبی ہو۔۔ وہ میرے ماں باپ ہیں۔۔۔ تمہارے نہیں۔" وہ مکارانہ انداز میں ہنستی

## URDU NOVEL BANK

ہوئی اس کا مذاق اڑا رہی تھی۔ آفرین کا تو یہ سن کر جیسے دل دھڑکنا ہی بھول گیا۔ یہ وہ کیا سن رہی تھی؟ کیا وہ ان کی بیٹی نہیں تھی؟ تو پھر؟؟؟

کیا تمہیں تھوڑا سا بھی شک نہیں ہوا کہ وہ تم سے نفرت کیوں کرتے ہیں؟ اتنی کہ تمہیں مار دینے کی کوشش کرتے ہیں۔" اس کے بے رحمانہ الفاظ پر آفرین کی آنکھیں نم ہو گئیں۔ حقیقت تلخ تھی اور قبول کرنا مشکل تھی۔۔۔

افسوس کی بات۔۔ کہ میرے ڈیڈ نے تم پر احسان کیا۔ اور بدلے میں تم نے کیا کیا؟" تباہی اور بربادی لے آئی۔ جمشید کو جیل میں ڈلوایا۔۔ کمپنی کی ساکھ کو برباد کر دیا۔۔ اس کے "باوجود بھی تم زندہ ہو۔۔ تو یہ ہمارا احسان ہے۔"

تمہیں صرف دوسروں کی چیزیں چھیننا آتا ہے آبلش یزدانی۔ "آفرین نے حقارت سے" چیخ کر کہا۔ اور اسے نفرت سے دیکھ کر دونوں حبشیوں سے خود کو چھڑانے کے لئے زور لگایا۔

## URDU NOVEL BANK

بلکل۔۔۔۔ مجھے واقعی بھی دوسروں کی چیزیں چھیننے میں مزا آتا ہے۔ اب تمہاری باری" ہے۔ "اس نے اسے آنکھ مار کر دونوں آدمیوں کو اشارہ کیا۔ "اس کے ساتھ خوب مزے کرو۔ اور اسے بھی مطمئن کرنا۔ کوئی کسک نہ رہ جائے۔" بے حیائی سے کہتے ہوئے وہ ہنستی ہوئی اپنے ڈائریکٹر کے ساتھ روم سے نکل گئی۔

دروازہ بند ہوتے ہی آفرین کو ایسے لگا جیسے اس کا پورا جسم آگ کی طرح جل رہا ہو۔ یہ اس دوائی کا اثر تھا جو ایک آدمی نے اس کے بازو میں انجیکٹ کی تھی۔ اس نے بھی تو شہرام کو فریا کے کہنے میں آکر ڈرگ دی تھی۔ اب وہ شہرام کی تکلیف کو اچھی طرح محسوس کر رہی تھی۔ کہ شہرام اس وقت کیا محسوس کر رہا تھا۔

وہ آدمی ہاتھ رگڑتے اس کے طرف بڑھ رہے تھے۔ آفرین کافی خوفزدہ تھی۔۔ پیچھے ہٹتے ہوئے وہ مسلسل انہیں وارننگ دے رہی تھی۔ "دیکھو۔۔ خبردار۔۔ جو تم میرے قریب آئے۔۔ ورنہ اچھا نہیں ہوگا۔"

یہ آدمی صرف باڈی گارڈ تھے۔ وہ آفرین کو بھی جانتے تھے۔ اور وہ اس بات کی توقع بھی نہیں کر سکتے تھے کہ میم آبلش ان کو یہ موقع دے گی۔ وہ خود بھی پہل نہیں کرنا چاہ



## URDU NOVEL BANK

رہے تھے۔ ان کو معلوم تھا آفرین کے جسم میں جو دوا انجیکٹ کی گئی ہے اس کا اثر ہوتے ہی آفرین خود اپنے آپ کو ان کے حوالے کر دے گی۔

“Don't come near me.”

آفرین ڈر کر پیچھے ہٹ رہی تھی۔ اس نے موبائل نکال کر شہرام کو فون کرنا چاہی۔۔۔ مگر ایک آدمی نے اس سے فون چھین لیا۔  
آج تم کو کوئی نہیں بچا سکے گا۔ اسی لئے مجھ پر ہے اپنے آپ کو ہمارے حوالے " کر دو۔ " ایک آدمی نے بازو سے پکڑ کر اسے کھینچا۔

☆☆☆☆

ولید اپنے اسسٹنٹ کے ساتھ ایک بزنس فلکشن میں شرکت کرنے جا رہا تھا۔ سیرھویوں پر، اس نے آبلش اور ایک ادھیڑ عمر آدمی کو ایک پرائیویٹ کمرے سے باہر نکل کر لفٹ کی طرف بڑھتے ہوئے حیرت سے دیکھا۔

ادھیڑ عمر کے آدمی نے شائستہ انداز میں آبلش کے لیئے لفٹ کا بٹن دبایا تھا۔ یہاں تک کہ اس نے آبلش کو لوکروں کی طرح جھکتے ہوئے پہلے لفٹ میں داخل ہونے دیا۔

Visit For More Novels: [www.urduovelbank.com](http://www.urduovelbank.com)

## URDU NOVEL BANK

ولید کے اسسٹنٹ نے تجسس سے کہا "ارے۔۔۔ کیا یہ پلاننگ ڈیپارٹمنٹ کا منیجر نہیں ہے؟ اسے اس عورت کے ساتھ احترام سے پیش آتے ہوئے دیکھ کر حیرت ہو رہی ہے۔"

ولید بھی سخت حیران تھا کہ شی۔وائے کارپوریشن کا ڈائریکٹر اس قدر عزت سے آبلش سے برتاؤ کیوں کر رہا تھا؟ کیا تعلق تھا آبلش کا شی۔وائے کارپوریشن سے۔؟

اسے جازب سے پتا چلا تھا کہ آفرین کو شی۔وائے کارپوریشن کی طرف سے رینوویشن کا کام ملا ہے۔۔۔ یہ سوچتے ہوئے اس کی چھٹی حس اسے خبردار کر رہی تھی کہ کچھ گڑ بڑ ضرور ہے۔

وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ آبلش شیطان صفت عورت ہے۔ اور شروع سے ہی آفرین کو نشانہ بنائے ہوئے ہے۔ خاص کر جب سے ان کی کمپنی کی ساکھ برباد ہوئی تھی۔

## URDU NOVEL BANK

اندر کے شک کی وجہ سے، بنا کسی ہچکچاہٹ کے وہ فوراً اس پرائیویٹ روم کے طرف بھاگا۔ جہاں سے آتش نکلی تھی۔ لیکن جیسے ہی اس نے ڈور ناب گھمائی اسے پتا چلا کہ دروازہ اندر سے لاک ہے۔

اس نے دروازے سے کان لگا دیا۔۔۔ تبھی اسے کسی عورت کی چیخوں کی آواز سنائی دی۔ اور یہ سو فیصد آفرین کی آواز تھی۔

ڈیم اٹ۔۔۔ "وہ اشتعال میں بھاگتا ہوا کوریڈر سے ایک لوہے کی کرسی اٹھا لایا۔ اور" دروازے کے ہینڈل پر زور زور سے ضربیں لگانے لگا۔ بدحواسی اور اضطراب اس کے پورے وجود سے ظاہر تھی۔ پریشانی سے وہ پسینہ پسینہ ہو رہا تھا۔ اندر دل میں ڈر بھی تھا کہیں خدا نخواستہ۔۔۔۔ آفرین کو نقصان نہ پہنچ جائے۔۔۔

دو تین بار لوہے کی کرسی مارنے سے ہینڈل ٹوٹ چکا تھا۔ دروازہ کھل چکا تھا۔ اندر داخل ہوتے ہی وہ حواس باختہ ہو گیا۔ یہ دیکھ کر کہ آفرین کو نیچے فرش پر دونوں طرف سے جکڑے وہ آدمی اس کی شرٹ پھاڑ چکے تھے۔ آفرین بری طرح ان کے شکنجے میں

## URDU NOVEL BANK

مچل مچل کر احتجاج کر رہی تھی۔۔ مسلسل چیخوں سے اس کا چہرہ سوج گیا تھا۔ روتے روتے اس کی آنکھیں متورم ہو گئی تھیں۔ وہ بالکل پاگلوں کی طرح ہاتھ پیر مار رہی تھی۔

"ولید کو دیکھ کر ان میں سے ایک آدمی اٹھا۔" کون ہو تم؟  
 دونوں سیکورٹی گارڈز کے تاثرات بدل گئے تھے۔ ولید نے آؤ دیکھنا تاؤ۔ بڑھ کر دونوں کو ملکوں اور لاتوں پر رکھ دیا۔۔ دونوں آدمی بمشکل اس سے جان چھڑا کر بھاگ گئے۔ کیونکہ اگر پکڑے جاتے تو بات کھل جاتی۔ ولید نے انہیں جانے دیا۔ اسے صرف آفرین کی فکر تھی۔ ابھی اہم صرف اور صرف آفرین تھی۔ جسے بچانا ضروری تھا۔  
 ولید جانتا تھا آفرین اپنے حواس میں نہیں ہے اور ڈرگ کے اثر میں ہے۔ اس نے آفرین کو جھنجھوڑا۔ "ہوش میں آئیں آفرین۔۔۔ چلیں میں آپ کو ہاسپٹل لے کر چلتا ہوں۔  
 وہ اسے اٹھاتا ہوا بولا۔"

نہیں۔۔ آفرین کے ہونٹ تھرتھرائے۔ وہ کافی مشکل سچویشن میں تھی۔ ڈرگ اس کے وجود میں مکمل حلول ہو چکی تھی۔ اب وہ اپنے حواس میں نہیں تھی۔

## URDU NOVEL BANK

"پلیز۔۔ مجھے باتھ روم میں لے چلیں۔۔ میں شاور لوں گی تو ٹھیک ہو جاؤں گی۔"

کپکپاتے لہجے میں بمشکل بول پارہی تھی۔ اسے اس وقت صرف شہرام یاد تھا۔ صرف شہرام کی فکر تھی۔

باتھ روم میں باتھ ٹب میں بیٹھتے ہی اس نے ٹھنڈا پانی چلا دیا اور خود کو اس میں مکمل بھگو دیا۔۔

اس وقت اس کے سیل فون پر شہرام کی کال آنے لگی۔۔ لیکن وہ اس حالت میں نہیں تھی کہ کال کا جواب دے سکتی۔ لیکن اگر وہ جواب نہ دیتی تو وہ پھر سے اس پر شک کرتا۔

وو۔۔۔ ولید صص۔۔۔ صاحب، کک۔۔ کیا آپ مم۔۔ مجھے میرا فف۔۔۔ فون دے سکتے ہیں؟ "کپکپاتے ہوئے ہونٹوں سے بمشکل اس نے کہا۔

اوکے۔۔" ولید نے اس کا سیل فون اس کے پاس کیا۔"

لیکن اس نے کالر کا نام ضرور دیکھا تھا۔ "شہرام۔۔۔؟" وہ حیران ہوا۔

یہ آدمی آفرین کو کیوں کال کر رہا ہے؟

اس کے ذہن میں بھت سے شکوک و شبہات در آئے تھے۔ لیکن وہ ابھی کچھ کہہ نہیں سکتا تھا۔

ادھر آفرین نے انسر بٹن دبایا۔ اور کانپتے ہاتھوں سے فون کان سے لگا دیا۔ آنسو اس کی رخسار پر بنا رکے بہہ رہے تھے۔ دوسری طرف سے شہرام کی جھنجھلاہٹ بھری آواز آرہی تھی۔ "میں نے تمہیں تین بار فون کیا ہے آفرین۔ اگر تم نے اس بار میری کال کا جواب نہیں دیا ہوتا تو میں پولیس کو کال کرنے کا سوچ رہا تھا۔ کہاں ہو تم؟" فکر مندی سے بھری ہوئی آواز آفرین کو سکون دے رہی تھی۔ اس نے بے اختیار آنکھیں موند کر اس مہربان آواز کو محسوس کیا۔ جیسے اسے تحفظ مل رہا ہو۔ جیسے وہ ایک حفاظتی حصار میں آگئی ہو۔۔۔ ہاں اب کوئی بھی آفرین کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

باتھ ٹب میں ٹھنڈے پانی میں بھگی آفرین نے خود کو ہوش میں رکھنے کے لئے بازو پر زور سے دانتوں سے کاٹ لیا۔

میں ٹھیک ہوں۔" بمشکل جملہ ادا ہوا۔ اور آواز مدھوشی میں بھگی ہوئی تھی۔"

## URDU NOVEL BANK

میں بخوبی جانتا ہوں کہ تم کتنی ٹھیک ہو۔ "شہرام نے جھنجھلا کر کہا، "مجھے ڈر ہے"

جب بھی تم مجھ سے الگ ہوئی تو کسی نہ کسی مشکل میں پھنس جاتی ہو۔ "تشویش بھرا لہجہ سن کر آفرین سسکی دبا گئی۔ لیکن آنسوؤں پر کنٹرول نہیں تھا۔

درحقیقت، وہ ایک جال میں پھنس چکی تھی اور تقریباً برباد ہو چکی تھی، لیکن وہ اسے یہ بتانا نہیں چاہتی تھی۔ وہ نہیں چاہتی تھی کہ وہ بزنس ٹرپ سے ہر کام چھوڑ کر واپس آ جائے۔ ایک وجہ یہ تھی کہ وہ نہیں چاہتی تھی کہ شہرام کو پتا چلے کہ اس کے ساتھ برا کرنے والوں کا تعلق شی۔وائے کمپنی سے ہے۔ ورنہ ایک شدید جنگ چھڑ جاتی۔ وہ شہرام کو کسی طرح بھی روک نہ پاتی۔

میں۔۔۔ میں ٹھیک ہوں۔ میں صرف رمشا کے ساتھ انجوائے کر رہی تھی۔ میرا فون "میرے پرس میں تھا۔۔۔ اس لیے میں نے بیل نہیں سنی۔

لیکن۔۔۔ تمہاری آواز کو کیا ہوا؟ "شہرام اس کی مدھوش آواز سن کر چونکا تھا۔ اور غصے سے بھرے انداز میں پوچھا۔ "تمہاری آواز سے مجھے لگتا ہے کہ تم نشے میں ہو۔" اس کا اندازہ بالکل درست تھا۔ وہ نشے میں ہی تھی۔ اسے بھاری مقدار میں ڈرگ انجیکٹ کی گئی

## URDU NOVEL BANK

تھی۔ جس کے اثر میں وہ خود بخود لگے کے حوالے کر کے خود اپنی نسوانیت کی دھجیاں بکھیر دیتی۔

آفرین نے بمشکل اپنے جذبات کو دبانے کی کوشش کی اور پر سکون لہجے میں بولی۔ "یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ میں بس کال بند کرنے لگی ہوں۔ میں رمشا کے ساتھ شاپنگ پر ہوں۔ بعد میں بات ہوتی ہے۔"

تمہارے لئے بہتر ہے۔۔۔ کہ تم جلدی گھر لوٹ جاؤ۔ "اس نے وارننگ دی۔"

ہاں۔۔۔ ہاں۔۔۔ میں گھر ہی جا رہی ہوں۔ ڈونٹ وری۔ "آفرین نے کال کاٹ دی اور"

تیزی سے اپنا فون ایک طرف پھینک دیا۔ اس کے بعد وہ فوراً پانی سے نکل آئی۔ ہاتھ کے دروازے کی اوٹ سے اس نے ولید کو آواز دی۔ "کیا آپ کمرے سے باہر جاسکتے ہیں؟" اس نے تمہرے کانپتے ہوئے ولید سے کہا۔

ضرور۔ اگر آپ کو کسی چیز کی ضرورت ہو تو مجھے بتائے گا۔ "ولید نے ملے جلے جذبات"

کے ساتھ دروازے کے طرف دیکھا۔ اور مڑ کر باہر نکل گیا۔۔۔



## URDU NOVEL BANK

اس کے ذہن میں آفرین کی شہرام کے ساتھ بے تکلف گفتگو گھوم رہی تھی۔ (آفرین نے شہرام سے جھوٹ کیوں بولا؟ ان کا آپس میں کیا رشتہ تھا؟) ولید نے سگریٹ جلایا اور صبح تک باہر ہی انتظار کرتا رہا۔ اور اسی ایک نکتے پر سوچ سوچ کر خود کو تھکاتا رہا۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

صبح 7:00 بجے کے قریب آفرین تھر تھراتے ہوئے باتھ روم سے باہر آئی۔ اس نے وہ ڈریس پہنی تھی جو ولید کے اسسٹنٹ نے کل رات خریدی تھی۔  
میں آپ کو ہاسپٹل بھیجتا ہوں۔" ولید نے تشویش سے کہا۔  
نہیں۔۔۔ میں ٹھیک ہوں۔ اس کی ضرورت نہیں۔۔۔ میں گھر جا کر آرام کرنا چاہتی ہوں۔  
"آفرین کو اس وقت سستی اور غنودگی محسوس ہو رہی تھی۔  
پھر میں آپ کو گھر بھیج دیتا ہوں۔ میری پیشکش کو مسترد نہ کرنا پلیز۔۔۔ آپ اس حالت میں گاڑی نہیں چلا سکیں گی۔  
ایک لمحے کے لیے ہچکچانے کے بعد آفرین نے سر ہلایا۔

☆☆☆☆☆☆

آج کے بعد اسے محتاط رہنے کی ضرورت تھی۔ ہر بار قسمت ساتھ نہیں دیتی۔ ہر بار وہ خوش نصیب نہیں ہو سکتی تھی۔ کہ کوئی مسیحا بن کر اس کی عزت یا جان بچانے آتا۔ اسے اب خود محتاط رہنے کی ضرورت تھی۔ آبلش نے بہت بار اسے نقصان پہنچانے کی کوشش کی تھی۔ اسے کمپنی سے نکلوا دیا۔ اسے بے گھر کیا۔ اس کے ڈیزائن چوری کئے۔ اسے پرانی حویلی میں قید کر کے مارنے کی کوشش کی۔ اس کو سائیٹ پر ایکسڈنٹ میں مروانے کی کوشش کی۔ اور اب اس نے لمیٹ ہی کر اس کر دی تھی۔ کہ اس کی عزت داغدار کرنے چلی تھی۔ وہ واقعی حد سے گزر گئی تھی۔ لیکن اب یہ آخری بار تھا۔ اب وہ اس کے جال میں نہیں پھنسنے والی تھی۔ اپنی معصومیت میں وہ ان لوگوں کے اصل چہرے نہیں پہچان پائی تھی۔ جن رشتوں کو اپنا سمجھ کر درگزر کرتی رہی۔ وہی رشتے اس کے دشمن بن چکے تھے۔ اور حقیقت میں وہ اس کے لئے قطعی اجنبی تھے۔ وہ دشمنوں کے بیچ میں رہی تھی۔ اور دشمنوں کو ہی پہچان نہیں پائی تھی۔ اب اسے ساری باتیں سمجھ میں آرہی تھی۔ کیوں اسے نفرت کا نشانہ بنایا جاتا رہا؟ کیوں جعفر یزدانی نے اپنی بیوی کے بھتیجے کو بچانے کے لئے الزام اس پر لگا دیا۔ اور اسے جیل میں مروانے کی کوشش کی گئی۔

## URDU NOVEL BANK

یہ قابل رحم بات تھی کہ وہ اپنے سارے ڈیزائنر بھی وہاں کھو آئی تھی۔ جنہیں شہرام نے اپنے کسی دوست سے بنوایا تھا۔ وہ شخص جو بھی تھا۔۔ واقعی ذہین تھا۔ وہ آرام کر کے اب اٹھی تھی۔ کچھ بہتر محسوس کر رہی تھی۔ ملازمہ اس وقت دن کا کھانا بنانے کی تیاری کر رہی تھی۔ اسے دیکھ کر مسکرا کر سلام کیا۔

www.urdu-novel-bank.com  
visit for more novels:

اس نے اپنے لئے چائے بنائی اور وہی ٹیبل پر کرسی کھینچ کر تھکی تھکی سی بیٹھ گئی۔ اس کی آنکھیں اب بھی متورم تھیں۔ چہرہ سو جن کا شکار تھا۔ ذہن اب بھی تھوڑا مدہوش تھا۔ چائے کے گھونٹ بھرتے۔۔ گلاس ونڈو سے باہر گرینری کو تکتے ہوئے اچانک ہی جیسے اسے کچھ یاد آیا۔

کیا آپ نے کل صبح سویرے کسی کو میری اسٹیڈی روم سے باہر نکلتے دیکھا تھا؟ کون" تھا وہ؟ "آفرین تجسس میں تھی کہ آخر اتنا ذہین شخص کون ہو سکتا تھا جس نے اتنے کم وقت میں اسکیپچر مکمل کر دیئے۔ اور چلا بھی گیا۔

نہیں تو۔۔۔ "وہ حیران ہوئی۔ "کل تو کوئی بھی نہیں آیا تھا۔ جب میں چھ بجے جاگی" تھی۔ تو صاحب اسٹیڈی روم سے باہر نکل رہے تھے۔ "وہ اس سوال پر حیران ہوئی۔ "اس کا مطلب ہے۔۔ آپ نے کسی کی گاڑی کو آتے جاتے بھی نہیں دیکھا؟"

## URDU NOVEL BANK

بلکل بھی نہیں --- حالانکہ میں اب بوڑھی ہوں۔ میری نیند بہت کچی ہوتی۔

ہے۔ تھوڑے سے کھٹکے سے آنکھ کھل جاتی ہے۔ اگر کوئی آتا یا جاتا تو مجھے یقیناً پتا چل جاتا۔" اس نے اپنا سر نفی میں ہلا کر اس کے خیال کو تردید کی۔ اب آفرین صحیح معنوں میں دنگ ہوئی تھی۔ اگر کوئی رات کو نہیں آیا تو پھر کون تھا وہ جس نے اتنے کم وقت میں اتنی صفائی سے اسکیچز مکمل کئے تھے؟ کیا شہرام؟

اوہ۔۔۔ تو کیا شہرام نے ڈیزائن مکمل کئے تھے؟ یہ شخص اسے ہر بار حیران کر دیتا تھا۔ اب بھی وہ حیران ہوئی تھی۔ ناقابل یقین حد کر حیران۔ اس شخص میں حیرت انگیز طور پر کافی ہنر تھے۔ قدرتی طور پر وہ ایک ہنر مند شخص تھا۔

لیکن بڑی بات یہ کہ اس نے یہ سب اپنے دائیں ہاتھ سے کیا؟ اس کا دایاں ہاتھ اتنی آسانی سے کیسے کام کرتا تھا؟ وہ تو اس سے کھانا بھی نہیں کھا سکتا تھا۔ آفرین ہی اسے کھانا کھلاتی تھی۔

ہمممم۔۔۔ تو اس کا مطلب تھا وہ دائیں ہاتھ سے اچھی طرح کام کر سکتا تھا۔ آفرین کو بیوقوف بنا گیا تھا کہ اس کا دایاں ہاتھ کام نہیں کرتا۔

## URDU NOVEL BANK

اگر یہ سب کچھ اس کے علم میں پہلے آتا تو اسے یقیناً دھچکا لگتا۔ لیکن اب اس کا یہ عمل اسے بہت پیارا لگا تھا۔

سب سے اہم بات کہ وہ اسے جان گئی تھی۔ کہ وہ اداکاری کرنے میں کتنا اچھا تھا۔ وہ مسکرا دی۔ وہ اسے خود بھی تو کہہ سکتا تھا کہ وہ اسے کھلائے۔ بہانہ کرنے کی کیا ضرورت تھی بھلا۔۔؟

کیا ہوا میم۔۔ کوئی مسئلہ ہے کیا؟ "ملازمہ اس کو ہی بغور دیکھ رہی تھی جو کچھ لمحہ پہلے" تک تو حیران ہو رہی تھی۔ اور اب مسکرا رہی تھی۔

آفرین نے چونک کر اسے دیکھا اور لب بھینچ کر مسکرا کر گہرا سانس لیا۔ نفی میں سر ہلاتے "کہا" کچھ نہیں۔۔

کھانے کے بعد وہ کمرے میں واپس آگئی۔ اب وہ پرسکون تھی۔ رات کے ہوئے واقعے نے اسے ذہنی و جسمانی طور پر تھکا ڈالا تھا۔ اب پھر سے نیند غالب آگئی تھی۔ پتا نہیں کتنی دیر وہ بے خبر سوئی رہی۔ جیسی اچانک کچھ غیر معمولی سرسراہٹ سے اس نے اپنی

## URDU NOVEL BANK

آنکھیں کھولی۔ کوئی قریب بیٹھا ہوا تھا اس کے بہت قریب۔ بلیک سوٹ میں۔ وجہ سرپے کے ساتھ اپنی گہری آنکھوں سے اسے تک رہا تھا۔

آفرین کنفیوز سی پلک جھپک جھپک کر شہرام کے عکس کو دیکھ رہی تھی۔ اسے لگا جیسے یہ خواب ہے کیا وہ خواب میں شہرام کو دیکھ رہی ہے؟

اس کے احمقانہ تاثرات دیکھ کر شہرام نے اس کی ناک کی نوک پکڑ کر کھینچی۔

"اوں ہوں۔۔۔ درد ہوتا ہے۔"

آفرین یکدم اٹھ کر بیٹھ گئی۔ اس کے ناک کی چوٹی کافی سرخ ہو چکی تھی۔ اور آنکھیں سوجن زدہ تھیں۔ ان میں نمی سی جھلک رہی تھی۔ یوں جیسے صبح سویرے پھولوں پر اوس پڑتی ہو۔

کل رات کہاں تھی تم؟ "شہرام نے اسے تیکھی نظر سے دیکھتے پوچھا۔"

آپ نے تو کل آنا تھا نا؟ "اس کا سوال نظر انداز کر گئی۔ آفرین کو لگا جیسے اس کا وہم"

ہو۔ لیکن وہ واقعی بھی اس کے قریب بیڈ پر بیٹھا تھا۔

## URDU NOVEL BANK

میں کیا پوچھ رہا ہوں؟ "بات گھمانے سے اسے تاؤ ضرور آگیا تھا۔ پھر بھی لہجہ نرم ہی" رکھا۔۔ "میں جاننا چاہتا ہوں۔۔۔ کہ رات تم کہاں تھی؟" اس نے مبہم انداز میں اپنا جملہ دہرایا۔ "میں صرف ایک رات کے لئے باہر گیا تھا۔ ادھر تم نے پوری رات کہیں اور گزار دی؟"

www.urdu-novel-bank.com  
visit for more novels:

شہرام کے وجہ چہرے پر طوفانی جذبات کی لہریں دیکھ کر آفرین فطری طور پر اپنے آپ میں سمٹ گئی تھی۔ "کیا آپ پھر سے مجھ پر شک کر رہے ہیں؟" اس کی بات پر شہرام کے کھینچے ہوئے اعصاب کچھ ڈھیلے پڑے تھے۔ "اگر پہلے کی طرح مجھے شک ہوتا تو کیا تم" یہاں صحیح سالم لیٹی ہوتی۔ بولو؟

آفرین کا سر جھک گیا۔۔ کپکپاتے ہوئے ہونٹ ہلے۔ "میں رمشا کے ساتھ شاپنگ پر گئی تھی۔ پھر ہم نے رات کا کھانا کھایا۔ گپ شپ کی۔۔۔ بس وہیں پر تھکن سے نیند آگئی" مجھے۔۔۔ ویسے بھی آپ تو گھر پہ نہیں تھے۔۔ میں ادھر آکر بور ہی ہوتی۔

## URDU NOVEL BANK

کیا تمہیں یقین ہے۔۔ کہ تم جھوٹ نہیں بول رہی؟ "اس کے اندر کا وکیل جاگ اٹھا" تھا۔ انداز آڑی پچھا جیسا تھا۔ جیسے آفرین کھڑے میں کھڑی ہو۔ اس کی تیکھی جانچتی ہوئی نظریں آفرین کو سخت پزل کر رہی تھیں۔

میں نے کچھ بھی غلط نہیں کیا۔ "آفرین نے قابل رحم نظر آنے کے لئے منہ" بنالیا۔ "جب سے آپ سے شادی ہوئی ہے۔ میں نے ایک بار بھی باہر جا کر کھانا نہیں کھایا۔ کام سے آتے ہی آپ کے لئے کھانا بناتی ہوں۔ مجھے لگتا ہے میں ادھیڑ عمر عورت جیسی زندگی گزار رہی ہوں۔ کوئی تو چیخنگ ہو نا۔" وہ شکایت کر گئی۔

تو تمہیں شکایت ہے کہ تمہاری زندگی بورنگ گذر رہی ہے؟ "اس کی شکایت پر شہرام کے چہرے پر ناگواری چھا گئی۔

نہیں۔۔۔ بالکل نہیں۔۔۔ لیکن کچھ تو فرصت کے لمحات نکالنے چاہیئے نا۔۔۔ آپ شیٹ" بھائی سے مشورہ کیوں نہیں کرتے؟ "اب کہ اس کا انداز دل موہ لینا والا تھا۔ اس نے واقعی اب اسے مائل کرنا سیکھ لیا تھا۔ وہ اسے اب سمجھ رہی تھی۔

اس سے کیوں پوچھوں؟ "شہرام نے سرد انداز میں اسے دیکھ کر بھویں تانیں تھیں۔"



## URDU NOVEL BANK

وہ اسی لئے کہ شیث بھیا ہلا گلا کرنے والے انسان لگتے ہیں۔ "اس نے ڈوبتے کو تنکے" کا سہارا کی مانند صفائی دینے کے لئے اپنا سر ہلایا۔ "جب کہ آپ سخت شوہر ٹائیپ کے ہیں۔"

تو تم۔۔۔ واقعی۔۔۔ میرے بارے میں ایسا سوچتی ہو ہمممم؟ "گھمبیر لہجے میں کہتا وہ اس" کے طرف جھکا۔ اس کا وجیہ چہرہ آفرین کے چہرے کے بے انتہا نزدیک آیا۔ دونوں کی آنکھیں جذبات سے چمک رہی تھیں۔ اس کی نظروں میں چھلکتے جذبات سے آفرین کو اپنا دل سینے سے باہر دھڑکتا محسوس ہوا تھا۔

"نظر جھکاتے سر ہلایا۔" میں۔۔۔ نے۔۔۔ آج تک۔۔۔ ایسا سچ کبھی نہیں بولا۔ ہمممم۔۔۔ یاد رکھنا۔۔۔ آئندہ ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔ "شہرام نے اس کے شرمائے لہجے" روپ کو آنکھوں میں بساتے ہوئے اس کے گال پر پیار سے چٹکی کاٹی۔ بار بار۔۔۔ بار بار۔۔۔ وہ اس عورت کے آگے ہار جاتا تھا۔ پتا نہیں کیا بات تھی۔۔۔ ابھی اپنے جذبات بھی اسے سمجھ میں نہیں آرہے تھے۔

آفرین بے اختیار گال پر ہاتھ رکھ کر درد سے "سی سی سی ی ی" کر کے رہ گئی۔

## URDU NOVEL BANK

ویسے آپ گھر جلدی آگئے۔ آپ کو تو کل آنا تھا نا؟ "گال پر ہاتھ رکھتے اپنی تکلیف" دباتے وہ پوچھ بیٹھی۔

اس کی بات پر شہرام صرف ہنکارا بھر کر رہ گیا۔

کیا آپ کو میری فکر تھی؟ "آفرین کو خوشفہمی تھی کہ وہ اس کی وجہ سے جلدی گھر آیا" ہے۔

تم کو خوش فہمی کیوں ہے؟۔۔۔ میرا کام ختم ہو گیا تو میں گھر آگیا۔ "اس نے منہ پھیر کر" صاف انکار کر دیا۔ کہ وہ اس کی فکر میں گھر نہیں آیا۔ لیکن آفرین اب اسے سمجھ گئی تھی۔ پہلے کی بات ہوتی تو وہ اس کی بات پر یقین کر بھی لیتی۔۔ لیکن اب وہ اس کی کہی بات پر یقین کرنے والی نہیں تھی۔ یہ آدمی کتنا کچھ تھا۔ جبکہ عمل اس کے برعکس کرتا تھا۔

مجھے آپ کی بات پر بالکل بھی یقین نہیں آیا۔ "وہ اعتماد سے بولی۔"

آفرین۔۔۔۔۔ "شہرام شرمندگی چھپاتے ہوئے ہلکے سے دھاڑا۔"

چینخیں مت۔۔۔ میں بہری نہیں ہوں۔۔ "وہ اس کی خفگی کو کسی خاطر میں ہی نہیں" لائی۔ آگے بڑھ کر اس کے گلے میں بانہیں حائل کر دی۔ اس کی آنکھیں ستاروں کی طرح

## URDU NOVEL BANK

چمک رہی تھیں۔۔ اس کی جراثٹ پر شہرام دنگ رہ گیا۔ اس نے آفرین کا یہ روپ پہلی بار دیکھا تھا۔ اس کی سانس وہیں پر رک گئی تھی۔۔ ہونٹ بے اختیار جذبات کے زیر اثر تھرتھرائے تھے۔

کیا آپ نے اسکیچ مکمل کرنے میں میری مدد کی تھی؟ "اس کے سینے پر انگلی سے " دائرہ بناتے وہ اس کی سانسوں کو اتھل پتھل کر رہی تھی۔  
جب کہ وہ پہلے سے ہی اس کا جواب جانتی تھی۔  
وہ خاموشی سے اسے دیکھ رہا تھا۔ لب بھینچے خود کو سنبھال رہا تھا۔

کیا تم یہ سمجھ رہی ہو کہ میں تمہیں پسند کرنے لگا ہوں؟ "اس نے اپنے جذبات کی " نفی کرتے ہوئے بھویں تان کر اسے گھورا تھا۔ جب کہ اس کی دل کی دھڑکن اور چہرے کے تاثرات اس کے اندرونی حالت کی چیخ چیخ کر گواہی دے رہے تھے۔  
بلکل۔۔۔۔۔ "وہ دل سے مسکرائی۔"

بھول ہے ت۔۔۔۔۔ "اس سے پہلے کہ وہ جملہ مکمل کرپاتا۔۔ آفرین نے بڑھ کر اس " کے چہرے کو تھاما اور اس کے ہونٹوں پر جھک گئی۔  
(اس شخص کے ہونٹوں سے کبھی خوبصورت جملہ نہیں نکلے گا)

## URDU NOVEL BANK

شہرام تو اس کی حرکت پر آنکھیں پھاڑے دنگ رہ گیا۔ کیا واقعی۔۔۔ آفرین نے اسے چومنے میں پہل کی تھی؟  
کچھ دیر بعد شہرام نے ہتھیار ڈال دیئے خود کو ڈھیلا چھوڑ دیا۔

www.urdu-novel-bank.com  
visit for more novels:

☆☆☆☆☆☆

لگے دن شہرام نے اسے کافی گھمایا بھی۔ اور شاپنگ بھی کروادی۔ آفرین جس جس سوٹ پر ہاتھ رکھ رہی تھی۔ شہرام نے وہ اس کے علم میں لائے بغیر خریدا تھا۔ اور آفرین خوشی سے پھولے نہیں سما رہی تھی۔ بظاہر اکڑو نظر آنے والا شوہر اس کی پرواہ کر رہا تھا۔ لیکن ظاہر ایسے کرتا تھا جیسے اسے پرواہ ہی نہیں۔ اور آفرین کو اس ستم گر کی یہ ادا بھی بھا رہی تھی۔

☆☆☆☆☆☆

دوسرے دن آفرین بڑے اہتمام سے تیار ہوئی تھی۔ شہرام کے دلائے گئے ملبوسات میں سے ایک پیارا سا ڈریس چن کر پہنا۔ اور کام پر آگئی۔

## URDU NOVEL BANK

ابھی ولید گرویزی کے ولا کی رینوویشن کا کام جاری و ساری تھا۔ وہ سائٹ پر مصروف دکھائی دی۔ ولید نے بھی اس کی لک کو دیکھ کر ستائشی انداز میں سراہا۔ "نائیس آؤٹ" "فٹ۔"

ییس۔۔ شکریہ۔۔ "وہ دل سے مسکرائی۔ چہرہ خوشی سے دمک رہا تھا۔ اس کے لئے یہ "خیال ہی بھت پیارا تھا کہ یہ ڈریس اسے شہرام نے گفٹ دیا ہے۔ اس کے خوشی سے دمکتے چہرے کو دیکھ کر ولید حیران تھا۔ عجیب طرح کے احساسات اس کے اندر ابھرے تھے۔"

اسی وقت آفرین کے موبائل پر انجان کال رسیو ہوئی۔  
ہیلو۔۔ کیا یہ مس آفرین کا نمبر ہے؟ ایک وحیدہ نام کی عورت اپنے کرائے کے گھر میں بیہوش پائی گئی ہیں۔ میں نے اس کے فون کے کنٹیکٹ نمبرز پر کئی بار کوشش کی۔ لیکن کوئی بھی نہیں آ رہا۔

## URDU NOVEL BANK

آنٹی وحیدہ؟؟ دادی کی کیئر ٹیکر؟ "آفرین چونک گئی۔" پلیز آپ ایسولینس کو کال کر کے " انہیں قریبی ہاسپٹل لے جائیں۔ پریشان مت ہوں۔ میں کچھ ہی دیر میں آتی ہوں۔ "فون رکھ کر اس نے اپنی چیزیں سمیٹی۔

کیا کوئی پریشانی کی بات ہے؟ میں آپ کے ساتھ چلتا ہوں "ولید نے اس کی بات سن لی تھی۔

آفرین نے اسے انکار کرنے کے لئے ہونٹوں کو حرکت دینی چاہی تھی کہ ولید نے فوراً مداخلت کی یہ کہتے ہوئے کہ "ہاسپٹل میں کاغذی کارروائی کی ضرورت پڑے گی اور کسی کا ساتھ ہونا کسی کے نہ ہونے سے بھتر ہوتا ہے۔ میرے لئے یہ بات شرمندگی کا باعث ہوگی کہ مشکل وقت میں آپ کو تنہا چھوڑ دوں۔۔۔ یہ وقت مجھے انکار کرنے کا نہیں ہے "آفرین۔۔۔

آفرین پریشانی میں اتنی غرق تھی کہ اسے انکار کرنے کا ہوش بھی نہیں تھا۔

## URDU NOVEL BANK

وہ جیسے ہی ہاسپٹل میں ایمرجنسی وارڈ پہنچی۔ ایمرجنسی روم کے دروازے پر ایک نرس ان کے پوچھنے پر ناگواری سے بولی۔ "مریضہ وحیدہ کے رشتیدار ہیں تو مہربانی کر کے رسیپشن پر بل کی ادائیگی کریں۔ تاکہ مریضہ کو ٹریٹمنٹ دی جاسکے۔"

www.urdu-novel-bank.com  
Visit for more novels:

"جی جی۔۔۔۔ میں ہوں ان کے ساتھ۔ اب وہ کیسی ہیں؟"

شدید دماغی کمزوری سے مریضہ بیہوش ہیں۔ اگر فوری سرجری نہ ہوئی تو موت ہو سکتی ہے۔ آپ بل پے کریں تاکہ ہم آپریشن شروع کر سکیں۔ "ڈاکٹر نے سرد مہری سے کہہ کر اسے رسید تھمائی۔"

وہ سیڑھیاں اترتی بھاگتی ہوئی رسیپشن پر پہنچی تاکہ بل پے کر سکے۔ جب واپس سیڑھیاں چڑھ کر اوپر ایمرجنسی وارڈ پہنچی تو آپریشن شروع ہو چکا تھا۔ اس نے بے اختیار اوپر تشکر سے دیکھ کر ایک تھکی تھکی سی سانس خارج کی۔ اور چہرے پر دعائیہ انداز میں ہاتھ پھیر کر کرسی پر بیٹھ گئی۔

## URDU NOVEL BANK

اس ہاسپٹل کا ڈائریکٹر میرا جاننے والا ہے۔ میں اس سے بات کرتا ہوں تاکہ آنٹی کو وی "آئی پی سہولت دی جائے۔" ولید نے فون نکالتے ہوئے کہا۔ جس پر آفرین نے ممنون "نظروں سے اسے دیکھ کر سر ہلایا۔" تمھینک یو۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

تین گھنٹے کے طویل انتظار کے بعد آپریشن کامیابی سے ختم ہوا۔ وحیدہ خاتون کو وی آئی پی روم میں شفٹ کیا گیا۔

پانچ گھنٹے بعد انہیں ہوش میں آنے کی خبر سنائی گئی اور بلنے کی اجازت دی گئی۔ تب وہ تیز تیز قدموں سے روم کا دروازہ کھول کر اندر آئی جہاں وہ عمر رسیدہ خاتون آنکھوں میں آنسو لئے محو انتظار تھی۔ آفرین کو دیکھ کر آنسو قطار در قطار بہنے لگے۔

چھوٹی بیبی۔۔۔۔ مجھے تو یقین ہی نہیں تھا کہ زندگی میں کبھی دوبارہ آپ کو دیکھ پاؤں "گی۔" آفرین نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا تو وہ رونے لگی۔

آپ کو مجھے اب چھوٹی بیبی بلانے کی ضرورت نہیں ہے۔ "آفرین تلخی سے مسکرائی۔ "نہیں۔۔۔ آپ چھوٹی بیبی ہی ہیں۔۔ اور رہیں گیں۔" اس نے اپنے الفاظ پر زور دیا۔



## URDU NOVEL BANK

وحیدہ آنٹی -- میں پہلے سے ہی سچ جان چکی ہوں کہ جعفر صاحب نے مجھے یتیم خانے سے اڈاپٹ کیا تھا۔ مجھے یقین ہے آپ بھی یہ بات پہلے سے جانتی ہوں گیں۔ کیونکہ آپ ان کی خاندانی ملازمہ تھیں۔ "آفرین کی بات پر بوڑھی خاتون کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔ "یہ کس نے کہا ہے آپ کو؟" وحیدہ آنٹی نے بے صبری سے نفی میں سر ہلاتے کہا۔

آپ یزدانی فیملی کا حصہ ہیں چھوٹی بیبی۔۔ "وہ جوش سے بولی۔"

اس بات نے آفرین کو شاکڈ کر دیا۔۔ "لل۔۔۔ لیکن۔۔۔ میں۔۔۔ نے تو یہ آلبش سے سنا ہے۔ میں نہیں سمجھتی کہ کوئی اپنی بیٹی کے ساتھ ایسا کر سکتا ہے۔۔"

یہ سب آپ کے لئے مشکل ضرور رہا ہوگا۔۔ وہ تینوں یزدانی خاندان کے لئے خواری ہی "خواری ہیں۔۔۔" جوش سے بولنے کی وجہ سے وحیدہ آنٹی کو کھانسی لگ گئی۔ "نہ صرف ان لوگوں نے مجھے دھکے دے کر ولا سے نکالا تھا۔ بلکہ وہ ظالم لوگ تو اپنا وعدہ ہی بھلا بیٹھے"

"تھے۔۔۔ جو انہوں نے بڑے صاحب اور بڑی بیبی سے ماضی میں کیا تھا۔"

## URDU NOVEL BANK

کیا۔۔۔؟ آنٹی آپ کو ولا سے دھکے مار کر نکالا گیا تھا؟ "آفرین کو دھچکا"

لگا۔۔۔"لیکن۔۔۔ میں نے تو سنا تھا کہ دادی کے پیرالائیز ہونے کی وجہ سے آپ خود اپنی "مرضی سے نوکری چھوڑ کر گئی ہیں۔"

بڑی بیبی کے مجھ پر ان گنت احسانات تھے۔ اس نے کئی بار میری مالی مدد کی "تھی۔ میں کیسے ان کو اس حالت میں اکیلا چھوڑ جاتی چھوٹی بیبی۔۔۔؟ جب کہ انہیں میری سخت ضرورت تھی۔۔۔" آنٹی وحیدہ کی آنکھیں رونے سے متورم ہو گئی۔ ان کا سر پٹیوں میں جکڑا ہوا تھا۔ آفرین کے ہاتھ پر اس کی گرفت مضبوط ہوئی۔

چھوٹی بیبی۔۔۔ آپ جعفر یزدانی کی بیٹی نہیں ہو۔۔۔ آپ کی اصلی ماں شرین یزدانی "ہے۔ جن کو آپ اپنی پھوپھی سمجھتی آئی تھی۔ اس نے کسی پاکستانی سے لوو میریج کی تھی۔ لیکن گھر والوں سے چھپایا۔۔۔ جب پریگنٹ ہوئی تو آپ کی نانی ماں اور نانا ابو نے عزت کے خوف سے آپ کی پیدائش کو چھپا دیا۔ بڑی بیبی شرین کو آپ کے بابا پاکستان لے کر جانا چاہتے تھے۔ مجھے یاد ہے وہ ایک بار ولا بھی آگئے تھے۔ لیکن جعفر نے اسے کافی بے عزت کیا۔ اور دھمکی دی کہ ملک چھوڑ جائے نہیں تو جان سے جائے گا۔۔۔ جس

## URDU NOVEL BANK

پر وہ آپ کی ماں کو چھوڑ کر چلے گئے۔ "آئی وحیدہ کی سانس اکھڑنے لگی۔۔ آفرین نے انہیں سہارا دے کر گلاس میں تھوڑا سا پانی پلایا۔ خود اس کی آنکھیں گیلی ہو رہی تھیں۔

آپ کے نانا نے عزت کے خیال سے آپ کو پیدا ہوتے ہی جعفر کو دے دیا۔۔ آپ کی "ماں نے ہی آپ کا نام آفرین رکھا تھا بیٹا۔۔ لیکن عمر نے وفا نہیں کی۔۔ وہ آپ کی "پیدائش کے دو ماہ بعد چل بسی۔۔

آفرین کو لگا جیسے پورے ہاسپٹل کی چھت دھڑا دھڑا اس کے اوپر گر رہی ہو۔۔ سچ کڑوا ہوتا ہے۔۔ لیکن یہ سچ ایک دھماکہ تھا۔۔ جو اس کی ذات کے پرچے اڑا رہا تھا۔ وہ توقع ہی نہیں کر سکتی تھی کہ اس کی پھوپھی شرین ہی اس کی ماں ہوگی۔ اسے اب سمجھ میں آ رہا تھا۔ کہ نانی ماں اسے ہر سال قبرستان میں پھوپھی کی قبر پر اسے کیوں لے کر جاتی تھی اور دعا مانگتی تھی۔ یہ کوئی تعجب کی بات نہیں تھی کہ وہ یوہو اپنی پھوپھی جیسی دکھتی تھی۔

ولید اس کے پاس ہی کھڑا سن رہا تھا۔ اس کے کندھے پر تسلی دینے کو تھپکی دی۔

## URDU NOVEL BANK

آپ کی ماں ایک کامیاب بزنس وومین تھیں۔ شی۔وائے کارپوریشن جو پوری دنیا میں "پانچویں نمبر پہ ہے اس اکیلی نے اسے کامیابی سے بنایا۔

میری ماں ----- شی۔وائے کارپوریشن کی مالک تھی؟ "اس کے چہرے پر حیرت ہی" حیرت تھی۔۔ جھٹکے کے اوپر جھٹکے لگ رہا تھا۔ یوں کہا جائے کہ آفرین کا پورا وجود ہی اس وقت جھٹکوں کی زد میں تھا۔

کچھ تھا جو اس کے ذہن میں کھٹک رہا تھا۔ "ہوسکتا ہے۔۔ مستقبل میں جعفر یزدانی "شی۔وائے کارپوریشن کا بڑا اسٹاک ہولڈر نکل آئے۔

"کیا۔۔۔؟ جعفر بڑا اسٹاک ہولڈر ہے؟"

آنٹی وحیدہ حیران ہوئی۔۔ "کہیں تمہاری نانی نے ان کو۔۔۔۔" اس نے سوچتے ہوئے جملہ ادھورا چھوڑا۔

## URDU NOVEL BANK

ان کی کچھ دن پہلے ڈیٹھ ہو گئی ہے۔ "آفرین نے غم سے رندھی ہوئی آواز میں کہا۔ جس" پر آنٹی وحیدہ کہ آنکھیں حیرت وہ دکھ سے پھٹ گئیں۔ پھر ان میں آنسو جھلمائے۔۔ اور پھر آنسو اس کے گالوں پر لڑھک آئے۔ وہ رو رہی تھیں۔۔

مجھے یقین ہے۔۔ آپ کی نانی کی موت قدرتی نہیں ہوئی ہوگی چھوٹی بیبی۔۔ ان کی موت" کے پیچھے کوئی بڑی وجہ ہوگی۔ آپ کو وہ وجہ جاننے کی ضرورت ہے آفرین بیبی۔۔۔ آپ کی والدہ کی وفات کے بعد آپ کے نانا نے آپ کی والدہ کی کمپنی میں جعفر کو تیس فیصد شیئر دیئے تھے۔ تاکہ وہ آپ کی پرورش اچھے سے کر سکے۔ اور باقی ستر پرسنٹ کی آپ مالک ہیں۔ جیسے ہی آپ بائیس سال کی ہوتیں۔۔ آپ خود بخود ان شیئرز کی قانونی وارث بن جائیں۔

یہ سب حقائق سن کر آفرین کے سر پر جیسے بمب پھٹا تھا۔ وہ بے جان سی کرسی کی پشت پر ڈھے گئی۔

تو کیا کمپنی دیوالیہ ہو جانے کے بعد جعفر نے اپنی ہی ماں کے قتل کی سازش بنائی۔۔ تاکہ بنا کسی رکاوٹ کے شی۔ والے کارپوریشن کا حق دار بن جائے؟ "نہیں۔۔۔ ایسا

## URDU NOVEL BANK

نہی ہو سکتا۔۔۔۔ کچھ بھی ہو۔۔۔۔ وہ ان کی ماں تھی۔۔۔۔ "وہ گہرے صدمے میں خود سے ہی باتیں کیئے جارہی تھی۔

جعفر یزدانی جیسے لوگ ہمیشہ پاور فل پوزیشن میں ہی رہنا پسند کرتے ہیں۔ آپ شاید یہ " نہیں جانتی ہونگی۔۔۔ لیکن لوگ دولت کے حصول کے لئے کچھ بھی کر سکتے ہیں۔۔۔ تاریخ اٹھا کر دیکھ لیں۔ اس دنیا کی ابتدا میں ہی ایک بھائی اپنے دوسرے بھائی کو طاقت کے نشے میں قتل کر دیتا ہے۔ اس کے علاوہ آپ کی نانی پیرالائز بھی تو ہو گئی تھیں۔۔۔۔ ہو سکتا ہے وہ ان کو بوجھ سمجھتا ہو۔ "ولید نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ اس کی بات پر آنٹی وحیدہ نے نفی میں سر ہلایا۔

میں نہیں مانتی کہ ان کا پیرالائز ہونا ایک حادثہ تھا۔۔۔۔ "وہ نفی میں سر ہلاتے پرسوچ" انداز میں بولی۔ "اس دن آتش بڑی بیبی کے پیچھے ہی اوپر گئی تھی۔ اس کے اوپر جانے کے کچھ پل میں ہی بیبی صاحبہ دوسری منزل کی سیڑھیوں سے گرتی نیچے آئی تھیں۔ بعد میں آتش نے قسم کھائی تھی کہ دادی کا پیر پھسلا تھا۔ "وہ نفی میں سر ہلاتے آفرین کو دیکھ رہی تھی۔ "چھوٹی بیبی۔۔۔ میں یقین سے کہتی ہوں۔۔۔ آپ کی نانی کا پیر نہیں پھسلا تھا۔ اس آتش نے اسے دھکا دیا تھا۔ "آفرین کو یہ سن کر جسم میں پھریری سی دوڑ

## URDU NOVEL BANK

گئی۔ پورے جسم میں کرنٹ دوڑا۔ ایک انسان اتنا ظالم۔۔۔ اتنا سنگ دل کیسے ہو سکتا تھا کہ اپنی ہی دادی کو مارنے سے بھی اسے ہچکچاہٹ تک نہ ہو۔

میں شرط لگا کر کہہ سکتی ہوں کہ آبلش کو معلوم ہو چکا ہے کہ آپ ہی تنہا شی۔ والے"

کارپوریشن کی وارث ہیں۔ اور اسے یہ بھی پتا چل چکا ہے کہ آپ جعفر کی بیٹی نہیں ہیں۔ "آئی وحیدہ کا لہجہ پر یقین تھا۔

ولید پرسوچ انداز میں سن رہا تھا۔ اس کی آنکھوں میں عجیب سی چمک تھی۔

آئی۔۔۔ آپ مجھے یہ سب پہلے بھی تو بتا سکتی تھیں۔ "آفرین کے لہجے میں شکایت تھی۔

میں آپ کو بہت پہلے بتاتی چھوٹی بیبی۔۔۔ لیکن جعفر نے مجھے نکالنے کے بعد میرے " پیچھے گنڈے لگا دیئے تھے۔۔۔ جان کے خوف سے میں عرصہ تک ان سے ہی چھپتی پھرتی رہی۔ "رنجیگی سے کہتے اس نے آفرین کا ہاتھ اپنے کمزور ہاتھ میں تھاما۔

## URDU NOVEL BANK

آپ شی۔وائے کارپوریشن کے شیئر ہولڈر میں سے باسط قاسمی صاحب کو ڈھونڈیں۔۔ان" سے ملیں۔۔۔۔وہ آپ کی مدد کرے گا۔آپ کی ماں کے ان پر کافی احسانات ہیں۔وہ آپ کی ماں کا قرض دار ہے۔۔۔سب سے اہم بات کہ۔۔۔ان کے پاس کمپنی کے ضروری "ڈاکیومنٹس بھی موجود ہیں۔

www.urdu-novel-bank.com  
Visit for more novels:

کیا آپ میرے اصل باپ سے واقف ہیں؟ "ایک آس سے پوچھا۔" میں زیادہ نہیں جانتی۔۔لیکن وہ پاکستان کے کسی زمیندار خاندان سے ہے۔"اس نے نفی میں سر ہلایا۔

امید کی ایک ہلکی سی کرن آفرین کی آنکھوں میں چمکی تھی۔یہ ہوسکتا تھا کہ وہ اپنے باپ سے کبھی مل سکے۔۔اس سے پوچھ سکے کہ (آپ نے مجھے اور میری ماں کو کیوں چھوڑ دیا۔؟

ہوسکتا ہے اس کی ایک دوسری بیوی ہو۔۔بچے ہوں۔ان کو تو میری ماں کی یاد ہوگی نا ہی انہیں میرے وجود کا پتا ہوگا۔



## URDU NOVEL BANK

آفرین خاموشی سے سوچوں میں غرق تھی۔ آنٹی وحیدہ بھی تھک کر خاموش تھیں۔ ان کے ساتھ ولید گرویزی کے چہرے پر بھی تاسف کے تاثرات پھیلے ہوئے تھے۔

مجھے لگتا ہے۔۔۔ آنٹی وحیدہ یہاں محفوظ نہیں۔ ہم کو انہیں کسی اور پرائیوٹ ہاسپٹل میں منتقل کرنا چاہیئے۔ جہاں جعفر یزدانی کے لوگ انہیں ڈھونڈ نہ سکیں۔" ولید نے خلوص دل سے کہا۔

آپ ٹھیک کہتے ہیں۔ آنٹی وحیدہ یہاں محفوظ نہیں رہ سکتیں۔" آفرین متفق ہوئی۔ " پیپر ورک کے دوران عدیلہ ابراہیم جو اپنی ماں کا ریگولر چیک اپ کے لئے آئی تھی۔ آفرین کو کسی مرد کے ساتھ دیکھ کر اس کے ہونٹ طنزیہ مسکان میں پھیلے تھے۔ اس نے جلدی سے موبائل نکالا اور ان دونوں کی تصویر کھینچی کر شہرام کے واٹس لیپ نمبر پر بھیج دی۔ (شہرام بھائی۔۔۔ یہ آپ کی فرینڈ ہے نا۔؟ آپ دونوں میں علیحدگی ہو چکی ہے کیا؟ جو یہ کسی اور مرد کے ساتھ نظر آرہی ہے۔) میسج بھیج کر اس نے خود ہی شہرام کے غصے کا سوچ کر مزہ لیا۔

دادا کی سالگرہ والے فلکشن کے بعد اسے آفرین کو تپانے کا موقع ہی نہیں ملا تھا۔ اور آج فاسٹی اسے چانس مل گیا تھا۔ وہ کیوں چھوڑتی۔

☆☆☆☆☆

شہرام اس وقت اپنا کام ختم کرتے ہی گھر جانے کے لئے اٹھا تھا۔ جب اس کا فون وائبرٹ کرنے لگا۔

میسیج پڑھتے ہی اس کے چہرے پر خطرناک تاثرات چھائے۔  
 تصویر بالکل صاف تھی۔ جس میں آفرین کے ساتھ ولید گرویزی کھڑا تھا۔ دونوں ہاسپٹل کے رسیپشن کے پاس کھڑے تھے۔

اس کا چہرہ دھواں دھواں ہونے لگا۔۔۔ پورے جسم کا خون سمیٹ کر چہرے پر جمع ہو گیا تھا اشتعال کی حدت سے اس کے کانوں تک سے تپش نکل رہی تھی۔ اس نے جلدی سے آفرین کا نمبر ملا لیا۔

کہاں ہو تم؟ "کال ملتے ہی اس نے بے صبری سے پوچھا۔"  
 اہمم۔۔۔ میں اس وقت ہاسپٹل میں ہوں۔ "ہچکچا کر اس نے آدھا سچ بتایا۔"  
 یہ سن کر شہرام کے اعصاب کچھ ڈھیلے پڑے۔ بحر حال وہ جھوٹ نہیں بول رہی تھی۔ "کس کے ساتھ ہو؟" اس نے چھبے لہجے میں پوچھا۔

## URDU NOVEL BANK

آفرین نے ولید کو دیکھا۔ جو ڈاکٹر سے بات کر رہا تھا۔ "ڈاکٹر کے ساتھ۔۔۔ میری نانی کی ملازمہ جو ان کا خیال رکھتی تھی۔ ہاسپٹل میں ایڈمٹ ہے۔ ان کی سرجری ہوئی ہے۔ ان کا کوئی رشتیدار اس شہر میں موجود نہیں تو۔۔۔ مجھے ہی سنبھالنا ہے۔ مجھے آنے میں دیر "ہو جائے گی۔ آپ پریشان مت ہونا۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

اب وہ جھوٹ بول رہی تھی۔ جب کہ وہ اچھے سے جانتا تھا کہ وہ ولید کے ساتھ ہے۔ آفرین کے اس سفید جھوٹ پر اس کی آنکھیں لہو چھلکانے لگیں۔ وہ اب غصہ میں بھر چکا تھا۔

اسے تو یہ بات ہی سمجھ میں نہیں آرہی تھی کہ جب جب آفرین کو کوئی مشکل پیش آتی ہے تو وہ مدد کے لئے شہرام کے پاس آنے کے بجائے ولید کے پاس کیوں بھاگی جاتی ہے؟

اس پرائے شخص کے ساتھ آخر اس کا ایسا کون سا قریبی تعلق ہے۔۔۔ جو وہ ہر بار۔۔۔ ہر بار اس کے ساتھ ہی دیکھی گئی؟ اس کا وجود یہ سوچ کر جیسے آگ کی بھٹی میں جلنے لگا تھا۔ اضطراب سے اپنے ہونٹ کاٹنے لگا۔

## URDU NOVEL BANK

کیا آپ ناراض ہیں؟ "دوسری طرف سے مسلسل خاموشی پر آفرین نے ڈرتے ڈرتے" پوچھا۔

اڑاؤ کے۔ "شہرام نے بے رخی سے کال کاٹ دی اور بے اختیار پیشانی سہلانے لگا۔"

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

شہرام نے خود کو یاد دلایا کہ اس بات پر پریشان نہیں ہونا۔۔۔ نہ ہی آفرین سے کوئی اچھی توقع رکھنی ہے۔۔۔ شاید، اس نے آفرین کو کچھ زیادہ ہی ڈھیل دے رکھی تھی۔ جس کا اب وہ ناجائز فائدہ اٹھا رہی تھی۔

کیا وہ یہ سمجھ بیٹھی تھی کہ شہرام کے لئے وہ اتنی اہم ہو سکتی ہے؟

کال کے اچانک سے کاٹ دیئے جانے سے آفرین نے چونک کر استعجاب سے سیل فون کو دیکھا۔ جہاں واضح لکھا آ رہا تھا کہ لگے بندے نے کال کاٹ دی ہے۔ وہ دل ہی دل میں کانپ سی گئی۔ لیکن کیا کرتی؟ آفرین کو بالکل بھی اس بات کا احساس نہیں ہوا تھا کہ شہرام سے اس طرح چھپا کر اچھا نہیں کر رہی۔۔۔ عورت اپنے ساتھ سے اگر ایک چھوٹی بات بھی چھپالے تو یہ بھی خیانت کے زمرے میں آتی ہے۔ اور میاں بیوی کے بیچ میں

## URDU NOVEL BANK

تو کوئی راز۔۔ راز ہی نہیں رہنا چاہئے۔۔ اگر دونوں فریقین میں سے کسی ایک کے دل میں تنکے جتنی بھی خیانت آجائے تو رشتے کا بھرم جاتا رہتا ہے۔ وہ فریق خائن کہلایا جائے گا۔ وہ کافی دیر تک پلک جھپک جھپک کر سیل کو گھورتی رہی۔ (فون کیوں بند کر دیا میری بات تو مکمل سنتے آپ)

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

کیا یہ مسٹر شرام کی کال تھی؟ کیا وہ آنٹی کا پوچھ رہے تھے؟ "ولید نے قریب آکر" اسے خیالوں سے چونکایا۔

آفرین نے چونک کر اسے دیکھا جو اسے ہی آنکھوں میں چمک بھرے دیکھ رہا

تھا۔ "جی۔۔۔" آفرین نے مختصراً جواب دے کر سر ہلایا۔ وہ اس وقت اپنے آپ میں

موجود ہی نہیں تھی اس کا دھیان مکمل شرام کے طرف تھا۔

پھر مجھے یقیناً یہاں سے چلے جانا چاہیئے۔۔ کہیں وہ مجھے دیکھ کر کسی غلط فہمی میں نہ

"پڑ جائے۔"

## URDU NOVEL BANK

نہیں۔۔۔۔ انہوں نے یہ نہیں کہا کہ وہ آرہے ہیں۔ "آفرین عجیب سے احساسات کے" گھیراؤ میں بڑبڑائی۔ دل میں سوچا ضرور کہ شہرام نے کہا کیوں نہیں؟ کہ وہ آنٹی کو دیکھنے آرہا۔۔۔ بلکہ کال ہی کاٹ دی۔۔۔ اسے کچھ غلط ہونے کا احساس بری طرح چھبنے لگا۔ ہمممم۔۔۔ اٹز، اوکے۔۔ وہ بحر حال آنٹی کا رشتے دار تو ہے نہیں۔۔۔ سو وہ ان کو جانتے "بھی نہیں ہونگے۔" وہ زبردستی مسکرایا۔ "میں نے ڈاکٹر سے بات کر لی ہے۔ آپ کو پریشان ہونے کی بلکل بھی ضرورت نہیں۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔ رلیکس رہیں۔" اس نے ناچار تسلی دی۔۔ وہ خود کو اس کے سامنے اچھا ثابت کرنا چاہ رہا تھا۔

آپ کا شکریہ ولید صاحب۔۔ "وہ تمہ دل سے ولید کی ممنون ہوئی۔ اس نے آج واقعی" اس کی بہت مدد کی تھی۔

در حقیقت وہ شہرام سے مدد مانگنے کی چاہ میں تھی۔ لیکن اس کے روکھے اور سرد رویے نے اسے آگے بڑھنے ہی نہیں دیا۔۔ کیسے بتاتی وہ؟ شہرام نے وجہ پوچھی نہ تفصیل پوچھی۔ بلکہ فون ہی کاٹ دیا۔

## URDU NOVEL BANK

اٹزال رائیٹ دین۔۔ میں یہاں ٹھہرتا مگر۔۔۔ میرا آج رات بزنس ڈنر طے ہے۔ سو" معذرت۔۔ "وہ یقیناً سمجھ گیا تھا کہ ابھی لمیٹ میں ہی رہنا بہتر ہے۔ سو اس نے بزنس ڈنر کا بہانہ کیا۔

اللہ حافظ۔ "آفرین نے لب بھیج کر کہا۔ اور روم کے طرف بڑھ گئی۔" پھر رات تک اس نے شہرام کی کال کا انتظار کیا۔۔۔ لیکن۔۔۔ شہرام نے کوئی کال نہیں کی۔ رات کی ڈیوٹی والی نرس آگئی تو وہ بھی ایک ٹھنڈی سانس بھر کر ولا واپس آئی۔ ملازمہ کچن کی صفائی میں مگن تھی۔

کیا شہرام ابھی نہیں آیا؟ کہاں ہے وہ؟ اس نے بے صبری سے ملازمہ سے دریافت کیا۔

ملازمہ بیچاری تو خود اس سوال پر ہکا بکا رہ گئی۔ "کیا آپ کو صاحب نے نہیں بتایا تھا کہ وہ بزنس ٹرپ پر شہر سے باہر جا رہے ہیں؟ اور کچھ دن نہیں آئیں گے؟"

## URDU NOVEL BANK

آفرین یہ سن کر دنگ رہ گئی۔ اسے واقعی اندازہ نہیں تھا کہ وہ بنا بتائے یوں چلا جائے گا۔ فرسٹریشن سے اس کے دماغ کی رگیں کھینچ گئیں۔ کچھ دن پہلے تک وہ اس سے محبت بھرا سلوک کرتا رہا وہ اسے اپنا محبوب سمجھ بیٹھی۔۔ اس کا سلوک بھی تو محبوبانہ تھا نا۔۔ شہرام نے محبوب شوہروں کی طرح اس کو بنا بتائے اس کے اسکیج مکمل کیئے تھے۔ اس کو شاپنگ کروائی تھی۔ اس کے ساتھ فاسٹ فوڈ بھی کھایا تھا آفرین کو خوش فہمی کے آسمان پر پہنچا دیا تھا اس نے اور اب۔۔۔۔۔؟

پریشانی سے سر دباتی وہ اپنے کمرے میں آگئی۔ کچھ دیر فکرمندی اور پریشانی سے سوچتی رہی کہ کیا کرے؟ آخر اس سے رہا نہ گیا تو دوبارہ سے سیل اٹھا کر اس کا نمبر ملا یا۔

کال کنیکٹ ہوتے ہی پیچھے سے شور و غل کی آوازیں اس کے کان میں پڑی تو وہ حیرت سے سیل کو دیکھے گئی۔ کیا وہ کسی کلب میں تھا؟ میوزک کے ساتھ لوگوں کی ملی جلی آوازوں سے اس نے یہی اندازہ لگایا تھا۔ اسے لگا جیسے کوئی پارٹی ہو رہی ہو۔

کہاں ہیں آپ؟ کیا آپ بزنس ٹرپ پر نہیں گئے کیا؟ ایسا لگ رہا آپ کسی کلب میں "ہیں۔"



## URDU NOVEL BANK

ہممم۔۔۔۔۔ "شہرام اس کے اندازوں پر حیران ضرور ہوا۔ لیکن ناراضگی ہنوز برقرار"  
تھی۔ اسی لئے فقط "ہممم" کرگیا۔

آفرین اس کی بے معنی سی "ہممم" پر کنفیوز ہوئی۔ اور قدرے ناخوش بھی۔ "آپ نے مجھے  
کیوں نہیں بتایا؟" اس نے بیویوں والے حق سے پوچھا۔

اچھا۔۔۔۔۔؟ تو کیا اب مجھے اپنی ایک ایک نقل و حرکت کی تم کو رپورٹ دینی پڑے گی؟"  
اس کی سرد انداز اور طنز سے بھرے جملوں نے آفرین کو خفت و شرم میں مبتلا"  
کردیا۔ کل تک وہ اس کے ناز اٹھا رہا تھا اور آج۔۔۔۔۔ آج وہ کوسوں میل کے مفاصلے پر  
کھڑا تھا۔ وہی پہلے جیسا سرد و سپاٹ اور طنزیہ انداز لئے جس سے، آفرین کی پھر ہمت نہیں  
ہوتی تھی کہ صفائی میں کچھ کسے؟ کیوں کہ صفائی وہاں دی جاتی ہے جہاں اگلا آپ کو  
اہمیت دے۔۔۔ آپ کو سننے کی چاہ رکھے۔۔۔ آپ سے وجہ پوچھے۔۔۔ موقع دے۔۔۔۔۔ جہاں  
کچھ کہنے کا موقع ہی نہ ملے وہاں بیچ میں برفانی حدیں بن جاتی ہیں۔ شہرام نے آفرین کو  
کسی صفائی کا موقع ہی نہیں دیا تھا۔۔۔ بلکہ اپنے سرد رویے سے پھر سے بیچ میں ایک

## URDU NOVEL BANK

سرد لمیٹ لائین کھینچ دی تھی۔ جسے آفرین کراس کرنے کی ہمت نہیں رکھتی تھی۔ میاں بیوی کو ایک دوسرے کو سمجھنے کے لئے اسپیس دینی لازم ہوتی ہے۔ یہاں شہرام سُوری ایسی کوئی اسپیس آفرین یزدانی کو دینے کے لئے تیار نہیں تھا۔ اپنے خود ساختہ مفروضوں۔ شکوک و شبہوں میں وہ اس وقت نابیناؤں کی صف میں کھڑا خود کو، آفرین سے دور لئے جا رہا تھا۔

ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ آئندہ سے نہیں پوچھوں گی۔۔۔ خوش رہیں۔ "لب بھیج کر سسکی" دبائی۔ دل میں دکھ کے غبار کا جوار بھاٹا اٹھا تھا۔ اس کی سانس گھٹنے لگی۔ اندر کی گھٹن اور جلن سے آنکھیں جلنے لگیں پھر بے اختیار بیڈ پر گر کر سسک سسک کر رونے لگی۔ نانی کی موت۔۔۔ پھر اس کا قتل۔۔۔ اپنے ساتھ ہوئی نا انصافیاں۔۔۔ شہرام کا رویہ۔۔۔ نفرت۔۔۔ پیار پھر نظر اندازی کی مار۔۔۔ سب تابڑ توڑ ذہن کی اسکرین پر سلائیڈ ہونے لگے۔ وہ دھاڑیں مار کر رونے لگی۔

## URDU NOVEL BANK

وہ اس سے اپنی نانی کی موت، اپنی شناخت۔ یہ سب باتیں جو اسے آنٹی وحیدہ سے معلوم ہوئی تھیں۔ وہ شہرام کے کندھے پر سر رکھ کر دھیرے دھیرے شیئر کرنا چاہ رہی تھی۔۔ اس کے ساتھ ہنسنا رونا چاہتی تھی۔ لیکن سب کچھ اس کی سوچ کے الٹ ہوا تھا۔ اسے بری طرح رونا آیا تھا۔ اسے لگا جیسے اس کا وجود اونچائی سے نیچے ڈھلوان پر پھسلتا جا رہا ہو۔۔۔ گہرائی میں۔۔۔ کسی کھائی میں۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ادھر اپنے فلیٹ میں دوستوں کے ساتھ بیٹھے شہرام کا جی یکایک ہی ماحول سے بیزار ہو گیا۔ فون کاٹتے ہی اس نے فرسٹریشن سے فون زور سے سامنے دیوار پر دے مارا تھا۔ اور ساتھ ہی زور سے دھاڑا۔ "بند کرو یہ سب۔۔۔۔۔ نکل جاؤ۔" یکایک ہی فضا میں خاموشی چھا گئی۔ بختا میوزک رک گیا۔ ہنستے مسکراتے قہقہے بکھیرتے چہرے رک کر ادھر دیکھنے لگے تھے۔ سب کی نظریں اچھنبے، حیرانی سے شہرام کو دیکھنے لگی۔

شیث نے سب کو سوری کر کے۔۔ باہر بھیج کر روم خالی کروادیا۔

یہ کیا طریقہ ہے شہرام۔۔۔ تم نے خود ہی ہم سب کو بلایا۔۔۔ اور اب خود ہی بے عزت " کمر کے نکال بھی رہے ہو۔ "رمیز احسان جو اس کا کلیج کے زمانے سے دوست تھا وہ خود شیت کی دعوت پر اپنا اہم بزنس چھوڑ چھاڑ کر اس کے فلیٹ پر آیا تھا۔ اب یہ سب دیکھ کر بری طرح چڑ گیا۔

بکو اس کرنے کی ضرورت نہیں۔۔۔ "شہرام بیزاری و غصے سے غرایا۔ اور جھٹک کر سگریٹ " کیس سے سگریٹ کھینچ کر اسے لائٹر دکھایا۔ ایک گہرا کش لگا کر دھواں ہوا میں پھونک دیا۔

سر سلی۔۔۔؟ یہ تم ہی ہونا شام۔۔۔ جس نے ہمیں یہاں دعوت دی۔۔۔ "رمیز" احسان بری طرح مشتعل ہوا۔

تم نے جب سے اس آفرین نامی بلا سے شادی کی تب سے ہی۔۔۔ تب سے ہی تمہارا " رویہ عجیب و غریب اور نہ سمجھ میں آنے والا ہو گیا ہے۔۔۔ اگر تم اس کے ساتھ خوش

★★★★★★★★

## URDU NOVEL BANK

آنے والے دنوں میں آفرین پر زمیواری بڑھ گئی تھی۔ ایک طرف وہ آنٹی وحیدہ کی حفاظت کے خیال میں ہلکان تھی۔ تو دوسری طرف اس نے اپنی ماں کی کمپنی کے اس شیئر ہولڈر باسط قاسمی صاحب کو ڈھونڈنے کی کوشش بھی جاری رکھی تھی۔ کمپنی کے کسی ملازم سے تو اڈریس معلوم کرنا فضول ہی تھا۔ اس نے ایسی بیوقوفی بالکل نہیں کی تھی۔ اسے محتاط رہنا تھا۔ اپنے دشمن سے۔۔۔ جو گھات لگائے بیٹھے تھے۔ اسے صرف اتنا معلوم ہوا تھا کہ وہ کسی پوش علاقے کے بنگلے میں رہتے ہیں۔ اس نے ولید کو بھی مدد کا نہیں کہا تھا۔۔۔ لیکن اس کے باوجود بھی اس شخص نے اپنی سوری استعمال کر کے اسے باسط صاحب کا اڈریس معلوم کروا کر دیا تھا۔ آفرین اس کی بہت شکر گزار تھی۔ یہ شخص بحر حال اس کی مدد کر کے اس کی گڈ کنٹیکری میں آنے کی کوشش میں تھا۔

چھٹی کے دن وہ مطلوبہ اڈریس پر پہنچی۔ بنگلہ بہت خوبصورت اور وسیع و عرض رقبے پر پھیلا ہوا تھا۔ جس سے رہنے والے شخص کے اسٹیٹس کا پتا چل رہا تھا۔ اس نے گیٹ پر بیل دی۔ تھوڑی دیر بعد ہی گارڈ نے گیٹ واکیا۔ اور سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔ "جی۔۔۔ میم۔۔۔ آپ کو کس سے ملنا ہے؟"

## URDU NOVEL BANK

مجھے باسط صاحب سے ملنا ہے۔۔۔ کیا وہ موجود ہیں؟ "آفرین نے ہچکچا کر پوچھا۔ گارڈ بے " سر سے پیر تک اس خوبصورت لڑکی کو دیکھا اس کی پرسنائی ڈریسنگ سے متاثر نظر آیا۔ کیا آپ کی ان سے ملاقات طے ہے؟ "اس نے استفہامیہ نظروں سے آفرین کو دیکھا۔ " نوپ۔۔۔ "آفرین نے سر نفی میں ہلایا۔ "لیکن میں شرین یزدانی کی بیٹی ہوں۔ آپ ان " کو انفارمیشن کیجیے وہ ان کو اچھے سے جانتے ہیں "اس نے حوالہ دیا۔

گارڈ نے اسے پھر سے بغور سرتا پیر دیکھا۔ پھر فون ملا کر اندر انفارمیشن بھیج دی۔ تھوڑی دیر لگے طرف ہدایت سنتا رہا پھر سر ہلا کر "اوکے سر، میں بھیجتا ہوں "کہہ کر فون رکھ کر آفرین کے طرف متوجہ ہوا اب کے خوش اخلاقی سے بولا۔ "میم۔۔۔ آپ اندر جاسکتی ہیں۔ صاحب آپ کا انتظار کر رہے۔

تھینک یو۔۔۔ "آفرین نے سکون کی سانس بھری۔ اور ایکسائمنٹ سے اندر قدم بڑھائے۔ " آفرین سمجھی تھی۔ باسط صاحب کوئی ادھیڑ عمر کے شخص ہونگے۔ لیکن ویٹنگ روم کے دروازے پر اس نے جس شخص کو دیکھا وہ لگ بھگ 40 کے پیٹے کا لگ رہا تھا۔ اس

## URDU NOVEL BANK

عمر میں بھی وہ وجہ تھا۔ سوبر سا۔۔۔ کنپٹی کے قریب تھوڑے سے بال سفید تھے۔ جس نے اس کی وجاہت میں اضافہ ہی کیا تھا۔ آفرین ہچکچا کر رک گئی۔ وہ آدمی اسے یک ٹک حیرت سے دیکھ رہا تھا۔

شعرین میڈم۔۔۔۔ "اس کے ہونٹ تھرتھرائے۔"   
 اگر میں غلط نہیں تو۔۔۔ آپ ہی باسط انکل ہیں؟ "آفرین نے اس کو حیران اپنی جگہ پر"   
 منجمد دیکھ کر پہل کی۔

اور آپ یقیناً آفرین بیبی ہیں۔۔۔ بیس سال۔۔۔ بس سال اتنے جلدی گزر گئے؟ آپ "   
 ۔۔۔ تب اتنی سی تھیں۔۔۔ جب میں نے آپ کو آخری بار دیکھا تھا۔۔۔ شعرین میم کی وفات پر میں تعزیت کے لئے آپ کی نانی کے پاس آیا تھا۔۔۔ تب آپ۔۔۔ جھولے میں رو رہی تھیں۔۔۔ "باسط صاحب کی آنکھوں میں ماضی یاد کرتے نمی آگئی تھی وہ اسے دیکھتے ہی شباهت سے پہچان گیا تھا۔۔۔ آفرین اس کی بات پر افسردہ ہوئی۔   
 آپ بلکل اپنی مام جیسی ہیں۔۔۔ ہو بہو۔۔۔ "باسط صاحب کی آواز میں خوشی کے ساتھ "   
 جوش تھا۔ آفرین افسردگی سے مسکرائی۔



## URDU NOVEL BANK

آو بیٹا۔۔۔ اپنا ہی گھر سمجھو۔۔۔ آؤ۔۔۔ "وہ اسے ہاتھ سے تھام کر اندر ڈرائنگ روم" میں لایا۔ آفرین صوفے پر بیٹھ گئی۔۔۔ باسط صاحب بھی ساتھ والے سنگل صوفہ پر ٹک گئے۔۔۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

میں نے سنا ہے کہ میری مام نے آپ کی جان بچائی تھی؟ "چائے کا سپ لیتے آفرین" نے تجسس سے پوچھا۔

بلکل۔۔۔ یہ بات سچ ہے۔۔۔ کہ میم نے میری ایک بار جان بچائی تھی۔ میرا ایکسیڈنٹ "ہو گیا تھا۔ اور میم نے مجھے ہاسپٹل پہنچایا۔ کیونکہ میرا خون کافی بہہ گیا تھا تو میم نے مجھے بلڈ ڈونٹ کیا تھا۔" باسط صاحب نے ایک گہری سانس خارج کی۔ "میرے جسم میں جو خون دوڑ رہا ہے یہ آپ کی مام کا قرض ہے۔ آج میں جو زندہ ہوں تو آپ کی مام کے احسان کے بدولت۔۔۔" اس کے ہونٹ ماضی کو یاد کرتے اداسی سے مسکرائے۔

آفرین بنا پلک جھپکے سن رہی تھی۔

بد قسمتی سے وہ بھت کم عمری میں وفات پا گئی۔ میں اس کا شاید ہی قرض اتار" پاؤں۔۔۔ "وہ اٹھا اور اندر گیا۔۔۔ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک فائل تھی۔

یہ وہ ڈاکیومنٹس ہیں۔۔۔ جو آپ کے نانا نے مجھے آج کے دن تک حفاظت سے رکھنے کے لئے دیئے تھے۔ شاید انہیں اپنے بیٹے کی بدینتی کا اچھی طرح احساس تھا۔۔۔ شی۔

والے کمپنی آج ترقی کی جس منزل پر کھڑی ہے اس میں جعفر کا کوئی ہاتھ نہیں ہے۔ آپ کے نانا نے جعفر کو صرف 30% حصیدار کیا تھا۔ وہ بھی اس صورت میں کہ وہ آپ کی اچھی طرح پرورش کرے۔ ورنہ وہ اتنا رحم دل نہیں تھا جو بنا کسی مفاد کے اپنی بھانجی کی بیٹی کی طرح پرورش کرتا۔" باسط صاحب نے فائل آفرین کو دیتے اس کے پیچھے کی وجوہات بھی گوش گزار کی۔

اس کا مطلب ہے جعفر انکل اس فائل کے پیچھے تھا۔ تاکہ شی۔ والے کمپنی کا مکمل کنٹرول حاصل کر سکے۔ اور مجھے یقین ہے اس فائل کے حصول کے لئے ہی اس نے نانی کو قتل کیا ہے۔" آفرین کے لہجے میں پہاڑوں جیسی سختی تھی۔

آپ پریشان مت ہوں بیٹا۔۔۔ میں آپ کے ساتھ ہوں۔ میں ہر ممکن آپ کی مدد کروں گا۔" وہ دل سے مسکرایا۔ اور آفرین کے ہاتھ پر پیار سے تھپکا۔

## URDU NOVEL BANK

تھینک یو باسط انکل۔۔۔ اب مجھے چلنا چاہیئے۔۔۔ "وہ خوش دلی سے مسکرا کر اٹھنے" لگی۔ پھر کچھ سوچ کر رک گئی۔

آپ سے ایک بات پوچھنی ہے انکل باسط "وہ شش و پنج میں پڑ گئی۔۔۔ آیا پوچھے یا نہیں" پوچھے۔۔۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

ہاں بچے۔۔۔ آپ پوچھ سکتی ہیں۔۔۔ "باسط صاحب نے مشفقانہ لہجے سے کہا۔" آپ نے میری مام کے ساتھ کافی وقت سے کام کیا تھا۔ کیا آپ نے میرے ڈیڈ کو دیکھا" تھا؟ "ایک آس تھی اس کے لہجے میں کاش وہ اپنا اصل پالے۔

باسط صاحب یہ سن کر کچھ پل خاموش رہ گیا۔ چہرے کی رنگت پھیکی پڑی۔ آخر کار انہوں نے ایک سرد سانس کھینچ کر آہستگی سے سر ہلایا "ہمممم۔۔۔۔ میں جانتا ہوں۔۔۔۔ لیکن میرے بچے۔۔۔ حقیقت جان کر دکھی مت ہونا۔۔۔ وہ آپ کے وجود سے ہی آشنا نہیں ہے۔"

## URDU NOVEL BANK

آفرین یہ سن کر رلیکس ہو گئی۔ کہ اس کا باپ موجود ہے۔ اور انکل اس کا اتا پتا جانتے ہیں۔ اس کا باپ اس کی پہنچ سے دور نہیں ہے۔ آنکھیں موند کر اس نے باپ کے موجود ہونے کا احساس محسوس کیا۔ "کوئی بات نہیں انکل باسط۔۔۔ اس دنیا میں ایک میں ہی تو نہیں جسے اس کے والدین چھوڑ گئے۔۔۔ بھت سارے بچے یتیم ہوتے ہیں۔۔۔ مجھے "خوشی ہے کہ میرا باپ موجود ہے۔"

بیٹا آپ کے فادر کی شراکت داری ہی تھی جس نے اس کمپنی کو کامیابی سے کھڑا کیا ہوا۔ ہے۔ لیکن افسوس کہ اس کی اپنی ایک فیملی ہے اولاد ہے۔ "باسط کو آفرین کے لئے افسوس محسوس ہوا۔"

میں سمجھ سکتی ہوں انکل۔۔۔ کوئی بیس سال تک کیسے انتظار کر سکتا ہے؟ "اس نے" سچویشن کو سمجھ داری سے لیا۔

ایک بات۔۔۔ جعفر سالوں سے کمپنی کے ایگزیکٹو سطح کے ملازمین اور اسٹاک ہولڈرز کے ساتھ بھت سلوک سے چلتا آ رہا ہے۔ اسی لئے سب اس کے ساتھ ہیں۔ تمہیں احتیاط

## URDU NOVEL BANK

سے اور صبر سے کام لینا پڑے گا۔" باسط نے اسے محتاط کیا۔ آفرین نے سر ہلایا۔۔۔ "میں سمجھ رہی ہوں انکل۔۔۔ فکر مت کریں۔۔۔ میں وہ سب واپس لوں گی جو میرا ہے۔" اس کے لہجے میں استحکام سے کہا۔

پھر وہ کی نہیں۔۔۔ وہاں سے چلی آئی۔  
 www.urdu-novelbank.com  
 Visit for more novels:  
 ولا پہنچ کر اس نے فون آن کر کے دیکھا۔۔۔ ہو سکتا ہے شہرام نے کوئی میسج کیا ہو۔ لیکن۔۔۔ شہرام کی طرف سے خاموشی تھی۔

آفرین کا دل عجیب سے احساسات سے بھر گیا۔ (آخر ایسا کیا ہوا ہے جو شہرام کا رویہ بدل گیا؟) وہ تلخی سے سوچ کر مسکرا دی۔ کچھ لمحے یونہی بیڈ پر بیٹھی سوچتی رہی پھر نہ جانے کس احساس سے مغلوب ہو کر اس نے پھر سے اسے میسج ٹائپ کیا۔  
 "آپ کہاں ہیں شہرام؟"

لیکن کافی وقت گزر جانے کے بعد بھی کوئی ریپلائی نہیں آیا۔ تو وہ رنجیدہ ہوئی۔ اسے اب بری طرح رونا آ رہا تھا۔ اسے روم میں گھسٹن ہونے لگی۔ وہ یہ سب برداشت نہیں کر پار ہی تھی۔

## URDU NOVEL BANK

اٹھ کر روم کی ونڈو سلائیڈ کی۔ اور لان کے پیڑ پودوں سے چھو کر آتی ٹھنڈی ہوا کے جھونکوں نے جب چہرے کو چھوا تو اس نے بے اختیار گہرے گہرے سانس لے کر خود کو پرسکون کیا۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

کافی دیر کھڑی شہرام کو ہی سوچتی رہی۔ پھر ایک گرمی سرد آہ کھینچ کر اپنا سیل نکالا اور رمشا کو میسج ٹائپ کرنے لگی۔

مشی۔۔۔ چلو آج کہیں باہر آوارہ گردی کریں۔ "میسج سین ہو گیا۔"

لگے پل ہی رمشا کا پر جوش میسج اسکرین پر چمک رہا تھا۔

اوہو۔۔۔۔۔ مبارک ہو۔۔۔۔۔ مستقبل کی باس صاحبہ۔۔۔ اب تو کروڑوں کی مالک بن گئی"

ہو۔۔۔ ہاھا "وہ شرارت سے ہنسی۔۔۔ آفرین بھی مسکرا دی۔۔۔"

ٹھیک اسی وقت شیث ابراہیم نے میسج بھیجا۔ (رینا بھابھی ڈنر کے بارے میں کیا خیال ہے؟ کیا آپ میکڈونلڈ ریسٹورانٹ میں آسکتی ہیں۔ شہرام بھی یہی ہے۔ آپ رمشا کو ساتھ لے آئیے گا)۔

## URDU NOVEL BANK

میسیج پڑھ کر اس کا دل بے طرح اچھل کر دھڑ دھڑ کرنے لگا۔ بالآخر کہیں سے تو۔۔۔ کسی طرح سے تو۔۔۔۔۔ بے درد پیا کی خبر آئی تو سہی۔۔۔ آفرین نے یکدم وہ میسیج رمشا کو "فارورڈ کر دیا" کیا خیال ہے۔۔۔۔۔ چلیں۔؟

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

ضرور چلیں گے۔۔۔۔۔ سر کے بل چلیں گے۔۔۔۔۔ ہاھا۔۔۔۔۔ "رمشا کا پتھیل زندگی سے بھرپور" قفقے اور ایوجی کے ساتھ میسیج آیا۔ "ویسے بھی میری گریا اپنے ہبی شہی کو مس کر رہی ہے نا۔۔۔ اس بہانے پیا کا دیدار کر لینا۔۔۔۔۔ ہاھا۔۔۔۔۔ ساتھ ہی ونک ایوجی آئی۔

آفرین نے کال کی۔۔۔۔۔ رمشا نے جھٹ سے پک کر دی۔

ہمممممم۔۔۔۔۔ تمہیں پتا ہے رمشا۔۔۔۔۔ مجھے عجیب لگ رہا ہے۔۔۔۔۔ اس نے مجھ سے کچھ

عرصہ تک محبوبانہ سلوک کیا۔ پیار دیا میرے ناز اٹھائے۔۔۔۔۔ اور پھر یکایک وہ بدل گیا۔ اس کا رویہ بدل گیا۔ مجھے سمجھ میں نہیں آ رہا کہ میں اسے کیا سمجھوں؟ کیا اس کی زندگی میں کوئی "دوسری عورت آگئی ہے؟

اوہو۔۔۔۔۔ مجھے جیلپسی کی بو آ رہی ہے۔ "رمشا پھر سے گنگنائی۔"

## URDU NOVEL BANK

نہیں۔۔ میں جیل میں نہیں ہو رہی۔۔ مجھے بس عجیب سی فیلنگس محسوس ہو رہی ہیں۔ جنہیں میں کوئی نام نہیں دے پا رہی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

www.urdu-novel-bank.com  
Visit for more novels:

دونوں مطلوبہ ریسٹورانٹ پہنچ چکی تھیں..... جب اندر داخل ہوتے ہوئے رمشا نے اس کا ہاتھ سختی سے پکڑ لیا۔۔ وہ ایک جانب دیکھ رہی تھی۔ ایک کونے میں مرد اور عورت بیٹھے، ہنستے مسکراتے کھانا کھا رہے تھے۔ مرد کا انداز ایسا تھا جیسے وہ اس کی محبوب بیوی ہو۔۔۔

کیا ہوا مشی؟ "آفرین نے رمشا کو دیکھا جس کا چہرہ ادھر دیکھتے لٹھے کی طرح سفید ہوا" تھا۔ آفرین نے اس کی نظروں کے ارتکاز پر اس طرف دیکھا تو غصے سے اس کی گرفت رمشا کے ہاتھ پر سخت ہوئی۔ قریب تھا کہ وہ اشتعال میں آکر اس طرف بڑھتی۔۔ رمشا نے نفی میں سر ہلا کر روکا۔۔ اس کی آنکھوں میں برداشت سے نمی آگئی تھی۔ مجھے جانے دو میں اس عورت کی اچھی طرح طبیعت صاف کرتی ہوں۔۔ "وہ بھینچی" بھینچی آواز میں چلائی۔



## URDU NOVEL BANK

چھوڑو آئی۔۔۔ یہ سین میرے لئے نیا نہیں۔۔ مجھے پہلے بھی کئی بار شک ہوا"  
 تھا۔۔۔ لیکن۔۔۔ ہر بار۔۔۔ ہر بار شکایت کرنے پر پرواز نے لیلیٰ کی سائیڈلی کہ کزن  
 ہے۔۔ بچپن سے ساتھ پلی ہے۔۔ سب کی لاڈلی ہے۔۔ میٹس والے۔۔۔ "رمشانے  
 ایک گہری سانس کھینچ کر خود کو افسردگی سے نکالنے کی سعی کی۔ لیکن آنسو آنکھوں میں مچلنے  
 لگے تھے۔

آفرین نے اس کو افسردہ دیکھ کر دل میں اس کا دکھ شدت سے محسوس کیا۔۔ وہ اپنی"  
 ہی دوست سے اتنی لاپرواہ تھی کہ اس کے قریب رہ کر بھی جان نہیں پائی۔ کہ اسے بھی  
 کوئی دکھ ہو سکتا ہے؟ رمشانے کبھی اس سے کچھ شیئر ہی نہیں کیا تھا۔ ہمیشہ ہنستی  
 مسکراتی رہتی تھی۔ اور اسے بھی ہنساتی تھی۔ "تم نے اسے کہا کیوں نہیں؟" آفرین  
 نے اسے شکایتی نظروں سے دیکھا۔

میں نے بہت بار کوشش کی۔۔ بہت بار شکایت کی "رمشانے اپنے ہاتھوں کی"  
 پشت سے آنسو پونچھے۔ "تم نے پرواز اور لیلیٰ کو ساتھ دیکھ کر محسوس کیا نا۔ کہ کچھ غلط

## URDU NOVEL BANK

ہے۔۔۔۔۔ لیکن۔۔۔ میں نے ہر بار محسوس کیا۔۔۔ جب جب ہم نے ملنے کا پروگرام طے کیا ہوتا۔۔۔ یہ بچ میں ٹپک پڑتی۔۔۔ ساتھ بیٹھے ہوتے۔۔۔ یہ بچ میں جگہ بنا کر بیٹھ جاتی۔۔۔ اور پرواز۔۔۔ ہنس کر کہتا۔ "لاڈلی ہے۔۔۔" وہ تکلیف سے مشکل مسکرائی۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

یہ سب سن کر آفرین کو جھٹکا لگا۔۔۔ وہ بیرون ملک تعلیم حاصل کرنے میں مصروف رہی تھی۔ واپس آکر بھی وہ مسائل سے اتنی دوچار ہوئی کہ اپنی پیاری دوست کا دکھ جاننے کا اسے موقع ہی نہیں ملا۔۔۔ اسے خود پر غصہ آیا۔

رمشا کے چہرے پر ایک تلخ مسکراہٹ پھیل گئی۔ "ہم نے دس میں سے سات بار گھومنے کا پروگرام بنایا۔۔۔ اور۔۔۔ وہ لیلیٰ کو ساتھ لے کر آتا۔۔۔ کبھی جب امی ابو اسے گھر پر دعوت دیتے۔۔۔ اور ابھی وہ کھانے کی ٹیبل ہر پہنچ بھی نہیں پاتا کہ اس عورت کا "فون آجاتا۔۔۔ اور یہ پریشان ہو کر چلا جاتا۔۔۔"

تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں؟ ' آفرین کو یہ سب سن کر بھت برا لگا۔۔۔ لیکن " ساتھ ہی غصہ بھی آیا۔ "پہلے بتاتی تو میں تمہارے اس کزن کی طبیعت صاف کرتی۔۔۔"

## URDU NOVEL BANK

پچھلی بار نانی کی سالگرہ کے فلکشن میں مجھے اس سے اتنا اچھا برتاؤ نہیں کرنا چاہیئے تھا۔ اور اس گدھی کو تو جوتا اتار کر گنجا کرنا چاہئے۔ "آفرین نے دانت پیسے۔۔ اور اس طرف دیکھا۔۔ جہاں اب دونوں ہنستے ہوئے باہر جا رہے تھے۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

یقین کرو۔۔ آئی۔۔۔ اب میرا دل اس رشتے پر آمادہ نہیں۔۔ لیکن یہ بڑوں کا فیصلہ " تھا۔۔۔ "آفرین نے اس کے آنسو پونچھے۔۔

آفرین نے غصے سے دانت کچکچائے۔ "اگر شادی ہوئی۔۔ اور اس کے بعد بھی وہ اس عورت کے پیچھے ہی دم ہلاتا رہا۔۔ پھر تو تمہاری پوری لائف اسپوئل ہو جائے گی یار۔۔۔ اور نتیجہ طلاق کی صورت میں ہی نکلتا۔۔۔ اسی لئے بھتر ہے۔۔۔ ابھی سے ماں باپ کو انکار کر دو۔۔ "آفرین نے اس کا ہاتھ تھپک کر درست مشورہ دیا۔۔ جس پر رمشا نے سر جھکا لیا۔۔۔

## URDU NOVEL BANK

چلو اب زیادہ مت سوچو۔۔۔ بھاڑ میں جھونکو۔۔ ان دونوں منحوسوں کو۔۔۔ آؤ۔۔ اب "شیث بھائی انتظار کر رہے ہونگے۔۔" رمشا نے اثبات میں سر ہلایا۔۔ اور اس کے ساتھ چلتے۔۔ ایک پل ادھر ضرور دیکھا تھا۔۔ جہاں ابھی کچھ دیر پہلے۔۔ اس کا منگیترا اپنی ماموں زاد کے ساتھ بیٹھا تھا۔

www.urdu-novel-bank.com  
visit for more novels:

☆☆☆☆☆☆

پرائیویٹ روم کے دروازے کو دھکیل کر دونوں اندر آئی۔

اتنے سارے بڑے ہجوم میں سے، وہ صرف شیث اور اور شہرام کو ہی دیکھ پائی۔  
ہیئر آن تھا۔ اس نے گرے قمیض پہن رکھی تھی۔ اور بائیں ہاتھ میں سگریٹ جل رہا تھا۔۔ روم کی روشنی میں وہ ہمیشہ کی طرح سب سے منفرد اور خوبصورت لگ رہا تھا۔۔۔ تھوڑے سے بال پیشانی پر بکھرے ہوئے تھے۔۔۔

وہ سب کی توجہ کا مرکز بھی تھا۔ اور لوگوں سے بھرے کمرے میں سب سے منفرد بھی۔  
تاہم، اس نے اس لمحے اس کی طرف نہیں دیکھا جب وہ سامنے آئی۔ اس کی آنکھوں میں سرد تاثر تھا۔

## URDU NOVEL BANK

جس نے آفرین کو شرمندہ کرنے کے ساتھ افسردہ بھی کیا۔۔ اچانک ہی اسے یہاں اپنے  
"آنے کے فیصلے پر افسوس ہوا۔" کاش وہ یہاں نہ آتی

ارے ارے۔۔۔ رین بھابھی۔۔۔ اور رمشا صاحبہ۔۔۔ آئیے آئیے۔۔۔ اور شہرام کے  
ساتھ ہی بیٹھ جائیے شیث ابراہیم کی باچھیں ان دونوں کو دیکھ کر پھیل گئیں۔۔ وہ کافی  
خوش نظر آ رہا تھا۔۔ اسپیشلی رمشا پر نظر پڑتے ہی اس کی آنکھوں میں سواٹ کی روشنی  
جلنے لگی تھی۔ اس کی بات پر بھی شہرام نے کوئی رد عمل نہیں دکھایا۔ ایسے بیٹھا رہا جیسے  
تنہا بیٹھا ہو۔

لیکن آفرین شہرام کے سرد رویے کی وجہ سے شیث کے ساتھ بیٹھ گئی۔ "شہرام کئی دن  
سے اپنے آپ سے بھی ناراض ہے۔۔ رین بھابھی۔۔ آپ جاکر اس سے بات تو  
کریں۔" شیث نے سرگوشی کی۔ جس پر آفرین ہچکچاہٹ کا شکار ہو گئی۔  
- (وہ خود بھی تو اس سے ناراض ہے اور وہ خود بھی اچھے موڈ میں نہیں۔۔ تو وہ کیوں پہل  
کرے؟) نسوانی انا نے سر اٹھایا۔

## URDU NOVEL BANK

وہ اب اتنی بھی بے شرم نہیں تھی۔ جو پہل کرتی پھرتی۔۔ جب وہ خود اسے پہچاننے تو کیا۔۔۔ دیکھنے تک کا روادار نہیں تھا۔۔۔ اگر ایسا ہے تو ایسے ہی سی۔۔۔ اس نے خود کو بے حس کر لیا۔

اور رمشا سے یوں بات کرنے لگی جیسے وہ دونوں اکیلی ہوں۔۔ شیت نے سب کے لئے کھانے کا آرڈر دیا تھا۔

شہرام نے کوئی نوٹس نہیں لیا بلکہ خاموشی سے سگریٹ نوشی کرتا رہا۔

آفرین۔۔۔ تم یہاں ہو۔۔۔؟ "مردانہ آواز پر آفرین نے سر اٹھا کر دیکھا۔۔ جہاں جازب" اپنی بیوی نہا کے ساتھ کھڑا تھا۔ آفرین کی آنکھیں حیرت و خوشی سے چمکی۔۔ "آپ۔۔۔ یہاں۔۔۔؟" وہ حیران ہوئی۔۔ اسے اندازہ نہیں تھا کہ جازب سے یہاں مل سکتی ہے۔۔ آفرین چلو۔۔ ہمارے ساتھ بیٹھو۔۔۔ "اس کی بیوی نہا نے خلوص سے دعوت" دی۔۔ آفرین نے شیت سے کچھ وقت معذرت کی اور ان کے ساتھ اٹھ کر چلی گئی تینوں ساتھ، دو ٹیبلز چھوڑ کر بیٹھے تھے۔

## URDU NOVEL BANK

شہرام نے جلتی نگاہوں سے اسے جاتے دیکھا۔۔۔ پھر وقتاً فوقتاً کن اکھیوں سے دیکھ کر کڑھتا رہا۔۔۔ اس کے اندر کی اضطرابی کیفیت شیث اور رمشا سے مخفی نہیں رہ سکی تھی۔۔۔ شہرام سگریٹ پر سگریٹ پی رہا تھا۔

اور اسے خوش گپیوں میں مصروف اور ہنستے ہوئے دیکھ کر اپنے اندر اشتعال بڑھتا ہوا محسوس کر رہا تھا۔۔۔ اسے لگ رہا تھا کہ اس کے ارد گرد ہوا کم ہو گئی ہے۔۔۔ اسے حبس محسوس ہوا۔

اس وقت ایک وکیل دوست جو شہرام سے بات کرنے کی خواہش میں اس کے پاس آیا تھا۔ شہرام کا سرد رویہ اور اس کی توجہ نہ پا کر اپنا سامنا لے کر دوسری ٹیبل پر مڑ گیا۔ جہاں اس کے دوست اسنو کر کی ٹیبل کے گرد کھڑے کھیل رہے تھے۔ شیث نے اس کے پاس ہی نشست سنبھالی۔ اور دھیمے سے سرگوشی کی۔ "میرے بھائی۔۔۔ میں نے تمہارے بھلے کے لئے ہی بھابھی کو یہاں بلایا ہے۔ لیکن۔۔۔ تمہارا یہ سرد رویہ دیکھ کر لگتا ہے۔۔۔ بنی بنائی بات بگڑ جائے گی۔۔۔ کیا تم اپنا یہ سرد رویہ بدل

## URDU NOVEL BANK

نہیں سکتے؟ بات چیت سے مسئلے سلجھتے ہیں۔ تمہاری یہ بے بنیاد خاموشی معاملہ الجھا رہی یار۔" وہ بے بس ہوا۔

"کیا تمہیں یقین ہے کہ وہ تمہاری دعوت پر یہاں آئی ہے؟ یا جازب کی دعوت پر؟" شہرام نے سرد لہجے میں طنز کیا۔

www.urdu-novel-bank.com  
visit for more novels:

او۔۔۔ یار۔۔۔ گرواپ۔۔۔ یہ کیا بچکانہ سوچ ہے۔؟ تمہیں بھی پتا ہے کہ جازب اس کا "دوست اور باس ہے۔۔ اور وہ بھابھی کے آلبے کے بعد آیا تھا۔۔ یہ تم ہی تھے جس نے اسے مسلسل نظر انداز کیا ہوا۔ لیکن۔۔۔ میں نے دیکھی تھی۔۔۔ بھابھی کی آنکھوں کی وہ چمک۔۔ جو تمہیں دیکھتے اس کی آنکھوں میں چمکی تھی۔ "شیٹ کو اب اس پر غصہ آنے لگا۔" عجیب شخص ہو یار۔۔ کسی کی آنکھیں پڑھنی آتی ہیں نہ ان کے جذبات کا خیال ہے۔۔ یہ بے بنیاد نیگیوٹی تمہیں ختم کر دے گی۔۔۔ بہتر ہے بھول کر پیش قدمی کرو۔" اس نے تاسف سے کہہ کر اپنا کولڈ ڈرنک کا گلاس اٹھایا۔ اور ادھر دیکھنے لگا جہاں آفرین بیٹھی تھی۔



www.nirgholpran.com  
visit for more novels:

شیت انہیں ساتھ دیکھ کر اپنی جگہ پر دنگ رہ گیا۔ بھویں ناگواری سے تن گئیں۔ اور منہ ایسا بن گیا جیسے کڑوی چیز گھل گئی ہو۔ اسپیشلی آبلش یزدانی کو دیکھ کر۔۔۔) واٹ اے شئی ڈے۔۔۔۔۔ آج ہی کے دن دشمنوں کو ایک ساتھ اکٹھا ہونا تھا کیا؟ بس اب اللہ ہی کچھ

## URDU NOVEL BANK

برا ہونے سے بچائے۔۔ (اس نے لب بھیج کر پیشانی سہلائی اور کن اکھیوں سے آفرین کو دیکھا۔۔ جس کی ابھی ان پر نظر نہیں پڑی تھی۔

ٹھیک اسی وقت سردار فیصل کیمبل کی نظر شیث کے سائیڈ چہرے پر پڑی جو ان سے رخ موڑ کر بیٹھا تھا۔ وہ چونکا۔۔۔ اور جھک کر آبلش سے کچھ کہا۔۔ جس پر آبلش نے بھی ادھر نظر کی۔۔۔ اب تینوں ہی اس طرف آرہے تھے۔۔۔

او۔۔۔ ہو۔۔۔ شیث ابراہیم بھی اپنے دوستوں کے ساتھ موجود ہے۔۔۔ آپ کو یہاں دیکھ کر میں نے سوچا ہائے ہیلو کی جائے۔۔۔ ابراہیم صاحب۔۔۔ اور یہ صاحب یقیناً مشہور اٹارنی شہرام سوری صاحب ہیں۔۔۔ بھئی بڑی تعریف سنی ہے آپ کی۔۔۔ بہت شوق تھا مجھے آپ سے ملنے کا۔۔۔ اور دیکھیں۔۔۔ فاسٹی آپ مل ہی گئے۔۔۔ "وہ پر جوش انداز سے مسکراتا ہوا شیث سے مخاطب تھا۔ پھر شہرام پر نظر پڑی تو اس کی آنکھوں میں چمک آگئی تھی۔

شہرام کے لئے لوگوں کی تعریف سننا عام بات تھی اسی لئے اس نے کوئی رسپانس نہیں دیا بلکہ ویسی ہی لا تعلقی سے بیٹھا ڈرنک سے شغل کرتا رہا۔ سگریٹ اب بھی اس کی انگلیوں کے بیچ جل جل کر آدھی رہ گئی تھی۔ لیکن شیث اس کی طرح لا تعلق نہیں رہ

## URDU NOVEL BANK

سکتا تھا۔۔۔ اس کی فیملی کے کیمبل کے بڑوں سے اچھے تعلقات تھے۔ وہ سردار فیصل کو شہرام کی طرح اگنور کر کے کوئی شکایت پیدا کرنا نہیں چاہتا تھا۔۔۔ سردار فیصل حال ہی میں باپ کی طرح سیاست میں اہم نشست پر کھڑا ہوا تھا۔ ناچاہتے ہوئے بھی اسے اٹھ کر اس سے ہاتھ ملانا پڑا۔۔۔ لیکن جنت کیمبل اور آبلش کو اس نے نظر انداز کر دیا۔۔۔

مبارک ہو۔۔۔ سردار فیصل۔۔۔ سیاست میں اہم پوزیشن سنبھالنے پر "شیٹ نے مسکرا" کر اسے مبارک دی۔۔۔ "لیکن آپ کو یزدانی صاحب کی لڑکی کے ساتھ دیکھ کر حیران ہوں۔۔۔ کیا سمندر میں دوسری مچھلیاں ختم ہو گئی تھیں؟" ساتھ ہی اپنے جملے کی تلخی کو قہقہے سے کم کرنے کی کوشش کی۔ کہ کہیں تازہ تازہ سیاست میں قدم جمانے والا غرور میں آکر برانا مان جائے۔۔۔ لیکن سردار فیصل کیمبل، بنا برا منائے قہقہہ مار کر ہنسا۔

ہا۔۔۔ ہا۔۔۔ ہا۔۔۔ چلو میں تعارف کروادیتا ہوں، یہ میری منگیت ہے۔۔۔ شی۔۔۔ والے"

کارپوریشن کے سب سے بڑے اسٹاک ہولڈر جعفر یزدانی کی اکلوتی بیٹی۔۔۔ "اس نے آبلش کو پیار سے دیکھ کر فخر سے تعارف کروایا۔ جس پر آبلش کی گردن فخر سے اکڑ گئی۔

## URDU NOVEL BANK

وہاں پر کھڑے سب لوگوں نے حیرت سے یہ بات سنی (یہ آدمی جعفر یزدانی راتوں رات شہر-وائے کارپوریشن جیسی کامیاب کمپنی کا اسٹاک ہولڈر کیسے بن گیا؟ کیا اس کے پاس اعلیٰ دین کا چراغ تھا؟ جو ایک کمپنی کے ڈوبتے ہی دوسری کا مالک بن گیا) سب کو ہی اچھی طرح یزدانی کارپوریشن کے دیوالیہ ہونے کا پتا تھا۔

اس کے تعارف پر آتش مسکراتی شرماتی سرگوشی میں بولی۔ "اتنا مکھن مت لگائیں سردار صاحب"

کیوں نہیں۔۔ کیا یہ سچ نہیں کہ میرے پہلو میں کھڑی یہ خوبصورت لڑکی پورے "میلبورن شہر کی امیر لڑکی ہے۔" اس نے ساتھ ہی اس کا ہاتھ پکڑ کر دبایا۔۔۔ "تم تو میرا خزانہ ہو۔۔۔ خزانہ۔۔۔" جس پر آتش نے خفت سے اسے آگے بڑھنے سے روکا۔۔۔ "بس "اگریں۔۔۔ اور لوگ بھی موجود ہیں۔"

جس پر شیث نے دانت پیسے۔

جب کہ اس کے ساتھ کچھ ساتھیوں نے انہیں ویلکم کیا۔۔ جس پر آتش لپ اسٹک زدہ ہونٹ سیکور کر مسکرا دی۔ "اس خوشی میں آپ سب کو ہمارے ساتھ کھانے کی دعوت ہے۔"

## URDU NOVEL BANK

لیکن سب نے مسکرا کر شکریہ کہا۔۔۔ تو وہ دونوں ہی پرائیویٹ روم کے طرف چلے گئے۔۔۔ جب کہ جنت آفرین کو دیکھ کر۔۔۔ شہرام کے ساتھ کھڑی ہو گئی۔

وکیل صاحب۔۔۔ آپ کیوں نہیں چل رہے ہمارے ساتھ "وہ اس کے بے انتہا قریب" کھڑی ہو گئی تھی۔ شہرام نے ناگواری سے آنکھیں سکڑ کر اسے گھورا۔ اس کی پیشانی پر ناگواری سے سلوٹیں پڑ گئی تھیں۔

لیکن۔۔۔ جنت جیسے لوگ ایسی گھوڑیوں کی پرواہ نہیں کرتے تھے۔ انہیں اپنی دولت، اپنے رتبے اور اثر رسوخ پر اندھا اعتماد ہوتا ہے۔ وہ سمجھتے ہیں اس دنیا کے قابل ترین اور اہم لوگ صرف وہی ہیں۔ اور وہ جو چاہیں کر سکتے ہیں۔ اس وقت بھی وہ یہی سمجھ رہی تھی کہ یہ شخص آفرین کے نہیں بلکہ اس کے لئے بہترین میچ ہے۔۔۔ سو اس نے شہرام کی ناگواری کو انور کر دیا۔

"شاید آپ سیاست میں کیمبل خاندان سے واقف نہیں۔"

وہ فخر سے مسکرائی۔

## URDU NOVEL BANK

کیمبل فیملی کے پاس پچاس بلین ڈالر سے زیادہ کے اثاثے ہیں۔۔۔۔ اور ابھی ہم "ٹریول۔۔۔۔ فنانس۔۔۔۔ ٹیکنالوجی اور دوسری انڈسٹریز میں انویسٹ کر رہے ہیں۔ جلد ہی ہم شی۔وائے کارپوریشن کے ساتھ بھی کوآپیٹ کریں گے، جو عالمی سطح پر کامیاب ترین کمپنیوں میں سے ایک ہے۔ ہمارا مستقبل بہت تابناک ہے۔ ہمیں یقین ہے۔۔۔ ایک دن ہم دنیا کے امیر ترین لوگوں میں سرفہرست ہوں گے۔" اس کی شیخی بھگانے پر شیث نے شہرام کو دیکھ کر اپنے قمقمے کا گلا گھونٹ دیا۔ بے اختیار منہ پر ہاتھ رکھ کر ہنسی روکی تھی۔۔۔ اور دانت سختی سے بھینچ لئے۔۔۔ اسے جنت پر افسوس بھی ہوا۔۔۔ جو دنیا کے امیر ترین آدمیوں میں سے ایک کے سامنے بیٹھی، شیخی بگھا رہی تھی۔۔۔ یہ نہیں جانتی تھی کہ یہ شخص کوئی عام وکیل نہیں بلکہ دنیا کے ٹاپ لسٹ امیر خاندان کا چشم و چراغ اور وارث ہے۔

شہرام کے لب آپس میں پیوست ہوئے۔ اس نے چاہا کہ اس شوآف عورت کو دھکا دے کر خود سے دور کر دے۔۔۔ لیکن جب آفرین پر نظر پڑی جو اسے ہی اپنے طرف غصے سے گھور رہی تھی۔۔۔ تو اس نے اپنی خواہش پر قابو پالیا۔۔۔

## URDU NOVEL BANK

اسے خاموش پا کر جنت کو جیسے شہ ملی تھی۔ اس نے اپنا سر اس کے کندھے پر رکھا۔ "اگر تم میرا بننے کی خواہش کرو۔۔۔ تو۔۔۔ تمہیں دولت کی کبھی کمی نہیں ہوگی۔۔۔ تمہارے پاس اتنی دولت ہوگی کہ تم ساری زندگی آرام سے خرچ کر سکتے ہو۔۔۔ اتنی دولت تم عمر بھر اپنی وکالت سے بھی نہیں کما سکو گے۔"

www.urdu-novel-bank.com  
Visit for more novels:

(اچھااااا)

شہرام نے آنکھیں چھوٹی کر کے اسے استعجاب سے دیکھا۔ جس پر وہ غلط فہمی میں مبتلا ہو گئی۔ اور اس کے کان میں جھک کر سرگوشی کی۔ "آفرین نہ صرف غریب لڑکی ہے۔۔۔۔۔ بلکہ خاصی بیوقوف بھی۔۔۔۔۔ جب کہ میں۔۔۔۔۔ اس سے لاکھ گنا بھتر ہوں۔۔۔۔۔ آزما کر دیکھ لیں وکیل صاحب۔" اس کا ہاتھ آہستہ آہستہ حرکت کرتا شہرام کے سینے تک آیا۔۔۔۔۔ آفرین جو یہ سب کچھ دور بیٹھی دیکھ کر پیچ و تاب کھا رہی تھی۔۔۔۔۔ زیادہ دیر برداشت نہیں کر پائی۔ اسے یہ بھول گیا تھا کہ شہرام اس سے بات نہیں کر رہا۔۔۔۔۔ اسے صرف یاد تھا تو اتنا کہ اس کے مرد پر ایک پرانی عورت ڈورے ڈال رہی ہے۔۔۔۔۔ بس۔۔۔۔۔ یہ سوچ آتے ہی اس کا دماغ حسد سے بھر بھر جلنے لگا۔ اس نے ٹیبل

## URDU NOVEL BANK

سے ٹھنڈے پانی کی بوتل اٹھائی اور تن فن کرتی ان کے پاس آئی۔۔ کسی کے بھی سوچنے یا سمجھنے سے پہلے وہ ٹھنڈا تخی پانی جنت کے چہرے پر اچھالا۔ پانی پڑتے ہی جنت جیسے خوبصورت خواب سے حقیقت کی دنیا میں پلٹی۔۔ اور غصے سے چہرہ لال بھوکا ہوا۔ وہ غصے و شرمندگی سے چیخ کر پلٹی۔

www.urdu-novelbank.com

visit for more novels:

"آآ آہ۔۔۔ آفرین یزدانی۔۔۔ تمہارا دماغ چل گیا ہے کیا؟ یہ کیا کیا تم نے بدتمیز لڑکی؟" اور یکدم خفت سے سامنے ٹیبل پر پڑے ٹشو باکس میں سے ایک ساتھ کئی ٹشو کھینچ کر اپنے چہرے اور کپڑوں سے پانی پونچھنے لگی۔۔ اس کا چہرہ خفت و شرمندگی کے ساتھ غصے سے بھی سرخ ہو رہا تھا۔

(آہ۔۔۔ وکیل کے سامنے اس کی وٹ لگ گئی تھی۔)

میرے خیال میں تو۔۔۔۔ یہ تم ہی ہو۔۔ جس کے دماغ کانٹ ہل گیا ہے۔۔۔ اور یقیناً "گرمی دماغ کو چڑھ چکی ہے۔۔ یہ ٹھنڈا پانی تمہارے دماغ کی اور جسم کی گرمی کو کم کرنے میں مددگار ہوگا۔" آفرین نے چبا چبا کر ایک ایک لفظ ادا کیا۔۔ اور دانت ایسے کٹکٹائے تھے۔ جیسے جنت کو کچا چبا جانے کا ارادہ ہو۔ پھر دوسری کاٹ دار گھوری سے شہرام کو دیکھ کر اس کے ساتھ حق سے کھڑی ہو گئی۔ جو حیرانگی سے اس کا کارنامہ دیکھ رہا تھا۔



میں تمہیں پھر سے خبردار کر رہی ہوں جنت کیمبل۔۔۔ یہ میرا مرد ہے۔۔۔ اگر تم نے " دوبارہ اسے چھونے کی کوشش کی نا۔۔ تو قسم سے یہ چڑیل جیسے بد صورت ہاتھ کاٹ کر " الگ کر دوں گی۔۔۔

www.urdu-novelbank.com  
Visit for more novels:

تمہارا مرد۔۔۔۔؟ "جنت کی آنکھیں حیرت سے پھٹ گئیں۔ (یہ وہ کیا سن رہی تھی؟ کیا" یہ مذاق تھا؟") تم تو کب سے اس سے کئی گز دور بیٹھی تھی۔۔۔ کیا خواب میں دیکھا تھا کیا؟ یا ایک طرفہ محبت میں تمہاری مت ماری گئی ہے۔؟ "جنت نے اس پر طنز کس کر بھویں اچکا کر اسے سرتا پیر ایسے دیکھا جیسے کسی پاگل عورت کو دیکھ رہی ہو۔

اس کی بات پر آفرین جیسے واقعی بھی ہوش میں آئی۔۔ شہرام کا کئی دنوں سے سرد رویہ سوچ کر اور آج جس طرح اس نے اسے پبلک میں اگنور کر کے، اس کی کھلی بے عزتی کی تھی یہ سب سوچ کر وہ ہچکچا کر رہ گئی۔ اسے کنفیوز دیکھ کر جنت کے چہرے پر طنزیہ

## URDU NOVEL BANK

مسکراہٹ رینگ آئی۔ اس نے بڑے تفخرانہ انداز سے شہرام کو دیکھا۔ جیسے بس ابھی وہ بھی اس عورت کی تزیل کرے گا۔۔

اس وقت ایک سرد اور جسم کو منجمد کرنے والی دھاڑ سنائی دی۔ "ابھی کے ابھی دفع ہو جاؤ یہاں سے۔۔۔۔"

www.urdu-novel-bank.com  
Visit for more novels:

جنت نے طنز سے مسکرا کر آفرین کو دیکھ کر آنکھیں چھوٹی کیں۔ اور ہونٹ سیکور کر کہا۔ "سنا نہیں تم نے؟۔۔۔۔۔" وکیل صاحب چاہتے ہیں کہ تم یہاں سے دفع ہو جاؤ۔۔۔۔۔" آفرین کے چہرے کا تو رنگ ہی اتر گیا۔

(کیا واقعی وہ آفرین کو دفع ہونے کا کہہ رہا ہے؟)

اسے نہیں۔۔۔۔۔ تم کو دفع ہونا ہے۔۔۔۔۔" شہرام نے سپاٹ لہجے میں کہا۔۔۔ اور ٹانگ سے سے ٹانگ اتار کر کرسی سے اپنے دراز قد سے کھڑا ہو گیا۔

اس کی بات پر جنت کے ساتھ باقی سب نے بھی چونک کر اسے دیکھا۔ جواب اٹھ کر جنت کے طرف قدم بڑھا رہا تھا۔ پھر کسی کے وہم و گمان میں بھی اس کا اگلا عمل نہیں تھا۔ شہرام نے جنت کو کرسی پر سے زور سے دھکا دے کر فرش پر گرایا۔ سب کے

## URDU NOVEL BANK

ہاتھ بے اختیار چینخ روکنے کے لئے منہ پر آگئے۔ ساتھ ہی آنکھیں بھی شاک سے کھل گئیں۔

تمہاری اتنی ہمت۔۔۔۔۔ کہ مجھے دھکا دو۔۔۔ کیا سمجھتے ہو تم۔۔۔۔۔ ہاں۔ ہو کون تم؟ میں " تمہیں چھوڑوں گی نہیں۔۔۔ گھٹیا انسان۔۔۔۔۔ " وہ پاگلوں کی طرح چینخ پڑی۔۔۔ چہرہ اتنے سارے ہجوم میں تذلیل اور مارے خفت کے احساس سے سرخ ہو گیا۔

اوہ۔۔۔۔۔ واقعی می می۔۔۔۔۔ میں بھی دیکھتا ہوں۔۔۔ اور انتظار بھی ہے۔۔۔۔۔ کہ تم کیا " کرتی ہو؟ " نفرت و حقارت سے کہتا سامنے پڑے ٹشو باکس میں سے کئی ٹشوز بے دردی سے کھینچ کر اپنے کندھے کو پونچھنے لگا۔۔۔ جہاں جنت نے کچھ دیر پہلے سر رکھا تھا۔

ادھر آفرین نے پرسکون ہو کر ایک گرمی سانس لی۔۔۔ اس کے اندر سکون کے آبشار بہنے لگے۔۔۔ دل پر برف سی پڑنے لگی۔ اس کا چہرہ کھل اٹھا۔ جیسے نبجھتا ہوا چراغ پھر سے لاٹ دینے لگا ہو۔۔۔ آخر کار شہرام نے ایک کام تو درست ہی کیا تھا۔۔۔ ورنہ وہ ساری زندگی اس کا چہرہ مڑ کر نہیں دیکھنے والی تھی۔

## URDU NOVEL BANK

شہرام۔۔۔۔۔ تم دیکھنا۔۔۔۔۔ دیکھ لینا۔۔۔۔۔ تم ایک دن پچھتاؤ گے۔۔۔ اور پھر بھیک " مانگتے میرے پاس آؤ گے۔ "جنت نے اٹھ کر پیر پٹھے۔۔ اور مٹھیاں بھیج کر دھمکی دینے لگی۔۔ سب لوگ منہ چھپا کر اس کی بے عزتی پر ہنسی چھپا رہے تھے۔ جس پر جنت کو اور زیادہ اپنی تزیل محسوس ہوئی تھی۔ وہ غصے میں سرخ چہرہ لئے تن فن کرتی وہاں سے چلی گئی۔

بیوقوف عورت نہیں جانتی کہ کس سے بات کر رہی ہے؟ اور کیا کہہ رہی ہے۔۔ اسے جلد ہی پچھتانا پڑے گا۔۔۔ شہرام کے لئے ایسی عورتوں کی ردی کے ٹکڑے سے زیادہ حیثیت ہی نہیں۔ "شیث یہ سب نائک دیکھ کر بڑبڑایا۔

دوسری طرف سے رمشا تو ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو رہی تھی۔ صرف آفرین اور شہرام سپاٹ چہرہ لیئے کھڑے تھے۔

کس منہ سے کہہ رہے ہو؟۔۔۔ یہ سب تمہارا ہی تو کیا دھرا تھا۔۔۔ دیکھ لو۔۔ آج کس طرح کا کچرا جمع کیا تم نے۔ "شہرام نے شیث کی بڑبڑاہٹ سن کر اسے ناراضگی سے

## URDU NOVEL BANK

گھورا۔ جس پر وہ بیچارا واقعی شرمسار ہوا۔ "مجھے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ اس طرح کا ڈرامہ ہوگا۔۔۔ سخت افسوس ہوا آج مجھے اس عورت کو دیکھ کر۔۔۔" شیت تاسف سے بول کر بیٹھ گیا۔ "چلو۔۔۔ اب جانے دو۔۔۔ آؤ بیٹھ جاؤ۔ سب۔۔۔ اور او یار کوئی میوزک چلاؤ۔۔۔" شیت نے سب کو رلیکس کیا۔۔۔ ماحول کچھ ہی دیر میں پھر سے نارمل ہونے لگا۔۔۔ "بیک گراؤنڈ ہلکا ہلکا میوزک چلنے لگا۔۔۔ ہلکی ہلکی روشنی سے ماحول خواب ناک سا لگا تھا۔

ادھر آکر بیٹھو۔۔۔" شہرام نے آفرین کو دور سر جھکائے بیٹھے دیکھ کر اپنے ساتھ والی "کرسی پر تھپتھپا کر اسے بلایا۔۔۔ وہ بھی ایک گرمی سانس لیتی اس کے ساتھ بیٹھ گئی۔ شہرام نے اس کے گرد بازو پھیلا دیا۔ اور دوسرے ہاتھ کی دو انگلیوں سے اس کی ٹھوڑی اونچی کر کے اس کے چہرے کو آنکھیں چھوٹی کر کے دانت پر دانت جما کر گھورا۔ "ہمممم؟ کیا کہا تھا تم نے؟ یہی نا۔۔۔ کہ میں تمہارا مرد ہوں؟" بھویں چڑھا کر آنکھیں چھوٹی کی گئیں۔

آفرین کے عارض اس کی سخت نظروں کی تپش سے پر حدت ہوئے۔ لب دانتوں میں دبا کر جھجھک کر نظر اٹھا کر اس کی گرمی کالی آنکھوں میں دیکھا۔ وہ بالکل بھی سمجھ نہیں پا رہی

تھی کہ اس کے دماغ میں کیا چل رہا ہے؟ باوجود اس کے اس نے سادگی سے اسے دیکھ کر ہونٹوں کو حرکت دی۔۔۔ "یہ حقیقت ہے کہ آپ میرے ہیں۔۔۔۔۔ میرے مرد ہیں۔۔۔۔۔ لیکن۔۔۔۔۔ اگر آپ کو یہ برا لگایے۔۔۔۔۔ تو میں آئندہ ایسا کبھی نہیں کہوں گی۔" اس نے دل تھام کر کیسے یہ جملہ ادا کیا یہ صرف وہ ہی جانتی تھی۔ عورت کو مرد کی طرف سے یقین ہی تو چاہیئے ہوتا ہے۔۔۔ جس یقین کی راہ پر اس کی انگلی پکڑ کر عورت ساری زندگی اس مرد کے ساتھ جینے مرنے کا عہد کرتی ہے۔۔۔ لیکن اگر یقین ہی اس کے دامن میں نہ ڈالا جائے تو وہ عدم اعتماد کا شکار ہو جاتی ہے۔ وہ شہرام کے رویوں پر بے یقین تھی۔ شہرام کی آنکھوں میں اس وقت آفرین کی بات سن کر یقین اور بے یقینی جیسی ملی جلی کیفیت کے رنگ تھے۔ وہ کچھ دن پہلے اس کے جھوٹ پر یقین کرتا یا آج کے کسے الفاظ پر۔۔۔؟ وہ اس وقت واقعی متضاد کیفیات کا شکار تھا۔ کہ آیا خوش ہوا جائے یا ناراض؟

آج سے پہلے اس نے آفرین کا یہ دبنگ پہلو کیوں نہیں دیکھا تھا؟ بحر حال اسے لگا کہ آفرین کے احساسات اس کے لئے ابھی کچے ہیں۔۔۔ کیا، یہ سچی محبت ہو سکتی ہے؟ اگر

## URDU NOVEL BANK

ہاں۔۔۔ تو کیا سچی محبت ایسی ہوتی ہے؟ وہ جب چاہے اس سے پہلو تہی کر لے اور جب چاہے اس کے پہلو میں بیٹھ جائے؟

بھت خوب۔۔۔ مجھے خوشی ہوئی کہ تمہیں اب بھی یاد رہا کہ تم میری بیوی" ہو۔۔۔ لیکن۔۔۔۔۔ تم ہر بار یہ بات کیوں بھول جاتی ہو۔۔۔ کہ میں نے تمہیں کیا کہا تھا؟

"اس کے لہجے میں ناگواری کا عنصر نمایاں تھا۔" کیا تمہیں غیر مردوں سے باتیں بھگانے میں مزہ آتا ہے؟

آفرین نے اس بات پر چونک کر سر اٹھایا۔ کیا اس کا اشارہ جازب سے بات کرنے کے طرف تھا؟ "اس کی وائیف نہیہا اور میں بچپن سے دوست ہیں۔ اس نے مجھے خود اپنے ساتھ بٹھایا تھا۔ میں آپ کے ساتھ بیٹھنا چاہ رہی تھی۔ لیکن آپ کے سرد رویے نے میرے قدم روک دیئے۔ پھر۔۔۔۔۔ آپ کئی دنوں سے گھر بھی نہیں آرہے تھے۔۔۔ سب سے بڑی بات کہ سویر آپ مجھے دیکھ کر ایسا ظاہر کر رہے تھے۔۔۔ جیسے جانتے ہی نہ

ہوں۔" اس کی آواز کے ساتھ لہجہ بھی نرم اور بالکل مدہم تھا۔ جس سے واضح تھا کہ وہ شرمسار تھی۔ اور محسوس کر رہی تھی کہ اس سے کچھ غلط ضرور ہوا ہے۔

آفرین کا مناک لہجہ اور آنسوؤں سے بھری بے تاب آنکھیں دیکھ کر شہرام کے دل کو جیسے کچھ ہوا تھا۔۔۔ لیکن ساتھ ہی ذہن کے پردے پر آفرین کی ولید کے ساتھ ہاسپٹل میں تصویر آنے پر اس کے اندر غصے کا ابال اٹھنے لگا۔ "تم کس منہ سے ایسا کہتی ہو؟ مجھے نفرت ہے آفرین ان عورتوں سے جو میرے سامنے جھوٹ بولتی ہیں۔۔۔ میں نے تمہیں پہلے بھی کئی بار منع کیا تھا کہ ولید گرویزی سے بات چیت مت کرنا۔۔۔ لیکن تم نے میری بات جیسے سنی ہی نہیں۔۔۔ اگر سنی بھی تو اہمیت ہی نہیں دی۔۔۔ کیا سمجھتی ہو۔۔۔ تم ہر بار غلطی دہراؤ گی۔۔۔ اور میں تمہیں ہر بار معاف کرتا رہوں گا؟" بالآخر آفرین پر شہرام کی ناراضگی کھل گئی۔۔۔ وہ جان گئی کہ شہرام کو غصہ کس بات پر ہے۔۔۔ اس کا دل حیرت سے بھر گیا۔ وہ حیران ہوئی کہ شہرام کو کیسے پتا چلا کہ وہ کس کے ساتھ ہاسپٹل تھی۔



شہرام یہ سن کر بالکل بھی مطمئن نہیں ہوسکا۔ بلکہ دل پر اور زیادہ مایوسی چھا گئی۔ "تم مدد کے لئے فوراً میرے پاس کیوں نہیں آئی۔؟۔۔۔ میرے بجائے اس مرد کے طرف بڑھ گئی۔۔۔ جو تم میں دلچسپی لے رہا تھا۔۔۔۔۔ آفرین۔۔۔۔۔ تم نے میری نرمی کا بہت

## URDU NOVEL BANK

ناجائز فائدہ اٹھایا ہے۔۔۔ کیا سمجھتی ہو تم۔۔۔ اس کے بعد بھی میں تم سے نرمی سے پیش آؤں گا؟" وہ سوالیہ تھا۔

نہیں۔۔۔ بالکل نہیں۔۔۔ میں مانتی ہوں میری غلطی ہے۔۔۔ لیکن۔۔۔ جس وقت مجھے "فون آیا۔۔۔ اس وقت ولید صاحب آس پاس کھڑے تھے۔ اور مجھے پریشان دیکھ کر انہوں نے آفر دی۔۔۔ میں اس قدر پریشان تھی کہ آپ کو کال نہیں کر پائی۔" اس نے ہچکچاتے ہوئے وضاحت دینے کی کوشش کی۔۔۔ نظر اٹھا کر شہرام کی غضبناک آنکھوں میں دیکھا جہاں غصہ تھا۔۔۔ ناراضگی تھی۔

ہمممم۔۔۔ اب مجھے یہ سمجھانے کی کوشش مت کرنا کہ وہ تمہیں دوست کی نظر سے "دیکھتا ہے۔ خود کو میری جگہ پر رکھ کر سوچو۔۔۔ اگر میری بھی پرانی لڑکیوں سے دوستی ہوتی "تو کیا تم سے برداشت ہوتا؟

اس کی بات پر آفرین چونک پڑی۔۔۔ اس نہج پر تو اس نے واقعی نہیں سوچا تھا۔۔۔ اب جو اس نے شہرام کی جگہ پر خود کو رکھ کر سوچا تو اسے اپنی غلطی کا شدت سے احساس

## URDU NOVEL BANK

ہوا۔۔ واقعی۔۔ ابھی کچھ دیر پہلے کی ہی مثال سامنے تھی۔۔ اس سے جنت کا شہرام کے ساتھ فری ہونا غصہ دلا گیا تھا۔

م۔۔۔ مجھے معاف کر دیں۔۔۔ "کافی دیر شرمندگی سے سر نیچا کئے۔۔ وہ دنگ تھی۔۔ پھر" اپنی غلطی مانتے ہوئے۔۔ معافی مانگنے لگی۔ "مجھے پہلی فرصت میں ہی آپ کو انفارم کرنا چاہیئے تھا۔۔۔ اس بار معاف کر دیں۔۔ آئندہ میں ایسی غلطی نہیں دہراؤں گی۔۔۔ یہ سن کر شہرام نے تھوڑی دوری بنالی۔۔ اور سگریٹ کیس سے سگریٹ نکال کر اسے شعلہ دکھایا۔ اور ایک گہرا کش لے کر دھواں فضا کے حوالے کیا۔۔ آفرین اسے خاموشی سے اور قریب سے اس کے تاثرات کو پڑھنے کی کوشش کر رہی تھی۔ جب وہ اس طرح کرتا تھا تو آفرین بالکل خود کو بے بس محسوس کرتی تھی۔

ٹھیک اسی وقت رمشا نے ایک رومینٹک بیک گراؤنڈ میوزک چلا دیا۔ آفرین اس میوزک کا سانگ اچھی طرح جان گئی۔۔ اب رمشا میوزک کے ساتھ ساتھ گارہی تھی۔۔ اس کی میٹھی اور سریلی آواز ہال میں موجود سب کے کانوں میں رس گھولنے لگی۔ جیسے ہی گانا ختم ہوا۔۔ اچانک ہی ایک خیال روشنی کی طرح اس کے ذہن میں چمکا۔۔۔ وہ اٹھی۔ اور رمشا

## URDU NOVEL BANK

کے طرف آگئی جو اسٹیج پر ڈی جی کے ساتھ کھڑی تھی۔ آفرین نے مائیک اس کے ہاتھ سے لیا۔۔۔ سب کی ہی نظریں نا سمجھی اور حیرت سے اس کے طرف اٹھ گئیں۔ (اب کیا کرنا چاہ رہی یہ لڑکی؟) آفرین نے رمشا کے کان میں کچھ کہا۔۔۔ رمشا نے مسکرا کر سر خم کیا اور ڈی جی کو میوزک چلانے کی ہدایت دی۔

اب بھت ہی ہلکا ہلکا مدھم مدھم میوزک چلنے لگا۔ آفرین کے عارض شرم سے سرخ ہو رہے تھے۔ پلکیں بھی حیا کے بار سے جھکی تھیں۔ یہ پہلی بار تھا جو وہ پبلک کے سامنے گانے کی ہمت کر رہی تھی۔

شہرام کے وجیہ سراپے کو دیکھتے اس نے گہری سانس کھینچ کر خود کو رلیکس کیا۔ "میں یہ گانا اس کے نام کرتی ہوں جو مجھے سب سے پیارا ہے۔ جس سے مجھے بھت محبت ہے۔" شہرام کو شرمیلی نظر سے دیکھتے وہ مدھم لہجے میں بول گئی۔ شہرام کی بھویں یہ سن کر اٹھ گئیں۔ وہ بھی اسے حیرت سے دیکھ رہا تھا۔ حال کی چھت پر لگے فانوس کی روشنی سیدھی آفرین کے ملائم چہرے پر پڑ رہی تھی۔ اور اس ہلکی روشنی میں بھی وہ اس کے چہرے کی سرخی دیکھ سکتا تھا۔ اس کی آنکھوں کی چمک اس وقت آسمان پر چمکتے تاروں

## URDU NOVEL BANK

کی روشنی کو مانند کر رہی تھی۔ شہرام کے دل کو کچھ ہوا۔۔۔ جب کہ شیث نے زور سے منہ میں دو انگلیاں ڈال کر سیٹی بجائی۔ "اوہ۔۔۔ واہ رینا بھابھی۔۔۔ شہرام۔۔۔ سنا تم نے؟" بھابھی تم سے اپنی محبت کا اعتراف کرنے لگی ہے۔

شہرام کے ہونٹ یہ سن کر ایک دوسرے میں پیوست ہوئے۔ وہ ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر بیک سیٹ سے ٹیک لگا کر، سیدھا اسے گہری نظروں سے دیکھنے لگا۔

ہال میں مائکرو فون سے گزرتی مدھر مدھر میٹھی آواز سب کے کانوں میں رس گھولنے لگی۔۔۔ آواز بلا کی جادو بھری تھی۔۔۔

بھت پیار کرتے ہیں۔۔۔ تم کو صنم۔۔۔۔

بھت پیار کرتے ہیں۔۔۔ تم کو صنم۔۔۔ م۔۔۔ م

قسم چاہے لے لو۔۔۔۔۔ قسم چاہے لے لو۔۔۔۔۔ تمہاری قسم۔۔۔

شہرام نے یہ گانا اس سے پہلے کبھی نہیں سنا تھا۔۔۔ آفرین کی میٹھی اور نرم آواز اس کے کانوں کو بھت بھلی لگ رہی تھی۔ بے اختیار اس کا دل جھوم گیا۔

ہماری غزل ہے۔۔۔ تصور تمہارا۔۔۔۔

تیرے بن جینا۔۔۔۔ نہیں ہم کو گوارا۔۔۔۔۔

تمہیں یوں ہی چاہیں گے۔۔۔۔ تمہیں یوں ہی چاہیں گے۔۔۔۔۔

www.urdu-novel-bank.com  
Visit for more novels:

جب تک ہے دم۔۔۔۔۔

بہت پیار کرتے ہیں تم کو صم۔۔۔ قسم چاہے لے لو۔۔۔ قسم چاہے لے لو۔۔۔ خدا کی قسم۔۔۔

شہرام کو یہ گانا اس وقت کافی پیارا لگا۔۔۔ یہ آفرین کے دل کی عکاسی کر رہا تھا۔ گانے کے بول حسب حال تھے۔ لیکن افسوس کہ گانا جلدی ختم ہو گیا۔ ہر کوئی آفرین کو تحسین بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔ گانا ختم ہوتے ہی پورا حال تالیوں اور سیٹیوں کی گونج سے جھوم اٹھا۔

شہرام نے دور سے ہی دو انگلیاں ہلا کر اسے اپنے طرف بلایا۔ وہ جھجھکتی شرماتی پنپے "تے قدم بڑھاتی اس کے پاس آئی۔۔۔ سب لوگ اب بھی تالیاں بجا رہے تھے۔

وہ شہرام کے ساتھ بیٹھ گئی۔ وہ بھی جڑ کر بیٹھا۔ اور بازو اس کے شانوں پر اوڑھ لیا۔

اتنا قریب جڑ کر بیٹھنے پر آفرین سب کے سامنے شرمندہ ہو گئی۔ لیکن اس کی ہمت نہیں تھی کہ شہرام کو ٹوکتی۔۔۔

شیث نے آواز لگائی۔۔۔ "یارا آجاؤ۔۔۔ اس خوشی میں ڈانس ہو جائے۔" وہ اپنے دوست کو اپنی بیوی کے ساتھ پھر سے یکجا دیکھ کر دل سے خوش ہوا تھا۔

آفرین کو اپنے گال شرم و حیا سے جلتے محسوس ہوئے۔ شہرام سستی سے اس کے بالوں "میں منہ دیئے سرگوشیانہ بولا۔" "نونیڈ، ہم اب اپنے گھر جائیں گے۔"

لیکن۔۔۔۔۔ مجھے رمشا کو بھی گھر چھوڑنا ہے۔ "وہ مسمنائی۔

تو ٹیکسی پر چلی جائے۔ "جواب صاف تھا۔ چہرہ ہنوز اس کے بالوں میں چھپایا ہوا تھا۔"

## URDU NOVEL BANK

نہیں نا۔۔۔ وہ میرے ساتھ یہاں آئی تھی۔۔۔ میں نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ اسے "محفاظت گھر پہنچاؤں گی۔ تو اب اچھا نہیں لگتا آپ کے ملتے ہی دوست کو انور کردوں۔ ہچکچاتے ہوئے وضاحت دی۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

کیا مطلب ہے تمہارا؟ کیا میں تمہاری دوست سے بھی گیا گزرا ہوں۔ میری اہمیت "نہیں؟" اس کی آنکھوں میں پھر سے خفگی کا رنگ ابھرا۔ "آف کورس دوست بھی تو اہم ہوتے ہیں۔"

اب بولو۔۔۔۔ تم ہاسپٹل کیوں گئی تھی۔ "وہ اب بھی اسے اپنے حصار میں کیئے ہوئے" تھا۔

کچھ دیر وہ اپنی ہمت سمیٹتی رہی۔ پھر آہستہ آہستہ گزرے چند دنوں کے دوران جو کچھ بھی ہوا تھا۔۔۔ آنٹی وحیدہ سے جو کچھ بھی معلوم ہوا تھا۔ وہ سب شہرام کے گوش گزار کر دیا۔ ساری بات سن کر شہرام کے ہونٹ کچھ سمجھ کر بھیج گئے۔ آنکھوں میں چمک آگئی۔ جیسے بھت سے خفیہ راز پالئے ہوں۔ "اس کا مطلب کہ سائیٹ پر میرے زخمی ہونے والا واقعہ حادثہ نہیں تھا بلکہ۔۔۔ ایک سوچی سمجھی سازش تھی۔ جو یزدانی نے پس



پردہ رچی تھی۔۔۔ بھت خوب۔۔۔ بھت خوب۔۔۔ ان کی اتنی ہمت بھی کیسے ہوئی میرے خلاف سازش کرنے کی؟۔ آنکھیں غیض سے شعلے اگلنے لگی تھیں۔ وہ اپنے خلاف سازش جوڑنے والوں کو معاف نہیں کرتا تھا۔ اب یہ باپ بیٹی اس کی سزا بھگتنے کے لئے تیار رہیں۔ شہرام کے عتاب سے اب انہیں دنیا کی کوئی طاقت نہیں بچا سکتی تھی۔۔۔

اس نے فون نکال کر ایک نمبر ڈائل کیا۔ آفرین تو اس کے غصے اور یکدم ایکشن پر ہکا بکا "رہ گئی۔" آپ کیا کرنے جارہے ہیں؟

ان باپ بیٹی کی خیریت لینی ہے۔ بھت اونچا اڑ رہے یہ لوگ۔۔۔ انہیں بھی تو معلوم ہو کہ کس سے دشمنی کر بیٹھے ہیں۔ "وہ اشتعال میں تھا۔ آفرین نے اس کی موبائل پر ہاتھ رکھ کر کال ڈسکنیکٹ کر دی۔" اتنے جذباتی مت بنیں۔ ہم یزدانی کو کوئی زک نہیں پہنچا سکتے۔ ان کی دشمنی افورڈ کرنا آپ کے بس کی بات نہیں۔ اب انہیں سردار کیمبل فیملی کی "سپورٹ حاصل ہے۔"

شہرام تو آفرین کی بات سن کر چپ رہ گیا۔ (کیا وہ ان سے مقابلہ کرنے کی حیثیت نہیں رکھتا تھا۔۔۔ انہیں کوئی زک نہیں پہنچا سکتا؟) وہ دل ہی دل میں آفرین کی سادگی پر

## URDU NOVEL BANK

ہنسنا۔ جسے یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ اس کے شوہر کا اثر و رسوخ کس حد تک ہے؟ وہ یزدانی جیسے زمین پر رینگنے والے کیڑوں سے ڈری ہوئی تھی۔ اور اسے بھی روک رہی تھی۔

"پریشان مت ہو۔۔ میں ان کی اچھی طرح طبیعت صاف کروں گا۔"

میں نے شی۔وائے کارپوریشن جوائن کرنے کا پلان بنایا ہے۔ صدارتی کرسی حاصل کرنے کے لئے فائٹ کرنی ہے۔

میں یزدانی لوگوں کو تباہ و برباد کرنے کو ممکن بنا دوں گی جنہوں نے میری نانی کو بے بس موت سے دوچار کیا۔ ان لوگوں نے اپنی ہی ماں کو صرف دولت کی لالچ میں قتل کر دیا۔

شہرام خاموشی سے اسے دیکھے گیا۔ "مجھے یقین ہے۔۔۔ میں اپنی ماں کی کمپنی واپس حاصل کر لوں گی۔ اور آپ کی فنانسلی سپورٹ بھی کروں گی۔" آفرین کی اس بات پر وہ دل میں قہقہہ مار کر ہنسنا۔ "ٹھیک ہے۔۔ میں اس دن کا انتظار کروں گا۔" وہ پراسرار انداز میں مسکرایا۔ اسے یہ سب دلچسپ لگا تھا۔۔

## URDU NOVEL BANK

یقیناً اگر وہ یہی چاہتی ہے تو وہ بھی اس کے معاملے میں کوئی مداخلت نہیں کرے گا۔ لیکن پس پردہ رہ کر اس کی حفاظت ضرور کرے گا۔ آخر اس کا مقابلہ بھی تو یزدانی جیسے شیطان لوگوں سے تھا۔

تقریباً گیارہ بجے شہرام اور آفرین نے رمشا کو اس کے گھر اتارا۔  
 www.urdu-novel-bank.com  
 Visit for more novels:

شکریہ ماموں۔۔۔ میری دوست کا خیال رکھئے گا۔ "لیکن شہرام تو اپنے لئے لفظ ماموں سن کر حیرت کے سمندر میں غرق ہو گیا۔

آفرین تو اس منہ پھٹ لڑکی پر دانت پیس کر رہ گئی۔ اس کا دل اس وقت شدت سے چاہا تھا کہ رمشا کو گاڑی سے لات مار کر باہر پھینک دے۔ یا اس کے فلیٹ کی آخری منزل سے نیچے پھینک دے۔۔۔ وہ جانتی تھی رمشا منہ پھٹ ہے۔۔۔ اسے اس کی یہ بات اچھی بھی لگتی تھی۔۔۔ اس کے دل میں جو ہوتا تھا وہ صاف اور سیدھا کہہ دیتی تھی۔ لیکن آج اسے رمشا کی یہ عادت بہت بری لگی۔ شہرام خود سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔ آفرین نے

## URDU NOVEL BANK

یکدم بات سنبھالی۔ "تم۔۔ ابھی نیند میں ہونا مٹی۔۔ چلو میں تمہیں دروازے تک چھوڑ  
 آؤں۔۔ چلو۔۔ چلو۔" اس نے اسے بازو سے تھام کر گاڑی سے اتارا۔  
 نہیں۔۔ میں نیند میں نہیں ہوں۔۔۔۔ اچھا ماموں جی۔۔ میری آئی کا خیال رکھنا"  
 ۔۔ گڈنائیٹ۔" اس نے ہاتھ ہلایا۔۔۔ اور ایلپیوٹر کے طرف بڑھ گئی۔  
 (ماموں۔۔۔۔) شہرام نے نا سمجھی سے ابرو چڑھا کر آفرین کو دیکھا۔

اوہ۔۔۔۔ ہاں۔۔ دراصل مٹی کے ایک ماموں ہیں۔۔۔ وہ بالکل۔۔۔ آپ جیسے دھتے"  
 ہیں۔ تبھی مٹی آپ کو ماموں کہہ رہی تھی۔۔ "بچکچا کر وضاحت دی۔  
 آئندہ اسے سمجھا دینا۔۔ مجھے اس طرح مت بلائے۔۔ مجھے اس کا رشتیدار بننے کا کوئی"  
 شوق نہیں ہے۔" شہرام نے ناگواری سے کہا اور ایک جھٹکے سے گاڑی اسٹارٹ  
 کر دی۔ آفرین نے ایک گہری سانس شکرگزاری کی لی۔ "شکر کہ مصیبت ٹل گئی۔ ورنہ شہرام  
 کی بال کی کھال اتارنے والی عادت کی وجہ سے سب سے پہلے وہ ہی رگیدی جاتی۔  
 راستے میں کار کی کھلی کھڑکی سے آتی ٹھنڈی ہواؤں کے جھونکوں سے اسے نیند آنے لگی۔ وہ  
 گزرے دنوں کے دوران شہرام کے نظر انداز کرنے پر ڈسٹرب رہی تھی۔ اتنی کہ نیند بھی

ٹھیک سے نہیں لے پارہی تھی۔ آج اس کے پہلو میں بیٹھ کر سکون قلب سے اسے نیند آگئی۔

پتا نہیں کتنا وقت گزر گیا۔۔۔ آفرین کو بالکل بھی وقت کا اندازہ نہیں ہوا۔ وہ بس گرمی بیٹھی نیند میں اطمینان سے سو رہی تھی۔ کسی نے اسے اپنے بازوؤں میں اٹھایا۔۔۔ تو آفرین نے نیند سے بھاری ہوتے پپوٹے کھول کر شہرام کے وجیہ چہرے کو دیکھا۔ اس وقت اسے لگا وہ خواب دیکھ رہی ہے۔ اس نے بچوں کی طرح نچلا ہونٹ نکالا۔ "شامی۔۔۔ مجھ سے ناراض نہیں ہونا۔۔۔ ان گزرے دنوں میں، میں نے آپ کو بہت یاد کیا تھا۔۔۔ بھت زیادہ۔۔۔ میں اب تھک چکی ہوں شامی۔۔۔ میں خود پر بیتی ہر مشکل صرف آپ کو ہی بتانا چاہتی ہوں۔۔۔ لیکن۔۔۔ جب جب میں مشکل میں ہوتی ہوں۔۔۔ جب جب مجھے آپ کا سہارا چاہیئے ہوتا ہے۔۔۔ تب تب آپ مجھے میسر نہیں ہوتے۔۔۔ مجھے سنیں گے ناشامی؟ ہمیشہ میرے ساتھ۔۔۔ اور میرے ہم قدم رہنا شامی۔۔۔ مجھے تنہا مت چھوڑنا۔۔۔ نہیں چھوڑنا۔" اس کے گلے میں بانہیں ڈالے وہ نیند میں رونے لگی۔ یہ سمجھ کر کہ وہ حالت خواب میں ہی ہے۔ آنسو بنار کے گال پر سے ہوتے گلے تک بہتے رہے۔ وہ واقعی پے درپے حالات سے تھک چکی تھی۔ کوئی اپنا چاہیئے

## URDU NOVEL BANK

ہوتا ہے۔ جس کے کندھے پر سر رکھ کر، جس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر ہر دکھ بتادیا جائے۔ خود پر بیٹی ہر بیتا سنا دی جائے۔۔

شہرام اپنی جگہ پر منجمد ہو چکا تھا۔ شاید آفرین نیند میں ہی یہ سمجھی تھی کہ شہرام ابھی تک گھر نہیں آیا۔ اسے معلوم ہی نہیں تھا کہ آفرین ان گزرے دنوں میں اس قدر پریشانیوں سے گزری ہے۔۔ کچھ بھی تھا وہ تھی تو ایک نازک سی عورت ہی نا۔۔۔ جسے ہمہ وقت مرد کے سہارے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر بروقت یہ مضبوط سہارا میسر نہ ہو تو عورت کو اپنا وجود خلا میں معلق لگتا ہے۔

شہرام کا دل جیسے اس کا درد محسوس کر کے کانپ اٹھا۔ وہ ان گزرے دنوں میں کس قدر پریشان رہی تھی۔ وہ کتنا بھی خود کو، مضبوط ظاہر کرتی لیکن۔۔ تھی تو پھر بھی عورت۔۔۔ آخر کتنا مقابلہ کرتی؟ جب کہ وہ بھی اس کے ساتھ نہیں تھا۔

ہاں۔۔۔ میں تم کو کبھی اکیلا نہیں چھوڑوں گا۔۔ وعدہ کرتا ہوں۔ ہمیشہ تمہارے ساتھ رہوں گا۔ "اس کے کانوں میں گھمبیر سرگوشی کر کے اسے مطمئن کرنے لگا۔

## URDU NOVEL BANK

شہرام کی گھمبیر سرگوشی نے ٹرانکوویلائزر جیسا کام کیا تھا۔ آفرین نے مدہوش ہو کر سکون سے اس کے سینے پر سر رکھ دیا۔ اب وہ سکون سے سو رہی تھی۔

شہرام اسے یونہی اٹھا کر سیڑھیاں چڑھ کر اپنے روم میں آیا۔ اور اسے نرمی سے بیڈ پر لٹا کر کمر کھینچ کر اس کے اوپر ڈالا۔

ان گزرے کئی دنوں میں جب وہ اس کے پاس نہیں تھی۔ وہ ایک پل بھی سکون کی نیند نہیں سوسکا تھا۔ ایک گرمی سانس بھر کر وہ سیدھا ہوا۔ اور باتھ روم میں جا کر شاور لینے لگا۔ شاور لے کر وہ ٹاول سے، بال پونچھتا باہر آیا۔۔ تبھی کسی نے آہستگی سے دروازہ کھٹکھٹایا۔

"شہرام نے دروازہ کھولا تو ہادی کھڑا تھا۔" سر ایک نیا مسئلہ سامنے آیا ہے۔

شہرام دروازے سے باہر نکلا اور دروازہ اپنے بند کر کے اس کے ساتھ سیڑھیاں اترتا نیچے آیا۔

## URDU NOVEL BANK

ہادی نے اس کے طرف ایک فوٹو بڑھایا۔ جس میں ایک مکروہ شکل کا آدمی تھا اچھے ہوئے بال اور دائیں گال پر ایک زخم کا نشان تھا۔ "اسے پہچانتے ہیں نا آپ؟ مجھے پتا چلا ہے کہ یہ آدمی آپ کو ڈھونڈتا ہوا اس شہر میں آیا ہے۔ تاکہ اپنے بھائی کا پھر سے انتقام لے سکے۔"

www.urdu-novel-bank.com  
Visit for more novels:

اسے کیسے پتا چلا کہ میں میلبرن میں ہوں؟ "شہرام کی آنکھوں میں سرد تاثر ابھرا۔"

آپ نے یہاں آتے ہی یکے بعد دیگر کیس لئے ہیں۔ خاص کر یزدانی والے واقعے کا۔ "کیس۔۔ جو انٹرنیٹ پر وائرل ہو گیا تھا کسی کے لئے آپ کو ڈھونڈنا مشکل نہیں تھا۔"

ہادی کے چہرے پر پریشان کن تاثرات واضح تھے۔ "یہ شخص پانچ سال سے آپ کے پیچھے ہے۔۔۔ کیا مجھے۔۔۔۔" ہادی کہنا چاہ رہا تھا کہ کیا وہ ایکشن لے؟ لیکن شہرام نے روک دیا "نہیں۔۔ اس کی ضرورت نہیں۔" شہرام نے اس کی آفر رد کی۔ ہادی کافی پریشان نظر آیا۔ "میں جانتا ہوں۔ آپ اپنے دل میں یہ سوچ رہے ہونگے کہ آپ اس کے



## URDU NOVEL BANK

کیس کی وجہ سے اس کے قرضی ہیں۔۔۔ لیکن۔۔۔ وہ آپ کا دشمن ہو چکا ہے۔۔۔ اب آپ سے جڑا کوئی بھی شخص محفوظ نہیں رہ سکتا۔ آپ کو زک پہنچانے کے لئے وہ میم آفرین کو انکلیف پہنچا سکتا ہے۔

میں سمجھتا ہوں۔۔۔۔۔ تم کسی کو آفرین کی حفاظت پر مامور کرو۔ "شہرام نے اس کے" مشورے پر رضامندی دی۔

☆☆☆☆☆

دوسرے دن آفرین تیار ہو کر جیسے ہی سیڑھیاں اتر کر لائونج میں آئی۔ تو، ایک اجنبی سوٹڈ بوٹڈ شخص کو دیکھ کر چونکی۔ "ہیلو میم۔۔۔ میں آپ کا باڈی گارڈ ہوں طارق محمود۔ سر نے مجھے آپ کی حفاظت کے لئے ہائیر کیا ہے۔

آفرین نے حیرت سے پلکیں جھپک جھپک کر شہرام کو دیکھا۔ "آپ نے میرے لئے باڈی گارڈ رکھا ہے؟

"وہ حیران ہوئی۔ "شہرام۔۔۔۔۔ آپ کو میرا کتنا خیال ہے۔۔۔۔۔

## URDU NOVEL BANK

وہ بھولی نہیں تھی۔ آفرین کو اچھی طرح یہ یاد تھا کہ کس طرح وہ آبلش کے جال میں پھنس گئی تھی۔

یہ تو اچھی بات ہے کہ تم جان گئی ہو۔ "اس کی آنکھوں میں آفرین سے بات کرتے" نرمی اتر آئی۔ پھر وہ سرد نظروں سے طارق کے طرف مڑا۔

www.urdu-novel-bank.com  
Visit for more novels:

تمہیں میم کی جان پر کھیل کر حفاظت کرنی ہے۔ اگر کوئی اس کے طرف ہاتھ بھی " بڑھائے تو تم کو اجازت لے کہ وہ ہاتھ پیچ میں توڑ دو۔ مجھے ہر پل کی رپورٹ دینی ہے۔ اگر "کوئی مرد بھی اس کے طرف بڑھا تو مجھے انفارم کرنا۔

جی سر، میں سمجھ گیا۔ "طارق نے سر ہلایا۔"

آپ تحفظ کے نام پر میری جاسوسی کروا رہے نا۔۔۔ میں سمجھ رہی ہوں۔ "یہ سن کر" آفرین کے اندر شک کے ناگ نے سر اٹھایا۔

## URDU NOVEL BANK

اس کی بات پر شہرام نے مسکرا کر اس کا گال تھپکا۔

اب تم میری نیک نیتی پر شک کر رہی ہو۔۔۔ ہم؟ بی گڈ۔۔۔ میں انتظار کروں گا اس " دن کا جب تم اپنی شی۔وائے کارپوریشن واپس حاصل کر لو گی۔ اور میری بھی مالی معاونت کرو گی۔" وہ خوبصورتی سے اسے ٹال گیا۔

گھمبیر اور جادو بھری آواز آفرین کا دل دھڑکا گئی۔ وہ خود کو بالکل بے بس محسوس کرنے لگی۔ اس سے ایک لفظ بھی ادا نہیں ہو سکا سوائے سر اثبات میں ہلا دینے کے۔ جب کہ شہرام کی بات سن کر طارق کی آنکھوں میں حیرانگی ابھری۔۔۔) مالی معاونت؟ وہ (بھی مالک کی؟ مالک تو خود ایک دولت مند شخص ہیں؟

شہرام کے کام پر جانے کے بعد آفرین نے بھی جانے کی تیاری پکڑی۔ طارق کے ساتھ گاڑی میں جاتے اس نے اپنے ذہن میں کللاتے شک کو زبان دی۔ "کیا آپ شہرام کو جانتے ہیں؟"

## URDU NOVEL BANK

جی میم۔۔ "اس نے ادب سے جواب دیا۔ اس کی بات پر آفرین نے ادھر ادھر دیکھ کر "سرگوشی کی۔ "پھر تو آپ اس کی سابقہ گرل فرینڈ کو بھی جانتے ہونگے؟ کتنی گرل فرینڈ "تھیں شہرام کی؟

میم۔۔ اچھا ہے۔ آپ یہ بات سر سے خود پوچھیں۔۔ میں کچھ نہیں کہہ سکتا " میم۔ "طارق نے سلیقے سے بات بدل دی۔

آفرین کو اس کا جواب سن کر خاصی مایوسی ہوئی۔ (یہ باڈی گارڈ تو مجھت گھنا لگتا ہے۔ اس کے بات بدلنے سے لگ رہا ہے۔۔ کہ پکا شہرام کی کوئی گرل فرینڈ ہوگی۔۔۔ ہووہوہو اس دن آفرین نے جازب ڈیزائننگ سے ریزائن کر دیا۔۔ اور شی۔ وائے کارپوریشن کو حاصل کرنے کی تیاری کرنے لگی۔

☆☆☆☆☆☆

شی۔ وائے کارپوریشن میٹنگ روم میں میٹنگ جاری تھی۔ ڈائریکٹر اکرم اللہ صاحب نے "کھنکھار کر اپنا گلا صاف کیا۔ "کیا سب میمبران موجود ہیں؟

ہر ایک میمبر یہ توقع کر رہا ہے کہ باسط قاسمی صاحب بھی یہاں موجود ہونگے۔ لیکن یہ بات سب ہی جانتے ہیں کہ باسط قاسمی صاحب اپنی طبعیت کی ناسازی کی وجہ سے

## URDU NOVEL BANK

میڈنگ اٹینڈ نہیں کر سکتے۔ سوا ب جو بھی فیصلہ ہوگا مجھے ہی کرنا ہے۔" اس نے سب پر نظر کی۔

میں اب کافی عمر رسیدہ ہو چکا ہوں۔ اور میری صحت بھی اتنی اچھی نہیں رہی۔ میں "ریٹائرڈ ہونا چاہتا ہوں۔ اور آرام کرنا چاہتا ہوں۔ میڈم یزدانی 60% شیئرز کی مالک تھی۔ ان کی وفات کے بعد ان کے شیئرز جعفر کے حصے میں آئے ہیں۔ تو اب جعفر صاحب اس کمپنی کے سب سے بڑے شیئر ہولڈر ہیں۔"

میڈنگ روم میں سب کی نظریں جعفر یزدانی کے طرف اٹھ گئیں۔ جعفر یزدانی کے ہونٹوں فخریہ مسکراہٹ میں پھیل گئے۔

یزدانی صاحب کافی تجربیکار شخص ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ چیئرمین کی پوزیشن ان جیسے قابل شخص کو ہی دینی چاہیئے۔ "ایک ممبر ان کے حق میں بولا۔ جب کہ دوسرے نے بھی تائید کی۔

"ہا میں بھی متفق ہوں۔"

## URDU NOVEL BANK

میڈنگ روم مختلف آوازوں کی سرگوشیوں سے بھر گیا۔ جس میں اکثریت یزدانی کے حق میں تھی۔

اس وقت میڈنگ روم کا دروازہ کھلا۔ اور باسط قاسمی صاحب بلیک سوٹ میں ملبوس اندر آئے۔ اس کے پیچھے ایک پیاری سی لڑکی جس نے بلیو بزنس سوٹ پہنا ہوا تھا۔ اپنے سیدھے خوبصورت بال پشت پر پھیلائے ہاتھ میں فائل تھامے اندر داخل ہوئی۔ اس کے چہرے پر سپاٹ تاثرات تھے۔ لیکن وہ کافی چونکنی دکھائی دے رہی تھی۔

اس وقت جعفر اور آبلش کے چہرے کا رنگ ہی اتر گیا۔

آبلش حقارت سے چلینچی۔ "آفرین یزدانی، تم یہاں کیا کر رہی ہو؟ ابھی کے ابھی نکلو یہاں سے۔ یہ شی۔ وائے کارپوریشن کی پراپرٹی ہے۔۔ تمہیں یہاں آنے کی اجازت کس نے دی؟ نکلو۔۔۔ فوراً نکلو یہاں سے۔"

اس کا لہجہ متکبرانہ تھا۔ آفرین کے ہونٹ حقارت سے پھڑپھڑانے لگے۔ وہ اس کی طبعیت صاف کرنا چاہتی تھی۔۔ لیکن خاموش رہی۔ اس کے بجائے باسط قاسمی صاحب

## URDU NOVEL BANK

بول اٹھے۔ "کیا میں نے کسی شخص کو شیئر ہولڈرز کی میٹنگ میں لانے کا حق صرف اس لیے کھو دیا ہے۔۔۔۔۔ کہ میں چند سالوں سے کمپنی میں نہیں آیا ہوں؟" وہ سوالیہ نظروں سے سب کو دیکھ رہے تھے۔ باقی سب اندر ہی اندر متعجب سے تھے۔ کہ یہ کیا ہو رہا ہے؟

www.urdu-novelbank.com

visit for more novels:

جعفر کو یہ شخص دیکھا بھالا سا لگا۔ اسے پہچاننے کے لئے اس نے ذہن پر زور دیا۔ تب اسے یاد آیا کہ یہ شخص باسط قاسم ہے۔ اس کمپنی کا دس فیصد شیئر ہولڈر۔ آپ تو ملک سے باہر علاج کے لئے گئے ہوئے تھے نا۔ آج کیسے آنا ہوا؟ "ڈائریکٹر نے" اٹھ کر اس سے مصافحہ کیا۔ باقی سب نے سر ہلا کر ہیلو کیا۔

آلش کو یہ سن کر جھٹکا لگا۔ کہ آنے والا شخص بھی شیئر ہولڈر ہے۔۔۔۔۔ لیکن۔۔۔ وہ صرف دس فیصد حصیدار تھا۔ اس کے دس فیصد ڈیڈ کے ساٹھ فیصد سے بالکل بھی مقابلہ نہیں کر سکتے تھے۔ اسی لئے اسے پریشان ہونے یا ڈرنے کی ضرورت ہی نہیں تھی۔ اس کے ڈیڈ پہلے ہی چیئر پرسن بن چکے تھے۔ اس نے آنے والے شخص کو بالکل بھی رسپیکٹ نہیں دی۔ بلکہ طنزیہ مسکرا کر اسے دیکھا۔ "آف کورس۔۔۔ آپ کیونکہ شیئر ہولڈر

## URDU NOVEL BANK

ہیں تو آپ جوائن کر سکتے ہیں۔۔۔ لیکن۔۔۔ اس نے حقارت سے آفرین کے جانب دیکھا۔ "آپ اپنے ساتھ کچرے کا ڈبہ نہیں لاسکتے۔" اس نے آفرین کو متکبرانہ انداز میں دیکھا۔ آفرین اس کا مفہوم اچھے سے سمجھ گئی تھی۔ "اوٹھھ۔۔۔ یہ تم اپنے لئے کہہ رہی ہو؟" وہ بھی کسی سے کم نہیں تھی۔ آنکھیں بڑی کر کے، ابرو چڑھا کر نچلا ہونٹ نکال کر تابڑ توڑ جواب دیا۔

آفرین یزدانی۔۔۔ یہ تو تم خواب میں ہی دیکھتی رہنا۔ "آلش زور سے چیلنجی۔ پھر ہنکارا بھر" کر اسے حقارت سے دیکھا۔ "میرے ڈیڈ اب اس کمپنی کے چیئرمین ہیں۔ میں جب چاہوں یہاں بلا اجازت آسکتی ہوں۔ کون روک سکتا مجھے؟" شانے اچکائے۔ "لیکن تم۔۔۔ تم اپنے آپ کو سمجھتی کیا ہو۔۔۔؟ یہاں کوئی تمہارے نام تک سے واقف نہیں۔" حقارت سے اسے اوپر سے نیچے دیکھ کر تنفر سے بولی۔

میں نے تو ووٹ ہی نہیں ڈالا۔ پھر جعفر یزدانی نیا چیئرمین کیسے بن گیا۔؟ "باسط" سخت لہجے میں کہتا کرسی کھینچ کر ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر بیٹھ گیا۔



## URDU NOVEL BANK

جعفر یزدانی باسط کو ناگواری سے دیکھنے لگا۔ "ایسا لگتا ہے صدر باسط قاسم مجھ سے مطمئن نہیں ہے۔ لیکن۔۔۔ یہاں پہلے ہی سے دس لوگ میرے حق میں ووٹ دے چکے ہیں۔۔۔ اب۔۔۔ اگر تم ووٹ نہ بھی دو۔۔۔ تو کوئی فرق نہیں پڑے گا۔۔۔ وہ فضول ہوگا۔" طنزیہ انداز میں ابرو اچکا کر باسط کو دیکھا جیسے کہہ رہا ہو تمہارا اعتراض ہی بیکار ہے۔

جی ہاں۔۔۔ جی ہاں۔۔۔ "ڈائریکٹر نے بھی انارٹی پن سے سر ہلا کر جعفر کی حمایت کی۔" "کی۔" جعفر یزدانی اب نیا چیئرمین ہے۔ کوئی اس فیصلے کو بدل نہیں سکتا۔ یہ سب سے بڑا شیئر ہولڈر ہے۔۔۔ ان کے پاس کمپنی کے ساٹھ پرسنٹ شیئرز ہیں۔ آپ اس کا موازنہ دس فیصد سے نہیں کر سکتے۔ "کچھ لوگ اس پر طنزیہ ہنسنے۔"

جعفر کا انداز متکبرانہ ہو گیا۔ "دیکھو باسط قاسم۔۔۔ اگر۔۔۔ تم یہاں بگاڑنے آئے ہو۔۔۔ تو یہ تمہاری بھول ہے۔۔۔ اس وجہ سے اگر۔۔۔ میں تمہیں باہر پھنکوا دوں۔۔۔ تو پھر۔۔۔ شکایت مت کرنا۔" انداز سخت ناگوار اور آنکھوں میں وارننگ تھی۔

## URDU NOVEL BANK

کس نے کہا کہ تم --- سب سے بڑے شیئر ہولڈر ہو؟ "باسط مدہم انداز میں"  
 مسکرایا۔ اور پرسکون انداز میں اس دیکھ کر ہاتھ آپس میں ملائے۔ آنکھوں میں طنزیہ چمک  
 تھی۔۔ دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں گھور رہے تھے۔ ایک کی نظروں میں سچ  
 تھا۔۔ دوسرے کی نظروں میں ملاوٹ۔۔ تبھی ملاوٹ والی نظر ادھر ادھر ہو گئی۔ جس پر سچ  
 کی آنکھ مسکرا دی۔

جب میری والدہ کی وفات ہوئی تو انہوں نے ساٹھ پرسنٹ شیئرز مجھے دیئے"  
 تھے۔ "جعفر کی آواز اب ہلکی تھی۔

تم بہت آگے کا سوچ رہے ہو۔ "باسط نے اپنے ہاتھ میں موجود دستاویزات میز پر  
 پھینک دیئے۔ "میڈم نے وفات سے بہت پہلے وصیت کی تھی۔ اس کے مرنے کے  
 بعد آفرین یزدانی اور تم دونوں کے پاس 60% شیئرز میں سے 30% ہوں گے۔ کیا تم  
 بغیر مشورہ کیئے۔۔ بنا کسی کو بتائے۔۔ سب کچھ ہتھیانے کا ارادہ کر رہے تھے؟" اس کی  
 بات سن کر میڈنگ روم میں ایسا سناٹا چھایا کہ کسی کو اپنے سانس لینے کی آواز تک محسوس

## URDU NOVEL BANK

ہورہی تھی۔ جعفر یزدانی اور آبلش یزدانی کے نقوش پوری طرح مسخ ہو گئے۔ ان کا رنگ ہی اتر گیا تھا۔ وہ ایسے بیٹھے تھے جیسے کاٹو تو لہو نہیں۔ بالکل ڈمی۔۔ جعفر اور، آبلش کو بات کھلنے کے ڈر نے اندر سے خوفزدہ کر دیا تھا۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

ڈائریکٹر نے باسط صاحب کے ٹیبل پر پھینکے گئے ڈاکیومنٹس اٹھا کر ان کی ورق گردانی شروع کی۔ اور اس کا چہرہ مردے جیسا ہو گیا۔ "یہ سچ ہے۔۔۔" اس کی آواز کسی بھی احساس سے خالی تھی۔۔ مردوں جیسی۔ "اس پر سگنچرز میڈم کے ہیں۔ اور اصلی ہیں۔۔" اس کی آواز جیسے گہری کھائی سے آئی تھی۔

یہ نا ممکن ہے۔۔۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔۔ "جعفر یزدانی اشتعال میں کھڑا ہوا۔ ٹیبل پر "ہاتھ مار کر زور سے بولا۔

اس میں کیا نا ممکن ہے؟ "آفرین آگے بڑھی اور میٹنگ روم میں موجود سارے اراکین "کو دیکھنے لگی۔۔" مجھے یقین ہے کہ تمام شیئر ہولڈرز جانتے ہیں کہ شی۔وائے کی بنیاد

## URDU NOVEL BANK

شعرین یزدانی نے 20 سال پہلے رکھی تھی۔ میں شعرین یزدانی کی بیٹی ہوں، اور یہ میری ماں کی کمپنی ہے۔ میرے نانا اور نانی نے جعفر یزدانی کو صرف 30 فیصد شیئرز دیے۔ وہ بھی اسی لئے۔ تاکہ وہ میری پرورش کر سکے۔۔۔ لیکن وہ اس تھوڑے پر شاکر نہ "ہوئے تو سارے کا سارا اکیلے ہی ہڑپ کرنے کی ٹھان لی۔

بکواس بند کرو بدتمیز لڑکی ورنہ۔۔ "جعفر نے اشتعال میں آکر آفرین کو تھپڑ مارنے کے لئے ہاتھ اٹھایا۔۔۔ لیکن۔۔۔ اس کا ہاتھ ہوا میں ہی رکا رہ گیا۔ کسی طاقت نے اسے روک دیا۔ طارق چوکنا تھا۔ اس نے اپنے مالک کے حکم پر جعفر کا ہاتھ روک لیا۔ اور ساتھ ہی اس کا ہاتھ کو زور سے جھٹکا دیا کہ جعفر کو لگا اس کا ہاتھ اس کے شانے سے الگ ہو گیا ہے۔۔۔ اپنی غیر ارادی چیخ کو وہ روک نہیں پایا۔۔

"اُک۔۔۔ کون ہو تم؟.... چھوڑو مجھے۔۔۔۔۔ ورنہ۔۔۔۔۔"

ورنہ کیا۔۔۔ "طارق کی آواز سپاٹ تھی۔ "اگر تم نے دوبارہ میری مالکن پر ہاتھ اٹھانے کی ہمت کی۔ تو وارن نہیں کروں گا۔۔ سیدھا یہی ہاتھ کندھے سے کاٹ کر الگ کروں گا۔" طارق نے سرد انداز میں دھمکی دی۔ اور ہاتھ کو دوسرا جھٹکا دے کر چھوڑ دیا۔ جعفر ڈر اور خوف سے کپکپا کر دو قدم پیچھے ہٹا۔۔

آبش نے یکدم آگے بڑھ کر باپ کو سنبھالا۔ "آفرین یزدانی۔۔۔ یہ تم کس کے متعلق بات کر رہی ہو؟ صرف دولت اور شہرت حاصل کرنے کے خاطر تم اپنے ہی باپ کو زک پہنچا رہی ہو۔؟ یہاں ہر کوئی جانتا ہے کہ شعرین پھوپھو نے شادی ہی نہیں کی تو اس کی بیٹی کہاں سے پیدا ہو گئی۔۔۔۔۔ پاگل تو نہیں ہو گئی تم؟" اس نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔ یہ تو وہی نہیں۔۔۔ جو ابھی کچھ دیر پہلے تم نے، کہا کہ میں جعفر یزدانی کی بیٹی " نہیں۔۔۔ بھول گئی کیا کزن۔۔۔؟ آفرین نے طنزیہ کہہ کر اسے اپنے الفاظ یاد دلائے۔

میں نے وہ مذاق میں تمہیں کہا تھا۔" آبش نے پینترا بدل لیا۔ "دادا اور دادی کی وصیت" تو صاف واضح ہے۔" اس کی آنکھوں میں مکارانہ چمک لہرائی۔

جی ہاں۔۔۔ بلکل۔۔۔۔۔ وصیت میں واضح لکھا ہے کہ آفرین یزدانی میڈم شعرین یزدانی کی " بیٹی ہیں۔" ڈائریکٹر نے ہچکچا کر وصیت پڑھ سنائی۔

## URDU NOVEL BANK

جعفر نے اپنی مٹھیاں بھینچ کر خود کا غصہ کنٹرول کیا۔۔ "اگر یہ سچ ہے۔۔۔ تو بھی تمام شیئرز میرے نام منتقل ہو چکے ہیں۔ مزید کچھ کہنا بیکار ہے۔ آج کی بورڈ میٹنگ اس "حقیقت کو تبدیل نہیں کر سکتی کہ میں ہی سب سے بڑا شیئر ہولڈر ہوں۔"

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

کس نے کہا کہ وہ تمہارے نام ہو گئے ہیں؟ "آفرین دل سے مسکرائی۔ "کیا تم نے" چیک نہیں کیا؟ محکمہ صنعت و تجارت میں 30% شیئرز میرے نام پر منتقل کر دیے گئے ہیں۔"

یہ سن کر وہ حواس باختہ ہو گیا یکدم فون نکال کر ڈیپارٹمنٹ کو کال کی۔ کچھ منٹ، بعد ہی اس نے کال پھیکے چہرے کے، ساتھ بند کر دی۔ اور آفرین کو سالم نگل جانے والی نظروں سے گھورنے لگا۔

آفرین نے اپنا رخ میٹنگ روم میں موجود اکابرین کے طرف کیا۔ "یہ ایک عجیب اور نا سمجھ میں آنے والا اتفاق ہے۔۔ کہ پہلے میری نانی پیرالائز ہوئیں۔ پھر اچانک سے مجھے دوسروں

## URDU NOVEL BANK

کے منہ سے یہ خبر ملتی ہے کہ نانی فوت ہو گئیں۔۔ اور اب کچھ وقت پہلے ہی کسی سے پتا چلا کہ میرا شی۔ والے کارپوریشن سے تعلق ہے۔ اگر میں نے ایکشن نہیں لیا تو سارے "شیئرز، خود بخود میرے محترم ماموں کے نام ہو جائیں گے۔

www.urdu-novel-bank.com  
visit for more novels:

سب لوگ یہ بات سن کر آپ میں سرگوشیاں کرنے لگے۔

اوہ۔۔۔ توبہ توبہ۔۔ استغفر اللہ۔۔ مجھے تو پہلے بھی ایسا لگ رہا تھا۔ جیسے میڈم کی موت (پراسرار طریقے سے ہوئی ہو۔

ہاں۔۔۔ یہ سچ ہی لگتا ہے۔۔ میڈم کو ہم نے سال پہلے دیکھا تھا۔ اچھی بھلی ہٹی کٹی (لگتی تھیں۔

سو سیڈ۔۔۔ بھت ہی کوئی ظالم بیٹا لگتا ہے۔۔۔ اپنی ہی ماں کے ساتھ ایسا کون کرتا (ہے۔۔۔ چہ چہ۔۔۔

(ہمارے لئے بھتر ہے اس آدمی سے دور ہی رہیں۔۔۔ بھت خطرناک شخص لگتا ہے۔)  
 سب کی عجیب نظریں جعفر کے طرف اٹھ گئیں۔۔۔ جعفر یزدانی دھاڑا۔ "یہ کیا بکواس  
 "کرنے کی کوشش کر رہی ہو۔؟

www.urdu-novel-bank.com  
 Visit for more novels:

اوہ۔۔۔ ماموں جی۔۔۔ میں نے آپ کا تو نام ہی نہیں لیا۔۔۔ کیا آپ کا اپنا ضمیر ملامت  
 "کر رہا ہے؟

آفرین سرد انداز میں دانت پر دانت جما کر اسے دیکھا۔

لیکن۔۔۔ مجھے یقین نہیں ہے کہ آپ نے اپنی ہی ماں کو قتل کیا تھا۔۔۔ اگر آپ نے "  
 کیا ہوتا۔۔۔ تو نانی آپ کو آسانی سے نہیں چھوڑتی۔ "جعفر یزدانی کے تو ٹھنڈے پسینے  
 چھوٹ گئے۔ بے اختیار کانپ کر اپنی پیشانی سے بہتا پسینہ پونچھا۔ اور فوری طور پر موضوع  
 بدل ڈالا۔

"تم یہاں آئی کس منصوبے سے ہو۔۔۔ یہ بتاؤ؟"



## URDU NOVEL BANK

آفرین نے سب کو دیکھا۔ "اب میں بھی تیس فیصد شیئرز کی مالک ہوں۔ میری حثیت بھی "جعفر ماموں جتنی ہے۔ سو میں بھی چیئرمین ہوں۔"

تم پاگل ہو کیا۔؟ "جعفر نے اسے یوں دیکھا جیسے ایک بڑا لطیفہ سن لیا ہو۔ "تم صرف" ایک پاگل لڑکی ہو۔۔ تمہیں کوئی تجربہ نہیں۔۔۔ اور چلی ہو۔۔ کمپنی کا اہم عہدہ سنبھالنے۔ "اس نے حقارت سے اسے دیکھا۔

ٹھیک ہے۔۔ دیکھیں۔۔ "پریزڈنٹ شاکر نے سر بلایا۔ "ہمیں آپ کے خاندانی جھگڑوں" سے کچھ لینا دینا نہیں ہے۔۔۔ لیکن کمپنی کو سنبھالنا کوئی مذاق نہیں ہوتا۔

ہاں، شی۔ وائے کارپوریشن میں لوگوں کی کمی نہیں ہے۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ "یہ چیئر وومین ہوں یا نہ ہوں۔" کچھ شیئر ہولڈرز نے اس کی مخالفت کی۔

یہ سنتے ہی جعفر اطمینان سے بیٹھ گیا۔ اور سامنے رکھے پانی کے گلاس کو لبوں سے لگالیا۔

اب وہ مطمئن تھا۔ جو کہا گیا ہے۔۔۔ وہی ہونا تھا۔۔۔ وہ اب بھی چیئر مین کی پوزیشن پر تھا۔

www.urdu-novel-bank.com  
Visit for more novels:

"کیوں۔۔۔؟ میں چیئر وومین کیوں نہیں بن سکتی؟"

آفرین یکدم آگے بڑھی۔ "جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں، جعفر یزدانی 'یزدانی ڈیزائننگ کمپنی' کے چیئر مین ہوا کرتے تھے، لیکن ان کی لیڈرشپ میں ہی کمپنی کا، پورے نیٹ ورک نے بائیکاٹ کیا۔ جس وجہ سے انہیں کمپنی کو کم قیمت پر بیچنا پڑا۔ انٹرنیٹ اب بھی اس طرح کی خبروں سے بھرا پڑا ہے۔ اس کمپنی کی ساکھ پوری طرح تباہ ہو چکی ہے اور کوئی اس پر بھروسہ نہیں کرتا۔ اس نے کمپنی کو رشوت لینے کی راہ دکھائی، جبکہ بدعنوانی اور دیگر برائیاں عروج پر تھیں۔ اگر یہ شی۔ والے کارپوریشن کی قیادت کرے گا۔ تو باہر کی دنیا شی۔ والے "کارپوریشن کے بنے ہوئے گھروں اور جائیدادوں کے معیار پر سوال ضرور اٹھائے گی۔

اس کی تفصیلی یاد دہانی پر کافی لوگوں کے دماغ کے جیسے زنگ کھل گئے۔ انہیں سب یاد آگیا۔۔۔ انہوں نے تائید میں سر ہلایا تھا۔

جعفر یزدانی نے دانت کٹکائے اس کا دل کیا۔ اس بیچودہ لڑکی کو کچا چبا جائے۔

حیرت ہے تم اب بھی یہ کہہ سک رہی ہو۔ جبکہ ہر ایک جانتا ہے کہ ہماری کمپنی کی "ریپوٹیشن تمہاری وجہ سے برباد ہوئی تھی۔۔۔ صرف اور صرف تمہاری وجہ سے۔" آبلش نے حقارت و نفرت سے اسے دیکھا۔

ہاں۔۔۔۔۔ سچ کہتی ہو۔۔۔۔۔ وہ میں ہی تھی۔۔۔۔۔ جس نے کسی کے بھتیجے کی بدعنوانی کو "معاف کیا تھا۔۔۔۔۔ گھر کی بیرونی دیوار بناتے وقت بھی وہ لالچی ہو گیا۔۔۔۔۔ آپ ایک گھر بھی نہیں بنا سکتے لیکن اب آپ ڈویلپر بننا چاہتے ہیں۔۔۔۔۔ کون خریدنے کی ہمت کرے گا؟" وہ تلخی سے اسے دیکھ کر بولی۔

نہیں۔۔۔۔۔ اب ایسا نہیں ہوگا۔ "سب سے پہلے صدر شاکر اس کے خلاف بولے تھے۔"

ہم کو دوبارہ غور کرنا پڑے گا۔۔۔۔۔ کچھ بھی ہو۔۔۔۔۔ ہم شی۔وائے کارپوریشن کی ساہا سال "اکی ساکھ برباد نہیں کر سکتے۔"

## URDU NOVEL BANK

جب شیئر ہولڈرز پیچھے ہٹنا شروع ہوئے تو آفرین نے نرم لہجے میں سب سے کہا۔  
 یہ سچ ہے کہ میں کم عمر ہوں، لیکن ساتھ ہی میں ذہین اور ٹیلنٹڈ لڑکی ہوں۔ اگر مجھے "  
 کسی کام کا علم نہیں ہوگا، تو میں آپ سب سینئرز سے پوچھنے یا مدد لینے میں ہچکچاؤں گی  
 بالکل نہیں۔۔۔۔۔ اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔ کہ جعفر یزدانی نے آپ سب  
 سے کتنے فوائد کا وعدہ کیا ہے، ہمارا حتمی مقصد شی۔وائے کارپوریشن کے منافع کو دیکھنا  
 ہے تاکہ ہمیں بہتر منافع حاصل ہو۔" بچے تلے اور مستحکم لہجے میں ایک ایک لفظ پُر اثر  
 انداز میں بولتی آفرین اس وقت سب کو میم شعرین کی کاپی لگی تھی۔ سب دنگ سے سن  
 رہے تھے۔ جیسے مسحور ہو چکے ہوں۔ لیکن کچھ لوگ اب بھی جعفر یزدانی کے چچے  
 تھے۔ کیونکہ درپردہ جعفر انہیں کھلا پلا چکا تھا۔

یہ ٹھیک ہے۔ "آخر کار باسط بھی اس کی حمایت میں اٹھا۔ اس کی آواز بہت مستند"  
 تھی۔ "لسٹڈ کمپنی کے باس کا کردار بہت اہم ہوتا ہے۔ اگر آفرین چیئر وومن بنتی  
 ہیں۔۔۔۔۔ تو میں۔۔۔۔۔ ان کی مکمل حمایت کروں گا۔ سب کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ میری

## URDU NOVEL BANK

ایک بار شعرین میم نے مدد بھی کی تھی۔ آج شی۔وائے کارپوریشن جس جگہ پر کھڑی ہے۔۔۔ یہ شعرین میم کی محنت کے بدولت ہی کھڑی ہے۔

اس صورتحال میں، ہمیں دوبارہ ووٹنگ کرنے کی ضرورت ہے۔۔۔ "آخر سب نے دوبارہ" سے ووٹنگ کی۔

سب نے یکے بعد دیگرے ہاتھ اٹھائے اور حتمی نتیجہ نو سات رہا۔ آفرین کے نو۔۔۔ جعفر کے سات۔۔۔۔ بنے۔

ہم سب آفرین یزدانی کو نئی چیئر وومن کے طور پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ "باسط" نے سب کاتالیوں میں ساتھ دیا۔

ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔ میں نہیں مانتا۔۔۔ یہ الیکشن کوئی مذاق نہیں۔۔۔ پہلے میں منتخب ہوا" ہوں۔ اور میں ہی چیئر مین ہوں۔ "جعفر یزدانی اشتعال میں ٹیبل پر زور سے ہاتھ مار کر اٹھ کھڑا ہوا۔

صدر یزدانی بہت غیر مطمئن لگ رہے ہیں۔ "آفرین کی مسکراہٹ کے پیچھے کچھ اور" چھپا ہوا تھا۔ "آپ کو یہ سمجھنا ہوگا کہ اگر یہ میری والدہ کا، آپ پر احسان نہ ہوتا تو۔۔۔ اس کمپنی سے، آپ کا قطعاً کوئی تعلق نہ ہوتا۔ جتنا کچھ آج آپ کے پاس ہے۔۔۔ بھتر ہے۔۔۔ اسی پر قناعت کیجئے۔"

تم، '... جعفر نے چونک کر اسے دیکھا۔ اسے یقین ہی نہیں آ رہا تھا کہ وہ لڑکی جو اس کے سامنے اتنا دبتی تھی۔۔۔ ڈرتی تھی۔۔۔ اب اس کے سامنے سر اٹھائے کھڑی نڈر انداز میں اس سے دو بدو بات کر رہی ہے۔ دبنگ انداز میں۔۔۔ جیسے ماضی کی شعرین کھڑی ہو۔۔۔ وہ ایک لمحہ اندر ڈر گیا۔

آفرین نے بغیر کسی رحم کے اسے خبردار کیا، "اگر آپ کوئی ڈرامہ کرنے کا سوچ رہے ہیں۔۔۔۔ تو میں سیکیورٹی کو کال کر کے آپ کو باہر بھی نکلوا سکتی ہوں۔"

## URDU NOVEL BANK

جعفر اس کھلی بے عزتی پر غصے سے بوکھلا کر رہ گیا۔ یہاں کافی سارے شیئر ہولڈر موجود تھے، لیکن۔۔۔ افسوس کہ کسی نے بھی۔۔۔ اس کی سائیڈ نہیں لی۔ مسٹر یزدانی بیٹھ جائیں۔ "ڈائریکٹر شاکر نے بے بسی سے لب بھینچ کر اسے دیکھا۔ "ہم" نے پہلے ہی اس میں کافی تاخیر کر دی ہے۔ اس میٹنگ میں ہمیں ابھی بھی بہت "سارے معاملات کا احاطہ کرنا ہے۔"

بلکل ٹھیک ہے۔۔ میں بھی مستفوق ہوں۔۔۔ لیکن اس سے پہلے۔۔۔۔۔ یہاں سے "وہ لوگ باہر نکل جائیں جن کا میٹنگ سے یا کمپنی سے کوئی تعلق نہیں۔" آفرین نے آبلش کی طرف دیکھا۔ جو اسے ہی خونخوار نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

آبلش غصے میں بھری میٹنگ روم کا دروازہ کھول کر باہر آئی۔۔ اپنی بے عزتی کا سوچ سوچ کر وہ اس قدر غصے میں تھی کہ اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے تھے۔ اس نے ریلنگ پر ہاتھ رکھ کر گھرے گھرے سانس لے کر خود کو کام ڈاؤن کرنے کی ناکام کوشش کی۔



بارہ بجے میٹنگ ختم ہوئی تو سب میمبران باری باری آفرین سے ہاتھ ملاتے نکل گئے۔ اس کی سیکرٹری ایک مڈل ایج کی خوش اخلاق خاتون تھی۔۔۔ وہ بڑھی اور احترام سے بولی۔ "آئیے میم۔۔۔ میں آپ کو آپ کا آفیس دکھاؤں۔" آفرین نے مسکرا کر سر ہلایا۔ "اوکے۔۔۔"

جیسے ہی وہ اٹھی دروازے کے پاس جعفر یزدانی نے اس کا راستہ ہاتھ سے بلاک کر دیا۔ اس کے چہرے کے تاثرات کافی خطرناک تھے۔ جیسے وہ آفرین کا ابھی گلا دبا کر مار دینا چاہتا ہو۔

کتیا۔۔۔۔۔ تم کو خود پر فخر ہے نا کہ تم چیئر وومین بن بیٹھی ہو۔ لیکن۔۔۔ اس کا یہ مطلب "مت سمجھنا کہ تم زیادہ وقت۔۔۔۔۔" اس سے پہلے کہ جملہ مکمل ہو پاتا۔۔۔ آفرین نے اس کے کتیا بلانے پر رکھ کر زور سے تمپھڑ دے مارا۔ کہ جعفر یزدانی کا دماغ ہی گھوم گیا۔ وہ تو اس سے یہ توقع ہی نہیں کر سکتا تھا کہ ہمیشہ ان سے مار کھانے والی لڑکی۔۔۔



## URDU NOVEL BANK

ہمیشہ ان سے ڈرنے اور دب کر رہنے والی لڑکی آج کھلے عام ان پر ہاتھ بھی اٹھا سکتی ہے؟ بے یقینی سے اس کی آنکھوں کے ڈیلے باہر نکل آئے تھے۔

وہ اشتعال میں۔ پھر سے اس پر حملہ آوار ہوا لیکن اب کہ طارق سامنے تھا۔ اس نے اس قدر زور سے لات رسید کی کہ جعفر یزدانی اڑتا ہوا کتنے ہی میٹر دور جاکر دیوار سے جا لگا۔ اور سچ میں اس کو دن میں تارے ہی نظر آنے لگے تھے۔ تکلیف سے دہرا ہو کر وہ غرایا تھا۔ لیکن اٹھ نہیں پا رہا تھا۔

تم۔۔۔ تم ناشکری ناہنجار لڑکی، تمہاری ہمت کیسے ہوئی اپنے باپ پر ہاتھ اٹھانے کی۔ خدا کی لعنت ہو تم پر۔۔۔ تمہارا ہاتھ ٹوٹے خدا کرے۔۔۔ ہائے مر گیا۔۔۔ "وہ گرج رہا تھا۔ درد سے کراہ رہا تھا۔

پہلی بات۔۔۔۔۔ اپنے جملے کی درستگی کر لو ماموں جی۔۔۔ تم میرے باپ نہیں ہو۔۔۔۔۔ دوسری بات۔۔۔۔۔ تم نے مجھے کتیا بلایا۔۔۔ تو قدرتی طور پر تمہیں سبق سکھانا لازمی تھا۔ "اس نے اپنا جلتا ہوا ہاتھ جھٹکا۔ "کیا تم نے اور تمہاری بیوی نے مجھے کئی بار تھپڑ نہیں مارے؟ میں نے تو اس قدر زور سے ابھی مارا ہی نہیں۔

تو کیا ہوا اگر ہم نے تمہیں مارا تھا۔ ہم نے تمہیں پال پوس کر بڑا کیا تھا۔۔۔ تم ہماری "قرض دار ہو۔ احسان فراموش لڑکی۔۔۔ تم ایک دن کا احسان بھی نہیں اتار سکتی۔" وہ اٹھ نہیں پارہا تھا۔۔۔ وہیں لیٹے لیٹے اسے خون خوار نظروں سے دیکھ کر غرا رہا تھا۔

آفرین کی آنکھیں یہ سن کر خون چھلکانے لگیں۔۔۔ سپاٹ انداز میں اسے حقارت سے دیکھ کر دانت پیسے۔ "ہاں۔۔۔ معلوم ہے مجھے۔۔۔ کس طرح پال پوس کر بڑا کیا تم لوگوں نے۔۔۔ کیا تم نے پڑھائی کے دوران میری مدد کی؟ خرچ اٹھایا؟؟ یا جب جب۔۔۔۔ میں بیمار ہوئی۔۔۔ تم نے میرے سرہانے کھڑے ہو کر میری طبیعت پوچھی؟ نہیں۔۔۔ بلکل نہیں۔۔۔ وہ میری نانی اور نانا ابو تھے۔ جو میری اسٹیڈی کا خرچ کرتے تھے۔ جب بیمار ہوتی۔۔۔ میرا خیال رکھتے تھے۔۔۔ میرے نانا ابو نے تمہیں کروڑوں کی مالیت کی شکل میں معاوضہ دیا ہے۔۔۔" وہ گرج رہی تھی۔ یہ سچ سنتے ہی جعفر کا غصہ اس کے گلے میں اٹک گیا۔ یہ بات آفرین کیسے جانتی ہے؟ آفرین آگے بڑھی اور اسے نیچے لیٹا دیکھ کر نفرت سے پھنکاری۔

## URDU NOVEL BANK

لیکن اس کے باوجود بھی تم لالچ میں اتنے بڑھے کہ باقی کا مال بھی ہڑپ کرنے کے "لئے اپنی ہی ماں کو قتل کر دیا۔۔۔ کیا تم انسان کہلانے کے مستحق ہو؟

نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔ یہ جھوٹ ہے۔۔۔ یہ بکواس ہے۔۔۔ میں نے مام کو قتل نہیں کیا" تھا۔۔۔ وہ بیماری سے مر گئی تھی۔ "وہ حواس باختہ سا ہوا۔

افسوس کی بات ہے کہ نانی کو جلدی دینا دیا گیا تھا۔ لیکن اب بھی وقت گیا "نہیں۔۔۔ ان کی لاش کا پوسٹ مارٹم ہمارے لیے ان کی موت کی وجہ جاننے کے لیے کافی ہوگا۔" آفرین نے طنز کرتے ہوئے کہا۔ "لیکن میں تمہیں جانے نہیں دوں گی۔ میں یقینی طور پر تمہیں آہستہ آہستہ وہ تمام تکلیفیں واپس کروں گی جو میں نے برداشت کی ہیں، بشمول نانی کے حصے کے۔"

پھر، وہ پیچھے مڑ کر دیکھے بغیر میڈنگ روم سے چلی گئی۔

وہ باہر نکلی تو اس کا جسم کانپ رہا تھا۔

## URDU NOVEL BANK

آج سے پہلے ہمیشہ وہ ان ظالم لوگوں کے ہاتھوں ستائی گئی ظلم کا نشانہ بنائی گئی تھی۔ کئی بار اس کی جان لی گئی۔ لیکن اللہ نے شہرام کو اس کا، محافظ بنا کر ہر بار اس کی جان بچائی تھی۔ آج کے بعد اسے مضبوط بنا پڑے گا۔ اپنی حفاظت خود کرنی پڑے گی۔ دنیا بھت ظالم ہے۔۔۔ یہ صرف طاقتور کی ہے۔ کمزور کی نہیں۔۔۔ کمزور لوگ اس دنیا کے سمندر میں کسی تنکے کی طرح ڈوب جاتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

اپنے آفیس پہنچ کر وہ ابھی ارد گرد دیکھ رہی تھی۔ "یہ آپ کی مام کی آفیس ہے میم" سیکرٹری نے خوش اخلاقی سے انفارم کیا۔ اس بات پر وہ سرپرائزڈ ہوئی۔ "اچھا۔۔" وہ مسکرائی اور کرسی پر بیٹھ گئی اپنی مام کا لمس محسوس کر کے اس نے آنکھیں سکون سے بند کیں۔۔۔ "اوکے میم۔ آپ کو کوئی بھی کام ہو مجھے بلا لیجئے گا۔" سیکرٹری نے مسکرا کر کہا۔۔۔ آفرین نے سر ہلایا۔۔۔ "شیور۔۔۔" اس کے جاتے ہی وہ طارق کے طرف "مری۔۔۔" بھت بھت شکریہ طارق۔۔۔ اگر آج آپ نہ ہوتے تو جعفر مجھے ضرور مار دیتا۔

## URDU NOVEL BANK

یو آر ویلکم میم، یہ میری ڈیوٹی ہے کہ آپ کی حفاظت کروں۔ "طارق مسکرایا۔ "اگر آپ"  
"کو شکریہ ادا کرنا ہے تو سوری صاحب کو کریں۔

آفرین خود بھی آج کی ہوئی تازی خبری شہرام کو بتانا چاہتی تھی۔ سو اس نے اسے کال  
ملائی۔ "شامی۔۔۔ کیا کر رہے ہیں؟" میٹھے اور پیار بھرے انداز میں مدھر مدھر آواز ریسور  
سے نکل کر شہرام سوری کے کانوں میں جیسے گھنٹیاں سی بجائی۔

کھانا کھا رہا ہوں۔ "خفا خفا سا لہجہ"

آفرین اس کی یہ بات سن کر ناخوش ہوئی۔۔۔ منہ بنالیا۔ "آپ نے مجھ سے پوچھا ہی نہیں  
"کہ میں کامیاب بھی ہوئی یا نہیں؟ آپ کو بالکل میرا خیال نہیں ہے ہمممم

طارق آلریڈی مجھے سارے حالات بتانا چکا ہے۔ "شہرام کی مسکراہٹ ملی ہلکی آواز اس"  
کے کانوں میں رس گھولنے لگی۔ وہ سچ میں اس کی آواز سن کر ہوش کھور ہی تھی۔۔۔۔۔ دل  
سے ہار رہی تھی۔ "چیئر وومن آفرین یزدانی نے آج شیئر ہولڈرز کی میٹنگ میں قاتلانہ

## URDU NOVEL BANK

انداز میں ظاہر ہوئی۔ ایسا لگتا ہے مجھے اب مستقبل میں ایک چیئرومین کے پیچھے چلنا پڑے گا۔ "گھمبیر آواز میں چڑایا گیا۔

ہاں نا۔۔۔۔۔ اب میں عام عورت نہیں رہی۔۔۔۔۔ اب میری پوزیشن مضبوط ہے۔ "اس" نے گردن اکڑائی۔ اور مان سے کہا۔ "بھتر ہے آپ میرے فرمانبردار شوہر رہیں۔۔۔۔۔ میری سنیں۔ میری مانیں۔ نہیں تو میں آپ کو آپ کی پوزیشن سے ہٹا بھی سکتی ہوں۔" یہ کہہ کر وہ شرارتی انداز میں مسکرائی ہوئی نچلا ہونٹ دانتوں میں دبا گئی۔

ٹھیک ہے۔۔۔ میں فرمانبردار بنوں گا۔ "گھمبیر آواز نے سحر پھونکا۔" جب تم واپس گھر آؤ گی۔۔۔۔۔ میں تمہاری دل سے تب تک خدمت کرتا رہوں گا۔۔۔۔۔ جب "تک تم سیٹھ فائی نہیں ہو جاتی۔" شہرام نے مبہم انداز میں کہہ کر اس کے چھکے چھڑا دیئے۔

## URDU NOVEL BANK

آفرین کو اپنے کان سے لگنے والے فون میں سے ایسا محسوس ہوا جیسے وہ اس کے کان میں سانس لے رہا ہو۔۔۔ وہ دھک سی رہ گئی کانوں سے دھواں نکلنے لگا۔ ذہن ایک لمحہ کو جیسے بن پیئے نشے میں آگیا۔۔۔ پھر سنبھل کر اسے ڈپٹا۔ "آپ۔۔۔ بہت ہی بے شرم "نہیں ہو گئے؟۔۔۔ بس میں بات نہیں کرتی۔۔۔ فون رکھنے لگی ہوں۔"

www.urdu-novel-bank.com  
Visit for more novels:

میں تو تمہارے سر میں مساج کرنے کی بات کر رہا ہوں۔۔۔ تم تھک گئی ہوگی" نا۔ "شہرام نے لب بھیچ کر شرارتی مسکراہٹ دبائی۔ "تم کیا سوچ رہی تھی؟ کہ۔۔۔ کیا "ہو سکتا ہے؟۔۔۔"

بس۔۔۔ بھاڑ میں جاؤ۔۔۔۔ "آفرین نے شرم و خفت سے فون بند کر دیا۔"

اس کا چہرہ کانوں تک کے اسٹرابیری کی طرح سرخ ہو رہا تھا۔ بے اختیار چہرے کو تھپکا۔۔۔ سر گھما کر دیکھا تو طارق کو اپنے چہرے پر مسکراہٹ روکتے دیکھا۔ وہ لب بھیچے

## URDU NOVEL BANK

ہوئے اپنی مسکراہٹ دبائے ہوئے تھا۔ آفرین کو یہ دیکھ کر اور بھی زیادہ شرمندگی محسوس ہوئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

گھر واپس پہنچتے اسے تقریباً ساڑھے سات بج چکے تھے۔ وہ دن بھر کی تھکی ہاری اپنے ساتھ فائلز کا انبار بھی لائی تھی۔

شہرام گھریلو آرامدہ لباس میں لالونج میں ہی صوفے پر بیٹھا، ران پر دونوں کہنیاں ٹکائے دونوں ہاتھ ٹھوڑی پر جمائے، پرسوج انداز میں۔۔ کسی لیجنڈ کے اسٹائل میں میر ہادی کی بات سن رہا تھا۔ جو اس وقت کوئی اسپیشل رپورٹ دے رہا تھا۔

آفرین نے اپنے جوتے بدل کر گھر کے آرام دہ جوتے پہنے۔ اور لالونج میں ہی اس کے پاس آکر بیٹھی۔ شہرام نے اسے آتا دیکھا تو جلدی سے سیدھا ہو کر بیٹھتے اس کے طرف رخ کیا۔ "آں۔۔۔ ہاں۔۔۔ چیئر وومین یزدانی صاحبہ۔۔۔۔۔ آخر کار گھر واپس آ ہی گئی۔

میں نے آج کمپنی میں اوور ٹائم کیا تھا۔۔۔ اسی لئے دیر ہو گئی۔۔ آپ نے کھانا کھا لیا۔؟ آفرین نے اس کے ناخوشگوار تاثرات دیکھ کر جلدی سے وضاحت دی۔ شہرام نے لب بھینچے۔ لیکن اس کے بولنے کے بجائے ملازمہ کچن سے نکل آئی۔ "صاحب کو میرا پکایا کھانا



## URDU NOVEL BANK

پسند نہیں آیا میم۔۔۔ وہ آپ کے ہاتھ کا پکا ہوا ہی کھانا چاہ رہے تھے۔ ورنہ بھوکے ہی رہیں گے۔۔۔" ملازمہ کے لہجے میں بے بسی تھی۔

آفرین نے لاجواب ہو کر ایک گرمی سانس بھری۔ اور صوفے کی پشت سے ٹیک لگا لی۔ اپنے ایک ہاتھ سے کندھے دبائے لگی۔ "میں آج سارا دن کام کر کے، بھت۔۔۔۔۔ بھت تھک چکی ہوں شامی۔۔۔۔۔ اب تو حرکت کرنے کا بھی دل نہیں۔۔۔۔۔ قسمے۔۔۔۔۔ میرا دماغ سارا ہی خرچ ہو چکا ہے۔۔۔۔۔ آنٹی کا کھانا بھی ڈالنے میں میرے جیسا ہی ہوتا ہے۔۔۔۔۔ آپ کھا کر تو دیکھتے نا۔۔۔۔۔" آفرین نے اپنے شوہر نامدار کو بے بسی سے دیکھا۔ وہ اس کے ساتھ ہی بیٹھا ہوا تھا۔ آفرین کے بیٹھتے ہی، اس کے قریب ہوا تھا۔

اب کام ٹھیک طرح سے کیوں نہیں ہوئے؟ مسئلہ کون بنا رہا تھا؟ "وہ آج کے ہوئے" واقعے کے متعلق پوچھنے لگا۔ اس قدر قریب آنے سے، اس کے کھلے بالوں کی کچھ لٹیں شہرام کے چہرے سے ٹکرائی تھیں۔ آفرین کے بالوں سے مسحور کن خوشبو اس کے نکتھوں سے ٹکرائی تو بے اختیار گرمی سانس بھر کر اندر اتارا۔ آفرین کا دل دھک سے رہ

## URDU NOVEL BANK

گیا۔ ملازمہ اور میر ہادی کے سامنے اس کا قریب ہو کر جڑ کر بیٹھنے نے اسے تذبذب سے دوچار کر گیا۔ سنبھل کر تھوڑی دوری بنائی۔ "کچھ افسران مجھے سرپس ہی نہیں لے رہے تھے۔ ابھی تک سرد جنگ چل رہی۔" آفرین جیسے جیسے بول رہی تھی۔ اتنا ہی اس کے خود پر جھکنے سے پیچھے بھی ہو رہی تھی۔۔۔ اس نے میر ہادی کو دیکھا جو اپنی ہنسی، ہونٹوں پر ہاتھ رکھ کر دبا رہا تھا۔ ساتھ ہی ملازمہ بھی مسکراتی ہوئی ان لو برڈ کو دل میں دعائیں دیتی چلی گئی۔

شہرام نے یونہی اس کے قریب سے گردن میر ہادی کے طرف گھما کر حاکمانہ انداز سے کہا۔ "کل تم میم کے ساتھ جاؤ گے۔ اور ان کی مدد کرو گے۔۔۔ دیکھنا ہے کہ کون مسئلہ اُکرتا ہے۔۔۔ ان سب کو میم کا پابند کرنا۔۔۔ سمجھ گئے؟

جی۔۔۔ سمجھ گیا۔ "ہادی نے سر ہلایا۔۔۔ وہ شہرام سوری جیسے مضبوط بیک گراؤنڈ شخص" کا اسسٹنٹ تھا۔۔۔ یہ بات تو اس کے لئے بے حد معمولی تھی۔ جیسے ایک کیک کا ٹکڑا۔ یا کاٹن کینڈی۔

## URDU NOVEL BANK

(نہیں۔۔۔۔۔ بھلی میر ہادی اس قابل ہو۔۔ لیکن بحر حال شہرام کا اسسٹنٹ ہے۔۔ اسے کمپنی کے معاملات کا کچھ پتا نہیں ہوگا۔۔ ان لوگوں کی گینگ اسے ایسے چبا جائے گی۔۔۔۔۔ کہ کوئی ہڈی بھی سلامت نہیں رہے گی۔) وہ ڈری تھی کہ ہادی بیچارہ مفت میں نہ مار کھائے۔۔ اس کو یہ نہیں پتا تھا کہ میر ہادی کے لئے ایسے لوگ جسٹ کاغذ کے ٹکڑے کی طرح ہیں جنہیں وہ ایک پل میں ہی مسل کر رکھ دیتا ہے۔ اس کے لئے آفرین کی بات جسٹ ایک مذاق تھی۔ وہ دل میں ہنس پڑا۔

آپ کا خیال قابل تعریف ہے۔ "آفرین نے دل سے کہا۔ "لیکن۔۔۔ میں خود جلد ہی" اس سازش کا پتا بھی لگا لوں گی۔ کہ وہ کون تھا جس نے آپ کو سائیٹ پر زخمی کیا۔ وہ ایک اتفاقی حادثہ نہیں تھا بلکہ سوچی سمجھی اسکیم تھی۔ "اس کی ذہانت سے کہے گئے جملے پر شہرام اور ہادی کی آنکھوں میں تعریفانہ چمک لہرائی۔ مطلب اب آفرین کا ذہن درست سمت میں جا رہا تھا۔ اور یہ اچھی بات تھی۔

## URDU NOVEL BANK

ماشاء اللہ، میری بیگم تو دن بہ دن کافی ذہین اور سمجھدار ہوتی جا رہی ہے۔ "اس نے"

آفرین کے بالوں کو سلجھاتے تعریف کی۔ "اٹڑاؤ کے۔۔۔ تم کو بھوک لگی ہوگی۔ جا کر کھانا"

"کھاؤ۔"

www.urdu-novelbank.com  
visit for more novels:

اور آپ؟ "آفرین نے بھویں اٹھا کر نظروں سے بھی سوال کیا۔"

میں۔۔؟ میں ٹھیک ہوں۔۔ مجھے بھوک نہیں۔۔۔۔ پریشان مت ہو۔ "مختصر کہہ کر"

اسے تسلی دی۔ لیکن آفرین ایک گھری سانس بھر کر اٹھ گئی۔ اب جب تک شہرام اس کے ہاتھ کا نہیں کھاتا۔۔ یوں ہی بھوکا بیٹھا رہتا۔ آفرین کو یہ منظور نہیں تھا۔۔ کہ وہ خود تو پیٹ بھرے لیکن اس کا بیچارہ شوہر ہوا کھا کر رات گزار دے۔ سو کچن میں جا کر اس کے لئے بھی کچھ پکانے کا ارادہ کیا۔

## URDU NOVEL BANK

میر ہادی آفرین کو دیکھتا رہا جب تک وہ کچن میں غائب نہیں ہو گئی۔ پھر شہرام کے طرف گھوم کر رازدانہ انداز میں کہا۔ "دانش سُوری ملبورین آرہا ہے۔ یہاں کی میڈیا اس بات سے پہلے ہی سے آگاہ ہو چکی ہے۔ مجھے ڈر ہے کہیں بڑا ہنگامہ نہ برپا ہو جائے۔"

www.urdu-novel-bank.com

اس کی اہمیت سوائے ردی کے اور کچھ نہیں اسی لئے بے فکر رہو۔۔۔ جو لوگ اس کی ذہینیت کے ہونگے وہ ہی اسے عزت دیں گے۔" شہرام بے ہنگارا بھرا۔

کیا آپ میٹنگ اریج کرنا چاہتے ہیں؟ "میر ہادی نے اپنے باس کو دیکھا۔ جو بالکل آرام سے بیٹھا تھا۔

بالکل نہیں۔ ابھی وہ اس قابل نہیں کہ اس سے ملا جائے۔ "وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ "کافی دیر" ہو چکی ہے۔ تم لوگ جاسکتے ہو۔" ہادی اور طارق نے سر جھکا کر احترام دیا۔ اور باہر نکل گئے۔

## URDU NOVEL BANK

ان کے جاتے ہی شہرام بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ اب اس کا رخ کچن کے طرف تھا۔ اپنی پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے وہ آرامہ چال چلتا کچن میں آیا۔ دروازے پر کھڑا ہو کر اسے دیکھنے لگا۔ جہاں آفرین ایپرن پہنے شہرام کے لئے بطور خاص چکن بریڈ کرمبز بنا رہی تھی۔ کچن کا بلب ٹھیک اس کے اوپر جل رہا تھا۔ جس کی روشنی میں وہ اس وقت شہرام کو کوئی ماورائی مخلوق لگی۔ جسے حاصل کرنے اور فتح کرنے کی ہر مرد خواہش کرتا ہے۔

وہ آہستہ آہستہ دبے پاؤں چلتا اس کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔ اور پیچھے سے ہی بازو بڑھا کر اسے اپنے حصار میں قید کر دیا۔ آفرین چونکی۔ ہاتھ ایک لمحہ کرمبز بناتے رک گئے۔ جب کہ شہرام نے، اپنی ٹھوڑی اس کے کندھے پر جمائی۔ "کچھ زیادہ بناؤ۔۔۔ یہ میرے لئے کافی نہیں ہیں۔ میں نے سارا دن کچھ نہیں کھایا۔" گھمبیر لہجہ کانوں میں گونجا۔ ساتھ ہی مردانہ پرفیوم کی خوشبو کانوں سے ہوتی نتھنوں میں گھسی اور پورے وجود میں گد گدی سی ہونے لگی۔

## URDU NOVEL BANK

کیا یہ کافی نہیں۔۔ کہ تمھن کے باوجود بھی میں آپ کے لئے کلنگ کر رہی ہوں۔؟" اس نے خود کو سنبھالا۔ اور پیچھے کے طرف اپنی کہنی اس کے سینے پر ماری۔ شہرام اف ف کر کے رہ گیا۔ "اگر، آپ چاہتے ہیں کہ میں زیادہ پکاؤں۔۔ تو جاکر اور چکن بوائل کر کے دیں مجھے۔ اور یہ پیاز بھی کاٹ کر دینی ہے۔" بے تکلفی سے حکم دیا گیا۔

شہرام تو یہ حکم نامہ سن کر ہکا بکا رہ گیا۔ اسے اپنے کانوں پر یقین ہی نہیں آیا کہ آفرین اسے حکم سنا گئی ہے۔ "تمہاری اتنی ہمت کہ مجھے حکم دو؟" اسے گھما کر اپنے روبرو کر کے بے یقینی سے گھورا۔

آفرین نے کچھ پل سوچا پھر، خود کو چھڑا کر کچن ٹیبل پر سے اپنا پرس اٹھایا اور اس میں سے کارڈ نکال کر اس کے ہاتھ میں رکھا۔

یہ کیا ہے؟ وہ حیران ہوا۔ نا سمجھی سے اسے دیکھ کر پوچھا۔

## URDU NOVEL BANK

اس کارڈ میں پچاس لاکھ ہیں۔ آپ نے میرا مقدمہ لڑا تھا۔ یہ اس کی فیس ہے۔ "اس" نے جیسے ہی جملہ ختم کیا یہ نوٹس کیا کہ شہرام غصہ بھری گھوری سے گھور رہا ہے۔ شہرام کو تو یقین ہی نہیں آیا کہ آفرین اس کی اس قدر بھی توہین کر سکتی ہے؟ وہ سب کچھ بھلا کر اس کے طرف بڑھا تھا۔ کیا شہرام کے محبت بھرے رویے کے باوجود بھی آفرین ابھی تک پچھلی باتیں یاد رکھے ہوئے تھی۔

کیا مطلب ہے اس بات کا؟ "شہرام نے دو انگلیوں کے بیچ کارڈ پھنسا کر اونچا کر کے اس کی آنکھوں کے آگے کیا۔

اب تم چیئر وومن بن گئی ہو۔۔۔۔ اور آج تمہارے پاس پیسہ آگیا ہے، تو تم میرے "ساتھ اپنے تعلق کو کلیئر کرنا چاہتی ہو۔۔۔۔ یہی نا؟" آواز میں غصہ اور لہجے میں طنز بھرا ہوا تھا۔ اشتعال میں بول کر کارڈ اس کے قریب سلیب پر پھٹکا۔

یہ خواب ہی دیکھتی رہنا کہ تم مجھ سے الگ ہو سکتی ہو۔۔ تم نے شرائط نامہ پر دستخط "کئے ہیں۔ سو تم پابند ہو۔۔ چاہے تم اب کسی بھی پوزیشن پر پہنچ جاؤ۔ میرے ساتھ رہنے " اور میرا کہا ماننے کی تم پابند ہو۔ سمجھی؟



## URDU NOVEL BANK

کیا آپ میرے لئے یہ سب ختم نہیں کر سکتے...؟ "آفرین کارڈ کو دیکھتے، غصے سے پیر"

پٹخ کر رہ گئی۔ "میرا آپ کو قرض واپس کرنے کا مطلب ہے میں آپ سے برابری کا رلیشن چاہتی ہوں۔ جس میں مجھ پر آپ کا کوئی احسان نہ ہو۔۔۔۔۔۔ قرض نہ ہو۔۔۔۔۔۔ جو مجھے عمر بھر ڈستار ہے۔۔۔۔۔۔ یہ احساس دلاتا رہے کہ میں آپ کی اتنی اتنی۔۔۔ قرض دار ہوں۔۔۔ میں آپ کی صرف بیوی بن کر نہیں رہنا چاہتی شہرام۔۔۔ میں آپ کی محبوبہ بن کر رہنا چاہتی ہوں۔ مجھے آپ کے سامنے محتاط اور ڈر ڈر کر رہنا پسند نہیں۔" آفرین کا لہجہ اور باتیں اسے سمجھ میں نہیں آئیں۔

شہرام واقعی اس کی بات کا مطلب نہیں سمجھا تھا۔۔۔

آفرین نے اس کو حیران دیکھ کر ایک گھری سانس بھری۔

جب سے میری شادی ہوئی ہے۔ مجھے یہی محسوس ہوتا رہا ہے کہ میں آپ سے کمتر درجے کی ہوں۔۔۔ کیونکہ ہمارے بچ میں معاہدہ ہوا تھا۔ اور آپ نے میرا مقدمہ لیا تھا۔۔۔ میری مدد کی تھی۔۔۔۔۔۔ میں نے خود کو ایک لوکرانی کی طرح محسوس کیا ہے، جس کا مالک اسے خرید کر، اس کے کام کا معاوضہ دیتا ہے۔۔۔ میں نے ہمیشہ خود کو یاد دلایا

## URDU NOVEL BANK

کہ مجھے آپ کے سامنے محتاط رہنا ہے۔۔ کہیں، کس قدم پر مجھ سے غلطی نہ ہو جائے۔ اور آپ کو غصہ نہ آجائے۔۔ یہ احساس مالک اور نوکر جیسا تھا۔۔ جس میں، میں خود کو پابند سمجھ رہی تھی۔ میری سانس گھٹتی رہی شہرام۔۔۔۔ اور مجھے اسی احساس سے نفرت ہے شہرام۔۔۔ میں اس احساس سے آزاد ہونا چاہتی ہوں۔ میری خواہش ہے کہ ہم ایک محبت کرنے والے میاں بیوی کی طرح رہیں

میں نے کب تم سے نوکروں جیسا سلوک کیا ہے؟ یہ تم ہی تھی جو مجھے کئی بار پریشان کرتی رہی۔ "شہرام نے اسے گھورا، وہ آفرین کی سوچ کو سمجھ نہیں سکا تھا۔" تم مجھے یہ پیسے اسی لئے دے رہی ہونا کیونکہ تم میرے لئے کھانا نہیں بنانا چاہتی؟ "اس کی الٹی بات نے آفرین کو لاجواب کر دیا۔

میں اپنی بات دوبارہ دہراتی ہوں۔۔ میں۔۔ ان پچاس لاکھ کو پچھلا ایگریمنٹ ختم کرنے کے لئے استعمال کرنا چاہتی ہوں۔۔۔ میں آپ کی محبوبہ بننا چاہتی ہوں۔۔ اگر۔۔ میرا دل پکانے کو چاہے۔۔۔ تو پکاؤں گی۔۔ اگر میرا دل نہیں چاہے۔۔ تو نہیں پکاؤں گی۔۔۔ اگر میں ناراض ہونا چاہوں تو۔۔ میں ناراض ہو سکوں۔۔ اور۔۔ اگر میں لڑتا

## URDU NOVEL BANK

چاہوں۔۔۔ تو جی کھول کر آپ سے جھگڑا کر سکوں۔۔۔ کیوں خود کو روکوں؟ خود پر کس لئے  
"بند باندھوں؟"

شہرام کا سینہ غصہ سے بھر گیا۔ اس نے اشتعال میں آکر کارڈ آگ میں جھونکنے کے لئے  
ہاتھ اٹھایا۔ تاکہ کارڈ جلا سکے۔ کیونکہ یہی سارے فساد کی جڑ تھا۔ لیکن اگلے پل ہی وہ ہوا  
جس کی اسے توقع ہی نہیں تھی۔ آفرین اچھل کر اوپر ہوئی اور اس کے ہونٹوں پر اپنے  
ہونٹ رکھ دیئے۔ اور گلے میں بازو حائل کر کے اسے اپنے قریب کر دیا۔

شامی ی ی۔۔۔ مجھے نہیں پتا۔۔۔ میں نہیں جانتی۔۔۔ اگر مجھ سے پہلے آپ کا کسی لڑکی  
سے افیئر رہا ہو۔۔۔ لیکن۔۔۔ نارمل میاں بیوی کی طرح۔۔۔ آپ میرے کچرے دان بھی ہو  
"تو۔۔۔ ہنی پاٹ بھی۔۔۔ آئی لوویو، سو مجھے آپ کی محبت بھی برابری میں چاہیئے۔  
اس لڑکی کا منہ ایسا تھا جیسے میٹھی میٹھی شہد گھل رہی ہو۔۔۔ اب کہاں کا غصہ۔۔۔ کیسی  
نارا ضلکی۔۔۔ شہرام کی ساری ناراضگی۔۔۔ سارا غصہ اڑن چھو ہو گیا تھا۔ اس کے خوبصورت  
نقوش کو دیکھتے وہ کچھ پل ہچکچایا۔ "ایگریمنٹ چھاڑ دیں گے۔۔۔ لیکن۔۔۔ مجھے پیسے مت  
دو۔۔۔ تم میری ہو۔۔۔ سر سے پیر تک میری ملکیت ہو۔ اگر میں نے تم سے مقدمے کے  
"پیسے لیئے تو میں خود کو مرد کیسے کہہ سکوں گا؟"

## URDU NOVEL BANK

لیکن۔۔۔۔"آفرین مہمنائی۔"

بس۔۔ شٹ اپ۔۔۔ اگر ایک لفظ اور بولی نا تو سخت سے سخت سزا دوں گا۔"اس کے"  
دونوں گال کھینچ کر پیار بھری دھمکی دی۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

آفرین کے دونوں گال سرخ ہو گئے۔۔ بے اختیار درد سے سی سی می می نکل گیا  
گیا۔۔"بدمعاش۔۔۔" آنکھیں نکال کر گھورا۔۔ اور گال پر ہاتھ رکھ کر مسلنے لگی۔۔ درد ہو رہا  
تھا۔ کتنا ظالم تھا شہرام۔۔ اففف

میں بدمعاش کیسے ہو گیا۔؟ یہ تم ہی ہو جو میاں بیوی کی طرح رلیشن چاہتی ہو تو نارمل"  
تعلق میں تو ایسے ہی ہوتا ہے۔"اس نے مسکرا کر آنکھ ماری۔

آفرین تو اس عمل پر دنگ رہ گئی۔ دانت پیس کر گھورتے بولی۔"بڑا تجربہ ہے آپ کو؟  
کتنی بار لڑکیوں سے ڈیٹ ماری ہے؟ بولیں۔۔؟ شہرام کا خوبصورت چہرہ پل میں سپاٹ  
"ہوا۔ آنکھ چرا کر بولا۔"فضول مت سوچا کرو۔"

نہیں۔۔۔ جواب دیں۔۔۔ مجھے سچ سننا ہے۔۔۔ "آفرین نے ضدی پن سے کہہ کر چولہا" تک بند کر دیا۔ "جب تک مجھے سچ نہیں بتائیں گے تب تک میں یہ کرمبز بھی نہیں بناؤں گی۔۔۔" اس نے منہ بنا کر ہاتھ سینے پر باندھ لیئے۔ اور اسے تیکھے چتون سے گھورا۔

وہ میری کزن تھی۔ "شہرام کو بالکل بھی توقع نہیں تھی کہ آفرین اس قدر حاسد ہوگی۔ وہ" واقعی اس کی جیلیسی پر دل میں حیران ہوا تھا۔

کیا آپ اب بھی اس کے لئے جذبات رکھتے ہیں؟ "آفرین نے آنکھیں چھوٹی کر کے نچلے" ہونٹ کا کونہ دانتوں میں دبا کر اسے دیکھا۔ "ابھی جب اس کا ذکر کر رہے تھے تو آپ کے چہرے کے تاثرات عجیب سے تھے۔" آفرین کا سکون یہ سوچ کر ہی تباہ ہو رہا تھا کہ کہیں وہ جو سوچ رہی ہے وہ سچ نہ ہو۔۔۔

## URDU NOVEL BANK

وہ اب اس دنیا میں نہیں ہے۔ "شہرام نے لب بھیج کر اسے دیکھا۔ آفرین اپنی جگہ پر "فریز ہو گئی۔ اسے سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ اچانک سے ہی کیا کہے۔ "آئی ایم سوری۔۔۔ زندگی کا جو باب بند ہو چکا ہے۔ اسے پھر سے مت کھولو۔ گرد جھاڑوگی۔۔۔ تو دھول اڑے گی۔ اور زخم تازہ ہو جائیں گے۔۔۔ خود بتاؤ۔۔۔ کیا ایزد تمہارا ماضی نہیں ہے؟ "شہرام نے اسے افسردگی سے دیکھا۔ اور ایک گہری سانس ہوا کے سپرد کر دی۔ اس کی یاد دہانی پر آفرین خاموش رہ گئی۔۔۔ یہ سچ تھا کہ اس کا بھی ایزد کے ساتھ ایک ماضی تھا۔

- پلٹ کر چولہا دوبارہ سے جلایا۔ اور اپنے کام میں لگن ہو گئی۔ شہرام نے کارڈ کو جیب میں اڑسا۔ اور کچن سے نکلتا چلا گیا۔ پیچھے وہ اسے دیکھتی رہ گئی۔۔۔

ڈنر کے بعد آفرین پھر سے اسے ایگریمنٹ ختم کرنے کے لئے زور بھرنے لگی۔ شہرام اب اس سے جیت نہیں سکتا تھا۔۔۔ سو ایگریمنٹ لے کر اس کے ہاتھ میں دیا۔ آفرین تو ایسے خوش ہوئی جیسے ہفت اقلیم کی دولت مل گئی ہو۔ یہ ایگریمنٹ اس کی جان پر بن آیا تھا۔ اس کے لئے ناسور بن گیا تھا۔ اب جب تک وہ اسے تلف نہیں کرتی۔۔۔ اسے چین نہیں آتا تھا۔

## URDU NOVEL BANK

تم اسے جلادو یا پھاڑ دو۔ مرضی کی مالک ہو۔۔۔ لیکن۔۔۔ اس کے بعد بھی تمہیں غیر " مردوں سے رابطہ رکھنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ جیسے کہ ولید یا ایزد۔۔۔ دونوں میں سے کوئی نہیں۔۔۔۔۔ تم۔۔۔ وقت پر گھر آؤگی۔۔۔ باہر دیر تک رہنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ " شہرام نے نرمی سے یاد دلایا۔۔۔ "اس کے ساتھ ہی تمہیں۔۔۔ مجھے چھوڑنے کی اجازت بھی " نہیں ہوگی۔

ہاں۔۔۔ سوئیٹ۔۔۔۔۔ پتا ہے مجھے۔۔۔۔۔ آپ جیسے وجیہ اور خوبصورت اور پیارے ہی کو بھلا " میں چھوڑ کر جاسکتی ہوں؟ " آفرین ایک ادا سے کہتی اس کے قریب بیٹھ گئی۔ اور اس کے گلے میں پیار سے بازو حائل کر کے اس کے چہرے پر جانجا پھول کھلانے لگی۔ شہرام کا موڈ اس سے کافی بہتر ہو گیا۔ وہ رلیکس ہو گیا۔۔۔ آفرین نے اٹھ کر ایگریمنٹ کو کچن میں جا کر جلا دیا۔۔۔ اس کے جلاتے ہی جیسے ایک بھاری سل سینے سے اتر گئی تھی۔ وہ ہلکی پھلکی ہو کر گنگنا نے لگی۔۔۔ اسے یوں ہلکا پھلکا اور خوش دیکھ کر شہرام نے سوچا کہ ایگریمنٹ کے جلانے سے کیا فرق پڑتا ہے۔ بھلی آفرین اسے جلادے۔۔۔ لیکن وہ اس کے احکامات کی پابند ہوگی۔



## URDU NOVEL BANK

دوسرے دن کمپنی میں کوئی بھی آفیس میں آکر اسے سلام تک کرنے نہیں آیا۔ وہ کافی دیر تک یونہی بیٹھی رہی۔ لُنج ٹائم میں جب وہ کمپنی کے کیفی ٹیرا میں آئی تو کوئی بھی نہیں تھا۔۔۔ بیس منٹ گزر گئے۔ کوئی ملازم تک اسے کھانا سرو کرنے نہیں آیا۔ اس کی سیکرٹری کیفے کے انچارج کے پاس گئی۔ تاکہ معلوم کر سکے۔ کچھ ہی دیر میں وہ منہ لٹکائے واہس آئی۔

"آپ نے جن ڈشز کا آرڈر دیا تھا۔ وہ جعفر صاحب نے اپنے پاس منگوالی ہیں۔" وہ قریبی پرائیویٹ کیبن میں ہیں۔ "آفرین نے یہ سن کر اچھنبے سے آنکھیں چھوٹی"

"کر کے اسے دیکھا۔" کیا مطلب ہے؟

کیفے ٹیرا کے ملازم ان کے ہاتھ میں ہیں جی۔ "سیکرٹری نے خفگی سے کہا۔"

بس ٹھیک ہے۔۔۔ مجھے کچھ نہیں چاہئے۔۔۔ آپ میرے لئے باہر سے آرڈر"

کریں۔ "آفرین نے ایک ٹھنڈی سانس بھر کر اسے کہا۔ اور کیبن سے باہر نکلی۔ سائیڈ کے کیبن کے دروازے پر آبلش کھڑی اسے طنزیہ انداز میں ہونٹ سیکور کر مسکرا کر دیکھ رہی تھی۔ اسے دیکھ کر ابرو اچکائے۔۔۔ اور ہونٹ گول کیئے۔ "او ہو۔۔۔ چیئر ووین یزدانی صاحبہ۔۔۔ یہ پوزیشن کوئی مذاق نہیں ہے۔۔۔ تم ادھر کھانے کے لئے آ تو گئی ہو۔۔۔ لیکن



## URDU NOVEL BANK

--- لگتا ہے کسی نے گھاس نہیں ڈالی --- چہ چہ --- تو اب --- چیئر وومین صاحبہ ---  
 باہر سے کھانا آرڈر کریں گیں --- آں --- ہاں --- "وہ طنزیہ ہنسنے لگی۔  
 آفرین نے آنکھوں سے طارق کو ایک معنی خیز حکم دیا۔ جس پر بنا کوئی لفظ بولے طارق  
 نے آبلش کو رکھ کر تھپڑ دے مارا۔ تھپڑ اتنا زوردار تھا کہ آبلش کے گال سے جیسے آگ سی  
 نکلی --- گال لمحے میں سرخ ہو کر تپنے لگا۔ وہ گال پر ہاتھ رکھے دنگ سی اسے دیکھ کر رہ  
 گئی۔ تکلیف سے آنکھوں میں پانی آگیا۔  
 آفرینیہ --- تم پاگل ہو کیا؟ لعنتی لڑکی --- تمہیں تو میں --- "آبلش کے دماغ"  
 میں آتش فشاں پھٹا تھا۔ وہ غمض سے لرز نے لگی۔

لیکن ہوا یہ --- کہ اس کے چہنچہنے پر طارق نے رکھ کر دوسرے گال ہر بھی زوردار چاٹا  
 رسید کر دیا۔ اب تو جیسے آبلش آگ کے گولے پر جا بیٹھی تھی۔ اس کا پورا جسم درد اور غصے  
 کی آگ سے جلنے لگا۔ اسے اپنی آنکھوں پر یقین ہی آ رہا تھا کہ یہ وہی آفرین ہے؟؟ جس  
 کے ساتھ اس نے کئی بار برا کیا تھا۔ وہ بس گھور کر رہ گئی لیکن۔ اس کی ہمت نہیں

ہو رہی تھی کہ طارق جیسے باڈی گارڈ کے آگے آفرین کا بال بھی بیکا کر سکے۔۔ اپنی بے بسی پر تنیش کھا کر رہ گئی۔

میں تمہارے باپ کو بھی اس سے زیادہ مار لگا سکتی ہوں۔۔۔ اگر آئندہ تم نے سوچ" سمجھ کر الفاظ کا استعمال نہیں کیا تو۔۔۔ میں تم کو تب کو مارتی رہوں گی جب تک تمہیں تمیز سے بولنا نہ سکھا دوں۔ اسی لئے۔۔ بی کیئر فل ڈیئر۔۔ "دانت پر دانت جما کر تلخی سے وارن کرتی وہ اسے اپنے سامنے سے دھکیلتی آگے بڑھ گئی۔ پیچھے آبلش اپنے جلتے ہوئے سرخ گالوں پر ہاتھ رکھے اسے نفرت سے گھورے گئی۔

آفرین یزدانی۔۔۔۔ انتظار کرو۔۔۔۔ صرف انتظار کرو۔۔۔۔ دیکھنا۔۔ میں تمہارے ساتھ کیا" "کرتی ہوں۔۔۔۔ ایک دن آئے گا۔۔ جب میں تمہارا اپنے ہی ہاتھوں سے خون کروں گی۔

☆☆☆☆☆☆

سپر کے تین بجے میٹنگ روم میں میٹنگ جاری تھی۔

## URDU NOVEL BANK

جنرل مینجر سربراہی کرسی پر بیٹھا تھا۔ اس کے ساتھ کمپنی کی سینئر مینجمنٹ تھی۔

کیا چیئر وومین آفرین یزدانی کی غیر موجودگی میں میٹنگ شروع کرنا ٹھیک ہے؟ "ڈپٹی" مینجر واصف اکرم کافی کنفیوز تھا۔ اسے آفرین یزدانی کو انفارم کیے بنایوں میٹنگ شروع کرنے والا عمل اچھا نہیں لگا تھا۔

وہ کون ہوتی ہے ایسا سوچنے والی؟ وہ صرف ایک نا تجربکار اور پاگل لڑکی ہے "بس۔۔۔ آپ میٹنگ شروع کریں۔۔۔" جنرل مینجر نے نخوت سے ناک سکڑ کر ڈپٹی مینجر کی شکایت ہوا میں اڑادی۔ اور جعفر کے طرف توجہ کی۔ "کیا پراپرٹی ڈویلپمنٹ پروجیکٹ کے لئے ڈیکوریشن کمپنی کو حتمی شکل دے دی گئی ہے؟"

ابھی تک نہیں۔۔۔۔ ان کمپنیز کی آفر کی گئی قیمتیں بھت زیادہ ہیں۔۔۔۔ میرے خیال کے مطابق کنسٹرکشن ٹیم سے پوچھ کر ہم یہ خود ہینڈل کریں۔ میں نے ابھی حال ہی میں کچھ نئے ڈیزائنز بنائے ہیں۔۔۔ آپ سب ایک نظر اس کو دیکھ کر فیصلہ کر سکتے ہیں

## URDU NOVEL BANK

کہ میری رائے قابل عمل ہے یا نہیں۔ "آبش جو گالوں کی سرخی اور سوجن چھپانے کو ماسک سے آدھا چہرا چھپائے ہوئے تھی۔۔۔ درد کو برداشت کرتے تفصیل سے اپنی رائے دی۔ جعفر کے ساتھ باقی سب میمبران نے تو صیفی نظروں سے آبش کو دیکھا۔ جس پر آبش کی گردن اونچی ہو گئی۔

www.urdu-novelbank.com  
Visit for more novels:

اس نے ڈیزائنز کا موٹا سا پلندہ اٹھا کر مینیجر کے آگے رکھا۔ یہ دیکھ کر سب ایک دوسرے سے اس کی تعریف کرنے لگے۔

ہمممم۔۔۔ یہ ڈیزائنز بھت کریٹیو ہیں۔ زبردست۔۔۔ بھت اعلیٰ کام ہے۔۔۔ کیا یہ آپ نے خود بنائے ہیں؟ یو آر امیزنگ۔ "جنرل نے تعریفی کلمات کہہ کر ساتھ ہی سر دھنا۔

یہ پہلے والے ڈویلپمنٹ پروجیکٹ کے کمروں کے ڈیزائنز سے بہت حد تک بہتر ہیں۔" آبش یزدانی نے کافی لاپرواہی سے کہا۔ جیسے یہ ڈیزائنز بنانا اس کے لئے بائیں ہاتھ بات ہو۔ "کوٹیشن شیٹ بھی وہیں پر ہے۔ میں نے اس کا حساب لگایا ہے۔ اور یہ دس ملین سے بھی زیادہ سستا ہے۔۔۔ اگر ہم کسی ڈیکوریشن کمپنی کی خدمات حاصل کریں۔

مس آبلش، یو هیو ڈن اے گریٹ جاب۔۔۔ دیز ڈیزائنز مسٹ ہیو ٹیکن اے لاٹ آف "افورٹ۔" جنرل مینیجر نے تو صیفی کلمات کہے۔

میں کئی راتوں سے نہیں سوئی۔۔۔ مسلسل ڈیزائنز پر کام کیا ہے۔ لیکن۔۔۔ کمپنی میں "میری محنت

مجھے اپنا حصہ ڈال کر خوشی ہوئی۔۔۔۔۔ آپ کے تعریفانہ کلمات سے جیسے، میری محنت وصول ہو گئی ہو۔" اس سے پہلے کہ آبلش اور بھی بڑکیں مارتی۔ میٹنگ روم کا دروازہ دھاڑ سے کھول کر آفرین اور اس کے پیچھے طارق اور کچھ دوسرے لوگ اندر آئے۔

کیا سب ہی لوگ میٹنگ روم میں موجود ہیں؟ اور کسی نے مجھے اتنے بڑے ایونٹ کے "لئے ہیڈز اپ تک نہیں دیا۔"

آفرین نے ڈپٹی جنرل کو دیکھا۔ جس پر وہ خاموشی بیٹھا حقارت سے اسے دیکھ کر مسکراتا رہا۔

چیئر وومین یزدانی صاحبہ۔ آپ میٹنگ میں پربلمز کو ڈسکشن کرنے اور سمجھنے کے لئے "ابھی چھوٹی ہو۔۔۔ اگر میں آپ کو انفارم کرتا تو بھی۔۔۔۔۔ کچھ کام ایسی ہیں۔۔۔۔۔ جو آپ کو سمجھ میں نہیں آنے، لہذا میں نے آپ کو کال کر کے وقت ضیاع نہیں کیا۔" میٹنگ

آفرین نے گردن موڑ کر طارق اور دوسرے شخص کو دیکھا۔ "ایسا لگ رہا ہے جنرل مینیجر کو۔"  
"کچھ یاد نہیں۔۔۔ اسے اچھی طرح یاد دہانی کروانے کے لئے گھسیٹ کر باہر لے جاؤ  
اس سے پہلے کہ جنرل مینیجر احتجاج کرتا۔۔ طارق نے اسے کالر سے کھینچ کر گھسیٹا۔ جنرل  
مینیجر کے منہ سے بے اختیار چیخ نکلی۔ "تم۔۔۔۔۔۔ چھوڑو۔۔ یو باسٹرڈ۔" لیکن طارق  
نے کان بند رکھے۔۔ اسے گھسیٹتا۔۔ میئنگ روم سے لے گیا۔ ان کے نکلنے ہی وہ  
میئنگ روم میں بیٹھے افراد کے طرف گھومی۔

ہم ڈویلپمنٹ پروجیکٹ کے لئے ڈیزائنرز پر بات کر رہے تھے۔۔۔ آبلش یزدانی کچھ

ڈیزائنز لے آئی ہیں۔ جو انہوں نے رات دن کی محنت سے بنائے ہیں۔۔۔ ہم سب ان ڈیزائنز سے کافی مطمئن ہیں۔ یہ بھت اچھے نظر رہے ہیں۔" ڈپٹی مینیجر نے خشک گلا بمشکل تر کر کے کانپتے دل کے ساتھ وہ فائل آفرین یزدانی کے آگے مودب انداز میں رکھا۔ فائل آفرین کے ہاتھوں میں آتے دیکھ کر آبلش نے چور نظروں سے اپنے باپ کو دیکھا۔ اس کا دل جیسے اتھاہ گہرائی میں ڈبکیاں لگانے لگا تھا۔ اندر سے وہ خوف سے دہل کر رہ گئی۔۔۔ اسے توقع نہیں تھی کہ آفرین یوں اچانک سے میٹنگ روم میں ظاہر ہوگی۔ اور اپنی جگہ پر بے اختیار پہلو بدلا۔ اسے ڈر تھا آفرین اپنے ڈیزائنز پہچان نہ لے۔ کیونکہ یہ وہی ڈیزائن تھے جسے بنانے میں شہرام نے مدد کی تھی۔ اور آفرین سے ڈیزائن ہوٹل کے روم میں گرے تھے۔ جنہیں آبلش اٹھا لائی تھی۔

## URDU NOVEL BANK

حلانکہ، یہ کوئی مسئلہ نہیں تھا۔ اگر آفرین یہ دعویٰ کر بھی لیتی۔۔۔ تب بھی کوئی اس پر اس کے پچھلے واقعے کی وجہ سے یقین نہ کرتا۔۔ کیونکہ اس کا ثبوت آبلش اس کے کمپیوٹر سے مٹا چکی تھی۔۔

آفرین نے آرام سے فائل کھولی۔۔ اور ڈیزائنز دیکھے۔۔ پھر طارق سے سرگوشیانہ کچھ الفاظ کہے۔۔۔ جس پر طارق نے مؤدبانہ سر ہلایا تھا۔۔ سر ہلاتے ہی وہ باہر نکل گیا۔ جس پر آبلش نے سکھ کا سانس لیا۔۔ وہ سمجھی مصیبت ٹل گئی ہے۔ طارق کے جاتے ہی آفرین یزدانی نے بات جاری رکھی۔ "ڈیزائنز بھت اچھے ہیں۔۔ لگتا ہے۔۔ یہ آج صبح ایک بچے پرنٹ کیئے گئے ہیں۔۔ آبلش یزدانی آپ یقیناً ان ڈیزائنز بنانے کے لئے کافی دیر تک بیٹھی ہونگی۔

ہاں۔۔۔۔ آبلش یزدانی صاحبہ نے کہا ہے کہ وہ کئی راتوں کو سو بھی نہیں سکیں۔

"ہیں۔ واقعی کافی محنت کی ہے۔

آبلش یزدانی۔۔ بھت محنتی ہیں۔ "میننگ روم میں ایک دو نے آبلش کے حق میں " تعریفانہ جملے بولے۔ جس پر آبلش کا سر فخر سے تن گیا۔۔ اس نے جان بوجھ کر آج صبح



## URDU NOVEL BANK

ہی ان ڈیزائنز کو دوبارہ سے ایک بجے کے وقت پرنٹ کروایا تھا۔ "چیئر وومین آفرین صاحبہ میرے ڈیزائن دیکھ کر آپ کا کیا خیال ہے۔؟" اس نے آفرین کو طنزیہ دیکھا۔

آفرین خاموش رہی، لیکن اس کے ہونٹ طنزیہ معنی خیز مسکراہٹ میں ڈھلے۔

ڈیزائنز تو بھت زیادہ اچھے ہیں۔۔۔ عجیب بات یہ کہ ایک مہینہ پہلے۔۔ میں نے اپنا ہو" بہو ایسا ہی ڈیزائن ڈرافٹ کھودیا تھا۔ "آفرین نے اپنے الفاظ توڑ موڑ کر اس تک پہنچائے۔ جس کو وہ ہی سمجھی تھی۔ اور اپنی جگہ پر دنگ رہ گئی۔ جیسے سانپ سونگھ گیا ہو۔۔۔ لیکن اس کی بات سن کر باقی میمبران بھی دنگ رہ گئے۔

آبش جلد ہی سنبھل گئی۔۔ ایسے ظاہر کیا جیسے وہ یہ سن کر حیران ہو۔۔ اپنے منہ پر حیرت سے ہاتھ رکھ دیا۔ "آپ کا یہ مطلب تو نہیں۔۔ کہ میں نے آپ کو کاپی کیا ہے۔۔۔ یہی نا؟

لگتا ہے چیئر وومین آبش کے ٹیلنٹ سے حسد کر رہی ہیں۔ "ایک میمبر جو آبش کا چمچہ" تھا بھڑاس نکالی۔ "ہر ایک جانتا ہے کہ آپ بہنوں کی آپس میں نہیں بنتی۔۔۔ لیکن۔۔۔ یہاں کمپنی میں آپ دونوں کے بیچ مقابلے کی کوئی ٹنگ نہیں بنتی۔" ایک لمحے کے لئے

## URDU NOVEL BANK

سب ہی آفرین کو ناگواری سے دیکھنے لگے۔ یہ عورت چیئرومین کی کرسی کے لئے بالکل بھی لائق نہیں تھی۔ کافی چھوٹی عمر تھی اس کی۔۔ ان سب کی نظروں میں۔

مانتی ہوں۔۔۔ آپ میں سے کوئی یقین نہیں کرے گا۔ "آفرین نے پرسکون سانس ہوا"

میں خارج کر کے انہیں دیکھا۔ "خوش قسمتی سے۔۔ میں اس کو بیس دن پہلے ہی پولیس اسٹیشن میں رپورٹ کروا چکی ہوں۔ میں نے اپنے اصلی ڈیزائنر کا ڈیٹا پولیس اسٹیشن پر جمع کروا چکی ہوں۔ ان لوگوں نے کیس ریکارڈ پر رکھا ہوا ہے۔ ساری بات آئیے کی طرح شفاف ہو جائے گی۔۔ جب وہ چیک کریں گے۔" اس نے اطمینان سے کرسی سے ٹیک لگا کر ایک ہاتھ میں تھامی پین کو فائل پر رکھ کر ہاتھ آپس میں الجھا کر سب کو مطمئن نظروں سے دیکھا۔ سب اس کی بات سن کر شش و پنج میں پڑ گئے تھے۔۔ اور بے اختیار الجھی نظروں سے آبلش کو دیکھا۔۔ جعفر کی غصے سے پیشانی کی رگیں تن گئی تھیں۔۔ آبلش نے بے اختیار ان کا ہاتھ ٹیبل کے نیچے سے تھاما۔ اس کا ہاتھ کپکپا رہا تھا اور وہ ٹھنڈی پڑ چکی تھی۔

سب کی نظروں میں شکوک دیکھ کر وہ بری طرح مصنوعی انداز میں رونے لگی۔۔ کپکپاتے لہجے میں بمشکل الفاظ ادا ہونے لگے۔ "مم۔۔ میں صرف ایک عام سی ڈیزائنر ہوں۔

## URDU NOVEL BANK

--- آپ کیوں مجھ پر خواہ مخواہ الزام لگا رہی ہیں۔۔ میں نے یہ ڈیزائنز کافی عرصہ پہلے مکمل کئے ہوئے تھے۔۔ صرف پرنٹ آج نکلوائے ہیں۔ "اس کا معصومانہ انداز دیکھ کر سب نے ترحم بھری نظروں سے آبلش کو دیکھا اور آفرین کو ملامت سے دیکھنے لگے۔ وہ سمجھے آفرین اپنی بہن کو پھر سے، تعصب کا نشانہ بنا رہی ہے۔"

www.urdu-novel-bank.com  
visit for more novels:

آفرین نے فائل سے ایک ڈیزائن ڈرافٹ نکالا اور پوچھا، "بقول تمہارے۔۔۔۔۔ کہ میں تم پر الزام لگا رہی ہوں؟ اور۔۔۔۔۔ پھنسا رہی ہوں؟... تو ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ اب جب کہ یہ تمہاری طرف سے ڈیزائن کیا گیا ہے۔۔۔، تم کو گھر کی ٹائپ اور اورینٹیشن کا پتا تو ضرور ہوگا کہ۔۔۔۔۔؟ "اس نے سوالیہ نظروں سے اسے گھورا۔"

تو بتاؤ۔۔۔ اس کے کتنے فلورز ہیں؟ کتنے بلاکس ہیں؟ اور۔۔۔۔۔ ان کا رقبہ کتنا بڑا " ہے؟ ان کا رخ کس طرف ہے؟ "اس کے مستحکم لہجے اور مضبوط آواز گونجی، تو آبلش کے اوسان خطا ہو گئے۔ لیکن کافی دیر خاموش رہنے کے بعد اپنی عزت بچانے کی آخری کمزور کوشش کرنے کے لئے بے بنیاد سا تکا لگایا۔"

## URDU NOVEL BANK

اس کے سات فلورز ہیں۔۔۔۔۔ ان کا رخ شمال کے طرف ہے۔ اور وہ جنوب کے طرف " کھڑے ہیں۔ "آواز لڑکھڑا رہی تھی۔

اس کی بات ختم ہوتے ہی کچھ تجربیکار میمبران نے اچھنبے سے بھویں اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔

www.urdu-novel-bank.com  
Visit for more novels:

( یہ وہ کیا سن رہے تھے؟ )

یہ اس کے بچ میں تمہیں اتنا بڑا کیبنٹ بنانے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ "آفرین نے" یکدم پھر سے پوچھا نظریں اس کی ڈیزائن پر تھیں۔۔۔  
ا مسمم۔۔۔ زیادہ زخیرے کے لئے۔۔۔ "اس کا لہجہ لڑکھڑایا۔"

اس کی وجہ یہ ہے کہ درمیان میں ایک بڑا ستون ہے جسے گرایا نہیں جا سکتا، اس لیے " میں نے وہاں کیبنٹ لگانے کا انتخاب کیا۔ اس کے علاوہ، یہ دو منزلہ اپارٹمنٹ ہے جس کا رقبہ 128.7 مربع میٹر ہے۔ یہ مشرق میں مغرب کی طرف منہ کر کے کھڑا ہے۔ "آفرین نے ایک طویل ہنکارا بھرا۔ اور تفصیل بتائی۔ آبلش کا چہرہ یوں تھا جیسے کسی نے ہلدی لگادی ہو۔

آفرین نے تاسف سے آنکھیں موند لیں۔ اور ایک گہری سانس بھر کر اسے دیکھا۔  
 تمہارا دعویٰ ہے کہ تم نے ان کو ڈیزائن کیا ہے۔۔۔۔۔ لیکن تم کو گھر کے ڈیٹا کے "  
 بارے میں کچھ بھی نہیں معلوم۔۔۔؟ تم پروجیکٹ کی مینیجر ہو، پھر بھی تم کو کمرے کی  
 قسم کے بارے میں کچھ نہیں معلوم؟ کیا تم ابھی تک کنفیوز ہو؟ کہ اس پروجیکٹ میں  
 کتنی عمارتیں بن رہی ہیں؟" اس کا ایک ایک لفظ آبلش کے ساتھ ساتھ باقی سب کو بھی  
 شرمسار کر رہا تھا۔ آبلش تو اپنا جرم عیاں ہونے پر شرمسار تھی۔۔۔ اس نے اس زعم میں  
 ڈیزائنر کا مشاہدہ ہی نہیں کیا تھا کہ بھلا کون تھا جو اس کے ڈیزائنر کا اتنی باریک بینی سے  
 مشاہدہ کر کے اسے لاجواب کرتا؟

لیکن باقی سب آفرین کے متعلق اپنی غلط سمجھی پر شرمسار تھے۔ وہ جسے ایک چھوٹی اور  
 عام سی لڑکی سمجھ بیٹھے تھے وہ ان سب سے بھی زیادہ ٹیلنڈ تھی۔ بردبار تھی۔ ان سب  
 کے چہرے آبلش کے طرف سے مڑ گئے۔۔۔ وہ سب اس کے اس عمل سے کافی مایوس  
 ہوئے تھے۔۔۔ آبلش کو وہ کیا سمجھے تھے۔۔۔ اور وہ کیا نکلی تھی۔؟

ان میں سے ایک نے بڑھ کر آبلش یزدانی کو ہتھکڑی لگا دی۔

"براہ کرم ہمارے ساتھ اسٹیشن پر آئیں تاکہ مزید تفتیش کی جاسکے۔"

visit for more novels:

چیتنا بند کرو۔۔۔۔۔ چلو۔۔۔ ہمارے ساتھ۔۔۔ اب بات پولیس اسٹیشن پر ہی کلیئر ہوگی کہ "کس نے۔۔۔ کس کا کام پوری کیا ہے؟" دو پولیس والوں نے اسے جھڑک کر چپ کروایا۔ اور اسے گھسیٹ کر دروازے تک لے جانے لگے۔

دیکھو۔۔۔ مجھے پھنسایا جا رہا ہے۔۔۔ میرا یقین کرو۔۔۔ میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔ کچھ"  
نہیں کیا۔۔۔ کسی کا کام نہیں چرایا۔۔۔ چھوڑو مجھے۔۔۔ چھوڑو۔۔۔ ڈیڈ۔۔۔ "اس نے نفی میں

## URDU NOVEL BANK

سر ہلاتے ہوئے آخر میں باپ کو مدد کے لئے پکارا۔ لیکن اس کے احتجاج اور چیخوں کی پروا نہ کرتے پولیس والے اسے دھکیلتے باہر لے گئے۔۔

جیسے ہی اس کی چیخوں کی آواز مدھم ہوئی، آفرین نے مینیجر کو دیکھنے کے ساتھ میٹنگ روم کے سب ممبران پر گہری نظر ڈالی۔۔ جس پر شرمسار ہو کر سب کی نظریں خود بخود جھک گئیں تھیں۔ "تو۔۔۔۔۔ جناب مینیجر صاحب۔۔۔۔۔ میں نے سنا ہے کہ وہ آپ ہی تھے۔۔۔۔۔ جنہوں نے آبلش یزدانی کو اس پوسٹ پر مقرر کیا تھا۔۔۔۔۔ مجھے واقعی آپ کے "فہم اور کمپنی کی قیادت کرنے کی صلاحیت پر شک ہو رہا ہے۔

اگر چیئرومین کو میری قابلیت پر شک ہے تو بلا جھجھک مجھے نکال سکتی ہیں۔ "جنرل" مینیجر نے بدتمیزی سے کہا۔ وہ سیدھا اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے گھور رہا تھا۔ اسے یقین نہیں تھا کہ آفرین کو اسے نکالنے کی ہمت ہوگی۔ اگر وہ اسے نکالتی ہے تو بورڈ آف ڈائریکٹرز اسے بخش دیتے کیا؟۔۔

## URDU NOVEL BANK

ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟ جنرل مینجر نے کمپنی کی کارکردگی میں ماشاء اللہ کافی اضافہ کیا۔  
 ہے۔۔۔۔ میں آپ پر یقین رکھتی ہوں۔ "آفرین نے اچانک مسکرا کر اپنی ٹون بدل دی۔  
 یہ میٹنگ آپ کے حوالے ہے۔" بات ختم کرتے ہی وہ میٹنگ روم سے پروقار چال "چلتی نکل گئی۔ جنرل مینجر کی نظروں نے ناگواری سے اس کا پیچھا کیا۔ (یہ کون ہوتی ہے ایسا کہنے اور فیصلہ کرنے والی؟ کیا وہ اس سے زیادہ تجربیکار تھی؟)  
 آفرین کے جاتے ہی میٹنگ روم میں دروازہ دھاڑ سے کھولتی ایک موٹی خاتون غصے سے پھوں پھاں کرتی آئی اور آتے ہی جنرل مینجر کو رکھ کر تھپڑ مارا۔ "حرام زادے۔۔۔۔۔ کتے۔۔۔۔۔ ناسور۔۔۔۔۔ کہیں کے۔۔۔ تمہاری اتنی ہمت کہ باہر معاشرے کرتے پھرو۔۔۔۔۔ آج تو میں تمہیں چھوڑنے والی نہیں۔۔۔" یہ اس کی بیوی تھی۔  
 اگر میں تم سے شادی نہ کرتی تو کیا تم اس کمپنی میں جگہ بنانے کے قابل "ہوتے۔۔۔۔۔ بولو۔۔۔۔۔ مکار آدمی؟ اب جب کہ تم کمپنی میں جگہ بنا گئے ہو تو سمجھ رہے ہو میں بوڑھی ہو گئی ہوں اور تمہارے لئے دلچسپی کھو چکی ہوں۔۔۔۔۔ میں بھی دیکھتی ہوں کیسے تم اپنے معاشرے جاری رکھتے ہو۔؟ "سارے میٹنگ روم میں جنرل مینجر کی دھلائی پر کھی کھی ہونے لگی۔ اصل میں طارق نے آفرین کے کہنے پر جنرل مینجر کے معاشرے کی ایک وڈیو



## URDU NOVEL BANK

کلپ اس کی بیوی کو بھیج دی تھی۔ جس پر اس کی بیوی (جو امیر خاندان اور اثر رسوخ والی تھی۔ جس کی وجہ سے ہی اس کا شوہر آج اس کمپنی کا جنرل مینجر تھا۔) غصے میں بھری آفیس آگئی تھی۔ اور جب پتا چلا کہ میٹنگ چل رہی تو وہ بنا کسی کا خیال کئے ادھر ہی آگئی تھی۔ اور اب اس کی سب کے سامنے درگت بنا رہی تھی۔

www.urdu-novel-bank.com  
visit for more novels:

☆☆☆☆☆☆☆☆

میٹنگ روم میں ہنگامہ آرائی کی خبر تیزی سے پوری کمپنی میں پھیل گئی۔ میٹنگ روم میں موجود کیمروں نے سارا واقعہ ریکارڈ کر دیا تھا۔

آفرین کو اطلاع دیتے وقت اس کی سیکرٹری ہنس ہنس کر دوہری ہونے لگی۔ "آپ نے یہ نہیں دیکھا کہ کس طرح جنرل مینجر کو تھپڑ مارنے کے بعد ان کا چہرہ تقریباً نوچا گیا تھا۔ اس کی کافی تذلیل کی گئی تھی۔ یہاں تک کہ اس نے بھی جواباً اپنی بیوی کو سرعام "تھپڑ مارا، اور اب ڈائریکٹر صاحب ناراض ہیں۔"

## URDU NOVEL BANK

یہ تو ابھی شروعات ہے۔ "آفرین نے ہنستے ہوئے شیت ابراہیم کو کال ملائی۔

شیت بھائی۔۔۔ کیا آپ کا میڈیا کمپنی میں کوئی واسطہ ہے؟ کیا آپ ہماری کمپنی کے

"جنرل مینجر کے ساتھ آج کے ہوئے افیئر کو رپورٹ کر سکتے ہیں؟

ہا ہا۔۔۔ نو پرو بلم۔۔۔ بھت کم ہی ایسا ہوا ہے کہ بھابھی نے اپنے بھائی سے مدد

مانگی ہو۔۔۔۔۔" اس سے پہلے کہ وہ اپنی بات پوری کرتا۔۔۔ اسے خود پر شہرام کی سخت

گھوری کی تنیش محسوس ہوئی۔۔۔ اس نے چور نظر اس پر ڈالی۔۔۔ اس وقت اس کا منہ بنا

ہوا دیکھ کر زیر لب مسکرایا۔ پھر اپنی ناک کی نوک کھجاتے ہوئے اسے چڑانے کو

"بولا۔ "بھابھی آپ اپنے شوہر نامدار کو مدد کے لئے کیوں نہیں بلا لیتیں۔؟

ان کو۔۔۔؟ "آفرین کی حیران آواز ابھری۔ "وہ ایسی چیزوں کو، ڈیل کرنا نہیں

جانتے۔۔۔۔۔ آپ کو نہیں پتا۔۔۔۔۔ یہ مینیجر کافی شیطان اور چالاک شخص ہے۔ مجھے ڈر ہے

"شیت بھائی وہ شہرام کے لئے مشکلات نہ کھڑی کر دے۔

ہا۔۔۔ یہ نہیں جانتا کہ ایسی کام کیسے ہینڈل کیئے جاتے ہیں؟ شہرام سوری تو وہ

شخص ہے جس کے حکم اور اشاروں پر سب سے بڑی طاقتور میڈیا چلتی ہے۔۔۔۔۔ اور وہ

## URDU NOVEL BANK

ہی نہیں جانتا۔۔۔ ہا۔۔۔ (شیث ابراہیم آفرین کی معصومانہ باتیں سن کر واقعی لاجواب ہوا تھا۔ ہنسی بھی آرہی تھی۔

تو کیا آپ کو اپنے بھائی کے لئے ڈر نہیں لگا کہ مینیجر میرے لئے مشکل پیدا کر سکتا" ہے؟ "شیث نے معصومیت سے منہ بنایا۔ جس پر شہرام نے تیز گھوری دی۔ پھر سر فائل پر جھکا دیا۔ اس وقت شیث شہرام کی آفیس میں بیٹھا تھا۔

نہیں۔۔۔ وہ آپ کے لئے مشکل نہیں کھڑی کر سکتے۔۔۔ کیونکہ آپ میلبرن کے طاقتور" خاندان سے ہیں نا۔۔۔ "وہ چمکی۔ "اگر آپ نے میری مدد کی تو میں آپ سے وعدہ کرتی ہوں۔۔۔ مستقبل میں شی۔۔۔ والے کمپنی آپ سے مکمل تعاون کرے گی۔۔۔ اور۔۔۔ میلبرن کے نمبر ون پوزیشن پر آپ کا خاندان ہی ہوگا۔۔۔ جعفر یزدانی کو یہ "موقعہ نہیں مل سکے گا۔

"اوہ ہو۔۔۔ آپ اچھی طرح جان گئی ہیں بھابھی۔۔۔ کہ مجھے کیسے استعمال کرنا ہے" شیث نے اسے چھیڑ کر، شہرام کو دیکھ کر آنکھ ونک کی۔

ایسا مت کہیں شیث بھائی۔۔۔ آپ شرام کے دوست ہیں، اسی لئے ہم سب ایک "ہی فیملی ہیں نا۔" شیث یہ سن کر بمشکل اپنے قہقہے کا گلا گھونٹا۔۔۔ "ٹھیک ہے۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔ آپ صحیح کہتی ہیں رین بھابھی۔" اس نے مسکراہٹ دبائی۔ جب کہ آنکھیں شرارت سے چمک رہی تھیں۔۔۔

www.urdu-novelbank.com  
Visit for more novels:

فون رکھتے ہی شیث کافی دیر تک ہنستا رہا۔ اتنا کہ آنکھوں میں پانی آگیا جب کہ شرام دانت پر دانت جمائے اسے خشمگین نظروں سے گھورتا رہا۔ "آفرین بھابھی واقعی بھت فنی ہیں۔۔۔ ہا ہا۔۔۔ جو بھی انہوں نے کہا۔ کافی ہنسنے جوگا تھا۔۔۔ میں تو ایوین ان کے لئے فکر مند ہو رہا تھا کہ کمپنی کی چارج سنبھالنا ان کے لئے مشکل نہ بن جائے۔۔۔ لیکن۔۔۔ امیزنگ۔۔۔ اب مجھے فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔۔۔ بھابھی خود کافی بردبار اور سمجھ والی ہیں۔"

اچھا۔۔۔؟ کیا تم جانتے نہیں کہ آخر یہ بیوی کس کی ہے؟ "شرام فخر سے" مسکرایا۔ لیکن پھر اچانک سے ہی ایک خیال آتے اس بیزار کن نظروں سے شیث کو نہارا۔ شیث کا چمکتا چہرہ شرام کی نظروں سے یکدم بجھ سا گیا۔ "کیا تم مجھ سے جیلس ہو رہے ہو؟ کہ آفرین بھابھی نے اپنے شوہر کے بجائے بھائی کو مدد کے لئے کیوں پکارا؟... کم

## URDU NOVEL BANK

آن۔۔۔۔ وہ صرف تمہارا خیال کر رہی ہے۔۔ کہ کیسے تمہیں اس شیطان شخص سے محفوظ رکھے۔۔۔ بھابھی پریشان تھی کہ جنرل مینجر اس کے شوہر کے لئے مشکل نہ کھڑی کر دے۔۔۔ مجھے تو یہ سن کر تم سے حسد ہو رہا ہے میرے بھائی۔۔۔۔ آہ۔۔۔۔، "شیث نے آخر میں آہ بھری۔ جس پر شہرام کچھ سوچ کر مسکرا دیا۔ یہ اس کی زندگی کا پہلا موقع تھا۔ کہ ایک عورت اس کی حفاظت کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ اس کی حفاظت کے لئے پریشان ہو رہی تھی۔۔ اس کو کہیں کوئی نقصان نہ پہنچا دے۔۔ یہ سوچ کر اس سے وہ بات چھپا رہی تھی۔۔۔۔ ہاؤ۔۔۔۔ انٹریسٹنگ۔۔۔۔" تم صحیح کہتے ہو یا۔۔۔ اس نے یہ تک کہا کہ وہ میرا خیال رکھے گی۔۔

وہ مسکرائے گیا۔۔ ہونٹوں سے مسکراہٹ جدا ہی نہیں ہو رہی تھی۔۔ جب کہ کرسی سے ٹیک لگائے۔۔ ذہن میں مسلسل اپنی معصوم بیوی کے الفاظ گھوم رہے تھے جو وہ اس کی حفاظت کے لئے شیث سے بول رہی تھی۔

## URDU NOVEL BANK

اس کی بات پر شیث نے اسے گھورا۔۔ "شرم تو نہیں آتی تمہیں شہرام کے بچے۔۔ اتنے امیر شخص ہوتے ہوئے بھی ایک کمزور عورت سے یہ توقع کر رہے ہو کہ وہ تمہارا خیال رکھے۔۔ تمہارے لئے پریشان ہو؟

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔۔۔ جب تک میری بیگم کو یہ پسند آتا ہے۔۔۔۔۔ بس وہ "خوش رہے۔۔ کہ وہی میرا خیال رکھ رہی ہے۔۔۔۔۔ بالے داوے۔۔۔۔۔ آبلش یزدانی اب قید "! میں ہے۔۔۔۔۔ یقیناً اس کی اچھی خدمت ہو رہی ہوگی

شہرام کی آنکھوں میں سرد پن گہرا ہونے لگا۔

اب وقت آگیا تھا۔۔۔۔۔ آبلش یزدانی کی وجہ سے آفرین کو جتنی بھی تکلیفیں اور جتنے بھی (دکھ پہنچے تھے۔۔ وہ سب اسے جیل کی قید میں بھگتنے پڑے گے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

دوسرے دن جنرل میخبر کی بیوی کے ہاتھوں دھلائی والی وڈیو کلپ میڈیا پر اچھی خاصی گردش کر رہی تھی۔

## URDU NOVEL BANK

جنرل مینجر اچھا خاصا حواس باختہ ہو گیا۔۔ خوف سے اس کا چہرے بالکل پیلا پڑ چکا تھا۔ اس وڈیو کلپ نے اس کی ریپوٹیشن کافی نہیں بلکہ بھت زیادہ برباد کر دی تھی۔ سمجھ لو وہ تباہی کے کنار پر پہنچ کر بس ہوا میں معلق تھا۔

ساتھ ہی صبح کے اخبارات میں بھی فوٹوز کے ساتھ یہ کیپشنز بھی لگا تھا کہ مینجر صاحب نے بڑھاپے میں خفیہ طور پر رکھیل رکھی ہوئی تھی۔ جس کی خبری پر بیگم سے اچھی خاصی چھترول۔۔

اب شی۔وائے کمپنی کی چیئر وومین کی آفیس میں آؤ تو مینجر غصے میں نتھنے پھلا کر اخبارات اس کے آگے پھینکتے دھاڑ رہا تھا۔ "یہ۔۔۔ یہ سب تم نے کیا ہے نا؟ تم نے ہی اخبار میں تصاویر بھیجی ہیں۔۔ اور تم نے ہی میڈیا پر وڈیو کلپ شیئر کی ہے۔۔ یہ تم نے ہی کیا ہے؟"

مجھے نہیں پتا! آپ کس بارے میں بات کر رہے ہیں مینجر صاحب؟ "!! آفرین نے" کرسی کی پشت پر ٹیک لگالی۔۔ اور تاسف سے اسے دیکھ کر نچلا ہونٹ تھوڑا باہر نکال کر

## URDU NOVEL BANK

شانے لاعلمی میں اچکائے۔ "ویسے مجھے آپ سے ایسی توقع نہیں تھی کہ آپ اس ٹائپ کے آدمی نکلیں گے!؟...چہ چہ۔۔۔ بہت مایوس کیا آپ نے!! آپ کے اس عظیم "اکارنامے کے بدولت میری کمپنی کی تو ریپوٹیشن ہی بری طرح برباد ہو رہی ہے۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

تمہار ہمت کیسے ہوئی مجھ سے، اس قدر گستاخی سے بات کرنے کی۔۔۔ یونچ! یہ مت "!! سمجھنا کہ میں کچھ نہیں جانتا۔۔۔ کہ اس سب کے پیچھے تم ہو۔۔۔ کیا سمجھتی ہو؟ کیا سمجھتی ہو تم کہ اتنی آسانی سے مجھے بیوقوف بنا لو گی۔۔۔ ہاں!؟ "وہ غصے میں آپے سے باہر ہو کر آفرین کو تمھڑ مارنے کے لئے ہاتھ اٹھا گیا تھا۔ لیکن طارق نے پیچھے سے اسے کھینچ کر دور کیا۔۔۔ جس پر وہ بری طرح دھاڑا۔۔۔ "یو سن آف بیچ۔۔۔ چھوڑو مجھے۔۔۔ آفرین نے سکون سے انٹر کام ڈائل کیا اور سیکورٹی کو اندر آنے کے لئے کال کی۔ سیکورٹی گارڈز ایک منٹ سے بھی کم وقت میں آئے تھے۔ "اس شخص کو باہر کھینچ کر لے جاؤ۔۔۔ میرے خیال سے اس شخص کے دماغ کا اسکو کھسک گیا ہے۔۔۔ ایسے شخص کا "میری کمپنی میں کوئی کام نہیں۔۔۔"



## URDU NOVEL BANK

آفرین یزدانی! صرف انتظار کرو! دیکھنا میں کیا کرتا ہوں تمہارے ساتھ۔۔۔۔۔ "وہ واہی" تباہی بکنے لگا۔۔ دھمکیاں دیتا رہا۔۔ سیکورٹی گارڈز اسے دھکے دیتے باہر لے گئے۔۔۔۔۔ اس کے جاتے ہی۔۔ ڈپٹی ڈائریکٹر واصف صاحب گھبراتے پیشانی سے پسینہ پونچھتے دھڑکتے دل کے ساتھ اندر آئے۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

آفرین سے سامنا ہوتے اس کا دل خوف سے بھر گیا۔۔۔ بظاہر عمر میں چھوٹی اور ناتجربہ کار نظر آنے والی یہ لڑکی حقیقت میں کافی خطرناک تھی۔ جنرل مینجر کے، ساتھ ساتھ باقی بھت سے افراد نے بھی اس کی عمر سے دھوکا کھا کر اسے کم ہی سمجھ لیا تھا۔ لیکن اس کی جنرل مینجر کے ساتھ کی گئی کارروائی کے باعث اب سب ہی انگشت بندھاں تھے۔ حالانکہ کسی کی پاس کوئی ثبوت نہیں تھا لیکن سب ہی سمجھ گئے تھے کہ اس سب کے پیچھے آفرین یزدانی کا شاطر اور ذہانت سے بھرپور دماغ ہے۔

ڈپٹی مینجر واصف صاحب جانتی ہوں کہ آپ نہایت باصلاحیت اور قابل شخص ہیں۔ یہ" اور بات ہے کہ آپ کو ہمیشہ سے جنرل مینجر نے دبا کر رکھا ہوا تھا۔۔ آپ واقعی کافی ان کمفارٹیبل محسوس کرتے ہونگے۔۔۔ صحیح کہا نا؟" آفرین نے پرسنلی اٹھ کر اس کو پانی کا

## URDU NOVEL BANK

گلاس دیا۔۔ ڈپٹی مینجر نے یکدم اپنی پیشانی سے پسینہ خشک کیا اور پانی اٹھا کر گٹاگٹ پی گیا۔ اور آفرین کو تذبذب سے دیکھنے لگا۔ "لل۔۔۔ لیکن۔۔۔ جنرل مینجر دس سال سے زائد عرصے تک اس کرسی پر رہا ہے۔ کمپنی میں بہت سے لوگ اس کے احکامات پر عمل کرتے ہیں، اور اس طرح بہت سے ڈائریکٹر بھی اس کے مطیع ہیں"۔ وہ ہچکچا رہا تھا۔

ہمممم۔۔۔ میں آپ کو ایک ہفتے تک سوچنے کا وقت دیتی ہوں۔ فیصلہ کر لیں۔۔۔۔۔ آپ" آسمان کی بلندیوں پر پہنچنا چاہتے ہیں یا۔۔۔۔۔ ساری عمر جنرل مینجر کے گھٹنے پکڑ کر گدھا بنے رہنا چاہتے ہیں" آفرین بنا ادھر ادھر کی کئے۔۔۔ سیدھا مدعا پر آئی۔ جس پر ڈپٹی مینجر کا دل اسپید سے، دھڑ دھڑ کرنے لگا۔ آنکھوں میں چمک آئی۔ ٹھیک اس وقت آفرین کی سیکرٹری پریشانی سے اجازت لے کر اندر آئی۔

چیئر مین، جنرل مینجر کو کمپنی کے گیٹ کے باہر لوگوں کے ہجوم نے بہت مارا ہے۔ اور" اس قدر مارا ہے کہ وہ خونم خون ہو گیا۔ گارڈز نے اسے بمشکل چھڑا کر ہاسپٹل بھیجا ہے۔ "ڈپٹی مینجر نے چونک کر آفرین کو دیکھا جو یہ سب بھت سکون سے سن رہی تھی۔ ڈپٹی مینجر کی ٹانگیں خوف سے کانپنے لگیں۔ جیسے بس اگلی باری اس کی ہوگی۔

مجھے آپ کی آفر قبول ہے - "وہ جلدی سے بول پڑا"

گڈ۔۔۔۔۔ ویری گڈ۔۔۔۔۔ مجھے آپ سے اس طرح کے اچھے فیصلے کی ہی توقع تھی۔ آپ تو واقعی کافی عقلمند شخص ہیں۔ اب آج سے آپ جنرل مینجر کی جگہ سنبھالیں گے۔ ٹھیک؟" آفرین کے کچھ کچھ جتاتے ہوئے سرد لہجے پر اس نے بوکھلا کر جلدی سے سر اثبات میں ہلایا۔۔۔ اس وقت طارق کو اپنی مالکن کا انداز ہو بہو شرام جیسا لگا۔۔۔ جب وہ کام کر رہا ہوتا تھا تو بالکل اسی طرح سرد مزاج شخص بن جاتا تھا۔ سنگدل۔۔۔۔۔ جو سامنے والے کے حواس اپنے سرد انداز سے ہی خطا کر دیتا تھا۔

ڈپٹی مینجر کے جانے کے بعد۔۔۔ آفرین کے چہرے پر تاسف ہی تاسف بکھر گیا۔۔۔ جیسے اسے اپنے کیئے پر افسوس ہو۔۔۔ ملال ہو۔۔۔ اس طرح کے کام کرنا، اس کا مزاج نہیں تھا۔ لیکن۔۔۔ وہ مجبور تھی۔

## URDU NOVEL BANK

میری وجہ سے ہی جنرل مینجر کو لوگوں نے مارا تھا۔۔۔ طارق بھائی۔۔ کیا آپ بھی " سمجھتے ہیں میں ظالم ہوں!!!؟ "کرسی پر تھکے تھکے انداز میں بیٹھتے وہ جیسے خود سے بولنے لگی۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

نہیں۔۔۔ مالکن۔۔۔ "طارق نے مؤدب انداز میں سر جھکایا۔۔۔" اگر آپ ایسے لوگوں کے " لئے سخت دل نہیں بنیں گیں تو۔۔۔ ان جیسے باقی بھیریا صفت لوگوں میں سے کیسے مقابلہ کر سکیں گیں؟۔۔۔ یہاں تو قدم قدم پر ایسے بھیرے نما انسان بھرے پڑے ہیں۔ "اس کی بات پر آفرین سوچ کے سمندر میں ڈوب گئی۔

ہممم۔۔۔ صحیح کہتے ہیں آپ۔۔۔ شے۔۔۔ والے کمپنی پر مکمل تسلط جمانے کے لئے ایسا کرنا " لازم ہے۔۔۔ لیکن۔۔۔ اب میں اپنی نانی کا بدلہ لینا چاہتی ہوں۔۔۔ کیا آپ میری مدد کریں گے طارق بھیا؟ "آفرین نے اپنی نانی پر ہوا ظلم یاد کرتے ہی مسٹھیاں بھینچ لی تھیں۔ اسے اب اپنی نانی کا بدلہ لینا تھا۔

یہ بوجھ اس کے سینے پر بہت بھاری تھا۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

## URDU NOVEL BANK

صرف ایک ہفتے کے اندر ہی ڈپٹی مینیجر نے کمپنی کی ہر چیز کو دوبارہ سے ترتیب دیا۔ اور بہت ہی احسن طریقے سے اپنی ڈیوٹی کرنے لگا۔ جب کہ آبلش یزدانی کے ساتھ ساتھ جتنے لوگ بھی آفرین یزدانی کے خلاف تھے۔ ان سب کو کمپنی سے نکال دیا گیا۔ آبلش کو بالکل بھی معلوم نہیں ہو سکا تھا کہ جیل سے باہر اس کے پیچھے کیا کچھ بدل گیا ہے؟

لاک اپ میں اس کے ساتھ قیدی بدترین تشدد کرتے تھے۔۔ روزانہ اس کے جسم پر اتنی سخت سردی میں ٹھنڈا پانی ڈالتے تھے۔ اتنے سخت تشدد نے اس کی جلد کافی برباد کر دی تھی۔ سات دن۔۔ پورے سات دن آبلش یزدانی حراست میں رہی۔ جعفر یزدانی اس کو باہر نکالنے کے لئے پیسہ پانی کی طرح بہا رہا تھا۔ بالآخر ایک ہفتے بعد اس کی بیل ہو گئی۔ آبلش یزدانی کو سیل سے باہر اسٹریچر پر لایا گیا۔ اس کی حالت کافی ابتر تھی۔ اس کا سوجا ہوا چہرہ اور جا بجا زخم دیکھ کر صالحہ یزدانی خود پر قابو نہ پاسکی۔ اس سے چمٹ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔ آبلش یزدانی بھی ماں کو اپنے لیے روتا دیکھ کر خود بھی پھوٹ پھوٹ کر کے زور و شور سے رونے لگی۔

## URDU NOVEL BANK

ہائے۔۔۔ ہائے۔۔۔ دیکھو تو۔۔۔۔۔ میری پھولوں جیسی بچی کی کیا حالت کردی ان ناس ماروں " نے۔۔۔ ہائے۔۔۔۔۔ خدا غارت کرے۔۔۔ ہائے۔۔۔۔۔ خدا ان کے ہاتھ برباد کرے۔۔۔ ہائے ظالمو۔۔۔ کیسا ظلم کیا میری معصوم سی بچی پر۔۔۔ اس آفرین ناگن کو تو میں چھوڑوں گی نہیں۔ "صالحہ بری طرح بد دعائیں دینے لگی۔ اس وقت وہ ایک جاہل عورت لگ رہی تھی۔

ڈیڈڈ۔۔۔۔۔ مااا۔۔۔۔۔ آپ دونوں میری طرف سے بدلہ لیں ان لوگوں نے مجھے بری " طرح مارا ہے۔۔۔ آفرین سے بدلہ میں خود لوں گی ڈیڈ۔۔۔ آفرین کو نہیں چھوڑوں گی۔ " یہ کہتے ہی منہ پھاڑ کر رونے لگی۔۔۔ اس کا چہرہ بری طرح بگڑ چکا تھا۔ بس کرو میری بچی، تمہارا ڈیڈ ان سب کو بالکل نہیں چھوڑے گا۔۔۔ سب کو دیکھ لوں گا " میں۔۔۔ "جعفر غصے سے پھٹنے کے قریب تھا۔ اپنے ساتھ کھڑے ڈرائیور کو جھنجھلا کر حکم دیا۔ "اسے جلدی ہاسپٹل لے چلو۔

جی جی۔۔۔ ضرور۔۔۔ "اس نے جلدی سے آبلش یزدانی کو گاڑی میں لٹایا۔۔۔ وہ بیٹھنے کے " قابل نہیں تھی۔ آبلش یزدانی ان سات دنوں میں نہائی نہیں تھی۔ تبھی اس کے وجود سے بساںد آرہی تھی۔ ڈرائیور نے بے اختیار ناک پر رومال رکھ کر اس ناگوار بو سے خود کو

## URDU NOVEL BANK

بچانے کی کوشش کی۔ ساتھ ہی دل میں اس کے لئے افسوس بھی ہوا۔ کیا تھی یہ لڑکی۔۔  
اور اب کیا ہو چکی تھی۔۔ اس کے باوجود بھی اکڑ نہیں گئی تھی۔۔ افسوس۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

ہاسپٹل میں آبلش ڈاکٹروں پر چیخ رہی تھی۔ "مجھے جلد سے جلد ٹھیک کرنے کی دوا  
"دو۔۔ میں تین دن میں ٹھیک ہونا چاہتی ہوں۔۔ سنا تم لوگوں نے۔!!؟  
سوری میم، ہمارے پاس ایسی کوئی دوا نہیں ہے جو آپ کو تین دن میں ٹھیک"  
کردے۔۔ آپ کو ٹھیک ہونے میں پندرہ دن لگ جائیں گے۔" ڈاکٹر نے اس سائیکو لڑکی  
کو ناگواری سے دیکھ کر ناک سیکوڑی۔

تو پھر تم لوگ یہاں کیا کر رہے ہو؟ بہت ہی کوئی بے کار لوگ ہیں یہاں۔۔"  
ماااا مم۔۔ ڈیڈ۔۔ مجھے دوسرے ہاسپٹل میں ایڈمٹ کروائیں۔۔ میں آفرین سے نمٹنے  
کے لئے جلد از جلد ٹھیک ہونا چاہتی ہوں۔" وہ اپنے ماں باپ پر چیخنی۔  
آپ کمپنی میں واپس نہیں جاسکتی ہیں۔۔ آپ کو نوکری سے فارغ کر دیا گیا ہے۔" جعفر"  
یزدانی نے مایوسی سے بتایا۔

کیا!!؟.... کیا کہا؟! ہیں؟"!! اس کی آنکھیں بے یقینی سے پھٹ گئیں۔ "ایسا کیسے" ہو سکتا ہے ڈیڈ؟ آفرین کی اتنی ہمت۔۔۔ کہ مجھ سے بدلہ لے۔۔۔ مجھ سے؟ اس لفنگے جنرل مینجر نے اجازت کیسے دی مجھے نکالنے کی؟ "وہ جیسے جلتے توے پر جا بیٹھی تھی۔ اس کا حال خود اتر ہے۔ عورتوں کے ایک گروپ نے اسے کمپنی کے باہر گھیر کر مارا" تھا۔ جس وجہ سے وہ ہاسپٹلائز ہے۔ اب اس کی جگہ پر ڈیوٹی ڈپٹی مینجر واصف سنبھال رہا ہے۔ کمپنی میں کوئی بھی آفرین کے حکم کے خلاف جانے کی ہمت نہیں کر سکتا۔ "جعفر صاحب دانت پیستے نفرت سے بتا رہے تھے۔ اس کی آنکھوں میں حقارت تھی، بدلے کی آگ تھی۔

کیا مطلب!؟ ایسا کیسے ہو سکتا ہے!؟ کہیں آفرین نے خود ہی تو یہ حرکت نہیں کی؟" آپ نے پولیس کو نہیں بلایا ڈیڈ؟ "آلش تو دنگ رہ گئی۔۔ اتنی ساری چیزیں اسی ایک ہفتے میں اس کے پیچھے ہو گئی تھیں۔ جس پر وہ گنگ تھی۔ کیا دنیا اتنی تیزی سے چل رہی؟



## URDU NOVEL BANK

(کیا یہاں انصاف ہے؟) آبلش تو جیسے یہ سن کر پاگل ہونے کے قریب تھی۔

آفرین بالکل بدل چکی ہے۔ یہ وہ آفرین تو ہے ہی نہیں جسے ہم جانتے تھے۔ جو ہماری "ایک ڈانٹ پر ہی سہم جاتی تھی۔ رو پڑتی تھی۔ یہ تو کوئی نیا وجود ہے۔" صالحہ نے بھی حیرت کے ساتھ نفرت سے بھڑاس نکالی "جعفر آپ کو میری بیٹی کا بدلہ لینا چاہیئے میں ایسے تو اس ڈائن کو چھوڑنے والی نہیں۔۔۔ شی۔۔۔ والے کمپنی پر میری بیٹی کا ہی حق ہے۔" اتنے سالوں سے لکڑی لائف گزارنے کے بعد اب صالحہ کو اپنے اسٹیٹس سے نیچے گزارنے کا تصور بھی کسی طور قبول نہیں تھا۔ آخر وہ ان امیر طبقات کی بیگمات کو کیا منہ دکھاتی؟ جن کے سامنے ہمیشہ اس نے نمود و نمائش ہی کی تھی۔ یہ اس کے لئے ڈوب مرنے کا مقام تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

کچھ دن بعد، شام کو ڈیوٹی سے آف ہونے کے بعد آفرین نے آفیس کی بتیاں گل کیں۔۔ اور اپنا سامان سمیٹتی لفٹ کے طرف آئی۔ جب ڈائریکٹر واصف کا بیٹا بھی لفٹ

## URDU NOVEL BANK

کے انتظار میں کھڑا تھا۔ اسے دیکھ کر سلام کیا۔ آفرین نے بھی سر ہلادیا۔ اور لفٹ آنے کا انتظار کرنے لگی۔

مس آفرین، کیسی ہیں آپ؟ کئی دن سے سوچ رہا ہوں کمپنی کو سنبھالنے کی خوشی میں، کیوں نہ آپ کو ٹریٹ دوں؟ یہاں قریب اجوار میں بھت اچھے ریسٹورانٹ ہیں۔ اگر آپ پسند کریں تو۔؟" اس نے ایک اسٹائل سے بال سنوار کر آفرین کے سپاٹ چہرے پر نظر کی۔

آفرین نے نا سمجھی سے بھنویں اچکا کر اسے دیکھا۔ جس پر وہ چھینب گیا۔ جب سے اس نے چارج سنبھالا تھا کمپنی کے ڈائریکٹرز بہانے بہانے سے کبھی اپنے پوتوں، بیٹوں سے اس کا تعارف کروا رہے تھے۔ ہر ایک آفرین کو متاثر کرنے میں، ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی کوشش میں تھا۔ اور وہ یہ بات اچھی طرح سمجھ رہی تھی۔

آپ کا شکریہ، میرا ارادہ اپنے گھر پر ہی کھانے کا ہے۔ "آفرین نے سہولت سے انکار کر دیا۔

چلیں۔۔ تو پھر میں آپ کو گھر چھوڑ آتا ہوں۔ "ڈائریکٹر واصف کے بیٹے منیب نے ہار نہیں مانی، اور اس کے بیگ کے طرف ہاتھ بڑھایا۔ لیکن طارق نے بچ میں ہی اس کے

## URDU NOVEL BANK

ہاتھ کو جھٹک دیا۔۔ آفرین نے بھی گھور کر دیکھا۔ تو وہ ہچکچکا کر اپنا ہاتھ سہلاتا بولا۔ "آپ کا بیگ وزنی لگ رہا تو میں نے سوچا اٹھا کر چلوں۔" اس نے وضاحت دی۔ آفرین کی سرد آنکھوں میں دیکھنا بلاشبہ بہت مشکل تھا۔۔۔ سامنے والے کے جسم میں کپکپی سی طاری ہو جاتی تھی۔ سب کو ہی پتا تھا کہ اس کا باڈی گارڈ کس طرح اس کے ساتھ سائے کی طرح چپکا رہتا ہے۔ اور کسی کو بھی آگے بڑھنے کی ہمت نہیں ہوتی تھی۔

اگر تم نے دوبارہ سے یہ حرکت کی تو یہی ہاتھ ٹوٹا ہوا لے کر گھر جاؤ گے۔ "طارق کے" سرد آواز میں خبردار کرنے پر منیب وہیں منجمد ہو گیا لیکن پھر ازلی تفخر عود کر آیا۔

جانتے ہو۔۔ میں کون ہوں؟ فائن۔۔ میں بھی اپنے سے کم تر درجے کے لوگوں کے "منہ نہیں لگنا پسند کرتا۔" منیب نے اپنی شرمساری چھپائی۔

اس وقت لفٹ اوپر آئی۔ آفرین طارق کے ساتھ لفٹ میں داخل ہوئی۔ منیب بھی پیچھے داخل ہو گیا۔۔ لفٹ آہستہ آہستہ نیچے آنے لگی۔ کارپورج میں پہنچتے ہی۔۔ اس نے پھر سے بات کی۔ "آفرین کیا آپ کا معلوم ہے۔۔ یہاں میلبرین میں قدیم تصاویر کی نمائش "لگی ہے۔ کیا آپ چلنا پسند کریں گیں؟

## URDU NOVEL BANK

جی نہیں۔۔۔ شکریہ۔۔۔ مجھے ایسے کاموں میں دلچسپی نہیں۔۔۔ نہ ہی میرے پاس ایسی" فضولیات کے لئے وقت ہے۔" آفرین نے ٹھپ جواب دیا۔

اس وقت آفرین کی نظر کار سے اترتے دراز قد وجود پر پڑی۔ اس کو حیرت کے ساتھ عجیب سی مسرت ہوئی۔ پورے وجود میں بیٹھی بیٹھی سی سنسناہٹ سی۔۔۔ وہ تصور بھی نہیں کر سکتی تھی کہ اس طرح سے وہ یوں کمپنی میں آئے گا۔

شام کے اندھیرے میں فوارے کے پاس کھڑا شہرام اس وقت کافی وجہ لگ رہا تھا۔ اس کے پیچھے فوارے میں جلتی نیلی اور وائلٹ روشنیاں اس کے وجود کو ماورائی لک دے رہی تھیں۔۔۔ جیسے ابھی ابھی کسی فیشن شو میں واک کرتے بھول کر ادھر آگیا ہو۔ اس کے وجہ نقوش اور سفید رنگت، کالی گہری آنکھوں کے اوپر کالی گہنی بھنویں۔ اور بھوؤں کے بیچ دو سلوٹیں۔ اسے کافی اڑیکٹو بنا رہی تھیں۔ اس کی نظروں میں منیب کو دیکھ کر آگ سی جلی تھی۔

## URDU NOVEL BANK

ارے ارے شامیہ۔۔۔ آپ یہاں کیسے آگئے؟ "آفرین نے اسے دیکھ کر خوشی میں"

اس کی نظروں کا نوٹس بالکل نہیں لیا۔ بھاگتی ہوئی۔۔۔ اس کے پاس آئی اور اس کے بازو کو اپنے حصار میں لے لیا۔ خوشی سے اس کا انگ انگ کھنک رہا تھا۔

آفرین کو خوشی سے اپنے بازو سے چمٹا دیکھ کر، شہرام کی آنکھوں کی آگ آہستہ آہستہ کم ہو گئی۔ اس کا چھونا ہی اس کے وجود کی گرمی زائل کر گیا تھا لیکن۔۔۔ غصہ نہیں۔۔۔ اسے اس شخص پر غصہ تھا جو اس کی بیوی کے پیچھے تھا۔ وہ مسلسل اسے گھور رہا تھا۔ "ایسا لگتا ہے میں غلط وقت پر آگیا ہوں۔" شہرام کا لہجہ سرد تھا۔ آفرین نے چونک کر اسے دیکھا۔

یہ کون ہے آفرین یزدانی؟ "منیب کو یہ شخص عجیب لگا۔۔۔ اس میں سوائے خوبصورتی" کے اسے اور کچھ نظر نہیں آیا۔

منیب کے پوچھنے پر شہرام دانت پیس کر خاموش رہا۔ اب وہ دیکھنا چاہتا تھا کہ آفرین کیا جواب دیتی ہے؟ آفرین کیا کہہ کر اس کا تعارف کرواتی ہے؟ "یہ۔۔۔؟" آفرین نے مسکرا

کر شہرام کا بازو پیار و حق سے تھاما۔۔۔ وہیں۔۔۔ شہرام کا ہر عضو جیسے سماعت بن گیا۔ "یہ میرا شوہر ہے۔" اس کے جواب پر شہرام کے تنے ہوئے اعصاب پر سکون ہو گئے۔

مجھے آپ کے ڈیڈ کے ارادے کا اچھی طرح علم ہے مسٹر منیب لیکن۔۔۔ میں آلریڈی " شادی شدہ ہوں۔ اور اپنے شوہر سے بے انتہا محبت کرتی ہوں۔ سو مہربانی فرما کر باقی سب کو بھی انفارم کر دیجئے گا۔" آفرین نے بڑی خوبصورتی سے جواب دیا۔ جس پر منیب انگشت بندناں رہ گیا۔ اسے شہرام کسی بھی طرح سے آفرین جیسی لڑکی کے قابل نہ لگا تھا۔

اوہ۔۔۔ آپ کافی ذہین لڑکی ہیں۔ اور اس کمپنی کی مالک بھی ہیں۔ میری رائے کے " مطابق تو یہ آدمی کسی زاویے سے بھی آپ کے قابل نہیں لگتا۔ نہ ہی آپ سے میچ کرتا ہے۔ " منیب کو شہرام سے عجیب سا حسد ہوا۔ یہ سن کر شہرام کی آنکھوں کی پتلیوں میں آگ سی دہکنے لگی۔ وہیں طارق کا دل کیا منیب کو ٹانگوں سے پکڑ کر الٹا لٹکا دے۔ جو اس کے مالک کی بے عزتی کیئے جا رہا تھا وہیں پر آفرین نے دانت پیسے۔

آپ کے مشورے کا شکریہ، لیکن میں اپنے شوہر سے محبت کرتی ہوں۔۔۔ وہ بھی بے " انتہا۔۔۔۔۔ یہ ہی ایک شخص ہے جو میرے قابل ہے۔ اور کوئی اس قابل نہیں ہو سکتا۔ " آفرین رکھائی سے کہتی شہرام کو بازو سے پکڑتی اپنی گاڑی کے طرف بڑھی۔

پچھے سے منیب چلایا۔ "آپ بالکل بھی نہیں جانتی کہ آپ کے لئے بہتر کیا ہے؟" لیکن آفرین نے اپنے کان لپیٹ دیئے۔ جبکہ طارق کا دل کیا وہیں رکھ کر دو جھانپڑ مار دے۔ لیکن شہرام کی گھویر پر اس نے اپنی خواہش قابو کر لی۔

آپ غلط فہم مت ہونا۔۔ میں صرف اس شخص کو خود سے دور کرنا چاہ رہی تھی۔ "گاڑی" کے قریب آتے آفرین نے شہرام کو کہا۔ جس پر شہرام جو کچھ دیر پہلے اس کے اس قدر حق جمانے پر خوش فہم ہوا تھا۔ وہیں اس کے دوسرے الفاظ پر حیرانگی سے اسے دیکھنے لگا۔ "کون سی غلط فہمی کی بات کر رہی ہو؟" اس کی بھنویں سمٹ گئیں۔ آنکھیں چھوٹی "کر کے آفرین کو گھورنے لگا۔" کیا اس کا مطلب ہے کہ تم مجھ سے محبت نہیں کرتی؟ یہ ٹھیک ہے کہ اس کا دل شہرام کے لئے محبت کے احساسات سے خالی تھا۔ لیکن۔۔۔ آفرین کو یہ سچ اس کے منہ پر کہنے کی ہمت نہیں ہوئی تھی۔ اس کی خاموشی پہ شہرام نے ایک ٹھنڈی سانس بھر کر اس کے لئے گاڑی کا پچھلا دروازہ وا کیا۔ "بیٹھ جاؤ۔" لیکن اس کا لہجہ کافی سپاٹ تھا۔ شاید اسے آفرین سے اتنا سچ سننے کی توقع نہیں تھی۔ کار میں روڈ پر آئی۔ آفرین اسے خاموش دیکھ کر کافی کنفیوز سی اسے ترچھی نظروں سے دیکھ رہی تھی جو بالکل چپ سا شیشے کے پار دیکھ رہا تھا۔

## URDU NOVEL BANK

آہم۔۔ کیا آپ نے کھانا کھا لیا؟ "آفرین نے کھنکھار کر گھٹی گھٹی آواز میں پوچھا۔"  
لیکن شہرام نے مختصراً "نہیں" کہا۔ درحقیقت اس کے پیٹ میں بھوک سے چوہے دوڑ رہے تھے۔۔

کیا آپ نے لچ نہیں کیا تھا؟ "آفرین نے پھر سے بات دہرائی۔"  
نہیں۔۔ تمہیں یہ بات اچھی طرح پتا ہے کہ آفیس کے کھانے کا ٹیسٹ مجھے پسند نہیں۔"  
"شہرام نے ایک گرمی سانس بھری۔ پھر مسکراتے اسے دیکھا۔ "ویسے بھی جب سے تم نے بزنس سنبھالا ہے۔ میرے لئے کلنگ کرنا بھول چکی ہو۔" اس کے شکایتی لہجے پر  
آفرین کو اپنی لاپرواہی پر غصہ آیا تھا۔ واقعی اس نے شہرام کے لئے بالکل نہیں سوچا تھا،  
کہ آیا وہ کھانا بھی کھا رہا ہے یا نہیں۔  
سوری۔۔ کل سے میں لچ بنا کر آپ کے آفیس لاؤں گی "اس نے تلافی کے لئے وعدہ کیا۔

کیا تم نے مجھے اسٹوڈنٹ، سمجھ رکھا ہے؟ شہرام نے، اسے گھورا۔ "یہ کیا بچوں کی طرح"  
"میرا لچ بنا کر آفیس لاؤ گی۔"  
تو پھر۔۔؟ "آفرین لاجواب ہوئی۔"



## URDU NOVEL BANK

میں چاہتا ہوں۔ جب میں آفیس سے شام کو تھکا ہارا گھر آؤں تو میرے لئے میری بیوی "کھانا پکائے۔ ویسے ایگریمنٹ جلا دینے کے بعد تم بھت بے ایمان ہو گئی ہو۔

شہرام نے اسے شرم دلانی چاہی۔ اور آفرین کو واقعی اپنی غلطی کا احساس ہو گیا تھا۔ جب سے کمپنی سنبھالی تھی شہرام کی طرف سے غافل ہو گئی تھی۔

www.urdu-novel-bank.com  
Visit for more novels:

آج رات میں آپ کے لئے ضرور پکاؤں گی۔" آفرین نے اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں "لے کر وعدہ کیا۔ پھر اچانک ہی کھڑکی سے باہر نظر پڑتے چینی۔ "روکو۔۔۔ روکو۔۔۔ گاڑی یہی روکو۔" اس نے ہادی کو چیخ کر گاڑی روکنے کا کہا۔ شہرام نے اسے نا سمجھی سے دیکھا۔

(کیا مطلب؟)

میرا دل چکن ونگس کھانے کا ہو رہا ہے۔۔۔ اُمم۔۔۔ پلیززز شامی ی ی۔ "آفرین نے "لاڈ سے شہرام کا بازو تھام کر آنکھوں میں بچوں جیسی چمک لئے کہا۔

پاگل تو نہیں ہو گئی تم؟ "شہرام نے ناگواری سے ڈانٹا۔ "پتا بھی ہے یہاں گند ہی ملتا" ہے۔۔۔ اپنے ساتھ مجھے بھی بیمار کرو گی کیا؟ " ! بھنویں چڑھا کر خفا لہجے میں اسے صاف

انکار کیا۔ جس پر وہ بری طرح مچلی۔ "آپ یہاں پر غلط ہو شامی۔۔۔ یہ جو ساری دنیا کے ایف سی میں کھانے آتی ہے۔۔ سارے پاگل تو نہیں ہیں نا۔۔ دیکھ لیں۔۔ ان لوگوں کی وجہ سے ہی تو ریسٹورانٹس کا بزنس چل رہا ہے نا۔۔۔ پلیزز شامی می چلیں نا۔۔۔ مجھے چکن ونگس کھانے ہیں۔" اس کے بازو سے لپیٹتے لاڈ بھری فرمائش کی۔ اب جب کہ ایگریمنٹ کو وہ جلا چکی تھی۔ اب وہ شہرام سے کوئی بھی خواہش منوا سکتی تھی۔ اور شہرام پر بھی واجب تھا کہ محبوب بیوی کی فرمائش مانے۔ اس کے پاس سوائے مان جانے کے اور کوئی راہ نہیں بچی تھی۔ سو روڈ کنارے گاڑی رکوا دی۔ اور دونوں ہم قدم ہو کر کے ایف سی میں داخل ہوئے۔

لیکن اندر داخل ہوتے ہی بے تہاشہ رش کی وجہ سے شہرام کو عجیب سی گھٹن کا احساس ہوا۔ کیونکہ وہاں ایک بھی ٹیبل خالی نہیں تھی۔۔۔ چاروں طرف نگاہ گھماتے اچانک آفرین کی آنکھوں میں چمک سی آئی۔ "وہ دیکھیں۔۔ یہ جوڑا جانے والا ہے۔۔ جلدی چلو اس سے پہلے کہ اس ٹیبل پر کوئی اور آکر بیٹھ جائے" آفرین خوشی سے چلائی۔

## URDU NOVEL BANK

میں نہیں جارہا۔۔۔" شہرام نے ناگواری سے وہاں دیکھ کر منہ بنایا۔ کیونکہ وہ ٹیبل خالی " پلیٹس، مڑے تڑے ٹشوز اور جوس کے ڈبوں سے گندی تھی۔ اسے ابکائی سی آئی۔

میں کچھ نہیں جانتی۔۔۔۔۔ بس جانا ہے تو اسی ٹیبل پر جانا ہے۔ اگر آپ نہیں چلیں " گے تو میں خود ہی چلی جاؤں گی۔ "آفرین نے منہ بنا کر، بچوں کی طرح پیر پٹنے۔

اس کے بچکانہ انداز نے شہرام کو بالکل لاجواب کر دیا تھا۔

مجبوراً وہ اس کے ساتھ آگے بڑھا اور ٹیبل پر اپنی ضدی بیوی کے لئے جگہ سنبھالی۔ آفرین مطمئن ہو کر کاؤنٹر کے طرف بڑھی تاکہ آرڈر دے سکے۔

دس منٹ بعد، وہ مسکراتی ہوئی فیملی پیک کے ساتھ آئی۔ جس میں فرائیز اسپائیسی چکن برگرز اور آئیس کریم تھی۔

آپ یہ چکن برگر کھا کر دیکھیں۔۔۔۔۔ کتنا میٹھے۔۔۔۔۔ یم یم "آفرین نے بیٹھتے ہیں " باکس کھول کر اس کے آگے کیا۔

## URDU NOVEL BANK

کے ایف سی کی اس قسم کی چیزوں میں بڑی مقدار میں زہریلے اجزاء شامل ہوتے ہیں۔ کیونکہ ان میں اکثر تازہ نہیں بلکہ باسی چکن شامل ہوتا ہے۔ آج کے بعد، تم کو اس قسم کا بکواس کھانا کھانے کی بالکل اجازت نہیں ہے۔۔۔ سمجھی۔۔۔ تم کوئی چھوٹی بچی نہیں ہو۔۔۔ جو ایسی فضول چیزوں پر ضد کرو۔ "شہرام نے نرمی سے سمجھایا۔ حالانکہ اس کے لہجے میں ان چیزوں کے لئے ناگواری صاف جھلک رہی تھی۔

آفرین اس سے بحث کر کے مزا کرکرا نہیں کرنا چاہ رہی تھی۔ اس نے اپنا سر نیچے کیا اور چکن ونگز کو اٹھا کر مٹاؤ کیچپ میں ڈپ کرنے لگی۔ چکن ونگز تازہ تھی اور اس کا زائفہ بھی بہترین تھا۔ اس لیے اس نے پیس شہرام کے منہ کے آگے کیا۔ اور اس کے منہ میں ڈال دیا۔

"شہرام نے غصے سے اسے گھورا۔ "یہ کیا طریقہ ہے۔؟"

آفرین نے پیار سے اسے دیکھ کر آنکھیں چھوٹی کیں۔ "کیا آپ میرے پیارے سے بھی نہیں ہیں؟ پیار میں ایک دوسرے کا جھوٹا کھانے سے محبت بڑھتی ہے۔۔۔ یہ سنا ہے

## URDU NOVEL BANK

میں نے۔۔۔۔۔ ویسے یہ سامنے اس جوڑے کو دیکھیں۔۔۔ کیسے ایک دوسرے کے منہ میں ڈال کر کھلا رہے ہیں۔ "آفرین کے لہجے میں حسرت تھی۔

شہرام نے منہ میں ڈالے ونگس پیس کو کھاتے ہوئے ادھر دیکھا۔ جہاں ایک نیا بیاہتا جوڑا ایک دوسرے کے منہ میں نوالے بنا کر کھلا رہا تھا۔ لڑکی کے چہرے پر شرمیلی سی مسکراہٹ کھل رہی تھی۔

شہرام دنگ رہ گیا کیا اس کی بیوی بھی اس سے ایسا ہی بیھیو چاہ رہی تھی؟  
میرا بھی دل کرتا ہے ہم میں ایسی ہی محبت ہو۔۔۔ آپ مجھے کھلائیں۔۔۔ میں آپ کو۔۔۔"  
ہااا۔۔۔ "اس کے لہجے میں حسرت تھی۔  
"بکو اس نہیں کرو"

شان نے خفت سے دانت پیستے ہوئے اس کے ہاتھ سے بقیہ چکن ونگس لیا اور اس کا ایک لقمہ لیا۔ وہ آج اسے بالکل نہیں سمجھ پا رہا تھا۔ وہ پہلے تو اس کی ہر بات مانتی آئی تھی لیکن اب۔۔۔۔۔ اب اس میں اتنی گہری تبدیلی کس لئے آگئی تھی؟

## URDU NOVEL BANK

اس کے ساتھ نرمی برت کر کیا وہ غلط کر رہا تھا؟ وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا۔ اس کے بعد اس نے بچ جانے والے فرائز، برگر اور یہاں تک کہ آئس کریم بھی ختم کی۔

ریسٹورانٹ سے باہر آتے ہی آفرین نے لاڈ سے اس کا بازو حصار میں لیا۔  
 آپ کا شکریہ، شہرام۔۔۔ مجھے آج آپ کے ساتھ کھانا کھاتے بہت۔۔۔ بہت مزہ"  
 آیا۔" شہرام صرف سر ہلا کر رہ گیا۔ اس کی بیوی کی خواہشیں بچوں جیسی تھیں۔ کم از کم اسے تو یہ سب عجیب لگا تھا۔

گاڑی میں بیٹھتے ہی آفرین نے قریب ہو کر اس کے گال پر پیار دیا۔ شہرام کے چہرے کا رنگ ہی بدل گیا۔ ذہن پر جیسے مدھوشی چھانے لگی تھی۔۔۔ صرف اتنی سی قربت پر بھی اس کی سانس چڑھ گئی تھی۔۔۔

اس نے اپنی خوبصورت گھنی بھنویں اچکا کر لب بھیج لیئے۔ "تو تم مجھے اس طرح اس معاملے کو بھلانے کی کوشش کر رہی ہونا؟ ڈیو نو کہ آج پہلی بار میں نے کے ایف سی میں قدم رکھا تھا؟ میں آج سے پہلے ایسی جگہوں پر کھانا کھانا بالکل پسند نہیں کرتا تھا۔" خود کو سنبھال کر اسے ڈانٹنے لگا۔ آفرین کو بھی احساس ہو گیا کہ شہرام نے اس کا دل رکھنے

## URDU NOVEL BANK

کے لئے اپنی عادت کے خلاف کام کیا ہے۔ بے اختیار اس کا دل پلٹا تھا۔ محبت سے بھر گیا تھا۔ یہ احساس ہی بھت پیارا تھا کہ کوئی آپ کے لئے اپنی روٹین بدل ڈالے۔۔۔ کوئی آپ کی خاطر خود میں تھوڑی سی نرمی لائے۔ یہ احساس شہد جیسا میٹھا میٹھا تھا۔ تو کیا آپ اس سے مطمئن نہیں ہوئے؟ "آفرین نے اپنا گلابی ہونٹ دانتوں تلے " دبایا۔ پھر شہرام کے متوجہ ہونے پر اپنی سڈول بانہیں اس کے گلے میں جمائ کر دی۔ پھر شرمیلے چہرے سے اس کے گال پر دوسری کس دی۔ اس بار شہرام نے بھی تقلید کرنے میں دیر نہیں لگائی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

سال کے اختتام پر شی۔وائے کارپوریشن کی سالانہ اینورسری ایک مشہور بینکویٹ میں منائی جا رہی تھی۔

شی۔وائے کارپوریشن نے اس فلشن کے لئے نہ صرف چند معروف شخصیات کو مدعو کیا تھا بلکہ بڑی تعداد میں کاروباری ادارے بھی مدعو کئے گئے تھے۔

ٹھیک شام 7:00 بجے نیو منتخب چیئر وومن کے طور پر آفرین اپنی گاڑی میں وہاں پہنچی تھی۔ کار کا دروازہ کھلا تو وہ ایک لمبی سیاہ رنگ کی میکسی پہنے اور اسی رنگ سے میل کھاتا پرس پکڑے ہوئے باہر آئی۔ سیاہ لباس پر ہائی ہیل پہنی ہوئی تھی جس کے باعث وہ دراز قامت دکھائی دے رہی تھی۔ اس کا خوبصورت، نفیس چہرہ ہلکے سے میک اپ سے دمک رہا تھا۔ پلکیں مسکارے سے لامبی اور گھنی لگ کر اور زیادہ سحر انگیز دکھائی دے رہی تھیں۔ دیکھنے والا لمحہ بھر کو مسحور ہو جاتا تھا۔ پیچ کمر کا شائر بلش اور پیچ پنک کمر کی لپ اسٹک کے ساتھ وہ کافی خوبصورت لگ رہی تھی۔ بالکل کسی کھلتے ہوئے گلاب کی طرح تروتازہ، مہکتی ہوئی۔

صحافی اس کی تصاویر لینے کے لیے اپنے کیمرے سنبھالنے لگے۔

اپنی حیثیت اور شناخت کے ساتھ، وہ میلبورن میں سب سے کم عمر اور خوبصورت ترین لیڈی چیئر وومن کے طور پر پہچانی جاتی تھی۔

آفرین نے مسکرا کر ایک دلفریب پوز مارا۔ لیکن تھوڑی دیر بعد اچانک ہی سب رپورٹرز چیختے ہوئے جلدی جلدی کیمرہ سنبھالتے دوسری طرف مڑ گئے۔ آفرین نے چونک کر اور کچھ حیرت سے آوازوں کے جانب چہرہ موڑا۔



## URDU NOVEL BANK

کمیراؤں اور تماشائیوں میں گھرا ایک شخص گہرے نیلے رنگ کے سوٹ میں ملبوس ڈرائیور کی سیٹ سے باہر نکلا۔ اس کے خدوخال بالکل واضح تھے، لیکن ایک عجیب بات یہ کہ اس کے چہرے پر شاطرانہ مسکراہٹ نمایاں تھی۔

ہجوم میں صحافیوں کی چیخ و پکار سنائی دے رہی تھیں۔ وہ سب کافی متجسس نظر آ رہے تھے۔

ان سب کے درمیان کار کا پسینجر سیٹ کا دروازہ کھل گیا۔ سرخ رنگ کے گاؤن میں ملبوس، آبلش اپنا ہاتھ اس شاطرانہ مسکراہٹ والے شخص کے ہاتھ میں تھمائے دلکش انداز میں گاڑی سے باہر نکلی۔

فوٹو گرافر دھڑا دھڑا اس کی تصویریں کھینچے جا رہے تھے۔

آبلش نے جب ان سب سے نظریں ہٹائیں تو نظریں سیدھی آفرین کی نظروں سے ٹکرا گئیں۔ جو اس کے بالکل سامنے کھڑی تھی۔

آبلش نے اپنے سرخ ہونٹوں کو سیکورٹے ہوئے فوراً اس آدمی کو مضبوطی سے تھام لیا اور جھک کر اس کے کان میں سرگوشی سے کچھ کہا۔ جس پر اس شخص کی متجسس نظریں بھی اس طرف اٹھ گئیں۔ جہاں آفرین کالی میکسی میں کھڑی تھی۔ اب دونوں آفرین کے

## URDU NOVEL BANK

طرف بڑھ رہے تھے۔ "ہیلو، آفرین۔۔۔۔ اور دانش، یہ میری بہن ہے، جوشی۔ والے کارپورشن کی چیئر وومین بھی ہے" اس نے اس انداز سے کہا جیسے اس شخص کو آگاہ کر رہی ہو کہ

(یہ وہی آفرین ہے جس کا میں نے تذکرہ کیا تھا۔)

www.urdu-novel-bank.com  
Visit for more novels:

آفرین پر نظر پڑتے ہی دانش نے اسے بھت دلچسپی سے سرتاپہ گھور کر دیکھا۔ اس کی حریص نظریں آفرین کے جسم کے پار اتر کر آفرین کو الجھن میں مبتلا کر رہی تھیں۔ وہ آج سے پہلے جانتا ہی نہیں تھا کہ میلبورن میں ایسا ملاؤں جیسا حسن رکھنے والی عورت بھی موجود ہوگی۔ اس کی خوبصورتی کو وہ لفظوں میں بیان کرنے سے قاصر تھا۔ اس کے چمکتے حسن کے سامنے آبلش کا حسن مانند پڑ گیا تھا۔

ہیلو مس آفرین۔ "دانش نے اس کے جانب ہاتھ آگے بڑھایا۔ آفرین بھی حیران تھی" کہ آبلش نے اتنی جلدی سردار فیصل کو چھوڑ کر ایک امیر اور خوبصورت آدمی کے ساتھ تعلق کیسے بنالیا تھا؟ آبلش کا اتنی جلدی مرد بدل لینے کی خصوصیت کا اسے آج پتا چلا

## URDU NOVEL BANK

تھا۔ اور قدرتی طور پر وہ حیران تھی۔ ساتھ ہی افسوس بھی ہوا کہ آبلش اپنے خاندان کی ناموس کو کس طرح سر عام ملیا میٹ کر رہی تھی۔ جس کا اسے احساس نہیں تھا۔ آفرین کے پاس ہچکچاتے ہوئے ہاتھ بڑھانے کے سوا کوئی چارہ نہیں رہا تھا، یہ جانتے ہوئے کہ وہ ان دونوں سے دشمنی مول لینے کی متحمل نہیں ہے۔

دانش نے اس کا ہاتھ پکڑنے کے بعد اپنی چھوٹی انگلی سے اس کی ہتھیلی پر حلقہ کھینچا۔۔

آفرین کے چہرے پر غصہ صاف نظر آ رہا تھا۔ اس کی بھٹیوں تن گئی۔ اور اعصاب غصے سے جھنجھناٹھے۔۔ اس نے چونک کر اس شخص کی حرکت پر اسے دیکھا۔ جس کی آنکھوں میں شیطانی چمک واضح تھی۔ اس نے بے اختیار اس کے لمس سے ہاتھ چھڑانے کی کوشش کی لیکن دانش نے جان بوجھ کر اس کے ہاتھ پر اپنی گرفت مضبوط کر لی۔ مس آفرین، آپ کب تک میرا ہاتھ پکڑے رکھیں گیں۔؟ "دانش شاطرانہ انداز میں" مسکرایا۔

"آبلش نے فوراً دانت پیستے ہوئے کہا، "آفرین یہ تم کیا کر رہی ہو؟

رپورٹرز حیرانی سے چیخنے لگے۔

کیا واقعی؟ سردار فیصل واقعی آبلش کا بوائے فرینڈ ہے؟ تو پھر وہ آج دانش کے ساتھ " " کیوں آئی ہے؟

اب جب وہ دانش کے ساتھ ہے تو ہو سکتا ہے کہ وہ سردار فیصل کو چھوڑنے کی "کوشش کر رہی ہو؟" رپورٹرز تبصرہ کر رہے تھے۔

ہاں۔۔۔ یہ ممکن ہے۔ "آفرین نے رپورٹر کے طرف منہ کیا"

وہ پہلے ایزد کی ہی منگیت تھی، لیکن ایک بار جب ایزد کو مالی پروہلم کا سامنا کرنا پڑا تو اس نے فوراً اس پر دھوکہ دہی کا الزام لگادیا۔ "آفرین نے دانش کا ہاتھ تھامے ہی رپورٹرز کو طنز یہ کہا۔

www.urdu-novel-bank.com  
Visit for more novels:  
بڑی ہی عجیب بات ہے۔۔! دانش سوری کو واقعی اس قسم کی عورت میں دلچسپی ہے؟ "رپورٹر نے طنز سے کہا۔

آبش کا چہرہ توہین کے احساس سے اس وقت لٹھے کی طرح سفید ہو گیا تھا۔ دانش کو معلوم نہیں تھا کہ وہ اس قدر نیگٹو خبروں سے جڑی ہوئی ہے۔ اس نے واقعی خود کو آبش نامی مصیبت میں پھنسا لیا تھا۔

بڑے پرسکون انداز میں آفرین اس کی گرفت سے ہاتھ چھڑایا۔ دانش سوری کی سخت گرفت کی وجہ سے اس کا ہاتھ جو قدرتی طور پر نرم و نازک اور دودھ جیسا سفید تھا اس جگہ سے سرخ ہو چکا تھا، اس نے درد سے کرلاتے ہاتھ کو جھٹکا۔ "آپ نے بھت سختی سے ہاتھ پکڑا ہے دانش صاحب۔ مجھے یاد نہیں پڑتا کہ میری آپ سے کوئی دشمنی رہی ہوگی۔" اس نے طنز سے چھبتے لہجے میں کہا۔

آفرین کی بات پر رپورٹرز قریب سے اس کے ہاتھ کی تصویریں لینے لگے۔ انہیں دانش سوری سے یہ توقع نہیں تھی کہ وہ اس قدر بے باک ہوگا۔ جب کہ دانش سوری کی آنکھیں حقارت سے چمکنے لگیں۔

www.urdu-novelbank.com

visit for more novels

آج سے پہلے ہر ایک عورت نے اس کی ہمیشہ چاپلوسی کی تھی۔ لیکن یہ پہلا موقع تھا جو وہ ایک خوبصورت عورت کے ہاتھوں زلیل ہو رہا تھا۔ اس کی آنکھوں میں آفرین کے لئے بغض بڑھنے لگا۔ لیکن بظاہر اوپری دل سے مسکرایا۔

"اوہ۔۔۔ بے خیالی میں تکلیف دینے کے لئے ہے معذرت آفرین صاحبہ۔"

پھر وہ آفرین کے قریب جھکا اور اس کے کان میں سرگوشی کی۔ "بہت خوب۔۔ آفرین صاحبہ۔۔۔ تمہاری یہ بات یاد رکھوں گا۔" جملہ مکمل کرتے ہی وہ آبلش کا انتظار کیئے بنا اندر ہوٹل میں بڑھ گیا۔ آبلش جھنجھلاتی ہوئی اس کے پیچھے بھاگی تھی۔

پیچھے سے آفرین ان کو دیکھتی جھرجھری لے کر رہ گئی۔ اسے لگا جیسے اس نے کسی خطرناک زہریلے سانپ کو سوتے سے جگادیا ہو۔ اسے محتاط رہنے کی ضرورت تھی۔

اندر حال میں ایک جگہ کھڑے ہوئے دانش کا غصے سے برا حال ہو رہا تھا۔ اسے اس قدر برہم دیکھ کر آتش کے ذہن میں ایک شیطانی خیال کوندا۔ اس کے بازو پر ہاتھ رکھ کر بولی۔ "دانش صاحب، اتنا غصہ مت کریں۔۔۔ میری بہن آج کل چیئر وومین بن کر ہواؤں میں اڑ رہی ہے۔ وہ اس فخر میں ہے کہ وہ ہی سب سے بھترین ہے۔"

وہ کون ہوتی ہے ایسا سمجھنے والی؟ وہ ہے ہی کیا؟ صرف ایک ریئل اسٹیٹ کمپنی کی "چیئر وومین ہے نا۔ اس کی میری نظر میں کوئی حیثیت نہیں ہے۔" اس کی آنکھیں شعلے اگل رہی تھیں۔

بلکل۔۔۔ وہ آپ کے سامنے تو کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔ حقیقت میں وہ ایک وکیل کے "ساتھ رلشن میں ہے۔ جو اس کی حفاظت کرتا ہے۔" آتش نے کچھ دن ہی دانش کے ساتھ گزارے تھے اور وہ اس کی عادت کو اچھے سے بھانپ گئی تھی۔ کہ وہ دوسرے مردوں کی عورتوں کو چھیننے میں دلچسپی رکھتا ہے۔ دانش کی آنکھوں میں یہ سنتے ہی عجیب

دانش کی آنکھوں میں حوس کی چمک دیکھ کر وہ معنی خیزی سے مسکرائی۔ "جب آپ چاہیں گے میں اسے آپ کے پاس لاؤں گی۔"

تم واقعی ایک شیطانی دماغ کی عورت ہو۔۔۔ مان گیا۔۔۔۔۔ ہاھا۔ "وہ اسے حوس ناک"  
 نظروں سے گھورتے ہوئے قہقہہ لگاتے بولا۔

آپ کی خوشی میرے لئے اہم ہے جناب۔۔ میں بھی چاہتی ہوں اس عورت کو سبق "مل جائے۔ اس کے لئے مجھے کچھ بھی کرنا پڑا۔۔ میں کروں گی۔" حسد و انتقام سے آلبش کا لہجہ تک جلنے لگا۔



سالانہ سیلبریشن شروع ہو چکا تھا کمپنی کے بڑے بڑے عہدیداروں کو اسپینچ دینی تھی۔ جس کے لئے ڈائریکٹرز کی ٹیم نے دانش سوری کو پہلے اسپینچ دینے کے لئے مدعو کیا تھا۔

Visit For More Novels: [www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com)



## URDU NOVEL BANK

بنا آفرین سے رائے لئے۔ جس پر وہ ہی حیران نہیں ہوئی بلکہ باسط صاحب بھی شدید غصہ میں نظر آئے۔ آفرین سمجھ گئی تھی کہ اس کی کمپنی کے ڈائریکٹرز پس پردہ جعفر یزدانی کے ساتھ ملے ہوئے ہیں۔ کیونکہ وہ سب دانش سوری کے آگے پیچھے پھرتے چاپلوسی کرتے دکھائی دیئے۔ وجہ صرف یہی تھی کہ دانش سوری ایک بڑا پروجیکٹ ان کے ساتھ کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔ اور وہ سب نہیں چاہتے تھے کہ یہ پروجیکٹ ہاتھ سے نکل جائے۔

باسط صاحب آفرین کے طرف آئے۔ "میں حیران ہوں۔۔۔ جعفر یزدانی کا دانش سوری کے ساتھ رابطہ کیسے ہوا؟"

ہممم۔۔ اور مجھے سو فیصد یقین ہے کہ آبلش یزدانی نے اس شخص کے ساتھ تعلق بنالیا ہے۔ "آفرین کا اندازہ سو فیصد درست تھا وہ انٹرنس پر ہوئی دانش سے مختصر ملاقات میں ہی اس شخص کی آنکھوں سے اجاگر ہوئی حوس ملاحظہ کرچکی تھی اور اسے یقین تھا کہ آبلش نے اس کے ساتھ رات گزاری ہے۔"

## URDU NOVEL BANK

باسط صاحب کے چہرے پر حقارت کی جھلک پھیل گئی۔ "تمہارے دادا اور دادی شرافت اور دیانتداری میں شہرت رکھتے تھے، ان باپ بیٹی جیسی بے شرم اولاد ان کے لئے واقعی "جگ رسوائی ہے۔۔۔۔۔ افسوس ہوا۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆

فلکشن کے بیچ میں آفرین کو ریسٹ روم میں جانے کی ضرورت پیش آئی۔ وہ اندر کے طرف بڑھ گئی۔ ریسٹ روم میں فریش ہونے کے بعد آئینے کے سامنے کھڑی اپنا میک اپ درست کرنے لگی۔ ابھی اپنے پرکشش ہونٹوں پر لپ اسٹک درست کر رہی تھی جب پیچھے سے ریسٹ روم کا دروازہ کھلنے کی آواز آئی۔ آفرین نے توجہ نہیں دی۔ سمجھی کوئی گیسٹ آئی ہوگی۔

تمہیں یقیناً اس بات کی توقع نہیں ہوگی آفرین یزدانی۔۔۔ کہ جلدی ہی تم اپنی پوزیشن کھونے والی ہو۔ بڑے عیش کر لئے تم نے چیرووین بن کر۔۔۔۔۔ لیکن کل کا طلوع ہوا سورج تمہاری پوزیشن کا آخری سورج ہوگا۔ تم کل اپنی پوزیشن سے محروم ہو جاؤ گی۔ ہا ہا ہا۔۔۔۔۔ آبلش کی مکروہ آواز پر وہ مڑی۔ اور اسے خونخوار نظروں سے گھورا۔۔۔ کتنی گھٹیا کردار کی کزن "تمہی اس کی، جو صرف آفرین کو نیچا دکھانے کے لئے انتہا تک گر گئی تھی۔ غیر مردوں کے

## URDU NOVEL BANK

ہاتھوں میں فائدے کے لئے کھلونا بنی ہوئی تھی۔ آفرین سے حسد ایک طرف۔۔ لیکن اپنی عزت کو یوں کھلونا بنا کر وہ ثابت کر گئی تھی کہ اسے آفرین سے کس حد تک نفرت ہے۔۔

شیم آن یو۔۔۔ رئیلی شیم آن۔۔۔ ایسا تم ہی کر سکتی ہو۔۔۔ "اس نے حقارت سے سر"

تا پیر گھورا۔ "پہلے ایزد کو اسی طرح مجھ سے دور کر کے اسے کا استعمال کیا۔ پھر اسے ٹھوکر مار کر سردار فیصل کی امارت سے مرعوب ہو کر اس کی گود میں جا گری۔۔ اور اب۔۔۔ اب دانش سوری ہے۔۔ جس کے بستر پر صرف فائدہ حاصل کرنے کے لئے کود گئی۔۔ شیم آن یو گرل۔۔ تمہیں اپنی عزت کا احساس رہا ہے نا ہمارے بڑوں کی عزت کا خیال ہے۔ مجھے سمجھ میں نہیں آتا تم مجھ سے نفرت میں ابھی کتنا گرو گی۔ "آفرین کی تلخ باتوں نے آبلش کو جیسے آگ کے گولے پر لاکھڑا کر دیا تھا۔ وہ غصے سے بلبلا اٹھی۔ اس کا خون کھولنے لگا۔

بلکو اس بند کرو اپنی۔۔ تم نہیں جانتی۔۔۔ ہاں۔۔۔ تم جان بھی کیسے سکتی ہو؟۔۔۔ یہ"

میرے لئے کسی اعزاز سے کم نہیں۔۔۔ ایک امیر اور خوبصورت آدمی کے ساتھ تعلق بنانا۔۔ تم مجھ سے جل رہی ہو۔۔۔ کیوں کہ تم خود اس قابل نہیں ہو۔۔۔ "آبلش سر تا پیر جل بھن کر کوئلہ ہو رہی تھی۔ شدید توہین سے اس کا رنگ لال پڑ گیا تھا۔

## URDU NOVEL BANK

اچانک دروزہ کھلا اور ایک دراز قامت کا آدمی اندر داخل ہوا۔ یہ فمیل ریسٹ روم تھا۔ اور وہاں اس آدمی کا آنا آفرین کو حیران کر گیا۔ اس پاس خطرے کی گھنٹی بجنے لگی۔ دانش سوری صاحب -- شکار کو آپ تک لے آئی ہوں۔۔۔ اب مجھے ایک اچھی خبر سننی ہے۔" یہ کہہ کر آبلش یزدانی جلدی سے باہر نکل گئی۔ اس سے پہلے کہ آفرین بھی باہر بھاگتی۔۔ آبلش نے باہر سے لاک لگادیا۔ آفرین کا دل دھک سے رہ گیا۔ آج کمپنی کے اندرونی ایونٹ کی وجہ سے وہ طارق کو بھی ساتھ نہیں لائی تھی۔ وجہ۔۔۔ اسے اس قسم کے واقعے کا بالکل بھی اندازہ نہیں تھا۔ اس کا چہرہ خوف سے زرد پڑ گیا۔ جسم کانپنے لگا۔ پیچھے سے دانش سوری کا مکروہ قہقہہ گونجنے لگا۔

☆☆☆☆☆☆

شہرام اس وقت اسٹیڈی روم میں بیٹھا وڈیو میٹنگ میں مصروف تھا۔ جب اسے سیرھویوں سے نیچے گاڑی رکنے کی آواز آئی۔ وہ کب سے آفرین کا انتظار کر رہا تھا۔ اب اس کی گاڑی پورچ میں رکنے کی آواز پر بے قرار سا یہ کہتا اٹھ گیا۔ "آپ کا یہ پلان بالکل بھی قابل

## URDU NOVEL BANK

عمل نہیں ہے۔ دوسرا پلان لے آئیں۔" بات ختم کرتے ہی ساتھ وڈیو میٹنگ کا سلسلہ منقطع کر دیا۔ اور اب اس کا رخ نیچے کے طرف تھا۔

جہاں آفرین اپنے چکراتے ہوئے سر کے ساتھ گھبرائی ہوئی اندر داخل ہو رہی تھی۔ اسے دیکھ کر وہیں پر ٹھٹھک کر رک گئی۔ شہرام تو اس کی ابتر حالت دیکھ کر دنگ رہ گیا۔

اس کے سینڈل اس کے ہاتھ میں پکڑے ہوئے تھے۔ لباس بے ترتیب سا

تھا۔ بازوؤں سے پھٹا ہوا۔ جس وجہ سے اس کے دودھیا بازو عریاں ہو رہے تھے۔ اوپر چہرے

کا رنگ سفید سے پیلا پڑا ہوا تھا۔ شہرام کی نظر اس کے لباس سے ہوتی ہوئی اس کے پیروں کے پاس گئی۔ جہاں سے میکسی پھیٹی ہوئی تھی۔

حیران پریشان سا وہ یکدم آگے بڑھا اور اپنا کوٹ اتار کر اسے ڈھانپا۔ "کس نے کی ہے

تمہاری یہ حالت؟ بولو۔۔ تم تو کمپنی ایونٹ میں گئی تھی نا؟" بے اختیار اسے بازو سے

تھامتے اس کے چہرے کو تھامتے ہوئے بے قراری سے بولا۔ "تمہارا ڈریس کیوں پھٹا ہوا

ہے۔۔۔ بولو؟" اس کی گہری کالی آنکھوں میں تجسس کے ساتھ بھت سارے اندیشوں اور

وہموں کے رنگ تھے۔

## URDU NOVEL BANK

آفرین نے اپنے لباس کو دیکھا جو ریسٹ روم کی کھڑکی سے اترنے کی کوشش میں کسی لوگدا چیز میں پھنس کر پھٹ چکا تھا۔

آفرین نہیں چاہتی تھی کہ شہرام کو کچھ پتا چلے۔ کیوں کہ وہ جانتی تھی شہرام غصے کا تیز ہے۔ اور وہ دانش سوری جیسے بڑے آدمی سے دشمنی کے متحمل نہیں ہو سکتے تھے۔ شہرام صرف ایک وکیل تھا۔ یقیناً وہ سوری خاندان کے کسی فرد سے دشمنی افورڈ نہیں کر سکے گا۔ "یہ غغ۔۔۔ غلطی سے کسی چیچ۔۔۔ چیز میں اٹک کر پھٹا ہے۔" وہ نظر چراتے ہوئے اٹک اٹک کر بولی۔

تمہاری یہ جھوٹ بولنے کی عادت بھت بری لگتی ہے مجھے آفرین بیگم۔۔۔ میں اچھے سے "جانتا ہوں۔۔۔ تم نظریں کب چراتی ہو؟ تب۔۔۔ جب تم جھوٹ بولتی ہو۔" اس کی پتلی کمر کو اپنے بازوؤں کے حصار میں لے کر، اس کی آنکھوں میں گھورتے ہوئے چھبے لہجے میں بولا۔ "تم کمپنی کی انیورسری اٹینڈ کرنے گئی تھی نا۔۔۔۔۔ کس نے پریشان کیا ہے تمہیں؟ کس نے حراسان کیا ہے بولو۔۔۔؟"

## URDU NOVEL BANK

آں۔۔۔۔!! میں کمپنی کی چیئرومین ہوں۔۔۔۔۔ بھلا مجھے کون حراساں یا پریشان کر سکتا" ہے؟ "اس نے اسکے سچ کو جھٹلانے کی کوشش کی اور نظریں جھکائے رکھی کہیں اس میں رقم کہانی کو شہرام بھانپ نہ لے۔" میں تھک چکی ہوں۔ جاکر گرم شاور لوں گی اسے خود سے دور کر کے وہ اوپر جانے کو مڑی۔"

www.urdu-novel-bank.com  
visit for more novels:

میرے اعصاب سے مت کھیلو آفرین "وہ اسے اپنے طرف کھینچ کر دھاڑا۔۔۔۔" صاف نظر "آ رہا ہے کہ تم کس قدر پریشان ہو۔۔۔۔۔ میں تمہارا شوہر ہوں۔ بھتر ہے مجھے سچ بتاؤ۔۔۔۔۔ ورنہ مجھے تو تم جانتی ہی ہو۔ اصل بات کا پتا لگانا میرے لئے مشکل نہیں۔۔۔۔۔ لیکن اس کے بعد۔۔۔۔۔ اپنے جھوٹ بولنے کی سزا کے لئے تیار رہنا۔" اس نے خبردار کیا۔۔۔۔۔ اور آفرین واقعی بھی ڈر گئی۔

میں نے ایک ایسے شخص کو ناراض کر دیا ہے۔ جسے اس پورے ملک میں ناراض نہیں "کرنا چاہئے تھا۔۔۔۔۔ شہرام وہ بھت خطرناک شخص ہے۔ اگر۔۔۔۔۔ اگر اسنے مجھے نشانہ بنایا۔۔۔۔۔ تو۔۔۔۔۔ تو تم ایک سائیڈ پر ہو جانا پلیز۔۔۔۔۔ میں نہیں چاہتی وہ تمہیں میری وجہ سے تکلیف پہنچائے۔" وہ کافی خوفزدہ تھی۔

## URDU NOVEL BANK

شہرام تو دنگ رہ گیا۔۔۔ یہ وہ کیا سن رہا تھا؟ آخر ایسا کون سا شخص اس زمین پر پیدا ہو گیا تھا جس سے آفرین اس قدر خوفزدہ ہوئی تھی؟ "کون تھا وہ؟ کس کی بات کر رہی ہو؟" وہ غصے سے غرایا۔

سُوری خاندان کا طاقتور شخص دانش۔ "وہ کیپکپاتے لہجے میں بولی۔۔ اس کی آنکھوں میں "خوف ہی خوف تھا۔ شہرام تو نام سن کر دنگ رہ گیا۔ اسکی بھنویں جو تن گئی تھیں۔۔ اعصاب جو کچھ دیر پہلے چمچ رہے تھے۔۔ نام سنتے ہی رلیکس ہو گیا۔ (ہاھا۔۔ کیا دلچسپ مذاق ہے۔۔۔ ہاھا۔۔ وہ دانش۔۔ جسے وہ کچھ نہیں سمجھتا تھا۔۔ جو خاندان میں بدھو مشہور تھا۔ وہ یہاں میلبورن میں آکر اتنا شیطان کیسے ہو گیا کہ اس کی بیوی اس سے خوفزدہ ہو گئی تھی)۔

کیا آپ پریشان ہو گئے ہیں؟ "آفرین کو جب احساس ہوا کہ وہ خاموش ہے تو اس نے " فوراً اسے تسلی دی۔ "لیکن فکر نہ کریں۔ خوش قسمتی سے، میرے پرس میں ایک سسٹن گن تھی جب اس نے مجھے ریسٹ روم میں دھمکانے اور حراس کرنے کی کوشش کی۔ تو



## URDU NOVEL BANK

میں نے بجلی کا کرنٹ لگا دیا اور یہاں تک کہ اسے مارا۔ اس کے کپڑے پھاڑے، پھر اس کی تصویریں کھینچیں۔ "...وہ کسی بچے کی طرح اپنا کارنامہ بیان کرنے لگی۔

کیا۔۔۔؟ تم نے اس کے کپڑے پھاڑ کر تصویریں کھینچی ہیں؟ شہرام یہ کر کافی براہم ہوا۔ کہ آفرین نے ایک غیر مرد کی تصویریں کھینچی ہیں۔

م۔۔۔ میرا ارادہ صرف اسے دھمکانے کا تھا۔ اسنے مجھے حراسان کرنے کی کوشش کی" تھی۔ "آفرین نے وضاحت کی۔ "کیا آپ کو نہیں لگتا میں نے ذہانت سے اپنا دفاع کیا ہے؟؟" وہ اس کے سینے پر ہاتھ رکھے ہوئے اس کی گہری کالی آنکھوں میں دیکھنے لگی۔

شہرام نے ایک گہری سانس لے کر اسے قریب کیا۔۔۔ "تو تم نے اس کے وجود پر نگاہ کی؟ یہ بات اسے پاگل کر رہی تھی کہ اس کی بیوی نے غیر مرد کے ننگے وجود کو دیکھا ہے۔"

اس کی نظروں کی تپش پر آفرین نے کھسیا کر سر کھچایا۔۔۔ "نہیں تو۔۔۔ میں نے اسے نہیں دیکھا۔۔۔ قسم سے۔۔۔ میں تو صرف آپ کو ہی دیکھتی ہوں۔ اور جب آپ کو دیکھتی ہوں تو مجھے کچھ اور نظر ہی نہیں آتا۔" اس کے معصومیت بھرے جملوں پر شہرام کے اعصاب ڈھیلے پڑ گئے۔۔۔ آنکھوں میں گہری اور معنی خیز سی چمک ابھری۔ ہونٹ شرارت سے مسکرا اٹھے۔۔۔

جاؤ۔۔۔ کمرے میں جا کر پہلے فریش ہو اور آرام کرو۔ زیادہ مت سوچو۔۔۔ اب جب کہ تم "پہلے ہی اس آدمی کے فوٹو کھینچ چکی ہو۔۔۔ جو کہ تمہیں نہیں کرنا چاہیے تھا۔ تم نہیں جانتی۔۔۔ سوری خاندان اپنے وقار کو کتنی اہمیت دیتا ہے۔" شہرام نے اسے تسلی بھی دی۔۔۔ لیکن ڈرایا بھی۔

کیا واقعی۔۔۔؟ "!! آفرین یہ سن کر اور ڈر گئی۔۔۔" لیکن مجھے نہیں لگتا کہ یہ دانش اس "قسم کا شخص ہے۔ جسے اپنی عزت کا خیال ہو۔۔۔ وہ اس قابل تھا کہ اسے اور مارا جاتا۔" آفرین کے لہجے میں حقارت تھی۔ شہرام خاموش رہا۔ لیکن اندر ہی اندر غصے کا طوفان پل رہا تھا۔ وہ آفرین پر ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا۔ کہ دانش اس کا کزن ہے۔۔۔ اور شہرام جسے وہ وکیل سمجھتی ہے۔ خود اسی خاندان سے تعلق رکھتا ہے۔

تم نہیں جانتی۔۔۔ کہ ایک عورت کے مقابلے میں ایک مرد اپنے وقار کو کتنی اہمیت دیتا "ہے۔ کیونکہ تم مرد نہیں ہو اسی لئے تمہیں یہ بات سمجھ میں نہیں آئے گی۔۔۔ میں شرط

## URDU NOVEL BANK

لگا کر کہتا ہوں۔ وہ اب تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ تم نے اسے بہت اچھی طرح سبق دیا ہے۔ "وہ بہت کم آفرین کی تعریف کرتا تھا۔ لیکن آج کا واقعہ ایسا تھا جس نے اسے اندر تک جھنجھوڑ دیا تھا۔ اگر آفرین کے ساتھ کچھ برا ہوتا تو وہ خود کو کبھی معاف نہ کرتا۔۔۔ بلکہ اس دانش کا بھی اپنے ہاتھوں سے خون کر کے مار دیتا۔"

www.urdu-novel-bank.com  
Visit for more novels:

آفرین نے اس کے چہرے پر فکرمندی دیکھ کر سوچا۔ شہرام واقعی صحیح کہتا ہے وہ عورت تھی اور عورت کبھی ایک مرد کو نہیں سمجھ سکتی۔

کہتے ہیں کہ "ایک مرد کے کپڑے کبھی نہیں اتارنے چاہیئے" شہرام نے اسے خبردار کیا۔ "سوائے میرے۔" آخر میں اس کی آنکھوں میں چمک آئی۔ آفرین اس کے آخرے جملے پر تصور کر کے ہی لرز کر رہ گئی۔ شہرام سے اس کا رنگ سرخ ہو گیا۔

چلو۔۔۔ چل کر کر شاور لو۔۔۔ میں تمہاری مدد کرتا ہوں۔ "اسے یوں خاموش بجایا شہرام کھڑا" دیکھ کر شہرام نے سر جھٹکا۔ اس کے گرد بازو ڈال کر اسے اٹھالیا۔

## URDU NOVEL BANK

نہیں۔۔۔ چھوڑیں پلیز۔۔۔ میں خود چل لوں گی۔۔۔ "وہ شرم سے سمٹ گئی۔ جس پر" شہرام نے پیار بھری گھوری دی۔ پھر سیڑھیاں چڑھتے آفرین کی شرم سے چلیں نکلتی رہی۔ اس ڈر سے کہ گر نہ جائے شہرام کے گلے میں بازو حمائل کر دیئے۔ لیکن شہرام نے پرواہ نہیں کی۔ اسے واش روم میں لا کر کھڑا کر دیا۔

www.urdu-novelbank.com  
Visit for more novels:

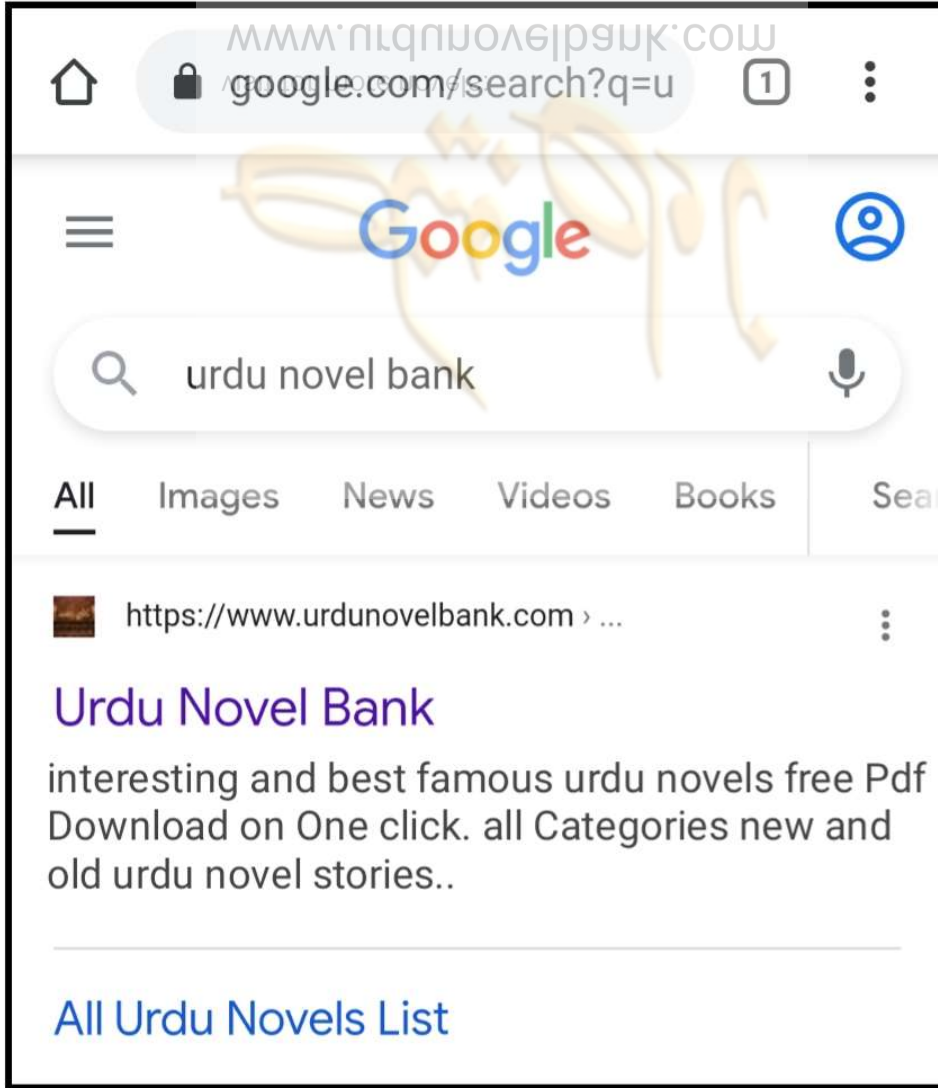
جب آفرین سوچکی تو شہرام آہستہ سے اٹھ گیا۔ اپنے کپڑے بدل کر اوپر سے ونڈ بریکر پہنا۔ اور آہستہ سے دروازہ کھول کر باہر نکل آیا۔ گاڑی میں بیٹھ کر گاڑی گیٹ سے باہر نکالی۔ اس کی گاڑی کا رخ اس طرف تھا۔ جہاں دانش نامی خطرناک شخص کی رہائش تھی۔ وہ اسے اچھی طرح سبق سکھانے کا ارادہ کر چکا تھا۔



## URDU NOVEL BANK

اردو ناول اور سٹوریز کی سب سے بڑی ویب سائٹ

www.urdunovelbank.com



Urdu Novel Bank  
website

جہاں ملے آپ کو نئے  
اور اچھے معیاری ناول  
تمام کیٹگری میں۔۔

گوگل پر ٹائپ کریں

**Urdu Novel Bank**

اور ویب سائٹ سے  
ڈاؤنلوڈ کریں ہزاروں  
مکمل ناول مفت میں

Visit For More Novels: [www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

صبح 8:00 بجے آفرین کچن میں ناشتہ بنا رہی تھی جب اسے باسط صاحب کا فون آیا۔

آفرین بیٹی، ڈائریکٹرز آج صبح ایک ہنگامی میٹنگ کرنا چاہتے ہیں۔۔۔ وہ دعویٰ کر رہے ہیں کہ آپ نے کل رات دانش سوری کو مارا پیٹا ہے، اس لیے وہ فیصلہ کر رہے ہیں کہ آپ کو چیئر وومین کے عہدے سے برطرف کر دیا جائے۔ "آفرین یہ سن کر دنگ رہ گئی۔ ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟

دوسری بات۔۔۔ اگر آپ گھٹنے ٹیک کر دانش سوری سے معافی نہیں مانگتی ہیں، تو وہ "آپ کو بورڈ آف ڈائریکٹرز سے بھی نکال دیں گے۔" باسط صاحب کے لہجے میں پریشانی صاف محسوس ہو رہی تھی۔

آفرین نے فوراً اپنا ایپرن اتار دیا۔۔۔ "ٹھیک ہے۔۔۔ میں ابھی آتی ہوں۔" ایپرن اتار کر وہ ہوا کے جھونکے کی طرح کچن سے نکلی۔

"میرا ناشتہ کہاں ہے؟"

سیاہ رنگ کے سلپنگ سوٹ میں ملبوس، شہرام جمائی لیتے ہوئے سستی سے سیرٹھیوں سے نیچے اترتا تھا۔۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔ کہ اس نے کیا پہنا ہوا تھا، اپنے مضبوط اور دراز قامت وجہہ سراپے کے ساتھ وہ ویسے ہی لگے پر حاوی ہو جاتا تھا۔ لیکن ابھی آفرین کے پاس وقت نہیں تھا وہ جلدی میں تھی۔ اور کافی فکر مند بھی۔

میں نے آنٹی کو بولا ہے وہ ناشتہ بنا رہی ہیں۔ مجھے کمپنی میں ارجنٹ پہنچنا ہے۔ "وہ" جلدی جلدی شوز بدل کر تیزی سے بنا اس کی سنی باہر نکل گئی۔ شہرام کے ابرو نا سمجھی سے اٹھے تھے۔

کافی وقت سے اس نے آفرین کے ہاتھ کا کھانا نہیں کھایا تھا۔ اور آج اس کا ارادہ اس کے ہاتھ کا کھانا کھانے کا تھا۔ جو کہ اب ناممکن نظر آ رہا تھا۔

☆☆☆☆☆

مینگ روم میں سب ڈائریکٹرز بیٹھے ہوئے تھے۔ سب کے چہرے پر غصے کی سرخی صاف نظر آرہی تھی۔ سب کی زبان پر آفرین کا رات والا کارنامہ تھا۔

## URDU NOVEL BANK

باسط قاسم صاحب یہ آپ کی غلطی ہے جو آپ آفرین یزدانی کو یہاں لائے۔ ہماری کمپنی "سوری خاندان سے دشمنی افورڈ نہیں کر سکتی۔"

اس کا دماغ چل گیا تھا کیا۔ جو اس نے دانش کو مارا پیٹا۔۔۔ سوری خاندان کو اگر اس "معاملے کا پتا چلا تو وہ کبھی آفرین کو معاف نہیں کریں گے۔"

یہ میری غلطی ہے... میں اگر آبلش کو اجازت نہ دیتا تو وہ کل کے فکشن میں دانش "سوری کو نہ لاتی۔ لیکن میں نے سنا ہوا تھا کہ وہ یہاں ایک بڑا پروجیکٹ کرنا چاہتا ہے۔ اور مجھے توقع تھی کہ سوری کارپوریشن یہ پروجیکٹ شی۔وائے کارپوریشن کے ساتھ کرے۔۔۔ بس اسی لئے آبلش اسے ساتھ لائی تھی۔" جعفر نے اپنے طرف سے وضاحت دی۔

سچی بات تو یہ ہے کہ سوری کارپوریشن کے ساتھ تعاون کرنے میں شی۔وائے کارپوریشن "کا بڑا فائدہ تھا۔"

"ہم سب نے بہت بڑی غلطی کر دی۔۔۔ ہمیں جعفر یزدانی کو چیئر مین بنانا چاہئے تھا۔" مجھے خود اپنے فیصلے پر پچھتاوا ہو رہا ہے۔ مجھے آفرین کے حق میں ووٹ نہیں دینا۔۔۔ "چاہئے تھا۔"



## URDU NOVEL BANK

ڈائریکٹر شاکر نے بے بس محسوس کرتے ہوئے کہا۔ "اب جب کہ معاملات اس طرح الجھ گئے ہیں تو ہمیں کمپنی کی ساکھ کو بچانے کے لئے آفرین کو اس کے عہدے سے ہٹا دینا چاہئے۔ شاید جعفر صاحب ہی اس معاملے میں ہماری مدد کر سکنے کی پوزیشن میں ہیں۔ آخر اس کی بیٹی کی دانش سوری کے ساتھ اچھی جان پہچان ہے۔"

جعفر یزدانی نے عاجزی سے ہاتھ ہلایا۔ "مجھے یقین نہیں ہے کہ میں اسے حل کر سکتا ہوں۔ لیکن دانش سوری آتش یزدانی کو بہت پسند کرتا ہے۔ وہ جہاں بھی جائے گا اسے ساتھ لائے گا۔ تمہارا کیا خیال ہے، آتش بیٹا؟"

کل رات دانش سوری کے ہاتھوں کئے گئے تشدد کی تکلیف کے درد کو دباتے ہوئے وہ اوپری دل سے مصنوعی انداز، میں مسکرائی۔ "دانش سوری مجھے بہت پسند کرتا ہے۔ اس نے پروجیکٹ کے متعلق بہت ساری باتیں مجھے بتائی ہیں۔"

یہ سن کر سب کے چہرے پر خوشی لہرائی۔ شاکر صاحب نے کہا۔ "بس تو پھر یہ ڈیل ہے۔۔۔ جعفر یزدانی ہمارا نیا چیئر مین بنے گا۔"

"کیوں؟۔۔۔ کیا میں اس پر ایگری ہوں؟"

آفرین میٹنگ روم کا دروازہ دھکیلتی اندر آگئی اور سب کو تیز نظروں سے گھورا۔ "میرے نزدیک، آپ سب شی۔وائے کارپوریشن کے ڈائریکٹرز ہیں، جن کو میں اپنا بزرگ بھی سمجھتی ہوں۔ میں نے کل رات دانش سوری کو مارا، لیکن کیا۔۔۔۔ آپ میں سے کسی نے مجھ سے پوچھا کہ۔۔۔ میں نے ایسا کیوں کیا؟" اس کی بات پر سب کو جیسے سانپ سونگھ گیا۔

گذری شب دانش نے مجھے ریسٹ روم میں بند کر دیا اور میری عزت برباد کرنے کی "کوشش کی۔ اور یہ۔۔۔" اس نے آبلش کے طرف انگلی سے اشارہ کیا۔ "یہ باہر کھڑی دروازے پر پہرہ دیتی رہی۔ اس کی سازش کے نتیجے میں، میں جو کہ اس کمپنی کی چیئر ووین ہوں برباد ہو جاتی کیوں؟؟! کیونکہ دانش سوری ایک گھمنڈی، اور بے باک امیرزادہ ہے۔ اسے ہماری کوئی پرواہ نہیں۔ وہ نہ صرف مجھے۔۔ بلکہ پوری کمپنی کو نیچا دکھانا چاہ رہا تھا۔"

یہ دانش تو بہت غیر معقول شخص ہے، ' ایک ڈائریکٹر نے سرگوشی کی۔ "

"آبش یزدانی کو ایسا کرنے کی ہمت کیسے ہوئی؟! یہ لڑکی بھت خطرناک لگتی ہے۔"

میں نے کچھ نہیں کیا۔ "آبش یزدانی فوراً اپنے قدموں پر کھڑی ہو گئی۔ "یہ تم ہی تھی" جو دانش سوری کو گمراہ کرنے کی کوشش کی تھی، لیکن وہ تم جیسی عورتوں میں دلچسپی نہیں رکھتا تھا۔ ارے۔۔۔ وہ تو آسانی سے جس عورت کو چاہے حاصل کر سکتا ہے۔ اسے "عورتوں کی کمی نہیں ہے۔ وہ تمہارے ساتھ کیوں زبردستی کرنا چاہے گا؟

اس پر جعفر یزدانی نے مکروہ ہنسی ہنستے ہوئے کہا، "یہاں تک کہ رپورٹرز نے کل رات ہوٹل کے داخلی دروازے پر دانش سوری کا ہاتھ پکڑے ہوئے آفرین کی تصویریں بھی لیں ہیں۔ ویسے۔۔۔۔ دانش سوری نے دعویٰ کیا ہے کہ تم نے اس کے کپڑے اتار دیے تھے۔۔۔ کیا یہ سچ ہے؟۔"

اوہ۔۔۔ کتنی شرم ناک حرکت ہے۔۔۔ "یہ شرم کی بات ہے کہ ایسی بے شرم عورت" کمپنی کی ڈائریکٹر ہو۔ "اب پھر سے سب کا ذہن جعفر یزدانی کے تبصرے پر بدل گیا۔ اور سب ناگواری سے آفرین یزدانی کو گھور رہے تھے۔

## URDU NOVEL BANK

ڈائریکٹر شاکر نے آفرین کے طرف جھک کر کہا۔ "زیادہ وضاحتیں دینا بند کرو۔۔۔ تم اس بارگہری مصیبت میں پھنس چکی ہو۔ اور ہم صرف کارپوریشن کی حفاظت کرنا چاہتے ہیں۔ چونکہ یہ تمہاری اپنی کی ہوئی غلطی تھی۔ اس لیے تمہیں اس کی ذمہ داری اٹھانی ہوگی۔" سچی بات تو یہ ہے کہ تم مزید کمپنی میں نہیں رہ سکتی۔

www.urdu-novel-bank.com  
visit for more novels:

آفرین نے اپنے لب بھینچ لئے۔ جب کہ اس کی آنکھوں میں سرد مہری صاف نظر آرہی تھی۔ "تو کیا آپ مجھے بورڈ آف ڈائریکٹرز سے نکالنے کا سوچ رہے ہیں؟" وہ چھبٹے اور برہم لہجے میں پھنکاری۔

جعفر یزدانی سرد لہجے میں مسکرایا۔ "اور یہی ایک واحد کام ہے جو ہم کر سکتے ہیں۔ بہتر یہی ہے کہ تم ابھی اپنا سامان سمیٹ کر عزت سے نکل جاؤ۔"

آفرین نے ضبط سے اپنی آنکھیں موند لیں۔ وہ اب کمپنی سے بالکل مایوس ہو گئی تھی۔ اسی لمحے، ایک گارڈ دوڑتا ہوا اندر آیا اور جلدی سے بولا۔ "جناب دانش سوری صاحب باہر اکھڑے ہیں۔ وہ ممیم آفرین یزدانی سے ملنا چاہتے ہیں۔"

## URDU NOVEL BANK

میں جانتا تھا۔۔ کہ دانش سوری اس معاملے کو ضرور نمٹانے آئے گا۔۔ چلو چل کر دیکھتے ہیں۔" جعفر یزدانی نے آفرین کے طرف اشارہ کرتے سب کو بتایا۔ "آفرین اب تمہارے لئے بھتر یہی ہے کہ اس مسئلے کو معافی مانگ کر سلجھا دو۔" ڈائریکٹرز میں سے ایک نے کہا۔

بلکل۔۔۔ یہ تمہاری زمیواری ہے۔ اگر اس بار تم نے معاملہ اُلجھانے کی کوشش کی تو تمہاری طرف سے اسکا غصہ ٹھنڈا کرنے میں ناکام رہوں گی۔ جانتی ہو۔۔۔۔۔ وہ غصے کا کتنا تیز آدمی ہے؟" آلبش نے طنزیہ کہا۔

اسے ساتھ لے چلو۔ دیکھتے ہیں کیسے معافی نہیں مانگتی؟" جعفر نے حقارت سے "آفرین کو دیکھا۔ اور گارڈز کو اشارہ کیا کہ آفرین کو پکڑ کر لے چلیں۔ ان کی بدتمیزی پر طارق آگے بڑھا تھا۔ لیکن آفرین نے اسے آنکھوں سے روک دیا۔ "اٹ از فائن۔۔۔ آپ سب کو مجھے پکڑ کر لے چلنے کی ضرورت نہیں میں خود سے چل رہی ہوں۔"

## URDU NOVEL BANK

سب چلتے ہوئے رسیشن پر آگئے۔ جہاں صوفے پر گرم لباس میں مردہ چہرے کے ساتھ دانش سوری بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر چوٹوں کے نشانات تھے۔ اور چہرہ بخار کی حدت سے سرخ ہو رہا تھا۔

مجھے افسوس ہے کہ آپ کے ساتھ جو کچھ ہوا اس میں کچھ ہماری کوتاہی بھی شامل ہے۔ ہم بھی زمیوار ہیں۔ امید کرتا ہوں آپ فراخ دلی سے ہم کو معاف کر کے بڑے دل کا مظاہرہ کریں گے۔ "جعفر یزدانی نے چاپلوسی سے جلدی سے آگے بڑھ کر معافی مانگنے میں پہل کی۔

بلکل۔۔۔ آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم نے آفرین یزدانی کو "چیئرومین کے عہدے سے ہٹا دیا ہے اور اسے بورڈ آف ڈائریکٹرز سے بھی برطرف کر دیا ہے۔ "ڈائریکٹر شاکر بھی کیوں پیچھے رہتا۔ اس نے بھی جلدی سے اپنے نمبر بنانے چاہے۔

دانش سوری ان کی بات پر منجمد ہو گیا۔ یہ وہ کیا سن رہا تھا؟ اس کا دل خوف سے دھڑ دھڑ کرنے لگا۔ اس نے اپنا سر اٹھا کر خون چھلکاتی نظروں سے ان دونوں کو "گھورا۔ "کیا؟؟؟" "وہ چیخا "اب آفرین میم چیئرومین نہیں رہیں؟

جی بلکل -- ڈونٹ وری۔ "ڈائریکٹر شاکر اور جعفر یزدانی کی ساتھ آواز آئی۔"

یہ اسی لئے کہ اس نے آپ کے ساتھ برا سلوک کیا۔ آپ کو ڈرایا دھمکایا۔۔۔ حراس " کیا۔ ہمیں بلکل اس کا اندازہ نہیں تھا کہ آفرین یزدانی اس قدر بولڈ ہوگی کہ ایک مرد کو ریسٹ روم میں بہکائے گی اور اس کو ننگا کر کے ریسٹ روم میں بند کر دے گی۔ یہ کافی شرمناک حرکت ہے۔۔۔ اسی لئے ہم نے۔۔۔ "جعفر یزدانی ابھی اور بھی بلکواس کرتا جب دانش نے جعفر یزدانی کو گریبان سے جھٹکا دے کر زور سے دھاڑا۔

کس نے کہا تم لوگوں کو کہ ان کو اس کے عہدے سے برطرف کریں؟! ہوتے کون ہو " تم لوگ؟ کس نے کہا کہ اس نے مجھے بہکایا؟ تم لوگ میرے لئے مشکل پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہو۔۔۔ ہاں؟ "! یہ کہتے ہی اس نے ایک زوردار لات جعفر یزدانی کے پیٹ میں ماری۔ جس سے جعفر یزدانی سنبھل نہ سکا اور حیران پریشان فرش پر گر پڑا۔ باقی سب تو اس کے عمل پر دنگ کھڑے تھے۔ خود آفرین بھی اس اچانک تبدیلی پر حیران کھڑی رہ گئی تھی۔ کیا یہ وہی شخص ہے جو رات اسے برباد کرنے کی کوشش کر رہا تھا؟ اور

## URDU NOVEL BANK

آج وہ ایک مکمل بدلا ہوا شخص لگ رہا تھا۔ جو اس کے فیور میں ان پر دھاڑ رہا تھا۔ یہ اچانک تبدیلی اس کے سمجھ میں نہیں آسکی۔

ادھر دانش تو پریشان تھا کہ اگر۔۔۔ اگر شہرام بھائی کو اس بات کا پتا چلا تو وہ اس کی زندہ ہی چمڑی ادھیڑ کر رکھ دے گا۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

ہے۔۔۔۔!! اسے مارنا بند کرو۔۔۔ یہ میرے ڈیڈ ہیں دانش۔ "آبش جیسے کسی نیند سے " چونک کر جاگی تھی۔ یکدم دانش کا بازو تھام کر اسے روکنے لگی۔

بکو اس بند کرو یو بچ۔ "دانش برہمی سے مڑا اور اسے ایک زوردار تمانچا رسید کیا۔ یہ اس " قدر اچانک اور غیر متوقع تھا کہ وہ توازن نہ سنبھال سکی اور پوری فورس کے ساتھ نیچے گر گئی۔ "یہ سب تمہارا کیا دھرا ہے۔۔۔۔ یو بچ۔۔۔ مجھے اس بات پر پکھتاوا ہو رہا ہے کہ تمہارا ساتھ کیوں دیا۔۔۔؟! مکار عورت "وہ نیچے جھکا اور اسے بالوں سے پکڑ کر اونچا کر کے ایک زوردار جھکادیا۔

یہ یہ تم کیا کر رہے ہو دانش؟ "آبش کے تو سر پر جیسے آسمان آگرا تھا۔ اس کا سر " چکرانے لگا۔۔ یہ سب اس کی توقع کے بالکل الٹ ہو گیا تھا جس کا اس نے خواب میں



## URDU NOVEL BANK

بھی نہیں سوچا تھا۔ کہاں وہ آفرین کے لئے گہرا کھودنے کی تیاری میں اتنا آگے بڑھ آئی تھی کہ اپنا سب کچھ لٹا بیٹھی تھی۔۔ اور یہاں یہ حال تھا کہ سب کچھ اس کے الٹ ہو گیا تھا۔ یہ راتوں رات آخر ایسا کیا ہو گیا تھا کیا آفرین جادو گرنی تھی؟

نہیں۔۔ میں نے کچھ نہیں کیا دانش۔۔۔ یہ آفرین ہے جس نے آپ کو تکلیف پہنچائی ہے۔۔۔ آ۔۔۔ آپ بھول رہے ہیں۔ "اوہ اٹک اٹک کر بولی تھی۔ اس نے اس شخص کو اپنے فائدے کے لئے مائل کرنے کی ہر ممکن کوشش کی تھی۔ ہر رات اس شخص کے بستر پر اس کا تشدد سہا تھا۔ وہ شخص جو عورتوں پر تشدد کرنے میں مشہور تھا۔ اس نے جانتے بوجھتے اپنا سب کچھ اس پر وار دیا تھا۔ صرف اس آفرین کو ناقابل تلافی نقصان پہنچانے کے لئے۔۔۔ صرف آفرین کو برباد کرنے کے لئے۔۔۔ لیکن اب۔۔۔ اب سب کچھ اس کے ہاتھ سے بہتے پانی کی طرح پھسل کر نکل چکا تھا۔۔۔ اس کے پاس سوائے بربادی کے کچھ نہیں بچا تھا۔ کچھ نہیں۔

آفرین کا دل دھڑ دھڑ دھڑکا۔ اس نے جلدی سے اپنا فون نکالا اور اسے یاد دہانی کے طور پر اسکرول کرتے تصاویر دکھانے کی کوشش کی۔۔ "مسٹر سوری آپ

گزشتہ رات کے واقعے کے حوالے سے میں دل سے شرمندہ ہوں اور معافی مانگتا ہوں۔" مس یزدانی، یہ میری غلطی تھی۔۔ مجھے معاف کر دیجئے پلیزز۔ "دانش نے اس کی طرف ہاتھ جوڑ کر معافی مانگتے ہوئے مخلصانہ انداز میں معذرت کا اظہار کیا۔

www.urdu-novel-bank.com  
Visit for more novels:

سب لوگ دنگ کھڑے رہ گئے تھے  
آفرین کو محسوس ہوا جیسے وہ حیرت سے گونگی ہو گئی ہو۔۔  
وہ بالکل دنگ رہ گئی۔ اس کا مطلب تھا، اسے دھمکانے کے لیے اس کی نامناسب  
تصاویر کا استعمال اصل میں کام کر گیا تھا۔  
ثابت ہوا کہ شہرام ٹھیک کہہ رہا تھا۔  
سُوری خاندان کو اپنے وقار کی سب سے زیادہ فکر تھی۔۔۔ وہ اسے کھونے کے متحمل  
نہیں ہو سکتے تھے۔

## URDU NOVEL BANK

آبش اور جعفر یزدانی نے زور زور سے اپنی آنکھیں مل مل کر انہیں دیکھا۔ انہیں شک ہوا کہ کیا ان کی آنکھیں انہیں دھوکہ دے رہی ہیں۔؟ یہ وہ کیا دیکھ رہے تھے۔ کیا یہ کوئی ڈراؤنا خواب تھا؟

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

دیکھیں مسٹر سوری، مجھے لگتا ہے کہ آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ "آبش نے پھر سے"

"اپنی ہمت کو یکجا کیا اور دانش سوری کے بازو کو پکڑا۔ "کیا آپ کل کی رات بھول گئے؟

اپنی زبان کو تالا لگاؤ مکار عورت "وہ بازو جھٹکتے حقارت سے دھاڑا۔ "یہ تم تھی جس"

نے مجھے کل رات نشے میں دھت کر دیا، مس یزدانی۔ مجھے آپ کے ساتھ نازیبا سلوک کرنے پر افسوس ہے۔ میں واقعی جانور تھا۔ جو انسان کہلانے کا مستحق نہیں ہوتا۔ لیکن

--- خوش قسمتی سے، آپ نے مجھے مار مار کر میرے اندر کی انسان کو جگا دیا، ورنہ میں

"واقعی اپنے خاندان کی ساکھ کو برباد کر دیتا۔

آپ بھت دور جارہے ہیں دانش صاحب۔۔ میری بیٹی سچ میں آپ سے محبت کرتی ہے۔ وہ تو پہلی نظر میں آپ سے محبت کر بیٹھی تھی۔۔ آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے۔۔ میری بیٹی ایسی نہیں جو کسی سے دھوکا کرے۔" ایک باپ ہونے کے ناطے جعفر یزدانی بجائے شرمندہ ہونے کے ڈھیٹ پنے کا مظاہرہ کرتے اپنی بات میں وزن پیدا کیا۔

اس کی بات پر دانش کی آنکھیں ایسے چھٹ گئی جیسے اسنے کوئی مزاحیہ لطیفہ سنا ہو۔ ساتھ ہی اسے اس شخص پر افسوس ہوا جو نہ اپنی بیٹی کی تربیت کر سکا نہ خود اسے احساس تھا کہ وہ اپنی بیٹی کو طوائف کی طرح استعمال کر رہا ہے۔ ان لوگوں کی نظر، میں بس بزنس اہم تھا۔ یہ وہ لوگ تھے جو بس کسی طرح سے فائدہ چاہتے تھے۔ اور اسی فائدے کے لئے ان کو اپنی عزت کی بھی پروا نہ تھی۔ دانش نے ایسے کئی لوگ دیکھے تھے۔ وہ بچہ نہیں تھا۔

اچھا۔۔ آخر آپ کی بیٹی کو مجھ میں کیا پسند آیا ہے؟ ٹو بی فرینک۔۔۔ میں آج تک کافی عورتوں کے ساتھ ملا ہوں۔ مجھے اچھی طرح پتا ہے کہ کون سی عورت کس کردار کی ہے۔ اور معافی کے ساتھ۔۔۔ آپ کی بیٹی بڑے ہی ہلکے کردار کی ہے۔۔۔ جعفر صاحب

## URDU NOVEL BANK

ایک باپ ہونے کی حیثیت میں آپ واقعی ہی بڑے قابل تعریف ہیں۔۔۔ بھت اچھی تربیت کی ہے آپ نے اپنی بیٹی کی کہ دولت اور شہرت حاصل کرنے کے لئے مردوں کو کیسے پھنسایا جائے۔۔۔ بھت خوب۔۔۔" اس نے تالی بجاتے ہوئے۔۔۔ اسے شرم دلائی۔۔۔ آتش اتنی بے عزتی سہنے کے باوجود بھی کھڑی تھی۔ اتنے سارے مجمع میں زلیل ہونے کے بعد وہ کیا کرتی۔۔۔ سو لہرا کر آنکھیں موند کر بیہوش ہونے کی اداکاری کی۔ جس پر جعفر یزدانی جو شرمسار کھڑا تھا۔ چلخ کر اس کے طرف بڑھا۔ اور اسے بازو کے سہارے چلاتا وہاں سے نکل گیا۔۔۔

ان کے نکلتے ہیں آفرین دانش کے طرف متوجہ ہوئی۔ "کیا آپ سے کچھ بات ہو سکتی ہے؟"

بلکل۔۔۔ کیوں نہیں میم۔۔۔ "وہ ہلکے سے زبردستی مسکرایا۔ طارق اسے چھبتی نظروں سے "گھور رہا تھا جس پر اس کی ٹانگیں کپکپا رہی تھیں۔

سر کیا آپ ٹھیک ہیں۔؟ "طارق نے سرد لہجے میں طنز کیا۔ جس پر وہ کپکپا کر رہ گیا۔"

## URDU NOVEL BANK

مم۔۔۔ میں ٹھٹھ۔۔۔ ٹھیک ہوں۔۔۔" اس نے بے اختیار پیشانی سہلائی۔ "آپ فائننگ" میں بھت ماہر ہیں۔" اس نے خوف کو دباتے ہوئے اس کی تعریف کردی۔ جس پر آفرین بھی مسکرا دی۔

بلکل۔۔۔ طارق بھت ماہر ہے۔ جہاں بھی جاتی ہوں۔ میری حفاظت کے لئے ساتھ ہوتا" ہے۔ "آفرین نے تعریف کی۔ ☆☆☆☆☆

جی۔۔۔ تو دانش صاحب اب بتائیں۔۔۔ یہ اچانک راتوں رات آپ کے رویے میں تبدیلی" کہیں میرے اسٹن گن سے کرنٹ لگانے سے تو نہیں آئی۔۔۔ لگتا ہے کرنٹ نے دماغ پر اثر کیا ہے۔" آفرین نے گرم کافی کا کپ اس کے طرف بڑھاتے ہوئے تجسس سے کہا۔ بلکل نہیں۔۔۔ میرا تو دماغ اور زیادہ کھل گیا ہے۔ آپ کی اسٹن گن کا شکریہ آفرین" میم۔۔۔ آپ سے ملاقات میرے لئے یہ اعزاز سے کم نہیں۔" وہ ہلکے سے مسکرایا۔ "کیا ہم دوست بن سکتے ہیں؟" اس نے عاجزانہ کہا۔

اچھا۔۔۔ لیکن آپ کے وہ فوٹوز۔۔۔۔۔" وہ ہچکچائی۔

اگر آپ پسند کریں تو وہ فوٹوز اپنے پاس رکھ سکتی ہیں۔" دانش سوری نے ہاتھ ہلایا۔"

## URDU NOVEL BANK

اس کی بات پر آفرین کا منہ بن گیا۔ جیسے کڑوی گولی نگل لی ہو۔ چھی ی ی ی۔۔ وہ بھلا اس کے فوٹوز کیوں پسند کرنے لگی۔۔

"کیا آپ مجھ پر اس کا الزام نہیں لگا سکتے؟"

آپ نے صرف سچ بولا تھا۔ میں آپ پر الزام کیسے رکھ سکتا ہوں۔۔۔؟ آ آ آ آ آ

چھوووو۔۔ "اس نے اچانک چھینک ماری۔ پھر آفرین کو اپنے طرف دنگ نظروں سے دیکھتا پا کر شرمندہ ہو کر ٹشو سے بہتی ناک صاف کی۔

مس یزدانی، اگر کبھی آپ کو میری مدد کی ضرورت ہوئی تو مجھے ضرور کہئے گا۔ مجھے آپ کے کام آکر دلی خوشی محسوس ہوگی۔ "اس نے شائستگی سے کہا۔

ہمممم۔۔۔ آپ نے آبلش کی تصویریں تو ضرور نکالی ہونگی۔؟ "وہ کچھ دیر خاموشی سے"

سوچتے ہوئے بالآخر اصل بات پر آئی۔ اسے اچھی طرح علم تھا۔ ایک بدکردار شخص کے

پاس جب کوئی عورت آئے تو وہ اس سے فائدہ اٹھانے کے بعد اس کی تصویریں اور وڈیوز

ضرور محفوظ رکھتا ہے۔ اسے یقین تھا اس شخص نے آبلش کی غفلت سے فائدہ ضرور اٹھایا

ہوگا۔

## URDU NOVEL BANK

دانش یہ سن کر ساکت ہو گیا۔ وہ اب اسے ایسے دیکھ رہا تھا جیسے کسی جن یا چڑیل کو دیکھ رہا ہو۔۔

مجھے آپ سے یہ توقع نہیں تھی کہ آپ اس قدر جانتی ہونگی۔ "وہ حیران ہوا تھا۔"

آفرین کو اس کا انداز عجیب لگا۔ "نہیں۔۔۔ میں۔۔۔" اس نے وضاحت دینی چاہی تھی۔ کہ اس نے تو نفسیات کی کتابیں اسٹیڈی کی ہوئی تھیں۔ جس سے اسے معلوم ہوا تھا کہ ایسے لوگ اس طرح کے کام ضرور کرتے ہیں۔ مطلب اپنے پاس ثبوت ضرور رکھتے ہیں۔

میں سمجھ رہا ہوں۔۔ سمجھ رہا ہوں۔ اور میرے پاس واقعی کافی وڈیوز ہیں۔۔۔۔ آپ یقیناً اس وسیلے سے آبلش سے بدلہ لینا چاہیں گیں۔ ٹھیک کہا نا۔؟ "اس نے درست اندازہ لگایا تھا۔ آفرین اس کی ذہانت کو دل سے مان گئی۔

میں آپ کو بھیج تو سکتا ہوں۔۔۔ لیکن۔۔۔ پلیز کسی اور کو مت دکھائیے گا۔۔ اسپیشلی اپنے "شوہر کو۔" وہ ڈر گیا تھا۔ اگر شہرام بھائی کو پتا لگا کہ آفرین ایسی وڈیوز دیکھ رہی ہے تو یقیناً دانش کو بیچ سے چیر کر رکھ دے گا۔ یا اس کا قیمہ ہی بنا دے۔۔ یہ بھی ہو سکتا تھا۔ شہرام



## URDU NOVEL BANK

سوری اس کا ماموں زاد بھائی تھا۔ وہ بچپن سے ہی اس سے ڈرتا تھا کیونکہ شہرام ایک چھوٹی سی غلطی پر بھی دھن کر رکھ دیتا تھا۔

اوه ه --- شامی --- آپ یہاں کب آئے؟ آفرین نے اچانک ہی دانش کے پیچھے " دروازے کے طرف دیکھ کر چونک کر پوچھا۔ جس پر دانش تو ایسے اچھل کر کھڑا ہو گیا جیسے (بھوت آگیا ہو۔ اس کی آنکھیں خوف سے پھیل گئیں۔ (شامی؟؟؟ مطلب شہرام سوری؟ اس نے ڈرتے ڈرتے پیچھے دیکھا لیکن جب کسی کو نہیں پایا تو ایک سکون کی سانس بھر کر آفرین کو شکایتی نظروں سے دیکھنے لگا۔

کیا آپ شہرام کو جانتے ہیں؟ "آفرین نے اس کے ڈر کو بھانپتے ٹکا لگایا۔ اور اسے جانچتی " نظروں سے گھورنے لگی۔ وہ بھانپ تو گئی تھی کہ دانش سوری اور شہرام سوری کا لنک ضرور ہے۔

آپ شہرام کا نام سن کر اتنے خوفزدہ کیوں نظر آرہے تھے؟ کیا آپ دونوں میں کوئی رشتہ " ہے؟

## URDU NOVEL BANK

میں سمجھا نہیں۔۔۔ آپ کیا کہنا چاہ رہی ہیں۔۔۔؟ میں تو کسی شہرام کو نہیں "جانتا۔" دانش نے گھبرا کر پسینہ پونچھا۔ اور ہاتھ کو ہوا میں نفی میں ہلا کر شانے لاعلمی سے اچکائے۔

آفرین ہنس پڑی۔ "آپ کی شخصیت سے اندازہ لگاتے ہوئے مجھے لگا۔۔ جس طرح سے آپ اپنے مقصد کے حصول کے لئے کچھ بھی کر سکتے ہیں۔۔ آپ کافی بدلہ لینے والے لگتے ہیں۔۔۔۔۔ یہ حیرت کی بات نہیں کہ آپ کو ان چند تصاویر کی پرواہ نہیں۔۔۔۔۔ جو میرے پاس آپ کو دھمکانے کے لئے موجود ہیں، اگر آپ مجھے نہیں بتاتے کہ شہرام سے آپ کا کیا رشتہ ہے تو میں جا کر شہرام سے پوچھوں گی۔" آفرین نے پورے یقین سے اسے دھمکی دی۔ وہ جان گئی تھی کہ یہ انسان بظاہر جتنا مضبوط دکھائی دے رہا تھا۔ اس کی باگ شہرام کے ہاتھ میں ہے۔

☆☆☆☆☆☆

شہرام کی گاڑی شی۔وائے کارپوریشن کے انٹرنس پر آکر رک گئی۔ جب آفرین مسکراتی ہوئی۔ گاڑی میں بیٹھی۔ کار میں بیٹھ کر وہ اس کو تنکے لگی تھی۔ اگرچہ وہ اسے روز ہی پیار سے تنکتی رہتی تھی۔ لیکن۔۔۔ آج اس پر اس شخص کے بھت سارے اسرار کھل چکے

## URDU NOVEL BANK

تھے۔ اور وہ یہ بات سمجھنے میں ناکام رہی تھی کہ کیوں وہ اپنی شناخت اس سے چھپاتا تھا؟ وہ درپردہ ہمیشہ اس کی مدد کرتا رہتا تھا۔ لیکن اسے کبھی نہیں بتاتا تھا۔ ہر مشکل گھڑی میں وہ اس کے ساتھ رہا تھا۔۔ بنا احساس دلانے۔۔ بنا اسے

جتلائے۔۔ آج پھر اس نے اسے ایک بڑی تباہی سے بچالیا تھا۔

اب اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا کہ آگے کا سفر کتنا ہی مشکل کیوں نہ ہو جائے، وہ اس کا ساتھ نبھائے گی۔ وہ اسے کسی قیمت پر نہیں چھوڑے گی۔ وہ اس کا محبوب شوہر تھا۔ ایک پیارے دل کا پیارا شخص۔

آفرین نے اس کی کلائی میں پہنی گھڑی کی طرف دیکھا، جس نے اسے یاد دلایا کہ وہ کس طرح اس کی گھڑی اور لباس کے عام سے برانڈز پر تنقید کرتی تھی۔ وہ اپنی سطحی سوچ پر شرمندہ تھی۔ اب اسے معلوم ہو چکا تھا کہ وہ کپڑے یقیناً اپنے لئے آرڈر پر اسپیشلی بنواتا تھا۔

‘ یہ تم مجھے گھوڑے کیوں جارہی ہو؟ ’

شہرام نے اسے مسلسل اپنے طرف تکتا پا کر اس کی ناک کی نوک کو انگلیوں سے کھینچا۔ آفرین نے سرخ کر لاتی ناک کو جلدی سے ہاتھ سے چھپایا۔

## URDU NOVEL BANK

میں تو اپنے شوہر کے خوبصورت چہرے کو دیکھ رہی ہوں۔ اس کے علاوہ۔۔۔۔ میں آج "بہت اچھے موڈ میں ہوں۔ کیا آپ نے دیکھا کہ جعفر یزدانی اور آبلش کتنے شرمندہ تھے؟" وہ چمکی۔

ہممسم۔ "اس کی گنگناہٹ سن کر شہرام نے اپنی بھنویں اٹھا کر پوچھا، "کیا تم مجھ سے کچھ پوچھنا چاہ رہی ہو؟" وہ اب اصل مدعا جاننا چاہ رہا تھا۔

آفرین اس کے پوچھنے پر سٹیٹ گئی۔ وہ واقعی اس سے اس کی شناخت پوچھنا چاہ رہی تھی۔ لیکن جب اسے دانش سوری کے کہے الفاظ یاد آئے کہ شہرام بھائی کو اپنے شناخت ظاہر ہونے سے نفرت ہے۔ وہ اسے پسند نہیں کرتا۔ تو وہ اپنی جگہ پر خاموش رہ گئی۔ کہ اگر ایسا ہے تو ایسا ہی سی۔۔ اسے بحرال اس سے مسئلہ نہیں تھا۔ وہ اس سے پوچھ کر اسے پریشان نہیں کر سکتی تھی۔ تبھی نفی میں سر ہلادیا۔ "نہیں۔۔" اس کی بات پر شہرام نے اس سے نظریں ہٹالی۔ اور سنجیگی سے گاڑی ڈرائیو کرنے لگا۔ آفرین سے رہا نہ گیا تو جھک کر اس کے گال پر محبت سے کس کر دی۔

## URDU NOVEL BANK

شہرام دنگ رہ گیا۔ اسٹریٹنگ وہیل پر اس کے ہاتھ لرز گئے۔ "جب میں ڈرائیونگ کر رہا ہوں تو مجھ سے فلرٹ مت کیا کرو بیوی۔" وہ بے بسی سے گھمبیر لہجے میں بولا۔ اس کے لہجے کی گھمبیرتا پر آفرین کے گال سرخ ہوئے تھے۔ یہ الفاظ اس کے لئے اجنبی نہیں رہے تھے۔ اس سے پہلے بھی شروع میں ایک بار ایسا کہا تھا۔

"آفرین ہنس پڑی۔ "جانتی ہوں۔۔۔ گاڑی کو اس طرح حادثہ پیش آسکتا ہے۔۔۔ ہے نا؟ نہیں۔۔۔" اس نے بھاری لہجے میں کہہ کر اسے گھورا۔ "اس سے میرے دل کی" دھڑکنیں بے ترتیب ہو جاتی ہیں۔" اس نے جیسے آفرین پر سحر پھونکا تھا۔ دھڑکنیں بری طرح منتشر ہوئی، اس نے بے ساختہ گہری سانس لے کر دل پر ہاتھ رکھ کر دل سنبھالا تھا۔

گاڑی میں اچانک ہی فضا گرم ہو گئی تھی۔ آفرین کا دل بے اختیار دوبارہ سے اسے چومنے کو ہمکنے لگا۔ لیکن۔۔۔ وہ نہیں چاہتی تھی ایسا کر کے گاڑی کو حادثہ پیش آئے بحر حال اسے اپنے ساتھ اپنے پیارے شوہر کی جان عزیز تھی۔

☆☆☆☆☆

## URDU NOVEL BANK

رات کو سونے سے پہلے آفرین نے وہ وڈیوز نیٹ پر شیئر کر دی تھیں۔ جس سے راتوں رات کھرام مچ گیا تھا۔ ہر ایک جان گیا تھا۔ لوگ فون کر کے جعفر یزدانی کو آفر کر رہے تھے کہ اپنی بیٹی کو ایک رات کے لئے اس کے پاس بھیج دے۔ جس پر جعفر یزدانی غم و غصے اور شرمندگی سے پاگل ہو رہا تھا۔ جب فون کالز کی تعداد بڑھ گئی تو اس نے فون آف کر دیا۔ کچھ ہی دیر بعد کچھ سرمایدار لوگ اس کے پرسنل نمبر پر کنٹیکٹ کرنے لگے۔ "ایک رات کے لئے اپنی بیٹی کو بھیج دو بدلے میں ہم آپ کے ساتھ پروجیکٹ کرنے پر تیار ہیں"

شٹ اپ۔ "جعفر یزدانی کا جسم غصے کی شدت سے کانپنے لگا" "اپنی زبان کو لغام دو ورنہ" "کاٹ کر رکھ دوں گا۔"

ہاھا۔۔۔ "فون پر آدمی کا مکروہ قہقہہ گونجا۔" "پہلے اپنی بیٹی کو تو لغام دے لو۔۔۔ نہ" "جانے کتنوں کے ساتھ سوئی ہے۔ ہاھا۔۔۔"

بلکواس بند کرو کتے "جعفر یزدانی نے فون کی تار نکال دی اور غصے سے اٹھا۔ اپنی ماں" کے کمرے سے اس کی سہارے والی اسٹک اٹھائی اور غصے سے پاگل ہوتا ہوا آبلش کے

کمرے میں آیا۔ آبلش اس وقت سو رہی تھی۔ جب خود پر پڑنے والے ڈنڈے کی چوٹ سے چیخ کر اچھل پڑی۔

جعفر یزدانی نے اس کے چیخنے کی پروا نہ کرتے لگاتار اسٹک سے اسے مارنے لگا۔ اپنی زندگی میں پہلی بار وہ اس قدر زلیل ہوا تھا۔ اس نے سوچا تھا شہی۔وائے کمپنی کو آسانی سے حاصل کر لے گا۔ لیکن نتیجہ اس کے الٹ ہوا تھا۔ نہ صرف کمپنی اس کے ہاتھ سے نکل گئی تھی۔ بلکہ اس کی عزت اور وقار تک ڈوب گئے تھے۔ اور اس کی وجہ صرف اور صرف اس کی بی ہودہ بیٹی تھی۔ جس پر اس نے اعتبار کیا تھا۔

کتیا۔۔۔ یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے۔ "وہ پاگلوں کی طرح چیخ رہا تھا۔ "جب سے" تم ہماری زندگی میں واپس آئی ہو نہ صرف میری کمپنی ڈوب گئی بلکہ ہماری ساکھ بھی برباد ہو گئی۔ میں اس عمر میں خوار و زلیل ہو رہا ہوں تو تمہاری وجہ سے۔۔ صرف تمہاری وجہ سے۔ "وہ دھاڑا۔

نہیں۔۔ ڈیڈ۔۔ "آبلش چیخنے لگی۔ اور باپ کے قدموں میں گر کر رونے لگی۔ "ڈیڈ۔۔" میں نے یہ سب اپنے خاندان کے فائدے کے لئے کیا تھا۔ یہ آپ ہی تھے جو مجھے کہہ رہے تھے کہ دانش سوری کو خوش کرو۔ "وہ رونے لگی۔





## URDU NOVEL BANK

کا جسم کانپنے لگا۔ صالحہ اسے گلے لگا کر چلی گئی۔ "بس کرو۔۔۔ یہ سب اس ڈائن آفرین کا کیا دھرا ہے۔ جس نے زبردستی ہم سب کو اس انتہا تک پہنچایا۔ لیکن تم اب بھی اپنی بیٹی پر الزام لگا رہے ہو۔۔۔؟ اور اسے مار رہے ہو؟ تم صرف یہ جانتے ہو کہ اپنا غصہ کیسے نکالا جائے۔"

www.urdu-novel-bank.com  
visit for more novels:

افسوس ہے۔۔۔ تم میں اب بھی ایسا کہنے کا ہمت ہے؟ تم نے بھت اچھے سے اپنی بیٹی کی پرورش کی ہے۔۔۔۔ اس میں کوئی شرم رہی ہے نہ کوئی حیا رہی ہے۔ مجھے سب سے زیادہ افسوس اس بات کا ہے صالحہ کہ میں نے تم سے شادی کی اور تم نے اس جیسی بدکار بیٹی کو جنم دیا! "جعفر یزدانی کا لفظ لفظ پچھتاوے میں ڈوبا ہوا تھا۔

اسٹاپ جعفر اسٹاپ نان سینس۔۔۔ اگر آپ کو اس بات پر افسوس ہے، تو پھر ہم یہاں سے نکل جاتے ہیں۔"

صالحہ نے روتے ہوئے باہر جانے سے پہلے آبلش کا ہاتھ پکڑا اور اسے سنبھالتی ہوئی کمرے سے نکل گئی۔

کچھ ہی دیر میں پورا ولا خالی ہو گیا اور اندھیرے میں ویران اور خوفناک نظر آنے لگا۔

جعفر یزدانی کے پورے وجود میں خوف سے کیچی طاری ہو گئی۔ پورا ولا ویران دیکھ کر اس کا کلیجہ منہ کو آنے لگا تھا۔ کبھی یہ ایک بھرا پرا ولا ہوا کرتا تھا لیکن صرف تین مہینوں میں یہ گھر خالی اور ویران دکھائی دے رہا تھا۔ زندگی میں پہلی بار۔۔ پہلی بار اس کے دل کو پچھتاوا محسوس ہوا۔

☆☆☆☆☆

دوسرے دن صبح صبح اسے کمپنی کے طرف سے کال موصول ہوئی کہ اسے بورڈ آف ڈائریکٹرز کے عہدے سے برطرف کیا جا چکا ہے۔ یہ سنتے ہی وہ غصے سے بھرا ہوا وہاں پہنچا تھا۔ لیکن سیکورٹی گارڈز نے اسے اندر جانے سے روک دیا۔ جب اس نے ان کو دھمکیاں دی۔ تو گارڈز نے اسے دھکے دے کر وہاں سے نکال دیا۔

اب اس کے پاس کچھ بھی نہیں بچا تھا۔ غصے اور تاسف سے بھرا ہوا وہ ایک بار میں جا بیٹھا۔ رات تک وہاں پیتا رہا۔۔ رات کے 12 بجے وہ کافی افسردہ سا گھر واپس آیا۔ پورا ولا

## URDU NOVEL BANK

تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا۔ نشے میں دھت، چکراتے ہوئے حواس کے ساتھ دروازہ کھول کر اندر لیونگ روم میں داخل ہوا۔ اندر کہیں بھی لائٹ نہیں جل رہی تھی۔۔ اندھیرے میں صرف چھت تک جاتی کھڑکیوں کے شیشوں سے چاند کی دودھیا روشنی آرہی تھی۔

چاند کی دودھیا روشنی میں وہاں وہیل چیئر پر ایک کوئی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا رخ دروازے کے طرف تھا اور پیٹھ کھڑکی کے طرف تھی۔ جس وجہ سے پیچھے سے روشنی آرہی تھی۔ اور اس وجود کا سامنے والا حصہ اندھیرے میں تھا۔ بس یہ لگ رہا تھا کوئی بوڑھی عورت بیٹھی ہوئی ہے۔ اس کے گرد گرم شال لپیٹی ہوئی تھی۔ اس کے سفید بال چاند کی روشنی میں چمک کر اور زیادہ سفید لگ رہے تھے۔ یہ خوفناک منظر کسی بھی کمزور آدمی کا ہارٹ فیل کر سکتا تھا۔

جعفر یزدانی اتنا خوفزدہ ہوا کہ اس ٹانگیں کانپنے لگی۔ اس کے جسم سے جان نکلنے لگی تھی۔ اور بے جان سا ہو کر نیچے گر گیا۔ وہ بھاگنے کی کوشش میں پیچھے کھسکا تھا۔۔۔ لیکن دروازہ زوردار آواز کے ساتھ بند ہو گیا۔ اب لیونگ روم میں اور اندھیرا چھا گیا تھا۔ صرف دو وجود اندھیرے میں رہ گئے تھے۔۔ خوف سے اس کا دل اچھل کر حلق میں آ گیا۔

## URDU NOVEL BANK

امی۔۔۔۔"جعفر یزدانی خوف سے روہانسا ہو کر ہاتھوں کے زور پر پیچھے کھسکا۔۔۔اب وہ" کسی خزاں رسیدہ پتے کی طرح لرز رہا تھا۔

"میرے بیٹے۔۔۔تم مجھ سے اتنا خوف کیوں کھا رہے ہو۔۔۔ہاں؟ میں تمہاری ماں ہوں۔" وہیل چیئر پر بیٹھا وجود آہستہ آہستہ وہیل چیئر چلاتا آگے آنے لگا۔ فضا میں صرف اس بوڑھی عورت کے آواز کی بازگشت پھیلی تھی۔ جو اس اندھیرے اور تنہائی میں اور زیادہ خوفناک لگ رہی تھی۔

جعفر یزدانی خوف سے زرد پڑتا پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے گھورتا اپنے وجود کو پیچھے گھسیٹنے لگا۔ لیکن وہ وجود رکا نہیں تھا۔۔۔مسلسل آگے بڑھ رہا تھا۔"امی۔۔۔امی۔۔۔آگے مت آنا۔۔۔دیکھو۔۔۔خدارا، آگے مت آنا۔۔۔پلیز۔۔۔یہ مم۔۔۔میں نہیں تھا جس نے آپ کو مارا۔۔۔مم۔۔۔میں نہیں۔۔۔"وہ اٹک اٹک کر بولا خوف سے اس کے پورے وجود میں سنسناہٹ سی ہو رہی تھی۔ اس کا پورا وجود پسینہ پسینہ ہو رہا تھا ساتھ ہی وہ پیچھے بھی گھسیٹتا جا رہا تھا۔

## URDU NOVEL BANK

تو تم کہتے ہو تم نے مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچایا؟ ہاھا۔۔ ہاھا۔ "کمرے میں بوڑھی"  
 عورت کا خوفناک قہقہہ گونج اٹھا۔ "جانتی ہوں۔۔۔ تم نے یہ سب شیئرز اور پیسوں کے  
 حصول کے لیے کیا تھا۔۔۔ لیکن تم نے اپنی بوڑھی ماں کو اپنے ہاتھوں سے  
 مار دیا۔۔۔ مارتے ہوئے تم یہ بھول گئے تھے کہ میں تمہاری ماں ہوں۔۔۔ جس نے تمہیں  
 پال پوس کر بڑا کیا۔۔۔ جب تم چھوٹے سے تھے۔۔۔ تمہارا خیال رکھا۔۔۔ تمہیں انگلی پکڑ کر  
 چلنا سکھایا۔۔۔ اور تمہاری ہر خواہش پوری کی۔؟ اب میری روح بے چین ہے۔ اسی لئے  
 "۔۔۔ میں عالم ارواح سے واپس آگئی ہوں

وہیل چیئر قریب سے قریب تر ہوتی جا رہی تھی۔ اور جعفر یزدانی کی سٹی گم ہو رہی تھی۔  
 اس کی سانس اٹکنے لگی۔ آنسوؤں سے اس کا چہرہ گیلا ہو چکا تھا

اُمی۔۔۔ میں غلط تھا۔۔۔ مم۔۔۔ میں غلط تھا۔۔۔ مم۔۔۔ مانتا ہوں مم۔۔۔ میں لالچ میں"  
 اندھا ہو گیا تھا۔۔۔ لیکن آپ کک۔۔۔ کو۔۔۔ میں نقصان نہیں پہنچانا چاہتا تھا۔۔۔ یہ صالحہ  
 تھی۔۔۔ ہاں۔۔۔ صالحہ تھی۔۔۔ جس نے سوتے ہوئے آپ کے منہ پر تکیہ رکھا۔۔۔  
 مم۔۔۔ میں نہیں۔۔۔ جاؤ۔۔۔ جج۔۔۔ جاؤ۔۔۔ میرے بجائے اس کے پاس۔۔۔ جاؤ۔۔۔ اسے

## URDU NOVEL BANK

پکڑو۔۔۔ جاؤ۔۔۔" وہ ہاتھوں سے اسے جانے کا کہہ رہا تھا۔۔۔ خوف سے اس کا رنگ زرد پڑ گیا تھا۔ جیسے مردہ ہو۔

اگر تمہاری مرضی نہ ہوتی۔۔۔ تو کیا وہ ایسا کرنے کی ہمت رکھتی؟ بولو۔۔۔ ہاھا۔۔۔ "بوڑھے" وجود نے خوفناک قہقہہ لگایا اور پھر ساتھ ہی رونے لگی۔

امی۔۔۔، مم۔۔۔ مجھے معاف کر دو۔۔۔۔۔ "جعفر یزدانی اپنے نقصان کا احساس کرتے" ہوئے رو پڑا۔ "مجھے اس ماں اور بیٹی نے ورغلا دیا تھا۔ میں یہ نہیں کرنا چاہتا تھا۔ امی مجھے افسوس ہے۔ پلیز مجھے جانے دو۔

اب جب کہ تم یہ مان گئے ہو کہ یہ تمہاری غلطی تھی۔۔۔ تو آؤ۔۔۔ اپنی ماں کے ساتھ" چلو۔۔۔ میں تمہیں لینے آئی ہوں۔۔۔ میں تمہیں یہاں سے دور لے جاؤں گی۔۔۔ جہاں نہ کوئی صالحہ تمہیں تنگ کرے گی نہ کوئی آتش تمہیں پریشان کر سکے گی۔۔۔ آؤ میرے بچے۔ میرے ساتھ چلو۔۔۔ آؤ۔۔۔۔۔ آؤ۔۔۔۔۔ "بوڑھے بازو آگے بڑھنے لگے۔۔۔ اور جعفر یزدانی کو

## URDU NOVEL BANK

بازوؤں سے پکڑ لیا۔ لیکن جعفر یزدانی تو اتنا خوفزدہ ہو چکا تھا کہ اپنی جگہ سے ہل تک نہیں سکا۔ خوف سے اس کی پینٹ گیلی ہو گئی۔ اچانک ہی لائٹ جل گئی پورا لیونگ روم روشنی میں نہا گیا۔

اس کے ساتھ ہی گھر کے اندرونی دروازے کھل گئے۔ کچن اور کمروں سے بہت سارے پولیس افسر اندر آئے۔

بوڑھی عورت نے اپنی سفید بالوں والی وگ اتار دی۔ اور وہیل چیئر سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

جعفر یزدانی تو بنا پلکیں جھپکائے یہ سب دیکھ رہا تھا۔ وہ بوڑھی عورت کو دیکھ کر دنگ رہ گیا تھا۔

"وحیدہ آنٹی آپ ---؟"

یزدانی صاحب، کسی نے آپ کے خلاف رپورٹ کی ہے کہ آپ نے اپنی ماں کا قتل کیا" ہے۔۔ آپ کو اس جرم میں حراست میں لیا جا رہا ہے۔" پولیس آفیسر نے ہتھ کڑی نکالی اور آگے بڑھ کر جعفر یزدانی کے ہاتھوں میں ڈال کر قفل لگا دیا۔

## URDU NOVEL BANK

نن۔۔۔ نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔ "جعفر یزدانی نے مکر نے کی کوشش کی۔ "مم۔۔ میں نے"

زیادہ پی لی تھی۔۔۔ جس وجہ سے بلواس کی تھی۔۔ میں نے کچھ نہیں کیا۔۔ یقین کریں

۔۔ کچھ نہیں کیا۔ یہ الزام ہے۔ "اس نے مکر تے ہوئے اپنی بات میں وزن پیدا کیا۔

ماموں جی۔۔۔ میں نے آپ کا ایک ایک لفظ ریکارڈ کر لیا ہے۔ جو کچھ آپ نے بولا ہے

وہ سب بیان محفوظ ہے۔ "آفرین نے ایک چھوٹا سا واٹس ریکارڈ نکال کر اس کی آنکھوں

کے سامنے لہرایا۔ اس کے چہرے پر دکھ ہی دکھ رقم تھا۔ وہ کافی غمگین دکھائی دے رہی

تھی۔ آنکھیں برداشت کی تکلیف سے سرخ اور نمناک تھیں۔ اس کے لئے یہ جاننا ہی بڑا

سانحہ تھا کہ اس کی پیاری نانی کو اس کے اپنے ہی بیٹے نے اپنے ہاتھوں سے مار دیا

تھا۔ وہ ان قاتلوں کے ساتھ ملا ہوا تھا۔ "ماموں جی۔۔ افسوس اور دکھ کی بات ہے۔۔

آپ اپنی ماں کے اکلوتے بیٹے تھے۔ اس نے تکلیفیں برداشت کر کے آپ کو پال پوس

کر بڑا کیا۔ آپ کی ہر خواہش پوری کی۔ اس کے باوجود بھی آپ نے دوسروں کی باتوں

میں آکر اپنی ہی ماں کو مار دیا۔۔۔ کیا آپ کو اب بھی یاد ہے کہ کس تکلیف سے تڑپ

تڑپ کر انہوں نے جان دی تھی؟ آپ کا دل نہیں کانپا؟ کیا کبھی آپ کے ضمیر نے



## URDU NOVEL BANK

آپ کو لغزش نہیں کی؟ کیا کبھی تنہائی میں آپ کو پچھتاوے نے نہیں ڈسا؟ کیسے بیٹے ہو۔۔؟ "وہ سسک کر رونے لگی۔

بس۔۔۔۔ مزید کچھ مت کہنا۔۔۔ جعفر یزدانی جو پہلے ہی کافی شراب پی چکا تھا۔ آفرین "کے منہ سے سچ سن کر وہ کافی خوفزدہ ہوا تھا، اس کا دماغ چکرا رہا تھا۔  
آفرین نے سرد لہجے میں کہا، "میں نے پہلے ہی بہت سے ثبوت اکٹھے کر لیے تھے۔ اگر آپ جیل میں مرنا نہیں چاہتے تو بہتر یہی ہے کہ ایمانداری سے حساب دیں۔ بصورت دیگر، آپ کی بیوی بعد میں عدالت کے الزامات سے بچنے کی کوشش ضرور کرے گی۔" جعفر یزدانی کو اس کی بات پر یقین نہیں آیا۔ "کون سے ثبوت تم نے اکٹھے کئے ہیں۔؟" وہ اندر ہی اندر خوفزدہ ہونے کے ساتھ غصہ ہوا۔ اور حقارت سے اسے دیکھنے لگا۔

نانی ماں کا جس ہسپتال میں علاج کیا گیا تھا۔۔ اس ہسپتال کے پاس اس کا میڈیکل "ریکارڈ موجود ہے۔ ڈاکٹر نے کہا ہے کہ اگرچہ نانی اس وقت فالج کا شکار تھیں۔۔۔ لیکن ان کے لیے اس طرح اچانک موت واقع ہونا ناممکن تھا۔ وہ ملازمہ بھی ہے۔۔۔ جسے آپ

یہ سنتے ہیں اس کا چہرہ مردے جیسے سفید ہو گیا تھا۔ وہ جان گیا تھا کہ اب وہ نہیں بچ سکتا۔ وہ نادانی میں سب کچھ مان چکا تھا۔ ساری باتیں لفظ بہ لفظ ریکارڈ ہو چکی تھیں۔ جو اسے ہمیشہ کی سزا کے لئے کافی تھیں۔

اگر اس نے اب بھی گواہی نہ دی ، تو اسے ساری عمر کے لئے جیل ہو جائے گی۔ "ٹھیک ہے میں اعتراف جرم کر لوں گا۔ یہ صالحہ یزدانی ہی تھی۔ جس نے اس موقع کا فائدہ اٹھایا جب آپ کی نانی سو رہی تھیں اور ۰۰۰ اور۔۔۔۔۔ ان کی موت دم گھٹنے سے ہو گئی۔" اس نے سر جھکا لیا۔

شاید یہ اس کے ضمیر کے زندہ ہونے کی آخری نشانی تھی۔ جعفر یزدانی زمین پر گر پڑا اور سسکیاں بھرتے اپنی ماں کی موت پر رو پڑا۔ وہ شخص جو پہلے اپنی ماں کی موت پر نہیں رویا تھا۔ کیوں کہ اس کا ضمیر سوچکا تھا۔

## URDU NOVEL BANK

اسے روتا دیکھ کر آفرین کے ساتھ ساتھ وحیدہ آنٹی بھی رونے لگی تھیں۔ انہیں امید نہیں تھی کہ بوڑھی والدہ کا انجام اتنا کرناک ہوگا۔ اور وجہ موت اس کا اپنا بیٹا، بہو اور اس کی بیٹی ہونگے۔

ایک آخری سوال پوچھنا چاہوں گی جعفر صاحب۔ جس دن میڈم سیڑھیوں سے گر گئی تھی، کیا یہ آتش تھی جس نے یہ کیا؟ "آنٹی وحیدہ کو اس ایک بات کا شک تھا۔ اور اس شک پر یقین کی مہر جعفر کے پاس تھی۔

میں واقعی اس کے بارے میں نہیں جانتا ہوں۔ "جعفر یزدانی نے نفی میں سر ہلایا۔ لیکن اپنے دل میں آتش کے کردار کے بارے میں سوچتے ہوئے اسے لگا تھا کہ شاید اس نے واقعی ایسا کیا ہو۔ تاہم، اس کی صرف ایک ہی بیٹی تھی اور وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ جیل جائے۔

آخر میں، جعفر یزدانی کو پولیس پوچھ گچھ کے لیے اپنے ساتھ لے گئی۔

آفرین نے مڑ کر اپنے پیچھے تاریک ولاکی طرف دیکھا۔

## URDU NOVEL BANK

یہ کبھی اس کا گھر تھا، لیکن اب۔۔۔۔۔ یہ وہ جگہ تھی جہاں وہ مزید قدم نہیں رکھنا چاہتی تھی۔

اس نے چابیاں نکال کر لان کی گھاس پر پھینک دیں۔ اور آنکھیں پونچھتی بنا ولا پر دوسری نظر ڈالے گیٹ سے باہر نکل گئی۔

www.urdu-novel-bank.com  
Visit for more novels:

داخلی دروازے پر گاڑی کھڑی تھی۔ شہرام کا خوبصورت اور دراز وجود گاڑی سے ٹیک لگائے کھڑا تھا۔ باہر رات گرمی ہو رہی تھی۔ سردی سے جسم کپکپا رہا تھا۔ ہر طرف ہلکی ہلکی برف پڑ رہی تھی، اور برف کے چھوٹے چھوٹے ذرات اس کے سر کے بالوں اور کندھوں پر گر رہے تھے۔ اس نے آفرین کو دیکھا، جس کی خوبصورت آنکھیں رونے سے متورم ہو چکی تھیں۔ نیچے سے سرخی جھلک رہی تھی۔ چہرے کا رنگ زرد پڑا ہوا تھا۔ وہ بالکل غم سے نڈھال نظر آرہی تھی۔ تھکے تھکے قدموں کے ساتھ وہ اس کے طرف بڑھ رہی تھی۔ ہونٹوں پر کپکپاہٹ واضح تھی۔

اب، آفرین کے پاس اپنا کوئی گھر نہیں رہا تھا۔ کوئی رشتہ نہیں بچا تھا۔ سوائے شہرام کے۔ شہرام کو دیکھ کر اسے لگا تھا کہ اسے ایک گھر مل گیا ہے۔ ایک سہارا مل گیا ہے۔ قریب آتے ہی وہ نڈھال سی اس کی بانہوں میں گر گئی۔ یہ بانہیں اس کی واحد پناہ

## URDU NOVEL BANK

گاہ بچی تھیں۔ شہرام نے بازو وا کر کے اسے خود میں سمیٹ لیا۔ اور اپنا اوور کوٹ اس کے گرد لپیٹ دیا۔ اب وہ اس کے فراخ سینے سے لگی سسک رہی تھی۔

شامی۔۔۔ میں نے آخر کار اپنا بدلہ لے لیا ہے۔ "آفرین اس کے سینے سے لگی بھاری" آواز میں بولی۔ "لیکن میں بالکل خوش نہیں ہوں۔ مجھے افسوس ہے کہ میں نے اپنی "نانی کے ساتھ زیادہ وقت کیوں نہیں گزارا۔ ورنہ وہ اتنی بری حالت میں نہ مرتی۔ اس کے آنسوؤں نے اس کے سینے کی جگہ والی قمیض گیلی کر دی تھی۔

شہرام سوری کو دوسروں کو تسلی دینا نہیں آتی تھی۔ اسے پتا نہیں تھا کہ ایک عورت جب سسک سسک کر رو رہی ہو تو اسے کیسے پرسکون کرنا چاہئے؟ کیسے اس کو دلاسا دینا چاہیئے؟ وہ اس کام میں بالکل کورا تھا۔۔۔ تبھی اس کے چپ ہونے کا انتظار کرنے لگا۔۔۔ اسکا سر ہولے ہولے تھپتھپانے لگا۔ اس کی انگلیاں آفرین کے نرم بالوں کو سہلا رہی تھیں۔ "تم نے آج بھت اچھا کام کیا۔۔۔ میں بھت خوش ہوں کہ میری بیوی اتنی ذہین ہے حالانکہ اس کا کوئی ثبوت بھی موجود نہیں تھا اس کے باوجود بھی تم اپنی ذہانت سے ان سے اعتراف جرم کروانے میں کامیاب ہوئی ہو۔ مجھے تم پر فخر ہے بیوی

## URDU NOVEL BANK

- "اس نے پیار سے اس کے سر پر بوسہ دیا۔ آفرین یہ سن کر ہلکی پھلکی ہو چکی تھی۔ بس نمناک آنکھوں سے اس کے سینے میں سر دے دیا۔"

☆☆☆☆☆

www.urdu-novel-bank.com  
visit for more novels:

صبح کے ابھی 6:00 بجے تھے۔

صالحہ اور آبلش گہری نیند سو رہی تھیں۔ جب اچانک دروازے کی گھنٹی زور و شور سے بجنے لگی۔ جیسے کوئی ہاتھ رکھ کر اٹھانا بھول گیا ہو۔ پورا فلیٹ بیل کے شور سے جھنجھٹا اٹھا تھا۔ صالحہ کرنٹ کھا کر نیند سے اٹھی تھی۔ اس کے چہرے پر سخت بیزاری ابھر آئی تھی۔ جیسے اسے اپنی نیند ڈسٹرب ہونے پر سخت غصہ آیا ہو۔ وہ برہمی سے اٹھتی پاؤں میں سلیپر گھسرتی تن فن کرتی دروازے تک آئی تھی۔

ارے کون ہے باہر؟ "صالحہ نے غصے سے دروازہ کھولا۔ اس نے سوچا تھا کہ یہ جعفر" ہوگا جو پریشان کرنے آیا ہوگا۔

تاہم۔۔۔ جیسے ہی دروازہ کھلا، پولیس کے کچھ لوگ اندر آ گئے۔ اور اسکے دونوں ہاتھوں میں ہتھکڑیاں لگا دیں۔ "لیڈی، آپ پر بڑی بیگم صاحبہ کے قتل کا شبہ ہے۔ آپ زیر حراست ہیں۔"

Visit For More Novels: [www.urdu-novel-bank.com](http://www.urdu-novel-bank.com)

## URDU NOVEL BANK

کیا؟ "صالحہ دنگ رہ گئی اور جلدی سے خوف سے دو قدم پیچھے ہٹ کر دیوار سے لگ گئی۔" میں نے کچھ نہیں کیا۔" اس کی آواز لرز گئی۔ آنکھیں خوف اور شاک سے پھٹ گئیں۔

دیکھو لیڈی، تمہارے شوہر نے پہلے ہی اسٹیشن پر مکمل بیان دے دیا ہے۔ کہ تم نے ہی اپنے ہاتھوں سے اپنی ساس کا گلا گھونٹ کر مارا ہے۔" پولیس والے کی آنکھیں نفرت و حقارت سے پُر تھیں۔ کیسی ظالم عورت تھی جس نے اپنی ہی ساس کو مار ڈالا تھا۔ اس قسم کی عورت بالکل بھی اس لائق نہیں تھی۔ کہ اس سے نرمی برتی جائے۔ یا رحم کیا جائے۔

پولیس نے اسے موقع نہیں دیا اور گھسیٹ کر باہر لے جانے لگے۔

امی، آہ۔۔۔۔۔ یہ یہ کیا ہو رہا ہے؟ "آبلش شور سن کر اوپر سے نیچے آئی تھی۔ اور"

اسے روکنے کے لیے بھاگی آئی۔، لیکن پولیس نے اسے قریب نہیں آنے دیا۔

صالحہ زور زور سے چیخ کر واویلا کر کے خود کو چھڑانے لگی لیکن پولیس کی گرفت سخت

تھی۔ "تمہارا باپ ایک درندہ ہے۔۔ سنا تم نے۔۔ اس نے بیان دیا ہے کہ میں نے

تمہاری دادی کو مارا ہے۔۔۔ آبلش۔۔ تم کو خود اپنی حفاظت کرنی ہوگی۔" وہ چیخ کر اسے

## URDU NOVEL BANK

خبردار کرنے لگی۔ پولیس اسے دروازے سے کھینچ کر باہر گھسیٹ کر لے گئی۔ لاؤنج میں گہری خاموشی چھا گئی تھی۔ اتنا سناٹا تھا کہ آلبش کا دل خوف سے دھڑکنے لگا۔ صرف اس کی وجہ سے اس کے خاندان پر برا وقت آگیا تھا۔ ساری مصیبت اس کی پیدا کی ہوئی تھی۔ اس کا جی ڈوبنے لگا۔

www.urdu-novelbank.com  
visit for more novels:

اس نے جلدی سے سردار فیصل کا نمبر ملا لیا۔

فیصل -- میری مدد کرو۔ میں تم سے گزارش کرتی ہوں۔۔۔ پلیز۔۔۔ میرے ماں باپ کو "پولیس حراست میں لے چکی ہے۔ میں تم سے وعدہ کرتی ہوں۔ تم میری مدد کرو گے تو "میں تم سے شادی کروں گی۔۔ اور کمپنی کے شیئرز میں سے بھی آدھا دوں گی۔ پلیز۔۔۔"

آلبش صاحبہ۔۔ بات سنو۔۔ اب میں بہت اچھی طرح جان چکا ہوں کہ تم کس کردار کی "عورت ہو۔ پہلے اپنے فائدے کے لئے ایزد درانی کے ساتھ تعلق بنایا۔ پھر مجھ سے۔۔ اور اس کے بعد دانش کے بستر پر پہنچ گئی۔۔ اور اب تمہاری حرکتوں کی وجہ سے تمہارے ماں باپ جیل جا چکے ہیں۔ میری ساکھ تک تمہاری وجہ سے برباد ہو چکی ہے۔ میں کسی کو منہ



## URDU NOVEL BANK

دکھانے کے قابل نہیں رہا۔۔۔ دفع ہو جاؤ۔۔۔ آئندہ میرے سامنے مت آنا۔ تم جیسی گرے ہوئے کردار کی عورت کو دیکھ کر ہی مجھے الٹی آتی ہے۔ آنح۔۔۔" اس بے دھاڑ کر فون اس کے منہ پر بند کر دیا۔ آتش مکمل طور پر دنگ رہ گئی۔ اس کی آنکھیں پھٹ گئی تھیں۔ اس کے اندر غصے اور نفرت کے طوفانی جھکڑ چلنے لگے۔ جس سے اس کا پورا وجود جھٹکوں کی زد میں آیا ہوا تھا۔ اسے ایسا محسوس ہوا جیسے وہ ہوا میں معلق ہو چکی ہو۔ نیچے زمین پر پیر دھرنے کی جگہ تھی نہ کوئی ہاتھ تھامنے کے لئے سہارا میسر تھا۔ اور یہ سب اس کے اپنے ہاتھوں کی کمائی تھی۔ جو اس کے آگے آئی ہوئی تھی۔ لیکن۔۔۔ اسے ہار نہیں ماننی تھی۔۔۔ بالکل نہیں ماننی تھی۔۔۔ یہ سب آفرین کی کارستانی تھی۔ اس ڈائن کی۔۔۔ جس نے ان سب کا خون چوس لیا تھا۔ حسد کی آگ میں وہ اندھی ہو کر بھڑ بھڑ جلنے لگی۔۔۔ یہ ڈائن کیوں زندہ ہے؟ اسے مر جانا چاہیئے۔۔۔ اسے زندہ رہنے کا کیا حق پہنچتا ہے؟؟)

نہیں۔۔۔ بالکل نہیں۔۔۔ اب دیکھ لینا آفرین یزدانی۔۔۔ کہ میں تمہاری زندگی میں کیسے آگ لگاتی ہوں۔ اپنی آنکھوں سے خود کو برباد ہوتے دیکھو گی۔۔۔ اس کے بعد بھی اگر تم سانس لیتی نظر آئی تو معجزہ ہی ہوگا۔ ہاھا۔۔۔) آتش کی آنکھوں میں عجیب سی چمک لہرائی۔ وہ اس وقت بالکل مخبوط الحواس نظر آرہی تھی۔

اس لمحے اس کے فون پر رنگ ہوئی۔ اس نے واٹس ایپ گیلری اوپن کی۔ کسی انجان نمبر سے اس کو تصویریں موصول ہوئی تھیں۔ اس نے کلک کر کے تصاویر کو دیکھا۔ اور خوشی و مسرت سے اچھل پڑی۔

www.urdu-novel-bank.com  
Visit for more novels:

یہ تصاویر اس بار کی تھیں۔ جہاں وہ ولید گرویزی کے سینے سے چپکی ہوئی تھی۔ اس کی آنکھیں بند تھیں۔ اس طرح کی اور بھی بھت سی تصویریں تھیں۔ جسے دیکھ کر صاف لگتا تھا کہ دونوں میں گہرا تعلق ہے۔ جب کہ حقیقت یہ تھی کہ آبلش نے آفرین کو ڈرگ دی تھی۔ کرنا تو سب اس کے محافظوں نے تھا لیکن ولید بیچ میں کود پڑا تھا۔ اسے توقع نہیں تھی کہ ولید اس ڈائن کو بچا کر لے جائے گا۔ اس حادثے کی وڈیو ولید نے تلف کردی تھی۔ لیکن فوٹوز آبلش کو موصول ہو چکے تھے۔ وہ بھی انجان نمبر سے۔۔۔ یہ تصویریں آفرین کی پوری زندگی برباد کرنے کو کافی تھیں۔

## URDU NOVEL BANK

ہاھا۔۔۔ہاھا۔۔۔اب ان تصویروں کو دیکھ کر شہرام کیسے آفرین کو اپنی زندگی میں رکھ سکے " گا؟ اس کی چیئر وومن کی ساکھ بھی تباہ ہو جائے گی۔ اور کمپنی بھی دیوالیہ ہو جائے گی۔

ہاھا۔۔۔" اس نے جلدی سے رپوٹر کو کال ملائی۔

☆☆☆☆☆☆

www.urdu-novel-bank.com  
Visit for more novels:

ابھی رات کے 9:00 بجے تھے۔ باہر مسلسل برف باری جاری تھی۔ ہر چیز سفید برف سے ڈھکی ہوئی تھی۔ فضا میں ٹھنڈک کے ساتھ خنکی بھی بڑھ چکی تھی۔

آفرین اپنے روم میں سوئی ہوئی تھی۔ جب اچانک کچھ انہونی سی محسوس کر کے جاگ گئی۔ پیاس سے اسے اپنا گلا خشک محسوس ہوا۔ اس نے بے اختیار گہرے گہرے سانس لے کر خود کو پرسکون کرنے کی کوشش کی۔ سائیڈ ٹیبل پر رکھے جگ سے گلاس میں پانی انڈیل کر پیا۔ تب اس کے اعصاب کچھ سکون میں آئے۔ لیکن ایک عجیب سی بے چینی تھی جو اس کے دل کے گرد لپیٹی ہوئی تھی۔ جیسے کچھ برا ہونے والا ہو۔۔۔ حالانکہ اب جعفر اور صالحہ کا مسئلہ حل ہو چکا تھا۔ ان دونوں میاں بیوی کو عمر قید کی سزا ہو چکی تھی۔ خصوصاً اب اسے پرسکون ہو جانا چاہیے تھا۔۔۔ لیکن۔۔۔ وہ نہیں تھی۔۔۔ کبھل ہٹا کر بستر سے اٹھ گئی۔ شہرام روم میں نہیں تھا۔

Visit For More Novels: [www.urdu-novel-bank.com](http://www.urdu-novel-bank.com)

## URDU NOVEL BANK

ٹیبل پر سے فون اٹھا کر چیک کیا تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئی کہ وہاں کتنی ہی مس کالز تھیں۔ کچھ ولید گرویزی کی۔ کچھ رمشا کی۔ رمشا نے اسے بھت بار کال کی تھی لیکن وہ کیونکہ سو رہی تھی اسے پتا نہیں چلا تھا۔

کسی انہونی کا احساس ہوتے ہی اس نے جلدی سے رمشا کو کال بیک کر دی۔ "تم اتنی بار مجھے کال کیوں کر رہی تھی... خیریت تو ہے رمشا؟"

میں خیریت سے ہوں۔ تمہاری خیریت نہیں ہے آفرین۔ کیا تمہیں نہیں معلوم؟ "رمشا" کی پریشانی سے بھری ہوئی آواز اس کے حواس مختل کر گئی۔  
(کچھ برا؟؟... تو کیا اس کے خدشے درست تھے؟)

آج کی ٹرینڈنگ نیوز دیکھو۔ "رمشا نے اس کا دھیان دلایا۔"  
آفرین نے جلدی سے کال کاٹ کر ٹرینڈنگ نیوز پر کلک کیا۔

-(شی۔ وائے کارپوریشن کی خوبصورت جوان چیئرومین اپنے آشنا کے ساتھ رات گزارتے ہوئے۔) ساتھ ہی اس کی تصویریں تھیں۔ جو کافی شرمناک تھیں۔ اس میں صاف لگ رہا تھا کہ آفرین نے ولید کے ساتھ رات گزاری ہے۔ تصویروں سے صاف لگ رہا تھا کہ۔۔۔ دونوں میں کچھ نہیں۔۔۔ بلکہ بھت کچھ ہو چکا ہے۔

## URDU NOVEL BANK

جب کہ حقیقت اس کے الٹ تھی۔ لیکن کون یقین کرتا؟ یہاں جو سامنے دکھائی دیتا ہے لوگ اسی کو سچ مان کر یقین کر لیتے ہیں۔ پھر بھلی آپ لاکھ یقین دلاؤ۔۔۔ قسمیں کھاؤ۔۔۔ دلیل دو۔ کوئی یقین نہیں کرے گا۔

لیکن حقیقت میں دکھائی جانے والی چیز کی حقیقت کچھ اور ہوتی ہے۔  
 آفرین تصویریں دیکھ کر پوری جان سے کانپ گئی۔ حالانکہ کمرے میں ہیٹر جل رہا تھا لیکن اس پر کپکپی طاری ہو چکی تھی۔ پورا وجود طوفان کی زد میں آیا ہوا تھا۔ اس کے سر پر تو جیسے آسمان آگرا تھا۔

وہ کھڑی وہاں لرز رہی تھی۔ جب دروازہ زوردار آواز کے ساتھ کھلا۔ شہرام نے لات مار کر دروازہ کھولا تھا۔ اس کے چہرے کے تاثرات ایسے تھے جیسے کسی طوفان کو روک کر رکھا... وہ خود پر بمشکل قابو کیئے ہوئے تھا۔ آفرین اس کے تیور دیکھ کر دھک سی رہ گئی (تو کیا شہرام کو پتا چل گیا؟)

شہرام تو بس لگتا تھا آفرین کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا۔ وہ غصے میں بھرا آگے بڑھا۔۔۔ آفرین ڈر کر پیچھے ہٹی تھی۔

آفرین نے آج بھت عرصے بعد اسے اس طرح شدید غصے میں دیکھا تھا۔ "آپ نے تصویریں دیکھی ہیں۔۔ دیکھیں۔۔ غلط فہمی میں مت پڑئے گا۔ یہ سب۔۔۔" لیکن اس کی بات شہرام نے غرا کر کاٹ ڈالی۔

غلط فہمی؟؟؟ میں غلط کیسے سمجھ سکتا ہوں؟ "اس نے غصے سے اپنا سیل فون اس کے آگے کر کے اسے تصویریں دکھائی۔۔ اور پھر غصے میں سیل کو اس پر دے مارا۔ "خود دیکھ لو۔۔۔ دیکھو خود کو۔۔۔ تم کہتی تھی تم ولید کو پسند نہیں کرتی۔۔ لیکن ان تصویروں میں تم اس کے ساتھ چمٹی ہوئی ہو۔ یہی نہیں اس کے کپڑے تک اتار رہی ہو۔ آفرین یزدانی۔۔ تم اتنی بے شرم کیوں ہو؟

سیل فون اس کے سینے پر زور سے لگا تھا جس سے اسے چوٹ لگی تھی لیکن۔۔۔ یہ چوٹ اس چوٹ کے آگے کچھ بھی نہیں تھی جو شہرام کے الفاظ سے پہنچ رہی تھی۔ اس کی بے یقینی آفرین کے روح تک کو گھایل کر رہی تھی۔ اپنی جگہ پر وہ درست تھا۔ اس کی جگہ پر کوئی بھی مرد ہوتا ایسی شرمناک تصویریں دیکھ کر اپنی عورت کو دو پاؤں میں چیر کر رکھ دیتا۔ یہ اس کی غیریت پر تازیانہ تھا۔ آفرین نے اس کے وقار کی دھجیاں اڑادی تھیں۔ وہ ایک لمحہ میں ہی خود کو آسمان سے زمین کی اونہائیوں میں گھسیٹتا محسوس کر رہا

## URDU NOVEL BANK

تھا خود کو۔ ایسی حالت میں بھی اگر وہ خود کو کنٹرول کیئے ہوئے تھا تو بڑی بات تھی۔ ورنہ اس کے ہاتھوں سے آج آفرین ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتی۔

دیکھیں۔۔۔ مجھے پھنسیا گیا تھا۔۔۔ اس رات۔۔۔ اس رات۔۔۔ آبلش نے میرے جسم "میں زبردستی ڈرگ انجیکٹ کر دی تھی۔ اور ولید نے مجھے بچایا تھا۔ ہم دونوں کے بیچ کچھ بھی نہیں ہوا تھا۔۔۔" آفرین نے روتے ہوئے اپنی صفائی پیش کی۔ "میں نے خود کو ہاتھ ٹب کے ٹھنڈے پانی میں بھگوایا تھا۔ ساری رات میں وہاں رہی تھی۔۔۔ یقیناً کریں۔۔۔"

کیا تم بے مجھے بیوقوف سمجھ رکھا ہے؟ "وہ غرایا۔" جب تم نے مجھے ڈرگ دی تھی۔ تو میں ایک مرد ہوتے ہوئے بھی خود پر کنٹرول نہیں کر پایا تھا اور ہاسپٹل میں آئی وی انفیوژن ڈرپ لگوائی تھی۔ یاد ہے؟... لیکن تم کہہ رہی ہو تم نے خود کو ٹھنڈے پانی میں بھگوایا تھا؟ "وہ طنزیہ انداز میں پھنکارا۔

میرا یقین کریں۔۔۔ مم۔۔۔ میں سچ بول رہی ہوں۔" آفرین نے بے بس ہوتے ہوئے "مغموم لہجے میں اسے یقین دلانے کی کوشش کی۔ "میں قسم کھا سکتی ہوں۔۔۔۔۔"

## URDU NOVEL BANK

بلواس بند کرو۔۔۔ آفرین یزدانی۔۔ میں واقعی تمہیں سمجھ نہیں سکا۔۔ "شہرام جلتا بھنتا" اشتعال میں آکر اچانک ہی اس کو ٹھوڑی سے زور سے پکڑا۔ "تم میرے آگے ظاہر کرتی رہی کہ بڑی ہی کوئی پاک باز اور شریف عورت ہو۔۔۔ میرے قریب آنے سے ڈرتی رہی۔ کیا مجھے بیوقوف بنانے میں تم کو مزا آ رہا تھا؟" وہ دھاڑا۔ آفرین سہم گئی تھی۔

اب مجھے یاد آ رہا ہے کہ یہ تصویریں کب کی ہیں۔۔۔ جب میں کچھ دن کے لئے بزنس "ٹرپ" پر تھا۔ میں نے گھر فون کیا تھا لیکن ملازمہ نے بتایا کہ تم ساری رات گھر واپس نہیں آئی ہو۔ "اس نے چھبتی نظروں سے اسے حقارت سے گھور کر اس کی ٹھوڑی چھوڑ کر اس کے بالوں کو پیچھے سے جکڑ کر اس کا سر اٹھا کر جھٹکا دیا۔ جس سے آفرین کی درد سے سسکاری نکل گئی۔

میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔ کچھ بھی ہمارے درمیاں نہیں ہوا تھا۔۔۔ میں اس سے "محبت نہیں کرتی۔ یقین کریں شہرام۔" آفرین نے سختی سے اپنا سر نفی میں ہلا کر اس کی تردید کی۔۔

تو میرے اندازے درست ثابت ہوئے۔۔۔ "شہرام تو اس کی سن ہی کب رہا تھا۔ شک" اور غصے نے اسے اندھا کر دیا تھا۔ "میں نے تمہیں اس رات کال کی تھی۔ تمہاری آواز دہلی



## URDU NOVEL BANK

ہوئی تھی۔ لیکن تم نے جھوٹ بولا کہ تم رمشا کے ساتھ شاپنگ کر رہی ہو۔۔۔۔۔ جب کہ تم ولید کے ساتھ گلچھڑے اڑا رہی تھی۔۔۔ ہے نا۔ "اس نے اشتعال میں اس کے بالوں کو پھر سے جھٹکا دیا۔ آفرین کو اپنے بال جڑ سے نکلتے محسوس ہوئے۔ اس کی آنکھیں مسلسل آنسو بہا رہی تھیں۔

www.urdu-novel-bank.com  
Visit for more novels:

وہ جیسے جیسے بولتا جا رہا تھا اس کا غصہ اور بڑھتا جا رہا تھا۔ یہ ایسا تھا جیسے اس کے دل پر کسی نے سخت وار کر کے زخمی کر دیا ہو۔ اور زخم پر مسلسل نمک رگڑ رگڑ کر مل رہا ہو۔ جس سے اس کی تکلیف میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔ اتنا کہ وہ سانس بھی نہیں لے پا رہا تھا۔ اس کے شکوک و شبہات اور الزامات پر آفرین کو اپنا وجود گہرے پاتال میں گرتا محسوس ہو رہا تھا۔

ان دونوں کے درمیاں ابھی یقین نے نو ہی پائی تھی۔ وہ واقعی نہیں جانتی تھی کہ اسے کیسے سمجھائے کیسے یقین دلائے کہ وہ آئینے کی طرح شفاف ہے۔ "اگر۔۔۔ اگر تم کو یقین نہیں۔۔۔ تو تم خود چیک کر سکتے ہو۔" آفرین نے دل کی تکلیف برداشت کرتے مٹھیاں بھیچ لیں۔ اور بے بسی سے کہا۔

## URDU NOVEL BANK

شہرام ایسے قہقہہ مار کر ہنسا جیسے کوئی دلچسپ لطیفہ سن لیا ہو۔ اور جب وہ بولا تو اس کی آواز میں کافی نفرت تھی۔ "ان تصاویر کو دیکھنے کے بعد تمہارے وجود کے طرف دیکھنے سے ہی مجھے کراہیت آرہی ہے۔" اسے ڈر ہوا کہ اگر وہ تھوڑی دیر اور وہاں رکا رہا تو اس کا ہاتھ اٹھ جائے گا۔ اور وہ آفرین پر ہاتھ اٹھا کر خود کو گندا نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اسے دھکیل کر خود سے دور کر کے وہ غصے سے باہر نکل گیا۔

آفرین اندر تک زخمی ہو چکی تھی۔ کل تک وہ خود کو دنیا کی خوش قسمت عورت سمجھ رہی تھی اور آج۔۔۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے پوری دنیا ٹکڑے ٹکڑے ہو کر اس کے اوپر گر رہی ہے۔

یہ تصویریں آخر کہاں سے آگئیں؟ اسے یاد تھا جب وہ وہاں سے نکلی تھی ولید نے کہا تھا اس نے کیمرا توڑ دیا ہے۔ تو پھر۔۔۔؟ اس نے جلدی سے ولید کا نمبر ڈائل کیا۔ کال کنیکٹڈ ہوتے ہی ولید کی فکر مند آواز اس کے کانوں میں آئی۔ "آفرین تم ٹھیک تو ہو؟ شہرام یقیناً ان تصاویر کی وجہ سے غلط فہمی کا شکار ہوا ہوگا۔ میں اسے فون کر کے وضاحت دیتا ہوں۔"

## URDU NOVEL BANK

اصل میں، آفرین نے ولید کو قدرے مشکوک محسوس کیا تھا، لیکن ولید کا فکر مندانہ لہجہ سننے کے بعد، اس نے محسوس کیا کہ وہ واقعی خود بھی بہت پریشان ہے۔ اس کا مطلب ولید ایک شریف آدمی تھا۔ وہ اس طرح کی تصاویر کبھی نہیں پھیلائے گا۔

وہ بہت ناراض ہے۔ اگر آپ اسے کال کریں گے تو آپ معاملے کو مزید بگاڑ دیں" گے۔ اسی لئے رہنے دیں۔ "آفرین تلخی سے بولی۔ "کیا آپ نے یہ نہیں کہا کہ آپ نے "اس وقت کیمرہ تباہ کر دیا تھا۔۔ تو پھر یہ سب کیوں؟

میں نے واقعی اسے تباہ کر دیا تھا۔ یقین کریں آفرین۔ میں نے اس وقت بھی اسے "چیک کیا تھا۔ "ولید گرویزی کا لہجہ ظاہر کر رہا تھا کہ وہ کتنا پریشان ہے۔ "میرے خیال میں تصاویر آتش یزدانی کو اسی وقت منتقل کی گئی تھیں۔ میں ہی غافل تھا۔ آج مجھے "پتہ چلا کہ آن لائن تصاویر آتش یزدانی نے ایک رپورٹر کو دے کر پھیلائی ہیں۔

آفرین دکھ و تاسف سے سرد آہ بھر کر رہ گئی۔۔ اس نے آتش کو بھت ہلکا سمجھ لیا تھا۔ یہ تصاویر بہت اشتعال انگیز تھیں۔ کوئی بھی مرد اسے دیکھ کر اشتعال میں آسکتا تھا۔

## URDU NOVEL BANK

میں معافی چاہتا ہوں "۔ ولید نے پھر معذرت کی۔ "مجھے تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔ چونکہ" میں مرد ہوں، لیکن یہ واقعہ واقعی آپ کی ساکھ کو متاثر کر دے گا۔ اگر میں آپ کے لیے "کچھ کر پاؤں تو مجھے بتائیں۔۔۔ میں وہ کرنے کی پوری کوشش کروں گا۔"

شکریہ۔ مجھے کمپنی کی طرف سے کال آئی ہے جس کو سننے کی ضرورت ہے۔ بعد میں "بات کرتے ہیں"

آفرین نے جلدی سے ولید کی کال بند کی۔ اور اپنے اسسٹنٹ کی کال اٹھالی۔

آفرین صاحبہ، جلدی سے کمپنی میں آئیں۔ آپ کے اسکیڈل کے بارے میں افواہیں "گردش کر رہی ہیں اور کمپنی لائن کو رپورٹرز نے روک رکھا ہے۔ آپ کو جلد از جلد اس معاملے سے نمٹنا ہوگا۔"

"ٹھیک ہے، میں فوراً آتی ہوں۔"

☆☆☆☆☆☆

کمپنی نے صبح سویرے ایک میٹنگ کی ہے۔ ہمارے خیال میں بہترین طریقہ یہ ہے "کہ آپ باضابطہ طور پر اعلان کریں کہ آپ اور ولید گروپری ڈیٹنگ کر رہے ہیں۔"

## URDU NOVEL BANK

ہاں بالکل۔۔۔ "پی آر ڈپارٹمنٹ کے مینیجر نے جلدی سے کہا، "اس وقت، ہم شی۔"

"وائے کارپوریشن کو بھی فروغ دے سکتے ہیں۔

ایگزیکٹوز نے اس خیال سے اتفاق کیا۔

میں ایک شادی شدہ عورت ہوں۔ میں یہ سب افورڈ نہیں کر سکتی۔ "آفرین نے ناگواری سے ان کے مشوروں کو رد کیا۔

اس کی بات سن کر، جنرل مینیجر کا سر شرم سے جھک گیا۔ "ٹھیک ہے... لیکن آپکی ان کے ساتھ تصویریں ہیں اگر ہم نے تردید نہیں کی تو کمپنی کی ساکھ متاثر ہو جائے گی اور ہم نہیں چاہتے کہ کمپنی کی ساکھ متاثر ہو۔"

آپ براہ راست گورنمنٹ ویب سائٹ پر یہ بیان دے سکتے ہیں۔ کہ مجھے اس وقت نشہ "اور دوا دی گئی تھی۔"

آفرین نے کھڑے ہو کر ایگزیکٹوز کو ناپسندیدہ نظروں سے دیکھا۔

میں صرف کمپنی کی ساکھ کی وجہ سے اپنے شوہر کو تکلیف نہیں دے سکتی، بالکل اسی طرح جیسے آپ میں سے کوئی بھی اپنی بیوی کو صرف فائدے کے خاطر نہیں چھوڑ سکتا "ایوری ون ہیز دیئر بولٹوم لائن۔"

سب خاموش ہو گئے۔ "ٹھیک ہے ہم کو ایسا ہی کرنا چاہیئے جیسا چیئرومین کہتی ہیں۔" جنرل مینیجر نے اثبات میں سر ہلایا۔

جلدی ہی ان کی ویب سائٹ پر تردیدی پوسٹ لگ گئی۔  
 (تصویریں ایک ماہ پہلے کی کھینچی گئی ہیں۔ چیئرومین یزدانی کو ڈرگ دے کر پھنسیا گیا تھا۔ خوش قسمتی سے مسٹر ولید گرویزی نے ان کو بچالیا۔ دونوں پارٹیز کے بیچ میں کچھ بھی نہیں ہے دونوں پارٹیز آپس میں اچھے دوست ہیں۔ امید کرتے ہیں آئندہ اس موضوع کو گھسیٹنا بند کر دیں گے۔ شکریہ)۔

اس، کے بعد ولید گرویزی نے بھی ذاتی طور پر پوسٹ شیئر کر دی۔  
 (اس وقت چیئرومین صاحبہ کو ڈرگ دی گئی تھی۔ لیکن وہ بہت مضبوط قوت ارادی کی حامل خاتون ہیں۔ انہوں نے خود کو ٹھنڈے پانی میں بھگو دیا تھا۔ مجھے امید ہے صرف کچھ فوٹوز کی وجہ سے لوگ فضول باتیں کرنے سے احتراز کریں گے)۔

☆☆☆☆☆

اسے غصہ تھا۔۔ کہ صبح تک سب لوگ آفرین کے خلاف بول رہے تھے اور دوپہر کو اچانک ہی ہوا کا رخ بدل گیا۔ سب اب آفرین کی تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے ملا رہے تھے۔ اور کہہ رہے تھے کہ آفرین کا جوڑ ولید کے ساتھ اچھا لگتا ہے دونوں کو ساتھ ہونا چاہیئے۔ جس پر چراغ پا ہو کر شرام نے سیل فون دیوار پر دے مارا تھا۔

کیا انٹرنیٹ کے لوگوں کے پاس آج کل کرنے کو کوئی کام نہیں ہے کیا؟۔۔۔۔۔دونوں "کیسے ایک ساتھ اچھا جوڑ ہیں؟ کیا لوگ اندھے ہو گئے ہیں؟" وہ غصے سے دھاڑ رہا تھا۔

## URDU NOVEL BANK

ہادی جو کہ ایک طرف مؤدب سا کھڑا تھا۔ کھنکیوں سے ٹوٹے ہوئے قیمتی موبائل کے ٹکڑوں پر نظر کی۔ اور دل میں ایک ٹھنڈی آہ بھر کر رہ گیا۔ اب اسے ایک اور نیا موبائل خریدنا تھا۔ یہاں میلبرن میں آتے ہی اس نے پتا نہیں کتنے سیل فون توڑ دیئے تھے۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

مالک۔۔ انٹرنیٹ پر موجود اکثر لوگ نکمے اور فارغ ہوتے ہیں۔ آپ ان کی باتوں کا اثر "مت لیں۔" شہرام کی آنکھیں چھوٹی ہو کر اسے گھورنے لگیں۔ وہ نہیں چاہتا تھا لیکن پھر بھی اس نے تجسس کے ہاتھوں وہ سب خبریں پڑھی تھیں۔ کہ لوگ کیا کہہ رہے تھے؟ ولید گرویزی آفرین کے لئے بہترین جوڑ ہے۔ آفرین ولید کے لئے اچھی فیلنگس رکھتی ہے۔ کافی لوگوں نے تو ان دونوں کے بیچ میں لو اسٹوری بھی بنا ڈالی تھی۔ کہ دونوں خفیہ طور ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں۔

شہرام کا سر غصے سے پھٹنے لگا۔ وہ سر دباتے کرسی پر بیٹھ گیا۔ اور لیپ ٹاپ کھولا۔ اس کی انگلیاں تیزی سے کی بورڈ پر چل رہی تھیں۔

تھوڑی دیر بعد ہادی نے دیکھا کہ اس نے ٹرینڈنگ نیوز ہیک کر کے اڑا دی تھی۔ "اوسم --- مالک اوسم" ہادی نے دل میں اس کی تعریف کی۔



## URDU NOVEL BANK

شامی۔۔۔ "اچانک آفیس کا دروازہ کھول کر شیث ابراہیم اندر آیا۔ جب اس نے شہرام پر" نظر کی تو دھک رہ گیا جو اس وقت انڈر ورلڈ کا بادشاہ لگ رہا تھا۔

میں نے کچھ چیکنگ کی ہے۔ اس رات آبلش یزدانی کچھ لوگوں کو لائی تھی۔ اس نے کمرہ " بک کروایا تھا اور انہیں وہاں چھپا دیا تھا۔ اس نے اپنے مینجر کو ہدایت کر دی تھی کہ کوئی اس کمرے کے آس پاس کمرہ بک نہ کروائے۔ "شہرام کی بھنویں باہم مل گئیں۔ اس کا مطلب آفرین کے لئے جال بٹا گیا تھا۔ اس کے باوجود بھی جب اسے یاد آیا کہ آفرین کس طرح ولید کو شدت سے پکڑے کسنگ کر رہی تھی یہ بات اسے اشتعال دلا رہی تھی۔ "کیا تمہیں یہ بات پتا چلی کہ آفرین اور ولید کس وقت وہاں سے نکلے؟

صبح سویرے۔ "شیث ہلکے سے کھانسا۔ اور ہلکی آواز میں بولا۔ "لباس تبدیل کرنے کے" بعد وہ صبح کو وہاں سے نکلے تھے۔ "جب ان الفاظ کی بازگشت اس کے کانوں میں ہوئی تو شہرام نے اشتعال میں آکر لیپ ٹاپ کو اٹھا کر نیچے دے مارا۔

ایک مرد اور عورت ایک کمرے میں اکیلے۔ سب سے بڑی بات کہ عورت کو ڈرگ دی گئی ہو۔ وہ کیسے یہ فرض کر لیتا۔۔۔ کیسے یقین کر لیتا کہ ان دونوں کے بیچ میں کچھ بھی نہیں ہوا تھا؟ وہ اس کی بیوی تھی۔ لیکن ابھی تک ان دونوں میں دوری تھی۔ اور اس کے ہاتھ

## URDU NOVEL BANK

لگانے سے پہلے ہی وہ دوسرے آدمی کو اپنا آپ سونپ چکی تھی۔۔۔ یہ بہت زیادہ تھا بہت زیادہ -

شیث اسے ترحم سے دیکھنے لگا۔ ایمانداری کی بات کہ وہ خود بھی بے یقین تھا کہ آفرین واقعی بھی معصوم تھی۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

ویل۔۔۔ آفرین خود بھی اس واقعے میں وکم تھی۔۔۔۔ میں نے سنا ہے کہ آبلش اس " وقت دو باڈی گارڈ ساتھ لائی تھی۔۔ اگر ولید گرویزی وہاں نہ آپاتا تو حالات اس سے زیادہ "برے ہوتے۔

کیا مطلب ہے تمہاری بات کا؟ کیا تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ مجھے ولید کا شکریہ ادا کرنا " چاہیئے؟ "شہرام اسے خون چھلکاتی نظروں سے گھورتے بولا۔

لگلے پل ہی، شہرام کی آنکھیں سرد اور سپاٹ ہو گئیں۔ "نتیجہ یہ نکلا کہ وہ ایک بیوقوف عورت ہے۔ وہ بار بار یزدانی فیملی کی چالوں کا شکار ہوتی رہی۔ اس کے بعد، اس نے مجھے دھوکہ دینے کی کوشش کی اور ولید گرویزی سے دوستی جاری رکھی۔ وہ میرے ساتھ "احمقوں جیسا سلوک کرتی رہی۔

## URDU NOVEL BANK

شیث نے اپنے ناک کی نوک کھجائی۔ "بحر حال۔۔ میں نے صرف تمہارے لئے جانچ پڑتال کی ہے۔ اب یہ تم پر ہے۔ ساری سچائی جاننے کے بعد بھی تم اسے رکھتے ہو یا "چھوڑ دیتے ہو۔"

www.urdu-novel-bank.com  
visit for more novels:

☆☆☆☆☆☆

اس رات شہرام نے گلاس پر گلاس چڑھا لیئے۔ شیث کوشش کے باوجود بھی اسے روک نہیں پارہا تھا۔

جب اس کا نشہ حد سے بڑھ گیا تو وہ چکراتے سر کے ساتھ مدہوش ہو گیا۔ "میں آج اچانک ہی رشنا کو یاد کر رہا ہوں۔" اس نے کھڑکی سے باہر اندھیرے میں اپنی ادھ کھلی آنکھیں گاڑتے سرگوشی کی۔۔ "ساری عورتیں ایک طرف۔۔ لیکن وہ واحد عورت تھی جس نے مجھے مکمل دل سے چاہا تھا۔ وہ کیوں اچانک مر گئی؟ کیوں؟ اسے میرے لئے زندہ رہنا چاہیئے تھا۔۔ دیکھو۔۔ میں کتنا اکیلا ہو گیا ہوں۔"

شیث نے اس کا ہاتھ روک کر اسے اور پینے سے باز رکھنا چاہا۔ اس کا دل اپنے دوست کی تکلیف پر رنجیدہ ہوا تھا۔ دنیا کے سامنے مضبوط اور پراسرار رہنے والا شہرام سوری حقیقتاً ماں باپ کی محبت و شفقت کے بنا بڑا ہوا تھا۔ اس کا اندر ڈر اور خوف سے محصور تھا۔ اس کا بچپن کنڈر گارڈن میں گزرا تھا۔ جس نے اسے کافی حساس بنا دیا تھا۔ آج سہی معنوں میں شہرام اندر تک زخمی ہوا تھا۔ کاش وہ اسے میلبرن نہ بلاتا۔ اسے بالکل بھی توقع نہیں تھی کہ شہرام اس قدر تکلیف سے گا۔ اس کے وہ احساسات جو بالکل منجمد ہو چکے تھے۔ ان احساسات پر جمی برف گل چکی تھی اس نے واقعی آفرین سے محبت کی تھی سچی محبت۔

اچانک اس کا نیا موبائل فون تھرتھرایا۔ شیث نے کال اٹھالی۔ دوسرے طرف آفرین کی "فکرمندی سے بھری آواز ابھری۔" کہاں ہیں آپ شہرام؟ ابھی تک گھر نہیں آئے؟

شہرام نے کافی چڑھالی ہے۔ اب وہ بالکل ہوش میں نہیں ہے۔ "شیث نے گہری" سانس بھر کر اسے آگاہ کیا۔

میں اسے پک کرنے آرہی ہوں۔ "آفرین کی پریشان آواز آئی۔"

## URDU NOVEL BANK

اس کی ضرورت نہیں۔۔۔ تم اسے نہیں اٹھا سکو گی۔ میں اسے لے آتا ہوں۔ "کال بند"  
 کر کے آفرین فکر مندی سے دروازے کے آگے کھڑی اس کا انتظار کرنے لگی۔ باہر  
 مسلسل برف باری ہو رہی تھی۔ برف کے چھوٹے چھوٹے ذرات نیچے گر رہے تھے۔ جس  
 سے ہر چیز سفید نظر آرہی تھی۔ سردی کی شدت بڑھ چکی تھی۔ لیکن وہ سردی سے بے  
 نیاز سی اس کی راہ تک رہی تھی۔

آدھے گھنٹے بعد شیٹ اسے گھر لے آیا تھا۔ وہ مکمل ہوش سے غافل ہو رہا تھا۔ گاڑی پارک  
 ہوتے ہی آفرین تیز قدموں سے چلتی پریشانی میں آگے آئی۔ پچھلا دروازہ کھولا جہاں شہرام  
 ہوش سے بے گانہ ہوا پڑا تھا ٹائی ڈھیلی ہو کر گلے میں لٹک رہی تھی۔ شرٹ کے اوپری  
 دو بدن کھلے ہوئے تھے بال بکھرے ہوئے تھے وہ اس وقت ایک معصوم بچہ لگا تھا۔  
 جس کا کھلونا ٹوٹ گیا ہو اور وہ روتے روتے سو گیا ہو۔ اس نے شیٹ کی مدد سے اسے  
 اٹھایا دونوں اسے سہارا دیئے اس کے روم تک لے آئے تھے۔

آپ کا شکریہ شیٹ بھائی میں۔۔۔۔۔۔ "آفرین نے شیٹ کو شرمسار نظروں سے دیکھ"  
 کر اس کا شکریہ ادا کیا۔

## URDU NOVEL BANK

ویل۔۔۔۔ شہرام نے مجھے آپ کے کیس کی جانچ پڑتال کے لئے کہا تھا۔ میں جانتا ہوں " آپ کا وہ مطلب نہیں تھا۔ "شیث کے سر میں درد ہونے لگا وہ خود نہیں جانتا تھا کہ "کیا کہے۔ "میں اب چلتا ہوں۔

آفرین محسوس کر چکی تھی کہ شیث ابراہیم اب اس کے ساتھ پہلے سے مختلف برتاؤ کر رہا ہے۔ وہ نہ ہنسا تھا نہ اس کے ساتھ مسکرایا تھا۔ جیسے پہلے کرتا تھا۔ وہ یہ سوچ کر اندر سے کافی دکھی ہوئی تھی۔ وہ سمجھ گئی تھی کہ وہ اس سے بات نہیں کرنا چاہتا۔ لیکن اس کے باوجود بھی وہ پوچھے بنا رہ نہ سکی۔ "شیث بھائی کیا آپ کو پتا ہے کہ شہرام میرے لئے کیا سوچ رہا تھا؟ "وہ ہچکچا کر اصل بات کہتے رک گئی۔

رین۔۔۔۔ کوئی بھی مرد ہو اس طرح کے واقعے سے سخت غصہ ہو جائے گا۔ "شیث" نے بے بسی سے کہا، "آپ کو شہرام کو اس کے بارے میں پہلے ہی سے بتا دینا چاہیے تھا۔ آپ نے چھپا کر بہت غلط کیا ہے۔ یوں سمجھیں اپنے پیروں پر آپ کلہاڑی ماری ہے۔۔۔ اب جب کہ یہ بات پبلک پر کھل چکی ہے، سچ پوچھیں تو یہ ہم سب کے لئے "کافی شرمناک ہے۔

## URDU NOVEL BANK

آفرین کا چہرہ بالکل پیلا پڑ گیا۔ "ولید اور میرے درمیان کچھ نہیں ہوا۔ یہی سچ ہے شیث بھائی۔"

مجھے یہ بتانا بیکار ہے رین۔ اصل بات یہ ہے کہ شہرام آپ پر یقین کرے۔۔۔ "شیث" نے افسوس سے سر ہلایا اور باہر نکل گیا۔

آفرین لقمہ دق وہاں پر کھڑی رہ گئی۔ اس کے پاس کہنے کو واقعی کچھ نہیں رہا تھا اب اس پر کوئی کیسے یقین کرتا؟ وہ گلا پھاڑ پھاڑ کر چیختی چلاتی، آگ میں بھی کود جاتی لیکن پھر بھی خود کو باکردار ثابت نہیں کر سکتی تھی۔ شیث ابراہیم کے الفاظ نے اس کو بالکل بے بس کر دیا تھا۔ مشکل تھا کہ شہرام اس پر یقین کرتا۔۔۔ اب وہ کیا کرتی؟ کیسے خود کو شفاف ثابت کرتی؟ کوئی ثبوت نہیں تھا۔ سارے یقین اس کے ہاتھ سے پھسل چکے تھے۔

وہ واقعی بھی اس سے محبت کرتی تھی شدید محبت، اس کے لئے اب شہرام کو چھوڑنا گویا جیتے جی کی موت تھا۔ وہ کب تک وہاں کھڑی اس اس حسین صورت والے شخص کو تکتی رہی۔ جو بیڈ پر ہوش و خرد سے بیگانہ ہوا پڑا تھا۔



## URDU NOVEL BANK

شہرام سوری اس وقت اپنی گاڑی کی پچھلی سیٹ پر بیٹھا تھا۔ آج پھر وہ غصے کی حالت میں بنا آفرین کے ہاتھ کا ناشتہ کیئے نکل آیا تھا۔ لیکن اب اس کے پیٹ میں شدید درد ہو رہا تھا۔ دو دن سے اس نے کچھ بھی نہیں کھایا تھا۔ سوائے غصہ کھانے کے۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

مالک، مجھے اجازت دیجئے آپ کے لئے کھانا خرید آؤں۔؟ "ہادی نے پریشانی سے اسے دیکھا۔

میرا موڈ نہیں ہے۔۔۔ جاؤ پہلے اس آبلش یزدانی کو پکڑ کر میرے پاس لے آؤ، "شہرام" نے سرد لہجے میں کہا، "میں نے ہمیشہ یہ چاہا تھا کہ آفرین خود اس سے معاملہ کرے۔۔۔ لیکن وہ ایک بیکار اور کم عقل عورت ہے، تو بس اب اس مکار عورت سے معاملہ "میں خود کروں گا۔

میرا ہادی نے اثبات میں سر ہلا کر اس کی تائید کی تھی۔ ایسا لگتا تھا کہ اسے جلد ہی آبلش یزدانی کے لیے دعائے خیر کرنی پڑے گی۔

☆☆☆☆☆☆

آبلش یزدانی کو سیکیورٹی گارڈز نے براہ راست باہر نکال دیا تھا۔

Visit For More Novels: [www.urdu-novel-bank.com](http://www.urdu-novel-bank.com)



## URDU NOVEL BANK

جس پر وہ سخت برہم تھی اور دروازے پر کھڑے کھڑے چلانے لگی، "اگرچہ میرے والد کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ ٹھیک ہے۔۔۔ لیکن وہ اب بھی کمپنی کے شیئر ہولڈرز میں سے ہے۔ اور میں ان کی بیٹی ہوں! مجھے ان کے شیئرز کا وارث ہونے اور منافع وصول کرنے کا حق ہے۔" وہ چلا چلا کر بولی تھی۔

www.urdu-novelbank.com  
Visit for more novels:

ہے ے ے؟ دفعہ ہو جاؤ!"!سیکیورٹی گارڈ نے اسے جھڑک دیا۔ "ہر ایک پہلے ہی جانتا" ہے کہ تمہارے والدین نے کمپنی کے شیئرز حاصل کرنے کے لیے اپنی ہی بوڑھی والدہ کو مار ڈالا تھا۔۔۔ انہوں نے بڑی بیگم صاحبہ کا قتل کیا ہے۔ وہ لوگ انسان کہلانے کے حقدار نہیں۔ چیئر وومن آفرین یزدانی نے پہلے ہی وکیلوں کی ایک ٹیم کو جعفر یزدانی سے شیئرز کی وصولی کے لیے کہہ رکھا ہے۔ اب تم کو وراثت میں ملے گا کیا؟ کچھ بھی نہیں۔۔۔ بس خواب ہی دیکھو!"!گارڈ نے سنی ہوئی بات سے اسے آگاہ کر کے اس پر طنز اچھالا۔

## URDU NOVEL BANK

ٹھیک ہے۔۔۔ اب صرف انتظار کرو۔۔۔ دیکھ لینا۔۔۔ جب میں واپس اس کمپنی میں " "آؤں گی۔۔۔ تو سب سے پہلے تمہارا جدینا موت سے بدتر بنا دوں گی۔ سمجھے۔۔۔

آبش غصے کی شدت سے کانپ رہی تھی۔ تو اب یہ حال ہو گیا تھا کہ ایک عام سا سیکورٹی گارڈ بھی اسے دھمکانے لگا تھا۔ یہ دنیا واقعی بھت غیر منصفانہ تھی۔ اس نے واضح طور پر آفرین اور ولید کی وہ تمام بے ہودہ تصاویر گزشتہ روز رپورٹرز کو بھیجی تھیں، لیکن یہ نہ صرف آفرین کی ساکھ کو خراب کرنے میں ناکام رہی، بلکہ لوگوں نے اسے اب ولید گرویزی کے ساتھ جوڑنا بھی شروع کر دیا تھا۔

یہ معاملہ اس کو مزید مشتعل کر گیا تھا۔

وہ سڑک کے کنارے پیدل ہی چلی جا رہی تھی۔ جب لائسنس پلیٹ کے بغیر ایک کار اچانک اس کے سامنے آکر جھٹکے سے رک گئی۔ پھر دو آدمیوں نے اسے پکڑ کر سیدھا گاڑی میں دھکیل دیا۔

## URDU NOVEL BANK

یہ تم کیا کر رہے ہو؟ کہاں لے کر جا رہے ہو مجھے؟ چھوڑو۔۔۔ آٹھھ "اس سے پہلے"  
کہ آبلش کوئی رد عمل ظاہر کرتی، ایک آدمی نے اس کے منہ پر رومال رکھ کر بے ہوش کر  
دیا۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

پھر اسے ٹھنڈے پانی کی بالٹی اندیلنے پر ہوش آیا۔ وہ جھرجھری لے کر ہوش میں آئی  
تھی۔ اور سردی سے کپکپا کر چیخ اٹھی۔۔۔۔

اوہ ہیلو۔۔۔ میڈم۔۔۔ کیا سردی اچھی تھی؟ "میر ہادی کی آواز پر آبلش نے سر اٹھا"  
کر اسے دیکھا۔

آبلش نے اسے بغور دیکھا۔ اور سوچا کہ یہ شخص اسے جانا پہچانا سا کیوں لگ رہا ہے؟  
"۔!۔ کچھ دیر بعد اسے یاد آگیا۔ "تو یہ تم ہو۔۔۔ شہرام سوری کے اسسٹنٹ؟

یہ تو بھت اچھی بات ہے کہ تم کو یاد ہے۔ "میر ہادی ہلکا سا مسکرایا۔ پھر اس نے"  
رخ موڑ کر اس شخص کو دیکھا جو بہت دور صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ جمائے بیٹھا تھا۔

## URDU NOVEL BANK

اس شخص نے کالا سوٹ پہنا ہوا تھا۔ اور ہاتھ میں سگریٹ پکڑا ہوا تھا، جس سے دھواں ہوا میں اُٹھ رہا تھا۔ اس کی سیاہی مائل گہری آنکھیں اندھیرے میں بھی چمک رہی تھیں جیسے کوئی تیز دھار چھری۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

آبش نے بھی اسے دور سے پہچان لیا تھا۔ اور ایک انجانے خوف سے اس کا دل سکڑ کر سمٹا تھا۔

سوری صاحب، مجھے یہاں کیوں لائے ہیں؟ مجھے جانے دیں۔ میں نے آپ کا تو کچھ "نہیں بگاڑا۔۔۔ دیکھو۔۔۔ اگر میں یہاں سے آزاد ہوئی تو آپ کو نہیں چھوڑوں گی۔" اس نے ہوا میں تیر پھینکا۔

میر ہادی اس کی دھمکیوں پر یوں ہنسا جیسے اس نے کوئی لطیفہ سن لیا ہو۔  
تم کس بات پر ہنس رہے ہو۔۔۔ ہاں؟ کیا تمہیں سمجھ میں نہیں آ رہا کہ میں نے ابھی "کیا کہا؟" آبش نے مخبوط الحواس عورت کی طرح قہقہہ لگایا۔ "میں تم کو بتاتی ہوں، میں دانش سوری کی عورت ہوں۔ کیا تم جانتے ہو کہ دانش سوری کون ہے؟ وہ مجھے سب

## URDU NOVEL BANK

سے زیادہ پسند کرتا ہے۔ اگر تمہیں مجھ پر یقین نہیں آتا تو میرا فون لے کر ہماری تصویریں ایک ساتھ دیکھ سکتے ہو۔" وہ اس وقت ایک منبوط الحواس عورت لگ رہی تھی۔ شہرام سوری نے سگریٹ ختم کیا اور اٹھتے ہوئے اسے ایش ٹرے میں مسل دیا۔ اس کا دراز قد اور مضبوط وجود دھیرے دھیرے اس کی طرف بڑھنے لگا۔

www.urdu-novel-bank.com  
Visit for more novels:

آبش نے دل میں سوچا کہ وہ یقیناً دانش سوری کے تذکرے پر ڈر گیا ہے۔ تنہی طنزیہ ہنس پڑی۔ "شہرام سوری، تم تو صرف ایک عام سے وکیل ہو۔۔۔۔ دیکھو دانش سوری کوئی عام شخص نہیں ہے۔ تم اس سے دشمنی مول لینے کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ بھتر ہے مجھے چھوڑو۔"

اس سے پہلے کہ وہ بات ختم کرتی، میر ہادی نے اس کے گال پر زور سے تھپڑ دے مارا۔ تھپڑ اتنا جاندار تھا کہ اس کے منہ سے خون نکل آیا اور جبراً تک ہل کر رہ گیا۔ خون تھوک کر آبش زور سے چلینچی، "دانش سوری تمہیں نہیں چھوڑے گا۔ دیکھ لینا۔۔۔" لیکن جواب میں ایک اور تھپڑ کی آواز آئی۔

## URDU NOVEL BANK

پھر تابڑ توڑ کئی تھپڑوں کی بارش کے بعد آبلش کے چند دانت تو یقینی طور پر ضائع ہو گئے تھے۔ اس کا منہ سرخ ہو کر لمحے میں ہی سو ج گیا۔

بلکل خاموش۔۔۔۔۔ "ہادی اسے خبردار کرنے کے ساتھ ہی طنزیہ مسکرایا۔ "تو تمہارے" خیال میں یہ دانش سوری کون ہے بھلا؟ کیا تم کو ذرا سا اندازہ بھی نہیں ہوا کہ دانش نے تمہارے بارے میں اپنا رویہ اتنی جلدی کیوں بدل لیا؟

آبلش یہ سن کر ساکت رہ گئی۔ اس نے بے اختیار مناک نظروں سے شہرام کی طرف دیکھا اور اچانک اسے یاد آیا کہ اس کا آخری نام بھی سوری تھا۔ "نہیں۔۔۔۔۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ میں نے سوری فیملی میں شہرام نام سے کسی فرد کے بارے میں کبھی نہیں سنا۔" اس نے نفی میں سر ہلایا۔

تم کو کیسے پتہ چلتا۔۔۔ کہ سوری فیملی میں کتنے لوگ ہیں؟ "میر ہادی نے طنز کیا۔" میں تم کو بتاتا ہوں، شہرام سوری اصل میں سوری خاندان کا سب سے بڑا سپوت ہے۔ وہ بیس سال کی عمر سے ہی اپنے خاندان کا سربراہ ہے۔ "ہادی نے جیسے اس کے سر پر بم پھوڑا تھا۔

آبلش کا دماغ یوں ہو گیا تھا گویا وہ خواب دیکھ رہی ہو۔

## URDU NOVEL BANK

یہ ناممکن ہے۔ تم جھوٹ بول رہے ہو "آبش یزدانی تو حسد سے جیسے پاگل ہو رہی" تھی۔ آفرین نے ایسے شخص کو کیسے چھین لیا؟

میں تم سے جھوٹ کیوں بولوں گا؟ وہ احمق دانش اس قدر خوفزدہ تھا کہ اس نے مالک کو دیکھتے ہی اپنی پتلون تک گیلی کر دی تھی۔ "ہادی نے ہنستے ہوئے کہا۔ دیکھو آبش یزدانی، مالک کی ذاتی طور پر تم سے کوئی دشمنی نہیں ہے۔ تم کو آفرین یزدانی کو نشہ نہیں دینا چاہیئے تھا۔ اور تم کو ان کی تصاویر کھینچ کر میڈیا کو نہیں دینی چاہیئے تھیں۔"

آبش یزدانی اس بات پر چونک گئی۔ تو یہ سارا سیٹ اپ اسی وجہ سے تھا۔۔۔۔۔ وہ یکدم شہرام کے سامنے گھٹنے ٹیک کر کانپنے لگی۔ "شہرام صاحب، میں احمق ہوں۔۔۔۔۔ بیوقوف ہوں۔۔۔ براہ کرم مجھے بخش دیں۔ معاف کر دیں۔"

شہرام کے چہرے پر اس کی آہ و زاری سن کر ناگواری پھیل گئی۔ اس کی آنکھوں میں سرد پن نے ظاہر کیا کہ وہ اسے مکمل طور پر برباد کرنے کے علاوہ کچھ بھی نہیں چاہتا تھا۔ کیا لگتا ہے تمہیں۔۔۔۔۔ کہ میں تمہیں یونہی جانے دوں گا؟ "اس نے سپاٹ انداز میں "قر برساتی نظروں سے اسے گھورا۔"

## URDU NOVEL BANK

نہیں نہیں۔۔۔ یہ میں نہیں تھی۔ میں نے وہ تصویریں نہیں لی تھیں۔ "آلبش"

یزدانی نے خوف سے نفی میں سر ہلایا۔ "ایک انجان نمبر سے کسی نے میرے پاس بھیجی تھیں۔ یہ سچ ہے کہ میں نے اس رات آفرین کو نشہ دیا تھا، لیکن جب ولید

"گرویزی آگیا۔۔۔ تو اس نے کمرے میں موجود ویڈیو فیڈ کو تباہ کر دیا تھا۔

شہرام کی آنکھوں میں حیرت کی لہر دوڑ گئی۔۔۔ اس کے بھنوں پر سوچ انداز میں تن گئیں۔

تو یہ تم نہیں تھی؟" اس نے پرسوچ انداز میں دوبارہ پوچھا۔

میں قسم کھاتی ہوں "آلبش کے کئی دانت ضائع ہو چکے تھے اور اس کا منہ خون سے"

بھرا ہوا تھا۔ "سوچیں۔۔۔ اگر میرے پاس وہ تصاویر ہوتیں تو میں انہیں بہت پہلے

آفرین کو دھمکی دینے کے لیے استعمال نہ کر چکی ہوتی؟۔ میں اسے اتنی دیر تک چیئر

وومن کے عہدے پر کیسے بیٹھنے دیتی؟ اور اپنے والدین کو جیل میں ڈالنے دیتی"۔ اس

کی بات میں وزن تھا۔



## URDU NOVEL BANK

پھر بھی تمہاری قسم بیکار ہے۔ "وہ سوچ میں پڑ گیا تھا۔ اسے آبلش کی بات پر یقین آچکا" تھا۔ واقعی اگر اس کے پاس تصویریں ہوتی تو وہ اسے بہت پہلے استعمال کر چکی ہوتی دیر کیوں کرتی؟ اگر وہ نہیں تھی تو پھر کون تھا؟

اچانک ایک خیال اندھیرے میں روشنی کی طرح اس کے ذہن کی دیواروں کو روشن کر گیا۔ اور اس کے ہونٹوں پر عجیب سی مسکراہٹ آگئی۔ اس رات آفرین کے ساتھ صرف ولید گرویزی موجود تھا۔ تو یہ کام ولید گرویزی کا ہے جس نے انجان نمبر سے آفرین کی اپنے ساتھ بیہودہ تصویریں آبلش کو بھیج دی تھیں۔ جس کا فائدہ مکمل ولید کو ہونا تھا۔ اور میڈیا اس کے حق میں ہو بھی گئی تھی۔

یہ آدمی بحر حال اتنا بھی سادہ لوح نہیں تھا۔ جتنا دکھتا تھا۔ آفرین اچھی طرح جانتی تھی کہ وہ اسے پسند کرتا ہے، اس کے باوجود بھی وہ اس کے ساتھ دوستی کرنے کو تیار تھی۔ یہ بات حیرت کے ساتھ اسے شدید غصے سے دوچار کر رہی تھی۔ کوئی شریف مرد ایسا برداشت نہیں کر سکتا تھا۔۔ شہرام کو آفرین کی سمجھ نہیں آرہی تھی کہ آخر وہ ایسی کیوں ہے؟

## URDU NOVEL BANK

آبش اسے سوچ میں ڈوبا دیکھ کر سمجھتی تھی کہ اس نے اس پر یقین کر لیا ہے۔ تو جلدی سے بول پڑی۔ "سُوری صاحب، براہ کرم اب مجھے جانے دیں۔ میں وعدہ کرتی ہوں کہ "آفرین کو دوبارہ کبھی تکلیف نہیں دوں گی۔ میں یہ ملک ہی چھوڑ دوں گی۔

کیا تم سمجھتی ہو کہ میں تمہیں ایسے ہی جانے دوں گا؟ "شہرام عجیب سے انداز میں "مسکرایا۔ "میں نے تمہارے معاملات کی چھان بین کی ہے۔ اسمگل ہونے کے بعد تم کسی ویج میں پلے بڑھی ہو۔ اور تم نے چودہ سال کی عمر میں گاؤں کے زمیندار کے ساتھ تعلق بھی بنایا تھا۔۔ بعد میں ہائی اسکول کے دوران تمہیں ایک امیر آدمی نے رکھیل بنا کر رکھا۔۔ اور یہاں تک کہ تمہارا ابارشن بھی ہوا تھا۔ اور کتنی شرمناک بات ہے۔۔۔ کہ اپنی فیملی میں واپس آنے کے بعد بھی تم نے شرافت سے زندگی نہیں گزاری۔۔۔ بلکہ وہی کام کیئے جو سیکھ کر آئی تھی۔ "شہرام سُوری کے منہ سے اپنا ماضی اور حال سن کر آبش یزدانی کا چہرہ پیلا پڑ چکا تھا۔ یہ اس کا سیاہ ماضی تھا۔ اس نے واضح طور پر یہ سب چھپا دیا تھا، لیکن یہ شخص حیرت انگیز طور پر اس کے بارے میں جاننے میں کامیاب رہا تھا۔۔ ایک ایک لفظ اس نے سچ کہا تھا۔

## URDU NOVEL BANK

اور۔۔۔چونکہ تم مردوں کو بہت پسند کرتی ہو، تو میں نے فیصلہ کیا ہے کہ تمہاری شادی "کردی جائے۔۔۔۔ تاکہ تم پرسکون رہ سکو۔" شہرام نے یہ جملہ کہا۔ اور پھر سیدھا کھڑا ہوا ہادی کو اشارہ کر کے پیچھے مڑ کر دیکھے بغیر باہر نکلتا چلا گیا۔ اس کے جاتے ہی ایک پچاس کی دہائی کا چھوٹے قد کا بد صورت بوڑھا آدمی اندر آیا۔

www.urdu-novel-bank.com  
visit for more novels:

آبش یزدانی کو دیکھ کر اس نے زور سے خشک ہوتا گلا تر کیا۔ "ہادی صاحب، آپ میری شادی اس حسین لڑکی سے کر رہے ہو؟" اس کی آواز بھی اس کی طرح بھدی تھی۔

آبش نے خوف زدہ چہرے سے ہادی کے طرف دیکھا۔ "پلیز۔۔۔ مجھے اس کے ساتھ مت بھیجو۔۔۔ میں تمہارے ساتھ چلوں گی۔ تم جو چاہو کر سکتے ہو۔ تم وہی سب کر سکتے ہو۔ جو دانش نے میرے ساتھ کیا۔" وہ کپکپاتے لہجے کے ساتھ گڑگڑائی۔ اور ہادی کا ہاتھ تھامنا چاہا۔۔

جس پر میر ہادی حقارت سے منہ بناتا پیچھے ہٹ گیا۔ "مجھے ہاتھ مت لگانا۔۔۔۔ مجھے گندی چیزوں سے نفرت ہے۔ اس شخص سے انکار مت کرو۔ یہ صرف دیکھنے میں بوڑھا لگتا

## URDU NOVEL BANK

ہے، لیکن ابھی صرف چالیس سال کا ہے اور کئی سالوں سے کنوارا بھی۔۔۔۔۔ کیونکہ اسے "بیوی نہیں ملتی۔ تم اس کے ساتھ ہی اس کے گاؤں جاؤ گی۔ اور اسکی اولاد پیدا کرو گی۔

پھر، میر ہادی نے اشارہ کیا۔۔ ایک آدمی رجسٹر اٹھائے اندر آیا۔ اور ان کا نکاح پڑھایا۔  
آبش کے پاس کوئی راہ نہیں بچی تھی۔ وہ مایوسی سے بری طرح رو رہی تھی، لیکن کسی نے اس کا خیال نہیں کیا۔

اس وقت، اسے واقعی اپنے کیئے پر افسوس ہوا تھا۔ اسے اس وقت آفرین یزدانی کو گھر سے نکل جانے پر مجبور نہیں کرنا چاہیے تھا۔ اسے اپنی دادی کو سیرٹھیوں سے نیچے نہیں دھکیلنا چاہیے تھا۔ وہ اب بری طرح پچھتا رہی تھی۔

لیکن سچ ہے کہ پچھتاوے کی اس دنیا میں ابھی تک کوئی گولی ایجاد نہیں ہوئی تھی۔

☆☆☆☆☆

آفرین بار بار گھڑی پر نظر ڈال رہی تھی۔ ساڑھے بارہ بج چکے تھے لیکن شہرام ابھی تک گھر نہیں آیا تھا۔ (کہیں اس نے پھر سے تو ڈرنک نہیں کر لی؟) وہ واقعی میں اس کی بالکل پرواہ نہیں کرنا چاہتی تھی، جس طرح سے وہ اسے نظر اندازی کی مار مار رہا تھا۔ یہ بات

## URDU NOVEL BANK

تکلیف دہ تھی بہت زیادہ تکلیف دہ۔ نظر انداز کرنا بہت آسان ہوتا ہے۔ لیکن ساتھ ہی نظر انداز ہونا بہت تکلیف دہ ہوتا ہے۔ وہ بھی اس شخص کے ہاتھوں جو آپ کا سب سے زیادہ محبوب ہو۔

لیکن وہ اپنے اس دل کا کیا کرتی؟ جو بار بار اس مغرور اور سنگدل محبوب کے طرف ہمکتا تھا۔

وہ جب تک گھر نہیں آتا تھا وہ سو نہیں پاتی تھی۔ ابھی وہ یہ سوچ رہی تھی کہ اچانک سیڑھیوں سے نیچے کا دروازہ کھلنے کی آواز آئی۔ پھر سیڑھیاں چڑھتے قدموں کی آواز آنے لگی۔ وہ جلدی سے کمبل اوڑھ کر لیٹ گئی جیسے سو رہی ہو۔

کچھ منٹ بعد بیڈ روم کا دروازہ کھلا۔ اور قدموں کی آواز قریب آنے لگی۔۔ اور قریب۔۔ آفرین دم سادھے کمبل کے نیچے دبئی ہوئی تھی۔ اس نے محسوس کیا کہ قدموں کی آواز بیڈ کے قریب آکر رک گئی ہے۔ اس کا دل دھڑ دھڑ کرنے لگا۔

اچانک کمرے کی بتی جل اٹھی۔ پھر اس نے اس کے اوپر سے جھٹکے کے ساتھ کمبل کھینچ کر دور پھینک دیا۔ ساتھ ہی اس کی سرد اور سپاٹ آواز گونجی۔ "اٹھو۔۔۔"

## URDU NOVEL BANK

شہرام۔۔۔۔۔ اب آپ کیا کرنا چاہتے ہیں؟ "آفرین ڈری ڈری سی اٹھ کر بیٹھ گئی، اور" اسے دیکھا۔ پھر وہیں پر ساکت رہ گئی۔ اس کی آنکھیں غصے سے خون چھلکا رہی تھیں۔ جس نے اس کے وجود میں خوف سے سنسناہٹ دوڑادی۔ شہرام اس کے معصوم چہرے کو برہمی سے گھورنے لگا۔ اسے اچھی طرح اس سے پہلی ملاقات یاد آرہی تھی۔ اس کا ہر لفظ اور اس کی ہر ایک ادا اور چہرے کے تاثرات یاد آئے تھے۔ "مجھے تم سے پوچھنا ہے۔۔۔ تم نے پہلی ملاقات میں مجھے کس لئے مائل کیا تھا؟

یہ آپ آج اچانک ہی کیوں پوچھ رہے ہیں؟ "آفرین نے اس کی چھبٹی گہری آنکھوں میں دیکھنے سے پرہیز کیا۔ اور نظر چرائی۔ وہ اسے اس سوال کا جواب دینا نہیں چاہتی تھی۔ یہ مشکل تھا۔ لیکن شہرام نے اس کے نظر چرائینے پر ایک جھٹکے سے آگے ہو کر اس کے چہرے کو ہاتھ کی گرفت میں جکڑ لیا۔ اور چہرہ زبردستی اپنے سامنے کر کے اسے خود سے نظر ملانے پر مجبور کیا۔ "ادھر دیکھ کر جواب دو مجھے۔" وہ شیر کی طرح غرایا تھا۔ اس کی سرد چھبٹی نظریں اس پر ٹکی ہوئی تھیں وہ پلک بھی نہیں جھپک رہا تھا۔

اسی لئے نا۔۔۔ کہ تم نے مجھے غلطی سے ایزد کا ماموں سمجھ لیا تھا؟ "چہرے کو چھوڑ کر" ٹھوڑی سے پکڑ کر زور سے جھٹکا۔ درد سے آفرین کی سسکاری نکل گئی۔ درد کو برداشت

## URDU NOVEL BANK

کرنے میں اس کی آنکھیں نم ہو گئی تھیں۔ لیکن اس سنگدل کو پرواہ ہی نہیں تھی اسے آج بس کسی بھی طرح سے سچ سننا تھا صرف اور صرف سچ۔

اس کے الفاظ آفرین کے دماغ پر زوردار کرنٹ کی طرح لگے تھے۔ وہ اندر تک تھر تھرا کر رہ گئی۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

آفرین کے دماغ نے سوچنا سمجھنا چھوڑ دیا وہ بالکل ساکت ہو چکی تھی۔ ایسے جیسے اس میں جان ہی نہ رہی ہو۔ اس کا دماغ نقصان۔۔۔۔ نقصان کی گردان کر رہا تھا۔ وہ حیران تھی اس کا پورا وجود حیران تھا کہ آخر شہرام کو یہ بات کیسے پتا چلی؟

شہرام اسے گھور کر دیکھ رہا تھا۔۔ اس کے تاثرات میں ہوتی نمایاں تبدیلی اور آنکھوں کی پتلیوں کا سکڑنا سمٹنا اور چہرے کی رنگت تبدیل ہو جانا صاف دیکھائی دے رہا تھا۔ اس کا چہرہ زرد پڑ چکا تھا۔ اس کی آنکھوں میں گھبراہٹ، صدمہ اور بے بسی تھی۔ جیسے کوئی رنگیں ہاتھوں سے پکڑا گیا ہو۔ یہ دیکھ کر شہرام کے اندر انچ انچ تک ٹھنڈک اتری تھی۔ (مطلب یہی سچ تھا۔ آفرین کی حالت صاف صاف بتا رہی تھی کہ یہ سچ تھا۔

ان دنوں وہ ایک بیوقوف شخص ہوا کرتا تھا۔ اسے یہی یقین تھا کہ آفرین کو اس سے پہلی نظر میں ہی پیار ہو گیا ہے۔۔ اس کا خیال تھا کہ اس رشتے کو آگے بڑھانے میں آفرین کا



## URDU NOVEL BANK

ہاتھ ہے۔ کیونکہ وہ اس سے محبت کر بیٹھی ہے، لیکن حقیقت کے برعکس وہ تو شروع سے ہی اس کے جذبات کے ساتھ کھیل رہی تھی۔ اتنا بیوقوف کیسے بن گیا تھا وہ؟ وہ بھی ایک عام سی عورت کے ہاتھوں؟ اس کی ساری محبت صرف ایک ناک تھی۔ اس کے سارے محبت بھرے میٹھے الفاظ مصنوعی تھے۔ ہر ایک اچھائی مصنوعی تھی۔ ڈرامہ تھی۔ لیکن یہ سچ تھا کہ اس کا دل واقعی اس منافق عورت کے طرف مڑا تھا۔ وہ واقعی اس کے میٹھے الفاظ کے جال میں پھنسا تھا۔ وہ سچ میں اس کی مصنوعی محبت سے متاثر ہوا تھا۔

نہیں نہیں۔۔۔ ایسا نہیں ہے۔۔۔ "آفرین تو اس کی باتیں سن کر دنگ تھی کہ اسے" سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ کیا کرے؟ کیا کہے؟ "تمہاری سازشوں نے مجھے سچ میں ذہنی بیمار کر دیا ہے۔ میں تھک چکا ہوں۔ تمہارے جھوٹ سن سن کر، "شہرام نے اس کی ٹھوڑی کو ایسے جھٹکا دے کر دور دھکیلا جیسے کوئی گندی ناپاک چیز ہو۔ پھر جیب سے رومال نکال کر اپنا ہاتھ ایسے پونچھا، جیسے کوئی گندگی چھولی ہو۔ آفرین تو اس کے اس اچانک عمل سے دنگ تھی۔ اندر ہی اندر وہ رو رہی تھی لیکن باہر سے صرف آنکھوں کی سطح سرخ ہو رہی تھی۔ جیسے ضبط کے کڑے پہرے بٹھا رکھے ہوں۔



## URDU NOVEL BANK

ٹھیک ہے۔۔۔ میں اعتراف کرتی ہوں۔ کہ یہ سب پہلے سچ تھا۔ لیکن۔۔ اس کے "بعد۔۔۔"

اس کے بعد تم ایزد کی انگیجمنٹ پارٹی میں ولید گرویزی کے طرف بھاگی۔۔ تب تمہیں پتا "چلا کہ تم نے غلط شخص سے شادی کر لی ہے۔ سو تب تم نے اچانک ہی مجھے کہا کہ مجھے "طلاق چاہیئے۔۔۔۔ یہی نا؟

وہ کہنا چاہ رہی تھی کہ اس کے بعد اسے اس سے سچی محبت ہو گئی تھی لیکن شہرام نے اس کی بات کاٹ دی۔

آبش کو اس کے اصل مقام تک پہنچانے کے بعد واپس گھر آتے ہوئے شہرام نے پہلے ہی سب کچھ معلوم کر لیا تھا۔ اسے پہلے اس بات کا احساس نہیں تھا، لیکن اب اس نے محسوس کیا کہ بہت ساری باتیں ایسی تھیں جو مشکوک تھیں۔

بد قسمتی سے، تمہیں بعد میں جعفر یزدانی نے جھوٹے کیس میں پھنسا دیا، اور تم جیل "جانے کے قریب پہنچ گئی تھی۔ تم کو اس وقت کوئی بھی نہیں بچا سکتا تھا، سوائے میرے۔۔۔ اس لیے تمہاری بہترین دوست تمہارے لئے نہ صرف مجھ سے بھیک مانگنے آئی بلکہ مجھے جھوٹ بول کر دھوکہ بھی دیتی رہی، کہ آفرین سچ میں مجھ سے محبت کرتی

## URDU NOVEL BANK

ہے۔ جس نے مجھے یہ سوچنے پر مجبور کر دیا۔۔۔ کہ تم واقعی مجھ سے پیار کرتی ہو۔ "شہرام کی آواز میں گہرا دکھ تھا۔

آفرین کے ہونٹ بالکل زرد پڑ گئے۔ شہرام واقعی کافی ذہین تھا وہ مان چکی تھی۔ ہر بات کا اندازہ اس نے درست لگایا تھا۔ سارا سچ کھل کر اس کے سامنے آگیا تھا۔ یا یوں کہو کہ اس کا اعمال نامہ تھا تو شہرام کراما کاتبین کی طرح پڑھ کر سنا رہا تھا۔

یہ سچ ہے۔۔۔ لیکن جب آپ نے میری کنسٹرکشن سائٹ پر جان بچائی تھی تب واقعی "میرا دل آپ کے طرف مڑ گیا تھا۔" اس نے بے بسی سے کہا۔

اپنی بکو اس بند کرو۔۔۔ "وہ غرا کر آگے بڑھا۔ آفرین دہل کر پیچھے ہوئی تھی۔ "تمہارے منہ" سے نکلی ہوئی کسی بھی بات میں سچائی نہیں ہے۔ نہ ہی تمہاری دوست کے۔

شہرام جیسے جیسے بول رہا تھا اس کا غصہ بڑھتا ہی جا رہا تھا اتنا کہ وہ خود پر قابو نہ پاسکا اور اسے سختی سے بستر پر پیچھے دھکا دیا اور آگے آکر اس کو گلے سے سختی سے گرفت میں لے لیا جیسے گلا گھونٹ کر اس کی جان نکال دے گا۔ "اگر اس رات آبلش تم کو ڈرگ نہ بھی دیتی تب بھی تم میرے بجائے ولید کے طرف لپکتی۔ تم میرے قریب آنے سے دور

## URDU NOVEL BANK

بھاگتی رہی۔ اور میں اسے تمہاری جھجھک اور شرم سمجھ کر تمہیں وقت دیتا رہا۔ اور اس کے بعد موقع ملتے ہی ولید کے بستر کے طرف بھاگتی تھی۔ کیسی عورت ہو تم؟ کیا دو مردوں کے ساتھ کھیل کر تم تھکتی نہیں ہو؟

اس کے گلا دبانے پر آفرین کو گلا کٹتا ہوا محسوس ہوا۔ اس کی سانس کی نالی پر دباؤ بڑھنے سے سانس اٹکنے لگی۔۔۔ دم گھٹنے لگا۔ لیکن شہرام کے سر پر تو جیسے خون سوار تھا۔

کیا تمہارے دل میں واقعی بھی میری کوئی جگہ ہے بولو۔۔؟ "وہ غرایا۔ آفرین بمشکل " سانس لے پارہی تھی۔ شہرام کا یہ خطرناک رخ اس نے آج پہلی بار دیکھا تھا۔ کیا ایسا نہیں۔۔۔؟ جب تک تمہیں میری اصل شناخت معلوم نہیں تھی، میں نے " بہت بار تمہارے قریب آنے کی کوشش کی۔ لیکن تم نے مجھے ہر بار کمتر سمجھ کر خود سے دور رکھا۔ اور جب میری اصل شناخت جان لی تو اچانک ہی میرے ساتھ رلشن میں آگے بڑھنا چاہا۔ یہ تو اچھا ہوا کہ اس سے پہلے ہی مجھے تمہاری گندی تصویریں موصول ہو گئیں۔ اور مجھے تمہارے اصل چہرے کا پتا چل گیا۔ کہ تم۔۔۔ اصل میں وہ نہیں ہو جو دکھائی دیتی ہو۔ " اس کی گرفت سخت ہوئی۔ آفرین کی آنکھیں ابل پڑی تھیں۔ اور دماغ کی

## URDU NOVEL BANK

نسیں کھینچ گئی تھیں۔ اس کا جسم ماہی بے آب کی طرح تڑپنے لگا۔ جسم کا سارا خون سمٹ کر چہرے پر آگیا۔ رنگت سرخ سے کالی ہونے لگی۔ تب جاکر شہرام کو ہوش آیا۔ اور اس نے گرفت ڈھیلی کر کے اسے جھٹکے سے چھوڑ دیا۔

www.urdu-novel-bank.com  
visit for more novels:

آفرین کا ذہن تاریکی میں ڈوبنے لگا تھا۔ اس کی آنکھیں بند ہونے لگی تھیں۔ اور نظر بالکل مدھم ہو گئی تھی۔ پھر مدھم ہوتے ہوتے سب کچھ اندھیرے میں ڈوب گیا۔ وہ ہوش سے بے گانہ ہو کر بے سدھ پڑ گئی۔

شہرام نے غصے سے سائیڈ کے تکیے پر مکا مارا۔ اس کے اندر آتش فشاں تھا جو پھٹ رہا تھا۔

میں تم جیسی گندگی میں لتھڑی عورت کو اپنے ہاتھوں سے مار کر اپنے ہاتھ گندے " نہیں کر سکتا۔ " اس نے خون چھلکاتی سرخ آنکھوں سے اس کے بے ہوش وجود کو دیکھ کر نفرت سے کہا

## URDU NOVEL BANK

اس کے بعد، اس نے دروازہ دھڑام سے کھولا اور باہر نکل گیا۔  
 آدھے گھنٹے تک یوں ہی بے سدھ پڑا رہنے کے بعد آفرین نے آہستہ آہستہ آنکھیں کھول  
 کر کمرے میں نظر گھمائی۔ اپنے بے جان جسم کی پوری طاقت صرف کر کے وہ آہستہ  
 آہستہ اٹھی۔ سب یاد کر کے وہ جیسے اندر سے ختم ہو گئی تھی۔۔۔ مر گئی تھی۔۔۔ خالی ہو گئی  
 تھی۔ شہرام کے نفرت بھرے سخت الفاظ اس کے ذہن میں بازگشت کی طرح گونجنے  
 لگے۔ اس نے بے اختیار کانوں پر ہاتھ رکھ لیا۔ اور کپکپاتے ہوئے سسکیاں دباتی بے  
 جان سی ہو کر نیچے گر گئی اور اپنے گھٹنوں کے گرد حصار کھینچ کر سر اس میں چھپا دیا۔ اس  
 کے اندر باہر سناٹا پھیل چکا تھا۔ ایک گہرا سناٹا۔

شاید!! شروع سے سب کچھ غلط تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

آفرین پوری رات سو نہیں سکی، ساری رات اس نے روتے ہوئے گزار دی تھی۔ نتیجاً صبح  
 بچے کمرے سے باہر آکر نیچے کچن میں آئی تو ملازمہ اس کی سرخ ہوئی متورم آنکھوں کو 6  
 دیکھ کر گھبرا گئی۔

"آپ آج اتنا جلدی کیوں اٹھی ہیں؟ ابھی تو صرف چھ بجے ہیں۔"

میں شہرام کے لئے ناشتہ بنانے آئی ہوں۔" اس نے ہلکی مگر بھاری آواز میں کہا۔ گلا"

دبنے کی وجہ سے اسے گلے میں سخت درد تھا۔ وہ بول نہیں پا رہی تھی۔

کیا آپ رات کو سوئی نہیں تھیں۔؟" وہ آفرین کا زرد چہرہ اور بجھے بجھے تاثرات دیکھ کر"

چونک گئی تھی۔ آفرین خاموش رہی اور خاموشی سے ہی شہرام کے لئے ناشتہ بنانے لگی۔

یہ اس گھر میں آج آخری ناشتہ تھا، جو وہ شہرام کے لئے بنا رہی تھی۔ اس نے وہی سب

بنایا تھا جو پہلے دن بنایا تھا۔ وہ سب یاد آتے ہی ایک زخمی مسکان اس کے ہونٹوں کے

کنارے سے چھو کر گزر گئی۔

اب اگر وہ لاکھ مرتبہ اسے یقین دلاتی کہ اسے شہرام سے محبت ہے تب بھی وہ یقین نہ

کرتا۔ وہ صرف یہی سوچتا کہ وہ اس کی اصلیت جان کر اس پر مرمی ہے۔ بڑی بات یہ کہ

ان دونوں کے بیچ جس ہلکے پھلکے اعتبار نے ابھی نوپائی تھی وہ اپنی موت آپ مرچکا

تھا۔ اب شہرام کا آفرین پر اعتبار کرنا ناممکن تھا۔ اب بھی اگر وہ ساتھ رہتے تو خوش نہ رہ

سکتے۔ یہ ایسے ہوتا جیسے ندی کے دو کنارے جو ساتھ ساتھ چلتے ہوں لیکن باہم مل

## URDU NOVEL BANK

نہیں پاتے۔ اور وہ اب زیادہ اس رشتے کو گھسیٹنا نہیں چاہتی تھی۔ سو اس کا ارادہ آج یہ گھر چھوڑ دینے کا تھا۔

ٹھیک آٹھ بجے شہرام بلیک سوٹ میں ہائی نیک سویٹر پہنے سیرٹھیاں اترتا نیچے آیا۔ اس کے چہرے کے پتھریلے تاثرات دیکھ کر آفرین کا وجود کانپا تھا۔ اور دل سکڑ کر سمٹا۔ ملازمہ ٹیبل پر ناشتہ لگا کر جا چکی تھی۔ لیونگ روم میں خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ صوفے پر بلی اور اس کے بچے لاپرواہی سے مستیاں کر رہے تھے۔ ان کو یوں اپنے آپ میں مگن دیکھ کر آفرین نے حسرت سے دل میں سوچا کاش وہ بھی عورت کے بجائے بلی ہوتی۔ دستخط کرو۔ "شہرام نے زوردار آواز کے ساتھ کچھ ڈاکیومنٹس اس کے سامنے ٹیبل پر" پٹخے۔ آفرین نے شہرام کو بالکل نہیں دیکھا بلکہ اس کی نظریں ان کاغذات کے اوپر لکھے الفاظ کو گھور رہی تھیں۔ جہاں "ڈائورس ایگریمنٹ" لکھا ہوا تھا۔ یہ الفاظ دیکھ کر آفرین کی آنکھوں میں مرچیں چھبنے لگی۔ اس نے بے اختیار گہرا سانس لے کر اندر کی تکلیف کو کم کرنا چاہا لیکن تکلیف بدستور موجود رہی۔

دستخط کرو۔۔۔ سنا نہیں۔۔؟ "وہ دوبارہ سے دھاڑا۔" دستخط کرو۔۔ پھر میں کسی سے کہہ کر" طلاق کی باقی فار میلیٹی پوری کردوں گا۔" شہرام نے دوسری طرف دیکھتے کہا۔ جتنا وہ اس کے طرف دیکھتا تھا اتنا ہی اسکا غصہ عود کر آتا تھا۔ سب کچھ تصور میں کسی فلم کی طرح بار بار ریورس ہوتا تھا۔ کہ اسے کس قدر بیوقوف بنایا گیا تھا۔ اور وہ بنتا رہا۔ گزری شب وہ ساری رات آفرین سے بدلہ لینے کے مختلف طریقے سوچتا رہا۔ لیکن پھر اس کی مکاریاں جھوٹ مکر و فریب سوچتے وہ سخت بیزار ہو گیا۔ وہ تھک چکا تھا۔ اسے اب اس ملک میں نہیں رہنا تھا جس نے اسے سخت گھاؤ لگایا تھا۔ وہ اندر تک زخموں سے چور ہو چکا تھا۔ اور اب اسے کچھ نہیں چاہیئے تھا۔ وہ گلے تک بھر چکا تھا۔

آفرین نے آہستہ آہستہ نم آنکھوں سے کاغذ پلٹا۔ تو شہرام کی دھاڑ سنائی دی۔ "کیا دیکھنا چاہتی ہو؟" آگے بڑھ کر اس سے پلندہ چھینا۔ "شادی کے شروع میں ہم میں معاہدہ ہوا تھا کہ چھوڑنے کے بعد میں تمہیں معاوضہ دوں گا۔" لیکن اب بالکل بھی میرا دل نہیں۔۔۔ کہ میں تمہیں ایک پائی بھی ادا کروں۔۔ میں تھک گیا ہوں سب کچھ سہتے سہتے۔ تم خوش قسمت ہو جو میں تمہیں آسانی سے چھوڑ رہا ہوں۔ بدلہ نہیں لے رہا۔" وہ تاک تاک کر آفرین کے دل پر وار کر رہا تھا۔



## URDU NOVEL BANK

مجھے آپ کی دولت سے کبھی کچھ نہیں چاہیے تھا۔ آپ کی دولت آپ کو مبارک " ہو۔ " اس نے لرزتے ہاتھوں سے پین اٹھایا اور بنا پڑھے اور دیکھے، دھندھلی آنکھوں سے دستخط کر دی۔

☆☆☆☆☆☆

www.urdu-novel-bank.com  
visit for more novels:

شہرام کا گھر چھوڑنے کے بعد وہ رمشا کے طرف عارضی طور پر ایک دن کے لئے رہی تھی۔ اس کے بعد اس نے اپنا ذاتی فلیٹ لے لیا تھا۔

اس وقت وہ آفیس سے آف ہوتے ہی اپنا سامان سمیٹ رہی تھی جب استقبالیہ سے اچانک کال آگئی۔ "میم ڈائریکٹر باسط صاحب آئے ہیں۔ وہ اپنے ساتھ ایک گیسٹ کو لائے ہیں۔ وہ آپ سےارجنٹ ملنا چاہتے ہیں۔"

آفرین اس کی بات سن کر چونک گئی۔ باسط صاحب چیئر وومن کی حیثیت سے اس کی پوزیشن کو مستحکم کرنے میں مدد کرنے کے بعد ملک سے باہر چلے گئے تھے۔ تو آج وہ اچانک یہاں کیوں آئے ہیں؟

Visit For More Novels: [www.urdu-novel-bank.com](http://www.urdu-novel-bank.com)

پانچ منٹ بعد دفتر کا دروازہ دھکیل کر کھولا گیا تھا۔

باسط صاحب مسکراتے ہوئے اندر آئے تھے اور ساتھ ہی کسی اور کو بھی اندر آنے کی دعوت دے رہے تھے۔ اس کے بعد، ایک انجان دراز قامت اور وجیہ شخص جس کے بال کنپٹی سے کچھ سرمئی ہو چکے تھے۔ اندر آیا۔

اس آدمی کی شخصیت کافی پرکشش تھی، لیکن اس کی آنکھوں کے کناروں پر پڑی جھریاں یہ بتا رہی تھیں کہ اس نے ایک عمر بتائی ہے۔ پھر بھی اس عمر میں کافی جوان لگ رہے تھے۔

باسط بھی ان کے ہم عمر ہی تھے۔ پھر بھی ان کے آگے اس آدمی کی وجاہت اور خوبصورتی بے مثال تھی۔

جیسے ہی وہ شخص دفتر میں داخل ہوا، اس نے آفرین کو بہت غور سے دیکھا۔ اس کی آنکھیں پرانی یادوں، خوشیوں، اداسیوں اور غموں سمیت ہر قسم کے جذبات کا اظہار کر رہی تھیں۔

## URDU NOVEL BANK

باسط انکل۔۔۔۔۔ یہ کون ہے...؟ "آفرین کی آنکھوں میں حیرانی بھر گئی۔"

"آفرین بیٹی۔۔۔۔۔ یہ آپ کے والد ہیں، عظیم لاشاری۔"

ڈیڈ۔۔۔۔۔؟ وہ شاکڈ رہ گئی۔"

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

عظیم لاشاری نے جب اپنی بیٹی کو دیکھا تو اس کی آنکھیں بھر آئیں۔ وہ ہو بہو اپنی ماں کا عکس تھی۔ وہی ناک وہی نقشہ۔ وہی سفید رنگت میں گہلتی ہوئی گلابیاں وہی خوبصورت براؤن آنکھیں اور براؤن سلکی کمر تک آتے بال اور وہی قد و قامت۔ وہ بنی بنائی اس کی شعرین تھی۔

اس نے بے تابی سے اپنی بانہیں واکی تھیں۔ آفرین منناک آنکھوں سے ان میں سما گئی۔ باسط ساتھ کھڑا باپ بیٹی کا ملن دیکھ رہا تھا۔

دونوں باپ بیٹی، کافی دیر تک ایک ساتھ بیٹھے ماضی کی یادیں تازہ کر رہے تھے۔ آفرین اپنے باپ کے قریب اس کے شانے پر سر رکھے آنسو بھی بہائے جارہی تھی۔ اس کے باپ کے ہاتھ اس کے گرد اسے پیار سے تھپک رہے تھے۔

## URDU NOVEL BANK

تم میں اپنی ماں کی بہت شباہت ہے۔ میری بچی "عظیم لاشاری اسے پیار سے تکتا ہوا" جیسے ماضی کی یادوں میں کھویا ہوا تھا۔ آنسو اس کی آنکھوں سے لڑھک کر گال پر بہنے لگے۔ مجھے شعرین سے یہ امید قطعاً نہیں تھی، کہ وہ مجھ سے یہ راز چھپائے گی کہ "ہماری ایک پیاری سی بیٹی بھی ہے۔" اداسی اس کے لفظ لفظ سے عیاں تھی۔ وہ اسے ایسے سمیٹے ہوئے تھا جیسے کوئی گم شدہ خزانہ ہو۔

شاید۔۔۔ ان کو یہ ڈر تھا کہ تم اسے چھین کر نہ لے جاؤ۔ "باسط قاسم نے ہلکی آواز میں" اس کا دھیان اس طرف دلایا۔

ہاں۔۔۔ تم صحیح کہتے ہو باسط۔۔۔ میں اس وقت قابل نہیں تھا کہ جعفر یزدانی کا مقابلہ کر سکتا۔ اس نے بری طرح میری بے عزتی کی تھی۔ اور مارنے کی دھمکی بھی، تبھی میں شعرین کو چھوڑ کر واپس اپنے ملک چلا گیا۔ یہ اور بات کہ مجھے سکون کبھی نہیں ملا۔ لیکن آج اپنی بیٹی کو آنکھوں کے سامنے دیکھ کر لگتا ہے شعرین ہو ہو زندہ ہو کر سامنے آگئی ہے۔ میں اس کا شکر گزار ہوں جس نے میرے وجود کے حصے کی حفاظت کی۔۔۔ میں آج اپنی بیٹی سے مل کر بہت خوش ہوں باسط۔ "عظیم لاشاری نے مٹھیاں بھیج کر تکلیف کی شدت کو برداشت کیا۔ ماضی ہمیشہ آپ کو دکھوں کے سوا کچھ نہیں دے سکتا۔

## URDU NOVEL BANK

اگر اب بھی تم مجھے نہ بتاتے کہ شی۔وائے کمپنی میں ایک نوجوان لڑکی بحیثیت "چیئرومین کے اپائنٹمنٹ ہوئی ہے جو شعرین کی بیٹی ہے تو مجھے کبھی پتا نہ چلتا باسط۔۔۔ میں اس کے لئے تمہارا دل سے شکرگزار ہوں۔" وہ بڑی عمر کا مرد اس وقت جذباتی ہو کر رو پڑا۔

www.urdu-novel-bank.com  
visit for more novels:

آفرین کی زندگی میں حال ہی بھت ساری چیزیں تبدیل ہوئی تھیں۔ اسی لئے وہ بالکل سپاٹ چہرہ لیئے بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے سارے احساسات برف بن چکے تھے۔ اپنے اندر جذبات کی لہر اٹھنے کے باوجود اس نے جلد ہی خود کو واپس بے حس کر لیا۔ "تو آپ مجھ سے کیوں ملنا چاہتے تھے؟"

اس نے بے نیازی سے پوچھا۔ عظیم لاشاری لمحہ بھر کے لیے دنگ رہ گیا لیکن جلد ہی اس نے خود پر قابو پالیا۔ "آپ کا کردار آفرین کے پیچھے شعرین جیسا ہے۔ میں آپ کو اپنے ساتھ لے جانا چاہتا ہوں تاکہ اپنا باپ ہونے کا فرض پورا کر سکوں۔ جو آپ کا مجھ پر "برسوں سے قرض ہے۔۔"

## URDU NOVEL BANK

لیکن میں نہیں چاہتی۔۔۔ میں نہیں سمجھتی کہ یہ ٹھیک رہے گا۔۔ آپ کی پہلے سے "ہی ایک خاندانی بیوی اور بیٹی ہے۔ میں مس فٹ رہوں گی۔" آفرین جو رشتوں کی ڈسی ہوئی تھی۔ اب ایک خوف میں مبتلا ہو چکی تھی۔ یہ خاندان اور رشتے سوائے درد اور تکلیف کے کیا دیتے ہیں؟ اسے اس کا اچھا خاصا تجربہ ہو چکا تھا۔ وہ جانتی تھی اگر وہ باپ کے ساتھ گئی تو ایک نئی جنگ لڑنی پڑے گی۔ وہ یہ افورڈ نہیں کر سکتی تھی۔ اس کے لہجے میں پنہاں دکھ اور تکلیف کو محسوس کرتے عظیم لاشاری کا دل تکلیف سے تڑپ اٹھا۔ کیسا باپ تھا وہ؟ اس کی جان سے پیاری بیٹی اپنے ہی خونی رشتوں کی زلالت کا شکار ہوئی تھی۔ اور وہ لاعلم رہا۔ اس کا خون جوش مارنے لگا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

کیا تمہیں لگتا ہے کہ میں اب بھی تمہاری باتوں پر یقین کروں گا؟ "شہرام نے آفرین کی" مناک آنکھوں میں دیکھنے کی زحمت بھی گوارا نہیں کی۔

آفرین نے خاموشی سے نظریں جھکا لیں۔ ان سب باتوں کو دیکھنے کے بعد ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ اب اس کے پاس کہنے کو کچھ بھی نہیں بچا تھا جس کے لئے وہ مزید وضاحت کر سکتی۔

## URDU NOVEL BANK

اس نے قلم اٹھایا اور بنا دیکھے کاغذات پر دستخط کر دیئے۔  
جب وہ دستخط کر رہی تھی تو اس کا دل پہلے کبھی اتنا بوجھل محسوس نہیں ہوا تھا۔

میں نے دستخط کر لئے۔ میں اپنا سامان پیک کرنے کے لیے اوپر جا رہی ہوں۔ میں یہاں "  
"سے فوراً جانا چاہتی ہوں۔

وہ مڑ کر اوپر کی طرف بڑھ گئی۔ شہرام نے اپنا سر گھما کر اسے دیکھنے کی بالکل کوشش نہیں کی۔ تاہم، نہ چاہنے کے باوجود بھی بلا ارادہ ہی اس کی نظریں گھوم گئی تھیں۔  
وہ گلابی لمبی شرٹ میں ملبوس تھی، اور اس کے بال آبشار کی طرح اس کی کمر پر پھیلے ہوئے تھے۔ دیودار جیسی خوشبو اس جگہ پر پھیلی ہوئی تھی جہاں سے وہ ابھی اٹھ کر گئی تھی۔

شہرام نے اپنی مٹھیاں بھینچ لیں۔ اس نے جتنی سختی سے اپنی مٹھیاں بھینچیں، اس کے سینے میں گھٹن اتنی ہی بڑھتی محسوس ہوئی۔

## URDU NOVEL BANK

اس نے اصل میں ان کاغذات پر دستخط کروانے سے پہلے اسے لیکچر دینے کا سوچا تھا۔ لیکن غیر متوقع طور پر، آفرین نے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے ان پر دستخط کر دیئے تھے۔ اسے شاید ولید گرویزی کے ساتھ ملنے کی جلدی تھی۔ اس نے طنزیہ انداز میں سوچا۔ آدھے گھنٹے بعد آفرین اپنے سوٹ کیس کو گھسیٹ کر نیچے لے آئی۔ اس وقت کمرے میں کوئی بھی نہیں تھا۔ اور اس نے جو ناشتہ پہلے بنایا تھا وہ سب کچرے دان کی زینت بن چکا تھا۔

اس نے اپنے لب سختی سے بھیج لئے۔ آنکھوں کے کناروں سے آنسو پونچھتی ہوئی وہ باہر نکلتی چلی گئی۔

گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے جیسے ہی اس نے کار کے عقبی آئینے سے والا کو خود سے دور ہوتے دیکھا، وہ اندر ہی اندر بڑبڑائی، "الوداع، شرام"۔ اس کے ہونٹ آہستگی سے ہلے تھے۔

شرام نے چونک کر ہاتھ جھٹکا سگریٹ کب کا اس کی انگلیاں جلا رہا تھا۔ اسے پتا ہی نہیں چلا۔ اس کا ذہن بس آفرین کی ان نم ناک براؤن آنکھوں میں کہیں الجھا ہوا تھا۔ گیلری میں کھڑا وہ کب سے اسے سوچے جا رہا تھا۔ درحقیقت گیلری میں کھڑا وہ کب کا



## URDU NOVEL BANK

اسے جاتا دیکھتا رہا تھا۔ یہاں تک کہ پیچھے صرف دھول اور سناٹا رہ گیا تھا۔ اس نے سر جھٹک کر خود کو اس کی یادوں کے قید سے باہر نکالنے کی سعی کی۔  
اس وقت شیث ابراہیم اسے ڈھونڈھتا ہوا گیلری میں داخل ہوا۔

وہ تیزی سے اس کے طرف بڑھا۔۔۔ جہاں شہرام خالی خالی نظروں کے ساتھ سرک پر نظریں جمائے کھڑا تھا۔ اس نے ہاتھ میں سگریٹ پکڑا ہوا تھا اور اس کے قریب ٹیبل پر ایش ٹرے سگریٹ کے ٹکڑوں سے بھری ہوئی تھی۔

شہرام، کیا تم واقعی واپس جا رہے ہو؟ "شیث ابراہیم نے جذباتی انداز میں کہا۔ "میں"  
"تمہیں بہت یاد کروں گا یار۔۔۔ اور تمہاری کمی بہت محسوس ہوگی۔  
کیا تم مجھے یاد کرو گے یا اپنی لاء فرم کے ذرائع آمدنی کے طور پر مجھے رکھنے سے محروم رہو"  
گے؟ "شہرام نے لاپرواہی سے سگریٹ سے راکھ کو جھاڑا۔

شرمندہ ہو کر شیث ہلکا سا کھانسا۔ "دیکھو، اگرچہ تم یہاں بہت کم عرصے کے لیے آئے  
تھے، لیکن تم نے اس سال میری لاء فرم کے ذریعے ایک ارب ڈالر سے زیادہ کا سرمایہ  
حاصل کیا ہے۔" اس نے مزاحیہ انداز میں جتایا۔ لیکن شہرام خاموش رہا۔

## URDU NOVEL BANK

اس کی سیاہ، گرمی آنکھیں بالکل سپاٹ نظر آرہی تھیں۔

میرے جانے کے بعد ولید سے معاملہ ضرور کرنا شیث - "شہرام کی سرد آواز ابھری۔ تو" شیث نے سرگھما کر اسے ناراض نظروں سے گھورا۔ "یہ بھی کوئی کہنے کی بات ہے؟ میں نے کچھ لوگ اس کے پیچھے لگائے ہوئے ہیں۔ جس نمبر سے اس نے تصویریں بھیجی تھیں۔ وہ اس کے ملازم کا نمبر ہے۔ کل تک وہ پکے ثبوتوں کے ساتھ جیل کے اندر ہوگا۔ حراسمنٹ کے کیس میں اسے عمر قید ضرور ہوگی۔" شیث نے اسے یقین دلایا۔ "اگر یہ نہ ہو سکے تو۔۔ اسے پکڑ کر اپنے خاندانی حویلی کے تہ خانے میں ڈال دینا۔" شہرام نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

تم فکر مت کرو۔ "میں ایسا ہی کروں گا۔۔ ایسے تو اسے جانے نہیں دے سکتے" نا۔ "اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر شیث نے دوست ہونے کا ثبوت دیا تھا۔ شہرام بس یک ٹک جاتی ہوئی سرک کو گھورتا رہا تھا۔

شیث نے اس کی حالت دیکھ کر تھکی تھکی سی سانس بھری۔ "اگر مجھے یہ پہلے معلوم ہوتا تو میں تم کو یہاں نہ بلاتا۔۔ تو تم کب واپس جا رہے ہو؟

کل۔۔۔۔۔ میری فلائٹ ہے۔ اس ولا کو بیچنے کے لیے کسی کو تلاش کرنا۔۔۔ اور پھر پیسے " میرے اکاؤنٹ میں جمع کروا دینا۔

شہرام نے سرد لہجے میں کہا اور مڑ کر کمرے میں داخل ہو گیا۔  
 ☆☆☆☆☆☆☆☆  
 Visit for more novels: [www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com)

دوسرے دن عظیم لاشاری پھر سے بیٹی کے پاس جھولی پھیلائے آگئے۔ کہ وہ اس کے ساتھ چلے۔ وہ کافی پس مزدہ دکھائی دے رہے تھے۔

آپ میرے ساتھ چلو بیٹا۔۔۔ یہاں آپ اکیلی ہو۔ وہاں میں آپ کے ساتھ ہونگا۔ آپ " کی حفاظت کر سکوں گا۔ ورنہ مجھے آپ کی فکر وہاں گھائل کرتی رہے گی۔ " اس کی آنکھیں نم ہوئی تھیں۔ آفرین کو ایک لمحہ کے لئے افسوس ہوا۔

آپ کے ڈیڈ کی کافی دولت ہے۔ جن پر خاندان کے کئی لوگوں کی نظر ہے۔ آپ اپنے " ڈیڈ کے ساتھ ہونگی تو وہ خود کو مضبوط محسوس کریں گے۔ " باسط نے سمجھایا۔  
 اور اس کمپنی کا کیا ہوگا ڈیڈ؟ آفرین ہچکچائی۔ "

## URDU NOVEL BANK

ہم اسے شفٹ کر لیں گے۔ وہاں پر میرا پلاٹ ہے۔ جس پر میری بیوی رضیہ کے بھائی " کی نظر ہے۔ ہم وہاں پر کمپنی کا آفیس بلڈ کروائیں گے۔ نو ایشو۔ " عظیم نے یہ مسئلہ بھی حل کیا۔

آفرین خاموشی سے بیٹھی رہی۔ اسے دولت سے کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ دولت سے آپ اپنے لئے خوشیاں نہیں خرید سکتے۔ دولت سے آپ محبت نہیں خرید سکتے اسی لئے دولت کا موضوع فضول تھا۔ درحقیقت اس کے باپ کا اچانک سے اس کی زندگی میں آنا۔ اس کے لئے سوائے ذہنی و دلی بوجھ کے اور کچھ نہیں تھا۔

گھبراؤ مت۔۔۔ میں اسے قائل کر لوں گا۔ چلیں آج شعرین کی قبر پر چل کر فاتحہ خوانی " کریں۔ " باسط صاحب نے موضوع بڑی خوبصورتی سے تبدیل کر دیا

آفرین بھی اس بات پر راضی ہو گئی۔ سفر کے دوران عظیم لاشاری اسے اپنے اور شعرین کے ملنے کے قصے سناتے رہے۔

لیکن وہ یہ سب سن کر بھی متاثر نہیں ہوئی۔ اس کے جذبات پر برف جم چکی تھی۔ "جب آپ دونوں میں اتنی محبت تھی تو آپ نے میری ماں سے تعلق کیوں توڑا؟ بیس سال پہلے میں بالکل بے بس تھا۔ ہمارے بیچ جعفر یزدانی آگیا تھا۔ میں شعرین کو" ،اپنے ساتھ لے کر جانا چاہتا تھا۔ لیکن جعفر یزدانی نے میری خاندانی بیوی کی وجہ سے اپنی بہن کو روک دیا۔ اس وقت آپ کے نانا حیات تھے۔ اور انہیں اپنی بیٹی سے بہت محبت تھی۔ لیکن وہ یہ بھی نہیں چاہتے تھے کہ شعرین میرے ساتھ جائے۔ بس تبھی ہم دور ہو گئے۔ اس کے بعد مجھے پتا چلا کہ شعرین نہیں رہی۔ لیکن آپ کے وجود سے میں لاعلم رہا۔

قبرستان پہنچ کر عظیم لاشاری اور باسط صاحب نے قبر پر پھول ڈالے اور فاتحہ کے لئے ہاتھ اٹھا دیئے۔ لیکن آفرین وہاں سے ہٹ کر دور کھڑی ہو گئی۔ وہ کافی بیزار دکھائی دے رہی تھی۔

عظیم لاشاری اسے کب سے یوں بے گانہ دیکھ رہے تھے۔ ان کا دل اپنی بیٹی کی تکلیف پر تڑپ رہا تھا۔ اسے باسط صاحب سے آدھی بات ہی معلوم ہوئی تھی۔ کہ آفرین کے ساتھ جعفر یزدانی اور آبلش یزدانی نے کافی برا سلوک روا رکھا تھا۔

## URDU NOVEL BANK

میری بیٹی مجھ سے بہت دور دکھائی دے رہی ہے باسط۔۔ ایسا لگتا ہے مجھے پہچانتی ہی " نہیں۔ " وہ دکھ سے بولے۔

ہمم۔۔ آفرین بیٹی کو جعفر یزدانی اور آبلش نے ستایا بھی تو بہت تھا۔ " باسط نے " وضاحت دی۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

بہت دکھ ہوا ہے مجھے۔۔ میری بیٹی کے ساتھ کیسے لاوارثوں جیسا سلوک روا رکھا " گیا۔ اسے قید کیا گیا۔ جیل کروائی گئی۔۔ مارنے کی کوشش کی گئی۔ اس کی عزت تک برباد کرنے کی کوشش ہوئی اور مجھے دیکھو۔۔۔ کیسا بدنصیب باپ ہوں۔۔ جسے اپنی ہی بیٹی کی کوئی خبر نہیں ہوئی وہ اکیلی سب محاذوں پر لڑتی رہی۔ یہ بہت تکلیف دہ ہے باسط۔۔۔ بہت زیادہ۔ " وہ اب پچھتاوے سے رو رہے تھے۔ باسط نے اس کا شانہ تھپک کر دلا سہ دیا۔

اس سب میں میری غلطی بھی شامل ہے باسط۔۔۔ میں نے بہت دیر کر دی اس تک " پہنچنے میں۔۔ میں اب اسے یوں اکیلا کیسے چھوڑ سکتا ہوں؟۔۔ میں اسے اپنے ساتھ لے جاؤں گا۔ اس کی حفاظت کروں گا۔ " اس نے مستحکم لہجے میں کہا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

دو ماہ بعد وہ اپنے باپ کے ساتھ جانے کو تیار تھی۔ اس نے ان دو ماہ کے دوران اپنا بزنس باپ کی مدد سے وہاں شفٹ کیا تھا۔ عظیم لاشاری نے عارضی طور پر اس کا آفیس رینٹ میں لیا تھا۔ جب تک زمین کا قبضہ اسے حاصل نہیں ہوتا۔ جہاز اسلام آباد کے ایئر پورٹ پر لینڈ کر چکا تھا۔ آفرین اس وقت عجیب و غریب کیفیت میں مبتلا تھی۔ جہاز سے اترنے کے بعد۔۔۔ آس پاس کی فضاؤں اسے عجیب سی محسوس ہوئیں۔ عجیب و غریب کیفیت دل و ذہن پر طاری ہوئی تھی۔ بے نام سے احساسات جن کو وہ کوئی نام نہیں دے پا رہی تھی اس کے دل پر قبضہ کر چکے تھے۔ جیسے کوئی انہونی ہونے والی ہو۔۔۔ دونوں باپ بیٹی کا سفر اپنے گھر کے طرف جاری تھا۔ راستے میں وہ کھڑکی کے طرف بیٹھی مسلسل باہر موسم سے لطف اندوز ہونے کے بجائے بس سوچوں میں گم تھی۔ باہر اسلام آباد کی ٹھنڈی ہوائیں لگ رہی تھیں۔ اور ہلکی ہلکی بوندا باندی بھی ساتھ ساتھ ہو رہی تھی۔ لیکن اس کا دل موسم کی سحر انگیزی سے متاثر نہیں ہو رہا تھا۔ اب گاڑی ان راستوں پر تھی۔ جہاں سے مارگلہ کی پہاڑیاں نظر آرہی تھیں۔ یہاں پر کافی تعداد میں ولاز اور جاگیریں موجود تھیں۔ جو امیر اور بااثر شخصیات سے تعلق رکھتی تھیں، قطع نظر اس کے کہ

ان کا سائز کچھ بھی ہو۔ ان شخصیات کو دنیا کے چند امیر ترین افراد میں شمار کیا جاتا تھا۔

آفرین نے راستے میں اس طرح کے بہت سے پرتعیش ولاز دیکھے۔ پہاڑ کے آدھے راستے پر واقع ایک عظیم عالیشان جاگیر باقیوں سے کچھ الگ تھلگ واقع تھی۔

وہ اس اونچے ولا کو تجسس اور شوق سے دیکھ رہی تھی۔ جب عظیم نے دیکھا کہ وہ اس جاگیر کو تجسس سے دیکھ رہی ہے تو اس نے اس کا تعارف کرایا۔ "یہ جاگیر اسلام آباد میں "سُوری فیملی سے تعلق رکھتی ہے۔"

کیا؟؟؟ سُوری خاندان؟؟؟

آفرین کا دل عجیب سی لے میں دھڑکنے لگا۔ اس نے سوچا بھی نہیں تھا کہ وہ زندگی میں اب کبھی اس سنگدل شخص کو دیکھ سکتی ہے۔۔۔ اسے اس شخص کو دیکھنے کی کوئی خواہش نہیں تھی۔ نہ ہی اسے امید تھی کہ وہ ایک دن سُوری فیملی کے گھر کے اتنے قریب جا کر رہے گی۔ کیا وہ سنگدل بھی وہاں رہتا ہوگا یا یہ کوئی اور لوگ ہونگے؟



## URDU NOVEL BANK

تاہم، اس نے اس کے بارے میں سوچنا چھوڑ دیا کیونکہ یہ سب ماضی ہو چکا تھا۔ اور ماضی کو یاد کرنے میں سوائے تکلیف کے اور کچھ نہیں ملتا۔ لیکن --- اس کے دل میں اندر ہی کہیں وہ شخص رچ بس چکا تھا۔ رگ رگ میں لہو بن کر دوڑنے والے شخص کو وہ نکالتی تو سانس کیسے لیتی؟ وہ اپنے ان احساسات کو لفظوں میں بیان نہیں کر سکتی تھی۔ کیا تھا یہ؟؟ شاید!!! محبت بھی انہی کیفیات میں سے ایک ہے جو لفظوں میں بیان نہیں کی جا سکتی، صرف محسوس کی جا سکتی ہے، اس دھڑکن کی طرح جو دل میں تو موجود ہوتی ہے لیکن دکھائی نہیں دیتی، اس خوشی کی طرح جو دل کی زمین سے پھوٹتی ہے لیکن نظر نہیں آتی، اس اضطراب کی طرح جو یک دم طاری تو ہوتا ہے لیکن وجہ معلوم نہیں ہوتی، اس ہوا کی طرح جو فضا میں ہر پل موجود ہوتی ہے لیکن نگاہوں کی پکڑ میں نہیں آتی۔۔۔ ہممم شاید۔۔۔ وہ بس سوچ کر رہ گئی۔

عظیم لاشاری اور آفرین ولا پہنچ چکے تھے۔ جیسے ہی گاڑی پورچ میں کھڑی ہوئی، ایک خوبصورت اور جوان عورت اندر سے باہر نکلی۔ یقیناً عظیم لاشاری نے اسے فون پر آگاہ کر دیا تھا۔ یا وہ گاڑی کی آواز سن کر باہر آئی تھی۔ "آپ واپس آگئے عظیم۔۔ اور یہ یقیناً

ان سے ملو بیٹا۔۔ یہ آپ کی ماں ہیں رضیہ، میری خاندانی بیوی۔ "عظیم لاشاری نے"

آہستہ سے آفرین کو بتایا۔ جس پر وہ رسمی سا مسکرا بھی نہ سکی۔

ہیلو، آنٹی۔۔۔۔ "اس نے فارمل لہجے میں ہیلو کہنے پر اکتفا کیا تھا۔ لیکن وہ عورت" شاید اپنے شوہر کو خوش کرنے کے لئے آگے بڑھ کر اسے گلے لگا گئی۔ اس کے رویے

## URDU NOVEL BANK

نے آفرین کو سچ میں حیران کر دیا۔ وہ اس تاثر میں تھی کہ ان کے باپ کی بیوی منہ بنا کر اس کا استقبال کرے گی۔ ویسے بھی اسے یقین نہیں تھا کہ کوئی عورت اپنے شوہر کی سوتیلی اولاد کے ساتھ خلوص دل سے مل سکتی ہے!

ارے ے واہ تم تو بھت پیاری بچی ہو۔ "وہ عورت مسکرائی لیکن اس کی آنکھیں" چھبٹی ہوئی تھیں۔ "آؤ بیٹی۔۔۔ آؤ۔۔۔ اندر چلو۔۔۔" تینوں ساتھ چلتے اندر لاؤنج میں آئے۔ ولا کافی بڑا نہیں تھا۔ لیکن خوبصورت تھا۔ اندر آکر اس عورت نے اپنی بیٹی کو آواز لگائی۔ "اب گیم کھیلنا بند کرو تانیہ۔۔۔۔۔۔ آؤ اور آکر اپنی بہن سے ملو۔"

اوہو۔۔۔ امی۔۔۔، آپ نے میرے پیدا ہونے سے پہلے ہی دوسری بیٹی کو بھی ' ' جنم دے دیا کیا؟ "اندرونی حصے سے ایک نوجوان لڑکی جس کی عمر تقریباً آفرین سے ایک سال کم تھی، باہر نکلی۔ اس کا چہرہ بیضوی تھا جب کہ اس کے گال گول مٹول اور تھوڑے گلابی سے تھے۔۔۔ اس کی جلد برف جیسی سفید تھی۔ اور اس میں ملائمت جھلک رہی تھی۔

ان سے ملو۔۔ یہ تمہاری سوتیلی بہن ہے آفرین۔ "رضیہ نے جیسے جتایا۔ اس کے بتانے پر تانیہ جو اسے عجیب سی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔ جب کہ عظیم لاشاری نے شکایتی نظروں سے بیوی کو دیکھا۔ جیسے کہ رہا ہو یہ کس طرح کا تعارف ہے؟ تانیہ نے رسمی طور پر ہاتھ آگے بڑھادیا۔ اس کی آنکھوں میں آفرین کے لئے سخت ناپسندیدگی نظر آرہی تھی۔ آفرین سمجھ گئی کہ ان ماں بیٹی کو اس کا آنا اچھا نہیں لگا۔ تانیہ کی شکل بالکل عظیم جیسی دکھتی تھی۔ اور آفرین میں بھی باپ کی شباهت تھی۔ اسی لئے اگر کوئی اجنبی ان دونوں کو دیکھتا تو دونوں میں مماثلت ضرور نظر آتی۔ مماثلت کے باوجود تانیہ لاشاری کے ہونٹوں کا کٹاؤ اور دانت اتنے اچھے نہیں تھے جتنے آفرین کے خوبصورت تھے۔

یہ ایک حقیقی بات تھی ایک نوجوان اور امیر لڑکی جس نے بچپن سے ہی ماں باپ کی محبت بلا شرکت غیرے دیکھی ہو۔ اب باپ کی محبت میں ایک اور اجنبی لڑکی بھی شراکت دار ہو گئی ہو۔ جو کہ اس سے بھی زیادہ حسین اور گوری ہو۔ جس کے بال براؤن اور سلکی کمر تک لہرا رہے ہوں۔ وہ اسے کیسے پسند کر سکتی تھی؟ قدرتی طور پر اس کے اندر حسد نے کروٹ لی تھی۔ وہ اس کے حسن سے مرعوب نہیں بلکہ حسد محسوس کرنے لگی۔

لیکن بظاہر باپ سے چھوڑ چھاڑ کے انداز میں کہنے لگی۔ "یہ تو ڈیڈ کے جیسی بلکل بھی نہیں لگتی۔۔۔ کیا واقعی یہ آپ کی بیٹی ہے؟" بظاہر وہ مسکرائی تھی۔ لیکن چوٹ بھی کر گئی۔

www.urdu-novelbank.com

visit for more novels:

کیوں؟ بیٹا۔۔۔ ہم باپ بیٹی ایک جیسے کیسے نہیں لگتے ہیں؟ اگر آپ یہ نہیں جانتی "کس وقت کیا کہنا ہے؟ تو بس اپنا منہ بند کر لیں۔ اب سے، آفرین بیٹی لاشاری خاندان کی بڑی بیٹی ہیں۔ اور تم چھوٹی بیٹی ہو، اپنی بڑی بہن سے اچھا سلوک کرنا۔" عظیم لاشاری نے فیصلہ کن انداز میں بظاہر نرمی سے اسے سمجھایا۔

لیکن ڈیڈ میں ہی آپ کی پہلی بیٹی ہوں۔ "تانیہ کو یہ بات بری لگی تھی۔ آج سے پہلے" وہ ہی پہلی بیٹی تھی۔ اور آج اس کی ملکیت میں ایک دوسری لڑکی شراکت داری کرنے آگئی تھی۔ ایسا لگتا تھا جیسے وہ اوپر سے نیچے آگئی ہو۔ وہ اندر سے غصے سے پاگل ہونے لگی۔

## URDU NOVEL BANK

یہ ٹھیک نہیں ہے ڈیڈ، میں پہلی بیٹی ہوں یا نہیں، اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔"

رہیں گیں تو ہم آپ کی بیٹیاں نا۔ "آفرین نے سنجیدگی سے اپنا رخ گھما کر باپ سے کہا۔

میں سمجھ سکتی ہوں کہ تانیہ کیسا محسوس کر رہی ہے۔ اگر میں اس کے جگہ پر ہوتی۔۔۔"

"تو مجھے بھی یقیناً اس کے لئے ایسا ہی محسوس ہوتا۔"

www.urdu-novel-bank.com  
visit for more novels:

ہممم، میں آپ کی بات سمجھ رہا ہوں۔ "عظیم لاشاری کے چہرے پر سکون کی جھلک

پھیل گئی۔

تانیہ لاشاری کے غصے سے بھرے اظہار کو آفرین یزدانی نے دل کی گہرائیوں سے محسوس کیا تھا۔ اسے بہت کم امید تھی کہ وہ ایک دن آبلش کے منافقانہ ہتھکنڈوں کو اچھے سے استعمال میں لانے کے قابل ہو جائے گی۔ ویسے بھی منافقت کافی مؤثر حکمت عملی تھی۔ اس نے سوچا۔

ڈیڈ، اگرچہ آپ مجھے اپنے ساتھ لے آئے ہیں۔ لیکن ایک ریکوئسٹ کروں گی۔ آئیندہ"

دوسروں کے سامنے آپ میری طرف داری مت کیجئے گا۔ نا ہی دوسروں کے سامنے

## URDU NOVEL BANK

میری تعریف کیجئے گا۔ کیونکہ آپ کی یہ محبت اور پرواہ دوسروں کو برا لگ سکتا ہے۔ خصوصاً تانیہ اور آنٹی کو۔ ہو سکتا ہے اس طرح گھر کا ماحول بھی خطرے میں پڑ جائے۔ اگرچہ میں نے آپ کے ساتھ آکر رہنے کا فیصلہ کیا ہے۔ لیکن میں نہیں چاہتی میری وجہ سے آپ کی اپنی فیملی متاثر ہو۔" وہ آہستہ آہستہ بہت خوبصورتی سے باپ کو سمجھا رہی تھی۔

عظیم لاشاری اپنی اس بیٹی کی ذہانت والی باتوں سے بہت متاثر ہوا تھا۔ حالانکہ اس نے تانیہ کو پال پوس کر بڑا کیا تھا۔ لیکن اس کے مقابلے میں، اس کی یہ بیٹی بہت زیادہ سمجھدار تھی۔ "آؤ میں آپ کو آپ کا کمرہ دکھاتا ہوں۔ اگر آپ کو وہ اچھا نہ لگے تو مجھے "بتانے میں ہچکچاہٹ بلکل محسوس نہیں کرنا۔

ان دونوں کو اندرونی رہائشی حصے میں داخل ہوتے دیکھ کر تانیہ غصے سے بھرک اٹھی۔ امی، یہ لڑکی مجھے کافی سازشی لگ رہی ہے! آپ نے اس کے چہرے کو دیکھا؟ کتنا "سپاٹ تھا؟"

رضیہ بیگم کی بھنویں پرسوچ انداز میں باہم مل گئیں۔۔ اس نے یہی فرض کر لیا تھا کہ "آفرین یزدانی کے ساتھ نمٹنا آسان ہوگا۔ کیونکہ وہ ایک محروم گھرانے میں پلی بڑھی

## URDU NOVEL BANK

ہے۔ اسے بچپن سے ہی ماں باپ کی محبت نہیں ملی تھی۔ تو اسے ڈیل کرنا اسے آسان لگا تھا۔ شاید وہ اسے ہلکا سمجھ رہی تھی۔

تاہم، چیزیں اتنی بھی سادہ نہیں تھیں جیسی کہ اس نے سوچی تھیں۔ آفرین کوئی ایسی ویسی لڑکی نہیں تھی جسے ہلکا لیا جاتا۔

www.urdu-novel-bank.com  
Visit for more novels:

کوئی مسئلہ نہیں ہے بیٹا۔ پرسکون ہو جاؤ۔ اپنی زندگی میں ہر طرح کے لوگ دیکھے ہیں" میں نے۔ اور میں ان جیسے حقیر لوگوں کے متعلق کوئی بات کرنا پسند نہیں کرتی۔ ایسے لوگ میرے آگے کوئی ویلیو نہیں رکھتے تم بھی اہمیت مت دو۔ جسٹ رلیکس۔ رضیہ بیگم نے تانیہ کی اچھی خاصی برین واشنگ کر دی۔۔ "اچھا یہ بتاؤ آج رات سُوری خاندان کے ہاں پارٹی کی تیاری کیسی ہے تمہاری؟" اس نے اس کا ذہن بدلنے کے خاطر بات کا رخ موڑ کر اس کے پسندیدہ موضوع کو چنا۔

اس بات کا ذکر آتے ہی تانیہ لاشاری کی آنکھیں چمکنے لگی۔ "میں نے ایک ہلکے گلابی رنگ کی میکسی آن لائن منگوائی تھی امی، اور ساتھ ہی آپ کا گولڈن نیکلس پہنوں گی۔۔۔۔۔ میک اپ کے لئے پارلر سے اپائنٹمنٹ لیا ہے۔۔۔۔۔"



## URDU NOVEL BANK

مجھے پورا یقین ہے۔۔۔۔ آج کی رات کی پارٹی میں میرے علاوہ کوئی خوبصورت نہیں لگے گا۔۔۔۔ ان کا بڑا بیٹا مجھ سے نظر نہیں ہٹا سکے گا۔

رضیہ بیگم نے اطمینان سے سر ہلایا۔ اسے اپنی بیٹی کی خوبصورتی اور چالاکیوں پر فخر تھا۔ میں نے اڑتی اڑتی سی خبر سنی ہے کہ آج کی پارٹی اصل میں بڑے پیٹے کے لئے دہن "دیکھنے کا بہانا ہے۔ انہوں نے امیر خاندانوں کی ساری غیر شادی شدہ نوجوان لڑکیوں کو بلایا ہے۔ میں نے یہ بھی سنا ہے کہ ان کا بڑا بیٹا کچھ ماہ پہلے ہی بیرون ملک سے واپس آیا ہے۔ اماں بی ان کی شادی کا فیصلہ کر چکی ہے۔

امی۔۔۔ میں ان کو بہت پسند کرتی ہوں۔۔ آج سے نہیں بچپن سے ہی۔ "تانیہ کے" گال اس ذکر پر گلال ہو گئے۔

اپنے آپ پر یقین رکھو۔۔۔۔ بس ایک بار۔۔۔۔ ایک بار تم ان کے خاندان میں داخل ہو گئی۔ تو پھر یہ آفرین تو کیا کوئی بھی کچھ نہیں کر سکے گا۔ "رضیہ بیگم کے چہرے پر ناگواری پھیل گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

سُوری والا میں بہت بڑے پیمانے پر پارٹی جاری تھی۔

## URDU NOVEL BANK

کافی تعداد میں نوجوان لڑکیاں ہر قسم کے قیمتی لباس میں ادھر سے ادھر ہنس بول رہی تھیں۔ آج کی رات کافی بڑی بڑی فیملیاں اپنی بیٹیوں کے ساتھ شامل ہوئی تھیں۔ ہر لڑکی کی خواہش تھی کہ سوری خاندان کا وجیہ اور خوبصورت بیٹا اسے پسند کرے۔ سب کو اچھی طرح معلوم تھا کہ یہ پارٹی کس وجہ سے رکھی گئی ہے۔ لیکن افسوس کہ جس کی وجہ سے یہ پارٹی رکھی گئی تھی وہ پارٹی میں کہیں بھی نہیں تھا۔ ولا کی تیسری منزل پر اپنی اسٹیڈی روم میں بیٹھا وہ ایک ہاتھ میں سگریٹ اور دوسرے ہاتھ میں ڈاکیومنٹس کا پلندہ پکڑے ہوئے تھا۔ اس کی پوری توجہ ان ڈاکیومنٹس کو پڑھنے میں تھی۔ کمرے کی لائٹس آف تھیں۔ صرف ٹیبل لیمپ کی روشنی جل رہی تھی۔ باہر کیا ہو رہا تھا؟ اسے کوئی پرواہ نہیں تھی۔ وہ اس قسم کی فضول دعوتوں سے بیزار ہوتا تھا۔ تبھی دروازہ زوردار آواز سے کھلا تھا۔ لیکن اس نے توجہ نہیں دی تھی جانتا تھا۔ اماں بی ہمیشہ کی طرح پھر سے ایک ہی بات دہرانے آئی ہونگی۔ اماں بی اندر آئی اور اسے ابھی تک یونہی اپنے کام میں مگن دیکھ کر جھنجھلا سی گئی۔ "آپ یہاں پر چھپ کر بیٹھے ہو، جب کہ میں نے آپ کو بتایا بھی تھا کہ آج کی دعوت کس سلسلے میں ہے!؟ لیکن آپ پھر بھی یہاں کمرے میں چھپ کر بیٹھے رہے۔ کب سے سب مہمان آپ کا نیچے

مصرف ہو گیا۔ اسے ایسی دعوتوں سے کوئی دلچسپی نہیں تھی۔

آپ کسی بھی وقت کام کر سکتے ہیں۔۔۔۔۔ لیکن آج نہیں۔۔۔ باہر آئیں۔۔۔ اور اپنے "

## URDU NOVEL BANK

لئے دلہن پسند کریں۔۔۔ اگر آپ نے میری بات نہیں مانی تو جان لیں۔۔۔ کہ یہیں کھڑے کھڑے دیوار سے سر ٹکرا کر خود کو مار دوں گی۔ سمجھے آپ؟ "انہوں نے دھمکی دی۔

اماں بی۔۔۔ "اس نے بے بسی سے کہہ کر لب بھینچے اور اضطراب سے پیشانی "سہلائی۔ صرف۔۔ اور صرف اسی سبب سے وہ یہاں نہیں آنا چاہتا تھا۔ وہ ایک اٹھائیس سال کا بھرپور مرد تھا لیکن ہمیشہ اس کی بنا مرضی جانے بنا اسے بتائے، اماں بی اس کی ملاقات روز کسی نہ کسی نئی لڑکی سے کروادیتی تھی۔ روز کوئی نیا مہمان آیا رہتا۔ جس کے ساتھ ان کی بیٹیاں بھی ہوتیں۔۔۔ ان کے جانے کے بعد پتا چلتا کہ وہ کس سلسلے میں بلوائے گئے تھے؟ بنا یہ جانے کہ وہ خود کیا چاہتا ہے؟ انہیں بس اپنے پوتے کو بیاہنا تھا۔۔۔ اسے اپنے خاندان کا وارث چاہئے تھا۔

صرف اس بات سے بچنے کے لئے اس نے آفرین سے شادی کی ڈیل کی تھی۔۔۔ لیکن۔۔۔۔

اس ظالم اور بے وفا لڑکی کا خیال آتے ہی اس کی آنکھوں کا رنگ گہرا ہو گیا۔۔۔۔

## URDU NOVEL BANK

اب جلد یا بدیر اسے شادی تو کرنی ہی تھی، تو اس میں بہانا بنانے یا انکار کرنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔

شاید۔۔۔ اسے اپنی نانی کی بات مان لینی چاہیئے۔۔ تاکہ وہ پرسکون ہو سکے۔ یوں تو پھر یونہی سہی۔

www.urdu-novel-bank.com  
Visit for more novels:

"ٹھیک ہے۔۔۔"

وہ اپنی دراز قامت سے کھڑا ہو گیا۔۔ اور اماں بی کو تھامتا باہر لے آیا۔

خوشی سے جگمگاتے چہرے کے ساتھ اماں بی اسے دوسری منزل کی گیلری پر لے آئی تھی جہاں سے نیچے دکھائی دینے والی لڑکیوں کو دیکھ سکے۔ یہ ایسے لگ رہا تھا جیسے کوئی شہزادہ اپنے لئے بیوی تلاش کر رہا ہو۔ "سب کو بغور دیکھیں۔۔ اور جو اچھی لگے

بتائیں۔ میں اب آپ کی شادی میں دیر نہیں کرنا چاہتی میرے بچے۔۔" اماں بی نے بڑے مان سے اسے دیکھ کر کہا۔ شہرام کی نظریں جب اتنی ساری رنگ برنگی لڑکیوں کے جھرمٹ پر پڑیں تو وہ دنگ رہ گیا۔ ساری لڑکیاں سرتا پیر کافی بن سنور کر جیسے ایک دوسرے کے مقابلے پر آئی ہوئی تھیں۔ من بھر میک اپ اور زیورات سی سچی ہوئی

## URDU NOVEL BANK

قیمتی ملبوسات سے ڈھکی ہوئی وہ سب واقعی ایک دوسرے کو ہرانے کی کوشش میں تھیں۔ اگر ان کا میک اپ ہٹا دیا جاتا تو اصل چہرے کے ساتھ یقیناً وہ ایک دوسرے کو دیکھ کر ہی ڈر جاتیں۔۔۔ شہرام کے سر میں درد ہونے لگا۔

www.urdu-novelbank.com

Visit for more novels:

اسکے تصور میں آفرین کا سادہ شفاف اور خوبصورت چہرہ ابھر آیا وہ ان ہزاروں لڑکیوں سے کروڑہا درجہ بہتر تھی۔ بنا میک اپ کے بھی وہ کافی خوبصورت اور معصوم دکھتی تھی۔ اس نے سر جھٹکا۔ پھر سے اس ظالم لڑکی کی یاد تڑپانے لگی تھی۔

!اچانک اس کی نظریں ایک چہرے پر جم گئیں۔۔۔ وہ وہیں ساکت رہ گیا۔ (آفرین۔۔۔۔۔؟  
آفرین یہاں پر کیا کر رہی ہے؟ وہ تو اسے میلبورن میں چھوڑ آیا تھا۔۔۔ اس کا یہاں کوئی رشتیدار بھی نہیں تھا۔۔۔ پھر؟؟)۔

اماں بی نے اس کی نظروں کے تعاقب میں وہاں دیکھا اور مسکرا دی۔ "وہ تانیہ لاشاری ہے، عظیم لاشاری کی اکلوتی بیٹی۔ اس کے والد کافی امیر خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ حسب نسب میں بھی بہتر ہیں۔ کیا ان سے بات چلاؤں؟ انہوں نے شوق سے پوچھا ان کو بھی یہ بچی اچھی لگی تھی۔

شہرام کچھ دیر پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ دیئے خاموش کھڑا رہا۔ اس لڑکی کے چہرے نے اسے دور کہیں میلہورن میں کسی کے چہرے کی یاد دلاتی تھی

حقیقتاً وہ اس سے اس بات پر ہی ناراض ہوا تھا کہ وہ بنا کچھ کہے اسے خاموشی سے چھوڑ کر کیوں چلی گئی؟ وہ اس لڑکی کو تکتا رہا۔۔۔ جو بالکل اس جیسی دکھتی تھی۔۔۔ وہ جانتا تھا کہ وہ آفرین نہیں ہے۔۔۔ لیکن اس کے باوجود بھی اس کی نظریں اس چہرے میں آفرین کو ڈھونڈھ رہی تھیں۔ وہ خود پر قابو نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے اس پر سحر طاری ہو چکا ہو۔

بتائیں شہرام۔۔۔ یہی لڑکی ٹھیک ہے؟ "اماں بی نے اسے خاموش دیکھ کر پھر سے "پوچھا۔

آں؟؟؟...! ہمم۔۔۔" اس نے کچھ سمجھا نہیں۔۔۔ بس عجیب سا جواب دے کر اندر کے طرف مڑ گیا۔ اور اماں بی اس کے جواب کو "ہاں" سمجھ کر خوشی سے تمنا تے چہرے کے ساتھ لاٹھی ٹیکتی ہوئی، نیچے جانے کو مڑ گئی۔ اب ان کا ارادہ رضیہ بیگم سے رشتہ مانگنے کا تھا۔



رات کو دیر سے

بالکونی میں کھڑی، آفرین سُوری خاندان کے ولا کو، جہاں تک وہ دیکھ سکتی تھی۔۔ دیکھ رہی تھی۔ اس رات، وہاں کی روشنیاں کافی روشن تھیں۔ اس نے سمجھا کہ ولا میں شاید کوئی

بڑی گید رنگ ہے۔

www.urdu-novel-bank.com  
visit for more novels:

تو کیا وہ بھی --- وہیں ہوگا؟!۔

اس نے آہستگی سے گہری آہ بھری اور پھر چلتی ہوئی بستر پر لیٹ گئی۔

تاہم، اسے نیند نہیں آرہی تھی۔

☆☆☆☆☆

ساری رات کو نیند سے لڑتے لڑتے آفرین بمشکل ہی کچھ گھنٹے سو سکی تھی۔ نتیجاً صبح کو اٹھتے اس کی آنکھیں کم نیند لینے کی وجہ سے جل رہی تھیں۔ اور ان میں ہلکی ہلکی سی سرخی جھلک رہی تھی۔ اور متورم سی نظر آرہی تھیں۔ صبح کو وہ تیار ہو کر جیسے ہی نیچے

Visit For More Novels: [www.urdu-novel-bank.com](http://www.urdu-novel-bank.com)



ڈاننگ روم میں آئی۔۔ لیکن سیڑھیوں پر ہی رک گئی۔ اسے وہاں کا ماحول کچھ عجیب سا لگا۔

عظیم لاشاری ڈاننگ ٹیبل کی سربراہی کرسی پر ساکت بیٹھا تھا۔ ان کے چہرے پر کافی ناگواری ظاہر تھی۔ جبکہ اس سے لاپرواہ سی تانیہ لاشاری باپ کے بازو سے لگ کر چمکتی آواز میں خوشی سے کہہ رہی تھی۔ "ڈیڈ۔۔۔ آپ نہیں جانتے ان لوگوں نے میرے ساتھ کتنا اچھا سلوک کیا۔۔۔۔ اتنی ساری لڑکیوں میں سے صرف مجھے پسند کیا۔ اماں بی اور آئی عشرت نے مجھ سے کافی اچھے سے بات چیت کی۔ ان کا ارادہ آپ کو بھی دعوت دینے کا ہے۔"

بیٹی کی بات پر رضیہ بیگم کی باپچھیں کانوں تک پھیل گئیں۔ "ہماری بیٹی بڑی قسمت والی ہے۔ مجھے یقین تھا وہ اپنے حسن اور قابلیت سے ان لوگوں کا دل ضرور موہ لے گی۔ لیکن مجھے یہ امید نہیں تھی کہ وہ لوگ اسے اپنے اکلوتے بیٹے کے لئے پسند کر لیں گے۔ جو تنہا ہی ساری دولت اور کاروبار کا وارث ہے۔ خیر۔۔۔ ایک طرح سے یہ بڑی خوشی اور عزت کی بات ہے۔۔ یہ لوگ خاندانی اور اعلیٰ نسب ہونے کے ساتھ ملک کے امیر

## URDU NOVEL BANK

کبیر لوگ ہیں۔ ان کے اثاثے تو پورے ملک میں پھیلے ہوئے ہیں۔۔۔ کیوں نہ آج ان کی دعوت کریں۔۔۔ کیا خیال ہے آپ کا؟ "فخر سے رضیہ بیگم کی گردن تک تن چکی تھی۔

www.urdu-novel-bank.com  
visit for more novels:

یہ مت بھولو کہ اس کا سوتیلا ہی سہی لیکن دوسرا بھائی ریحام سُوری بھی وارث " ہے۔ "عظیم لاشاری کو ان ماں بیٹی کی لالچی طبعیت کا اندازہ آج ہوا تھا۔۔۔ تو کیا صرف شہرام سُوری کی دولت کی وجہ سے اس کی بیوی اپنی بیٹی کا رشتہ وہاں کرنے کی خواہشمند ہے؟ وہ فطرتاً سادہ طبعیت کا شخص تھا۔ اسے غصہ اس بات کا تھا کہ اس کی بیوی نے بیٹی کو وہاں بھیجتے ہوئے اس سے بالکل مشورہ نہیں کیا تھا۔

تو کیا ہوا؟۔۔۔ سب ہی جانتے ہیں کہ ریحام بالکل بھی کاروبار سنبھالنے میں ناکام رہا " ہے۔ اسی لئے سب شہرام سُوری ہی سنبھالتا ہے۔ "رضیہ بیگم نے ان کی بات مکھی بنا کر اڑادی۔

## URDU NOVEL BANK

تو اصل میں تم نے اسی وجہ سے دعوت میں شرکت کی تھی؟ لیکن۔۔۔۔ تم لوگوں نے مجھ سے یہ بات کیوں چھپائی؟ کیا تم لوگوں کو ڈر تھا کہ کہیں میں آفرین کو شامل ہونے کے لئے نہ کہدوں؟!! تم دونوں کی سوچ پر واقعی افسوس ہوا ہے۔ "عظیم لاشاری کو غصہ بھی آیا اور ساتھ ہی افسوس بھی ہوا۔ زندگی میں پہلی بار اسے اپنی بیوی اور بیٹی کی ذہینیت کا ایک نیا رخ دیکھنے کو ملا تھا۔ وہ اندر سے واقعی حیران تھا۔

اسے شامل ہونے کے لیے کہنے کا کیا فائدہ تھا ڈیڈ؟ ہمارا خیال یہی تھا کہ اس نے اتنے بڑے پیمانے پر دعوت کبھی نہیں دیکھی ہوگی۔۔۔۔ مجھے خدشہ تھا کہ وہ وہاں چل کر ہم کو شرمندہ نہ کر دے۔۔۔ وہ گاؤں سے آئی ہے۔۔ اس کا پہنا وہ ایسا ہے کہ یہاں کے لوگ دیکھ کر فضول میں باتیں بناتے۔ "تانیہ لاشاری نے ناگواری سے منہ بنایا۔ آفرین یہاں آتے ہوئے اپنے باپ کی خواہش پر شلوار قمیص پہن کر آئی تھی گلے میں دوپٹہ تھا۔ کیونکہ وہ اپنے سارے پینٹ شرٹس، باپ کی خواہش پر، وہاں چھوڑ آئی تھی۔ اس کا ارادہ یہاں سے ماحول کے مطابق شاپنگ کرنے کا تھا۔ اسی لئے باپ کے دلائی چند جوڑے اس کے استعمال میں تھے۔ تانیہ کو یہ نہیں معلوم تھا کہ آفرین کس ماحول سے

آئی ہے۔ رضیہ نے بیٹی کی جیلیسی کی وجہ سے نہیں بتایا۔ تو باپ نے یہ سمجھا کہ بیوی اپنی بیٹی کو بتا چکی ہوگی۔

تم لوگ ---- "عظیم لاشاری کو اتنا غصہ آیا کہ اس نے بے اختیار ڈائنگ ٹیبل پر مکہ" دے مارا۔۔۔۔۔ لیکن۔۔۔۔۔ پھر۔۔۔۔۔ وہیں پر منجمد ہو گیا۔۔۔۔۔ سیرھویوں پر آفرین کھڑی تھی۔۔۔۔۔ اور یقیناً اس نے ساری گفتگو سن لی تھی۔ لیکن آفرین کے چہرے پر کوئی تاثر نہیں تھا۔۔۔۔۔ وہ تذبذب میں پڑ گیا۔۔۔۔۔ بے اختیار اس کے طرف بڑھا۔۔۔۔۔ "آفرین بیٹا۔۔۔۔۔"

اررے۔۔۔۔۔ آفرین بیٹا۔۔۔۔۔ میری تانی کی کسی بات کو غلط مت سمجھنا۔۔۔۔۔ "رضیہ بیگم" کے چہرے پر فوری طور پر منافقانہ مسکراہٹ آگئی۔ "در اصل، تانی صرف اسی وجہ سے پریشان تھی کہ آپ اس طرح کی دعوتوں کی عادی نہیں ہو۔ کیونکہ آپ یہاں کے لوگوں سے واقف نہیں ہو۔۔۔۔۔ دوسری اہم بات کہ سُوری خاندان کی دعوتیں عام دعوتوں سے مختلف ہوتی ہیں۔۔۔۔۔ دل پر نہ کرنا بیٹا۔" اس نے میٹھے لہجے میں ہی طنز کیا تھا۔

## URDU NOVEL BANK

آفرین نے ابرو اچکا کر ترچھی نظر سے رضیہ بیگم کو دیکھا۔ اس کی یہ سوتیلی ماں واقعی ہی الفاظ کی ہیر پھیر کرنے میں ماہر لگتی تھی۔ دن کے شروعات میں ہی وہ آفرین پر ایک طریقے سے طنز کر گئی تھی۔۔ یہ جتنا چاہتی تھی کہ آفرین کو دنیا کا کچھ پتا نہیں۔ جیسے وہ دنیا میں رہنے کے آداب سے ناواقف لڑکی ہو۔

ان کی باتوں کا مطلب کچھ بھی تھا۔۔ لیکن آفرین کا ارادہ بالکل بھی سوری خاندان کے کسی فرد کو دیکھنے یا ملنے کا نہیں تھا۔ وہ خود بھی ان لوگوں سے بچنا چاہتی تھی۔

اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ میرے لئے عظیم لاشاری کی بیٹی ہونا ہی اعزاز کی بات ہے۔ میرا اس طرح کی ضیافتوں میں جانے کا بالکل بھی ارادہ نہیں ہے۔ بے فکر رہیں۔ "آفرین نے ان کو ایک مدھم اور نرم مسکراہٹ دی۔ اور ناشتہ کرنے لگی۔

تانیہ لاشاری اور رضیہ بیگم اپنی جگہ پر ساکت رہ گئیں۔ کیا مطلب تھا آفرین کا اس بات سے؟ کیا وہ ان کو لالچی عورتیں سمجھ رہی تھی۔ جو اچھا بیک گراؤنڈ ہونے کے باوجود بھی

## URDU NOVEL BANK

کچھ اور کی تمنا کرتی ہیں؟ لیکن وہ دونوں ہی اندر ہی اندر جلنے کڑھنے کے سوا کچھ نہ کر سکیں۔ وجہ عظیم لاشاری کا گھورنا تھا۔ وہ ان دونوں کو خفگی سے گھور رہا تھا۔

میں یہ آپ کے فائدے کے لئے کر رہی ہوں عظیم، سوچو۔۔۔ اگر ہماری بیٹی کی وہاں شادی ہوئی تو آپ کی عزت میں کتنا اضافہ ہوگا! آپ کا سوشل سرکل بھی بڑھے گا۔" رضیہ بیگم نے بات سنبھالنی چاہی۔

اوھ ڈیڈ۔۔۔ اب ناراضگی چھوڑیں۔۔۔ آج میں بہت خوش ہوں۔" ثانیہ نے لاڈ سے " " باپ کا بازو پکڑا۔ جس پر عظیم لاشاری کے اعصاب ڈھیلے ہوئے۔ " اور ڈیڈ۔۔۔ آج رات شہرام سوری اور اماں بی آرہے ہیں۔۔۔ ہم نے انہیں دعوت دی ہے۔ اس طرح وہ آپ سے بھی ملنا چاہتے ہیں۔" ثانیہ نے باپ کو دیکھا۔ اور ماں کو آنکھ ونک کی۔

آفرین کے ساتھ عظیم لاشاری خود یہ سن کر حیران رہ گیا۔ کیا واقعی اتنے امیر لوگ یہاں ان کے گھر آرہے ہیں؟ پھر تو اسے واقعی خیال رکھنا ہوگا۔

## URDU NOVEL BANK

ٹھیک ہے۔۔ میں باورچی کو ہدایت کر دیتا ہوں کہ آج رات کے کھانے پر اہتمام "کر لے۔" اس نے ایک گہری سانس لی۔ اور ناشتے کے جانب متوجہ ہو گیا۔

، خوشی سے بھری ہوئی تانیہ لاشاری کچھ اور پھول گئی۔ "ڈیڈ۔۔۔ میرے خیال سے مجھے رات کی دعوت کے لئے نئے ڈسز کی بھی ضرورت ہے۔ آخر اتنے بڑے لوگ آرہے ہیں۔۔۔ کچھ تو قیمتی لباس ہو۔" تانیہ لاشاری سدا کی کر بزی لڑکی اب بھی اس کی جان نئے ڈسز اور جیولری میں اٹکی ہوئی تھی کہ شہرام سوری کے سامنے کیا پہن کر جانا چاہئے۔

ٹھیک ہے۔۔۔ آپ اپنی ماں کے ساتھ جاکر شاپنگ کر آئیے۔ "عظیم لاشاری نے" خاموشی سے کریڈٹ کارڈ نکال کر بیوی کے ہاتھ میں دے دیا۔ "صرف تانیہ کے لئے ہی مت خریدنا۔۔ آفرین کے لئے بھی کچھ ڈسز لے آنا۔ وہ اپنے ساتھ بھت کم ڈسز لائی ہے۔۔ اچھا ہے یہاں کے حساب سے بیس تیس ڈسز آجائیں گے۔۔ شاپ سے سیدھا یہاں ڈیلیور کر دینا۔" عظیم لاشاری آفرین کو کیسے بھول سکتا تھا اس نے آفرین کے لئے

## URDU NOVEL BANK

بھی تاکید کی۔ دونوں نے کچھ نہیں کہا۔ آفرین خاموشی سے ان کے چہرے کے تاثرات نوٹ کرتی رہی۔

دونوں ماں بیٹیوں نے کچھ نہیں کہا۔ رضیہ بیگم شویر کے سامنے مسکرا دی۔ لیکن دونوں کے کمرے سے نکلتے ہوئے چہرے کے تاثرات بری طرح مسخ ہو چکے تھے۔

آفرین بیٹا۔۔۔ امید ہے آپ نے تانیہ کی باتوں کا برا نہیں منایا ہوگا۔ تانیہ کو اس کی ماں "نے لادُ پیار سے کافی بگاڑ دیا ہے۔ جس کا مجھے بہت افسوس ہے۔" عظیم لاشاری کے لہجے میں تاسف تھا۔

ڈیڈ۔۔ کوئی بات نہیں۔۔ مجھے برا نہیں لگا۔۔ آپ کچھ محسوس مت کریں۔ "آفرین نے "پیار سے مسکرا کر سر اثبات میں ہلاتے ہوئے ان کے ہاتھ کو تھپک کر دلاسا دیا۔ اس کی سیاہ آنکھیں قدرے روشن تھیں۔ اس نے اپنے چہرے پر کچھ بھی نہیں لگایا تھا۔ اس کے باوجود بھی اس کا رنگ سنو وائیٹ جیسا تھا۔ ایسا لگتا تھا کہ ہاتھ لگاؤ تو میلی نہ ہو جائے۔



## URDU NOVEL BANK

عظیم لاشاری نے دکھ سے اپنی اس پیاری اور خوبصورت بیٹی کو دیکھا۔ اس کی یہ بیٹی سوری خاندان کے اکلوتے وارث کا بہترین میچ تھی۔ کاش!! وہ اسے پہلے یہاں لے آتا!!! پر -- والے قسمت --- اس کا دل آفرین کی محبت سے لبریز تھا۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

چلیں --- آج میں آپ کو اپنے آفیس لے چلتا ہوں۔ "ان کی بات پر آفرین شانے اچکا" کر مسکرا دی۔

حلانکہ آفرین کا اپنے باپ کے ساتھ ان کی کمپنی کا وزٹ کرنے کا کوئی شوق نہیں تھا۔ لیکن پھر بھی انکار کر کے اپنے باپ کا دل نہیں دکھا سکتی تھی۔ سو وہ ان کے ساتھ چلی آئی۔ اور حیرت انگیز طور پر اس کا دن بہت اچھا گزرا تھا۔

شام کو 5:00 بجے وہ دونوں گھر واپس آئے تھے۔ پورے گھر کو نئے سرے سے سجایا گیا تھا۔ لان میں نئے پودوں کا اضافہ کیا گیا تھا۔ روش کے دونوں اطراف بھی پودے رکھے تھے۔۔ ان کی ترتیب بدلی گئی تھی۔ پورا ولا لش لش کر رہا تھا۔ کچن سے لذیذ کھانوں کی خوشبوئیں آرہی تھیں۔ جس سے پتا چل رہا تھا کہ مہمان واقعی بھی خاص ہیں۔

## URDU NOVEL BANK

جب وہ دونوں اندر حال میں آئے تو رضیہ بیگم انہیں ادھر ادھر ملازموں کو ہدایت دیتی مصروف نظر آئی۔

ملازم ان کے حکم کے مطابق کبھی ادھر صفائی کر رہے تھے تو کبھی ادھر --- لیکن رضیہ بیگم پھر بھی مطمئن نظر نہیں آرہی تھی۔

www.urdu-novel-bank.com  
visit for more novels:

اس وقت تانیہ لاشاری ہلکے گلابی رنگ کی خوبصورت فراک میں سیڑھیاں اترتی نیچے آئی۔ اس نے ہم رنگ چوڑیاں پہن رکھی تھی۔ اور سونے کا ہلکا سا سیٹ بھی پہنا ہوا تھا۔ بالوں کو خوبصورت اسٹائل سے آگے سے پف بنا کر پیچھے کو کھلا چھوڑ دیا گیا تھا۔ اور آدھے بال کو اسٹائل کے ساتھ دائیں شانے سے آگے گزار کر سینے پر چھوڑ دیئے تھے۔ وہ اپنی سفید رنگت کے ساتھ شہزادی لگ رہی تھی۔

عظیم --- آپ آگئے؟؟ میں نے سنا ہے --- آپ آفرین کو اپنے ساتھ آفیس لے گئے " ہیں --- کیا سچ ہے؟ " رضیہ بیگم کی نظر اندر آتے شوہر پر پڑی تو جلدی سے آگے بڑھی۔ اور ناگواری سے پوچھا۔

## URDU NOVEL BANK

میں کسی غیر کو نہیں۔۔۔ اپنی ہی بیٹی کو آفیس لے گیا تھا۔۔۔ اس میں غلط کیا تھا؟" اور تمہیں اعتراض کس بات پر ہو رہا؟ "عظیم لاشاری کی بھنویں ناگواری سے تن گئیں۔ اس کو بیوی کا یوں پوچھنا برا لگا تھا۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

"اوہ۔۔۔ نہیں۔۔۔ کسی پر نہیں۔۔۔ بالکل نہیں۔۔۔ میں تو ایسے ہی پوچھ رہی تھی۔" رضیہ بیگم شوہر کے تیور دیکھ کر جلدی سے بات بنا گئی۔ "اور آفرین بیٹا۔۔۔ میں آپ کے لئے نئے برانڈڈ ڈریسز لائی ہوں۔ جاکر وہ پہن آئیں۔۔۔ مہمان بس آنے ہی والے ہونگے۔۔۔ آپ، ان عام سے کپڑوں میں تو مہمانوں کے سامنے نہیں جاسکتی۔۔۔ وہ لوگ حیثیت کو بہت اہمیت دیتے ہیں۔" اس نے یکدم اپنا رخ آفرین کے طرف موڑا اور ساتھ جتا بھی گئی۔

ٹھیک ہے بیٹا، آپ جاکر چیلنج کریں۔ "عظیم لاشاری کو بھی بیوی کا لہجہ چھبایا تھا۔ لیکن " ایک گرمی سانس بھر کر اس نے آفرین کو وہاں سے جانے کا کہہ دیا۔ وہ خاموشی سے سیڑھیاں چڑھتی اوپر روم میں آئی۔

## URDU NOVEL BANK

جب اس نے اپنے روم کی وارڈروب کھولی تو وہاں پر ٹنگے ہوئے لباس کو دیکھ کر بے اختیار ایک عجیب سی مسکراہٹ سے ہونٹوں کے کونے نیچے کو مڑے تھے۔

لباس یقیناً برانڈڈ تھے۔ لیکن۔۔۔۔۔ یہ کتنے ہی سال پہلے کے تھے۔ یہ وہ کپڑے ہوتے ہیں جو بوتیکز پر رکھے رکھے آؤٹ آف فیشن ہو جاتے ہیں۔ پھر ان کو اسٹور کر لیا جاتا ہے اور کچھ سفید پوش لوگ ان کو کم قیمت پر خرید لیتے ہیں۔ آفرین اتنی بھی بیوقوف نہیں تھی کہ کپڑوں کو دیکھ کر نہ پہچانتی۔ اگر ایسے کپڑے وہ رمشا کے سامنے پہنتی تو وہ اس پر یقیناً غصہ کرتی۔ میلبورین میں کافی مشرقی بوتیکز بھی تھیں جہاں شلوار قمیص ملتے تھے۔ اور آفرین کو اچھے سے پتا تھا کہ کپڑا کس ٹائپ کا اور کتنا پرانا ہے؟

اس کے باوجود بھی اس نے ایک گرمی سانس بھر کر وہ سوٹ اٹھالیا۔ اور تیار ہو گئی۔ اسے اپنی خوبصورتی پر اعتماد تھا کہ وہ کچھ بھی پہن لے گی اس کی خوبصورتی پر اثر نہیں پڑے گا۔ کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو کچھ بھی پہن لیں تو سب جاتا ہے۔ آفرین بھی انہی میں سے تھی۔ اس نے لمبی قمیص پر اپنی لائی ہوئی جینز میں سے ایک پہن لی۔ جو وہ آج ہی

## URDU NOVEL BANK

باپ کے ڈرائیور کے ساتھ شاپنگ سینٹر سے لائی تھی۔ اور دوپٹے کو کندھے پر ایک طرف ڈال دیا۔ یوں وہ مختلف طریقے سے تیار ہو گئی تھی۔

وہ جیسے ہی نیچے آئی رضیہ بیگم کے ساتھ تانیہ لاشاری کے تاثرات بھی بدل گئے۔ ان کو بالکل بھی یہ توقع نہیں تھی کہ آفرین اس پرانے آؤٹ آف فیشنڈ ڈریس میں بھی سب سے منفرد لگے گی۔۔ اتنی کہ اس کے سامنے تانیہ لاشاری کا گلابی سوٹ اور سبز دھج مانند پڑ گئی تھی۔ دونوں دنگ رہ گئی تھیں۔

آفرین نے چہرے پر کسی بھی قسم کا میک اپ نہیں لگایا تھا سوائے ہلکی بیبی پنک لپ گلوں کے۔ جس وجہ سے وہ سترہ اٹھارا سال کی دلکش نوجوان لڑکی لگ رہی تھی۔ جب کہ اس کے مقابلے میں تانیہ لاشاری زیورات اور من بھر میک اپ کی وجہ سے عمر رسیدہ لگ رہی تھی۔ خود کو آفرین کے حسن سے تقابل کرتے تانیہ لاشاری کے چہرے کے تاثرات مکمل مسخ ہو چکے تھے۔

## URDU NOVEL BANK

آفرین جان بوجھ کر ان کے قریب آکر مسکرائی۔ "ڈریس کے لئے شکریہ آئی۔۔۔ بہت پیارا  
"ڈریس ہے۔ مجھے پسند آیا۔

سن کر خوشی ہوئی کہ تمہیں پسند آیا۔ "رضیہ بیگم سرتاپہر جل کر کباب ہو گئی تھی۔ لیکن"  
مصنوعی مسکراہٹ سجا کر اپنے تاثرات چھپا گئی۔ لیکن اپنا انداز نہ چھپا سکی۔ عظیم  
لاشاری نے سرد نظروں سے بیوی کو گھورا۔ وہ اچھی طرح سمجھ گیا تھا کہ ڈریس کم قیمت کا  
ہے۔ اور اسے اس پر غصہ آیا تھا۔ لیکن بس گھور کر رہ گیا۔  
بیگم صاحبہ۔۔۔ مہمان آچکے ہیں۔ "ایک ملازم تیزی سے اندر آیا۔"

سب جلدی سے مہمانوں کو ویلکم کہنے کے لئے باہر پورچ تک آگئے۔ ایک رولس رائیس  
آہستہ آہستہ پورچ میں آکر رک گئی تھی۔

کار کے رکتے ہی ڈرائیور باہر نکلا اور پیچھے کا دروازہ مڈبانہ انداز میں کھول کر سر خم کیا۔ ایک  
دراز قامت بلیک شلوار قمیص میں ملبوس خوبصورت شخص باہر نکلا۔

یہ سوچ کر کہ 'یہ شخص اس کا بہنوئی بننے والا ہے' آفرین کے چہرے کا رنگ بالکل زرد پڑ  
گیا۔ سینے میں دل کے مقام پر اسے سخت کچاؤ سا محسوس ہوا۔ جیسے کوئی اس کے دل کو

## URDU NOVEL BANK

تلی پہ رکھ کر مسل رہا ہو۔ بے اختیار دل پر ہاتھ رکھا۔ اس کی شدید خواہش ہوئی اکاش وہ  
'! اس شخص کو کبھی نہ دیکھتی

آپ آگئے شہرام۔۔ "تانیہ لاشاری چمک کر آگے بڑھی اور اس کے بازو کو تھام لیا۔ جیسے "  
دونوں پر بی جوڑا ہوں۔ جس پر شہرام سوری کی آنکھوں میں ناگواری سی اتر آئی۔ وہ اس لڑکی  
سے فقط ایک بار مختصراً ملا تھا۔ لیکن وہ ایسا ظاہر کر رہی تھی جیسے ان دونوں کے بیچ کوئی  
عرصہ دراز سے گہرا محبت بھرا رشتہ ہو۔

ہممم۔۔ "کہہ کر اس نے آہستگی سے اپنا بازو اس کی پہنچ سے دور کیا تھا۔ لیکن تانیہ "  
لاشاری جیسی لڑکی کو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔ وہ ایسے ہی فخر سے گردن اکڑائے  
کھڑی رہی۔ جیسے وہ اس کی ملکیت ہو۔ جیسے ہی شہرام نے گرفت چھڑائی۔ عظیم لاشاری  
اور رضیہ بیگم مسکراتے آگے بڑھے۔  
اماں بی۔۔ کیسی ہیں آپ؟ "رضیہ بیگم اماں بی کو گلے لگاتے بولی۔

## URDU NOVEL BANK

اللہ کا کرم ہے۔۔ بس آج کل ٹھنڈ کی وجہ سے گھٹنوں کے درد کی وجہ سے چلنا دو بھر " ہو گیا ہے۔ لیکن اپنے پوتے کے لئے بہو دیکھنے کے شوق نے سچ پوچھو تو درد ہی بھلا دیا۔ "اماں بی خوشی سے بولی۔

عشرت نہیں آئی۔ میں نے خاص اس کو فون پر دعوت دی تھی۔ "رضیہ بیگم مصنوعی" خفگی سے بولی۔

وہ تو آنے کو بالکل تیار تھیں۔ لیکن عین وقت پر اسے ضروری دعوت میں جانا " پڑ گیا۔ "اماں بی مسکراتے ہوئے تانیہ لاشاری کو پیار سے دیکھتے بولی۔ جواب اماں بی سے لگی ان سے پیار سمیٹ رہی تھی۔

رضیہ بیگم کے نتھنے فخر سے پھول گئے۔

السلام علیکم، اماں بی۔ "عظیم صاحب نے اماں بی کو سلام کیا جواباً اماں بی نے مسکرا کر سر ہلا دیا۔

اور آپ کیسے ہیں شہرام صاحب؟ "عظیم لاشاری نے اس سے ہاتھ ملاتے خیریت " پوچھی۔ جس پر اس نے نظر بھر کر اس گریس فل شخص کو دیکھا۔ "ہیلو۔۔۔ عظیم



## URDU NOVEL BANK

صاحب۔۔ میں آپ سے پہلے کبھی نہیں ملا۔۔۔۔۔ مغل ہونے کے لئے معافی چاہتا ہوں۔" اس نے احترام سے کہا۔

ارے نہیں شہرام صاحب، آپ کا یہاں آنا ہمارے لئے اعزاز کا باعث ہے۔ آئیے "پلیز۔۔ آئیے اماں بی اندر چلیئے۔۔ باہر کافی ٹھنڈ ہے۔۔" عظیم صاحب کے بجائے رضیہ بیگم جلدی سے آگے بڑھ کر ایکسائمنٹ سے بولی۔ عظیم صاحب کو بھی شہرام کا انداز بہت بھایا۔ اسے یہ لڑکا آفرین کے لئے پسند آیا تھا لیکن۔۔

عظیم صاحب سے نظر ہٹاتے ہی شہرام کی نظریں ان دو حیران براؤن آنکھوں پر جا کر ٹک گئیں۔ اور وہ وہیں پر حیرت سے منجمد ہو گیا۔ اسے پہلے تو ایسے لگا جیسے اس کا وہم ہو۔ لیکن جب مسلسل گھورنے کے باوجود بھی وہ وجود اپنی جگہ پر حقیقت بن کر کھڑا ہوا۔ تب اس کی آنکھوں میں حیرت کے رنگ ابھرے۔۔ پھر وہی آنکھیں غصے سے قرہ برسانے لگیں۔۔ وہ اسے نفرت سے گھورنے لگا۔۔ آفرین جو مڑ کر وہاں سے جانے لگی تھی۔ اس کے قدم زمین پر جیسے چپک گئے تھے۔ اس نے جلدی سے نظریں جھکالی۔۔

شہرام آہستہ آہستہ چلتا ہوا اس تک آیا اور دو قدم پر آکر رک گیا۔ آفرین کی سانس وہی پر رک گئی تھی۔ جانی پہچانی سی پرفیوم کی خوشبو نے اس کے اطراف حصار باندھ دیا تھا۔ سب لوگ شہرام کو اچھنبے سے دیکھ رہے تھے۔ (کیا یہ دونوں ایک دوسرے کو جانتے ہیں؟) تانیہ لاشاری کے ذہن میں یہ خیال ناگ بن کر پھن پھلانے لگا۔

شہرام سوری کی گہری کالی آنکھیں اسے گھور رہی تھیں۔ جذبات نے اچانک ہی شدت سے ابال آیا تھا۔ اس کا دل چاہا اس لڑکی کو جھنجھوڑ کر پوچھے کہ یہاں کیا کر رہی ہو؟ لیکن اس نے جلدی ہی خود پر قابو پالیا اپنے احساسات اس خوبی سے چھپائے کہ کسی کو بھی پتا نہیں چلا۔ درحقیقت شہرام سوری کی سب کے طرف پیٹھ تھی۔ اسی لئے ہر ایک یہی سمجھا کہ وہ اسے ایک اجنبی سمجھ کر رک گیا ہے۔

لیکن تانیہ لاشاری حسد سے جل بھن رہی تھی۔ وہ یہی سمجھی کہ آفرین کے سادہ حسن کو دیکھ کر شہرام سوری مائل نہ ہو جائے۔ تبھی جلدی سے آگے بڑھی۔

## URDU NOVEL BANK

آپ اسے حیرت سے کیوں دیکھ رہے شہرام۔۔۔ کیا آپ ایک دوسرے کو جانتے ہیں؟"

یہ میرے ڈیڈ کی دوسری بیٹی ہے۔ لیکن ہماری مائیں ایک نہیں ہیں۔" اس نے طنز سے چبا چبا کر بتایا۔ اس کے الفاظ حقارت سے بھرے ہوئے تھے۔ آفرین جلدی سے اندر مڑ گئی۔ اس کے لئے شہرام کی نفرت بھری نظر برداشت کرنی مشکل ہو گئی تھی۔

شہرام تانیہ کے الفاظ پر چونکا۔ اسے اچھی طرح پتا تھا کہ آفرین شرین یزدانی کی بیٹی ہے۔ لیکن اس کا باپ عظیم لاشاری ہوگا یہ اسے توقع نہیں تھی۔ اور اب اسے آفرین کی یہاں موجودگی کی وجہ معلوم ہو گئی تھی۔ اس کے اعصاب ڈھیلے پڑ گئے۔ اس کے ہونٹ اوہ۔۔۔ اچھا۔۔۔ نہیں میں اسے نہیں جانتا۔" اس نے نفی میں سر ہلا کر اجنبیت سے " کہا۔

اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ وہ یوں اچانک اسے پھر کبھی دیکھے گا۔ یہی نہیں بلکہ راتوں رات وہ عظیم لاشاری کی بیٹی بھی بن جائے گی۔ اسے دیکھتے ہی اس کی بیوفائی یاد آئی اور اس کی مٹھیاں بھینچ گئی تھی۔

اس نے جلدی ہی خود کو کمپوز کر لیا۔ اپنے تاثرات سرد مہری کی چادر میں چھپا لئے۔

## URDU NOVEL BANK

لیکن عظیم لاشاری سے بیٹی کا اس طرح کا تعارف برداشت نہیں ہوا۔ "شہرام بیٹا۔ آفرین  
"میری بڑی بیٹی ہے۔"

اوہ۔۔۔ آپ کی بڑی بیٹی۔۔۔ کیا آپ نے خفیہ شادی کی ہوئی تھی؟ یہ ناجائز بیٹی  
ہے؟۔ "اس کے ہونٹ طنزیہ انداز میں مڑے تھے۔ آفرین جو ابھی آدھے راستے پر تھی  
اس تک شہرام کے الفاظ بخوبی پہنچ چکے تھے۔

اسے لگا اس کا وجود کسی گہری دلدل میں دھنستا جا رہا ہو۔ اسے اپنا آپ ان لوگوں میں مس  
فٹ لگا تھا۔ ایسے لگا جیسے وہ ان سب میں اجنبی ہو۔

نہیں یہ میری پہلی بیوی کی اولاد ہے۔۔۔ وہ اب اس دنیا میں نہیں ہے۔ "عظیم"  
لاشاری کو غصہ تو بھٹ آیا۔ لیکن وہ ان بڑے لوگوں پر غصے کا اظہار نہیں کر سکتا  
تھا۔ اسی لئے بس درد دل میں رکھ کر سہولت سے بات سن بھالی۔ جس پر شہرام سر ہلا گیا۔  
آفرین شہرام کی طبیعت کو اچھی طرح جانتی تھی۔ بظاہر خوبصورت دکھائی دینے والا شخص  
حقیقت میں کتنا ظالم اور بے رحم تھا۔

جب کہ تانیہ لاشاری اور رضیہ بیگم یہ سن کر خوشی سے اندر ہی اندر اچھل پڑی تھی۔ جب  
کہ اماں بی کے چہرے پر بھی ناگواری آگئی تھی۔

## URDU NOVEL BANK

سب لوگ اس وقت ڈاننگ ٹیبل پر بیٹھ چکے تھے۔

آپ نے کبھی ذکر نہیں کیا۔ آپ کو شاید پتا نہ ہو لیکن ہمارے خاندان میں ایسی اولاد کو "بے حیائی کی نشانی سمجھا جاتا ہے۔" شہرام کے الفاظ تیر کی طرح کچن سے آتی آفرین کے دل میں پیوست ہوئے۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

عظیم لاشاری کے تاثرات سخت ہو گئے۔ پھر بھی اس میں جواب دینے کی ہمت نہیں تھی۔ کیونکہ سوری خاندان ایک اعلیٰ حسب نسب والا خاندان تھا۔ اور شہرام سوری کی خاندان میں پوزیشن مستحکم تھی۔ لہذا وہ شہرام کو ناراض کرنے کا متحمل نہیں ہو سکتا تھا۔ اسی لئے بس لب بھیج گیا۔

لیکن آفرین جو اس وقت کچن سے کھانے کی ڈشز لا رہی تھی۔ یہ سنتے ہی اس کے تیور برہمی میں بدل گئے۔ وہ شہرام کے قریب آئی تھی۔ غصے میں اس کی آنکھوں میں گھورا۔ "میرے ڈیڈ کی پرسنل لائف سے آپ کا کچھ نہ جائے۔ بات کرتے ہوئے یہ ضرور دیکھا "اکریں کہ یہ آپ سے عمر میں اور رتبے میں بڑے ہیں۔"

## URDU NOVEL BANK

یہ کیا بد تمیزی ہے جنگلی لڑکی۔۔۔ جلدی سے معافی مانگو۔۔۔ تمہاری ہمت کیسے ہوئی شہرام" سے اس انداز میں بات کرنے کی؟ "رضیہ بیگم کے تو سر پر جا لگی تھی۔ غصے میں نتھنے پھول گئے۔

بالکل۔ شہرام نے ڈیڈ کو اپنی طرف سے پر خلوص مشورہ دیا ہے۔ تم واقعی کافی "جنگلی لڑکی ہو۔ جسے بات کرنے کا بالکل بھی ڈھنگ نہیں ہے۔" اس کے ساتھ، تانیہ لاشاری نے اپنا سر گھما کر شہرام کو پیار سے دیکھ کر کہا۔ "آپ مائینڈ مت کیجئے شہرام۔۔۔ یہ ایک محروم گھرانے میں پلی بڑھی ہے۔ اور اس نے دنیا کو زیادہ نہیں دیکھا۔

شہرام کے خوبصورت ہونٹ عجیب سی ایول مسکراہٹ میں ڈھلے تھے۔ "ایسا لگ رہا ہے میرا یہاں آنا کچھ لوگوں کو، پسند نہیں آیا۔۔۔۔۔ اسی لئے مجھے چلنا چاہیئے۔" اگلے پل ہی وہ ہاتھ جھاڑتا کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ سب لوگ اپنی جگہ پر سکتے میں پڑ گئے تانیہ لاشاری نے اٹھ کر غصے سے نتھنے پھلائے۔ "ڈیڈ۔۔۔ آفرین کو کہیں۔۔۔ ابھی کے ابھی شہرام سے معافی مانگے۔" وہ گرج رہی تھی۔ شہرام کو اس کا لہجہ برا تو لگا لیکن آفرین کو جلانے کے لئے اسے دیکھ کر ایک ابرو اٹھا کر طنزیہ مسکرایا۔ جس پر آفرین دانت پیس کر رہ گئی۔

عظیم لاشاری خود اپنی جگہ پر شہرام کے یوں اٹھ جانے پر ہکا بکارہ گئے تھے۔ وہ ان امیر لوگوں سے بگاڑنے کے متحمل نہیں ہو سکتے تھے۔ اگر شہرام یہاں سے ناراض ہو کر چلا جاتا تو دونوں خاندانوں کے بیچ دشمنی کی بنیاد پڑ جاتی۔ سوری خاندان اثر رسوخ رکھتا تھا۔ وہ لوگ پھر عظیم لاشاری کو یہاں رہنے نہ دیتے۔ اور عظیم لاشاری اس عمر میں در بدر ہونا نہیں چاہتے تھے سو انہیں جھکنا پڑا۔

آفی بیٹا۔۔۔ بس معافی مانگو۔ "اس نے کانپتے ہوئے لہجے میں بمشکل اپنے وقار کو" روندتے آفرین سے التجا کی تھی۔ ان کی آنکھوں کی بے بسی اور لہجے میں کپکپاہٹ محسوس کر کے آفرین کو سچ میں باپ پر ترس آیا اور ساتھ ہی شہرام جیسے خود غرض شخص سے سخت نفرت محسوس ہوئی۔ کیسے وہ اس بے حس شخص سے محبت کر بیٹھی تھی کیسے؟ یہ شخص بالکل بھی اس کی محبت کے لائق نہیں تھا۔ بالکل بھی نہیں۔۔۔ جسے اپنی انا عزیز (تھی۔ جو دوسروں کے وقار کو پیسے کے ترازو میں تولتا تھا۔ (ہونہہ۔۔۔ کمینہ امیر زادہ۔۔۔) اس نے دل میں اسے کوسا۔

## URDU NOVEL BANK

پھر ایک گرمی سانس بھر کر ہمت کو یکجا کیا۔ اور دھیرے سے بولی۔ "مجھے معاف کیجئے شہرام صاحب۔۔ میں نے واقعی دنیا نہیں دیکھی۔ اسی لئے مجھے نہیں پتا کہ امیر لوگوں سے کس طرح بات کرنی چاہیئے۔ امید ہے اپنے وقار کے مطابق معاف کر دیں گے۔"

www.urdu-novelbank.com

visit for more novels:

ٹھیک ہے۔۔۔ معاف کیا۔ "اس نے سر دلچے میں کہا۔ یہ سن کر تانیہ لاشاری اس کے "قرب ہوئی۔ اور بازو سے چپک کر لجاہٹ سے کہا۔ "اب آپ بیٹھ جائیں شہرام۔۔ کچھ لوگوں کو بات کرنے کا سلیقہ نہیں ہوتا۔۔۔ آپ دل پر نہ لیں۔۔۔" وہ اسکے بازو سے لگتی اسے واپس لے آئی۔ شہرام نے چاہا کہ اسے خود سے دور دھکیلے۔ لیکن جب آفرین کے چہرے پر بے بسی اور مایوسی دیکھی تو اسے اور جلانے کے خاطر اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ دیا۔ اور کرسی پر بیٹھ گیا۔ تانیہ بھی اس کے ساتھ بیٹھی۔

آفرین یہ دیکھ کر دل میں سخت رنجیدہ ہوئی تھی۔ کبھی یہ ہاتھ اس کے ہاتھ میں ہوتے تھے۔۔۔ آج یہ ہاتھ کسی اور عورت کے ہاتھوں کو چھو رہے تھے۔ کیا واقعی بھی یہ وہی شخص ہے۔۔۔ جس نے کبھی اس سے محبت کا دعویٰ کیا تھا؟ مرد اتنی جلدی کیسے بدل جاتے ہیں؟ اسے حیرت ہوئی تھی۔



ان کے بیٹھتے ہی باقی سب کے چہرے بھی پرسکون ہو گئے لیکن اماں بی اور رضیہ بیگم کے چہرے پر ناگواری چھائی رہی۔

اس وقت سوری خاندان کا باوردی ڈرائیور کافی سارے تحائف اٹھائے اندر آیا۔ اماں بی نے ہاتھ کے اشارے سے اسے ایک طرف رکھنے کا کہا۔ رضیہ بیگم اور تانیہ لاشاری کی آنکھوں میں لالچ کی چمک آئی تھی۔ جب کہ آفرین کے ساتھ عظیم لاشاری بھی موجود تھا۔ اماں بی اتنے مہنگے تحفوں کی کیا ضرورت تھی۔ آپ کا آنا ہی ہمارے لئے عزت سے کم نہیں۔ "اس کے لہجے میں خوشی جھلک رہی تھی۔

یہ ہماری خاندانی ریت ہے۔ ہم بہو کے گھر خالی ہاتھ نہیں جاتے۔ "اماں بی نے "تمکنت سے کہا۔ ان کے لہجے میں خاندانی حسب نسب کا فخر تھا۔ شہرام کو یہ معلوم نہیں تھا کہ ان کی نانی تحفے بھی لائی ہے۔

شہرام نے بے اختیار پیشانی رگڑی۔۔ ان تحائف سے صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ اس کی نانی کس منصوبے سے آئی تھی؟ اس کے خیال کے مطابق آج کی دعوت صرف ایک عام

## URDU NOVEL BANK

سی دعوت تھی۔ لیکن اس کی نانی کے عمل سے ظاہر تھا جیسے وہ پوری تیاری سے آئی ہے اور شادی کی تاریخ رکھ کر ہی واپس جائے گی۔ اسے تانیہ لاشاری ایک فیصد بھی نہیں بھائی تھی۔ لیکن۔۔ آفرین کو جلانے کے لئے وہ خاموش رہ گیا۔

کھانا شروع ہو چکا تھا۔ عظیم لاشاری نے آفرین کو کھڑا دیکھ کر اپنے ساتھ بیٹھنے کے لئے "ساتھ کی کرسی تھپتھپائی۔" "بیٹھ جائیں بیٹا۔"

نہیں ڈیڈ۔۔ میں خود کو اس قابل نہیں سمجھتی کہ یہاں بیٹھ جاؤں۔۔ یہ نہ ہو میرا بیٹھنا۔"

سوری صاحب کو ناگوار لگ جائے۔ میں کچن میں جا رہی ہوں۔" اس نے تلخی سے ہلکی آواز میں باپ سے کہا۔

عظیم لاشاری ایک دکھ بھری سانس بھر کر رہ گیا۔ وہ اچھی طرح سمجھ گئے تھے۔ اس کا "یہاں بیٹھنا اسکے لئے پریشان کن ہے۔" اس نے اثبات میں سر ہلا کر اسے اجازت دی۔ لیکن شہرام نے اچانک ہی کھانا کھاتے ہوئے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

"ایسا لگ رہا ہے آپ اسی لئے جا رہی ہیں کہ میں نے آپ کو معافی مانگنے پر مجبور کیا۔؟"

## URDU NOVEL BANK

آپ کو غلط فہمی ہے سوری صاحب "اس نے ناگواری چھپاتے کہا۔ (یہ شخص کیوں" اسے بہانے سے مخاطب کر رہا؟ وہ سمجھ نہ پائی)۔

ہممسم "شہرام نے ایک طویل ہنکارا بھرا۔ وہیں پر تانیہ لاشاری دانت پیس کر حسد سے "آفرین کو گھورنے لگی۔ شہرام کیوں اسے بار بار مخاطب کر رہا ہے؟ لیکن وہ کچھ کہہ نہ پائی۔ کھانے کے دوران بھی شہرام کی گھورتی نظریں آفرین کو سخت پزل کر رہی تھیں۔ لیکن وہ باپ کی وجہ سے خاموشی سے کھانا کھانے لگی۔

کھانے کے بعد ملازمہ نے برتن سمیٹے۔۔ آفرین نے بھی اس کی مدد کی۔۔ جبکہ باقی سب اب ڈرائینگ روم کے صوفوں پر بیٹھ گئے تھے۔۔ بڑے آپس میں باتیں کرنے لگے۔۔ جب کہ تانیہ لاشاری شہرام سے جڑ کر بیٹھ گئی۔ شہرام کو سخت تاؤ آ رہا تھا۔۔ (کس قدر بے شرم لڑکی ہے۔۔ آنٹی رضیہ نے اپنی بیٹی کی تربیت بالکل نہیں کی۔ ایسی بے حیا لڑکی سے وہ کس طرح شادی کرے گا؟) وہ دل ہی دل میں غصے سے ابلنے کو تھا لیکن۔۔۔ سامنے آفرین تھی۔۔ جسے جلانے کے لئے وہ بھی تانیہ لاشاری کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ گیا تھا جس پر تانیہ لاشاری خوشی سے پھولے نہ سما رہی تھی۔

## URDU NOVEL BANK

اس وقت آفرین ملازمہ کے ساتھ ریفریشمنٹ اور چائے لے آئی۔ جب چائے سرو کر کے وہ مڑنے لگی۔ تبھی پیچھے سے شہرام نے پھر سے آواز لگائی۔  
"ارکو۔۔۔"

جی؟ "....!! آفرین اچھنبے سے سوالیہ نظروں سے اسے ابرو اچکا کر دیکھنے لگی۔"  
یہ فروٹ چھیل کر دو۔۔۔ میں اور تانیہ کھانا چاہتے ہیں۔۔۔" اس نے حکم دیا۔  
جس پر تانیہ لاشاری کا سیروں خون بڑھ گیا۔۔۔ اسے شہرام پر پیار آنے لگا۔۔۔ کہ کتنا اس کی پرواہ کرنے والا ہے۔۔۔ وہ جان گیا ہے کہ وہ آفرین کو سخت ناپسند کرتی ہے تبھی اس کے لئے آفرین کو تنگ کر رہا ہے۔ وہ ریلیکس ہو کر بیٹھ گئی۔

آفرین نے تانیہ کو دیکھا۔۔۔ جس نے گھور کر ڈرائی فروٹ کے طرف آنکھوں سے اشارہ کیا۔ آفرین خاموشی سے ٹیبل کے پاس آکر بیٹھ گئی۔ "ٹھیک ہے۔" اس نے مجبوراً مسکرا کر کہا۔ اگر وہ اسے ذہنی ٹارچر کرنے کا ارادہ کیئے بیٹھا تھا تو ٹھیک ہے۔۔۔ جتنی مرضی چاہے وہ اسے ٹارچر کر کے اپنی خود ساختہ انا کو مطمئن کر لے۔۔۔ وہ بھی اپنی برداشت کو آزمانے کا تہہ کیئے ہوئے تھی۔

وہ جھکی اور پلیٹ سے انگور کے خوشوں سے انگور کے دانے الگ کرنے لگی۔ اس کے بعد اس نے سیب کاٹے۔ اور بعد میں ڈرائی فروٹ چھیل کر دانے الگ کئے۔ اس ساری محنت میں اس کی انگلیاں درد کرنے لگیں۔ جب کہ تانیہ لاشاری تو بس شہرام سے میٹھی میٹھی باتیں کر کے اسے پیار سے دیکھے جارہی تھی۔ کچھ دانے اس نے شہرام کو کھلانے چاہے تھے۔۔ شہرام نے نہ چاہتے ہوئے بھی اس کا ہاتھ پکڑ کر وہ انگور کے دانے، اپنے منہ میں لئے تھے۔ لیکن اس کی نظریں مسلسل آفرین کے خوبصورت چہرے پر پھیلے سرد تاثرات پر تھیں۔ جتنا وہ اسے جلانا چاہ رہا تھا۔ اتنا اس میں ناکام ہو رہا تھا۔ لیکن وہ یہ بھول گیا تھا کہ اس سارے عمل میں وہ خود کوتاہی لاشاری کے ہاتھوں میں دے رہا ہے۔ تانیہ لاشاری خوش فہم ہو چکی تھی کہ شہرام سوری اس پر فدا ہو چکا ہے۔

☆☆☆

دوسرے دن یہ جانتے ہوئے کہ اسے یہاں کے لوگ پسند نہیں کرتے، وہ صبح کو سویر اٹھ کر، تیار ہو کر نیچے آئی۔ اس کا ارادہ آج اپنی آفیس جانے کا تھا۔ اسی لئے وہ سویر اٹھ

## URDU NOVEL BANK

کر بنا کسی کا سامنا کئے باہر نکلنے لگی۔ پورچ تک پہنچی ہی تھی جب اس نے دو لوگوں کو ہنستے مسکراتے گیٹ سے اندر آتے دیکھا۔ وہ وہیں پر تھم گئی۔ تانیہ لاشاری شہرام کے ہاتھ میں ہاتھ دیئے اندر آرہی تھی۔ وہ اس وقت واقعی ایک دوسرے کے ساتھ پرفیکٹ لگ رہے تھے۔ آفرین کا دل سکڑ کا سمٹا تھا۔ اندر کہیں ہوک سی اٹھی تھی۔ درد نے آنکھیں مل کر کروٹ بدل لی۔ اس کی آنکھوں کے کونے یہ منظر دیکھ کر جلنے لگے۔ اس نے جلدی سے پلکیں جھپک کر جلن کو اندر اتارا۔ اور دل کو تھپکی دی۔

اسے اب اس شخص کو دیکھنے کا بھی کوئی حق نہیں تھا۔ وہ اسے چھوڑ چکا تھا۔ اپنی مرضی سے۔ اس کی آنکھوں کو بھی اب اسے دیکھنے کا حق نہیں تھا۔ اس نے اگلے پل ہی نظر ہٹا لی۔

وہ دونوں یقیناً اس وقت ناشتے کے لئے اندر جارہے تھے۔ آفرین نے اپنا سر جھکا لیا۔ (کیا وہ اس قدر قریب آچکے تھے کہ صبح صبح پھر سے ملے ہیں؟) سر جھٹک کر وہ جلدی سے اپنی گاڑی کے طرف بڑھنے لگی وہ ان کے قریب آنے سے پہلے پہلے یہاں سے نکل جانا چاہتی تھی۔

وہیں رکھیے۔۔۔۔۔ مس یزدانی۔ رات کے ہوئے واقعے کے بعد بھی آپ نے کوئی تمیز " نہیں سیکھی۔ ہوووو؟ " شہرام سوری کی طنزیہ مسکراہٹ سے بھاری آواز نے اس کے قدم جکڑ لئے۔

اس کے ذہن میں باپ کی باتیں گردش کرنے لگیں۔ جو اس نے شہرام کے بیک گراؤنڈ کے متعلق کی تھی۔ "بیٹا شہرام اپنے ماں باپ کی محبت کے بغیر پلا ہے۔ اس کی ماں نے اس کے باپ کو چھوڑ اپنی پسند سے شادی کر لی تھی۔ شہرام کی پرورش خادماؤں نے کی تھی۔ جس وجہ سے اس کی طبیعت میں ضد اور خود سری آچکی ہے۔ وہ دل کا برا نہیں ہے۔ یہ بات ہم سب جانتے ہیں۔ تم اگنور کر دیا کرو۔ یہ بڑے لوگ ہیں۔ ہم ان سے کوئی دشمنی نہیں مول سکتے۔ ان سے صرف رضیہ بیگم کی دوستی ہے۔ اور وہی ان سے رشتہ بڑھانا چاہتی ہے۔ میں مجبور ہوں۔ اس معاملے میں کچھ نہیں کر سکتا۔ سوائے افسوس کے۔۔۔ تمہارے لئے بھی بہتر ہے۔ نظر انداز کر دو۔

اس نے ایک ٹھنڈی سانس بھر کر خود پرسکون کیا۔ وہ اس شخص سے صبح صبح واقعی بھی کوئی بحث نہیں کرنا چاہتی تھی۔ "میں نے صرف یہ سوچا کہ مجھ جیسی کمتر درجے کی لڑکی بالکل بھی اس قابل نہیں ہو سکتی کہ آپ جیسے عظیم انسان کو سلام کر کے پریشان

## URDU NOVEL BANK

کرے۔ دوسری بات میں اپنے آفیس جاری ہوں۔ معذرت۔ "اس نے سہولت سے کہا اور اسے مکمل نظر انداز کر کے اپنی کار کے طرف بڑھی۔ لیکن تانیہ لاشاری نے بازو آگے کر کے تیکھے چتون سے گھورا۔

آفیس؟ "کون سے آفیس جاری ہو تم محترمہ آفرین صاحبہ؟ کہیں تم میرے ڈیڈ کے "بزنس پر قبضہ کرنے کے شوق میں تو نہیں ہو؟

بلکل نہیں۔۔ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔ "اس نے محتاط انداز میں ہلکی مسکان سے کہا۔ "پریشان مت ہو۔۔۔ میرا ارادہ لاشاری کارپوریشن میں قدم رکھنے کا بلکل نہیں ہے۔۔۔۔۔ بے فکر رہو۔

اس کی روشن اور ذہین آنکھیں اب انسانوں کے چہرے کو پڑھنے کا ہنر جان گئی تھیں۔ اس کی زندگی کے پچھلے تجربے نے اسے لوگوں کی اچھی طرح پہچان کروادی تھی۔ اسے تانیہ لاشاری میں آبلش یزدانی کی جھلک نظر آئی تھی۔ بس چہرے مختلف تھے۔ ماحول مختلف تھا۔ باقی ذہن اور سوچ اور رویہ آبلش اور تانیہ کا ایک تھا۔ اسے محتاط رہنا تھا۔



## URDU NOVEL BANK

ہممم۔۔۔ "لنانیہ لاشاری نے بازو باندھ کر ہنکارا بھرا۔ "بلکل۔۔۔۔۔ میری پریشانی تو فطری" بات ہے نا۔۔۔ تم تو کوئی کام بھی نہیں جانتی۔۔۔ مجھے ڈر لگا۔۔ اگر تم نے وہاں کام کیا تو "کہیں۔۔۔۔۔ ہماری کمپنی میں گرڈ بڑ نہ کر دو۔

میں نے سوچا تم اسی لئے فکر مند اور پریشان ہو کہ کہیں میں لاشاری خاندان کی میراث" نہ لے لوں۔ "آفرین ہلکا سا طنزیہ مسکرائی۔

میری نظر میں تم فقط ایک گاؤں کی گنوار لڑکی ہو۔ "لنانیہ لاشاری کو لگا اس نے آفرین" کے منہ سے لطیفہ سن لیا ہو۔ حقیقت میں اسے معلوم نہیں تھا کہ آفرین میلبورن سے آئی ہے۔ آفرین کے سادہ لباس کی وجہ سے وہ سمجھی تھی اس کے ڈیڈ آفرین کو کسی چھوٹے سے قصبے سے لائے ہیں۔

وہ شہرام کے طرف مڑی

شہرام۔۔ کیا آپ کو نہیں لگتا کہ یہ لڑکی کچھ زیادہ ہی خوش فہمی میں مبتلا ہے؟ مجھے تو" اس میں ڈھونڈھنے سے بھی ایسی کوئی خوبی نظر نہیں آتی۔ یہ نہ صرف کم تعلیم یافتہ۔۔۔۔۔

بلکہ گنوار بھی لگتی ہے۔ جسے یہ تک نہیں پتا کہ دنیا میں ہو کیا رہا ہے۔ ہاہا۔۔ "تانیہ لاشاری اس کے حسن سے اور ڈریسنگ سے جلتی ہوئی بھڑاس نکال رہی تھی۔

آفرین دل میں اس کی خوش فہمی پر مسکرا دی۔ حسد کرنے والا سوائے خود کو جلانے کے اور کچھ نہیں کر سکتا۔ حسد کا کوئی علاج آج تک دریافت نہیں ہو سکا۔ آج تک کوئی ایسی دوائی ایجاد نہیں ہوئی جو حسد کا علاج کر سکے۔

شہرام نے آفرین کو چور نظر سے دیکھ کر لب بھینچ لئے اس سے زیادہ آفرین کو کون جان سکتا تھا؟ اگر وہ اسے نہ جانتا ہوتا تو واقعی بھی تانیہ لاشاری کا اس عمل میں ساتھ دینے کو ایک قہقہہ ضرور لگاتا۔ لیکن وہ اچھے سے جانتا تھا کہ آفرین یزدانی ابراڈ کی سب سے بڑی یونیورسٹی سے فرسٹ کلاس نمبروں کے ساتھ گریجویٹ ہے۔ اس کے ساتھ ہی انٹریئر ڈیزائننگ اور آرکیٹیکٹر میں ایوارڈز حاصل کر چکی ہے۔ ڈیزائننگ کے شعبے میں اسے کوئی نہیں ہرا سکتا۔ اس میں قدرتی صلاحیتیں تھیں۔

وہ یہ بھی جانتا تھا کہ تانیہ لاشاری کی ہر ڈگری پیسہ پھینک کر خریدی گئی ہے۔ تانیہ لاشاری کو بالکل بھی اندازہ نہیں ہوا کہ آفرین لاشاری کو نیچا دکھانے کی کوشش میں وہ خود کتنی نچلی سطح پر آکر کھڑی ہو چکی ہے۔ شہرام کی نظر میں آفرین کو گرانے کی کوشش

## URDU NOVEL BANK

میں وہ خود شہرام کی نظروں میں گر چکی تھی۔ شہرام دل ہی دل میں سوائے دانت پیسنے کے کچھ نہیں کر سکا۔ ورنہ دل تو چاہ رہا تھا ایک زوردار تمپڑ رسید کرے۔ اس نے چور نظروں سے صبح کی اجلی روشنی میں آفرین کے ملیج چہرے کو دیکھا۔ وہ ہلکے پپیل کلر کی شرٹ پر بلیک جینز پہنے تھی۔ پاؤں میں بلیک اسنیکرز پہنے تھے۔ خوبصورت ریشمی بال جو کمر سے نیچے آگئے تھے۔ اسے سمیٹ کر کیچر لگا رکھا تھا۔ میک اپ سے عاری چہرہ پاکیزگی اور معصومیت سے چمک رہا تھا۔ اس کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔ جب وہ ہنسی تھی تو سفید موتیوں جیسے دانت نمودار ہو کر شہرام کے دل پر وار کر گئے تھے۔ وہ اس وقت آفرین کا تانیہ لاشاری کے ساتھ موازنہ کر رہا تھا۔۔ (کیا وہ آج سے پہلے اندھا تھا۔ جو اسے آفرین کی یہ خوبصورتی اور خوبیاں نظر نہیں آرہی تھیں۔؟)۔

ہاں۔۔۔ میں واقعی ایک گنوار لڑکی ہوں۔۔ جب کہ تم ایک چمکتا ہوا چاند ہو جو آسمان پر" اکیلا چمکتا ہے۔ میں واقعی خود کا تم سے موازنہ کرنے کی ہمت نہیں کر سکتی۔ "آفرین کے لہجے میں سکون تھا۔

## URDU NOVEL BANK

یہ تو بہت اچھا ہوا کہ تم خود کو جان گئی ہو۔ "تانیہ لاشاری کے تاثرات میں عجیب سی" ضد تھی۔ اور مسکراہٹ میں طنز کے ساتھ حسد کی تپش

بس۔۔۔۔ ختم کرو۔۔۔۔ اندر چلو"۔ شہرام سوری آفرین کے سامنے زیادہ دیر کھڑا نہیں" ہو سکا۔ اور شرمندگی چھپانے کو اندر چلا گیا۔ اس کے پیچھے تانیہ لاشاری بھی جلدی سے بھاگی۔ ان دونوں کے جاتے ہی آفرین نے دکھ سے ایک ٹھنڈی سانس بھر کر خود کو پرسکون کیا۔ اور گاڑی کا دروازہ کھول کر بیٹھ گئی۔

☆☆☆☆☆

ڈائننگ ہال میں کھانے کی ٹیبل اشتہانگیز ناشتے سے بھری ہوئی تھی۔ تانیہ لاشاری شہرام سوری کے ساتھ بیٹھی اس کی پلیٹ میں ناشتہ ڈال رہی تھی۔ لیکن جتنا وہ اس کے چہرے کو دیکھ رہا تھا اتنا ہی وہ اسے بیزار کر رہی تھی۔ "مجھے بھوک نہیں۔۔۔ سوری میں چلتا ہوں۔" وہ بیزاری سے کہتا اٹھ کھڑا ہوا۔

شہرام۔۔۔۔۔ "تانیہ لاشاری حیران رہ گئی۔"

!کیا مجھ سے کوئی غلطی ہوئی ہے؟ "تانیہ لاشاری کو سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ کیا ہو گیا؟"

## URDU NOVEL BANK

کیا سمجھتی ہو تم؟! میرے پیچھے مت آنا۔ "وہ بیزاگی سے کہتا بنا اسے دیکھے باہر نکلتا چلا" گیا اس کے قدموں میں تیزی تھی۔ تانیہ لاشاری ہکا بکا سی بیٹھی اس کے دراز قامت وجود کو دیکھتی رہی۔ جو تیزی سے اس کی نظروں سے اوجھل ہو گیا تھا۔ بے اختیار اس کی پلکیں بھیک گئی تھیں۔

www.urdu-novel-bank.com

کیا ہوا؟ شہرام کہاں ہے؟ "رضیہ بیگم جو کچن سے جوس کا جگ تھامے آئی تو سوائے" تانیہ لاشاری کے اور کوئی بھی نہیں تھا۔ تانیہ کے گالوں پر آنسو بہنے لگے۔

امی۔۔۔ میں بھی کچھ نہیں جانتی۔ "تانیہ لاشاری نے ایک لمحہ کو سوچا۔۔۔ پھر آہستہ" آہستہ صبح کا واقعہ بتانے لگی۔

تم بیوقوف ہو کیا؟ "رضیہ بیگم نے اسے ایسے دیکھا جیسے تانیہ لاشاری سے بڑا کوئی احمق" نہ ہو۔ "ارے، وہ ایک ہائی ایجوکیٹڈ لڑکی ہے۔ باہر کے ملک کی مشہور یونیورسٹی سے گریجویٹ کیا ہے اس نے۔۔۔ وہ بھی چھوٹی سی عمر میں۔۔۔ صرف 19 سال۔۔۔ انیس سال کی عمر میں اس نے انٹریئر ڈیزائننگ اور آرکیٹیکٹ میں کافی ایوارڈ جیتے ہیں۔ وہ

## URDU NOVEL BANK

میلبرین سے آئی ہے۔ کسی قصبے یا دیہات سے نہیں۔ وہ تم جیسی احمق لڑکی سے ہزار ہا درجہ مختلف ہے جو صرف پیسے دے کر ڈگری خریدتے ہیں۔ احمق لڑکی۔ "رضیہ بیگم کو تیش آ رہا تھا۔

تانیہ لاشاری تو یہ سن کر مکمل دنگ رہ گئی۔ جب اس نے صبح کا ہوا واقعہ یاد کیا۔ کس طرح وہ شہرام کے سامنے آفرین کو نیچا دکھا رہی تھی اور شہرام خاموش کھڑا تھا۔ کچھ دیر پہلے کے کہے گئے اپنے الفاظ پر اسے سخت زلت محسوس ہوئی۔ مطلب وہ خود ہی شہرام کے سامنے چھوٹی پڑ گئی تھی۔

لل۔۔۔ لیکن یہ بات شہرام سوری تو نہیں جانتا ہوگا " !تانیہ لاشاری نے شرمندگی " چھپانے کو دوسری توجیہ پیش کی۔

کیا پتا۔۔۔ اسے سب باتیں معلوم ہوں۔۔۔ ہو سکتا ہے اس نے تم سے رشتہ کرنے سے " پہلے ہماری فیملی کے متعلق چھان بین کی ہو۔ یہ بڑے لوگ ہیں۔ یہ ہر چیز کی پہلے ہی سے چھان بین کرتے ہیں۔ "رضیہ بیگم نے اسے غصے سے دیکھا۔

## URDU NOVEL BANK

میں بھی اب یہ بات سمجھ گئی ہوں کہ آفرین اتنی سادہ نہیں ہے جتنی دکھتی ہے۔ اسے "یہاں آئے صرف دو ماہ ہوئے ہیں۔ لیکن اس نے مختصر عرصے میں ہی اپنی کمپنی کھڑی کر دی ہے۔ ہم اسے عام اور سادہ سمجھ کر غلطی کرتے رہے۔"

تو پھر۔۔۔۔ میں کیا کروں؟ "تانیہ لاشاری کا چہرہ زرد پڑ گیا۔"

www.urdu-novel-bank.com  
Visit for more novels:

اس کے کاموں میں ٹانگ مت اڑاؤ۔ اس سے جتنا ہوسکے دور رہو۔ یہ سب مجھ پر چھوڑ دو۔ میں خود ہی اس سے نمٹ لوں گی۔ تم صرف شہرام پر توجہ دو۔ اس کے قریب ہونے کی کوشش کرو۔ تمہیں سوری خاندان کی بڑی بہو بننا ہے۔ سمجھی؟ "اپنی احمق بیٹی کو سمجھاتے سمجھاتے رضیہ بیگم کا سر درد سے پھٹنے لگا تھا۔ اس نے بے اختیار پیشانی کی رگیں سہلائی۔ یہ اس کی ہی تو غلطی تھی۔ جو اس نے تانیہ لاشاری کو زیادہ تعلیم نہیں دلوائی۔ اپنی بیٹی کو سوائے فیشن، اور چالوں کے اور کوئی ہنر نہیں سکھایا۔ اب وہ ویسی ہی تھی جیسا رضیہ بیگم نے ڈھالا تھا۔"

اولاد کا ذہن کچی مٹی کی طرح ہوتا ہے۔ اور ماں کے ہاتھ کھار کے ہاتھوں کے مانند ہوتے ہیں۔ کھار کی فنکار انگلیاں اس کچی مٹی کو اپنے ہنر سے خوبصورت چیز میں ڈھال لیتی ہیں۔ لیکن رضیہ بیگم کے ہاتھ فنکارانہ نہیں تھے۔ وہ خود بھی کم تعلیم یافتہ ہونے

## URDU NOVEL BANK

کے ساتھ چالباز تھی۔ اور بیٹی کو بھی وہی ہنر سکھا دیئے تھے۔ سچ ہے۔۔ جس کے پاس جو ہوتا ہے وہی دیتا ہے۔

☆☆☆☆

www.urdu-novel-bank.com  
Visit for more novels:

مجھے یہ لڑکی کسی بھی صورت میں غائب چاہیئے۔ رضیہ بیگم فون پر اگلے طرف کسی کو کہہ رہی تھی۔

فکر کیوں کرتی ہو رضیہ۔۔ ایسا غائب کروادوں گا کہ عظیم بس ڈھونڈتا رہ جائے گا۔ "آواز" نے مکروہ قہقہہ لگایا۔

ویسے بھی کتنے ہی دنوں سے نیا مال نہیں آیا کوٹھے پر۔۔۔ اگر لڑکی خوبصورت ہے تو "کروڑوں میں بکنے کا چانس ہے۔۔ پھر تو عیش ہی عیش ہونگے۔۔ ہا۔۔

کچھ بھی کرلو۔۔ میری بلا سے بچ دو کسی کوٹھے پر، اس کی اصل جگہ بھی وہی "ہے۔۔۔۔۔ بس میری جان چھڑواؤ۔" وہ پریشانی سے کسی کو کہہ رہی تھی۔

"پھر ٹھیک ہے۔۔ بے فکر ہو جاؤ۔۔"



مردانہ آواز نے اطمینان دلوایا۔

اگر عظیم نے اسے ڈھونڈنے کی کوشش کی تو۔۔۔؟ "رضیہ بیگم نے مکمل یقین دہانی" کرنی چاہی۔ کہ اس کا کام پکا ہوگا۔

www.urdu-novel-bank.com  
Visit for more novels:

تو تم کہہ دینا کہ لڑکی واپس میلبرن چلی گئی ہے۔ "کوئی پھر سے مکروہ آواز میں ہنسا۔"

ہمم۔۔۔ ٹھیک ہے۔ "رضیہ بیگم نے پرسوچ انداز میں کہہ کر کال کاٹ دی۔"

☆☆☆☆

آفرین نے آفیس کی لائیٹ بھجائی۔ اپنا پرس اور گاڑی کی چابی اٹھا کر باہر نکلی۔ آفیس میں آج وہ دیر تک کام کرتی رہی تھی۔ وجہ آفیس کا نیا نیا سیٹ اپ تھا۔ ابھی بھت سا اسٹاف وہ افورڈ نہیں کر سکتی تھی۔ اسی لئے آدھے سے زیادہ کام وہ خود کرتی تھی۔ ان دو ماہ میں ان کو گزارے لائق پروجیکٹس ملے تھے۔ (اپنی پہچان بنانے میں وقت لگتا ہے۔) اس نے دل میں سوچا۔

## URDU NOVEL BANK

گاڑی آفیس بلڈنگ کے پورچ میں کھڑی تھی۔ وہاں شام کے اس وقت سناٹا ہوتا تھا۔ کیونکہ سارا اسٹاف جاچکا تھا۔ بڑی بات کہ گارڈز بھی نہیں تھے۔ آفرین نے ایک گہری سانس بھری اور گاڑی کا دروازہ کھولنے لگی۔۔۔ کہ کسی نے پیچھے سے اس کے منہ پر رومال رکھ کر قابو کیا۔ اس نے بہترے ہاتھ پاؤں چلائے۔۔۔ لیکن آہستہ آہستہ اس کے ذہن پر بیہوشی کی دوا اثر کرنے لگی۔ اور اس نے ہاتھ پیر چھوڑ دیئے۔

☆☆☆☆☆

شہرام سوری جو سونے کے لیے لیٹنے والا ہی تھا، موبائل پر ٹون بجتے ہی موبائل اٹھالیا۔ کسی دوست نے اسے کوٹھے کی وڈیو بھیجی تھی۔ اس وڈیو کو دیکھتے ہی اس کے دماغ میں آگ لگ گئی۔

وڈیو میں ایک خوبصورت لڑکی سرخ رنگ کے لباس میں ملبوس تھی۔ جو بہت ٹائٹ اور سینے سے کافی گہرا تھا۔ ٹائٹ لباس کی وجہ سے وہ سانچے میں ڈھلی ہوئی کوئی موم کی گڑیا لگ رہی تھی۔

اس کی جلد برف کی طرح سفید اور اجلی تھی، اور اس کا چھوٹا سا نازک چہرہ سرخ گلاب کی طرح خوبصورت اور دلکش دکھائی دے رہا تھا۔ اس کی پتلی کمر ہلکی ہلکی حرکت کر رہی۔ ناچتے ہوئے وہ ادھر ادھر جھول رہی تھی۔ شاید وہ نشے میں مدہوش تھی۔ کیونکہ اس کی آنکھیں نیم وا تھیں۔

www.urdu-novel-bank.com  
Visit for more novels:

شہرام سوری کی آنکھیں قہر برسانے لگی تھیں۔ یہ سوچ کر ہی اس کے اعصاب تن گئے تھے۔ کہ اس وقت وہاں کتنے سارے مرد اس کے وجود کے طرف دیکھ رہے ہیں۔ اور اس نے واضح طور پر اپنا سر پھٹتا محسوس کیا۔

لعنت ہو۔ "اس نے غصے سے فون اٹھا کر زمین پر دے مارا۔ اسے سمجھ میں نہیں " آیا کہ آفرین وہاں پہنچی کیسے؟

بھت سارے مردوں کا اس کے وجود کو دیکھنے کے خیال نے ہی اس کا ذہن گھما دیا تھا۔ اسے اس کوٹھے کا پتا اچھی طرح معلوم تھا۔

وہ جلدی سے اٹھ کر کمرے سے باہر نکل آیا۔ ٹھیک تین منٹ بعد اس کی گاڑی کوٹھے کے طرف والے راستے پر فراٹے بھر رہی تھی۔

☆☆☆☆☆☆

کوٹھے پر اس وقت آفرین کے گرد کافی مرد تھے۔ یہ سب امیر لوگ تھے۔ جن کا مشغلہ شراب اور عورت کا حصول ہوتا ہے۔

ایک آدمی نے شراب گلاس میں انڈیلی اور گلاس آفرین کے آگے کر دیا۔ اس کے بدھے موٹے ہاتھ نے آفرین کے شانے کو چھوا۔ اب اس کا ہاتھ آفرین کے سفید بازو پر چل رہا تھا۔ وہ اس کی جسم کی نرمی و ملائمت کو محسوس کر رہا تھا، اس نے آفرین کو بازوؤں میں گھیرنا چاہا لیکن وہ کسی لچکیلی ڈال کی طرح اس کے بازوؤں سے نکل گئی۔

کیا تم جانتی ہو کہ میں کون ہوں؟ "اس آدمی نے اپنا چہرہ اس پر جھکا کر مدہوش آواز" میں پوچھا۔

میں نہیں جانتی --- مجھے جانے دو۔۔۔ کون ہو تم لوگ۔۔۔ کہاں لے آئے ہو مجھے؟" چھوڑو۔۔۔ "آفرین نے اس سے بچنے کے لیے سر گھما لیا۔ اسے سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ یہاں وہ کسی کو جانتی تک نہیں ہے پھر کسی کی اس سے کیا دشمنی ہو سکتی ہے؟ اگر اس کے ڈیڈ کو پتا چلے گا تو وہ کسی کو کیا منہ دکھا سکیں گے۔ کون لوگ تھے یہ؟

## URDU NOVEL BANK

"دیکھو مجھے چھوڑو۔۔ تم کو جو چاہیئے۔۔ جتنا پیسہ چاہیئے میں دوں گی۔۔ مجھے جانے دو۔"

آفرین نے منت کی۔ لیکن اس آدمی نے ایک مکروہ قہقہہ لگایا۔

چلو، اگر تم یہ گلاس خالی کرلو۔۔ اور ہم سب کے سامنے نلچو۔۔ تو ہم تم کو جانے دیں"

گے۔ "اس آدمی نے اس گلاس کو ہلایا، جو شراب سے بھرا ہوا تھا۔

"صرف ایک گلاس۔۔۔؟ کیا میری یہاں سے جانے کی قیمت صرف ایک گلاس ہے؟"

آفرین سمجھ گئی تھی کہ وہ اسے بیوقوف بنا رہا ہے۔۔ لیکن اس کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا۔

میں تم کو گارنٹی دیتا ہوں۔ ایک گلاس پیو۔ اور ناچ کر دکھاؤ۔ پھر ہم تمہیں جانے دے"

سکتے ہیں۔ "اس نے مکروہ قہقہہ لگایا۔

آفرین نے خاموشی سے گلاس کی طرف دیکھا۔ چند سیکنڈ بعد، اس نے بھرا ہوا گلاس ایک ہی گھونٹ میں خالی کر لیا۔

## URDU NOVEL BANK

یہ اس نے پہلی بار اتنی ہیوی شراب پی تھی۔ شراب دہکتی ہوئی آگ کی طرح اس کے پیٹ تک پہنچ گئی تھی۔ اس کا سینہ اور پیٹ جلنے لگا۔ لیکن آفرین نے اسے برداشت کر لیا اور خود کو پرسکون ظاہر کرتی، گلاس اسے واپس کر دیا۔

لیکن اس کے بعد باری باری سب نے اس کے سامنے گلاس بھر کر آگے کر کے یہی شرط رکھ دی۔ اور آفرین کو یہاں سے جانے کے لئے ان سب کی شرط پوری کرنے کو سب کے گلاس خالی کرنے پڑے۔

بریلو۔۔۔۔۔ تم تو اچھی خاصی شراب کی ڈوز برداشت کر سکتی ہو۔ "ہجوم نے اس کی تعریف" کی۔ پھر ایک کے بعد ایک کے سامنے اس نے گلاس اٹھا کر وہ زہریلا گرم گرم سیال حلق میں انڈیلا۔ اس کا معدہ جلن کا شکار ہو چکا تھا۔ پیٹ میں تکلیف کی شدت سے آنکھیں پانی سے بھر گئی تھیں۔ اس کا ذہن اب چکرا رہا تھا۔ وجود میں اب زیادہ کھڑے ہونے کی طاقت نہیں رہی تھی۔ اسے ہر چیز ایک کے بجائے دو دو، تین تین نظر آرہی تھیں۔ اس کی نظر دھندلا گئی تھی۔ کچھ بھی اسے صاف نظر نہیں آ رہا تھا۔ اس نے بے اختیار اپنا چکراتا سر تھام لیا اور لڑکھڑائی۔۔

"ابببب۔۔۔۔۔ مم۔۔۔۔۔ مجھے جج۔۔۔۔۔ جا۔۔۔۔۔ نے۔۔۔۔۔"

میں کیوں تمہیں جانے دوں بیوٹفل --- اگر تمہیں جانا ہے --- تو جاؤ۔۔ ایک ایک " کے آگے گرگڑاؤ۔۔ ایک ایک کے آگے منت کرو۔۔ ہاتھ باندھ کر سب سے اجازت لو۔۔ ہاھا۔۔ "باقی سب بھی اس کے ساتھ قہقہے لگانے لگے۔

آفرین کے پورے وجود میں سنسناہٹ سی دوڑی۔۔ یہ اس کی زندگی کا سب سے بدترین دن تھا۔۔ اس سے پہلے میلبرن میں آبلش یزدانی نے اس کے ساتھ مکروہ کھیل کھیلا تھا۔ اس کی عزت داغدار کرنی چاہی تھی۔ اور آج اپنے باپ کے ملک میں بھی وہ محفوظ نہیں تھی۔ اس کی قسمت خراب تھی یا شاید وہ منحوس تھی۔ جہاں بھی جاتی تھی۔ اس کے ساتھ پریشانیاں تعاقب میں رہتی ہیں۔ اسے واقعی شہرام سے اپنی محبت پر پچھتاوہ ہونے لگا۔ جب سے وہ شخص اس کی زندگی میں داخل ہوا تھا پریشانیوں نے اسے آسیب کی طرح چاروں طرف سے گھیر لیا تھا۔

اچانک کوٹھے کا بیرونی دروازہ دھڑام سے کھلا تھا۔ کسی نے یقیناً لات مار کر دروازہ کھولا تھا۔

## URDU NOVEL BANK

آنے والے نے اس آدمی کا ہاتھ زور سے مروڑ کر پیچھے دھکیلا تھا۔ جو آفرین کے قریب آکر اس کی کمر کو گرفت میں لئے ہوئے تھا۔ "تمہاری اتنی ہمت کہ اسے ہاتھ لگاؤ۔ تمہیں جان سے مار دوں گا۔" اشتعال میں وہ سب پر بری طرح دھاڑ رہا تھا۔ سب حیرانگی سے اسے دیکھ رہے تھے۔ انہیں شہرام سوری کے آنے کی بالکل بھی امید نہیں تھی۔ یہ لڑکی تو کوٹھے پر نئی آئی تھی۔ وہ اسے مفت کا مال سمجھ کر انجوائے کر رہے تھے۔

سب خوفزدہ ہو کر وہاں سے کھسک گئے تھے۔

آفرین جو مدہوش سی تھی۔ اسے پہچان نہ سکی۔ وہ اسے بھی ان ہی میں سے کوئی ایک سمجھ کر اس کے سامنے گر گڑا نے لگی۔

معاف کر دو۔۔۔۔۔۔ پلیز۔۔۔ مجھے جانے دو۔ "شہرام کی آنکھیں سیکڑ گئیں۔" کیا وہ اسے "بھی نہیں پہچان رہی؟ اس نے اپنا چہرہ اس کے چہرے کے آگے جھکایا۔ لیکن آفرین کو وہ بھی ایک کی جگہ دو دو نظر آنے لگا۔



## URDU NOVEL BANK

شہرام نے اس کے جسم پر طوائفوں والے لباس کو دیکھ کر سخت دلی تکلیف محسوس کی۔ لب بھینچ کر غصے کی شدت برداشت کرتے اس نے جلدی سے اپنا کوٹ اتار کر اس کے گرد لپیٹا۔ اور جھک کر اسے بازوؤں میں اٹھالیا۔

www.urdu-novel-bank.com  
visit for more novels:

آفرین کا بے جان وجود اس کے بازوؤں میں لڑھک رہا تھا۔

وہ اسے اپنی کار کی اگلی سیٹ پر لٹا کر خود جلدی سے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا اور جھک کر اس کی سیٹ بیلٹ باندھ لی۔ کار کا انجن ایک جھٹکے سے اسٹارٹ ہوا جس کی آواز پر آفرین نے اپنی مندی مندی آنکھیں کھولنی چاہی۔ اس کا سر درد سے پھٹ رہا تھا۔ اور مسلسل گھوم رہا تھا۔ اسے زور سے ابکائی آئی تھی۔ وہ اپنا توازن نہ سنبھال سکی اور سیدھی شہرام کے کندھے سے جا لگی۔

ایک ناپسندیدہ بو شہرام کی ناک سے ٹکرائی تو اسے بھی ابکائی سی آنے لگی۔ آفرین نے الٹی کر دی تھی۔

شہرام نے اسے سیدھا کر کے بٹھایا۔ آفرین اب سیٹ کی پشت سے لگی تھی۔ سر ایک طرف لڑھک رہا تھا۔ اس نے جلدی سے ڈیش بورڈ سے ایک ساتھ کئی ٹشوز کھینچ کر آفرین کا منہ صاف کیا۔ اور ٹشوز کھڑکی سے باہر اچھال دیئے۔۔۔ شہرام کو سمجھ میں نہیں آ رہا تھا۔ وہ وہاں کیسے پہنچی؟ اگر وہاں کے آدمی نے اسے وڈیو نہ بھیجی ہوتی تو آج وہ کہاں ہوتی؟

یہ عورت ہمیشہ ہی مسائل سے کیوں دوچار رہتی ہے؟ ہر بار۔۔۔ ہر بار ہی وہ اسے بچانے کو آگے بڑھتا ہے۔ اسے آفرین پر غصے کے ساتھ افسوس بھی ہو رہا تھا۔ آخر اس کی یہاں کس کے ساتھ کیا دشمنی ہے؟ وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا۔ اس کا گہرا گلا شہرام کو سخت چھب رہا تھا۔ یہ سوچ کر ہی اسے غصہ آ رہا تھا کہ اس کے وجود کو کتنے سارے لوگوں نے دیکھا ہوگا۔۔۔ اور نجانے کس کس زاویے سے دیکھا ہوگا۔۔۔ پتا نہیں اس کے نرم و ملائم وجود کو کہاں کہاں سے گندے ہاتھوں نے چھوا ہوگا!!! اس کی سوچ پر اگندہ ہو چکی تھی۔ اسٹرینگ وھیل پر اس کی سخت گرفت اس کے اندر کی حالت کا پتا دے رہی تھی کہ وہ کس قدر تنیش میں ہے۔ یکدم اس نے گاڑی اسپید میں کر دی۔

ٹھیک بیس منٹ بعد وہ اپنے لگژری فلیٹ پر پہنچ چکا تھا۔

کون؟ کس سے چاہتی ہو کہ تمہارا پیٹ سہلائے؟ بولو۔۔۔ ولید۔۔۔؟ ہے نا۔۔ ولید"

گرویزی کو اپنے پاس چاہتی ہو!" اگر اس کا جواب ہاں میں ہوا۔۔۔ تو وہ اسے باہر پھینک دے گا۔

## URDU NOVEL BANK

شش۔۔۔ شامی۔۔۔ شامی۔۔۔ اسے چاہتی ہوں۔۔ میں صرف اسے چاہتی ہوں۔ "آفرین"  
 مدہوشی میں منہ بنا کر بولی۔ اسے یاد تھا جب جب اسے پیٹ میں درد ہوتا تھا۔ شہرام  
 سوری اس کا پیٹ سہلاتا تھا۔

آفرین یزدانی۔۔ کیا تم واقعی بھی نشے میں ہو یا بن رہی ہو؟ "شہرام نے اس کے"  
 خوبصورت نرم و ملائم گال پر زور سے چٹکی کاٹی۔  
 (کیا آفرین پھر سے اس کے ساتھ کھیل رہی ہے؟)

اففف۔۔۔ درد ہو رہا۔۔۔ ظالم آدمی۔ "آفرین گال پر چٹکی کاٹنے سے درد سے دوہری"  
 ہو گئی۔ بے اختیار اسے دور دھکیلا۔ اس کا نرم گال سرخ پڑ چکا تھا۔

شہرام کی آنکھیں غصے سے سرخ ہو گئیں۔ اسے اس بات پر غصہ تھا کہ آخر کون تھا جس  
 نے آفرین کو ایسا بیہودہ ڈیس پہننے پر مجبور کیا؟ یہ تو خاص شہرام کو ٹاچر کرنے جیسا تھا۔

آفرین یزدانی۔۔۔ یہ تو بس خواب ہی دیکھنا کہ میں تمہارا پیٹ سہلاؤں گا۔ "شہرام نے"  
 اس کے نرم گالوں پر پھر سے زور سے پیچ مارے۔۔ اس قدر کہ آفرین کے گال سرخ  
 ہو گئے۔ وہ درد سے کراہنے لگی۔

## URDU NOVEL BANK

مممم۔۔۔ تکلیف ہو رہی ہے۔۔۔ شامی۔۔۔ چھوڑو۔۔۔ "آفرین نے بچوں کی طرح ہونٹ" سکڑے۔ اس کی خوبصورت آنکھوں میں آنسو آچکے تھے۔

جسے دیکھ کر شہرام دنگ رہ گیا۔ اس کا حلق خشک ہونے لگا۔۔۔ اسے لگا وہ پھر سے ان خوبصورت براؤن سمندر جیسی آنکھوں کے پانیوں میں ڈوب جائے گا۔ کچھ لمحہ بعد اس نے ایک گہری سانس بھر کر خود کو سنبھالا۔ اور کمر باندھ کر اٹھ کر دروازہ کھول کر باہر نکلا۔ بے اختیار ہی اس کے قدم کچن کے طرف بڑھے تھے۔ پھر کچھ سوچ کر اس نے جیب سے فون نکال کر سرچ انجن میں لکھا۔ "اگر پیٹ ڈسٹر ب ہو تو کیا کھانا چاہیئے؟ جواب ملتے ہی اس نے فرج کھول کر مطلوبہ چیز ڈھونڈنی چاہی۔ لیکن فرج میں ایسی " کوئی چیز نہیں تھی۔ کیونکہ وہ اس فلیٹ میں کئی ماہ بعد آیا تھا۔ کچھ سوچ کر اس نے ہادی کو کال ملائی۔

"میر۔۔۔ جلدی سے کچھ ٹماٹو خرید کر فلیٹ پر پہنچو۔"

ہادی جو اس وقت بستر پر سونے کے لئے لیٹنے والا تھا۔ اس کا حکم سنتے ہی بری طرح منہ بنا لیا۔ "باس۔۔۔، رات کے اس وقت آپ کیا توقع رکھتے ہیں کہ ٹماٹو ملیں گے؟"۔۔۔ کہیں آپ آفرین بیبی کے لئے جوس تو بنانا نہیں چاہتے؟

## URDU NOVEL BANK

اس کے لئے یہی کافی ہے۔۔۔ ورنہ دل تو اس کو قتل کرنے کا چاہ رہا۔۔۔۔ "شہرام" نے دانت پیسے۔ "صرف بیس منٹ۔۔ بیس منٹ میں ٹماؤ لے کر فلیٹ پر پہنچ جاؤ۔" اس نے اشتعال میں آکر کال کاٹ دی۔ اور فون سلیب پر پھٹک کر ہاتھ سلیب پر ٹکا کر ایک گہری سانس بھری۔ وہ لاشعوری طور پر ناچاہتے ہوئے بھی آفرین کے لئے پریشان ہو جاتا تھا۔

ورنہ دل تو اس کا یہی چاہ رہا تھا آفرین کو اٹھا کر باہر پھینک دے۔ لیکن نہ جانے کیوں۔۔ وہ چاہ کر بھی ایسا نہیں کر پا رہا تھا۔۔ کوئی انجانی سی طاقت تھی جو اسے روک دیتی تھی۔

☆☆☆☆☆

ادھر ہادی بیچارا بستر پر دونوں ہاتھوں میں سر پکڑے سوچتا رہا کہ رات کے اس پہر کون اسی مارکیٹ کھلی ہوگی جہاں سے وہ ٹماؤ خریدے گا؟ اسٹنٹ بیچارا جو اپنے باس کے لئے کچھ بھی کر سکتا تھا اس نے یہ توقع ہی نہیں کی تھی کہ زندگی میں کبھی اسے ٹماڑوں سے بھی واسطہ پڑے گا۔

## URDU NOVEL BANK

بحر حال رات کے اس پہر اس نے قریبی سپر مارکیٹ کے مالک کو فون کر کے دکان کھلوائی اور اپنے نخریلے لباس کے لئے مٹاڑ خرید کر شہرام تک پہنچائے۔

شہرام نے ان کے اوپر والے چھلکے چھیلے۔ پھر انہیں جوسر میں نچوڑ کر ان کا جوس نکالا۔ اور گلاس بھر کر کمرے میں واپس آیا۔

آفرین بیڈ پر ٹانگیں پیٹ سے لگائے نیم بیہوش لیٹی تھی۔

شہرام نے اس کے پاس بیٹھ کر گلاس سائیڈ ٹیبل پر رکھا۔ اور اسے سہارا دے کر اٹھایا۔ آفرین نیم جان سی اس پر ڈھے گئی۔ شہرام نے پھر سے اسے سیدھا کیا۔ اور خود سے لگا کر۔۔ گلاس اس کے منہ سے لگایا۔ آفرین نیم بیہوشی میں ہی سپ سپ کر کے پینے لگی۔

جوس پیٹ درد کے لئے کافی مؤثر ثابت ہوا تھا۔ اب اسے متلی محسوس نہیں ہو رہی تھی۔ وہ پرسکون ہو چکی تھی۔ شہرام نے اس کے سر کے پچھلے حصے میں ہاتھ ڈال کر

## URDU NOVEL BANK

اس کا سر تکیے پر رکھ دیا۔ اور بغور اسے دیکھنے لگا۔ اس کی پلکیں تتلی کے پروں کی طرح لرز رہی تھیں۔

اس کے بھرے بھرے خوبصورت ہونٹ مٹاؤ جوس سے سرخ ہو چکے تھے۔ جیسے گلاب کی ادھ کھلی کھلی۔۔۔ یہ پاس بیٹھے بندے کو ایسے مائل کر رہے تھے جیسے کہہ رہے 'ہوں۔ آؤ۔۔۔ مجھے چن لو۔

شہرام کے گلے میں گلی سی ابھر کر معدوم ہوئی۔ اس نے بے ساختہ گلا تر کیا تھا۔ ماضی میں ان ہونٹوں کو رات کے اس پہر میں متعدد بار چھوا تھا۔ ان کا ذائقہ اپنے منہ میں محسوس کیا تھا۔ اس کا ذائقہ یاد آتے ہی اس کا دل ایک لے پر دھڑکنے لگا۔

قرب تھا کہ وہ ان ہونٹوں کی مٹھاس پھر سے چیک کرتا۔ آفرین کی موبائل فون واٹس ایپٹ کرنے لگی

اسکرین پر ولید گرویزی کا میسج دکھائی دیا

[آئی مس یو۔]



VISIT FOR MORE NOVELS:

★★★★★

**Visit For More Novels: [www.urdu-novel-bank.com](http://www.urdu-novel-bank.com)**

## URDU NOVEL BANK

کیا وہ خواب تھا؟ کہاں تھی وہ؟ کیا وہ ان گندے لوگوں سے بچ گئی ہے؟ یا ان میں سے کسی کے ساتھ رات گزاری ہے؟ یا اللہ نہیں۔۔۔ ایسا نہیں۔۔ ایسا ہونے سے پہلے میں جان دے دوں گی۔۔ اپنے باپ کو کیا منہ دکھاؤں گی؟ وہ کمبل ہٹا کر جلدی سے اٹھ بیٹھی۔ خود پر نظر جاتے ہی بے اختیار دونوں بازوؤں سے اپنا سینہ کور کر لیا۔

دروازہ آواز کے ساتھ کھلا۔۔۔ آفرین نے چونک کر ادھر دیکھا۔ شہرام کو دیکھ کر اس کی آنکھیں حیرانی سے پھٹ گئی۔۔ ہونٹ حیرت سے کھل گئے۔ (کیا شہرام ان لوگوں کے ساتھ ملا ہوا تھا؟) ہوش میں آتے ہی کہ وہ کس حلیے میں کھڑی ہے؟ اس نے جلدی سے سائیڈ پر پڑا کوٹ اٹھا کر لپیٹ لیا۔ شہرام کے ہونٹ طنزیہ مسکراہٹ میں ڈھلے۔۔ اس نے اوپر سے نیچے تک اسے گہری نظروں سے گھورا۔ اس کی سڈول ٹانگیں اب بھی عریاں تھیں۔ آفرین تو اس کی گہری نظروں کی تپش سے پگھلی جا رہی تھی۔ شرم سے اس کا چہرہ رنگ بدلنے لگا۔

تم۔۔۔۔ تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ "وہ اسے کمرے میں دیکھ کر شاکڈ تھی۔"

## URDU NOVEL BANK

شہرام نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اس کی گہری معنی خیز نظریں مسلسل اس کے وجود کا طواف کر رہی تھیں۔ وہ آہستہ آہستہ اس کے طرف قدم بڑھانے لگا۔ اور ویسے ہی آفرین بھی ایک ایک قدم پیچھے ہو رہی تھی۔

آفرین پہلے تو اس کی وہاں موجودگی پر حیران تھی۔ لیکن اس کی نظریں اسے جانی پہچانی لگی تھیں۔۔۔ یہ وہی نظریں تھیں جن سے وہ آفرین کو کبھی دیکھا کرتا تھا۔ یہ آفرین کے لئے اجنبی نہیں تھیں۔

ساتھ ہی اسے یاد آیا کہ وہ کیا پہنے ہوئے ہے؟ وہ کس حالت میں اس کے سامنے کھڑی تھی؟ یہ سوچ کر ہی وہ شرم سے پانی پانی ہو رہی تھی۔ دل چاہ رہا تھا جادو کی چھڑی ہو اور وہاں سے غائب ہو جائے۔

وہیں پر رک جاؤ شہرام۔۔۔ قریب مت آنا۔۔۔ ورنہ۔۔۔ "اس نے خود کو چھپانے کی" کوشش کی۔ اور حفاظت کے خیال سے ادھر ادھر نظر دوڑائی۔

اس کی خود کو بچانے کی ناکام کوشش پر شہرام کو سخت غصہ آیا۔ "اس گندے لباس میں رات اتنے سارے مردوں کے سامنے ناچتے اور شراب پیتے ہوئے تمہیں شرم نہیں

## URDU NOVEL BANK

آئی۔۔۔ اور اب میرے سامنے تمہیں شرم آرہی ہے؟ کیا تم میرے سامنے ڈرامہ کر رہی ہو؟ تمہاری ان چالوں کے لئے بس ایک میں ہی رہا ہوں؟

یہ تم کہہ رہے ہو؟ ہااا۔۔۔ تم۔۔۔؟ "آفرین تاسف سے اسے گھور کر بولی۔ "تمہاری" کلاس کے لوگ ہی تمھے نا وہ۔۔۔؟ تمہارے جیسے لوگ تمھے نا وہ۔۔۔ اور ہوسکتا ہے تم نے خود ہی مجھے سزا دینے کے لئے اغوا کروایا ہو۔۔۔ اور وہ سب کرنے پر مجبور کیا ہو۔۔۔۔۔ کیا مجھ سے بدلہ لینے کے لئے تمہیں کوئی اور راستہ نہیں ملا؟ کیوں کیا تم نے ایسا؟ "اس کی آنکھیں جھلملانے لگیں۔

شٹ اپ۔۔۔ ایک تو میں نے تمہاری عزت بچائی اس پر تم مجھے ہی الزام دے رہی ہو۔۔۔۔۔ ہوسکتا ہے۔۔۔ میری توجہ پانے کے لئے تم خود ان کے پاس اپنی مرضی سے گئی ہو۔۔۔۔۔ ویسے کوشش تو اچھی کرتی۔۔۔ یہ گھٹیا ایکٹرز کی طرح اداکاری کر کے میرے قریب ہونے کی کوشش تمہیں مہنگی بھی پڑسکتی تھی آفرین بیگم۔ "وہ چبا چبا کر بولا۔

ویسے اگر میں نہ آتا تو سوچو۔۔۔۔۔ سوچو۔۔۔ کہ تم آج کہاں کھڑی ہوتی؟ یوں صحیح سلامت کھڑی ہو کر مجھ پر الزام نہ لگا رہی ہوتی۔ "وہ استہزایہ ہنسا۔

اگر ایسا ہے تو کیا تم نہیں جانتے کہ میں وہاں کیوں تھی؟ ان سب نے مجھے کس طرح مجبور کیا؟ اور تمہارا وہاں آنا کیا ثابت کرتا ہے؟۔ "وہ اب بھی یہ ماننے کو تیار نہیں تھی کہ شہرام نے اس کی عزت بچائی ہے۔"

www.urdu-novelbank.com  
visit for more novels:

شہرام نے لب بھینچ کر اپنا غصہ ضبط کیا۔ ایک تو اسے بچا کر لایا تھا۔ اس پر وہ احسان فراموش اسی پر الزام لگا رہی تھی۔

ہمممم۔۔ ٹھیک ہے۔۔ اگر ایسا سمجھتی ہو تو ایسا ہی سہی۔ "وہ اس کے طرف بڑھنے لگا۔"

چہرے پر سرد تاثرات لئے۔۔ اس نے سختی سے اسے دونوں بازوؤں سے گرفت میں لیا۔ دونوں کے چہرے قریب ہو چکے تھے۔ اتنے کہ سانسوں کی خوشبو اور تپش سے ہر ایک اندر ہی اندر لرز رہا تھا۔ "تو پھر کیوں نہ اس الزام کو سچا ثابت کر دوں۔۔۔۔۔ ہممم۔۔؟" وہ اس پر جھکا طنزیہ بولا۔

## URDU NOVEL BANK

یہ ایک تمہاری سب سے بڑی غلطی ہے۔۔۔ کہ تم یہاں آئی ہو۔۔۔ بجائے میلبرین میں " رہنے کے۔۔۔ لیکن تم میرا پیچھا کرتی یہاں تک آگئی۔۔۔ کیا یہ جھوٹ ہے؟ " اس نے اس کی ٹھوڑی اپنی سخت گرفت میں جکڑ کر اوپر اٹھائی۔

پھر جیب سے سیل فون اٹھا کر اس نے وڈیو سرچ کی۔ یہ رات والی وڈیو تھی۔ اس کے چہرے کے سامنے کی۔ آفرین جیسے جیسے دیکھتی جا رہی تھی اس کا دل کیا شرم سے ڈوب کر مر جائے۔ انتہا کی زلت تھی یہ اس کے لئے۔۔۔

سوچو۔۔۔ سوچو کہ اگر یہ وڈیو عظیم لاشاری کو بھیج دی جائے تو کیا وہ اپنے خاندان میں " سر اٹھا سکے گا؟ یا اگر یہ وڈیو یوٹیوب پر ڈال دوں۔۔۔ تو کیا عزت رہ جائے گی تمہارے نام نہاد خاندان کی؟؟! ہممم " وہ اسے مسلسل ذہنی ٹارچر کر رہا تھا۔

آفرین تو جیسے شرم سے زمین میں دھنسی جا رہی تھی۔ اسے لگا اس کا پورا وجود کسی دلدل میں دھنسا جا رہا ہو۔ وہ اس سے نظر نہیں ملا پارہی تھی۔

وہ تصور بھی نہیں کر سکتی تھی کہ ایسا ہو سکتا ہے۔۔۔ اگر ایسا ہوا تو اس کے ڈیڈ کی عزت خاک میں مل جائے گی۔ اور اس کی وجہ صرف آفرین ہوگی۔۔۔ پھر اسے گھر سے کیا ملک سے نکالنے کا رضیہ بیگم کو موقع مل جائے گا۔ خود اس کے وقار کی دھجیاں بکھیر جائیں

## URDU NOVEL BANK

گیں۔ کیا وہ سر اٹھا کر جی سکے گی؟ کیا اس کا عزت دار باپ معاشرے میں سر اٹھا سکے گا؟ کس کس کو جواب دے گا وہ؟ کس کس سے اس کے لئے لڑے گا؟ کہاں تک اس کا دفاع کر سکے گا؟

شہرام۔۔۔ اسے ڈیلیٹ کرو۔۔ "اس نے بے اختیار ہوش میں آتے ہی اس کے ہاتھ" سے سیل فون جھپٹنا چاہا لیکن وہ پہلے ہی سے چوکنا تھا۔ جلدی سے ہاتھ اوپر کر کے موبائل کو اس کی پہنچ سے دور کر دیا۔ آفرین اس چھینا جھپٹی میں اس کے سینے سے جا لگی تھی۔

شہرام نے اسے دونوں طرف سے کس کر قید کر دیا۔۔ اور نظریں سیدھی اس کے سینے پر پڑی تھیں۔۔ ایک معنی خیز مسکراہٹ لئے وہ قریب ہوا۔

کیا تم مجھے اپنے طرف مائل کرنا چاہ رہی ہو.... ہممم؟ "شہرام کی گہری نظریں اس کے سینے کو گھور رہی تھیں۔ ہونٹ ایک معنی خیز مسکراہٹ میں مڑے تھے۔

## URDU NOVEL BANK

نہیں تو۔۔۔۔۔" اس سے پہلے کہ وہ اپنا جملہ مکمل کرتی اس نے محسوس کیا کہ شہرام کے ہاتھ اس کی کمر پر متحرک تھے۔ وہ بے اختیار چلخ پڑی۔

شامی۔۔۔۔۔ بے شرم۔۔۔ "آفرین کا چہرہ شرم سے سرخ پڑ چکا تھا۔"

اچھا!۔۔ وضاحت کرو میں کیسے بے شرم ہوں؟ "اس نے کینہ توڑ نظروں سے اسے گھور کر پیچھے سے ہاتھ ہٹا کر اب اس کے کندھوں کو گرفت میں لیا۔ اس کی نظریں اب اس کے سرخ مخملی ہونٹوں پر مرکوز تھیں۔

شٹ اپ۔۔ "آفرین چینی۔۔ اور اس کی نظروں کا مفہوم جان کر بے اختیار اپنے ہونٹ "دونوں ہاتھوں سے ڈھانپ لئے۔

اب کیوں مجھ سے اتنی نفرت کر رہی ہو۔۔۔ ہم؟ "شہرام نے دانت پیس کر اس "کے دونوں ہاتھ کھینچ کر اس کے ہونٹوں سے ہٹا کر قابو کر لئے۔

آفرین یزدانی۔۔ میں تم سے صرف سات ماہ ہی الگ ہوا ہوں۔ اور تم۔۔۔۔۔ تھوڑا سا انتظار بھی نہ کر سکی۔۔ اتنی جلدی ولید گرویزی سے منگنی کر لی۔ اب مجھے بتاؤ۔۔ کیا وہ جانتا ہے کہ تم یہاں میرے ساتھ ہو۔؟



## URDU NOVEL BANK

شہرام سوری۔۔۔ بس کرو۔۔۔ "آفرین کا چہرہ یہ سوچ کر ہی زرد پڑ گیا۔ اسے ولید کے لئے" دل میں افسوس محسوس ہوا۔ وہ اس سے منگنی کر آئی تھی۔ اور یہاں سے جاتے ہی اس سے شادی کرتی۔ لیکن اب۔۔۔ وہ سوالیہ نشان بن چکی تھی۔

، اس کے لہجے سے محسوس کیا ہے ہم نے  
 اسے دشوار لگتا ہے ہم سے تعلق رکھنا۔

اس کے پر سوچ چہرے کو دیکھ کر شہرام کو سخت تیش آیا۔ اس نے سر جھکایا۔ اور بنا آفرین کے سمجھنے سے پہلے اس کے ہونٹوں پر دسترس قائم کر دی۔ شہرام نے سوچا تھا وہ اب اس سے بیزار ہو گیا ہے۔ نفرت کرتا ہے۔ لیکن جب جانا پہچانا سا ذائقہ اس کے منہ میں مٹھاس کی طرح گھلنے لگا تو وہ مدہوش سا ہو گیا۔ یہ مٹھاس ایسی تھی کہ اسے سب کچھ بھول گیا تھا۔ کہاں کی نفرت؟ کہاں کی بیزاری؟ سب بھول گیا۔۔۔ یاد رہی تو صرف ہونٹوں کی قدرتی مٹھاس۔۔۔۔۔ یہ وہ مٹھاس تھی جسے وہ اکثر تنہائی میں یاد کرتا تھا۔ یہ مٹھاس اس کی سانسوں میں گھل مل چکی تھی۔ اس کی خوشبو اس کی نس نس میں اتر کر اسے قابو کر چکی تھی۔ وہ اسے کیسے جانے دیتا؟ کیسے چھوڑ دیتا؟

آفرین نے ہر ممکن کوشش کی خود کو چھڑانے کی لیکن۔۔۔ اس کے دونوں ہاتھ اس ظالم شخص نے اپنی سخت گرفت میں جکڑ رکھے تھے۔ وہ اسے خود سے لگا کر دھکیلتا ہوا دیوار سے لگا گیا تھا۔ اب تو بچنے کی کوئی راہ نہیں تھی۔ وہ مکمل بے بس ہو چکی تھی۔ آہستہ آہستہ اس کا ذہن دھندلاہٹ کا شکار ہو گیا۔ وہ نیم جان سی ہو چکی تھی۔ ذہن دز میں چلا گیا تھا۔

جب شہرام اسے چھوڑ کر چلا گیا تھا۔ وہ اکثر راتوں کو جاگ جاگ کر اسے سوچتی تھی۔ اکثر رات کو اٹھ اٹھ کر روتی رہتی تھی۔ اس کی نیند اس سے روٹھ چکی تھی۔ وہ انسومینیا کا شکار ہو چلی تھی۔ ولید گرویزی سے اس نے مجبوراً منگنی کر لی تھی۔ کیونکہ وہ شخص کب سے اس کا تمنائی تھا۔ جب شہرام نے چھوڑ دیا تو پھر وہ کس امید پر انتظار کرتی؟ یہ خیال آتے ہی کہ وہ ولید گرویزی کی امانت میں خیانت کر رہی ہے۔ اس شخص کو کسنگ کر رہی ہے جو اسے چھوڑ چکا ہے۔ تو اس نے بے اختیار پوری طاقت سے اسے خود سے دور دھکیلنے کی کوشش کی۔۔۔ لیکن۔۔۔ شہرام تو جیسے دنیا ہی بھول چکا تھا۔۔۔ یہ بھی بھول چکا تھا یہ وہی عورت ہے جس سے وہ نفرت کا دعویدار ہے۔ یہی وہ عورت ہے جسے وضاحت کا موقعہ دیئے بنا وہ غصے میں چھوڑا آیا ہے۔

ٹھیک اس وقت دروازے پر بیل ہوئی تھی۔

شہرام مدہوش ذہن سے وہ آواز ہلکی سی سن پایا تھا۔ لیکن اس نے اسے مکمل نظر انداز کر کے توجہ آفرین پر ہی رکھی۔ اس کا ارادہ آج اسے چھوڑنے کا بالکل بھی نہیں تھا۔ لیکن کچھ دیر مسلسل دروازہ کھٹکھٹانے کے بعد کسی عورت کی آواز آئی۔ "شہرام؟ کیا آپ اندر ہیں؟؟؟" یہ آواز واضح طور پر تانیہ لاشاری کی تھی۔۔۔

آفرین نے بھی واضح طور پر سنا تھا۔ شہرام کی گرفت بھی ہلکی ہوئی تھی۔ ہوش میں آتے ہی زرد رنگت کے ساتھ کپکپاتے ہوئے اس نے شہرام سے ہاتھ چھڑا کر اس کو دور کیا۔ اور وہ ہو بھی گیا تھا۔ اس کے ہونٹ سرخ پڑ چکے تھے۔ شہرام کے چہرے پر ناگوار تاثرات نمودار ہوئے اس نے غصے سے آواز کے سمت یوں دیکھا۔ جیسے کسی نے اس کی قیمتی وقت میں محل اندازی کی ہو۔

آفرین پکڑے جانے کے خوف سے اپنی جگہ پر کانپ رہی تھی۔ ساتھ ہی شہرام پر غصہ بھی کہ یہ شخص اب اس پر کوئی حق نہیں رکھتا اور اب تو وہ اس کا بہنوئی بننے والا ہے۔ وہ لڑکی اس کے دروازے کے باہر کھڑی تھی وہ اس کی جلد ہی بیوی کے رتبے پر فائز ہوگی۔ اسے اپنی بے بسی پر بھی غصہ آ رہا تھا۔

## URDU NOVEL BANK

شہرام کی آنکھوں میں ناگواری کے رنگ وہ بخوبی دیکھ رہی تھی۔ شہرام کو سخت حیرت اور غصہ آیا تھا۔ یہ لڑکی یہاں کس لئے آئی ہے؟ کس نے اسے فلیٹ کا پتا دیا؟ وہ غصے میں بھرا جلدی سے کمرے سے باہر نکلا۔ اور روم کا دروازہ بند کر دیا۔ آفرین جلدی سے وارڈروب میں چوروں کی طرح چھپ گئی۔ لیکن شہرام نے اس کی ہچکانہ حرکت پیچھے مڑتے ہوئے دیکھ لی تھی۔ اسے یہ کافی فنی لگی۔

وہ لائونج میں آگیا۔ اور باہر کے دروازے کا لاک ہٹا کر کھولا۔ جہاں تانیہ لاشاری تیار شیار سی کھڑی تھی۔ "تم یہاں کیسے آئی ہو؟" شہرام کے چہرے پر درشت تاثرات تھے۔ اسے ایسے لوگوں سے سخت نفرت تھی جو بنا اجازت کے اس کی پرائیویسی میں دخل اندازی کرتے ہیں۔ اس کے سرد اور ناگوار تاثرات دیکھ کر وہ ہچکچائی۔ وہ توقع نہیں کر رہی تھی کہ شہرام یوں رد عمل دکھائے گا؟ وہ اس خوشفہمی میں بھری ہوئی آئی تھی کہ شہرام اسے دیکھ کر خوش ہوگا۔

وہ۔۔۔ میں آج صبح ولا گئی تھی۔۔۔ آپ کو دیکھنے۔۔۔ لیکن۔۔۔ آپ وہاں نہیں۔۔۔  
 تھے۔۔۔ سو۔۔۔ اماں بی نے مجھے آپ کے فلیٹ کی چابی دی۔ کہ آپ یہاں  
 ہونگے۔ "تانیہ لاشاری اس کے غصہ بھرے تاثرات دیکھ کر اندر ہی اندر ڈر

## URDU NOVEL BANK

گئی۔ "مم۔۔۔ میں۔۔۔ آپ کے ساتھ ناشتہ کرنا چاہ رہی تھی۔۔۔ سو میں یہ بنا کر ادھر۔۔۔۔۔"

نکلو یہاں سے۔ "شہرام نے تیش میں آکر دو ٹوک انداز میں اس کی بات کاٹ کر حکم" دیا۔ تانیہ لاشاری تو اس کے رویے پر شاکہ کھڑی رہ گئی زلت کے احساس سے اس کی آنکھیں سرخ ہو گئیں۔ ان میں نمی چھلکنے لگی۔ چہرے پر ناقابل یقین تاثرات آگئے۔ جیسے اسے یقین ہی نہیں آ رہا ہو کہ یہ وہی شہرام ہے، جو کل تک اس کے ساتھ ہنس بول رہا تھا۔ اور آج۔۔۔۔۔ آج وہ یکسر ایک بدلا ہوا اجنبی شخص لگ رہا تھا جیسے اسے جانتا ہی نہ ہو۔

شہرام۔۔۔۔۔ کیا ہو گیا ہے آپ کو؟ میں آپ کی منگیت ہوں۔ ہم جلد ہی شادی کرنے والے ہیں۔ "اس نے جیسے یاد دلانا ضروری سمجھا۔

کب کہا میں نے کہ تم میری منگیت ہو؟ کب ہوئی ہماری منگنی؟ اور شادی؟۔۔۔ اس کے تو تم بس خواب ہی دیکھتی رہنا۔۔۔۔۔ نکلو یہاں سے۔ میں تمہیں دیکھنا بھی نہیں چاہتا۔۔۔ کجا کہ شادی۔۔۔ ہوونہ "شہرام نے اس کی کلائی گرفت میں لی۔ اور اسے کھینچتا

## URDU NOVEL BANK

ہوا سیڑھیاں اترتا نیچے پورچ تک لے آیا اور کلائی چھوڑ کر اسے دھکیلا۔۔۔ وہ لڑکھڑا گئی۔ اس کی آنکھیں حیرت کی زیادتی سے پھٹ چکی تھیں۔

لیکن لگے پل ہی وہ شہرام کو حیران کر گئی۔ جب وہ بھاگتی ہوئی واپس سیڑھیاں چڑھتی اوپر گئی۔ شہرام تو اس کے اچانک عمل پر دنگ رہ گیا۔ اس ڈر سے کہ کہیں تانیہ لاشاری آفرین کو کمرے میں نہ دیکھ لے۔ وہ جلدی سے اس کے پیچھے بھاگا۔ وہ لاؤنج کا دروازہ کھول چکی تھی۔ اب متلاشی نظروں سے ادھر ادھر دیکھ رہی تھی۔ اس کی نظریں بیڈ روم کے بند دروازے کو گھور رہی تھیں۔ ابھی اس نے ایک قدم اٹھایا ہی تھا جب پیچھے سے شہرام دھاڑا۔ "وہیں رک جاؤ۔۔۔ کیا تمہیں تمہارے ماں باپ نے کوئی تمیز نہیں سکھائی کہ بنا اجازت کے کسی کے گھر میں نہیں گھستے۔۔۔ بہت ہی کوئی گستاخ لڑکی ہو۔۔۔ میں نے آج تک زندگی میں تم جیسی بے ادب لڑکی نہیں دیکھی۔۔۔ ابھی کے ابھی نکلو۔۔۔" وہ غرا کر دروازے کے طرف اشارہ کر گیا تھا۔

اس کی دھاڑ پر وہ سہم ضرور گئی۔ ساتھ ہی افسردہ بھی ہو گئی۔ دکھ سے بھرائی آواز میں بولی۔

## URDU NOVEL BANK

بات یہ نہیں کہ میرے ماں باپ نے مجھے تمیز نہیں سکھائی۔۔ اصل بات یہ ہے کہ " آپ نے یہاں کوئی عورت چھپائی ہوئی ہے۔۔۔۔ اور آپ نہیں چاہتے کہ میں اسے دیکھ سکوں۔ ہے نا؟ " اس نے تاک کر تیر چلایا تھا۔ وہ لمحہ بھر گڑبڑا گیا۔ (کس قدر چالاک لڑکی ) تھی یہ تانیہ لاشاری

www.urdu-novel-bank.com  
visit for more novels:

یہ بیوقوف لڑکی تو اپنی حد ہی پار کر رہی تھی۔ "کیا میں تمہیں صفائی دینے کا پابند ہوں؟ اپنی حد میں رہو لڑکی۔" وہ اس کے انداز پر حیران ہوتا ہوا غصے سے گرجا تھا۔ اسے حیرت تھی کہ آخر اس کے کس اقدام پر وہ غلط فہم ہوئی ہے؟ شہرام نے تو اس سے ایسی کوئی بات نہیں کی تھی۔۔ لیکن وہ دوسری ملاقات بھول گیا تھا۔ آفرین کو جلانے کے لئے وہ کس قدر تانیہ لاشاری کے قریب آکر اسے خوش گمانیوں کے گلستان میں لے گیا تھا۔ وہ بھول چکا تھا۔

شہرام نے اسے کھینچ کر دروازے سے باہر دھکیلا۔ اور دروازہ اس کے منہ پر زوردار آواز سے بند کر دیا۔

## URDU NOVEL BANK

دروازے کے باہر تانیہ لاشاری گم سُم ساکت سی کھڑی رہ گئی تھی۔ اسے ابھی تک اپنی سماعت و بصارت پر یقین نہیں آ رہا تھا۔ وہ تو اس سے پہلی نظر میں ہی محبت کر بیٹھی تھی۔۔ اماں بی اور آنٹی عشرت نے اسے یہی یقین دلایا تھا کہ وہ شہرام کی بیوی بنے گی۔ اور وہ خوش فہم سی تب سے ہواؤں میں پرواز کر رہی تھی۔ لیکن آج۔۔ آج اس کی خوش فہمی کے پر کٹ گئے تھے۔ راتوں رات ایسا کیا ہو گیا تھا جس نے شہرام سوری کو بدل دیا تھا؟

اندر کمرے میں یقیناً کوئی عورت ہوگی جس نے شہرام کو تبدیل کر دیا تھا۔ وہ الجھن میں پڑ گئی۔

شہرام نے زور سے دروازہ بند کر کے لاک لگا دیا۔ اور میر ہادی کو کال ملائی۔ تاکہ فلیٹ کے دروازے کا لاک تبدیل کروادے۔



## URDU NOVEL BANK

فون رکھ کر وہ جو نہی مڑا۔ آفرین کو دیکھ کر وہیں پر ٹھٹھک کر رک گیا۔ جو کمرے سے باہر آگئی تھی۔ اس نے شہرام کی شرٹ اور ٹراؤزر پہن رکھا تھا۔ جو بھت کھلا کھلا سا تھا۔ لیکن اسے اور زیادہ اپنی عمر سے چھوٹا اور خوبصورت دکھا رہا تھا۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

شہرام اسے یک ٹک ابرو اچکا کر تک رہا تھا۔ یہ پہلی بار اس نے ریلائز کیا تھا کہ وہ کس قدر خوبصورت اور معصوم دکھتی ہے۔ جب وہ اس کے کپڑے پہنتی ہے۔ پہلی بار اسے ایسی گہری اور جذب کرتی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ کیا پہلے وہ اندھا تھا؟ جو آفرین اس کے سامنے اس کے قریب تر اس کے پہلو میں ہوتی تھی لیکن وہ صرف اسے شک کی نگاہ سے دیکھا کرتا۔ اس سے بیزاری کا اظہار کرتا تھا۔ شاید اسے محبت ہی اب ہوئی تھی۔ محبت نے آج اس پر اپنے پر وا کیئے تھے۔ آج سے پہلے وہ اپنے جذبات سے یقیناً لاعلم تھا۔ انسان بھی عجیب مخلوق ہوتا ہے۔ چیز اپنے دسترس میں ہو تو قدر نہیں کرتا۔ اور جب وہی چیز اس کی دسترس سے دور چلی جاتی ہے تو اس کی اہمیت اس پر واضح ہوتی ہے۔ پھر ہاتھ ملتا رہ جاتا ہے۔ اگر خوش نصیبی سے وہ چیز آپ کو دوبارہ مل جائے تو اس کی اہمیت

## URDU NOVEL BANK

اور قدر کا اسے اچھے سے ادراک ہوتا ہے۔ پھر وہ اسے سنبھال لیتا ہے۔ سمیٹ کر رکھتا ہے۔ کسی خزانے کی طرح سب سے چھپا کر رکھتا ہے۔

وہ آہستہ آہستہ قدم بڑھا رہی تھی کپڑے کافی کھلے اور بڑے تھے۔ ٹراؤزر پیروں کے نیچے آ رہا تھا۔ احتیاط سے چلنے کے باوجود بھی وہ پانچے میں اٹک کر گرنے لگی۔ وہ بے اختیار "اچینا۔۔۔ آفرین۔۔۔۔۔"

اس کی بے اختیارانہ چیخ پر وہ کچھ پل کے لئے تذبذب میں پڑ گئی۔ بے اختیار ٹراؤزر کو دونوں طرف سے پکڑ کر اونچا کرنے کی کوشش کی۔ لیکن باوجود اس کے بھی۔۔ وہ لڑکھڑا ضرور گئی تھی۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ سنبھل کر سیدھی ہوتی۔ شہرام نے بنا انتظار کئے اس اپنے بازوؤں میں کسی متاع حیات کی طرح سنبھال کر قریب پڑے صوفے پر بٹھا دیا۔ خود بھی اس کے قریب بیٹھ کر اس کی ٹھوڑی کو پکڑ کر، اس کا چہرہ اپنے سامنے کر کے گھمبیر لہجے میں بولا۔ "یہ تم نے جان بوجھ کر کیا تھا نا؟ تاکہ میری توجہ حاصل کر سکو۔" اس کی سانس تیز ہو رہی تھی۔

## URDU NOVEL BANK

آپ کو خوش فہمی کیوں ہے؟ "آفرین نے اسے حیران نظروں سے گھورا۔"

کیونکہ تم نے میرے کپڑے بنا پوچھے ہی پہن رکھے ہیں۔ جس کا مطلب یہی ہے کہ تم "مجھے اپنے قریب چاہتی ہو۔" وہ قریب ہو کر منحور لہجے میں اس کے کان کے پاس سرگوشیانہ بولا تھا۔ اس کا ایک ہاتھ آفرین کے چہرے پر بکھری بالوں کی لٹ سنوار رہا تھا۔ اس کے ہاتھ کے جانے پہچانے ٹچ پر آفرین کے وجود میں سنسناہٹ سی دوڑی۔ ساتھ ہی اس کا دل کیا اس دل دکھانے والے الزام پر روئے۔۔۔ چپخے چلائے اس کے سینے پر مکے مارے۔۔۔ لیکن یہ خیال آتے ہی کہ تانیہ لاشاری باہر کھڑی اس شخص کا انتظار کر رہی ہوگی۔ اس نے بے اختیار اسے دور دھکیلا۔ اور اٹھ کھڑی ہوئی۔

بس کریں شہرام۔۔۔ اگر آپ کو عورت کے حصول کا اتنا ہی شوق ہے تو باہر آپ کی "منگیت کھڑی ہے جا کر اس سے شوق پورا کریں۔"

ہممم۔۔۔۔۔ کیا تم نہیں جانتی۔۔۔ کہ باہر کھڑی عورت میری بیوی بننے والی ہے جب "اگر تم محض کھلونا بن گئی ہو۔"

## URDU NOVEL BANK

آفرین کی آنکھیں حیرت کی زیادتی سے پھٹ گئیں۔ وہ سمجھی تھی۔ وہ باہر کھڑی عورت کے تذکرے پر شرمندہ ہوگا لیکن وہ یہ توقع نہیں کر رہی تھی کہ وہ اتنے زلت آمیز الفاظ کا استعمال کر کے اس کی تذلیل کرے گا۔

ایسے مت دیکھو۔۔۔ تم بھی کبھی میری بیوی تھی۔ لیکن تم نے یہ مرتبہ گنوا دیا۔ "اس" نے مبہم انداز میں جتا کر اسے کھینچا۔ وہ سیدھی اس پر جاگری۔ شہرام کی گرم گرم سانسیں اس کا چہرہ جلا رہی تھیں۔ نظریں اس کے بھرے بھرے ہونٹوں پر متلاشی انداز میں دوڑ رہی تھیں۔ جیسے بس ابھی ان کی نرماہٹ اپنے ہونٹوں سے محسوس کرے گا۔

آفرین کا دل ڈوبنے لگا۔ وہ جان گئی تھی کہ شہرام اب اس سے سزا کے طور پر کھیلنا چاہتا ہے۔ "کیا رات کی، کی گئی تزیل کافی نہیں تھی شہرام سوری؟"

بلکل نہیں۔۔۔۔ "شہرام نے اس کے دوسری طرف کے بال سنوارے۔ اب اس کے کھردرے ہاتھ اس کے ملیج چہرے کی ملاحظہ محسوس کر رہے تھے۔ نفی میں سر ہلاتا اچانک وہ سیدھا اٹھ کھڑا ہوا۔

آئندہ میں تمہیں جب بھی بلاؤں تو فوراً یہاں آجانا۔ دوسری صورت میں وڈیو اپ لوڈ کرنے کا مجھے الزام مت دینا۔ اگر تم پھر بھی پاکستان میں رہنا چاہتی ہو تو۔۔۔ اور یہ اب

## URDU NOVEL BANK

تم پر منحصر ہے۔ "آفرین کا چہرہ اس کی دھمکی سن کر ہلدی کی طرح زرد پڑ گیا۔ اس کے سارے الفاظ کہیں کھو چکے تھے۔ وہ ایک لفظ بھی بولنے سے قاصر تھی۔ اسے یوں ساکت و جامد بیٹھا دیکھ کر وہ معنی خیزی سے مسکرایا۔

بس کریں شہرام۔۔۔ بہت ہو گیا۔۔۔ "وہ اس کمینی دھمکی پر احتجاجاً چینی تھی۔"

"مجھے آج صحیح معنوں میں پکھتاوا ہو رہا ہے۔ کاش میں تم سے کبھی نہ ملتی۔"

شہرام سوری کی آنکھیں سرد ہو گئیں۔ چہرے کے عضلات سخت ہو گئے۔ اس نے آفرین کی بات کا جواب دینا بالکل ضروری نہیں جانا۔ بلکہ جیب سے فلیٹ کی چابی نکل کر اس کے طرف پھینک دی۔ جو سیدھی آفرین کی گود میں گری۔ آفرین نے حیرت سے اس اقدام کو دیکھا اور پھر نا سمجھی سے شہرام کے طرف سوالیہ تاثرات سے دیکھا۔ جیسے پوچھ رہی ہو کہ یہ کس لئے؟

اسے سنبھال کر رکھو۔۔۔ آئندہ میں تمہیں جب بھی بلاؤں تو فوراً سے پیشتر یہاں"

"آجانا۔ دوسری صورت میں نتیجے کی زمیوار تم خود ہوگی۔۔۔"

## URDU NOVEL BANK

آفرین کے چہرے کا رنگ اس کے حکم نامے کے پیچھے نیت جان کر غصے و شرم سے سرخ پڑا۔

کیا آپ کو ڈر نہیں کہ آپ کی فیملی میں سے کوئی مجھے یہاں دیکھ سکتا ہے؟ "اس نے" اسے ڈرانے کی ناکام کوشش کی۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

یہ سوچنا تمہارا مسئلہ نہیں ہے۔۔۔ تم وہ کرو جو میں کہتا ہوں۔ اٹ ازانف۔ "وہ سرد" لہجے میں بول کر اسے بری طرح تپا گیا۔

اس وقت دروازے پر بیل ہوئی۔ شہرام یقیناً جانتا تھا کہ کون ہے۔۔۔ تنہی بنا پوچھے دروازہ کھول دیا۔ میر ہادی کچھ شاپنگ بیگز اٹھائے اندر آیا۔

باس۔۔۔ آپ کی ہدایت کے مطابق شاپنگ کر لایا ہوں۔ اور آپ کو ٹھیک نو بجے کمپنی کی "میٹنگ اٹینڈ کرنی ہے۔" اس نے بنا آفرین پر توجہ دیئے بے تاثر لہجے میں کسی روبرو کی طرح مؤدب انداز میں رپورٹ دی۔

ہمم۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔ "شہرام نے شاپنگ بیگز آفرین کے آگے پھینک دیئے۔ "جا کر" کمرے میں چلج کرو۔ "آفرین نے ایک گہری سانس بھر کر خود کو پرسکون کرنے کی کوشش

## URDU NOVEL BANK

کی۔ پھر بیگز اٹھا کر کمرے میں چلی گئی۔ شاور لے کر اس نے کپڑے بدلے۔ جب وہ باہر آئی تو شہرام کب کا جاچکا تھا۔ اس کا سیل فون ٹیبل پر پڑا ہوا تھا۔ آفرین نے فون اٹھا کر چیک کیا۔ وہاں اس کے ڈیڈ اور ولید کے طرف سے کافی مس کالز تھیں۔ وہ خود بھی پریشان ہو گئی تھی کہ ڈیڈ اور ولید کو کیا جواب دے گی کہ کس لئے پوری رات اس نے کال نہیں اٹھائی؟

ساتھ ہی وہ اپنے ساتھ ہوئے حادثے کے متعلق بھی سوچ رہی تھی۔ اس کی یہاں کسی سے کوئی دشمنی نہیں تھی۔ صرف رضیہ بیگم اور تانیہ لاشاری ہی اسے سخت ناپسند کرتی تھیں۔ لیکن ان سے اتنی انتہا کی توقع نہیں تھی۔ دوسرا شک اسے شہرام سوری پر ہو رہا تھا۔ کہ ہو سکتا ہے اس نے آفرین کو سبق سکھانے کے لئے انتہائی قدم اٹھایا ہو۔ جس کے نتیجے میں وہ آج اس کے فلیٹ پر اس کے ہاتھوں میں کھڑ پتلی بنی ہوئی تھی۔۔۔ اسے سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ جب اس شخص نے اسے چھوڑ دیا تو باوجود نفرت اور حقارت کے وہ اسے اپنا پابند کیوں بنا رہا تھا؟ اس قدر تذلیل کیوں کر رہا تھا؟ کہ اس کی وڈیو بنا کر اسے حراس کرنے کی کوشش کر رہا تھا! کب تک وہ اس کی تذلیل برداشت

## URDU NOVEL BANK

کر سکے گی؟ اسے ولید سے کوئی دلچسپی یا محبت نہیں تھی۔ وہ صرف اس شخص کی احسان مند تھی۔ اب آگے کیا ہوگا؟ اسے خود سمجھ میں نہیں آ رہا تھا۔

وہاں سے نکل کر وہ سیدھی اپنے آفیس گئی۔۔۔ پھر شام تک وہاں مصروف رہی۔ سیر فون اس نے جان بوجھ کر پاور آف کر دیا تھا۔ اس کا بالکل بھی کسی کی کال اٹینڈ کرنے کا دل نہیں تھا۔

☆☆☆☆☆☆

یہ پہاڑوں کے بچ و وسیع و عریض سبز زار میدان کا منظر ہے۔ کالے رنگ کا ترک نسل کا خوبصورت گھوڑا وہاں بے دریغ دوڑ رہا تھا۔ گھوڑے کی پچھلی دم ہوا سے باتیں کر رہی تھی۔ جیسے کسی حسینہ کے کھلے خوبصورت ریشمی گیسو ہوا کے لے پر محو رقصاں ہوں۔ اس کا سوار کالے رنگ کے پشت گھڑ سواری کے لباس میں ملبوس اس کی پشت پر بیٹھا ایک ہاتھ میں باگ مضبوطی سے تھامے دوسرے ہاتھ سے چابک بھی وقفے وقفے سے گھوڑے کے پچھلے حصے پر مار رہا تھا جس سے گھوڑا اور زیادہ جوش و خروش سے میدان میں دوڑتا جا رہا تھا۔ سوار نے پورے تین راؤنڈ مکمل کر کے گھوڑے کی رفتار دھیمی کر دی۔۔۔ اب



## URDU NOVEL BANK

گھوڑا آہستہ آہستہ دلکی چال چل رہا تھا۔ گھوڑے کے ساتھ ساتھ سوار کی سانس بھی اتھل پٹھل ہو رہی تھی۔ دونوں سردی میں بھی پسینے سے شرابور ہو رہے تھے۔

لکڑی کی باؤنڈری کے پار میر ہادی پانی کی بوتل اور تولیہ لئے کھڑا اس کو کب سے دیکھ رہا تھا۔ شہرام قریب آیا تو ٹرینر نے گھوڑے کے باگ تھام لی۔ شہرام اچھل کر نیچے کودا۔ اور تولیہ لے کر پسینہ پونچھا۔ گلے کے دو تین بٹن کھول کر گہری سانس لی۔

کچھ دور کھڑے کمپنی کے ایگزیکٹوز جلدی سے اس کے قریب چلے آئے۔

بھت عمدہ سوری صاحب۔۔ آپ کو تو گھڑسواری میں بہت زیادہ مہارت ہے ماشاء اللہ " زبردست۔ "ایک منتظم نے تعریف کی۔

بلاشبہ۔۔ شہرام سوری صاحب ہواؤں کو فتح کرنے کا ہنر جانتے ہیں۔ "دوسرے نے " بھی تعریف کی۔

## URDU NOVEL BANK

اصل مدع پر آؤ۔ "شہرام کو ان کی چاپلوسی ایک آنکھ نہیں بھائی۔ ناگواری سے ٹوک دیا۔ جس پر دونوں ہی چھینب گئے۔ جب کہ میر ہادی نے چہرہ دوسری طرف کر کے منہ پر ہاتھ رکھ کر بے ساختہ مسکراہٹ دبائی تھی۔

شہرام صاحب۔۔ آپ کب اپنی کمپنی جوائن کریں گے؟ پچھلے کئی ماہ سے آپ کمپنی نہیں آئے۔ آپ کی اس عدم موجودگی کی وجہ سے کمپنی کے شیئرز مسلسل گر رہے ہیں۔ تحام سوری ہماری کوئی بات نہیں سنتے۔ ہر کام اپنی مرضی سے کرنے کی ضد کرتے ہیں۔ اگر یہی حال رہا تو سوری کارپوریشن جلدی ہی دیوالیہ ہو جائے گی۔ آپ کو واپس آنا پڑے گا۔" ایک نے ہچکچا کر جلدی سے بات سنبھال کر اصل مدع وضاحت سے بیان کیا۔ جسے سن کر شہرام سوری نے ایک ابرو اوپر کو اٹھالیا۔

ہمیں آپ کی سخت ضرورت ہے جناب۔" ایک نے سنجیدگی سے اسے دیکھا۔

"کمپنی آپ کے سوا کچھ بھی نہیں کر سکتی۔"

شہرام نے پانی کی بوتل اوپر کر کے منہ پر پانی ڈال کر منہ دھویا۔ پھر گھونٹ گھونٹ پینے لگا۔ اس کے انداز میں کافی لاپرواہی تھی۔ جیسے اسے کمپنی سے کوئی لینا دینا نہ ہو۔

ٹھیک ہے۔۔ میں اگلے ہفتے سے جوائن کروں گا۔ "اس کا انداز ایسا تھا۔۔ جیسے ان پر"  
احسان کر رہا ہو۔

www.urdu-novelbank.com

visit for more novels:

یہ تو بہت خوب ہو گیا۔۔ ویلکم بیک باس۔۔۔۔ ہم آپ کا انتظار کریں گے۔۔ دوبارہ سے "  
شکریہ۔ "وہ خوشی سے ہانچیں پھیلاتے اس کی نظروں سے اوجھل ہو گئے۔  
باس۔۔ کمال ہے۔۔ آپ ابھی تک ان کی نظر میں بیٹ ہیں۔۔۔۔ آپ کو کمپنی "  
چھوڑے بمشکل چھ ماہ ہوئے ہیں۔ لیکن ریحام سُوری ابھی تک ایگزیکٹوز کا دل جیتنے میں  
کامیاب نہیں ہو سکا۔۔۔۔ "میر ہادی مجھ سا مسکرا کر ہلکے پھلکے انداز میں بولا۔

ریحام سُوری اپنے باپ جیسا ہے۔ اور میں اچھی طرح سے جانتا ہوں وہ اصل میں کیا "  
چاہتے ہیں، میں اگر کچھ کہوں گا تو برا کہلایا جاؤں گا۔ جو کہ ویسے ہی ریحام اور مام کی نظروں  
میں ہوں۔۔ لیکن میری مام۔۔۔۔۔ وہ میرے سے کبھی خوش نہیں ہو سکتی نیور۔۔۔۔ "اس  
کے لہجے سے بالکل بھی نہیں لگ رہا تھا کہ اسے اس بات کا کوئی افسوس ہے۔ اب

## URDU NOVEL BANK

افسوس اور دکھ محسوس کرنے کی باتیں قصہ پارینہ بن چکی تھیں۔ اب شہرام ان باتوں کی پرواہ نہیں کرتا تھا۔ اس کی اپنی ہی لائف تھی۔ اسے سُوری کمپنی میں کسی عہدے کی لالچ بلکل نہیں تھی۔ جیسا کہ ریحام اور اس کا باپ سمجھتے تھے۔

میر ہادی خاموش کھڑا اسے دیکھے گیا۔ اسے احساس تھا کہ شہرام سے یہ برتاؤ کسی طرح بھی جائز نہیں تھا۔

شہرام ---- "اچانک کسی زنانہ آواز نے پیچھے سے اسے آواز دی۔"

شہرام سُوری کے ساتھ ساتھ میر ہادی نے بھی چونک کر پیچھے آواز کی سمت دیکھا۔ اور حیران ہوئے۔

یہ تانیہ لاشاری تھی۔ پنک رنگ کی شرٹ پر بلیو جینز اور بلیو رنگ کی شال اوڑھے۔۔ اس ٹھنڈے موسم کا حصہ لگ رہی تھی۔ ان دونوں کو متوجہ دیکھ کر وہ مسکرائی اور بھاگتی ہوئی اس کے پاس آئی۔ اس کا چہرہ مسرت سے ہمکنار تھا۔ جیسے شہرام کو وہاں پا کر اس کی کوئی بڑی خواہش پوری ہوئی ہو۔

## URDU NOVEL BANK

اماں بی نے بتایا کہ آپ یہاں ہونگے۔ تبھی میں جلدی میں یہاں آئی ہوں۔ تھینکس گاڈ" کہ آپ مجھے یہاں واقعی بھی مل گئے۔ "اس نے پھولے ہوئے سانس کے ساتھ جلدی جلدی جملہ پورا کیا۔ اور آخر میں سینے پر ہاتھ رکھ کر شکر کی سانس بھری۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

میں مصروف ہوں۔ "بیزاری سے کہتا وہ گھوڑے پر سوار ہونے کی تیاری میں تھا۔ اس" پر توجہ نہیں دی۔ اس عورت کی بات سننے سے بہتر تھا وہ گھوڑے پر تین رائونڈ اور لگا لیتا۔

تانیہ لاشاری اس کے رویے سے کافی مایوس ہوئی تھی لیکن وہ یہ موقع کسی قیمت پر گنونا نہیں چاہتی تھی۔ سو یکدم گھوڑے کے آگے کھڑی ہو گئی۔ "شہرام۔۔۔ پلیز۔۔۔ مجھے آپ سے ضروری بات کرنی ہے۔ سن لیں پلیز۔۔۔" اس نے ملتجی لہجے میں کہا۔

شہرام کی آنکھوں میں تجسس کی جھلک صاف دکھائی دی۔ وہ اصل بات جاننے کے لئے کافی بے قرار دکھائی دیا۔ اسے شک ہوا کہ بات آفرین کے متعلق ہی ہوگی۔ لیکن اس نے

اپنی بے قراری کو کمال صفائی سے لاپرواہی کے پردے میں چھپالیا۔ "ہممم۔۔۔ بولو کیا بات ہے؟"

آپ کو میری سوتیلی بہن تو یاد ہے نا؟ میرے ڈیڈ نے اسے کمپنی کے لئے ساحلی "کنارے والی زمین دینے کا ارادہ کیا ہے۔ جبکہ ڈیڈ یہ زمین پہلے سے ہی میرے ماموں فرید "لاشاری کو دینے کا وعدہ کرچکے تھے۔

تانیہ لاشاری نے فکر مندی سے بتا کر اسے دیکھا۔ وہ شہرام کی بے تابی سے سمجھ گئی تھی کہ شہرام سوری جانے کی جلدی میں ہے۔ لیکن اس کے پاس برداشت کرنے کے سوا اور کوئی راستہ نہیں تھا۔ وہ آفرین کو خود سے جیتتا ہوا دیکھنا نہیں چاہتی تھی۔ اسے اس کا راستہ کسی بھی طریقے سے روکنا تھا۔ یہ زمین اس کے ماموں فرید کو عظیم لاشاری نے رضیہ بیگم کی ضد پر دینے کا وعدہ کر لیا تھا۔ لیکن اب آفرین کے آتے ہی عظیم لاشاری نے وہ پلاٹ آفرین کو دینے کا ارادہ کر لیا تھا تاکہ اس کی کمپنی کی اپنی بلڈنگ بن سکے۔ تو پھر۔۔۔؟ "شہرام نے اسے بی نیازی سے دیکھا۔ جبکہ اس کے ہونٹ کچھ سوچ کر "مجھ مسکراہٹ میں مڑے تھے۔

تانیہ لاشاری اسے امید سے دیکھنے لگی۔ "کیا آپ میری مدد کر سکتے ہیں، پلیز۔۔۔۔۔ یہ زمین آفرین کو بالکل نہیں ملنی چاہئے۔۔۔۔۔ آپ کسی طرح سے بھی رکاوٹ پیدا کریں۔"

www.urdu-novel-bank.com

وہ بنا جواب دیئے اچھل کر گھوڑے کی پیٹھ پر بیٹھ گیا۔ اور باگ تھام لی۔ گھوڑا ہن ہنایا اور اگلے پاؤں اوپر اٹھا کر نیچے کیئے۔۔۔ وہ گھوڑے کی باگ سنبھالے کچھ پل خاموش رہا۔۔۔ لیکن "پھر اچانک ہی کچھ سوچ کر معنی خیزی سے اس کے جانب جھک کر مسکرایا۔" ضرور۔۔۔

تانیہ لاشاری کی آنکھیں چمکنے لگی۔ شرام سوری سچ میں اس سے پیار کرتا ہے۔ تبھی تو اس کی بات ایک بار میں ہی مان لی تھی۔ اسے خود پر رشک آنے لگا۔

"تمھینک یو شرام۔۔۔۔۔ آئی۔۔۔۔۔ آئی لوو یو۔۔۔۔۔"

جھجھکتے شرماتے ہوئے اس نے یہ تین لفظ اسے کہہ دیئے۔

وہ تین لفظ کہنے کے بعد اس نے شرام کو سر جھکالیا۔ اور بہر بوٹی کی طرح شرماتے لگی۔ اگر وہ اس وقت سر اٹھا کر شرام کے چہرے کو دیکھتی تو اسے پتا چلتا کہ وہ شخص

## URDU NOVEL BANK

کس قدر نظروں میں حقارت بھری مسکراہٹ سے دیکھ رہا ہے۔ (محبت؟۔۔۔۔۔ وہ اس سے صرف دو تین بار ہی ملی تھی۔ لیکن بات کر رہی تھی محبت کی۔۔۔۔۔ یہ عورت واقعی بہت گھٹیا تھی۔) اس نے تانیہ کے لئے دل میں سخت نفرت محسوس کی۔

www.urdu-novel-bank.com  
visit for more novels

شہرام نے سر نفرت سے جھٹک کر گھوڑے کو چابک مارا اور گھوڑا بھگاتا وہاں سے دور لے گیا۔

اس کے باوقار مردانہ سراپے اور خوبصورت شخصیت نے تانیہ لاشاری کی آنکھوں میں جگنو سے بھر دیئے تھے۔ وہ ایک ایسا وجیہ مرد تھا جس پر ایک نگاہ غیر ارادہ پڑ جائے تو دل بار بار دیکھنا چاہتا تھا۔ تانیہ لاشاری اسے پہلی نظر میں ہی دل دے بیٹھی تھی۔ اب چاہے کچھ بھی ہو جاتا۔ اسے بس شہرام سوری سے شادی کرنی تھی۔

☆☆☆☆☆

لگے دن بھی آفرین یزدانی اپنی نئی نئی کمپنی کے اسٹاف سے میڈنگز کرنے میں ہی مصروف رہی۔

Visit For More Novels: [www.urdu-novel-bank.com](http://www.urdu-novel-bank.com)



## URDU NOVEL BANK

حالانکہ نئی فیلڈ کو اتنی جلدی آگے بڑھانا آسان کام ہرگز نہیں تھا۔ ان دو ماہ کے عرصے میں اسے سخت محنت کرنا پڑی تھی۔

وہ رات کو ساڑھے دس بجے تھکی ہاری گاڑی بمشکل ڈرائیو کرتی۔ اپنا تھکن سے پور وجود گھسیٹتی ہوئی ولا میں داخل ہوئی۔ لائونج کے بڑے سے صوفے پر تانیہ لاشاری چہرے پر مڈ ماسک لگائے لیٹی ہوئی تھی۔ اسے آتا دیکھ کر اس کی آنکھوں میں استہزائیہ چمک لہرائی۔ آفرین کا بالکل بھی موڈ نہیں تھا تانیہ لاشاری کے کسی طنز کے جواب دینے کا۔ وہ سیرٹھیوں کے طرف بڑھی۔

آں۔۔۔ ہاں۔۔۔ آفرین صاحبہ بڑی خوش فہمی ہے تمہیں۔۔۔ کہ یہ زمین تمہیں مل جائے گی۔۔۔۔۔ تو ڈیئر۔۔۔ کیا ہوا اگر بیچارے ڈیڈ تم پر ترس کھا کر زمین تمہیں دینے کی حامی بھر بیٹھے۔۔۔ لیکن یہ تمہیں کبھی نہیں مل سکتی۔۔۔۔۔ میری طرف سے صرف ایک لفظ ہوگا۔۔۔ اور شہرام سُوری بنا ہچکچاہٹ کے زمین کی منتقلی روک دیں گے۔ کوئی بھی انہیں انکار نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔ نہ کسی میں اتنی ہمت ہے۔" اس نے تفخر سے ایک ابرو اچکا کر اسے دیکھا۔

## URDU NOVEL BANK

آفرین نے اس بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔ منہ پھیر کر اوپر چلی گئی۔ پیچھے تانیہ لاشاری اس کے ایٹیٹیوڈ پر پیر پٹخ کر رہ گئی۔

آفرین نے کمرے کا دروازہ بند کر کے تھکے وجود کے ساتھ دروازے سے پشت ٹکا لی۔۔ اس کے سینے میں سانس گھٹنے لگا تھا۔ بے اختیار سینے پر ہاتھ رکھ کر سینہ سہلایا۔ دل کی نسیں کھینچنے لگیں۔ ایسے جیسے کوئی کھینچ رہا ہو۔۔۔۔۔ لفظ ہمدردی اور ترس۔۔۔۔۔ یہ دو الفاظ وہ ڈیزرو نہیں کرتی تھی۔

اسے کسی سے کوئی ہمدردی یا ترس کی ضرورت نہیں تھی۔ وہ کوئی یتیم یا لاچار لڑکی نہیں تھی۔ وہ ایک پڑھی لکھی گرتجویٹ لڑکی تھی۔ ڈیزائننگ میں کئی مڈل جیت چکی تھی۔ آرکیٹیکٹ میں اس کے مقابلے کا کوئی نہیں تھا۔ اس کے پاس ڈیزائننگ کی خداداد صلاحیتیں تھیں جو اسے اپنی ماں سے ورثے میں ملی تھیں۔ ساتھ ہی ماں کی چھوڑی ہوئی ڈیزائننگ کمپنی بھی۔ وہ کوئی دبو سی گھریلو لڑکی نہیں تھی جو ایسی چھوٹی سوچ کے لوگوں کے کچھ الفاظ سے دکھی ہو جاتی۔۔۔۔۔ یا ڈر جاتی۔۔۔ وہ مقابلہ کرنا بھی اچھے سے جانتی تھی۔۔۔۔۔ اسے تانیہ لاشاری یا اس کی ماں سے کوئی ذاتی عداوت نہیں تھی۔ وہ انہیں بالکل بھی اہم نہیں سمجھتی تھی۔ اس کے لئے اہم صرف اپنا باپ تھا۔ کیونکہ کہ اس

## URDU NOVEL BANK

کے پاس اب یہی ایک مخلص رشتہ بچا تھا۔ اسے زمین کی کوئی لاچ تھی نہ ضرورت۔۔۔ اسے ضرورت صرف اپنے باپ کی تھی۔ اس دست شفقت کی تھی۔۔ اور یہ اس کے لئے کافی تھا۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

تانیہ کے جملے کہ شہرام اس کے لئے زمین کی منتقلی روک دے گا۔۔ یہی الفاظ اس کے لئے تکلیف کی وجہ بن گئے تھے۔ پہلے جب وہ اس کی نظر میں صرف ایک وکیل تھا۔ تب بھی۔۔۔ اور اب ایک دولت مند کی شکل میں اس کے سامنے تھا۔ تب بھی۔۔ دونوں صورتوں میں وہ اس قابل تھا کہ بیٹھے بٹھائے رسی کھینچ دے۔ اس کے لئے یہ آسان تھا۔ یہ شخص اس کے لئے وجہ تکلیف بن چکا تھا۔

اس نے زور سے جلتی آنکھیں بند کر کے کھولی۔۔ ایک گرمی سانس بھر کر واش روم میں گھس گئی۔۔ گرم شاور لینے کے بعد اس کا جسم ہلکا پھلکا سا ہو گیا تھا۔ اب اس کا ارادہ سونے کا تھا۔ ڈرائر سے بال سکھا کر وہ بیڈ پر لیٹنے کے ارادے سے بیٹھی۔ جب اچانک

## URDU NOVEL BANK

سائیڈ ٹیبیل پر پڑا موبائل وائبرٹ کرنے لگا۔ یہ کسی انجان نمبر سے کوئی وائس میسج تھا۔ اس نے حیران ہو کر تجسس کے ہاتھوں مجبور ہو کر وائس میسج اوپن کیا۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

ایک گھمبیر سی مراد نہ آواز موبائل سے نکل کر اس کے کانوں کے پردے سے ٹکرائی۔ فوراً فلیٹ پر پہنچو۔۔۔ سارا فلیٹ گندہ ہے۔۔۔ اسے ابھی آکر صاف کرو۔ "آفرین کا تو" یہ سن کر پارہ آخری حد کو چھونے لگا تھا۔ "لعنت ہو۔۔۔" بے اختیار اسکے ہونٹ ہلے تھے۔ کیا یہ کوئی وقت تھا؟ آدھی رات کو وہ حکم نامہ جاری کر رہا تھا۔۔۔ وہ بھی ایک معمولی سے کام کے لئے؟ کیا اس کا دماغ چل گیا ہے؟ آفرین کو تپانے اور تنگ کرنے کا یہ کون سا طریقہ تھا؟ یقیناً یہ شخص پاگل تھا۔ آفرین نے ایک گہری سانس بھر کر اپنا غصہ کم کرنے کی کوشش کی۔

"اس نے جواب ٹائیپ کرنا شروع کیا۔

sorry

## URDU NOVEL BANK

آپ نے غلط نمبر ملایا ہے۔ میرے خیال میں آپ کو صفائی کرنے والے عملے کو کال کرنی چاہیئے۔ "مسیح بھیج کر اس نے موبائل تقریباً پھٹک دیا۔ اور سر ہاتھوں میں دے دیا۔ وہ اب اعصابی تناؤ کا شکار ہو چکی تھی۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

مسیح ٹون پھر بجی۔ اس نے بیزاری سے موبائل کو گھورا۔ پھر جھٹکے سے اٹھا کر مسیح اوپن کیا۔

ٹھیک ہے۔۔۔ میں عظیم لاشاری کی عزت دار بیٹی کی خوبصورت وڈیو نیٹ پر ڈال دیتا" ہوں۔ صبح تک پورے ملک میں یہ وڈیو اچھی خاصی پھیل جائے گی۔ اور اس کے بعد "اپنے ڈیڈ کی عزت کا سوچنا۔۔ کہ کتنی رہ جاتی ہے۔۔

مسیح پڑھ کر وہ سخت پریشان ہوئی۔ وہ اپنی وجہ سے اپنے ڈیڈ کی عزت پر کوئی حرف نہیں آنے دینا چاہتی تھی۔ یہ اس کے لئے ڈوب مرنے کا مقام تھا۔ اس کا سر سوچ سوچ کر درد سے پھٹنے لگا تھا۔ بے بسی سے آنکھیں نم ہو گئیں۔ وہ کیوں اس شخص کے آگے ہر بار اتنی بے بس ہو جاتی تھی؟

☆☆☆☆☆

## URDU NOVEL BANK

فلیٹ کا دروازہ چابی سے کھول کر وہ غصے میں بھری اندر آئی۔ لیونگ روم پورا روشن تھا۔ اس تیز روشنی میں شہرام سُوری بادامی رنگ کے لیڈر صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ جما کر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا ایک بازو صوفے کے ہتھکے پر کہنے کے بل ٹکا ہوا تھا۔ دوسرا بازو ہاتھ کے سہارے صوفے کی نشست پر جما ہوا تھا۔ وہ اس وقت کسی بادشاہ کی طرح دکھ رہا تھا۔ جو اپنی شاہی نشست پر دربار میں بیٹھا ہو۔ اس کے ہونٹوں پر شاطرانہ مسکراہٹ اور آنکھوں میں طنزیہ چمک تھی۔

اس کے طرف دیکھے بغیر، مکمل نظر انداز کر کے وہ سیدھی کچن کے طرف بڑھی۔ اور صفائی کا سامان ڈھونڈنے لگی۔

کافی دیر تک ادھر ادھر ڈھونڈنے کے بعد وہ بالکونی میں دیکھنے گئی۔ اسے مسلسل کچھ ڈھونڈتا دیکھ کر شہرام جو صوفے پر بیٹھا سرد نظروں سے اسے کب سے تار رہا تھا۔ دل میں شدید حیران بھی ہو رہا تھا۔ (آخر یہ کیا چل رہا ہے؟)

## URDU NOVEL BANK

وہ اس دیکھ کر اس سے لڑتی کیوں نہیں؟ بحث کیوں نہیں کرتی؟ کچھ کہتی کیوں نہیں؟  
کہ زمین اسے دینے کے بجائے فرید لاشاری کو کیوں الاٹ کر رہا؟ کیوں وہ اس کے آگے  
نہیں گر گڑاتی؟۔

اس نے اپنے ذہن میں جو کچھ سوچ رکھا تھا۔۔۔ جو کچھ تصور کیا تھا۔۔۔ سب کچھ اس کے  
الٹ ہو رہا تھا۔ آفرین نے اس سے ایک لفظ تک نہیں بولا۔ بلکہ اس کی طرف دیکھا تک  
نہیں۔۔۔ وہ اسے نظر اندازی کی مار لگا رہی تھی۔ اور یہ مار سہنا شہرام کے لئے مشکل  
تھا۔ وہ چڑچڑاہٹ کا شکار ہو کر اٹھا۔ اور جدھر وہ گئی تھی۔ اس کے قدم بھی بالکونی کے  
طرف بڑھنے لگے۔

آفرین کو بالآخر جھاڑو بالکونی میں مل گیا۔

جب جھاڑو اٹھا کر وہ مڑی شہرام کے پہاڑ جیسے وجود سے ٹکرا گئی۔ اس کی ناک شہرام کے  
سینے سے زور سے ٹکرائی تھی۔۔۔ اتنی زور سے کہ اسے لگا اس کی ناک کی ہڈی ٹوٹ گئی  
ہو۔

## URDU NOVEL BANK

ایک زور کی چلنچ اس کے منہ سے نکلی ہاتھ بے اختیار ناک پر گیا۔ اس کی آنکھوں میں درد سے آنسو آچکے تھے۔ "تم یہاں کیا کر رہے ہو؟" ناک سہلاتے اس نے زندہ ہی آواز میں کہا۔

یہ تو مجھے پوچھنا چاہیئے۔ "شہرام کو ایسا لگا جیسے وہ پھر سے آفرین نامی زہر کا اثر ہو رہا" ہے۔ وہ اس وقت تو اور بھی حیران ہوا تھا۔ جب اس نے آفرین کے چہرے پر کسی قسم کی کوئی پریشانی نہیں دیکھی۔ وہ بالکل نارمل تھی۔ جیسے زمین جیسی حقیر چیز اس کے لئے اہمیت نہیں رکھتی۔

کیا تم نے مجھے صفائی کرنے کا آرڈر نہیں دیا؟ کافی دیر ہو چکی ہے۔ میں جلدی کام ختم" کر کے آرام کرنا چاہتی ہوں۔۔۔ پلینز آگے سے ہٹو۔ "جب وہ آگے سے نہیں ہٹا تو وہ نظر انداز کر کے جھاڑو اٹھائے، اس کی سائیڈ سے نکل گئی۔ اور سنجیدگی سے کمرے میں آکر فرش پر جھاڑو دینے لگی۔ اس کا چہرہ کسی بھی قسم کے تاثر سے پاک تھا۔

شہرام حیران سا اسے احتیاط سے جھاڑو دیتے دیکھنے لگا۔ وہ خفگی سے تنک کر آگے بڑھا اور ایک ہی جھٹکے سے اس کے ہاتھ سے جھاڑو چھین لیا۔ اور دور پھینک دیا۔



آفرین یزدانی، کیا تمہیں مجھ سے کچھ بھی نہیں کہنا؟ "اگر وہ اس کے آگے منت کرتی، گرگڑاتی، تو اس کی خود ساختہ انا مطمئن ہو جاتی۔۔۔ اور تانیہ لاشاری سے کئے وعدے کے برخلاف جا کر زمین آفرین کو الاٹ کر دیتا۔ لیکن وہ بے تاثر تھی۔ خاموش تھی۔ بے حس تھی۔ جیسے اسے کوئی فرق نہ پڑتا ہو۔

ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ جاؤ۔۔ باتھ ٹب صاف کر کے گرم پانی بھرو۔ مجھے نہانا ہے۔ "اب" وہ برف جیسی سنجیدگی سے بولا۔

آفرین نے کافی بے بسی محسوس کی۔ لیکن حکم ماننے کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا۔ وہ سیدھی واش روم میں گئی۔ واش روم کافی بڑا تھا۔ اور باتھ ٹب بھی کافی گہرا تھا۔ اسے صاف کرنے کے لئے آفرین کو کافی جھکنا پڑتا۔ اس نے سوچا۔

## URDU NOVEL BANK

پھر ایک سرد آہ کھینچ کر کپڑا اٹھایا۔ اور کافی حد تک اکڑو جھک کر اندر سے بمشکل صاف کرنے لگی۔ اس کی کمر درد کرنے لگی۔

شہرام بھی اس کے پیچھے آگیا تھا۔ تاکہ اسے اور زچ کر سکے۔ لیکن جب آفرین کو جھکی ہوئی حالت میں دیکھا تو وہیں دروازے میں اسٹک ہو گیا۔ آفرین کے جھکنے سے اس کی پتلی کمر کا خم واضح تھا۔

شہرام سوری کی آنکھیں اس منظر کی تاب نہ لاسکیں۔ اور گہری ہونے لگیں۔ وہ آہستہ آہستہ آگے بڑھنے لگا۔ جب آفرین کی سیل فون وائبرٹ کرنے لگی۔ وہ وہیں ہرک گیا۔ آفرین نے بالکل بھی دھیان نہیں دیا کہ شہرام اس کے پیچھے کھڑا کب کا اسے اپنی نظروں کے حصار میں قابو کئے گھورے جا رہا ہے، اور موبائل اٹھا کر دیکھا۔ جہاں 'ولید گرویزی کالنگ' بلنک ہو رہا تھا۔

!وہ ہچکچائی۔ کہ کال اٹھائے یا نہ اٹھائے

## URDU NOVEL BANK

کچھ بھی تھا۔۔۔ یہ گھر جہاں وہ اس وقت آدھی رات کے نامناسب وقت کھڑی تھی، بحر حال شہرام سوری کا تھا۔

اس نے موبائل کو میوٹ کر دیا۔ وہ بالکل بھی اس وقت ولید یا کسی کی بھی کال اٹھانے کے موڈ میں نہیں تھی۔ لیکن پیچھے سے کسی نے اس کے ہاتھوں سے فون چھین کر لیا۔

آفرین شاک سے تقریباً اچھل کر پیچھے مڑی۔  
شہرام نے اس کی موبائل اسکرین پر کالر آئی ڈی کو لب بھیج کر اشتعال انگیز تاثرات سے گھور رہا تھا۔ پھر۔۔۔ اچانک ہی اس کے ہونٹوں کے کونے ایول مسکراہٹ سے مڑے تھے۔

"کیا تمہیں اپنے نام نہاد فیانسی کو جواب نہیں دینا؟"  
موبائل اس کے فکر مند چہرے کے آگے لہراتے ہوئے بولا۔

دیکھو شہرام۔۔۔ میرا فون مجھے واپس کرو "! آفرین یزدانی نے ہاتھ بڑھا کر اس سے اپنا"  
فون چھیننا چاہا۔ لیکن۔۔۔ شہرام نے فون والا ہاتھ اوپر اٹھا کر اس کی پہنچ سے دور

## URDU NOVEL BANK

کیا۔ آفرین نے اچھل اچھل کر دو تین بار فون تک پہنچنے کی کوشش کی لیکن شہرام سوری کافی دراز قد تھا۔ اور وہ اس کے سامنے ایک چھوٹی بچی لگ رہی تھی۔

اتنی فکر۔۔۔؟ "شہرام کی آنکھوں میں برف جیسے سرد تاثرات ابھرے اس نے ایک طویل سرد ہنکارا بھرا۔ "کیا تمہیں یہ ڈر ہے کہ تمہارے اس نام نہاد منگیتز کو پتا نہ چل جائے کہ تم۔۔۔۔ آدھی رات کے اس پہر۔۔۔۔ میرے پاس تنہا ہو؟

بس شہرام۔۔۔ کیا تمہاری ہو گئی؟ "! آفرین اب واقعی غصے میں آئی۔ "پہلے صرف یہ بتاؤ" کہ اس بات سے تمہارا کیا جائے؟ تم کس رشتے سے اتنی پرواہ کر رہے ہو۔۔۔ میں جواب دوں یا نہ دوں۔۔۔ یہ قطعی میرا مسئلہ ہے۔۔۔۔ تمہارا نہیں۔ اٹ از انف۔ "شہرام نے اس کی بات پر آنکھیں چھوٹی کر کے اسے تیکھی نظروں سے گھورا۔ اور یکدم انسر بٹن دبایا۔ ولید گرویزی کی فکر سے بھری ہوئی آواز واش روم کی دیواروں سے ٹکرا کر گونجنے لگی۔

## URDU NOVEL BANK

آئی، تم کیا کر رہی ہو؟ کتنی دیر سے کال کر رہا ہوں۔۔۔ اتنی دیر سے کال کیوں اٹھائی؟  
 ہے؟" ولید کی فکر مند آواز سن کر آفرین دھک سی رہ گئی۔ اس نے ڈر ڈر کر جھجھکتے ہوئے  
 قریب کھڑے شہرام کو دیکھا۔ جو طنزیہ نظروں سے ابرو اچکا کر اسے مسلسل گھور رہا تھا۔  
 وہ بالکل خاموش کھڑا اسے بس گھور رہا تھا۔ پھر اس نے آرام سے کال کو لائوڈ اسپیکر پر  
 رکھ دیا۔ اس کے کان کے قریب جھک کر گھمبیر آواز میں سرگوشی کی۔ "اگر۔۔۔ تم اسے  
 "نہیں بتا رہی۔۔۔ تو میں اسے بتاؤں گا۔"

آفرین یزدانی نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔ وہ بالکل نہیں سمجھی تھی کہ شہرام سُوری نے  
 کیا منصوبہ بنا رکھا تھا! اس نے بمشکل ڈرتے ہوئے دل کے ساتھ ہچکچا کر ولید کو جواب  
 دیا۔ کیونکہ شہرام فون پکڑ کر اس کے بالکل قریب کھڑا ہوا تھا۔  
 معاف کرنا، میں اصل میں شاور لے رہی تھی۔ میں نے سیل فون کی آواز بالکل نہیں سنی۔  
 وہ بمشکل لہجے کی کیپکاپٹ کو قابو کئے ہوئے تھی۔

## URDU NOVEL BANK

کوئی بات نہیں آئی، تم نے مجھے آج سارا دن کال نہیں کی۔ سو مجھے تمہاری بہت یاد" آنے لگی۔ "ولید کی آواز میں شکایت تھی۔ "کیا تم نے مجھے یاد کیا؟" گھمبیرتا سے پوچھا گیا۔ واش روم کا درجہ حرارت اچانک ہی نقطہ انجماد پر گر گیا۔ ہر چیز فریز ہو گئی۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels

اچانک آفرین کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔ چہرہ تکلیف کی زیادتی سے سرخ ہو گیا۔ وہ ڈر کی وجہ سے چیخ دبا گئی۔ شہرام نے اس کی کان کی لوب پر دانتوں سے کاٹ لیا تھا۔ وہ بے اختیار گھومی۔ اور شہرام کے نفرت بھرے وجہہ چہرے کو تعجب سے گھورا۔  
(! یہ وہ کیا کرنے کی کوشش کر رہا تھا؟)

اس کے خفا خفا اور حیران تاثرات دیکھ کر وہ طنز سے مسکرایا۔ اور لگے ہی پل غیر متوقع طور پر آفرین یزدانی کو کھینچ کر بانہوں کے حصار میں جکڑا۔ اور بے اختیاری سے اس کے گلے پر ہونٹ رکھ دیئے۔ اس کے گرم گرم ہونٹوں کا ٹچ اس کی گردن کو جلانے لگا۔ وہ بالکل سن رہ گئی تھی۔ ادھر ولید پوچھے جا رہا تھا۔

"ہیلو۔۔۔ آئی۔۔۔ تم جواب کیوں نہیں دے رہی؟ کیا تم نے مجھے یاد نہیں کیا؟"

## URDU NOVEL BANK

وہ میں۔۔۔ کچھ دنوں سے بہت زیادہ مصروف تھی۔ "وہ مسلسل شہرام سے خود کو"

چھڑانے کی ناکام سی کوشش میں ادھ موئی ہوئی جارہی تھی۔

تم کو پلاٹ ملا؟ "اس نے فکر سے پوچھا۔"

نہیں۔۔۔ "آفرین نے دانت پیسے۔ بدمعاش شہرام سُوری اب اس کے آگے آکر اس کے"

visit for more novels:

ہونٹوں کو چوم رہا تھا۔ وہ بالکل بے بس ہو گئی۔

وہ بمشکل اپنے ہونٹوں کو رہائی دلا پائی۔ لیکن شہرام نے پھر سے قابو کر لئے۔

بد قسمتی سے میں تمہارے پاس نہیں ہوں۔ میں تمہاری کسی معاملے میں کوئی مدد نہیں"

کر سکتا۔ "ولید کی آواز تاسف سے بھری ہوئی تھی۔

آفرین کے ہونٹ تو شہرام نے قابو کئے ہوئے تھے۔ وہ کچھ بھی نہ کہہ سکی۔ اس کی۔  
آنکھیں پھٹ گئی تھیں۔

، میں کوشش کر کے بہت جلد اسلام آباد آؤں گا۔۔۔ پھر میں اس مسئلے کو دیکھوں گا"

ٹھیک ہے؟ "ولید نے اپنی بات جاری رکھی۔

"آئی، تم کیوں کچھ نہیں کہہ رہی؟"

## URDU NOVEL BANK

آفرین مکمل شہرام کے قابو میں تھی۔ وہ اسے بازوؤں کی سخت گرفت میں جکڑے اس کے ہونٹ قابو کئے ہوئے تھا۔ وہ بمشکل ایک ہلکی سی "ہممم۔۔" نکال پائی۔ جیسے ہی ہونٹوں سے نکلتی مٹھاس کا نشہ شہرام کے دماغ پر چڑھا۔ اس کی گرفت ایک لمحہ کو نرم ہوئی اس کا فائدہ اٹھا کر آفرین نے اس کے ہاتھ سے سیل فون چھین لیا۔

www.urdu-novel-bank.com  
visit for more novels:

مجھے ابھی بہت کام ہے۔ میں فون رکھتی ہوں "۔ ہونٹوں کو رہائی دلا کر اس نے جلدی" سے جواب دے کر فون بند کر دیا۔ اور ساتھ ہی زور لگا کر شہرام کو دور دھکیلا۔ اس کی خوبصورت آنکھیں غصے کے ساتھ شرم سے بھری ہوئی تھیں۔ بے اختیار زور سے چیخ پڑی۔

شہرام سوری۔۔۔ تم اب لمٹ کر اس کر رہے ہو۔ "زور سے چیخنے پر اس کا گلا درد" کرنے لگا۔

اچھا!۔۔۔ میں لمیٹ کر اس کر رہا ہوں؟ واہ۔ "اس نے جیسے حیرت سے یہ سنا اور مزہ" لیا۔ "تم اس کے ساتھ بھی ایسے ہی قریب ہوتی تھی۔ جب میں تمہیں کال کرتا تھا؟" یہ سن کر وہ دنگ ہوئی۔



## URDU NOVEL BANK

مجھے تمہیں کوئی صفائی نہیں دینی شرام۔۔۔ کیونکہ تم یقین نہیں کرو گے۔۔ جاؤ پانی تیار" ہے۔ "اس نے خفگی سے کہتے اسے خود سے دور کیا۔ اس کا دل دھڑکتے رک جاتا۔ اگر وہ اس سے اور بحث کرتی۔

میرے رات کے کپڑے لاؤ۔ "اپنے پیچھے بھاری آواز میں پھر سے اس کا حکم سنائی دیا۔" میں نہیں جا رہی۔۔۔۔ "اس نے مڑ کر ضدی انداز میں غصے سے اسے جواب دیا۔ لیکن آگے کا منظر اس کی نظروں کو شرم سے جھکانے کا موجب بن گیا۔ شرام نے پہلے سے ہی شرٹ اتار دی تھی۔ اس کا اوپری مضبوط مردانہ وجود برسنہ ہو گیا تھا۔ وہ بے اختیار نظریں پھیر گئی۔ اور اس کے طرف سے رخ موڑ لیا۔

اگر۔۔۔ تم نہیں جاؤ گی، تو پھر۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔ میں وڈیو کلپ تمہارے ڈیڈ کو بھیج دیتا" ہوں۔ "اس نے شیطانی مسکراہٹ سے پھر سے اسے دھمکی دی۔

ٹھیک ہے۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔ مم۔۔ میں جاتی ہوں۔۔ "وہ ڈر کر جلدی سے باہر نکل گئی۔ کمرے میں آکر اس نے مڑ کر واش روم کے کھلے دروازے سے دانت پیستے اس بدمعاش شخص کو گھورا۔ اور لا حول پڑھ کر پیر پختے وارڈروب کے طرف بڑھ گئی۔ اس کا ایک نائیٹ ڈریس نکال کر اس نے باتھ روم کا دروازہ کھٹکھٹایا۔

## URDU NOVEL BANK

اندر آکر رکھ دو۔ "شہرام کی بھاری آواز گونجی۔ وہ ہچکچا کر بنا اسے دیکھے اندر آئی۔۔ اور"

ڈریس کو ٹانگ دیا۔ اس کا ارادہ جلدی یہاں سے بھاگنے کا تھا۔ شہرام پر بے ساختہ نظر پڑ گئی تھی۔ جو ہاتھ ٹب کے جھاگ میں ڈوبا ہوا آنکھیں بند کئے لیٹا تھا۔

یہ وجیہ شخص کبھی اس کا تھا۔۔۔ جس نے آفرین یزدانی کے یقین کو بری طرح کچلا)

تھا۔ اس کے وقار کو بری طرح پامال کیا تھا۔ بے بنیاد شک نے ان کے رشتے کو برباد کر دیا تھا۔ وہ اس سے ایک بار تو صفائی مانگتا۔۔۔ ایک بار تو اس پر یقین کرتا۔۔۔ لیکن اس نے آفرین کو موقع ہی نہیں دیا۔۔۔ آبلش یزدانی نے اس کی زندگی کو ایک ناقابل تلافی نقصان سے دوچار کر دیا تھا۔۔۔ ناقابل تلافی نقصان۔۔۔ جو کبھی پورا نہیں ہو سکتا۔ اب وہ ایک اجنبی شخص تھا۔۔۔ یکسر مختلف جو اسے تکلیف پہنچا کر نہ جانے کون سے گناہوں کی سزا دے رہا تھا؟

اس کا دل تکلیف سے سکڑ کر سمٹا۔ سوچوں میں کہیں دور چلی گئی تھی۔ سر جھٹک کر اس نے وہاں سے جانا چاہا لیکن نیچے ٹائمز پر بنی جھاگ نہ دیکھ پائی۔ پاؤں اس پر پڑا۔ اور لگے ہی پل وہ سلپ ہو گئی۔ خود کو سنبھالنے کے لئے سہارا تلاش کرنے کی کوشش میں بھی وہ

بری طرح ٹب میں اس کے اوپر جاکر گری۔ پانی میں زور کا چھپکا ہوا کافی پانی ٹب سے اچھل کر باہر نکل آیا تھا۔

وہ اس کے سینے پر بری طرح گری تھی۔

اس اچانک افتاد پر شہرام کی آنکھ کھل گئی۔ وہ خود حیران رہ گیا۔ آفرین اس پر گری ہوئی تھی۔ اور اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اٹھنے کی کوشش میں بے حال ہو رہی تھی۔ وہ ساری بھینگ چکی تھی۔ اس کے بال مکمل گیلے ہو کر بکھر چکے تھے بکھری لٹوں سے پانی کی بوندیں موتیوں کی طرح ٹپک رہی تھیں۔ کچھ بوندیں اس کے چہرے پر ٹپک رہی تھیں۔ جس نے اسے کافی دلکش بنا دیا تھا۔ منظر اتنا مکمل تھا کہ وہ پلک تک نہیں جھپک پارہا تھا۔ دنگ سا اسے جدوجہد کرتے دیکھ رہا تھا۔

اسکے اڑتکاز پر وہ بری طرح چھینب گئی۔۔۔ "وہ مم۔۔ میں سلپ ہو گئی تھی۔ آئی ایم سوری۔۔ مم۔۔ میں نکلتی ہوں۔" اس نے اس سے دور ہو کر اٹھنے کی کوشش کی۔ میں کیسے یقین کروں؟ "شہرام نے اسے کھینچ کر قریب کیا اور پیچھے سے اسے حصار میں لے لیا۔ اور مخمور لہجے میں سرگوشی کی۔

تمہارے جھوٹ پر یقین کر لیتا۔۔۔ اگر تمہیں جانتا نہ ہوتا۔۔۔ یہ تم ہی تھی جو مجھ سے " یہ سب چاہتی تھی۔۔۔ تو اب تمہاری خواہش پوری کر رہا ہوں تو جھجھک کس بات کی ہے؟ " یہ کہہ کر جارحانہ انداز میں اسے اپنے جانب کھینچا۔ اس کے انداز میں اب کے بار کافی شدت تھی۔

اس کی شدت پر آفرین کی حالت بالکل پتلی ہو چکی تھی۔ لیکن وہ اپنے حواس کھونا نہیں چاہتی تھی۔ وہ اسے خود پر حاوی ہونے نہیں دینا چاہتی تھی۔ اسی لئے جس قدر اس سے ہوسکتا تھا احتجاج میں ہاتھ پاؤں مار رہی تھی۔ اسے جس قدر سختی سے ہوسکتا تھا مار رہی

تھی۔ پہلے اس کے بال نوچ کر اسے دور کرنا چاہا۔۔ پھر اس پر بے دریغ مکے برسائے۔۔ لیکن جس قدر وہ اسے مارتی جارہی تھی۔ اس قدر شہرام سوری جنونی ہوتا جارہا تھا۔ آفرین کے لئے یہ سب ناقابل یقین تھا۔ وہ سمجھ گئی کہ وہ اس طرح آسانی سے نہیں جاسکے گی۔ کس منہ سے وہ ولید کا سامنا کرپائے گی؟ یہ سوچ آتے ہی اس نے شہرام کے ہونٹوں پر اپنے دانتوں سے اس شدت سے کاٹا۔ کہ شہرام کے ہونٹوں سے خون رسنے لگا۔ وہ درد سے سسکاری بھر کر رہ گیا۔ اور اسے گھورنے لگا۔ دونوں کی ہی سانسیں اٹھل پٹھل ہو رہی تھیں۔ لیکن شہرام کا ذہن ابھی تک تازہ تازہ کیئے نشے سے مدہوش سا تھا۔ ایک ہاتھ سے ہونٹ پونچھ کر اسے نشیلی نظروں سے گھورتا جارہا تھا۔ لیکن اس کے ہونٹوں پر پھر بھی مسکراہٹ تھی۔ معنی خیز مسکراہٹ۔۔ آفرین نے موقع سے فائدہ اٹھایا۔ اور اسے دھکا دے کر اٹھ کھڑی ہوئی لیکن وہ ٹب سے اتنی جلدی نہیں نکل سکتی تھی۔ شہرام۔۔ بدمعاش آدمی، اگر تم نے اس طرح میرے ساتھ زبردستی کی۔۔۔ تو میں اپنا "سر۔۔۔ اس ٹب سے ٹکرا کر خود کو مار دوں گی۔ سنا تم نے بے ہودہ آدمی۔" وہ چلنچ چلنچ کر بے بسی ہو رہی تھی۔

## URDU NOVEL BANK

بھلی مارو۔۔۔ میں بھی دیکھتا ہوں۔۔۔" پھر اس کی آنکھوں میں مصنوعی ہمدردی کے " رنگ ابھرے۔ "اس کے بعد پتا ہے کیا ہوگا؟!!۔۔۔ انکل عظیم کو کل فون کر کے میں یہی بتاؤں گا کہ آپ کی بیٹی مجھے ورغلانا چاہ رہی تھی۔ لیکن۔۔۔ میں نے دھتکار دیا۔۔۔ جس پر میری دھتکار برداشت نہیں کر سکی اور خودکشی کر لی۔۔۔ چہ چہ۔۔۔" اس نے مصنوعی تاسف سے اس کے بھگے بدن کو دیکھا۔

برداشت کی زیادتی سے آفرین کی آنکھیں سرخ ہو چکی تھیں۔

کیسا قابل نفرت شخص تھا یہ؟! وہ واقعی اس کے ساتھ کچھ بھی نہیں چاہتی تھی۔ لیکن۔۔۔ وہ اسے جانے کیوں نہیں دے رہا؟ آفرین کو جبراً روک کر اسے زچ کر کے اسے کیا مل رہا ہے؟ شہرام کی شخصیت کا یہ کون سا پہلو تھا؟ جس سے وہ پہلے واقف نہیں تھی۔۔۔

انتہاؤں تک چھوٹی نفرت بے بسی میں ڈھل گئی۔ اس کے براؤن نین کٹورے بے بسی سے برسنے لگے۔۔۔

## URDU NOVEL BANK

مم۔۔ مجھے تم سے شش۔۔ شدید نفرت ہے شہرام۔۔ شدید نفرت۔۔۔ "زندہی ہوئی آواز"  
میں کہتی وہ دونوں ہاتھوں سے بنار کے اسے مارنے لگی۔

شہرام بس چپ چاپ مار کھانے لگا۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

آفرین نہیں جانتی تھی کہ مقابل اس وقت کون سے احساسات سے دوچار تھا۔ شہرام کو وہ  
اس وقت ایک چھوٹی سی بچی کی طرح لگی تھی۔ جو اپنی بھڑاس اپنے شوہر پر نکالتی  
ہے۔ شہرام ماضی کے احساسات میں جکڑ چکا تھا۔ بے اختیار اسے ڈانٹا۔ "اب بس  
"اکرو۔۔ بہت ہو گیا۔"

اس نے اس کے دونوں ہاتھ اپنی دونوں مضبوط گرفت میں لے کر اسے روکا۔  
آفرین نے سختی سے اس سے خود کو چھڑایا۔ اور گرتی پڑتی اس گہرے ہاتھ ٹب سے کانپتی  
ہوئی باہر نکلی۔

## URDU NOVEL BANK

شہرام خاموشی سے اس کو پیچھے سے دیکھتا رہا۔ تب تک جب تک وہ باہر نہیں نکل گئی۔  
اس کے باہر جاتے ہی اس کے چہرے پر گہری پرسکون مسکراہٹ آگئی۔ جیسے کسی کو ہرا  
کر مطمئن ہو چکا ہو۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

بیس منٹ بعد وہ نہا کر چیخ کر کے کمرے سے باہر آگیا۔  
آفرین واشنگ مشین کے پاس کھڑی اپنے کپڑے سکھا رہی تھی۔  
اس نے شہرام کی بڑی سی شرٹ پہن رکھی تھی۔ جو گھٹنوں سے نیچے آرہی تھی۔ اپنے  
کپڑوں میں دیکھ کر شہرام کے گلے میں ایک گلیٹی سی آکر معدوم ہوئی۔  
میرے کپڑے بھی دھو لینا۔ "شہرام نے ایک اور حکم دیا۔"  
پیچھے سے شہرام کا آرڈر سن کر اس نے ایک گہری سانس بھر کر پلٹ کر اسے جواب  
دینے سے بمشکل خود کو باز رکھا۔  
خود کو دل ہی دل میں سمجھاتی رہی کہ پرسکون رہو۔۔۔



## URDU NOVEL BANK

تمہارا چہرہ اتنا سرخ کیوں ہے۔؟ "شہرام نے اس کے تپے تپے چہرے کو دیکھ کر" نا سمجھی سے اسے دیکھا۔ جس کا رنگ مردانہ کپڑوں کو دھونے کے خیال سے ہی شرم سے سرخ ہو چکا تھا۔

یہ سب تم نے ولید گرویزی کے ساتھ بھی تو کیا تھا؟ کیا نہیں؟ "اس نے پھر سے" طعنہ مارا (کیا؟) آفرین کے چہرے پر شرمساری کے تاثرات فوری طور پر تحلیل ہو گئے شہرام نے اس پر واقعی تھوک دیا تھا۔ وہ اس کو کتنا بھی یقین دلاتی۔ وہ اس پر یقین نہ کرتا۔ کہ وہ کبھی کسے کے قریب نہیں گئی۔

سر جھکا کر وہ اس کے کمرے میں گئی اور اس کے میلے کپڑے اٹھالائی۔ "میرے کپڑے ہاتھ سے دھلتے ہیں میں مشین کے دھلے کپڑے نہیں پہنتا۔" پھر وہ اسے کپڑے ہاتھ سے دھوتے ہوئے دیکھتا رہا۔ آفرین کے وجود سے اس کا فلیٹ اس وقت گھر لگ رہا تھا۔

## URDU NOVEL BANK

رات دو بجے تک وہ تھک کر چور ہو گئی تھی۔ شہرام اسے آرڈر دے کر اپنی اسٹیڈی میں جاچکا تھا۔ آفرین جیسے ہی اپنا تھکن سے چور وجود لے کر صوفے پر بیٹھی۔ وہیں پر اسے نیند آگئی۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels

رات کو تین بجے شہرام اپنی اسٹیڈی روم سے باہر نکلا تاکہ دیکھ سکے کہ آفرین کیا کر رہی ہے؟ کچن میں وہ کہیں نہیں تھی، وہ حیران ہو کر اپنے کمرے میں آیا۔ لیکن تہہ کیا ہوا کبل اور صاف بستر کے ساتھ خالی کمرہ دیکھ کر وہ پریشان ہوا کہ آفرین آخر گئی کہاں؟ بے اختیار اضطرابی قدموں سے لالونج میں آیا جہاں صوفے پر آفرین اپنے تھکے تھکے وجود کے ساتھ سو رہی تھی۔

کچھ دیر کھڑا سوچتا رہا۔ اس کی پرسوج نظریں آفرین کے چہرے پر ٹکی ہوئی تھیں۔ پھر فون نکال کر میر ہادی کو میسج ٹائپ کیا۔

زمین فرید لاشاری کو دینے کی کوئی ضرورت نہیں، اس کے بجائے شی۔وائے کمپنی کے [نام کرو۔]

## URDU NOVEL BANK

ہادی اتنی رات کو میسج پڑھ کر حیران رہ گیا۔ شہرام سُوری کے روز روز خیالات تیزی سے تبدیل ہوتے جا رہے تھے۔ شام کو اس کا حکم نامہ ایک ہوتا ہے تو صبح کو دوسرا۔ وہ کس پر یقین کرتا؟ اب صبح ہی یہ کنفرم ہو سکتا تھا۔

ہادی کو میسج بھیجنے کے بعد شہرام نے آہستگی سے آفرین کو بازوؤں میں اٹھالیا۔ وہ وزن میں ایک دس سالہ بچے جتنی لگی تھی۔ ان سات سے آٹھ ماہ کے دوران اس کا وزن بھت تیزی سے کم ہوا تھا۔ وہ آرام سے، اسے اٹھائے کمرے میں آیا۔ اور احتیاط سے ایک طرف بستر پر لٹا دیا۔ پھر سیدھا ہو کر کمبل اوڑھا دیا۔ آفرین کسی بچے کی طرح سو رہی تھی۔

ماضی کے کئی منظر اس کے ذہن میں کسی فلم کی طرح گھومنے لگے۔ ایک گہری سانس بھر کر وہ دوسری طرف آکر کمبل اٹھا کر لیٹ گیا۔ جانی پہچانی سی خوشبو محسوس کر کے آفرین نے نیند میں ہی عادتاً اپنا بازو اس کے سینے پر رکھ دیا۔

شہرام نے حیرانگی سے ابرو اچکا کر اس کے بازو کو دیکھا پھر اس کے معصوم نیند میں مدہوش چہرے کو، آہستہ آہستہ اس کی آنکھوں میں نرمابٹ سی ابھری۔

## URDU NOVEL BANK

پہلو میں نرم گرم وجود کے ساتھ بستر پر آرام کرنا آسان نہیں تھا۔ اسے کمپنی کے ابھی بھت سے کام نمٹانے تھے۔ جس کے لئے سویر اٹھنا انتہائی ضروری تھا۔ اس نے کوشش کر کے اپنی آنکھیں زبردستی بند کی۔ اور سونے کی کوشش کرنے لگا۔

☆☆☆☆☆

بجے کے الارم سے جھٹکے سے اس کی آنکھ کھل گئی۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر آفرین کا 6 گال تھپتھا کر جگایا۔ آفرین کرنٹ کھا کر اٹھ گئی تھی۔

حالانکہ اس کی آنکھیں اب بھی نیند پوری نہ ہونے کی وجہ سے سرخ ہو کر جل رہی تھیں۔ اس نے چونک کر کھڑکی سے باہر دیکھا۔ جہاں ابھی پھوپھوٹ رہی تھی۔ مطلب ابھی دن نکلنے میں گھنٹہ تھا۔

شہرام اس کے سُست سُست وجود کو دیکھ کر مبہم سا مسکرایا۔ "میں کمپنی جا رہا ہوں۔ تم ابھی دو گھنٹے آرام کرو۔" شوہرانہ انداز میں کہہ کر وہ مڑا اور کبرڈ سے کپڑے نکال کر واش روم میں گھس گیا۔ تھوڑی دیر بعد ہی وہ باہر آیا تھا۔ آفرین پھر سے گہری نیند سو رہی تھی۔ اس نے ایک گہری سانس بھری اور سر جھٹک کر تیار ہونے لگا۔ تیار ہو کر وہ احتیاط سے دروازہ بند کر کے باہر نکل گیا۔

## URDU NOVEL BANK

آفرین کی آنکھ دوبارہ ساڑھے سات بجے کھلی تھی۔

اسے اچھی طرح یاد تھا کہ وہ دو بجے کے قریب لائونج کے صوفے پر ہی سو گئی تھی۔ پھر؟ شہرام کے بیڈ روم میں کیسے آگئی؟ کیا وہ نیند میں خود چل کر آئی تھی؟ اسے کچھ بھی یاد نہیں تھا کہ وہ تقریباً چار گھنٹے شہرام کے پہلو میں اس کے سینے پر بازو رکھے سوئی تھی۔ اسے بس شہرام کا اٹھانا یاد تھا۔ وہ اتنا وقت کیسے سو گئی؟ ساتھ ہی اسے ساری رات گھر سے باہر رہنے پر باپ کی پریشانی یاد آئی۔ وہ جلدی سے اٹھ گئی۔ اسے گھر جلد از جلد پہنچنا تھا۔

☆☆☆☆☆

تقریباً آٹھ بجے کے قریب

آفرین جمائی روکتی گھر پہنچی۔ اندر داخل ہوتے ہی اس کا سامنا ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھے باپ اور ساتھ بیٹھی تانیہ لاشاری سے ہوا۔ جو اسے اندر آتا دیکھ کر عجیب نظروں سے گھور رہی تھی۔ اس کے ہونٹ معنی خیزی سے سکڑے تھے۔ "ڈیڈ، خود دیکھ لیں۔۔ میں نے آپ کو کیا کہا تھا کہ آفرین ساری رات گھر پر موجود نہیں تھی.. پوچھیں اس سے کہ یہ ساری

## URDU NOVEL BANK

رات کہاں اور کس کے ساتھ گزار کر آئی ہے؟ یہ شریف لوگوں کا گھر ہے ڈیڈ۔۔ اور یہ لڑکی ہماری عزت مٹی میں ملا رہی ہے... اگر کسی کو پتا لگا تو بتائیں کیا عزت رہ جائے گی ہماری؟ "عظیم لاشاری خود بھی پرسوج نظروں سے بیٹی کو دیکھ رہے تھے۔ لیکن ان کی آنکھوں میں شک نہیں فکر اور پریشانی تھی۔"

www.urdu-novelbank.com  
Visit for more novels:

اگر تانیہ لاشاری کا شہرام سُوری کے ساتھ تعلق مضبوط ہوتا تو کیا وہ اتنی رات گئے تک شہرام کے ساتھ ہوتی؟ بلکہ اس کے بجائے شہرام سُوری تانیہ لاشاری کے طرف متوجہ ہوتا۔ لیکن شہرام کا بار بار آفرین کے طرف جھکاؤ۔۔ اس کو جان کر زچ کرنے سے ثابت ہوا کہ تانیہ لاشاری کی شہرام سُوری کی زندگی میں کوئی حیثیت و اہمیت نہیں تھی۔ آفرین نے ایک ٹھنڈی سانس بھر کر اسے دیکھتے ہوئے دل میں سوچا۔

اے۔۔۔؟ ایسے کیا دیکھ رہی ہو؟ میں نے کچھ غلط تو نہیں کہا؟ "اسے خاموشی سے "خود کو تکتا پا کر، تانیہ لاشاری کا لہجہ تلخی سے بھر گیا۔"

## URDU NOVEL BANK

نہیں۔۔۔ تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔۔۔ اسی لئے کہ میں ٹھیک لڑکی نہیں ہوں۔۔۔ یہ تم "ہی ہو جس نے مجھے گنوار اور ناجائز مشہور کیا ہوا۔۔۔ تو مجھ جیسی لڑکی سے کچھ بھی توقع کی جاسکتی ہے۔" آفرین نے تلخی سے مسکرا کر خود پر طنز کیا۔ اور اسے مکمل نظر انداز کر کے کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئی۔ اور سکون و خاموشی سے سینڈوچ اپنی پلیٹ میں ڈالا اور گلاس اٹھا کر جگ سے جوس نکال کر اپنے آگے رکھا۔ اسے اب کسی کی پروا نہیں تھی۔

ڈیڈ۔۔۔ سنا آپ نے اس نے کیا کہا؟ "تانیہ لاشاری کو اس کے رویے پر سخت تاؤ" آیا۔ وہ تنک کر باپ سے بولی۔

بحث مت کرو تانیہ۔۔۔ مجھے اپنی بیٹی پر یقین ہے۔ تمہیں فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں۔ "عظیم لاشاری نے سرد انداز میں اسے ڈپٹا۔

تم خود بھی تو اکثر راتوں کو دیر تک دوستوں اور پارٹیوں میں گزارتی ہو۔۔۔۔۔ تمہیں آفرین "پر انگلی اٹھانے سے پہلے اپنے گریبان میں بھی جھانکنا چاہئے۔" سپاٹ انداز میں کہتے وہ ناشتے کے طرف متوجہ ہو گئے۔

ڈیڈ؟...!! اب آپ نا انصافی کر رہے۔" ثنائیہ لاشاری نے بات کا رخ اپنے طرف مڑا دیکھ "کر غصے سے پاؤں پٹختے۔"

اس وقت رضیہ بیگم کی سیل فون وائبرٹ کرنے لگی۔ جو کب سے بیٹھی باپ بیٹی کی بحث سن کر نفرت سے جل رہی تھی۔ اس نے جلدی سے کال اٹھالی۔ "کیا؟" وہ حیرانگی غصے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ "ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟ کل تک تو زمین پکی پکی تم کو مل رہی تھی اور اب راتوں رات زمین شی۔ والے کمپنی کو کس طرح مل گئی۔؟ اکل تو تم نے کہا تھا کہ شہرام سوری نے زمین تمہیں دینے کا فیصلہ کر لیا ہے؟"

آفرین کے ہاتھ سینڈوچ منہ تک لے جاتے رک گئے۔ دل ایک پل کو حیرانی سے دھڑ دھڑ کرنے لگا۔ رضیہ بیگم نے غصہ سے تپ کر موبائل ٹیبل پر پھینک دیا۔

آفرین یزدانی۔۔۔ تم نے پیٹھ پیچھے کون سا کھیل کھیلا ہے؟ کیوں راتوں رات زمین "ہمارے ہاتھوں سے نکل گئی؟" وہ اسے کینہ طوز نظروں سے دیکھ کر گرج رہی تھی۔



## URDU NOVEL BANK

ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔۔" !تانیہ لاشاری شاک سے آنکھیں پھیلائے اٹھ کر اسے حیرت سے دیکھنے لگی۔ (ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟)" یہ ناممکن ہے۔۔۔۔ کسی میں اتنی ہمت ہی!" !نہیں ہو سکتی کہ شہرام سوری کے فیصلے کے خلاف کچھ کر سکے

تمہارے ماموں نے ابھی خود مجھے فون کر کے بتایا ہے۔ کہ دوسری پارٹی نے اپنا خیال بدل دیا ہے۔

"رضیہ بیگم نے چھبیتی ہوئی نظروں سے آفرین کو گھورا۔

دیکھو آفرین۔۔۔۔، تم ایک لڑکی ہو کر، ساری رات باہر گزار کر ابھی گھر پہنچی ہے۔۔۔۔ مانتی" ہوں۔۔۔۔ کہ تمہارے باپ کے علاوہ کسی کا تم سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔۔۔۔ لیکن

۔۔۔۔ یوں ساری رات اکیلے گزارنا کسی طور بھی درست نہیں۔۔۔۔ ہمیں زمین سے کوئی فرق نہیں پڑتا، لیکن تم یوں ہمارے خاندان کو شرمندہ نہیں کر سکتی۔۔۔۔ میں اس کی

"اجازت اپنی بیٹی کو بھی نہیں دیتی۔ بہتر ہے کہ اپنے ذہن میں یہ بات بٹھالو۔

اس کی بات سن کر عظیم لاشاری نے بھی بے اختیار حیرت سے بیٹی کے چہرے کو دیکھا

جہاں کسی قسم کی کوئی شرمساری نہیں تھی۔ وہ یقین بھی نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن

۔۔۔۔ اسے یہ بات واقعی ناگوار لگی تھی۔

دیکھیں آنٹی۔۔۔ کیا آپ یہ کہنا چاہ رہی ہیں کہ زمین کے حصول کے لئے میں شہرام" سوری کے ساتھ رات گزار آئی ہوں؟ "آفرین کا چہرہ بالکل پرسکون رہا۔

شہرام سوری صاحب کے فیصلے کے خلاف جانے کی کس میں جرات ہے؟ بولیں؟" میرے خیال سے آپ میرے خلاف سوچنے کے بجائے اس بات پر دھیان دیں کہ کہیں۔۔۔۔ تانیہ لاشاری نے اپنی کسی بات سے سوری صاحب کو ناراض نہ کر دیا ہو۔۔۔۔ تبھی اس نے اپنا فیصلہ بدل دیا ہو۔۔۔۔ آپ مجھ پر الزام نہیں لگا سکتی پیاری آنٹی صاحبہ۔ "وہ ہلکا سا ہنسی۔ جس سے اس کے دانتوں کی خوبصورت قطار نمایاں ہوئی۔ وہ ہنستے ہوئے بہت پیاری لگتی تھی۔ تانیہ کے اندر اس کی خوبصورتی کو لے کر حسد نے نئے سرے سے کروٹ لی۔

آفرین نے ناشتہ کر لیا تھا۔ سو مطمئن انداز میں ہاتھ نیپکن سے پونچھ کر اٹھ کھڑی ہوئی۔ اسے تیار ہو کر اپنی کمپنی پہنچنا تھا۔ حالانکہ دل تو اور بھی نیند لینے کا کر رہا تھا لیکن۔۔۔

## URDU NOVEL BANK

تم دونوں عورتیں ہمیشہ ہی مسئلے کو ہوا دیتی ہو۔ "عظیم لاشاری کی بھوک صبح صبح کی" ہوئی بحث سے اڑ چکی تھی۔ وہ تلخی سے کہتا ہوا اٹھ کر اپنے کمرے میں تیار ہونے چل دیا۔

آخر یہ شہرام کو ہو کیا گیا ہے؟ "رضیہ بیگم نے پریشانی سے سر ہاتھوں میں دے دیا۔" یہ تو مجھے بھی سمجھ میں نہیں آ رہا امی۔۔۔ میں کافی بار کالز کر چکی ہوں۔۔۔ وہ اٹھا ہی نہیں رہا "تانیہ لاشاری فون پر بار بار کال ملائی جھنجھلا اٹھی۔" مجھے جاکر روبرو پوچھنا چاہیئے۔۔۔" وہ یکدم تیزی سے اپنے کمرے کے طرف بھاگی۔

☆☆☆☆☆☆

اپنے کمرے میں بالکونی میں کھڑی آفرین کب سے باپ کی گاڑی کو جاتا ہوا دیکھ رہی تھی۔ شہرام سوری کو میسج ٹائپ کرنے کے بعد بھیجتے ہوئے وہ کچھ پل کو ہچکچائی۔

[زمین کے مسئلے پر۔۔ آپ فرید لاشاری کی مدد نہیں کر رہے کیا؟]

## URDU NOVEL BANK

مسیح پر پوچھنے کے بعد، وہ اچانک ہی کافی بے چینی محسوس کرنے لگی۔ اضطرابی حالت میں ہونٹوں کے کونے دانتوں تلے کاٹنے لگی۔

سچی بات تو یہ تھی کہ اس کا ارادہ بالکل بھی شہرام کو منت کرنے کا نہیں تھا۔ نہ ہی اس نے یہ چاہا تھا کہ وہ تانیہ لاشاری کی مدد نہ کرے۔ تاہم۔۔۔۔۔ اب خوش قسمتی سے زمین اسے مل گئی تھی۔ اور وہ قدرتی طور پر کافی پرجوش لگ رہی تھی۔

پانچ منٹ بعد شہرام سوری کا ایک لفظی مسیج اسکرین پر چمکنے لگا۔

[نہیں۔]

اس کا دل زور سے دھڑکا۔

اس کی انگلیاں جوابی مسیج ٹائپ کرنے لگی۔

[اس کا شکریہ۔]

ہمممم۔۔۔۔۔ اگر تم واقعی بھی دل سے شکر گزار ہو تو۔۔۔۔۔ اگلی مرتبہ اپنے ہاتھوں سے [عملی طور پر شکریہ ادا کرنا۔ تب قبول ہوگا۔]

آفرین کا سفید مومی چہرہ جملہ پرٹھ کر جلنے لگا

کیا اس آدمی میں تھوڑی سی شرم ہے یا ساری بچ کھائی ہے؟ اس نے ایک گہری سانس بھر کر خود کو سنبھالا۔ پھر ٹائیپ کرنے لگی۔

زمین تو یوں بھی میرے ہاتھ میں ہی آئی تھی۔ چاہے تم اسے دیتے یا نہ " دیتے۔۔۔۔۔ شکر کرو کہ میں نے تم سے جھگڑا نہیں کیا بد معاش آدمی۔ میسج بھیج کر اس نے سیل بند کر دیا۔

صبح سویرے کانفرنس روم میں۔

شہرام سوری نے اپنے فون کی طرف دیکھا، اس کی برف جیسی سرد آنکھوں میں اچانک ہی مبہم سی مسکراہٹ چمکی تھی۔

بد معاش؟ .. ہاھا " وہ دل میں ہنس پڑا۔ "

یہ لفظ سننے میں اتنا پیارا کیوں لگا تھا؟ جیسے کسی بچھڑے ہوئے محبوب نے عرصہ بعد اسے پیار سے نام دیا ہو۔ اسے اپنے اندر ایک میٹھی میٹھی سی چھبن محسوس ہوئی۔ دل کی دھڑکنوں نے دلربانہ انداز میں دھڑک کر ایک بے نام سا سندیسہ بھیجا۔۔۔ اسے چپکے چپکے مسکراتے دیکھ کر جہاں میٹنگ روم میں حیرانی چھائی تھی۔ وہیں پر سامنے بیٹھے ریحام سے

## URDU NOVEL BANK

رہا نہ گیا۔ "خیریت ہے نا بھائی، کہیں آپ محترمہ تانیہ لاشاری سے تو بات نہیں کر رہے؟ میں نے سنا ہے کہ آپ بہت جلد ان سے شادی کرنے والے ہیں۔" شہرام نے کوئی جواب نہیں دیا۔

میٹنگ شروع کرو۔ "شہرام نے اپنا فون رکھ دیا۔ اور سپاٹ چہرے کے ساتھ میٹنگ کی" ہوسٹنگ جاری رکھی۔

ایک گھنٹے بعد وہ اپنے دفتر واپس آیا۔

مالک۔۔۔ محترمہ تانیہ لاشاری نیچے آئی ہیں۔۔۔ وہ آپ سے ارجنٹ ملنا چاہتی ہیں۔ انہیں "شاید زمین کے بارے میں بات کرنی ہے۔" میر ہادی نے اندر آکر اسے انفارم کیا۔ جس پر شہرام نے توجہ نہیں دی۔

میں مصروف ہوں۔ اسے جواب دے دو۔ "شہرام نے سر اٹھائے بغیر حکم دیا۔" ادھر تانیہ لاشاری جو شہرام سوری سے ملنے میں ناکام رہی تھی، بے چین ادھر ادھر چکر لگا رہی تھی۔ اس نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ وہ اسے اتنے آرام سے نظر انداز کر دے

## URDU NOVEL BANK

گا۔ اس کی خوش فہمی جھاگ کی طرح بیٹھنے لگی۔ لیکن۔۔۔۔۔ وہ اتنی آسانی سے ہار نہیں مان سکتی تھی۔

نہیں۔۔۔۔۔ ہر کوئی جانتا تھا کہ پارٹی میں اسے شہرام سوری کے لئے چنا گیا تھا۔۔۔۔۔ اگر اس نے اس سے شادی نہ کی تو پورا خاندان ہی نہیں بلکہ دوست احباب تک اس کی موت تک اس کا مذاق اڑائیں گے۔ اور وہ یہ بے عزتی برداشت نہیں کر سکتی تھی۔

☆☆☆☆☆☆

اپنی کمپنی پہنچ کر آفرین نے اپنے مینجر کو بلا کر زمین کے مسئلے کو ہینڈل کرنے کے احکام جاری کر دیئے۔۔۔۔۔ سارا دن کافی مصروف گزار کر وہ دن کے دو بجے اپنی آفیس میں واپس آئی۔ جب عظیم لاشاری نے اسے فون کر کے بتایا کہ شام کو جلدی واپس آئے۔ شہرام سوری کی طرف سے ڈنر کی دعوت ہے۔

یہ سنتے ہی کہ سوری فیملی نے لاشاری فیملی کو اپنے ولا میں رات کے کھانے کی دعوت کی ہے۔ اچانک ہی آفرین کا رنگ زرد ہونے لگا۔

یہ یقیناً شہرام کے طرف سے تانیہ لاشاری کے لئے اپنے مس بیھو کا خوبصورت انداز میں جیسے تاوان بھرا جا رہا تھا۔ شاید وہ آفرین کے طرف جھکاؤ پر پچھتاوے میں تھا۔

عورت بہت ہی جذباتی مخلوق ہوتی ہے۔ وہ چھوٹی چھوٹی بات محسوس کر لیتی ہے۔ نگاہوں کے بدلتے زاویے مکمل بدل جانے سے پہلے جان جاتی ہے۔ میلوں دور بیٹھ کر بھی اس کا دل ان جان واہموں کے لپیٹ میں آکر دھڑ دھڑکتا ہے۔ ایک انجانے سے خوف کے زیر اثر وہ پہلے سے ہی آگاہی کی کئی منزلیں پار کر جاتی ہے۔ صبح تک وہ مکمل اس یقین کے زیر اثر تھی کہ شہرام سوری کو تانیہ لاشاری کی پرواہ نہیں ہے۔ لیکن۔۔ ابھی دن کا دوسرا پہر تھا کہ اس کے یقین میں دراڑ پڑ گئی تھی۔ یہ بات اس کے منہ پر زوردار تھپڑ کی طرح لگی تھی۔ دونوں خاندان آپس میں مل رہے تھے۔ جس کا صاف مطلب یہی تھا کہ شادی کی بات چیت چلے گی۔ تو پھر؟؟؟ آدھی رات کے پہر وہ شہرام سوری کے ساتھ کیا کر رہی تھی؟ اسے لگا ہر چیز اس پر ہنس رہی ہو۔۔ آفیس کی ہر چیز اس پر طنز کر رہی ہو۔۔۔ وہ خود کو ان دونوں کے بیچ ایک بے کار چیز سمجھنے لگی۔ جیسے گاڑی کا تیسرا فالتو سا پیہہ۔۔

ہیلو۔۔۔؟ آئی۔۔۔ کیا تم سن رہی ہو؟ "عظیم لاشاری نے جب مسلسل اس کے" طرف جواب نہ پایا تو پریشان ہو کر ہوچھ بیٹھا۔



## URDU NOVEL BANK

سوری ڈیڈ۔۔ میں نہیں چل سکتی۔۔ میرا وہاں کیا کام؟ "وہ ہچکچائی۔ "میری حیثیت" اس قابل نہیں ہے۔ اس قدر عزت دار خاندان بالکل بھی نہیں چاہے گا کہ میں ان کی دعوت میں آؤں۔ سوری ڈیڈ۔ میں آگے کسی کے لئے کوئی مسئلہ نہیں بننا چاہتی۔ "مدہم آواز میں اس نے انکار کر دیا۔

www.urdu-novel-bank.com  
Visit for more novels:

بیٹا، ان لوگوں نے سارے گھر کو دعوت دی ہے اگر تم نہیں چلو گی تو مجھے برا لگے گا۔

عظیم لاشاری نے افسردگی سے ایک گہری سانس بھری، ان کی یہ بیٹی رشتوں کو لے کر بہت زیادہ حساس تھی۔ "صرف میرے خاطر چلو بیٹا۔ اس بہانے ان کے سرکل میں تمہارا تعارف میری بیٹی کی حیثیت سے ہو جائے گا۔ بڑی بات یہ کہ اماں بی باقی لوگوں سے "بہت مختلف اور ملنسار طبیعت کی ہیں۔

وہ بڑے مان سے اسے سمجھا رہے تھے۔ جس پر آفرین خاموش رہ گئی۔ بمشکل مسکرا کر سر ہلایا۔

## URDU NOVEL BANK

ٹھیک ہے ڈیڈ۔۔۔" لیکن حامی بھرتے ہوئے اسے اپنے الفاظ ہی اجنبی سے لگے۔ وہ "اچھی طرح جانتی تھی کہ صرف اس کے ڈیڈ کی خواہش ہے کہ آفرین کا تعارف ان کی بیٹی کی حیثیت سے ہو۔ باقی تانیہ لاشاری اور اس کی ماں قطعاً ایسا نہیں چاہتیں۔

☆☆☆☆☆

شام کو وہ جان بوجھ کر دیر سے گھر پہنچی لیکن لاؤنج میں قدم رکھتے ہی حیران ہوئی کہ... یہ لوگ ابھی تک نہیں گئے تھے۔ رضیہ بیگم ساڑھی کا پلو کندھے پر جماتی ہوئی سیڑھاں اترتی نظر آئی۔ اس پر نظر پڑتے ہی ان کی آنکھوں میں ناگواری کی لہر ابھر کر معدوم ہوئی لیکن آفرین کی تیز نگاہ سے مخفی نہیں رہی تھی۔

میں نے تمہارے کپڑے بیڈ پر رکھ دیئے ہیں۔ جا کر تیار ہو جاؤ ہمیں بس ابھی نکلنا ہے۔۔۔ وقت کم ہے۔۔۔ جاؤ۔۔۔" اسے حکمیہ انداز میں کہتی وہ نیچے اتر کر عظیم لاشاری کے روم میں چلی گئیں۔

آفرین نے نا سمجھی سے ابرو اچکائے۔ (میرے لئے کپڑے؟) (وہ رضیہ بیگم سے بالکل بھی یہ توقع نہیں رکھتی تھی کہ وہ اس کے لئے نئے کپڑے لاتی۔ ان کے مراسم اتنے بھی اچھے نہیں تھے۔ کہ وہ اپنی ہمدردیاں آفرین پر ضیاع کرتی۔ اگر اس ہمدردی کے پیچھے کوئی مقصد تھا تو آفرین کو ابھی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا۔

## URDU NOVEL BANK

وہ یہ سب سوچتی ہوئی کمرے میں آئی جہاں پہلی نظر ہی سامنے بیڈ پر رکھے ڈریس پر پڑی، ڈریس دیکھتے ہی اس کے منہ سے بے اختیار "اوہ..." نکلا تھا۔ کیوں کہ ڈریس بھت ہیوی تھا۔ اس پر موتیوں کا کام تھا۔ یہ بالکل بھی کسی عام دعوت پر پہننے کے لائق نہیں تھا بلکہ یہ کسی شادی میں پہننے کے لائق تھا۔ وجہ سمجھ نہ سکی کہ رضیہ بیگم کا کیا ارادہ ہے؟ اس کے باوجود بھی اس نے جان بوجھ کر یہی ڈریس پہننے کا ارادہ کر لیا۔ وہ دیکھنا چاہتی تھی کہ رضیہ بیگم کیا چاہتی ہے؟ لیکن جب وہ تیار ہو کر نیچے آئی تو ساری بات سمجھ گئی۔ کیونکہ تانیہ لاشاری بالکل سادہ شلوار قمیص میں ملبوس تھی۔ جس کی وجہ سے وہ کافی معصوم دکھائی دے رہی تھی۔ آفرین دل ہی دل میں رضیہ بیگم اور تانیہ لاشاری کے منصوبے پر داد دیئے بغیر نہ رہ سکی۔ لیکن عظیم لاشاری سے اتنا بڑا تضاد برداشت نہ ہوسکا۔ "تانی نے ڈریس اتنا سادہ کیوں پہنا ہوا ہے؟" وہ حیران ہو کر بیوی سے پوچھنے لگے۔

اماں بی کو سادہ لوگ پسند ہیں۔۔۔ چلو اب دیر نہ ہو جائے۔۔۔ "رضیہ بیگم جلدی سے" بات بدل گئی کہ کہیں عظیم بال کی کھال نہ نکال دے۔

☆☆☆☆☆

## URDU NOVEL BANK

گاڑی ایک وسیع و عریض پارکنگ ایریا میں رک چکی تھی۔ اماں بی کا خاص ڈرائیور انہیں پک کرنے آیا تھا۔

کار سے نکلتے ہی آفرین کی نظریں ماحول پر پڑی تو تھم گئی تھیں۔ سامنے ایک تین منزلہ ولا سر اٹھائے کھڑا تھا۔ اس کی خوبصورتی کو لفظوں میں بیان نہیں کیا جاسکتا تھا۔ سفید رنگ کے پینٹ سے آراستہ لکڑی کی بڑی بڑی کھڑکیاں جو اس وقت کھلی ہوئی تھیں۔ دلفریب منظر پیش کر رہی تھیں۔ اس سے جھانکتے ہوئے جالی نما سفید پردے نظر آرہے تھے۔ ایک طرف بڑی سی دیوار گیر شیشے کی ونڈو تھی۔ اس کے سائیڈ پر گھنا باغ تھا۔۔ اس باغ میں اندر جاؤ تو ایک طرف آبنوسی لکڑی کی چھتری سی بنی ہوئی تھی۔ جس کے بیچ میں ٹیبل تھی اور اطراف میں میچنگ کرسیاں۔۔ یقیناً یہ موسم سے لطف اندوز ہونے کے لئے کھانے کی ٹیبل تھی۔

باغ کی سر سبز پھولوں سے گفت و شنید کرتے ٹہلو، تو اس کے بائیں طرف پتھروں سے مزین چبوتروں کی طرح سیڑھیاں تھیں۔۔ جو آگے جا کر پچھلے باغ میں ختم ہوتی تھیں۔ اور پچھلا باغ ہرے بھرے پھل دار درختوں، مصنوعی آبشار، اور مصنوعی سوئنگ پول سے

آفی بیٹا؟ "عظیم لاشاری کی پکار نے اسے حقیقت کی دنیا میں لا پٹھا۔ وہ چونک گئی۔ اور" سب آگے پیچھے چلتے اندر وسیع و عریض ہال سے گزرتے۔ ڈرائینگ روم آگئے۔ جہاں سب افراد ان کے منتظر تھے۔

سب سے ملنے ملانے کے بعد، عظیم لاشاری، گھر کے مردوں کے ساتھ ڈرائنگ روم میں الگ نشستوں کے طرف بڑھ گئے۔ جب کہ اماں بی، عشرت سوری، تانیہ لاشاری اور آفرین یزدانی نے الگ سے جگہ سنبھالی۔

عشرت کی گہری نظریں مسلسل آفرین کے وجود کا طواف کر رہی تھیں۔۔۔ چہرے پر عجیب سے تاثرات تھے۔ جس نے آفرین کو پزل کر دیا کہ کہیں اس میں کچھ عیب تو نہیں؟ یا سر پر سینگ ہیں؟

رضیہ۔۔۔۔۔ یہ تمہاری بڑی بیٹی ہے نا؟۔۔۔۔۔ یہ واقعی بہت خوبصورت لگ رہی ہے۔۔۔۔۔ ڈریس تو واقعی بھت مہنگا ہے۔۔۔ لیکن۔۔۔ یہ اب آؤٹ آف فیشن ہوچکا ہے۔۔۔۔۔ اس کا ہیوی ڈریس دیکھ کر مجھے لگا جیسے یہ کسی شادی کی تقریب میں جانے

## URDU NOVEL BANK

کے لئے تیار ہوئی ہے۔ " ! عشرت سوری نے ہونٹ سیکور کر طنز کساتھا۔ جس پر رضیہ بیگم نے مصنوعی دکھی آہ بھر کر آفرین کو ترحم سے دیکھا۔

درحقیقت آفرین نے اپنے ماموں کے گھر بھت کسمپرسی میں وقت گزارا ہے۔ بیچاری " ایک ایک چیز کے لئے ترسی ہے۔ اسی لئے میں اس کے لئے قیمتی سے قیمتی چیز خریدتی ہوں۔ تاکہ وہ احساس کمتری میں نہ مبتلا ہو جائے۔

لیکن تم اس کا اتنا خیال کیوں کرتی ہو؟ کچھ بھی ہو یہ تمہاری سوتن کی بیٹی ہے۔۔۔ تم " نے اسے پیدا نہیں کیا جو اس کی اتنی فکر کرتی ہو " ! عشرت سوری نے نخوت سے ناک سکڑی۔

تانیہ اور شہرام کی آج یقیناً بات پکی ہو جائے گی۔ تمہیں تانیہ کو اچھے سے تیار کرنا چاہیئے " تھا۔ یہ نہیں کہ کسی دوسری عورت کی بیٹی پر دھیان دو۔ " عشرت کے طنز میں لپیٹے جملے رضیہ بیگم کو دل ہی دل میں خوش کر رہے تھے کہ یہی تو وہ چاہتی تھی کہ آفرین کا پہلا امپریشن برا پڑ جائے۔

## URDU NOVEL BANK

کوئی بات نہیں آئی۔۔۔۔ میں تو بچپن سے ہی کافی سارے نئے اور خوبصورت کپڑے "پہن چکی ہوں۔۔ آفرین نے کبھی ایسے کپڑے نہیں پہنے تو یہ شوق پورا کر لے۔۔۔ ویسے بھی۔۔ سادہ لباس پہننے سے آپ کا وقار بلند ہوتا ہے اور آپ کافی کم عمر بھی لگتے ہیں۔۔ اسی لئے میں نے سادگی کو ترجیح دی ہے۔" تانیہ لاشاری نے مسکرائی۔

اب سب پر یہ امج پڑ چکا تھا کہ آفرین کیونکہ ایک گنوار اور بدھو لڑکی ہے جسے پہننے اور ڈھننے کا قطعاً کوئی سلیقہ نہیں ہے۔

اوپ۔۔۔۔ مجھے تو معلوم ہی نہیں تھا۔۔۔ کہ میرے کپڑے ہیوی ہیں۔۔۔۔ اصل میں "آج پہلی مرتبہ میں نے ایسے کپڑے پہنے ہیں۔۔ آج سے پہلے میں نے واقعی ایسے ہیوی ڈریسز نہیں پہنے۔۔۔ آپ کا شکریہ عشرت آئی، آپ کی وجہ سے مجھے ایسے مہنگے کپڑے پہننا نصیب ہوئے۔" ان کی باتیں سن کر آفرین یزدانی معصومیت سے مسکرا دی۔ اور بات ختم کر کے گلے پر لگے چمکیلے موتیوں کو احتیاط سے چھوا۔ اور آنکھیں پٹپٹا کر ایسا ظاہر کرنے لگی جیسے وہ واقعی گاؤں کی گنوار لڑکی ہو جو ایسے مہنگے کپڑے دیکھ کر حیران ہو گئی ہو۔

## URDU NOVEL BANK

وہاں پر بیٹھے فیملی ممبرز میں سے ہر ایک نے معنی خیز نظروں کا تبادلہ کیا۔ آفرین کے لفظ لفظ میں کئی معنی چھپی ہوئی تھیں۔ پہلی بات یہ کہ آج سے پہلے آفرین نے اس طرح کا قیمتی ڈریس نہیں پہنا۔ دوسری بات کہ آج اسے پہلی بار قیمتی ڈریس پہننے کے لئے کہا گیا تھا۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

سوری خاندان کی سب خواتین سمجھ گئی کہ کیا ہو رہا ہے۔ وہاں پوری فیملی موجود تھی۔ اماں بی کی دونوں چھوٹی اور بڑی بھویں عشرت اور نظامیہ، بڑی بیٹی علینہ جو شہرام کی ماں تھی۔ اور عشرت کی چھوٹی بیٹی قانتہ۔۔۔ وہ سب جانتی تھیں کہ رضیہ بیگم کا اپنی اس سوتیلی بیٹی سے سلوک بھتر نہیں ہے۔ ان سب کی نظروں کے تبادلے پر رضیہ بیگم دانت کچکچا کر دھیمی آواز میں اسے لڑکا۔

آنی بیٹا۔۔۔ کیا مطلب ہے تمہارا؟ کہ تم نے پہلی بار قیمتی ڈریس پہنا ہے۔؟ کیا اس سے پہلے میں نے تمہارے لئے قیمتی سے قیمتی ڈریس نہیں خریدا؟ تمہارا وارڈروب بھرا ہوا ہے۔" اس نے چور نظریں سب پر ڈال کر مصنوعی مسکان سے کہا۔

اوہ۔۔۔ اچھا؟؟؟" اس نے شرما کر سر جھکا لیا۔ "اصل میں کسی نے آج سے پہلے مجھے" بتایا ہی نہیں۔



سب کو ہی یہ بات سمجھ میں آگئی کہ اگر آج سے پہلے کسی نے اس بات کی نشاندہی نہیں کروائی تو اس کا ایک ہی مطلب تھا کہ وہ سب کپڑے بھی آؤٹ آف سیزن ہونگے۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

رضیہ بیگم کے چہرے کا رنگ خفت سے سرخ پڑ گیا اس نے سوچا بھی نہیں تھا کہ آفرین اس کے سالوں سے بنائے گئے امیج کو یوں ایک پل میں برباد کر دے گی۔۔۔ وہ اسے اتنا چالاک نہیں سمجھتی تھی۔ لیکن آج یوں سر عام خفت سے دوچار ہوتے اسے لگا اس نے آفرین کو بہت ہلکا لیا ہوا ہے۔۔۔ آفرین دھننے میں جتنی بدھو تھی۔۔۔ حقیقت میں کافی چالاک لڑکی تھی۔ اسے سوچ سمجھ کر کھیل کھیلنا تھا۔

اماں بی کو بھی دل میں رضیہ بیگم کا یہ روپ کافی کھلا تھا۔ (یہ رضیہ بیگم آج سے پہلے تو ایسی نہیں تھی۔ عظیم لاشاری تو کافی سادہ مزاج بندہ ہے۔ یہ رضیہ بیگم کافی چالاک عورت ہے۔ خیر اس سے ہمارا کیا لینا دینا۔۔۔ ہمیں تو بس رشتہ چاہیئے۔) اماں بی اس بے تکی گفتگو سے بیزار نظر آئی۔

## URDU NOVEL BANK

بس --- اب ختم کرو اس فضول گفتگو کو۔۔۔ مھنگا۔۔۔ مھنگا سن کر سر درد کر رہا میرا " تو۔۔۔ اے بہو۔۔۔ میں بس شہرام کی شادی کا مسئلہ حل کرنا چاہتی ہوں " اماں بی نے ناگواری سے چائے جاگھونٹ بھر کر کہا۔ جس پر تانیہ لاشاری شرم سے سرخ پڑی۔ یہ تو ہمارے لئے بڑے اعزاز کی بات ہے اماں بی۔ "رضیہ بیگم نے کانوں تک باچھیں " پھیلائی۔

آں ہاں۔۔۔۔ اور کیا۔۔۔ دولہا دولہن بھی تو یہی چاہتے ہیں؟ "نظامیہ بھی ہنس " پڑی۔ "ویسے بھی آج سب یہاں موجود ہیں تو کیوں نہ کچھ رسمیں پوری کر دی جائیں۔۔۔ کیا خیال ہے اماں بی؟ عشرت نے بھی شریر نظروں سے تانیہ کو دیکھا۔ جب کہ علیہ خاموش بیٹھی سب سے لا تعلق سی چائے کے گھونٹ بھرتی رہی۔ ہاں میں بھی یہی سوچ رہی ہوں۔۔۔ "اماں بی نے نرمی سے کہا۔ پھر اپنی ذاتی ملازمہ کو " بلایا۔ "جا کر میرے کمرے سے وہ باکس اٹھا لاؤ۔ جو رات میں نے تمہیں حفاظت سے رکھنے "کو دیا تھا۔

حاضر اماں بی۔ "ملازمہ نے مسکرا کر سر ہلایا اور چلی گئی۔"

## URDU NOVEL BANK

پھوپھو، آپ کا مطلب ہے وہ سونے کی زنجیر۔۔۔ جو آپ کو خاندانی ورثے میں ملی تھی؟"  
ان کی بڑی بہو عشرت (جو رشتے میں اماں بی کی بھتیجی تھی) نے حسد چھپاتے ہوئے  
حیرت سے پوچھا۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

ہاں بہو۔۔ شہرام خاندان کا وارث ہے تو اصولی طور پر اس کی بیوی کو ہی وراثت ملے گی۔" اماں بی نے مسکرا کر دونوں بہوؤں کو دیکھا۔

آفرین نے نظریں جھکا لیں کہ کہیں اس کی مدھم ہوتی چمک نہ کسی کو نظر آئے۔ اسے ان سے کچھ لینا دینا نہیں تھا لیکن پتا نہیں کیوں دل یہ بات سن کر مجھ سا گیا تھا۔ ایک گہرا سناٹا۔۔ خوفناک سناٹا دل میں ہر طرف چھا گیا تھا۔ اس کا دم گھٹنے لگا تھا۔۔ لیکن  
۔۔۔ بے بسی سے گہری سانس بھر کر رہ گئی۔

ادھر تانیہ لاشاری اور رضیہ بیگم کا یہ سن کر جوش و خروش سے جیسے دم نکلنے لگا وہ دونوں  
کئی بار گہری سانس لے چکی تھیں۔

## URDU NOVEL BANK

ملازمہ اماں بی کا جڑاؤ لکڑی کا باکس لے آئی تھی۔ اماں بی نے باکس سنبھال کر تانیہ لاشاری کو اپنے پاس بلایا۔۔۔ سب عورتیں ہی اسے دیکھ رہی تھیں۔ لیکن آفرین اپنی موبائل میں مصروف رہی۔

ابھی اماں بی نے تانیہ کا ہاتھ پکڑا ہی تھا کہ باہر سے اندر آتے ہوئے کسی کے قدموں کی چاپ سنائی دی۔

سب نے ہی نظریں پھیر کر اس سمت دیکھا۔ جہاں شہرام قیمتی گرے شلوار سوٹ پر بلیک ویسٹ کوٹ پہنے آ رہا تھا۔ آفرین نے بے اختیار دیکھا۔۔۔ اور اسے لگا شہرام کا ہر اٹھتا قدم اس کے دل پر پڑ رہا ہے۔ شہرام کے چہرے پر سنجیدگی چھائی ہوئی تھی۔

یہ سب کیا ہو رہا، ہے اماں بی؟ "قرب آکر شہرام نے حیرت سے پوچھا۔ ساتھ ہی ارد" گرد بیٹھی سب خواتین کو، اس کی نظریں سب پر سے ہوتی ہوئی آفرین پر کچھ ساعت کو منجمد ہو گئیں تھیں۔ لیکن پھر جلدی ہی ہٹا کر لاپرواہ نظر آنے لگا۔ لیکن اسے یہاں اپنے ولا میں دیکھ کر اس کا دل خوشگواریت اور کچھ حیرت سے دھڑک اٹھا تھا۔ وہیں پر آفرین کی بھی یہی حالت تھی۔ لیکن وہ نظر جھکا کر سیل پر مصروف ہو گئی۔

## URDU NOVEL BANK

اماں بی تمہاری ہونے والی بیوی کو اپنا خاندانی زیور پہنا رہی ہے۔ "عشرت نے مسکرا کر" اس کے حیرت زدہ چہرے کو دیکھا۔ جس پر لگے پل ہی سنجیگی چھا گئی تھی۔ اور ابرو ناگواری میں تن گئیں۔ وہ لمبے قدم اٹھاتا اماں بی کے قریب گیا۔ اور چین ان کے ہاتھ سے لے کر بغور دیکھنے لگا۔ سب دم بخود سے اس کی حرکت دیکھ رہے تھے۔ اماں بی خوشی سے مسکرانے لگی وہ سمجھی، ان کا نواسا یہ چین خود اپنے ہاتھوں سے تانیہ لاشاری کے گلے کی زینت بنانا چاہتا ہے۔

ارے بیٹا احتیاط سے۔۔۔۔۔ گر نہ جائے۔۔۔۔۔ بھت نازک چین ہے۔ "اماں بی مسکرا کر" کہا۔

شاید شہرام یہ چین خود اپنے ہاتھوں سے تانیہ کو پہنانا چاہ رہا ہے اماں بی۔ "انظامیہ" نے چھیڑا۔

یہ تو اور بھی اچھا رہے گا۔۔۔۔۔ دولہا خود اپنے ہاتھوں سے اپنی ہونے والی دلہن کو چین "پہنائے۔۔۔۔۔ کیوں نظامیہ؟ ہاھا۔ "عشرت نے نظامیہ سے تال ملا کر جیسے ماحول کو گل و گلزار بنانا چاہا۔ سب ہنس پڑے، تانیہ نے نروس کر سر جھکالیا۔ لیکن دو فریقین کے

## URDU NOVEL BANK

چہروں کی رنگت زائل ہو چکی تھی۔ شہرام نے بے ساختہ آفرین کو دیکھا تھا۔ آفرین نے نظر پھیر لی اور موبائل پر کچھ ٹائپ کرنے لگی۔ جیسے اس کے سوا کوئی موجود ہی نہ ہو۔ شہرام کو جیسے آفرین کو جلانے کا موقع پھر سے مل گیا تھا۔ وہ تانیہ لاشاری کو دیکھ کر دلفریبی سے مسکرایا۔ اور چین کو واپس باکس میں رکھ دیا۔

یہ خاندانی زیور ہے تو میری شادی کے دن تک کا انتظار کریں اماں بی، میں اپنی دلہن " کو اپنے ہاتھوں سے شادی کی رات پہنانا چاہوں گا۔ " اس نے چین باکس میں بند کر دی۔ کیا پتا میری شادی ہو یا نہ ہو! یا۔۔۔ ہو سکتا ہے میری دلہن ہی بدل جائے " اس کی " سحر انگیز بھاری آواز حال میں گونج رہی تھی۔ جہاں آفرین اس کی آخری بات چونکی تھی۔ وہیں پر باقی سب نے بھی چونک کر اسے دیکھا تھا۔

تانیہ لاشاری اور رضیہ بیگم کے تاثرات منجمد ہو چکے تھے۔ وہ شہرام سے ایسے جملے کی توقع نہیں کر رہی تھیں۔ تانیہ کی آنکھیں ضبط سے سرخ ہو گئی تھیں۔ اماں بی نے تانیہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں نرمی سے لے کر تھپکا۔

دلہن بدلو گے؟ کون سی دوسری دلہن چاہتے ہو تم؟ یہ تم ہی تھے جس نے تانیہ کے " لئے رضامندی دی۔ خاندان بھر کے افراد جانتے ہیں کہ تانیہ لاشاری تمہاری بیوی بننے والی

## URDU NOVEL BANK

ہے۔۔۔ یہ سب کہتے ہوئے تم نے تانیہ کے جذبات کا تو خیال کیا ہوتا۔۔۔ میں تمہیں بتا رہی ہوں۔ ہم نے فیصلہ کر لیا ہے کہ تانیہ ہی تمہاری بیوی بنے گی اور اس ولا کی بہو بنے گی۔ اس سے آگے سوچنے سے پہلے ہماری عزت کا ضرور خیال رکھنا۔ ہمارا وقار اس کی اجازت نہیں دیتا کہ اپنے کئے فیصلے سے مکر جائیں۔

اماں بی کی ٹھہری ہوئی گونجدار آواز نے ماحول پر چپ لگادی۔ شہرام ایسا لاپرواہ نظر آیا جیسے وہ کسی اور کو سنا رہی ہو۔ اس نے ٹیبل پر پڑے فروٹ میں سے سیب اٹھایا۔

وہاں پر بیٹھی سب خواتین اس کی ایک ایک حرکت کو بغور دیکھ رہی تھیں۔۔۔ سوائے آفرین کے، جو شروع سے ہی خود کو سیل فون میں مصروف کیئے ہوئے تھی۔

شہرام۔۔۔، تم نے سنا نہیں اماں بی نے کیا کہا؟ "نظامیہ کو اس کی لاپرواہانہ انداز" سخت کھٹکا۔ اس نے ناگواری سے شہرام کو دیکھا پھر علیینہ کو، جو ایسے بیٹھی تھی جیسے اسے کسی کی پرواہ نہ ہو۔ یہ بات بھی عشرت اور نظامیہ کو کھل رہی تھی۔

"دیکھو۔۔۔ تانیہ لاشاری ایک اچھی لڑکی ہے، اسے یوں ردمت کرو۔"

## URDU NOVEL BANK

شہرام بیٹا۔۔ اگر آپ کو تانیہ شروع سے ناپسند تھی تو آپ نے اس معاملے کو کھینچا ہی " کیوں؟ جو بھی بات ہے ادھر ادھر گھمانے کے بجائے، آپ سیدھی اور صاف کہیں تانیہ ہماری آنکھوں کا نور ہے۔ ہم اسے یوں رد ہوتا دیکھ کر قطعی برداشت نہیں کر سکیں گے۔ "رضیہ بیگم نے سرخ آنکھوں سے دانت پر دانت جما کر سیدھی بات کی۔

visit for more novels:

کیا! میں نے اپنے منہ سے کبھی کہا ہے کہ میں اس سے شادی کروں گا؟ یا کبھی میں نے یہ کہا ہے کہ میں راضی ہوں؟ کب سنا آپ لوگوں نے میرے منہ سے؟ "اس نے درشت لہجے میں سب کو دیکھا۔

لوگوں کو شادی کے بارے میں بات کرنے میں کم از کم آدھے سال سے لے کر ایک سال تک کا وقت لگتا ہے، لیکن آپ۔۔۔۔ مجھے اس سے ملنے کے چند دن بعد ہی مجبور کر رہے ہیں۔ کہ میں آپ کی پسند کی ہوئی لڑکی سے بنا سوچے سمجھے شادی کر لوں!! کیا لاشاری خاندان کی بیٹی اتنی خاص ہے؟ اگر مجھے یہ پہلے سے معلوم ہوتا.... تو میں اس کے ساتھ ملنے کی حماقت کبھی نہ کرتا۔



## URDU NOVEL BANK

شہرام نے اشتعال سے سیب میز پر واپس پھینک دیا۔ اس کی سیاہ آنکھوں میں فطری سرد مہری ابھری تھی۔

اس کا خوبصورت چہرہ ہر قسم کے تاثر سے پاک تھا، لیکن اس سے واقف لوگ جانتے تھے کہ یہ سرد مہری آنے والے کسی بڑے طوفان کی پیش گوئی ہے۔

سب نے خوف کے مارے اپنی سانسیں روک رکھی تھیں۔ اماں بی نے اس کا غصہ دیکھتے ہوئے بولنے کی ہمت نہیں کی۔ لیکن رضیہ بیگم سے برداشت نہ ہوسکا وہ تیز لہجے میں بول اٹھی۔ "میرا مطلب یہ نہیں تھا

بس، ٹھیک ہے۔۔۔۔۔" نظامیہ نے اس پر ایک نظر ڈال کر بات سلجھائی۔ "ہم" نے واقعی بہت جلدی کی ہے۔ آپ کو پہلے ایک دوسرے کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ اسی لئے بہتر ہوگا کہ آپ دونوں ایک ساتھ ڈنر کریں، گھومیں پھریں، اور ایک ساتھ فلم دیکھیں۔ دور کیوں جائیں۔۔۔ گھر پر ہی پرائیویٹ سینما موجود ہے، اس لیے آپ رات کے کھانے کے بعد فلم دیکھنے جائیں۔ اس طرح ایک دوسرے کو سمجھنے میں مدد ملے گی۔" نظامیہ نے تائیدی نظروں سے عشرت اور اماں بی کو دیکھا۔

## URDU NOVEL BANK

ہاں۔۔۔، یہ ایک اچھا خیال ہے۔ "اماں بی اور عشرت نے بھی اس کے خیال کی" تائید کی، اور موضوع بدل دیا۔

شہرام نے سر جھٹکا اور خواتین کے ساتھ مزید بحث سے بچنے کے لئے وہاں سے لمبے لمبے ڈگ بھرتا اندرونی دروازے سے باہر باغ میں نکل گیا

www.urdu-novel-bank.com  
visit for more novels:

☆☆☆☆☆☆

آٹھ بجے ڈنر کی ٹیبل سجادی گئی تھی۔ سب نے ہی اپنی نشست سنبھالی۔ آفرین اپنے باپ کے ساتھ بیٹھ گئی۔

ان کا خاندانی باورچی بڑی سی سمندری مچھلی کے ٹکڑے سب کی پلیٹ میں برابر ڈال رہا تھا۔ یہ مچھلی ڈیپ فرائی تھی۔ آفرین کھانا پکانے کی نہایت شوقین تھی اور اسے یہ جاننے میں بھی دلچسپی ہوتی تھی کہ اس کھانے میں کیا کیا مصالحے ڈالے گئے ہیں؟ اسے مچھلی بہت پسند تھی۔ جب آفرین کی باری آئی تو مچھلی کی دم والا حصہ ہی بچا تھا۔ وہ نہیں سمجھ سکی تھی کہ ایسا اتفاقاً ہوا ہے یا کسی نے باورچی کو خاص ہدایت کی ہے۔۔۔ وہ نہیں

## URDU NOVEL BANK

سمجھ پائی۔ باورچی ہچکچایا۔ اور معذرت خواہانہ لہجے میں بولا۔ "معاف کیجئے گا میم۔۔ لیکن اب  
"صرف یہی حصہ بچا ہے۔ امید ہے آپ برا نہیں منائیں گیں؟

کیوں؟... اس میں برا منانے کی کون سی بات ہے؟ اس نے آج سے پہلے گھرے "  
سمندر کی مچھلی یقیناً نہیں کھائی ہوگی۔ اس مچھلی کی دم والا حصہ بھی نہایت مزیدار ہوتا  
ہے۔" عشرت نے باورچی کی ہچکچاہٹ کو دیکھ کر ٹوکتے کہا۔

آفرین کا چہرہ ہر قسم کے تاثرات سے پاک تھا وہ خود کو پرسکون رکھے ہوئی تھی۔ وہ پہلے  
سے ہی یہ توقع کر رہی تھی ایسی کوئی نہ کوئی بات لازمی ہوگی۔ سو یہاں برا منانے یا ناراض  
ہونے کی کوئی تک نہیں بنتی تھی۔

لیکن عظیم لاشاری کو بیٹی کے ساتھ ایسے رویے پر سخت برا محسوس ہوا۔ اس کے تاثرات  
مسخ ہو چکے تھے۔

عشرت صاحبہ، آفرین میری بیٹی ہے۔ اپنا لہجہ سنبھال کر بات کریں۔ "عظیم لاشاری"  
بھی کوئی گرا پڑا شخص تو نہیں تھا۔ وہ لوگ اس کے مقابل کے نہیں تھے تو کمتر درجے  
کے بھی نہیں تھے۔

## URDU NOVEL BANK

اماں بی کو بھی مہمان کے لئے اپنی بہو کا لہجہ برا محسوس ہوا تو اسے ناگواری سے ٹوک دیا۔  
 بڑی بہو، سوچ سمجھ کر بولا کرو، اگر تم نہیں جانتی کہ کس وقت کیا کہنا چاہیئے تو بھتر "  
 "ہے منہ بند رکھو۔"

بیٹا آپ میرا حصہ لے لیں۔ "عظیم لاشاری نے محبت سے پلیٹ آفرین کے طرف "  
 کھسکائی۔

شہرام جو سامنے بیٹھا ہوا اپنے موبائل میں گم تھا یہ سب دیکھ کر دل میں سخت غصہ ہوا  
 تھا لیکن سب کے سامنے کچھ بول کر ماحول کو بگاڑ نہیں سکتا تھا۔  
 اچانک ہی لاپرواہانہ انداز میں پلیٹ عظیم لاشاری کے طرف کھسکائی۔ "انکل میرا پیٹ  
 کچھ دنوں سے ٹھیک نہیں میں گرم چیز نہیں کھا سکتا۔ آپ میرا حصہ انہیں دے  
 "دیں۔۔۔ آپ اپنا حصہ لیں۔ پریشان ہونے کی بات نہیں۔

"سب اس کی بات سن کر دنگ رہ گئے۔ عشرت نے تانیہ کو شریر نظروں سے دیکھ کر کہا۔  
 تانیہ، دیکھا۔۔۔ شہرام کو تمہارا کتنا خیال ہے۔۔۔ کہ اپنا حصہ چھوڑ کر اپنے ہونے والے  
 سسر کو دیا ہے۔ لڑکی تم بڑی خوش قسمت ہو۔ "وہ اس کے کان میں بھنبھنائی۔ جس پر

## URDU NOVEL BANK

تانیہ نے شرمیلی مسکان سے ترچھی نظروں سے شہرام کو دیکھا۔ جو کسی کے طرف بھی متوجہ نہیں تھا۔

شہرام نے اپنی مامی عشرت کی یہ ہلکی سی سرگوشی سن لی تھی لیکن بنا کوئی تاثر دیئے۔  
سرد انداز میں باورچی کے طرف متوجہ ہوا۔ باورچی اس کی سرد نگاہ سے اندر تک کانپ گیا۔  
اگر تم مہمانوں میں گوشت کے چند ٹکڑے بھی برابر تقسیم نہیں کر سکتے تو میرا خیال "  
"ہے تم جا سکتے ہو۔"

صاحب۔۔۔ مم۔۔۔ میں۔۔۔۔ "وہ بری طرح گڑبڑا گیا۔"

کیا تم نے میری بات نہیں سنی۔۔۔ کیا کہا میں نے؟ اپنا سامان باندھو۔۔۔ اور نکلو"  
یہاں سے۔۔۔ تمہاری کوئی ضرورت نہیں یہاں۔ "شہرام نے آہستہ آہستہ اور سلیقے سے  
اپنے ہاتھوں کو نیپکن سے صاف کرتے اسے گھرکا۔ لیکن اس نے جو الفاظ مدھم لہجے میں  
کہے تھے۔ وہ کسی بلیڈ کی طرح سننے والوں کے کان چیر گئے تھے۔ جس سے باقی ملازموں

## URDU NOVEL BANK

کو نافرمانی کرنے کی ہمت نہیں ہوئی۔ وہ سب کانپ گئے۔ جب کہ باورچی کھڑا تھر تھر کانپنے لگا۔

کچھ ہی دیر میں، ایک باوردی ملازم اندر آیا اور باورچی کو ساتھ لے گیا۔ باورچی خانے سے ایک نیا شیف باہر نکلا۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

دوسرا شیف کافی محتاط تھا۔ کہ کہیں غلطی نہ ہو جائے۔۔۔ ایسا نہ ہو کہ اس کی ذرا سی غفلت بھی شہرام صاحب کو ناراض کرنے کا سبب بن جائے۔ اسی لئے وہ پورا وقت محتاط رہا۔

آفرین نے سر جھکا کر سنجیدگی سے مچھلی کا ٹکڑا کانٹے میں پھنسا کر مزے سے کھایا۔ اس کا یہ حصہ شہرام کا تھا، اور اگرچہ سب نے یہی کہا کہ شہرام نے یہ تانیہ لاشاری اور عظیم لاشاری کے خیال سے کیا تھا، لیکن آفرین نے اپنے دل میں اس بات کو مختلف انداز میں محسوس کیا تھا۔۔۔

پھر سوچتے سوچتے اچانک ہی اس کا دم گھٹنے لگا۔۔۔۔۔ وہ یہ کیا سوچ رہی تھی؟ اب وہ ولید کی منگیت تھی، اور شہرام بھی تانیہ لاشاری سے جڑنے والا تھا۔۔۔ پھر؟؟؟



کھانے کے بعد آفرین الگ تھلگ سی بیٹھی موبائل پر رمشا سے چیٹ کرتی رہی۔ جب ایک ملازمہ اس کے پاس آئی۔

"آفرین صاحبہ، میرے ساتھ آئیں۔ آپ کو اماں بی بلا رہی ہیں۔"

www.urdunovelbank.com  
visit for more novels:

مجھے؟؟ "آفرین نے سر اٹھا کر ملازمہ کو حیرت سے دیکھا۔ ڈرائنگ روم خالی تھا۔ شہرام" تانیہ کے ساتھ پرائیویٹ سینما روم میں تھا۔ جب کہ باقی افراد لان میں گپ شپ کر رہے تھے۔

لیکن۔۔۔ وہ مجھے کس لیے بلا رہی ہے؟ "آفرین نے حیرت سے پوچھا۔"

میم، مجھے بالکل نہیں معلوم۔۔۔ میں تو بس حکم کی تعمیل کر رہی ہوں۔ "ملازمہ کافی" ڈری ہوئی تھی۔

اماں بی کی رہائش گاہ کافی الگ تھلگ باغ کے دوسرے طرف تھی۔ بیچ میں باغ سوئنگ پول آبشار، قطار در قطار گھنے درخت آتے تھے۔

## URDU NOVEL BANK

وہ نا سمجھی سے ملازمہ کے ساتھ چل پڑی۔۔۔ وہ اس ولا کی بھول بھلیوں سے قطعاً واقف نہیں تھی۔ اسی لئے حیرت سے جھجھک کر ملازمہ کے ساتھ چلتی رہی۔ دل میں حیران بھی ہوتی رہی کہ اماں بی نے اسے کیوں بلایا ہے؟ جب وہ باغ کے قریب پہنچی تو سوئنگ پول کے سائیڈ سے گزرنا پڑا تھا۔ اس نے سوچا کہ ملازمہ سے پوچھے کہ اماں بی اس طرف کیا کر رہی ہے؟ "اماں بی۔۔۔۔" لیکن ابھی وہ جملہ پورا کرتی۔۔۔ کہ اس ملازمہ نے اسے پول میں زور سے دھکا دے دیا۔ ایک چھپاک کی آواز آئی۔۔۔ اور اگلے ہی پل آفرین پانی میں گہرائی تک چلی گئی۔

دانش سوری پول سے کچھ فاصلے پر کھڑا یہ سب دیکھ رہا تھا۔ اور اسے حیرت ہوئی کہ آفرین یہاں اس ولا میں کیا کر رہی ہے؟ پھر جب ملازمہ نے اسے دھکا دیا اور خود جلدی سے بھاگی۔ توفطری طور پر وہ اسے پکڑنے بھاگا۔ لیکن پھر آفرین کو ڈوبتا ہوا دیکھ کر جلدی سے پول میں کود گیا۔ اور اسے سطح آب پر لے آیا۔ آفرین کی سانسیں اتھل پٹھل ہو رہی تھیں۔ وہ رک رک کر سانس لے رہی تھی۔ دانش پریشانی سے اسے کھینچ کر باہر لے آیا۔۔۔ آفرین مکمل بھیک چکی تھی۔ اور سردی سے تھر تھر کانپ رہی تھی۔ اچانک ہی دور سے



## URDU NOVEL BANK

سب کے آنے کی آوازیں آنے لگی۔ جیسے کافی سارے لوگ بولتے ہوئے اس طرف آرہے ہوں۔ دانش سمجھ گیا کہ ملازمہ سب خواتین کو اس طرف لے کر آرہی ہے۔ اس کے ساتھ ہی وہ سارا منصوبہ سمجھ گیا۔ تو یہ سازش تھی؟ سب کو ہی معلوم تھا کہ اس وقت دانش سوری پول پر موجود نہا رہا ہے۔ اور یقیناً ان لوگوں نے سازش کی تھی تاکہ آفرین یزدانی کو دانش کے ساتھ پول پر ایک ساتھ پکڑا جائے۔ ان کی گھناؤنی سازش کو سوچ کر دانش کا ذہن جھنجھٹا اٹھا۔ اس نے جلدی سے آفرین کا رخ ہوتا ہاتھ پکڑا۔ "میرے ساتھ آئیں۔" آفرین نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔ لیکن اندر سے آتی آوازوں نے اسے دانش کی بات ماننے پر مجبور کر دیا۔ دانش اسے باغ کی بھول بھلیوں سے گزار کر ایک کمرے میں لے آیا۔

جلدی سے دروازہ بند کر لیں۔ میں ان کو دوسری جانب متوجہ کرتا ہوں۔ "یہ کہتا جلدی" سے وہاں سے چلا گیا۔ اور شہرام کو میسج کیا۔ شہرام جو اس وقت سخت بیزاری کے عالم میں تانیہ کے ساتھ پرائیوٹ سینیاروم میں بیٹھا ہوا تھا۔ اچانک اس کے فون پر میسج آیا۔ میسج پڑھتے ہی وہ بری طرح چونکا۔ اور مضطرب سا ہو کر اٹھ کھڑا ہوا۔

مجھے کچھ ضروری کام ہے۔ تم فلم دیکھو۔ "یہ کہہ کر بنا اس کے جواب کا انتظار کئے۔۔"

باہر نکل گیا۔

☆☆☆☆☆☆

www.urdu-novel-bank.com

شہرام جیسے ہی اندر کمرے میں داخل ہوا۔ تو کمرہ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔ لائٹ مکمل آف تھی۔۔ سوائے دیوار گیر شیشے کی کھڑکیوں سے آتی ہوئی چاند کی سپید روشنی کے۔۔ پورا کمرہ دودھیا اجالا اوڑھے ہوئے تھا۔ اس نے جلدی سے لائٹ جلائی۔ کمرہ روشن ہوا لیکن کمرے میں کوئی بھی موجود نہیں تھا۔ خالی کمرے نے اس کا منہ چڑایا۔ وہ آہستہ آہستہ چلتا ہوا ڈریسنگ روم کے طرف بڑھا اور لائٹ جلادی۔ آفرین جو اس کی وارڈروب کھولے کوئی ڈریس دیکھ رہی تھی۔ اچانک روشنی ہوتے ہی ڈر کر خود کو وارڈروب کے دروازے کے پیچھے چھپانے کی کوشش کرنے لگی۔ اس کی کالی گہری آنکھوں میں ڈر صاف دکھ رہا تھا۔ وہ سردی اور خوف سے کپکپا رہی تھی۔ اس کی صاف رنگت اس وقت پیلی پڑی ہوئی تھی۔ لیکن شہرام پر نظر پڑتے ہی اس کی آنکھیں شرم و حیا سے بوجھل ہو کر جھک گئیں۔ آنکھوں کے پپوٹے عارض پر لرز نے لگے۔ وہ وارڈروب کی اوٹ میں اپنا بھیکا وجود چھپانے کی ناکام سی کوشش کر رہی تھی۔ اس کا بھیکا ہوا چہرہ اور بھیکے ہوئے بال

## URDU NOVEL BANK

دروازے کی اوٹ سے دکھائی دے رہے تھے۔ ہونٹ سردی سے کپکپا رہے تھے۔ جیسے سردی کی سختی کو برداشت کر رہے ہوں۔

ت۔۔۔ تم۔۔۔ یہاں کیا کر رہے ہو؟ "وہ اسے پریشانی اور خفت سے گھور رہی تھی" شہرام کے پتلے ہونٹوں پر معنی خیز سی مسکراہٹ رینگ آئی۔ آنکھوں میں الوہی چمک سی آئی تھی۔

کیا ایک چور کو۔۔۔ جو میرے ہی کمرے میں گھس کر، میرے ہی وارڈروب سے کپڑے "چرانے کی کوشش کرے۔۔۔ یوں مجھے گھورنے کی اجازت دینی چاہیئے؟ "وہ دلفریبی سے نچلا ہونٹ دانتوں تلے داب کر مسکرایا۔

دیکھو۔۔۔ میں تم سے بحث کے موڈ میں بالکل بھی نہیں شہرام، باہر لوگ مجھے ہر طرف ڈھونڈھ رہے ہیں۔ "وہ ڈرتے ہوئے بولی تھی۔ اگر ان لوگوں نے اسے شہرام کے کمرے میں تنہا دیکھ لیا تو ایک نئی کہانی گھڑ لیں گے۔ اور اسے اپنے باپ کی عزت خطرے میں نہیں ڈالنی تھی۔ لیکن مسئلہ یہ تھا کہ اس کے کپڑے مکمل بھیکے ہوئے تھے۔ ایسی حالت میں وہ باہر نہیں جاسکتی تھی۔ سب کو شک پڑسکتا تھا۔

تو۔۔۔ پھر تم مجھ سے کیا چاہتی ہو۔۔۔ کیا کروں؟ "شہرام سنجیدگی سے دروازے سے" ٹیک لگا کر کھڑا ہوا اس کے بھیگے بھیگے سانچے میں ڈھلے وجود کو آنکھوں میں چمک لئے دیکھنے لگا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسے کسی کی پرواہ نہ ہو۔

www.urdu-novel-bank.com  
Visit for more novels:  
اس کی نظروں کے ارتکاز پر آفرین کا دل کیا یا تو اس کی آنکھیں پھوڑ ڈالے یا زمین پھٹ جائے اور وہ اس میں سما جائے۔ بے اختیار بھینچی آواز میں احتجاجاً غرائی۔ "تم اچھی طرح جانتے ہو۔۔۔ شہرام سوری۔۔۔" اس نے دانت پیسے، اسے اس وقت صرف اپنے والدین کی عزت کا خیال ستا رہا تھا۔ اگر وہ تنہا ایسی سچویشن سے دوچار ہوتی تو اسے پرواہ نہ ہوتی لیکن اب اسے صرف اپنے باپ کی عزت خطرے میں پڑنے کا خوف لاحق تھا۔ اگر رضیہ بیگم اور تانیہ لاشاری نے اسے یہاں ایسی حالت میں شہرام کے ساتھ دیکھ لیا تو اس کی عزت تو جائے گی ہی۔۔۔ ساتھ ہی باپ کی پگڑی بھی روندی جائے گی۔ یہ اسے بالکل بھی منظور نہیں تھا۔

پھر۔۔۔ یہ تو تم بھی جانتی ہوگی۔۔۔ کہ میں۔۔۔ لوگوں کی مفت میں مدد بالکل نہیں کرتا۔ "شہرام نے اس کے بھیگے چہرے پر نظر جما کر معنی خیز مسکراہٹ سے دیکھا۔

## URDU NOVEL BANK

اس کی بات پر آفرین نے سختی سے اپنا نچلا ہونٹ کاٹا۔ اس کا رنگ شرم سے سرخ پڑچکا تھا۔

شہرام سوری۔۔۔ حد میں رہو۔۔ باہر تمہاری ہونے والی بیوی موجود ہے۔ "اسنے دانت کچکچائے۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

تو۔۔۔؟ "شہرام نے نا سمجھی سے ابرو اچکا کر اسے گھورا۔۔ "مجھے تو صرف تم چاہیئے" ہو۔ "گھمبیر لہجے میں کہتے ہوئے وہ قدم بہ قدم اس کے جانب بڑھنے لگا۔ آفرین یوں ہوئی تھی جیسے برف کی بن گئی ہو۔ پیچھے کھسکنے کی جگہ تھی نہ اس کے قریب سے گذر کر باہر نکلنے کی۔ وہ ہر طرف سے محسوس ہو چکی تھی۔ قریب پہنچ کر اپنا بایاں بازو بڑھا کر اس کے چہرے کے قریب دیوار پر رکھ دیا۔ اب دائیں طرف کپ بورڈ تھا۔ اور بائیں طرف شہرام کا بازو۔ جو اس کے چہرے کے قریب تر کان کو چھو رہا تھا۔ اس کی گہری آنکھوں میں اس وقت ایک سحر سا چھایا تھا جو سامنے والے کو مسحور کر کے بے بس بنا دینے کے درپے تھا۔

آفرین کا دل اس کے سینے میں زور سے دھڑکنے لگا۔ اس کے خوبصورت چہرے پر وہ زیادہ دیر نگاہ جما کر دیکھ نہیں سکی تھی۔ لیکن نگاہیں تھیں جو اسے دیکھنے کے جرم پر اکسا رہی تھیں۔۔

اس تنگ سے ڈریسنگ روم میں شہرام کے ہونٹ بار بار آفرین کے نرم بالوں کو چھو رہے تھے۔ گرم گرم سانسوں کی تپش سے آفرین کا وجود جھلسنے لگا۔ اس نے بے اختیار مسٹھیاں بھیج لی۔ وہ اس کے نرم بال بس چھو رہا تھا۔ بچ کر رہا تھا۔ کانوں میں سانسوں کی سرگم چھوڑ رہا تھا۔ آفرین کے لئے یہ سہنا اذیت ناک تھا۔۔ کافی اذیت ناک۔

آفرین نے اپنا چہرہ دور کر دیا۔ شرم سے وہ نظریں بھی نہیں ملا پارہی تھی۔ بھیپچی بھیپچی آواز میں چلنچ پڑی۔ "دیٹ از انف شہرام۔۔۔ تم نے مجھ سے مدد کا وعدہ کیا ہے۔" جب یہ الفاظ اس کی زبان سے ادا ہوئے تو اسے اپنی ہی آواز پرائی سی لگی۔ جیسے اس کے اندر کچھ کھو گیا ہو۔۔ جیسے وہ خود۔۔ بھی خود میں نہیں رہی۔ اس کی آواز قدرے نرم تھی۔ شہرام کی جذبات سے جلتی ہوئی نگاہیں آفرین کے گلابی پڑتے چہرے کو ہی گھورے جارہی تھیں۔ وہ اسے باہوں میں تھامنا چاہتا تھا۔۔ زندگی کی آخری سانسوں تک۔۔ یہ

## URDU NOVEL BANK

خواہش اس کے اندر جڑ پکڑ چکی تھی۔ وہ وقت کو قید کرنا چاہ رہا تھا۔ اسے اپنی بانہوں میں محصور کر کے دنیا سے چھپا دینا چاہتا تھا۔

اس کے اندر پچھتاوے اتر آئے تھے۔۔۔ پچھلا وقت تو وہ واپس نہیں لاسکتا تھا لیکن آج

اس کی دسترس میں یہ عورت تھی۔ اور وہ اسے ہمیشہ اپنی دسترس میں چاہ رہا تھا۔

www.urdu-novel-bank.com

اس وقت دروازہ زور سے دھڑ دھڑایا گیا۔ ساتھ ہی تانیہ لاشاری کی آواز سنائی

"دی۔" "شہرام۔۔۔ کیا آپ نے آفرین کو دیکھا ہے؟

یہ سن کر آفرین کی رنگت پھیکی پڑ گئی۔ گلابی ہونٹ کپکپائے۔ اس نے زور سے شہرام

کے سینے سے شرٹ کو اپنی مٹھی میں جکڑ لیا۔

شہرام نے اپنی بانہوں میں لرزتے اس کے نازک سے خوفزدہ وجود کو دیکھا۔ اور اس کی آنکھوں میں نرمی اتر آئی۔ آنکھوں کے اشارے سے اسے پرسکون رہنے کو کہا۔ اور اس کے

ہاتھ کو تھپتھپا کر اپنی شرٹ اس کی گرفت سے آہستگی سے نکالی۔

ڈریسنگ روم سے نکل کر وہ کمرے میں آیا اپنی شرٹ سیدھی کی۔ اور دروازہ تھوڑا کھول دیا۔ باہر تانیہ، رضیہ بیگم عشرت اور نظامیہ ساتھ کھڑی متجسس نظروں سے اندر جھانکنے کی

## URDU NOVEL BANK

کوشش کر رہی تھیں۔ جسے دیکھ کر شہرام کو غصہ تو بہت آیا۔ ساتھ ہی چہرے پر ناگواری آئی۔

میں تو تمہارے ساتھ پرائیویٹ سینما میں تھا۔ میں اسے کیسے دیکھ سکتا ہوں؟ "سرد اور" سپاٹ انداز میں کہہ کر سب کو گھورا۔

www.urdu-novel-bank.com  
Visit for more novels:

اس کے سخت لہجے پر سب نظر چرا گئے۔

لیکن --- وہ کب سے غائب ہے۔ "تانیہ کی متجسس نظریں اب شہرام کے پیچھے کمرے" میں دوڑ رہی تھیں۔

"... ہم سب پریشان تھے۔۔ سوچا کہیں آپ کے کمرے میں نہ چھپ گئی ہو"

چھپ گئی ہے۔۔۔؟ "شہرام نے حیرت سے اس کو دیکھا۔ "لیکن وہ کس وجہ سے"

چھپ گئی ہے؟ "شہرام کا لہجہ اب کے کافی ترش تھا۔

اس کے سوالیہ پُر تجسس جملے پر تانیہ لاشاری ہچکچائی۔ اور نظر چرانے لگی۔ شہرام اچھے

سے جانتا تھا کہ ان لوگوں نے آفرین کے ساتھ کوئی سازش کی ہے۔ اس کی آنکھوں میں

درشتگی آگئی۔ "تمہارے لئے بہتر ہے کہ عظیم صاحب کی بیٹی کے ساتھ کوئی گھناؤنا کھیل

ہمارے خاندان میں کھیلنے سے پرہیز کرو۔۔۔" پھر عشرت کو غصے سے گھورا۔ "مامی آپ



## URDU NOVEL BANK

اچھی طرح میرے غصے سے واقف ہیں۔۔۔ سو بہتر ہوگا مجھے اشتعال دلانے سے بچیں۔ یہی آپ کے حق میں بہتر ہے۔۔۔ ورنہ۔۔۔" اس نے وارننگ بھری گھوری سب پر ڈال کر دروازہ سب کے منہ پر بند کر دیا۔

کچھ دیر خود کو پرسکون کر کے اس نے اپنی خاندانی ملازمہ کو فون ملایا۔ جس نے بچپن میں اس کو پالا تھا۔ وہ اس کی ایک ماں کی طرح عزت کرتا تھا۔ اب بھی اس نے اسی ملازمہ کو کال کر کے بلالیا۔

آفرین شہرام کی پینٹ شرٹ پہن کر باہر آئی تھی۔ شہرام صوفے پر تھکا تھکا سا بیٹھا ہوا سگریٹ کے کش لگا رہا تھا۔ کمرے میں سگریٹ کی بو پھیلی ہوئی تھی۔ اسے آتا دیکھ کر شہرام کی آنکھوں میں چمک ابھری۔ "میں نے ملازمہ سے تمہارے لئے ڈریس لانے کو کہا ہے۔ وہ آتی ہوگی۔" اس نے جملہ ختم کیا تو پچاس سال کی عمر کی ایک مہربان چہرے والی عورت سفید دوپٹہ سلیقے سے اوڑھے ناک کر کے اندر آگئی۔

"ماں جی پلیز۔۔۔ ان کو باحفاظت یہاں سے لے جائیں۔"

آئیں بیٹا۔۔ میرے ساتھ آئیں۔ "ملازمہ نے آفرین کا ہاتھ پکڑ لیا۔ آفرین نے پریشان" ہو کر شہرام کو دیکھا۔ شہرام نے آنکھوں کے اشارے سے 'فکر مت کرو۔۔' کہا۔ جس پر آفرین بظاہر پرسکون ہو کر لیکن اندر سے کسی کے دیکھے جانے کے ڈر سے باہر نکل آئی۔

www.urdu-novelbank.com  
visit for more novels:

☆☆☆☆☆☆

اسے ملازمہ کے ساتھ آتا دیکھ کر سب نے فکر مندی سے دیکھا۔ تانیہ جو ادھر سے ادھر دانتوں سے ناخن کترتی چکر لگا رہی تھی۔۔ جلدی سے اس کے پاس آئی۔ "کہاں تھی تم آفرین؟ ہمیں بنا بتائے کہاں چلی گئی تھی تم؟ میں نے اتنی بار فون کی۔۔ آپ نے اٹھایا تک نہیں۔۔۔ ہم نے ہر جگہ آپ کو ڈھونڈھا۔۔۔ اففف۔۔۔ ہم سب تو مرنے کی حد تک پریشان ہو گئے۔۔۔" اس نے سکھ کی سانس لے کر سر پر ہاتھ رکھ کر اسے دیکھا۔ رضیہ بیگم چھبتی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔ آفرین کا لباس بدلا ہوا تھا۔۔ اور بال بھی کچھ بھیکے سے تھے۔ اماں بی نے بھی اسے دیکھ کر سکون کی سانس لی۔ کچھ بھی تھا۔ وہ مہمان تھی۔ اور مہمان کے ساتھ ان کے گھر میں کچھ برا ہوتا تو انہیں شرمساری

## URDU NOVEL BANK

ہوتی۔ لیکن آفرین کو اپنی خاندانی ملازمہ کے ساتھ صحیح سلامت آتا دیکھ کر انہوں نے سکون کی گہری سانس لی تھی۔

تم نے لباس کیسے بدل لیا؟" عشرت نے تاڑتی ہوئی نظروں سے اس کے لباس کا جائزہ لیتے ہوئے اچھنبے سے پوچھا۔

وہ میں بے خیالی میں پول میں گر گئی تھی۔۔۔ عشرت آنٹی۔۔۔ آنٹی نے مجھے دیکھ کر "باہر نکالا اور اپنے ساتھ لے گئی۔۔۔ مجھے دوسرے کپڑے دیئے اور میرے بال بھی سکھائے۔۔۔ اور۔۔۔ میرا فون پانی میں بھیک گیا۔۔۔ اب یہ نہیں چل رہا۔" آفرین نے سب کو دیکھتے ہوئے معصومیت سے بات بنائی اور ساتھ ہی بھیکا ہوا فون دکھایا۔ جس کی اسکرین کالی ہو چکی تھی۔ اندر سے پانی کے قطرے نظر آرہے تھے۔

آئی ایم ریٹی سوری، میں آپ سب کو پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔" کچھ پل رک کر "اس نے پھر سے اماں بی کو دیکھ کر معذرت خواہانہ انداز میں کہا۔ اماں بی نے اس ملازمہ

## URDU NOVEL BANK

کو سوالیہ نظروں سے دیکھا۔ "کیا یہ بچی سچ کہہ رہی ہے امین؟" وہ اس ملازمہ کو 30 سال سے جانتی تھی۔ اور اس پر اعتبار کرتی تھی۔

جی ہاں یہ سچ ہے۔۔۔۔۔ اماں بی، میں نے آفرین بی بی کو ڈوبتے دیکھا تو اسے باہر نکالا۔۔۔۔۔ اور اسے اپنے ساتھ لے گئی۔۔۔۔۔ "ملازمہ نے مسکرا کر نرمی سے کہا۔

ہمم۔۔۔ شکر ہے کہ بچی کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔۔۔ وہ ٹھیک ہے۔ "اماں بی نے" فکر مندی سے پیشانی کو مسلا۔

عظیم لاشاری اب زیادہ ٹھہرنا نہیں چاہتا تھا۔ سو آفرین کا ہاتھ تھام کر اماں بی سے "معذرت کی۔" ہمیں اب چلنا چاہیئے۔ پریشان کرنے کے لئے معذرت خواہ ہیں۔

ارے۔۔۔ نہیں عظیم صاحب۔۔۔ ایسی کوئی بات نہیں۔۔۔ ہم تو اسی لئے پریشان ہو گئے" کہ کہیں بچی کو نقصان نہ پہنچ گیا ہو۔۔۔۔۔ "اماں بی کے ساتھ ساتھ باقی سب نے بھی ان سے معذرت کی تھی۔

ان سب کے جاتے ہی اماں بی اور باقی مرد حضرات بھی اپنے کمروں میں چلے گئے۔ اسی لمحے دانش سُوری مسکراتا ہوا عشرت کے پاس چلا آیا۔۔۔ "عشرت آنٹی، آپ کو لاشاری فیملی کے مسئلوں سے خود کو دور رکھنا چاہیے۔۔۔۔۔ جانتی ہیں؟ اگر دادا یا دادی کو پتہ چلے گا کہ آپ نے اپنے ہی گھر کے لوگوں کے ساتھ مسئلہ پیدا کرنے کے لیے باہر کے لوگوں کے ساتھ گٹھ جوڑ کیا ہے، تو وہ شاید آپ کو یہاں رہنے ہی نہ دیں۔۔۔۔۔" عشرت نے چونک کر دانش کے طرف دیکھا۔ (کیا دانش سب جان گیا ہے؟) "کیا تم نے اس کی مدد کی تھی؟" دانش سُوری نے لاپرواہی سے کندھے اچکائے، نہ اس نے یہ بات تسلیم کی اور نہ ہی اس سے انکار کیا۔

آپ کے خیال میں اگر میں اپنے والدین کو آج رات کے واقعے کے بارے میں بتاؤں "تو کیا ہوگا؟ سوچیں۔۔۔۔۔" "اوہ معنی خیزی سے اس کے سوچتے ہوئے فکر مند چہرے کو دیکھ کر مسکرایا۔) اگر اس کے دیور سنید سُوری اور دیورانی نظامیہ کو پتہ چلا کہ اس نے ان کے (بیٹے) دانش کے خلاف سازش کی ہے، تو ظاہر ہے وہ آپس میں لڑ پڑیں گے۔ عشرت سوچ کر ہی کانپ گئی اور اس کے بارے میں زیادہ گہرائی سے سوچنے کی اس میں ہمت نہ ہوئی۔

☆☆☆☆☆

راستے میں تانیہ لاشاری مسلسل آفرین کی شکایت کرتی رہی۔

براہ مہربانی۔۔ آئندہ سے اگر تم کہیں باہر سیر سپاٹے کرنے کا شوق چرائے، تو کسی کو "بتا کر جانا۔۔۔ دیکھا نہیں ہماری وجہ سے اماں بی اور باقی سب کے چہرہ کیسے ہو گئے تھے؟ کوئی بھی خوش نظر نہیں آیا۔۔ اور یہ سب آفرین کی وجہ سے ہوا۔۔ اچھا خاصا تماشا بن گیا ہماری ذات کا ہنہ۔۔۔" وہ کافی جلی بھنی ہوئی مسلسل آفرین کو نشانا بنا رہی تھی۔

عظیم لاشاری کافی ضبط سے یہ سب سن رہے تھے۔ اور سوچوں میں غلطان تھے۔ اسے آفرین کے ساتھ کسی کا بھی رویہ اچھا نہیں لگا تھا۔

آفرین خاموش بیٹھی سب کچھ صبر سے سن رہی تھی۔ اس نے ایک لفظ تک نہیں کہا تھا۔ لیکن جب گھر پہنچ کر لیونگ روم میں سب بیٹھے۔۔ تو آفرین آہستگی سے چلتی باپ کے ساتھ بیٹھ گئی اور ان کا ہاتھ اپنے نرم ہاتھوں میں لیا۔

ڈیڈ۔۔۔ مجھے ان کی ایک ملازمہ یہ کہہ کر باہر لے گئی تھیں کہ آپ کو اماں بی بلا رہی ہیں۔ "میں ان کے گھر کے راستوں سے واقف نہیں تھی مجھے نہیں معلوم تھا کہ وہ مجھے

## URDU NOVEL BANK

کہاں لے کر جا رہی ہے۔ وہ مجھے گرم پول کے پاس لے گئی اور اس میں دھکا دے دیا۔  
 آنٹی نظامیہ کا بیٹا دانش سوری، پول کے قریب تھا۔ اس نے میری جان بچائی۔ خوش  
 قسمتی سے ہم میلبورین میں ایک دوسرے سے واقف تھے۔ سو اس نے میرے ساتھ  
 "کچھ برا نہیں کیا۔۔۔ بلکہ مجھے وہاں سے بچا کر لے گیا۔"  
 کیا؟؟ "عظیم لاشاری یہ ساری بات سن کر شاکڈ رہ گیا۔ اتنا کچھ اس کی بیٹی کے ساتھ"  
 !ہو گیا تھا اور وہ انجان رہا؟  
 "آپ نے مجھے وہاں کیوں نہیں بتایا بیٹا؟"

ناممکن۔۔۔۔۔ "دانش جیسے شخص نے تمہاری مدد کی؟!۔۔۔ ناممکن۔۔۔۔۔ وہ شخص جو عورتوں"  
 میں بدنام مشہور ہے۔۔۔ "ننانیہ نے بے یقینی سے منہ پر ہاتھ رکھ کر اسے پھٹی پھٹی  
 آنکھوں سے دیکھا۔

بیٹا آپ۔۔۔۔۔ "عظیم لاشاری نے اسے اپنے سینے سے لگایا۔ وہ بری طرح پریشان ہو گیا۔"

## URDU NOVEL BANK

پریشان مت ہوں ڈیڈ۔۔ میں بالکل ٹھیک رہی۔۔ کیوں کہ ایک منٹ کے بعد ہی رضیہ " آنٹی اتفاق سے سب کو ساتھ لے کر مجھے ڈھونڈھنے وہاں آئی تھی۔ "آفرین نے ان سے الگ ہو کر ایک معنی خیز مسکراہٹ رضیہ بیگم کے طرف اچھالی۔ جس نے بے اختیار نظر چرائی تھی۔ اور خشک گلے کو تھوک نکل کر تر کیا۔

جب ان لوگوں کو میں وہاں نہیں ملی تو انہوں نے مشہور کر دیا کہ میں لاپتہ ہو گئی "ہوں۔۔ یہی نہیں بلکہ سب ملازموں کو مجھے ڈھونڈھنے کے لئے الرٹ کر دیا۔

عظیم لاشاری بیوقوف یقیناً نہیں تھا جو کچھ نہ سمجھتا۔۔ جو کچھ ہو چکا تھا یہ صاف صاف جان بوجھ کر کی گئی سازش تھی۔

انہوں نے گھور کر رضیہ بیگم کو دیکھا۔ وہ حیران نظر آنے کی کوشش کرنے لگی۔

کیا مطلب ہے تمہارا آفرین؟ میں نے خود اپنے کانوں سے ملازمہ کو یہ کہتے سنا تھا کہ تم "چھپ کر گرم پول کے طرف گئی ہو۔۔۔ میں نے سوچا کہیں تمہارے ساتھ دانش سوری غلط سلط نہ کر دے۔۔۔ دانش سوری کی آوارہ طبعیت کا سوچتے ہوئے میں قدرتی طور پر



## URDU NOVEL BANK

تمہارے لئے پریشان ہو گئی تھی۔ تبھی میں جلدی سے وہاں آئی۔۔۔۔۔" رضیہ بیگم نے شوہر کے سامنے خود کو بچانے کی ناکام سی کوشش کرتے آفرین کو سختی سے ڈپٹا۔

بلکل۔۔۔۔۔ آنٹی۔۔۔۔۔ صحیح کہتی ہیں۔۔۔۔۔ کہ آپ وہاں جلدی آئی تھیں۔۔۔۔۔ اگر آپ مجھے وہاں "بھیگے ہوئے کپڑوں میں دیکھتی کہ دانش مجھے تمھارے ہوئے ہے تو میری ریپوٹیشن سب کے سامنے مکمل تباہ ہو جاتی۔۔۔۔۔ ہے نا؟ وہ سب مجھے ایک گرمی ہوئی لڑکی سمجھتے۔۔۔۔۔ جو ان کے لڑکے کے ساتھ پول میں ساتھ پائی گئی۔۔۔۔۔ ان کے پورے خاندان میں میری معصومیت پر ہزار سوال اٹھتے۔۔۔۔۔ سب میرا دانش کے ساتھ کوئی تعلق بنا دیتے۔۔۔۔۔ اور مجھے اس شخص سے شادی پر راضی کیا جاتا۔۔۔۔۔ یہی نا۔۔۔۔۔؟ یہی آپ کا منصوبہ تھا نا؟" آفرین نے ٹھنڈے لہجے میں وار کیا۔ وہ کوئی بچی تو نہیں تھی۔ کہ کچھ نہ سمجھتی۔ اس سے پہلے آتش کی طرف سے چلائی گئی ہر چال وہ سہ چکی تھی۔ اور اب لوگوں کے برتاؤ سے، نظروں کے انداز سے جان جاتی تھی کہ اگلا کیا چاہتا ہے؟ لوگ مختلف تھے۔۔۔۔۔ چہرے اور نام دوسرے تھے۔۔۔۔۔ لیکن ان کی چالیں۔۔۔۔۔ ان کی سازشیں اور ان کے جال وہی تھے۔۔۔۔۔ جو آتش یزدانی کے تھے۔ رضیہ بیگم یوں بیٹھی تھی گویا کاٹو تو لہو

## URDU NOVEL BANK

نہیں۔ عظیم لاشاری اب شعلہ بار نظروں سے اسے گھور رہا تھا۔ انہیں رضیہ بیگم کے اس قدر انتہا تک جانے کی امید قطعی نہیں تھی۔ وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ ان کی ہی بیٹی کے ساتھ رضیہ بیگم اس طرح کی گری ہوئی حرکت کرے گی۔ وہ بھی پرانے گھر میں۔ جس سے ان کی بیٹی کے ساتھ ساتھ ان کی عزت سے بھی کھلواڑ کھیلنے کی سازش کی گئی تھی۔ وہیں پر تانیہ لاشاری غصے سے بل کھا کر رہ گئی۔ سارا منصوبہ ہی الٹا ان کے گلے پر گیا تھا۔

رضیہ آنٹی۔۔ اگر آپ کو واقعی بھی میری فکر ہوتی تو آپ اکیلی مجھے ڈھونڈھنے نکلتی۔۔ یہ " نہیں کہ پورے گھر کے ساتھ ساتھ ملازموں کو بھی الٹ کیا گیا کہ میں گم ہو گئی ہوں۔۔۔۔ آپ کو تو خوش ہونا چاہیئے تھا کہ کوئی مجھے وہاں نہ پاسکا۔ اور بات کا بتنگڑ نہیں بن سکا۔۔۔ بجائے اس کے آپ تو کافی پریشان نظر آئیں۔ "آفرین نے چھبتی نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔ وہ کیوں ان کے گندے کھیل کو چھپاتی؟ کس وجہ سے؟ اس نے صاف بات کہی تھی۔ اور عظیم لاشاری شرمندہ ہونے کے ساتھ ساتھ رضیہ پر غصہ ہوا تھا۔ اسے افسوس تھا کہ وہ بیٹی کو 20 سال بعد لے تو آیا تھا لیکن اس کی حفاظت نہیں

## URDU NOVEL BANK

کپڑا رہا تھا۔ وہ ساری بات سمجھ گیا تھا کہ رضیہ بیگم نے عشرت سوری کے ساتھ مل کر منصوبہ بندی کی تھی۔ جس کا مقصد آفرین کو بدنام کرنا تھا۔۔۔۔۔ وہ رنگیں ہاتھوں ان کے آوارہ لڑکے کے ساتھ پکڑی جاتی۔ اور یوں اس کی عزت کا تماشا بن جاتا۔ اس کی معصومیت سوالیہ نشان بن جاتی۔۔۔ لیکن۔۔۔ رضیہ بیگم یہ بھول گئی تھی کہ آفرین کو نشانہ بناتے بناتے وہ اپنے شوہر کی عزت اور وقار پر بھی سوالیہ نشان ہی نہیں بلکہ کالا دھبہ لگانے جا رہی تھی۔

شیم آن یو۔۔۔ رضیہ، تم واقعی ایک چالباز عورت ہو۔ "وہ غصے سے کانپ رہے" تم نے "تم نے میری معصوم بچی سے آخر کون سی دشمنی نکالی ہے رضیہ؟ کس وجہ سے تمہیں میری بچی سے پر خاش ہے؟ کیا بگاڑا ہے اس نے تم دونوں کا؟ تم نے آج میرا سر جھکا دیا۔۔۔ سچ میں میرا سر جھکا دیا ہے۔۔۔ میں اپنی ہی بیٹی کے سامنے سر نہیں اٹھا سکتا۔۔۔ کتنے مان اور محبت سے میں اسے یہاں لایا تھا۔۔۔ اور۔۔۔ اور۔۔۔ ہوا کیا؟؟ تم نے اور تانیہ نے شروع دن سے ہی اس سے بیر باندھ لیا۔۔۔ اتنا بغض؟؟ اتنی نفرت کہ تم پر اٹے گھر میں بھی اسے نشانہ بناتے ہوئے ہچکچائی نہیں۔۔۔ ڈری یا جھجھکی نہیں۔۔۔ کیسی عورت ہو تم ہاں؟؟؟ کیسی بے رحم اور چلتر عورت سے شادی کی تھی

## URDU NOVEL BANK

میں نے۔۔ کون سے گناہوں کی سزا ہو تم؟؟ "وہ چلنخ رہے تھے۔۔ دھاڑ رہے تھے۔۔  
تاسف سے ہاتھ مل رہے تھے۔۔ بولتے بولتے ہانپ رہے تھے۔۔ ان کی آنکھیں سرخ  
اور نم ہو گئی تھیں۔

آفرین نے بڑھ کر انہیں سمیٹا۔۔ وہ رونا چاہتی تھی لیکن اپنی تنہائی میں۔۔  
ڈیڈ۔۔۔ آپ کو یاد ہے، کھانے کی ٹیبل پر ان کے شیف نے مجھے جان بوجھ کر نشانہ  
بنایا تھا۔؟ "آفرین نے دکھ سے کہا۔

میں کیسے بھول سکتا ہوں ان کا توہین آمیز سلوک بیٹا؟ میرے ہی سامنے میری بیٹی  
کے ساتھ ایک ملازم تک نے ہتک آمیز سلوک کیا؟! اور یہ تمہاری اور عشرت کی ملی  
بھگت تھی نا؟! میں نے تمہیں عشرت کے ساتھ کانا پھوسی کرتے اور ہاتھ پر ہاتھ  
ملاتے بہت بار دیکھا تھا۔۔ کیوں کیا رضیہ تم نے ایسا؟ "عظیم لاشاری نے افسوس و دکھ  
سے اسے دیکھا۔ ان کی آنکھوں میں حقارت تھی، نفرت تھی۔ حیرت تھی۔

## URDU NOVEL BANK

ڈیڈ۔۔۔۔ اس آفرین کی بات پر توجہ مت دیں۔۔۔ یہ ہمارے رشتے میں پھوٹ ڈالنے کی "کوشش کر رہی ہے۔۔۔ ایسا کچھ نہیں۔۔۔ جیسا آپ سوچ رہے ہیں۔" تانیہ لاشاری نے یکدم ماں کی سائیڈ لی۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels

بلکواس بند کرو، "عظیم لاشاری غرایا۔" دیکھ لو۔۔۔ دیکھ لو خود کو۔۔۔ تمہاری ماں نے کیسی "پرورش کی ہے تمہاری؟ میری بیٹی ہونے کے باوجود تم نے اپنی ماں سے وہی کچھ سیکھا ہے جو تمہیں اس چالباز عورت نے سکھایا ہے۔ تمہیں سوائے دوسروں سے حسد کرنے، سازشیں کرنے کے سوا اور کچھ نہیں آتا۔۔۔۔۔ تم دونوں ایک جیسی مکار عورتیں ہو۔۔۔۔۔ مجھے تو شک ہے تم میری بیٹی بھی ہو یا نہیں؟" !وہ دھاڑا تھا۔ جس پر تانیہ سہم گئی۔

لیکن رضیہ بیگم اس کی آخری بات پر ٹھٹھک گئی (کیا عظیم کو پتا چل چکا ہے کہ تانیہ اس کی بیٹی نہیں؟) لیکن پھر آفرین سے نفرت عود کر آئی۔ اسے شعرین اور اس کی نسبت سے شدید نفرت تھی۔ اس نے عظیم کو پانے کے لئے اپنا بہت کچھ کھویا تھا۔ یہ سب اس واہیات لڑکی کی وجہ سے ہے۔۔۔ "وہ بری طرح چلنچ رہی تھی۔"

## URDU NOVEL BANK

ارے۔۔۔ جیسی ماں تھی۔۔۔ ویسی ہی بیٹی ہوگی نا۔۔۔ تمہیں اس بے حیا لڑکی کے " آگے اور کوئی نظر بھی کیسے آسکتا ہے عظیم۔۔۔ اس لڑکی کی محبت نے تمہیں اندھا کر دیا ہے اندھا۔۔۔ وہ کتیا خود تو مرگئی لیکن یہ کُتی۔۔۔۔۔ "رضیہ نفرت و حقارت سے منہ سے آگ اگلنے لگی۔ لیکن اس کا جملہ پورا ہونے سے پہلے ہی عظیم لاشاری نے زور کا تھپڑ دے مارا۔ تھپڑ اتنے زور کا تھا کہ اس کا چہرہ جلنے کے ساتھ ساتھ مکمل دوسری طرف گھوم گیا تھا۔

خبردار۔۔۔ خبردار اگر آگے ایک لفظ بھی کہا تو۔۔۔۔۔ "وہ غرائے۔" مجھے آج صحیح معنوں " میں تم سے شادی پر سخت پچھتاوا ہو رہا ہے۔۔۔۔۔ تم سے شادی کرنا میری زندگی کی سب سے بڑی غلطی ہے۔۔۔ کاش میں ماں کے مجبور کرنے پر تم سے شادی نہ کرتا۔۔۔۔۔ تم۔۔۔۔۔ آفرین کی ماں کے پاؤں کے دھول برابر بھی نہیں ہوسکتی۔ "وہ سخت حقارت سے بولے۔

## URDU NOVEL BANK

تم نے مجھے تھپڑ مارا؟ "رضیہ سرخ آنکھوں سے اپنے گال پر ہاتھ رکھ کر، آنکھوں میں "بے اعتباری بھرے چینی۔ "تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے تھپڑ مارنے کی ہاں؟" ! وہ اس وقت پاگل عورت لگ رہی تھی۔ جسے نفرت و حسد میں اور کچھ نظر نہیں آ رہا تھا۔

میں اب اس گھر میں نہیں رہوں گی۔۔۔ چلو تانیہ اپنی نانی کے گھر چلیں۔ میں تھوکتی "ہوں تمہاری اس بیٹی پر اور اس گھر پر۔۔۔ رہو تم اس کتیا کے ساتھ۔۔۔ بھاڑ میں جاؤ تم۔۔۔" وہ چینیختی چلاتی کوسنے دیتی نکل گئی۔

آپ بھت بدل گئے ہیں ڈیڈ۔۔۔ جب سے آفرین آئی ہے۔ آپ کو ہماری کوئی پرواہ نہیں "رہی۔۔۔ ہم جیئیں یا مریں۔۔۔ آپ کو کوئی فرق نہیں پڑتا ڈیڈ۔۔۔ آج کا واقعہ میں کبھی نہیں بھولوں گی۔۔۔ کبھی نہیں۔۔۔" تانیہ روتی ہوئی زندہ آواز میں بولتی ماں کے پیچھے نکل گئی۔

آفرین نے دکھ سے اپنے بوڑھے باپ کو دیکھا۔ اور ان کے شانے پر ہاتھ رکھ دیا۔۔۔ تھوڑی دیر بعد گاڑی چلنے اور باہر نکلنے کی آواز آئی۔ پھر سناٹا چھا گیا۔ عظیم صاحب تھکے تھکے سے صوفے پر گر گئے۔ اور سر ہاتھوں میں دے دیا۔

سوری ڈیڈ۔۔۔ یہ سب میری وجہ سے ہوا۔۔۔ درحقیقت میں آپ کو یہ سب بتانا نہیں  
"چاہتی تھی۔۔۔ لیکن آج یہ۔۔۔۔۔"

یہ آپ کی غلطی نہیں بیٹا۔۔۔ میں ایک بیکار شخص ہوں۔۔۔ جو مکمل طور پر اپنی بیٹی  
"کی حفاظت کرنے میں ناکام رہا ہے۔"

عظیم صاحب نے سارے واقعات نئے سرے سے سوچتے ہوئے دکھ سے آنکھیں بھیچ  
لی۔ اور تاسف سے کہا۔ ان کے چہرے پر درد رقم تھا۔

میں ایسی عورت کو اب قطعاً اپنے ساتھ نہیں رکھ سکتا۔۔ میں جلد ہی اسے طلاق دینے  
کی کوئی راہ تلاش کروں گا۔ یہ عورت کبھی ٹھیک نہیں ہو سکتی۔۔۔ "وہ جیسے ایک فیصلے  
پر پہنچ چکے تھے۔"

آفرین یہ سن کر لمحہ بھر کو دنگ رہ گئی۔ لیکن خاموش رہی۔

رضیہ بیگم کے بھائی فرید لاشاری اور لاشاری صاحب میں ویسے بھی کاروبار اور زمین کے  
معاملات پر تنازعہ چل رہا تھا۔ وہ اچھی طرح جان گئی تھی کہ ایسی صورت حال میں عظیم



## URDU NOVEL BANK

صاحب کے والدین اس فیصلے سے اختلاف ہی کریں گے۔ عظیم صاحب کے لئے رضیہ بیگم کو چھوڑنا آسان نہیں تھا۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

رضیہ بیگم اور تانیہ لاشاری کے چلے جانے کے بعد۔۔ آفرین اپنے باپ کے ساتھ کچھ دن سکون سے رہی۔۔ دونوں باپ بیٹی۔۔ شام کو لان میں بیٹھ کر ماضی کی باتیں یاد کرتے۔۔ عظیم صاحب اسے شعرین کی باتیں سناتا۔۔ یوں کچھ دن سکون سے گزر گئے۔

یہ صبح کا وقت تھا۔ وہ حسب معمول باپ کے ساتھ، ناشتے سے فارغ ہو کر وہ آفس کی طرف چل پڑی۔ جب کار پہاڑی راستے پر سفر کر رہی تھی، تو اسے اچانک ایک تیز موڑ کا سامنا کرنا پڑا۔ اس نے بریک مارنے کی کوشش کی۔ لیکن بریک کام نہیں کر رہے تھے۔ کسی نے گاڑی کے بریک کے ساتھ یقیناً چھیڑ چھاڑ کی تھی

## URDU NOVEL BANK

ہوش میں آتے ہی آفرین نے تیزی سے سٹیئرنگ کا رخ موڑ دیا۔ بریک فیل ہونے کی وجہ سے کار تیز رفتاری سے سڑک سے نیچے جا رہی تھی۔

سامنے ایک گاڑی اچانک نمودار ہوئی۔۔۔ راستہ تنگ تھا۔ وہ کار روک نہیں سکتی تھی۔ اس نے فوری طور پر تنگ سڑک کے کنارے سے گاڑی گزارنے کا فیصلہ کیا۔ گاڑی کے ڈرائیور کو ایک جھٹکا سا لگا۔ "کیا یہ شخص دماغ سے فارغ تھا؟ اتنی تنگ سڑک پر سے گاڑی گزار کر تیز رفتاری سے نکل گیا؟ وہ درحقیقت 150 سے 160 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے گاڑی چلا رہی تھی۔ اسے ایک ریس سمجھ کر۔

رتحام سوری نے اپنا سر اٹھایا اور ریڈ اسپورٹس کار کو پہاڑی سڑک پر ہوا کی طرح دوڑتے دیکھا۔ ایسا لگتا تھا کہ ڈرائیور کئی موڑ سے گزرتے ہوئے بھی بریک نہیں مار رہا تھا۔ یہاں تک کہ اس میں بھی ایسی اسپورٹس کار تیز رفتاری سے چلانے کا حوصلہ نہیں تھا۔

گاڑی میں ضرور کچھ گرہڑ ہے۔۔۔ فوراً اس کے پیچھے چلو۔ "رتحام چونکا۔"

☆☆☆☆☆☆

اس کی بات پر عظیم لاشاری نے بے اختیار شکر کے کلمات کہے تھے۔

## URDU NOVEL BANK

رتحام سوری ہاسپٹل سے دن کے بارہ بجے فارغ ہو کر کمپنی پہنچا۔ سیدھا میٹنگ روم کا رخ کیا۔

میٹنگ روم کے طرف جاتے ہوئے راہداری میں اس کا سامنا شہرام سوری سے ہوا۔ جو یقیناً میٹنگ سے فارغ ہو کر اب کچھ ایگزیکٹوز کے ساتھ اپنے روم کے طرف جا رہا تھا۔ اس کے چہرے پر سنجیدگی چھائی ہوئی تھی۔ چلتے ہوئے وہ ایگزیکٹوز کی بات بھی بغور سن رہا تھا۔ جو اس کے پیچھے فائل اٹھائے اسے کمپنی کی کارکردگی کی انفارمیشن دے رہے تھے۔ رتحام کو دیکھتے ہی اس کے تاثرات بری طرح بگڑے۔ "میں تمہیں کب سے تلاش کر رہا ہوں۔۔۔ آج تم صبح سے ہی غائب رہے ہو؟" شہرام نے گھڑی دیکھ کر اسے ٹوکا۔ رتحام نے بے اختیار آنکھیں موند لی۔ اور ان ایگزیکٹوز پر ایک نظر ڈالی۔۔۔ جو شہرام کی غیر موجودگی میں اس کے پیچھے دم ہلاتے تھے۔ اور اب شہرام سوری کا دم بھر رہے تھے۔ کمپنی کے ایگزیکٹوز کو رتحام سوری کے ساتھ کام کرنا پسند نہیں تھا۔ لیکن مجبوراً شہرام کی غیر موجودگی میں رتحام کا حکم مانتے تھے۔ اس کے لب بھیج گئے۔

بھائی۔۔۔ "اس کے لب ہلے۔۔۔ شہرام نے اسے خفگی سے دیکھتے ہوئے اپنے روم" میں ساتھ آنے کا اشارہ کیا۔ وہ سب کے ساتھ اس کے پیچھے اندر آیا۔

## URDU NOVEL BANK

تم صبح کی میٹنگ میں غیر حاضر رہے۔۔ وجہ جان سکتا ہوں اس قدر غیر زمیواری کی؟"

شہرام نے کرسی پر بیٹھ کر اس کی پشت سے ٹیک لگاتے ہوئے پین ہاتھوں میں "گھماتے، سرد نگاہوں سے گھورتے، اس کی غیر حاضری کی وجہ جانی چاہی۔

بھائی جان، میں نے جان بوجھ کر ایسا نہیں کیا۔" ریحام نے بے بسی سے تھوک نگلا۔

آج صبح آفیس آتے ہوئے ایک کار کا بری طرح ایکسیڈنٹ ہوا تھا۔ میں اس لڑکی کی "جان بچانے کے لئے اسے ایمرجنسی میں ہاسپٹل لے گیا۔

ہممم، آئندہ نہ آنے کی صورت میں کمپنی کو پہلے سے انفارم کر دینا۔" وہ پھر سے فائل کے طرف متوجہ ہوا لیکن ریحام کے دوسرے جملے نے اسے ٹھٹھکا دیا۔

آپ پوچھیں گے نہیں کہ میں نے کسے ہاسپٹل پہنچایا اور ایکسیڈنٹ والی شخصیت کون "تھی؟ وہ عظیم لاشاری کی بیٹی تھی۔۔۔۔۔ لیکن تانیہ لاشاری بالکل نہیں تھی۔" اس نے مزے سے بتا کر شہرام کے تاثرات جاننے چاہے۔

## URDU NOVEL BANK

شہرام یقینی طور پر یہ سن کر اپنی جگہ ساکت ہو گیا تھا۔ دل بے اختیار شدت اچھل کر دھڑکا تھا۔ شکوہ ہو کر اس نے رخ ریحام کے طرف کیا۔ اور ریحام کو گہری جانچتی نظروں سے دیکھا۔ اس کی آنکھیں ہی نہیں اس کے جسم کا رواں رواں سوالیہ ہوا تھا۔

آفرین یزدانی؟؟؟؟ "اس کے لب ہلے۔ ریحام نے آنکھوں سے اثبات کا اشارہ دیا۔" بلکل۔۔۔ "ریحام کے چہرے پر دکھی تاثرات ابھرے تھے۔"

کیا وہ بری طرح زخمی ہوئی ہے؟ "اس نے دائیں ہاتھ سے پیشانی مسلی، اور نچلا" ہونٹ پریشانی سے کاٹ کر ریحام کو دیکھا۔ ریحام نے دل میں اس کی پریشانی سے حض اٹھایا۔ اور مسکرایا۔ پھر لاعلمی سے کندھے اچکائے۔

پتا نہیں بھائی۔۔۔۔ میں تو بس انہیں ہاسپٹل پہنچا کر ادھر آگیا ہوں۔ "اس نے شہرام کے پریشان چہرے کو دیکھا۔

لیکن۔۔۔ میں نے سنا تھا ان کی کار کی بریکس فیل ہو گئی تھیں۔۔۔۔۔ اس طرح سے "کار چلانا کافی رسک والا کام تھا۔ لیکن کمال کی خاتون تھیں۔۔ اس کے باوجود بھی گاڑی مہارت سے چلاتی رہی۔۔ اور آگے جا کر کیچڑ والا راستے پر ڈال دی۔ اس کیچڑ نے ان کی کار

## URDU NOVEL BANK

کی رفتار کم کردی۔ آگے جا کر انہوں نے کار درخت سے ٹکرا دی۔ اس طرح وہ سروائیو "اگر گئی۔ لیکن جب میں پہنچا تو وہ خوف سے بیہوش ہو چکی تھیں۔

ڈائریکٹر سکندر قریشی اس وقت شہرام کے پاس کھڑا یہ سب سن رہا تھا۔ "حیرت کی بات ہے۔۔۔ بیک فیل ہونے کی صورت میں سروائیو کرنا نہایت مشکل کام ہے۔۔۔۔ خاتون یقیناً خوش قسمت ہونے کے ساتھ گاڑی چلانے میں ماہر لگتی ہیں۔ ماشاء اللہ۔" انہوں نے تعریف کی۔ جس پر شہرام نے چونک کر اسے دیکھا۔

اس نے ان گزرے سالوں میں آفرین کے ساتھ کافی سرد رویہ رکھا تھا۔

تاہم، اس مقام پر، اس کے ذہن میں صرف آفرین یزدانی کی شرارتی، چالاک اور شرم و حیا سے پلکیں جھپکاتے، ہونٹ کاٹتے تصویر تھی۔

دو دن پہلے ہی تو وہ اس کے سامنے سر جھکائے ہوئے شرم سے گلنار چہرے کے ساتھ بھگی بھگی سی کھڑی تھی۔

اور آج۔۔۔۔ آج وہ بری طرح حادثے کا شکار ہو چکی تھی، اور یہ غیر یقینی بات تھی کہ آیا وہ زندہ تھی یا۔۔۔۔؟

شہرام سوری کا دل بری طرح دکھ رہا تھا۔۔۔ اندر سے تڑپ اٹھی تھی۔

اچانک ہی وہ ضبط سے پڑتے سرخ چہرے کے ساتھ اضطرابی انداز میں اٹھ کھڑا ہوا۔  
میری طبیعت کچھ ٹھیک نہیں محسوس ہو رہی۔۔ گھٹن بڑھ گئی ہے۔۔ میں کھلی ہوا میں "  
جانا چاہتا ہوں۔" یہ کہتے ہی ٹائی کی ناٹ اضطرابی انداز میں ڈھیلی کرتا، بنا کسی کو دیکھے  
باہر نکل گیا۔

www.urdu-novel-bank.com  
Visit for more novels:

سب ایلیکٹوز اس کے یوں اچانک نہ سمجھ میں آنے والے انداز پر دم بخود سے ایک  
دوسرے کو دیکھ کر رہ گئے۔۔ وہیں پر ریحام سوری نے معنی خیز مسکراہٹ دبائی تھی۔  
ایک ایگزیکٹو نے ریحام کے کان میں سرگوشی سے پوچھا۔ "کیا باس آفیس چھوڑ کر گھر چلے  
گئے ہیں؟" اس کی بات سن کر ریحام کا قہقہہ خود ساختہ سا تھا۔  
ہر کوئی اس تاثر میں تھا کہ شہرام سوری کو کوئی بھی چیز کمزور نہیں کر سکتی۔ حیرت کی  
بات یہ ہے کہ آج اس کی شخصیت کا ایک کمزور نکتہ سامنے آگیا تھا۔ وہ جتنا حیران ہوتے  
کم تھا۔۔ سوائے ریحام سوری کے۔۔ جو اپنے بھائی کے دل کی کیفیت اچھی طرح جان  
چکا تھا۔ اسے دانش سوری بہت پہلے آگاہ کر چکا تھا۔

☆☆☆☆☆



## URDU NOVEL BANK

شہرام سوری پریشان چہرے کے ساتھ کار کی پچھلی نشست پر بیٹھا مسلسل بے قراری سے آفرین کو ہی سوچ رہا تھا۔ ہادی پوری رفتار سے گاڑی دوڑاتا ہاسپٹل کے طرف روانہ تھا۔

وہاں پہنچ کر اس نے ہادی کے دروازہ کھولنے کا انتظار بھی نہیں کیا۔ خود ہی دروازہ کھول کر، تیزی کے ساتھ وی آئی پی وارڈ کے طرف بڑھا۔

لیکن۔۔۔ اندر جاتے ہوئے۔۔۔۔۔ اسے دروازے کے قریب رک جانا پڑا۔ اندر سے ولید گرویزی آفرین کے بیڈ کے ساتھ کرسی پر بیٹھا نظر آ رہا تھا۔ آفرین یزدانی کا ایک ہاتھ اس نے اپنے ہاتھ میں پکڑا ہوا تھا۔

شہرام کے قدم یکدم رک گئے تھے۔ وہ دیوار سے لگ کر چھپ گیا۔ غصے میں اس کی پیشانی کی رگیں ابھر آئی تھیں۔ اس نے سننے کی کوشش کی۔ ولید گرویزی نرمی و محبت سے کہہ رہا تھا۔

"کیا تمہارا سر اب بھی چکرا رہا ہے؟"

## URDU NOVEL BANK

ہاں۔۔۔ لیکن تھوڑا سا۔۔۔ مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے ابھی الٹی کردوں گی۔ "آفرین کی"

کمزور اور نقاہت بھری ہلکی سی آواز شہرام کے کانوں میں پڑی۔

ڈاکٹر نے کہا ہے ایسا محسوس کرنا عام بات ہے۔۔۔ تم نے تو مجھے اندر تک ڈرا دیا ہے"

آئی۔۔۔ میں اب تم سے دور رہنے کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ میں نے اپنے آفیس کی ایک

برانچ یہاں اسلام آباد میں کھولنے کا ارادہ کر لیا ہے۔ تاکہ تمہارے قریب رہ کر تمہاری

حفاظت کر سکوں۔ "اس کا نرم ملائم ہاتھ پکڑ کر ولید نے اپنے چہرے کے قریب کیا۔

آفرین نے بے تاثر چہرے کے ساتھ اسے دیکھا۔

"تمہاری چوٹیں جب تک ٹھیک نہیں ہو جاتی۔۔۔ میں یہاں تمہارے پاس رہوں گا۔"

اس کی ضرورت نہیں، میں پہلے سے بہتر محسوس کر رہی ہوں۔ "آفرین نے بے دلی سے"

اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے نکال کر آنکھیں موند لی۔

میں تمہیں اب کھونا نہیں چاہتا آئی۔۔۔۔۔ نہ ہی وقت ضیاع کرنا چاہتا ہوں۔ بس تم"

جلدی سے ٹھیک ہو جاؤ۔۔۔ پھر ہم شادی کر لیں گے۔ میں تمہارے ساتھ رہنا چاہتا

ہوں۔" اس کے لہجے میں التجا تھی۔

## URDU NOVEL BANK

شہرام وارڈ کے باہر کھڑا سب کچھ بڑے ضبط سے سن رہا تھا۔ اس کے بازوؤں اور ہاتھوں کی رگیں ابھر آئی تھیں۔ ہاتھ کی بند مٹھیوں سے نظر آتی سبز نسیمیں اس کے غصے برداشت اور ضبط کو ظاہر کر رہی تھیں۔ اچانک ہی اس نے خود کو دنیا کا سب سے بڑا احمق ترین انسان سمجھا۔ جو آفرین کے حادثے کا سن کر بنا کچھ سوچے سمجھے یوں بھاگتا ہوا ہسپتال اس کے پیچھے آگیا تھا۔ جہاں اس کی کوئی ضرورت ہی نہیں تھی۔ اس کا خیال رکھنے والا، محبت کرنے والا شخص، اندر اس کا ہاتھ پکڑے، اس کے پاس اور اس کے قریب موجود تھا۔ یہی نہیں بلکہ اس سے شادی کا بھی خواہشمند تھا۔

اس کا صاف صاف یہی مطلب تھا۔۔۔ اس سے پہلے میلبورین میں جب وہ اس کے ساتھ تھی۔ یوں ہی ولید سے مل کر اسے دھوکا دیتی رہی تھی۔۔۔ اس کے سامنے پاک باز اور شرم و حیا کا پیکر بن کر رہنے والی اس سے ہمیشہ محبت کا دعویٰ کرنے والی، اس کی پیٹھ پیچھے ولید کے ساتھ محبت کی پینگیں بڑھاتی رہی تھی۔۔۔ جس کا واضح ثبوت آج وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا۔ کیسے اس کو جھٹلاتا؟ کس طرح ولید نے اس کا مومی ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔ وہ ہاتھ جو کبھی اس کے شانے پر، کبھی اس کے چہرے پر نہا ہٹ بکھیرتے تھے۔ آج وہ ہاتھ کسی اور مرد کے ہاتھ میں تھے۔

## URDU NOVEL BANK

اس میں ان کی گھٹیا باتیں زیادہ دیر سننے کا حوصلہ نہیں رہا تھا۔ وہ غصے میں پلٹا۔ اور باہر کے طرف چل دیا۔

☆☆☆☆☆☆

www.urdu-novel-bank.com  
Visit for more novels:

آپ نے حادثے کی تفتیش کروائی ڈیڈ؟ "آفرین نے باپ کو روم میں داخل ہوتا دیکھ کر اپنے ذہن میں کب سے ابھرتے سوال کو زبان دی۔ وہ حیران تھی کہ یہ گاڑی جو اس کے ڈیڈ نے حال ہی میں اسے لے کر دی تھی۔ اتنی جلدی اس کے بریک کیسے فیل ہو گئے؟

یہ وہ نئی کار تھی جو آپ نے میرے لیے خریدی تھی ڈیڈ۔۔۔ اس کے بریک کیسے فیل ہو سکتے ہیں؟" اس نے اپنے ذہن میں کب سے گردش کرتے سوال کو الفاظ کا جامہ پہنایا۔

## URDU NOVEL BANK

عظیم لاشاری خود بھی بیٹی کے ساتھ ہوئے حادثے پر دہل کر رہ گیا تھا۔ وہ خود بھی پریشانی سے یہی بات سوچ رہا تھا۔ کہ اتنی نئی کار کے ساتھ یہ مسئلہ کس طرح ہو سکتا ہے؟

میں نے پولیس کو بلایا تھا۔۔۔۔۔ لیکن جب تک پولیس پہنچتی۔۔۔۔۔ گاڑی مکمل طور پر "جل چکی تھی۔۔۔۔۔ پولیس کے ابتدائی تجزیے کی بنیاد پر، حادثے کی وجہ سے انجن کا تیل مسلسل لیک ہو رہا تھا۔۔۔ اور اس کے نتیجے میں ہی دھماکہ ہوا تھا۔۔۔" عظیم لاشاری نے زرد پڑتے چہرے کے ساتھ پولیس سے ملی ہوئی معلومات بتائی۔ وہ وقت سے پہلے ہی بوڑھے دکھائی دیئے۔ جان سے پیاری بیٹی کے ساتھ اس قدر ہولناک حادثے نے اسے اندر تک لرزا کر رکھ دیا تھا۔ اگر اسے کچھ ہو جاتا تو وہ آخرت میں شرین کا کیا منہ دکھاتا؟ وہ پورے وجود سے ہل کر رہ گئے تھے۔

آفرین نے پرسوج انداز میں ہونٹ کاٹے۔ "مجھے یقین ہے کہ یہ کار کی بائیں سائیڈ تھی۔۔۔۔۔ جو کریش ہوئی تھی۔۔۔۔۔ یہ تیل کا رساؤ نہیں ہو سکتا ڈیڈ۔۔۔۔۔ جس کی وجہ سے

عظیم لاشاری دنگ رہ گیا۔ "آئی بیٹا، کیا آپ کو شک ہے کہ ہمارے ولا سے کسی نے آپ کی کار کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کی ہے؟ لیکن۔۔۔ اس کا امکان بہت کم ہے۔ ولا کے

## URDU NOVEL BANK

تمام نوکروں نے بیس سال سے زیادہ عرصے تک ہمارے خاندان کی خدمت کی۔ وہ وفادار اور قابل اعتماد ہیں۔ "ان کو کسی ملازم پر شک کرنا مشکل لگ رہا تھا۔

ڈیڈ، میں ان دو دنوں میں صرف آفیس اور ولاگئی ہوں، اس لیے یہ دونوں جگہیں "مشتبہ ہیں۔ میں اس کے بارے میں خبر پھیلاؤں گی۔ جس شخص نے یہ کیا وہ ضرور کوئی غیر معمولی شخص ہے۔ وہ یا تو یقیناً گھبرا جائے گا۔۔۔ یا پھر کوئی دوسری حرکت کرنے کی کوشش کرے گا۔ "آفرین نے پرسوج انداز سے کہا۔

آپ بس میرے ساتھ تعاون کریں۔ اگر مجھے یہ معلوم نہ ہو سکا کہ وہ شخص کون ہے؟" تو میں اگلی بار اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھوں گی۔ "اس کی بات نے عظیم کو واقعی فکر مند کر دیا تھا۔ لازمی بات تھی اگر ایک بار اس معاملے کو معمولی سمجھ کر چھوڑ دیا جاتا تو دشمن شیر ہو جاتا۔۔ اور آفرین کو اگلی بار جان سے ہاتھ دھونے پڑتے۔ عظیم لاشاری نے اس کا مشورہ سن کر سر ہلایا۔

☆☆☆☆☆

## URDU NOVEL BANK

گاڑی میں بیٹھ کر شہرام سوری نے دروازہ زور سے بند کیا۔۔ پھر سیٹ سے پشت لگا کر اس نے سگریٹ جلا کر، پینا شروع کر دیا۔ گاڑی میں سگریٹ کا دھواں پھیل گیا تھا۔ ہادی نے اسے بیٹھتے دیکھ کر گاڑی اسٹارٹ کی۔ "باس، میں نے حادثے کی کچھ... تحقیقات کی ہیں"

ہممم، رہنے دو بس۔۔۔۔ اس کی زندگی سے میرا کچھ بھی نہ جائے۔۔ اس کی پروا کرنے والے لوگ موجود ہیں۔ "اس نے ازلی سرد لہجے میں کہہ کر اسے گاڑی اسٹارٹ کرنے کا اشارہ کیا۔

گاڑی اسٹارٹ ہو کر مین روڈ پر آئی۔ "تیز چلاؤ۔" شہرام نے دھاڑ کر حکم دیا۔ "ہادی اس کے غصے سے ڈرتا تھا۔ اب بھی اس کی دھاڑ پر لرز کر گاڑی کی اسپید بڑھادی۔ دل ہی دل میں دعائیں پڑھ کر خود پر پھونکارنے لگا۔ کہ اللہ خیر کرنا۔ آفیس کے گیراج میں پہنچ کر اس نے گاڑی ہلکی کر کے روک دی۔ شہرام بگڑے ہوئے تاثرات کے ساتھ کار سے اتر۔ گاڑی کا دروازہ زور سے بند کیا۔ جس پر ہادی دہل کر رہ گیا۔ یہ اس کے برے موڈ کا صاف صاف اظہار تھا۔



## URDU NOVEL BANK

سیرھیاں چڑھتے وہ اس کے پیچھے پیچھے ہی آفیس تک آیا۔ اس کے بیٹھتے ہی ایک کپ گرم کافی کا کافی میکر مشین سے بنا کر اس کے آگے رکھا۔ اور خود جانے کو مڑا۔ اچانک ہی "شہرام نے اسے پکارا۔" "کو۔۔۔۔۔ تمہیں کیا معلومات حاصل ہوئی ہیں؟

ہادی اس کی پل پل بدلتے فیصلے پر حیران رہ گیا۔ اس کے باس کی واقعی کوئی کل سیدھی نہیں تھی۔

ایک گہری سانس بھر کر اس نے آہستہ آہستہ چھان بین سے جو معلومات حاصل ہوئی تھیں۔ گوش گزار کر دی۔

ہمممم۔۔۔ "شہرام نے سن کر ہنکارا بھرا۔" "عظیم لاشاری کافی ڈیسنٹ سا شخص" ہے۔ لیکن۔۔۔ بد قسمتی سے ایسے لوگ بھت آسانی کے ساتھ دھوکہ کھا جاتے ہیں۔ "اس کے لہجے میں طنز تھا۔ تصور کے پردے پر ولید کا مکروہ چہرہ ابھرا جو اپنے گندے ہاتھوں سے آفرین کے ہاتھ تھامے ہوئے تھا۔ اس کے اندر غصے کی شدید لہر اٹھی۔ کپ پر اس کی گرفت سخت ہوئی۔

## URDU NOVEL BANK

"باس۔۔۔ کیا مجھے آفرین یزدانی کو انفارم کرنا چاہئے؟"

اس کو بتانے سے کیا فائدہ ہوگا؟ "شہرام نے اچانک ہی کپ زور سے ٹیبل پر پھٹکنے" کے انداز میں رکھا۔ "وہ ایک بیوقوف عورت ہے۔ جسے اپنے دوست دشمن کے فرق کا "نہیں پتا۔ اس سے بھتر ہے وہ مر جائے۔۔۔"

ہادی تو یہ سن کر دنگ رہ گیا۔

"تم جاسکتے ہو۔ کوئی ضرورت نہیں۔"

ہادی اپنے باس کی بد مزاجی سے واقف تھا۔ لیکن اس نے آفیس سے باہر نکلتے ہوئے۔۔۔ کسی کو فون کر کے اس معاملے کی تحقیقات جاری رکھنے کو کہا۔ اسے اپنے باس کے مزاج کا پتا تھا۔ جو پل پل بدلتا تھا۔ جو کہتا تھا۔ مطلب اس کے برعکس ہوتا تھا۔ رات تک اسے مکمل معلومات موصول ہو گئیں۔

معلومات ملتے ہی وہ سیدھا شہرام کے اسٹیڈی روم میں آگیا۔

## URDU NOVEL BANK

باس، لاشاری صاحب نے یہ خبر میڈیا کو دی ہے کہ انہیں کار کے ساتھ گڑبڑ کرنے والے شخص کا پتا چل گیا ہے۔ انہوں نے نہ صرف اپنا ولا مکمل سیل کروادیا ہے بلکہ "رابطے کے سارے کنیکشن بھی منقطع کروادیئے ہیں۔"

www.urdu-novelbank.com

Visit for more novels:

"لیکن تم نے پہلے کہا تھا۔ عظیم لاشاری کو پتا نہیں چل سکا کہ اصل میں کیا ہوا تھا؟" شہرام بے ابرو اچکا کر گہری نظروں سے اسے دیکھا۔

جی ہاں۔۔ "ہادی کو بھی یہ بات کچھ عجیب لگی تھی۔ کچھ دیر غور فکر کرنے کے بعد" شہرام پوائنٹ تک پہنچ گیا کہ یہ صرف ایک جال تھا۔ عظیم لاشاری کو حقیقت میں کچھ بھی معلوم نہیں ہو سکا تھا۔ یہ مکمل طور پر آفرین یزدانی کا آڈیا تھا۔ اس کے ہونٹ بے اختیار مدہم سی مسکراہٹ میں ڈھلے۔

ہمممم، تم جاسکتے ہو۔ "اس نے ہادی کو جانے کا کہا۔"

## URDU NOVEL BANK

یقیناً، وہ ڈرپوک سی چھوٹی سی لڑکی کافی چالاک ہو گئی تھی۔ کوئی تعجب نہیں تھا کہ وہ انہیں آسانی سے دھوکہ دے سکتی تھی۔ (اس نے سگریٹ سلگایا۔ لیکن سگریٹ کا کش لگا کر اسے بالکل بھی سوا نہ آیا۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

وہ خود سخت متعجب تھا کہ یوں سگریٹ پر سگریٹ سلگا کر آخر وہ کرے تو کیا کرے؟ دل میں اس کے خلاف شدید غصہ رکھنے کے باوجود، وہ اس سنگدل لڑکی کے لئے فکر مند تھا۔ اس نے اپنے وجود میں گہرائی تک سخت جھنجھلاہٹ محسوس کی تھی۔ ایک اضطراب سا اس کے اندر یہاں وہاں اسے چھری کی طرح کاٹ رہا تھا۔ وہ پریشان سا ہو کر اٹھ کھڑا ہوا۔ اور گیلری کا دروازہ کھول کر کھلی ہوا میں آگیا۔ بے اختیار ایک ہاتھ سے سینہ مسلنے لگا۔

اس کا دل منافقت پر اتر آیا تھا۔ ایک طرف تو وہ کہتا کہ اسے پرواہ نہیں۔۔۔ دوسری طرف اسے بس اپنی نگاہ کے سامنے چاہتا تھا۔ اپنی بانہوں میں محصور قریب سے قریب تر۔۔۔ سانسوں سے سانس ملائے، صرف وہی تھی جو اس کی ذہنی پریشانی، اس کے وجود کی

## URDU NOVEL BANK

اضطرابی کیفیت کو دور کر سکتی تھی۔ اس کے دل نے شدت سے خواہش کی کہ آفرین اس کے پاس ہو۔ دل شدت سے اس کا تمنائی ہوا۔

☆☆☆☆☆

www.urdu-novel-bank.com  
Visit for more novels:

دو دن ہاسپٹل میں گزر گئے، آفرین ابھی ریکور نہیں ہوئی تھی۔ آج تیسرا دن تھا۔ شام تک یقیناً اسے ڈسچارج کیا جانا تھا۔ وہ یہاں لیٹے لیٹے بیزار ہو گئی تھی۔ اب گھر جانا چاہتی تھی۔ ولا سیلڈ تھا۔ عظیم لاشاری نے اسے اپنا فلیٹ دیا تھا۔ اسے شام کو وہاں شفٹ ہونا تھا۔ سامان اس کا عظیم صاحب شفٹ کروا چکے تھے۔

دن کے بارہ بج رہے تھے۔ ولید گرویزی اس کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ نرس آفرین کو فیڈ کروا کے جا چکی تھی۔

اس وقت ریحام سوری نے دروازہ ناک کر کے اندر آنے کی اجازت چاہی۔ آفرین نے چونک کر متعجب نظروں سے اسے دیکھا۔ وہ مسکراتا ہوا اندر آیا۔

## URDU NOVEL BANK

ہیلوینگ لیڈی۔ "اس نے پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے۔ اور مسکرا کر اسے دیکھا جو" سخت حیرانی سے اسے دیکھے جارہی تھی۔

وہ بلیو کالر کے پینٹ شرٹ میں ملبوس تھا۔ بلیک کالر کی جیکٹ پہنے ہوئی تھی۔ جو اسے کافی وجیہ بنا رہی تھی۔ وہ کافی حد تک شہرام سے مشابہت رکھتا تھا۔ اجنبی لوگ دیکھ کر سمجھ جاتے تھے کہ دونوں بھائی ہیں۔ دونوں میں 6 سال کا فرق تھا۔ سوری خاندان کے سارے لڑکے یقیناً خوبصورتی میں بے مثال تھے۔ ان کا رنگ قدرتی طور پر سفید گورا چٹا تھا۔ جیسے میدہ گوندھا گیا ہو۔ اگر یہ لڑکے فلم انڈسٹری یا ٹی وی پر چلے جاتے تو یقیناً باقی اسٹارز کو دھول چٹا دیتے۔ وہ مسکرا کر آگے بڑھا۔

آپ شاید ریحام سوری ہیں؟ آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟ "آفرین نے بمشکل اسے پہچانا۔ وہ اس سے ایک بار ہی بمشکل ملی تھی۔ سوری والا میں کھانے کی ٹیبل پر، اسی لئے اسے ہلکا سا یاد تھا کہ یہ شہرام کا بھائی ہے۔ باقی اسے یہ یاد نہیں تھا کہ اس کی جان بچانے والا شخص بھی یہی ہے۔

## URDU NOVEL BANK

اوہینگ لیڈی، آپ کو یاد نہیں، میں نے ہی آپ کی جان بچائی تھی اور ہاسپٹل " لے آیا۔ دو دن نہ آنے کے لئے معذرت خواہ ہوں۔ آج وقت ملتے ہی سوچا آپ کی خیریت معلوم کی جائے کہ آیا زندہ بھی ہیں یا۔۔۔؟ "وہ شرارتی انداز میں مسکرا دیا۔ جس پر آفرین کی آنکھیں بھی اس کے شریر تبصرے پر مسکرائی تھیں۔

یہ۔۔۔؟ "رتحام نے ولید کو حیرانی سے دیکھ کر سوال کیا۔ جس پر ولید مسکراتا ہوا کرسی " سے اٹھ کھڑا ہوا۔

مجھے ولید گرویزی کہتے ہیں۔ میں آفرین کا منگیترا ہوں۔ "اس نے خوشدلی سے ہاتھ " ملانے کو آگے بڑھایا۔ "آپ کا بھت بھت شکریہ رتحام صاحب کہ آپ نے آفرین کی جان بچائی۔ "وہ کافی نرم مزاج اور شائستہ اطوار کا دکھائی دیا تھا۔ اس کا لہجہ نہ تو متکبرانہ تھا ۔ نہ ہی وہ کم گو نظر آیا۔

رتحام یہ سن کر اپنی جگہ دنگ رہ گیا۔ اس کے تاثرات کافی عجیب سے ہو گئے۔ "مجھے معلوم نہیں تھا کہ لیڈی پہلے سے ہی منگنی شدہ ہیں؟ "وہ زبردستی مسکرایا۔

ہمممم، اڑاؤ کے۔۔۔ بحر حال میں واقعی آپ کی شکر گزار ہوں اس دن اگر آپ میری " جان نہ بچاتے تو آج سب میری قل پڑھ رہے ہوتے۔ " وہ ہلکے پھلکے انداز میں مسکرا کر بولی۔

www.urdu-novelbank.com

visit for more novels:

یو آر ویلکم ینگ لیڈی، ویسے آپ کی ڈرائیونگ کی مہارت نے مجھے سچ میں حیران کر دیا " تھا۔ زبردست۔۔۔۔ کسی دن مجھے بھی یہ مہارت سکھائیے گا۔ " اس نے ایک آنکھ شرارت سے ونک کر کے تعریف کی۔ جس پر وہ دل سے مسکرا دی۔

کیا واقعی۔۔۔۔ تمہیں ڈرائیونگ میں مہارت ہے؟ "ولید بھی یہ سن کر حیران رہ گیا۔ " اسے بالکل یہ بات معلوم نہیں تھی۔

ہمممم، "آفرین نے ہنکارا بھرا۔ "میری ڈرائیونگ کی مہارت عام دنوں سے اسی لئے بھتر " رہی کہ میں نے اپنی جان بچانے کی کوشش کی تھی۔ " اس نے زبردستی مسکرانے کی کوشش کی۔



تینوں تھوڑی دیر تک آپس میں بات چیت کرتے رہے۔ اس کے بعد ریحام نے انہیں خدا حافظ کہا۔

اس کے جاتے ہی وارڈ میں خاموشی چھا گئی۔ آفرین تھکی تھکی سی آنکھیں موند گئی تھی۔ ولید نے شکایتی انداز میں ابرو اٹھا کر آفرین کو دیکھا۔ اس کے ہر انداز میں ہمیشہ کی طرح لا تعلقی تھی۔

کیا تم مجھ سے منگنی کر کے پچھتا رہی ہو؟ "ولید نے شکی لہجے میں پوچھا۔ آفرین چونکی۔ "یہ کیا پوچھ رہے ہیں آپ؟" وہ تذبذب میں پڑ گئی۔

ولید نے تلخ لہجے میں کہا۔ "میں نے بچپن سے ہی اس پوزیشن تک پہنچنے کے لئے کافی محنت کی ہے۔۔۔۔۔ لیکن جب میں یہاں پہنچا تب مجھے یہ احساس شدت سے ہوا کہ میں کتنا معمولی ہوں۔ سوری خاندان کے نام، اثر و رسوخ اور رتبے کے آگے میں تو کچھ بھی نہیں ہوں۔ اچانک، مجھے لگا کہ میں آپ کے ساتھ رہنے کا اہل نہیں ہوں۔" اس کے لہجے میں کڑواہٹ سی گہلی تھی۔ آفرین نرمی سے مسکرا دی۔

## URDU NOVEL BANK

آپ بہت آگے سوچ رہے ہیں۔ بھلی میں عظیم لاشاری کی بیٹی رہوں۔ لیکن یہاں " سب مجھے ناجائز سمجھتے ہیں۔ کیوں کہ میری ماں فارنر تھیں۔ ہر ایک مجھے شک کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ کوئی بھی حسب نسب والا خاندان مجھ جیسی لڑکی کو یہاں نہیں اپنا سکتا۔ "آفرین نے بے رحمی سے اپنی ذات کے بخیلے ادھیڑے۔۔ جس پر ولید کو سخت حیرت ہوئی۔

یہ لوگ بھت ہی چھوٹی سوچ کے مالک ہیں۔ یہ تمہاری خوبیاں نہیں دیکھتے۔۔ جو صرف " مجھے نظر آتی ہیں۔ مجھ سے پوچھو تم میرے لئے کس قدر اہم ہو۔ "ولید نے پیار سے اس کے بالوں کی ایک آوارہ لٹ اٹھا کر کان کے پیچھے اڑسی۔

آفرین نے لاشعوری طور پر محسوس کیا کہ وہ اسے جھوٹا دلاسا دے رہی ہے۔ وہ دل ہی دل میں اس سے سخت بیزاری محسوس کر رہی تھی۔



## URDU NOVEL BANK

شام تک رضیہ بیگم اور تانیہ غصے میں بھری ہوئی ہاسپٹل پہنچی۔ آفرین اس وقت ڈسچارج ہونے لگی تھی۔ وہ وہیل چیئر پر بیٹھی تھی۔ ملازمہ اس کی چیزیں سمیٹ رہی تھی۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

یہ سب کیا ہے عظیم؟ ہمیں اپنے ہی گھر میں داخل ہونے کی اجازت نہیں ہے؟" رضیہ بیگم نے آتے ہی غصے میں سامنے پڑی کرسی کو زور سے دھکیلا۔ یہاں تک کہ تمہاری اپنی بیٹی کو بھی اندر جانے کی اجازت نہیں ہے؟" وہ چیخ رہی تھی۔

تمہیں صرف اس چالاک لڑکی کی پرواہ ہے۔۔۔" وہ آفرین کو دیکھ کر نفرت سے پھنکاری۔

ڈیڈ۔۔۔ کیا واقعی۔۔۔ آپ نے مجھے بھی چھوڑ دینے کا فیصلہ کر لیا ہے؟ "تانیہ لاشاری" سرخ اور منناک آنکھوں سے بھرائی آواز میں بولی۔ اس کے رونے پر عظیم لاشاری کا دل اندر کہیں گہرائی تک ترپا تھا۔ "مم۔۔" عظیم نے اصل بات بتانی چاہی تھی۔ لیکن آفرین نے ٹوکا۔ "ڈیڈ۔۔۔" تو وہ چپ ہو گیا۔

## URDU NOVEL BANK

یہ دیکھ کر تانیہ اندر تک جل بھن گئی۔ کہ اس کا باپ ہی اس کے سامنے پرایا ہو گیا تھا۔  
 آفرین کا ہی کہنا مان رہا تھا۔ اس کی تو جیسے کوئی اہمیت تھی نہ ہی حیثیت۔۔  
 تم نے ہمیں گھر سے نکالنے کے لئے ڈیڈ کو مجبور کیا ہے۔۔۔ کیوں؟ "تانیہ نے اپنی"  
 بھڑاس آفرین پر اندلی۔ "وہ میرا گھر ہے۔۔۔ میرا۔۔۔ سنا تم نے؟... میں نے وہاں  
 بیس سال گزارے ہیں۔۔۔ تم کون ہوتی ہو ہمیں وہاں سے نکالنے والی؟ "تانیہ سینے پر  
 ہاتھ مار کر سخت حقارت سے اسے گھور کر دھاڑی تھی۔

یہ میری غلطی ہے۔ آفی۔ "اچانک ہی رضیہ بیگم نے پینترا بدلا اور اس کے قدموں میں"  
 گھٹنے جھکا کر بیٹھ گئی۔ سب حیران رہ گئے۔ تانیہ دانت کچکچا کر رہ گئی۔  
 یہ میری غلطی ہے آفی بیٹا۔۔۔ مجھے معاف کر دو۔۔۔ میں آئندہ ایسا کوئی قدم نہیں"  
 اٹھاؤں گی۔۔۔۔۔ پلیز اپنے ڈیڈ سے کہو ہمیں گھر سے نہ نکالے۔۔۔ میں اور تانیہ۔۔۔ تمہارے  
 ڈیڈ کے بغیر نہیں رہ سکتے۔۔۔۔۔ پلیز۔۔۔ "وہ التجائیہ انداز میں مناک لہجے میں بولی۔ آفرین تو  
 ساکت رہ گئی تھی۔

## URDU NOVEL BANK

زندگی میں پہلی بار۔۔۔ پہلی بار عظیم لاشاری نے رضیہ بیگم کو گھٹنے موڑ کر بیٹھے معافی مانگتے دیکھا تھا۔ اس وقت اس کے احساسات عجیب سے گڈ مڈ ہو گئے تھے۔ کچھ بھی تھا۔۔۔ بحر حال ان دونوں نے بیس سال کا زیادہ عرصہ ساتھ گزارا تھا۔ اس سے بڑی بات کہ وہ اس کی بیٹی کی ماں تھی۔ اس نے چاہا کہ رضیہ بیگم کو بڑھ کر اٹھائے۔ ابھی وہ اس پر عمل کرتا کہ اس کی فون کی گھنٹی بجنے لگی۔

اس نے وارڈ سے نکل کر فون کان سے لگایا اور دوسرے جانب کی بات سننے لگا۔۔۔ جیسے جیسے سنتا گیا۔۔۔ اس کی پیشانی پر سلوٹیں بڑھتی گئیں۔۔۔ اس کے چہرے کا رنگ سپید پڑ گیا۔۔۔ دل میں ٹیس اٹھی۔۔۔ اس نے بے اختیار سینہ مسلا۔۔۔ لیکن درد تھا کہ بڑھتا ہی جا رہا تھا۔۔۔ جو خبر اس نے سنی تھی اس نے اس کے پورے وجود کو ہلا کر رکھ دیا تھا۔ کچھ دیر خود کو سنبھال کر وہ آتش فشاں سے تیز قدم اٹھاتا اندر آیا اور رضیہ بیگم کے کچھ بھی سمجھنے سے پہلے زوردار لات رسید کی۔ وہ حیران پریشان سی زمین پر گر گئی۔

کس قدر شیطان صفت عورت ہو رضیہ۔۔۔۔۔ مجھے تم سے یہ امید قطعی نہیں تھی کہ تم " اس قدر گرجاؤ گی۔ پہلے تم نے آفرین کی ریپوٹیشن سُوری خاندان میں برباد کرنے کی

## URDU NOVEL BANK

کوشش کی۔۔ میں نے نظر انداز کر دیا۔۔ لیکن تمہاری یہ حرکت ناقابل معافی ہے رضیہ۔۔۔

وہ بے یقینی اور نفرت سے اسے دیکھ رہے تھے۔

کیا کیا ہے میں نے؟ رضیہ کے ہونٹ تھر تھرائے۔

میرے مالی نے یہ بات مان لی ہے کہ فرید لاشاری نے اسے پیسے دیئے تھے۔ کہ آفرین

کی گاڑی کے بریکس فیل کر دے۔ مجھے یقین نہیں آ رہا کہ تم آفرین سے نفرت میں اس قدر

بڑھ جاؤ گی کہ اپنے بھائی سے مل کر میری بیٹی کو جان سے مارنے کی کوشش کرو گی؟

۔۔ کس قدر شیطان صفت عورت ہو تم؟! وہ ایک ایک لفظ تاسف سے بول کر ہانپ

رہے تھے۔ آفرین نے اٹھ کر انہیں تھام کر کرسی پر بٹھایا۔ یہ سب سن کر وہ دنگ تھی۔

ڈیڈ۔۔ آپ نے مام کو مارا؟ 'ننانیہ نے ماں کو اٹھا کر روتے ہوئے باپ سے شکایت

کی۔ "ڈیڈ آپ پاگل ہو گئے ہیں۔۔ آپ نے مام کو کیوں مارا؟

عظیم تم نے آج مجھے صرف اس ڈائن کی وجہ سے مارا؟ "رضیہ بیگم تو جیسے غصے سے

پاگل ہو رہی تھی۔ چیختے ہوئے کہنے لگی۔ "یہ بات یاد رکھنا عظیم کہ تم نے مجھے اتنے

"سالوں میں صرف اپنی ناجائز لڑکی کے لئے مارا ہے۔۔

## URDU NOVEL BANK

ہاں۔۔ میں نے مارا ہے تم کو۔۔۔ یہی نہیں بلکہ میں تمہیں طلاق بھی دینے والا" ہوں۔ "عظیم لاشاری کی بس ہو گئی تھی۔

عظیم۔۔ میں نے کچھ نہیں کیا۔۔ مجھ پر یقین کرو۔۔۔ تم صرف اس لڑکی کی وجہ سے " سالوں کے تعلق کو کیسے ختم کر سکتے ہو؟ یہ بھی تو ہو سکتا ہے آفرین کی یہاں کسی سے دشمنی ہو؟ "وہ معصوم بن گئی۔

بس کرو یہ نائک۔۔۔ دکھاوا بند کرو رضیہ بیگم۔۔۔ جس دن سے آفرین یہاں آئی ہے اس " دن سے تم نے اس سے خدا جانے کس چیز کا بیر باندھ لیا ہے۔ تم نے شروع دن سے اسے مختلف طریقوں سے تکلیف پہنچانے کی کوشش کی ہے۔ جس کی ایک مثال سُوری فیملی کی دعوت ہے۔۔ اندھا نہیں ہوں میں۔ "اس نے سیکورٹی آفیسر کو بلا کر رضیہ کو باہر نکالنے کا کہا۔

نکلو یہاں سے۔۔ کچھ دن میں طلاق کے کاغذات بھی مل جائیں گے تمہیں۔ میں تمہیں " اور برداشت نہیں کر سکتا۔ "اس نے سیکورٹی آفیسر کے ساتھ تانیہ کو اپنے والدین کے گھر بھیج دیا۔ تانیہ روتی دھوتی آفرین کو نفرت سے گھورتی نکل گئی۔



تم کئی دنوں سے ولا نہیں آئے۔ کیا بوڑھی نانی کی یاد بھی نہیں آتی؟ سب کے ساتھ "مجھے بھی بھول ہی گئے ہو۔" اسے ایک ہفتے بعد آتا دیکھ کر اماں بی نے چشمہ ناک پر سنبھالتے اسے ٹوکا۔ جس پر وہ مدہم انداز میں مسکرا دیا۔

تانیہ لاشاری روز تو آتی ہے آپ سے ملنے، اب میری ضرورت بھی رہتی ہے کیا اماں "بی۔؟" شہرام نے اماں بی کو ہلکے پھلکے انداز میں چھیڑا۔ اور ان کے قریب ہی بیٹھ گیا۔ اماں بی نے اپنی تیز نظروں سے اسے گھورا۔ ان کی تیز نظریں لگے کا گہرائی تک کا مشاہدہ کر لیتی تھیں۔

یہ تو اچھی بات ہے کہ تم اس سے پہلے ہی آگاہ ہو۔ ویسے بھی وہ میرے لئے نہیں "بلکہ تمہارے لئے یہاں آتی ہے۔" انہوں نے ناک چڑھا کر غصے سے کہا۔ "بچی کی حالت "آج کل کافی قابل رحم ہے۔"



## URDU NOVEL BANK

وہ جیسے خود سے باتیں کر رہی تھیں۔ ان کے لہجے میں سخت تاسف تھا۔ "اس کے والدین میں بہت محبت تھی۔ لیکن جب سے عظیم کی یہ ناجائز لڑکی آئی ہے، پورا گھر برباد کر کے رکھ دیا اس لڑکی نے۔ سنا ہے اب وہ اپنی بیوی کو طلاق دے رہا ہے۔ ارے ارے اس بڑھاپے میں، سفید سر کے ساتھ اپنی بیوی کو طلاق کیسے دے سکتا ہے؟" اماں بی کے لہجے میں آفرین کے لئے کافی حقارت تھی، اور رضیہ بیگم کے لئے انہیں سخت دکھ ہو رہا تھا۔

ایسا لگ رہا ہے جیسے تانیہ لاشاری نے آپ کو اپنے ساتھ ملانے کے لئے کوئی چال چلی ہے۔ "شہرام نے مسکراتے ہوئے انہیں دیکھا۔ جس پر اماں بی نے اسے گھورا۔

کیا اسے مجھے قائل کرنے کی ضرورت ہے؟ میں نے امیر گھرانوں میں ہوئی، بہت ساری گندی چالیں استعمال ہوتے دیکھی ہیں۔ "انہوں نے تاسف سے آہ بھری۔ جیسے آپ کے والد اور ماں کی طلاق، میں نے تو انہیں کافی منع کیا۔ لیکن۔۔۔ میری"

## URDU NOVEL BANK

بیٹی بہت ضدی تھی، اس نے طلاق لے کر اپنی پسند کی شادی کر لی۔ "انہیں علیینہ کے لئے بہت دکھ تھا۔"

شہرام خاموش بیٹھا تھا۔ اس کی بھنویں اس تذکرے پر سمٹ گئی تھیں۔ پیشانی پر سلوٹیں گہری ہو گئیں۔ آنکھیں پرسوج انداز میں ایک نامعلوم سے نقطے کو گھور رہی تھیں۔ اس کے ہاتھ کی انگلیاں باہم ملی ہوئی تھیں۔ اس تذکرے پر اسے لگا اس کا جسم اندر سے بم دھماکے کے طرح پھٹ کر کئی ذروں میں منقسم ہو چکا ہو۔

آج تانیہ اپنے دادا اور دادی کی انویرسری کی دعوت دینے آئی تھی۔ اس نے سب "رشتیداروں اور احباب کو دعوت دی ہے۔ تم کو خاص طور پر بلایا ہے۔ اسے امید ہے کہ تم اس کی دعوت رد نہیں کرو گے۔ اور اس کے والدین کے بیچ طلاق کے معاملے کو سلجھاؤ گے۔"

اسے یونہی خاموش دیکھ کر اماں بی نے اسے متوجہ کیا۔ لیکن شہرام جیسے بہرا بن گیا تھا۔ اسے تانیہ لاشاری کے معاملات سے کوئی دلچسپی نہیں تھی۔

تو پھر کیا کہتے ہو؟ کیا تم دعوت میں جانے پر آمادہ ہو؟ "اماں بی اس کی بے توجہی پر" بری طرح بدمزہ ہوئی۔ ان کے لہجے میں کافی ناگواری آگئی تھی۔

تمہاری خاموشی کا کیا مطلب لوں؟ آخر تمہارے ارادے کیا ہیں شہرام؟ اگر تمہیں تانیہ" میں کوئی دلچسپی نہیں ہے تو۔۔ پھر تم کو اجازت دے۔۔ جا کر اپنی کسی ہوتی سوتی کو لے آؤ۔۔ لیکن تمہیں ہر حال میں اسی سال شادی کرنی ہے شہرام۔" وہ تیز ہوئی۔

ٹھیک ہے۔۔۔ میں جاؤں گا۔۔۔ جب آپ نے ہر فیصلہ خود سے ہی کر لیا ہے تو پھر" میرے لئے انکار کا کوئی جواز نہیں رہتا اماں بی۔" اس نے بے بسی سے مسکرا کر ہتھیار ڈالے۔ اور اٹھ کھڑا ہوا۔

میں چلتا ہوں۔ تھوڑا آرام کروں گا۔ "سرد لہجے میں کہتے وہ وہاں سے اٹھ کر اپنے کمرے" کے طرف بڑھ گیا۔ پیچھے اماں بی اس کے مان جانے پر کافی مطمئن ہو گئی تھی۔ پھر وہ بھی اٹھ کر اپنے کمرے میں آرام کی نیت سے چلی گئی۔

☆☆☆☆☆

## URDU NOVEL BANK

عظیم لاشاری کے والدین کی پچھتر ویں انویرسری تھی۔ دعوت کا، اہتمام ایک بڑے سے شاندار ہوٹل میں کیا گیا تھا۔ وہ خود تو یہ دعوت نہیں منانا چاہتے تھے لیکن۔۔ تانیہ لاشاری کے کہنے پر انہوں نے اہتمام بڑے پیمانے پر کیا تھا۔ جس میں سب رشتیداروں اور دوستوں، کے ساتھ ان کے بزنس سرکل کے بھی کافی لوگ مدعو تھے۔

www.urdu-novel-bank.com  
Visit for more novels:

عظیم لاشاری بھی آفرین اور ولید گرویزی کے ساتھ شریک ہوا۔ عظیم لاشاری نے ولید کا خاص طور پر اپنے والدین سے تعارف کروایا۔  
ان سے ملنے ڈیڈ، یہ میری بیٹی آفرین کا منگیتر ہے۔ اور ایک فارن دوائیوں کی کمپنی کا "مالک بھی۔"

اچھا۔۔۔ بہت خوب جوان۔۔ تم سے مل کر خوشی ہوئی۔ "عظیم صاحب کے والد قدرت" لاشاری نے ولید سے خوشدلی سے مصافحہ کیا۔ جس پر ولید نے بھی مسکرا کر پرہوش انداز میں ان سے باتھ ملایا۔

## URDU NOVEL BANK

ماشاء اللہ، قدرت صاحب، آپ کی اس پوتی کا دولہا تو بھت پیارا ہے۔ شادی میں ہمیں ضرور بلائیے گا۔ "ایک رشتیدار خاتون جو رشتے میں عظیم کی خالا ہوتی تھیں۔ اس نے دل سے تعریف کی۔

www.urdu-novelbank.com

Visit for more novels

ہاھا۔۔۔ "قدرت صاحب کا سینہ فخر سے چوڑا ہو گیا۔ انہیں لوگوں کی تعریف کا چسکا" تھا۔ بے ساختہ قمقہ لگایا۔ "ان کی شادی میں آپ کو ضرور بلاؤں گا۔" آفرین بلکل خاموش تھی۔

اس کے دادا کافی حد تک خود پسند شخص تھے۔ انہیں بس تعریف ہی خوش کرتی تھی۔ یہاں آتے ہوئے اسے بلکل بھی توقع نہیں تھی کہ اس کے دادا ولید کو اس رشتے سے قبول کریں گے۔ وہ تب حیران رہ گئی جب اس نے دادا کو ولید کے ساتھ ہنستے ہوئے باتیں کرتے دیکھا۔ یہ یقیناً ولید کے اسٹیٹس کے باعث تھا اگر اس کی جگہ کوئی عام سا شخص ہوتا تو دادا اسے نظر بھر کر بھی نہ دیکھتے۔

عظیم بھائی، آپ کی دوسری بیٹی کا سنا ہے اعلیٰ خاندان میں رشتہ ہوا ہے۔ وہ نظر " نہیں آرہی۔؟ عظیم کی ایک کزن نے تجسس سے پوچھا۔

## URDU NOVEL BANK

وہ بس پہنچنے ہی والے ہیں۔ "قدرت لاشاری نے بات سنبھال کر رعب دار لہجے میں" کہا۔ عظیم صاحب خاموش تھے کہ انہیں یقین نہیں تھا کہ سوری خاندان کا کوئی فرد دعوت میں آئے گا۔

لیکن تھوڑی دیر ہی گزری تھی جب اچانک ہال میں ہلچل سی مچ گئی۔ سب نے تقریباً گھوم کر ادھر دیکھا تھا۔ جہاں سرخ قالین پر شہرام سوری بڑی شان سے قدم اٹھاتا ہوا آ رہا تھا۔ تانیہ لاشاری نے اس کا بازو تھاما ہوا تھا۔ شہرام نے بلیو کلر کا ڈنر سوٹ پہنا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر عجیب سی چمک تھی۔ سر فخر سے اٹھا ہوا تھا۔ چلتے ہوئے ایسا لگ رہا تھا جیسے ایک دنیا فتح کرنے آیا ہو۔ وہ واقعی ایک فاتح لگ رہا تھا۔ آفرین تو کچھ پل دنگ رہ گئی۔ اس کے پیچھے رضیہ بیگم اپنے بھائی فرید کے ساتھ آرہی تھی۔ اس کی باچھیں کانوں تک پھیلی ہوئی تھیں۔ تانیہ لاشاری کی گردن اٹھی ہوئی تھی۔ جیسے وہ کسی وقت کے بادشاہ کے ساتھ آرہی ہو۔ پچھلے کئی دنوں سے وہ مسلسل سوری ولا جاتی رہی تھی۔ اور اماں بی کو مسلسل شہرام کو دعوت میں آنے کے لئے راضی کرتی رہی تھی۔ بالآخر شہرام راضی ہو گیا تھا۔ اور آج اس کے ہم قدم تھا۔

## URDU NOVEL BANK

مہمانوں میں سے کسی نے بھی آفرین سے بات کرنا پسند نہیں کی تھی۔

"ولید کی آنکھیں، شہرام کو دیکھ کر حیرت سے پھٹ گئیں۔" آفرین۔۔۔ یہ؟

ہمممم۔ "آفرین نے لب بھینچ لئے۔ اسے اچھے سے اندازہ تھا کہ ولید اس وقت کیا سوچ"

رہا ہے۔ وہ گہری سوچ میں ڈوبی ہوئی تھی۔

www.urdu-novel-bank.com  
Visit for more novels:

اسے پہلے سے ہی توقع تھی کہ تانیہ لاشاری شہرام سوری کو اپنے ساتھ دعوت میں ضرور لائے گی۔

عظیم لاشاری نے رضیہ بیگم کو طلاق دینے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ اب شہرام سوری جس

طرح رضیہ بیگم، فرید لاشاری اور تانیہ کے ساتھ سامنے آیا تھا۔ اس کا صاف صاف

مطلب یہی تھا کہ شہرام سوری نے ان کو سپورٹ کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

کچھ دن پہلے فرید لاشاری نے آفرین کو جان سے مارنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔

! اس کے باوجود بھی شہرام سوری آفرین کے دشمنوں کے ساتھ ہاتھ ملائے آ رہا تھا؟

## URDU NOVEL BANK

آفرین کو لگا اس کا دل اندر سے چیر کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا۔ اچانک ہی اسے سخت سردی محسوس ہونے لگی۔ وہ ہلکی ہلکی کانپ رہی تھی۔ لیکن وہ کوشش کر کے اپنا غصہ اندر ہی اندر دبانے کی کوشش میں رہی۔

آج سے -- وہ اس کے مخالفین میں سرفہرست جانا جائے گا۔ تاہم، وہ اس سے مقابلہ نہیں کر سکتی تھی۔ یہ شخص ایک اعلیٰ اثر رسوخ رکھنے والے خاندان سے تھا۔ آفرین سے اس کی جنگ ایسی ہوگی جیسے چیونٹی کی ہاتھی کے ساتھ۔

آفرین کے وجود میں اب کھڑے ہونے کی سکت نہیں رہی تھی۔ اس کا سر چکرانے لگا۔ اس کے زرد پڑتے چہرے کو دیکھ کر ولید چونکا۔ بے اختیار اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر سنبھالا۔

بھلی ہی وہ یہاں ایک با اثر شخص ہو۔ لیکن میں تمہیں نہیں چھوڑ سکتا۔ اب تمہارے "پچھتانے سے کوئی فرق نہیں پڑتا کافی دیر ہو چکی ہے۔" آفرین۔ "ولید نے پرسوج انداز میں اسے دیکھا۔ اس کے انداز پر چونک کر آفرین نے حیرت سے اس کو دیکھا۔ پھر خود کو چھڑا کر آہستگی سے کہا۔ "آپ بھت دور کی سوچ رہے ہیں۔" اس نے ہونٹ کاٹے۔



## URDU NOVEL BANK

میں یہ سوچ رہی تھی کہ اس شخص کی سپورٹ کے ہوتے، اب رضیہ بیگم اور فرید سے "نمٹنا مشکل ہوگا۔"

ولید اپنی غلط فہمی پر ہچکچایا۔ "خود کو سوچ کر اس قدر پریشان مت کرو۔۔۔ تمہیں یہاں آئے  
"ابھی کچھ وقت ہی ہوا ہے۔ ٹیک اٹ ایزی۔"

آل رائیٹ، آفرین بالکل گرم سم سی کھڑی تھی۔ اس کا ذہن بالکل وہاں نہیں تھا۔ اس کا وجود تو ولید کے ساتھ تھا۔ لیکن اس کا ذہن غیر موجود تھا۔ اس نے شدت سے خواہش کی کاش وہ اس کو ایزی لے سکے۔ یہی نہیں۔۔۔ بلکہ ایک بار۔۔۔ اگر شہرام نے تانیہ سے شادی کر لی۔۔۔ تو پھر۔۔۔ فرید اور رضیہ کو ڈیل کرنا اس کے لئے مشکل ہو جائے گا۔

شہرام کی نگاہیں بھیڑ میں ادھر ادھر متلاشی پھر رہی تھیں۔ جب آفرین پر اس کی نظریں منجمد ہو گئیں۔ اس نے دیکھا کس طرح ولید آفرین کو کمر سے تھامے ہوئے تھا۔ جیسے آفرین اس کے بازوؤں کے حلقے میں قید ہو۔ اس منظر نے اس کو آنکھوں میں سوئیاں

سی چھبودی تھیں۔ لیکن وہ زبردستی اپنے ہونٹوں کو پھیلا کر خود کو مسکرانے پر مجبور کر رہا تھا۔ لیکن اس کی آنکھیں اس کی مسکراہٹ کا ساتھ دینے میں مکمل ناکام تھیں۔ اس کی آنکھیں برف کی طرف منجمد ہو گئی تھیں۔ یہاں تک کہ اس کے قریب کھڑے مہمانوں نے بھی اس کی سرد نگاہیں محسوس کر لی۔ جو اس کی نظروں سے صاف ظاہر ہو رہی تھی۔

قدرت لاشاری نے سوچا کہ شہرام یقیناً بھیڑ کی وجہ سے ناگواری محسوس کر رہا ہے۔ تبھی بے اختیار قریب آکر اسے متوجہ کیا۔

"شہرام بیٹا، آئیے ہمارے ساتھ بیٹھ جائیں۔ کھانا بس سرو ہونے لگا ہے۔"

شہرام بے تاثیر چہرہ لئے اونچے قد کے ساتھ بردبار انداز میں چلتا ہوا بیٹھ گیا۔ تانیہ لاشاری بھی اس کے ساتھ کی کرسی پر جڑ کر بیٹھ گئی۔

قدرت صاحب نے عظیم کو دھکیل کر رضیہ بیگم کے ساتھ زبردستی بٹھادیا۔ ساتھ ہی ہلکی آواز میں خبردار کیا۔ "شہرام سوری اور سب مہمان موجود ہیں۔ شہرام کے آنے کا مطلب یہی ہے کہ وہ تانیہ سے شادی کے لئے راضی ہے۔ اگر تم نے رضیہ کو طلاق دینے کی کوشش کی تو یاد رکھنا۔ میں یہیں تمہارے آگے خود کو گولی مار دوں گا۔ امید ہے۔۔۔۔ اپنا

## URDU NOVEL BANK

نہیں تو بیٹی کا اور ہماری عزت کا خیال ضرور رکھو گے۔" انہوں نے غصے بھری ہلکی آواز میں جھڑکا۔

عظیم صاحب کو ایسا محسوس ہوا جیسے اسے ہر طرف سے رسیوں سے گرہیں لگا کر باندھ دیا گیا ہو۔ ان کا دل تکلیف سے دہائی دینے لگا۔ لیکن وہ ایک لفظ بھی نہ کہہ سکے۔

آفرین بیٹا۔۔۔ ولید کے ساتھ ادھر آجاؤ۔" دادی نے آفرین کو دور کھڑا دیکھ کر ہاتھ ہلا کر "پاس بلایا۔ آفرین نہ چاہتے ہوئے بھی ان کی بات ماننے پر مجبور تھی۔ خاموشی سے ولید کے ساتھ اس طرف بڑھنے لگی۔

"شہرام نے یوں ظاہر کیا جیسے جانتا ہی نہ ہو۔ لاپرواہانہ انداز میں ابرو چڑھا کر، ولید کو دیکھا۔  
"تم۔۔۔؟"

## URDU NOVEL BANK

یہ آفرین بیٹی کا منگیتہ ہے۔ ولید گرویزی، گرویزی کارپوریشن کا مالک۔ "عظیم لاشاری نے" جلدی سے تعارف کروانے کا فریضہ نبھایا۔

کبھی سنا نہیں۔۔ "شہرام نے اپنی نظریں ہٹالی۔ اب اس کی سرد نگاہیں اپنے ہاتھ" میں موجود کافی کے کپ کو گھور رہی تھیں۔ "کیا ٹکے ٹکے کے لوگوں کو لاشاری خاندان کے ساتھ بیٹھنے کا اعزاز حاصل ہے؟" اس کی اس قدر کھلی بے عزتی پر ولید وجیہ چہرہ زرد پڑ گیا۔ اس کی کچھ دیر پہلے کی روشن آنکھوں میں اب بدمزگی کے رنگ اتر آئے۔ آفرین کو ایسا لگا جیسے کسی نے بھرے مجمع میں اسے تھپڑ کھینچ مارا ہو۔ شرم سے وہ اپنی جگہ منجمد ہو گئی۔ احساس زلت سے اس کا سفید رنگ سرخ ہوا۔

تانیہ لاشاری سے تو ہنسی ہی نہیں رک رہی تھی۔  
ایگزیکٹولی۔۔۔۔ ذرا دیکھیں تو شہرام سوری ہے کون۔۔۔۔ ہاں؟ اور ہر کوئی اس قابل نہیں "ہونا کہ ان کے ساتھ بیٹھنے کا شرف حاصل کر سکے۔" آفرین کی اس قدر کھلے عام بے عزتی پر، وہ اندر تک ٹھنڈ ٹھار ہو گئی تھی۔ اور جلے دل کی بھڑاس نکالی تھی۔ جب کہ دادی

## URDU NOVEL BANK

قدرے شرمندہ ہو گئی۔۔۔ کچھ بھی تھا آفرین بھی اس کی پوتی تھی۔ اسے آفرین کو بلانے پر سخت شرمندگی ہوئی۔ ان کی غلطی تھی۔۔۔ کاش وہ اسے نہ بلاتی تو ان کی یہ پوتی اس قدر سر عام شرمندہ نہ ہوتی۔

میں دوسری ٹیبل پر جا کر بیٹھتا ہوں۔ "ولید نے شرمساری چھپا کر آفرین کا ہاتھ" تھپتھپا کر اٹھتے ہوئے کہا۔

رکئیے۔۔۔ "میں بھی آپ کے ساتھ چلتی ہوں۔۔۔ آفرال میں بھی سوری خاندان کے" اعلیٰ حسب نسب والے شخص کے ساتھ بیٹھنے کی اہل نہیں ہو سکتی۔ "آفرین نے تلخ لہجے میں کہہ کر بنا شرام پر نظر ڈالے ولید کے ساتھ اٹھ کر دوسری ٹیبل پر جا کر بیٹھی۔

شرام نے بے اختیار نچلا ہونٹ کاٹا۔ اس کے چہرے پر بے گانگی ضرور تھی۔ لیکن اس کی آنکھوں میں عجیب سی آگ دکھ رہی تھی۔ جیسے اندر ہی اندر وہ کئی طوفانوں سے جنگ لڑ رہا ہو۔ ہر ایک یہ سمجھ سکتا تھا کہ وہ غصہ چھپا رہا ہے۔

## URDU NOVEL BANK

آئی ایم سوری، شہرام بیٹا، یہ آفرین کافی نادان لڑکی ہے۔ آپ دل پر نہ لیں۔ اس غیر "مہذب لڑکی کو نہیں پتا کہ امیر طبقے میں کیسے بات کی جاتی ہے وہ ایک چھوٹے سے قصبے سے آئی ہے۔ یہاں کے طور طریقوں سے ناواقف ہے۔"

قدرت لاشاری نے اس کی ناراضگی کے ڈر سے آفرین کو برا بلا کہا۔  
جس پر عظیم لاشاری نے ناگواری سے باپ کو ٹوکا۔ "بس کریں ڈیڈ۔۔" وہ سخت شرمندہ ہوا تھا۔ اس کا باپ اس کے سامنے ہی اس کی بیٹی کو برا بھلا کہہ رہا تھا۔ اور وہ چپ کر کے سنے جا رہا تھا؟

تم چپ رہو۔۔ "قدرت لاشاری نے عظیم صاحب کو ہلکی آواز میں جھڑکا۔ پھر تانیہ کو آنکھ سے اشارہ کیا۔

جس پر تانیہ نے شہرام کا بازو تھام لیا۔ اور نرمی سے بولی۔  
ناراض مت ہوں شہرام، میں آپ سے وعدہ کرتی ہوں۔۔۔۔ آئندہ آپ کا ان دونوں "سے بالکل سامنا نہیں ہوگا۔"

## URDU NOVEL BANK

ہاں بالکل۔۔۔۔۔ آج کے موقع سے قطع نظر، آپ جہاں بھی ہوں گے یہ وہاں نہیں۔"  
ہوں گے۔ شہرام بیٹا۔ "قدرت لاشاری نے چاپلوسی کی انتہا کر دی تھی۔

شہرام سوری اپنے نچلے ہونٹ کو ہلکے سے کاٹ بیٹھا۔ ایسا لگا تھا کہ اس نے اتفاقاً اپنا  
ہونٹ کاٹ لیا ہے۔ لیکن، جو لوگ اس سے واقف تھے، وہ اچھی طرح سے جانتے تھے  
کہ وہ اندر ہی اندر غصہ دبا رہا ہے۔

آفرین، جو دوسری میز پر بیٹھی ہوئی تھی، فطری طور پر ان لوگوں کی ساری گفتگو سن رہی  
تھی۔

وہ جانتی تھی کہ میز پر موجود ہر کوئی اس کی طرف ہمدردی کے ساتھ نہیں دیکھ رہا۔ ہر  
ایک کی نظر میں اس کے لئے تحقیر تھی۔

اس کا چہرہ لمحہ بہ لمحہ زرد پڑتا جا رہا تھا۔ ولید نے ٹیبل کے نیچے سے اس کا ہاتھ تھام کر  
جیسے تسلی دینے کی ناکام سی کوشش کی تھی۔

یہ پہلی بار تھا کہ وہ خود کو اتنا بے بس محسوس کر رہا تھا۔ آج جس ذلت کا سامنا اسے کرنا پڑا تھا۔۔۔ اسے یہ کبھی نہیں بھولے گا۔ دل ہی دل میں وہ انتقام کے مختلف طریقوں پر غور کرنے لگا۔

www.urdu-novel-bank.com  
Visit for more novels:

دوپہر کے کھانے کے بعد

جب آفرین زنانہ واش روم سے باہر آئی تو فرید لاشاری اس کے سامنے آگیا جو مردانہ واش روم سے باہر نکل رہا تھا۔ وہ ایک چالیس پینتالیس کا درمیانی عمر کا شخص تھا۔ اور اس کا سر تقریباً مونڈھا ہوا تھا۔ چہرے پر گہنی داڑھی مونچھیں لئے پیشانی کے پیچ میں گرمی سلوٹیں، وہ دیکھنے میں ہی کافی کھردرا اور خطرناک لگ رہا تھا۔

آفرین نے اسے نظر انداز کر کے آگے نکل جانا چاہا۔۔۔ وہ اس کے منہ نہیں لگنا چاہتی تھی۔ لیکن اس نے بازو آگے بڑھا کر اس کی راہ روک دی۔ آفرین نے دانت پیس کر اسے گھورا۔ جس پر اس نے ہلکی سی مسکراہٹ پاس کی۔ "تمہارے پاس ڈرائیونگ کی بہت بڑی مہارت ہے، چھوٹی لڑکی۔۔۔۔۔ تم درحقیقت پہاڑ کی اس گھمبیر سڑک سے معجزانہ طور پر بچ گئی ہو۔۔۔۔۔ جہاں سے بچنا کسی کے لئے بھی ناممکن تھا۔



## URDU NOVEL BANK

یہ سن کر آفرین کے چہرے کا رنگ غصے کی شدت سے سرخ ہو گیا۔ اس کی ہمت کیسے ہوئی کہ وہ کھلم کھلا ایسا کام کرے؟! اور بڑی بات کہ اس کے سامنے ہی وہ درپردہ یہ مان رہا تھا کہ گاڑی کے ساتھ حرکت میں اس کا ہاتھ تھا۔

خوش فہمی میں مت رہو کہ تم بچ گئے ہو۔۔۔۔۔ تم کو جلد یا بدیر سزا کا سامنا کرنا پڑے گا۔" آفرین نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بنا ڈرے مستحکم لہجے میں اسے خبردار کیا۔

بابا! جب تانیہ مسز سوری بن جائے گی۔۔۔ تو کیا تمہیں یقین ہے کہ میں تم کو مار" نہیں سکوں گا؟ اس طرح سے تمہارا پتا کاٹوں گا۔۔۔۔۔ کہ کسی کو شک بھی نہیں پڑے گا۔ اور بڑی بات کہ۔۔۔۔۔ سوری خاندان کی مکمل سپورٹ حاصل ہوگی۔۔۔ چھوٹی لڑکی۔" فرید لاشاری اپنے ہاتھ سے گردن کاٹنے کا اشارہ دے کر بے ساختہ مکروہ ہنسی ہنسا۔

، آفرین کی آنکھوں سے ایک لمحہ کو خوف جھلکا تھا۔ اس نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا

۔۔۔ تمہارے سفاکانہ لہجے سے اندازہ لگاتے ہوئے مجھے یقین ہے کہ میری ماں کی موت "

"میں بھی تمہارا ہی ہاتھ ہے۔"

## URDU NOVEL BANK

فرید لاشاری لمحہ بھر کے لیے ہکا بکا رہ گیا۔ "تمہاری ماں تو بیماری میں مر گئی تھی۔ اس کا مجھ سے کیا تعلق؟" وہ حیران رہ گیا۔

آفرین نے اس کے تاثرات کو بغور دیکھا۔ اس کے لہجے سے آفرین کو لگا کہ وہ سچ کہہ رہا ہے۔ کیونکہ اب کے اس کا لہجہ کسی بھی قسم کی خباثت سے پاک تھا۔

فرید لاشاری نے اسے آنکھوں ہی آنکھوں میں وارننگ دی۔ کہ آئندہ محتاط رہنا۔ اور چلا گیا۔

پچھلے آفرین حیران پریشان سوچوں میں غلطان کھڑی رہ گئی۔ اگر اس کی ماں کے قتل میں اس کا ہاتھ نہیں تھا تو پھر۔۔۔؟ اس کا مطلب اس کی ماں واقعی قدرتی انداز میں فوت ہوئی تھی۔

جب آفرین اور ولید گرویزی کار پارکنگ کے طرف جارہے تھے۔ تو اسے شہرام سوری کا میسج ملا۔

[میں ہوٹل کے باہر تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔ ادھر آجاؤ۔۔]

آفرین کی برداشت کی حد اب یہاں آکر ختم ہو چکی تھی۔ غصے سے اس کا سر جیسے آگ کی طرح جلنے لگا۔ یہ شہرام اتنا بے شرم کیسے ہو سکتا ہے؟ آخر کس حیثیت سے وہ اسے پاس بلا رہا؟ کس حق سے وہ اس کو حکم دے رہا؟ اس نے غصے میں میسج ہی ڈیلیٹ

کردیا۔ (بھاڑ میں جاؤ تم شہرام سوری۔۔۔ تمہارے پاس آتی ہے میری جوتی۔ ہنہ) وہ دل ہی دل میں اسے ہزار صلواتیں سنا کر اپنی گاڑی کے طرف بڑھی۔ لیکن گاڑی میں بیٹھتے ہی اس کے موبائل کی بیپ بجی۔ اس نے تجسس کے ہاتھوں مجبور ہو کر موبائل کو بچ کر کے اوپن کیا۔ تو دنگ رہ گئی۔ اس کے وجود میں شرارے سے پھوٹنے لگے۔ دل سکڑ کر سمٹا۔ خوف سے اس نے آنکھیں میچ لی۔ موبائل پر گرفت سخت ہو گئی تھی۔ یہ اس کی کوٹھے والی وڈیو تھی۔ جس میں وہ کھلے گلے والا لہنگا پہنے، بنا دوپٹے کے نشے میں دھت ناچ رہی تھی۔ جھوم رہی تھی۔ یہ دیکھ کر شرم سے اس نے موبائل آف کر کے گردن جھکا دی۔

ولید اس وقت گاڑی میں آکر بیٹھا تھا۔ اور اسے خاموش دیکھ کر نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگا۔ جو بالکل ساکت بیٹھی تھی۔ جیسے پتھر کی بن گئی ہو۔

کیا ہوا؟ "ولید نے اسے گم سم دیکھ کر پوچھا۔"

مم۔۔۔ مجھے ابھی یاد آیا ہے کہ مجھے دادی سے ملنا ہے۔۔۔ کچھ کام تھا۔۔۔ انہوں نے "تاکید کی تھی کہ فلشن ختم ہونے کے بعد ان سے ملوں۔" وہ کچھ ہچکچا کر بولی۔

"آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ بعد میں، میں خود سے چلی جاؤں گی۔"

ٹھیک ہے، جب گھر پہنچو تو مجھے کال کر کے بتا دینا۔ "ولید کے لہجے میں اس کے" خاص فکر تھی۔ وہ اثبات میں سر ہلا کر کار سے اتر گئی۔ پیچھے ولید اسے تب تک جاتا دیکھتا رہا جب تک وہ اندر مڑ نہیں گئی۔ اس کے وجہ چہرے پر افسردگی چھا گئی تھی۔

visit for more novels:

پانچ منٹ بعد آفرین ہوٹل سے باہر نکلی۔ اس کی متلاشی نظریں شہرام کی گاڑی کو تلاش کر رہی رہی تھیں۔ کچھ لمحہ بعد ہی اسے تھوڑی دور شہرام کی بلیو لیمبرگنی ایک سائیڈ پر کھڑی نظر آئی۔ وہ غصے میں جھنجھلاتی ہوئی چور نظروں سے ادھر ادھر دیکھتی محتاط قدموں سے اس طرف بڑھنے لگی۔ اور جلدی سے دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ دروازہ کھول کر بیٹھ گئی۔ اس کی سانسیں منتشر ہو گئی تھیں۔

کیا تم اسی لئے ڈر رہی ہو کہ کہیں ولید نہ ہمیں دیکھ لے؟ "شہرام نے ایک ہاتھ میں" سگریٹ تمھارا ہوا تھا اور دوسرا ہاتھ اسٹیئرنگ وھیل پر تھا۔ سگریٹ کے دھوئیں کے درمیاں، اس کی خوبصورت بھنویں طنزیہ انداز میں اٹھی تھیں۔

اس وقت آفرین نے دل کی گہرائی سے اس کے لئے نفرت محسوس کی۔ اس کا رنگ زرد پڑ چکا تھا۔

شاید آپ بھول گئے ہیں کہ ابھی کچھ دیر پہلے آپ اپنی ہونے والی بیوی اور ساس کے "ساتھ فخر سے ہوٹل میں داخل ہوئے تھے۔" آفرین نے دانت پیس کر تلخی سے اسے یاد دلانے کی کوشش کی۔

اب ہر ایک کو یہ معلوم ہو چکا ہے کہ آپ تانیہ لاشاری کے منگیترا ہو۔ اگر مجھ پر آپ کے ساتھ کار میں بیٹھے کسی کی نظر پڑ گئی تو ہر ایک یہی سمجھے گا کہ میں آپ کو بہکا رہی ہوں۔" اس کے لہجے میں غصہ تھا۔

اوہ۔۔۔۔ کیا تم جیلیسی محسوس کر رہی ہو؟ "شہرام نے ایک ابرو اٹھا کر گھمبیر لہجے میں "کہہ کر اس کے چہرے پر اپنی گہری نظریں گاڑ دیں۔

## URDU NOVEL BANK

مجھے جیل سے ہونے کی کیا ضرورت ہے؟۔۔۔ آپ جانیں۔۔۔ آپ کے کام۔۔۔ میرا اس سے " کیا لینا دینا؟ اب اصل مدد پر آئیے۔۔۔ آپ مجھ سے کیوں ملنا چاہ رہے تھے؟ اگر آپ کے پاس کہنے کو کچھ نہیں۔ تو براہ مہربانی مجھے جانے دیجئے۔ " آفرین نے مشتعل ہو کر طعنہ دیا۔

www.urdu-novel-bank.com  
visit for more novels:

اس کا انداز ایسا تھا۔ جیسے اسے یہاں آنے کے لئے مجبور کیا گیا ہو۔ اس کے ہر انداز میں بیزاری تھی۔ جیسے بس موقعہ پاتے ہی بھاگ جائے گی۔

شہرام ان گزرے دنوں میں مسلسل ذہنی انتشار کا شکار رہا تھا۔ اس وقت اس کے اندر کی جھنجھلاہٹ اس قدر بڑھی۔ جیسے کوئی لاوا سا ابل پڑا ہو۔  
اس نے جھپٹ کر اس کی کلائی کو اپنی مضبوط مردانہ سخت گرفت میں جکڑ کر اسے آگے کھینچا۔

## URDU NOVEL BANK

ولید سے ملنے کے بعد لگتا ہے تم مجھے دیکھنا بھی نہیں چاہتی؟۔۔۔۔۔ آفرین اگر۔۔۔ تمہارا" رویہ ایسا ہی رہا۔۔۔ تو یاد رکھنا مجھے تم دونوں کو اس شہر سے ہی نہیں بلکہ ملک سے نکالنے میں ایک لمحہ بھی نہیں لگے گا

اس کے منہ سے غراہٹ سی نکلی تھی۔ جیسے کوئی شیر غرایا ہو۔ آفرین دہل گئی۔ بسسس۔۔۔ "آفرین یہ سب سن سن کر کانوں تک بھر چکی تھی۔ اس کی دھمکی پر" بے اختیار چیخ کر اپنی کلائی جھٹکے سے اس کی گرفت سے کھینچی۔

کب سے آپ میری مسلسل بے عزتی کیئے جارہے ہیں شہرام سوری، وہاں ہوٹل میں" سب کے سامنے میری بے عزتی کی۔۔ اتنی بے عزتی کافی نہیں تھی کیا؟ یا آپ چاہتے ہو میں خودکشی کر لوں۔۔۔۔۔ تب ہی آپ رکیں گے؟ "اس کی آنکھیں بے عزتی کے احساس سے سرخ ہو گئیں۔

کیا تم واقعی خود کو مار سکتی ہو؟ ہاں؟؟ تم جیسی عورت کیا واقعی بھی خود کو مار سکتی" ہے؟ "شہرام نے ہلکا سا اس کے گال کو چٹکی میں اٹھا کر کھینچتے طنز سے کہا۔ اس کے ہمتے ہونٹوں سے نکلے یہ الفاظ پہلے سے کافی سفاک تھے۔ جیسے وہ اس پر ہنس رہا ہو کہ

## URDU NOVEL BANK

اس جیسے کمزور کردار کی عورت میں اتنی ہمت نہیں ہو سکتی کہ خود کو اپنے ہاتھوں سے مار دے۔

مجھے آپ سے شدید نفرت ہے شہرام۔۔۔۔ سنا؟؟۔۔۔ آپ سے زیادہ نفرت انگیز شخص میں نے پوری زندگی نہیں دیکھا۔۔ نفرت ہے مجھے آپ سے۔۔۔ آپ کے چہرے سے سخت نفرت ہے۔ "آفرین کی نگاہوں میں آزدگی اتر آئی۔ اس کے لہجے میں انتہا کی نفرت تھی۔

تم۔۔۔ تمہاری اتنی ہمت کہ مجھے ایسا بولو؟۔۔۔ پھر سے کہنا۔۔؟ "شہرام نے یکدم تیش" میں آکر اس کے گلے کو اپنے ایک ہاتھ کی گرفت میں جکڑا۔ اس کے چہرہ اشتعال سے سرخ پڑ گیا تھا۔

کیوں؟؟۔۔۔ کیا میں غلط کہہ رہی ہوں؟ آپ تانیہ جیسی عورت کو پسند کرتے ہیں۔۔۔ آپ حقیقت میں اندھے ہیں اندھے۔۔۔ کیا نہیں ہیں؟ "آفرین نے اپنا گلا



## URDU NOVEL BANK

چھڑانے کے لئے اس کے ہاتھ پر اپنے دونوں ہاتھ رکھ کر خود کو چھڑانے کی کوشش کرتے گرجی۔

کیا آپ کو نہیں معلوم کہ ان لوگوں نے میرے ساتھ کیا سلوک کیا؟ مجھے مارنے کی کوشش کی۔۔۔۔۔ میرے وقار کو کچلنے کی کوشش کی۔۔۔۔۔ اس کے باوجود بھی۔۔۔۔۔ آپ۔۔۔۔۔ ان کے ساتھ کندھا ملا کر کھڑے رہے۔

اس طرح آپ نے ثابت کر دیا شہرام سوری۔۔۔۔۔ کہ آپ نہ صرف۔۔۔۔۔ ان کی مدد کر رہے ہیں بلکہ ان کی حوصلہ افزائی بھی کر رہے ہیں۔۔۔۔۔ جب جب مجھے یہ یاد آتا ہے۔۔۔۔۔ کہ آپ جیسے شخص سے مجھے کبھی محبت ہوئی تھی۔۔۔۔۔ مجھے خود سے سخت نفرت ہوتی ہے۔

ہاھا۔۔۔۔۔ ہاھا۔۔۔۔۔ تم؟ اور مجھ سے محبت کرو؟ ہاھا۔۔۔۔۔ دونوں متضاد چیزیں ہیں۔ "شہرام نے حیرت سے قہقہہ لگاتے ہوئے ایسے ظاہر کیا جیسے کوئی لطیفہ سن لیا ہو۔ آفرین اس قدر تضحیک پر حیرت سے گنگ ہو گئی تھی۔

## URDU NOVEL BANK

آفرین یزدانی۔۔۔ تم اس طرح مجھے بالکل بھی متاثر نہیں کر سکتی، میں اچھی طرح جانتا" ہوں کہ تمہارے اس دماغ میں کیا چل رہا ہے۔ "شہرام نے اس کے گلے کو بالکل بھی آزاد نہیں کیا تھا۔ آفرین قدرے پیچھے سیٹ سے لگی ہوئی تھی۔ شہرام اس کے اوپر جھکا ہوا انگارے بھری نظروں سے اسے گھور رہا تھا۔

www.urdu-novelbank.com  
Visit for more novels:

جب تک میں زندہ ہوں۔۔۔۔ تم ان کو شکست نہیں دے سکتی۔۔۔۔ نا ہی عظیم لاشاری" اور رضیہ کے درمیان طلاق ہو سکتی ہے۔ میں مکمل ان کا دفاع کروں گا۔" اس نے دانت پیس کر آفرین کی براؤن آنکھوں میں اپنی کالی گہری آنکھیں گاڑ دیں۔ اس کی آنکھوں میں ایک عجیب سی چمک تھی۔ آفرین نے اسے قتل کر دینے والی نظروں سے گھورا۔ شدید غصے سے اس کے سینے میں آتش فشاں سے اٹھ رہے تھے۔

جب تک میں کسی دوسری عورت کو پریگنٹ نہیں کرتا۔۔۔ تانیہ لاشاری سے چھٹکارا" حاصل نہیں کر سکتا۔ "شہرام نے اسے عجیب سی نظروں سے گھورتے کہا۔ پھر اس کے گلے سے ہاتھ اٹھالیا۔ اور سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ آفرین عجیب سی کیفیت سے دوچار ہو چکی

## URDU NOVEL BANK

تھی۔ شہرام کے الفاظ اسے بری طرح چھبے تھے۔ جب کہ وہ کہہ رہی تھی اس سے نفرت کرتی ہے۔ لیکن دل کا ایک حصہ شہرام کے الفاظ پر تڑپ اٹھا تھا۔

شہرام نے سگریٹ نکال کر سلگایا۔ اور ایک گہرا کش لگا کر دھواں ہوا میں چھوڑ دیا۔ کار میں سگریٹ کا دھواں اور بُو پھیل چکی تھی۔ آفرین کو سخت الجھن ہونے لگی۔ کیا شہرام نے اسے جان بچانے کا آخری موقعہ دیا تھا۔۔۔ اسے بالکل بھی سمجھ میں نہیں آیا۔۔۔ وہ تذبذب میں پڑ چکی تھی۔

کیا مطلب ہے اس بات کا؟ کیا آپ یہ کہنا چاہ رہے ہیں کہ میں آپ کے لئے کوئی "عورت بھیجوں؟

یہ خیال آتے ہی کہ وہ اس دوسری عورت کے ساتھ کیا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اس کے دل میں ٹیس سی اٹھی تھی۔ دماغ میں آگ سی دہکنے لگی۔ یہ کافی نازیبا سا خیال تھا۔

مم۔۔۔ میں سمجھ گئی۔۔۔ کیا اب میں جاسکتی ہوں؟ "آخر آفرین نے جان چھڑانے" چاہی۔

کیا؟؟؟ "!! حیرت سے گنگ ہو کر شہرام یکدم آفرین کے طرف پلٹا۔

## URDU NOVEL BANK

آفرین یزدانی۔۔۔۔۔ تم کو انسانوں کی زبان سمجھ میں نہیں آتی؟ "اس کا طنزیہ انداز دیکھ"  
 کر اس کا خون ابلنے لگا۔

سمجھ میں آتی ہے۔۔۔۔۔ "آفرین نے تلخ مسکراہٹ دی۔ ایسی صورت میں تو اسے بھی"  
 شہرام سے نہیں ملنا چاہیئے۔

شہرام کے پاس جیسے کوئی لفظ ہی نہیں بچا تھا۔ یہ عورت پہلے کافی ذہین ہوتی تھی۔ لیکن  
 آج اس جیسا کند ذہن اس نے کوئی نہیں دیکھا تھا۔

بے اختیار لب بھیج کر ایکسیلیٹر پر پاؤں کا دباؤ ڈال کر گاڑی کو فل اسپید میں بھگایا۔  
 "یہ۔۔۔۔۔ یہ آپ کیا کر رہے ہیں؟ مجھے اتنا ہے۔۔۔۔۔ روکیں۔۔۔۔۔ گاڑی روکیں۔۔۔۔۔ شہرام۔"  
 لیکن اس کے چیلنے چلانے پر بھی شہرام کے کان پر جوں تک نہ رینگی بنا اس کے  
 چلانے کی پرواہ کیئے گاڑی دوڑاتا رہا۔

کار سیدھی جا کر ایک جھٹکے کے ساتھ، شہرام کے فلیٹ کے پارکنگ لاٹ میں کی۔ آفرین  
 اس کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر دہل کر رہ گئی۔

## URDU NOVEL BANK

شہرام اس کے طرف کا دروازہ کھول کر اسے بازو سے کھینچتا ہوا۔ سیرٹھیاں چڑھتا فلیٹ کے اندر جا کر صوفے پر دھکیل دیا۔

کیا تم یہی چاہتی ہو کہ میں کھل کر تم کو بتاؤں کہ میں کیا چاہتا ہوں؟ "درشت لہجے" میں کہتا ہوا وہ اسے کوئی اور ہی شہرام لگا۔

میں چاہتا ہوں تم ولید سے رشتہ ختم کرو۔۔۔۔۔ تمہیں میرے بچے کی ماں بننا" ہے۔۔۔ اگر تم پریگنٹ ہوگی تب ہی مجھے تانیہ سے چھٹکارا مل سکتا ہے۔ "وہ اس کا چہرہ اپنی گرفت میں جکڑ کر ایک ایک لفظ پر زور دے کر بولا۔ آفرین کی آنکھیں حیرت سے پھٹ گئیں۔ یہ وہ کیا سن رہی تھی؟

وہ ایسے بت بن گئی تھی جیسے اسے بجلی کا کرنٹ مارا گیا ہو۔ وہ کافی دیر تک وہیں صوفے پر ایک ہی جگہ منجمد سی رہ گئی تھی۔ پتھر کی طرح ساکت۔

یہ میری برداشت کی حد ہے۔۔۔۔۔ اور تمہارے لئے آخری موقع بھی۔ "وہ اس کے" قریب جھکا اس کے کانوں میں جیسے صور اسرافیل پھونک رہا تھا۔

## URDU NOVEL BANK

آفرین کرنٹ کھا کر پیچھے ہوئی۔ لیکن شہرام نے اسے کھینچ کر سینے سے لگا دیا۔ آفرین کے ذہن نے جیسے کام کرنا چھوڑ دیا۔ وہ تھوڑی سی بھی حرکت کرنے سے قاصر تھی۔

وہ اس کے اس غلیظ مقصد کے آگے اپنا سر نہ اٹھا سکی۔ یہ وہی تھا جو اس کو غلیظ کہہ کر اس کے کردار کی دھجیاں بکھیر چکا تھا۔ وہی تھا۔ جس نے اسے غلاظت سے بھرا ہوا کہہ کر اسے اپنی زندگی سے باہر کر دیا تھا اور اب؟؟؟ وہ اسے اپنے ایک غلیظ مقصد کے لئے استعمال کرنا چاہ رہا تھا!! کیا وہ اتنی ہی کمتر تھی؟ کیا وہ کوئی کھلونا تھی؟

اس کی رکھیل تھی؟ جسے وہ جب چاہتا استعمال کرتا۔۔۔ اور جب چاہتا زندگی سے نکال کر دور پھینک دیتا؟ کیا آفرین کی اپنی کوئی سیلف رسپیکٹ نہیں تھی؟ کیا اس کے دل میں آفرین کی تھوڑی سی بھی عزت نہیں تھی۔۔۔؟

وہ اسے کے وجود کو صرف تانیہ لاشاری سے چھٹکارا پانے کے لئے استعمال کرنا چاہ رہا تھا۔ یا وہ واقعی بھی آفرین کے لئے کوئی جذبہ رکھتا تھا؟

اسے گم سم سا دیکھ کر شہرام نے اسے اٹھا لیا۔ وہ بالکل ساکت تھی۔ وہ اس کے تاثرات کی پرواہ کئے بغیر اسے اٹھائے بیڈ روم میں لایا۔ اسے بیڈ پر لٹا دیا۔ آفرین کی آنکھیں ساکت

## URDU NOVEL BANK

تھیں۔ جیسے وہ ڈمی بن گئی ہو۔ بنا کسی احساسات کے ایک ڈمی۔ شہرام اس کے چہرے پر جھکا۔

جیسے ہی شہرام کے ہونٹوں نے اس کے ہونٹوں کو چھونا چاہا۔ وہ اچانک ہی حواسوں میں واپس آئی۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

نن۔۔۔ نہیں۔۔۔ میں یہ نہیں کر سکتی۔۔۔ میرے ساتھ ایسا مت کریں پلیز۔۔۔ شہرام"

- "آفرین نے کپکپاتے ہوئے کانپتے ہوئے ہاتھوں سے اسے خود سے دور کرنے کی کوشش کی۔

جلتی ہوئی فضا یکایک جیسے منجمد سی ہو گئی۔

شہرام نے سرخ آنکھوں سے اسے گھورا۔ "کیوں؟" اس کا لہجہ تلخ تھا۔

آفرین کے دل میں درد سا ہوا، اور اس نے نظریں ہٹا لیں۔ "دیکھو۔۔۔ مم۔۔۔ میں ولید گرویزی کی منگیت ہوں۔ میں اسے تکلیف نہیں دے سکتی۔ اگرچہ میں تانیہ لاشاری سے بدلہ لینا چاہتی ہوں، لل۔۔۔ لیکن۔۔۔ میں بدلہ لینے کے لئے آلہ نہیں بننا چاہتی۔" اس نے کانپتے ہوئے کہا۔ آنسو سے اس کا چہرہ بھیگ گیا تھا۔ اسے یوں بری طرح روتا دیکھ کر

## URDU NOVEL BANK

شہرام کے جلتے ہوئے احساسات پر جیسے برف پڑ گئی تھی۔ اچانک ہی اس کی آنکھوں سے چنگاریاں نکلنے لگیں۔

ابھی کے ابھی دفع ہو جاؤ۔۔ "اچانک ہی وہ اس پر سے اٹھا۔ اسے بھی کھینچ کر اٹھایا اور" دروازے تک کھینچتا ہوا باہر لایا۔

www.urdu-novelbank.com

visit for more novels:

یہ بات یاد رکھنا۔۔ کہ یہ تمہارے لئے بدلہ لینے کا آخری موقع تھا۔ اور جلد ہی تم پچھتاؤ" اگی۔ تم نے یہ قیمتی موقعہ اپنی بیوقوفی سے گنوا دیا۔۔ اب میری بلا سے بھاڑ میں جاؤ تم۔ اسے باہر دھکیل کر دروازہ زور سے اشتعال میں بند کر دیا۔ اور دروازے سے پشت لگا کر اپنی جلتی ہوئی آنکھیں زور سے بند کر دی۔

دروازے کے باہر آفرین اپنے آنسو روکتی ہوئی۔۔ بنا پیچھے دیکھتے ہوئے۔، سیر ھیوں کے طرف بھاگی۔

☆☆☆☆☆



## URDU NOVEL BANK

وہ روئی ہوئی آنکھوں سے جب لاشاری ولا پہنچی، تو اس کی حیرت کی انتہا نہیں رہی۔ اس کا سب سامان کپڑے جوتے۔ فائز سب لان میں ادھر ادھر پھینکی ہوئی تھیں۔ آفرین نے حیرت سے یہ سب دیکھا۔ کیا آج کا دن اس کے لئے منحوسیت لایا ہے؟

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

رضیہ بیگم اور تانیہ لاشاری لاؤنج کے دروازے پر سینے پر ہاتھ باندھے کھڑی تھیں۔ ملازم بیچارے دور کھڑے ان خرافاتی عورتوں کو دیکھ کر آفرین کو ترحم سے دیکھ رہے تھے۔ کسی میں ہمت نہیں تھی کہ رضیہ بیگم سے کچھ کہتا۔

"اپنا سامان اٹھاؤ لڑکی، عظیم کے آنے سے بھی پہلے پہلے یہاں سے دفع ہو جاؤ۔"

یہ میرے باپ کا گھر ہے۔ آپ مجھے یہاں سے اس طرح نہیں نکال سکتیں۔۔۔ "آفرین" سختی سے اپنی مسٹھیاں بھینچ کر چیخ پڑی۔

## URDU NOVEL BANK

یہ کیسا لطیفہ ہے؟ میں عظیم کی قانونی بیوی ہوں قانونی۔۔ اور تانیہ عظیم کی جائز بیٹی" ہے۔ جب کہ تم؟؟؟ کیا ہو؟ ایک ناجائز بیٹی۔ "رضیہ بیگم کراہیت سے اسے اوپر سے نیچے دیکھ کر نفرت سے بولی۔ "یہ گھر۔۔ اور اس کی ہر ایک چیز میری ملکیت ہے۔۔۔ تم "میری اجازت کے بغیر یہاں نہیں رہ سکتی۔"

رضیہ بیگم تکبرانہ تاثرات سے بھنویں چڑھا کر ناک کی پھنگ پھلا کر کھڑی تھی۔ "تم کیا سمجھی تھی عظیم مجھے اتنے چھوٹے سے جھگڑے پر آسانی سے طلاق دے سکے گا؟ ہونہ "خواب دیکھتی رہنا۔"

آفرین نے لب بھیج کر اپنے باپ کو کال ملائی۔ کال مل گئی تھی لیکن کوئی جواب نہیں دے رہا تھا۔ وہ حیران پریشان سی پھر سے کال ملانے لگی۔

انہیں کال کرنے سے فائدہ نہیں ہوگا۔۔۔ وہ اس وقت میرے سر کے قبضے میں "ہے۔ "رضیہ بیگم طنز سے ہونٹ سکڑ کر مسکرائی۔

کیا تم اب بھی نہیں دیکھ سکتی کہ تمہیں یہاں سے نکالنے کی اجازت بھی قدرت ڈیڈ "نے دی ہے۔ سواب تو عظیم بھی کچھ نہیں کر سکتا۔

کیا بہری ہو؟ سنا نہیں؟ اٹھاؤ اپنا یہ گند کچرہ اور نکلو یہاں سے۔ "تانیہ لاشاری نے" اسے حیرت زدہ کھڑا دیکھ کر اس کے کپڑوں کو پیر سے اچھالا۔ جو اڑتے ہوئے دور جا کر گرے۔ آفرین خون کے آنسو پی کر رہ گئی۔ اپنے غصے کو اندر دباتے ہوئے وہ جھکی اور اپنی چیزیں سمیٹ کر الٹا سیدھا اپنے بیگ میں ٹھونسنے لگی۔ صرف وہ ہی جانتی تھی کہ کس طرح سے اپنے غصے پر قابو کئے ہوئے ہے۔

دل ہی دل میں وہ اس ساری بے عزتی کا جلدی ہی بدلہ لینا کا عہد کر چکی تھی۔

اس سے پہلے کہ وہ اپنا سارا سامان سمیٹ سکتی۔ تانیہ لاشاری نے لان میں رکھی گندے پانی کی بالٹی اٹھا کر پانی آفرین پر پھینک دیا۔ آفرین جب تک سمجھ پاتی گندہ پانی اسے سرتا پیر بھگو چکا تھا۔ اس کا چہرہ بال کپڑے گندے میلے پانی سے آلودہ ہو چکے تھے۔

وہ غصے میں قہر برساتی نظروں سے تانیہ کو گھورنے لگی۔

تم...؟ "اس نے بے بسی سے مٹھیاں بھیجنے لگی۔"

## URDU NOVEL BANK

اوھ۔۔ سوری۔۔ میں نے تو صرف گندہ پانی پھینکنا چاہا تھا۔ بیچ میں تم آگئی۔۔ "اس" نے ڈرنے کی اداکاری کر کے ہاتھ اوپر اٹھائے۔ جب کہ اس کے چہرے پر مکارانہ مسکراہٹ تھی۔

تم یہ سب اسی لئے کر رہی ہو کہ تمہاری پیٹھ پیچھے سوری خاندان کی طاقت ہے۔۔۔ لیکن "کبھی یہ بھی سوچ لینا۔۔۔ کہ شہرام سوری تمہیں کسی وقت بھی چھوڑ سکتا ہے۔" آفرین نے تسخرانہ انداز میں اس کی مسکراہٹ کو دیکھ کر کہا۔

تانیہ لاشاری کی مسکراہٹ سمٹ گئی۔ آنکھوں میں پہلے حیرت پھر انگارے سے دکھنے لگے۔ وہ بے اختیار چینی۔

تم جلتی ہو۔۔۔ تم دیکھ لینا میری شادی شہرام سوری سے ہی ہوگی۔ "وہ جیسے پاگل سی" لگ رہی تھی۔

آفرین نے اس کے انداز پر فقط ہلکی سے طنزیہ مسکراہٹ پاس کی۔

## URDU NOVEL BANK

دیکھ لیں گے تانیہ جی۔ "یہ کہہ کر ایک جھٹکے سے اپنا سامان اٹھایا اور باہر نکل" گئی۔ پیچھے تانیہ لاشاری پر پٹخ کر رہ گئی۔ جبکہ رضیہ بیگم کی آنکھوں میں نفرت ہی نفرت تھی۔

☆☆☆☆☆

www.urdu-novel-bank.com  
Visit for more novels:

رات کو عظیم لاشاری نے اسے کال کی۔ "بیٹا آپ کہاں ہیں آپ؟" ان کی آواز میں پریشانی کے ساتھ فکر مندی تھی۔

"ڈیڈ، میں فلیٹ میں ہوں۔"

"لیکن۔۔۔ بیٹا آپ کیوں چلی آئی ہیں؟"

"کیا آپ واقعی نہیں جانتے کہ مجھے نکال دیا گیا ہے؟"

"کیا؟" عظیم لاشاری حیرت سے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

"اس رضیہ بیگم کو تو میں اچھی طرح سبق سکھاتا ہوں۔" میں آپ کو لینے آ رہا ہوں۔"

## URDU NOVEL BANK

کوئی ضرورت نہیں ڈیڈ پلیز۔۔۔ میرا سب سے دور رہنا ہی آپ کے اور میرے حق میں " بہتر ہے۔ "آفرین نے بے بسی سے کہہ کر پلکیں جھپک جھپک کر اپنے آنسو روکنے کی کوشش کی۔ لیکن اس کی آواز بھرا سی گئی تھی۔ جس پر عظیم لاچاری سخت دکھی اور شرمندہ سے ہوئے۔

www.urdu-novelbank.com  
Visit for more novels:

"لیکن بیٹا۔۔۔"

ڈیڈ پلیز۔۔۔۔۔ آنٹی اور تانیہ کو سوری خاندان سپورٹ کر رہا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ وہ آپ کی بھی اب پرواہ نہیں کریں گیں۔ سب سے بڑی بات کہ دادا بھی ان کی سائیڈ لے رہے۔ اگر میں آپ کے کہنے پر گھر واپس آئی تو مجھے پھر سے دھکے دے کر نکالا جائے گا۔ آفرین نے ان کو جیسے یاد دلایا کہ وہ دادا ابو کے آگے کچھ نہیں کر سکتے۔

میں تمہاری حفاظت کرنے میں بالکل ناکام رہا ہوں میری بچی مجھے معاف کر دینا۔ "عظیم" صاحب مناک لہجے میں خود کو الزام دینے لگے۔

پریشان نہ ہوں ڈیڈ، یہ سب عارضی ہے۔ مجھے یقین ہے ڈیڈ، سب کچھ وقت کے " ساتھ ٹھیک ہو جائے گا۔ "آفرین نے جیسے انہیں جھوٹی تسلی دے کر خود کو مطمئن کیا۔

☆☆☆☆☆

دوسرے دن صبح صبح آفرین کو آفیس کی طرف سے ارجنٹ فون کر کے آنے کو کہا گیا۔  
وہ جلدی جلدی تیار ہو کر آفیس بھاگی۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

میم، اگرچہ ساحل کے ساتھ والی زمین کے پلاٹ کی منظوری مل چکی ہے، لیکن "اب۔۔۔ ہمارے پاس وہاں کاروبار شروع کرنے کے لئے لائسنس کا مسئلہ ہو گیا ہے۔" مینیجر نے آفرین کو آتے دیکھا تو جلدی سے مسئلہ بیان کر دیا۔ وہ کافی فکر مند سا دکھائی دیا۔

تو کیا آپ کچھ نہیں کر سکتے؟ "آفرین نے یہ سن کر پریشانی سے کہا۔ اور پریشانی کو سہلانے لگی۔ ایک پریشانی ختم ہوتی نہیں تو دوسری منہ کھولے سامنے آکھڑی ہوتی ہے۔ وہ کافی تھکن محسوس کرنے لگی۔

جی ہاں میں نے کوشش کی تھی۔۔۔۔۔ لیکن اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوا۔۔۔۔۔ وہ پہلے "اس پر راضی دکھائی دیئے تھے۔" مینیجر نے مسکرا نے کی ناکام کوشش کی۔

## URDU NOVEL BANK

لیکن۔۔۔ اب انہوں نے اچانک ہی اپنا ارادہ بدل دیا ہے۔۔۔۔ بقول ان کے، ہماری "زمین اور ہمارے ساتھ والی زمین پر تنازعہ چل رہا ہے۔

کہیں آپ کی کسی سے دشمنی تو نہیں چل رہی میم؟ "مینجر نے تجسس سے پوچھا۔۔۔" کیونکہ ایک یہی وجہ ہو سکتی تھی کہ لائسنس دینے سے انکار کر دیا گیا۔ جب کہ کل تک! کاغذی کارروائی مکمل ہو چکی تھی۔ اور آج۔۔۔۔

آفرین نے الجھ کر اپنے ہونٹ بری طرح کاٹے۔ اسے اب یاد آیا کہ کل شہرام نے اسے کیا دھمکی دی تھی۔ تو کیا۔۔۔۔ یہ شہرام کا کام ہے؟

میم، ہم نے زمین کے اس پلاٹ پر پچاس کروڑ خرچ کیے ہیں۔ اگر ہم نے اپنا پروجیکٹ "جلد از جلد شروع نہیں کیا تو ہمارا سرمایہ ڈوب جائے گا۔ اور ہماری کمپنی کو ناقابل تلافی نقصان ہو سکتا ہے۔ اگر ایسا ہوا تو، آپ اور دیگر ڈائریکٹرز کو جیل جانے کا بھی خطرہ ہو



## URDU NOVEL BANK

سکتا ہے۔ "مینجر نے اسے آگے پیش آنے والے خطرات سے آگاہ کرنا ضروری جانا۔  
اسے خود اپنے مستقبل کی ناؤ ڈوبتی نظر آرہی تھی۔

پریشان نہ ہوں۔۔ میں کوئی نہ کوئی راستہ ڈھونڈنے کی کوشش کرتی ہوں۔ "آفرین نے"  
ہچکچا کر خود پریشان ہونے کے باوجود بھی اسے تسلی دی۔

اسے تسلی دینے کے بعد وہ سیدھی آفیس آئی اور غصے سے شہرام کا نمبر ڈائل کیا۔ لیکن  
اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی جب اسے اپنا نمبر بلاک ملا۔ شہرام سوری نے اسے بلاک کر دیا  
تھا۔ وہ تلخی سے ہنس دی۔ اور تھکی تھکی سی کرسی پر بیٹھ گئی۔ اب شک کی کوئی گنجائش  
نہیں رہی تھی۔ اس سب کے پیچھے شہرام کا ہاتھ تھا۔

اس کے پاس عظیم لاشاری سے مدد مانگنے کے سوا کوئی چارہ نہیں رہا تھا۔ جب عظیم  
لاشاری نے اس معاملے کے بارے میں دریافت کیا تو عظیم لاشاری خود حیران رہ گیا۔  
بیٹا، اب کس کو ناراض کیا ہے آپ نے؟ یہاں تک کہ میں بھی۔۔۔۔ اس بار آپ کی"  
"مدد کرنے میں ناکام ہو رہا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ یہ فرید لاشاری کا کام بالکل نہیں۔

## URDU NOVEL BANK

پتا نہیں ڈیڈ، میرا تو کسی سے کوئی جھگڑا تک نہیں ہوا ناراض کرنا تو دور کی بات " ہے۔۔۔۔ مجھے یاد نہیں پڑتا۔۔۔ کہ میں نے کسی کچھ بگاڑا ہے " ! آفرین نے چکراتے ہوئے سر کے ساتھ، کال آف کر کے موبائل رکھ دیا۔

وہ اپنے باپ کو یہ کہنے کی ہمت نہ کر سکی کہ کمپنی کے فنانشل پروبلم کو حل کرنے میں مدد کرے۔ آخر عظیم لاشاری کی کمپنی اکیلے ان کی تو نہیں تھی۔۔ دادا آدھی کمپنی کا مالک تھا۔ ان کی اجازت کے بغیر عظیم لاشاری ایک ڈھیلا بھی انویسٹ نہیں کر سکتے تھے۔

دوپہر کو باسط صاحب آفیس آگئے۔ انہیں آفرین نے کال کر کے مسئلہ بتایا تھا۔ آئی بیٹا، یہ بیس کروڑ ہیں، امید ہے یہ کمپنی کے فنانشل پروبلم کو وقتی طور پر حل کرنے میں مددگار ہونگے۔ " باسط صاحب نے بریف کیس کو ٹیبل پر آفرین کے آگے رکھا۔

باسط انکل۔۔۔۔ " آفرین کی آنکھیں ان کی دریا دلی پر نم ہوئیں، ہر دوسرا ڈائریکٹر سوائے " تنقید کرنے کے اور کچھ نہیں کر رہا تھا۔ کوئی بھی انویسٹ کرنے کے لئے آمادہ نظر نہیں

## URDU NOVEL BANK

آ رہا تھا۔ ہر ایک نے اپنا ہی دفاع کیا تھا۔ سوائے باسط انکل کے۔ اس نے بمشکل خود کو رونے سے روکا۔

بیٹا آپ کی مام نے اس کمپنی کی بنیاد بہت محنت سے رکھی تھی۔ میں اسے یوں بند ہوتا" نہیں دیکھ سکتا۔" باسط صاحب نے ایک لمبی گہری سانس لے کر ادا سی سے کہا۔

باسط صاحب آفرین کا زرد چہرہ دیکھ کر ہی بتا سکتے تھے کہ وہ کس قدر پریشان تھی۔ وہ کافی تھکی تھکی سی لگ رہی تھی۔

جس پریشانی کا آپ سامنا کر رہی ہیں یہ آپ کی عمر اور تجربے سے بھت زیادہ ہے "بیٹا۔۔۔ اگر آپ سنبھال نہیں سکتیں تو واپس چلی جائیں۔

انہوں نے بے بسی سے مشورہ دیا۔ وہ ہی تھے جو آفرین کو وہاں سے لانے کا سبب بنے تھے۔ اب جب کہ آفرین اپنا سب کچھ چھوڑ آئی تھی۔ وہ ان کو واپس جانے کا مشورہ دے رہے تھے۔

لیکن سوچنے کی بات کہ یہاں کی طرح، وہاں بھی تو اس کے دشمن ہی تھے۔

## URDU NOVEL BANK

ٹھیک ہے۔۔۔" آفرین نے غائب دماغی سے جواب دیا۔ اس وقت سوچ رہی تھی اسے "یہاں نہیں آنا چاہئے تھا۔ درحقیقت وہ اس گمان میں تھی۔ اس کا باپ کے ساتھ تعلق مضبوط ہوگا۔ باپ کی سپورٹ سے وہ یہاں سیٹ ہو جائے گی۔ لیکن۔۔۔ افسوس کہ لاشاری خاندان مکمل طور پر سُوری خاندان کے دباؤ میں تھا۔ جس وجہ سے باپ بیٹی کا تعلق بھی کھٹائی میں پڑ چکا تھا۔ عظیم لاشاری صرف آفرین کی وجہ سے دونوں خاندانوں کے بیچ میں پس رہے تھے۔ اور اپنی ہی بیٹی کی کسی بھی قسم کی مدد کرنے سے لاچار و بے بس نظر آرہے تھے۔

☆☆☆☆☆☆

بے شک، وہ تھک چکی تھی۔

لیکن اس نے ہمت نہیں ہاری تھی۔ وہ اگلے چند دن ان لوگوں سے ملنے کی کوشش میں مصروف رہی۔ تاہم متعلقہ فریقوں نے اس سے ملنے سے انکار کر دیا۔ جب وہ پراپرٹی بیورو کی آفیس سے باہر نکلی تو اسے باہر ریحام سُوری مل گیا۔ ریحام سُوری تو اسے دیکھ کر کافی حیران ہوا۔

## URDU NOVEL BANK

یہ وہ آفرین یزدانی تو نہیں تھی جس سے وہ کچھ وقت پہلے ملا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ وہ پچھلے کچھ دنوں سے ٹھیک سے نہیں سو رہی تھی۔

آپ کافی تھکی ہوئی لگ رہی ہیں، آفرین یزدانی۔ کیا آپ کو کسی پریشانی کا سامنا ہے؟ "رحام سوری نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔ آفرین نے چونک کر اسے دیکھا۔  
(اسے کیسے پتا چلا؟)

وہ شہرام سے کافی مماثلت رکھتا تھا۔ جبکہ اس کا رویہ شہرام سوری سے کافی مختلف تھا۔ شہرام اپنے اوپر سخت خول چڑھائے رکھتا تھا۔ دیکھنے میں کافی سرد مزاج اور اکڑو بھی، اس کے برعکس رحام کافی ہنس مکھ اور شیریں سا لگتا تھا۔ اس کے چہرے پر شیریں سی چمک ہم وقت رہتی تھی۔

ہممم۔۔۔ ہاں۔۔۔ وہ۔۔۔ کمپنی کے ساتھ ایک مسئلہ ہے۔ "آفرین نے ہچکچاتے ہوئے " کمزوری سے اثبات میں سر ہلایا۔

رحام سوری نے حیرت سے ابرو اٹھائے۔ "یہاں کے کمشنر سے میرے بھت اچھے تعلقات ہیں۔۔۔ کیا میں آپ کی کچھ مدد کر سکتا ہوں؟ "اس نے آفرین کے زرد مایوس

اسے خاموش دیکھ کر وہ ہلکے سے مسکرایا۔

اس کی بات پر آفرین نے خود کو زبردستی مسکرائے پر مجبور کیا۔ "رتحام صاحب، میری اتنی حیثیت نہیں کہ میں آپ کے احسان کا حق ادا کر سکوں۔۔۔۔ میں تو۔۔۔۔" وہ چپ ہو گئی۔

یہ تو ڈپینڈ کرتا ہے۔۔۔ یہ دیکھتے ہوئے کہ آپ موت کے دہانے پر بھی اپنا حوصلہ برقرار رکھنے کے قابل ہیں یا۔۔۔۔۔ ویسے مجھے لگتا ہے کہ آپ وعدہ کر رہی ہیں؟

رحام سوری نے اچانک اس کی طرف آنکھیں چھوٹی کر کے دیکھا۔ اور مسکرا دیا۔

**Visit For More Novels: [www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com)**

## URDU NOVEL BANK

"آپ صحیح کہتی ہیں۔۔۔ اس کے باوجود، لوگ میرا موازنہ شہرام بھائی سے کرتے ہیں۔"

رتحام سوری نے بے بسی سے کندھے اچکائے۔

چلیں میں آپ کو کمشنر صاحب سے ملواتا ہوں۔" اس نے یکدم موضوع بدل ڈالا۔"

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

ہممم، تمھینک یو رتحام صاحب، "وہ تشکر سے بولی۔ وہ اس کی یہ آفر نہیں ٹھکرا سکتی"

تھی۔ کمپنی میں ایک ہزار سے زیادہ ملازمین تھے۔ اسے ان سب کا سوچنا تھا۔

☆☆☆☆☆☆

تین دن بعد۔۔۔ شہرام سوری بیرون ملک میٹنگ سے واپس آگیا تھا۔ جیسے ہی جہاز ہوائی اڈے پر اترا، ہادی نے اسے کمپنی کی صورتحال سے آگاہ کیا۔

شہرام خاموشی سے بھنویں تانے سنتا رہا۔ گاڑی میں بیٹھنے کے بعد، میر ہادی نے کہا

شی۔ وائے کمپنی کی زمین کو لائسنس مل چکا ہے۔" اس کی بات پر اس کی پیشانی کی

سلوٹیں بڑھ گئیں۔ اس نے غصے سے گلے سے ٹائی اتارتے پوچھا۔ "یہ میرا علاقہ ہے۔"

"کس نے اس کی مدد کی؟



## URDU NOVEL BANK

رتحام سوری نے۔ "میر ہادی نے تھوک نگلتے ہوئے ریڑ ویو سے اس کے خطرناک " تاثرات دیکھ۔ اس کے جواب پر شہرام سوری کا ٹائی اتارتے، ہاتھ وہیں رک گیا۔ گاڑی میں خاموشی سی چھا گئی۔

ہادی کو اس کی خوفناک خاموشی سے ڈر محسوس ہونے لگا۔ جب اس نے شہرام کو ہونٹ بھیختے، سرخ پڑتے چہرے کو دیکھا۔  
آخر یہ رتحام کیا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟ "اس نے دانت پیسے۔"

شاید، رتحام کو اصل بات پتا لگ چکی تھی، کہ اس کے پیچھے آپ کا ہاتھ ہے۔ "میر" ہادی نے ہچکچا کر خیال آرائی کی۔

لگتا ہے۔۔۔ فارغ بیٹھ کر، وہ اکتا چکا ہے۔۔۔ اسے پشاور کے آفیس بھیج دو۔ وہاں کے "پروجیکٹ سے میں مطمئن نہیں ہوں۔" اس نے سرد لہجے میں کہہ کر ٹائی کھینچ کر سیٹ پر پھینک دی۔

"لیکن۔۔۔۔؟" ہادی ہچکچایا۔ "علینہ میم پریشان ہو جائیں گیں۔"

## URDU NOVEL BANK

تمہیں اس کے لئے فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں۔۔ وہ ویسے بھی بہت سی چیزوں کو "لے کر پریشان ہی رہتی ہے۔" اس نے ڈپٹ کر اسے گھورا۔

۔ (اگر آفرین اس تاثر میں ہے کہ اس طرح سے وہ اپنا مسئلہ حل کر لے گی تو یہ اس کی سب سے بڑی غلط فہمی ثابت ہونے والی ہے۔ اس نے بہت کمزور ہاتھوں کا سہارا لیا ہے۔ بہت کمزور۔۔) اس کی آنکھوں کا رنگ گہرا ہو گیا۔

ہادی کو لگا شہرام سوری آفرین سے بدلہ لینے میں حد سے بڑھ رہا ہے۔ لیکن وہ ملازم تھا کچھ کہہ نہیں سکتا تھا۔

☆☆☆☆☆

جس دن کمپنی کی زمین پر تعمیراتی کا شروع ہوا، آفرین نے ریحام کو کال کی۔ "سب سے پہلے تو۔۔ میری مدد کے لیے آپ کا بہت بہت شکریہ، ریحام صاحب۔ میں یہ احسان شاید ہی کبھی اتار سکوں۔ لیکن شکریے کے طور پر آپ کو ٹریٹ ضرور دینا چاہوں گی۔" ہاھا۔۔۔ اڑاؤ کے، لیکن افسوس میں آپ کی دعوت قبول نہیں کر سکوں گا۔ "ریحام" سوری نے ایک تلخ قہقہہ لگایا۔ اس کے انکار پر آفرین نے حیرت سے فون کو دیکھا۔

میں ابھی پشاور آفیس پہنچا ہوں۔ شہرام بھائی نے مجھے یہاں ایک پروجیکٹ کو دیکھنے کے لئے بھیجا ہے۔" اس نے وضاحت سے انکار کی وجہ بتائی تھی۔

(آفرین یہ سن کر بُری طرح چونکی۔) تو کیا شہرام اس حد تک اس سے نفرت کرتا ہے؟ اس کے دل میں ٹیس اٹھی۔

لیکن میں نے سنا ہے کہ وہاں کے حالات ٹھیک نہیں ہوتے۔ اکثر قبائلی جنگیں چل رہی ہوتی ہیں۔۔۔۔۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ شہرام نے آپ کو وہاں جانے پر مجبور کیا؟" وہ پریشانی سے بولی۔

فکر مت کریں، میری مام مجھے واپس بلانے کے لئے، جلد ہی کوئی نہ کوئی راہ نکال لے گی۔" زیحام سوری نے اسے تسلی دی۔

ٹھیک ہے پھر۔۔۔۔۔ جب آپ واپس آئیں گے تو میں آپ کو ٹریٹ دوں گی۔" وہ پریشانی کے باوجود بھی مسکرائی۔ دل میں اس کے لئے دعاگو ہوئی۔



آفرین ولید کے ساتھ اوپن ریسٹورانٹ میں بیٹھی لپچ کر رہی تھی۔ ولید نے ہی اسے فون کر کے انسائیٹ کیا تھا۔ حالانکہ اس کا دل بالکل بھی نہیں چاہ رہا تھا۔ لیکن ولید نے اس کی آبلش سے جان بچائی تھی۔ وہ اس کی احسان مند تھی۔

اس وقت ولید کے سیل پر کال آگئی۔ کال سنتے ہی اس کے چہرے کا رنگ متغیر ہو گیا۔ ساتھ ہی اس کا لہجہ یکسر بدل گیا۔ "میں ابھی آتا ہوں۔" کہہ کر فون پریشانی سے کاٹا۔

آنی، مجھے کچھ ضروری کام ہے۔۔۔ جس کے لئے میرا جانا اشد ضروری ہے۔۔۔۔ میں "بل پے کر دیتا ہوں۔ تم کھانا کھا کر گھر جانا۔۔۔ ٹھیک ہے؟" اس کے ساتھ ہی وہ یکدم کھڑا ہو گیا اور تیز تیز قدموں سے نکلتا چلا گیا۔

بیچھے آفرین ہکا بکا رہ گئی۔

وہ اسے کچھ عرصے سے ہی جانتی تھی لیکن یہ پہلی بار تھا کہ وہ اسے اس قدر پریشان حالت میں نظر آیا تھا۔

(کیا کوئی بات ہوئی ہے؟)

فلیٹ واپس آنے کے بعد، اسنے ٹی وی آن کر کے نیوز چینل چلا دیا۔ جہاں تازہ تازہ خبریں چل رہی تھیں۔ گرویزی کارپوریشن کی تیار کردہ ادویات میں زہریلے اثرات "۔ اس وقت ولید گرویزی کو حراست میں لیا جا رہا تھا۔

www.urdu-novel-bank.com  
visit for more novels:

اس خبر نے اسے چونکا دیا۔

وہ جلدی سے اپنے وکیل کو جیل میں ساتھ لے آئی۔ لیکن کوشش کے باوجود بھی وکیل ولید گرویزی کو ضمانت پر رہا کروانے میں ناکام رہا۔

آفرین کو یہ منظر کافی جانا پہچانا سا لگا تھا۔ بہت پیچھے۔۔۔ آفرین کے تصور میں اپنا آپ قید ہونا گھومنے لگا۔ اسے یاد آیا۔۔۔ جب اسے میلبرن میں گرفتار کیا گیا تھا۔ اور کوئی بھی اس کی ضمانت کروانے میں کامیاب نہیں ہو رہا تھا۔ سوائے شہرام کے۔۔۔

## URDU NOVEL BANK

میم، لگتا ہے ولید صاحب نے کسی بااثر شخص سے دشمنی مول لی ہے۔۔۔ جو پولیس نے بھی ضمانت کے کاغذات مسترد کر دیئے ہیں۔ ایسی صورت میں تو۔۔۔ میں بالکل بھی ان کی ضمانت نہیں کروا سکتا۔" وکیل نے مایوسی سے کہا۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

اگر ولید صاحب یونہی ایک ہفتے تک جیل میں رہے تو ان کی ریپوٹیشن مکمل تباہ ہو جائے گی۔ ان کی کمپنی پر بھی پابندی لگ جائے گی۔" وکیل کی بات سن کر آفرین کو لگا جیسے اب وہ کھڑی نہ رہ پائے گی۔ اس کی ٹانگوں سے جان نکلنے لگی۔ وہ پل میں ہی ساری بات سمجھ گئی تھی۔ اس واقعے کے پیچھے سوائے شہرام کے اور کسی کا ہاتھ نہیں تھا۔ ہر چیز کی شہرام نے منصوبہ بندی کی تھی۔ وہ سمجھی تھی شی۔وائے کمپنی اب محفوظ ہے۔ اس نے کمپنی کو خطرے کی حد سے نکال باہر کیا تھا۔ لیکن۔۔۔ اس کے بعد۔۔۔؟ اس کے بعد کیا ہوا؟ اس کی وجہ سے ریحام اور ولید مصیبت میں پھنس چکے تھے۔

نہیں۔۔۔ وہ اپنی وجہ سے دوسروں کی زندگی برباد کرنے کا کوئی حق نہیں رکھتی۔۔۔ (وہ بالکل نہیں چاہے گی کہ اس کی وجہ سے دوسرا برباد ہو جائے۔۔۔ اسے کچھ کرنا تھا۔۔۔ اسے

## URDU NOVEL BANK

شہرام کو روکنا تھا۔۔۔ اسے شدت سے اس سے نفرت محسوس ہوئی۔ شاید ہی اس نے کبھی کسی سے اس قدر نفرت کی ہو۔ وہ شخص واقعی قابل نفرت تھا۔

اسے آج صحیح معنوں میں پچھتاوا ہونے لگا کہ اس نے کس شیطان صفت شخص کو غصہ دلایا ہے۔ وہ اچھی طرح اس سب کے پیچھے، شہرام کا مقصد جانتی تھی۔ کہ وہ کیا چاہتا ہے؟ صرف اور صرف اسے جھکانا۔۔۔ بس۔۔۔

ولید کے باہر نکلنے کے بعد وہ بعد میں کس منہ سے اس کا سامنا کر سکے گی؟

☆☆☆☆☆☆

فلیٹ میں واپس آکر وہ پوری رات بے چین رہی۔ صبح نیند سے بیدار ہو کر اس نے جیسے ہی فون اٹھا کر دیکھا۔

ولید گرویزی کے والدین کی کئی مس کالز اور میسیجز تھے۔ اس نے کال بیک کی۔

تو دوسری طرف سے ولید کی دادی کی تیز اور خرکت آواز سنائی دی۔

منحوس لڑکی، جب سے ولید تم سے ملا ہے۔۔۔ اس نے ایک دن بھی سکون کا نہیں "

دیکھا۔ تم واقعی ایک سبز قدم لڑکی ہو۔۔۔ اب تمہاری وجہ سے میرا بچہ جیل پہنچ گیا ہے۔۔۔

Visit For More Novels: [www.urduovelbank.com](http://www.urduovelbank.com)

## URDU NOVEL BANK

میں پوچھتی ہوں۔۔۔۔۔ تمہیں کوئی اور نہیں ملا تھا؟ یاد رکھنا اگر تمہاری وجہ سے میرے پوتے کو کچھ ہوا تو میں تمہیں نہیں چھوڑوں گی۔" ان کی دھمکی سنائی دی۔ آفرین تو ان کے انداز پر ہکا بکا سی رہ گئی۔

آپ پریشان مت ہوں دادی، میں ولید کو کچھ نہیں ہونے دوں گی۔" اس نے ایک گہری سانس بھر کر خود پرسکون رکھنے کی کوشش کی۔

سورج نکلنے کے بعد وہ تیار ہو کر بنا ناشتہ کئے پریشان سی۔ شہرام کے آفیس کے طرف آئی۔ اس سے پہلے کہ رسیشن پر پہنچ پاتی، ایک سیکورٹی گارڈ اس کے پیچھے آیا۔ "میم، آپ کو اندر جانے کی اجازت نہیں ہے پلیز باہر جائیں۔"

لیکن مجھے شہرام سے ملنا ہے۔" آفرین نے بازو چھڑاتے کہا۔

"سوری میم، باس ابھی نہیں آئے آپ باہر نکلیں۔"

وہ اسے باہر نکالتا دروازہ بند کر گیا۔

آفرین کے لئے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں رہا تھا کہ باہر کھڑی ہو کر اس کا انتظار کرتی۔ اسے اچھی طرح معلوم تھا شہرام اندر موجود ہے۔ لیکن وہ بے بسی سے کڑھنے کے



## URDU NOVEL BANK

سوا کچھ نہیں کر سکتی تھی۔ اس ظالم شخص کا اسے انتظار کرنا تھا۔ اسے ولید کے لئے منتیں کرنی تھی۔

شام ہو گئی۔ آسمان پر اندھیرا چھانے لگا۔ جب شہرام کی گاڑی پارکنگ سے نکلی۔ وہ اس کے پیچھے کار دوڑانے لگی۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

کار کے ڈرائیور نے شہرام کو آگاہ کیا کہ ایک سرخ کار ہماری گاڑی کا پیچھا کر رہی ہے۔ شہرام جو سیٹ سے پشت لگائے فائل کی ورق گردانی کر رہا تھا۔ ایک پل کو خاموش رہ گیا۔ پھر ہلکی آواز میں کہا۔

"آنے دو۔۔"

آدھے گھنٹے بعد وہ اپنے فلیٹ کے گیراج تک پہنچ گیا۔

شہرام نے کار کا دروازہ کھولا اور باہر نکل آیا۔ جب وہ لفٹ تک پہنچا آفرین برق رفتاری سے بھاگتی ہوئی آئی۔ اور اسے روک لیا۔

## URDU NOVEL BANK

رکیں۔۔۔ آپ کہاں جا رہی ہیں؟ "باڈی گارڈ نے اس کا راستہ روکا۔ لیکن آفرین نے "گارڈ کو نظر انداز کر کے شہرام کو دیکھا۔ جو سپاٹ انداز میں جیبوں میں ہاتھ ڈالے یوں کھڑا تھا یہ وقت کا فرمان روا ہو۔

شہرام م۔۔۔ مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔ "اس نے کانپتے ہونٹوں سے بمشکل لفظ ادا" کئے۔

وہ اسے ایسے گھور رہا تھا جیسے اسے جانتا ہی نہ ہو۔ جیسے اس کے سامنے کوئی اجنبی عورت کھڑی ہو۔

کیونکہ اس کا باڈی گارڈ آفرین کو نہیں جانتا تھا۔ اسی لئے قریب آکر اسے بازو سے کھینچ کر دھکیلا جس سے وہ نیچے گر پڑی۔ گارڈ سمجھا وہ مالک کی توجہ حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔

پتھر یلے تاثرات کے ساتھ شہرام اسے نظر انداز کر کے لفٹ میں گھس گیا۔ اپنے درد کو برداشت کرتی آفرین جلدی سے اٹھ کر اس کے طرف بھاگی۔

## URDU NOVEL BANK

شہرام۔۔۔ میں راضی ہوں۔۔ تم جو بھی کہو گے میں ماننے کو تیار ہوں۔۔۔۔ ہر بات "ماننے کو تیار ہوں۔۔ لیکن ولید اور اس کی کمپنی کو مسئلے سے نکالو۔۔۔۔ پلیز رزز۔۔" وہ التجائیہ انداز میں روہانسی ہو کر بولی۔ لفٹ چل چکی تھی۔ شہرام اس کی بات پر دنگ رہ گیا۔ یہ عورت صرف ولید کی پرواہ کر رہی ہے۔۔ اس کے اندر اشتعال سا اٹھا۔ مٹھیاں بھینچ (گئی۔ ہونٹ باہم مل گئے۔

تھوڑی دیر بعد ہی اس کے ہونٹ معنی خیزی سے مسکراہٹ میں ڈھلے۔  
"مجھے یاد نہیں میری ڈیمانڈ کیا تھی؟"

آفرین اس کے الفاظ دز میں چلی گئی۔ یہ وہ کیا کہہ رہا تھا؟ کیا وہ اس کے منہ سے سننا چاہ رہا تھا؟ لفٹ میں ان دونوں کے سوا کوئی نہیں تھا۔  
کچھ دیر سوچنے کے بعد اسے یاد آیا کہ وہ کیا سننا چاہ رہا تھا؟ شہرام واقعی سخت کمینہ ثابت ہوا تھا۔ اس نے دل ہی دل میں اسے گالیوں سے نوازا۔

مم۔۔۔ میں آپ کے ساتھ۔۔۔۔۔ "الفاظ اس کے حلق میں اٹک گئے تھے۔"

آپ کے ساتھ کیا؟ "شہرام نے مزا لیا۔ اور اس کے قریب جھک آیا۔ آفرین اپنے "کانپتے ہوئے ہونٹ کاٹنے لگی۔ وہ اس وقت سخت تکلیف میں تھی۔ یہ بھت زیادہ تھا۔۔

## URDU NOVEL BANK

کیا تم۔۔۔ یہ سمجھ رہی ہو کہ میرے ساتھ سونے سے، ہر چیز ٹھیک ہو جائے گی۔  
 تمہیں کوئی پچھتاوا نہیں ہوگا؟" اس نے آفرین کی آنسو برسائی آنکھوں میں جھانکا۔ اندر  
 سے وہ خود کو ان پانیوں میں ڈوبتا محسوس کر رہا تھا لیکن اسے آفرین کو سزا دینی تھی ولید  
 کے ساتھ منگنی کرنے اور تعلق رکھنے کی سزا۔  
 آفرین شدت سے رونے لگی۔ اس کی ہچکیاں بندھ گئی تھیں۔ سر جھکائے سرخ چہرے  
 کے ساتھ وہ بری طرح رو رہی تھی۔

پتا ہے تم مجھے کب بہت پیاری لگتی ہو؟ تب۔۔۔ جب تمہاری ان خوبصورت آنکھوں  
 میں آنسو آتے ہیں۔ اور اس حسین مکھڑے پر ڈر و خوف کے تاثرات آتے ہیں۔ ہا۔۔۔  
 اس سے میرے اندر تمہارے لئے ہمدردی بڑھتی ہے۔" اس نے اس کے چہرے کو  
 ٹھوڑی سے پکڑ کر اپنے سامنے کیا۔ "میں تم کو ایک اور موقع دیتا ہوں۔۔۔ میرے ساتھ  
 آؤ۔

تم۔۔۔ تم واقعی ایک شیطان شخص ہو۔ "آفرین کے ہونٹ پھڑکے اور وہ کانپنے"  
 لگی۔ وہ اب بھی اس سب کے لئے خود کو تیار نہیں کر پائی تھی۔

## URDU NOVEL BANK

شہرام اس کے قریب جھک آیا اور اس کے کان کے پاس شیطانی لہجے میں سرگوشی کی۔ "ہاں۔۔۔ ہوں میں شیطان۔۔۔ اگر تم اس سب کے لئے راضی نہیں ہو تو کیوں آئی" "ہو اس شیطان کے پاس؟ تمہیں اب بھی اجازت ہے۔۔۔ جاسکتی ہو۔

ٹھٹھ۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔ مم۔۔۔ میں تمہارے ساتھ چلوں گی۔" بھرائی آواز میں بے "بسی سے کہہ کر آفرین نے اس کا بازو تھام لیا۔

شہرام نے بے نیازی سے پیچھے مڑ کر ایک نظر اس پر ڈالی۔ اور ہاتھ اس کے ہاتھ پر "رکھ کر اس کا بازو ہٹا دیا۔ پھر حاکمانہ انداز میں کہا۔ "میرے ساتھ آؤ۔

آفرین خاموشی سے اس کے پیچھے پیچھے اندر چلی آئی۔ اس وقت اس کا دل دھاڑیں مار کر رونے کو چاہ رہا تھا۔ لیکن۔۔۔۔۔ کون تھا جو اسے بچاتا؟ اس کی تقدیر اس پر دور کھڑی ہنس رہی تھی۔ وہ پوری کی پوری بے بسی و مجبوری کی رسیوں میں جکڑی ہوئی تھی۔

شہرام سیدھا اپنے بیڈ روم میں داخل ہوا۔ اور کوٹ اتار کر بیڈ پر بیٹھ گیا۔ اسے یونہی انگلیاں مروڑتے ہچکچاتے دروازے پر کھڑا دیکھ کر شہرام نے ابرو اٹھا کر سرد نظروں سے گھورا۔ وہ سر جھکائے اپنے آنسوؤں کو روکنے کی ناکام کوشش میں لگن تھی۔

## URDU NOVEL BANK

کیا۔۔۔ مجھے اب بتانا بھی پڑے گا کہ تمہیں کیا کرنا ہے؟ "اس نے ابرو اٹھائے اور" چہرہ موڑ کر مسکراہٹ چھپائی۔

آفرین آنسوؤں سے تر چہرے کے ساتھ، کانپتے قدموں سے اس کے پاس آنے لگی۔ اس کے قدم من بھر کے ہو رہی تھے۔

www.urdu-novelbank.com  
Visit for more novels:

☆☆☆☆☆

جب وہ آدھی رات کو سو گئی تو شہرام سوری نے اس کا فون اٹھایا۔۔۔ اور اس کی اپنے ساتھ تصویر کھینچی۔ پھر وہ تصویر ولید گرویزی کے نمبر پر بھیج دی۔

صبح کی سفید روشنی کمرے کے پردوں سے چھن چھن کر آرہی تھی۔ شہرام بیڈ پر سستی سے ٹیک لگائے سگریٹ پی رہا تھا۔ جس کے دھوئیں اور بو سے آفرین کی آنکھ کھل گئی۔ رات والا واقعہ پورے جزئیات کے ساتھ اس کے ذہن کی اسکرین پر پھر نے لگا۔ وہ ایک لمحہ کو شکڈ سی کروٹ لئے پڑی رہ گئی۔ کیا وہ خواب تھا؟ نہیں۔۔۔ وہ خواب نہیں تھا۔۔۔ وہ اس وقت شہرام کے ساتھ ایک ہی بیڈ پر اس کے قریب لیٹی ہوئی خود کو جھٹلا رہی تھی۔

اس نے جیسے کروٹ بدلی، شہرام کی نظروں سے اس کی نظریں جا ٹکرائیں۔ آفرین کی آنکھوں میں حیا تھی، چہرے پر شرمساری تھی۔ نظر ملتے ہی شہرام نے سگریٹ ایش ٹرے میں

Visit For More Novels: [www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com)

## URDU NOVEL BANK

بجھادیا۔ اور پھر اس کے طرف جھک کر اس کے لمبے ریشمی بکھرے بالوں میں انگلیاں پھنسا لی۔

کیا ولید کے ساتھ بھی یونہی شرماتی تھی؟ "اس کے طنزیہ الفاظ پر آفرین جہاں کی تہاں" تھم گئی۔ سر پر جیسے آسمان ٹکڑے ٹکڑے ہو کر آکر گرنے لگا۔ اس کا سر چکرانے لگا۔ وہ سوائے شک کرنے کے اور کچھ بھی نہیں کر سکتا تھا۔۔۔ اس نے پہلے بھی شکوک کی آگ میں اس کے وجود کو جلایا تھا۔ اور آج بھی۔۔۔۔۔ آج بھی وہ نہیں بدلا تھا۔ آج بھی وہ شک کے دریا کے کنارے پر کھڑا تھا۔ جس میں آفرین کی ذات ڈوب رہی تھی۔ وہ جھٹکے سے اٹھ بیٹھی تھی۔

اس کے چہرے کا رنگ متغیر ہو چکا تھا۔ اس نے غصے سے اسے گھور کر دانت پیسے۔ غصے سے اس کے دماغ کی رگیں کھینچ گئی۔

میں وضاحت دینا ضروری نہیں سمجھتی۔ "آفرین نے سرخ پڑتے چہرے سے بھینچی" بھینچی آواز میں کہہ کر رخ پھیر لیا۔

اچھا۔۔۔۔۔ لیکن مجھے یقین پھر بھی نہیں آئے گا۔ "شہرام نے حیرت سے ابرو" اٹھائے۔ اور اس کے بالوں کو چھو کر اس کے قریب سے اٹھ گیا۔

## URDU NOVEL BANK

اس کا مقصد پورا ہو چکا تھا۔ اس نے تصویریں ولید کو بھیج دی تھیں۔ (اسے غصہ تھا۔۔ کہ اس کے نکاح میں ہونے کے باوجود بھی وہ ولید کے ساتھ منگنی کیسے کر سکتی تھی؟ لیکن شہرام کو یہ نہیں پتا تھا کہ اس نے آفرین کو کتنی بڑی غلط فہمی میں پڑ کر چھوڑا تھا؟ آفرین جس کو طلاق نامہ سمجھ کر سگنیچر کر آئی تھی وہ جسٹ ایگریمنٹ تھا۔ آفرین نے دھندھلی پڑتی نظروں سے کچھ دیکھا ہی نہیں۔۔ بس یہی دونوں کے بیچ غلط فہمی تھی۔ اب دیکھتے ہیں یہ غلط فہمی کب اختتام پر پہنچتی ہے؟)۔

آفرین نے اس کی پیٹھ دیکھ کر اسے دل میں ہزار گالیاں دی اس کا دل کیا یہ تکیہ پتھر کا ہوتا تو وہ اسے پھینک کر اسے مارتی۔

(باسرڈ)

دس منٹ بعد وہ نہایا دھویا نکھرا نکھرا سا فریش باہر نکلا۔ اور آئینے کے سامنے کھڑا ہو کر کف لنکس لگانے لگا۔۔ پھر ٹائی لگائی۔ اور پرفیوم اٹھا کر اسپرے کرنے لگا۔ آئینے میں سے آفرین کو بھی دیکھ رہا تھا۔ جو بکھرے بکھرے بالوں کے ساتھ سر جھکائے ہونٹ کاٹے جا رہی تھی۔ اس کا رنگ بالکل زرد پڑا ہوا تھا۔ جیسے کوئی گناہ کر لیا ہو۔ وہ دل ہی دل



## URDU NOVEL BANK

میں طنزہ ہنس دیا۔ ابھی تو اس نے حد بھی کر اس نہیں کی تھی۔ سوائے بیڈ شیئر کرنے اور گلے لگا کر سونے کے۔ وہ اب بھی اس سے فاصلے پر ہی تھی۔ جیسے میلبرین میں تھی۔ ان کا رشتہ میاں بیوی کی طرح نہیں بڑھا تھا۔ دوسروں کی انٹرفیئر کی وجہ سے ان میں دوری آج بھی قائم تھی۔ پہلے اس نے غصے میں اسے چھوڑ دیا۔ لیکن اب وہ اسے ولید کے لئے نہیں چھوڑ سکتا تھا۔ گزری شب جیسے خواب تھی۔

ایک گہری سانس لے کر وہ اس کے طرف مڑا۔

جلدی سے میرا ناشتہ بناؤ۔۔۔ مجھے آفیس کے لئے نکلنا ہے۔۔۔" وہ اسے ازلی حاکمانہ انداز میں حکم دیتا ہوا جھک کر اپنے شوز پہننے لگا۔ آفرین نے چونک کر اسے دیکھا۔ (ناشتہ؟) لیکن آپ نے تو صرف ایک رات کے لئے وعدہ کیا تھا کہ اس کے بعد ولید کو چھوڑ دیں گے۔؟ "وہ ہچکچائی۔

(کیا وہ اسے ہمیشہ کے لئے قید کر رہا تھا؟)

شہرام نے لب بھیج کر آنکھوں میں حسد بھر کر اسے گھورا۔

(یہ عورت ولید کے لئے اتنی فکرمند کیوں ہے؟) (لگتا ہے ولید سے بھت پیار کرتی ہو۔۔۔ اتنا کہ اس کے لئے اپنا جسم بھی بیچ سکتی ہو۔ "اس نے دانت پیسے۔

## URDU NOVEL BANK

شہرام۔۔۔۔۔ زبان سنبھال کر بات کرو۔۔۔۔۔ میں تمہیں کسی بھی قسم کی وضاحت دینا ضروری نہیں سمجھتی۔۔۔۔۔ تم نے وعدہ کیا تھا۔۔۔۔۔ تو اپنے الفاظ کا پاس رکھ کر اسے چھوڑو۔" وہ چراغ پا ہوئی۔۔۔۔۔ اگر وہ اسے بری عورت سمجھتا ہے تو ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ یوں تو پھر یوں ہی سہی۔۔۔۔۔ اسے اب خود سے کوئی محبت نہیں رہی تھی۔ اس کی سیلف رسپیکٹ کو شہرام نے کچل دیا تھا۔

شہرام نے غصے میں آکر زور سے دروازہ کھولا۔  
بے فکر رہو۔۔۔۔۔ میں نے جو وعدہ کیا تھا وہ پورا کروں گا۔۔۔۔۔ لیکن۔۔۔۔۔ تم کو کبھی بھی اس سے ملنے کی اجازت نہیں ہوگی۔۔۔۔۔ یہ بات واضح ہے۔ "اس نے گھور کر اسے آنکھ دکھائی۔ "تمہیں صرف میرا پابند رہنا ہے۔۔۔۔۔ ورنہ۔۔۔۔۔" وہ اسے وارن کر گیا۔  
ایک تلخ مسکراہٹ آفرین کے ہونٹوں پر رینگ گئی۔ اگر وہ اسے وارن نہ بھی کرتا تب بھی وہ ولید کے پاس کبھی نہ جاتی۔۔۔۔۔ آخر کس منہ سے جاتی وہ؟ کیا کہتی اسے؟ کیا رہا تھا اس کے پاس؟ ایک سیلف رسپیکٹ تھی۔۔۔۔۔ وہ بھی رات شہرام کے قدموں میں آکر کچلی جا چکی تھی۔۔۔۔۔ اب کوئی آس کا سورج نہیں چمکنا تھا۔۔۔۔۔ اب کوئی امید کا دیا نہیں جلنا تھا۔ بے بسی کے گہرے حبس زدہ اندھیرے میں اب کوئی امید کی دھوپ نہیں آنی

## URDU NOVEL BANK

تھی۔ کوئی روشن دان، کوئی دریچہ، کوئی دز اس قید خانے میں نہیں تھی، شہرام نے اسے مجبوریوں، میں جکڑ کر بے بسی کے قید میں قید کر دیا تھا۔ اب عمر بھر وہ وہاں سے نہیں نکل سکتی تھی۔ اس کے ہاتھ میں امید کا کوئی سرا نہیں رہا تھا۔

☆☆☆☆

www.urdu-novel-bank.com  
Visit for more novels:

نہا کر شہرام کی شرٹ اور ٹراؤزر پہن لیا۔ نم بالوں کو سمیٹتی ہوئی وہ کمرے سے باہر نکل کر کچن میں آئی۔ جہاں شہرام کچن ڈائننگ ٹیبل پر اخبار پڑھتا شاید اس کا انتظار کر رہا تھا۔ آفرین نے اسے نظر انداز کر کے فریج کھولا۔۔ جہاں انڈوں کے سوا اور کچھ نہیں تھا۔ وہ ادھر ادھر دیکھتی رہی لیکن بریڈ نہیں ملی۔

اب میں کیا بناؤں؟ .. انڈوں کے سوا کچھ نہیں۔۔ "وہ بڑبڑائی۔ اس کی یہ ہلکی سی " بڑبڑاہٹ شہرام کی تیز سماعت نے سن لی۔

آملیٹ بناؤ۔۔ میں آملیٹ ہی کھا لوں گا۔ "اخبار میں منہ دیئے اسے جواب دیا گیا۔ اسے " سخت بھوک لگی ہوئی تھی۔ عرصہ ہوا تھا اس نے آفرین کے ہاتھ کا ذائقہ نہیں چکھا تھا۔ اب وہ بری طرح ایکسائیٹڈ تھا۔ لیکن اوپر سے سرد بنا بیٹھا ہوا تھا۔

## URDU NOVEL BANK

آفرین کچھ پل انڈے تھامے خاموش کھڑی رہی۔ پھر ٹماٹر، پیاز ہری مرچ دھنیا نکال کر سلیب پر رکھا۔ اور آملیٹ کا آمیزہ بنانے لگی۔ دو منٹ میں ہی ترکش اسٹائل کا آملیٹ تیار تھا۔ اس کے اوپر چیز اور ٹماٹو کیچ اپ تھی۔۔۔ پلیٹ میں نکال کر چھری کانٹا بھی ساتھ رکھ کر ٹیبل پر اس کے آگے سیٹ کیا۔ اور خود مڑ کر چائے بنانے لگی۔

www.urdu-novel-bank.com  
Visit for more novels:

انڈے کھاتے ہوئے شہرام کی زبان نے لذت محسوس کی تو حیران رہ گیا۔۔۔ صرف انڈوں کو اس طریقے سے بنایا گیا تھا کہ کسی ریسٹورانٹ میں کوئی بناتا ہوگا۔۔۔ ایون اس کے خاندانی شیف کے ہاتھ میں بھی ایسا ذائقہ نہیں تھا۔

آملیٹ کھا کر شہرام نے چائے پی۔ اور نیپکن سے ہاتھ پونچھ کر کھڑا ہو گیا۔ آفرین کے طرف مڑ کر جیب سے چابیاں نکال اس کے آگے رکھی۔ "اس جگہ کے بارے میں نانو اور تانیہ جانتی ہیں۔ میں نہیں چاہتا تمہیں مسئلہ ہو۔ یہ چابیاں میرے دوسرے اپارٹمنٹ کی ہیں۔ تم شام تک وہاں شفٹ ہو جاؤ۔"

## URDU NOVEL BANK

شہرام نے اپنا کوٹ اٹھایا۔ اور بنا پیچھے دیکھے بغیر باہر نکل گیا۔ اس کے جاتے ہی، آفرین ایک گہری لے کر بے بس سے کرسی پر تھکی تھکی سی بیٹھ گئی۔ آدھے گھنٹے تک وہ یونہی گم سم سی نیچے فرش کو بے مقصد گھورتی رہی۔ پھر اٹھ کر تیار ہوئی۔ اور سیدھی کار دوڑاتی ہوئی پولیس اسٹیشن پہنچ گئی۔

www.urdu-novel-bank.com  
visit for more novels:

☆☆☆☆☆

ہر کام آرام سے سرانجام پا گیا تھا۔ وکیل کو ولید کی بیل کروانے میں محض دس سے پندرہ منٹ لگے تھے۔

ولید بالکل بھی زخمی نہیں تھا۔ وہ صرف تھکا تھکا سا لگ رہا تھا۔ جیسے اس نے پریشانی میں ساری رات نیند نہ کی ہو۔

آئی ایم سوری آئی، میں نے تمہیں پریشان کیا۔ "ولید جیسے ہی باہر آیا اس نے آفرین" کے دونوں ہاتھ تھام کر رنجیدہ لہجے میں کہا۔ آفرین نے اس کی گرفت سے ہاتھ آہستگی سے نکال دیئے۔

آپ کو ٹھیک دیکھ کر خوشی ہوئی۔ "ایک تلخ مسکراہٹ سے کہہ کر وہ نظریں چراگئی۔ وہ" اندر سے خود بالکل خالی محسوس کر رہی تھی۔ اسے سمجھ میں نہیں آ رہا تھا اس سے کیا کہہ کر تعلق ختم کرے؟

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

آنی، مجھے چھوڑ کر کہیں مت جانا پلیز، "اس کا نظریں چرانا محسوس کر کے، وہ اس کے " قریب جھکا۔ آفرین جھجھک کر دور ہوئی۔ اس کے ہونٹ کچھ کہنے کی کوشش میں کپکپا رہے تھے۔ گلے میں جیسے بول سے آگ آئے تھے۔ ولید کو اندازہ ہو گیا تھا کہ اس سارے واقعے کے پیچھے شہرام سوری کا ہاتھ ہے۔

چلو گھر چلتے ہیں۔ "اس نے آفرین کا ہاتھ تھام لیا۔ آفرین نے نرمی سے ہاتھ نکالا۔ جس کو ولید نے حیرت سے دیکھا۔

اس کی آنکھوں میں ہزاروں سوالات تھے۔ آفرین بے ساختہ نظریں چراگئی۔

ولید صاحب اپنا سامان لیتے جائیے۔ "پولیس کے سپاہی نے ایک لفافہ بڑھایا۔ ولید نے " تھام کر کھولا۔

اس کا فون، اس کا والٹ اور اس کی گھڑی تھی۔

کار کے طرف جاتے ہوئے راستے میں ولید نے اپنی موبائل آن کی، اور آن ہوتے ہی کئی نوٹیفیکشنز اور میسیجز اور مس کالز ظاہر ہو گئیں۔

www.urdu-novelbank.com

visit for more novels:

وہ ایک ایک کر کے، سب دیکھتا رہا۔ گیلری اوپن کرتے ہی اس کا رنگ سفید پڑ گیا۔ اس کے ہاتھ کانپنے لگے۔ موبائل اس کے ہاتھ سے گر گیا۔

کیا ہوا ولید۔۔۔ آپ۔۔۔؟ "آفرین اسے اس طرح دیکھ کر خود دنگ رہ گئی تھی۔ لیکن" فون کی اسکرین پر نظر پڑتے ہی خود اس کی بھی حالت خراب ہو چکی تھی۔ وہ دہل کر رہ گئی۔ اسے لگا جیسے آسمان سر پر آگرا ہو۔۔۔ اس کا دل چاہا زمین پھٹ جائے اور وہ اس میں سما جائے۔ وہ سکڑنے لگی تھی۔۔۔ سکڑ کر وہ خود کو اتنا چھوٹا محسوس کرنے لگی، ہر طرف حبس بڑھ گیا۔ تپش بڑھ گئی، اس کا وجود اس تپش میں موم کی طرح پگھلنے لگا۔

تصویر میں وہ شہرام کے بازو، میں سو رہی تھی۔ تصویر پر وقت بھی لکھا ہوا تھا۔ رات کے 2 بج رہے تھے۔

کیا اس نے تمہیں اس کے لئے مجبور کیا تھا؟ کیا میرے باہر آنے کی تم نے قیمت " چکائی ہے؟ بولو آفرین یزدانی؟ " وہ اسے بازو سے تھام کر جھنجھوڑتے ہوئے دکھ و تکلیف سے چینیخا۔

سوری۔۔ میں اس پر بات نہیں کر سکتی ولید۔ "وہ شرمندگی سے نظریں جھکا گئی۔ اس کی " آواز بھرا گئی تھی۔ "اگر آپ اس طرح کچھ دن اور قید میں رہتے، تو آپ کا سب کچھ برباد ہو جاتا ولید۔۔۔۔۔ آپ کی کمپنی ہمیشہ کے لئے ختم ہو جاتی جس کو آپ نے بڑی محنت سے قائم کیا ہے۔

ولید کا رنگ بالکل سپید پڑ گیا تھا۔ وہ اس قدر غصے میں آیا کہ اس کی پیشانی کی رگیں ابھر آئی۔ مٹھیاں بھینچ گئی۔ دانت پر دانت جم گئے۔ "یہ کمینہ شخص اپنی طاقت کے نشے میں بہت آگے چلا گیا ہے۔ میں اسے چھوڑوں گا نہیں۔۔ میں اسے قتل کر دوں گا۔ اس نے ایسا سوچا بھی کیسے؟ کیسے اس نے کیا؟ " وہ اس وقت غصے میں کوئی جنونی لگ رہا تھا۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا ابھی کے ابھی جاکر شہرام کا خون کر دے۔ بے ساختہ کار کی چھت پر مکا رسید کیا۔ اور اپنا خون چھلکاتا چہرہ اس پر جھکا گیا۔ کچھ دیر بعد سر اٹھا کر، سرخ اور نم آنکھوں سے اسے دیکھ کر بھرائی آواز میں بولا۔



## URDU NOVEL BANK

یہ --- یہ سب تم نے میری وجہ سے کیا ہے نا؟ مم۔۔ میں واقعی ایک بی کار شخص " ثابت ہوا ہوں۔۔ میں نے تمہاری حفاظت کرنے کے بجائے تمہیں مصیبت میں پھنسا دیا۔ میں تم کو اس سب کا الزام نہیں دے سکتا۔ " اس کا ہاتھ مضبوطی سے تھام گیا۔ آفرین نے دوسرے ہاتھ سے اس کے ہاتھ کو تھپکا۔

www.urdu-novel-bank.com  
Visit for more novels:

اڑاؤ کے ولید، میں اس قابل نہیں ہوں۔ شہرام ہم دونوں کو کبھی ایک نہیں ہونے " دے گا۔ اسی لئے بہتر ہے آپ واپس چلے جائیں، آپ کے لئے سب پریشان ہیں۔ کیا آپ اپنی کمپنی کا ہمیشہ کا نقصان برداشت کرپائیں گے؟ کیا آپ یہ چاہیں گے کہ آپ کا سب کچھ برباد ہو جائے اور آپ قلاش ہو جائیں؟ سوچیں۔۔۔۔۔ اپنے مستقبل کا سوچیں۔۔۔۔۔ اپنے بوڑھے والدین کا سوچیں۔۔۔۔۔ وہ یہ سب برداشت نہیں کر سکیں گے۔۔۔۔۔ کبھی نہیں۔۔۔۔۔ نہ ہی میں کبھی یہ چاہوں گی کہ میری وجہ سے آپ مصیبت میں پھنس جائیں۔۔۔۔۔ " اپنی تکلیف چھپاتی نرمی سے کہہ گئی۔

تو کیا تم۔۔۔۔۔ شہرام کے پاس واپس جاؤ گی؟ " ولید گرویزی کے دل میں اس خیال سے " ہی درد سا اٹھا۔۔۔۔۔ اس کو پانے کے لئے اس نے کیا کچھ نہیں کیا تھا؟ آبلش کے ساتھ

## URDU NOVEL BANK

مل کر آفرین کی اپنے ساتھ تصویریں شہرام کو بھیج کر شکوک کے بیج بوئے۔ ان دونوں کو الگ کیا۔۔ صرف آفرین کو پانے کے لئے۔۔ اب سب کچھ اس پر الٹ گیا تھا۔

تم اسی لئے اس کے پاس جا رہی ہو کیونکہ ایک وہی ہے جو تمہیں رضیہ اور تانیہ کے شر سے بچا سکتا ہے؟ میں تمہاری حفاظت کرنے میں ناکام رہا ہوں؟ "شک کے ناگ نے سر اٹھایا تو جو اس کے دل میں تھا وہ زبان پر آگیا۔ آفرین دنگ سی غم آنکھوں سے اسے دیکھتی رہی۔۔ پھر دوسرے ہی لمحے اس نے اپنے اندر برف سی گرتی محسوس کی۔ اس کا دل بالکل بے حس ہو چکا تھا۔ ہر ایک نے اس کے کردار پر انگلی اٹھانے کے سوا کچھ نہیں کیا تھا۔ اب اگر ولید بھی اس زاویے سے سوچ رہا تھا تو اس میں وہ درست تھا۔ آپ بھی ایسا سمجھتے ہیں؟ ٹھیک ہے۔ "آفرین کا انداز سپاٹ ہو گیا۔"

سوری۔۔۔ مُم۔۔۔ مجھے معاف کر دو۔ "اس کی آنکھوں کے کنارے لبالب نمی سے" بھرتے دیکھ کر وہ کچھ پل کو شرمندہ ہو گیا۔ "دیکھو۔۔۔ مجھے مت چھوڑو۔۔۔ میں تمہارے بنا کچھ نہیں ہوں۔۔ میں صرف تمہارے خاطر اتنے دور سے آیا ہوں۔ میں نے تمہارے حصول کے لئے بہت کچھ کیا ہے۔۔۔ وہ تصویریں بھی میں نے ہی شہرام کو بھیجی

## URDU NOVEL BANK

تھیں۔ آتش کے ساتھ مل کر میں نے شہرام کے دل میں شکوک پیدا کئے۔۔ تم مجھے یوں نہیں چھوڑ سکتی۔" وہ جنونیوں کی طرح گرگڑایا۔ اور منہ سے بے ساختہ سچ نکل گیا۔ لگے پل ہی وہ رک گیا۔ آفرین تو یہ سن کر ہکا بکا رہ گئی یہ وہ کیا سن رہی تھی؟ شہرام کے ساتھ رشتہ خراب کرنے میں ولید کا ہاتھ ہے؟ نہیں۔۔ وہ حیرت سے بت بنی اسے پھٹی پھٹی آنکھوں سے دیکھتی رہی۔ ہواؤں میں اچانک ہی تیزی آگئی تھی۔ پرندے اتنے زور شور سے چیلخیں مارتے پھر پھڑپھڑاتے گزر گئے تھے۔۔۔ ارد گرد گاریوں، رکشاؤں اور موٹر سائیکلوں کا شور بڑھ گیا۔ ہر طرف شور ہی شور۔۔۔ اور صرف آفرین کا وجود تھا جو اس شور میں تنہا کھڑا تھا۔ ہر چیز ارد گرد تیزی سے گذرتی محسوس ہو رہی تھی۔۔ لیکن آفرین کا وجود ساکت تھا۔ بالکل ساکت۔۔ اس کے بال ہوا میں تیزی سے اڑتے ہوئے ساکت رہ گئے تھے۔ اندر کہیں سنائے میں ماتم برپا ہوا۔ ہر چیز تھس تھس ہو رہی تھی۔ ہر احساس درہم برہم ہو رہا تھا۔ اچانک ہی سب کچھ رگ گیا۔ ہر چیز رواں دواں ہو گئی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے رکا ہوا وقت پھر سے سانس لینے لگا ہو۔ آفرین حواسوں میں واپس آگئی۔۔ دوسرے پل ہی اس کی آنکھوں میں ولید کے لئے سخت نفرت ابھری۔

## URDU NOVEL BANK

میں آپ کو نفرت کے قابل بھی نہیں سمجھ سکتی، آپ، سے کچھ کہہ کر میں اپنے الفاظ "ضیاع بھی نہیں کر سکتی۔۔۔ آپ نے سچ میں میرا بہت بڑا نقصان کر دیا۔۔۔ بہت بڑا۔۔۔ آپ کے لئے بہتر ہے۔۔۔ میرے سامنے سے دفع ہو جائیں ولید گرویزی۔ میرا آج سے آپ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔" اس نے انگوٹھی زور سے اتار کر اس کے آگے پھینک دی۔ یہ وہ کیا کر چکی تھی؟ جس شخص پر یقین کر کے اس نے شہرام کو غلط جانا۔ وہی شخص اس کی بنیادیں کھوٹی کر چکا تھا؟ آہ۔۔۔

"آئی۔۔۔ میں۔۔۔"

شٹ اپ۔۔۔ آئی سیڈ شٹ اپ۔۔۔ ولید گرویزی۔ "وہ انگلی اٹھا کر سرخ آنکھوں سے دھاڑی۔"

آپ وہ سانپ ہیں۔۔۔ سانپ جس کی فطرت ڈسنا ہوتا ہے۔ آپ نے مجھے چھپ کر ڈسا۔ ہے۔۔۔ چھپ کر میرے جذبات پر وار کیا ہے آپ نے۔۔۔ میری رگ رگ میں زہر اندیلا ہے آپ نے، آپ عزت کے قابل نہیں۔۔۔ آپ قابل نفرت ہو۔۔۔ مجھے تو سمجھ میں نہیں آتا۔۔۔۔۔ میں روؤں یا چلیں چلاؤں۔۔۔؟ "آنسو تواتر سے اس کے گال بھگونے

## URDU NOVEL BANK

لگے۔ ہر شخص کے چہرے پر نقاب چڑھے تھے۔ نقاب اترتے ہی مکروہ چہرے واضح ہو جاتے تھے۔ وہ تھک چکی تھی۔ لوگوں کو ڈیل کرتے کرتے۔۔

میں نے یہ سب تم سے محبت میں کیا۔۔ "وہ اسے بازو سے تھام کر جھنجھوڑ کر چلیا۔"

visit for more novels:

"محبت کرتا ہوں میں تم سے۔۔ شدید محبت۔۔"

یہ کیسی محبت تھی ولید؟ "وہ طنزیہ انداز میں بہکے بہکے انداز میں کراہی۔"

کیسی محبت تھی؟ جس نے میری پوری زیست کو گہری دلدل میں پھینک دیا۔۔ شک " کی گہری دلدل میں دھنسا دیا آپ نے مجھے، آپ نے میرا تھوڑا بھی نہیں سوچا؟ یہ کیسی

"محبت تھی؟ آپ نے میری پرواہ کی۔۔ خیال کیا؟ کہ میں کیا چاہتی ہوں؟

اس نے بے دردی سے اپنے آنسو پونچھے۔۔ ولید یوں کھڑا تھا گویا ایک ہارا ہوا جواہری ہو۔۔

جس نے اپنا سب کچھ ایک ہی دفعہ میں جوئے میں ہار دیا ہو۔

وہ اسے ایک نفرت بھری نظر سے دیکھتی پلٹ گئی۔ اور کار میں بیٹھ کر بنا اسے دیکھے گاڑی

بڑھا دی۔

☆☆☆☆☆

## URDU NOVEL BANK

ایک سینئر ایگزیکٹو دفتر میں بیٹھا شہرام سوری کو پشاور کی برانچ کی صورتحال کے بارے میں آگاہ کر رہا تھا۔

تجھی میر ہادی دروازے پر دستک دے کر اندر آیا۔ اور آہستگی سے اس کے قریب جھک کر سرگوشی کی۔ "باس، ڈپٹی چیئرمین واپس آگئی ہیں آپ سے ملنا چاہتی ہیں۔"

ڈپٹی چیئرمین؟ علیینہ آفتاب صاحبہ؟

سینئر ایگزیکٹو تو سن کر ہی چونک پڑا۔ علیینہ آفتاب سال کا آدھے سے زیادہ عرصہ اپنے دوسرے شوہر آفتاب رضا کے ساتھ بیرون ملک رہتی تھی۔ اس لیے سبھی تقریباً نام بھی بھول گئے تھے کہ وہ سوری کارپوریشن کی ڈپٹی چیئرمین ہیں۔ تاہم، وہ اچانک واپس کیوں آگئی تھی؟ کیا یہ ریحام سوری کی وجہ سے تھا؟

## URDU NOVEL BANK

سینیئر ایگزیکٹو نے چوری نظر سے شہرام سوری کے تاثرات دیکھنے چاہے۔ لیکن وہاں صاف لا تعلقی سی جھلک رہی تھی۔ "اس سے کہو کہ میں مصروف ہوں اور میرے پاس وقت نہیں ہے۔" سپاٹ انداز میں کہہ کر وہ دوبارہ سے فائل کے طرف متوجہ ہوا۔

لیکن سینیئر ایگزیکٹو نے شہرام سوری کا مزید وقت لینے کی جرات نہیں کی۔ اسے ڈر تھا کہ میم علیہ غصہ نہ کرے۔ اور اس کی نوکری نہ چلی جائے۔ وہ معذرت کرتا۔ جلدی سے فائل سمیٹتا باہر نکل گیا۔

شہرام نے جانے کے لئے اپنی چیزیں سمیٹی۔ جب غصے سے بھری ہوئی علیہ آفتاب دھاڑ سے دروازہ کھولتی اندر آئی۔

میں دیکھ رہی ہوں۔۔۔ دن بدن تمہارے پر سخت سے سخت ہوتے جا رہے ہیں شہرام۔۔۔ یہاں تک کہ تم میری بات کو کسی خاطر میں نہیں لاتے۔۔۔ یہ مت بھولو کہ کچھ بھی ہو جائے۔۔۔ میں تمہاری ماں ہی رہوں گی۔" علیہ نے اشتعال سے کہا۔

## URDU NOVEL BANK

ماں؟؟ "شہرام کے خوبصورت ہونٹ طنز سے آپس میں پیوست ہوئے۔" تو میری پیاری"  
 ماں۔۔۔ آپ اپنے میراثی شوہر کے ساتھ کنسرٹ میں جانے کے بجائے یہاں کیا کر رہی  
 ہیں؟ "اس نے بھی اسی لہجے میں پوچھا۔

اور۔۔ تم اچھی طرف جانتے ہو کہ میں یہاں کیوں آئی ہوں؟ "علینہ کا لہجہ پتھر پر پڑا"  
 تھا۔ "رتحام کو واپس بلاؤ۔۔ اگر اس کا بال بھی وہاں بیکا ہوا تو۔۔ مجھ سے برا کوئی نہیں  
 ہوگا۔" اس نے نفرت سے دھمکی دی۔

اچھا۔۔۔ میں بھی تو بھت مرتبہ وہاں گیا ہوں۔۔ آپ کو کبھی اپنے لئے تو فکر مند نہیں"  
 دیکھا۔ "شہرام نے طنز سے اسے گھورتے ہوئے سیٹ سے ٹیک لگائی۔

تم اس سانپو لے جیسے ہو۔ جسے کتنا بھی مارا جائے نہیں مرتا۔ تم بھی اپنے باپ کی"  
 طرح نہیں مرو گے۔ "علینہ نے اس کے وجیہ چہرے کو نفرت سے دیکھا جو ہو بہو اپنے  
 باپ سے مشابہت رکھتا تھا۔ نفرت سے اس کے ہونٹوں نے جیسے زہر اگلا۔

ہممم۔۔۔ "اس نے جیسے تکلیف چھپا کر مزہ لیا۔ "یہ تو ہے۔" وہ دکھ سے مسکرایا۔"  
 بات ختم ہونے کے بعد اس نے کوٹ اٹھایا اور جانے کے لئے دروازے کے طرف  
 بڑھا۔



## URDU NOVEL BANK

مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ تم کیا چاہتے ہو؟ یہی چاہتے ہو نا کہ وہ وہاں کسی " مصیبت میں پھنس کر مر جائے اور تمہارا راستہ صاف ہو جائے۔۔۔ سوری کارپوریشن میں کوئی تمہارے مقابل نہ ہو، "علینہ تیز آواز میں چیلنجی۔

شہرام وہیں ساکت رہ گیا۔ اس کے قدم دروازے کی دہلیز پر پہنچ کر رک چکے تھے۔، "جو چاہیں سوچ لیں۔۔۔ کیونکہ سوچنے پر کچھ خرچ نہیں آتا۔۔۔۔۔" اس نے سرد لہجے میں آہستگی سے کہا۔

میرا سب سے بڑا گناہ تم کو اس دنیا میں لانا تھا۔ تمہیں دنیا میں لانے سے بھتر تھا میں " "تمہیں مار دیتی۔

پچھے سے علینہ کے بے رحم الفاظ نے جیسے شہرام کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ انڈیل دیا تھا۔ اس کا دماغ کھول اٹھا۔ مٹھی بھینچ گئی۔

غصے سے آتش فشاں بنا ہوا وہ آفیس سے باہر آیا۔ پھر لفٹ کا انتظار کئے بنا۔ سیڑھیاں اترتا۔۔۔ نیچے انٹرنس پر آیا۔ گارڈ کے سلام کو نظر انداز کرتا گیراج میں آیا۔ اپنی گاڑی میں بیٹھ گیا۔ میرا ہادی جو ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا تھا شہرام کے تاثرات دیکھ کر حیران ہوا۔ (کیا

## URDU NOVEL BANK

باس کی کسی سے لڑائی ہوئی؟ کیا علیہ میم نے کچھ کہا؟ وہ اچھی طرح جانتا تھا ابھی کچھ دیر پہلے میم کی شہرام سے بات ہو رہی تھی۔

میر ہادی نے بغور اس کے اشتعال انگیز روپ کو دیکھا۔ وہ کافی پر سکون اور سپاٹ دکھائی دینے کی کوشش کر رہا تھا۔ لیکن میر ہادی جانتا تھا کہ فلحال یہ سکون آنے والے کسی تیز طوفان سے پہلے کا سکون تھا۔

ایسا ہر بار ہوتا تھا۔ جب بھی شہرام کی علیہ سے ملاقات ہوتی تھی۔ تو ایسا ضرور ہوتا تھا۔ دونوں کی آپس میں لڑائی ضرور ہوتی تھی۔ گویا ماں اور بیٹا ازیں دشمن ہوں۔

ہادی نے دل ہی دل میں افسردگی سے گہری سانس بھری۔ "میم علیہ بھت ہی کوئی پتھر دل ماں ہے۔ کوئی بھی ماں اپنی اولاد کے ساتھ ایسا رویہ نہیں رکھتی، جیسا علیہ میم کا شہرام سے تھا۔

وہ شہرام کو اس کی ہدایت کے مطابق اس کے نئے اپارٹمنٹ میں لے آیا۔

## URDU NOVEL BANK

وہ دروازے پر کارڈ پریس کر کے اندر داخل ہوا۔ لیکن پورا اپارٹمنٹ کسی بھی قسم کی آواز سے خالی تھا۔ آفرین کہیں بھی موجود نہیں تھی۔ غصے سے اس کے دماغ کی شریانیں جیسے پھٹنے لگیں۔

اس نے فوراً آفرین کے نمبر پر کال کی۔۔۔ لیکن بیل جاری تھی۔۔۔ کوئی فون نہیں اٹھا رہا تھا۔ اس کی آنکھوں میں خون اتر آیا۔

بہت خوب آفرین بیگم۔۔۔ تم نہیں جانتی۔۔۔ تم کس آگ سے کھیل رہی ہو۔۔۔ اس "کی سزا تمہیں ضرور ملے گی۔۔۔ ایسی ملے گی کہ تم عمر بھر یاد رکھو گی کہ شہرام کی حکم عدولی کی سزا کیا ہوتی ہے؟" شہرام نے فون کے طرف آتشیں نظروں سے گھورا۔

☆☆☆☆☆

اپنے فلیٹ میں ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھی وہ مسلسل سامنے پڑے سیل فون پر شہرام کی کال آتے دیکھ کر خوف سے اندر ہی اندر کانپ رہی تھی۔ ناخن دانتوں سے کاٹتے۔۔۔ مسلسل ہل رہی تھی۔

شہرام کی سخت طبیعت اور بے رحمی کو اس سے زیادہ کون جان سکتا تھا؟ وہ اچھی طرح جانتی تھی کہ اس سب کی سزا کیا ہو سکتی ہے؟ تشدد۔۔۔ اور وہ بھی بدترین تشدد۔۔۔

آدھا گھنٹہ انتظار کرنے کے بعد جب پھر کال نہیں آئی تو اس کے اعصاب کچھ نارمل ہوئے۔ تناؤ کم ہوا تو بھوک کے احساس نے جنم لیا۔ میکرونی بنانے کے خیال سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

شام 7:00 بجے، ابھی وہ رات کا کھانا کھانے ہی لگی تھی۔ تب اچانک دروازے کی گھنٹی بجی اور کسی نے لات مار کر اسے کھول دیا۔

تم... تم اندر کیسے آئے؟ ' آفرین بری طرح بوکھلا کر کھڑی ہو گئی۔ " یہ اپارٹمنٹ بھی میری ملکیت میں شامل ہے۔ " شہرام نے چابی کارڈ سائیڈ پر پھینکا اور قدم قدم پر اس کے قریب آیا۔ " میں نے سوچا تھا کل رات کے واقعے سے تم نے اچھا سبق سیکھ لیا ہوگا۔۔۔ لیکن۔۔۔ تمہاری آج کی ہٹ دھرمی دیکھ کر اندازہ ہوا کہ میں غلط " تھا۔

اس کا دراز اور مضبوط جسم اس کے سامنے کسی پہاڑ کی مانند آکر کھڑا ہو گیا۔ یوں کہ آفرین کے فرار کی ساری راہیں مسدود ہو چکی تھیں۔ شہرام کے خوبصورت چہرے پر خطرناک تیور دیکھ کر آفرین کا دل سخت خوف زدہ ہو کر تیزی سے دھڑکنے لگا۔ " مم۔۔۔ میں... میں آنا چاہتی تھی، لل۔۔۔ لیکن۔۔۔ آپ نے میری تصاویر ولید کو بھیج کر اچھا نہیں کیا۔۔۔ اس

اس کا آخری جملہ مکمل ہوتے ہیں فضا میں ایک زوردار تھپڑ کی آواز گونجی۔

## URDU NOVEL BANK

آفرین اب مزید اس کی غلیظ باتیں سننا برداشت نہ کر سکی اور اس کے وجہ چہرے پر تھپڑ مار دیا۔ وہ غصے کی شدت سے رو رہی تھی۔ اس کی سرخ آنکھیں نفرت و حقارت سے اس قدر بھری ہوئی تھیں جیسے یہ نفرت سے بس ابل پڑے گی۔ وہ نفرت و تاسف سے اسے گھور رہی تھی۔ اس کی نفرت بھری نظریں اسے علیینہ کی نفرت بھری نظریں یاد دلا رہی تھیں۔

شہرام کو ایسا لگا جیسے یہ تھپڑ اس کے چہرے پر نہیں اس کے جذبات پر پڑا ہے۔ اس کا پورا وجود غصے کی آگ کے لپیٹ میں آگیا تھا۔

تم۔۔۔ تمہاری اتنی ہمت کہ مجھے تھپڑ مارو؟ "اس کی آنکھیں غضب ناک انداز میں " اسے گھورنے لگیں۔ وہ بری طرح اشتعال میں آکر اس کے طرف جھپٹا تھا۔ کچھ دیر پہلے علیینہ کے کہے گئے الفاظ پر وہ پہلے ہی سے مشتعل تھا۔ اس جلتی ہوئی آگ پر آفرین کے تھپڑ نے گویا تیل چھڑک دیا تھا۔

## URDU NOVEL BANK

آفرین لاشعوری طور پر دہل کر خوفزدہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے پیچھے ہٹنے لگی۔ "شہرام۔۔۔۔۔  
تم میرے ساتھ ایسا کچھ نہیں کر سکتے۔۔۔۔۔ نہیں۔۔۔" ڈر کے مارے اس کے قدم  
لڑکھڑائے۔

آفرین یزدانی۔۔۔۔۔ "وہ بری طرح دھاڑا۔" میں نے تمہارے ساتھ بہت زیادہ نرمی برت  
لی۔۔۔۔۔ اب دیکھنا۔۔۔۔۔ میں کیا کرتا ہوں تمہارے ساتھ۔۔۔۔۔ تم بالکل بھی رحم کی مستحق  
نہیں ہو۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆

آفرین کو ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ خلا میں معلق ہو گئی ہو۔۔۔۔۔ اس کا وجود نیچے بہت نیچے  
گہراہی میں مسلسل گرتا جا رہا تھا۔ وہ بری طرح ادھر ادھر سہارے کے لئے ہاتھ پیر مار  
رہی تھی۔ لیکن اس کے ہاتھ میں کوئی سہارا نہیں آ رہا تھا۔ درد تھا۔۔۔۔۔ جو جسم کو شکنجے  
میں لئے زور سے دبا رہا تھا۔ نچوڑ رہا تھا۔ وہ تکلیف سے تڑپنے لگی۔ دور۔۔۔۔۔ کہیں

## URDU NOVEL BANK

اندھیرے میں کوئی اس پر ہنس رہا تھا۔۔۔ قہقہے لگا رہا تھا۔۔۔ اس کا مذاق اڑا رہا تھا۔۔۔ آہ۔۔۔ آہ۔۔۔ اس کی چیخیں اندر ہی اندر گھٹنے لگیں۔ سانس گھٹنے لگی۔

☆☆☆☆☆

رات گئے ہسپتال کے کوریڈور میں دیوار سے لگا وہ کب سے سگریٹ جلانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔ لیکن اس کے کپکپاتے ہوئے ہاتھ سگریٹ جلانے میں مسلسل ناکام جا رہے تھے۔ تھک کر اس نے آنکھیں موند لی۔۔۔ اور افسردہ سانس بھر کر سر دیوار سے ٹکا دیا۔ یہ آفرین بھابھی ہیں؟ "بچھے سے کسی نے شہرام کے کندھے پر رکھا۔" شہرام چونک کر مڑا۔ اور اسے دیکھ کر پیشانی پر آیا پسینہ پونچھ کر سر ہلا گیا۔ پہلے تو تم اپنے بے بنیاد شک کی وجہ سے انہیں چھوڑ آئے۔۔۔ پھر یہ یکایک کیا؟" ہو گیا۔؟ "ڈاکٹر تنویر اس کا بچپن کا دوست تھا۔ اس کی ہر بات سے آگاہ۔۔۔ اس کا پرسنل ڈاکٹر۔

تم نے اپنا کنٹرول پھر سے کھو دیا؟ آج کوئی اہم بات ہوئی تھی جس نے تمہارے "غصے کو ہوا دی؟ میرے خیال میں، تمہاری سگریٹ نوشی کی عادت بھی بڑھ گئی ہے۔



## URDU NOVEL BANK

آج علیہ آفتاب سے ملا تھا۔ وہ آفیس میں آئی تھی۔ بس پھر۔۔۔ میں اپنے جذبات پر "قابو کھو بیٹھا۔" شہرام کو خود پر سخت غصہ آ رہا تھا۔ "وہ کیسی ہے؟" اس نے سرگوشی کی۔

ہممم، ڈاکٹر سبرین نے اس کا چیک اپ کیا ہے۔۔۔ "ڈاکٹر تنویر نے اس پر ایک ترجمہ بھری نظر ڈالی۔" تم واقعی پاگل ہو۔۔۔ ڈاکٹر سبرین نے چیک اپ کر کے کہا ہے۔۔۔ کہ لڑکی سے زیادتی ہوئی ہے۔ اسے کم از کم دو تین دن آرام کی ضرورت ہے، تم نے غصے میں یہ کیا کر دیا؟ کسی اور کا غصہ اس معصوم پر نکالتے کچھ تو سوچتے یار۔۔۔

کیا۔۔۔؟ ابھی کیا کہا تم نے؟ "شہرام، شکوہ سا تنویر کے طرف مڑا۔ اور حیرت سے "اس کی آنکھیں گویا پھٹ گئیں۔" یہ اس کے کان کیا سن رہے تھے؟

جس پر تنویر نے اثبات سے سر ہلایا۔ کہ یہ سچ ہے۔۔۔ تنویر کا ہر لفظ شہرام کے سر پر جیسے بم بلاسٹ کی طرح گونج رہا تھا۔ پورے وجود کے جیسے پچھے اڑ رہے ہوں۔

تو۔۔۔۔۔ تو وہ شروع سے ہی غلط تھا؟ آفرین اسٹارٹ سے ہی معصوم تھی؟ کیا اس (نے اسے غلط سمجھا تھا؟

تو۔۔۔۔۔ اس کا واقعی ولید گرویزی کے ساتھ کوئی قریبی رلشن نہیں تھا؟ وہ ساری "افواہیں۔۔۔ تصویریں جھوٹی تھیں؟ شہرام سوری کو ایسا لگا وہ جو ہمیشہ سے وکالت کی دنیا میں ذہین مشہور تھا۔ اچانک ہی اس کے ذہانت کو جیسے زنگ لگ چکا تھا۔ ذہانت اس پر ہنس رہی تھی۔ اس کا غرور اس کا بھرم سب ایک لمحہ میں بھور ہو چکا تھا۔ اسے خود سے شرم محسوس ہونے لگی۔ ایک معصوم لڑکی پر بنا تصدیق کیسے اتنا بڑا رکیک الزام لگادیا تھا؟

"ڈاکٹر سبرین جھوٹ نہیں بولتی۔"

اس وقت شہرام کے ذہن نے اپنے کسے گئے غلیظ الفاظ کے بارے میں سوچا۔۔۔ تو اسے سوچ کر ہی سخت شرمساری ہوئی۔ اس کا دل چاہا وہ اپنا منہ نوچ ڈالے۔۔۔ کیسے کر دیا.. اس نے یہ؟ کیسے؟ آفرین روز، اول سے معصوم تھی۔۔۔ پاکیزہ، اجلی۔۔۔ غلیظ تو وہ تھا بدکردار تو وہ تھا۔۔۔ جس نے ایک پاکباز عورت پر اپنے نکاح میں ہوتے ہوئے بھی بنا تصدیق کے شک کیا۔۔۔ بہتان لگایا۔۔۔ وہ اسے صفائیاں دیتی رہی تھی۔ لیکن اس نے

## URDU NOVEL BANK

اپنے کان لپیٹ لیئے تھے۔ دل سخت سے سخت کر لیا تھا۔۔۔ وہ اس کے قریب کبھی نہیں گیا۔۔۔ کبھی بیوی کا درجہ نہیں دینا چاہا۔۔۔ کیونکہ اسے آفرین پر اس کے کردار پر شک تھا۔۔۔ وہ سمجھتا تھا آفرین لالچ میں اس کے قریب ہونے کی کوشش کرتی ہے۔۔۔ اس نے بے اختیار اپنے چہرے پر دو بار تھپڑ مارا۔ (یہ اس نے کیا کر دیا تھا؟) تنویر نے اسے کچھ نہیں کہا۔ بلکہ ترحم سے دیکھتا رہا۔ اسے اچھی طرح شہرام کے غصے اور جلدی جذباتی ہو جانے والی طبیعت کا اندازہ تھا۔ لیکن اب جو ہو چکا تھا اسے پلٹایا نہیں جاسکتا تھا۔ اس کا بس ایک ہی حل تھا۔۔۔ کہ شہرام آفرین کے طرف سچی دل سے پلٹ کر آگے کی لائیف گزارتا۔

۔ (اس رات، کیا واقعی اس نے اپنے آپ کو ٹھنڈے پانی میں ڈبو دیا تھا، جیسا کہ اس نے کہا تھا؟) شہرام کا سوچ سوچ کر دماغ پھٹ رہا تھا۔

تنویر نے ایک گہری سانس بھری۔ اور تاسف سے کہا۔ "جب تم نے مجھے اس وقت ولید گرویزی کے ساتھ ان کے نامناسب تصویروں کا بتایا تھا۔ تب بھی مجھے یقین نہیں آیا

## URDU NOVEL BANK

تھا۔ میں نے سوچا تھا یہ کوئی سوچی سمجھی اسکیم ہے۔ لیکن تم کو اس وقت یہ بات سمجھ میں نہیں آرہی تھی۔ اور اسے چھوڑ کر آگئے اب وہ ولید کی منگیت کی حیثیت سے سامنے آئی ہیں۔ تم نے حسد میں ان کو بھت سخت سزا دے دی ہے۔ وہ یہ ڈیزرو نہیں کرتی "تمہیں۔۔۔۔ کیا ولید گرویزی یہ سہ پائے گا؟

www.urdu-novel-bank.com  
Visit for more novels:

وہ اب بھی میری بیوی ہے تنویر۔ "شہرام کے کپکپاتے ہونٹوں سے سرگوشی میں "اعتراف برآمد ہوا۔ تنویر یہ سن کر ساکت رہ گیا۔

کہا کہا؟ "وہ اس کے طرف مڑا۔ "لیکن تم نے کہا تھا تم دونوں میں علیحدگی ہو چکی "تمہی۔

شہرام نے شرمندگی سے سر جھکایا۔ اسے لگا وہ شرمساری سے یہیں پر مر جائے گا۔ بے اختیار نفی میں سر ہلا کر منہ پر ہاتھ پھیرا۔ "وہ ایگریمنٹ تھا جس کو وہ طلاق نامہ سمجھی تھی۔ میں نے واقعی اس کے جذبات سے بہت برا مذاق کیا ہے۔ مجھے غصہ تھا۔۔۔ اس پر سخت غصہ تھا۔۔۔ اس نے بنا دیکھے۔۔۔ بنا مجھ سے تصدیق کیئے۔۔۔ جلدی سے سائن کر دیئے تھے۔ جیسے بس اسی کا انتظار کر رہی ہو کہ میں کب اسے چھوڑتا

## URDU NOVEL BANK

ہوں۔۔ میں نے انا میں آکر اس کی وضاحت ہی نہیں سنی۔۔ میں نے بہت برا

”کیا۔۔۔ بہت برا۔۔ اب شاید ہی وہ مجھے معاف کر پائے۔

وہ اس احساس ندامت سے چوڑ ہو کر وہیں وارد کی دیوار سے لگی چیئر پر تھکا تھکا سا بیٹھ

گیا۔

www.urdu-novelbank.com

visit for more novels:

☆☆☆☆☆

کچھ دیر بعد آفرین کو پرائیویٹ روم میں شفٹ کر دیا گیا۔ تو شہرام جلدی سے اندر داخل ہوا۔ وہ

شرم سے زمین میں گر گیا۔ جب اس نے آفرین کا زردیوں سے پُر چہرہ دیکھا۔ اس کا دل

چاہا۔ وہ خود کو مزید دو تھپڑ اور مارے۔

اس نے جو غیر انسانی سلوک اس کے ساتھ کیا تھا۔ وہ سچ میں ناقابل تلافی تھا۔۔۔ کیا

وہ تلافی کر پائے گا؟

کیا ہوش میں آنے کے بعد، وہ اس کی شکل دیکھنا پسند کرے گی؟ اس سب کے باوجود

بھی وہ اسے چھوڑ نہیں سکتا تھا۔ وہ مرتے مرتے مر جاتا۔۔ لیکن اسے چھوڑنا ممکن نہیں تھا۔

وہ محبت جس کو اس نے دل میں دفن کر کے نفرت کا غلاف چڑھا دیا تھا۔ وہ غلاف ایک

لمحہ میں ہی اتر چکا تھا۔ اب بس شہرام تھا اور اس کے سامنے کھڑی اس کی بے بس

ندامت بھری محبت۔۔

Visit For More Novels: [www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com)

## URDU NOVEL BANK

اسی لمحے بستر پر پڑے وجود کی پلکیں ہلکے سے لرز اٹھیں۔

شہرام کے آگے بڑھتے قدم لرکھڑائے تھے۔

ہوش میں آتے ہی آفرین کی نظر جب شہرام پر پڑی تو اس کی آنکھوں میں شدید خوف جھلکنے لگا۔ وہ یکدم ڈر کر اٹھ بیٹھی۔ لیکن نقابت سے سر چکرا گیا۔ شہرام بے ساختہ آگے

بڑھا۔ جس کو دیکھ کر وہ خوف کی شدت سے کانپنے لگی۔ اس کا چہرہ کاغذ کی طرح سفید "پڑ گیا۔" "مم۔۔۔ میرے قریب مت آنا۔"

آفرین نے خوفزدہ ہو کر چادر پر گرفت مضبوط کر لی۔

اس کا خوفزدہ ہونا شہرام کو بری طرح تڑپا گیا۔۔۔ اس کا پورا وجود ہی ہل گیا تھا۔ نم آنکھوں سے نفی میں سر ہلا کر دھیرے سے بھرائی آواز میں بول پڑا۔ "ڈرو نہیں۔۔۔ میں کچھ نہیں کروں گا۔" وہ اس کے قریب آیا۔

دیکھو۔۔۔ مجھے مت چھونا "آفرین نے کبوتر کی طرح خوف کے عالم میں کنبل میں خود" کو چھپانے کی کوشش کرنے لگی۔ اس کا جسم خزاں رسیدہ پتے کی طرح لرز رہا تھا۔ "میں اب آپ سے بھاگنے کی کوشش نہیں کروں گی۔۔۔۔۔ مم۔۔۔ مجھے آپ کو تھپڑ نہیں مارنا

اس نے ایک کمزور لڑکی کو اس حالت تک پہنچانے کے لئے یہ کیسا ظلم کر دیا تھا؟  
آفرین پہلے کتنی بااعتماد اور شوخ و چخیل ہوتی تھی۔۔ لیکن اب۔۔ اس کے سامنے ایک  
ڈری سہمی سی زرد چہرے کے ساتھ لڑکی بیٹھی ہوئی تھی۔  
اس نے اکثر دیکھا تھا۔۔ وہ آئینے کے سامنے گھنٹوں کھڑی خود کو ہر زاویے سے دیکھتی  
رہتی تھی۔۔ ہنستی مسکراتی تھی، جیسے وہ خود کو دنیا کی سب سے خوبصورت لڑکی سمجھتی  
ہو۔ وہ خود سے پیار کرنے والی لڑکی تھی۔ شرارتوں سے بھرپور۔  
اسے وہ پیاری اور شرارتی لڑکی بری طرح یاد آئی۔ اب وہ کمبل میں بری طرح خود کو چھپا کر  
کپکپا رہی تھی۔ اس کا دل رو پڑا تھا۔

## URDU NOVEL BANK

باہر آؤ۔۔۔ آئی۔۔۔ کمبل کے اندر تمہارا دم گھٹ جائے گا۔۔۔۔ "اس نے کمبل کو"  
 کونے سے اٹھانے کے لیے ہاتھ آگے بڑھایا۔۔۔ لیکن۔۔۔۔ اسے اپنی انگلیاں زور سے  
 کاٹتے ہوئے دیکھ کر وہ بری طرح دکھی ہوا۔۔۔ آفرین کا پورا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا۔ وہ  
 ٹھٹھک گیا۔ آنکھوں میں کرب اتر آیا۔ آہ۔۔۔۔ کیسی ہو گئی تھی وہ؟  
 "تم نے رات سے کھانا نہیں کھایا۔  
 ٹھیک ہے، میں باہر جا رہا ہوں۔۔۔ میں کسی سے کہتا ہوں۔ تمہارے لئے کھانا لائے کیونکہ"

نرمی سے کہہ کر شہرام نے ایک سرد آہ بھری اور جانے کے لئے مڑ گیا۔  
 کچھ ہی دیر میں ایک نرس کھانے کی ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوئی۔

آفرین نے کمبل سرکا کر باہر خوفزدہ نظروں سے جھانکا۔ کیا، واقعی وہ شیطان چلا گیا؟  
 جب اسے یہ اطمینان ہوا کہ واقعی چلا گیا ہے۔ تب اس کے دل سے کچھ خوف کم ہوا۔  
 اسے کھانے کی بالکل حاجت نہیں تھی۔ لیکن نرس کے کہنے پر تھوڑا سا سوپ پی لیا۔

☆☆☆☆

یہ صبح کے تقریباً 7 بجے تھے۔ ہاسپٹل کی کھڑکیوں سے آتی سورج کی بنفشی شعاعوں کمرے  
 کی ہر چیز کو اپنے احاطے میں لے رکھا تھا۔ اسکی آنکھ کھڑکی کے قریب کھڑے شہرام کی آواز



## URDU NOVEL BANK

سے کھل گئی تھی جو یقیناً کمپنی میں اپنے سیکرٹری کو ہدایت دے رہا تھا۔ آفرین اس کی موجودگی سے بری طرح بے چین ہو کر کسمپاسی تھی۔

شہرام کی دھیمی آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی۔ شاید، وہ آفرین کے ڈسٹرب ہونے کے خیال سے آہستہ بول رہا تھا۔

www.urdu-novel-bank.com  
visit for more novels:

"میں آج کمپنی نہیں آ رہا ہوں۔ آپ میٹنگ منسوخ کر دیں۔"

"لیکن ڈپٹی چیئرمین علیہ صاحبہ، آج کی میٹنگ میں شرکت کریں گیں۔"

"میں نے کہا نا۔۔۔ اسے منسوخ کریں۔۔۔ تو بس اسے منسوخ کر دیں۔۔۔ اٹ از انف۔"

شہرام سوری یہ جملہ کہتے جو نہی پلٹا۔ نظریں آفرین کی پھیلی ہوئی آنکھوں سے ٹکرا گئیں۔ اور وہیں پر ساکت رہ گئیں۔

آفرین نے ہچکچا کر فوراً نظریں جھکالی۔۔۔ اس کی ہچکچاتا دیکھ کر وہ آہستہ روی سے چلتا اس کے بیڈ کے قریب آ کر رک گیا۔ اور مدھم لہجے میں کہنے لگا۔ "میں معافی کے لائق تو نہیں ہوں لیکن۔۔۔ پھر بھی، مجھے اس سب کے لئے معاف کرنا۔ میں نے تم کو غلط سمجھا۔۔۔ مجھے ڈاکٹر سبرین نے سب بتا دیا ہے۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں دوبارہ کبھی

## URDU NOVEL BANK

بھی تمہارے ساتھ برا نہیں کروں گا۔۔ کیا تم مجھے معاف کر سکتی ہو؟" اس نے بے اختیار ہاتھ جوڑ دیئے۔

آفرین تو ہکا بکا رہ گئی۔ کوئی تعجب کی بات نہیں تھی، کہ وہ اچانک اس کے طرف اتنا نرم کیسے ہو گیا تھا؟ وہ سمجھی تھی اس کا ضمیر زندہ ہو گیا ہے۔ لیکن نہیں۔۔ یہ اچانک بدلاؤ صرف اسی لئے تھا کہ اسے ڈاکٹر سبرین سے پتا چلا تھا۔ کہ وہ شروع سے معصوم تھی۔ بے گناہ تھی۔

وہ جانتی تھی ان دونوں کے مابین کبھی اعتبار کی فضا نہیں رہی تھی۔ ان دونوں کے مابین کبھی ایسی قربت کا موقع نہیں آیا تھا۔ شہرام نے یہ موقع اسے دیا ہی نہیں۔۔ وہ اسے ایک لالچی عورت سمجھ کر اسے خود سے ایک حد تک دور رکھتا تھا۔

ٹھیک ہے "اس نے سر ہلایا۔"

آپ ایک با اثر شخص ہیں۔ کون آپ کو معاف کرنے کی ہمت نہیں کرے گا؟ ہر 'کوئی آپ سے آپ کی اپنی مرضی سے جوڑ توڑ کر سکتا ہے۔

## URDU NOVEL BANK

کیا تمہارے پاس مجھ سے کہنے کو اور کچھ نہیں ہے؟ "شہرام اس کے لیے دیئے روئے" سے ہرٹ ہوا۔۔ "کچھ تو کہو۔۔۔ بھلی تم مجھے تھپڑ مارو۔۔ تم مجھے اپنی مرضی سے ڈانٹ "بھی سکتی ہو۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

اسے ڈانٹوں؟ اسے؟۔۔۔ ہاااہ کون اسے ڈانٹنے کی ہمت کر سکتا تھا؟ اس نے کل اسے ایک تھپڑ مار کر پھر اس کے نتیجے میں ملنے والی سزا سہہ کر دیکھ لی تھی۔

شہرام اس کے سپاٹ چہرے کو دیکھ کر تلخی سے مسکرایا۔ لیکن پھر بھی اسے غصہ نہیں آیا۔۔۔ اس بار۔۔ وہ اس کے دل سے سارے خوف، وہم و اندیشے مٹانے کی ہر ممکن کوشش کرے گا۔۔ ہر ممکن۔ اس نے خود سے عہد کیا۔

دوپہر میں، شہرام سُوری نے ڈسچارج کی سلپ بنوائی۔۔ اور اسے اپنے ساتھ اپنے ذاتی اپارٹمنٹ میں لے آیا۔

یہ اپارٹمنٹ بھت کھلی جگہ پر واقع تھا۔ اس کی گیلری میں نظروں اور طبعیت پر اچھا تاثر چھوڑنے کے لئے ہرے بھرے کافی پھول دار پودے رکھے ہوئے تھے۔

## URDU NOVEL BANK

اس نے یہاں آتے ہوئے میر ہادی کو ہدایت کردی تھی کہ کچن کی ضرورت کا ہر سامان مھیا کرے۔ آفرین کے لئے کافی تعداد میں نئے سوٹ بھی، میچنگ شوز کے ساتھ گھریلو سلیپرز، میک اپ کی چیزیں۔ وغیرہ۔

کار پارکنگ لاٹ میں رک گئی۔ شہرام نے اسے مڑ کر دیکھا۔ جو سپاٹ چہرے کے ساتھ کسی بھی احساس سے عاری چہرہ لئے بت بنی بیٹھی تھی۔ جیسے وہاں اکیلی ہو۔ اس کے نرم مومی سفید ہاتھ بے جان سے گود میں دھرے تھے۔ آنکھیں یک ٹک سامنے گھور رہی تھیں۔ شہرام کا دل تڑپ اٹھا۔ وہ جلدی سے اپنے طرف کا دروازہ کھول کر اس کے طرف آیا۔ نرمی سے اسے اٹھالیا۔ آفرین نے بالکل بھی مزاحمت نہیں کی۔

وہ پورا راستہ اسے یونہی اٹھائے اندر بیڈ روم میں لایا۔ احتیاط سے لاکر بیڈ پر لٹا دیا اور کمبل درست کیا۔ پھر گھری سانس بھر کر اس کی بوریت دور کرنے کے لئے بیڈ روم ٹی وی آن کر دیا۔ لیکن آفرین نے نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھا۔ وہ بھی اس کے ساتھ آکر بیٹھ گیا۔ میں آپ کے لئے ڈنر بنا کر لاتی ہوں۔ دیر نہ ہو جائے۔ "وہ اٹھتے ہوئے ہلکی آواز میں" بولی۔

## URDU NOVEL BANK

ایسی حالت میں تم کیسے کھانا پکاؤ گی؟ بیٹھی رہو آرام سے، حرکت مت کرنا۔ "شہرام نے" اسے تھام کر واپس اپنی جگہ پر آرام سے بٹھادیا۔

آپ کے لئے کھانا پکانا میری ذمہ داری ہے۔ "آفرین سپاٹ انداز میں کسی ملازمہ کی طرح" بولی۔ "آپ کیا کھانا پسند کریں گے۔؟" اس کی ایسی حالت دیکھ کر شہرام کا دل کیا دیوار سے سرٹکا کر خود زور زور سے چیخیں مار کر روئے اس کی اس حالت کا ذمہ دار صرف وہ تھا۔ آج سے پہلے وہ ہی تو چاہتا تھا کہ آفرین اس طرح فرمانبردار رہے۔ عاجزی سے جھک کر بات کرے، اس کی ہر بات مانے، اف بھئی نہ کہے۔ اور آج۔۔۔ آج جب وہ ایسا کر رہی تھی تو اس کا دل کیوں تڑپ رہا تھا؟ اس کے دل کو تکلیف کیوں ہو رہی تھی؟ وہ ہی تو تھا جو یہ سب اس سے چاہتا تھا۔

آج میں پکا کر کھلاتا ہوں۔ "وہ مسکراتا ہوا اٹھا اور آستین فولڈ کرتے ہوئے بولا۔ آفرین" دنگ ہوئی۔ اتنے عرصے سے وہ اسے جانتی تھی۔ اس نے کبھی اسے کفگیر اٹھائے تو دیکھا ہی نہیں۔۔۔ تو اب وہ کیسے کھانا پکائے گا؟

## URDU NOVEL BANK

اور شہرام بھی واقعی نہیں جانتا تھا لیکن وہ یوٹیوب سے مدد لینے کا سوچ رہا تھا۔ جہاں کروڑوں کی تعداد میں وڈیوز تھیں کہ کون سی چیز اسٹیپ بائے اسٹیپ کیسے پکائی جائے؟ سو اسے یقین تھا وہ پکالے گا۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

دو گھنٹے کی سخت کوشش کے بعد اس نے دو چیزیں بنا ہی لی تھیں۔ اسٹیڈ فش سلاد کے ساتھ، اور چکن سوپ، یہ اور بات کہ اس کوشش میں اس نے گرم تیل سے اپنے ہاتھ کی پشت جلا ڈالی تھی۔

آفرین کی نظر اس کے ہاتھ کی سرخ پشت پر پڑی تو دل میں وقتی ہمدردی ضرور پھوٹی کہ اگر اس نے کوئی مرہم نہیں لگایا تو آبلے نہ پڑجائیں۔ لیکن اس نے اپنے رحم کے جذبات کو تھپک کر سلا دیا۔ وہ اس قابل تھا کہ اس کو یہ سزا ملتی۔ اس نے سختی سے اپنے ہونٹ بھیچ کر خود کو کچھ بھی کہنے سے روک دیا تھا۔

چلو شاباش، اٹھو۔۔ کھانا کھاؤ۔ "شہرام ٹیبل پر کھانا رکھ کر اسے سہارا دے کر اٹھانے آیا۔" آفرین نے دیکھا چکن سوپ میں چکن بری طرح میلڈ تھا لیکن خوشبو اچھی تھی۔ فش میں سلاد بھی نفاست کے بجائے موٹا موٹا کٹا ہوا تھا۔ صاف ظاہر تھا کہ اس نے چھری ہی

## URDU NOVEL BANK

پہلی بار استعمال کی تھی۔ اس کے باوجود مچھلی کا ذائقہ گزارے لائق تھا۔ سوپ بھی بھتر تھا۔

وہ اسے فش کے پیس بریڈ سے نوالے بنا کر کھلا رہا تھا۔ شاید اسے نہیں معلوم تھا کہ اندرونی زخم کے مریضوں کو مچھلی نہیں کھلائی جاتی۔

www.urdu-novel-bank.com  
Visit for more novels:

دو تین نوالوں کے بعد آفرین کا دل کیا ابکائی کر دے۔ لیکن وہ خاموشی سے کسی رولٹ کی طرح کھاتی رہی۔ کچھ دیر بعد جب شہرام نے خود چکھا تو اسے عجیب سا لگا۔

"تم نے مجھ بتایا کیوں نہیں کہ اس کا ذائقہ اچھا نہیں۔؟"

اس کی آواز غیر ضروری طور پر اونچی ہوئی۔ جس پر آفرین کا وجود کانپا۔ اس کی آنکھوں میں خوف کے سائے لہانے لگے۔ جنہیں دیکھ کر شہرام کو اپنے بے ساختہ سخت لہجے پر پچھتاوا ہو۔

اس نے اسے نرمی سے خود سے لگایا۔ اور پیار سے اس کے سر پر بوسہ دیا۔ "مجھ سے ڈرو مت، میں تم کو اپنے ساتھ ویسا ہی دیکھنا چاہتا ہوں جیسی تم پہلے میرے ساتھ ہوتی تھی۔ نٹ کھٹ سی، شرارتی۔ مجھے تنگ کرتی ہوئی۔" وہ اس کا سر خود سے لگائے جیسے خود سے باتیں کر رہا تھا۔ آفرین کی آنکھیں چھلک پڑی تھیں۔ (تب بھی تو آپ غصہ کرتے

## URDU NOVEL BANK

تھے۔۔ تب بھی میں آپ کو اچھی نہیں لگتی تھی۔۔ آپ میرا یہ روپ ہی تو چاہتے تھے۔۔  
اب دیکھ لیں۔۔۔ میں آپ کی خواہش کے مطابق بن چکی ہوں۔۔ ٹوٹی پھوٹی۔ ٹکڑے  
ٹکڑے، اب میرے اندر کوئی خواہش نہیں رہی شہرام)۔

تو آپ چاہتے ہیں میں آپ کو خوش کروں؟ "آفرین کی مدہم آواز پر شہرام کا دل کیا خود"  
کو زور سے مارے۔ اس کا دل تکلیف سے سکڑنے لگا۔ سانس جیسے گھٹنے لگا۔  
"تمہاری نظر میں، ماضی میں تم جو کچھ کرتی تھی اس کا مطلب مجھے خوش کرنا ہوتا تھا؟"  
شہرام کے لہجے میں تلخی سی گہل گئی۔

سوری۔۔ غلطی سے الفاظ پھسل گئے۔ ناراض مت ہوں۔ "آفرین نے دھڑکتے دل کے"  
ساتھ اس کے غصے کے ڈر سے کہا۔

میں ناراض نہیں اپنی جان سے۔۔۔۔۔ بلکل بھی نہیں۔ "اس نے محبت سے کہا۔ "تم"  
مجھے کچھ بھی کہہ سکتی ہو۔۔ اپنی ہر خواہش منوا سکتی ہو۔۔ مجھے ڈانٹ سکتی ہو۔۔ مجھ پر  
چینخ چلا سکتی ہو۔۔ تمہیں اجازت ہے۔۔ میں کبھی غصہ نہیں کروں گا۔۔۔ قسم کھاتا  
ہوں۔۔ آئندہ میری وجہ تمہاری ان خوبصورت آنکھوں میں آنسو نہیں آئیں گے۔ وعدہ ہے  
"میرا۔



## URDU NOVEL BANK

- (وہ اس کی سوتیلی بہن کا شوہر بننے والا تھا۔، اور وعدے اس سے کر رہا تھا۔) وہ تلخی سے دل میں ہنس پڑی۔ (وہ شاید اب ان دونوں کے بیچ تھرڈ پارٹی ہوگی۔۔ شہرام کی رکھیل) اس نے جیسے خود ہی اپنی جگہ تعین کر لی تھی۔

لیکن وہ نہیں جانتی تھی کہ ان دونوں کے بیچ میں تانیہ آئی ہے۔ وہ نہیں۔ وہ تو شروع سے شہرام کے دل پر راج کرتی آئی تھی۔ وہ تو ازل سے اس کی تھی۔ اس کی جگہ اب بھی وہیں پر تھی۔ لیکن وہ ناواقف تھی۔

"کیا آپ ریحام کو واپس بلا سکتے ہیں؟"

اس نے ڈرتے ڈرتے جملہ مکمل کرتے جیسے ہی نظر اٹھائی شہرام کی آنکھوں میں بڑھتی ناگواری دیکھ کر کپکپا اٹھی۔

"آفرین۔۔۔ تم نہیں جانتی۔۔ تمہیں کس وقت کیا کہنا چاہیئے۔"

سس۔۔۔ سوری، میں غلطی پر تھی۔ میں اب کوئی مطالبہ نہیں کروں گی۔۔۔ آپ"

سمجھیں میں نے کچھ نہیں کہا۔۔۔ پلیز ڈونٹ ہرٹ می۔۔۔۔ "وہ خوف سے تقریباً بے

ہوش ہونے کو تھی۔ شہرام کا غصہ اس کے سر پر پھر سے چڑھ گیا تھا۔ اس کی آواز غیر

## URDU NOVEL BANK

ارادہ ہی اونچی ہو چکی تھی۔ لیکن آفرین کی ڈر سے کپکپاتی ہوئی آواز جب سماعت سے ٹکرائی تو وہ حواسوں میں واپس آگیا۔

اس کا مقصد اس پر غصہ کرنے کا بالکل بھی نہیں تھا۔ لیکن وہ کبھی یہ سمجھ نہیں سکتی تھی۔ کہ ریحام اس کا ہی سایہ تھا۔ بھلی ان کے باپ الگ تھے۔ لیکن ان کی ماں ایک تھی۔ ایک ہی خون تھا۔ لیکن ریحام ہمیشہ وہی کرتا تھا جو اس کا باپ کہتا تھا۔ وہ اس کے ہاتھ میں کٹھ پتلی کی طرح ناپتا تھا۔ اور یہی بات شہرام کو اس سے دور رکھتی تھی۔ میں تمہیں تکلیف پہنچانا نہیں چاہتا۔۔۔ بلکل بھی نہیں۔۔۔ لیکن ابھی تم یہ بات نہیں سمجھو گی۔" اس نے بے اختیار اسے حصار میں لے لیا۔ اس کا انداز اب کافی نرم اور محبت بھرا تھا۔

میں آرام کرنا چاہتی ہوں۔" آفرین نے جھجھکتے ہوئے جیسے اس سے فرار چاہنے کی "کوشش کی۔ وہ اس کے ساتھ زیادہ وقت سامنا نہیں چاہتی تھی۔

شہرام نے بالکل کچھ نہیں کہا۔ بلکہ اسے، صوفے سے اٹھا کر سہارا دیتا ہوا، بیڈ پر ٹیک لگا کر بٹھادیا۔ اور کمبل ٹھیک سے اوڑھایا۔ "تم نے کھانا بالکل ٹھیک سے نہیں کھایا۔ میں کچھ باہر سے آرڈر کرتا ہوں۔" وہ سیدھا ہوتا ہوا فون پر ہادی کو ہدایت دینے لگا۔

ابھی اس نے بات ختم کر کے فون رکھا ہی تھا جب موبائل پر دوبارہ سے کال آنے لگی تھی۔ جب شہرام نے سیل فون اٹھایا۔ تو آفرین جو قریب بیٹھی تھی۔ اسکرین پر صاف صاف دیکھ سکتی تھی۔ جہاں "اماں بی کالنگ" آ رہا تھا۔

www.urdu-novel-bank.com  
visit for more novels:

شہرام آفرین کو معذرت طلب نظروں سے دیکھ کر اٹھ کر گیلری کا دروازہ کھول کر کھلی فضا میں آگیا۔

"جی اماں بی، کہیئے کیسے کال کی؟"

کیوں؟ کیا میں بنا کسی مطلب کے تمہیں کال نہیں کر سکتی؟ میں پوچھتی ہوں یہ اتنے دنوں سے کہاں مصروف ہو جو تم ولا بھی نہیں آئے؟ "اماں بی کی تیز آواز سیل سے نکل کر فضا میں گونجی۔ شہرام نے بے اختیار پیچھے دیکھا کھلے دروازے سے آفرین چپ چاپ بیٹھی ہوئی تھی۔

میں مصروف تھا۔ "اس نے وجہ بتائی۔"

## URDU NOVEL BANK

تمہارے پاس کمپنی کی میٹنگ کے لئے بھی وقت نہیں تھا؟ اور تانیہ سے ملنے کا بھی " تمہارے پاس وقت نہیں ہوتا۔؟ آخر تم کر کیا رہے ہو؟ " وہ کافی غصے میں بول رہی "تمھی۔" تمہیں آج واپس آنا ہے اور سب کے ساتھ رات کا کھانا مل کر کھانا ہے۔ ہمممم، "شہرام نے ہنکارا بھرا۔"

"یہ واقعی میں صرف کھانا ہی ہے یا آپ مجھے ریحام کی واپسی کے لئے مجبور کرنا چاہ رہی؟" شہرام، ریحام تمہارا بھائی ہے۔ علیینہ سے تم کتنی بھی نفرت کرو، وہ پھر بھی ماں کے " رتبے پر رہے گی، ریحام کی تم سے کوئی دشمنی نہیں ہے۔ یہ ہم سب اچھی طرح جانتے ہیں بیٹا۔ وہ اپنے باپ جیسا نہیں۔ "اماں بی نے گہری سانس لے کر سمجھانے کی کوشش کی۔

ٹھیک ہے، میں اسے واپس بلا لیتا ہوں۔" شہرام نے ہنکارا بھر کر اثبات میں سر ہلایا۔ "پکی بات؟" اماں بی کی خوشی سے لرزتی آواز آئی۔ "تو پھر واپس کب آرہے ہو؟" "سوری اماں بی، میرے پاس وقت نہیں، فلحال میں نہیں آسکتا۔"

☆☆☆☆☆

## URDU NOVEL BANK

آنٹی آپ؟ "دوسرے دن آفرین جب کمرے سے باہر آئی تو کچن میں کام کرتی سوری" ولاکی خاندانی ملازمہ کو دیکھ کر اسے سخت حیرانگی ہوئی۔

جی بیٹا۔۔ شہرام بیٹے نے مجھے آپ کے لئے یہاں بلایا ہے۔ کہہ رہا تھا اماں آفرین کا" خیال رکھنا۔۔ اس کی صحت اچھی نہیں۔" وہ ہلکے سے مسکرا کر بتانے لگی۔ شہرام کے ذکر پر آفرین کے مسکراتے ہونٹ سمٹ گئے۔

تھینک یو آنٹی، "ساتھ ہی وہ دل ہی دل میں شرمساری محسوس کرنے لگی کہ آنٹی" اس کے بارے میں کیا سوچ رہی ہونگی کہ وہ شہرام کی زندگی میں کس حیثیت سے رہ رہی ہے۔؟

اس کے پرسوچ چہرے کو دیکھ کر ملازمہ جیسے اس کی سوچ پڑھ گئی تھی۔ "میں نے شہرام بیٹے کو اتنا سا تھاتب سے پال پوس کر بڑا کیا ہے۔ وہ مجھ پر سب ملازموں سے زیادہ اعتبار کرتا ہے تبھی مجھے آپ کا خیال رکھنے کے لئے یہاں بلایا ہے۔

آفرین زبردستی مسکرائی وہ اب ایک رکھیل سے زیادہ اوقات نہیں رکھتی تھی۔ جلدی ہی شہرام بھی تیار ہو کر باہر نکلا۔

## URDU NOVEL BANK

ماں جی نے ناشتہ بھت لذیذ بنایا تھا۔ لیکن شہرام نے صرف کچھ نوالے ہی کھائے۔ بیٹا آپ نے کچھ نہیں کھایا؟ دن بدن کافی کمزور ہوتے جا رہے ہیں۔ کچھ تو اپنا خیال کریں۔ "ماں جی کی بات آفرین نے سر جھکائے سنی اور دل ہی دل میں سوچا۔) یہ کیوں نہیں کھانا کھاتا؟ پہلے تو وہ کچھ بھی پکاتی تھی وہ چٹ کر جاتا تھا جیسے اسے بڑھ کر کوئی بھوکا ہے ہی نہیں اور اب -؟

مجھے بھوک نہیں ماں جی "شہرام کہہ رہا تھا۔" جملہ جیسے ختم کیا اس کی موبائل بجنے لگی۔ "اوکے، میں آتا ہوں۔" آفیس کی طرف سے کال پر جواب دے کر وہ ماں جی کے طرف مڑا۔

ماں جی انکا بہت بہت خیال رکھنا۔ کھانا اور فروٹ اور جوس ٹائیم پر دینا۔ "وہ اٹھ کر آفرین کے قریب گیا اور اس کے بالوں کو نرمی سے سہلا کر مڑ گیا۔

آفرین کو بالکل سمجھ میں نہیں آیا کہ کیا ہوا صرف اتنا کہ وہ جلدی میں تھا۔ ناشتے کے بعد، اس نے فون پر نیوز اوپن کی۔ جہاں پر تازہ خبر نظر آرہی تھی۔ "ریحام "سُوری پشاور کے قبائلی فسادات میں غائب

سُوری خاندان کے بارے میں خبریں ہمیشہ ملک میں سب سے زیادہ زیر بحث رہتی تھیں۔۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

☆☆☆☆

شہرام ابھی آفیس پہنچا ہی تھا کہ علینہ آفتاب غصہ میں بھری ہوئی یکدم اس کے سامنے آکر اسے تھپڑ دے مارا۔ سب کے سامنے اس کھلی بے عزتی پر شہرام کے اندر جیسے آتش فشاں سا پھٹ پڑا ہو۔ اس نے

اشتعال میں آکر ان کا ہاتھ پکڑ لیا۔ علینہ آفتاب کا حلیہ کافی بکھرا ہوا سا تھا۔ اس کی آنکھیں مسلسل رونے سے سرخ اور غصے سے بھری ہوئی تھیں۔ "شہرام، اگر میرے بیٹے کو کچھ ہوا تو میں تمہیں بھی اس کے ساتھ دفن کر دوں گی۔" وہ ہزیانی انداز میں چلنخ رہی تھی۔

رلیکس رہو۔ یہ وقت جذباتی ہونے کا نہیں بلکہ ریحام کو صحیح سلامت واپس لانے کا" ہے۔ میں نے سیکرٹری کو کہا ہے ٹکیٹ بک کروائے۔ میں جاؤں گا اپنے بیٹے کو

## URDU NOVEL BANK

ڈھونڈھنے اس کے شوہر آفتاب نے اس کے گرد بازو سے سنبھال کر اسے پرسکون رہنے کی تلقین کرتے تھپکا

تم؟ لیکن وہاں کے حالات ٹھیک نہیں اگر تمہیں کچھ ہو گیا تو؟ "وہ بری طرح پریشان" ہوئی۔ کہ بیٹے کے ساتھ اب شوہر کو بھی نہ کھودے۔

اگر وہ مر گیا ہو تب بھی اس کی لاش تو لینے جانا ہی پڑے گا نا۔ "اس کی آنکھوں میں گہرا" دکھ جاگزیں ہوا۔

آپ کو جانے کی ضرورت نہیں۔۔۔ میں جا رہا ہوں "شہرام نے لاپرواہانہ انداز میں کہا" اور آگے بڑھ گیا۔

رکو۔۔۔ آفتاب کو ساتھ لے جاؤ۔ مجھے تم پر اب بھروسہ نہیں رہا یہ نہ ہو اسے مار کر "لاش دفن کر آؤ۔ اور ہمیں پتا بھی نہ چلے۔ "علینہ نے سنگلی کی انتہا کر دی تھی۔ شہرام نے یہ سب دل پر پتھر رکھ کر برداشت کیا۔



## URDU NOVEL BANK

میر ہادی کو یہ سن کر غصہ آیا۔ "میڈم بہت زیادتی کرتی ہیں۔ یہ نہیں سوچتی کہ آپ بھی اس کا ہی خون ہو۔۔۔ آپ بھی اس کے بطن سے پیدا ہوئے ہیں باس، اگر آپ مجھ سے پوچھیں تو آپ کو بالکل نہیں جانا چاہیے۔ آفتاب صاحب کو تنہا جانے دیں۔"

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ میڈیا والے کس طرح مجھے نشانہ بنا رہے ہیں؟ میری تصویر فی الحال ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو چکی ہے۔ اس لیے میں اپنی ساکھ بچانے کے لیے وہاں جا رہا ہوں، اور... مجھے نہیں لگتا کہ ریحام مرگیا ہے۔ مجھے لگتا ہے کسی نے جان بوجھ کر مجھے بدنام کرنے کے لئے سازش کی ہے۔

جانے سے پہلے اس نے آفرین کو ضروری ہدایات دی تھی۔ "میں کچھ دنوں کے بزنس ٹرپ پر جا رہا ہوں۔ میڈیسن وقت پر لینا۔ کھانا وقت پر کھانا۔ اور اچھے بچوں کی طرح گھر پر رہنا۔" فون سے اس کی گھمبیر آواز گونج کر آفرین کے دل کو دھڑکا رہی تھی لیکن اس نے اپنے کان بند کر دیئے۔ بے حس بن گئی۔

ٹھیک ہے۔ "آفرین نے نہیں پوچھا کہ کہا جا رہے ہو؟ کیوں جا رہے ہو؟ اس سب سے اسے کوئی مطلب نہیں تھا۔ اسے بس کچھ دن اس کا سامنا نہ ہونے کی خوشی

☆☆☆☆

## URDU NOVEL BANK

یہ ایک ہفتے بعد کی بات تھی۔ جب وہ فریش ہو کر کمرے میں آئی بیڈ پر ایک سفید کمر کا خوبصورت ایمبرائیڈ سوٹ پڑا ہوا تھا۔ اس کے ساتھ ایمبرائیڈ دوپٹہ بھی اٹیچڈ تھا۔ وہ سوٹ دیکھ کر مو ہو گئی۔ بے اختیار ہاتھ بڑھا کر چھوا۔ کپڑا بھت ہی نفیس تھا۔

"اس نے جھک کر اس پر رکھی چٹ پڑھی۔ "7:00 بجے تیار رہنا۔"

www.urdu-novel-bank.com  
Visit for more novels:

لکھائی کو وہ ہزاروں میں بھی پہچان سکتی تھی۔ اس ایک ہفتے کی دوری نے اس کے دل کو تھوڑا سا بدلا ضرور تھا۔ لیکن وہ اسے معاف کرنے کے موڈ میں بالکل نہیں تھی۔ شام کو نا چاہتے ہوئے بھی اسے تیار ہونا پڑا۔ شہرام نے اسے لینے کے لئے ہادی کو ہی بھیجا تھا۔ وہ خاموشی سے گاڑی کی پچھلی نشست پر بیٹھ گئی تھی۔ گاڑی انجان راستوں سے ہوتی ایک جگہ رک گئی۔ رات کا اندھیرا پھیل چکا تھا۔ لیکن جگہ جگہ برقی قمقمے جل رہے تھے۔ یہ ایک اونچی جگہ پر خوبصورت سبزواری تھی۔ جہاں سے شہر کی روشنیاں نظر کو بھلی لگ رہی تھیں۔ بیچ میں جالی کے پردوں سے خیمہ سا بنا کر درمیاں میں ٹیبل سیٹ کی گئی تھی۔ جس کی سیٹنگ سے صاف لگ رہا تھا یہ کینڈل لائٹ ڈنر ہے۔ وہ دل ہی دل میں سرپرائزڈ ہو کر وہیں کھڑی رہ گئی۔

## URDU NOVEL BANK

جگہ پسند آئی؟ "بچھے سے کسی نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر سرگوشی کی۔ وہ جیسے "اچھل پڑی۔ شہرام نے تھام لیا۔

"کیا ہوا؟ اتنی حیران کیوں ہو رہی ہو؟ "کیا، سرپرائز پسند نہیں آیا؟"

آفرین نے کوئی جواب نہیں دیا۔ تب وہ اسے ہاتھ سے تھامتا آگے بڑھا۔ اس کے لئے کرسی کھینچ، کراسے بٹھایا۔ پھر خود بھی سامنے کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔

آپ کب واپس آئے؟ "آفرین حیران تھی۔"

ہممم، آج ہی۔۔۔۔ میں نے سوچا تھا۔۔۔ تم میرے لئے فکر مند ہوگی، مجھ سے یہ پوچھو "گی کہ میں کیسا ہوں؟ لیکن۔۔۔ خیر۔۔۔ میرے جینے یا مرنے سے تمہیں کوئی فرق نہ پڑتا۔۔۔ میرا وجود ویسے بھی کسی کے لئے اہمیت کا حامل نہیں۔ نہ میری ماں کو مجھ سے محبت ہے نہ ہی تم کو مجھ سے چاہت، میں نے سوچا تھا کاش میں زندہ واپس نہ آتا۔۔۔۔ قبائلی فساد میں مرجاتا۔۔۔۔ لیکن -- میری بد قسمتی کہ میں زندہ سلامت واپس آگیا۔"

آفرین سر جھکائے سنے گئی۔

## URDU NOVEL BANK

مانتا ہوں۔۔ میں ماضی میں تمہارے ساتھ اچھا نہیں رہا۔۔ تم پر شک کیا۔ تمہیں تکلیف " دی۔ میں اس کے لئے تم سے سچی دل سے معافی چاہتا ہوں آفرین۔۔ جانتا ہوں۔۔۔ میں چاہ کر بھی وہ دن واپس نہیں لاسکتا۔۔۔ لیکن اپنے آج کے دن اور۔۔۔ آنے والی زندگی کا ہر ایک دن اچھا بنانے کی کوشش کرنے کی خواہش ہے۔ اور۔۔۔ اس کا وعدہ بھی کرتا ہوں۔"

شیرام کے گھمبیر لہجے میں کہا گیا ایک ایک لفظ اس کے دل کو چھو رہا تھا۔۔۔ اس کا دل پلٹ رہا تھا آہستہ آہستہ

کل تم نے مجھے پرپوز کیا تھا۔ آج میں تمہیں سچی دل سے پرپوز کرتا ہوں۔۔۔ کیا تم مجھ " سے شادی کرو گی؟

اس نے ٹیبل پر پڑی مٹھی ڈبیا اٹھا کر کھولی جہاں ہیروں سے جلمگ کرتی بڑی سی انگوٹھی دکھائی دے رہی تھی۔ آفرین نے اپنی بڑی بڑی حیران آنکھیں وا کر کے پہلے انگوٹھی پھر شہرام کو دیکھا جو منتظر نظروں سے مسکرا کر اسے دیکھ رہا تھا۔

وہ پورے ایک ہفتے کے بعد اس کے سامنے تھا۔ آفرین نے بغور اسے دیکھا۔ کیا یہ واقعی وہی شخص تھا؟ جس کے لفظ لفظ میں زہر بھرا ہوتا تھا؟ کیا واقعی وہی شہرام تھا؟ جو

اس سے سخت نفرت کا دم بھرتا اسے زچ کرنے، تنگ کرنے کی تمام کوششیں صرف کردی تھیں۔

کبھی وہ یہی سب چاہتی تھی۔ شہرام اس کے طرف محبت سے دیکھے تو بس دیکھتا ہی رہ جائے۔۔ اس کی ہر بات مانے، اس کے چھوٹے چھوٹے نخرے اٹھائے، وہ اس سے لاڈ کرے، وہ اس کے لاڈ پورے کرے، لیکن وہ ہمیشہ ایک سرد مزاج، اکھڑ اور بدمزاج شخص کی طرح رہا۔ کبھی اس نے آفرین کو سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کی۔ کرتا بھی کیسے؟ ان کے بچ میں جو مین چیز ہوتی ہے انڈراسٹیڈنگ۔۔ یہ مین چیز ان کے درمیاں نہیں رہی تھی۔ جب دو فریق ایک دوسرے کو سمجھنا شروع کرتے ہیں تب عزت کی بنیادیں پڑنی شروع ہوتی ہیں۔ جب عزت و احترام کی بنیاد مضبوط ہو جاتی ہے تب محبت کی کونپلیں کسی خود رو بیل کی طرح روح کی سرزمین سے سر اٹھاتی ہے۔ اور پوری روح کو اپنی شاخوں سے بھر دیتی ہے۔ محبت کی یہ سرسبز بیل نے صرف آفرین کو ہی لپیٹ میں لیا تھا۔ شہرام جیسے اکھڑ شخص نے کبھی اس کی خوشبو محسوس نہیں کی۔ اور آج وہ اکھڑ شخص سرتا پیر اس امر بیل میں لپیٹا اس کے جانب ہاتھ پھیلائے آنکھوں میں محبت کے جگنو بھرے کھڑا تھا۔

"نہیں"

اس نے فیصلہ کن انداز میں انکار کر دیا۔

☆☆☆☆☆

رات کو نہانے کے بعد وہ کروٹ بدل کر سو گیا تھا۔ اُس کی باہم ملی ہوئی ابرو اور پیشانی پر پڑے دو تین بل سے صاف معلوم ہو رہا تھا کہ وہ بہت تھکا ہوا ہے۔ پریشان ہے۔ الجھا ہوا ہے۔ آفرین کافی دیر تک اسے یونہی بے خیالی میں تکتی رہی۔ اسے نیند نہیں آرہی تھی۔ وہ خود کافی الجھن میں تھی۔ پھر کروٹ بدل کر اپنا موبائل آن کیا۔ ایک تصویر نے اس کی توجہ کھینچ لی۔ تصویر میں رحام ہاسپٹل بیڈ پر نظر آ رہا تھا۔ اور ساتھ ہی دوسری تصویر شہرام کی تھی۔ جس میں بتایا گیا تھا کہ شہرام سوری نے جان پر کھیل کر اپنے بھائی کی جان بچائی ہے۔) تو کیا شہرام رحام کو لینے گیا تھا؟ کیا شہرام نے اس کے کہے کا مان (رکھا تھا؟

☆☆☆☆☆

آفرین رحام سوری سے ہاسپٹل میں عیادت کرنے آئی تھی۔ کچھ دیر بیٹھ کر وہ جانے کے لئے اٹھ کھڑی ہوئی۔

## URDU NOVEL BANK

میں اب چلتی ہوں۔ "آفرین زیادہ دیر ٹھہرنا نہیں چاہتی تھی۔ وہ انہیں خدا حافظ" کرنے کے بعد باہر نکل گئی۔

کیا تم اس لڑکی کو پسند کرتے ہو؟ "اس کے جانے کے بعد علیہ نے ریحام سے "سرسری انداز میں پوچھ لیا۔

ریحام کی آنکھوں میں عجیب سی چمک آئی۔ "زیادہ نہیں بس تھوڑا سا۔۔ اچھی لگتی ہے۔ پھر ہم دوست ہیں۔" مسکرا کر تصحیح کی۔ "وہ منگنی شدہ ہے مام۔" اس کی بات پر علیہ کی پیشانی پر بل پڑ گئے۔

مجھے بالکل بھی یہ لڑکی پسند نہیں آئی۔ سنا ہے عظیم لاشاری کی ناجائز لڑکی ہے۔ "اس" نے کڑواہٹ سے کہا۔

مام پلیز۔ ان کے لئے ایسے جملے مت بولیں۔۔۔۔۔ لوگ تو میرے لئے بھی ایسا ہی "بولتے رہے تھے۔۔۔! اس کے لئے آپ کیا کہیں گیں؟ "ریحام کو سخت برا لگا۔

## URDU NOVEL BANK

تم۔۔۔ اس لڑکی کی سائیڈ لے رہے ہو؟" غصے سے علیینہ نے ہونٹ بھیج لئے۔ اور "سر نخوت سے جھٹکا۔

بس ٹھیک ہے۔۔۔ ماں بیٹا جھگڑے میں مت پڑو۔۔۔ ہم اپنے بیٹے کے لئے اس سے "بھی اچھی لڑکی ڈھونڈیں گے۔" آفتاب صاحب نے مسکرا کر بیوی کا شانہ تھپکا۔ جس پر بلا خواستہ وہ مسکرا دی۔

مجھے صرف ڈر لگتا ہے۔۔ کہیں میرا بیٹا دھوکا نہ کھا جائے آفتاب۔۔۔۔۔ ویسے بھی شہرام "تانیہ لاشاری سے شادی کر رہا ہے۔۔۔ اگر تم نے اس لڑکی کو زندگی میں شامل کیا تو شہرام ہمیشہ کے لئے تمہارا دشمن بن جائے گا۔" وہ ڈری ہوئی لگی۔

رتحام حیرت سے ماں کو دیکھنے لگا۔

کیا شہرام بھائی تانیہ لاشاری سے شادی کر رہے؟ "وہ حیران تھا۔"



mmnigunolergun.com

VISIT FOR MORE NOVELS:

یہ کیسا مذاق تھا؟ کیسا؟؟؟ کل شام شہرام نے اسے خوش کرنے کے لئے کینڈل لائٹ  
ڈنر ارینج کیا تھا۔ اسے محبت سے پرپوز کر رہا تھا۔۔۔۔۔ اور آج۔۔۔۔۔ آج وہ یہ سن رہی تھی کہ  
شہرام تانیہ سے شادی کر رہا! کیسے؟؟؟

☆☆☆☆

شام کے 6 بج رہے تھے۔ وہ حسب معمول اپنی آفیس میں بیٹھی روزانہ کے معاملات میں مصروف تھی۔ اسے واپس جانا چاہیئے تھا۔ لیکن اس کا ذہن بالکل بھی آمادہ نہیں ہو رہا تھا۔ پراگندہ سوچوں سے بچنے کا واحد حل اس کے پاس سوائے خود کو مصروف رکھنے کے اور کوئی نہیں بچا تھا۔

اسی لمحے شہرام نے اسے میسج کیا۔ (میں آج رات واپس نہیں آؤں گا۔ ولا جارہا ہوں۔ تم جلدی سو جانا۔۔۔ اور اپنا خیال رکھنا۔)

اب ایسا لگا جیسے اسے گھر جانے کی کوئی جلدی نہیں رہی تھی۔ اس نے سر جھٹک کر دوبارہ سے فائل اٹھائی۔ لیکن اب اس کے ذہن نے بالکل بھی کام کرنے سے انکار کر دیا۔ اس کی نظریں فائل پر جمی تھیں لیکن ایک لفظ بھی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا۔ نظر اچانک ہی دھندھلی ہونے لگی۔ (کیا دھندھلی کی وجہ سے تھی؟)

(اوھ۔۔۔ کیا وہ رورہی ہے؟ یہ کیا ہو رہا تھا اس کے ساتھ؟)

## URDU NOVEL BANK

کیا وہ ولا اسی لئے گیا ہے کہ اسے تانیہ سے ملاقات کرنی تھی؟ یقیناً وہاں اس کی شادی (!!) کی بات چیت ہونے جارہی ہے

اور اگر شادی کے بعد بھی، اس کے ساتھ ایسے ہی رلشن میں رہنا پڑا۔۔۔ تو یہ ناممکن تھا۔۔۔ قطعی ناممکن۔۔۔ اسے لگا وہ ساری عمر اسے رکھیل بنا کر رکھنے کا خواہشمند تھا۔۔۔ نہیں۔۔۔ وہ ایسا نہیں کر سکتی۔۔۔ وہ اس طرح بنا کسی حیثیت و عزت کے نہیں جی سکتی۔۔۔ کس منہ سے وہ جیئے گی؟ اسے کچھ نہ کچھ کرنا تھا۔۔۔ اسے مضبوط بننا (تھا۔۔۔ اسے شہرام سے دور رہنا تھا۔

☆☆☆☆☆

شہرام کی گاڑی جیسے ہی سُوری ولا کے گیراج میں رکی۔ اس نے دیکھا، اماں بی اور تانیہ لاشاری لان میں چہل قدمی کر رہی تھیں۔۔۔ دونوں میں نجانے کس موضوع پر گفتگو ہو رہی تھی جو ہنسی چہرے سے ہٹ ہی نہیں رہی تھی۔ اماں بی نے نواسے کو اتنے دنوں بعد دیکھا تو خوشگوار حیرت سے مڑی۔ "ارے شہرام بیٹا۔۔۔ آؤ۔۔۔ ادھر آؤ۔۔۔ بڑے دن بعد نظر آئے۔" اسے آواز دے کر پاس بلانے لگی۔

اس نے چاہا تھا کہ حسب عادت منہ پھیر کر نظر انداز کر کے اندر بڑھ جائے، لیکن اماں بی نے اسے دیکھ لیا تھا سو بیزاری محسوس کرنے کے باوجود، اس کے پاس وہاں جانے کے اور کوئی راہ نہیں رہی۔ "شہرام، تم بالکل وقت پر آئے ہو، ہم دونوں باغ تک چہل قدمی کرنے جا رہے ہیں۔ تم بھی ساتھ چلو۔" اماں بی کے کہنے پر اس نے ناگواری سے اردگرد نظر دوڑائی۔

"اماں بی، میں کافی تھک چکا ہوں۔ اور اپنے کمرے میں آرام کرنا چاہتا ہوں۔"

ہیں؟ میں کہہ رہی ہوں، تم ساتھ چلو، اور تم کہہ رہے ہو تھک گیا ہوں! اے"

بیٹا۔۔۔۔۔ بوڑھی نانی کو اتنا ہی ناپسند کرتے ہو؟ "اماں بی کا چہرہ اس کے صاف انکار پر مایوس ہو گیا۔ ایک تو اس نے اتنے دنوں بعد صورت دکھائی تھی، اوپر سے لاپرواہ لہجہ، لیا دیا رویہ، اماں بی کو سخت کھٹک رہا تھا۔

شہرام نے ایک تھکی تھکی سی گہری سانس بھری۔ اس کے پاس اب ان کا کہا ماننے کے اور کوئی چارہ نہیں رہا۔ بے اختیار انہیں تھام کر آگے بڑھنے لگا۔ "آپ کو کیوں ناپسند

## URDU NOVEL BANK

کروں گا اماں بی؟ بس میں تھکا ہوا تھا۔ ٹھیک ہے۔۔۔ کوئی بات نہیں، آئیے، باغ میں چلتے ہیں۔

لیکن ان کے ساتھ چلتے چلتے اماں بی ایک جگہ تھکن کا بہانہ کر کے باغ میں رکھی کرسیوں میں سے ایک پر بیٹھ گئی۔ اور ان دونوں کو آگے جانے کا کہا۔ طوہاً و کرباً شہرام آگے بڑھا۔ تانیہ خوش تھی کہ شہرام اس کے ساتھ ہے۔ وہ اس سے جان بوجھ کر ادھر ادھر کی باتیں کرتی رہی۔ لیکن شہرام بالکل نہیں سن رہا تھا۔ وہ اس وقت وہاں ہوتا تو جواب دیتا نا۔۔ اس کا ذہن تو مکمل آفرین کے قبضے میں تھا۔ باغ میں لگے کافی سارے پھل دار پھل تھے۔ وہاں چیری کا درخت بھی تھا جہاں خوشنما سرخ سرخ چیری کے خوشے لٹک رہے تھے۔

تانیہ چیری اکھٹی کر رہی تھی۔

کتنی مزے کی ہیں؟ کیا آپ کو پسند نہیں؟ "تانیہ چیری کھاتے ہوئے اس سے پوچھنے لگی۔ شہرام نے چونک کر ناگواری سے اسے دیکھا۔  
(ہونہہ۔۔۔ مکار لڑکی۔)

## URDU NOVEL BANK

کیوں؟ کیا تم نے پہلے کبھی چیریز نہیں کھائی ہیں؟ اس بات کو اتنا بڑھا چڑھا کر پیش کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ "شہرام نے طنزیہ انداز میں کہا۔

چیریز اور اسٹرابیریز، کافی میٹھی اور خوبصورت ہوتی ہیں، اس لیے ہم لڑکیاں ان دونوں پھلوں کو بہت پسند کرتی ہیں۔ "ننانیہ نے پسند کرنے کی لاجک بتائی۔

شہرام اس کی بات پر سوچ میں پڑ گیا۔ (تو کیا آفرین کو بھی چیریز اور اسٹرابیریز پسند ہونگی؟) آج کل وہ ویسے بھی اس سے بہت ڈری سہمی ہوئی سی رہتی تھی۔

اگر وہ اس کے لئے یہ دونوں پھل لے جائے تو دیکھ کر بھت خوش ہوگی۔ ہوسکتا ہے اس کا خوف کچھ کم ہو جائے!

اس نے خاموشی سے قریب رکھی تنکوں کی باسکٹ اٹھائی اور سرخ سرخ بھری بھری اسٹرابیریز، چیریز، توڑ کر بھرنے لگا۔

ارے۔۔۔۔۔ یہ دیکھیں۔۔۔۔۔ کتنی بڑی ہے؟ اس کے چؤطرف سبز پتوں کا گھیرا، جیسے "کنول کا پھول، اور پیچ میں یہ دونوں باہم ملی ہوئی اسٹرابیریز، بالکل دل کی شکل جیسی لگتی ہیں۔۔۔۔۔ ہے نا شہرام؟ "ننانیہ نے ایک اسٹرابیری اٹھا کر اسے دکھائی۔ وہ واقعی کافی بڑی

## URDU NOVEL BANK

اور سرخ تھی۔ دو اسٹرابیرز باہم ملی ہوئی تھیں۔ چاروں طرف سبز پتے۔۔ جیسے کنول کا پھول۔

اس منظر کو جلدی سے اماں بی نے اپنی موبائل میں کیچر کر دیا۔ جو زیادہ دور نہیں تھیں۔ شہرام نے بالکل توجہ نہیں دی۔ بلکہ اسٹرابیرز تانیہ کے ہاتھ سے لے کر باسکٹ میں رکھ دی۔

جب وہ رات کو واپس جائے گا تو آفرین کو دے گا۔ وہ یقیناً یہ دیکھ کر خوش ہوگی۔ وہ تصور میں دھیمے سے مسکرا دیا۔

تانیہ اسے مسکراتا دیکھ کر سمجھی وہ اسے پسند کرتا ہے۔

اس کے دل میں میٹھی میٹھی سی چھبن ہونے لگی۔ وہ شرما سی گئی۔

ان کی واپس پر اماں بی نے اپنے خاندانی شیف کو حکم دیا۔ کہ ان اسٹرابیرز کا کیک بنائے۔ لیکن شہرام انکار کر دیا۔ "نہیں یہ اسٹرابیرز اور چیریز میں نے کسی اور کے لئے چنی ہیں۔" اور باسکٹ اٹھائے اپنے کمرے میں چلا گیا۔

## URDU NOVEL BANK

تانیہ کے چہرے کا رنگ یکدم بدل گیا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے اسے بالکل بھی اب کوئی غلط فہمی نہیں رہی۔ اگر ایک مرد بھت سارا پھل چن کر کسی کو دینے کے لئے رکھ دے۔ تو صاف مطلب تھا کہ 'کسی اور' ضرور عورت ہی ہوگی۔

اچانک ہی تانیہ کو یاد آیا کہ اس دن اس کے فلیٹ میں کسی عورت کی موجودگی کا احساس ہوا تھا۔ اس نے اپنے شک کی بعد میں تحقیق کی تھی لیکن خاطر خواہ کامیابی نہیں مل سکی۔

کس کے لئے؟ کون ہے؟ "اس نے شکی نظروں سے شہرام کو دیکھتے ہوئے کہا۔ جو اندر" جا چکا تھا۔

اوہو۔۔۔ مجھے یاد آیا۔۔۔ میں نے ہی اسے کچھ دیر پہلے کہا تھا کہ اپنے نانو کے لئے کچھ " اسٹرابیریز چُنے۔ اس نے آج اسٹرابیری کیک کی فرمائش کی تھی۔ "اماں بی نے ہنس کر اپنے سر پر ہاتھ مار کر جیسے اپنی یادداشت کو کوسا۔ "میں بھی نا۔۔۔۔۔ بھت بھلکڑ ہو گئی "ہوں۔"



## URDU NOVEL BANK

اچھا۔۔ کوئی بات نہیں اماں بی۔ "تانیہ اب کچھ پرسکون نظر آنے لگی۔" آئیے آج میں "آپ کو اپنے ہاتھ کا بنایا ہوا کیک کھلاتی ہوں۔" وہ مسکرائی۔

☆☆☆☆☆

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

رات کے کھانے پر اماں بی نے کافی اہتمام کروایا تھا۔ اور بڑی بات کہ تانیہ ہر دُش شہرام کے طرف بڑھا رہی تھی۔ "یہ لیں نا۔۔ میں نے بنائی ہے۔۔ اوھ۔۔ یہ تو چکھیں۔۔ میں نے فرسٹ ٹائم ٹرائی کی ہے۔۔ اور لیں نا۔۔" اور شہرام کو اپنے خاندانی شیف کے ذائقوں کا اچھی طرح پتا تھا کہ ان میں سے ایک بھی چیز اس لڑکی کی بنائی ہوئی نہیں تھی۔ لیکن وہ خاموشی سے زہر مار کرتا رہا۔

جب تم تانیہ کو چھوڑنے جاؤ تو یہ کچھ سامان بھی وہاں لے جانا۔۔ میں نے ایک ہفتے "بعد تمہاری شادی کی ڈیٹ فلکس کی ہے۔" اماں بی کی جملے پر جہاں شہرام کا چہرہ غصہ روکنے کی کوشش میں سرخ ہوا۔ وہیں پر تانیہ شرم سے سرخ ہوئی جا رہی تھی۔ اور ترچھی نظروں سے شہرام کو دیکھ کر پہلو بدلا۔

Visit For More Novels: [www.urdu-novel-bank.com](http://www.urdu-novel-bank.com)

## URDU NOVEL BANK

لیکن اگلے پل ہی اس کا رنگ زرد پڑا۔ جب شہرام نے سنجیدگی سے چمچ پلیٹ میں رکھ کر "اماں بی کو دیکھا۔" میں اس شادی کے لئے کب راضی ہوا ہوں؟

اگر تم اب بھی راضی نہیں ہو تو پھر کب تک اس رشتے کو گھسیٹنے کا ارادہ ہے؟ "اماں"

بی کی پیشانی سلوٹوں سے بھر گئی ساتھ ہی آنکھوں میں سخت ناگواری کا عنصر عیاں ہوا۔

کیوں؟ کس لئے تم لاشاری کی بیٹی سے شادی نہیں کرو گے؟ ہماری عزت خاک میں "ملانا چاہتے ہو؟ ارادہ کیا ہے تمہارا آخر؟ سمجھ کیا رکھا ہے تم نے؟ بھتر ہے اپنی یہ بے جا ضد بھول جاؤ۔۔۔ اگر نہیں تو پھر یہاں کبھی قدم مت رکھنا۔۔۔ میں بھول جاؤں گا کہ تم "میرے وارث ہو۔"

نانا ابا کبھی ان معاملات میں نہیں بولتے تھے۔ لیکن آج شہرام کے رویے کو دیکھ کر انہیں بھی غصہ آگیا تھا۔ اور ان کی آواز بلند ہوئی تھی۔

کیا کہا؟ "شہرام کو لگا اس نے کوئی مذاق سن لیا ہو۔"

"اپنی ذاتی قابلیت کے باوجود بھی کیا میں آپ کی خاندانی دولت کا محتاج ہو سکتا ہوں؟" وہ تلخ ہوا۔

## URDU NOVEL BANK

"شہرام۔۔۔ لوگ کیا کہیں گے سوچو؟"

اماں بی نے بحث کو طول پکڑتے دیکھا تو اس ڈر سے کہ شہرام کی ضد کوئی گل نہ کھلائے۔ نرمی برتنی چاہی۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

مجھے پرواہ نہیں کہ لوگ کیا کہیں گے یا کیا نہیں!؟ اگر آپ کو لگتا ہے کہ میں اس "قابل نہیں ہوں۔ تو میرے بجائے ریحام کو وارث کر دیں۔ میں بالکل بھی برا نہیں مناؤں گا۔ زندگی میری اپنی ہے۔ اسے جینا آپ لوگ چاہتے ہیں کیوں؟

کیا تم مجھے قبر کے کنارے پہنچا کر دم لو گے؟" اماں بی کو غصہ چڑھا اس نے بے اختیار ٹیبل پر ہاتھ مار کر اسے ڈانٹ پلائی۔

آپ کے پر سخت ہیں، اسی لئے آپ ابھی نہیں مریں گیں۔ بے فکر رہیں۔ "شہرام" نے نفاست کے ساتھ نیپکن سے اپنے ہونٹ پونچھے، اور اوپر چلا گیا۔ واپسی میں اس کے ہاتھ میں باسکٹ تھی۔ وہ سیدھا باہر نکلنے لگا۔ تانیہ کا رنگ سپید پڑ چکا تھا۔

ہمممم۔۔۔ "لیکن اس ایک اثباتی ہنکارے میں جو خطرناک جلادینے والی چنگاریاں چھپی" تھیں وہ تانیہ نہیں دیکھ سکی تھی۔

گاڑی کی اسپید چڑھتی جا رہی تھی۔ یہاں تک کہ دو سو کلو میٹر فی کلاک تک پہنچ گئی۔ تانیہ کی پورے راستے کان پھاڑ چینیخیں گونجتی رہیں۔

## URDU NOVEL BANK

لاشاری میڈیشن کے قریب آکر شہرام نے بریک پر پاؤں رکھ کر ایک جھٹکے سے گاڑی روکی۔ جس پر اتنی طاقتور گاڑی بھی ہل کر رہ گئی۔ تانیہ کی تو آنتیں ہی منہ کے راستے باہر نکلنے کو ہوئیں۔ وہ یکدم سیٹ سیٹ سے جان چھڑاتی، باہر بھاگی۔ پودوں کے پاس جا کر ایک جھٹکے سے الٹی کر دی۔

www.urdu-novel-bank.com  
Visit for more novels:

شہرام جھنجھلاتا ہوا باہر نکلا۔ اور ٹشونکال کر اس کے طرف بڑھایا۔

تانیہ نے خوشگواریت سے ٹشو کو دیکھا (شہرام کو اس کا خیال ہے؟) (لیکن لگے ہی پل اس کی خوشفہمی اپنی موت مر گئی۔ جب اس کے کانوں نے سرد انداز میں طنزیہ جملے سنے۔ "اگر میں تمہاری جگہ پر ہوتا الزام خود پر رکھ کر تم سے الگ ہو جاتا۔"

اس بات سے کیا مطلب ہے آپ کا؟ "وہ بے چین ہوئی۔"

شہرام نے سگریٹ کو شعلہ دکھایا اور ایک گہرا کش لے کر دھواں فضا میں چھوڑ دیا۔ یہ انداز بھت دل چھو تھا۔ لیکن اس کی آنکھیں اس عمل سے قطعی مختلف بے رحم تھیں۔ "کیا

## URDU NOVEL BANK

تمہیں یہ نظر نہیں آ رہا کہ میں بالکل بھی تم میں دلچسپی نہیں رکھتا؟ تمہارے لئے بہتر یہی ہے کہ انکار کر دو۔ ورنہ پھر جو کچھ ہوگا۔۔۔۔ اس کی ذمہ داری تم پر ہوگی۔

ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔ مجھے آپ کے الفاظ پر یقین نہیں۔۔۔ جھوٹ بولتے ہو آپ، "تانیہ" نفی میں سر ہلاتی ہوئی۔ روتے ہوئے کہنے لگی۔ "میں انکار نہیں کروں گی۔۔ میں آپ سے محبت کرتی ہوں شہرام۔۔ اور مجھے یقین ہے آپ بھی مجھ سے پیار کرتے ہیں۔"

پیار؟؟؟ اور وہ بھی تم سے؟؟!! تم سچ میں اندھی ہو چکی ہو۔ "شہرام کے منہ سے" حقارت بھرے الفاظ خنجر کی تیز دھاکی طرح تانیہ کا جگر چھلنی کر گئے تھے۔

کچھ بھی ہو۔۔۔ میں آپ سے یہ رشتہ نہیں توڑوں گی شہرام، میں آپ کو بچپن سے پسند کرتی ہوں۔۔ آپ کے بنا نہیں رہ سکتی۔ "وہ جیسے اندر سے ٹوٹ گئی تھی۔ پھٹ پڑی۔

تو تم۔۔۔ ایسے نہیں مانو گی؟ "شہرام نے ایک ابرو کھینچا۔"

## URDU NOVEL BANK

میں اچھی طرح جانتی ہوں، آپ کی زندگی میں دوسری عورت ہے۔۔۔ اگر آپ میرے " ساتھ شادی پر راضی ہو جائیں۔۔۔ تو میں یہ بات کسی کو نہیں بتاؤں گی۔ کیونکہ ادھر سب ہی مجھے آپ کی بیوی کی حیثیت سے قبول کرچکے ہیں۔ آپ کا انکار آپ کو مہنگا پڑسکتا ہے۔ "تانیہ لاشاری اس کے بازو کو کھینچ کر دھمکانے لگی۔

www.urdu-novel-bank.com  
visit for more novels:

تمہاری اتنی ہمت۔۔۔ کہ مجھے دھمکیاں دو؟ "شہرام نے سختی سے اس کی گردن کو گرفت " میں لیا۔

بھلی آپ مجھے مار دو۔۔۔ لیکن میں انکار نہیں کروں گی۔ "وہ ضدی بنی کھڑی رہی۔ " ٹھیک ہے۔۔۔ تمہیں جو کرنا ہے کرو۔۔۔ اب میں بھی وہی کروں گا جو مجھے کرنا " چاہیئے۔ "شہرام نے اس کی ہٹ دھرمی پر اپنی گرفت چھوڑ دی۔ اور تیزی کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ کر چلا گیا۔ تانیہ پیچھے اڑتی دھول کو گھورتی رہ گئی۔

ان ماں بیٹی کے لئے بہت مشکل تھا اتنے امیر خاندان کے لڑکے کو یوں آسانی سے چھوڑ دینا۔ ان کی عزت کا معاملہ تھا۔ ہاتھ آتی دولت، عیش اور شہرت کے خواب دیکھتی یہ لڑکی اتنی آسانی سے شہرام کو جانے نہیں دے سکتی تھی۔

☆☆☆☆

www.urdu-novel-bank.com  
visit for more novels:

یہ دن کا وقت تھا۔ آفرین آفیس میں لچ بریک کے وقت بیٹھی ہوئی یونہی ذہن فریش کرنے کے لئے سیل فون پر نیوز سرچنگ کر رہی تھی۔ جب سیل فون پر نیوز نوٹیفکیشن کی ٹون سنائی دی۔  
یہ آج کی ٹاپ ترین نیوز تھی۔

"سُوری خاندان کا وارث شہرام سُوری اپنی جاگیر میں خوبصورت منگیترا کے ساتھ"

تصویر میں تانیہ لاشاری شہرام سُوری کے ساتھ قریب کھڑی اسے پیار سے دیکھتے ہوئے مسکرا رہی تھی۔ سورج کی بنفشی شعائیں اوپر سے ان کے پیچ میں سے گزر کر روشنی کا ہالہ سا بنا رہی تھیں۔ تصویر بہت مکمل تھی۔ دیکھنے والا یہی سمجھتا کہ دونوں ایک محبت کرنے والا جوڑا ہیں۔



## URDU NOVEL BANK

اسے یاد آیا رات کے دوسرے پہر شرام اچانک ہی گھر آگیا تھا۔ اس کے ہاتھ میں یہی باسکٹ تھی۔ بقول اس کے یہ اسٹرابیرز اور چیریز اس نے آفرین کے لئے اکھٹی کی ہیں۔ اور اسی اسٹرابیری کے لئے اس نے پوچھا تھا (کیا یہ ہم دونوں کی طرح نہیں لگتی؟ ایسا لگ رہا ہے یہ ہم دونوں ہوں ساتھ ساتھ) یہ کیسا مذاق تھا؟ اس نے تانیہ کے ساتھ مل کر اسٹرابیرز چینی تھیں۔ وہ بھی کسی دوسری عورت کے لئے؟ کیا اسے بالکل بھی شرمساری نہیں ہوئی؟

لیکن۔۔۔ اس میں شرم کی بات کہاں سے آگئی؟ اس جیسے بے شرم شخص کا شرم سے! کیا واسطہ؟ جو خود اپنی ہونے والی بیوی کے ساتھ اپنی رکھیل کے لئے اسٹرابیرز چنے ہاں! وہ رکھیل ہی تو تھی۔۔۔ اس کی ان دونوں کے بیچ میں حیثیت رکھیل جیسی ہی تھی۔ وہ خود کو اور کس حیثیت سے دیکھتی؟ کس جگہ فٹ کرتی خود کو؟ خود کو کیسے عزت سے پکارتی؟ اس کی انا اس کا وقار اس شخص کے قدموں تلے آکر رونا جاچکا تھا۔ وہ اپنی جگہ تعین کرچکی تھی۔ اسے کوئی حسد محسوس نہیں ہو رہا تھا۔۔۔ ہاں۔۔۔ نہیں ہو رہا تھا حسد۔۔۔ لیکن۔۔۔ گال پر گرم گرم سیال بہتا محسوس کر کے اس نے بے دردی سے ہاتھ کی پشت سے گال صاف کیا۔۔۔ اور حیرت سے بھیگا ہاتھ دیکھ کر خود پر ہنس پڑی۔

## URDU NOVEL BANK

اس کی موبائیل پر بیل ہونے لگی۔ آفرین نے چونک کر نام دیکھا۔۔ شہرام کالنگ آ رہا تھا۔ اس نے گہری سانس لے کر خود کو پرسکون کرنے کی کوشش کی۔ اور کال پک کی۔ آئی۔۔ کسی غلط فہمی میں مت پڑنا۔ میری نانی نے مجھے زبردستی اس کے ساتھ بھیجا تھا۔ اور یہ تصویر بھی میری لاعلمی میں کھینچی گئی ہے۔۔ "دوسری طرف سے شہرام کی گھمبیر آواز گونجی۔

ہمممم۔۔۔ اٹ از او کے شہرام۔ "آفرین نے فرمانبرداری سے مان لیا۔ بنا کسی احتجاج کے " بلکل سپاٹ جواب۔

ادھر شہرام کو اس سے اس قدر سپاٹ جواب کی توقع نہیں تھی۔ وہ جھنجھلایا۔ "کیا مطلب ہوا تمہارا اس بات سے؟ "وہ یقیناً آفرین سے ماضی کی آفرین کی طرح احتجاج چاہ رہا تھا۔ کہ وہ اس سے لڑتی۔ چلیختی چلاتی۔ اور پوچھتی کہ ایسا کیوں ہوا؟ لیکن وہ پرسکون تھی۔ جیسے اس کا کوئی واسطہ نہ ہو۔

ادھر آفرین کے لئے شہرام کا رویہ سمجھ سے بالاتر تھا۔ اس کے جواب سے وہ اس قدر ناخوش کیوں ہو رہا تھا؟ کیوں اس کے لہجے میں مایوسی در آئی تھی؟ کیا توقع کر رہا تھا وہ؟

## URDU NOVEL BANK

وہ آپ کی ہونے والی بیوی ہے۔ یہ بالکل نارمل ہے، ساتھ کھڑا ہونا اور ساتھ فروٹ " چٹنا۔۔۔ مجھے بالکل بھی برا نہیں لگا۔۔۔ کیوں کہ۔۔۔ میں اپنی جگہ پہچانتی ہوں۔ " وہ جانتی تھی کہ اس کی پہچان کیا ہے؟

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

شہرام تو اس کے جواب پر دنگ رہ گیا۔ وہ کیا سوچے بیٹھا تھا۔۔۔ اور آفرین کیا جواب دے رہی تھی؟ وہ اس کا اتنا خیال رکھ رہا تھا۔۔۔ اسے اہمیت دے رہا تھا لیکن۔۔۔ وہ تھی کہ اس کو بالکل غیر اہم سمجھ بیٹھی تھی۔ اس کی نظر میں شہرام کی کوئی وقعت نہیں تھی۔۔۔ اور وہ کتنا بیوقوف تھا کہ یہ سمجھ بیٹھا تھا کہ آفرین کو اس خبر سے تکلیف پہنچی ہوگی۔ اور اس نے جلدی اسے فون کر کے اپنے طرف سے صفائی پیش کرنی چاہی لیکن۔۔۔۔۔ وہ بے حس تھی۔ تھک کر اس نے فون کاٹ دیا۔ آفرین حیرت سے بت بنی کال ڈسکنیکٹ دیکھتی رہی۔ اسے سمجھ میں نہیں آیا اس کی کون سی بات پر برہم ہو کر شہرام نے کال کاٹ دی ہے؟ کس بات پر ناراضگی دکھائی؟

## URDU NOVEL BANK

وہ ابھی تک سمجھ نہ سکی۔ کیا وہ آفرین سے یہ امید کر رہا تھا کہ وہ روئے۔۔۔  
 چلائے۔۔۔ چلیں۔۔۔ اور اس سے وجہ پوچھے۔۔۔ جیلِس ہو۔۔۔ لیکن کیوں؟؟ وہ تو تانیہ سے  
 شادی کرنے والا تھا نا۔۔۔ پھر آفرین سے ایسی توقع کیوں چاہ رہا؟  
 اگر یہ سب ماضی میں ہو رہا ہوتا تو وہ جیلِس ہوتی۔۔۔ لیکن اب تو اس کے اندر میں شہرام  
 کے لئے نفرت بچی تھی۔ صرف نفرت۔  
 اس کا دل برف کی سلیب بن چکا تھا۔۔۔  
 ☆☆☆☆☆

دوسری طرف آفیس میں بیٹھا ہوا شہرام غصے سے پیچ و تاب کھا رہا تھا۔۔۔ اسے اپنی نانی کے  
 اس کارنامے پر شدید غصہ تھا۔ اس نے اماں بی کو کال ملائی۔

اماں بی، کیا وہ تصویر آپ نے کھینچی تھی؟ "وہ کافی غصے میں تھا۔ لیکن حد ادب کی"  
 وجہ سے اپنا لہجہ سنبھال کر پوچھا۔ کیوں کہ ان کی جاگیر میں صرف سُوری خاندان کے  
 افراد ہی اس کی تصویر لے سکتے تھے۔ باہر کا کوئی فرد یہ کارنامہ انجام نہیں دے سکتا تھا

## URDU NOVEL BANK

ہاں کیوں؟ "اماں بی نے فخر سے کہا۔ "تم دونوں کی جوڑی لگ ہی اتنی پیاری تھی کہ" "میں تصویر لئے بغیر رہ نہ سکی۔۔۔۔۔ کیسی لگی تمہیں؟

اماں بی۔۔۔۔۔ "شہرام کی جھنجھلاہٹ سے آواز اونچی ہو گئی۔"

یہ تم کس بات پر اونچا بول رہے ہو۔۔۔۔۔ ہاں؟ کیا مجھے اپنی آواز سے ڈرانے کی

کوشش کر رہے ہو؟ اپنی بوڑھی نانی کو؟ "اماں بی کی آواز شہرام سے زیادہ بلند ہوئی۔ "تم "میرے نواسے ہو۔۔۔۔۔ میں ایک تصویر بھی نہیں لے سکتی کیا؟

اماں بی۔۔۔۔۔ آپ لے سکتی ہیں۔۔۔۔۔ سر آنکھوں پر۔۔۔۔۔ لیکن۔۔۔۔۔ آپ کو میری تصویر

میڈیا کو نہیں بھیجی چاہئے تھی۔ "شہرام نے کنپٹی سہلائی۔۔۔۔۔ اور ساتھ ہی دانت پیسے۔

کیا میں نے کل رات آپ پر سب کچھ واضح نہیں کیا تھا۔۔۔۔۔ کہ میں اس لڑکی میں

انٹرسٹ نہیں ہوں؟ "شہرام نے اب کے ذرا خود پر قابو پایا۔ لیکن لہجہ شکایتی تھا۔

اگر میں نے ایک تصویر بھیج دی تو کیا ہوا؟ کیا تم اپنی بوڑھی نانی سے لڑو گے؟ "اماں بی نے سخت غصے سے کہا۔

شہرام نے کوئی جواب نہیں دیا صرف بے بسی سے ریسور کان سے لگائے بیٹھا رہا۔

## URDU NOVEL BANK

کیا تم نے نیوز پڑھی؟ ہر ایک کتنی تعریف کر رہا ہے کہ کتنی خوبصورت جوڑی ہے۔۔۔ اور"

دونوں میں کتنی محبت دکھائی دے رہی ہے۔۔۔۔ ادھر ہر ایک تم دونوں کی تعریف میں

سر پیر ایک کر رہا اور ادھر تم ہو کہ چراغ پا ہو رہے ہو۔" اماں بی کا غصہ ختم نہیں ہو رہا تھا

اسے اپنے نواسے کی بیوقوفی پر سخت تاسف ہوا تھا۔

معاف کیجئے گا اماں بی۔۔۔۔ میں ایک کمپنی کا مالک ہوں، کوئی سپر اسٹار یا ہیرو نہیں"

جسے مشہور ہونے کا شوق ہو۔" شہرام کو اماں بی کی بچکانہ بات پر اتنا غصہ چڑھا کہ اس

نے آگے بات بڑھنے کی کوفت سے بچنے کے لئے کال کاٹ دی۔

☆☆☆☆☆☆

پھر وہ کئی دن تک آفرین کے پاس نہیں گیا۔ نہ ہی اس کا دل اپنی جاگیر جانے کا

ہوا۔ بلکہ اپنے فلیٹ میں وقت گزارنے کو ترجیح دی۔ آفرین نے بھی فون کر کے اس سے

وجہ نہیں پوچھی کہ کیوں نہیں آئے؟ "اسے پرواہ ہی نہیں تھی۔ کہ شہرام کہاں ہے؟

اس نے اپنی راتیں اور دن کہاں گزارے؟

شام کو ریحام سوری نے اسے کال کر کے ڈسچارج ہونے کا بتایا۔۔ کہ وہ ایک ہفتہ ہو گیا

ہے گھر واپس آ گیا ہے۔ جس پر آفرین نے دل سے اسے مبارک دی۔

## URDU NOVEL BANK

اب تو میں اپنا احسان واپس چاہتا ہوں۔" اس نے مسکرا کر آفرین سے اپنے ازلی شریر "لجے میں کہا۔

آپ نے کہا تھا کہ آپ میرے احسان کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہیں۔ تو آج موقع مل گیا "ہے۔ رات کو ہم نے ایک چیرٹی کی تقریب میں جانا ہے۔۔۔ اور آپ ساتھ چل رہی ہیں۔" ریحام نے دوستانہ انداز میں دھونس بھری۔

آفرین پہلے تو تذبذب میں گم سم بیٹھی رہی۔ پھر جب سنا کہ تقریب چیرٹی کی ہے تو ہچکچاتے ہوئے حامی بھری۔ اسے ہچکچاہٹ ریحام کے ساتھ جانے پر بھی تھی۔ اور یہ ڈر! بھی تھا کہ وہاں یقیناً پورا سُوری خاندان اکٹھا ہوگا۔۔۔ کہیں ڈرامہ نہ بن جائے

☆☆☆☆☆

ایک بڑے سے ریسٹورانٹ میں چیرٹی شو منعقد کیا ہوا تھا۔ شہر کے بااثر افراد اور اعلیٰ طبقات کے کافی سارے مہمان مدعو تھے جن کی بیگمات کو سوائے فیشن، زیورات اور کپڑوں کے علاوہ اور کوئی شوق نہیں ہوتا۔ وہیں پر کثیر تعداد میں سیلیبرٹیز بھی مدعو تھے جو یقیناً ان اعلیٰ طبقے کے طرف سے مدعو کئے گئے تھے۔

## URDU NOVEL BANK

آفرین، ریحام سوری کے ساتھ جھجھکتی ہوئی بچے تلے قدموں سے اندر داخل ہوئی۔ حالانکہ اس کی ٹانگیں اتنے سارے جم و غفیر کو دیکھ کر کپکپا رہی تھیں۔ اس کے دل کی دھڑکن صرف شہرام کے وہاں ہونے کے خیال سے ہی تیز ہوئی تھی۔

کافی ساری اٹھی ہوئی گردنوں نے مڑ کر اس حسین جوڑے کو دیکھا تھا۔ آفرین نے پیچ کمر کی لانگ میکسی زیب تن کی ہوئی تھی۔ سردی سے بچنے کے لئے آف وائیٹ اوئی شال لپیٹ لی تھی۔ بالوں کا کس کر جوڑا بنایا تھا۔ کچھ آوارہ لٹیں اس کے چہرے کا دونوں طرف سے احاطہ کئے ہوئے تھیں۔ وہ اپنے سفید رنگ کے باعث سب کی نگاہ کا مرکز بن چکی تھی۔ حالانکہ اتنے سارے میک اپ زدہ چہروں میں صرف اس کا چہرہ ہی کسی بھی قسم کے میک اپ سے پاک تھا سوائے ہلکی سی لپ گلوں کے۔

یہ کون ہے؟ " "بہت ہی خوبصورت لڑکی ہے۔" "یہ ریحام سوری کی منگیت ہے" "کیا؟" "اسے پہلے تو کبھی نہیں دیکھا۔۔۔" "دونوں بھت پیارے لگ رہے ہیں۔ لیکن۔۔۔ یہ سوری خاندان کی تو نہیں لگتی۔" "ہمم۔۔ اس کے نقوش بتا رہے ہیں۔۔ کہ یہ فارنر ہے۔" جتنے لوگ تھے اتنے ہی ان کے تبصرے ہو رہے تھے۔



لوگوں کے مختلف تبصرے ہوا کی لہروں پر رقص کرتے آفرین کی سماعت سے بھی ٹکرائے تھے۔ وہ بالکل بھی پریشان نہ ہوئی بلکہ پرسکون انداز اسٹیج کی اسکرین پر نگاہ دوڑانے لگی۔ جہاں بڑا بڑا واضح الفاظ میں "سُوری فائونڈیشن چیریٹی شو" لکھا ہوا تھا۔ (تو کیا یہ چیریٹی شو سُوری خاندان کے طرف سے منعقد کیا گیا تھا؟) وہ دل ہی دل میں ان کی امارت سے مرعوب ہوتی سوچنے لگی۔

کیا شہرام سُوری بھی یہاں ہوگا؟ اس کی متجسس نظریں ارد گرد اسے ڈھونڈھنے لگی تھیں۔۔۔ بالکل غیر ارادی طور پر وہ اندر ہی اندر دل میں اس کی موجودگی چاہ رہی تھی۔ نظریں پھرتی گھومتی ایک جگہ کالی گہری گھورتی نگاہوں سے ٹکرائیں تو بے اختیار اس اچانک ٹکراؤ سے کرنٹ کھا کر رہ گئی۔ وہ پوری جان سے لرز گئی تھی۔ امید کے برخلاف وہ وہیں پورے شان سے موجود تھا اور اسے ہی گھور رہا تھا۔ یقیناً تب سے ہی وہ اس کی نظروں میں تھی جب حال میں داخل ہوئی تھی۔ اسے ریحام کے ساتھ آتا دیکھ کر وہ جل بھن رہا تھا۔ شہرام کے ساتھ تانیہ لاشاری کھڑی تھی۔ اماں بی۔ اور بڑے ابو علیہ اور عشرت کے علاوہ باقی سب افراد بھی موجود تھے۔

یہی نہیں بلکہ عظیم لاشاری اور ان کی بیگم رضیہ لاشاری بھی ساتھ کھڑے تھے۔

## URDU NOVEL BANK

وہ سب ہی آفرین کو ریحام کے ساتھ دیکھ کر حیرت زدہ رہ گئے تھے۔ ان سب کی نظروں کی تپش سے آفرین کو اپنی ٹانگیں ہلتی محسوس ہوئیں۔ اس وقت وہ صرف اور صرف شہرام وری کی نظریں خود پر شدت سے محسوس کر رہی تھی۔ اس کے ذہن سے سب جیسے پس منظر میں چلے گئے تھے۔ سارا حال دھندلاہٹ کے نذر ہو گیا تھا۔ صرف شہرام کا وجود سب میں نمایاں اس کے فوکس میں تھا۔ باقی دائیں بائیں، آگے پیچھے کون کون تھا؟ اسے کچھ بھی نظر نہیں آ رہا تھا۔ سوائے شہرام سوری کے، کیا وہ ابھی تک اس کے زیر اثر تھی؟ کیا اس شخص کا سحر ابھی تک اس پر طاری تھا؟ کیا وہ اس کی عادی ہو گئی تھی؟ کہ اس کے سارے احساسات صرف اس ایک شخص کی ذات کے گرد ہی گھومتے تھے۔۔۔ جیسے وہ اس کی ذات کا تنہا محور ہو۔۔۔ جیسے آفرین کا وجود صرف اس کے مدار کے چؤطرف ہی گھومتا ہو۔۔۔ شہرام کی گھری نظریں بھی صرف آفرین کو اپنی نظروں کے زد میں جکڑے ہوئے تھیں۔۔۔ تانیہ لاشاری کیا کہہ رہی تھی یا لوگ کیا کہہ رہے تھے؟ اسے صرف آفرین دکھائی دی۔ (وہ کیوں آئی تھی ریحام کے ساتھ؟ ریحام سے اس کا رابطہ اتنا کیسے بڑھا؟ کہ وہ اس کے ساتھ چلی آئی) شہرام کی سرد نظروں کی چھبن کی معنی و مفہوم صرف

## URDU NOVEL BANK

آفرین ہی سمجھ سکتی تھی۔ وہ جان گئی تھی کہ وہ اس وقت ریحام کے ساتھ اسے دیکھ کر غصہ ہے۔

تم نے تو کہا تھا یہاں ایسا کوئی فرد نہیں ہوگا جسے میں جانتی ہوں؟ "آفرین نے ساتھ" کھڑے ریحام سے ناراضگی کے ساتھ بھینچی آواز میں سرگوشی کی۔

تو پھر آپ یہاں کیسے آتی اگر میں آپ کو ایسا نہ کہتا؟ "ریحام سوری نے شرارتی انداز" میں مسکرا کر اسے دیکھ کر اس کی پریشانی سے جیسے حض اٹھایا۔

دیکھ نہیں رہی آپ کہ یہاں تانیہ اور رضیہ بیگم بھی موجود ہیں۔۔ میں جان بوجھ کر آپ" کو یہاں ساتھ لایا ہوں تاکہ وہ جل بھن کر کوئلہ بن جائیں۔۔ دیکھ نہیں رہی آپ ان کے فیس ایکسپریشن؟ ہاھا۔ "وہ ہلکے سے ہنسا۔

ریحام۔۔۔۔۔ "آفرین اس کی بات پر بے بسی سے کراہ کر رہ گئی۔ دیکھا جاتا تو ریحام کا" ارادہ نیک ہی تھا۔ لیکن وہ نہیں جانتا تھا کہ یہ لوگ آفرین سے کس قدر دشمنی رکھتی ہیں۔ آفرین کی یہاں موجودگی نے دونوں ماں بیٹی کو جیسے جلتی آگ پر رکھ دیا تھا۔ ان دونوں کا بس نہیں چل رہا تھا آفرین کو قتل ہی کر دیں جو رنگ میں بھنگ ڈالنے یہاں بھی آگئی تھی۔

پریشان مت ہوں۔۔۔ ان سب کو دیکھنے دو کہ آپ کا مجھ سے عام رشتہ نہیں ہے۔ دیکھتا ہوں کون آپ کو تنگ کرتا ہے۔ میں اسے اچھی طرح دیکھ لوں گا۔" زحام سُوری نے اسے تسلی دی۔ اور زبردستی اس کا ہاتھ تھام کر وہیں پر لے گیا۔ جس پر وہ بس اسے دیکھ کر رہ گئی۔

"تم یہاں کیوں آئی ہو؟" ثانیہ لاشاری اسے ادھر دیکھ کر حسد سے جل کر رہ گئی۔ "تمہیں شہرام کو میرے ساتھ دیکھ کر جلن ہو رہی تھی کیا جو اس کے چھوٹے بھائی سے تعلق بنا لیا۔" ثانیہ نے نخوت سے ناک چڑھا کر اس کی ڈریسنگ کو جلن سے دیکھ کر طنز کیا۔

مجھے کسی سے رشتہ بنانے کے لئے کسی بہانے کی ضرورت نہیں۔ یہ میرے محسن ہیں۔" آفرین نے اس کی جلن پر ٹھنڈی سانس بھر کر وضاحت دی۔ تاکہ شہرام کو بتا سکے کہ وہ اس کے بھائی کی صرف دوست ہے بس۔

## URDU NOVEL BANK

شہرام خاموشی سے اپنے ہاتھ میں کولڈ ڈرنک کا گلاس گھماتا رہا۔ جب کہ اس کے چہرے کے تاثرات بالکل بھی نہیں بدلے۔ وہی سرد تاثرات اس کے چہرے سے جھلکتے رہے۔

رحام تم اسے کب سے جانتے ہو؟ "شہرام کے بجائے وہی سوال دادا ابو نے ناگواری سے رحام سے کیا۔ "دوستی اپنی عمر اور اپنے اسٹیٹس کے لوگوں سے کرنی چاہیے۔" دا ابو کے لہجے میں سخت تنبیہ تھی۔ جس پر عظیم لاشاری نے آفرین کے گرد بازو رکھا۔ "یہ کوئی عام لڑکی نہیں سوری صاحب، میری پیاری بیٹی ہے۔ اس کا مطلب ہے آپ مجھے اپنے اسٹیٹس سے کم سمجھتے ہیں؟" انہیں سخت برا لگا تھا کہ اس کے سامنے ہی آفرین کے ساتھ ناروا سلوک ہو رہا تھا۔ کیسے برداشت کرتے وہ۔

تم سمجھے نہیں عظیم؟ یہ ایک ان چاہی بیٹی ہے۔ یہاں ہمارے سب جاننے والے " موجود ہیں ان سب میں اپنی اُس ان چاہی بیٹی کا کس منہ سے، کیا کہہ کر تعارف کرواؤ گے۔۔۔ یہی کہ یہ تمہاری ناجائز اولاد ہے۔۔۔۔؟ یہاں اسکی موجودگی سے نہ صرف لوگ ہم پر ہنسیں گے، بلکہ تمہاری سالوں کی بنی عزت بھی خاک میں مل جائے گی۔" رضیہ

## URDU NOVEL BANK

بیگم نے سرخ لپ اسٹک سے لہڑے ہونٹوں کا زاویہ چہرے کے ساتھ بگاڑ کر دا ابو کے جملے کی وضاحت کی۔ جس پر عظیم لاشاری نے اسے گھور کر دیکھا۔

لیکن ریحام سوری نے بھنویں اچکا کر طنز سے مسکرا کر آفرین کا ہاتھ تھام لیا۔ "لوگ کیا کہتے ہیں۔۔۔ اور کیا نہیں۔۔۔ ہمارا اس سے کچھ نہ جائے آفرین میری اچھی دوست ہے۔ اور یہاں وہ میری دعوت پر میرے ساتھ آئی ہے۔ آپ کو بلا وجہ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔" رضیہ بیگم کو ٹکا سا جواب دے کر مڑنے لگا۔ "بس کرو۔۔۔ یہ کیا فضول گفتگو شروع کر رکھی ہے تم لوگوں نے؟" علیہ اچانک ہی بول اٹھی۔ "ریحام نے مجھ سے اجازت لی تھی آفرین کو اپنے ساتھ یہاں لانے کی۔ میں نے اسے اجازت دی تھی کہ وہ اسے یہاں اپنے ساتھ لائے۔ آپ میں سے کسی کو کچھ بھی کہنے کا حق نہیں۔"

شہرام سوری نے بھنویں اچکا کر ماں کو حیرت سے دیکھا۔ جس پر علیہ نے اس کے "طرف منہ کیا۔" تم ویسے بھی تانیہ لاشاری سے انگیج ہو۔ ریحام بھی اب بچہ تو نہیں رہا۔

لل۔۔۔ لیکن۔۔۔ "رضیہ بیگم کو سمجھ میں نہیں آیا کیسے ان کو آفرین کے خلاف " کرے۔" آپ نہیں جانتی علیہ۔۔۔ یہ بالکل اپنی ماں جیسی ہلکے کردار کی لڑکی ہے۔ کسی "طرح سے بھی یہ ریحام کے قابل نہیں ہے۔"

اس کا کردار کیسا ہے۔۔۔ میں اچھی طرح جانتی ہوں۔۔۔ تمہیں مجھے بتانے کی ضرورت " نہیں۔ "علینہ نے اسے تیز چھبتی تنبیہی نظروں سے دیکھ کر اس کا منہ بند کر دیا۔ ایسے کہ دم بخود سی رہ گئی۔

www.urdu-novel-bank.com  
Visit for more novels:

شکریہ مام۔۔۔ "رتحام نے ماں کے آگے جھک کر تحسین سے مسکرا کر کہا۔ جس پر " عیلنہ نے بس ہلکی سی شفیق مسکراہٹ سے اسے دیکھا۔ آفرین اس وقت بالکل الجھی الجھی سی کھڑی اس معنی خیز مکالمے کو سمجھنے کی کوشش کرتی رہ گئی۔ اسے بالکل بھی عیلنہ جیسی مغرور عورت سے یہ توقع نہیں تھی، وہ ابھی تک اپنی جگہ پر حیران کھڑی تھی۔ کیا اس نے واقعی بھی اس مغرور عورت کے منہ سے اپنے دفاع میں جملہ سنا ہے؟

یہ ناقابل یقین تھا۔۔۔

بس۔۔۔ اب بیٹھ جاؤ۔۔۔ ڈنر شروع ہونے والا ہے۔ "اماں بی نے آفرین کو ناپسندیدہ " نظروں سے دیکھ کر بات سنبھالی۔ اسے یہ لڑکی کسی طور بھی رتحام کے قابل نہیں لگی

## URDU NOVEL BANK

تھی۔ ان کے علم کے مطابق آفرین ایک ناجائز اولاد تھی۔ اور سُوری خاندان ایسی لڑکی کو اپنے خاندان میں شامل نہیں کر سکتا تھا۔

☆☆☆☆☆

www.urdu-novel-bank.com  
ڈنر کے بعد سب نے، اپنی اپنی سیٹ سنبھالی۔ شہرام سُوری اسٹیج پر تقریر کے لئے بڑھ گیا۔ وہ سب میں اپنی مردانہ وجاہت اور ڈریسنگ میں نمایاں لگ رہا تھا۔  
یر ایک دل ہی دل میں اس کی تعریف کر رہا تھا۔ کافی تعریفی نظریں شہرام کو گھیرے ہوئے تھیں۔ جن کو دیکھ کر تانیہ لاشاری کا دل فخر سے پھول رہا تھا۔  
اس حسین اور وجیہ شخص کو قابو کرنا ہوگا۔ "اس نے دل ہی دل میں پکا ارادہ کر لیا۔"

اس کے ساتھ بیٹھی رضیہ بیگم نے اسے عجیب سی مسکراتی نظروں سے دیکھا۔ وہ اس وقت اچھی طرح بتا سکتی تھی کہ اس کی چالاک بیٹی کے خرافاتی ذہن میں کیا سوچ پنپ رہی ہے۔ وہ جھکی اور سرگوشیانہ بولی۔

"اگر تمہیں اس خوبصورت شخص کو جیتنا ہے تو پہلے اس کے وجود پر قبضہ کرو۔"



## URDU NOVEL BANK

لیکن۔۔۔؟ "اس نے چونک کر ماں کے پرسوںچہرے کو دیکھا۔ "وہ تو مجھے اپنے قریب" تک نہیں آنے دیتا امی۔۔۔ چھونا تو درکنار۔۔۔۔۔ "اس کے لہجے میں اچھا خاصا تاسف تھا۔ اس کی فکر مت کرو۔۔۔ میں آج رات کسی طرح اس کے پینے کی چیز میں نشہ ملائی " ہوں۔۔۔۔۔ پھر جیسے ہی وہ مدہوش ہوگا۔۔۔ امان بی سے کہہ کر اسے یہیں کسی روم میں آرام کے لئے بھیج دوں گی۔۔۔ تم کو اس سے فائدہ اٹھانا ہے۔۔۔ سمجھ رہی ہونا میری بات۔۔۔؟ "رضیہ بیگم اپنی بیٹی کو ایک مرد کو فتح کرنے کے گُر سمجھا رہی تھی۔ جس پر تانیہ لاشاری کے چہرے کا رنگ یہ سوچ کر ہی شرم سے سرخ پڑ گیا۔ جب اس نے تصور میں خود کو شہرام کے انتہائی قریب دیکھا۔ رضیہ بیگم بیٹی کے چہرے کے رنگ دیکھ کر اطمینان سے سیدھی ہو کر بیٹھی۔ اس کا مطلب اب پورا ہونے جا رہا تھا۔۔۔ اسے کسی بھی طرح سے اپنی بیٹی کو اس امیر اور وجیہ شخص کے نزدیک کرنا تھا۔ آفرین یزدانی کو وہ کسی طرح بھی جیتنے نہیں دینا چاہتی تھی۔ وہ شہرام کی نظروں کا مرکوز۔۔۔ دیکھ چکی تھی جو مسلسل آفرین کو ہی گھور رہا تھا۔۔۔ اس کی چھٹی حس اسے بہت کچھ سمجھا گئی تھی۔

## URDU NOVEL BANK

امی۔۔ کیا یہ آفرین واقعی بھی ریحام سوری کے ساتھ تعلق جوڑ چکی ہے؟؟ میں نہیں " چاہتی جہاں میں جاؤں۔۔ اس خاندان میں یہ بھی اپنے قدم جمالے۔۔ ہمیں اسے کسی "طرح سے روکنا ہے۔

ہونہ۔۔۔ وہ ہوتی کون ہے ایسا سوچنے والی۔۔۔ نہ اس کی ماں اس قابل تھی۔۔ نہ ہی " یہ لڑکی اس قابل ہو سکتی ہے۔۔۔ اس جیسی ناجائز لڑکی کو کون شریف خاندان اپنائے گا؟ ..! تم بے فکر رہو۔۔ بس دیکھتی رہو۔۔۔ میں اس کا پتا کیسے صاف کرتی ہوں۔ " اس نے مدھم مگر فیصلہ کن لہجے میں کہا۔ جیسے وہ کوئی پلاننگ کر چکی ہو۔ شو ختم ہو چکا تھا۔ اب فنکاروں کی باری تھی۔۔ جو اسٹیج پر چڑھے اپنے فن کا مظاہرہ کرنے والے تھے۔

"آپ یہیں بیٹھیں۔۔ میں اسٹیج کے بیک سائیڈ پر چیرٹی کی رقم جمع کرنے جا رہا ہوں۔" ریحام سوری نے آفرین کے طرف تھوڑا جھک کر آہستگی سے اسے تاکید کی۔ کہ وہ یہیں بیٹھی رہے۔۔ کہ بحر حال وہ اس کے ساتھ آئی تھی۔

ہمم۔۔ ٹھیک ہے۔ "آفرین نے سر ہلایا۔ "میں انتظار کر لیتی ہوں۔۔۔ لیکن پلیز جلدی " آنا۔ "ساتھ ہی دوستانہ انداز میں تاکید کی۔ جس پر وہ مسکرا کر سر ہلا گیا۔ اور آگے بڑھ گیا۔

## URDU NOVEL BANK

آفرین بھی ہلکے سے مسکرائی۔ لیکن۔۔ اس کی یہ مسکراہٹ اور ریحام کا اس کے قریب جھک کر سرگوشی کرنا۔۔ کسی کو بری طرح اشتعال دلا گیا تھا۔

بظاہر تو وہ اس وقت اسٹیج کے طرف منہ کر کے بیٹھا تھا۔ اس کے ہاتھ میں مشروب کا گلاس تھا۔ بظاہر تو وہ سامنے ہی دیکھ رہا تھا۔۔ لیکن اس کے باوجود بھی اس کی ساری حسیں۔۔ آفرین یزدانی کی ہر ہر حرکت پر کوٹ کوٹ کر رہی تھیں اب یہ سب اس کی برداشت سے باہر ہونے لگا۔۔ شدید غصے کی لہر سے اس کا پورا وجود ابلنے لگا تھا۔۔۔ گلاس پر اس کی گرفت سخت سے سخت ہوئی۔ اور۔۔۔ ایک چھناکے سے اس کے ہاتھ میں موجود گلاس ٹوٹ گیا۔۔ خون کی ہلکی سی دھار۔۔ اس کے ہاتھ سے نکل کر۔۔ اس کی گود میں ٹپ ٹپ گرنے لگی۔ سب ہی اسٹیج کے طرف متوجہ تھے۔ گلوکارہ کی تیز آواز اور شور سے ساتھ بیٹھے مہمانوں میں سے بھی کسی نے نوٹ نہیں کیا۔ کچھ دیر بعد اس نے خود کو سنبھال کر جیب سے رومال نکال کر ہاتھ پر باندھا۔ اور موبائل نکال کر سرد تاثرات کے ساتھ میسج ٹائپ کرنے لگا۔ کچھ دور بیٹھی آفرین کے ہاتھ میں تھامے موبائل کی بیپ سے اس کے ہاتھ میں تھر تھراہٹ ہوئی۔ آفرین نے چونک کر سیل سامنے کیا۔

(روم نمبر 21 میں میرا انتظار کرو۔)

## URDU NOVEL BANK

شہرام کے میسج پر اس نے الجھی ہوئی نگاہیں اٹھا کر اس جانب دیکھا۔ جہاں وہ پوری سنجیدگی کے ساتھ اسٹیج کے طرف متوجہ تھا۔

(منافق شخص۔۔۔) (آفرین نے اس کی لاپرواہی دیکھ کر دانت پیس کر اسے دل ہی دل حد سے زیادہ رسکی میں کوسا۔ وہ بالکل بھی اس جگہ اس سے ملنا نہیں چاہتی تھی۔ یہ تھا۔ لیکن شہرام جیسے ضدی شخص کو آفرین کی عزت کی پرواہ تھی نا ہی پبلک کا خیال تھا۔ کیا آپ گھر جانے تک کا انتظار نہیں کر سکتے؟ اتنے سارے لوگوں میں کسی نے دیکھ لیا) تو باتیں بن جائیں گیں۔ (آفرین نے بے بسی سے میسج ٹائپ کیا۔ وہ بحر حال اس کی ناراضگی اور غصے سے ڈرتی تھی۔

بات سنو۔۔۔ میں اس وقت بھت غصے میں ہوں۔۔۔ مجھے اور اشتعال مت دلاؤ۔۔۔ بنا) (کسی بحث کے، جو کہا ہے وہ کرو۔۔۔

اس کے جوابی غصے سے بھرے میسج پر وہ تلخی سی مسکرا دی۔ اسے لگا وہ بس ایک کھلونا ہے۔۔۔ جس کو جب چاہے شہرام سوری کے ہاتھوں میں کھیلنا ہے۔ اس کی اپنی کوئی سیلف رسپیکٹ نہیں رہی تھی۔ شہرام سوری آفرین یزدانی کی ساری کانفیڈنس۔۔۔ ختم

## URDU NOVEL BANK

کرچکا تھا۔ اب وہ بس ایک کھلونا تھی۔ جس سے جب چاہے، جیسے چاہے وہ شخص کھیلتا۔۔۔

وہ مرے مرے قدموں سے اٹھ کر لفٹ کے طرف والی سائیڈ پر بڑھنے لگی۔ پیچھے۔۔۔ اسٹیج پر کوئی گلوکارہ کی مدھر مدھر آواز گونج رہی تھی۔ وہ اس سب سے بے نیاز۔۔۔ کسی بے جان بُت کی طرح آگے بڑھتی گئی۔ اس وقت اس کے لئے بس شہرام کی ناراضگی اہم تھی۔

لفٹ سے باہر آتے ہی ایک نشے میں دھت شخص اس سے آنکرایا۔  
آفرین نے چاہا کہ اسے نظر انداز کر کے آگے بڑھ جائے۔ لیکن اس شخص نے بازو آگے کر کے روک دیا۔ "کس کے پاس جانے کی اتنی جلدی ہے پیاری؟ آؤ میرے ساتھ۔۔۔"  
"کچھ پل میرے ساتھ گزارو"

## URDU NOVEL BANK

یہ کیا بکواس ہے۔۔۔ پرے ہٹو۔۔۔" آفرین نے اس کے ساتھ منہ ماری نہیں کرنی " چاہی۔۔۔ ایسے لوگ ورنہ حد کر اس کر جاتے ہیں۔ وہ اسے عام سا آدمی سمجھ کر نظر انداز کر کے آگے بڑھنے لگی۔

لیکن اس آدمی نے اچانک ہی اس کے بازو کو جھٹکے سے تھام کر کھینچا۔ "جانتی نہیں ہو میں کون ہوں؟؟؟ اس ملک کا فاتح۔۔۔ میرا باپ گورنر ہے۔۔۔ تم جیسی روز میرے بستر تک آکر جوتے کی نوک سے ٹھوکر مار کر اڑادی جاتی ہیں۔۔۔ ہاھا۔۔۔" وہ خباثت سے مکروہ انداز میں ہنسا۔

لعنتی۔۔۔" آفرین نے اسے تمھیں مارنا چاہا۔ لیکن اس نے جھٹکے سے کلائی گرفت میں لی۔ " آفرین کی آنکھوں میں بے بسی سے آنسوں بھر گئے۔۔۔ کاش وہ شہرام کے کہے پر اس طرف نہ آتی۔۔۔ وہ ابھی اچھی طرح پاکستان کے ماحول میں رچی بسی بھی نہیں تھی۔ اسے لگا۔۔۔ میلبورن میں اس طرح کی کوئی حرکت نہیں کرتا تو ادھر بھی اس کے جھڑکنے پر یہ آدمی دور ہو جائے گا۔ لیکن یہ اس کی سب سے بڑی غلط فہمی تھی۔۔۔ یہ ملک وہ تھا جہاں قدم قدم پر حوا کی بیٹیوں کی تذلیل کرنا امیر لوگ اپنا موٹی حق سمجھتے تھے۔ یہ بھی ایک سیاستدان کا بگڑا اوباش بیٹا تھا۔

## URDU NOVEL BANK

ایک رات کے کروڑوں روپے دوں گا۔۔۔ حسین پری۔۔۔ اگر آج کی رات۔۔۔"

تم۔۔۔ میرے ساتھ چلو۔" وہ سرخ سرخ آنکھوں سے اسے گھورتا بولا۔

اور۔۔۔ میں تمہیں جوتے کی نوک پر رکھوں گی خبیث آدمی۔" آفرین اس کی آنکھوں میں "دیکھ کر غرائی۔ اور اپنی کلائی چھڑوانے کی جدوجہد کرنے لگی۔ حالانکہ اس کی آواز کپکپا رہی تھی۔۔۔ لیکن اس نے اپنے حواس سلامت رکھے تھے۔ وہ کوئی عام لڑکی نہیں تھی جو ڈر کر حواس چھوڑ دیتی۔

ٹھیک ہے۔۔۔ اگر تم ایسے نہیں مان رہی تو ویسے ہی سہی۔ میں نے تو تمہیں چوائس دی "تھی۔" آدمی نے اسے دیوار کے ساتھ دھکیلا۔ اور اس کے چہرے کے قریب جھکنے کی کوشش کرنے لگا۔

چھوڑو مجھے زلیل کہینے۔۔۔ تمہاری اتنی ہمت۔۔۔ "آفرین نے حواس یکجا کر کے ہاتھ اٹھالیا۔"

ایک زور کی آواز آئی۔۔۔ اس آدمی کا چہرہ دوسری طرف گھوم گیا۔ آفرین نے حقارت سے اسے گھورا۔ اور اسے دھکا دیا۔ لگے ہی پل وہ آدمی بھپرا شیر بن کر اس پر جھپٹا

تھا۔ "تمہاری ہمت۔۔۔ کہ مجھے تمہیں مارو۔۔۔ \*خلیظ گالی۔۔۔" اس نے جوابی کارروائی میں

## URDU NOVEL BANK

آفرین کو تمپڑ جڑنا چاہا تھا۔۔۔ لیکن اس کا ہاتھ وہیں ہوا میں رک گیا۔ کسی کی مضبوط گرفت نے اس کے ہاتھ کو جھٹکے سے گرفت میں لے کر پیچھے کو موڑ دیا۔ درد سے اس آدمی کی چیخ نکل گئی تھی۔

اے۔۔۔ کون۔۔۔ مردود۔۔۔ "ابھی وہ یہ کہنا چاہ رہا تھا کہ کون مردود ہے جس نے اسے" روکنے کی ہمت کی۔۔۔ اس کے باقی الفاظ۔۔۔ ہونٹوں کے اندر ہی گردش کرتے رہ گئے۔ وہ دنگ اور خوفناک نظروں سے اس شاندار شخص کو دیکھ کر رہ گیا۔

سُس۔۔۔ سوری صاحب۔۔۔ آ۔۔۔ آپ۔۔۔ ؟ "!! شہرام نے جھٹکے سے دھکا دے کر" اسے زمین پر پھینکا۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی اس کو گندی نظر سے دیکھنے کی، اور چھونے کی بھی۔۔۔ اولیس رضا خان، میں یہ آنکھیں نکال کر کتوں کو کھلا دوں گا۔ "شہرام نے شعلہ بار نظروں سے اسے جیسے آنکھوں ہی آنکھوں میں قتل کر دینا چاہا۔ وہ کانپ کر رہ گیا۔ شہرام سوری کی طاقت اور ذرائع کے آگے وہ لوگ تو ان کے جوتے اٹھانے کے قابل بھی نہیں تھے۔ اس کا باپ جس پوزیشن میں آج تھا۔۔۔ یہ سب سوری خاندان کی ہی نوازشات تھیں۔ اس کی ایک غلطی سے سوری خاندان کے وارث شہرام سوری کی بس ایک انگلی کا اشارہ ہی کافی تھا۔



## URDU NOVEL BANK

اس کا باپ محل سے اٹھ کر سڑک پر آجاتا۔ اور وہ انجانے میں کسی کے کہنے میں آکر آفرین یزدانی کو چھیڑ کر اپنے لئے ناقابل تلافی نقصان کا منہ کھول چکا تھا۔

ہادی -- اس کا یہ ہاتھ کلائی سے توڑ کر اسے دھکے دے کر بینکویٹ سے باہر پھنکوا دو۔

-- "وہ ساتھ کھڑے میر ہادی کو حکم دیتا ہوا۔ آفرین کو کلائی جھٹکے سے پورے حق کے ساتھ تھام کر آگے بڑھ گیا۔ پیچھے اولیس رضا خان دل ہی دل میں اس شخص کو گالیاں دیتا رہ گیا۔ جس کی وجہ سے آج اس نے اپنی شامت بلائی تھی۔

تمہیں یہاں زحام لایا تھا نا۔۔۔ یہ حفاظت کر رہا تھا وہ تمہاری؟ "شہرام سوری نے اسے "جھنجھوڑ کر سرد انداز میں طعنہ مارا۔ اس کا خون یہ سوچ کر ہی ابل رہا تھا کہ کیسے وہ اوباش اولیس رضا خان آفرین پر جھکا اسے چھونے کی کوشش کر رہا تھا۔ اگر اسے دیر ہو جاتی تو کیا ہوتا؟ اسے رہ رہ کر زحام پر شدید تاؤ آ رہا تھا۔ وہ اپنی زمیواری پر آفرین کو اس ڈنر پارٹی میں لایا تھا لیکن اس کے ساتھ رہنے کے بجائے وہ اسے چھوڑ کر اپنے کام میں لگ گیا تھا۔ اسے خود پر بھی تیش آ رہا تھا کہ کیوں اس نے آفرین کو ملنے پر فورس کیا۔

## URDU NOVEL BANK

اس کی بات پر آفرین کی لابی پلکیں کانپنے لگی۔

یہ چیرٹی شو بھی آپ لوگوں کا ہی ہے۔ اور یہ آدمی اسے میں بالکل نہیں جانتی۔۔۔۔ اور"

مجھے یقین ہے۔۔۔ کسی نے اسے یہ کرنے کی ہدایت کی ہے۔ "آفرین نے کمزور لہجے میں اپنا دفاع کرنے کی کوشش کی۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

اوہ ہ۔۔۔۔ کون ہو سکتا ہے وہ؟ "اس کی بات پر شہرام کے ہونٹ اوہ کی شکل میں"

گول ہوئے ابرو پر سوچ انداز میں اٹھ گئے۔ یہ اس نے خود کلامی میں کہا تھا۔ اسے اچھی طرح اندازہ ہو رہا تھا کہ یہ سب۔۔ کرنے والا کون ہو سکتا ہے۔

آفرین نے سختی سے اپنے ہونٹوں کو کاٹا۔ اور اسے افسوس سے دیکھ کر نظر پھیر لی۔ وہ یقین کر ہی نہیں سکتی تھی کہ شہرام کو اس حادثے کے پیچھے ہاتھ کا معلوم نہیں۔۔۔ ناممکن۔۔ وہ اچھی طرح جانتا ہے۔۔ لیکن۔۔ کیسے مان سکتا ہے۔۔۔ کیونکہ یہ سب کرنے والی شخصیت کوئی اور نہیں اس کی ہونے والی بیوی تھی۔ لیکن وہ اپنی آنکھیں بند کر چکا تھا۔ جیسے کچھ جانتا ہی نہ ہو۔ آفرین کو سخت تاسف نے گھیر لیا۔ "میں اسے نہیں جانتی۔۔" اس نے نفی میں سر ہلایا اور اس سے نظر پھیر لی۔

## URDU NOVEL BANK

شہرام نے اسے کچھ پل بغور دیکھ کر ہلکے سے ہنکارا بھرا۔ اور اسے بازو سے کھینچتا اوپر سیڑھیوں کے جانب بڑھا۔

کسی نے نوٹس لیا ہو یا نہیں۔۔۔ لیکن جیسے ہی وہ دونوں وہاں سے گئے۔ ایک دراز قد وجود اندھیرے سے نکل کر سامنے آیا۔۔۔ اس کے ہونٹ شیطانی مسکراہٹ میں پھیل گئے۔

☆☆☆☆☆☆

آفرین یزدانی۔۔۔۔ کیا میں تمہارے لئے کافی نہیں تھا؟ کیوں تم مجھے بار بار غصہ دلانے "والے کام کرتی ہو؟ کیوں تم ریحام کے ساتھ اس چھری شو میں آئی؟ پہلے ولید گرویزی۔۔۔ کے ساتھ رشتہ بڑھایا۔۔ اور اب ریحام۔۔۔ کیا میں تمہارے لئے کافی نہیں تھا۔۔۔۔ بولو۔۔۔؟" روم میں داخل ہو کر اس نے دروازہ پوری طاقت کے ساتھ بند کیا۔ اپنا کوٹ اور ٹائی کھینچ کر اتار کر صوفے پر پھینک کر ایک ایک قدم اس کے طرف بڑھاتے ہلکے سے دھاڑتا بولا۔

## URDU NOVEL BANK

نہیں۔۔۔ ایسی بات نہیں۔۔ میں نہیں جانتی تھی۔۔ وہ مجھے اس ڈنر پارٹی میں لائے گا۔۔ اس نے مجھے صرف یہ کہا تھا کہ صرف ایک چیرٹی شو ہے۔ اس نے میری کافی مدد کی تھی۔ تو میں اس کی احسان مند ہو گئی تھی۔ اسی لئے انکار نہ ہوسکا۔

آفرین یزدانی اس کے چہرے پر غصہ دیکھ کر کافی حد تک خوفزدہ ہو چکی تھی، اسے اپنے ساتھ اس کا ہچھلا ناروا سلوک کسی ڈراؤنے خواب کی طرح یاد آیا۔ اس کا رنگ سپید پڑچکا تھا۔ اور روہانسی ہو چکی تھی۔ آنکھوں کے کنارے نمکیں پانیوں سے بھر گئے۔۔ جیسے بس ابھی کے ابھی چھلک پڑیں گیں۔

دیکھیں۔۔ مجھے کوئی تکلیف مت پہنچانا۔۔ میں اب برداشت نہیں کر پاؤں گی۔۔۔ آئندہ" ایسا کرنے کی غلطی نہیں کروں گی۔۔ اس بار معاف کر دیں۔ "وہ اس مغرور شخص کے آگے گڑگڑا رہی تھی۔ اس کا پورا وجود شہرام کے کچھ دن پہلے کے کئے ظلم کو سوچ کر کسی خزاں رسیدہ پتے کی طرح کانپ رہا تھا۔ جیسے بس ابھی بے دم ہو کر گر جائے گی۔

## URDU NOVEL BANK

اور یہی تو شہرام چاہتا تھا۔ اس کی مردانہ انا کی تسکینیت اسی میں تو تھی۔ وہ یہی اس سے چاہتا تھا کہ آفرین کا فخر اور غرور خاک میں مل جائے۔۔۔ وہ جو اس کے آگے سر اٹھا کر بات کرتی تھی۔۔۔ اب اس کی حالت کسی غلام جیسی تھی۔

لیکن شہرام اس کی اس درجہ پتلی حالت دیکھ کر برف کی طرح منجمد ہو چکا تھا۔ کہاں دیکھی تھی اس نے آفرین کی یہ حالت؟ کیا کر دیا تھا اس نے اس مغرور اور خوبصورت لڑکی کے ساتھ؟ کیسا ظلم کر چکا تھا وہ اس کی نازک سی جان پر۔۔۔؟ اس کی مٹھیاں بھینچ گئیں۔ کہاں گئی وہ آفرین جو سر اٹھا کر اس سے بات کرتی تھی؟ کہاں گئیں اس کی اپچھل اور شوخ ادائیں؟ میلیبورین میں وہ اسے کتنا ستاتی تھی؟!!۔ کتنا زچ کرتی تھی؟ اب وہ اس کے آگے تھر تھر کانپ اور رو رہی تھی۔۔۔ اس سے خوفزدہ ہو رہی تھی۔۔۔ اس سے رحم کی بھیک مانگ رہی تھی۔ اور اس کو اس قابل رحم حالت میں لانے والا وہ خود تھا۔

بے اختیار وہ اسے تھام کر اپنے قریب کر گیا۔ "آفرین یزدانی، تم کو مجھ سے اس طرح ڈرنے کی اور خوفزدہ ہو کر میرے آگے جھکنے کی ضرورت نہیں۔۔۔ سن رہی ہو میری بات؟؟؟ تم میری عورت ہو۔۔۔ بیوی ہو میری۔۔۔" اس کا لہجہ لو دیتا ہوا سا تھا۔

## URDU NOVEL BANK

ٹھیک ہے۔۔۔ مانتی ہوں۔۔۔ میں آپ کی عورت ہوں۔۔۔ مجھے آپ کے آگے نہیں " جھکنا چاہیئے۔۔۔۔۔ "آفرین یزدانی ڈر سے نہیں نکل پائی۔۔۔ اس کے جملوں کی اس نے دوسری معنی اخذ کی۔ اور کسی غلام کی طرح اس کے الفاظ دہرائے۔ وہ اسے دیکھ کر رہ گیا۔ میرا یہ مطلب نہیں تھا۔۔۔ میری جھلی۔۔۔ "شہرام بے اختیار اسے گلے سے لگا گیا۔ اور اس " کے ڈر کو کم کرنے کے لئے اس کی پیٹھ سہلانے لگا۔ تاکہ وہ رلیکس ہو سکے۔ جو ابھی تک کپکپا رہی تھی۔ "میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ تم کو مجھ سے اب ڈرنے کی۔۔۔ خوفزدہ ہونے کی کوئی ضرورت نہیں۔۔۔ میں نے وعدہ کیا ہے میں تمہیں اب کوئی تکلیف نہیں پہنچاؤں گا۔۔۔ تو اب میں تمہیں کیسے تکلیف پہنچا سکتا ہوں؟۔۔۔ یار۔۔۔ میں بس جیلیسی محسوس کر رہا تھا۔ تم لگ ہی اتنی خوبصورت رہی تھی۔ اور میرے بجائے ریحام کے ساتھ کھڑی تھی۔ میں کیسے برداشت کرتا جاناں؟!! آئندہ کبھی ایسا مت کرنا۔۔۔ کبھی اس سے مت ملنا۔۔۔ "وہ بڑے پیار سے آہستہ آہستہ سرگوشیوں میں اپنے دل کے احساسات بیان کرتا گیا۔ جسے سن کر آفرین نے فرمانبرداری میں سر ہلایا۔

میں نے صرف اس کے احسان کا شکریہ ادا کرنا چاہا تھا۔ بحر حال اس نے میری زندگی "بچائی تھی۔" اس نے سر اٹھا کر بھگی مٹلی پلکیں اٹھا کر شہرام کے وجہ نقوش کو دیکھا۔ "لیکن آپ کہتے ہیں تو میں اس سے کبھی نہیں ملوں گی۔" لکچاپٹ اب بھی تھمی نہیں تھی۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

گڈ۔۔ "شہرام نے دونوں ہاتھوں میں اس کا چہرہ تھاما۔ اور اس کی بھگی پلکوں پر باری باری ہونٹ رکھے۔ دونوں کی نظریں ملی۔۔ تو جیسے شہرام پر نشہ طاری ہو گیا۔۔ وہ خود کو اس کے چہرے پر جھکنے سے روک نہیں پایا۔ کافی دیر گزر گئی۔۔ وہ سمجھ نہیں پایا۔۔ کہ آفرین کے ہونٹوں پر یہ میٹھا سا ذائقہ کس چیز کا ہے؟ شاید اسٹرابیری لپ اسٹک کا۔۔ آفرین کی قربت ایسی تھی کہ اس کے انداز میں شدت آگئی۔ آفرین نے کچھ عجیب سا محسوس کیا۔ جیسے شہرام تو اس میں نہ ہو۔۔ کیا وہ نشے میں تھا؟ اس نے اسے خود سے زبردستی دور دھکیلا۔

یہ آپ کیا کر رہے۔۔ ہم گھر میں نہیں باہر ہیں۔۔ ابھی باہر پارٹی جاری ہے۔۔ کوئی "بھی ہمیں ڈھونڈتا ہوا ادھر آسکتا ہے۔" اس نے سمے ہوئے لہجے میں اسے روکنا چاہا۔

## URDU NOVEL BANK

جانتا ہوں۔۔۔ کچھ نہیں کرتا۔۔۔ بے فکر رہو جانا۔۔۔ بس تم کو اپنی بانہوں میں " محسوس کرنا چاہتا ہوں۔۔۔ کتنے دن ہو گئے میں تم سے دور رہا ہوں۔۔۔ " اس نے نرمی سے اسے اپنے سینے سے لگا کر۔۔۔ جھک کر اس کی مرمیں پیشانی محبت سے چوم لی۔ جس پر آفرین نے پرسکون ہو کر آنکھیں بند کر لی۔ اور اس کے سینے پر سر ٹکالیا۔۔۔ دو منٹ ہی گزرے ہونگے کہ دروازہ زور زور سے دھڑدھڑانے لگا۔۔۔ باہر کافی لوگوں کا شور سنائی دیا۔

میں نے اپنے گہنگار کانوں سے ایک ویٹر کو کہتے سنا ہے کہ او ایس رضا خان، آفرین " یزدانی کو اس کمرے میں لایا ہے۔ " دروازہ زور دار دھکے سے کھلا تھا۔ ساتھ میں تانیہ لاشاری کی آواز تھی۔ لیکن اندر کے منظر نے سب لوگوں کے پریشان چہروں کی ساخت ہی بدل دی۔ جب اندر آفرین یزدانی او ایس رضا خان جیسے اوباش کے بجائے شہرام سوری کے سینے سے لگی کھڑی دکھائی دی۔ تانیہ لاشاری کو لگا اس کی آنکھوں نے اسے غلط منظر دکھایا ہے۔ اس کی توقع کے بالکل الٹ آفرین شہرام کے ساتھ تھی۔ اس کا دماغ ہی الٹ



## URDU NOVEL BANK

گیا۔ اس کی ساری سازش الٹ کر اس کے منہ پر تمانچے کی طرح آ لگی تھی۔ وہ کیسے نہ بھپرتی۔۔۔ وہ تو جیسے پاگل ہونے کو تھی۔

شہرام سُوری۔۔۔ آپ۔۔۔ آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟ "حیرت و صدمے سے اس کی " آواز جیسے گہری کھائی سے آئی۔

شہرام کی آنکھیں نشے کی زیادتی سے سرخ ہو رہی تھیں۔ وہ بہت مشکل سے اپنے حواس سنبھالے ہوئے تھا۔ ان سب کو دیکھ کر اس نے آفرین کو خود سے ہلکے سے دور ضرور کیا لیکن اس کا ہاتھ نہیں چھوڑا۔۔۔ بلکہ اس پر گرفت مضبوط کر دی۔ آفرین سہم کر شہرام کے وجود کی آڑ میں ہو گئی۔ اس کی دھڑکنیں خوف سے سکڑ اور سمٹ رہی تھیں۔ اسے لگا جیسے آج یوم حساب آگیا ہو۔ سب کچھ ختم۔۔۔ جیسے ہر چیز۔۔۔ اپنے اختتام پر آچکی ہو۔۔۔

## URDU NOVEL BANK

اپنی زندگی کے ان بائیس سالوں کے دوران کبھی آج جیسا وقت نہیں آیا تھا۔۔۔ کبھی اس کی زندگی میں ایسا موڑ نہیں آیا تھا جب۔۔۔ جب اس نے آج جیسی شرمساری محسوس کی ہو۔۔۔ آج۔۔۔ آج اس کی شرمساری آخری حدوں کو کراس کر گئی تھی۔

www.urdu-novel-bank.com  
visit for more novels:

رحام سوری، اماں بی، بڑے ابا، رضیہ بیگم، تانیہ، علینہ عشرت، اور۔۔۔ اس کے ڈیڈ۔۔۔ عظیم لاشاری سب لوگوں کی بھیڑ میں وہ خود کو بے لباس محسوس کر کے شرم سے زمین میں گر گئی۔

ان دونوں کی حالت سے سب کو صاف صاف معلوم ہو رہا تھا کہ دونوں کیا کر رہے تھے؟

اماں بی لاٹھی کے سہارے غصے سے کانپ رہی تھی۔

## URDU NOVEL BANK

آفرین یزدانی۔۔۔ فاحشہ۔۔۔ کتیا۔۔۔ "تانیہ لاشاری پاگل سی ہو کر بھپھر کر آفرین کی طرف " بڑھنے لگی۔ "بے غیرت، بے حیا۔۔۔ کتنی بے شرم ہو۔۔۔۔۔ شرم نہیں آتی تمہیں؟ میرے ہی منگیتز کو ورغلا تے ہوئے۔۔۔ ناجائز۔۔۔ بے حیا۔۔۔ میں تمہیں چھوڑوں گی "نہیں۔۔۔"

www.urdu-novelbank.com

visit for more novels:

اس سے پہلے کہ اس کا ہاتھ آفرین پر تھپڑ مارنے کو اٹھتا۔۔۔ شہرام نے اس کی یہ کوشش تیش میں آکر ناکام کر دی۔ اس کا ہاتھ مروڑ کر وحشی انداز میں آفرین سے دور دھکیل دیا۔ دھکا زبردست تھا۔ وہ سنبھل نہ سکی۔ اور بی جان سی ہو کر لہرا کر زمین پر گرنے لگی۔ رضیہ بیگم نے اسے یکدم تھام کر ساتھ لگالیا۔

اماں بی۔۔۔۔۔ یہ آپ ہی تھیں جس نے میری بچی کو اس تکلیف دہ حالت میں دھکیلا۔ " ہے۔ یہ آپ ہی ہیں۔۔۔ بڑے ابا۔۔۔ آپ بھی۔۔۔ آپ بھی قصور وار ہیں۔۔۔۔۔ میری معصوم بچی کے جذبات کے آپ سب۔۔۔ لوگ۔۔۔ آپ سب لوگ قاتل ہیں۔۔۔۔۔ میں آپ لوگوں کو کبھی معاف نہیں کروں گی۔۔۔ کبھی نہیں۔۔۔ آپ سب کو اس کا جواب دینا ہوگا۔۔۔ "وہ دانت پیستی ہوئی غصے میں چلنچل کر سب بڑوں کے روبرو آکھڑی ہوئی۔

## URDU NOVEL BANK

اماں بی کا سارا وجود غصے کی شدت سے کپکپا رہا تھا۔ رضہ بیگم کا ماتم اور آہ و بکا سن کر وہ بیہوش ہونے لگی۔ اسے بالکل بھی یقین نہیں آ رہا تھا کہ اس کا وہ نواسہ جس پر سُوری خاندان کو فخر تھا۔ جو خاندان کا وارث تھا۔ اس کا فخر ایک پل میں خاک میں ملا کر رکھ دے گا۔ ریحام نے انہیں جلدی سے تھاما۔ اور ان دونوں کو قریب ہاتھ میں ہاتھ دیئے دیکھ کر تاسف سے سر ہلایا۔

شہرام بھائی، کمپنی تو ویسے بھی ساری کی ساری آپ کے قبضے میں ہی تھی۔ لیکن "افسوس کہ جس لڑکی کو میں نے پسند کیا۔۔۔ وہ بھی آپ نے چھین کر اپنے قبضے میں کر لی۔" ریحام کے لہجے میں ایسا تاسف، ایسا درد تھا۔۔۔ جیسے کسی نے اس کی متاع عزیز چھین لی ہو۔

آفرین تو اس کی بات پر کرنٹ کھا گئی۔ کیا؟؟ یہ ریحام نے کب اسے پسند کیا؟ وہ تو جانتی ہی نہیں تھی۔۔۔ وہ حیرت سے ریحام کو دیکھ کر رہ گئی۔

## URDU NOVEL BANK

چھین لی ہے؟ "شہرام اچانک ہی اس کی بچکانہ بات پر ہلکے اور سرد انداز میں طنزیہ "قلم لگایا۔ بھلا اس نے کب آفرین کو چھینا؟ وہ تو ہمیشہ سے ہی اس کی تھی۔۔ ہمیشہ سے۔۔ ازل سے۔۔" یہ تو ازل سے میری تھی۔۔۔ اور میری ہی رہے گی۔ سو میں کیسے اسے "! تم سے چھین سکتا ہوں؟

www.urdu-novel-bank.com  
visit for more novels:

کمرے میں موجود ہر ایک دنگ کھڑا انہیں حیرت سے دیکھ رہا تھا۔ "تم دونوں عرصے سے رلیشن میں تھے؟" علینہ سُوری ناگواری سے پوچھا۔

شہرام نے کچھ کہنے کے لئے ہونٹوں کو حرکت دینی چاہی۔ لیکن آفرین نے اس کے ہاتھ پر دباؤ ڈال کر حقیقت کھولنے سے روکا۔ "دیٹ از انف۔۔ شہرام۔۔ کچھ مت کہنا۔۔ پلیز۔۔" اس کی سرگوشی میں گزارشات تھیں۔

## URDU NOVEL BANK

شہرام کو آفرین پر سخت تیش آیا تھا۔ یہ بیوقوف عورت۔۔۔ اس وقت بھی۔۔ اس نازک صورتحال میں بھی۔۔۔ اسے صفائی دینے سے روک رہی تھی۔ کیا وہ واقعی خود پر تھرڈ پارٹ کا ٹھپہ لگانا چاہ رہی تھی؟

یہی سچ ہے۔۔ "شہرام کا لہجہ قطعی تھا۔"

www.urdu-novel-bank.com  
visit for more novels:

جب یہ دو الفاظ کہے گئے۔۔ تانیہ کو لگا جیسے آسمان اس کے سر پر آگر ہو۔۔ وہ روتے ہوئے چلائی۔ "میں سمجھ گئی۔۔۔ سمجھ گئی۔۔۔ جب میں اس صبح تمہارے فلیٹ پر آئی تھی۔۔۔ یہی فاحشہ تمہارے کمرے میں تھی۔۔۔ یہی تھی وہ۔۔۔" وہ جیسے چیخ چیخ کر سب کو بتا رہی تھی۔ آفرین کا رنگ لٹھے کی طرح سفید پڑ گیا۔ آنکھیں پانی سے بھر گئی۔ سب منظر جیسے دھندلا گئے تھے۔

تانیہ لاشاری۔۔۔۔۔ زبان سنبھال کر آفرین کے لئے بولو۔۔۔ ورنہ یہ زبان گدی سے کھینچ کر نکال لوں گا۔۔ "وہ تیش میں بری طرح اس پر دھاڑا۔ "میں تمہیں پہلے ہی کہہ چکا تھا۔۔ کہ ہمارا رشتہ نہیں ہو سکتا۔۔۔ نہیں ہو سکتا۔۔ ناممکن ہے۔۔۔ میں نے تو تم میں کبھی بھی دلچسپی نہیں دکھائی تھی۔ میں تمہیں بارہا کہہ چکا تھا کہ یہ رشتہ ختم کرو۔۔ لیکن

## URDU NOVEL BANK

تم ایک ضدی عورت ہو۔۔۔" شہرام نے بے رخی سے اسے جواب دیا۔ اس کا لہجہ سخت تھا۔

یو باسٹرڈ۔۔۔ کیا تم مرد کھلانے کے لائق ہو؟۔۔۔ تم۔۔۔ تم اس فاحشہ کی وجہ سے "تانیہ کو کیسے دکھ دے سکتے ہو؟! ہاں؟۔۔۔" دکھ، تاسف اور غصے ملے تاثرات کے ساتھ اماں بی گرجی تھی۔ ساتھ ہی اپنی سہارے کی اسٹک شہرام کی کمر پر تیش میں آکر مار بیٹھی۔ شہرام نے بالکل بھی گریز نہیں کیا اور چھڑی کی چوٹ کھالی۔ لیکن آفرین کا ہاتھ اپنی گرفت سے آزاد نہیں کیا۔

اماں بی نے جب اس کی ضد دیکھی، اور یہ دیکھ کر کہ وہ آفرین یزدانی کا ہاتھ پھر بھی تھامے ہوئے ہے۔۔۔ ان کا بلڈ پریشر آسمان کو چھونے لگا۔ وہ بے جان سی ہو کر وہیں زمین پر بے ہوش ہو کر گر گئی۔

اماں بی۔۔۔۔۔ "شہرام چونک گیا۔ اسے اپنی چوٹ بھول گئی اور جلدی سے آفرین کے "ہاتھ کو اپنی گرفت سے آزاد کر کے اماں بی کو اٹھانے کو جھک گیا۔ "جلدی کرو۔۔۔" ایمبولینس کو بلاؤ۔

اماں بی کے بیہوش ہونے کی وجہ سے، کمرے میں افراتفری سی مچ گئی تھی۔ سب ان کے پاس جمع ہو گئے۔ جبکہ ایک تانیہ لاشاری تھی، جو نفرت میں اندھی ہو چکی تھی۔ سب کے دوسری جانب متوجہ ہو جانے کی وجہ سے اسے جیسے آفرین پر کھل کر حملہ کرنے کا موقع مل گیا۔ اس نے آفرین کے خوبصورت چہرے پر تمپڑوں کی بارش کردی۔ رضیہ بیگم بھی کیوں پیچھے رہتی۔ اس نے بھی بیٹی کی مدد کی۔ دونوں ماں بیٹی نے آفرین پر جنگلیوں کی طرح حملہ کیا۔ تیز ناخنوں سے آفرین کے چہرے کی گلابی چمڑی ادھیڑ ڈالی۔ اس کے بال کھینچ کر نوچنے لگیں۔ ان دونوں کے جارہانہ انداز سے وہ بچاؤ نہ کر سکی۔ ایک طرف سے خود کو ہاتھوں سے چھپا کر دفاع کرتی تھی۔ تو دوسری، دوسرے طرف سے اس پر حملہ کر دیتی تھی۔ اکتیا کی بچی۔۔ ڈائن کی اولاد۔ جیسی ماں فاحشہ تھی۔۔ ویسی ہی بیٹی فاحشہ۔۔۔۔ تمہیں آج نہیں چھوڑوں گی۔۔ نہیں چھوڑوں گی۔۔۔ اس خوبصورتی پر ناز ہے نا تمہیں۔۔۔ اس خوبصورت چہرے پر مر مٹا ہے نا میرا منگیت۔۔۔۔ آج تمہارا وہ حشر کروں گی کہ کوئی تم پر تھوکتا بھی پسند نہیں کرے گا۔۔

عظیم لاشاری پریشان ہو چکا تھا۔ وہ دونوں ماں بیٹی کو آفرین سے چھڑانے کے لیے دوڑتا آیا۔ اکتیا تم دونوں پاگل ہو گئی ہو؟۔۔۔ کیوں مار رہی ہو میری بچی کو۔۔۔۔ چھوڑو اسے۔۔



## URDU NOVEL BANK

چھوڑو۔۔" عظیم لاشاری یہ عجیب و غریب صورتحال دیکھ کر دوڑتا ہوا آفرین کو کھینچ کر اپنے حصار میں کرگیا۔۔ لیکن۔۔ اسے دیر ہو چکی تھی۔۔ دونوں نفرت سے بھری عورتیں آفرین کے وجود خصوصاً چہرے کو بری طرح ادھیڑ چکی تھیں۔ اس کا چہرہ لہولہاں ہو چکا تھا۔ وہ بس سسک رہی تھی۔۔ لیکن۔۔ اس کے باوجود بھی آنسوؤں نے پلکوں کا دامن نہیں چھوڑا۔

ارے۔۔ پاگل تو تم ہو گئے ہو عظیم۔۔ یہ ڈائن ہے ڈائن۔۔ اس نے میری بچی کی " خوشیاں کھالی ہیں۔۔۔ ارے ڈائن بھی سات گھر چھوڑ کر کھاتی ہے۔۔ اور یہ۔۔ اس نے تو اپنے ہی گھر میں نقب لگائی۔۔ ایسی ہوتی ہیں بہنیں۔۔ ارے۔۔ لعنت ہو۔۔ لاکھ بار۔۔ لعنت ہو۔۔ ایسی اولاد پر۔۔ تھو۔۔ تھو۔۔" رضیہ بیگم نے زور سے آفرین پر تھوکا۔ اس سارے منظر نے اسے 22 سال پہلے شعرین اور عظیم کو ایک ساتھ دیکھ کر والا منظر یاد دلایا تھا۔۔ وہ کیوں نہ بھپرتی۔۔

عظیم لاشاری تو یہ بھی نہیں کہہ سکتا تھا کہ قصور وار کون ہے۔۔ غلط کون ہے۔۔؟ کس کی بات پر یقین کرتا۔۔ آنکھوں نے جو دیکھا تھا۔ وہ سب الجھا دینے والا تھا۔۔ اس وقت وہ سخت الجھا ہوا تھا۔۔ اسے بس اتنا پتا تھا کہ آفرین اس کی بیٹی ہے۔۔ اور اپنی بیٹی کو

## URDU NOVEL BANK

تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا تھا۔ آفرین خاموش تھی۔۔ اپنی صفائی کا اسے کسی نے موقع ہی نہیں دیا۔۔ اس نے خود ہی تو شہرام کو اپنے پیچ رشتے کو بتانے سے منع کر دیا تھا۔۔ پھر وہ کس سے شکایت کرتی؟

www.urdu-novel-bank.com  
Visit for more novels:

"اوہ میرے خدا۔۔۔ یہ اندر کیا ہو رہا ہے؟"

اچانک باہر سے کافی تعداد میں صحافی بھی اندر داخل ہو گئے۔

اگرچہ وہ اہم سیگمنٹ سے محروم ہو گئے تھے، اماں بی بی بے ہوش، شہرام سوری اور آفرین یزدانی کی حالت، اور تانیہ لاشاری، رضیہ بیگم کا آفرین پر حملہ کرنا۔۔۔ عظیم لاشاری پر رضیہ بیگم کی جملہ باری، ان سب سے وہ کم و بیش یہی اندازہ لگا سکتے تھے کہ اندر کیا ہوا ہوگا؟

آگے سے ہٹ جاؤ "شہرام سوری نے دھیمی آواز میں گرج کر کہا۔ جب وہ اماں بی بی کو" کمرے سے باہر لے گیا تو اس نے صحافیوں کو تنبیہی نظروں سے گھورا۔ "اگر کسی نے بھی۔۔۔ آج کے واقعے کو رپورٹ کرنے کی کوشش کی تو میں اس شخص کو اس کی کمپنی کے ساتھ ہی زندہ دفن کر دوں گا۔ دفع ہو جاؤ۔۔"

## URDU NOVEL BANK

وارنگ کے بعد رپورٹرز اتنے خوفزدہ ہوئے تھے کہ وہ بس شہرام سوری کو امان بی کو لے جاتا ہوا ہی دیکھتے رہ گئے۔۔ تاہم کچھ افراد نے چپکے سے تصاویر کھینچ لی۔

☆☆☆☆

سُوری خاندان کا ہر فرد امان بی کے پیچھے ہاسپٹل بھاگا گیا تھا۔ پیچھے صرف لاشاری خاندان کے تین افراد آپس میں لڑتے رہ گئے۔ صرف ایک میر ہادی ہی تھا جو موقع سے فائدہ اٹھا کر آفرین کو زخمی حالت میں، وہاں سے نکال کر ہاسپٹل لے گیا۔ اس کے چہرے پر کئی جگہوں سے گہری خراشیں پڑی ہوئی تھیں اور بہت خون بہہ رہا تھا۔

اس وقت اس کا خوبصورت چہرہ زخمی اور بدنما ہو چکا تھا۔ وہ بے حس ہو چکی تھی۔۔ خاموش۔۔۔ تاہم اس کی آنکھیں نمناک تھیں۔ وہ ایسے ہو گئی تھی۔۔ جیسے بے روح کا مجسمہ ہو۔

وہ صحیح معنوں میں سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ وہ اس طرح ان ماں بیٹی کے ہاتھوں کیسے مار کھاتی رہی؟ اس نے اپنا دفاع کیوں نہ کیا؟ کیا اس کی اپنی زندگی سے۔۔ اپنی خوبصورتی سے دلچسپی ختم ہو چکی تھی؟ کیا وہ واقعی لاشعوری طور پر چاہتی تھی کہ اس کو نقصان

## URDU NOVEL BANK

پہنچے۔۔ وہ واقعی مر جانا چاہتی تھی۔۔ تاکہ اس طریقے سے ہی اسے شہرام سے نجات مل جاتی۔۔

اس کی چپ سے میر ہادی بری طرح پریشان ہو چکا تھا۔ آفرین کے زخم صاف کر کے اس کا چہرہ مکمل پٹیوں سے کور کیا جا چکا تھا صرف آنکھیں تھیں۔۔ بے جان۔۔ بے حس۔۔ ایک ہی جگہ پر ٹکی ہوئی۔۔ وہ پلک بھی نہیں جھپک رہی تھی۔۔

کتنی زندہ دل لڑکی ہوا کرتی تھی میم آفرین۔۔ اور آج کیسی کچلی ہوئی لگ رہی ہیں۔۔ اس سب کا زمیوار۔۔ شہرام سوری ہے۔۔ کاش میم ادھر نہ آتی۔۔ وہ اسے دیکھ نہیں پارہا تھا۔ وہ کسی زندہ لاش کی طرح بیٹھی ہوئی تھی۔ اچانک اس کی آنکھوں سے آنسوؤں لڑھک کر پٹیوں میں دم گم ہو گئے۔ میر ہادی نے لُٹو بڑھایا۔ لیکن آفرین کے وجود نے حرکت نہیں کی۔

آفرین میم۔۔ آپ فکر مت کریں۔ میڈیکل ٹیکنالوجی اب بہت ترقی یافتہ ہے۔ آپ کے زخموں کا علاج بغیر کسی نشان کے کیا جا سکتا ہے۔ آپ پھر سے پہلے جیسی ہو جائیں گیں۔ میم۔۔ "میر ہادی نے تسلی دی۔

## URDU NOVEL BANK

ان الفاظ پر آفرین کا دل کیا قمقہ لگا کر پاگلوں کی طرح ھنسے۔ جیسے اس نے کوئی لطیفہ سن لیا ہو۔

آخر اس نے کیا گناہ کیا تھا؟ کیا اللہ اسے اس طرح سزا دینا چاہتا تھا۔۔۔ کیونکہ اس نے اس وقت شہرام کو ایزد کا ماموں سمجھ کر لالچ میں آکر اس سے شادی کر لی۔۔۔ تاکہ ایزد سے بدلہ لے سکے۔۔۔؟ ہاں۔۔۔ اسے اس کے لالچ نے دُہودیا تھا۔ اس کے لالچ نے اسے شہرام کے چنگل میں پھنسا لیا تھا۔۔۔ اس کے لالچ نے اسے تباہ کر دیا تھا۔۔۔ اور اللہ کو لالچ پسند نہیں۔۔۔ تعلق میں اگر لالچ کا عنصر شامل ہو جائے تو وہ تعلق یونہی انسان کو گھرے پاتال میں لے جا کر غرق کرتا ہے۔

اب اس کا چہرہ اس قابل نہیں رہے گا کہ شہرام جیسا امیر اور خوبو شخص اس سے تعلق نبھاتا۔۔۔ اب اس کا چہرہ خوبصورت بھی نہیں رہے گا۔۔۔ جس خوبصورتی سے کوئی آبلش۔۔۔ کوئی تانیہ یا کوئی رضیہ حسد کر سکتی۔۔۔

## URDU NOVEL BANK

ماضی میں وہ اپنے خوبصورت چہرے پر فخر کرتی تھی۔ یہ اس کا چہرہ ہی تو وجہ تھا۔۔۔  
 سارے فساد کی جڑ یہ۔۔۔ اس کا چہرہ تھا۔۔۔ اسی چہرے کو آڑ بنا کر اس نے ماضی میں  
 شہرام کو اپنا اثیر کرنا چاہا۔۔۔ تاہم اب وہ اپنے اس کئے کا خمیازہ بھگت چکی تھی۔  
 بد صورت ہونا کئی گنا بہتر تھا۔ اگر وہ پہلے سے ہی بد صورت ہوتی تو یقیناً شہرام اسے جانے  
 دیتا۔

اس کے پورے وجود میں اداسی نے ڈیرا ڈال دیا تھا۔ اس نے ہاتھ کو حرکت دے کر  
 چہرے کو چھوا۔ اس کا چہرہ مکمل پٹیوں میں لپیٹا ہوا تھا۔

☆☆☆☆☆

لاؤنج کی کشیدہ فضاؤں میں ایک زوردار تھپڑ کی آواز وہاں کے ملازموں تک سن کر کانپ  
 گئے۔۔۔ انہوں نے زندگی میں بڑے صاحب کا غصہ اور شیر کی طرح گرجدار آواز پہلی بار سنی  
 تھی۔۔۔ وہ سب بھی چھپ کر سننے لگے۔ جو گرج ہی نہیں برس بھی رہے تھے۔ ان کے  
 سامنے شہرام سوری اپنے ازلی ضدی انداز میں کھڑا تھا۔ اس نے تھپڑ پر بالکل بھی کوئی

## URDU NOVEL BANK

رد عمل نہیں دیا۔ لیکن اس کا گال تھپڑ کی مار سے سرخ ہو کر جل رہا تھا۔ لیکن وہ سب کچھ بھلائے یوں کھڑا تھا جیسے کوئی شہنشاہ ہو۔

تمہیں ہم نے اسی لئے پال پوس کر بڑا کیا تھا کہ تم یوں سر عام ہماری پگڑی اچھا لو؟

"یہ صلہ دیا ہے تم نے ہماری مہربانیوں اور نوازشات کا؟"

بڑے ابا۔۔۔ مجھے یقین ہے۔۔۔ شہرام کی طرف سے ہمیں غلط فہمی ہوئی ہوگی۔۔۔۔۔ اس"

کا کوئی قصور نہیں ہو سکتا۔۔۔ گنگار وہ لڑکی ہے۔ "عشرت نے جیسے، شہرام کا دفاع کر کے آفرین سے اپنی چھپی ہوئی نفرت باہر نکالی۔ اور شہرام کو تنبیہی نظروں سے گھورا۔۔۔ "جلدی سے بڑے ابا سے معافی مانگو شہرام اور کہو کہ تمہارا کوئی قصور نہیں ہے۔۔۔۔۔ آئندہ اس

"حرافہ سے نہیں ملو گے۔ جو ہو چکا سو۔۔۔ ہو چکا بس۔۔۔"

یہ ناممکن ہے۔۔۔۔۔ یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔۔۔ میں اسے نہیں چھوڑ سکتا۔۔۔ میں اس سے "شادی کا فیصلہ کر چکا ہوں۔" اس کے انداز میں پختگی دیکھ کر، بڑے ابا جل کر راکھ ہو گئے۔ "تمہاری اس ہٹ دھرمی کو دیکھتے ہوئے مجھے یقین ہو چکا ہے کہ اس چڑیل نے تم پر کالا جادو کر لیا ہے۔ تبھی تم اس کے جال میں پھنس کر اس سے شادی کر رہے ہو۔۔۔" ہر ایک اپنی سانس روکے سن رہا تھا۔

## URDU NOVEL BANK

اور ایسا کبھی نہیں ہو سکتا۔۔۔ اس کے لئے تمہیں میری لاش پر سے گزرنے پڑے گا" شہرام۔۔۔۔ "وہ گر جے۔۔ علیہ باپ کے غصے کو دیکھ کر ڈر گئی کہیں اس کا باپ بھی اس کی ماں کی طرح بی پی شوٹ کر جانے سے ہاسپٹلائز نہ ہو جائے۔۔

تم پہلے ہی اماں کو اپنے کرتوتوں سے ہاسپٹل پہنچا چکے ہو۔۔ کیا اب یہی کچھ ابا کے ساتھ کرو گے۔۔" اس نے شہرام کو جھڑکا۔

پورے خاندان اور میڈیا تک کو تمہاری تانیہ کے ساتھ شادی کی خبریں پہنچ چکی ہیں۔۔ رات کے ڈنر میں آفرین کو ریحام کے ساتھ دیکھ کر سب ہی نے اس کا ریحام کے ساتھ تعلق جوڑ لیا ہے۔ اب اگر تمہاری آفرین کے ساتھ شادی کی خبر پہنچے گی تو پوری دنیا ہنسنے لگی ہوگی۔۔ ہمارے خاندان کی عزت پبلک میں مذاق بن جائے گی۔ یہ سوچا ہے تم نے؟ "حلانکہ علیہ سوری آفرین سے دو بار ہی ملی تھی۔ اور اس نے اس لڑکی میں کوئی برائی نہیں دیکھی تھی۔۔ لیکن اس کے رات کے عمل سے وہ علیہ کی نظروں میں مقام کھو بیٹھی تھی۔



## URDU NOVEL BANK

یہ سچ ہے۔۔۔ علیہ ٹھیک کہتی ہے۔ "شہرام کے ماموں سنید سوری نے تائید میں سر" ہلایا۔

اس واقعے سے پورا چیرٹی شو ہی تباہ ہو گیا ہے۔۔۔۔۔ میڈیا والوں کو بھی چٹ پٹی خبر مل گئی۔۔۔۔۔ لیکن ان میں سے کوئی خبر پھیلانے کی ہمت نہیں کرے گا۔۔۔۔۔ شہرام یہ واقعہ تمہاری اپنی کمپنی میں پوزیشن پر بھی اثر انداز ہوگا۔ اگر تم اس لڑکی سے یونہی شادی پر بضد رہے تو منفی خبریں میڈیا میں مزید پھیل جائیں گیں۔ جو یقیناً تمہاری زندگی پر بھی اثر انداز ہونگیں۔" انہوں نے منصفانہ مشورہ دیا۔

بڑے ابا نے غصے سے اسے دیکھا۔ "اگر تم اب بھی باس کے غمڈے پر بیٹھنا چاہتے ہو تو تمہیں فوراً سے پیشتر تانیہ لاشاری سے شادی کرنی پڑے گی اور ان افواہوں کو روکنا" پڑے گا۔

مجھے انکار ہے۔۔۔۔۔ سو بار انکار ہی رہے گا۔ "شہرام نے سختی سے لب بھینچے۔ بڑے ابا " ! اتنا غصہ ہوئے کہ اسے سمجھ میں نہیں آیا کہ اس ہٹ دھرم کو کیسے سیدھا کرے؟

## URDU NOVEL BANK

تانیہ لاشاری جو ماں کے ساتھ لگی وہیں پر ایک طرف صوفے پر بیٹھی رو رہی تھی۔ یہ سب سن کر اٹھ کر شہرام کے سامنے آکھڑی ہوئی اس کی آنکھیں رونے سے سرخ ہو کر سو ج گئی تھیں۔ "کیا ہے اس لڑکی میں آخر جو۔۔۔۔۔ آپ کو میں نظر نہیں آئی شہرام؟! کیا اسی لئے کہ اسے اپنی ماں کی طرح مردوں کو لہجانے کے ہتکنڈے آتے ہیں؟" وہ نفرت سے پھنکاری تھی۔

وہ جادوگرنی ہے۔۔۔ سحر کرتی ہے وہ حرافہ۔۔۔ سنا آپ سب نے۔ "وہ نفرت سے چیخنے لگی۔

بلکہ اس بند کرو۔۔۔۔۔ زبان سنبھال کر بات کرو۔۔۔۔۔ تمہیں آفرین کو ایک حرف غلط بھی " کہنے کا حق نہیں۔۔۔ بھت کچھ بُرا کر چکی ہو تم دونوں ماں بیٹیاں۔۔۔ میں تم دونوں پر کیس دائر کروں گا۔ "شہرام تیش میں آنکھیں نکال کر اسے وارن کر گیا۔ جس پر وہ دل میں سہم ضرور گئی۔۔۔ لیکن اوپر سے وہی ازلی ڈھیٹ پن سے سرتانے کھڑی رہی۔

اگر آپ کو یہی کرنا تھا تو میری بیٹی کے ساتھ اپنا نام کیوں جوڑا؟ پورے خاندان کے " سامنے یہ ظاہر کیوں کیا کہ آپ تانیہ سے شادی کرنے والے ہیں؟ جواب دیں؟ آپ نے

## URDU NOVEL BANK

صرف اسے ایک مہرے کی طرح استعمال کیا؟! کیوں؟ کیوں اس کے اور ہم سب کے جذبات سے کھیل کھیلا آپ نے؟

اب اس سے کون شادی کرے گا؟ بتائیں مجھے؟۔۔۔" رضیہ بیگم ناگواری سے شہرام کو دیکھ کر اپنی بیٹی کو اپنے ساتھ لگاتے بولی۔ جس پر شہرام ہنہ کمر کے سر جھٹک گیا۔ جس پر وہ تلملا گئی۔

ہمیں لاشاری خاندان کو وضاحت دینی ہے۔" بڑے ابا کی سرد آواز گونجی۔ جس پر رضیہ " اور تانیہ کے اندر سکون کی لہر پھیلی۔۔۔ امید نے سر اٹھایا۔ کہ شاید اب فیصلہ ان کے حق میں ہوگا۔ شہرام کو مجبور کر کے وہ اسی طرح تانیہ سے شادی پر رضامند کر لی گی۔

گڈ۔۔۔۔ مجھے آپ پر یقین ہے بڑے ابا۔ کہ آپ یہ معاملہ سلجھالیں گے۔۔۔ اگر یہ " معاملہ حل نہ ہوا۔۔۔ اور سوری خاندان کی یہ شرمناک خبریں اگر باہر کی دنیا میں پھیل گئیں تو جتنی بدنامی ہماری ہوگی۔۔۔ اس سے زیادہ سوری خاندان کے افراد کی ہوگی۔ پھر کوئی بھی ہمارے خاندان سے کسی بھی طرح کا تعلق رکھنے سے کترائے گا۔۔۔۔ اور اس سب کی

## URDU NOVEL BANK

وجہ صرف شہرام ہوگا۔ "رضیہ بیگم نے طنزیہ انداز میں کہتے اپنی بیٹی کو کھینچا۔۔ اور باہر نکل گئی۔ پیچھے سب کو سانپ سونگھ گیا۔ سب اس بات کو لے کر سوچ میں پڑ چکے تھے۔

کیا تم نے سنا۔۔۔ لاشاری فیملی کیا کہہ کر گئی؟ "بڑے ابا گرم ہوئے۔ اور اب ان کا" لہجہ دھمکی دیتا ہوا تھا۔ "اگر تم اپنی ضد پر قائم رہو گے تو پھر۔۔۔ سوری کارپوریشن کی سربراہی کرسی ریحام کو دے دوں گا۔ تمہارے جیسا بدنام سربراہ کمپنی میں نہیں رہ سکتا۔ اس کے ساتھ تمہیں سوری خاندان کی وراثت سے بھی محروم ہونا پڑے گا۔ میں پھر بھی آفرین کے ساتھ اپنا رشتہ ختم نہیں کروں گا۔" وہ ایک ٹھنڈی سانس بھر کر مستحکم لہجے میں بولا تھا۔ جس پر نانا ابا ہی نہیں سب لوگ بھی دنگ رہ گئے۔ "نانا ابا۔۔۔ مجھے اس کے لئے معاف کیجئے گا۔" اکی آنکھوں میں بے بسی کے رنگ تھے۔ دفع ہو جاؤ۔۔۔۔ "اس کے جملے نے بڑے ابا کو اس قدر اشتعال دلایا کہ وہ منہ پھیر گئے۔ وہ اس سے زیادہ کلام نہیں کرنا چاہتے تھے

## URDU NOVEL BANK

وہ خاموشی سے باہر نکل گیا۔۔ بنا کسی کو دیکھے۔ اس کے جاتے ہی لاؤنج میں سناٹا چھا گیا۔۔ سب کے چہرے فکر مندی سے بچھے ہوئے تھے۔ کسی میں ہمت نہیں ہوئی بڑے ابا کے فیصلے کے خلاف کچھ کہہ سکیں۔۔

www.urdu-novel-bank.com  
Visit for more novels:

☆☆☆☆☆

شہرام سُوری تمھکا تمھکا سا، ہاسپٹل آیا۔ جہاں اس کی اماں بی آئی سی یو میں تھی۔ اس نے بس باہر سے اپنی نانی کو دیکھا۔ اس کے چہرے پر دکھ کے تاثرات رقم تھے۔ چہرہ کچھ دیر پہلے بڑے ابا کے تمپڑوں کی مار سے سو جا ہوا اور سرخ ہو رہا تھا۔ وہ بے بسی سے اماں بی کو نلکیوں کے سہارے سانس لیتا دیکھ کر بنا اندر جائے واپس مڑنے لگا۔ جب ریحام سُوری اندر سے باہر آیا۔ شہرام کو وہیں سے واپس جاتا دیکھ کر اس کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ پھیلی۔

"! شہرام بھائی آپ؟؟ واپس جارہے ہیں۔۔۔ کیا اماں بی سے ملیں گے نہیں؟"

## URDU NOVEL BANK

آج سے اس کا موقعہ میں تمہیں دیتا ہوں۔ اب تم ہی ان دو بزرگوں کو خوش "کرو۔۔۔ میں اس قابل نہیں رہا۔۔۔ کیونکہ تم بھی یہی چاہتے تھے " اس نے سرد نظروں سے اسے گھورا۔

اب تو تم یقیناً مطمئن ہو چکے ہو گے۔۔۔ ہر چیز تمہاری پری پلانڈ ہی ہوئی ہے۔۔۔ ہر "چیز۔۔۔"

کیا۔۔۔؟ اس میں میرا قصور کہاں سے آگیا۔۔۔؟ "وہ استزایہ ہنسا۔۔۔" شہرام "بھائی۔۔۔ افسوس کی بات ہے۔۔۔ آپ کا یہ کہنا کسی بھی طرح مناسب نہیں۔۔۔ جب کہ یہ آپ ہی تھے۔۔۔ جس نے میری پسند کی ہوئی لڑکی کو اڑالیا۔" جس پر شہرام دانت پیس کر رہ گیا۔ "زحام۔ م۔ م۔۔۔ زبان سنبھال کر بولو۔۔۔" اس کے لہجے میں ایک گہری وارننگ تھی۔۔۔ اس کا یہ بھائی اندر ہی اندر سے بہت کچھ کرچکا تھا۔ جسے وہ اب کچھ سمجھ رہا تھا۔

## URDU NOVEL BANK

کیا تمہیں آفرین اور میرے رشتے سے پہلے ہی سے آگاہی نہیں تھی؟ کیا تم نے محل "میں، آفرین کو میرے کمرے میں چھپا ہوا نہیں دیکھا تھا؟ تم جانتے تھے۔۔۔" ریحام سوری نے ابرو اچکا کر اسے دیکھا لیکن کہا کچھ نہیں۔

www.urdu-novelbank.com

visit for more novels:

جس پر شہرام کی آنکھوں میں اشتعال ابھرا۔ "تمہیں اسے اس طرح تکلیف دینے کی کیا ضرورت تھی ریحام؟ اس طرح تم نے ہم دونوں کو بدنام کرنے کی سازش کی کیوں؟" ریحام کے ہونٹ طنز میں مسکرائے۔۔۔ جیسے اپنے بھائی کی بچکانہ اندازے پر ہنسی آئی ہو۔

معاف کرنا شہرام بھائی۔۔۔ ان کو میری ذات سے کوئی تکلیف نہیں پہنچی۔۔۔ یہ تو آپ "ہیں۔۔۔ جنہوں نے ان کی پوری لائف کو اندھیرے میں دھکیل دیا ہے۔۔۔۔۔ دنیا کے سامنے اپنے رشتے کو چھپایا۔۔۔ ان کی زندگی کو مذاق بنا دیا۔۔۔۔۔ وہ آپ ہیں۔۔۔ میں نہیں۔۔۔۔۔ میں نے تو ان کو سب کے سامنے متعارف کروا کے عزت دینی چاہی تھی۔۔۔۔۔ میں نے تو ان کی زندگی کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لانے کا ارادہ کیا

## URDU NOVEL BANK

تھا۔۔۔۔۔ جہاں وہ۔۔۔۔۔ زندگی کے حقیقی رنگ آزادی سے دیکھ سکتیں۔۔۔ آخر وہ آپ سے منسوب ہو کر پوری زندگی اندھیرے میں کیسے رہتی؟" وہ چھبٹے لہجے میں کہہ گیا۔

اس کے لئے اور بھی بہت سے طریقے تھے ریحام۔۔۔ لیکن تم نے بحر حال اپنا ہی گھٹیا " طریقہ استعمال کیا۔۔۔ جو کہ میری نظر میں ایک اُچھا ہتھکنڈہ تھا۔۔۔ میں اس کے لئے تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گا۔۔۔ " یہ کہہ کر وہ بنا اسے دیکھے۔۔۔ لمبے لمبے دُگر سے باہر نکلتا چلا گیا۔ پیچھے ریحام نے کندھے اچکا دیئے۔

☆☆☆☆☆

گھر آکر اپنے کمرے کا دروازہ دھکیل کر جیسے ہی وہ اندر داخل ہوا۔ اندھیرے نے اس کے قدم دروازے پر ہی روک دیئے۔ کمرے کی لائٹس آف تھیں۔ پورے کمرے میں دوائیوں کی بُو پھیلی ہوئی تھی۔ اندھیرے میں ایک نازک سا وجود بیڈ پر سینے تک مخملیں کمبل اوڑھے بیڈ کے سرہانے ٹیک لگائے کسی بُت کی طرح ساکت و سامت آدھا لیٹا ہوا نظر



آیا۔ اس نے ایک گہری سانس بھری۔۔ اور آہستہ آہستہ چلتا ہوا بیڈ کے قریب آیا۔ وجود میں اب بھی کوئی حرکت نہیں ہوئی تھی۔ اس کی آنکھیں بند تھیں۔

باہر سے آتی چاند کی ہلکی ہلکی روشنی کھڑکی کے کھلے پٹوں سے ہوا کے ٹھنڈے جھونکوں کے ساتھ کمرے میں ہلکا ہلکا اجالا پھیلا رہی تھی۔ جس میں اسے آفرین کا پورا چہرہ سفید پٹیوں میں جکڑا نظر آیا تھا۔ صرف بند آنکھیں ظاہر ہو رہی تھیں۔ ماضی میں اس کا چہرہ کسی معصوم بچی کی طرح نازک دکھتا تھا۔ نازک سے بھرے بھرے گلابی گال۔۔ جس کو دیکھتے شہرام کا جی کئی بار چٹکی کاٹنے کو چاہتا تھا۔۔ چمکتی ہوئی شرارت سے بھری ہوئی آنکھیں۔۔۔ جن کو دیکھ کر شہرام بن پیئے مدہوش ہو جاتا تھا۔۔ شوخ و چنچل سی اداؤں والی آفرین یزدانی۔۔ جو اسے اپنی اداؤں سے کئی بار زچ کرتی رہتی تھی۔ اب کسی اجاڑ اور ویران حال حویلی جیسی نظر آرہی تھی۔۔ خاموش سی۔۔ تکلیفوں اور دکھوں کی چکی میں پس کر اب وہ خود کو حالات کے رحم و کرم پر چھوڑ کر جیسے بے بس ہو چکی تھی۔ اس بیواہ جیسی جس کا کوئی سہارا نہیں ہوتا۔۔ اس کی زندگی میں اب اندھیرے پھیل چکے تھے۔ وہ ایسے بند گھسٹن زدہ قید میں قید تھی جہاں کوئی روشندان نہیں تھا۔ جہاں حبس ہی حبس تھا۔

اس رات شہرام نے دو لوگوں کو اسے مارتے اور زخمی کرتے دیکھا تھا۔۔ اور اس کی حفاظت کرنے میں ناکام رہا۔۔ ابھی تک وہ اس کی حفاظت میں بری طرح ناکام ہو چکا تھا۔ اس وقت سچویشن ایسی ہو چلی تھی کہ وہ بالکل حواس باختہ ہو چکا تھا۔۔ اسے سمجھ میں نہیں آیا تھا کہ اسے کیا کرنا چاہیئے؟ ادھر نانی کا بیھوش وجود اس کی بانہوں میں تھا۔۔ ادھر آفرین ان ظالم عورتوں کے چنگل میں تھی۔۔۔ وہ کسے بچاتا؟ اسے عظیم صاحب میں قوی امید تھی کہ وہ باپ ہے۔۔ آفرین کو کوئی تکلیف پہنچانے نہیں دے سکتا مگر۔۔۔؟

اب وہ اس سے جتنی بھی نفرت کرتی کم تھا۔۔۔ شہرام کا ہاتھ اس کے چہرے کے طرف بڑھا۔۔ وہ اسے چھونا چاہ رہا تھا۔۔ اچانک ہی آفرین کے وجود میں حرکت ہوئی اس نے اپنا چہرہ اس کے ہاتھوں کی پہنچ سے دور پھیر لیا۔۔ شہرام کا ہاتھ وہیں ہوا میں معلق ہو گیا۔ آفرین نے اپنی بند پلکیں کھول دی۔ اپنے قریب شہرام کو دیکھ کر اس کے ہونٹوں پر تلخ مسکراہٹ آگئی۔ جسے شہرام پٹیوں کی وجہ سے نہیں دیکھ پایا۔

## URDU NOVEL BANK

کیا میں نے تمہیں نیند سے جگادیا؟ "شہرام نے کمبل کے اوپر سے اس کے ہاتھوں" پر اپنا بھاری ہاتھ رکھ کر ہلکے سے پوچھا۔ "آرام کرو۔۔۔ کافی رات ہو چکی ہے۔۔۔ ہم کل بات کر لیں گے۔" وہ اسے تھپکتے ہوئے نرمی سے بولا۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

اب آپ کی اماں بی کیسی ہیں؟ "وہ سیدھی ہو کر بیٹھی۔ آفرین نے اپنی تکلیف چھپا کر" پھر بھی اس ظالم عورت کا حال پوچھا۔ شہرام اس پر نادام ہوا۔ کتنی نرم دل پیاری لڑکی تھی۔۔۔ خود سے نفرت کرنے والی عورت کا حال دریافت کر رہی۔

وہ ٹھیک ہیں۔۔۔۔۔ کچھ دن تک ڈسچارج ہو جائیں گیں۔ "شہرام نے اس کے لمبے" ریشمی بالوں کو سہلاتے ہوئے دھیمے لہجے میں اسے تسلی دی۔ آفرین کی لمبی پلکیں جھک گئیں۔ کمزور سی منناک آواز میں بولی۔ "شامی۔۔۔ میری وجہ سے اپنے خاندان کو ناراض مت کریں۔۔۔ ان کی بات مان لیں۔۔۔ مجھے چھوڑ دیں۔۔۔ شامی" کافی عرصے کے بعد اس نے شہرام کو شامی کہہ کر مخاطب کیا تھا۔ شہرام کو لگا جیسے اس کے آس پاس یہ نام سن کر گھنٹیاں سی بجنے لگی ہوں۔ اس کے وجود میں گدگداہٹ سی ہوئی۔۔۔ اسے اپنا ماضی یاد آیا۔ جب وہ دونوں ساتھ رہتے تھے۔ آفرین اسے اسی طرح ہی سے میٹھے لہجے میں پکارا کرتی

تھی۔ لیکن تب کے اور اب کے پکار میں فرق احساسات کا تھا۔ اب شہرام سراپا محبت تھا۔ اسے یہ پکار آسمان کی وسعتوں کی سیر کروا گئی۔ اسے یہ پکار شہد سے زیادہ میٹھی لگی تھی۔ اس نے سکون سے آنکھیں بند کر کے اپنے احساسات کو دل سے محسوس کیا۔ لیکن اس کے اگلے جملے نے جیسے اسے آسمان سے زمین پر لایٹکا۔

www.urdu-novel-bank.com  
visit for more novels:

مجھے اپنی محبت سے آزاد کر دیں۔۔۔ "آفرین کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں۔ اس کے " دونوں ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھام کر زندہ آواز میں بولی۔ "اور خود کو میری محبت سے آزاد کر دیں۔۔۔ لوٹ جائیے۔۔۔ واپس اپنے لوگوں میں۔۔۔" وہ اب سسکنے لگی۔

شہرام گنگ سا بیٹھانفی میں سر ہلا گیا۔

آپ نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔۔۔ کہ کیا ہوا تھا۔۔۔ آپ کے خاندان والے آپ کو " میرے ساتھ کبھی شادی کی اجازت نہیں دیں گے۔۔۔ اور میں۔۔۔ میں۔۔۔ اس قسم کی زندگی نہیں گزار سکتی۔۔۔ میرا صبر اتنا نہیں شامی۔۔۔ پوری دنیا مجھ پر انگلی اٹھا چکی ہے۔۔۔ میں انسان ہوں شامی۔۔۔ کتنا سہوں۔۔۔؟ تھک چکی ہوں میں۔۔۔۔۔ اب بالکل ڈھے چکی ہوں۔۔۔۔۔ چھوڑ دیں مجھے۔۔۔۔۔ لوٹ جائیں اپنے لوگوں میں۔ " وہ اس قدر بول

## URDU NOVEL BANK

کر تھکے تھکے سے گہرے گہرے سانس لینے لگی۔۔ آنسو سیلاب کی طرح آنکھوں سے نکل کر اس کی پٹیوں میں جذب ہو کر اسے گیلا کر گئے تھے۔ زخموں میں نمی پہنچی تو وہ کر لانے لگے۔ وہ سسک پڑی۔ وہ کسی طرح سے بھی خود کو شہرام کے ساتھ کمپیئر نہیں کر سکتی تھی۔ لیکن ان دونوں میں ایک بات کامن تھی کہ دونوں کو ہی ان کی نانی اور نانا نے پالا تھا۔ لیکن آفرین کے پاس پہلے عزت نفس تھی۔ وقار تھا۔ وہ کسی کے نزدیک تھوڑا پارٹی نہیں تھی۔ لیکن یہاں۔۔۔ یہاں اس کی عزت نفس اور وقار دونوں ہی بری طرح کچلے گئے تھے۔ شہرام سوری اسے دنیا کے سامنے عزت دینے میں ناکام رہا تھا۔

ہر چیز تباہ ہونے لگی تھی۔۔ ہر چیز۔۔ نام۔۔ عزت۔ وقار۔۔ سب کچھ داؤ پر لگ چکا تھا۔ اب وہ یہاں سے واپس چلی جانا چاہتی تھی۔ اور یہ تب ممکن ہوتا جب شہرام اسے چھوڑتا۔۔ اسے جانے دیتا۔ وہ حد سے زیادہ ٹوٹ چکی تھی اس کی پوری ذات کے نچنے ادھیڑ چلے تھے۔ آج جو کچھ ہو چکا تھا اس نے اس کے صبر و برداشت کی طنائیں کھینچ کر توڑ ڈالی تھیں۔۔ اب وہ گویا مردہ تھی۔ زندہ لاش۔۔ اس کو اب جینے میں کوئی دلچسپی نہیں رہی تھی۔ بھلا اس قدر زخمی ہو جانے کے بعد بدنما چہرے کے ساتھ وہ کیسے دنیا کا سامنا کر سکتی تھی؟

شہرام بالکل ساکت تھا۔۔ وہ اس کے سامنے جھکی رو رہی تھی۔ اس سے بھیک مانگ رہی تھی۔ اور یہ دوسری بار تھا جب وہ اس کے سامنے جھکی تھی۔

www.urdu-novel-bank.com  
Visit for more novels:

کیسے کر سکتی تھی وہ ایسا۔۔ کیسے اسے چھوڑ دینے کی بات کر رہی تھی؟ وہ عورت۔۔ جس نے اس سے ہمیشہ محبت کی تھی۔۔ محبت بھرے جملے بارہا بول کر شہرام کا دل جیتنے کی کوشش کی تھی۔ اور اب۔۔ اب جبکہ وہ اس کی محبت میں اپنا وجود فنا کرنے چلا تھا۔۔ وہ تھک کر اسے چھوڑنے کی التجائیں کر رہی تھی۔۔ کیسے جیتا وہ اس کے بنا؟ وہ تو بنی ہی شہرام سوری کے لئے تھی۔۔ وہ تو بنا ہی آفرین یزدانی کے لئے تھا۔۔ اس سے الگ ہوتا تو کیسے سانس لیتا وہ؟ وہ سوچ سوچ کر جیسے پاگل ہونے لگا۔ اسے لگا جیسے جسم سے کوئی روح کھینچ رہا ہو۔۔ جیسے کوئی جان نکال رہا ہو۔۔ جیسے کوئی ماس کاٹ کاٹ کر ریشے ریشے کر رہا ہو۔۔ وہ کانپنے لگا۔۔ وہ عورت جو اس کے دل کی اونچی مسند پر بڑے حق کے ساتھ قبضہ کر چکی تھی۔ وہ اس کے آگے جھکی رو رہی تھی۔ اور اس کی سسکیاں

## URDU NOVEL BANK

شہرام کے دل کو چیر رہی تھیں جیسے کوئی تیز دھار آلے سے کاٹ رہا ہو۔ خون کی بوندیں ٹپ ٹپ کر کے آفرین کے آنسوؤں کے ساتھ اس کے دل سے گرنے لگیں۔

اٹھو۔۔۔ بس کرو۔۔۔ مت روؤ۔۔۔ مجھ سے معافی مت مانگو۔۔۔ میں تمہاری معافی کے قابل " نہیں آفرین یزدانی۔۔۔ میں نے جو کچھ تمہارے ساتھ کیا ہے اس سب کے لئے مجھے معاف کر دو۔۔۔ " اسے تھام کر سیدھا کرتے وہ کانپتے ہوئے زندہ ہوئی بھاری آواز میں ہولے سے بولا۔۔۔ اس کا لہجہ خود سسک رہا تھا۔

نہیں۔۔۔ میں نہیں اٹھوں گی۔۔۔ جب تک آپ میری بات نہیں مانیں " گے۔۔۔ پلیزز۔۔۔ شامی۔۔۔ " وہ ملتجانہ انداز میں سسکیاں بھرتے نفی میں سر ہلانے لگی۔ جس پر وہ بے بس ہوا "تم ایسی کب سے ہو گئی آفرین۔۔۔؟ تم پہلے تو ایسی نہیں تھی۔؟" وہ بے بسی سے چیخ پڑا۔ آنکھیں نم اور سرخ ہو رہی تھیں۔ "کہاں گئی تمہاری خود اعتمادی؟ کہاں گیا تمہارا وہ وقار۔۔۔ وہ فخر۔۔۔ وہ غرور۔۔۔؟ کیا تمہارے پاس کوئی سیلف رسپیکٹ نہیں رہی بولو۔۔۔ کہاں گئی وہ میری آفرین؟" وہ دکھ سے چلایا۔ وہ اس کی گرفت میں کانپتے ہوئے سسک رہی تھی۔ یہ سب سن کر ایک زخمی مسکان نے ہونٹوں کے



## URDU NOVEL BANK

کنارے چھوئے۔ وہ تلخی سے ہنسی۔ "کیا آپ نے خود اپنے ہاتھوں سے ان سب کو قتل نہیں کیا؟ اب آپ کے سامنے۔۔۔ میرے پاس ان میں سے ایک بھی متاع۔۔۔ نہیں رہی۔۔۔ آپ نے لوٹ لیا سب کچھ۔۔۔ آپ نے قتل کر دیا ان سب جڑوں کو۔۔۔ اب آپ کے آگے۔۔۔ آپ کے آگے ایک چلتی پھرتی لاش کھڑی ہے۔۔۔ یہی چاہیئے تھا نا آپ کو؟" وہ پاگلوں کی طرح ہنسنے لگی۔۔۔ شہرام کا دل کیا وہ خود کو کسی اونچی جگہ سے گرا کر ختم کر دے۔۔۔ پچھتاوے اس کے وجود کو کسی ناگ کی طرح ڈستے جارہے تھے۔ کتنا غلط تھا وہ۔۔۔ ہر قدم پر غلط۔۔۔ وہ سمجھتا رہا۔۔۔ اپنے ضد سے وہ آفرین کو اپنے قریب کر رہا ہے۔۔۔ لیکن وہ صرف اس کا جسم ہی حاصل کر سکا۔۔۔ اس کی روح اور اس کا دل تو اس سے میلوں، کوسوں کے فاصلے پر تھے۔ وہ اس سے اب میلوں دوری پر کھڑی، اس پر ہنس رہی تھی۔

وہ بے اختیار نمناک آنکھوں سے اسے اپنے سینے سے لگا گیا۔ "میں تمہیں نہیں چھوڑ سکتا۔۔۔ سن لیا آفرین یزدانی۔۔۔ نہیں چھوڑ سکتا۔ اگر میں وجود ہوں۔۔۔ تو میری روح تم ہو۔۔۔۔۔ اگر میں زندہ ہوں تو میری سانس تم ہو۔۔۔۔۔ تمہارے بنا یہ شہرام سُوری بس۔۔۔ ایک خاک کا پتلا ہے۔۔۔ میری زندگی تو تم ہو۔۔۔ آفرین یزدانی۔۔۔ میں تم سے



## URDU NOVEL BANK

الگ ہو کر کہاں جاؤں گا۔۔۔؟ تم سے الگ ہوا۔۔۔ تو کیسے جی پاؤں گا؟ "اس کی جذباتی مدھوشی بھری بھاری سرگوشیاں آفرین کو سُن کر گئیں۔

☆☆☆☆☆

مالک، بڑے ابا آج صبح ڈپٹی چیئرمین صاحب کو ساتھ لے کر کمپنی پہنچ گئے انہوں نے "بورڈ میٹنگ بٹھائی جس میں ریحام سوری صاحب کو سربراہی کرسی کے لئے چنا گیا۔ آپ کو اس سربراہی پوزیشن کے لئے نا اہل قرار دے کر ہٹا دیا گیا ہے۔ وجہ یہ بتائی گئی کہ آپ اب اس پوزیشن کے لائق نہیں رہے۔" صبح ناشتے کی ٹیبل پر میر ہادی شہرام سوری کو آج کی رپورٹ دینے لگا۔ جسے سن کر شہرام نے بمشکل نوالہ حلق سے نیچے اتارا۔ اس کے ہونٹوں پر زخمی اور طنزیہ مسکراہٹ ابھری۔۔ لیکن اس نے ایک لفظ بھی نہیں کہا۔ جس پر میر ہادی نے ہچکچا کر کہا۔ "بڑے ابا اس بار آپ سے سخت ناراض ہو چکے ہیں۔ اسے یاد تھا جب شہرام سوری مسلسل خاندان میں ہی شادی کرنے کے لئے مجبور کرنے پر تنگ آکر میلبورین شفٹ ہو گیا تھا۔ اس کے پیچھے ریحام سوری نے عارضی طور اس کی جگہ سنبھالی تھی۔ اس کے باوجود بھی، بڑے ابا نے شہرام کی پوزیشن برقرار رکھی

## URDU NOVEL BANK

تھی۔۔ لیکن اس بار واضح طور پر بڑے ابا نے شہرام کو ہر چیز سے عاق کر دیا تھا۔ یہ شہرام کے منہ پر جیسے تھپڑ تھا۔ جو انہوں نے سر عام دے مارا تھا۔

ان کی جو مرضی کرتے رہیں۔ مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ "شہرام نے ازلی لاپرواہی سے کہہ کر نیپیکن اٹھا کر ہاتھ پونچھے۔

رات والے واقعے کی تحقیقات کہاں تک پہنچی۔۔۔۔۔ کچھ پتا چلا؟ "اس نے نیپیکن ٹیبل پر لاپرواہی سے پھینک کر موضوع بدلا۔

آپ کا گلاس تبدیل کیا گیا تھا۔ "میر ہادی نے انویسٹیگیٹ سے حاصل شدہ معلومات "پہنچائی۔ جس پر شہرام نے پُرسوچ انداز میں آنکھیں چھوٹی کر کے سر ہلایا۔۔۔ "ہمممم۔۔۔" جیسے اسے اندازہ ہو کہ اس کے کولڈ ڈرنک میں کسی نے کچھ ملا دیا ہے۔

بعد میں کسی نے تانیہ لاشاری کو بتایا کہ آفرین میم کو اولیس رضا خان ایک کمرے میں "لے گیا ہے۔"

## URDU NOVEL BANK

ہمممم۔۔۔۔۔ تو یہ بات تھی۔۔۔۔۔؟ "شہرام نے جیسے ساری بات سمجھ کر سر ہلایا۔ گزری" رات وہ اور آفرین، تانیہ لاشاری، ریحام سُوری کے ہاتھ میں مہرے بنے تھے۔

سر جھٹک کر، اس نے سیرھویوں سے اوپر اپنے بیڈ روم کے بند دروازے کے جانب گھورا۔ "ماں جی، آفرین ابھی تک نہیں آئی۔۔۔۔۔ جاکر دیکھیں تو وہ ابھی تک ناشتے کی ٹیبل پر کیوں نہیں آئی؟" اس نے ماں جی کے طرف دیکھا۔ ماں جی بھی شہرام کے کہنے پر اس نئے گھر میں آفرین کے خیال سے آگئی تھی۔ انہوں نے سر ہلایا۔ اور اوپر کے طرف بڑھ گئی۔ لیکن کچھ دیر بعد ہی وہ مایوس چہرے کے ساتھ واپس آگئی۔

مجھے لگتا ہے ان کی طبیعت ٹھیک نہیں۔۔۔ وہ بالکل خاموش لیٹی ہوئی ہیں۔ باہر آکر کچھ" بھی کھانے پینے سے انکار کر دیا۔ "ماں جی کافی فکر مند دکھائی دی۔ شہرام کو آفرین کی اس حرکت پر سخت تنیش آیا۔ کیا آفرین نے خود کو حالات کے رحم و کرم پر چھوڑ دینے کا تہہ کیا ہوا ہے؟ اسے کسی بھی طرح سے اس حالت سے باہر نکالنا ہوگا۔ "کیا وہ بھوک

## URDU NOVEL BANK

ہڑتال کر کے خود کو اس طرح مارنا چاہ رہی ہے؟ "نہ چاہتے بھی شہرام کی آواز تیز ہوئی۔ آنکھوں میں خفگی کے رنگ بھرے وہ سیرھیاں چڑھنے لگا۔

دروازہ کھول کر اندھیرے کمرے کو روشن کیا۔ آفرین بے حس و حرکت بیڈ پر آنکھیں بند کئے لیٹی ہوئی تھی۔ روشنی آنکھوں کے پردے پر چھٹی تو پلکیں لرز اٹھی۔ شہرام جانتا تھا وہ جاگ رہی ہے۔ "کیا تم مجھے، اس طرح کر کے سزا دینا چاہتی ہو آفرین؟" اس نے ہنکارا بھر کر اس کی لرزتی پلکوں کو بغور دیکھا۔

وہ بالکل کمزور پڑ گئی تھی۔ پہلے وہ سمجھتی تھی جعفر یزدانی اور صالحہ یزدانی اس کے ماں باپ ہیں۔ لیکن وقت بوقت ان لوگوں نے سازشیں کیں۔ اسے قید خانے میں قید کر دیا۔ اسے وہاں اتنا ٹارچر کیا تاکہ وہ وہیں سردی اور بھوک سے مرجائے۔ جب وہاں سے نکلی تو اس پر جھوٹا الزام لگا کر جیل کروادی گئی۔ وہاں سے شہرام نے اسے بچایا تو پتا چلا اس کی جان سے پیاری نانی ماں مر چکی ہیں۔ وہ واحد رشتہ جس کے سہارے وہ زندہ تھی۔ وہ بھی اس سے چھین لیا گیا۔ اور چھیننے والے بھی اس کے اپنے تھے۔ اور اب۔۔۔ باپ کے ہوتے ہوئے بھی وہ تقریباً زندہ ماردی گئی تھی۔ کوئی اس کی حفاظت نہیں کر پایا۔ اس میں جینے کی کوئی امید نہیں بچی تھی۔ کس کے سہارے زندہ رہتی وہ؟

## URDU NOVEL BANK

کون تھا؟ اگر شہرام کی بات کرتی تو پہلے اس نے اسے امید کے ہرے باغ دکھائے۔۔۔ پھر ناامیدی کے راستے پر چھوڑ دیا۔ اب وہ اس کی نظر میں کسی دیو کی طرح تھا۔ جس کے قبضے میں پری کی جان تھی۔ جس کے پر کاٹ دیئے گئے تھے۔ زندگی میں اتنے حادثات ہونے کے بعد وہ بالکل ٹوٹ چکی تھی۔ اس وقت بھی اس کا دل چاہا کہیں غائب ہو جائے۔ جہاں کوئی شہرام۔۔۔ کوئی تانیہ۔۔۔ کوئی رضیہ بیگم کوئی سُوری خاندان نہ ہو۔ اٹھو۔۔۔ اٹھ کر فریش ہو جاؤ۔ "شہرام نے اس کے اوپر سے کمبل اتارا۔ اور اسے بازوؤں میں بھر کر اٹھا کر بٹھایا۔

کیا تمہیں اپنی ماں کا بدلہ نہیں لینا؟ "شہرام نے جیسے اس میں ہمت جگانی چاہی۔ "نہیں۔۔۔" اس نے سختی سے لب بھیج کر ہلکی آواز میں جواب دیا۔ "اگر وہ اس کے آس پاس یونہی رہا تو وہ کبھی بھی اپنی ماں کا بدلہ نہیں لے سکے گی۔ شہرام اس کے جواب پر دنگ رہ گیا۔ پھر لہجہ سخت بنا کر کہا۔

اگر تم نے اس طرح ہمت ہار دی تو یاد رکھنا۔۔۔ میں تم سے وابستہ سارے لوگوں کو برباد کر دوں گا۔ "اس کے لہجے میں کوئی رحم کی کوئی گنجائش نہیں تھی۔

## URDU NOVEL BANK

شہرام۔۔۔ سُورری می۔۔۔۔۔! "وہ چلنچ پڑی۔" آپ مجھے ہی مار کیوں نہیں " دیتے۔۔۔! "وہ چلنچی۔ غصے کی شدت سے اسے مارنے کے لئے تکیہ اٹھایا اور اسے مارنے لگی۔ اسے ایکشن میں آتے دیکھ کر شہرام نے ایک سکون کی سانس بھری اور آرام سے تکیے کی مار کھانے لگا۔ تاکہ اس کی بھڑاس نکل جائے۔ وہ نئے سرے سے خود کو بلڈ اپ کر سکے۔ جب مارتے مارتے وہ تھک گئی تو تکیہ پھینک کر گھرے گھرے سانس لینے لگی۔ اب اس کا رونا اسٹارٹ ہو چکا تھا۔ شہرام نے کھینچ کر سینے سے لگایا۔ وہ اس کی شرٹ کو کھینچ کر سسکنے لگی۔ شہرام نے ایک ٹھنڈی سانس بھری۔۔۔ یہی تو وہ چاہتا تھا کہ وہ رلیکس ہو جائے۔ اپنا غصہ نکالے۔ اس کی پیٹھ سہلاتے اس کے نرم ریشمی بالوں میں منہ گھسا کر بھاری سرگوشی کی۔ "میں تمہیں کیسے مار سکتا ہوں پگلی۔ میری جان ہو تم۔۔۔ کوئی اپنی ہی جان کو کیسے مار سکتا ہے؟" آفرین سسکیاں بھرتے سننے لگی۔ دل میں کہا "جھوٹے۔" میں چاہتا ہوں تم میرے ساتھ رہو عمر بھر۔۔۔ ہم ساتھ جیئیں۔۔۔ ساتھ مسکرائیں۔۔۔ ساتھ روئیں اور ہنسیں۔۔۔ ہمارے بچوں کے بھی بچے ہوں۔۔۔ ہم دونوں ساتھ بوڑھے ہوں۔۔۔" وہ دل سے مسکرایا۔ اس کی انگلیاں ہلکے سے آفرین کے سر کو سہلائے جارہی تھیں۔ "مجھے چھوڑنے کی بات مت کرو۔۔۔ میں آئندہ کبھی

## URDU NOVEL BANK

تمہیں کوئی تکلیف نہیں پہنچاؤں گا۔" آفرین اس کی بات پر گہری سوچ میں گم تھی۔ اس کی سرگوشیوں نے اسے جادوئی دنیا میں پہنچا دیا تھا۔ وہ اس کی بات پر یقین کر لیتی۔۔۔ لیکن پچھلی سب باتیں یاد آتے ہی اس نے شہرام کو دھکیلا۔ "آپ سمجھتے ہیں میں اب آپ کی باتوں پر یقین کر لوں گی؟" اس نے ہنکارا بھر کر اس کے سینے پر مکا مارا۔۔۔ "غور سے دیکھیں۔۔۔ میرے چہرے کو۔۔۔ کیا یہ تکلیف جو میں سہہ رہی ہوں یہ کم ہے؟ آپ نے کہا مجھے کوئی تکلیف نہیں دیں گے۔۔۔ اور یہ۔۔۔ یہ کیا ہے؟

وہ ہزینا انداز میں چینی۔ جس پر شہرام نے نفی میں بے بسی سے سر ہلاتے ہوئے دو قدم اس کے طرف بڑھائے۔۔۔ آفرین اتنے ہی قدم پیچھے ہوئی۔ "کل رات کا ہوا واقعہ فقط ایک حادثہ تھا۔" شہرام نے وضاحت دینے کی کوشش کی۔ جس پر آفرین نے نفی میں سر ہلاتے قدم پیچھے لیئے۔ "اب آپ کی کسی بات پر یقین نہیں مجھے۔۔۔ نہیں ہے مجھے یقین۔۔۔" اس کی آنکھوں میں پتھر جیسی سختی تھی۔



## URDU NOVEL BANK

میں سچ بول رہا ہوں۔۔ کل میرے گلاس کو کسی نے بدل دیا تھا۔ مجھے کسی نے نشہ دیا۔" تھا۔۔ جب کہ میں سمجھا میں نے زیادہ ڈرنک کر لی ہوئی۔۔ "شہرام کے ہونٹ خود پر طنزیہ انداز میں مسکراہٹ میں ڈھلے۔

آفرین شکڈ سی سنتی رہی۔ جب اس نے اس انداز میں سوچا تو اسے یاد آیا، اسے بھی لگا تھا جیسے شہرام نے نشہ کیا ہوا ہے۔ تو یہی سچ تھا۔ کسی نے شہرام کا استعمال کیا تھا۔ کسی نے شہرام کے ساتھ سازش کرنی چاہی تھی۔ لیکن۔۔ بچ میں وہ پھنس گئی تھی۔ اسے یونہی سوچ میں گم دیکھ کر۔ شہرام آگے بڑھا۔ "اب اچھے بچوں کی طرح جاکر فریش ہو جاؤ۔۔ اور چل کر ناشتہ کرو شاباش۔۔۔ آؤ۔۔ میں تمہاری مدد کرتا ہوں۔" لیکن آفرین پھر بھی ضدی بچوں کی طرح کھڑی رہی۔ تو شہرام نے لب بھیج لیئے اسے اٹھالیا۔ لاکر سنک کے پاس کھڑا کیا۔ پیسٹ نکال کر برش آگے کیا۔ گرم پانی گلاس میں بھر کر ساتھ رکھا۔ میں خود کر لوں گی۔ "آفرین کو یوں بچوں کی طرح خود کو ٹریٹ کروانے کی عادت نہیں" تھی۔ نہ ہی اس کا دل کیا کہ شہرام اس حد تک اس کی پرواہ کرے۔ جو کچھ ہو چکا تھا اس نے دونوں کے بچ جھجھک پیدا کر دی تھی۔ شہرام یہ جھجھک ختم کرنا چاہ رہا تھا۔ اسے پھر سے پہلی جیسی آفرین چاہیئے تھی۔ لیکن وہ کوئی ٹی وی پر چلنے والا پروگرام تو نہیں تھی



## URDU NOVEL BANK

پسند نہ آنے پر چینل تبدیل کر دو۔۔ آفرین کے دل کے آس پاس جو فصیلیں اُگ آئیں تھیں۔ اسے دھانے میں وقت لگنا تھا۔ شہرام کو یہ اونچی فصیلیں دھانے کے لئے خود کو ثابت کرنا تھا کہ وہ اب کے بار آفرین سے حد درجہ مخلص ہے۔ سچ میں آفرین کی زندگی الجھنوں کی گھڑی بن چکی تھی۔ اب اس الجھن کی ایک ایک گانٹھ کو شہرام نے صبر و محبت سے سلجھانا تھا۔ زندگی ایک مسٹری ہے۔ جس سے اُجھ گئی اس کی نیا دُوب گئی۔ جس سے سلجھ گئی اُس کی پار گئی۔ اب شہرام کو یہ نیا پار لگانی تھی۔

☆☆☆☆☆☆

چہرے پر زخموں کے باوجود بھی بجائے آرام کے وہ تیار ہو کر آفیس آئی تھی۔ اس کے چہرے کی ایک سائیڈ کو پٹیوں میں لپیٹا دیکھ کر گارڈز کے علاوہ آفیس ریسپشن سے لے کر ہر ملازم نے اسے ترحم بھری نظروں سے دیکھا تھا۔ اور خیریت پوچھی تھی۔ وہ بس سر ہلا کر آفیس کے طرف بڑھ گئی۔ آف ہونے تک اپنا کام کرتی رہی۔ بیچ میں شہرام نے کئی بار خیریت معلوم کی تھی۔ اس کی فکر کی تھی۔ یہ اس کی لاسٹ کال تھی۔ کہ گھر آو۔ وہ فون رکھ کر اپنا سامان اٹھا کر آفیس سے باہر نکل آئی۔۔ جیسے ہی انٹرنس پر پہنچی، اچانک ہی

## URDU NOVEL BANK

کہیں سے ایک سڑا ہوا بوسیدہ انڈہ آکر اس کی پیشانی پر لگا۔ گنگی اس کے چہرے پر لپیٹی پٹیوں کو داغدار کر چکی تھی۔ تانیہ لاشاری اپنے ساتھ اپنی فرینڈز کی بھیڑ جمع کر آئی تھی۔ "کتیا تم نے تانیہ کے منگیت پر قبضہ کر لیا ہے۔ تم اس قابل ہو کہ تمہیں جان سے مار دیا جائے تانیہ نے تو صرف تمہارے چہرے کو ایک طرف بگاڑا ہے۔ ہم دوسرے طرف بھی بگاڑ دیں گے۔۔۔ مارو۔۔۔ مارو اسے۔۔۔" تانیہ لاشاری کے ساتھ کھڑی دو لڑکیاں چیخ رہی تھیں۔ ساتھ ہی انڈے پھینکنے لگیں۔

آفرین کے ساتھ کھڑی اس کی سیکرٹری اس کا بچاؤ کرنے لگی۔

آفرین کی آنکھوں میں اشتعال کے رنگ ابھرے اس نے سختی سے ہونٹ باہم بھیج لئے۔ اور اپنے چہرے سے پٹی نوچ کر اتار دی۔ ایک طرف سے اس کا گال مکمل زخمی تھا۔ پٹی کھینچ کر اتارنے سے زخموں سے خون رسنے لگا۔

آنح۔۔۔ کتنا بد صورت چہرہ ہے۔ شہرام تو تم پر اب تھو کے گا بھی نہیں۔۔۔۔ دیکھنا تو دور" کی بات۔۔۔ ہاھا۔۔۔ "وہ سب تانیہ کے ہاتھ پر ہاتھ مار کر قہقہے لگانے لگیں۔

میں تمہیں مار مار کر یہاں سے نکال دوں گی۔" تانیہ نے نفرت سے اسے دیکھا۔ جس پر "آفرین طنزیہ ہنسی۔ "معاف کرنا۔ تم مجھے یہاں سے کبھی نہیں نکال سکتی۔ جس شہرام

## URDU NOVEL BANK

کے لئے تم اتنا جم و غفیر مجھ اکیلی کو مارنے کے لئے اکٹھا کر آئی ہو۔ تمہارا وہ شہرام۔۔۔  
 ساری رات میرے ساتھ میرے قریب سویا رہا تھا۔ ہااہ۔۔۔ "وہ دلربانہ انداز میں ہنسی۔ "وہ  
 تو مجھے کہہ رہا تھا مجھے چھوڑ کر مت جاؤ۔۔۔ ہمیشہ میرے ساتھ رہو۔۔۔ کیسا؟ "اس نے  
 ہنس کر تانیہ کو دیکھ کر ابرو اچکا کر پوچھا۔ تانیہ کے پیروں پر لگی تو سر پر بجھی۔ نفرت و  
 حقارت کے جذلوں بھری ہوئی وہ غصے سے بے قابو ہونے لگی۔ غرا کر اس پر  
 جھپٹی۔ اسے مارنے کے لئے ہاتھ اٹھایا۔ "آفرین یزدانی۔۔۔ اللہ کرے جھم میں جل کر مرو  
 "تم۔

آفرین تو جیسے اس کے قریب آنے اور مارنے کے ہی موقع کا انتظار کر رہی تھی۔ جھٹکے سے  
 اس کی کلائی کو ہوا میں سختی سے گرفت میں لے کر روکا۔ اور کھینچ کر اپنے طرف گھسیٹ کر  
 ایک زوردار تھپڑ سے اس کو دن میں تارے دکھا دیئے۔ پھر اس نے ایک پر بس نہیں  
 کی۔ ذہن میں اپنے ساتھ ہوئے ان کے ظالمانہ سلوک کو یاد کرتے ہی اس نے تابڑ توڑ  
 تھپڑوں سے اس کا چہرہ سرخ کر دیا۔ (سب لوگ دم بخود سے، ڈر کر دور ہٹ گئے۔) ساتھ  
 ہی اشتعال بھرے لہجے میں کہتی جا رہی تھی۔

## URDU NOVEL BANK

ایسے ہی تم نے مارا تمھانا مجھے۔۔؟ ایسے۔۔! ایسے۔۔؟ آج یہ واپس لو۔۔! اس" طرح۔۔۔۔! ہے نا۔۔؟ یہ بھی واپس لو۔۔۔۔" اتنی مار کے بعد تانیہ میں کھڑے رہنے کی سکت نہیں بچی تھی۔ اس کے جسم سے ساری توانائی ختم ہو گئی۔۔ آفرین کے اشتعال کے آگے۔۔۔ جو اس وقت بدلے کی آگ میں سرایا قبر بنی ہوئی تھی، تانیہ بالکل ڈھے گئی۔۔ جو اس ساتھ چھوڑنے لگے۔ وہ اپنا دفاع نہیں کر سکتی تھی۔ بیہوش ہونے لگی۔ وہ اب بھی اسے مارتی جا رہی تھی۔ اس کی آنکھوں سے بے رحمی چھلک رہی تھی۔ تمھاری ہمت کیسے ہوئی میری بھانجی پر ہاتھ اٹھانے کی۔ میں تمھارے ہاتھ کاٹ دوں"

گا۔ یو۔۔۔\*گالی۔۔" فرید لاشاری اس وقت وہاں پہنچ چکا تھا۔ یہاں کے حالات ہی الٹ دیکھ کر، آپے سے باہر ہوتا بھاگتا ہوا آیا۔ آفرین کے ہاتھ کو روک کر جھٹکا دیا۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ تانیہ کو سنبھال کر اپنے طرف کھینچتا۔ آفرین نے تانیہ کو اپنے قبضے میں کر کے اچانک سے پرس میں چھپائی ہوئی سیب کاٹنے والی چھری نکال کر تانیہ کی گردن پر رکھ کر فرید لاشاری کو دنگ کر دیا۔ آفرین کی آنکھوں میں قہر ہی قہر تھا۔۔ نفرت حقارت۔۔ اور بدلہ لینے کے جنون نے اس میں طاقت بھر دی تھی۔ "اگر تم نے ایک قدم بھی آگے

## URDU NOVEL BANK

بڑھانے کو حرکت کی۔۔ تو میں اس کا پورا چہرہ بگاڑ دوں گی سمجھے۔۔۔ دور رہو۔۔۔" وہ زخمی شیرینی کی طرح غرائی۔

فرید لاشاری ٹھٹھک کر واقعی دو قدم پیچھے ہو گیا۔ آفرین کا یہ جنونی روپ اس کے لئے بالکل نیا تھا اور خلاف توقع بھی۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

ماموں۔۔۔۔۔ پلیز۔۔۔۔۔ دور ہٹ جائیں۔۔۔ ورنہ یہ سچ میں میرا چہرہ بگاڑ دے گی۔ "تانیہ پھوں" پھوں کر کے رونے لگی۔۔۔ اسے ابھی سے تصور میں اپنا چہرہ آفرین سے بھی زیادہ بگڑا ہوا اور چڑیل کی طرح نظر آیا۔

اگر تم نے اسے کوئی نقصان پہنچانے کی کوشش کی تو میں تمہاری جان لے لوں" گا۔ آفرین یزدانی۔ "فرید لاشاری سرخ چہرے کے ساتھ انگلی اٹھا کر اسے دھمکی دی۔ جس پر وہ طنزیہ ہنس پڑی۔۔۔ "اچھا!۔۔۔ میری جان لیں گے؟۔۔۔ مجھے پرواہ نہیں ہے۔۔۔ اگر مجھے مرنے سے ڈر لگتا ہوتا تو آپ یہاں میرے سامنے اس طرح کھڑے نہ ہوتے۔" آفرین نے اسے گھورتے ہوئے ہنکارا بھرا۔ "لیکن۔۔۔ تانیہ کی بات مختلف ہے۔۔۔۔۔ تمہارا اس کے چہرے کے پیچھے مقصد چھپا ہے۔۔۔ تم اس کے ذریعے سے سُوری خاندان کے ذرائع اور طاقت استعمال کرنا چاہتے ہو۔۔۔" آفرین کے لہجے میں طنز

## URDU NOVEL BANK

تھا۔ "اگر میں اس کا چہرہ بگاڑ دوں تو --- پھر کون شادی کرے گا اس سے؟" جس پر وہ شاکد رہ گیا۔

(کیا آفرین اس کے منصوبے کو جان گئی ہے؟)

کیا چاہتی ہو تم؟ "اندر کے ڈر کو چھپاتے ہوئے گرجا۔"

کیرے ہمارے حوالے کردو۔ "آفرین نے ان کے ساتھ آئے فوٹو گرافرز کے طرف اشارہ کرتے حاکمانہ لہجے میں کہا۔ جو تانیہ لاشاری کے کہنے پر شروع سے سب کچھ فلما چکے تھے۔ تاکہ بعد میں آفرین کو بدنام کیا جاسکے۔ اس کے حکم پر فرید لاشاری کے پاس کوئی چارہ نہیں رہا سوائے اس کے کہ آفرین کا حکم مانا جائے۔ اس کے اشارے پر۔۔ سب نے کیرا آفرین کے ملازموں کے حوالے کر دیئے۔

اس وقت پولیس آفیسر اپنے سپاہیوں کے ساتھ وہاں پہنچ چکا تھا۔ آفرین کی سیکریٹری نے فون کال کر کے انہیں بلایا تھا۔ "ہمیں آپ کی کمپنی نے فون کر کے شکایت کی ہے کہ کچھ لوگ یہاں دہشتگردی کرنے آئے ہیں۔"

## URDU NOVEL BANK

فرید لاشاری نے پولیس دیکھ کر کچھ کہنے کو منہ کھولا ہی تھا۔ جب آفرین نے پھرتی سے چاقو تانیہ کے ہاتھ میں تھما کر، تانیہ لاشاری کو ایک طرف دھکیل دیا۔

آفسیر، یہ لوگ زبردستی میری آفیس بلڈنگ میں گھس کر دہشتگردی کر رہے ہیں۔ ان" لوگوں نے یہاں کی ہر چیز کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی ہے۔ مجھ پر گندے انڈے پھینکنے کے ساتھ ساتھ، مجھے چاقو سے زخمی کیا ہے۔ ان کو حراست میں لیجئے۔" آفرین پولیس آفسیر کے قریب آکر سرخ اور متورم آنکھوں کے ساتھ بنا کسی کے بولنے کا موقع دیئے، شکایت کی۔ جس پر پولیس آفسیر خود بھی دنگ رہ گیا۔ آفرین جیسی امیر لڑکی کے ساتھ اس قدر ہتک آمیز سلوک نے اسے حیران کرنے کے ساتھ پریشان بھی کر دیا تھا۔ کیوں کہ جن لوگوں کی شکایت وہ کر رہی تھی وہ بھی با اثر لوگ تھے۔ لیکن آفرین کی حالت چیخ چیخ کر کہہ رہی تھی وہ وکمٹ ہے۔ آفسیر نے غصے سے تانیہ اور فرید لاشاری کو دیکھا۔ جس پر ان دونوں کے رنگ پھیکے پڑ گئے۔ ان کو آفرین سے چالاکی کی امید نہیں تھی کہ وہ عین حادثے والے موقع پر پھرتی دکھا کر پولیس کو بلا لے گی۔ وہ اسے ابھی تک بھت ہلکا لیتے آئے تھے۔ وہ سمجھے تھے وہ آرام سے آفرین کو حراس کر کے ملک سے بھگا دیں

## URDU NOVEL BANK

گے۔ شہرام کی زندگی سے ہمیشہ کے لئے نکال باہر کر دیں گے۔ لیکن آج آفرین پہلے سے یکسر مختلف روپ میں نظر آرہی تھی۔ سراپا انتقام۔۔۔ سراپا قہر۔

نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔ آفسیر یہ جھوٹ بول رہی ہے۔ یہ خود مجھے مارنے کی کوشش کر رہی " تھی۔۔۔ ابھی اگر آپ نہ پہنچتے یہ میرا چہرہ چاقو سے زخمی کر دیتی۔ آپ اسے فوراً ہتکڑی لگائیں۔۔۔۔۔ پکڑیں اسے۔۔۔" تانیہ جو آفرین کی پھرتی سے ہکا بکا سی لڑکھڑاتی دور ہوئی تھی۔ سنبھلتے ہی۔۔۔ پولیس آفسیر کے قریب آکر چلیختے ہوئے کہنے لگی۔ وہ کافی بدحواس لگ رہی تھی۔ آفسیر نے چھبتي زیرک نظروں سے اوپر سے نیچے اس کا معائنہ کیا۔ وہ کہیں سے بھی زخمی نظر نہیں آئی۔ جب کہ آفرین کی حالت صاف ظاہر تھی۔ اس کے چہرے کے زخموں سے خون رس رہا تھا۔ انڈوں کا مائع اس کے چہرے اور کپڑوں کو داغدار کر چکا تھا۔ وہ اندھا تو تھا نہیں جو اتنی واضح حالت دیکھ کر بھی تانیہ لاشاری کی بات پر یقین کر بیٹھتا۔



## URDU NOVEL BANK

اے لڑکی۔۔۔ کیا تم مجھے اندھا سمجھ بیٹھی ہو۔۔۔ ہاں؟ میم کی حالت اسے صاف و کٹم " ظاہر کر رہی ہے جب کہ تم کو ایک کٹ تک نہیں لگی۔ کس نے کس کو مارا ہے میں نے دیکھ لیا۔۔۔ پکڑو اسے۔۔۔ " پولیس آفیسر نے غصے سے اسے جھاڑ پلائی۔ اور پیچھے سپاہیوں کو حکم دیا۔۔۔ جو جلدی سے آگے بڑھے اور ہتھکڑی تانیہ لاشاری کے ہاتھوں میں پہنانے لگے۔

آفیسر۔۔۔ اپنی آواز نیچے کرو۔۔۔ تم جانتے نہیں کس سے بات کر رہے ہو؟ یہ عظیم " لاشاری کی بیٹی ہے۔ اور شہرام سُوری کی ہونے والی بیوی ہے۔ تم سُوری خاندان کی طاقت سے اچھی طرح واقف ہو۔ چھوڑو اسے۔۔۔ ورنہ اس کے نتائج بھت برے ہونگے۔ " فرید لاشاری نے آفیسر کو گھورتے ہوئے دھمکایا۔

اوہو۔۔۔ " آفرین نے فرید لاشاری کی دھمکی پر بے ساختہ استہزاء سے ہونٹ سیکور کر " آنکھیں بڑی کر کے اسے دیکھا۔ " آفیسر صاحب، آپ اس کو تو جانتے ہیں نا۔۔۔؟ " وہ پھر آفیسر کے طرف متوجہ ہوئی۔ " یہ فرید لاشاری ہے۔۔۔ اور یقیناً اس کے کالے دھندھے سے بھی واقف ہونگے۔۔۔ یہ شخص ناجائز اصلے اور ڈرگز کا سب سے بڑا ڈیلر ہے۔۔۔ آفرین نے یکدم فرید لاشاری کے راز کھول دیئے۔۔۔ فرید لاشاری نے چونک کر اسے "

دیکھا۔۔ اب اس کی آنکھوں میں خوف آچکا تھا۔۔ آفرین نے یقیناً اس کے پیچھے لوگ لگا رکھے تھے۔۔۔ اور اس کے کالے کرتوتوں سے واقف ہو چکی تھی۔ تبھی سر اٹھائے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کھڑی تھی۔ اس نے ڈر کر آفسیر کو دیکھا۔

تمہارے پاس کیا ثبوت ہے آفرین یزدانی؟ "وہ ڈر چھپا کر اس پر الٹ پڑا۔ جس پر آفسیر" نے اسے کھینچ کر تمپڑ مارا۔ "میرے سامنے آواز نیچی رکھو فرید لاشاری۔۔ مجھے بھی کافی سُن گُن مل چکی ہے بس ثبوت نہیں تھا ورنہ بھت پہلے تم کو پکڑ کر حوالات کی ہوا کھلاتا میں۔۔ "آفرین نے سیکرٹری کو اشارہ کیا جس نے ایک یو ایس بی اس کے حوالے کی۔ "اس میں وہ تمام ثبوت ہیں۔ جو فرید لاشاری کو لمبے عرصے کے لئے اندر کر دیں گے۔ "آفرین نے اطمینان سے کہہ کر فرید کو طنزیہ نظروں سے دیکھا۔ جو اب کانپ رہا تھا۔

تمہارا تعلق کس ایریا سے ہے؟ جانتے ہو۔۔۔ میری اعلیٰ آفسیرز تک پہنچ ہے۔۔۔ میں "تمہاری شکایت اوپر کروں گا۔ "فرید لاشاری نے آفسیر کو دھمکی دیتے کہا۔ جس پر وہ آفرین بناوٹی حیران ہوئی۔ پھر آفسیر کو دیکھ کر طنزیہ بولی۔ "اوہ۔۔۔ مجھے تو معلوم ہی نہیں تھا کہ یہاں کے ایماندار پولیس والوں کی گینگ کے لوگوں سے بھی تعلقات ہونگے؟ "اس نے جیسے پولیس کی غیرت جگانی چاہی۔ لیکن وہ پولیس آفسیر واقعی بھی ایماندار تھا۔ اور خود

## URDU NOVEL BANK

فرید لاشاری کے کرتوتوں سے واقف تھا۔ لیکن اس کے پاس اس پر ہاتھ ڈالنے کے لئے ثبوت نہیں تھے۔ جو کہ اب آفرین کے ہاتھوں اسے مل چکے تھے۔ وہ کیوں فرید لاشاری سے دیتا؟

نہیں میم۔۔۔ میرا ان جیسے دہشتگرد لوگوں سے کوئی واسطہ نہیں۔۔۔ میرے آفیسر بھی " اسے نہیں جانتے۔۔۔ یہاں جو بھی دہشتگردی کرتا ہے۔۔۔ ہمارا قانون اس کو سزا دیتا ہے۔ پکڑو اسے۔۔۔ " اس نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔ اور فرید کو ہتھکڑی ڈال کر سب کو گیٹ سے نکال کر پولیس وین میں بٹھایا۔ خود آفرین کے پاس آیا۔ اور احتراماً بولا۔ " میم آپ کو بھی ایف آئی آر درج کروانے کے لئے ہمارے ساتھ چلنا ہوگا۔ " اس نے ادب سے "کہا۔ جس پر آفرین نے سر ہلایا۔ "ضرور۔۔۔"

اس وقت طارق وہاں پہنچ کر سب منظر دیکھ اور سن چکا تھا۔ اس نے جلدی سے شہرام سوری کو کال کر کے سارا واقعہ سنا دیا۔

## URDU NOVEL BANK

فون کے دوسری طرف سے شہرام یہ سب سن کر کرسی کی پشت سے سرٹکا کر سکون سے مسکرایا۔ یہی تو وہ چاہتا تھا کہ آفرین یزدانی پھر سے اپنی خود اعتمادی شخصیت میں واپس لائے۔ وہ پہلے بھی چالاک اور ذہین تھی۔ اس کی یہی چالاک اور ذہانت شہرام کو پسند تھی۔ وہ دل سے مسکرایا۔

www.urdu-novel-bank.com  
Visit for more novels:

☆☆☆☆☆..

،تھانے سے نکلنے کے بعد

آفرین یزدانی کو اپنے چہرے کی مرہم پٹی کے لئے دوبارہ ہسپتال جانا پڑا۔  
ڈرمیٹولوجی ڈپارٹمنٹ کی ایک ڈاکٹر نے اس کے زخموں کو صاف کر کے مریم لگا کر سنی پلاسٹر لگا دیئے۔ جس سے چہرہ کافی سے بھتر لگنے لگا۔ اس وقت ڈاکٹر تنویر دروازے سے اندر آیا۔ اور سنجیدہ لہجے میں ڈاکٹر نرمین سے کہا۔ "مس آفرین کے چہرے پر لگنے والی چوٹوں کو جلد از جلد ٹھیک کرنے کے لیے بہترین دوا کا استعمال کریں۔۔ کوئی نشان نہیں ہونا چاہیے۔" جس پر ڈاکٹر نرمین مسکرائی۔۔ "فکر مت کریں ڈاکٹر تنویر۔۔ میڈیکل ٹیکنالاجی نے

## URDU NOVEL BANK

بھت ترقی کرلی ہے۔ اب ایسی دوائیاں آگئی ہیں۔ جن سے صرف دو ماہ میں ہی میم آفرین کا چہرے ہر قسم کے نشان سے پاک ہو جائے گا۔ ڈونٹ وری۔ "تنویر نے اطمینان سے سر یلایا۔ ڈاکٹر مسکراتی ہوئی باہر نکل گئی۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

آفرین اس ڈاکٹر کو دیکھ کر ناگواری سی محسوس کرنے لگی۔ کیونکہ یہ ڈاکٹر شہرام سوری کا گہرا دوست تھا اور آفرین کو اب شہرام سوری سے وابستہ ہر شخص سے چڑچڑاہٹ ہونے لگی تھی۔) یہ شخص کچھ زیادہ ہی فارغ بال ہے شاید۔۔۔ جب بھی وہ ہاسپٹل آتی ہے یہ بھی وہاں ارد گرد موجود رہتا ہے۔ کیوں آتا ہے یہ۔۔۔؟ ایمانداری کی بات کہوں تو شہرام سے رلیئنڈ کسی بھی فرد سے مجھے نفرت سی محسوس ہوتی ہے۔ یہ تو شہرام کا جگری دوست (ہے۔ اور مجھے شہرام سے وابستہ ہر شخص سے نفرت محسوس ہو رہی ہے۔؟ میں اب چلتی ہوں۔ "آفرین روکھے انداز میں کہتی اٹھ گئی۔ جس پر وہ نرمی سے مسکرا دیا۔ "آفرین سس، کیا آپ کو مجھ سے بات کرنا بھی پسند نہیں۔۔۔ کیا مجھ سے بھی نفرت "ہے آپ کو؟

## URDU NOVEL BANK

کہہ سکتے ہیں۔۔۔ مجھے شہرام سوری کی نسبت سے ہر اس شخص سے بیزاری ہے۔۔۔ جس کا تعلق شہرام سوری سے ہے۔ "آفرین نے سپاٹ انداز میں کہہ کر اسے لاجواب کر دیا۔ وہ نفی میں سر ہلاتے لب بھینچ گیا۔

اگر میں کہوں کہ آپ کو شہرام سوری کی طرف سے غلط فہمی ہے تو آپ کیا کہیں گیں؟

مجھے اب کوئی غلط فہمی ہے نہ ہی میں خوشفہم ہونا چاہتی ہوں۔ آپ اس کے دوست ہیں تو دوست رہیں۔۔۔ میرے ناصح بننے کی ضرورت نہیں "آفرین کا لہجہ تپ سا گیا۔ جس پر وہ ہلکا سا مسکرایا۔

بیٹھے۔۔۔ پلیز۔۔۔ اس کے لہجے میں ہزاروں گذارشات تھیں۔۔۔ آفرین حیران ہوئی۔۔۔ لیکن بیٹھی نہیں۔

آپ شہرام کی بیوی ہونے کی حیثیت سے اب میری بھابھی ہیں۔۔۔ میرے لئے ایک قابل احترام ہستی ہیں۔ "وہ جتنا ہوا اس کے رشتے کو آشکارا کر گیا۔ جس پر آفرین سن رہ گئی۔

## URDU NOVEL BANK

آپ نے غلط آدمی کا تذکرہ کیا ہے۔ آپ کو یہ الفاظ میرے بجائے تانیہ لاشاری سے کہنے "چاہیئے۔" ابرو چڑھا کر طنز سے کہا گیا۔

ہاھا۔۔ تانیہ لاشاری؟ "وہ قہقہہ لگایا۔۔ او دل میں سوچا۔) شہرام تم واقعی گدھے " ہو۔۔۔ اتنی پیاری اور اچھی لڑکی کو خود سے دور کر دیا۔۔۔ اب تو تمہاری ہیپ ضرور کرنی (ہوگی۔۔۔۔۔ ورنہ تمہاری بیوقوفی کوئی رنگ دکھائے گی۔

آپ نہیں جانتیں۔۔ لیکن حقیقت یہی ہے کہ۔۔۔۔۔ شہرام نے کبھی بھی۔۔۔۔۔ تانیہ " لاشاری میں دلچسپی نہیں دکھائی۔ اور آپ کے لئے وہ اپنے خاندان سے بھڑ گیا ہے۔ اس کی فیملی نے اسے سوری محل۔۔ اور ملکیت سے بے دخل کر دیا ہے۔ وہ کمپنی جو اس کی کوششوں سے آج ساتویں منزل پر ہے اس کی سربراہی کرسی سے ہٹا کر وہ جگہ ریحام کو دی گئی ہے۔۔۔ کس وجہ سے؟ صرف آپ کی وجہ سے۔۔ اس کے باوجود بھی آپ شہرام کے خلاف سوچ رہی ہیں؟ حیرت ہے۔۔۔۔۔ آپ سے شادی کے جرم میں وہ اپنے سب رشتوں سے۔۔۔۔۔ حتہ کہ دولت سے بھی۔۔۔۔۔ ہاتھ اٹھا گیا ہے۔ کیوں کہ اسے صرف آپ سے محبت ہے۔۔۔ "آفرین یہ سن کر حیرت سے گنگ کھڑی رہ گئی۔ کیا واقعی شہرام

## URDU NOVEL BANK

صرف اس کی خاطر ہر چیز سے چھوڑ چکا ہے؟ ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟ ڈاکٹر تنویر کے الفاظ اس کے ذہن کے بام و در پر بازگشت کرنے لگے۔

کیونکہ اسے صرف آپ سے محبت ہے۔۔۔

اسے آپ سے محبت ہے۔۔۔

www.urdu-novelbank.com  
visit for more novels:

کیونکہ۔۔۔ اسے آپ سے محبت ہے۔۔۔

کیا یہ مذاق ہے؟ "وہ آنکھوں میں بے یقینی لئے اسے دیکھے گئی۔ اسے یقین کرنا بے حد مشکل لگا۔

ہمم۔۔۔ یہ مذاق ہو سکتا ہے۔۔۔ لیکن۔۔۔ "تنویر کے لب بھینچ گئے۔ اس کے لہجے میں "تلخی سی اتری۔" جو کچھ آپ نے سمجھا ہے۔۔۔۔۔ وہ کسی طور بھی درست نہیں۔۔۔ جس رات شہرام اماں بی کو ہاسپٹل لے گیا تھا اس رات سوری خاندان میں بڑا جھگڑا ہو گیا تھا۔ بڑے ابا کا کہنا تھا کہ اگر شہرام تانیہ لاشاری سے شادی پر راضی ہوا تو وہ یہ معاملہ رفع دفع کر دیں گے۔۔۔ لیکن۔۔۔ شہرام نے انکار کر دیا۔۔۔ اور کہا کہ وہ بیوی کی جگہ آپ کے سوا کسی کو نہیں دے سکتا۔۔۔ وہ صرف آپ سے ہی شادی کرے گا۔ جس بات نے "بڑے ابا کو سخت غصہ دلایا۔



## URDU NOVEL BANK

مجھ سے شادی؟؟؟ "آفرین جو دوسری طرف منہ کر کے بے دلی سے سن رہی تھی۔ آخری" جملے پر بری طرح چونکی اور سر گھما کر اسے حیرت سے دیکھا۔ جس پر ڈاکٹر تنویر نے مسکرا کر ہاں میں سر ہلادیا۔

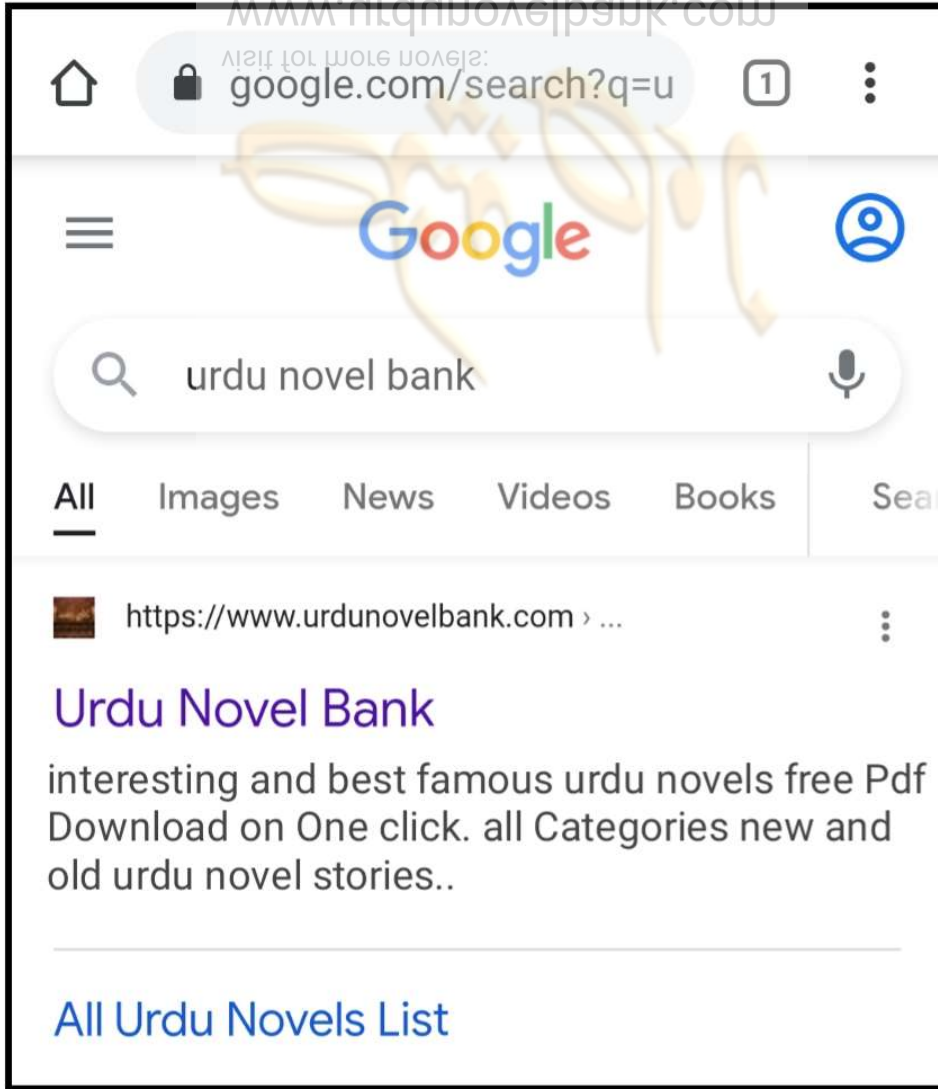
آدھی سے زیادہ سوری کارپوریشن شہرام نے اپنی کوششوں سے بنائی تھی۔ اس میں اس "کی دن رات کی محنت شامل ہے۔۔۔ وہ اتنا دولتمند ہے چاہے تو کسی بھی امیر عورت سے شادی کر سکتا ہے۔ عورت کا حصول اس کے لئے کبھی مشکل نہیں رہا۔۔۔ سو بڑے ابا اس وجہ سے کبھی اسے وراثت سے دستبردار نہیں کر سکتے تھے۔ شہرام کی غلطی بس یہی ہے کہ وہ اس بار آپ کو لے کر سنجیدہ ہو چکا ہے۔ جس نے بڑے ابا کے غصے کو ہوا دی ہے۔ "آفرین گنگ سی سنے گئی۔ اس کے پاس کہنے کو کوئی الفاظ نہیں رہے۔

☆☆☆☆☆☆

## URDU NOVEL BANK

اردو ناول اور سٹوریز کی سب سے بڑی ویب سائٹ

www.urdunovelbank.com



Urdu Novel Bank  
website

جہاں ملے آپ کو نئے  
اور اچھے معیاری ناول  
تمام کیٹگری میں۔۔۔

گوگل پر ٹائپ کریں

**Urdu Novel Bank**

اور ویب سائٹ سے  
ڈاؤنلوڈ کریں ہزاروں  
مکمل ناول مفت میں

Visit For More Novels: [www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

ہاسپٹل کے گیٹ سے اپنی کار تک آتے وہ مسلسل گم سم سی دکھائی دی۔ اس نے ہمیشہ یہی سوچا تھا کہ شہرام اسے فقط ایک کھلونا سمجھتا ہے وہ اسے بس ایک رکھیل کی حیثیت سے اپنے قید میں رکھنا چاہتا ہے۔ ایسی اندھیری قید جس میں آزادی کی کوئی روشنی نہیں ہوتی۔۔۔ چھٹکارے کی کوئی امید نہیں ہوتی۔۔۔ وہ جیسے کوئی کھڑ پتلی تھی اس کے ہاتھ کی تلی پر۔۔۔۔۔ شہرام جب چاہتا اس سے کھیلتا۔۔۔ جب چاہتا اسے توڑ دیتا۔۔۔ بچ میں محبت جیسے کوئی احساسات نہیں تھے۔ لیکن۔۔۔ اب وہ کیا سن کر آئی تھی؟ اسے اپنی سماعت پر اب بھی یقین نہیں آ رہا تھا کہ شہرام جیسا ملک کا امیر و کبیر آدمی اس کے لئے۔۔۔ اس کی خاطر۔۔۔۔۔ جائداد سے، سوری کارپوریشن کی سربراہی تک سے۔۔۔۔۔ دستبردار ہو چکا ہے؟! صرف آفرین یزدانی کے لئے۔۔۔ یہ وہ پوزیشن تھی جس کے طرف ملک کے بڑے بڑے لوگوں کی نظر تھی۔۔۔ اب وہ اس سے دستبردار ہو چکا تھا مکمل طور پر الگ۔ کیا ملک کی اتنی بڑی کمپنی شہرام کے بغیر اب پہلی جیسی پوزیشن۔۔۔ پہلے جیسا نام کما سکتی تھی؟ یقیناً نہیں۔

کار میں بیٹھتے ہی اس کا فون بجنے لگا۔ اس نے چونک کر موبائل اٹھائی۔ ڈیڈ کالنگ نظر  
"آرہی تھی۔" جی ڈیڈ؟

بیٹا کیا آپ گھر پہ آسکتی ہو۔۔ میں ملنا چاہتا ہوں۔ "عظیم لاشاری کی منت بھری آواز"  
گو نجی۔ آفرین دکھ سے مسکرائی۔ آخر کار اس کے باپ کو اتنے دن بعد اس کی یاد آگئی۔  
ٹھیک ہے ڈیڈ۔۔ میں پہنچتی ہوں۔ "اس نے سپاٹ انداز میں کہا۔"  
کچھ ہی دیر بعد وہ اپنے باپ کے گھر میں، ڈرائینگ روم میں، اس کے سامنے بیٹھی تھی۔  
عظیم لاشاری کافی پریشان نظر آ رہا تھا اور مایوس بھی۔ دونوں باپ بیٹی ساتھ بیٹھے بھی  
اجنبی سے دکھائی دیئے۔

آفرین بالکل خاموش تھی۔ اور سر جھکائے نیچے فرش کو گھور رہی تھی۔ آخر اس خاموشی کو  
عظیم لاشاری کی جھجھکتی ہوئی آواز نے توڑا۔ "کیا آپ کے چہرے کے زخم اب بھی درد  
کر رہے ہیں؟" حالانکہ یہ بس کچھ الفاظ ہی تھے۔ لیکن آفرین کے دل میں خوش فہمی نے  
سر اٹھایا کہ شاید اس کے باپ کو اس کی فکر ہو رہی ہے۔ اس کا دل بھر آیا اور پلکیں نم  
ہونے لگیں۔ اس کے پاس اب ڈیڈ کے سوا کوئی مخلص رشتہ نہیں بچا تھا۔ ہر کوئی اسے

## URDU NOVEL BANK

چھوڑ چکا تھا۔ "میں ٹھیک ہوں ڈیڈ۔" اس نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ لیکن باپ کے لگے جملے سن کر اس کے سارے احساسات پر گویا برف سی گر گئی۔

میں مانتا ہوں۔۔۔ رضیہ اور تانیہ نے بھت برا کیا آپ کے ساتھ۔۔۔ میں ان کی طرف " سے معافی مانگتا ہوں بیٹا۔۔۔ لیکن برا مت ماننا۔۔۔ میں خود اس وقت شکاڈ ہو چکا تھا۔۔۔۔ آفرین بیٹا۔۔۔ میں جانتا ہوں۔ آج صبح تانیہ اور دوسرے لوگ آپ کی آفیس آکر توڑ پھوڑ کرنے کی کوشش کی تھی۔ مجھے اس کا افسوس ہے۔۔۔ کیا آپ شہرام سے کہہ کر ان کو رہائی دلوا سکتی ہیں؟ "اس کے لہجے میں گزارش تھی۔ آفرین دنگ رہ گئی۔ کیا وہ صرف تانیہ کا باپ تھا؟ کیا اس کی شفقت و محبت اور پروٹیکشن سب تانیہ کے لئے مخصوص تھی؟ ان سب میں وہ خود کہاں تھی؟ جس رشتے کو لے کر وہ بڑے مان سے یہاں آئی تھی اس مان کی عمارت دھڑام سے زمین بوس ہو گئی تھی۔۔۔۔۔ اسے لگا۔۔۔ ہر طرف ملبہ ہی ملبہ گر رہا ہے۔۔۔ دیواریں ڈھے رہی ہیں۔ سب کچھ ایک لمحہ میں خاک ہو چکا تھا۔ سب کچھ۔۔۔ باپ کا مان۔۔۔ شفقت و محبت۔ سب کچھ۔۔۔ اب وہ تنہا اکیلی کھلے آسمان کے نیچے کھڑی تھی۔ بالکل تنہا۔ اس کے دل کی حالت لمحوں میں بدل گئی۔ سارے احساسات پر اس نے پھر سے بے حسی کا خول چڑھا لیا۔ ہاں! وہ صرف تانیہ کا باپ تھا۔ اس کے

## URDU NOVEL BANK

لئے فکر مند تھا۔ صرف اس کی رہائی کے لئے پریشان تھا۔۔۔ اگلے پل ہی وہ سنبھل گئی۔ جب بولی تو اب اس کا لہجہ بالکل سرد تھا۔ "ڈیڈ۔ تانیہ اپنے ماموں کے ساتھ اور بھی لوگ اپنے ساتھ لے کر، میرے آفیس مجھ پر حملہ کرنے کی نیت سے آئی تھی۔ اس نے میری آفیس بلڈنگ اور مجھے جانی نقصان پہنچانے کی کوشش کی تھی۔ اگر میں پولیس کو نہ بلائی تو ابھی آپ مجھے ہاسپٹل کے بسترے پر دیکھ رہی ہوتے۔۔۔ ایسا نہیں کہ آپ فرید لاشاری کے اونچے ہتھکنڈوں سے واقف ہی نہیں؟ آپ سب کچھ جانتے بوجھتے بھی ان کی سائیڈ لے رہے؟" وہ تاسف سے اسے دیکھے گئی۔

میں جانتا ہوں۔۔۔ اچھی طرح جانتا ہوں لیکن۔۔۔ "وہ ہچکچا کر رکا۔ "ڈنر پارٹی میں جو کچھ" ہوا تھا تانیہ کا اس میں کوئی قصور نہیں۔۔۔ وہ اس میں واقعی بے قصور ہے۔۔۔ اس وقت حالات ہی ایسے بن چکے تھے کہ ہر ایک اس بات پر غصہ تھا۔ "اس نے یہ ظاہر نہیں کیا کہ وہ خود بھی تب آفرین کو شک کی نظر سے دیکھ رہا تھا۔ اسے صرف تانیہ بے قصور لگ رہی تھی۔ آفرین نے شکایتی نظریں اٹھا کر اس شخص کو دیکھا جو بظاہر تو اس کا باپ تھا۔ لیکن دنیا کے سامنے صرف تانیہ کا باپ تھا۔ اس کے ہونٹ تلخی سے

## URDU NOVEL BANK

مسکراہٹ میں ڈھلے۔ "کیا آپ بھی یہی سمجھتے ہیں کہ میں نے شہرام پر ڈورے ڈالے ہیں؟"

بیٹا۔۔۔ "وہ ہچکچاہٹ سے بولا۔ "میں نہیں چاہتا۔۔۔ میں نہیں چاہتا آپ رضیہ اور تانیہ" سے بدلہ لینے کے لئے اپنی خوشیاں برباد کریں۔ "وہ دکھ سے بولا۔ سامنے بیٹھی لڑکی اس کی محبوب بیوی کی اولاد تھی۔ وہ اسے کسی تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا تھا۔ وہ رضیہ اور تانیہ کی نیچر کو اچھی طرح جانتا تھا وہ نہیں چاہتا تھا آفرین ان سے بھڑ جائے۔ ان دونوں عورتوں کا خرافاتی دماغ مکمل طور پر فرید لاشاری کے اشارے پر ہی چلتا تھا۔ وہ ڈرتا تھا کہ وہ لوگ آفرین کو جان سے مار دینے میں بالکل نہیں ہچکچائیں گے۔

تو آپ نے بھی مجھے ایسا سمجھ رکھا ہے ڈیڈ؟ "آفرین کے لہجے میں گہرا تاسف اترتا۔ "کیا" کبھی کسی لمحے آپ نے مجھ سے محبت کی۔۔۔ یا کبھی مجھے سمجھنے کی کوشش کی؟ "وہ دکھ سے مناک لہجے میں کہتی اسے دیکھے گئی۔ عظیم لاشاری اس کی شکایت پر شرمساری سے سر جھکا گیا۔ وہ واقعی اپنی اس جان سے پیاری بیٹی کو سمجھنے میں اس کی حفاظت تک کرنے میں بری طرح ناکام ہوا تھا۔ اس کے ہاتھ بالکل بندھے ہوئے تھے۔ اگر وہ رضیہ تانیہ اور فرید کے خلاف جاتا ہے تو اس کے والدین اسے حق ملکیت سے خارج کر دینے کی



## URDU NOVEL BANK

دھمکی پر عمل درآمد کرنے میں ایک پل بھی نہ لگاتے۔۔۔ کہ اس کے پاس جو کچھ بھی تھا سب اس کے والد کے ہاتھ میں تھا۔

ایمانداری کی بات کہ میں شہرام کو اب سے نہیں بلکہ میلبرین میں رستے وقت سے "جانتی ہوں۔۔۔ ہم میں علیحدگی ہو چکی تھی۔۔۔ جب میں یہاں آئی تو اس نے مجھے اپنے ساتھ رہنے پر فورس کیا۔۔۔ مجھے۔۔۔ میری کمپنی کی ساکھ برباد کرنے کی دھمکیاں دی۔۔۔ کیا آپ سمجھتے ہیں میں اس کے ساتھ اس طرح رہنے میں خوش ہوں؟؟ آفرین نے افسوس سے نفی میں سر ہلا کر لب بھینچ لئے۔ "نہیں ڈیڈ۔۔۔ میں اپنا وقار کھو" کر خوش نہیں۔۔۔ "وہ بمشکل اپنے آنسوؤں پر بند باندھے ہوئے تھی۔۔۔ لیکن آخری جملے پر اس کا ضبط ٹوٹا۔۔۔ اور آنسو بنار کے گالوں پر بہہ نکلے۔

عظیم لاشاری تو حقیقت سن کر حیرت زدہ رہ گیا۔۔۔ "آپ نے یہ بات پہلے کیوں نہیں بتائی۔؟"



## URDU NOVEL BANK

کیا ہوتا اگر میں آپ کو پہلے بتا دیتی؟ کیا کرتے آپ ڈیڈ؟" اس نے سراٹھا کر مناک " آنکھوں اور بھرائی ہوئی آواز میں ان سے پوچھا۔ "بولیں کیا آپ اس کے خلاف پرچہ کٹوا سکتے تھے؟ کیا اسے جیل کروا سکتے تھے؟ نہیں نا؟ آپ تو اپنے ہی گھر میں میری حفاظت نہیں کر سکے۔۔۔ آپ تو مجھے اپنے ہی رشتوں کے شر سے بچا نہیں پائے۔۔۔ کبہ کہ شہرام سے مجھے بچاتے؟" آفرین نے مناک لہجے میں اسے دیکھ کر نفی میں سر ہلاتے اپنے آنسو پونچھے۔ عظیم لاشاری نے تکلیف سے مٹھیاں بھیجنے لیں سچ ہی تو کہہ رہی تھی وہ۔۔۔ وہ مکمل طور پر ایک باپ کی حیثیت سے اپنی بیٹی کی حفاظت کرنے میں ناکام ہو چکا تھا۔۔۔ ایک ناکام باپ۔۔۔ سوائے شرمندہ ہونے کے اور کچھ نہیں کر سکتا۔ وہ اس وقت اپنی عمر سے کافی بوڑھا دکھائی دیا۔۔۔ اس کی گردن جھک گئی تھی۔

میں بالکل بیکار ہوں۔۔۔ آپ کو زبردستی اپنے ساتھ لے تو آیا مگر۔۔۔ پھر زمانے کے رحم و کرم پر اکیلا چھوڑ دیا۔۔۔ مجھے اس کے لئے معاف کر دینا میری بچی۔۔۔" وہ ملتجی لہجے میں بولا۔ جس پر وہ تلخی سے مسکرا دی۔ "اس شہرام کو تو میں دیکھ لوں گا۔۔۔ وہ حد سے آگے ہی بڑھ گیا ہے۔" آخر میں اس نے اشتعال آمیز لہجے میں کہا۔ "میں ادھر ہوں۔۔۔۔۔ آپ

کو مجھے دیکھنے کے لئے کہیں جانے کی ضرورت نہیں ڈیڈ۔ "دروازے کے پاس سے بھاری آواز گونجی۔۔ جس پر آفرین اور عظیم صاحب نے چونک کر دروازے کی طرف رخ پھیرا۔ جہاں شہرام کا دراز وجود ایستادہ تھا۔ اس کا چہرہ بالکل سپاٹ تھا۔ لیکن آنکھوں میں گہری چمک تھی۔ وہ اپنی خوب رو و جاہت کے ساتھ چلتا ہوا آفرین کے قریب جاکر ٹانگ پر ٹانگ جما کر بیٹھ گیا۔ آفرین کسمسا کر تھوڑا سرک کر بیٹھ گئی۔ اتنے عرصے بعد اس کے یوں قریب بیٹھنے سے اس کا دل ناگواری سے بھر گیا تھا۔ نظروں میں خفگی اتر آئی۔ اس نے چوری نظر سے باپ کو دیکھا۔ جو خود آنکھوں میں ناگواری اور پیشانی پر سلوٹ ڈالے اسے گھور رہا تھا۔ لیکن شہرام کو رتی بھر پرواہ نہیں تھی۔

شہرام کو یوں آفرین کے قریب بڑے حق کے ساتھ بیٹھے دیکھ کر عظیم لاشاری کا خون ابلنے لگا۔ مٹھیاں بھیچ گئی۔ بس نہیں چل رہا تھا اسے دھکے دے کر گھر سے نکال دیتا۔۔ شہرام کے ڈیڈ کہنے پر وہ غصے سے بل کھا گیا۔

کون سا ڈیڈ؟ تم میری بیٹی تانیہ کے ساتھ رشتے میں بندھنے کے بعد بھی، میری دوسری "بیٹی آفرین کو اپنے ساتھ بنا رشتے کے ساتھ رہنے پر مجبور کرتے رہے۔۔ میں پوچھتا ہوں کیوں؟" وہ دھاڑ رہا تھا۔ شہرام خاموش صوفے سے ٹیک لگائے اسے دیکھے گیا۔ جس پر

## URDU NOVEL BANK

عظیم لاشاری کا بی پی ہائی ہونے لگا۔ "میں کبھی بھی اپنی بیٹیوں کا رشتہ ایسے شخص سے نہیں کر سکتا جو بیک وقت دو بہنوں سے فلرٹ کرتا رہے۔"

کیونکہ میں اپنا دل آفرین یزدانی کے پاس پہلے ہی گروی رکھ چکا تھا ڈیڈ۔۔۔ میں نے تانیہ سے کبھی فلرٹ نہیں کیا۔۔۔ وہ خود ہی میرے سے رشتہ جوڑنے کی خواہشمند تھی۔ میں انوالو نہیں رہا کبھی۔۔۔ نیور "اس کے تلخ لہجے میں کہے گئے لفظ لفظ میں سچائی جھلک رہی تھی۔" آپ یہ بات اس رات ہی اچھی طرح سمجھ چکے ہونگے ڈیڈ۔

شہرام سُوری نے اپنے مضبوط اور توانا ہاتھ سے آفرین یزدانی کا ہاتھ تھاما۔ گرفت میں گرمجوشی تھی محبت کی لو تھی۔ آفرین کپکپا اٹھی۔ "میں آفرین یزدانی سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔" ان الفاظ پر آفرین حیرت زدہ سی اسے دیکھے گئی۔ اس کی آنکھیں بے یقینی سے پھٹ گئی تھیں۔) کیا واقعی میں نے صحیح سنا؟ وہ اس سے شادی کا خواہشمند تھا؟ کیا ڈاکٹر (تنویر نے جو کچھ کہا وہ سب سچ تھا؟

یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔۔۔ امپا سیبل۔۔۔ "چراغ پا ہو کر عظیم لاشاری نے ٹیبل پر مکا" رسید کیا۔

## URDU NOVEL BANK

اگر تم آفرین سے شادی کے خواہشمند تھے تو تانیہ کو خواب کیوں دکھائے؟ پورے " خاندان میں سب کو معلوم تھا کہ تم تانیہ کے منگیتر ہو۔۔۔ سب ہی کو معلوم تھا کہ تم دونوں کی شادی ہونے والی ہے۔۔۔ اب تم آفرین سے شادی کرو گے تو کیا سب لوگ آفرین کو برا بھلا نہیں کہیں گے؟ کیا سب رشتے دار آفرین کو الزام نہیں دیں گے؟ کہ اس نے اپنی چھوٹی بہن کے منگیتر پر ڈورے ڈالے ہیں۔ کیا امیج بنے گا اس کا پورے " خاندان میں یہ سوچا ہے تم نے؟

ڈیڈ۔۔ آفرین آلریڈی میری منکوحہ ہے۔ بس ہمارے بیچ غلط فہمیاں آگئی " تھیں۔ میں۔۔۔۔۔ "وہ وضاحت دینے لگا لیکن عظیم نے اس کی بات کاٹ ڈالی۔ مجھے اس کی پرواہ نہیں کہ وہ تمہاری منکوحہ تھی یا ہے۔ "عظیم لاشاری نے ہاتھ ہوا " میں لہرا کر جتایا کہ اسے کوئی پرواہ نہیں۔ "جب تم اس سے محبت کرتے تھے تو اس کی عزت کا خیال رکھتے۔۔ اس کی حفاظت کرتے۔۔ بجائے اس کے کہ اسے تکلیف اور دکھ دیتے رہے۔۔۔۔۔ یہ تمہی محبت؟ "اس پر شہرام نے ابرو اچکا کر طنزیہ نظروں سے عظیم لاشاری کو دیکھا۔

**Visit For More Novels: [www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com)**

## URDU NOVEL BANK

اگر آپ اس رات آفرین کی حفاظت کر سکتے تو اس پر رضیہ آنٹی اور تانیہ اتنا ظلم نہیں کر سکتی تھیں۔۔ اتنا تشدد کر کے اس کا چہرہ زخمی نہیں کر سکتی تھیں۔۔۔ لیکن۔۔۔ آپ۔۔۔۔ وہ تلخی سے ہنسا "آپ اس پر تشدد ہوتا دیکھ کر بھی خاموش کھڑے رہے" اتنا سفاک بھرے لہجے میں بولتا وہ واقعی عظیم لاشاری کو آسمان سے زمین پر پٹک چکا تھا۔ عظیم لاشاری تو ایسا ہو گیا جیسے کوئی مردہ۔۔۔ کاٹو تو لہو نہیں۔ (ہاں وہ بھی مجرموں کے ساتھ مل کر اپنی ہی بیٹی کو شک کی گہری کھائی میں گرا چکا تھا۔ وہ بھی اس پل آفرین کو دوسروں کے زاویہ نگاہ سے دیکھ رہا تھا۔۔۔ وہ خود سب سے بڑا گناہ گار تھا۔۔۔ اپنی بیٹی کا گناہ گار۔۔۔ اس کی بیٹی کا چہرہ اس کے شک کی وجہ سے تشدد کا نشانہ بن چکا تھا۔ وہ اسی وقت اگر ان عورتوں کو روک دیتا تو کسی میں ہمت نہیں تھی جو آفرین کو انگلی بھی چھو سکتیں۔) آفرین یزدانی زمین پر نظریں گاڑے بالکل گرم سم بیٹھی سن رہی تھی۔ وہ سچ۔۔۔ جو کڑوا تھا۔۔۔ لیکن حقیقت تھا کہ اس کا باپ اس کی حفاظت کرنے میں ناکام رہا تھا۔

دیکھیں۔۔۔ نا تو آپ کچھ جانتے ہیں۔۔۔ اور نہ ہی آپ اس کی حفاظت کر سکتے ہیں"۔۔۔۔ آپ میں اتنی ہمت نہیں کہ اپنے ہی والدین کے فیصلوں کے خلاف

## URDU NOVEL BANK

جاسکیں۔۔۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ نے آنٹی شرین کو کیوں چھوڑا؟ "شہرام کے لہجے میں تپش سی تھی۔ اس کا لفظ لفظ تلخ لیکن سچ تھا۔ وہ مانتا تھا کہ شہرام سچ کہہ رہا ہے۔

لیکن۔۔۔ میں آپ سے قطعاً مختلف ہوں ڈیڈ۔۔۔ میں اسے چاہتا ہوں۔۔۔ بھلی مجھ سے " ساری دنیا کنارہ کر لے۔۔۔ بھلی مجھے جائداد سے عاق کر دیا جائے۔۔۔ بھلی میں آئندہ سے سُوری کارپوریشن کا سربراہ نہ رہوں۔۔۔ پرواہ نہیں۔۔۔ بس۔۔۔ میں آفرین یزدانی کو نہیں چھوڑ سکتا۔۔۔ میں آفرین سے ہی شادی کر کے اسے دنیا کے سامنے عزت اور وقار کی زندگی دوں گا۔ وعدہ ہے یہ میرا۔ " مستحکم لہجہ۔۔۔ جوش و جذبے سے اس کا رنگ سرخ ہوا تھا۔ ساتھ ہی آفرین کے ہاتھ پر گرفت مضبوط۔۔۔ جیسے کبھی نہیں چھوڑنے والا۔۔۔ عظیم لاشاری اس کے جذبے کے آگے جھک گیا۔ ساتھ ہی آفرین بے یقینی سے اسے دیکھے گئی۔

ڈیڈ۔۔۔ مجھے امید ہے کہ آپ ہمارا رشتہ منظور کریں گے۔ اور ہم پر اپنا دست شفقت رکھیں گے۔ " اس نے آفرین کو ہلکا سا کھینچ کر قریب کیا۔ "صرف آپ کی دعاؤں کے سائے میں ہی ہم دونوں قانونی طور پر ساتھ ہو سکتے ہیں۔۔۔ اس کے علاوہ یہ اس طرح



## URDU NOVEL BANK

آپ کے خاندان میں بھی وقار کے ساتھ واپس آسکتی ہے۔ پھر کوئی بھی فرد اس پر انگلی نہیں اٹھا سکے گا۔ کیا آپ یہ نہیں چاہتے ڈیڈ؟ "اس کے جملے عظیم لاشاری کی روح کو چھو گئے۔

www.urdu-novelbank.com

visit for more novels:

اب ہم چلتے ہیں۔۔۔ آفرین کو ویڈنگ شاپنگ کروانی ہے۔ "اس نے متناعت سے کہہ کر" آفرین کو بھی اٹھایا۔ عظیم لاشاری بھی شرمسار سا اٹھ کھڑا ہوا۔ بیٹا۔۔۔ آفرین کا خیال رکھنا۔۔۔ اس نے بھت دکھ اٹھائے ہیں۔۔۔ میں ایک باپ ہوتے" بھی اپنی زمیواری پوری نہیں کرپایا۔۔۔ آفرین بیٹا مجھے معاف کردینا "اس نے ہاتھ جوڑے۔۔۔ جس پر آفرین دکھ سے مسکرا دی۔۔۔ اور بڑھ کر باپ کے ہاتھ تھام لیئے۔۔۔ "میں نے معاف کیا ڈیڈ۔۔۔ اللہ بھی آپ کو معاف کرے گا۔"

آمین۔۔۔ اب ہم چلتے ہیں۔ "شہرام نے بھی ان کے گرمجوشی سے ہاتھ تھام لیئے۔ جس" پر عظیم لاشاری اسے دیکھ کر رہ گیا۔ پھر دونوں بازو کھول دیئے۔۔۔ جس پر آفرین اور شہرام نے ایک دوسرے کو دیکھا۔۔۔ پھر بڑھ کر ان کے بازو میں سما گئے۔۔۔ عظیم لاشاری کی آنکھیں بھر آئی۔ اس نے بیٹی اور داماد کی پیار سے پیٹھ سہلائی۔۔۔ پھر تینوں ساتھ باہر



## URDU NOVEL BANK

نکلے۔۔ دونوں کو گاڑی میں بیٹھ کر جاتا ہوا دیکھ کر وہ کتنی ہی دیر تک وہاں کھڑا رہا۔۔۔ پھر ایک گہری سانس بھر کر اندر مڑا۔ اب اسے اپنے گھر، والوں سے ایک جنگ لڑنی تھی اپنی بیٹی آفرین کے دفاع کی جنگ۔۔۔

☆☆☆☆☆

www.urdu-novel-bank.com  
Visit for more novels:

گاڑی میں آفرین کتنی ہی دیر تک اس وجہ سے گہری آنکھوں والے شخص کو بنا ارادہ دیکھتی رہی۔ جو بالکل سنجیدہ سا گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا۔ اس کی مضبوط کلائی میں قیمتی سلور گھڑی کا شیشہ دھوپ کی شعاعوں سے چمک رہا تھا۔ تراشیدہ لب باہم ملے ہوئے تھے۔ یقیناً وہ بھی کسی گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا۔ (اس کا مطلب ہے سُوری خاندان نے شہرام کو اتنی بڑی کمپنی اور جائداد سے عاق کر دیا ہے؟؟؟ صرف اسی لئے کہ یہ مجھ سے شادی کرنے والا ہے؟) جس پر وہ ترچھی نظر اس پر ڈال کر مبہم مسکرایا۔ "کب سے دیکھے جا رہی ہو بیگم۔۔۔ کیا اتنا پیارا لگ رہا ہوں میں؟" جس پر آفرین اپنی بے خودی پر سر جھٹک کر رہ گئی۔

## URDU NOVEL BANK

شہرام نے گاڑی ایک سائیڈ پر روکی۔ جس پر آفرین نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔ وہ مسکرایا۔۔ اور اس کے طرف جھکا۔ آفرین جھجھک کر کار کے دروازے سے جا لگی۔ "یہ کیا کر رہے ہیں آپ؟" اس کی پیشانی پر سلوٹیں پڑ گئیں۔ اور آنکھوں میں ناگواری سی اتری۔ جس پر وہ دلفریبی سے ہونٹ سکڑ کر مسکرایا۔ "میں یہ کہنے لگا تھا کہ۔۔۔ آج تم کو "ویڈنگ رنگ پسند کرنی ہے۔ اور اپنی پسند کی ویڈنگ ڈریس بھی لینی ہے۔ ہممم۔۔ اس کی کیا ضرورت ہے؟" آفرین کو یہ سب چونچلے ہی لگے۔

ضرورت ہے۔۔۔ "اس نے جملے پر زور دیا۔ پھر پیار سے اس کا ہاتھ تھاما۔۔ "اس" خوبصورت ہاتھ میں میرے نام کی انگوٹھی سجنی چاہیئے۔۔ اور۔۔۔ "اس کا ہاتھ سیدھا کیا۔ اس کی تلی پر انگلی گھمائی۔ "ان نرم اور پیارے سے ہاتھوں میں میرے نام کی مھندی لگنی چاہیئے۔۔۔ اور۔۔۔ "اب اس کے مردانہ بھاری ہاتھ کی انگلیاں اس کی کلائی کے گرد پھر رہی تھیں۔ "ان سوہنی کلائیوں میں میرے نام کی چوڑیاں سجنی چاہیئے۔۔۔ اور۔۔۔ "اب اس کا ہاتھ اس کے شانوں پر ٹکا۔۔ پھر گردن کے گرد ہاتھ پھیلانے۔ "اس خوبصورت گردن میں میرے نام کا زیور سجنا چاہیئے۔۔۔ اور۔۔۔ اس خوبصورت پاکیزہ وجود پر۔۔۔ میرے نام کا جوڑا ہونا چاہیئے۔۔۔ "وہ رکا۔۔ اور اس کی حیران حیران آنکھوں میں

## URDU NOVEL BANK

دیکھنے لگا۔ "بولو آفرین یزدانی۔۔۔ میرے لئے سجوگی نا۔۔۔ پہنوگی نا میرے نام کا پیراہن؟  
 میرے نام کی انگوٹھی۔۔۔ میرے نام کی چوڑیاں۔۔۔ میرے نام کی مھندی۔۔۔۔۔ سجوگی نا  
 میرے لئے۔۔۔؟" اب اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں کے پیالے میں تھام لیا۔۔۔ اس کے  
 چہرے پر گہرا پچھتاوا تھا۔ لہجے میں امید تھی۔۔۔ آس تھی۔۔۔ "میں پچھلا وقت نہیں دہرانا  
 چاہتا۔۔۔ سب بھول جانا چاہتا ہوں۔۔۔ اپنے رویے سے تمہارا کافی دل دکھا چکا ہوں میں۔۔۔  
 کافی دکھ دے چکا ہوں میں۔۔۔ ازالہ ناممکن ہے۔۔۔۔۔ لیکن کوشش کر سکتا ہوں۔۔۔ اس کے  
 لئے معافی کا لفظ بھی بھت چھوٹا لگتا ہے آفرین۔۔۔ بھت کم۔۔۔ میری یہ زندگی معافی مانگتے  
 مانگتے ختم ہو جائے گی لیکن میرا پچھتاوا کم نہیں ہوگا۔۔۔" اس کے لہجے میں دکھ ہلکورے  
 لے رہا تھا۔ آفرین گم سم سی سن رہی تھی۔ (کہاں وہ مغرور شخص۔۔۔ جو کسی کے آگے  
 جھکنا اپنی شان کے خلاف سمجھتا تھا۔۔۔ اپنی توہین سمجھتا تھا۔۔۔ اور کہاں یہ شہرام سوری  
 !) تھا جو اس سے معافی مانگ رہا تھا۔ کیا اسے یقین کر لینا چاہیئے؟ نہیں۔  
 لیکن۔۔۔ میں تم سے شادی نہیں کر رہی "وہ جیسے اس کا اپنے ساتھ خوفناک رویہ سوچ"  
 کر اپنے حواس کھونے لگی۔ وہ کبھی بھی اس کے ساتھ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بندھی رہنا  
 نہیں چاہتی تھی۔۔۔ کبھی نہیں۔

آفرین۔۔۔؟" اس کے لہجے میں بے بسی اتر آئی۔۔۔ "میں تمہاری خاطر ہر چیز سے"

"دستبردار ہو چکا ہوں۔۔۔ اس کے باوجود بھی۔۔۔۔۔ تم مجھ سے شادی سے انکاری ہو؟

آفرین کی آنکھوں میں خوف دیکھ کر اسے خود اپنے آپ سے شرمندگی سی محسوس ہوئی۔۔۔ وہ

اسے کافی حراس کر چکا تھا۔ وہ اپنے خوف میں درست تھی۔ کاش وقت پلٹ سکتا

۔۔۔ وقت پلٹ سکتا تو وہ ان سب خوفناک لمحوں کو خوشیوں میں بدل دیتا۔۔۔ پر۔۔۔ وقت

پلٹ نہیں سکتا۔۔۔ وقت کا جو درست استعمال نہیں کرتے ان کے پاس سوائے

پچھتاوے کے کچھ نہیں بچتا۔ اس کی گہری کالی آنکھیں آفرین پر جمی ہوئی تھیں۔۔۔۔۔ وہ

اس کے چہرے پر سچ کھوج رہا تھا کہ آیا وہ واقعی سچ کہہ رہی؟ آفرین کے ہونٹوں کے

کنارے باہم پیوست تھے۔ پھر آہستگی سے کھلے۔ "بھلی جو آپ اب اپنی کمپنی کے سربراہ

نہیں رہے۔۔۔ بھلی جو آپ کو سُوری خاندان کی جائیداد سے خارج کر دیا گیا ہے۔۔۔ آپ کو

کوئی فرق نہیں پڑتا شہرام سُوری۔۔۔ آپ کے نام ان گنت پراپرٹریز ہیں۔۔۔۔۔ آپ کے پاس

وکالت کی ڈگری ہے۔ آپ ملک کے مایہ ناز وکیل ہیں۔۔۔۔۔ آپ کا اکاؤنٹ بھرا ہوا

ٹھیک ہے۔۔۔ تو پھر تم ہی وہ عورت بن جاؤ۔ "شہرام نے ابو اچکا کر گہری نظروں"

Visit for more novels:

ہوں۔۔۔ لیکن۔۔۔ میں تمہیں بھی کس قیمت پر چھوڑ نہیں سکتا۔۔۔ کبھی نہیں۔۔۔ تم دونوں  
بہنیں پھر ایک ساتھ رہنا۔" وہ طنزیہ ہنسا۔

بیک وقت شادی نہیں ہو سکتی۔۔۔ یہ ناجائز ہے۔۔" وہ جیسے اس ہتک پر چلیخ پڑی۔

"اچھا!۔۔ لیکن وہ تمہاری بہن بالکل نہیں ہے آفرین۔۔"

کیا مطلب۔۔ ہم دونوں کے فادر ایک ہیں۔ "وہ نا سمجھی سے اسے دیکھ کر بولی۔"

ہاھا۔۔۔ کسے پتا؟؟ "وہ سر پیچھے کر کے ہنسا۔"

تو پھر۔۔۔ کسے پتا ہے۔۔۔ کیا تانیہ ڈیڈ کی بیٹی نہیں۔۔۔ "وہ حیرانی سے سوالیہ ہوئی۔ اس کی"

پیشانی پر سوچ کی لکیریں پڑ چکی تھیں۔ وہ اس کا ذہن مکمل پچھلے ٹاپک سے ہٹا چکا تھا۔

میری بھولی بیگم۔۔۔ کافی باتیں ایسی ہیں۔ جن پر پردہ ہی رہنے دیا جائے تو بہتر۔۔۔  
 "وہ شاید بتا کر آفرین کو رنجیدہ نہیں کرنا چاہتا تھا۔"

بحر حال بات کچھ بھی ہو میں آپ کے ساتھ رہنا نہیں چاہتی۔۔۔ "وہ ضدی لہجے میں بول"  
 کر منہ پھیر گئی۔

کیا تم کسی دوسری عورت کو میری بیوی کی جگہ پر دیکھ سکو گی۔۔۔۔۔ تو پھر کسی ایک کو"  
 سلیکٹ کرو۔۔۔ تانیہ یا پھر تم؟ "چھبے لہجے سے پوچھا گیا۔ جس پر آفرین کا دل ڈوب کر  
 ابھرا تھا۔ سچ تو یہ تھا کہ اس کا اب کہ رویہ اس کے پچھلے تمام رویوں سے یکسر مختلف  
 تھا۔۔۔ وہ انداز محبوبانہ، کیئر جو وہ میلبرین میں اس کے ساتھ رہتے ہوئے چاہتی  
 تھی۔ شرام سوری کی شخصیت اب بالکل اس کی خواہش کے مطابق ڈھل چکی تھی۔ وہ  
 تذبذب میں تھی۔۔۔ دل و ذہن میں ایک جنگ سی جھڑی ہوئی تھی۔ ذہن کہتا تھا 'نہیں  
 اور دل کہتا تھا 'کہو۔۔۔۔۔ ہاں۔۔۔۔۔ ہاں۔۔۔۔۔ ہاں۔۔۔۔۔ اس کا سینہ کھینچ سا گیا۔ دل میں کہیں!  
 درد سا ہوا۔ کیا وہ بھی اس سے الگ ہو کر خوش رہ سکتی تھی؟ اور اگر وہ اسے تانیہ کے

## URDU NOVEL BANK

طرف دھکیلتی ہے تو رضیہ اور تانیہ کی جیت ہو جائے گی۔ اس کی ماں کا بدلہ پورا نہیں ہوگا۔ اور اسے ایسا نہیں ہونے دینا تھا۔۔۔ یقیناً نہیں۔۔۔ پھر۔۔۔ کیا اسے ہاں کرنی چاہیئے۔۔۔ جسے رومینٹک انداز میں پرپوز کرنا بھی نہیں آتا۔۔۔ اس کے اندر کی عورت نے شکایت کی۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

ٹھیک ہے۔۔۔ میں آپ سے شادی پر راضی ہوں۔ "یہ کہہ کر اس سے بنا نظر ملائے"

چہرہ کھڑکی کے طرف کر دیا۔ اور باہر دیکھنے لگی۔ اب اس کی شہرام کے ساتھ یہ دوسری ڈیل تھی۔۔۔ پہلی ڈیل اس نے ایزد درانی سے بدلہ لینے کے لئے کی تھی۔ اور آج کی ڈیل اس نے تانیہ اور رضیہ لاشاری سے بدلہ لینے کے لئے کی تھی۔ شہرام کے ہونٹ ایک دلفریب مسکراہٹ میں پھیلے تھے۔ اس کا رواں رواں خوشی سے ہمک رہا تھا۔ وہ دل سے خوش تھا۔۔۔ بہت زیادہ ایک گہری سانس بھر کر اس نے گاڑی اسٹارٹ کی۔

جلدی ہی وہ اسے ایک بڑے سے زیورات کی شاپ پر لایا۔ "چلیں۔۔۔" اس کی طرف بیٹھی بیٹھی جاذب نظروں سے دیکھ کر وہ پوچھنے لگا۔ جس پر آفرین یزدانی سر ہلا گئی۔ شہرام باہر نکل کر اس کے طرف کا دروازہ کھولا اور ہاتھ بڑھایا۔ آفرین نے اپنی اس کی گہری نظروں



سے خائف ہو کر نظر جھکالی اور اس کے ہاتھ پر اپنا نازک سا سفید مومی انگلیوں والا ہاتھ رکھ دیا۔ شہرام نے نرمی سے تھام کر ہلکا سا گرمجوشی سے دبایا۔ اور اسے باہر نکالا۔ دونوں ساتھ جیولری شاپ میں داخل ہوئے۔ یہ ملک کا ایک بڑا سا مشہور اور مہنگا جیولری شاپ تھا۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

شہرام سُوری کو بالکل بھی پرواہ نہیں تھی کہ اس کے ساتھ کھڑی لڑکی کا چہرہ اب داغدار ہو چکا ہے۔ یا اس کا ساتھ اسے لوگوں کی بھیڑ میں شرمساری سے دوچار کر دے گا۔ یا آفرین اس کے ساتھ پریشان ہو رہی ہے۔ اسے لوگوں کی عجیب نگاہیں ڈسٹرب کر رہی تھیں۔ لیکن اس کی بنسبت شہرام فخر سے سر اٹھائے اس کا ہاتھ مضبوطی سے تھامے ہوا تھا۔ اسے بس یہ خوشی اور اطمینان تھا کہ اس کے ساتھ اس کی محبوب لڑکی ہے۔ میری بیوی کو ویڈنگ رنگ پسند کرنی ہے۔ اچھی سی رنگ دکھائے۔ ساتھ ہی کچھ خوبصورت " سے سیٹ بھی۔۔۔ " شہرام نے جیولر سے بارعب انداز میں کہا۔ وہ ملک کا امیر اور اعلیٰ طبقے کے افراد میں سے تھا۔ پورا ملک اس کی شناخت جانتا تھا۔ سو شاپ کا عملہ کافی متحرک دکھائی دیا۔ جیولر نے باادب انداز میں سر خم کیا۔ ان کے آگے شاپ کی قیمتی اور خوبصورت انگوٹھیاں، سیٹ چوڑیاں سجادی۔



زیورات کی چمک سے آفرین بلکل چکرا سی گئی۔ اس کی آنکھیں خیرہ ہو چکی تھیں۔  
 تمہیں کون سا پسند آیا ہے؟ تم ان میں سے کچھ بھی چوز کر سکتی ہو۔۔۔ اگر دل چاہے"  
 تو یہ سب کچھ گھر بھی لے کر جا سکتی ہو۔ "اپنی دولت کے گھمنڈ کے ساتھ شہرام سوری  
 نے سنجیدگی سے کہا۔

!آفرین دنگ رہ گئی تھی اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ کیا کہے؟  
 آخر کار اس نے ایک انتہائی خوبصورت چمکتے ہوئے ہیرے کی انگوٹھی کا انتخاب کیا، لیکن  
 چونکہ شہرام سوری کو یہ بہت ہلکی لگی، تو اس لیے اس نے اس کے لیے پیچ کلر کے  
 ہیرے کی انگوٹھی کا انتخاب کیا۔ اور خود ہی آفرین یزدانی کا مومی ہاتھ تھام کر اسے پہنا  
 دی۔ اپنی نرم اور مومی سفید انگلی میں ہیرے کی انگوٹھی پہن کر آفرین کو ایک عجیب سا  
 احساس ہوا۔ جیسے اس کے گرد ایک حفاظتی حصار کھینچ لیا گیا ہو۔  
 شاپ کے مالک نے مسکرا کر کہا۔ "آپ کی چوائس بہت لاجواب ہے سوری صاحب، اس  
 ہیرے کی انگوٹھی کا وزن 13.14 گرام ہے۔"

## URDU NOVEL BANK

آفرین یہ سن کر دھک سی رہ گئی۔ (اتنی مہنگی؟ اللہ۔۔۔) اس نے لاشعوری طور پر اسے مسترد کر دیا۔ "مم۔۔۔" یہ انگوٹھی بہت بھاری ہے۔" وہ ہچکچائی تھی اور اتارنے کو ہاتھ بڑھایا۔ لیکن شہرام نے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر روکا۔

اسے پہنے رکھو۔۔۔ اور اسے اتارنے کے بارے میں سوچنا بھی مت، "شہرام نے جیسے" پیار بھرا حکم نامہ سنایا تھا۔

آفرین بے ساختہ اسے دیکھتی رہ گئی۔ زندگی میں پہلی بار شہرام نے اسے زیورات لینے کو کہا تھا۔ تاہم، اس کی چوائس بہت اعلیٰ تھی، اور اسے خود بھی پیچ کلر کی ہیرے کی انگوٹھی کا بہت شوق تھا۔ اگر یہ سب میلبرن میں ہو رہا ہوتا تو وہ خوشی سے پھولے نہ سماتی۔

اب میرے لیے بھی ویڈنگ رنگ سلیکٹ کرو۔ "شہرام نے اس کی توجہ اس طرف" دلوائی۔

چونکہ اسے قیمتی چیزیں پسند تھیں، اس لیے آفرین یزدانی نے جان بوجھ کر مردوں کی اس انگوٹھی کا انتخاب کیا جو ہر طرف سے ہیروں سے جڑی ہوئی تھی۔

## URDU NOVEL BANK

انگوٹھی کافی بھاری اور زیادہ مالیت کی معلوم ہو رہی تھی۔ لیکن یہ دیکھ کر آفرین یزدانی ہکا بکا رہ گئی۔ جب شہرام نے بناتامل کئے وہ اس کے ہاتھ سے پہن لی۔ اس کے الجھے ہوئے تاثرات کو دیکھ کر شہرام نے اطمینان سے اس کے بالوں کو "انگلیوں سے سہلایا۔" بھت زبردست چوائس ہے۔

آفرین مسمنائی۔ "ہمم۔۔۔" وہ آہستگی سے سر ہلا گئی۔ اس کے بعد وہ کافی حیران ہوئی تھی۔ کہ شہرام نے بنا ہچکچائے اس کے لئے سونے کے دو سیٹ۔۔۔ 12 عدد سونے کی چوڑیاں۔ اور دو اضافی انگوٹھیاں اس کے لئے خرید کر پے منٹ کے لئے کارڈ نکالا۔

جیسے ہی وہ دونوں زیورات کی شاپ سے باہر نکلے، باہر کئی کیمرے چمک اٹھے۔ وہاں صحافی ان کی تصاویر لے رہے تھے۔

ابھی آفرین یزدانی اسے یاد دلانے ہی والی تھی کہ شہرام نے اس کی کمر کے گرد ہاتھ رکھ "دیا۔" تمہیں برا لگا؟

آفرین نے گہرا طنز کیا، "آپ نے مجھے اس قدر اذیت دی ہے کہ یہ اذیت اب میرے لیے کچھ نہیں ہے۔۔۔" سبھی سمجھتے ہیں کہ تانیہ لاشاری آپ کی منگیتر ہے۔" وہ دانت

## URDU NOVEL BANK

پیس کر جتا گئی۔ جس پر وہ ہلکا سا مسکرایا۔ اسے آفرین کا جیلز ہونا اچھا لگا تھا۔ شکر تھا وہ نارمل ہو رہی تھی۔

مجھے نہیں لگتا کہ میں نے اعلان کیا ہو کہ تانیہ لاشاری میری منگیتز کے رتبے پر فائز" ہے، "شہرام سوری نے اپنے وجیہ چہرے پر پرسکون تاثرات کے ساتھ جواب دیا۔ آفرین اس کی بے شرمی پر دنگ رہ گئی۔ لاشاری فیملی اور سوری فیملی نے چند بار ایک ساتھ کھانا کھایا تھا، اور شہرام اور تانیہ نے ایک ساتھ مختلف قسم کے مواقع پر شرکت بھی کی تھی۔ ان سب نے عوام پر ظاہر کیا تھا کہ وہ اور تانیہ لاشاری ایک ساتھ رشتے میں بندھنے والے ہیں۔ اور اب وہ انکاری تھا کہ اس نے کبھی کوئی اعلان نہیں کیا۔ (حد تھی۔)

اسے تانیہ کے ساتھ تھوڑی سی ہمدردی محسوس ہوئی۔

☆☆☆☆☆

آفرین موبائل پر آج کی تازہ خبریں پڑھ رہی تھی۔ جہاں پورے ملک میں لوگ ان کمپنیوں کی پروڈکٹس کا بانگٹ کر رہے تھے جن جن کمپنیوں میں شہرام سوری کی انویسٹمنٹ تھی۔ وہ آدمی جو پورے ملک کا کھرب پتی شخص تھا اب عوام کی تنقید کا نشانہ بنا ہوا تھا۔

Visit For More Novels: [www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

## URDU NOVEL BANK

آفرین نے شکایتی نظروں سے شہرام کو دیکھا۔ جو کچھ دور صوفے پر آرام دہ لباس میں آدھا لیٹا ہوا ایل ای ڈی پر کھیل دیکھ رہا تھا۔ وہ آج کام پر نہیں گیا تھا۔ گھر میں رہا تھا۔ یہ سارا گھڑاپ نہ ہوتا اگر وہ تانیہ سے شادی پر راضی ہوتا۔ لیکن یہ سارا فساد آفرین کا ساتھ نبھانے کی سزا تھی۔ وہ اب بھی بے یقینی کے سمندر میں غوطہ زن تھی کہ یہ شخص واقعی اس حد تک بدل چکا ہے کہ اس کی خاطر ساری دنیا سے بھڑچکا ہے۔؟ اسے اپنی ریپوٹیشن کی پروا نہیں رہی تھی۔

یہ صبح صبح تم مجھے ایسے کیوں تاڑ رہی ہو؟ "شہرام کی نظریں بظاہر ٹی وی پر تھیں لیکن" اس توجہ کا مرکوز آفرین یزدانی ہی تھی جو۔۔ دوسرے صوفے پر موبائل ہاتھ میں لئے بالکل ساکت سی سوچوں میں گم اسے گھور رہی تھی۔ جس کا شہرام کب سے نوٹس لئے ہوئے تھا۔ بالآخر شرارتی انداز میں مسکرا کر پوچھ گیا۔

آفرین کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔ (کیا وہ واقعی اتنی دیر سے اسے بے شرمیوں کی طرح گھورے جا رہی تھی؟) اسے بالکل اندازہ نہیں ہوسکا۔

وو۔۔ وہ میں کچھ۔۔۔۔ سوچ رہی تھی۔ "آفرین یزدانی نے شرمندگی سے آنکھ چرائی۔"

## URDU NOVEL BANK

شہرام سوری نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھ کر بھونیں اچکا لیں۔ اور ریوٹ اٹھا کر ٹی وی بند کر دی۔ پھر اٹھ کر اس کے جانب بڑھنے لگا۔

قریب آکر صوفے کے دونوں سائیڈ پر ہاتھ رکھ کر اس کی طرف جھکا۔ جس پر وہ تھوڑا پیچھے "ہوئی۔" کس بارے میں سوچ رہی تھی تم؟

آپ کو مطلب؟ بحر حال، آپ کو نہیں سوچ رہی۔ "وہ اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر" اسے پیچھے دھکیلنے لگی۔ لیکن مضبوط ہاتھ نے وہیں پر اس کا مومی ہاتھ گرفت میں لے لیا۔

ہممم۔۔ میں جانتا ہوں۔۔ مجھے نہیں سوچ رہی۔۔۔ لیکن، جو کچھ بھی سوچ رہی تھی وہ "میرے ہی متعلق تھا نا؟" اب اس کا چہرہ ٹھوڑی سے اٹھایا گیا۔ شہرام کی اتنی قربت سے پرفیوم کی سوندھی سوندھی خوشبو آفرین کے نتھنوں سے ٹکرائی۔ اس نے بمشکل اپنے حواس قائم رکھے۔ (یہ آدمی پکا جادوگر ہے۔۔۔ اپنی قربت سے مجھے ٹیس کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔)

## URDU NOVEL BANK

اس نے دانت پیسے "شہرام سُوری۔۔۔ میں نہیں جانتی، اس بات سے آپ کا کیا مقصد ہے؟ میں بس اتنا سمجھتی ہوں کہ مجھے چھوڑ دینے میں ہی آپ کا بھلا ہے۔ آپ کے پاس اب بھی بھت کچھ ہے۔"

بھت کچھ ہونے سے تمہاری کیا مراد ہے۔۔۔ ہمممم؟ "اسنے آفرین کی ملتجانہ آنکھوں میں" جھانکا۔ "ریپوٹیشن؟۔۔۔ اسٹیٹس؟" شہرام سُوری نے مبہم مسکراہٹ سے پوچھا۔ جس پر وہ جربز ہو گئی۔ "کیا آپ کو نہیں پتا؟" لب بھیج کر اس سے بمشکل نظر ملا سکی۔ اس سے نظر ملانا اب اسے دنیا کا مشکل کام لگتا تھا۔

میں جانتا ہوں۔۔۔۔ لیکن ایک تم ہی ہو جو کچھ نہیں جانتی۔۔۔ یا جانتے بوجھتے انجان "بنتی ہو۔" اس کے ہونٹوں کی شپ پر انگلی سی گھمائی۔ کرنٹ سا آفرین کے رگ ورپے میں دوڑا۔

آفرین یزدانی۔۔۔ کیا تم بالکل نہیں سمجھتی؟ کہ ان میں سے کوئی بھی چیز تم سے بڑھ "اکر قیمتی یا اہم نہیں؟"

گھمبیر سے لہجے میں کہتے رکا۔ اور اس کے بالوں کو نرمی سے سہلایا۔ "ہر چیز تم پر قربان کرنے کے قابل ہے۔۔۔ ہر چیز۔۔۔ حتہ کہ یہ میری جان بھی تمہارے اوپر نثار

## URDU NOVEL BANK

ہے۔۔۔" یہ سادہ سے الفاظ آفرین کے دل کے گرد بنی ہوئی مضبوط دیواروں میں دراڑیں ڈال گئے۔۔ وہ اندر سے چٹخ کر گرنے لگیں۔ جنہیں اس نے اپنے دل کی حفاظت کے لئے بنایا تھا۔ وہ اس لمحے ڈھے چکی تھیں۔

اچانک ہی اس کا دل زور زور سے دھڑکنا شروع ہو گیا۔ جیسے ابھی پسلیوں سے نکل کر باہر آجائے گا۔ وہ سمجھ نہیں پائی کہ وہ تو اس سے محبت کرنے سے خود کو روک چکی تھی۔ دل پر بند باندھ چکی تھی۔ اپنے احساسات مار چکی تھی۔ پھر۔۔۔۔۔؟ پھر آج شہرام کے الفاظ میں ایسا کیا تھا؟ جو اس کا دل کھینچ گیا تھا؟ ہاں۔۔ شہرام کے لہجے میں خلوص کی تپش۔۔ اور گھمبیر لہجے میں کہے لفظوں میں محبت تھی۔۔ سچی محبت۔۔ لیکن اس کا پچھلا ہتک آمیز رویہ ان سب جذبوں پر جیسے برف ڈال گیا۔ وہ اس کا پچھلا ناروا سلوک یاد آتے ہی، اپنے جذبوں کو تھپک تھپک کر سلا گئی۔ اب اس کے دل میں پھر سے نفرت کی چنگاری نے سر اٹھالیا۔ جیسے سانپ پھن اٹھاتا ہے۔ اس کا دل کیا وہ اس کی دنیا سے ہر ممکن کہیں دور بھاگ جائے۔۔

وہ اس کے تصور میں اپنا ایک خوفناک امیج بنا چکا تھا جسے مٹانا آفرین یزدانی کے لئے ممکن نہیں تھا۔ لیکن اس کے باوجود بھی وہ کیوں اس کے الفاظ پر کھینچ جاتی تھی؟



## URDU NOVEL BANK

ہااا۔۔۔ یہ مت کہیئے گا کہ آپ کو مجھ سے محبت ہوگئی ہے۔ "اپنا غصہ ضبط کرتے وہ" پھر سے طنز کرنے سے رہ نہ سکی۔

آپ نے اپنی محبت مجھ پر دھونس جما کر، اور مجھے مجبور کر کے دکھائی ہے۔۔۔ مجھے دھمکیاں دے کر دکھائی ہے۔۔۔۔۔ مجھے صرف اپنی ہی بات ماننے پر مجبور کر کے دکھائی ہے۔۔۔۔۔ کیا آپ کسی کمرنل سے کم ہیں شہرام سُوری؟؟؟! وہ دکھ سے سوالیہ ہوئی تھی۔ اس کے پچھلے دیئے زخم اتنی جلدی مندمل نہیں ہو سکتے تھے۔۔ وہ جب جب اس کے سامنے، اس کے قریب آتا تھا پھر سے زخم ہرے ہو جاتے تھے۔

میں اب ایسا کچھ نہیں کروں گا آفرین۔۔۔۔۔ بھلا میں تمہیں ولید کے ساتھ کیسے برداشت کر سکتا تھا؟ میں ہی نہیں کوئی بھی مرد اپنی بیوی کو، جو اس کے نکاح میں رہی ہو۔۔۔ کسی دوسرے مرد کے ساتھ برداشت نہیں کر سکتا۔۔۔ میری جگہ پر خود کو رکھ کر دیکھو آفرین۔۔۔ پھر تمہیں میرے احساسات سمجھ میں آجائیں گے۔ "شہرام سُوری نے اپنے طرف سے وضاحت دی۔ اس کے سوا وہ کیا کرتا؟" مجھے افسوس ہے کہ میں نے تمہیں

## URDU NOVEL BANK

بارہا تکلیف پہنچائی۔۔۔ میں اس سب کی تم سے معافی مانگتا ہوں۔۔۔ اب ایسا کچھ نہیں ہوگا آئی۔۔۔ پلیز۔۔۔ مجھے ایک موقعہ دو۔۔۔ صرف ایک موقعہ۔ "آخر میں اس کا انداز ملتجیانہ ہو گیا۔ آنکھوں میں آس بھرے وہ اس کے چہرے کے ایک ایک نقوش کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ لیکن مجھے آپ کے ساتھ نہیں رہنا۔۔۔ میں نہیں رہنا چاہتی شہرام سُوری۔۔۔ میں تکلیف " وہ ماضی نہیں دہرانا چاہتی۔۔۔ پلیز۔۔۔ مجھے تنہا چھوڑ دیں۔۔۔ "وہ اب بالکل نہیں چاہتی تھی کہ شہرام سُوری اس کے جذبات سے کھلواڑ کرے۔۔۔ اصل میں وہ خود سے ہی ڈرتی تھی کہ اس کا دل نرم پڑ جائے گا۔ اور وہ پھر سے اس سنگدل شخص پر یقین کر بیٹھے گی۔ اس نے بہت مشکل سے اپنے جذبات کو دل کے سرد خانے میں قید کیا ہوا تھا۔ شہرام سُوری کی محبت کی تپش اس سرد خانے کی برف کو پگھلائے جا رہی تھی۔

آفرین کا ضدی لہجہ دیکھ کر اچانک ہی شہرام سُوری کی آنکھوں میں اشتعال آمیز رنگ ابھرے۔ اس کی گرفت آفرین کی ٹھوڑی پر سخت ہوئی۔ "تو۔۔۔۔۔ تم مجھ سے اسی لئے الگ ہونا چاہتی ہو۔۔۔۔۔ کیونکہ تمہیں پھر سے ولید کا ساتھ چاہیئے؟ "وہ نہ چاہتے ہوئے بھی دھاڑا تھا۔ آفرین سہم گئی۔ "نن۔۔۔ نہیں۔۔۔۔۔" وہ خوفزدہ ہو کر یکدم نفی میں سر

## URDU NOVEL BANK

ہلا گئی۔ "میں اس کے ساتھ صرف اسی لئے منگنی پر راضی ہوئی تھی کہ اس نے میری جان بچائی تھی۔ بس۔۔ میں اس سے تو کیا کسی سے بھی محبت نہیں کرتی شہرام۔" اس نے کسی پر زور دیا۔ جس پر شہرام کے اندر جیسے غصے کا طوفان برپا ہو گیا تھا۔ غصے سے وہ غرایا۔ "تو تم مجھ سے محبت نہیں کرتی۔۔۔ ہاں؟" وہ اس قدر اشتعال میں آیا کہ آفرین کے کندھوں کو وحشی انداز سے جھنجھوڑ ڈالا۔۔ جس پر وہ پوری جان سے اپنی جگہ پر ہل کر رہ گئی۔

آفرین کی آنکھیں تکلیف سے بھر آئیں۔ اسے شہرام میں اسی پہلے شہرام کا عکس دکھائی دیا۔ جس نے اس پر، اس رات ظلم ڈھایا تھا۔ اب وہ پھر سے اسی وحشیانہ روپ میں تھا۔

وہ اندر سے گہرائی تک کانپ اٹھی۔ (وہ کیسے اس جنگلی کے ساتھ ساری عمر ساتھ رہے گی کیسے؟)۔

آ۔۔۔ آپ مجھے۔۔۔ پھر سے تکلیف پہنچا رہے شہرام؟ "آفرین نے آنسو ضبط کرتے" روہانے لہجے میں کہا۔ جس پر وہ جیسے یکدم ہوش و حواس میں واپس آیا۔ چونک کر اس کے شانے ایسے چھوڑ دیئے۔ جیسے کرنٹ لگا ہو۔ پھر اپنے ہاتھوں کو حیرت سے دیکھنے لگا۔۔

کیا واقعی۔۔ وہ اپنی جان سے پیاری آفرین کو تکلیف دینے چلا تھا؟ اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔ آفرین نے منناک آنکھوں سے اس کی حالت کو نا سمجھی سے دیکھا۔

شہرام سُوری۔۔۔ شاید آپ کو علم نہ ہو۔۔ لیکن۔۔۔ جب جب میں آپ کے ساتھ ہوتی ہوں۔۔۔۔ مجھے محتاط رہنا پڑتا ہے۔۔۔ آپ پتا ہے کیا ہیں؟ ایک متکبر۔۔ اور دوسروں کو خوفزدہ کرنے والے شخص ہیں۔۔ مجھے آپ کا ساتھ پریشان کرتا ہے شہرام۔۔۔ مجھے آپ کے ساتھ تحفظ نہیں ملتا۔۔ ایک خوف سا مسلسل رہتا ہے۔۔ نہ جانے آپ کا یہ نرم روپ کب بدل کر وحشی روپ میں بدل جائے۔۔ نہ جانے آپ کا یہ محبت بھرا سلوک۔۔ کب نفرت بھرے انداز میں بدل جائے؟ نہ جانے کب اور کہاں آپ مجھے دھتکار کر آگے بڑھ جائیں؟ مجھے اب محبت پر یقین نہیں شہرام سُوری۔۔۔ میں آپ سے محبت کیسے کروں۔۔ بتائیں؟ "وہ بے بسی سے کہتی اسے حیران کر گئی۔

بسبس۔۔ رک جاؤ آفرین۔۔۔ "وہ اس سے آگے سچ نہیں سن سکا۔۔ اس میں آگے "سننے کی برداشت نہیں تھی۔ وہ آفرین کی آنکھوں میں اپنا خونخوار۔۔ ظالمانہ روپ نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔ اس وقت آفرین اسے آئینہ دکھا رہی تھی۔ جس میں اس کا روپ کافی ہیبتناک تھا۔ شہرام کی آنکھوں میں خون اتر آیا۔ اس نے اپنا سارا غصہ سامنے شیشے کی ٹیبل پر مکا

## URDU NOVEL BANK

مار کر نکالا۔ اس کے ہاتھ سے لہو پانی کی طرح نکل کر، فرش کو رنگ دار کر گیا۔ وہ اسے تکلیف دینے کے ارادے سے اس کے پاس نہیں گیا تھا۔۔۔ اب وہ اسے تکلیف دے ہی نہیں سکتا تھا۔۔۔ لیکن آفرین نے مسلسل اسے ٹیس کیا تھا۔ کب سے وہ اسے طعنوں پر طعنے مار رہی تھی۔ کیا ضرورت تھی اسے؟ شہرام کو اکسا کر آفرین کو کیا مل رہا تھا؟ وہ بھی انسان تھا ایک جیتا جاگتا انسان۔۔۔ کیا اسے تکلیف نہیں ہو سکتی تھی؟ کیا اس کا دل درد سے تڑپ نہیں سکتا تھا؟

شاید وہ یہی چاہتی تھی کہ اس طرح شہرام سوری اسے چھوڑ دے۔۔۔ واپس اپنے خاندان میں لوٹ جائے۔۔۔ آفرین اس کا ہاتھ زخمی دیکھ کر، پریشانی سے آگے بڑھی۔ لیکن شہرام نے ہاتھ اوپر کر کے اسے آگے بڑھنے سے روک دیا ضبط سے اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔۔۔ اسے شکایتی نظروں سے دیکھ کر وہ ڈرائینگ روم سے ہی باہر نکل گیا۔۔۔ کچھ پل بعد اس کی گاڑی گیٹ سے باہر نکلنے کی آواز سنائی دی۔ آفرین دھک سی کھڑی رہ گئی۔

☆☆☆☆☆☆

## URDU NOVEL BANK

کیا تمہاری اس حالت کی زمیوار آفرین بھابھی ہیں؟ "ڈاکٹر تنویر اس کے ہاتھ کے" گہرے زخم کو چیک کرتے ہوئے اب اس کی پٹی کرتے سوالیہ تھا۔ جس پر وہ کھڑکی سے باہر دیکھتا ہوا کسی گہری سوچ میں تھا۔ لب بھینچ گیا۔ آفرین کے سارے طعنے دہراتے اس کا غصہ عود کر آیا۔ جس پر زخم سے پھر سے خون رسنے لگا۔

اوص۔۔، کام ڈاؤن یار، رلیکس رہو۔۔ تمہارے زخم سے خون پھر سے بہہ رہا ہے۔ "تنویر" پریشان ہو کر، پھر سے اس کی پٹی کرنے لگا۔

میں اسے کسی بھی قیمت پر، کھونا نہیں چاہتا تنویر۔۔۔ نہ ہی اسے کوئی تکلیف دینا چاہتا" ہوں۔ "وہ بے بس ہوا۔ وہ مسلسل سرخ آنکھوں سے ضبط کرتا کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے دھیمے سے بولا۔) وہ کیوں ایسا سمجھتی ہے کہ وہ اس سے صرف دل بہلا رہا ہے؟ ان دونوں کی علیحدگی کو زیادہ عرصہ بھی نہیں ہوا تھا۔ وہ اتنی سنگ دل کیسے ہو چکی (!! تمھی؟ کہ اس کے سچے احساسات تک نہیں سمجھ پارہی

کیا تم میری دوا کا ڈوز بڑھا نہیں سکتے؟ میں سکون چاہتا ہوں تنویر۔ "اس کا لہجہ بے" بس ہوا تھا۔

## URDU NOVEL BANK

نہیں۔۔۔" ڈاکٹر تنویر نے سختی سے منع کیا۔ "اس سے تمہارا معدہ تباہ ہو جائے گا۔" تنویر نے اس کے شانے پر نرمی سے تھپتھپایا۔

ویسے۔۔۔ تم نے کتنے دن سے کھانا ٹھیک سے نہیں لیا؟ "تنویر نے دوستانہ لہجے میں "پوچھا تھا شہرام سر جھٹک گیا۔" میں پھر سے ہاسپٹل میں ایڈمٹ نہیں ہونا چاہتا تنویر۔ شہرام نے تکلیف دہ ماضی یاد کرتے کہا۔

تنویر اپنی جگہ دنگ رہ گیا۔ (کیا وہ ابھی تک بچپن کو لے کر خوفزدہ ہے؟) بھتر ہے تم اپنی کنڈیشن آفرین بھابھی سے شیئر کرو۔۔۔ اسے بتاؤ کہ تمہارا مقصد اسے تکلیف پہنچانے کا نہیں ہوتا۔ بلکہ۔۔۔ "تنویر بے چاگی سے کہا۔ جس پر شہرام نے چونک کر اسے حیرت سے "دیکھا۔ "کیا تم چاہتے ہو اس طرح وہ مجھ سے، اور زیادہ خوفزدہ ہو جائے؟

وہ جیسے پھر سے مشتعل ہونے لگا۔ اس کی چڑچڑاہٹ میں اضافہ ہی ہو رہا تھا۔ "کیا تم بھول چکے ہو۔۔۔۔۔ کہ کیسے سب نے مجھے پاگل پن کی حد تک پہنچانے کی کوشش کی۔۔۔ سب کی شدت سے خواہش تھی کہ مجھے قید کر دیا جائے۔۔۔ اور وہ۔۔۔۔۔ وہ بھی مجھے "پاگل ہی سمجھے گی۔ کوئی بھی میری اس کنڈیشن میں مجھ سے مخلص نہیں تنویر۔ ڈاکٹر تنویر اپنے دوست کے دکھ پر پریشان ہونے لگا۔

☆☆☆☆☆

## URDU NOVEL BANK

ادھر رضیہ بیگم نے جب یہ خبر سنی کہ شہرام سُوری نے آفرین کو کروڑوں مالیت کا زیور خرید کر دیا ہے تو وہ جیسے حواس کھونے لگی۔ غصے میں اس نے پاس پڑا نازک سا گلدان اٹھا کر دیوار پر دے مارا۔ لیونگ روم میں چھناکے کی آواز آئی۔ عظیم لاشاری نے چونک کر ناگواری سے بخنویں تان کر اسے گھورا۔

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

کیا شہرام پاگل ہو چکا ہے؟ ارے میری بچی نے اس سے محبت کی تھی۔ اس کے "باوجود بھی وہ اس ناجائز لڑکی سے شادی کرنے جا رہا ہے؟ (آفرین اب تمہیں بھی تمہاری ماں کی طرح مرجانا چاہیئے)

بکواس بند کرو رضیہ۔۔ تم بہت ہی سخت الفاظ کہہ چکی ہو "عظیم لاشاری کا پارہ چڑھنے" لگا۔

تم بہت ہی بیکار شخص ہو عظیم۔۔ "وہ غصے سے تنتناتی ہوئی اس کے طرف انگلی اٹھا" کر سخت لہجے میں بولی۔ "ایک ناجائز لڑکی تمہاری بیٹی کا منگیترا چھین چکی ہے اس کے باوجود بھی تمہیں اپنی بیٹی کی کوئی پرواہ ہی نہیں۔۔۔ اور۔۔ اور اب میری بیٹی اور بھائی جیل میں ہیں۔۔ تم ان کی بیل بھی نہیں کروا سکے۔۔۔ کیسے بے حس شخص ہو تم؟" وہ چیخ رہی تھی۔



## URDU NOVEL BANK

زبان سنبھال کر بات کر رضیہ۔ "وہ غصے میں انگلی اٹھا کر وارن کرتا اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ اسے " ایک پاگل عورت لگ رہی تھی۔ اسے افسوس تھا کہ کیسے والدین کے مجبور کرنے پر، اس نے اس بیوقوف عورت سے شادی کر لی۔

کیوں؟ کیا میں غلط کہہ رہی ہوں؟ "وہ اشتعال آمیز لہجے میں چلی گئی۔ "تم ایک کمزور" قوت ارادی کے شخص ہو۔۔۔ جس وجہ سے تانیہ دھوکا کھا گئی۔۔۔ اگر تم اسے بچا نہیں سکتے تو میں خود ہی کوئی راستہ نکال لوں گی۔ "وہ اسے آتشیں نظروں سے گھورتی ہوئی گھر سے نکل گئی۔ اب اس کا ارادہ اماں بی کے پاس جانے کا تھا۔

کچھ ہی دیر میں بڑے ابا کی کوشش سے تانیہ لاشاری کی بیل ہو چکی تھی۔ وہ باہر آکر ماں کے گلے لگ کر زور زور سے رونے لگی۔ "امی۔۔۔ آفرین نے بھت غلط کیا میرے ساتھ "میں آفرین کو نہیں چھوڑوں گی۔ اسے مار ڈالوں گی۔

فکر مت کرو، میں اسے بھی اس کی ماں کے پاس پہنچاؤں گی۔۔۔ تمہیں شہرام سے بہتر "مل جائے گی۔ "اس نے دانت پیس کر کہا۔ "لیکن میں شہرام کو پسند کرتی ہوں امی؟ تانیہ نے واضح کیا۔

## URDU NOVEL BANK

"شٹ اپ تانی۔۔ بہت ہو چکا۔۔ وہ تمہارے قابل نہیں ہے۔"

☆☆☆☆☆

آفرین آفیس سے شام 5 بجے تک گھر پہنچ چکی تھی۔ کچھ دیر آرام کرنے کے بعد، تقریباً 6 بجے پھر سے لائبریری میں جا کر اپنا آفیس ورک کرنے میں لگن ہو گئی۔ لیکن وقتاً فوقتاً سامنے پڑے سیل پر وقت بھی دیکھتی رہی۔ 9 بج گئے تھے لیکن شہرام ابھی تک گھر نہیں آیا تھا۔ وہ نہ چاہتے ہوئے بھی اس کے لئے فکر مند ہونے لگی۔ کمرے میں آکر بیڈ پر لیٹ گئی اور موبائل پر نیوز سرچ کرنے لگی جب لاشعوری طور پر اس نے ٹرینڈنگ سرچ پر کلک کیا۔ شاید وہ شہرام کے متعلق خبر جاننا چاہتی تھی۔

یہ ایک وڈیو تھی جو یوٹیوب پر اپ لوڈ کی گئی تھی۔ آفرین کو سین جانا پہچانا سا لگا۔ یہ ایک کوٹھا تھا۔۔ جہاں اسے اغوا کر کے لایا گیا تھا۔ اور ڈرگ دی گئی تھی۔

وڈیو میں اچانک ہی شہرام سامنے آ گیا تھا۔ اس نے آفرین کے بیہوش وجود کو اٹھایا ہوا تھا۔ پھر اس کی ان سب امیر لوگوں سے جھڑپ ہونے لگی۔ دیکھتے ہی دیکھتے شہرام نے

ہر اس شخص کے بے دردی کے ساتھ ہاتھ توڑ ڈالے تھے۔ جن جن لوگوں نے آفرین کو چھونے کی کوشش کی تھی۔

اگر تم میں سے کسی نے بھی اس واقعے کی وڈیو یا تصویر میڈیا پر شیئر کی تو میں تم سب کو اس کے خاندان سمیت برباد کر دوں گا۔ "وہ انگلی اٹھا کر۔۔۔ سب کو سختی سے وارن کر رہا تھا۔ وہ لوگ جنہوں نے آفرین کو چھونے کی کوشش کی تھی ان سب کے ہاتھ اس نے توڑ ڈالے تھے وہ سب کراہ رہے تھے۔

اس کے بعد شہرام آفرین کو اٹھا کر وہاں سے نکل گیا۔

وڈیو دیکھنے کے بعد جو کہ سرویلنس کیمرا نے فلمایا تھا۔ کسی نے یہ وڈیو اپ لوڈ کر دی تھی۔ آفرین کا سر یہ سچ دیکھ کر چکرانے لگا۔ سینے میں کہیں درد ہونے لگا۔ اس کے سینے میں گھٹن سی ہونے لگی۔ دوسرے لوگ ہو سکتا ہے کچھ نہیں سمجھ پائے ہوں۔ لیکن آفرین یزدانی اچھی طرح جانتی تھی۔ وہ اس رات کے منظر کو بھلا ہی نہیں سکتی تھی۔ فرید لاشاری نے رضیہ کے کہنے پر اسے اغوا کر کے ریڈ ایریا پہنچا دیا تھا۔ شہرام نے یہ سب جانتے ہوئے بھی تانیہ کا ساتھ دیا جس پر وہ شہرام کے خلاف ہوتی گئی۔ وہ سمجھی تھی اس اغوا میں شہرام کا ہاتھ ہے۔ شہرام نے وہ وڈیو، تصویریں سب آفرین کی

## URDU NOVEL BANK

حفاظت کے لئے ڈیلیٹ کر دی تھیں۔ لیکن آفرین یزدانی یہ بات نہیں جانتی تھی۔ نہ ہی شہرام نے اسے سچ بتانے کی کوشش کی۔

لیکن آج یہ وڈیو دیکھنے کے بعد اسے اندازہ ہوا کہ شہرام بالکل لاعلم تھا۔ بلکہ اس نے ملک کے اثر رسوخ رکھنے والوں کے ہاتھ بے دردی سے توڑ ڈالے تھے۔ کسی نے ڈر سے منہ تو نہیں کھولا تھا لیکن اب سرویلنس کیمرا کی وڈیو، اپ لوڈ ہونے کے بعد ان سب کی فیملیز نے شہرام پر کیس دائر کیا تھا۔ جس وجہ سے شہرام کو پولیس انویسٹیگیٹ کے لئے ساتھ لے گئی تھی۔

پورے اسلام آباد کے کروڑ پتی لوگ جن کے بیٹے، بھائی کے شہرام نے ہاتھ توڑے، وہ سب اکٹھے ہو چکے تھے۔ سب کا اعلیٰ حکام کو دباؤ تھا کہ شہرام کو سزا دی جائے۔

تو کیا شہرام جیل جائے گا؟ پریشان ہو کر اس نے شہرام کا نمبر ملا لیا۔

یہ پہلی بار تھا کہ وہ خود سے، اپنی دلی رضامندی سے، شہرام کو کال ملا رہی تھی۔ جو کافی دیر بعد کنیکٹڈ ہوئی۔ دوسری طرف سے میر ہادی تھا۔ "سس صرف آپ کی وجہ سے

## URDU NOVEL BANK

شہرام صاحب مشکل میں پھنس چکا ہے۔ "میر ہادی کی پریشان کن آواز سنائی دی۔ جس پر وہ خود بھی فکرمند ہوئی تھی۔ "کہاں ہیں وہ؟" آفرین کا دل ڈوبنے لگا۔

ملک کے اعلیٰ طبقے کے افراد اس معاملے کے پیچھے پڑ چکے ہیں۔ اب شہرام صاحب "انویسٹیشن کے لئے اریسٹ کئے جا چکے ہیں۔" میر ہادی کی فکرمند سی آواز سنائی دی۔ آفرین یہ سن کر تھکی تھکی سی سانس بھر کر رہ گئی۔ یہ سب اس کی وجہ سے ہوا تھا۔ اس کی وجہ سے شہرام نے ان با اثر لوگوں پر ہاتھ اٹھایا۔ اس بے موبائل رکھ دیا۔ اور اٹھ کھڑی ہوئی۔ اب اس کا ارادہ پولیس اسٹیشن جانے کا تھا۔ نیچے آئی تو ماں جی کے ساتھ دروازے پر کچھ لوگ کھڑے دکھائی دیئے۔ ماں جی ان کو مسلسل کسی بات سے انکار کر رہی تھی۔ آفرین نا سمجھی سے سیڑھیاں اترتی قریب آئی۔ یہ سُوری محل کے باڈی گارڈز تھے۔ جو یقیناً آفرین کے لئے آئے تھے۔ "میم آپ کو ہمارے ساتھ محل چلنا ہوگا۔"

## URDU NOVEL BANK

دیکھو۔۔ شہرام صاحب یہاں موجود نہیں ہیں اور اس کی غیر موجودگی میں تم ان کو نہیں لے جاسکتے۔" ماں جی یکدم آفرین کے آگے ڈھال بن کر کھڑی ہو گئی۔ ان گارڈز کے ارادے یقیناً بالکل بھی نیک نہیں تھے۔

شہرام صاحب کو جاچ کمیٹی ساتھ لے گئی ہے۔" گارڈ بولا تو اس کا چہرہ بالکل سپاٹ اور "لجہ سرد تھا۔" اور اس کی وجہ آفرین بیبی ہیں۔ سو ہمیں ان کو آج رات سوری محل لانے کا حکم ملا ہے۔

ٹھیک ہے۔۔ ماں جی آپ پریشان مت ہوں۔۔ میں ان کے ساتھ جاتی ہوں۔" ماں جی پریشانی سے اسے دیکھ کر رہ گئی۔ آفرین اوپر گئی اور ڈریس تبدیل کیا۔ اسے توقع بھی یہی تھی کہ لوگ اسے نہیں چھوڑیں گے۔ اس کے پیچھے ضرور پڑیں گے۔ یہ بس وقت کی بات تھی، اور وقت اب آفرین کے پھر سے خلاف چل رہا تھا۔ کچھ دیر بعد ہی وہ وہاں موجود تھی۔ جہاں سب لوگ اکٹھے بیٹھے تھے۔ وہ سب مشتعل دکھائی دے رہے تھے۔

ان سب کے الٹ، آفرین بالکل پرسکون تھی۔ اس کے ساتھ، اتنا کچھ برا ہو چکا تھا۔ اتنا زیادہ تجربہ اسے ہو چکا تھا کہ اب اور کچھ برا ہونے سے اسے قطعاً خوف محسوس نہیں

## URDU NOVEL BANK

ہو رہا تھا۔ وہ اپنے ساتھ حد سے بھی زیادہ برا اور غلط ہونے کی توقع کر چکی تھی۔ اسی لئے بالکل بے خوف نظر آرہی تھی۔

میری ساری توقعات کے برخلاف تم کافی پرسکون نظر آرہی ہو لڑکی۔۔ کوئی تعجب " نہیں۔۔۔ جو شہرام تمہارے جال میں پھنس گیا۔ تم نہایت چالاک لڑکی ہو۔ " بڑے ابا کی کمرخت آواز نے حال کے سنائے کو توڑا۔ ان کی گہری گھورتی حقارت سے بھری نظریں آفرین کے چہرے پر کھبی ہوئی تھیں۔

آفرین نے ایک لفظ بھی نہیں کہا بالکل خاموش رہی۔

اس کو خاموش دیکھ کر اماں بی کا پارہ ہائی ہوا اس نے سامنے پڑا کافی کا کپ اٹھا کر اس پر کھینچ مارا۔ نشانہ آفرین کا سر تھا۔

لیکن اس سے پہلے کہ کپ آفرین کے سر پر لگتا۔ قریب سے ریحام نے آگے بڑھ کر جلدی سے اس کپ کو کچ کر کے آفرین کے سر کو پھٹنے سے بچا لیا۔ وہ ابھی ابھی باہر سے آیا تھا۔ جس پر سب نے قہر آلود نظروں سے اسے گھورا۔ "تم یہاں کیا کر رہے ہو ریحام؟" علیہ نے سختی سے بیٹے کو گھورا۔ "تم اب بھی اس لڑکی کے لئے جذبات رکھتے ہو؟" ریحام نے ترچھی نظر سے آفرین کو دیکھا۔ جو بے تاثر سی کھڑی تھی۔ جیسے سزا پانے

## URDU NOVEL BANK

کی منتظر ہو۔" اماں بی، معاملے کو بات چیت سے سلجھائیں اگر آپ اسے تکلیف پہنچائیں گیں تو شہرام بھائی جب واپس آئیں گے۔ تو ان کے غصے کا گراف اور چڑھ جائے گا۔ اور "اچھی طرح جانتی ہیں کہ ان کا غصہ کتنا برا ہے۔؟

ہممم۔۔۔" اماں بی نے لاٹھی پر گرفت مضبوط کی جیسے اپنے غصے کو قابو میں رکھنا۔

visit for more novels:

"چاہا۔" کیا شہرام رہا ہوا؟

آپ کو شہرام کا اتنا ہی خیال ہے تو اس کی مدد کریں۔ "رتحام نے مسکرا کر اماں بی کو دیکھا۔ جس پر وہ حیرانگی سے رتحام کو دیکھنے لگی۔ "کیسی مدد؟ اس مرتبہ اس نے میرا سر جھکا دیا ہے۔" پھر غصے سے آفرین کو گھورنے لگی۔ "شہرام کو اپنے طرف مائل کرنے کے لئے، کون سی چال چلی ہو بتاؤ؟ تم حد سے زیادہ چالاک لڑکی ہو۔ جب تم پہلی بار ادھر آئی تھی۔ میں نے تمہیں اس کے ساتھ فلرٹ کرتے دیکھا تھا۔ کیا تم نے ہم سب کو بیوقوف سمجھ رکھا ہے ہاں؟" وہ دھاڑی۔

اماں بی، یہ لڑکی اشاروں پر چلانا جانتی ہے۔ "عشرت نے اماں بی کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر دبایا۔ لہجے میں نفرت اور، حقارت تھی۔ "اس نے، شہرام کے ساتھ تعلق میں رہتے



## URDU NOVEL BANK

ہوئے، ریحام کو مائل کرنے کی کوشش کی۔ میں نے سنا ہے اس کی منگنی بھی ہو چکی  
"تھی۔ یہ ہم سب کو صرف بیوقوف بنا رہی تھی۔

اودھ ہاں۔۔۔ تم نے کہا نہیں تھا کہ تمہاری منگنی ہو چکی ہے؟ "اماں بی کو اس لڑکی  
سے، اور زیادہ نفرت ہونے لگی تھی۔

www.urdu-novelbank.com

visit for more novels:

اے لڑکی؟۔۔۔ جب تمہارا پہلے سے منگیتر موجود تھا تو دوسرے مرد کو کیوں "  
پھنسیا؟ ایک مرد سے تمہارا دل نہیں بھرا تھا کیا؟ یا اتنی تم مردوں کی عادی ہو۔ شیم آن  
"ایو۔

آفرین کی نظریں اتنے شرم ناک الفاظ سن کر زمین پر گر گئی تھیں۔ اس نے ایک لفظ بھی  
زبان سے نہیں کہا۔ کیا کہتی وہ؟ بالکل خاموش کھڑی سنتی رہی۔

آفرین کے نزدیک ان کے سب دعووں کو غلط ثابت کرنا فضول کی بحث تھی۔

اماں بی کے آنکھ کے اشارے پر ایک محافظ نے آفرین کو زور دار دھکا دیا۔ جس پر وہ نیچے  
گر گئی۔ تکلیف سے اس کا رواں رواں کانپنے لگا۔ وہ سسکی بھر کر رہ گئی۔

عشرت کی اشتعال بھری آواز اس کے کانوں میں گونجی۔ "اتنا کچھ کرنے کی ہمت رکھتی ہو  
"تو اپنی صفائی میں بھی کچھ کہو۔ کیوں نہیں کچھ کہتی بولو؟

## URDU NOVEL BANK

اصل میں اب شرمندہ ہونے کا کوئی فائدہ بھی نہیں ہے۔ "اب کے بار چپ چاپ" کھڑی نظامیہ بیگم نے منہ پھیرتے ہوئے نخوت سے کہا۔ "شہرام اس بار تمہاری وجہ سے" بڑی مصیبت میں پھنس چکا ہے۔

وہ عام طور پر تو کافی ٹھنڈا رہتا تھا۔۔۔ سمجھ میں نہیں آتا۔۔۔ آخر کس وجہ سے اس کا" غصہ اتنا بڑھ گیا؟ "شہرام کا ماموں سنید سوری نے فکر مندی سے سوچتے ہوئے کہا۔ "ابا اور اماں بی نے اس کو بچپن کی اس بیماری سے نکالنے میں بہت محنت کی ہے۔۔۔ اب" اس طرح اس کا کنٹرول سے نکل جانا سمجھ میں نہیں آ رہا۔

اس پر بڑے ابا نے میز پر زور سے مکا مارا۔ "اب تم پاکستان میں مزید نہیں رہ سکتی۔۔۔۔ میں اب تمہیں دو آپشنز دیتا ہوں۔ میں تم کو واپس جانے کے لیے فلائٹ ٹکٹ دیتا ہوں۔۔۔ تم یہاں سے چلی جاؤ۔۔۔ اور وائس میں تمہاری پاکستانی شہریت منسوخ کروا دوں گا۔ دوسرا آپشن یہ ہے کہ تم یہیں رہو گی۔ لیکن۔۔۔ تمہیں ساری زندگی محل کے قید خانے میں رہنا پڑے گا۔

بڑے ابا کی رعبدار آواز اور ظالمانہ فیصلے پر آفرین نے اچانک اپنا سر اوپر اٹھایا۔۔۔ اور ایک لمحے کے لیے چونک گئی۔

## URDU NOVEL BANK

پاکستان کو چھوڑنا اور اپنی پاکستانی شہریت کھو دینا؟  
 کچھ وقت پہلے اس نے شہرام سُوری سے دور بھاگ جانے کے بارے میں سوچا تھا۔ جب  
 اس نے پہلی بار آفرین پر تشدد کیا تھا۔ تاہم، اب۔۔۔ جب، اسے پتہ چلا تھا کہ شہرام  
 سُوری نے یہاں کے تمام بااثر خاندانوں کی صرف اس کی خاطر دشمنی مول لی  
 ہے۔۔۔ اسے نہیں لگا تھا کہ وہ یہاں سے بنا ضمیر کی ملامت اور خلش کے ساتھ جا سکتی  
 ہے۔ اس کا ضمیر گوارہ نہیں کر رہا تھا کہ جو شخص اس کی خاطر سب سے دشمنی مول گیا  
 تھا۔ جو اس کی خاطر اپنوں سے دور ہوا تھا۔۔۔ جو اس کی خاطر جائداد، کمپنی ہر چیز سے ہاتھ  
 اٹھا گیا تھا۔ وہ اس کو اس مشکل وقت میں دغا دے جائے؟! بھاگ جائے؟ کیا وہ پھر  
 ساری زندگی بنا کسی پچھتاوے کے رہ سکے گی؟

میں جاننا چاہتی ہوں کہ پھر شہرام کے ساتھ کیا ہوگا۔ "اس کی مٹھیاں بھینچ گئی۔" "کیا"  
 تم لوگ اسے بچاؤ گے؟" وہ اب آنکھ اٹھا کر بڑے ابا سے پوچھ گئی۔  
 یہ اس پر منحصر ہے۔ اگر وہ ایسے ہی ضدی رہا تو میں اس سے ہر رشتہ ختم کر دوں"  
 "گا۔"

## URDU NOVEL BANK

بڑے ابا کی آواز میں بلا کی گرج تھی۔ سب نے ایک دوسرے کو معنی خیزی سے دیکھا۔  
 ویسے بھی، اس کی ساکھ کو داغدار کیا گیا ہے جب سے اس نے یہاں کے اعلیٰ"  
 خاندانوں کے نوجوان بیٹوں بھائیوں کے ہاتھ توڑے ہیں۔ اب اعلیٰ طبقے کے سبھی لوگ  
 اس کا بائیکاٹ کر رہے ہیں اور وہ خاندان ہمارے خاندان پر دباؤ ڈال رہے ہیں۔ اس  
 بات پر غور کرتے ہوئے کہ اس نے ہمارے خاندان کی چار سو سالہ ساکھ کو برباد کر دیا  
 "ہے، اگر وہ بچ گیا تو وہ خوش قسمت ہو گا۔

آفرین کی نظر سُوری کے خاندان کے تمام افراد پر باری باری گئی۔ اس نے دیکھا کہ ان  
 میں سے کسی نے بھی شہرام کے لیے تشویش یا پریشانی کا اظہار نہیں کیا تھا، یہاں تک  
 کہ اس کی اپنی ماں بھی لاپرواہ اور غصے میں نظر آرہی تھی۔ نہیں تھی تو بس فکر نہیں  
 تھی۔

اچانک، آفرین یزدانی کو شہرام سے دلی ہمدردی ہو گئی۔ اگر اس بے حس ماحول میں وہ پلا  
 بڑھا ہے تو اس کا سنگدل ہونا اور سرد مزاج ہونا کوئی تعجب کی بات نہیں تھی۔  
 شہرام آپ کا نواسہ ہے۔ کیا سُوری فیملی کی ساکھ، خاندانی رشتے سے زیادہ اہم"  
 ہے؟" وہ حیرت سے پوچھے گئی۔

ان لوگوں کی بے حسی کو مزید برداشت نہ کرتے، وہ اپنے قدموں پر کھڑی ہو گئی۔ "آپ سب اس کے خون کے رشتے ہیں، آپ اس کے نانا، نانی اور ماں ہیں۔ آپ سب اتنے بے حس کیسے ہو سکتے ہیں؟ آپ نے اس کو تب تک عزت دی۔۔۔ احسان کیا۔۔۔ جب تک وہ خاندان کو عزت اور نفع پہنچانے کے قابل تھا۔۔۔ لیکن اب جب کہ وہ اپنے نچلے درجے پر ہے، آپ سب اسے حقیر سمجھ رہے ہیں اور اس سے دستبردار ہو رہے ہیں بجائے اس کے کہ اس کا سہارا بنیں۔۔۔ اس کی مدد کریں۔۔۔ اس بات نے آخر کار میری آنکھیں کھول دی ہیں کہ سوری خاندان اصل میں کیسا ہے۔؟" وہ دکھ سے بولی۔

"ایسا کہنے کی، تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی"

غصے سے ابلتے ہوئے بڑے ابا نے اپنے سامنے رکھا کپ اٹھایا۔۔۔ اور اس کے طرف پھینک دیا۔ اس بار، کوئی آگے نہیں آیا کہ کپ آدھے میں ہی کچ کر کے اسے زخمی ہونے سے بچالے۔ کپ زور سے آفرین کے سر پر لگا تھا اور وہ درد برداشت نہیں کر پائی۔ ایک چینگ کے ساتھ سر پر ہاتھ رکھتی نیچے گر گئی۔

وہ تقریباً نیم بے ہوش ہو چکی تھی۔

## URDU NOVEL BANK

پیشانی سے خون کی دھار بہتی ہوئی اس کے چہرے کو رنگ گئی تھی۔ اس وقت وہ کافی ڈراؤنی سی لگی تھی۔

اس کے باوجود بھی آفرین نے مٹھیاں بھینچ کر، دانت پر دانت جما کر خود کو ہوش میں رکھنے کی کوشش کی۔

www.urdu-novel-bank.com  
Visit for more novels:

کیا میں غلط کہہ رہی ہوں؟ "اس کی آواز میں تلخی اور آنکھوں میں پہلے سے تیز چمک" آچکی تھی۔ "اگر کسی خاندان کو اپنی ساکھ بچانی ہو تو انہیں آپس میں متحد ہونے کی اور ایک دوسرے کی عزت کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ ناکہ ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کی۔ اور افسوس کہ آپ لوگوں میں یہی خوبی دیکھ رہی ہوں میں" اس نے طنز کے تیر برسائے۔ جس پر سب نے کھا جانے والی نظروں سے اسے گھورا۔

آفرین۔۔۔ "علینہ سُوری طنز سے ہنکارہ بھر کر ترش لہجے میں بولی تھی۔ "ہم نے شروع" میں تم کو یہاں سے ہمیشہ کے لئے جانے کا موقعہ فراہم کیا تھا۔ اس طرح تم اپنی جان بچا سکتی تھی لیکن شاید تمہیں اپنی جان عزیز نہیں تم نے یہ موقع اپنی بیوقوفی سے گنوا دیا ہے۔" علینہ کی بات سن کر، آفرین علینہ پر تلخی سے ہنس دی۔ "آپ کا شکریہ کہ آپ

نے مانا کہ میں بے قدری لڑکی ہوں۔ آپ سب کان کھول کر یہ بات ذہین نشین کر لیں کہ میں۔۔ آفرین یزدانی شہرام سوری کو اس مشکل اور ناگہانی وقت میں چھوڑ کر نہیں جاؤں گی۔۔۔ اس پاداش میں مجھے ہر سزا قبول ہے۔ "وہ در و دیوار کے طرف منہ کر کے چیخنی۔۔ جیسے عدالت میں کھڑی خود اپنے آپ کو سزا سنارہی ہو۔

www.urdu-novel-bank.com  
Visit for more novels:

رحام دل ہی دل میں اس کی ہمت کو داد دے گیا۔ (واقعی شہرام بھائی خوش قسمت ہے۔) ساتھ ہی اس کی آنکھوں میں اس کے لئے پریشانی بھی نمودار ہوئی تھی۔ "آفرین پلیز۔۔ ضدی مت بنو۔ یہاں سے چلی جاؤ۔۔ اگر تم یہاں ٹھہری تو یہ لوگ تمہاری زندگی جہنم بنا دیں گے۔ یہ لوگ کبھی تمہیں یہاں سے نہیں نکلنے دیں گے۔ اس کے بجائے تمہیں تہہ خانے کی قید میں ڈال دیا جائے گا۔ جو کہ ایک خوفناک جگہ ہے۔۔۔" رحام کو اس سے ہمدردی تھی سو اسے بچانے کی آخری کوشش میں اسے سمجھانے لگا۔ جس پر وہ تلخی سے مسکرائی۔ "ایسی قید، اب میرے لئے، کوئی مسئلہ نہیں رہی۔ میں اس سے زیادہ خوفناک جگہوں پر قید رہ چکی ہوں۔" اپنی پچھلی قید یاد کر کے وہ بالکل بے خوف ہو چکی تھی۔ وہ اسے دیکھ کر رہ گیا۔ دل میں بے اختیار اس کے کردار کا اور زیادہ متعرف ہو گیا۔ اس کے باوجود بھی اس کی دلی خواہش تھی کہ وہ یہاں نہ رہے۔ یہاں سے چلی

## URDU NOVEL BANK

جائے خود کو بچائے۔" آپ کی یہاں رہنے اور قید میں جانے کی ضد بہت بچکانہ ہے آفرین  
 "یزدانی۔۔۔۔۔ آپ اپنی آزادی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے کھودیں گیں۔

"کچھ بھی ہو۔۔۔ میرا ضمیر تو مطمئن رہے گا نا تمام سُوری؟"

اس کا چہرہ پرسکون تھا۔ جیسے اپنے فیصلے پر مطمئن ہو۔ کہ اس نے شہرام سے کم از  
 بیوفائی تو نہیں کی۔ اسے مشکل میں چھوڑ کر بھاگ نہیں گئی۔ وہ شہرام پر ثابت کرنا چاہتی  
 تھی کہ وہ بے وفا ہرگز نہیں ہے۔ لیکن نظامیہ اس کی بات پر طنز سے ہنسی۔ "کیا  
 تمہارے پاس ضمیر نام کی کوئی شے ہے؟" اس نے جیسے اسے ٹیس کیا۔

تم لوگوں میں سے کوئی بھی شہرام اور میرے بیچ محبت اور نفرت کے تعلق کو نہیں  
 سمجھ سکے گا۔" آفرین کا لہجہ مضبوط اور انداز لا پرواہانہ تھا۔

ٹھیک ہے۔۔۔ فیصلہ ہو چکا ہے۔۔۔۔۔ اسے لے جا کر قید میں ڈالو۔" بڑے ابا نے ہنکارا  
 بھر کر ہاتھ سے محافظ کو اشارہ کیا۔

محافظ آفرین کو دونوں طرف سے پکڑ کر کھینچتے ہوئے لے گئے۔



## URDU NOVEL BANK

ہر ایک آفرین کو تعجب سے دیکھ رہا تھا۔ کچھ دیر بعد اماں بی کی تاسف بھری آواز ابھری۔  
 "مجھے اندازہ نہیں تھا کہ یہ چھوٹی سی لڑکی اتنی ضدی نکلے گی"

عشرت جلدی سے آگے بڑھی۔ "اس کی معصومیت سے آپ دھوکہ نہ کھائیں اماں بی۔  
 اگر آپ کو مجھ پر یقین نہیں ہے تو اسے قید میں کچھ دن بھوکا پیاسا رہنے دیں۔ مجھے  
 یقین ہے کہ وہ خود ہی جھک کر آپ سے رحم کی بھیک مانگے گی۔" اس نے منہ بنایا۔  
 یہ کیا بکواس ہے۔۔۔ اس طرح تو وہ مر جائے گی اگر اسے یوں سفاکی سے کئی دنوں  
 تک بھوکا پیاسا رکھا گیا۔ "زیحام غصے سے اپنی مامی عشرت پر دھاڑتے ہوئے بولا۔ اس کا  
 دل ان لوگوں کی بے رحمی اور بے حسی پر ماتم کرنے کو چاہا۔

"تو تم مجھ پر کیوں چلا رہے ہو؟ اس کا کوئی تعلق تم سے تو بحر حال نہیں ہے۔"  
 عشرت نے اسے ٹوک کر رکھائی سے کہا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ بحث مت کرو۔۔۔ بس کوشش کرو کہ وہ مر نہیں جائے ورنہ۔۔۔۔۔"  
 اماں بی نے اس کو وارن کیا "ورنہ شہرام تقریباً پاگل ہو گیا تھا۔ جب رشنا کی موت ہوئی  
 تھی۔ بھت مشکل سے سنبھالا تھا میں نے اسے۔۔۔ اگر آفرین یزدانی کو کچھ ہوا تو مجھے ڈر  
 ہے کہ وہ پھر سے پاگل ہو جائے گا۔"

## URDU NOVEL BANK

ان کی بات پر سب کو سانپ سونگھ گیا۔

سب کے چلے جانے کے بعد، عشرت نے اپنے کمرے میں واپس آکر رضیہ کو کال ملائی۔

رضیہ بیگم کو یہ خبر سن کر بہت خوشی ہوئی۔ خوشی چھلکاتی آواز میں کہا۔ "میں تمہیں دس کروڑ کی آفر کرتی ہوں۔ اگر تم قید میں آفرین کو کسی بھی طرح سے کھانے میں زہر "دو۔

عشرت سوری ایک لمحے کے لیے لرز گئی۔ سوری کارپوریشن کے پاس کافی جائیداد تھی۔ اور وہ اس وقت کمپنی انشورنس سے رلیٹڈ معاملات کی انچارج تھیں۔ تاہم سوری فیملی کی طرف سے اس کا انچارج ہونا ناپسندہ نظروں سے دیکھا جاتا تھا۔ کیونکہ اس کی چارج سنبھالنے کے بعد بھی کمپنی کی سالانہ کارکردگی بہتر نہیں ہوئی تھی۔ وہ خفیہ طور پر رضیہ بیگم کے پیسوں سے اس سہ ماہی کے لیے دیئے گئے ہدف کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئی تو بڑے ابا کی نظروں میں اس کی عزت بن سکتی ہے۔ ساتھ ہی اس کے بعد شہرام کے رد عمل کا سوچ کر وہ خوف سے کانپ گئی۔ "نہیں۔۔ میں اسے موت کے گھاٹ اتار نہیں سکتی۔"

## URDU NOVEL BANK

کیوں نہیں کر سکتی؟ کیا تم اب بھی شہرام سے ڈرتی ہو؟ وہ لڑکی اس کی زندگی کے " لیے بربادی کے سوا کچھ نہیں ہے۔ "رضیہ بیگم اس کا ذہن بنانے کی جستجو میں تھی اس کے انکار پر دانت پیس کر رہ گئی۔

میں واقعی یہ نہیں کر سکتی، "عشرت نے خوفزدہ ہو کر اسے صاف جواب دیا۔ "میں" اس کے ساتھ اور کچھ بھی کر سکتی ہوں لیکن اسے مار نہیں سکتی۔۔۔ یہ مشکل ہے۔۔۔" وہ کپکپانے لگی۔ کسی کو جان سے مار دینے کا عمل کافی سفاک تھا۔ وہ اتنی سفاک نہیں تھی۔

کچھ سوچنے کے بعد، رضیہ کے چہرے پر ایک شیطانی مسکراہٹ ابھری۔ "اچھا پھر۔۔۔؟ بعض اوقات کچھ لوگوں کا جینا موت سے زیادہ تکلیف دہ ہوتا ہے۔ چونکہ اس لڑکی کو مردوں کو بہکانے میں مزہ آتا ہے، اس لیے اس کا خوبصورت چہرہ تباہ کر دو تاکہ مرد اس سے نفرت کرنے لگ جائیں۔" رضیہ بیگم واقعی ایک سفاک عورت تھی۔ یہ عشرت کو آج پتا چلا۔ وہ انکار کرتی لیکن پھر دس کروڑ کے لالچ نے اس کا ایمان کمزور کر دیا۔ اسے آفرین کا چہرہ برباد کرنا اسے جان سے مار دینے کے جرم سے کچھ کم لگا تھا۔ ٹھیک ہے۔۔۔ یہ کوئی مسئلہ نہیں۔۔۔" بالآخر اس نے ضمیر کو تھپکی دی۔



تہہ خانے کی قید میں محافظوں نے اسے بے دردی سے اندر دھکیلا تھا۔ اسے معلوم نہیں تھا کہ اندر سیڑھیاں ہیں۔ پیچھے سے زور دار آواز کے ساتھ دروازہ بند کر دیا گیا۔ باہر سے دروازہ کھلتے ہوئے جو ہلکی سی روشنی اندر آئی تھی۔ اس میں آفرین کو نیچے تک جاتی سیڑھیاں نظر آگئی تھیں۔ دھکا لگنے سے اس نے خود کو فوری طور پر سنبھالا، ورنہ پوری دس سیڑھیاں نیچے لڑھک کر گر جاتی۔ اندر کافی ہولناک اندھیرا تھا۔ اس نے حواس سنبھال کر اپنی موبائل کی ٹارچ جلائی۔ اور آہستہ آہستہ سیڑھیاں اترتی نیچے کمرے میں آئی۔ موبائل کے سگنلز بند تھے۔ صرف ٹارچ تھی، جو جل رہی تھی۔ کمرے میں سوائے ایک لوہے کی چارپائی۔ اس پر پڑے تکیے اور کمبل کے سوا کچھ بھی نہیں تھا۔ اس نے یہ سوچ کر شکر ادا کیا کہ پہلی والی قید سے، یہ قید بحر حال قدرے بہتر تھی۔ جو یہاں اسے سردی سے بچنے کے لئے چارپائی، تکیہ اور کمبل تو دستیاب تھا۔

اس نے اس ڈر سے اپنا فون استعمال کرنے سے گریز کیا کہیں اس کی بیٹری جلدی ختم نہ ہو جائے۔ اور اس صورت میں اسے وقت کا پتہ بھی نہ چل پاتا۔ اور وہ یہ رسک! ابھی نہیں لے سکتی تھی کہ پتا نہیں یہ زندان کتنا عرصہ اس کے لئے سزا بنا رہنا تھا

## URDU NOVEL BANK

اگلی صبح ایک عورت محافظ اس کے لیے پتلی سی دال اور ایک روٹی لے کر آئی۔ اس کھانے کو دیکھ کر وہ کچھ نہیں، بلکہ کافی حد تک پرسکون ہوئی۔ وہ دراصل یہ جان کر کافی سکون میں تھی کہ کھانے کے لیے کچھ تو میسر تھا اور کھانا باسی بھی ہرگز نہیں تھا۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

اس کا دوپہر کا کھانا بھی دال اور روٹی پر مشتمل تھا۔ وہ کھانا لینے دروازے کی چھوٹی کھڑکی کے پاس آئی تھی۔ جب کھانا لے کر پلٹی تو پیچھے سے ریحام سوری نے تاسف سے اسے پکارا۔ وہ پلٹی اور دانت پر دانت جما کر سرد نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔ ریحام نے اس کے ہاتھ میں دال اور ایک روٹی دیکھ کر دکھ سے اسے دیکھا۔

میں آپ کی خاطر نانا ابو سے رحم کی بھیک مانگ سکتا ہوں۔ لیکن اس کے لئے آپ کو" اپنی یہ فضول ضد چھوڑنی پڑے گی آفرین یزدانی، آپ کو پاکستان واپس نہ آنے اور شہرام بھائی سے رابطہ نہ رکھنے کا وعدہ کرنا پڑے گا۔ اس طرح ہی آپ یہاں سے بچ کر نکل سکتی ہیں۔" ریحام سوری کسی بھی طرح سے اس کی جان بچانا چاہتا تھا۔ اسی لئے شرائط کے ساتھ اس کے پاس آیا تھا۔ اسے ساری رات نیند نہیں آئی تھی یہ سوچ کر کہ آفرین

## URDU NOVEL BANK

یزدانی قید میں کیسے رہ رہی ہوگی۔ وہ یہ قید ڈیسرو نہیں کرتی تھی۔ یہ سزا اس کے لئے کافی بے رحمانہ تھی۔ وہ ایسے سلوک کی مستحق نہیں تھی۔۔۔ ہرگز بھی نہیں۔

آفرین نے جیسے سنا ان سنا کر دیا۔ جیسے بھری ہو۔ بنا کوئی جواب دیئے وہ واپس نیچے جانے لگی۔ اسے یوں بنا جواب دیئے جاتا دیکھ کر وہ چیخا۔ "سنا نہیں آپ نے۔۔۔ میں نے کیا کہا آفرین یزدانی؟ آپ یہاں ہمیشہ نہیں رہ پائیں گیں۔ یہاں کافی اندھیرا اور سردی ہے۔ یہ جگہ انسانوں کے رہنے کے لائق نہیں ہے۔" وہ بے بسی سے چیخا۔ "اس تمہ خانے کی قید میں جو آخری شخص رہا تھا وہ ایک مھینے میں ہی پاگل ہو گیا تھا۔" اس نے جیسے ڈراوا دیا۔

کیا واقعی؟ میں نہیں سمجھتی کہ میں پاگل ہو جاؤں گی۔ "آفرین کمزور لیکن تلخ انداز میں" مسکرائی۔

"میں اس سے زیادہ خوفناک جگہ پر رہی ہوں۔ اور۔۔۔" وہ رکی۔ اور آس پاس نظر گھمائی۔ "میرے خیال سے، یہ جگہ اتنی زیادہ بری بھی نہیں ہے۔۔۔ کھانا باسی اور پانی کھارا نہیں

## URDU NOVEL BANK

ہوتا۔۔ اور یہاں سردی سے بچاؤ کے لئے کمبل موجود ہے۔" وہ مطمئن لہجہ بناتی بولتی گئی۔  
جس پر ریحام سُوری دنگ ہوا۔

(کیا وہ اس سے زیادہ بری جگہ پر رہ چکی ہے؟ لیکن کیوں؟)

کیا مطلب؟ کیا آپ کو ایسا کھانا ملتا رہا تھا۔۔۔ جو باسی ہو چکا تھا؟ "اس کا دل کیا وہ"  
زبردستی اس پاگل لڑکی کو یہاں سے نکالے۔ کس قسم کی زندگی سے وہ گزری تھی؟! اس  
کے پرسکون چہرے کو دیکھ کر ریحام کی برداشت جیسے ختم ہونے لگی۔ وہ اسے زیادہ دیر  
اس طرح دیکھ نہیں سکتا تھا۔ وہ کافی رنجیدہ ہوا تھا۔ لیکن وہ بے بس تھا۔۔ اپنوں کے  
ظلم کے آگے۔۔ اگر وہ اسے باہر نکالتا تو سُوری فیملی اس کا بھی شہرام کی طرح ہر طرح کا  
بانکٹ کر دیتی۔

اس طرح کے سوال پوچھنے کا کوئی فائدہ نہیں۔۔ ریحام سُوری۔ "طنز بھری مسکان اس"  
کے چہرے پر بکھ آئی تھی۔ "کیونکہ میں یہاں موجود ہوں تو۔۔۔ اس کی وجہ بھی آپ  
ہو۔" آفرین کا سچ سنتے ہوئے ریحام کا وجود فریز ہو گیا۔۔۔ کچھ پل بعد وہ سنبھل کر جیسے  
اپنی صفائی پیش کرنے لگا۔ "اگر میں ایسا نہ بھی کرتا پھر بھی دیر یا بدیر آپ کا شہرام



بھائی کے ساتھ تعلق ظاہر ہو جاتا۔ میں بس مفت میں بدنام ہو گیا ہوں۔" وہ پچھتایا تھا کہ کاش وہ ایسا نہ کرتا۔

تو مجھے اس کے لئے آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے؟ "آفرین نے ابرو اچکا کر طنز سے پوچھا۔"

اچھا۔۔۔ تو پھر۔۔۔ شہرام کے مشروب کا گلاس بدلنے کے لئے آپ کا شکریہ۔۔۔ تانیہ"

لاشاری اور ساری فیملی کو اکٹھا کر کے روم میں لا کر ہمیں بے عزت کرنے کا شکریہ۔۔۔۔۔ میڈیا کو وہاں لا کر سر عام ہماری عزت اچھالنے کا شکریہ۔۔۔۔۔ اور شہرام کی ساکھ کو سر عام داغدار کرنے کے لئے سرویلنس کیمرا سے وڈیوز کو اپ لوڈ کرنے کا بھی شکریہ۔۔ تاکہ اس طرح سے، شہرام کی ساکھ کو نقصان پہنچا کر آپ کو شہرام کی سربراہی کرسی مل سکے۔۔ یہی چاہتے تھے نا آپ۔۔۔؟ "وہ تو بھگو بھگو کر مار رہی تھی اسے۔۔ جو باتیں صرف وہ جانتا تھا وہ آفرین اپنی سوس سے جان چکی تھی۔ وہ واقعی ایک ذہین لڑکی تھی۔ شہرام ایسے ہی تو اس پر نہیں مرمٹا تھا۔ وہ ڈیزرو کرتی تھی۔ اور آج ریحام کے سارے کروت اس کے منہ پر پتھر کی طرح تاک تاک کر مار رہی تھی۔ وہ شرمسار ہوتا ہوا گنگ سا سنے گیا۔ "میں مانتا ہوں۔۔ میں نے یہ سارے گھناؤنے کام کیئے۔" وہ تھوک نگل کر شرمساری سے وضاحت دینے لگا۔ "لیکن۔۔ میرا مقصد صرف آپ کی مدد کرنا تھا تاکہ آپ



آپ سمجھتی کیوں نہیں آفرین۔۔۔؟ آپ کی جگہ یہ نہیں ہے۔۔۔ کیوں نہیں سمجھ رہی؟

آپ میری بات؟ "اس کے صبر کا پیمانہ جیسے چھلک پڑا۔ وہ چلیخا۔" یہاں زندان میں رہنے کی کوئی وجہ نہیں بنتی۔۔۔ یہاں تک شہرام بھائی بھی آپ کو یہاں سے نکال نہیں سکیں گے۔ وہ ان لوگوں کے آگے کوئی مزاحمت کرنے کے قابل نہیں ہیں۔۔۔ آپ

"فضول ضد میں اپنی زندگی یہاں زندان میں گزار دیں گیں۔۔۔ پلیز۔۔۔ یہاں سے چلی جائیں۔

وہ بے بسی سے ملتجی ہوا۔

## URDU NOVEL BANK

میں اپنے والد کی طرف سے پاکستانی شہریت رکھتی ہوں۔۔۔ آپ میں سے کوئی بھی میری " شہریت کو منسوخ کرنے کی اہلیت نہیں رکھتا۔ میں شہرام سے دور نہیں جاؤں گی۔۔۔ سنا آپ سب نے۔۔۔ نہیں جاؤں گی۔ مجھے شہرام پر یقین ہے۔۔۔ وہ مجھے یہاں سے نکال لے گا۔ وہ تم جیسے لوگوں سے ہار نہیں مانے گا۔۔۔ " اس وقت وہ خود بھی نہیں سمجھ پارہی تھی کہ وہ یہاں رہنے کی اس قدر ضد کیوں کر رہی ہے؟ بس ایک جذبہ تھا۔۔۔ جو اسے ابھار رہا تھا۔ کوئی اندر کی آواز تھی جو اسے یہ سب کہنے پر فورس کر رہی تھی۔ وہ تھی اس کے ضمیر کی آواز۔۔۔ وہ یقین تھا جو شہرام کی محبت نے اسے عطا کیا تھا۔ یہ سوچ کر کہ شہرام سوری ایک بڑی مصیبت میں پھنس چکا تھا۔ وہ خود کو یوں پیٹھ دکھا کر بھاگنے پر آمادہ نہیں کر پارہی تھی۔ وہ اس کے لئے فطری طور پر پریشان تھی۔ فکر مند تھی۔

یہاں بات محبت اور نفرت کی تھی۔ اور ان دونوں کا رشتہ محبت اور نفرت کا جیسے ایک مکسچر بن چکا تھا۔

تاہم۔۔۔ وہ یہ بات کبھی نہیں بھولی تھی۔ کہ وہ جب جب کسی پریشانی میں مبتلا ہوتی تھی۔ ایک شہرام ہی تھا جو ہمیشہ اسے بچانے آتا تھا۔

اور۔۔۔ اب بھی اسے یقین تھا۔۔۔ وہ اسے بچانے اس زندان سے نکالنے ضرور آئے گا۔

## URDU NOVEL BANK

لیکن ریحام اتنی آسانی سے کیسے شکست کھاتا؟ "ہرگز نہیں۔۔۔ میں اس کے لئے شطرنج کی بساط الٹنے کا کوئی موقع نہیں چھوڑوں گا۔۔۔ جو بساط میں نے بہت مشکل سے بچھائی ہے۔" ریحام کو سخت تنیش آیا۔۔

آپ واقعی میں ایک ناشکری لڑکی ہیں۔۔ میں نے آپ کے بھلے کے لئے اتنا کچھ "کر لیا۔ لیکن آپ پھر بھی۔۔۔" نخوت سے کہتا وہ رکا۔ پھر حقارت سے دیکھ کر بولا۔ "آپ کو یہ زندان مبارک ہو۔۔۔ سڑتی رہیں یہاں پر۔۔ کوئی بچانے نہیں آئے گا۔" یہ کہتا زور سے کھڑکی بند کرتا وہ چلا گیا۔ اس کے بعد وہ پھر نہیں آیا۔

جلد ہی آفرین کے موبائل کی بیٹری ڈالون ہو گئی۔ اور موبائل بند ہو گیا۔ اب اسے دن اور رات کے فرق کا پتا نہیں چل رہا تھا۔ کوئی تفریق نہیں تھی۔۔ باہر دن کا اجالا تھا یا رات کی تاریکی۔۔؟ اس کے لئے اب سب برابر ہو چکا تھا۔

اچانک ہی اس کے چہرے کے زخموں میں کھجلی سی ہونے لگی۔۔ پھر آہستہ آہستہ زخموں میں پیپ پڑنے لگی۔ اور ان میں شدید درد ہونا شروع ہو گیا۔

اسے محسوس ہونے لگا جیسے اس کا چہرہ اب مکمل مسخ ہو جائے گا۔ اگر شہرام نے اسے ایسی حالت میں دیکھ لیا تو وہ یقیناً سخت خوفزدہ ہو جائے گا۔۔۔ اور۔۔ یہ ایک طرح سے

## URDU NOVEL BANK

شہرام کے حق میں اچھا ہوگا۔۔ مے بی، اس طرح وہ اسے اپنے ساتھ رہنے پر فورس نہ کر سکے۔۔ اسے یقین تھا جو کھانا وہ کھاتی ہے اس میں ایسی کوئی چیز ملائی جاتی ہے جو زخم خراب کر رہی ہے۔

اسے پتا نہیں چل رہا تھا۔۔ کہ آج کون سا دن ہے؟ کون سی تاریخ ہے؟  
 کیا تم نے آج پھر سے اس میں کچھ ملایا ہے؟ "جب وہ محافظ عورت اس کے لئے"  
 دال اور روٹی لائی۔ تو آفرین نے نقاہت زدہ کمزور آواز میں پوچھا۔ تو اس عورت کے ہاتھ  
 ایک لمحہ کو کانپے تھے لیکن دوسرے لمحے ہی مالکوں سے وفاداری کا درد اٹھا۔۔ "تو کیا ہوا  
 اگر اس میں کچھ ملا ہوا ہے۔۔ تمہیں کھانا ہے تو کھاؤ۔۔ ورنہ بھوکی مرو۔" وہ سختی سے  
 تحکمانہ لہجے میں بولی۔ اور پیالہ نیچے رکھ کر۔۔ خود سیڑھیاں چڑھ کر باہر نکل گئی۔ آفرین زخمی  
 سا مسکرا دی۔۔ (تو آفرین یزدانی، اب حالات ایسی منج پر پہنچ چکے ہیں کہ ایک ملازمہ  
 بھی اس سے تحکم بھرے انداز میں مخاطب ہے)۔

چلو آفرین -- اگر زندہ رہنا ہے تو زیر ملا ہوا یہ کھانا کھانا ہی پڑے گا۔ اس طرح تم کچھ)  
 دن تو زندہ رہ سکو گی نا۔ بھلی تمہارے چہرے کے زخم گل سڑ جائیں۔ اور چہرہ مکمل بدنا  
 ( ہو جائے -- کھاؤ۔۔ کھاؤ )

www.urdu-novelbank.com  
 Visit for more novels:

☆☆☆☆☆☆

ایک ہفتے کے بعد شہرام سُوری اپنی ازلی تمکنت کے ساتھ پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ  
 پھنسائے گردن اٹھائے جوڈیشنل ڈیپارٹمنٹ سے باہر آیا تھا۔ ایک ہفتے کی قید نے بھی  
 اس کی پرکشش وجاہت پر کوئی اثر نہیں ڈالا تھا۔ وہ پہلے سے زیادہ ضدی اور مضبوط نظر آ رہا  
 تھا۔ اس کی چال میں تمکنت تھی، جیسے ساری دنیا کو اپنے قدموں تلے روند ڈالنے کا تہہ کر  
 آیا ہو۔

آپ کے لئے یہ کچھ دن مشکل ہوئے ہونگے مالک۔ "میر ہادی نے جلدی سے اس"  
 "کے قریب آکر کہا۔ ساتھ ہی خوش بھی تھا کہ بالآخر اس کا مالک رہا ہو گیا ہے۔  
 ہمیں یہ با اثر افراد مجھے مجرم ثابت کرنے کی پوری کوشش میں تھے۔ ان سب کا زور مجھے"  
 قید کروانے کا تھا۔ لیکن۔۔ مجھے ہرانا آسان نہیں ہے میر۔ "شہرام نے آس پاس نظر

## URDU NOVEL BANK

پھیرا کر کسی کو ڈھونڈنے کی کوشش کی۔ وہ جس چہرے کو اپنے سامنے دیکھنا چاہتا تھا وہ چہرہ وہاں نہیں تھا۔ سوائے اس کے دوستوں اور محافظوں کے، اس کے چہرے پر بے چینی کے ساتھ شک و شبہ کے تاثرات بھی ابھرے تھے۔

آفرین کہاں ہے؟ "ابرو اچکا کر تیز لہجے میں ہادی سے پوچھا۔ (کہیں اس سنگ دل عورت نے موقع غنیمت جان کر، اس سے دور بھاگ جانے کا تو نہیں سوچا؟) شک کے ناگ نے پھن اٹھایا۔ اس کی بات پر گویا سب کو سانپ سونگھ گیا۔ سب اس کا، اصل بات جاننے کے بعد شدید رد عمل سوچ کر ہی کانپ رہے تھے۔ ڈر رہے تھے۔

میر ہادی نے سر جھکا لیا۔ "بولو۔۔۔ بتاؤ۔۔۔ کہاں ہے آفرین یزدانی؟" شہرام کی آواز تیز ہوئی اور لہجہ اشتعال آمیز ہوا۔ لیکن میر ہادی کا سر جھکا ہی رہا۔ اس کے چہرے پر ندامت ہی ندامت تھی جو شہرام کے شکوک کو اور پختہ کر رہی تھی۔ آخر وہ ہچکچاتا ہوا بولا۔ "جس دن آپ کو اریسٹ کیا گیا تھا اسی رات محل کے محافظ آفرین بھا بھی کو لے گئے تھے۔"

اس پر شہرام کی آنکھیں لہو چھلکانے لگی۔ اس نے آگ بگولہ ہو کر اس کو گریبان سے پکڑ کر جھٹکا دے کر دھاڑا "کیا میں نے تمہیں ہدایت نہیں دی تھی کہ فورس کے کچھ

## URDU NOVEL BANK

محافظوں کو اس کی حفاظت پر لگا دو؟ نہیں کہا تھا میں نے بولو۔۔۔ جواب دو میر۔۔۔ طارق کہاں تھا؟۔۔۔ وہ لوگ آفرین کو کہاں لے گئے ہیں؟ "شہرام کا بس نہیں چل رہا تھا سارے جہان کی چیزوں کو تھس تھس کر دے۔۔۔ اس کی ایک ہفتے کی قید نے آفرین کو کسی گہری مصیبت میں دھکیل دیا تھا۔ اور اس بار وہ صرف اس کی وجہ سے مصیبت میں پھنسی تھی۔ وجہ وہ تھا۔

مجھے معاف کر دیں مالک، میں ان کی حفاظت نہیں کر پایا۔" پچھتاوے سے اس کے "ہونٹ تھرتھرائے۔ آنکھوں میں ندامت ہی ندامت تھی۔ جیسے وہ بے بس ہو۔" طارق وہاں "موجود تھا۔۔۔ محل کے محافظوں نے طارق کو بیہوش کیا اور زبردستی بھا بھی لے گئے۔ محل کے محافظ۔۔۔؟ تو اس کا مطلب وہ سوری محل کے تہ خانے میں قید کر دی گئی" ہے۔ "شہرام کی آنکھوں کا رنگ گہرا ہوا۔ جیسے وہ کچھ نہیں بلکہ بہت کچھ سمجھ چکا ہو۔

"جی۔۔۔"

کتنے دن سے وہ وہاں ہے؟ "شہرام نے سرد لہجے میں پوچھا۔"

## URDU NOVEL BANK

دن ہوئے ہیں۔ "میر ہادی کپکپایا۔" لیکن میں نے فورس کے کچھ لوگوں کو وہاں کی 6 "نقل و حرکت پر نظر رکھنے بھیجا تھا۔ وہ تب سے وہیں محل کے تہہ خانے میں قید ہیں۔ وہاں سے باہر نکالی نہیں گئی۔" وہ تفصیل بتانے لگا۔ جس پر ناراض ہوتے غصے سے اس نے ہادی پر زور کا مکاتنا۔ "اور۔۔۔ اور تم اسے قید میں جاتا دیکھ کر بھی دور سے تماشا دیکھتے رہے ہاں؟" لب بھیج کر پھر سے گریبان کو جھٹکا دیا۔ شہرام کے غصے سے سارا جہان لرزتا تھا وہ تو بے چارہ پھر بھی بے قصور تھا۔ ان سوری خاندان کے اثر رسوخ کے آگے وہ کر بھی کیا سکتا تھا؟ "فورس کو ساتھ لے کر اسے نکالنے کی کوشش کیوں نہیں کی۔؟" وہ اشتعال سے پھٹ پڑ رہا تھا۔

مالک۔۔۔ معافی چاہتا ہوں۔۔۔ میں آپ کی ہی وجہ سے سخت پریشان تھا۔۔۔ ان دنوں میں "صرف آپ کی رہائی کے لئے بھاگ دوڑ ہی کرتا رہا۔ ان سب بااثر خاندانوں سے ڈیل کرتا رہا۔ پھر میں صرف آپ کا رائیٹ ہیمنڈ ہوں۔ میرے بس میں جو ہوتا ہے جو آپ کا حکم ملتا ہے وہی کر سکتا ہوں۔ میں کسی بھی طرح محل کے اندر نہیں جاسکتا۔ بڑے صاحب کی سیکورٹی کو آپ بھی جانتے ہیں۔ وہ کتنے ذہین اور چالاک ہیں۔۔۔ کیا آپ کو معلوم نہیں ہے؟ اگر میں کوئی ایکشن لیتا تو وہ مجھے بھی پکڑ کر قید کر دیتے۔ پھر میں آپ کو کیسے باہر



## URDU NOVEL BANK

نکلو اسکتا مالک۔۔؟" وہ آہستہ آہستہ وضاحت دیتا گیا۔ جس پر شہرام غصے سے دانت پیس کر رہ گیا۔ مٹھیاں بھیجنے لیں۔ یہ سوری فیملی تو اب لمیٹ کر اس کر چکی تھی۔

اگر آپ آفرین بھابھی کو بچانا چاہتے ہیں۔۔ تو آپ کو بڑے ابا کے خلاف جانے کے "لئے خود کو تیار کرنا پڑے گا۔"

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

مجھے صرف آفرین کی پرواہ ہے۔ مجھے ان لوگوں کی رتی بھر پرواہ نہیں جن لوگوں کی نظر "میں میری کوئی عزت نہیں۔ اگر انہیں میری پرواہ ہوتی۔۔ مجھ سے تھوڑی سی بھی محبت ہوتی تو وہ مجھ سے جڑی عورت کو یوں رات اندھیرے میں اٹھا کر قید نہ کرتے۔۔ یہ بڑے ابا آپ کی مجھ سے جنگ ہے تو مجھے اب یہ جنگ لڑنی ہے۔ چاہے اس کے لئے مجھے کسی کا خون بھی کرنا پڑ جائے۔۔" وہ سفاکی سے کہتا ہوا۔ اپنی گاڑی کے طرف بڑھا۔ لیکن گاڑی میں بیٹھنے کے بجائے ڈکی سے اپنی گن نکال کر لوڈ کی اور اسے پیچھے اڑس لیا۔ میر ہادی دنگ رہ گیا۔ بھاگتا ہوا اس کے پاس آیا۔

کیا آپ اکیلے ہی وہاں جائیں گے مالک۔۔ آپ کا یوں وہاں جانا خطرے سے خالی "نہیں۔" میر ہادی تشویشناک لہجے میں بولا۔ سب فورس کے لوگ بھی حیران ہوئے تھے۔

اب یہی ہوگا میر۔۔۔، لاسٹ ٹائیم میں اس کی حفاظت نہیں کر سکا۔ لیکن۔۔ اس بار" مجھے اسے بچانا ہے۔ چاہے کچھ بھی ہو جائے۔" مضبوط لیکن سرد لہجے میں کہتا وہ کوئی اور ہی شہرام لگا تھا۔ سوری خاندان کی اپنی خفیہ فورس تھی۔ جس کی کمانڈ شہرام کے ہاتھ میں رہتی تھی، ساری فورس شہرام کے حکم کی تابع رہتی تھی۔ لیکن ان میں سے کچھ لوگ بڑے ابا کے وفادار بھی تھے۔ یہی وجہ تھی کہ طارق جو فورس کا آدمی تھا۔ اپنی ہی فورس کے آدمیوں کے ہاتھوں شکست کھا گیا۔ اسے بیہوش کر کے فورس کے محافظ آفرین کو لے گئے تھے۔

ساری فورس کو اکٹھا کرو۔ مجھے محل کا گھیراؤ کرنا ہے۔" اس نے میر کو حکم نامہ جاری" کر دیا۔ پھر کار کا دروازہ زور سے بند کر کے زن سے گاڑی بڑھادی۔ پیچھے میر ہادی، طارق کو شہرام کا حکم نامہ سنانے کے لئے سوری ٹائیگر فورس کے ہیڈ کوارٹر فون ملانے لگا۔ اس کے چہرے پر فکرمندی تھی ایک گہری فکرمندی۔

ٹائیگر کے سب ممبران کو ابھی سوری محل کے طرف جانے کے لیے تیار کرو۔۔ تاکہ" شہرام کو بیک اپ کر سکیں۔" اس نے طارق کو شہرام کا حکم نامہ دیا۔



بڑی سی ڈانٹنگ ٹیبل پر سب لوگ ناشتہ کرنے میں لگن تھے جب فضا میں کسی کے زوردار قدموں کی چاپ سنائی دی۔ ایسے لگا جیسے کوئی طوفان آرہا ہو۔۔۔ سب نے بے اختیار سر گھمایا تھا۔ دروازے سے شہرام سوری واقعی ایک طوفان کی مانند اندر آرہا تھا۔ جیسے ہی سب نے اس کی موجودگی کو محسوس کیا، کھانے کے کمرے کا ماحول عجیب سا ہو گیا۔ اماں بی اتنی حیران ہوئی کہ بے اختیار اپنے قدموں پر اٹھ گئیں۔ "شہرام،۔۔۔، میرے بچے، آپ آگئے۔۔۔ یہ جان کر خوشی ہوئی کہ آپ کو رہا کر دیا گیا ہے۔ دیکھو اب اس قسم کے فضول کام نہ کرنا۔ ایک فضول سی لڑکی کے خاطر، تم شریف خاندانوں کے نوجوانوں کی ٹانگیں کیسے توڑ سکتے ہو؟" وہ قریب آتے بولی۔ لیکن شہرام کے تیور خطرناک تھے۔

آفرین کہاں ہے؟ "شہرام سوری نے ان کی آنکھوں سے اپنی اشتعال سے بھری سرخ" نظریں ملاتے ہوئے اسے قریب آکر گلے ملنے سے روکا۔ "اسے ابھی اور اسی وقت میرے

## URDU NOVEL BANK

پاس لاؤ۔۔۔۔۔ورنہ۔۔۔۔۔"اس کی ورنہ میں ایک خفیہ وارنگ تھی۔ جس نے سب کو دم بخود کر دیا۔

اچانک چھناکا ہوا۔۔۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

غصے سے ابلتے ہوئے، بڑے ابا نے سامنے پڑی پلیٹ کو میز پر سے ہاتھ مار کر دور دھکیلا، پلیٹ قلابازی کھاتی نیچے ٹائلوں والے فرش پر الٹی گر گئی۔ جس سے ایک زوردار چھانکے کی آواز آئی تھی۔ "تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے کیا؟۔۔۔ مجھے تو لگتا ہے کہ تمہیں پھر سے پاگل پن کا دورہ پڑا ہے۔۔۔۔۔ تم۔۔۔ اتنے دنوں سے لاک اپ رہے۔۔۔۔۔ پھر بھی کوئی سبق نہیں سیکھا تم نے۔ تم اب بھی۔۔۔ اس عورت کے نام کی تسبیح کر رہے ہو؟ میں نے تمہاری پرورش میں دن رات ایک کر دیئے۔ یہ صلا دے رہے ہو تم؟ وہ غصے سے تھر تھر کانپ رہے تھے۔ آواز اتنی بلند تھی کہ ملازم تک کانپ گئے۔ اس آواز پر محافظ نکل آئے تھے۔ جن کا کمانڈر شہرام کے انڈر تھا۔ لیکن اب وہ بڑے ابا کے اشارے کا منتظر چوکنا کھڑا تھا۔

## URDU NOVEL BANK

اچھی طرح جان گیا ہوں کہ آپ نے مجھے پالنے کے لیے کیا کیا؟ "شہرام نے طنز کیا۔"

آٹھ سال کی عمر سے ہی میں نبی کے حوالے کر دیا گیا۔ جو میرا خیال تو کیا کرتی سوائے "ذہنی تشدد کرنے کے۔۔" وہ چبا چبا کر بول رہا تھا۔ "جس کے نتیجے میں مینٹل ہاسپٹل پہنچ گیا۔ وہاں سے ٹھیک ہو کر آنے کے بعد یہاں ہر ایک نے مجھ سے ایسا برتاؤ کیا جیسے میں کوئی سائیکو شخص ہوں۔۔ اور آپ۔۔ آپ نے خود مجھے سائیکو سمجھ کر ویسا ہی برتاؤ کیا۔ کیا میں اس کا مستحق تھا؟۔۔ میں نے خود کو خود ہی سنبھالا۔۔ میری ہی انتھک کوششوں سے آپ کی جائیداد میں اضافہ ہوا۔ میں نے ہی اپنی کوشش سے سُوری کارپوریشن کی بنیاد ڈالی۔ جس سے سیکڑوں کروڑ کے اثاثے حاصل کر کے آپ سب کو فائدہ دیا۔ آپ سب میرے مقروض ہیں۔" وہ سنانے پر آیا تو سب کو سناتا ہی گیا۔ سب دل ہی دل میں ڈرے کہ اب شہرام اس بات کا فائدہ اٹھا کر ہر چیز کی واپسی کا تقاضا نہ کر دے۔ دل سے وہ مانتے تھے کہ آج وہ جہاں ہیں سب شہرام کی محنت کا نتیجہ ہی ہے۔ لیکن لالچ نے سب کو اندھا کر دیا ہوا تھا۔

بڑے ابا سے یہ سچ برداشت کرنا مشکل تھا۔ اس نے غصے سے اپنا ہاتھ اٹھایا۔

## URDU NOVEL BANK

بس۔۔ مجھے اندازہ نہیں تھا کہ تم اس بات کو کسی اور زاویے سے دیکھتے ہو۔ اگر یہ " میں نہ ہوتا تو کیا تم سوری کارپوریشن میں کسی عہدے پر بیٹھ سکتے تھے؟

بس۔۔۔ بہت ہو گیا۔۔۔ بند کرو یہ جھگڑا۔۔۔ "اباں بی نے بڑے ابا کو روکا۔ "شہرام" جو کہ رہا ہے اس کا وہ مطلب نہیں ہے۔ "اس نے نواسے کی سائیڈ لی۔

میں اب اس پر کوئی بحث نہیں کرنا چاہتا۔ آپ لوگ بس آفرین کو میرے پاس لے آئیں۔ شہرام نے ضدی انداز میں کہا۔

ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔۔۔ "بڑے ابا کی گرج سب کے کان چیر گئی۔ "اس عورت کے " بارے میں سوچنا چھوڑ دو۔ میں اسے پہلے ہی بیرون ملک بھیج چکا ہوں۔

## URDU NOVEL BANK

جھوٹ مت بولیں۔۔۔ وہ یہی اس محل میں موجود ہے۔۔۔ اور زندان خانے میں قید ہے۔۔۔ اگر آپ لوگ اسے شرافت سے میرے پاس نہیں لائے تو میں خود جا کر اسے لے آؤں گا۔ "شہرام سیدھا محل کی پچھلی سائیڈ کے طرف جانے لگا۔ جہاں زندان تھا۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

، روکو اسے۔۔۔ "بڑے ابا کے گرج دار حکم پر فورس کے محافظ شہرام کے پیچھے لپکے " کمرے سے باہر نکلنے سے پہلے اس کو گھیرا۔ ان سب میں آگے جو آدمی تھا وہ ٹائیگر آیان تھا، جو سُوری ٹائیگر کا کمانڈر تھا۔

تو تم نے بھی مجھے دھوکہ دیا ٹائیگر آیان؟ "شہرام سُوری کی آنکھیں سپاٹ تھیں۔"

سر، ٹائیگرز کا تعلق ہمیشہ سُوری خاندان سے رہا ہے، جس کا میں ہمیشہ وفادار رہا ہوں۔" تو آپ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ میں نے دھوکا دیا؟ "ٹائیگر آیان نے ادب سے جواب دیا۔

## URDU NOVEL BANK

میں نے آیان کو تمہارے انڈر اسی لئے رکھا تھا کہ میں چاہتا تھا کہ تم خاندانی معاملات کو "سنجھالو۔ تم نے غلط اندازہ لگایا کہ آیان صرف تمہارا وفادار ہے۔ یہ صرف میرا ہی وفادار رہے گا۔" بڑے ابا ہاشم خان سُوری کی تحکمانہ آواز آئی۔

میں تمہیں دیکھ لوں گا۔" شہرام نے سوچتے ہوئے سر ہلایا۔ اچانک، اس نے پھرتی "سے اپنی لوڈ کی ہوئی پستل نکالی۔ اور ٹائیگر آیان کے دونوں گھٹنوں پر چلائی۔ آیان زمین پر گرتے ہی زور سے چیخا۔ اس کے گھٹنوں سے خون بہہ نکلا۔ اور وہ وہیں زمین پر منہ بھر گرا۔ اس کے دونوں ہاتھ گھنٹنے پکڑے ہوئے تھے۔ چہرہ تکلیف کے احساس سے پیلا پڑ چکا تھا۔

سب خواتین خوف اور صدمے سے چیخ اٹھیں۔ دوسری طرف بڑے ابا ہاشم خان غصے سے بھرک اٹھے۔ اس کا بیس سالہ وفادار محافظ اب بیکار ہو گیا تھا۔ "تمہاری ہمت کیسے ہوئی سُوری محل کی جاگیر میں گولی چلانے کی۔۔۔؟" وہ اشتعال میں آگے بڑھ رہے تھے۔ تاکہ شہرام پر حملہ کر سکیں۔ لیکن۔۔۔ شہرام نے یکدم آیان کے سر پر پستل تان لی۔ جس پر ہاشم خان سُوری وہیں پر لڑکھڑا کر رک گئے۔ اور اسے خون آشام نظروں سے گھورا۔



"اگر کوئی ایک قدم بھی آگے بڑھا تو میری گولی اس کے سر کے ٹکڑے کر دی گی۔"

ٹائیگر آیاں واضح طور پر خوفزدہ ہو کر کپکپا رہا تھا۔ اسے احساس ہوا کہ اس نے ایک سائیکو شخص سے پنگا لیا تھا۔

اب جب کہ اس کے گھٹنے ناکارہ ہو چکے تھے، اس کی ساری زندگی برباد ہو گئی تھی۔

اسے پکڑو۔ "هاشم خان سُوری یقیناً اپنے حواس کھو چکا تھا۔ جو ایک محافظ کی بربادی" آنکھوں سے دیکھ چکنے کے بعد بھی دوسرے محافظوں کو اکسا رہا تھا۔ کہ شہرام کو پکڑیں۔ آپ اب ایسا نہیں کر سکتے سر هاشم خان، ٹائیگرز فورس کے نوجوانوں نے آپ کی جاگیر" کو ہر طرف سے گھیرے میں لے لیا ہے۔ "ایک باوردی فورس کا جوان شہرام کو سلوٹ مارتا اندر آیا۔ اس کی بات ختم ہوتے ہیں کافی تعداد میں فورس اندر داخل ہوئی تھی۔ محل کے سب افراد حیران رہ گئے۔ علینہ نے شہرام کو ایسے دیکھا جیسے وہ سچ میں کوئی سائیکو شخص ہو۔ "صرف ایک آفرین کی خاطر، تم نے ہم پر حملہ کرنے کے لیے فورس بلالی ہے؟" وہ نفرت و حقارت سے بولی۔

## URDU NOVEL BANK

اماں بی بلکل خاموش دکھ و تاسف سے سب دیکھ رہی تھی ان کا دل دہل گیا  
"تمہا۔" شہرام۔۔ آپ نے سچ میں آج مجھے تکلیف پہنچائی ہے۔

کیا اب بھی کسی میں میرا راستہ روکنے کی ہمت ہے؟ "شہرام سُوری نے انہیں"  
نظر انداز کر دیا۔ اب وہ ان کے ساتھ کسی بھی قسم کی بحث کے موڈ میں نہیں تھا۔ اس کا  
ایک ایک پل قیمتی تھا۔ وقت تھا جو تیزی سے سرکتا جا رہا تھا۔  
ہاشم خان سُوری غصے سے بل کھا کر رہ گیا۔

☆☆☆☆

شہرام سُوری نے زوردار لات مار کر تمہ خانے کا دروازہ کھولا۔ اپنے موبائل کی ٹارچ آن کی  
اور آہستہ آہستہ سیڑھیاں اترنے لگا۔ اس کا دل کسی انجانے خوف سے پسلیوں سے جیسے  
باہر نکل آنے کو بیتاب تھا۔

ایک ناگوار باسی سمیل تمہ خانے سے آرہی تھی۔ جیسے کسی کے زخم گل اور سر گئے  
ہوں۔ بدبودار ہو گئے ہوں

شہرام نے ٹارچ کی روشنی سے ارد گرد کا جائزہ لے کر آفرین کو ڈھونڈھنے کی کوشش میں  
اپنی تیز نظر دوڑائی۔ روشنی آنکھوں میں پڑی تو، لوہی بستر پر کمبل میں لپیٹے کمزور وجود کے

## URDU NOVEL BANK

ساتھ، اندھیرے سے مانوس آفرین کی آنکھیں گویا نابینا سی ہو گئیں۔ اس نے اپنا کمزور اور استخوانی ہاتھ بے اختیار روشنی کی چکاچوند سے بچنے کو، آنکھوں پر رکھ دیا۔ جیسے روشنی اچھی نہیں لگی ہو۔

اسے زندہ دیکھ کر، شہرام کے ذہن سے جیسے کوئی من بھر وزن اتر گیا تھا۔ وہ برق سی رفتار کے ساتھ اس کے قریب پہنچا۔ لیکن اس کے قریب پہنچ کر اسے حیرت کا شدید جھٹکا لگا تھا۔ فون اس کے ہاتھ سے نیچے فرش پر گر پڑا۔ ٹارچ جل رہی تھی اس کی روشنی اب سیلن زدہ تہہ خانے کی دیوار کو روشن کر رہی تھی۔ مدہم روشنی میں اس نے جس وجود کو دیکھا۔ وہ آفرین تھی۔ لیکن۔۔۔

کیا واقعی یہ آفرین تھی؟ کیا یہ وہی لڑکی تھی جس کی خوبصورتی کو دیکھ کر وہ پہلی نظر میں اپنا دل ہار بیٹھا تھا؟

پہلی نظر میں خود وہ بمشکل اسے پہچان پایا تھا۔ اسے آخری بار دیکھے ہوئے صرف چھ دن ہوئے تھے۔ اور ان چھ دنوں کی قید نے آفرین کے بھرے بھرے وجود کو مکمل برباد کر دیا تھا۔ اب وہاں وہ خوبصورت ماہتابی وجود نہیں بلکہ ایک کمزور استخوانی وجود تھا۔ جس چیز نے

## URDU NOVEL BANK

شہرام کو حد سے زیادہ تکلیف دی وہ آفرین کے چہرے کے زخم تھے، جو گل سڑ رہے تھے۔ جن میں سے بدبودار پیپ نکل رہا تھا۔ زخموں میں ورم آچکا تھا۔ رنگت بالکل زرد پڑ چکی تھی۔ اس کی آفرین کی حالت کا زمیوار کون تھا؟ وہ خود۔۔۔ وہ وجہ تھا۔۔۔ وہ ہی سبب تھا۔۔۔ جس کی پاداش میں آفرین کو زندان کے قید کی سزا سنائی گئی تھی۔ لیکن یہ زخم اتنے خراب کیسے ہو گئے؟

آ۔۔۔ آپ آگئے شہرام۔۔۔ "آفرین کیونکہ زیادہ دن اندھیرے میں رہی تھی تو بمشکل آنکھیں کھول پارہی تھی۔ اس کے باوجود بھی شہرام کی جانی پہچانی خوشبو سے اسے شہرام کے آنے کا یقین کامل ہوا تھا۔ وہ جھکا۔ اور خم ناک آنکھوں سے اس کے زخم زدہ چہرے کو انگلیوں کے پوروں سے چھو کر بے اختیار فکرمندی سے پوچھے گیا۔ "یہ کیسے ہوا؟ تمہارے زخم اس قدر خراب کیسے ہوئے؟" شہرام کا بس نہیں چل رہا تھا زخم خراب کرنے والے اس شخص کو جھنم رسید کر دے۔

اس کی پریشان کن اور فکرمندی سے بھرے لہجے پر وہ زخمی سا مسکرائی۔ آفرین کو اس کے آنے کی ایسی کوئی خاص خوشی نہیں ہوئی تھی۔ وہ اس مقام پر پہنچ چکی تھی جہاں ڈر اور خوف جیسے احساسات اپنی موت آپ مر جاتے ہیں۔ ایک بے بسی سی انسان کے اندر

جب جگہ بنالے تو انسان ہر طرح کے نفع و نقصان سے لاپرواہ ہو جاتا ہے۔ بے حس بن جاتا ہے۔ خود کو مقدر کے حوالے کر کے پرسکون سا ہو جاتا ہے۔۔ اس نے بھی خود کو حالات کے حوالے کر دیا تھا اور پرسکون نظر آرہی تھی۔ اس کے چہرے پر نہ کوئی خوشی کی رمق تھی نہ ہی غم کی لکیر۔۔۔ یہ بات شہرام کو حد سے زیادہ تکلیف دے رہی تھی۔ ایک چھوٹی سی لڑکی اس کی خاطر، اس کی وجہ سے مظالم کے پہاڑ سہ چکی تھی۔ وجہ وہ تھا۔۔ سبب وہ تھا۔ اس کا دل کیا وہ دھاڑیں مار کر روئے۔ بے اختیار وہ اسے گلے لگا گیا۔ "بولو آفرین یہ زخم خراب ہونے کی وجہ کیا ہے۔۔ کون ہے وہ؟" اسے خود سے الگ کر کے اس کے زخم زدہ چہرے کو نرمی سے تھام کر پوچھا۔ وہ اسے خود سے دور محسوس ہو رہی تھی۔ شہرام کو اس بار اسے بچانے میں دیر ہو چکی تھی۔ کوئی ظالم اپنا کام کر چکا تھا۔ اندر سے غصے کا آتش فشانی چھپائے وہ اس سے پھر پوچھنے لگا۔ جو اس وقت نقاہت کی وجہ سے ہوش میں نہیں تھی۔ "آفرین۔۔ بولو۔۔ یہ کس طرح ہوا؟" وہ بند آنکھوں سے اس کے سینے سے بنا سر اٹھائے بڑبڑائی۔ "مم۔۔ ملازمہ۔۔۔ جو کھانا۔۔ لاتی۔۔ تھی۔۔ اس میں۔۔۔ اس میں۔۔ کوئی دوا ملی۔۔ ہوتی تھی۔۔۔ جج۔۔۔ جو۔۔۔ میرے زخم خراب۔۔۔ کرنے لگی۔۔" اس کی بڑبڑاہٹ میں کہے گئے الفاظ پر شہرام کی مٹھیاں غصے میں بھیج گئی۔۔ وہ

## URDU NOVEL BANK

اس وقت آتش فشانی بنا ہوا تھا۔ جو کسی بھی لمحے پھٹ پڑے گا۔ "چلو۔۔ میں تمہیں ہاسپٹل لے چلتا ہوں۔" یہ کہتے ہی اس کے نقاہت زدہ وجود کو اپنے مضبوط بازوؤں میں اٹھالیا۔

وہ اس قدر بے وزن تھی کہ وہ بمشکل اس کے وجود کو محسوس کر رہا تھا۔ اس بات نے بھی شہرام کا خون کھولادیا تھا۔ دل میں عہد کرتا اسے باہر نکالنے کو سیرھیاں چڑھنے لگا کہ آج وہ اس شخص کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا جو آفرین کو اس حالت تک پہنچانے کا ذمہ دار ہے۔

باہر میر ہادی اور طارق فورس کے جوانوں کے ساتھ چوکس کھڑے تھے۔ آفرین کو اس کے بازو میں زندہ دیکھ کر جہاں میر ہادی نے بے اختیار شکر ادا کیا۔ وہیں پر طارق بھی پرسکون ہوا۔ کہ ان کی مالکن زندہ بچ گئی ہیں۔

باہر آکر ہادی کے طرف مڑ کر سرد لہجے میں حکم دیا۔ "اس ملازمہ کو میرے پاس لاؤ۔ جو آفرین کے لئے روز کھانا لاتی تھی۔"

ہادی نے ایک گہری سانس بھری - جلدی ہی اس ملازمہ کو ساتھ لے آیا۔ جو کانپتی ہوئی سامنے تھی۔

شہرام نے آفرین کو ایک کرسی پر بٹھایا۔ طارق کو اس کا خیال رکھنے کا کہتا ملازمہ کے طرف مڑا۔ جو نظریں چراتے، تھر تھر کانپ رہی تھی۔ اسے شہرام کے غصے کا اچھے سے پتا تھا۔ تم نے کس کے حکم پر کھانے میں دوا ملائی؟ "شہرام سرد اور سفاک نظروں سے اسے " گھورتے دھاڑا۔ جس پر وہ سہم کر دو قدم پیچھے ہوئی۔ "مم۔۔ مالک۔۔۔ آپ مم۔۔ مجھے الزام "مت دیں۔۔ میرا کوئی قصور نہیں ہے۔ میں نے وہی کیا جس کا مجھے حکم دیا جاتا رہا۔ مختصر بولو۔۔ کس نے حکم دیا تمہیں۔۔" شہرام نے گن نکال کر اس کی پیشانی پر " رکھی۔ اور گنتی گننے لگا۔ اس کی آنکھوں میں سفاکی تھی۔ "ایک۔۔۔۔ دو۔۔۔

عشرت مالکن۔۔۔ مالکن نے مجھے دوا دی۔۔ کہ اسے کھانے میں ڈالوں۔۔ اس سے وہ " مرے گی نہیں۔۔ لیکن زخم خراب ہو جائیں گے۔۔ یہاں تک کہ ہڈیاں ظاہر ہو جائیں گیں۔ "دو کی گنتی پر ہی اس کی زبان فر فر کھل گئی۔

اس کی بات پر جہاں طارق دنگ ہوا وہیں پر میر ہادی حیرت سے گنگ ہوا تھا۔ (سُوری محل کی خواتین سچ میں بہت ہی ظالم ہیں۔۔ اتنی سفاکی سے کوئی جانور پر بھی ظلم نہیں

## URDU NOVEL BANK

کرتا جتنا ایک جیتے جاگتے انسان پر کیا گیا تھا۔) بے اختیار اس کی تاسف بھری نظریں آفرین کے جانب اٹھی۔ اس کا دل ہمدردی سے بھر گیا۔  
تاہم، آفرین ملازمہ کی بات پر نقاہت سے مسکرائی۔ "تو کیا اب میرے زخموں سے ہڈیاں  
"نظر آرہی ہیں؟"

ملازمہ نے خوف سے ڈرتے ڈرتے اسے دیکھا اور کانپ کر تھوک نکلا۔ بے اختیار نظریں جھکالی۔

اس سے واقعی ایک بڑا گناہ سرزد ہو چکا تھا۔ ایک بے گناہ لڑکی اس کی بیوقوفی کی وجہ سے (برباد ہو چکی تھی۔ کاش وہ مالکن کا حکم نہ مانتی۔

برداشت نہ کرتے غصے سے شہرام نے ایک زوردار تھپڑ اس کے چہرے پر دے مارا "دفع ہو جاؤ ورنہ چمڑی ادھیڑ ڈالوں گا۔" ملازمہ سنبھل نہ سکی اور لڑکھڑاتی نیچے جا گری۔

خود غصے میں بھرا گن لوڈ کرتا حال کے طرف لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے نکل گیا۔ ہادی اس کو طوفانی انداز میں جاتا دیکھ کر سخت پریشان ہوا کہ شہرام خون نہ کر دے۔ وہ بے اختیار آفرین کے قریب آیا۔ "آفرین بھابھی خدا کے واسطے اسے روکیں ورنہ خون ہو جائے گا۔۔۔ صرف آپ ہی اس طوفان کو روک سکتی ہیں پلیز۔ آپ کو بچانے کی خاطر اس نے



## URDU NOVEL BANK

اپنی خفیہ فورس بلا کر محل کا گھیراؤ کیا ہے۔ جس پر سب ہی اس کے دشمن بنے ہوئے ہیں۔ اگر عشرت ممانی کے ساتھ کچھ برا ہوا تو سوری خاندان اسے قبر تک معاف نہیں کرے گا۔ اور یہ سب لوگ باقی دوسرے با اثر لوگوں سے مل کر شہرام کا اس ملک میں جینا حرام کر دیں گے۔ اسے ملک بدر کی سزا مل جائے گی۔ اسے روکیں۔۔۔ خدا را۔۔۔ صرف آپ ہی اس کو برباد ہونے سے روک سکتی ہیں۔" ہادی کافی پریشان تھا آفرین کے آگے گڑگڑایا۔

آفرین کچھ سیکنڈ تک دنگ رہ گئی۔ (شہرام کی خفیہ فورس نے محل کا گھیراؤ کیا ہے صرف "آفرین یزدانی کو بچانے کی خاطر؟") تو پھر۔۔۔۔۔؟

وہ واقعی شہرام سوری سے اتنی انتہا تک جانے کی توقع نہیں کر پار ہی تھی۔ کہ اس کی خاطر وہ اپنے خاندان سے بھڑ جائے گا؟

شروع سے ہی وہ اسے فورس کرتا رہا تھا وہ تو بس وکمٹ تھی۔ تو وہ اس کی فکر کیوں کرے؟ (میری بلا سے وہ برباد ہو یا آباد۔۔۔) (آفرین یزدانی نفرت سے میرے ہادی کو ہاتھ باندھ کر گڑگڑاتے دیکھتی رہی۔) "میں نے کیا قصور کیا تھا؟۔ جو ہر ایک مجھے رکھیل کے نام

## URDU NOVEL BANK

سے بلاتا رہا۔ میں یہ حقیقت بھی نظر انداز کر سکتی ہوں۔ لیکن۔۔ اس کی وجہ سے میرا چہرہ مکمل برباد ہو چکا ہے۔ اگر شہرام مجھے اپنے ساتھ رکھنے پر فورس نہ کرتا تو میں ایسی حالت میں نہ پہنچی ہوتی جیسی آج ہوں۔ "وہ کرب سے بولی۔

میم، اگر عشرت ممانی کے ساتھ کچھ غلط ہوا تو۔۔ شہرام صاحب ہمیشہ کے لئے ختم" ہو جائیں گے۔ لیکن۔۔ یہ سُوری خاندان کے ظالم لوگ۔۔ آپ کو پھر بھی نہیں چھوڑیں گے۔۔۔ صرف آپ کو ہی نہیں بلکہ آپ کے بزنس، آپ کے دوست اور آپ کے فادر تک کو نہیں بخشیں گے۔ "طارق نے اسے سمجھایا۔ جس پر وہ لب بھینچ کر رہ گئی۔

شہرام کی وجہ سے وہ مکمل برباد ہو چکی تھی۔۔۔۔۔ پھر بھی وہ اس کی پرواہ کرتی! کیا وہ اتنی احمق لگتی تھی؟۔۔۔۔۔ بس رہنے دو۔۔۔۔۔ وہ کس کو الزام دے سکتی تھی۔۔۔۔۔؟

کس پر الزام رکھتی۔۔۔۔۔؟ اس نے خود ہی تو اپنے لئے یہ راہ چنی تھی۔۔۔۔۔! سُوری فیملی تو اسے یہاں سے جانے کا موقع دے چکی تھی۔ ایک موقع۔۔ ایک موقع ملا تھا اسے۔۔ (جو اس نے اپنے ضمیر کو، ندامت کے بوجھ سے بچانے کے لئے کھو دیا تھا۔

## URDU NOVEL BANK

آفرین بھا بھی۔۔ آپ اپنا بدلہ پھر کسی وقت کے لئے اٹھا رکھیے پلیز۔ یہ وقت شہرام" صاحب کو بچانے کا ہے۔ آپ دونوں کے چاروں طرف دشمن ہی دشمن ہیں صرف آپ اور شہرام صاحب ہی ایک کشتی کے سوار ہیں۔" میر ہادی نے یکدم کہا۔

ٹھیک ہے۔۔ "میں جاؤں گی۔" مرتا کیا نہ کرتا کے مصداق وہ راضی ہوئی تھی۔

visit for more novels:

☆☆☆☆☆☆

ہال میں تیز تیز قدموں سے داخل ہوتا وہ شعلہ بار نظروں سے اس مجرم کو گھورنے لگا۔ جو اس کی شعلہ بار نظروں کی تپش نہ سہتے ہوئے، چوری چھپے، وہاں سے اندرونی کمروں کے جانب بھاگنے کو پر تولنے لگی تھی۔ "اس لڑکی کو تم نے بچا لیا اب یہاں کس لئے آئے ہو۔ دفع ہو جاؤ۔۔ آئندہ اپنی شکل بھی ہمیں مت دکھانا۔۔۔" میرا تم جیسے بیٹے سے کوئی تعلق نہیں۔ "علینہ سوری کو اس پر سخت غصہ تھا۔ ساتھ ہی اسے آفرین سے سخت نفرت محسوس ہو رہی تھی۔

شہرام نے اس کی بے سرو پا لفظوں کی پروا نہ کی تھی۔ اس کی تپش بھری نظریں صرف اپنے مجرم کا احاطہ کیئے ہوئے تھیں۔ وہ جیسے ہی صوفے سے اٹھی۔ تیز دھاڑ سے وہیں پر دہل گئی

## URDU NOVEL BANK

"بڑی ممانی، اگر ایک قدم بھی اٹھایا تو نتیجے کی زمیوار آپ ہونگیں۔"

عشرت اتنا ڈری ہوئی تھی کہ اس کی ٹانگیں تک کانپ رہی تھیں۔ وہ بے اختیار اماں بی کے پیچھے جا چھپی۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit for more novels:

بہت ہو چکا شہرام۔۔۔ کیا تم اب بس کرو گے۔؟ "اماں بی اسے سخت ناراض نظروں سے دیکھ کر خفگی سے بول پڑی۔ اسے یقین ہی نہیں آ رہا تھا شہرام پھر سے اپنے جنگلی روپ میں آچکا تھا۔" کیا تم پھر سے پاگل ہو گئے ہو؟ اپنی ہی مامی پر گن تان لی ہے کیا "اسے جان سے مار کر دم لو گے؟

شہرام بھائی، آپ سچ میں ذہنی بیمار ہو۔۔۔۔ میری ماں ایسا کیسے کر سکتی ہے۔ "قانتہ" اپنی ماں کی سائیڈ لیتی شہرام پر چلائی۔ جس پر شہرام نے خوب آشام نظروں سے اسے گھورا۔

تمہیں یقین نہیں۔۔۔ تو پھر خود ان سے پوچھو کہ اس نے کیا کیا ہے؟ "شہرام نے سرد" لہجے میں اسے جواب دیا۔

## URDU NOVEL BANK

وہ چلتا ہوا عشرت سوری کے پاس آیا۔ "مجھے صرف اتنا پوچھنا ہے کہ آپ نے ملازمہ کو یہ کیوں کہا کہ آفرین کے کھانے میں ایسی دوائی ڈالو جو اس کے چہرے کے زخم خراب کر دے؟" سب یہ سن کر اپنی جگہ پر گنگ کھڑے رہ گئے۔ (کیا عشرت نے ایسا کیا تھا) سب کے ذہنوں میں عشرت کو دیکھ کر یہ سوال ابھرا۔

www.urdu-novel-bank.com  
visit for more novels:

یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ ناممکن۔ "رتحام سوری کی بے یقین آواز ابھری۔"

تو کیا کرو گے۔۔ اگر میں نے ہی یہ سب کیا ہے تو۔۔ کیا کرو گے؟ غیر لڑکی کے خاطر "مارو گے مجھے۔۔۔ ہاں؟ خون کرو گے میرا۔۔" وہ دانت پیس کر اسے اشتعال دلا گئی۔ جب کہ باقی سب حیران تھے کہ عشرت سے انہیں ایسی توقع نہیں تھی۔

وہ کوئی غیر نہیں، میری بیوی ہے۔۔ میری عورت ہے۔ "وہ شدت سے" دھاڑا۔ "اور۔۔۔ میں آپ کو ماروں گا نہیں بلکہ۔۔۔ آپ کے چہرے سے آفرین کے چہرے کا معاوضہ لوں گا۔ چہرے کے بدلے چہرہ لے کر، حساب برابر کروں گا۔" وہ عشرت ممانی کے طرف قدم بڑھانے لگا۔

## URDU NOVEL BANK

رک جاؤ شہرام۔۔ تم ایسا نہیں کر سکتے۔۔ "اماں بی عشرت ممانی کو بچانے کے لئے"  
لاٹھی کے سہارے کھڑی ہو کر گرج اٹھی۔

آپ کا کچھ کہنا فضول ہے اماں بی۔ "وہ ان کو نظر انداز کر گیا۔" آپ میں سے کسی کو میرا خیال آیا کہ وہ میری بیوی ہے۔۔ میری عورت ہے۔۔! لیکن آپ کیسے خیال کرتی۔۔۔؟ آپ کی نظر میں میری ہی کوئی عزت نہیں ہے۔ تو میری عورت کی کیسے عزت کر سکتی ہیں۔ "شہرام کے وجود غصے سے چیخ رہا تھا۔" آخر اس نے آپ کا کیا بگاڑا تھا؟ آپ کو مجھ سے نفرت تھی۔۔۔، مجھ سے جھگڑا تھا۔۔۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔، لیکن آپ کو آفرین سے کیا عناد تھا؟ آپ کی آفرین سے دشمنی کی کیا وجہ تھی؟۔۔۔ یہ بات میں جاننا چاہتا ہوں۔۔ اس غریب لڑکی نے آپ کی کون سی جائدادیں ہتھیالی تھیں۔ جو آپ نے اس سے دشمنی نبھائی۔۔ ایسی نبھائی کہ۔۔ اس بیچاری کا چہرہ ہی برباد کر دیا۔۔۔۔۔ ہے آپ میں کوئی انسانیت؟۔۔۔ ہے کوئی آپ میں ضمیر نام کی شے؟ کیا آپ کو نہیں پتا۔۔۔ کہ ایک عورت کے لئے اس کا چہرہ کس قدر اہمیت کا حامل ہوتا ہے؟ "وہ غصے اور دکھ سے بول کر عشرت کو خشمگین نظروں سے گھورنے لگا۔ اس پر جیسے خون سوار تھا۔

## URDU NOVEL BANK

"مم میں نہیں جانتی۔۔ تم کس بارے میں بات کر رہے ہو۔۔ میں نے کچھ نہیں کیا۔"

عشرت ممانی اپنی پھپھو یعنی اماں بی کے پیچھے چھپ گئی اور کانپنے لگی۔

یہ مت سمجھیں کہ میں کچھ جانتا ہی نہیں۔ یہ رضیہ اور اس کی بیٹی تھی نا جس نے"

آپ کو ایسا کرنے کے لئے کہا۔ ویسے بھی آپ ان سے قریب ہوتی ہیں۔ کون سے فائدے

کا لالچ دیا تھا انہوں نے؟ "شہرام کی آنکھیں غصے سے جل رہی تھیں، اسے لگا جیسے وہ

کسی بھی لمحے اپنی ہوش کھو سکتا ہے۔

تو کیا کرو گے۔۔ اگر میں نے ہی یہ سب کیا ہے تو۔۔ کیا کرو گے؟ غیر لڑکی کے خاطر"

مارو گے مجھے۔۔۔ ہاں؟ خون کرو گے میرا۔۔ "وہ دانت پیس کر اسے اشتعال دلا گئی۔

وہ کوئی غیر نہیں، میری بیوی ہے۔۔ میری عورت ہے۔ "وہ شدت سے"

دھاڑا۔ "اور۔۔۔ میں آپ کو ماروں گا نہیں بلکہ۔۔۔ آپ سے آفرین کے چہرے کا معاوضہ

لوں گا۔ چہرے کے بدلے چہرہ لے کر حساب برابر کروں گا۔ "وہ عشرت ممانی کے طرف

قدم بڑھانے لگا۔

رک جاؤ شہرام۔۔ تم ایسا نہیں کر سکتے۔۔ "اماں بی عشرت ممانی کو بچانے کے لئے" لاٹھی کے سہارے کھڑی ہو کر غصے سے دھاڑ اٹھی۔ "شہرام، عشرت میری بھتیجی ہے۔ اگر تم نے اسے نقصان پہنچایا تو میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی۔" وہ غصے میں شہرام کو ایو شنلی بلیک میل کرنے لگی۔

www.urdunovelbank.com  
Visit for more novels:

شہرام، رلیکس ہو جاؤ یار، میڈیکل کے شعبے نے کافی ترقی کر لی ہے۔ ہم آفرین کو باہر بھیج دیں گے۔ پلاسٹک سرجری سے اسے ایک نیا چہرہ مل جائے گا۔ "شرمندہ شرمندہ سے سنید سوری جو ہمیشہ خاموش رہتے تھے۔ اسے سمجھاتے ہوئے بولے۔ ان کی کسی سے کوئی دشمنی نہیں تھی۔

علینہ کو سخت غصہ آیا۔ "اگر تم نے اپنی ممانی کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی تو میں تمہیں دودھ نہیں بخشوں گی۔" علینہ کا بس نہیں چل رہا تھا شہرام کو کیسے روکے۔ بے اختیار وہ کہہ گئی جو اسے نہیں کہنا چاہیے تھا۔ اس کی دھمکی پر شہرام نے طنز ہنسا۔ "کیا آپ واقعی یہ سمجھتی ہیں۔۔۔ کہ میں آپ کے ساتھ اپنے رشتے کا خیال کروں گا؟" شہرام سوری نے علینہ کو آگے سے ایک طرف ہٹایا اور عشرت ممانی کو دھکیل کر میز سے لگا دیا۔ ٹیبل پر سے پھل کاٹنے والی چھری اٹھالی۔



## URDU NOVEL BANK

شہرام۔۔۔۔۔ا۔۔۔ایسا مم۔۔مت کرو،، مم۔۔۔میں نے غلط کیا۔۔مم۔۔۔مانتی"

ہوں۔۔۔اب ایسا نہیں کروں گی۔ وعدہ کرتی ہوں۔۔۔مم۔۔۔میں آفرین سے معافی مانگ لوں گی۔۔۔مجھے چھوڑو۔۔۔" وہ خوف سے پتے کی طرح تھر تھر کانپنے لگی۔ الفاظ ٹوٹ ٹوٹ کر ادا ہوئے۔

www.urdu-novel-bank.com  
visit for more novels:

ضرور۔۔۔۔۔تو پھر۔۔۔پہلے میں آپ کا چہرہ تراشتا ہوں۔۔۔۔۔پھر آپ کی طرح سے معافی"

بھی مانگ لوں گا۔۔۔ٹھیک ہے؟ "وہ سفاکی سے مسکرایا۔

وہ اس کی گرفت میں تڑپی۔ چاقو کی نوک اس کے دائیں گال کے قریب آنے لگی۔۔۔"تم"

"سائیکو۔۔۔۔۔ہو چکے ہو۔۔۔۔۔چھوڑو۔۔۔

تو ایک سائیکو سے آپ کہا توقع کرتی ہیں ممانی؟ یقین کریں۔۔۔میں آپ کا چہرہ بھت ہی"

نفاست سے تراشوں گا۔۔۔"اس کی آنکھوں میں جنونی سی چمک تھی۔ وہ چاقو کی نوک سے اس کی پیشانی سے ٹھوڑی تک لکیر بنانے لگا۔ چھری کی چھبن سے وہ تڑپی تھی۔

## URDU NOVEL BANK

رک جاؤ شہرام۔۔۔" سچھے حال کے انٹرنس سے آفرین کی زور سے آواز سنائی دی۔ وہ "نقاہت زدہ وجود کے ساتھ گہرے گہرے سانس لے رہی تھی۔ تھوڑا سا فاصلہ وہ بمشکل طے کر آئی تھی۔ اتنا سا چل آنے میں ہی وہ ہانپ رہی تھی۔ سب پریشان چہروں نے گردن موڑ کر اسے دیکھا۔ اور ان کے چہروں پر امید کی کرن پھوٹی تھی۔

اے لڑکی۔۔۔ کھڑی کیا دیکھ رہی ہو۔۔۔ روکو اس پاگل کو۔" بڑے ابا کا پارہ چڑھا۔ اس نے "آفرین کو دروازے پر ٹھٹھک کر رکتے دیکھا تو خوف سے کپکپاتے لہجے میں آفرین پر دھاڑا۔ آفرین بھویں چڑھا کر نفرت سے انہیں گھورتی ہوئی شہرام کے طرف بڑھی اور شہرام کا بازو تھام کر اسے روکا۔ "تم یہاں سے جاؤ۔۔۔" وہ غصہ ضبط کر کے اسے تنبیہ کر گیا۔ وہ نہیں چاہتا تھا۔ آفرین اس کا یہ جنونی روپ دیکھے۔ ورنہ وہ ہمیشہ کے لئے ڈر جاتی۔

میں نہیں چاہتی۔۔۔ آپ میرا بدلہ لیں۔" وہ ہلکی آواز میں بولی۔ "پھر۔۔۔ یہ اصلی مجرم "نہیں ہے۔ درپردہ کوئی اور تھا جس نے مجھے اصل میں نقصان پہنچانا چاہا۔

آفرین نے شہرام کا غصہ ٹھنڈا کرنے کی کوشش کی۔ جس پر عشرت، تھوک نکل کر جلدی جلدی ہاں میں سر ہلانے لگی۔ "ہاں ہاں۔۔۔ یہ صحیح کہہ رہی۔۔۔ میں وقتی طور پر اس کی باتوں میں آگئی۔ میں نے جان کر نہیں کیا شہرام "عشرت نے آفرین کی ہاں میں

## URDU NOVEL BANK

ہاں ملائی۔ "اسے تو میں بعد میں دیکھ لوں گا۔۔ پہلے آپ سے تو نبٹ لوں" وہ بالکل بھی آفرین کی باتوں میں نہیں آیا۔

شہرام۔۔ "آفرین نے اس کا بازو جھنجھوڑ کر اسے ہوش دلانے کی کوشش کی۔ "یہ آپ کی" ممانی ہے۔ میں نہیں چاہتی آپ اپنی فیملی کو، میری وجہ سے نقصان پہنچائیں۔ میں اتنی اہم نہیں ہوں۔ "اس کی آنکھوں میں جھانکتی وہ خود اپنا معیار کم کر رہی تھی۔ جس پر وہ تڑپ کر پلٹا۔

حالانکہ اس کی ظاہری خوبصورتی زخموں کے باعث وقتی طور پر برباد ہو چکی تھی۔

لیکن اس کے الفاظ میں اب بھی جادو تھا۔ پہلے جیسا سحر تھا۔

کس نے کہا تم میرے لئے غیر اہم ہو۔۔۔؟ نہیں۔۔۔ تم میرے لئے اہمیت رکھتی ہو۔۔۔ "الچہ منناک اور گھمبیر ہو گیا۔ آواز کا وزن ہلکا ہو گیا۔ اس کے الفاظ سن کر وہ کچھ پل ان کے فسوں میں کھو گئی۔ نظریں جھک گئیں۔ "اپنی اماں بی کا سوچیں۔۔۔ اگر اس نے اپنے ہی نواسے کو اپنی بھتیجی کو نقصان پہنچاتے دیکھا تو کیا حالت ہوگی ان کی؟ وہ پہلے ہی بوڑھی ہیں۔۔۔۔ سوچیں شہرام۔ "آواز کا فسوں چل گیا تھا۔۔۔ لفظوں کے جادو نے اپنا سحر

## URDU NOVEL BANK

طاری کر دیا تھا۔ لفظ قطرہ قطرہ قلم کی طرح شہرام کے روح میں گرتے اس کو اپنے حصار میں گرفتار کر گئے تھے۔ اماں بی خود اس کو اپنے دفاع میں بولتا دیکھ کر اپنے آپ شرمندگی محسوس کر رہی تھی۔ کیا تھی یہ لڑکی؟ اسے آفرین کو سمجھنے میں، یقیناً غلطی ہو گئی تھی۔ اس کی نظر واقعی دھوکا کھا گئی تھی۔ دوسروں کی عینک سے جب تک دیکھا تو اسے آفرین سخت بری لگی۔ اب ان کی آنکھوں سے دوسروں کی عینک اتر چکی تھی۔ اسے آفرین ایک فرشتہ لگی تھی۔۔۔

شہرام منجمد ہو چکا تھا۔ اس نے پلٹ کر اماں بی کے بوڑھے وجود کو دیکھا جو منک نظر سے اسے دیکھ رہی تھی۔

چاقو پر اس کی گرفت کمزور پڑ گئی۔ جس سے فائدہ اٹھا کر عشرت ممانی ایسے بھاگی۔ جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔ اس نے آفرین کا دل ہی دل میں شکریہ ادا کیا جس کی وجہ سے اس کی جان بچ گئی تھی۔

چلیں گھر چلتے ہیں۔ "آفرین نے اس کا ہاتھ اپنے نرم مگر نقاہت زدہ کمزور ہاتھوں میں تھام کر کھینچا۔"

تاہم، اب آفرین کے ساتھ اب اس کا بھی ایک گھر ہوگا۔ جسے وہ اپنا کہہ سکیں گے۔

اماں بی، مجھے لگتا ہے شہرام پر پھر سے پاگل پن کا دورہ پڑا ہے۔ اففف۔۔۔۔۔ آج تو میرا "یقیناً قتل ہو جاتا۔ اگر یہ آفرین نہ آتی۔ تو سب میرے قل پڑھ رہے ہوتے۔۔ آھ، توبہ توبہ۔۔۔۔۔" ان دونوں کے وہاں سے جاتے ہی عشرت توبہ توبہ کرتی تشویشناک انداز میں اماں بی کے پاس جا کر دھپ سے صوفے پر بیٹھتے پیشانی سے پسینہ صاف کرتے

ہولی۔

بکواس بند کرو۔۔۔" اماں بی نے غصے میں رکھ کر لاٹھی اس کی بیک پر زور سے "ماری۔ جس پر عشرت ممانی حیرت اور نا سمجھی سے انہیں دیکھنے لگی۔

## URDU NOVEL BANK

کس منہ سے کہہ رہی ہو تم؟ -- ارری میں پوچھتی ہوں۔۔۔ تمہارے پاس کسی چیز کی " کمی تھی عشرت۔۔۔ جو تم نے لالچ میں آکر غیروں سے رشوت لینا شروع کر دی۔۔۔ آج " سچ میں تم نے میرا سر جھکا دیا۔

ممائی، آپ واقعی حد سے زیادہ لالچی اور ظالم عورت ہیں۔ "زبحام بگڑے تاثرات کے " ساتھ انہیں خفگی سے دیکھ کر انہیں جیسے شرم دلائی۔ شرمسار سی عشرت نے خفت سے مٹھیاں بھینچی۔ اسے شرم سے اور زیادہ نفرت ہونے لگی۔ اتنی کہ دل چاہ رہا تھا۔ اس کے ٹکڑے کر دے۔

☆☆☆☆☆☆

گاڑی ہموار سڑک پر بھاگ رہی تھی۔

میر ہادی گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا۔ اور پیچھے شرم آفرین کے ساتھ بیٹھا اس کے چہرے کے زخموں کو دکھ افسوس ملے تاثرات سے دیکھتا رہا۔

آفرین جانتی تھی کہ اس کا چہرہ کتنا بھیانک لگ رہا ہوگا۔۔۔ تبھی اس کے گھورنے پر پریشان ہو رہی تھی۔ "آپ کو میرے جملوں کو سریس لینے کی ضرورت نہیں۔ میں صرف آپ کو بچانا چاہتی تھی۔ میں نہیں چاہتی تھی کہ آپ عشرت ممائی کو ضرر پہنچا کر اپنے

## URDU NOVEL BANK

لیئے پریشانیاں کھڑی کر دیں۔ اگر آپ کو کچھ ہو جاتا تو میں دوبارہ سے زندان میں قید کر دی جاتی۔۔

میں جانتا ہوں "شہرام نے نظر جھکا کر اپنے ہاتھ کی لکیروں کو بغور دیکھا۔ وہ سوچ بھی " نہیں سکتا تھا کہ اس کی طرف سے اتنی تکلیف ملنے کے باوجود بھی وہ اسے اتنی آسانی سے معاف کر کے اسے بچانے بھاگی آئے گی۔۔ وہ اس پر سخت نادم تھا۔۔۔ وہ اس کی حفاظت نہیں کر پایا۔ یہ لڑکی چاہے جانے کے لائق ہی نہیں بلکہ پوجا کرنے کے لائق تھی۔ وہ اس کی دھول برابر بھی نہیں تھا۔ وہ اسے بہت اونچائی پر کھڑی دکھائی دی۔ ایک شدید درد نے اسے گھیر لیا۔ اس کے ہاتھ پھر سے کانپنے لگے۔ یہ خود پر غصہ تھا جو اس سے کنٹرول نہیں ہو رہا تھا۔

گاڑی روکو۔ "اس نے اچانک حکم دیا۔"

ہادی نے فوراً گاڑی کو بریک لگائے۔ پیچھے آنے والی گاڑیاں بھی رک گئیں۔

میر آفرین کو ہسپتال لے جاؤ۔ میں کچھ دیر میں پہنچ جاؤں گا۔ "شہرام تیزی سے " گاڑی سے باہر نکلا۔ آفرین نا سمجھی سے دیکھے گئی۔

## URDU NOVEL BANK

آفرین نے ریئر ویو مرر میں دیکھا کہ شہرام پیچھے والی گاڑی میں سوار ہو رہا تھا۔ اس کی چال میں لڑکھڑاہٹ تھی۔

وہ طنزیہ ہنسی اور میر ہادی سے بولی۔ "ہادی، ان کو مجھ سے بدلو آتی ہوگی۔ ہے نا؟ تبھی اسے برداشت کرنا مشکل ہو گیا ہوگا۔"

www.urdu-novel-bank.com  
Visit for more novels:

وہ واقعی میں کافی دگرگوں حالت میں پہنچ چکی تھی۔ زندان میں اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔۔۔ ہیبتناک خاموشی۔ سردی۔۔۔ منہ دھونے کا پانی میسر نہیں تھا تو نہاتی کہاں سے؟ پھر بھی وہ ہر روز اسی جگہ کھاتی، پیتی اور سوتی تھی۔۔۔ اس کے وجود سے بدلو آرہی تھی۔ گاڑی میں بدلو تھی۔ جسے وہ خود بھی برداشت نہیں کر پارہی تھی۔

ہادی نے جلدی سے وضاحت کی۔ "آفرین بھابھی یہ بات نہیں ہے۔ آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ شہرام صاحب کو۔۔۔۔۔"

وہ ہچکچایا۔ وہ اسے یہ نہیں بتا سکتا تھا کہ شہرام صاحب ٹھیک نہیں ہے۔ غصہ کنٹرول کرنے کے لئے اسے اپنی دوائی لینے کے لیے دوسری گاڑی میں جانا پڑا تھا۔ یا شاید!۔۔۔ دوبارہ سے خود کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرے۔۔۔



## URDU NOVEL BANK

تمہیں مجھے کچھ بھی سمجھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں جانتی ہوں۔۔۔ اچھی طرح" سمجھتی ہوں۔ "آفرین کو ہادی کی بات مضحکہ خیز لگی تھی۔ وہ سمجھی میرا شہرام کا دفاع کرنے کی فضول سی کوشش کر رہا ہے۔

میرا ہادی بے بس ہوا تھا۔

آپ سمجھ ہی نہیں سکتیں آفرین بھابی، کہ شہرام سُوری کو آپ کی کتنی پرواہ (ہے۔ آپ نہیں سمجھ سکتیں کبھی بھی۔

☆☆☆☆☆☆

ہاسپٹل میں ڈاکٹر تنویر اپنی دوستی کا حق ادا کر رہا تھا۔ اس نے آفرین کے فریکل چیک اپ کے لئے ملک کے قابل ترین ڈاکٹر زارتیج کئے تھے۔ جس کی رزلٹ بھی جلدی آگئی تھی۔

رزلٹ کا معائنہ کرنے کے بعد ڈاکٹر تنویر کے چہرے پر گہری فکر مندی کے تاثرات آئے تھے۔ اس نے بیڈ پر لیٹی ہڈیوں کا ڈھانچہ بنی آفرین کو ترحم بھری نظروں سے دیکھ کر لب بھیج کر نفی میں سر ہلایا۔ جسے کھانے میں حد سے زیادہ نمکیات دی گئی تھی۔ اس نے

## URDU NOVEL BANK

دکھ سے ایک سرد آہ کھینچی۔۔ "سارے اشارے اسٹینڈرز کے مطابق نہیں ہیں۔  
"ہائپو گلیسیمیا، خون کی کمی، پانی کی کمی، غذائیت کی کمی اور پیپٹک السر۔

آفرین نے ایسے سر ہلایا۔۔ جیسے اسے ان سب کا اندازہ پہلے سے ہی ہو۔ زندان میں اکثر  
اسے تکلیف دہ الٹیاں آتی تھیں۔ معدہ سخت درد کرتا تھا۔ الٹی ایسی ہوتی تھی جیسے آنتیں  
باہر نکل آئی ہوں۔ سو ڈاکٹر کی بات پر اسے حیرت قطعاً نہیں ہوئی تھی۔

شہرام بھی وارڈ میں اس کے ساتھ موجود تھا۔ اس نے دانت کچکچا کر مٹھیاں بھینچیں۔ وہ  
جانتا تھا اس کی صحت پہلی ہی اچھی نہیں رہتی تھی۔ وہ کمزور تھی۔ اور اب اس کی حالت  
پہلے سے زیادہ بدتر ہو چکی تھی۔ "آہہمم۔۔۔ آفرین بھابھی، آپ آرام کریں۔" ڈاکٹر تنویر  
جھجھک کر آفرین سے نظر چراگیا۔ اور شہرام کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کیا۔ "تم میرے  
"ساتھ آؤ، تاکہ میں تمہیں دوائی دوں۔۔۔۔"

ڈاکٹر تنویر، اگر بات میرے چہرے کے متعلق ہے تو۔۔۔ آپ ہر بات میرے سامنے  
کہہ سکتے ہیں۔ مجھ سے چھپانے کا کوئی فائدہ نہیں۔۔ "آفرین نے ہلکی سی مسکان سے  
اسے دیکھا۔

## URDU NOVEL BANK

ڈاکٹر تنویر نے ترجم سے اس لڑکی کو دیکھا۔ جو حالات کے ستم سہہ کر بے حس ہو چکی تھی۔ "ٹھیک ہے۔۔ ایمانداری کی بات۔۔۔ آپ کے زخم کافی سریس ہیں۔ ان کا ہجم کافی بڑا اور گہرا ہو چکا ہے۔ میں نے کتنے ہی اعلیٰ پائے کے کاسمیٹالوجسٹ سے مشورہ کیا ہے۔ اور وہ ہر ممکن طور پر آپ کے چہرے کا علاج کر تو لیں گے۔۔۔ لیکن۔۔۔۔۔ رسک بحر حال رہے گا۔" وہ ہچکچایا۔ "کیونکہ۔۔۔ یہ مکمل ریکوری نہیں ہوگی۔ اس کے لئے آپ کو "سرجری کرانی پڑے گی۔"

شہرام دیکھ رہا تھا وہ یہ سب بظاہر تو پرسکون نظر آتے سن رہی ہے۔ لیکن اس سکون کے پیچھے کئی طوفان مچل رہے تھے۔ کئی آپس سسک رہی تھیں۔ کئی زور زور کی چیخیں تھیں جو اپنے چہرے کی بربادی پر ماتم کناں تھیں۔ وہ اس کی سپاٹ اور یک ٹک آنکھوں میں یہ سب محسوس کر سکتا تھا۔ سچ تو یہ تھا کہ اس کی دگرگوں حالت دیکھ کر خود اس کا دل رو رہا تھا تڑپ رہا تھا۔

ان سے اور کچھ پوچھنے کی ضرورت نہیں۔۔۔ اگر یہاں کی ٹیکنالوجی بہتر نہیں۔۔۔ اور تم "اس مسئلے کو فلکس نہیں کر سکتے تو ہم علاج کے لئے بیرون ملک جائیں گے۔" آنکھوں میں تفکر بھرے تاثرات اور گھمبیر مگر، مستحکم لہجے میں کہتا وہ آفرین کو حیران کر گیا۔

## URDU NOVEL BANK

میں نیا چہرہ حاصل کرنے کے لئے کاسمیٹک سرجری نہیں کرواؤں گی شہرام۔ "آفرین" نے ضدی لہجے میں مداخلت کی۔

تو پھر، چہرے پر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے نشانات رہ جائیں گے۔ آفرین۔ "شہرام سوری نے" تفکر سے اسے دیکھ کر کہا۔

میں سمجھ گئی ہوں۔ "اثبات میں سر ہلا کر، سکون سے تکیے سے ٹیک لگا گئی۔ "تھینک" "یو۔"

مجھے افسوس ہے۔۔۔ لیکن۔۔۔ اب ٹیکنالوجی بہت فاسٹ ہے۔ آپ کو امید کا دامن" بالکل نہیں چھوڑنا چاہیئے۔ "ڈاکٹر تنویر نے پیشہ ورانہ انداز میں ہمت بندھائی۔

اٹ از اوکے۔۔۔ شاید۔۔۔ یہ اس طرح ہی میرے حق میں بہتر ہو۔ "آفرین نے" نقاہت زدہ مدہم مسکراہٹ سے اسے دیکھا۔ وہ شروع سے یہ مدہم مسکان سجائے ہوئے تھی۔ لیکن گہری نظر سے دیکھنا والا کوئی بھی شخص اس کی آنکھوں میں دیکھ کر سمجھ سکتا

## URDU NOVEL BANK

تھا کہ وہ ناامید ہے۔ وہ خود کو قسمت کی دھار پر چھوڑ چکی ہے۔۔۔ اسے اب اپنی کوئی فکر نہیں ہے۔

شہرام کی آنکھوں کی جیسے جوت بجھنے لگی۔ وہ تنویر کے طرف مڑا۔ "کیا تم باہر جاسکتے ہو؟"

"

www.urdu-novelbank.com

Visit for more novels:

ضرور۔۔۔" انگوٹھے سے بیسٹ لک کا اشارہ دیکھ کر وہ باہر نکل کر دروازہ بھی بند"

کر گیا۔ اسے میاں بیوی کو تخلیہ دینا تھا۔ شاید اس طرح شہرام آفرین بھابھی کو سرجری کے لئے راضی کر سکے۔

اس کے جاتے ہی شہرام نے آفرین کے جانب قدم بڑھائے۔ وہ اسے خاموشی سے دیکھ رہی تھی۔ قریب آکر اس کا کمزور ہاتھ اپنے مضبوط سفید ہاتھوں کے حصار میں محفوظ کیا۔ اس کی گہری آنکھوں میں سنجیدگی واضح تھی۔ "مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ تم کیسی دکھتی ہو۔۔۔ مجھے پرواہ نہیں۔۔۔ مجھے بس تم سے محبت ہے آئی۔۔۔ صرف تم سے۔۔۔ تمہارے چہرے سے نہیں۔۔۔"

کیا واقعی۔۔۔؟؟ "آفرین نے استہزاء سے اس کے تازہ بدلے ہوئے کپڑوں پر نظر" کی۔ "خود سے جھوٹ مت بولا کریں۔۔۔ آپ نے مجھے گلے لگایا تھا نا۔۔۔ اس کے بعد آپ

## URDU NOVEL BANK

نے فوراً کپڑے بدل لئے۔ آپ کو صفائی کا خفقان ہے۔ یہ بات آپ بھی اچھے سے جانتے ہیں۔۔۔ اور میں بھی۔۔۔ ہے نا؟

نہیں۔۔۔ ایسا نہیں۔۔۔ "زندگی میں پہلی بار وہ ہچکچاتے ہوئے جیسے کوئی معصوم سا بچہ" لگا۔ اسے حقیقت بتانا پہاڑ کی چوٹی سر کرنے جیسا لگا۔

اگر وہ اسے سچ بتا دیتا کہ وہ ٹھیک نہیں ہے غصے میں اس نے خود کو نقصان پہنچایا ہے۔ جس وجہ سے اس نے خون آلود کپڑے تبدیل کر کے صاف کپڑے پہن لئے تو شاید وہ اسے پاگل سمجھتی۔ اور خوفزدہ ہو جاتی۔

آپ وضاحت دینے میں بالکل بھی اچھے نہیں ہیں شہرام۔ "آفرین کو چڑچڑاہٹ سی" ہوئی۔ "میں اپنے بگڑے ہوئے چہرے پر دکھی نہیں ہوں شہرام۔۔۔ بلکہ خوش ہوں۔۔۔ یہ ایک اچھی چیز ہے جو میرے حق میں ہے۔ اب میری خوبصورتی کو لے کر، کوئی مجھ پر الزام نہیں لگا سکتا۔۔۔ کیا آپ میں میرے قریب سونے کی اب بھی ہمت ہے؟ کم از کم "آخری بار تو مجھے یہ عزت دے دیں۔

شہرام کو اس کی بات پر سخت برا لگا۔ کیا وہ اسے ایسا مرد سمجھتی ہے؟ اس نے آفرین کو اتنے خوبصورت الفاظ کہے تھے۔ اسے بتایا تھا کہ اس کی خوبصورتی اس کے لئے معنی نہیں

## URDU NOVEL BANK

رکھتی۔۔۔ وہ صرف اس سے محبت کرتا ہے۔۔۔ اس کے باوجود بھی۔۔۔ وہ ناامید تھی۔۔۔ بے یقین تھی۔۔۔

آئی۔۔۔ تم مجھے بھت، غلط سمجھی ہو۔۔۔ میں ایسا نہیں ہوں۔۔۔ میں یہ تمہارے سامنے "ثابت کروں گا۔ کہ مجھے تم سے۔۔۔ فقط تم سے محبت نہیں۔۔۔" اس کے رکنے پر آفرین چونکی۔۔۔ دھڑکن کی۔۔۔ سانس تھم گئی۔ "محبت نہیں۔۔۔ عشق ہے۔۔۔ عشق ہے مجھے تم سے۔۔۔ میں یہ ابھی ثابت کروں گا۔۔۔" اس کے ساتھ ہی وہ اس پر کسی ہرے بھرے پھل دار درخت کی طرح جھک کر سایہ فگاں ہوا۔ اسے اپنے بازوؤں کے حصار میں شدت سے قابو کیا۔ دونوں کی ہی سانسیں جل رہی تھیں۔ وہ زیادہ دیر اس کی شدت سہ نہ پائی۔۔۔ اس کی سانس اکھڑنے لگی۔ شہرام نے یہ دیکھ کر حصار نرم کیا۔۔۔ اسے کسی متاع کی طرح آغوش میں بھرے۔۔۔۔۔ اب وہ اس کے زخموں پر محبت بھرے پھالے رکھ رہا تھا۔ اپنے چہرے کے زخموں پر اس کا محبت بھرا لمس محسوس کرے آفرین نے آہستگی سے آنکھیں کھولی۔۔۔ شہرام اس پر جھکا ہوا تھا۔ اس کی گھنی اور لمبی پلکیں اسے اور بھی وجیہ بنا رہی تھیں۔ محبت بھرا لمس آفرین کے اندر ایک نئی امنگ جگا رہا تھا۔۔۔ جو

## URDU NOVEL BANK

احساس پیدا ہوا تھا وہ تحفظ کا احساس تھا۔ جیسے وہ اکیلی نہیں۔۔ اس کے ساتھ شہرام سُوری نام کا مضبوط حصار ہے۔

☆☆☆☆☆

www.urdu-novel-bank.com  
Visit for more novels:

لگے دن۔۔ وہ ابھی سو رہی تھی۔ شہرام سُوری اس کے جاگنے سے پہلے ہی اپنے ٹائم پر نکل گیا۔

ابھی صبح کے دس بج رہے تھے۔ وہ ناشتے کے بعد، صوفے پر بیٹھی کوئی شو دیکھ رہی تھی۔ جس کے ختم ہوتے ہی کسی سیلبریٹیز کا انٹرویو شروع ہو رہا تھا۔ اس نے بنا دیکھے بور ہو کر اپنی موبائل اٹھالی۔ اس وقت ماں جی۔۔ آفرین کے لئے کافی بنا کر لائی۔ "آفرین بیبی، یہ تو اپنے شہرام صاحب لگتے ہیں۔۔" اس نے ٹی وی کے طرف غور سے دیکھتے اپنی عینک اتار کر پھر صاف کر کے پہنتے کہا۔ آفرین نے چونک کر نا سمجھی سے ٹی وی کے جانب دیکھا۔ اور حیران رہ گئی۔ یہ اس کی پہلی آفیشل ایپرنس تھی۔ بیک گراؤنڈ میں لاؤنج جیسا سیٹ تھا۔ اور شہرام سُوری صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ جمائے بیٹھا تھا۔ اس کے وجود پر کالے رنگ کا شلوار قمیص بہت سج رہا تھا۔ کندھوں کے گرد بادامی رنگ کی شال تھی۔ وہ



## URDU NOVEL BANK

ایک بار عجب خاندانی رئیس لگ رہا تھا۔ اپنے سوری خاندان کی وجاہت اور رعب جیسے اسے ورثے میں ملی تھی۔

اس کی سیدھی کھڑی ناک۔ فراخ پیشانی۔ جس پر کچھ بال ہمیشہ بکھرے رہتے۔۔۔ اور اس کی وجاہت میں اضافے کا باعث بنتے تھے۔ صاف ستھرے مضبوط ہاتھ اور پاؤں۔۔۔ اس کی شخصیت کو پروقار بناتے تھے۔ وہ دیکھنے میں ایک ہیرو جیسا لگتا تھا۔۔۔ یا آفرین کو لگ رہا تھا۔ جو باریک بینی سے اس کی شخصیت کا معائنہ کر رہی تھی۔ آفرین کی نظر اس سے ہٹ ہی نہیں رہی تھی۔

رپورٹر کہہ رہا تھا۔ "بہت کم ایسا ہوا کہ شہرام سوری نے ہمارا انٹرویو قبول کیا ہو۔۔۔ میں نے بھت بار اپائنٹمنٹ لینے کی کوشش کی تھی۔ لیکن انہوں نے میری درخواست ہمیشہ رد کر دی۔۔۔ لیکن خوش قسمتی سے اس بار سوری صاحب ہمارے ساتھ ہیں۔"

"اب وہ شہرام کے طرف مڑا۔" السلام علیکم سوری صاحب کیا حال ہیں۔۔۔؟

"جس پر شہرام نے سر ہلا کر سلام کا جواب دیا۔" الحمد للہ دعائیں ہیں۔

## URDU NOVEL BANK

سب سے پہلے تو آپ کا شکریہ جو آپ نے ہمیں انٹرویو دینے کے قابل سمجھا۔ "اس پر" شہرام نے سر ہلا دیا۔

آفرین حیران تھی۔۔۔ (تو کیا وہ واقعی اس سے عشق کرتا ہے؟ جبھی صرف اس کی خاطر انٹرویو کے لئے راضی ہوا۔)

www.urdu-novel-bank.com  
Visit for more novels:

دراصل حال ہی میں بہت سے لوگ مجھ پر مسلسل تنقید کرنے لگے ہیں۔ لوگ مجھے "کس زاویہ نگاہ سے دیکھتے ہیں۔۔۔ مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں۔ لیکن جب تنقید کے دائرے میں مجھ سے جڑی عزیز ہستی آئے گی۔ تو میں ماسٹ کروں گا۔۔۔ میں احتجاج کروں گا۔ لوگوں کو یہ حق کسی نے نہیں دیا کہ وہ میری عزیز ہستی کو برا بھلا کہیں۔ جو میری عزیز ترین پیاری بیوی ہے۔" اس کے مدبرانہ اور ٹھہرے ٹھہرے لہجے پر جہاں دیکھنے والے چونکے وہیں ہوسٹ کا بھی منہ کھلا رہ گیا۔

بیوی۔۔۔؟ "جس پر شہرام نے سر ہلا دیا۔ اور کیمیرہ کے جانب رخ کر کے مسکرا کر "اطمینان سے بولا۔ "شی۔۔۔ والے کارپوریشن کی مالک، آفرین یزدانی میری محبوب بیوی ہیں۔"

## URDU NOVEL BANK

لیکن یہ کب کی بات ہے؟ آپ نے نکاح کیا تھا؟ "رپورٹر حیرت سے سامعین کے ذہنوں میں کلبلا تے سوالوں کو زبان دے گیا۔

بلکل نکاح کیا تھا۔ اور دو سال پہلے کیا تھا۔ "اس نے سنجیدگی سے برہلا کہا۔"

ناممکن۔۔۔ اس بات کا کیا ثبوت ہے۔۔۔ ہم سب حیران ہیں۔۔۔ براہ مہربانی اپنے

visit for more novels:

پرستاروں کو مطمئن کریں۔ "رپورٹر خود بھی غائب دماغ سا بولا۔

اس میں کیا ناممکن ہے؟ "شہرام نے تیکھے چتون سے اسے دیکھا۔ "میں نکاح نامہ کی" "فائل ساتھ لایا ہوں۔۔۔ تاکہ ہر بات کلیئر ہو سکے۔

اس نے پاس پڑی فائل اٹھا کر اس میں سے نکاح نامہ نکال کر اسے دکھایا۔ کیمیرہ نے فوکس کیا۔ جہاں ان کے نام۔۔۔ نکاح کی تاریخ، دن اور سال کے ساتھ وقت بھی لکھا تھا۔ ساتھ ہی دونوں کی نکاح کرتے تصاویر بھی تھیں۔

ادھر ماں جی اتنی حیران ہوئی کہ اس کے ہاتھ سے پھل کاٹنے والی چھری تک گر پڑی۔

آفرین، مم۔۔۔ میم۔۔۔۔۔ نہیں۔۔۔ بیگم صاحبہ۔۔۔ آپ دونوں تو شادی شدہ ہیں؟ "آفرین خود ہکا بکا سی یہ سب دیکھ رہی تھی۔

## URDU NOVEL BANK

ہاں یہ سچ تھا۔۔۔ ان دونوں میں نکاح ہوا تھا۔۔۔ لیکن۔۔۔ شہرام نے تو اس سے طلاق کے ایگریمنٹ پر سگنیچر کروائی تھی۔۔۔ پھر؟؟ کیا اسے طلاق نہیں ہوئی تھی؟ کیا وہ ابھی تک اس کی بیوی تھی؟ (اتنے سارے اچھے سوالوں کی گردش سے آفرین کا ذہن چکرانے لگا۔ وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟

ادھر رپورٹر بھی متذبذب تھا۔ "مم۔۔۔ مگر۔۔۔ کیا آپ نے تانیہ لاشاری کے ساتھ ڈیننگ نہیں کی تھی؟ ایک ماہ پہلے کی بات ہے۔" رپورٹر کے سوال پر اس کے ہونٹوں پر مدہم طنز بھری مسکان ابھری۔

جہاں تک اس ایشو کی بات ہے تو۔۔۔ میں خود بھی متجسس ہوں۔ "دھیے مگر پختہ لہجے" میں کمرہ کے طرف رخ کر کے بات جاری رکھی۔ کمرہ نے شہرام کو فوکس کیا۔ "مس تانیہ لاشاری صاحبہ، اگر آپ یہ پروگرام دیکھ رہی ہیں تو۔۔۔ آپ سے صرف ایک سوال پوچھنا چاہوں گا۔۔۔ میں نے آپ سے کب ڈیننگ کی؟ کیا میرا سوری محل کی ڈنر پارٹی میں اماں بی کے زور بھرنے پر آپ کے ساتھ بات کرنا، آپ کی نظر میں ڈیننگ تھا؟۔۔۔ میں نے کبھی آپ کو ملنے کے لئے نہیں بلایا۔۔۔ میں نے ہمیشہ آپ کے ساتھ

## URDU NOVEL BANK

روکھا رویہ رکھا۔ کوئی بھی یہ سب دیکھ کر بتا سکتا ہے کہ مجھے آپ میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔"

رپورٹر دنگ رہ گیا۔ "لیکن۔۔۔ کچھ ماہ پہلے آپ کی تصویر تانیہ لاشاری کے ساتھ میڈیا پہ شیئر کی گئی تھی۔۔۔ جہاں آپ دونوں باغ میں کھڑے پھل توڑ رہے ہیں۔۔۔ یہ دیکھ کر ہر کوئی یہی سمجھا کہ آپ دونوں کے بیچ میں کچھ نہیں۔۔۔ بلکہ بہت کچھ ہے۔"

اوہ، اس وقت؟ مجھے معلوم نہیں تھا کہ وہ موجود ہے۔ جب میں محل پہنچا، میری نانی نے مجھے زبردستی اس کے ساتھ باغ میں پھل توڑنے بھیج دیا۔ اور میری بے خبری میں تصویر کھینچ کر میڈیا کو بھیج دی۔ مجھے معلوم نہیں سکا۔۔۔ میں نے پھل توڑے اور اپنی بیوی کو کھلانے کے لئے اپنے گھر واپس آگیا۔ اس دن واپس آتے میں نے مس تانیہ لاشاری پر ہر بات واضح کر دی تھی۔ اسے کہا کہ مجھے آئندہ پریشان نہ کرے۔ "اس کا رخ کیمرا کے جانب تھا کیمرا اسے فوکس کر کے قریب سے دکھا رہا تھا۔ شہرام کا چہرہ تک کسی بھی قسم کے تاثرات سے پاک تھا۔ صرف آنکھیں تھیں جن میں ناگواری صاف نظر آرہی تھی۔ جیسے اسے تانیہ نامی بلا کا ذکر تک اپنی زبان پر ناگوار ہو۔"

آخر میں وہ جیسے تانیہ سے مخاطب تھا۔ اس کے لہجے میں ناگواری صاف جھلک رہی تھی۔ "مس تانیہ لاشاری صاحبہ، آپ کے لفظوں کی وجہ سے مجھے پورے ملک نے تنقید کا نشانہ بنایا ہوا۔ آپ کو اچھی طرح پتا ہے۔ کہ نہ تو میں آپ کے قریب ہوا تھا۔۔۔۔۔ نا ہی کبھی ملنے کی کوشش کی تھی۔ یہ آپ تمہیں جو بار بار میرے گھر میرے پیچھے آجاتی تھیں۔ میں آپ کے منہ کبھی نہیں لگا۔" اس کے لہجے میں ہلکا سا غصہ ابھرا۔

رپورٹر جیسے خواب سے جاگا۔ یہ لڑکی تو بہت چالاک ہے۔۔۔ ادھر تو کہانی ہی کچھ اور نکلی۔ شہرام سُوری صاحب، کیا آپ کے خاندان کے لوگ آپ کی آفرین یزدانی کے ساتھ "خفیہ شادی کے متعلق آگاہ ہیں؟

شہرام نے اثبات میں سر ہلایا۔ "وہ صرف یہ سمجھتے ہیں۔ کہ میں آفرین یزدانی کے ساتھ ڈیٹنگ کر رہا ہوں۔۔۔ لیکن میری فیملی مکمل اس کے خلاف ہے۔۔۔ وہ سوچتے ہیں، آفرین کا اسٹیٹس کم ہے، وہ میرے قابل نہیں کیونکہ وہ مستقبل میں مجھے کوئی مالی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔۔۔ لیکن مجھے اس بات کی پروا نہیں ہے۔۔۔ وہ مجھے میلیبورن میں ملی تھی۔ جب ہماری شادی ہوئی تب اسے میری حیثیت تک کا علم نہیں تھا۔۔۔ وہ مجھے ایک عام سا وکیل سمجھ کر محبت کر بیٹھی تھی۔ تو اب مجھے کسی کی پروا نہیں رہی۔ میں اپنی

## URDU NOVEL BANK

بیوی کی اور بے عزتی برداشت نہیں کر سکتا۔۔ میں نے فیصلہ کر لیا کہ اب اپنی شادی کو منظر عام پر لاؤں گا۔ اور سب کو بتاؤں گا کہ شہرام سُوری کی زندگی کا محور صرف آفرین یزدانی ہے۔ اس دل پر صرف اور صرف آفرین یزدانی کی حکمرانی ہے۔۔۔۔۔ اس کے علاوہ۔۔۔۔۔ "وہ اٹھ کھڑا ہوا۔" یہ میں ہی تھا جس نے بااثر خاندان کے نوجوانوں کی ٹانگیں توڑ ڈالی۔۔۔ مجھے یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ وہ کتنے خبیث تھے۔۔۔ لیکن انہیں میری بیوی کی تذلیل نہیں کرنی چاہیے تھی۔ آفرین یزدانی ایک ایسی لکیر ہے جسے میری موجودگی میں، کوئی عبور نہیں کر سکتا۔ میں پوری دنیا کے خلاف ہو جاؤں گا۔۔۔۔۔ اگر بات میری آفرین کے خلاف ہوگی۔ "اس کی آنکھوں میں شعلوں کی سی لپک تھی۔ کیمرہ کو دیکھتے ہوئے اس کی آنکھوں میں محبوبانہ چمک آئی۔ جیسے آفرین کو گھور رہا ہو۔ آفرین کے دل کی دھڑکنیں اسپید پکڑنے لگیں۔

دل میں وہ مان گئی کہ کوئی بھی عورت شہرام کی وجاہت اور خوبصورتی پر اپنا دل نہیں بچا سکتی۔ خود اس کی دھڑکنیں ہی بناتال کے ہوا کی لہر پر مورقص تھیں۔

اس کے قریب بیٹھی ماں جی نے بے اختیار اپنے خوشی کے آنسو پونچھے۔ "میں جانتی تھی ان کے دل میں صرف آپ ہیں۔ اب تو آپ دونوں شادی شدہ بھی ہیں۔ بس اب جلدی

## URDU NOVEL BANK

سے اپنی فیملی مکمل کریں۔۔۔ یہ سونا گھر ننھی سی قلقاریوں سے مہکنا چاہیئے۔ "ماں جی اپنی ہی کہے گئی۔

آفرین بلکل گنگ سی بیٹھی تھی۔

تاہم، شہرام سوری کے انٹرویو نے عوام میں ایک سنسنی پیدا کر دی تھی۔ لوگوں کی رائے منٹ میں بدل چکی تھی۔۔۔



☆☆☆☆☆☆

یہ دو ٹکے کا خبیث شخص۔۔۔ مجھے نہیں پتا تھا یہ ایسا کرے گا۔ "شہرام کا انٹرویو دیکھ کر، رضیہ بیگم آگ بگولہ سی ہوئی۔

ان دنوں وہ اپنی بیٹی کا امیر خاندان میں رشتہ ہونے پر کافی خوش تھی۔ وہ سمجھی تھی اس نے جو جال پھینکا ہے اس میں شہرام ہمیشہ کے لئے برباد ہو جائے گا۔ لیکن قدرت کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ نہ صرف شہرام سوری نے اپنا امیج صاف کیا تھا بلکہ آفرین یزدانی

Visit For More Novels: [www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)



کو بھی ہر الزام سے صاف نکال لیا تھا۔ لیکن تانیہ سوری کا بڑے خاندان میں بنا بنایا میج ڈیج ہو چکا تھا۔ امیر خاندان میں رشتہ اب ہوتا نہ دکھائی دیا۔ اسے توقع نہ تھی کہ ان کی کشتی کنارے پر لگنے سے پہلے ہی ڈوب جائے گی۔ شطرنج کی بساط الٹ جائے گی۔ انہیں! مات ہو جائے گی!

www.urdu-novelbank.com  
visit for more novels:

شہرام کے پاس نکاح نامہ کی صورت میں پکا ثبوت موجود تھا۔ اشتعال میں آکر وہ عظیم لاشاری کے کمرے میں جا کر چلائی۔ کیا تم شروع سے ہی حقیقت جانتے تھے؟؟ جانتے تھے نا تم۔۔۔۔۔ کہ آفرین شہرام کی بیوی ہے؟ "وہ دانت پیس کر عظیم لاشاری کو گھورنے لگی۔ جو اس وقت اپنے روم میں بیڈ سے ٹیک لگائے کتاب پڑھ رہے تھے۔ رضیہ کی بکواس انہوں نے سنی اور سر اٹھا کر تیکھے چتون سے اسے گھورا۔۔۔ پھر نظر انداز کر کے کتاب میں مگن ہو گئے انہیں اس پاگل عورت سے ماتھا ماری کرنے کا شوق نہیں تھا۔

جب تم جانتے تھے تو ہم سب سے جھوٹ کیوں بولا کہ آفرین کی ولید سے منگنی ہوئی "ہے؟ کیا تم ہمیں بیوقوف بنا رہے تھے؟

## URDU NOVEL BANK

تانیہ لاشاری ماں کے چینخ چینخ کر بولنے پر وہاں کب سے کھڑی اپنے باپ کو غصے سے دیکھ رہی تھی۔ برداشت نہ کرتے بول پڑی۔ "ڈیڈ، آپ نے ایسا کیوں کیا۔۔۔ آپ نے " ! صرف آفرین کی مدد کی۔ آپ کو صرف اس کا خیال تھا۔۔۔ میرا نہیں

www.urdu-novel-bank.com

visit for more novels:

تم دونوں بیمار ذہن کی مالک ہو۔ "وہ بیزار ہوا۔ "اب میں یہاں بالکل نہیں رہ "سکتا۔۔۔ میں اس گھر سے جا رہا ہوں۔

وہ ان کی بے سروپا باتیں برداشت نہ کر سکا۔ اٹھ کھڑا ہوا۔ اپنے کچھ ڈریسز اور چیزیں بیگ میں ڈالی۔ اور کمرے سے نکل گیا۔ دونوں اسے غصے سے جاتا دیکھتی رہ گئی۔

☆☆☆☆☆

اس حرام خور نے آفرین یزدانی کے ساتھ پہلے ہی سے شادی کر رکھی تھی۔۔ ہمیں بتایا "تک نہیں۔ "ہاشم خان سوری حال میں ادھر سے ادھر غصے سے چکر کاٹتے جل بھن رہے تھے۔ اماں بی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر بیٹھی اسے سن رہی تھی۔

## URDU NOVEL BANK

ٹھیک ہے۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔ کہ وہ اب بڑا ہو چکا ہے۔۔۔ اور اپنے فیصلے کرنے میں " آزاد ہے۔ لیکن اسے ہم کو بیوقوف بنانے کا حق کس نے دیا؟ ہم خامخواہ بیوقوفوں کی طرح اس کی شادی کے لئے پریشان ہوتے رہے۔ "بڑے ابا گرج رہے تھے۔ سب خاموش بیٹھے سن رہے تھے۔

www.urdu-novelbank.com  
visit for more novels:

پھوپھو۔۔۔ شہرام نے جو کچھ ٹی وی پر کہا ہے وہ حد سے زیادہ ہو گیا۔۔۔ آپ نے اسے " پالا۔۔۔ پڑھایا۔۔۔ اتنی کیئر کی۔۔۔ لیکن اپنی زندگی کے اہم فیصلے کے وقت، اس نے آپ کو دودھ سے مکھی کی طرح باہر نکال دیا؟ کمال ہو گیا! " عشرت کا خون کھول اٹھا۔

آپ تو ایسے کہہ رہی ہیں جیسے صرف شہرام بھائی ہی اس خاندان کے اکلوتے ہوں۔۔۔ " کیا ہم مر گئے ہیں۔ " دانش سوری نے شرارتی انداز میں مداخلت کی جس پر عشرت نے خون چھلکاتی نظروں سے اسے گھورا۔ وہ کندھے اچکا کر رہ گیا۔

دانش۔۔۔ "سنید سوری نے بھی اسے تنبیہی گھوری دی۔ "۔

مجھے مت ڈانٹیں۔۔۔ بلکہ اس کے بجائے خاندان پر توجہ دیں۔ اب شہرام بھائی کی " ریپوٹیشن بدل چکی ہے۔ اگر مستقبل میں سوری کارپوریشن کو کوئی مسئلہ ہوا تو ہم سب کی

## URDU NOVEL BANK

نظر میں مذاق بن جائیں گے۔ "اس کی بات پر اچانک ہی سب نے امید بھری نگاہوں سے ریحام سوری کے طرف دیکھا۔ جیسے وہ ہی اب آخری امید ہو۔

ریحام، امید ہے تم مجھے شہرام کی طرح مایوس نہیں کرو گے۔ مجھے شہرام نے بہت " مایوس کیا ہے۔ "بڑے ابا نے پر امید نظروں سے اسے دیکھا۔ ان کی بات پر وہ مسکرایا۔ اٹھ کر ان کے قریب آیا۔ "نانا ابو، ڈونٹ وری۔۔۔ سوری کارپوریشن ملک کی ٹاپ کارپوریشن ہے۔۔۔ اور رہے گی۔ بھلی لوگ یہ کہیں کہ اس کی کامیابی کا سہرا شہرام بھائی کے سر ہے۔"

جس نے سوری کارپوریشن کو وہاں پہنچایا۔۔۔ جہاں آج ہے، لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارے خاندان سے حاصل ہونے والی مالی معاونت تھی جس نے اس کی مدد کی۔ سوری کارپوریشن میں بہت سی صلاحیتیں ہیں، اس لیے شہرام بھائی کی غیر موجودگی کا زیادہ اثر نہیں پڑے گا۔۔۔ بے فکر رہیں۔ "ریحام نے بے فکری سے کہا۔ وہ دل میں خوش تھا۔ کہ اس کی راہ سے کانٹا نکل چکا ہے۔ اب وہ اکیلا اس مملکت کا مالک ہے۔

## URDU NOVEL BANK

تم صحیح کہتے ہو۔ "ہاشم خان سوری مطمئن ہو گئے۔" شہرام کافی ضدی " ہے۔ لیکن۔۔۔۔۔ اسے جلد ہی اپنے فیصلے پر پچھتانا پڑے گا۔ اسے جلد ہی معلوم ہو جائے گا کہ وہ ہمارے بغیر کچھ نہیں ہے۔

☆☆☆☆☆

بہار کی آمد تھی، بیڈ روم کی کھڑکی سے ہلکی ہلکی سرد، اور کسی وقت گرم ہوا کے جھونکے آفرین کی میٹھی نیند میں خلل ڈال رہے تھے۔ وہ سونا چاہ رہی تھی، لیکن اسے محسوس ہوا جیسے کوئی اس کے چہرے کے قریب گرم گرم سانس لے رہا ہے۔ (کون تھا؟) اس کے ذہن نے سوچا۔ لیکن پھر شہرام کی جانی پہچانی سی خوشبو پر اس نے منہ مندی آنکھیں کھولی تھیں۔۔۔ نظر سیدھی شہرام کی چمکتی گہری سیاہ آنکھوں سے ٹکرائی تھی۔ نیند سے بھری آنکھیں آہستہ آہستہ پوری کھل گئیں۔ کیا تم جاگ گئی ہو؟ سست لڑکی۔۔۔ دو گھنٹے سے سو رہی ہو۔ "اس نے محبت بھرے انداز سے اس کے ناک کی ننھی سی چوٹی کھینچی۔

آفرین اس وقت جیسے خواب کی سی کیفیت میں تھی۔ منظر مکمل بدل گیا تھا۔ وہ میلبورن میں تھی۔ شہرام کے ساتھ شرارتیں کرتی، نخرے دکھاتی۔ اس کے گلے میں بانہیں ڈال کر

## URDU NOVEL BANK

مسکرا کر اسے چڑاتی۔۔۔ وہ جیسے کہیں دور پہنچ گئی تھی۔ شہرام کی چٹکی بجانے پر وہ جیسے ہوش کی دنیا میں واپس آئی۔ شہرام کا محبت بھرا رویہ، جو وہ ماضی میں چاہتی تھی۔ اور وہ ہمیشہ روکھا رویہ رکھتا۔ اور آج وہ اس کی خواہش کے مطابق ایک محبوب شوہر کی شکل میں اس کے سامنے تھا۔

www.urdu-novelbank.com

visit for more novels:

آپ کب آئے؟ "وہ خیالوں کو جھٹکتی اٹھ کر، تکیے سے ٹیک لگاتی اس سے پوچھنے " لگی۔ اس کے ذہن میں کئی سوالات تھے جو وہ پوچھنا چاہتی تھی۔ زیادہ دیر نہیں ہوئی۔۔۔ ایک گھنٹہ ہوا ہے۔ میں ایک گھنٹے سے تمہیں سوتا ہوا دیکھتا رہا " ہوں۔۔۔ کہ شاید تم خود سے ہی جاگ جاؤ۔۔۔ لیکن تم تو گہری نیند میں خراٹے لے رہی تھی۔ "وہ اسے چڑانے لگا۔

ناممکن۔۔۔ میں نیند میں خراٹے نہیں لے سکتی۔ "وہ تصور میں خود کو خراٹے لیتا دیکھ " کر سخت شرمندہ ہوئی تھی لیکن۔۔۔ بظاہر مان کے نہیں دیا۔ تمہیں کیسے پتا چل سکتا ہے؟ تم تو سو رہی تھی۔ "شہرام نے ایک عرصے بعد اس کے " چہرے پر حیا کے تاثرات دیکھے تھے۔ سو وہ جان بوجھ کر اسے چڑانے لگا تھا۔

## URDU NOVEL BANK

ٹھیک ہے پھر۔۔۔ آئندہ خراٹے بھرنے پر میرے قریب سونے کی ہمت نہیں کیجئے۔"  
گا۔ "وہ چڑ گئی۔

تم میری اکلوتی بیوی ہو۔۔۔ تمہارے سوا بھلا میں اور کہاں جاؤں گا؟ "وہ اس کے  
چڑنے پر اس کے پھولے گالوں کی چٹکی کاٹتے بولا۔۔۔ جس پر "سی سی سی"!! کر کے  
ہاتھ سے گال تھپتھپا کر اسے پھر سے تیکھے چتون سے گھورنے لگی۔  
یہ بہت ہو گیا شرام۔۔۔ جیسا کہ میں جانتی ہوں آپ نے مجھے طلاق دی تھی۔۔۔ مجھے "  
سمجھ میں نہیں آ رہا آپ کے پاس نکاح نامہ کہاں سے آگیا؟ کیا آپ نے نقلی بنوایا  
ہے؟ "وہ اپنے ذہن میں صبح سے گردش کرتے سوال کو زبان پر لے آئی۔  
کس نے کہا کہ میں نے نقلی نکاح نامہ دکھایا ہے؟ "  
تم خود دیکھ سکتی ہو۔ "شرام نے سائیڈ ٹیبل سے فائل اٹھا کر اسے تھمادی۔ آفرین نے  
حیرت سے فائل کو دیکھا یہ وہی فائل تھی جس پر آفرین نے بنا دیکھے سائن کی  
تھیں۔ اس نے حیرت سے شرام کو دیکھا۔ جس پر شرام نے آنکھ کے اشارے سے اسے  
فائل چیک کرنے کا کہا۔

## URDU NOVEL BANK

آفرین نے یکدم فائل کھولی۔۔۔ اور بغور دیکھنے لگی۔ یہ بالکل اور یجنل نکاح نامہ تھا۔  
 ہہ۔۔۔ ہم۔۔۔ میں۔۔۔ طلاق نہیں ہوئی تھی؟ "وہ اتنی حیران ہوئی تھی کہ الفاظ میں ربط"  
 کھو گیا۔ جس پر وہ سر ہلا کر اسے یقین تمہا گیا۔ "ہم نے صرف ایگریمنٹ پر سگنچر کیئے  
 تھے۔ باقی فارملیٹیز ہم نے پوری نہیں کی تھیں۔" وہ اس کے حیران حیران چہرے کو دیکھ  
 کر اس کا نرم و ملائم ہاتھ تھام گیا۔

میں تم پر غصہ تھا۔ کہ تم نے بنا دیکھے کیسے سائن کر دیئے۔؟ میں نے بھی تمہاری"  
 طرف سے بدگمانیاں پال لی تھیں۔ اس کے باوجود مجھے یقین تھا ہم جلدی ہی ٹکرائیں  
 گے۔۔ اور جب ہمارا سامنا ہوا بھی تو کس حالت میں کہ۔۔ تم کسی اور کی منگیتر کے  
 روپ میں ملی۔۔ یہ بات میری مردانگی پر کاری ضرب ثابت ہوئی آئی۔۔ کوئی بھی مرد یہ  
 برداشت نہیں کر سکتا۔" وہ دھیرے دھیرے وضاحت دے گیا۔ جس پر آفرین نے  
 شرمندگی سے سر جھکا لیا۔ مطلب صاف تھا کہ وہ ہی قصور وار تھی اس نے، ولید کے  
 طرف جھک کر شہرام سے چیٹ کی تھی۔ شہرام نے کوئی چیٹ نہیں کی تھی۔ لیکن تانیہ کا  
 خیال آتے ہی۔ اس نے جیسے شرمندگی چھپانی چاہی۔ "آپ نے بھی کچھ کم برا نہیں کیا



## URDU NOVEL BANK

میرے ساتھ۔۔ جلد ہی گرل فرینڈ ڈھونڈ لی۔ "اس نے بھی الزام لگانے کا موقع جانے نہیں دیا۔

پھر، آپ نے ماننے سے انکار کر دیا کہ آپ کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ میں نے "اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ آپ نے کتنی محبت سے اس کا ہاتھ تھاما تھا۔۔۔ جب آپ ہمارے گھر آئے تھے۔ میں اتنی دکھی ہوئی۔۔۔ یہ سوچ کر ہی میرا دم گھٹنے لگا تھا کہ تانیہ کے رشتے سے آپ میرے بہنوئی بننے والے ہیں۔

ہاھا۔۔ تو تم جیلز ہو رہی تھی۔۔؟ "شہرام نے قہقہہ لگا کر پھر سے اس کے حیا آلود" چہرے پر ننھی سی سرخ ناک کھینچی۔ وہ کافی خوش اور مطمئن تھا آفرین کا پھر سے پہلے والا روپ دیکھ کر۔ "اوں ہوں۔۔۔" وہ نفی میں سر ہلا گئی۔ "آپ کچھ زیادہ ہی سوچ رہے ہیں۔۔۔ میں بھلا کیوں جیلز ہوتی ہاں؟" آفرین نے بے اختیار نظر چرائی۔ وہ اس کی پیار بھری گہری نظروں سے نظر نہیں ملا پارہی تھی۔

اوکے، میں اب تمہارے ساتھ مخلص رہوں گا۔ "شہرام سُوری نے اس کا ہاتھ اپنی" مضبوط گرفت میں لے کر اپنی ٹھوڑی کے نیچے رکھا۔ "کیا تمہیں پتا ہے؟۔۔۔ جب پہلی

## URDU NOVEL BANK

بار، میں نے تانیہ لاشاری کو دیکھا تو میں حیران رہ گیا۔۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ بالکل تمہاری جیسی نظر آتی تھی۔ پہلے میں یہی سمجھا تھا کہ یہ تم ہو۔۔ اور اگر تم ہو تو یہاں کیسے آگئی؟۔ میرے دیکھنے سے اماں بی سمجھی کہ وہ لڑکی مجھے پسند آگئی ہے۔ لیکن میں صرف مماثلت کی وجہ سے حیران تھا۔ اور۔۔۔ میں آج یہ تسلیم کرتا ہوں کہ جب سے میں تمہیں میلبورن چھوڑ کر واپس آیا ہوں۔۔ میں تمہیں کبھی نہیں بھولا۔۔ میں کبھی بھی تمہاری یاد سے غافل نہیں رہا آئی۔۔۔ "گھمبیر لہجے میں آہستہ آہستہ وہ دل کی سچائی بیان کرتا اسے حیران کر گیا تھا۔

"میں تمہیں کبھی نہیں بھولا۔"

حالانکہ یہ صرف پانچ الفاظ تھے، لیکن آفرین یزدانی کو ایسا محسوس ہوا کہ یہ وہ واحد جملہ تھا جو اس نے اب تک کہا تھا۔ اور وہ ایک عرصہ سے یہ جادوئی جملے سننے کی مستمنی تھی۔ اس کے دل کی دھڑکنیں اچانک تیز ہو گئیں۔ دل جیسے پسلیوں سے باہر نکل آنے کو بے تاب ہوا تھا۔ اس کا وجود ان لمحوں کے حصار میں جکڑ گیا تھا۔

وہ سچ کہہ رہا تھا۔۔ وہ بھی مانتی تھی۔۔ کہ جب وہ تانیہ لاشاری سے پہلی بار ملی تھی تو۔۔۔ اس نے بھی یہی محسوس کیا تھا کہ تانیہ اور اس میں کافی مماثلت ہے۔

## URDU NOVEL BANK

لیکن اسے یہ توقع نہیں تھی کہ شہرام سُوری کی تانیہ لاشاری سے رشتہ جوڑنے کی ایک یہی وجہ ہوگی۔

آفرین کو میلبورن میں غصے سے چھوڑ آنے کی وجہ بدگمانیاں اور شک تھا۔ جمبھی وہ ایک انتہا تک جانے کا فیصلہ کرچکا تھا۔

www.urdu-novel-bank.com

Visit For More Novels:

اس کی بے اعتمادی نے جہاں آفرین کی زندگی مشکل بنا دی تھی۔ وہیں سکون میں وہ بھی نہیں رہا تھا۔

پہلے تو میں نے سوچا کہ چونکہ تم نے مجھ سے کبھی محبت نہیں کی۔ اور مجھ سے ایزد" کے ماموں کے دھوکے میں شادی کی تھی۔ اس لیے، کیوں نہ میں بھی تمہیں بھلانے کے لئے، تم سے ملتی جلتی عورت سے شادی کرلوں۔۔۔ اور تمہیں ہمیشہ کے لئے بھول جاؤں۔۔۔ لیکن مجھے یہ امید نہیں تھی کہ وہ تمہاری سوتیلی بہن نکل آئے گی۔" ایک ٹھنڈی سانس خارج کر کے اسے دیکھنے لگا۔۔۔

اس کی نظروں میں واضح الجھن تھی۔ جیسے یہ تذکرہ تکلیف دہ ہو۔ "لیکن۔۔۔۔۔ جب میں پہلی بار، انکل عظیم لاشاری کی رہائش گاہ پر تم سے ملا۔۔۔ تو یقین کرو۔۔۔ مجھے شدید جھٹکا لگا تھا۔۔۔ پھر۔۔۔ تمہارے بارے میں جان کر کہ تم کسی اور کی منگیتر ہو۔۔۔ میں شدید

## URDU NOVEL BANK

غصہ ہوا تھا۔ پھر میں نے تمہیں جان بوجھ کر تنگ کرنے کی کوشش کی۔۔۔ اور تمہیں چڑانے کے لئے، تانیہ سے کلوز ہونے لگا۔ جس وجہ سے، تمہارے ساتھ ساتھ، باقی سب بھی غلط فہمی کا شکار ہو گئے۔ "وہ اب تاسف سے بولا۔ جیسے اسے اپنے اس غلط، اقدام پر افسوس ہو۔

www.urdu-novelbank.com

visit for more novels:

لیکن آپ ہمیشہ اس کے ساتھ ڈیڈ کے گھر پر آتے رہتے تھے۔ اس کے علاوہ، کیا "آپ بھول گئے؟ کہ آپ میرے دادا کی سالگرہ کی تقریب کے دوران اس کی پروٹیکشن کرتے ہوئے کتنے گھمنڈی لگ رہے تھے؟ "آفرین یزدانی نے وہ نفرت انگیز منظر یاد کر کے نفرت سے دانت پیسے تھے۔ "مجھے لگتا تھا کہ آپ کو میری کوئی پرواہ نہیں ہے۔ آپ نے سچ میں مجھے بہت بار ذلیل بھی کیا تھا۔ "آفرین کو، شہرام کے ہاتھوں اپنی بارہا کی گئی تذلیل یاد آئی تو وہ اسے ناراضگی سے گھورنے لگی۔

شہرام سُوری نے اسے حیرت بھری نظروں سے دیکھا۔ "اگر یہ اسی وجہ سے نہ ہوتا کہ میں صرف تم سے ملنا چاہتا تھا۔۔۔ تم کو ہی دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔ تو تم سوچو کہ میں کیسے ایک احمقانہ سالگرہ کی تقریب میں شرکت کر سکتا تھا؟ دوسرے طرف تم تھی جو ولید

گرویزی کو اپنے والدین سے ملوانے کے لئے میلبورن سے بلوالیا!! جب کہ تم تب بھی شادی شدہ تھی۔۔! کیا تم نے اس وقت میرے جذبات کا احساس کیا؟" وہ شرمندہ ہوتی نظر جھکا گئی۔ "نہیں نا۔۔؟" اس کا چہرہ تھام کر اوپر کیا گیا۔ "کیا میں تمہیں ولید گرویزی کے ساتھ ایک ٹیبل پر بیٹھے دیکھ سکتا تھا؟" اس کے لہجے میں ہلکا سا غصہ ابھرا۔

آفرین کے چہرے پر بھی ناخوشگوار تاثرات چھائے۔ "تو کیا آپ نے میرے سامنے، تانیہ کے ساتھ اپنی محبت کا شو آف نہیں کیا تھا؟" منہ پھلا کر طعنہ مارا گیا۔ جس پر وہ دل میں ہنس پڑا۔

اچھا۔۔ "وہ جیسے اس الزام کو مان گیا۔" جب میں نے ایسا کیا تو اس بات نے تمہیں "جیلس کیا تھا؟" اب کے بار اس کا لہجہ سرد ہوا۔ جیسے غصہ دبا رہا ہوا۔ "نہیں۔۔۔" آفرین نے رکھائی سے منہ پھیرا۔ اس کے جواب پر وہ سخت خفا نظر، آنے لگا۔ اسے جس جواب کی توقع تھی آفرین اپنی انا اور اپنی فضول کی ضد میں نہیں دے رہی تھی۔ وہ جیسے اس کے آگے ہارنے لگا۔ یہ ضدی انا پسند لڑکی اسے ویسے ہی پیاری تھی۔ وہ اپنے دل کا کیا کرتا؟ بے اختیار اس کے ناراض ناراض وجود کو حصار میں لے لیا۔ "ٹھیک ہے۔۔ اگر تمہیں میری کوئی پرواہ نہیں تھی۔۔۔ نہیں ہے۔۔ تو بھی کوئی بات نہیں آئی۔۔ میں کرتا

## URDU NOVEL BANK

ہوں۔۔۔ میں پرواہ کرتا ہوں۔۔ اور جانتا ہوں۔۔ تم مجھ سے میرے پچھلے بیہوش کی وجہ سے نفرت کرتی ہو۔۔۔ لیکن مجھے تم سے محبت ہے۔۔ اور میں انتظار کروں گا۔۔ اس وقت کا جب تمہارا یہ انا پرست ضدی دل میری طرف پوری خوشی سے پلٹ آئے گا۔ "آفرین اس کے سینے سے لگی اس کی تیز دھڑکنوں کے شور میں اس کے گھمبیر لہجے میں کسی بھی ملاوٹ سے پاک جملے سن رہی تھی۔

تم بھلی میرے دل سے کھیل لو۔۔۔ اجازت ہے۔۔ میں پھر بھی تمہیں نہیں چھوڑا۔" سکتا۔۔ یہ میرے لئے ناممکن ہے آئی۔۔ امپا سیبل۔" اس نے اس کے سر کے ریشمی بالوں پر محبت بھرا لمس چھوڑا۔

"کیوں کہ یہ شہرام سُوری آفرین یزدانی نامی نشے کا عادی ہو چکا ہے۔"

اس نے اپنا سر جھکا کر آفرین کو دیکھا۔ اور ایک ہاتھ کی دو انگلیاں آفرین کی ٹھوڑی کے نیچے رکھ کر اس کے چہرے کو اوپر اٹھایا۔ آفرین اس کی گہری نظروں سے پزل ہوتی خود میں سمٹ رہی تھی۔ وہ دلچسپی سے اس کے چہرے پر آئے رنگ دیکھ رہا تھا۔

اس پل آفرین نے محسوس کیا جیسے اس نے اپنے بچاؤ کی جتنی بھی دیواریں کھڑی کی تھیں وہ سب اس ساحر کے آگے ایک ایک کر کے ٹوٹی جا رہی ہیں۔ وہ شخص ساری

## URDU NOVEL BANK

دیواریں پھلانگ کر دل کو اپنے شکنجے میں لے چکا تھا۔ قابض ہو چکا تھا۔ یہ وہ شخص تھا جس نے اس کی خاطر اپنے خاندان سے ناراضگی مول لی تھی۔ اس کی خاطر بااثر لوگوں سے دشمنی مول لی تھی۔ اور اس کی خاطر اس نے خاندانی جاہ و دولت کو لات مار دی تھی۔

www.urdu-novel-bank.com  
visit for more novels:

یہ سب حقائق تھے۔

اور خود وہ بھی تو اسے چھوڑ کر نہیں جاسکی تھی۔۔۔ ورنہ جب ہاشم خان سُوری نے اسے جانے کا آپشن دیا تو وہ جاسکتی تھی۔۔۔ لیکن۔۔۔ یہ اس کی محبت تھی۔۔۔ جس نے اس کے پیروں میں بیڑیاں ڈال دی تھی۔ وہ اپنی محبت کے ہاتھوں ہی زلیل ہوئی تھی۔ اور آج اس کی محبت کا سچ میں بیڑا پار ہوا تھا۔ سچ ہے سچے جذبے بلاآخر اپنا آپ منوالیتے ہیں۔ وہ مسلسل سوچوں میں گم تھی۔

اس میں ہلکی سی تبدیلی دیکھ کر شرام بے اختیار اس کے چہرے پر جھکا۔۔۔ وہ شرم سے سرخ ہوئی۔

## URDU NOVEL BANK

باہر کھڑکی سے نظر آتی بہار کی نرم گرم دھوپ شام کی سلونی اوڑھنی اوڑھے شرما کر منہ  
چھپا گئی تھی۔۔۔ ہوا میں ہلکی ہلکی کھنکی اتر آئی تھی۔ پرندوں نے چہچہا کر آسمان کی وسعتوں  
میں واپسی کی پرواز تیز کر دی تھی۔

☆☆☆☆☆

www.urdu-novel-bank.com  
visit for more novels:

ختم شد

جوائن ناول بینک فیس بک گروپ

[www.facebook.com/groups/NovelBank](http://www.facebook.com/groups/NovelBank)

انسٹاگرام پر ناول بینک کو فالو کریں

[www.instagram.com/pdfnovelbank](http://www.instagram.com/pdfnovelbank)

بہترین اور اچھی اچھی اردو سٹوریز پڑھنے کے لئے یہ یوٹیوب چینل سسکرائب کریں۔

<https://youtube.com/c/OnlineUrduNovel>

Visit For More Novels: [www.urdu-novel-bank.com](http://www.urdu-novel-bank.com)